حکیم مطلق جل شانہ کی توفیق اور شافی حقیقی عم نوالہ کی تائید سے
نسخۂ صحیحہ طب اکبر اردو
حسب ایماء صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز مالکان مفید عام پریس لاہور ١٩١٣ء میں چھپا

فہرست مضامین طب اکبر اردو ہر دو جلد کامل

(جلد اول)

جلد دوم

حکیم مطلق جل شانہ و اعظم سلطانہ کی توفیق [illegible] کی تائید سے
اشتہار
نسخۂ صحیحہ طب اکبر اردو
[illegible]
مفید عام پریس لاہور میں باہتمام رائے بہادر لالہ موہن لعل کے چھپا ۱۹۱۳ء

حمد و ثنائے بے حد اس حکیم برحق اور شافی مطلق کو سزاوار ہے کہ ہر ذی روح کو جلانے اور مار ڈالنے اور صحت دینے اور بیمار کرنے کا حقیقت میں اسی کو کامل اختیار ہے اور معبودوں کا وہی پروردگار ہے اسی نے اپنی حکمت کاملہ اور قدرت بالغہ سے مفردات عناصر متضادہ کو بصورت نوعیہ حیوانی میں ایسی ترکیب عجیب اور امتزاج غریب کے ساتھ باہم بانتظام توافق ودیعت رکھا ہے کہ آپس میں کسی کو مخالفت کی مجال نہیں اور کسی کا فعل خلاف اعتدال نہیں موالید ثلثہ کے خواص و افعال میں وہی موثر حقیقی ہے اور تمام اجرام علویہ ثوابت و سیارہ کی حرکت و سکون میں وہی فاعل حقیقی اسی کے قبضہ قدرت میں تمام عالم کی جان ہے اور تبارک اللہ احسن الخالقین اسی کی شان ہے اور سینکڑوں تحیات زاکیہ اور ہزاروں صلوات پاکیزہ اس طبیب دین و ایمان اور صاحب حکمت یمان پر نثار ہیں کہ جس کے دار الشفا کے ارکان اربعہ اسلام میں بڑے بڑے خلافت و فراست کے بانی حضرات چار یار ہیں ۔ رباعی

تا پیرو چار یار اختیار نئے | از چار اصول دین خبردار نئے
در طبع تو این چہار عنصر باہم | تا ہست باعتدال بیمار نئے

بعد اس کے خادم الاطبا احقر البرایا بندۂ سراپا گناہ عجز اکتناہ محمد فضل اللہ بن مولانا محمد عبد اللہ متوطن قدیم لکھنؤ خدمت میں ارباب حذاقت مآب کی بعد عجز و نیاز عرض پرداز ہے کہ پہلے یہاں ہندوستان میں موافق اصول بیدک کے ہر مرض کا علاج بالمثل ہوتا تھا۔ اور اکثر اسی پر مدار آمد تھا۔ لیکن جب سے مسلمانوں کی سلطنت ہوئی۔ اور اُن کی حکومت پھیلی تو طب یونانی کا زیادہ چرچا ہوا اور علاج بالضد ہونے لگا۔ اور اس فن میں عربی فارسی کی کتابیں بکثرت تصنیف ہوئیں اور اس کا خوب رواج ہوا یہاں تک کہ اس کے آگے بیدک کی کوئی قدر و منزلت نہ رہی اور گرم بازاری اس کی کم ہو گئی اور اب چند سال سے سرکار انگلشیہ کی حکومت میں جا بجا ڈاکٹری علاج بالقاعدہ ہونے لگا خصوصاً ہر جگہ سرکاری ہسپتال سے عمدہ عمدہ سریع التاثیر ادویہ مریضوں کو مفت ملنے کے سبب زیادہ رواج پایا۔ لیکن باینہمہ یونانی علاج کی بھی اب تک گرم بازاری ہے اور باوجود دواؤں [illegible] کے ہر جگہ اور ہر محلہ میں اسی کا چشمہ فیض جاری ہے کیوں نہ ہو کہ مراعات تشخیص مرض میں اطراف و جوانب عوارض پر نظر کر کے بغور تمام بیان کی جاتی ہے یہ بات دوسروں کے علاج میں کہاں نظر آتی ہے۔ بلکہ اس فن کی ترقی پائی جاتی ہے اس واسطے کہ عربی اور فارسی کی عمدہ کتابوں کا ترجمہ عام فہم زبان اُردو میں ہوتا جاتا ہے جن کے پڑھنے پڑھانے سے ایک عالم فیض پاتا ہے۔ چنانچہ اُردو طب کی کتابیں کثرت سے پھیل گئیں اور بہت سے ان کی باترجمہ کی بدولت حاذق ہو گئے اور ایسے [illegible] کہ وہ نسخے جو بیسوں اُستادوں کی خدمت کرنے سے بھی میسر نہ آتے تھے اور وہ ترکیبیں علم و ہنر کی جو مثل جواہر کے چھپاتے تھے اور کسی کو نہ بتاتے تھے بلکہ حق کی قبر میں اپنے ساتھ لیجاتے تھے۔ ان مجموعوں کی کتابوں سے ایسے جواہر بے بہا کا فائدہ ظاہر ہو گیا۔ اور ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ اُن کو پڑھ کر ماہر ہو گیا لیکن بوجہ اس کے عجم مصنفین سے کہیں ترجمے میں ترجمہ سے غلطی ہو جاتی ہے یا کاتب [illegible]

کی سمجھ میں نہیں آتی ہے۔ تو وہ بعض موقع علاج میں مریض کو درجۂ ہلاکت تک پہنچاتی ہے۔ اگرچہ اس قسم کے اغلاط کتب مترجمہ طبیہ میں بکثرت واقع ہو گئے ہیں اور چھپتے چھپتے سہو اتہامات طبع کے اغلاط مزید بر آں ہیں جن کی تفصیل کی جاوے تو ایک دفتر علیحدہ ترتیب پائے خصوصاً طب اکبر فارسی حکیم محمد ارزانی کی کتاب کا اُردو ترجمہ جو لکھنؤ اور کانپور میں چھپا ہے۔ اس فن کے جاننے والوں پر عیب اُس کا نہیں چھپا ہے۔ کوئی صفحہ ایسا نہیں کہ جس میں اقل مرتبہ پندرہ سولہ غلطیاں نہ نکلیں اور یوں تو اکثر صفحات میں دو دو اور چار چار اور چھ چھ سطریں نادارد ہیں۔ حالانکہ اصل کتاب فارسی کے صحیح نسخ قلمیہ میں یہ عبارت جس کا ترجمہ چھوٹ گیا ہے موجود ہے۔ شاید ناظرین اس بیان کو جھوٹ اور مبالغہ پر محمول فرمائیں۔ تو ضرور ہے کہ ہمارے اس ترجمۂ صحیحہ کے صفحات مطبوعۂ حال کو بمقابلہ نسخ صحیحۂ قلمیہ فارسی طب اکبر کے صفحات مطبوعۂ سابقہ سے از اوّل تا آخر ملا کر دیکھیں تو ہمارے دعوی کی پوری پوری تصدیق ہو جائیگی اور جو سچ بات ہے وہی ظہور میں آئے گی۔ اس کمی اور بیشی میں ہر صفحہ کا اندازہ تو ٹھیک ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ ہاں البتہ اُس کا اور اس کا ساری کتاب میں مقابلہ کیا جاوے تو زمین و آسمان کا فرق نکل آئے۔ چنانچہ ان دونوں ترجموں کے تمامی ہندسہ (۱۴۲) پر واقع ہوئی ہے۔ مگر اُس میں طرح لاہر صفحہ کی (۲۷) سطریں ہیں اور اس میں ہر صفحہ کی ۲۹ سطریں اور علاوہ بریں اس میں بہ نسبت اُس کے عرضاً بھی سطریں لانبی ہیں کہ ہر صفحہ میں دو سطروں سے زیادہ عبارت آجاتی ہے پس اس کے ہر صفحہ میں اُس سے چار سطریں زیادہ آئیں۔ تو اس حساب سے ساری کتاب میں (۲۴۹۶) سطریں بڑھیں جنکے بانوے ۹۲ صفحے ہوئے پس قریب ۶ جزو کے یہ کتاب اُس سے بڑھ گئی ✦ مثنوی

اگر اس خوبی سے ہو قطع نظر — اور بھی اس سے ہیں خوبیاں بڑھ کر — دونوں اردو میں ترجمے ہیں مگر — اُس میں اور اس میں فرق ہے اظہر

اُس سے اس ترجمے کو ہے ترجیح — وہ پُرانا ہے یہ نیا ہے فصیح — دیکھ لو اس کی فارسی کیا ہے — ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

فارسی کا یہ ترجمہ ہے صاف — بلکہ اُردو کا ہے یہ فوٹوگراف — داد اس نسخے کی وہی دیں گے — نقد دل دے کے جو اسے لیں گے

وہی دیکھیں گے اس کو باصد شوق — جن کو ہو کسب فن طب کا ذوق — وہی اس علم کے ہیں جوہر ہیں — بزم ہمت کے جو ہیں صدر نشین

یعنی وہ صدر ایوان قدر و منزلت بدر آسمان عز و حشمت صاحب جاہ و دولت عالی حوصلہ و بلند ہمت جوہر شناس علم و ہنر قدردان اہل جوہر عالیجناب ایسد صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز گورنمنٹ پبلشر سررشتہ تعلیم پنجاب جن کا مطبع مفید عام لاہور میں بڑی نیکنامی کے ساتھ نزدیک و دور مشہور ہے اور ہر اپنے اور بیگانے کی زبان پر مذکور کیوں نہ ہو۔ کہ آپ کو ہمیشہ صحیح کتابوں کے چھپوانے کا اور صحیح ترجمہ کرانے کا بڑا خیال ہے۔ اور مطبع بھی آپ کا مجمع ارباب و کمال ہے۔ اسی واسطے انہوں نے ترجمۂ طب اکبر سابق الطبع کی خرابیوں کو دیکھ کر از راہ قدردانی و بنظر فیض رسانی از سر نو ترجمہ اس کا مجھ سے لکھوایا اور اسکے تیار کرانے اور چھپوانے میں صرف زر کثیر فرمایا چنانچہ راقم آثم نے چند معتبر پُرانے صحیح فارسی طب اکبر کے قلمی نسخوں کو فراہم کر کے سر نو سے ترجمہ کیا اور اُردو کے محاورہ عام فہم پر نظر کر کے فارسی کی لفظی پیروی کو چھوڑ دیا کیونکہ ترکیب فارسی کی ترکیب اُردو سے بہت مخالف ہے۔ ہاں کوئی مطلب اصل کتاب کا فروگذاشت نہ ہونے پایا بلکہ جہاں جہاں اجمال تھا تفصیل اُس کی معہ دلائل و نظائر کے لکھ دی اور کل عبارات عربیہ کو اصل کے موافق درج کر کے ترجمہ اُس کا لکھ دیا اور کہیں کہیں بحسب ضرورت حاشیہ بھی چڑھا دیا اور اکثر جگہ بقدر حاجت بلفظ (ف) شروح نفیسی سدیدی و حواشی شرح اسباب قانون وغیرہ کتب طبیہ معتبرہ سے فوائد لکھ دیئے۔ تاکہ طلبہ کو اس فن کے حاصل کرنے میں زیادہ توضیح ہو جائے اور کوئی دقت اور مشکل اس علم کی پیش نہ آئے اور ہاں لیکن اس خاکسار نے اجمال کی تفصیل اور اشکال کی تسہیل میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا اور حتی الوسع تحقیق معانی کی مشقت اور تدقیق معانی کی محنت سے مُنہ نہیں موڑا اور بایں ہمہ بنظر مزید احتیاط واسطے تصحیح کے اکثر مقامات کو علامۂ نامی مولٰنا حکیم محمد عبدالعلی صاحب آسی مدراسی مصحح مطبع نظامی کی خدمت بابرکت میں گذرانا جہاں جہاں اُنھوں نے مناسب جانا بنایا اور طبع کے محاسن صناعت کو بھی بنایا اور سمجھایا۔ اور ترجمہ کے نشیب و فراز پر مطلع فرمایا۔ اگر بعد اس تحقیق عملی و عالمانہ کے بھی کوئی غلطی رہ جائے تو اُس کو بشریت پر محمول کر کے عفو کو کام فرمائیں۔ اور مترجم کو نشانۂ ملامت نہ بنائیں ✦ مصرع

غلام ہمت آن عارفان باکرمم — کہ عیب صواب بہ بینند و صد خطا بخشند
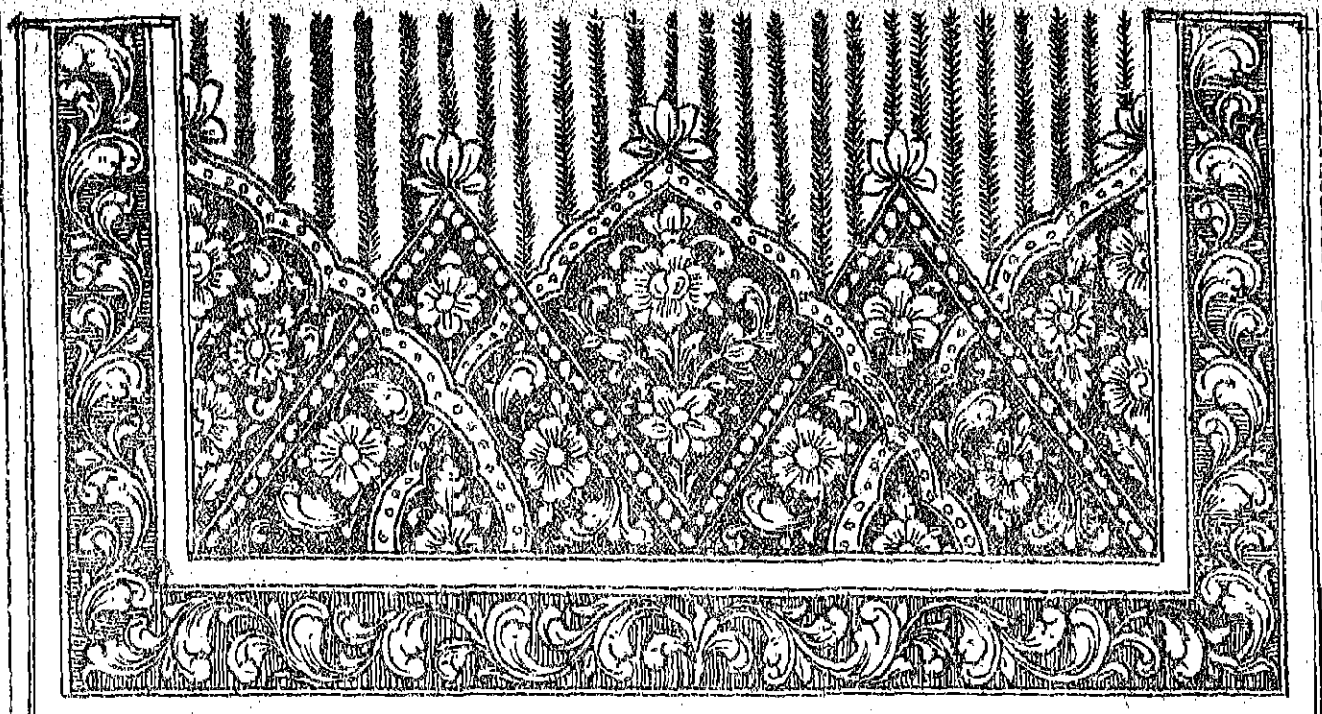
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تسبیح تر کل کلاموں کا کہ نطق دانش آیئں کے دماغ کو کہ محسوسات و معقولات کے ادراک کا آئینہ ہے اُس کے ادراک کرنے کی خوشبو سے کامل قوت حاصل ہو اور سلام تر کل مقصدوں کا کہ عقل باریک بیں کے مغز کو بدیہات و نظریات کے دائرہ کا مرکز ہے اس کے عرض کرنے کی ٹھنڈی ہوا سے ہمیشہ کے لئے فرحت واصل ہو شکر اور تعریف اُس حکیم مطلق کی ہے جسکے شوق دیدار میں دوڑ دھوپ کی حرارت سے نبض افلاک میں تیز و چالاک حرکت پیدا ہو گئی ہے اور اس قدیم کی جو خدائی کے لائق ہے حمد و ثنا ہے جس کے اختیارات بدیع نے اجرام علوی و اجسام سفلی کے اجزا سے معجون انسانی کو ترکیب دیا جلّت حکمتہٗ و علت کلمتہٗ (اُس کی حکمت بزرگ ہے اور اُس کا کلام بلند ہے) اور اعلیٰ جواہر درود کے کہ صحّت کی نشانی ہیں اور بڑے بڑے موتی لغت کے جن کی آب و تاب سرور بخش ہے۔ اُس جناب پر نثار رہیں۔ اور اُس بارگاہ کے واسطے سزاوار ہیں جو جنت کے شہر تہہ اور نبوت کا مرکز ہے۔ وہ بارگاہ اُس سردار کی ہے جسکی حبّ اور ولا قانون شفا میں بیماران صورت ذہنی کے لئے دارو ہے جان ہے اور اُس ذات پاک کی ہے جسکے اسم گرامی اور نام بزرگ کے وسیلہ سے استعانت کرنا اور مدد مانگنا ظاہر اور باطن میں سبب حصول امن و امان کا ہے علیہ من الصلوات افضلہا ومن التحیات اکملہا (اُن پر بہتر درود اور کامل تر ثنا) ایسے حاذق اور دانا طبیب ہیں کہ کلمۂ طیبہ کی ترکیب میں جو معجون حیات ہے۔ وہ خاصیت رکھی ہے کہ اگر گمراہی کے مرض کا مبتلا سچے اعتقاد سے ایکبار بھی اس کو زبان پر رکھے فوراً فاسد مواد شرک خفی کا اور دفعۃً خراب خلطیں کفر جلی کی دور ہو جائیں ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاءُ (یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا فرمائے) اُس کی بارگاہ رسالت ازل سے ابد تک اور ہمیشہ سے ہمیشہ تک آفتاب رحمت بے نہایت کی شعاعوں کی جگہ ہے اور برکت بے پایاں کے چودھویں کے چاند کی چمک پڑتی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اُن کے آل اور اصحابؓ پر بھی اسی طرح بعد ادا کرنے رسم بندگی اُس یکتا دوئی کے پھونک دینے والے کے جلّ جلالہٗ (بڑی ہے بڑائی اُسکی) اور پیچھے اظہار مراتب غلامی سید عالم نوالہ کے ان نادر مقاصد کا نقاش اور ان عجیب مطالب کا محرر ذرۂ اصغر محمد اکبر عرف محمد ارزانی بن حاجی محمد مقیم یہ عرض کرتا ہے کہ اس خلوت نشین گوشۂ گمنامی نے بعد صفت عقاید دینی اور حاصل کر چکنے علوم مروجہ یقینی کے جب علم ابدان یعنی علم طب کو بھی حاصل کیا۔ اور اس فن بزرگ کی شان معلوم ہوئی کیونکہ یہ ایک ایسا علم شریف اور فن لطیف ہے جس کی شرافت کو دوسرا علم نہیں پہنچ سکتا ہے اس واسطے کہ موضوع اس علم کا جسکے حالات اس میں بحث کیجاتی ہے بدن انسان ہے

جو مصداق آیۂ وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ کا ہے تو اس فن شریف کے میدان وسیع میں طبیعت کے تیز رو گھوڑے نے جولانی اور کود پھاند مچائی یعنی جب طبیعت کو اس فن خاص سے بار یک بار یک عقدوں کو حل کرنے کی وقعت حاصل ہوئی تو چاہا کہ واسطے یادگار اس دار ناپائدار کے ایک نسخہ جامع فوائد مرتب کرے بعد ملاحظہ کی کتابوں اور حکمت کے صحیفوں کے یہ امر ظاہر ہوا کہ اگرچہ اس فن کے معتبر معتبر رسالوں میں اسباب اور علامات امراض کے مع کلیات بخوبی مذکور ہیں لیکن جیسا کہ کتاب فیض انتساب شرح اسباب و علامات و معالجات میں کامل طور پر مسطور ہے کسی دوسری کتاب میں نہیں ہے اسی بنا پر یہ خیال گذرا کہ اگر اس مجموعہ کثیر النفع کا کہ نہایت متین اور بہت ہی معتبر ہے محض بغرض فائدہ رسانی ہر خاص و عام کے زبان عربی سے فارسی میں اور فارسی سے اردو زبان میں بہ تغیر عبارت و تصریف کے ساتھ ترجمہ ہو جائے بعضی زائد مطلبیں ترک کر دی جائیں اور بعضے مناسب فائدے جنکا بیان کر دینا بعض مقاموں میں لازم ہو قانون اور معالجاتی اور اقسرائی اور سدیدی اور موجز اور ذخیرہ خوارزم شاہی اور کفایہ مجاہدیہ وغیرہ سے چنکے بڑھا دیئے جائیں تو نہایت ہی نیک اور لائق و مناسب ہو خدائے تعالیٰ کی عنایت اور توفیق سے ویسا ہی ظہور میں آیا جیسا کہ خیال میں گذرا تھا۔ اس کتاب کے لکھنے میں کسی نوع وعلت خارجی کا اظہار اس باعث سے نہیں کیا گیا کہ اگر حروف شرح اسباب و علامات کے اعداد سے اعداد حروف علت کے کر واو اور الف اور ہے نکال کر خارج کر ڈالیں تو تاریخ ختم اس ترجمہ کی حاصل ہو یعنی ۱۱۱۰ء ہجری ہیں کہ وہی تاریخ فتح ملک دکن کی ہے جبکہ پادشاہ دین پناہ امیدوار شفاعت نبی حجازی ابوالمظفر محی الدین اورنگ زیب محمد عالمگیر بہادر پادشاہ غازی نے بعد فتح کرنے ملک دکن کے اپنی دار دولت عالیہ کی طرف مراجعت فرمائی اور اپنے نوک نیزہ کا خون (کہ جس کو کفار اور بے دینوں اور مخذولوں کے مجون مغز سر کا بچہ کہنا چاہیئے اور خون تیغ فتح مند کا جس کو کفار فجار کے واسطے جام مرگ کہہ سکتے ہیں) دریائے کشتہ کے پانی میں دھویا تب یہ کتاب پوری ہوئی۔ بوجہ مناسبت اپنے نام احقر کے اس نسخہ کا نام طب اکبر رکھا گیا مطالعہ کرنے والوں اور ملاحظہ فرمانے والوں سے یہ امید ہے کہ اگر کسی قسم کا اثر سقم بعض معنی یا چہرۂ الفاظ پر قیاس فرما دیں جب تک صحیح طور پر دریافت نہ ہو صحت اصلی پر سقم کو روا نہ رکھیں۔ چونکہ ہر عضو کے مرض کی پہچان اُس عضو کی تشریح کے پہچان پر موقوف ہے لہذا ہر عضو کی بحث و بیان میں اُس کی مختصر تشریح بھی بیان کی گئی ہے اور بعض مقام پر واسطے اظہار معانی مخفیہ کے کیفیت لغت کو بھی حل کر دیا ہے۔ اب بالترتیب امراض سر سے امراض کا بیان شروع کرتے ہیں اور خدائے کریم سے استعانت کرتے ہیں کہ اُس کو انجام کو پہنچائے اور خطا سے محفوظ رکھے +

پہلا باب سر کی بیماریوں کے بیان میں

سر مرکب ہے کھال اور گوشت اور جھلی اور بھیجے سے جس کو جوہر دماغ کہتے ہیں اور اُس مہین رگوں کے جال سے جو بھیجے کو گھیرے ہے اور ہڈی سے اور اُن رگوں سے جن میں روح دوڑتی ہے اور جن کو شرائین کہتے ہیں۔ اور اُن رگوں سے جن میں خون دوڑتا ہے اُن کو اوردہ کہتے ہیں اور پٹھوں سے لیکن بال سر کے ذاتی اجزا نہیں ہیں اب جاننا چاہیئے کہ سر کی ہڈی کے سب سات ٹکڑے ہیں چار تو چو طرفہ مثل دیوار کے کھڑے ہیں ہر طرف ایک ایک اور ایک مثل سطح اور بچھونے کے کہ اُسکو قاعدۂ دماغ کہتے ہیں۔ اور دو مثل چھت کے کہ اُن کو قحف کہتے ہیں وہ دماغ وال نہاد کی زیر سے مغز سر یعنی بھیجے کو کہتے ہیں اور وہ ایک جوہر ہے نرم اور متخلخل یعنی پلپلا سفید رنگ اور وہ پٹھوں اور روح نفسانی کے نکلنے اور پیدا ہونے کی جگہ ہے اور وہ اعضائے رئیسہ شمار کیا گیا ہے اور وہ مرکب ہے مخ یعنی مغز اور اوردہ اور شرائین اور جھلی کے پردوں سے اور پٹھوں میں سے جو اُگے اور نکلے ہیں وہ شاخوں کی طرح پھیلے ہوئے ہیں اور نخاع جو دماغ یعنی مغز کے ذاتی جزو اور حصے نہیں ہیں اور بھیجے کی شکل مخروطی یعنی گاجر کی سی شکل ہے کہ قاعدہ اُس کا یعنی بچھونا سر کی پیشانی کی طرف ہے اور گوشۂ راس یعنی چوٹی اُس کی سر کی گدی کی طرف ہے اور دماغ کا اگلا حصّہ نرم ہے کیونکہ اس سے حس والے پٹھے اُگے ہیں اور پچھلا حصّہ دماغ کا بہ نسبت اگلے کے سخت ہے اسلئے کہ حرکت کے پٹھوں کا منبت یعنی اُگنے کی جگہ ہے اور دماغ پیشانی کی طرف سے سر کے پیچھے کی طرف تک عرض میں تین حصّوں پر منقسم ہے جن میں ہر ہر حصے کو بطن دماغ کہتے ہیں ان تینوں بطنوں میں سے اگلا بطن کشادہ اور وسیع ہے اور بیچ والے بطن کے نیچے تھوڑا سا جوف ہے یعنی خول ہے کہ اُس کو معدہ یعنی جھرنا کہتے ہیں دماغ کے فضلات وہاں جمع ہو کر تالو میں گرتے ہیں اور طول میں تمام دماغ اوّل بطن سے آخر بطن تک دو حصّوں پر منقسم ہے

چنانچہ اقسام حصص دماغ کی شکل یہ ہے۔ اور ہر ہر حصہ کے پردہ غشائی جداگانہ ہیں اور جوف یعنی خول بھی ہر ہر حصہ کے علیحدہ ہیں اور جہاں کہیں بطون ثلاثہ کہا گیا ہے
اُن سے یہ تینوں بطن دماغ کے مراد ہیں جیسا کہ سکتہ کے بیان میں کہا جائیگا۔ اور نخاع یعنی حرام مغز وہ ایک جسم جوہر دماغ کے مشابہ ہے اور اس کا خلیفہ یعنی نائب
لگا ہوا ہے۔ دم کی طرح گردن اور پیٹھ کی گریوں کے اندر اندر اُترتا چلا آیا ہے۔ ڈھنڈھی تک جس کو عصعص کہتے ہیں وہ نشست کی جگہ ریڑھ کی ہڈی ہے
اور حرام مغز کے بھی مثل بھیجے کے طول میں دو حصے ہیں۔ مگر چونکہ بہت ہی ملے ہوئے ہیں لہذا جدائی دونوں حصوں کی ایک دوسرے سے محسوس اور
معلوم نہیں ہوسکتی ہے صرف خفیف سا فرق نہایت غور سے معلوم ہوتا ہے اور نخاع کے تین پردے جھلی کے ہیں جاننا چاہئے کہ خدائے تعالیٰ نے
نخاع سے مقابل میں ہر عضو چپ و راست کے جیسے کہ ہاتھ اور پیر اور پسلیاں وغیرہ ہیں گریوں کے دونوں طرف سے ایک ایک پٹھا نکالا ہے جو اسی
عضو میں مل گیا ہے۔ اور پیوست ہے جیسا کہ آگے بیان ہوگا لیکن نیچے والی ریڑھ کی گریہ سے اکیلا ایک پٹھا جڑ کی طرح نکلا ہے۔ اور یہیں پر نخاع
ختم ہوگیا ہے عصب یعنی پٹھا دو قسم کا ہے ایک وہ جو بھیجے سے اُگا ہے اور وہ سات جوڑ ہیں کہ حواس ظاہری اور باطنی اور حرکت تمام اوپر کے
اعضا یعنی سر اور گردن کی انہیں سے حاصل ہوتی ہے۔ مگر منہ کی جلد کے پٹھے کہ اُس میں اعصاب نخاعی کا تصرف ہے اور دوسری قسم پٹھے
کی وہ ہے جو حرام مغز سے اُگا ہے اور وہ اکتیس جوڑ اور ایک اکیلا ہے اور اُن اعضا کی حس و حرکت جو گردن سے نیچے ہیں۔ انہیں سے حاصل ہے
اور منہ کی حس و حرکت بھی انہیں اعصاب نخاعی سے ہے غشا یعنی جھلی ایک قسم ہے کہ پٹھوں کے مہین مہین ریشوں سے بنا ہوا ہے اور اسکا فائدہ
یہ ہے کہ بعض اعضا کی شکل کا تحفظ کرتی ہے اور بعض اعضا کو مضبوطی اور استواری بخشتی ہے اور بعض جگہ دو یا زیادہ اعضا کے درمیان شرکت اور وصل
پیدا کرا دیتی ہے اور جن اعضا میں حس ذاتی نہیں ہے۔ اُن میں حس پیدا کردیتی ہے۔ جیسے جگر اور تلی کو۔ اور سر میں پانچ جھلیاں ہیں ایک کاسہ سر کے
باہر ہے اُس سے ملی ہوئی اور دوسری اُسکے اندر اُس سے ملی ہوئی یہ جھلی بہ نسبت تیسری جھلی کے جو اسکے نیچے ہے اور بھیجے کو گھیرے ہوئے اور اس
ملی ہوئی ہے سخت ہے۔ اور تیسری یہی جھلی جسکی صفت بیان ہوئی۔ کہ جوہر دماغ کو لپیٹے ہوئے ہے بہت نرم ہے اور شکنج اور شاخ در شاخ جسکی شاخیں
بھیجے کے سب بطنوں میں دوڑی ہوئی ہیں اور دو جھلیاں بھیجے کے نیچے بچھی ہوئی ہیں ایک نرم ہے جو بھیجے سے متصل ہے اور دوسری سخت ہے جو اُس
ہڈی سے ملی ہوئی ہے جسکا نام اور یہ قاعدہ بتایا گیا ہے۔ اور شرائین کا ذکر قلب کے بیان میں کیا جائیگا۔ اور اوردہ کا ذکر جگر کے باب میں اور روح نفسانی کا
ذکر حمیات یعنی بخاروں میں کیا جائیگا۔ **فائدہ** اعضا اُن چند گاڑھے اور سخت جسموں کو کہتے ہیں جو چاروں خلطوں۔ خون۔ صفرا۔ سودا۔ بلغم کے باہم آمیز
سے بنتے ہیں اور اعضا کی دو قسمیں ہیں ایک مفرد اور دوسری مرکب **مفرد** وہ اعضا ہیں جنکے اجزا باہم مناسبت رکھتے ہیں۔ اور اگر کسی عضو کا چھوٹا سا
ٹکڑا بھی علیحدہ کر لیا جائے تو جو نام اور تعریف پورے عضو کی ہے وہی اُس پر بھی صادق آئے جیسے ہڈی کہ اس کی کل کرچیں آپس میں ہم مشابہ ہیں
اور ہر کرچ کو بھی ہڈی کہیں گے اور کرچ پر بھی پوری ہڈی کی تعریف صادق آویگی سات مفرد اعضا کی دس قسمیں ہیں اور ہر ایک کا نام علیحدہ ہے عظم یعنی
ہڈی غضروف یعنے کری عصب یعنی پٹھا عضلہ یعنے کریلی وتر یعنی کریلی کے دونوں سروں کا پٹھا رباط یعنی جوڑوں کا بندھن جو ہڈی کے اندر سے سوراخ
کرکے نرم اور سفید مشابہ پٹھے کے نکلتا ہے اور ہڈی کے جوڑوں کی بندش کرتا ہے اور شرایین یعنی کودنے اور حرکت کرنے والی رگیں اوردہ یعنی خون کی دوڑنے
والی رگیں غشا یعنی جھلی یہ نو قسمیں اعضا مفرد کی تو منی سے پیدا ہوتی ہیں اور دسویں لحم یعنی گوشت ہے لیکن شحم یعنی چربی اور سمین یعنی وہ نرم اور پلپلی چربی
جو گوشت کے ریشوں میں ہوتی ہے جس کو ہمارے قصاب ستار کہتے ہیں یہ دونوں گوشت ہی کے قسم سے ہیں سو گوشت اور یہ دونوں خون سے بنتے
ہیں۔ اور بال اور ناخن مثل میل کے فضلات میں سے ہیں جیسا کہ محققین اطبا نے اُس کی تحقیق کی ہے اور جلد مرکب ہے جھلی اور گوشت اور رگوں سے مفرد نہیں ہے اگرچہ
عضلہ یعنے کریلی بھی مرکب پٹھے کے ریشوں اور وتر اور رباط کے ٹکڑوں سے اور اُن کے اندر اندر گوشت کے ریشے بھرے ہیں لیکن اطبا کی عادت
یوں ہی جاری ہوگئی ہے کہ عضلات کو اعضائے مفردہ میں شمار کرتے اور مرکب ضد مفرد کے ہیں یعنی اعضا سے مرکب ہیں جنکے اجزا باہم مشابہ نہ ہوں
اور جنکے جزو پر کل کی تعریف اور نام نہ صادق آئے جیسے ہاتھ پیر سر آنکھ ناک کان وغیرہ کہ اگر ہاتھ کی کھال یا ہڈی نوچ لیجائے تو وہ مشابہ ہاتھ کے نہ ہوگی

اور نہ اس کا نام ہاتھ ہوگا اور نہ ہاتھ کی تعریف اس پر صادق آویگی ان اعضاے مرکبہ کو اعضاے آلیہ بھی کہتے ہیں ان شاء اللہ ہر ایک عضو کے لئے فرد فرد کر
کا ذکر موقع موقع پر کیا جائیگا انتباہ خاتمہ کتاب میں مشکل الفاظ کی طرف اور ان مشہور نسخوں کی ترکیبوں کی طرف جو اپنے اپنے موقع پر مذکور ہیں جیسے
معجون اور حبوب وغیرہ اشارہ کر دیا گیا ہے کہ فلاں لفظ فلاں بیان میں مصرح ذکر کیا گیا ہے اور فلاں نسخہ فلاں عضو کے امراض میں مذکور
ہے

پہلی فصل صداع یعنی درد سر کے بیان میں

صداع درد سر کو کہتے ہیں اور درد سر معلوم اور مشہور ہے اس کی تعریف کی ضرورت نہیں
اور درد سر کا سبب یا تو سوء مزاج مختلف ہے یا تفرق اتصال ہے جبکہ سر کے حالات میں پایا جائے اور سوائے جوہر دماغ یعنی بھیجے کے اور باقی
کل اعضاے سر صاحب حس ہیں اس مرض درد سر کے سببوں کے مختلف ہونے کی وجہ سے اور بعض خاص خاص علاجوں کی وجہ سے چند قسمیں ہیں
ساذج[1] یعنی سادہ بغیر مادہ کے مادی[2] یعنی مادے کی وجہ سے مشارکی[3] یعنی دوسرے عضو کی شرکت سے ضعف دماغی[4] یعنی دماغ ضعیف ہو جانیکی
وجہ سے قوت حس[5] دماغ یعنی دماغ کی قوت حساسہ کے قوی ہو جانے سے ادنیٰ سبب کی وجہ سے بھی درد سر محسوس ہو عرضی[6] یعنی کسی دوسرے مرض کی
تکلیف اور نکان سے سر میں درد ہو یبسی[7] یعنی دماغ کی خشکی سے درد سر ہو ورمی[8] یعنی سر میں کہیں سوج جانے سے درد ہو جماعی[9] یعنی زیادہ جماع اور مباشرت
سے ہو حمامی[10] یعنی حمام میں زیادہ قیام کرنے یا زیادہ پانی سر پر ڈالنے یا نہانے حمام کی حدت سے درد سر ہو شرابی[11] یا خماری یعنی شراب یا کسی نشہ والی
چیز کو پینے کھانے کے خمار سے درد سر ہو سقطی[12] یعنی کہیں گر پڑنے کی دھمک وغیرہ سے درد سر ہو ضربی[13] یعنی سر میں چوٹ لگنے کی وجہ سے درد ہو بیضی[14] یعنی
درد کی حالت میں ایسا معلوم ہو گویا سر پر درد کا ایک خود کل رہا ہے بحرانی[15] یعنی دوسرے مرض کے بحران سے ہو شمی[16] یعنی کسی تیز خوشبو یا بدبو کے
سونگھنے سے ہو سددی[17] یعنی دماغ کی رگوں یا مجروں میں سدہ یا بلغم پڑ جانے کی وجہ سے ہو دودی[18] یعنی دماغ میں کیڑے پیدا ہو جانے یا گھس جانے
کی وجہ سے ہو تحریکی[19] یعنے سخت حرکت سے درد سر ہو عقبی[20] نومی یعنے سونے کے بعد ہو شقیقہ[21] یعنی سر کے ایک جانب درد ہو۔ ایک قسم اور درد سر کی
ہے ریحی یعنی ریاح کی کثرت سے درد سر ہو۔ لیکن وہ درد سر مادی میں داخل ہے کیونکہ جیسے خلطوں پر مادہ کا اطلاق کیا جاتا ہے ویسے ہی ریاح
کو بھی مادہ ریاحی کہتے ہیں تنبیہ سوء مزاج مختلف اور سوء مزاج مستوی کے معنی اور فرق دوار کے بیان میں مذکور ہیں۔ اگرچہ ورم ایک قسم سوء مزاج
مادی کی ہے لیکن اس وجہ سے کہ سوء مزاج مادی اور ورم میں فرق ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ورم میں تفرق انفصال ہوتا ہے یعنے
ورم کا مادہ درمیان اجزائے عضو کے پھیل کر قائم ہوتا ہے اور اجزائے عضو کو علیحدہ علیحدہ دباتا ہے بخلاف سوء مزاج مادی کے کہ اس میں تفرق
انفصال نہیں ہوتا یعنی مادہ اجزائے عضو کے اندر گھسا ہوا نہیں ہوتا فقط عضو کے اندرونی یا بیرونی سطح سے مل کر اذیت پہنچاتا ہے لہذا ورم
کا علیحدہ ذکر کیا گیا

پہلی قسم درد سر ساذج کے بیان میں

درد سر ساذج یعنی سادہ اسکو کہتے ہیں جو بغیر مادہ کے صرف کیفیت مزاج اصلی کے بدل
جانے سے ظاہر ہو۔ اسکی دو قسمیں ہیں ایک حار یعنی جسکا سبب گرمی ہو۔ خواہ وہ گرمی سر میں خارجی اور بالائی سبب سے پہنچی ہے جیسے دھوپ میں
چلنا یا قیام سے یا آگ کے پاس بیٹھنے اور آگ کی گرمی پہنچنے سے درد سر ہو جائے علامت اسکی پہلے سبب کا پایا جانا کہ دھوپ
کھائی تھی یا آگ کی گرمی پہنچی تھی اور اگر سر کو چھوئیں تو گرم معلوم ہو اور پیشاب پیخانہ معتدل ہو اور ناک کے بانسے میں خشکی ہو اور پیاس ہو اور کان
سنسنائیں اور سر میں بوجھ اور کھنچاؤ نہ معلوم ہو اور ٹھنڈی چیزوں کی رغبت ہو اور انسے نفع بھی پایا جائے علاج اسکا یہ ہے کہ معتدل اور ٹھنڈی
ہوا لگنے کی تدبیر کریں اور ٹھنڈی اور تر اور سایہ دار زمینوں یا جگہوں میں رہیں اور قیام کریں اور ٹھنڈی خوشبوؤں سے مثل صندل اور بنفشہ اور [illegible] سے مشام
کو آراستہ کریں اور بنفشہ یا کافور [illegible] کو سونگھیں اگر اس تدبیر سے تسکین نہ ہوا اور درد سر ٹھہرے تو وہ چیزیں جن کی تاثیر سرد [illegible] کے استعمال
کریں جیسے روغن گل سرکہ پانی میں ملا کے یا روغن بنفشہ اور روغن نیلوفر اور روغن کدو تنہا تنہا یا سب ملا کر پیشانی پر [illegible] سر پر ڈالیں [illegible]
[illegible]
[illegible]

کریں۔ لگانیکی دواؤں میں نہایت سرد دوائیں مثل سرکہ کے شریک کرنا اس وقت جائز ہے جبکہ بخارات کم ہوں اور اگر بخارات سر کی طرف زیادہ
چڑھتے ہوں تو ہرگز بہت سرد اور مخدر دواؤں کا استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ بلکہ نطول مذکورۂ بالا میں بھی روغن بابونہ ایک تہائی بڑھالیں تاکہ سرد چیزوں کے
ضرر جیسے کہ بخاروں کو بند رکھتی ہیں اور تحلیل نہیں ہونے دیتیں ہاں محفوظ رہے۔ اسی طرح عورتوں اور بچوں اور بوڑھوں میں جنکو نہایت سرد دوا منع
ہے یہی رعایت رکھیں اور جب تک نہایت اشد حاجت نہ ہو سرکہ کے استعمال سے بچتے رہیں۔ خاص کر پچھلے حصہ سر میں کہ وہاں پر نہایت سرد چیزوں کا
خصوصاً سرکہ کا استعمال نہ کرنا واجبات سے ہے قال جالینوس لا ینبغی ان یبرد مؤخر الرأس فانہ یضر بمنشاء العصب یعنے جالینوس کا قول ہے کہ سر کے پچھلے حصہ میں بہت سرد دوائیں
لگانا نہ چاہیئے کیونکہ وہیں سے تمام بدن کے پٹھے اُگے ہیں۔ اُن کو نہایت مضرت پہنچے گی۔ سرکہ وغیرہ سرد چیزوں کے چندیا پر لگانے کا یہ طریقہ ہے کہ وہاں کے بال تراش
دیں اور سر کے پیچھے کی اونچائی سے جسکو قمحدوہ کہتے ہیں دونوں بھووں تک خمیر کا یا اور کسی چیز کا مثل ایسکے کنڈل بنادیں اور تر دوا اس کے بیچ میں بھر دیں اور کچھ تھوڑی
دیر جسقدر کہ مناسب ہو دوا بھری رہنے دیں بعدہ دوا اور کنڈل دونوں دور کردیں اس طریقے سے دوا استعمال کرنے کو تغریق سر اور اکلیل کہتے ہیں۔ اور اس
طریقہ دواؤں کی ترکیب دینے کا انداز موافق حاجت کے چاہیئے مثلاً اگر تبرید معتدل منظور ہو سرکہ روغن سے چوتھائی لیں والا سرکہ یا کوئی عرق اور پانی برابر
روغن کے یا زیادہ لیں یہ سب امور طبیب دانا کی رائے پر موقوف ہیں جسقدر اسکی رائے میں آوے اتنا شریک کرے اور چاہیئے کہ سرکہ بہت پرانا نہ ہو
اور روغن گل بھی دھوپ میں بنایا ہوا ہو۔ آگ پر بنایا ہوا نہ ہو اور یکسال سے اوپر نہ گذرا ہو اور گلاب بھی نہایت خوشبودار ہو اور اس کی مقدار سرکہ روغن سے
زیادہ ہو انتہا۔ اس طریقہ سے چندیا پر دوا لگانے اور رکھنے کی یہ وجہ ہے کہ یہاں کی ہڈی کسی قدر نرم اور پتلی ہے اور یہاں پر اکلیلی سیون یعنے یہاں کا [illegible]
کی دونوں ہڈیوں کا دندانہ دار جوڑ ہے انہیں دونوں وجہ سے دوا کا اثر یہاں پر جلد نافذ ہوتا اور پہنچتا ہے روغن گل بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ تازہ لال گلاب
کے پھول کی پنکھڑیاں لے کر شیشے میں بھر دیں اور ایک دن شیشے کو دھوپ میں رکھیں دوسرے روز اس پر روغن تلی کا تیل ڈالکر پھر چند روز دھوپ میں رکھیں
جب پھولوں کی خوشبو اس میں خوب آجاوے روغن گل تیار ہوگیا اور کبھی تیل میں پھولوں کو جوش کرکے بھی بنا لیتے ہیں۔ مگر پہلا طریقہ اچھا ہے اسی طرح چنبیلی
اور نرگس اور تلی اور بابونہ وغیرہ کے پھولوں اور بوٹیوں کا تیل بنتا ہے یہاں مناسب غذاؤں کا اس پر جو چیزیں سرد وتر ہونگی وہ اس بیماری میں فائدہ دیں گی
جیسے مزورہ یعنی اوگرا کہ بنایا گیا ہو جو سے یا مونگ سے یا کدو سے یا پالک سے یا تازہ دھنئے سے اور شیرۂ بادام سے یا پیاز کی دال اور سرکہ اور شکر اور شیرۂ بادام سے
بنایا گیا ہو مزورہ بغیر گوشت کے شوربے کو کہتے ہیں خواہ کسی کا ہو یا دو گرمی کسی اندرونی سبب سے سر میں پہنچے جیسے وہ چیزیں کھائی ہیں جو گرم ہیں مثل لال مرچ اور
مرچ وغیرہ کے یا وہ چیزیں کھائی ہیں جو خاص کر دماغ کو مضر ہیں مثل شراب اور کھجور اور چاول روغنی تلی اور پیاز وغیرہ کے علامت اس کی یہ ہے کہ پہلے سے
سبب کا پایا جانا کہ اس اس قسم کی چیزیں کھائی ہیں اور حواس کا متغیر ہونا اور بُری بُری فکروں کا پیدا ہونا اور نیند کم آنا اور بیقراری اور ناک کے بانسے کا جوڑ
کی چوٹ کے اوپر ہے خشک ہونا علاج اسکا نیلوفر اور صندل اور رسوت اور مائیشا اور فوفل سے کافور کنڈی پاک اور کاہو اور تازہ دھنئے کے پانی میں پیس کے اور
گلاب اور روغن گل ملا کے سر پر لیپ کریں اور قرص از روت کا لیپ کرنا دماغ کے ٹھنڈک پہنچانے میں نہایت پر اثر ہے اور شربت نیلوفر یا شربت بنفشہ
یا شربت عناب یا شربت املی کا اس قرص کے ساتھ جو مغز تخم خیارین اور مغز تخم کدو سے شیریں اور سوکھے دھنئے اور بنسلوچن اور تخم کاہو اور تخم خرفہ
اور ترنجبین سے بنایا ہو پئیں اور ٹھنڈے شیرے جیسے شیرۂ کاہو اور شیرۂ تخم خرفہ اور شیرۂ بیدسادہ سر پر ڈالیں اور سرد تیل جو قابض نہ ہوں سر پر ملیں
روغن کو عربی میں دہن کہتے ہیں اور روغن ملنے کو تدہین کہتے ہیں استعمال مخدر دواؤں سے جو عضو کو سُست اور ڈھیلا اور بے حس کر دیتی ہیں جیسا افیون اور
اکھمنا کھمنی اور لفاح کی جڑ وغیرہ سے ہمیشہ پرہیز رکھیں کیونکہ یہ مخدر چیزیں امراض سر میں استعمال کرنا آنکھوں میں تاریکی اور اور آفتیں پیدا کرتا ہے
ہاں جب ایسی ہی اشد ضرورت ہو تو مصلحوں کے ساتھ احتیاط سے استعمال کرنا چاہیئے ورنہ ایسی چیزوں کے استعمال سے ہلاک ہو جانا ممکن ہے کما قال الطبری
رأیت طبیبا یبرد الصداع بالخل والافیون والکافور فکان امرأۃ حاملۃ ما سقطت الجنین و سکتت ساعۃ ثم ماتت بعد ساعۃ یعنی جیسا کہ طبری نے کہا
ہے کہ میں نے ایک طبیب کو دیکھا کہ اسنے ایک حاملہ عورت کے درد سر میں سرکہ اور افیون اور کافور کے لیپ سے ٹھنڈک پہنچائی سو پہلے

اس کا حل کر گیا بعدہ اسکو سکتہ عارض ہوا پھر اسی سکتہ کی حالت میں ہشتہ گھڑی کے بعد مرگئی قرص انزروت بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ انزروت یعنی
لائی کو دہ ایک خاردار درخت کا گوند ہے اور اقاقیا اور ربسوت اور گلاب کے پھول اور نیلوفر اور مامیثا کہ ایک بوٹی ہے اور تخم کاہو کو ایکسا ہیں ڈالیں اور لعاب
اسپغول میں لت کر کے ٹکیاں بنالیں یہ ٹکیاں بہتر ہرے دھنیے کے پانی میں حل کر کے لیپ کیجاتی ہیں اس دردسر کی مناسب غذا ایسی آش جو
اور اوگرا ہے جو کہ مونگ اور کدو اور ککڑی اور پالک اور ہرے دھنیے سے بنایا گیا ہو اور اگر کھانسی وغیرہ کوئی امر مانع نہ ہو تو املی یا کھٹے انار یا غشوق یعنی
آلو بالے سے ترش کر کے اوگرے کو کھائیں کہ نہایت فائدہ مند ہے انتباہ جاننا چاہئے کہ کل گرم بیماریوں کے لئے آش جو نہایت ہی موافق ہے کیونکہ سرد بھی ہے اور
اخلاط کو تنقیح بھی دیتا ہے یعنی پختہ قابل خروج کر دیتا ہے اور خلطوں کی جلی ہوئی کیٹ کو نکالتا ہے اور معدہ کو پاک کرتا ہے اور اعضا اور رگوں میں جلد دوڑ جاتا ہے اور
لذیذ بھی ہے اور معتدل الغذا ہے اور پیاس کو بجھاتا ہے ان سب خوبیوں کے ساتھ فاسد خلطوں کو ابھارتا نہیں ہے اور معدہ میں گرانی اور نفخ نہیں پیدا کرتا خاص کر
جو عمدہ جو ہوں اور عمدگی کی پہچان یہ ہے کہ پکنے میں خوب پھولیں اور پھٹ جاویں اور بدبو نہ پیدا کریں اور اس کا آش یعنی لعاب دار پانی سرخی مائل نکلے اور خوب موٹے
موٹے جو کا ہونا بھی نشانی عمدگی کی ہے اکثر اس کے پکانے کا یہ طریق ہے کہ عمدہ جو چھڑے ہوئے اور بھوسی اترے ہوئے لیکر شیریں اور صاف پانی میں نرم اور دھیمی آنچ پر
پکائیں اور پکنے میں اس کا کف اتارتے جائیں جب خوب پک جائیں تو ان کا پانی چھان کے استعمال کریں اور بعض کے نزدیک پہلے جوش کا پانی پھینک دیں دوسرا
پانی ڈال کے پھر خوب پکائیں اور بعض کے نزدیک پکانے سے پہلے کچھ کھولانا اچھا ہے۔ اطبا کا اس میں اختلاف ہے کہ جو میں پانی کس مقدار ڈالنا چاہئے
بعضوں نے کہا ہے کہ جو کا دس گنا پانی چاہئے اور بعض کے نزدیک چوبیس گنا پانی چاہئے قال الشیخ اجود ما الشعیر ان یکون الماء قدر عشرین بسکرجۃ والشعیر بسکرجۃ
واحدۃ یعنی شیخ بوعلی سینا نے کہا ہے کہ عمدہ آش جو وہ ہے جس میں بیس سکرجہ پانی ڈالا جاوے اور جو ایک سکرجہ ہوں سکرجہ ایک وزن ہے اور دو طرح کا ہوتا ہے ایک
چھوٹا اور ایک بڑا چھوٹا نانین اوقیہ کے برابر ہے اور بڑا نو اوقیہ کے اور اوقیہ ساڑھے سات مثقال بھر ہوتا ہے اور مثقال ساڑھے چار ماشہ کا اس حساب سے
چھوٹا سکرجہ ساڑھے آٹھ تولہ کا ہوگا کچھ کم اور بڑا سکرجہ چھپن تولہ چار ماشہ کا ہوگا خلاصہ یہ کہ شیخ کے نزدیک پانی بیس گنا ہونا بہتر ہے لیکن جمہور اطبا کا اتفاق
اسپر ہے کہ پانی چودہ گنا ہونا چاہئے دوسرا دردسر ساذج بارد ہے یعنی جسکا سبب سردی ہوا ہو اس سردی کا سبب بھی یا تو خارجی اور بالائی ہوگا۔
یا داخلی اور اندرونی ہوگا خارجی اور بالائی کے اسباب نفیس سر میں سرد ہوا کا زیادہ لگنا یا برف پڑتے وقت باہر پھرنا یا سرد پانی میں غوطہ لگانا ہے اور کبھی حمات کے
پانی میں نہانے سے بھی یہ دردسر پیدا ہوجاتا ہے حمات جمع حمۃ کی ہے اور حمہ کے زبر سے اور میم کی تشدید سے ان گرم چشموں کو کہتے ہیں جنکے نیچے کوئی کان
کسی معدنی چیز کی ہو جیسے گندھک یا نطرون یعنی بورہ ارمنی جسکو سجی کہتے ہیں یا سجی کھار یا پھٹکری وغیرہ کی یا یہ معدنی چیزیں خود ان چشموں میں ملی ہوئی ہوں ایسے
چشموں کے پانی میں نہانے سے دردسر پیدا ہوجانے کی یہ وجہ ہے کہ ایسے پانی اپنی ذاتی حرارت کی وجہ سے بدن کے مساموں کو کشادہ اور کھلا کردیتے اور اپنی فوقانی حرارت
کی مناسبت سے بدن کی باطنی گرمی کو کھینچتے ہیں سو ضرور بوجہ کشادہ ہوجانے مساموں کے اور کھنچ کر گرمی بدن کے بدن کی گرمی بیشتر تحلیل ہوجاتی ہے اور بدن سرد
ہوجاتا ہے پس دماغ کہ جسکا مزاج سرد ہے اور معدہ جوکہ دماغ کے مقابل ہے اور شرکت رکھتا ہے دو اول اذیت اور تکلیف پاتے ہیں چنانچہ اسی تکلیف اور اذیت
کا نام صداع یعنی دردسر ہے علامت اس دردسر کی اسباب مذکورہ بالا کا پہلے پایا جانا کہ ضرور ایسی کوئی حالت پہلے گذر چکی ہے اور اس دردسر کا میلان سر کے
پچھلے حصہ میں ہونا اور گرم ہوا لگنے سے آرام معلوم ہونا اور دھوپ میں بیٹھنے اور آگ کے قریب راحت پانا اور چہرہ زردہ ٹھنڈا ہونا اور حواس کا کند ہونا
بھی اس دردسر کی نشانیوں سے ہے اسی وجہ سے اس دردسر کا صداع فبلغمی بھی نام ہے علاج یہ کہ سر میں گرمی پہنچانے کے لئے تکمید یعنی سکور اور
انکباب یعنی بھپارہ کریں اور حمام کی گرمی میں تھوڑی دیر قیام کریں اور مناسب طور پر حمام بھی کریں اور گرم اثر والے روغن مثل روغن سوسن یا روغن
چنبیلی یا روغن مرزنجوش گرم کر کے سر پر ملیں اور اگر اسفنج یعنی مردہ اسبیا عموماً [illegible] اور کپڑا ان میں روغنوں مذکورہ بالا میں تر کر کے چند بار سر پر
رکھیں تو بہت بہتر ہو اور بنفشہ اور سپستان اور تخم خطمی اور تخم کتان یعنی السی اور انجیر اور [illegible] کے جوشاندہ سے طبیعت کو نرم کریں یعنی قبض
کو رفع کریں اور ایسا ایک دو دست لاویں اور غذا میں کمی کریں اسطور کہ کم مقدار میں کوئی سبک غذا مثل شوربا یعنی چنے کا پانی یا تیتر یا بٹیر کے شوربے پر

اکتفا کریں۔ مگر زیرہ اور دوا چینی ملا کر تناول فرمائیں انتباہ تکمید ایک مشہور طریقہ پر عضو کو گرمی پہنچانے کو کہتے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں ایک تر اور ایک خشک تکمید تر یہ ہے کہ کسی جانور کا مثانہ یعنی پھکنا جسمیں پیشاب رہتا ہے خوب پاک کر کے اُس میں گرم پانی یا دواؤں کا جوشاندہ بھر کے گرم گرم مرض والے عضو پر رکھیں جب سرد ہو جائے ہٹالیں اور یا کپڑا یا اسفنج گرم پانی یا دوا کے جوشاندہ میں تر کر کے عضو پر رکھیں۔ اس طرح کی تکمید نہایت قوی ہے اور خشک تکمید یہ ہے کہ کوئی کپڑے کا گولا یا پتھر وغیرہ آگ پر سینک سینک کے عضو کو سینکیں اور ٹکوریں یا خشک دوا گرم کر کے اور کپڑے کی پوٹلی میں باندھ کے اور پھر سینک کے عضو پر رکھیں۔ جب سرد ہو جائے پھر گرم کر کے رکھیں جو دوائیاں کہ اس درد سر کی تکمید میں یا اور سرد بیماریوں میں مستعمل ہیں وہ نمک اور نخالہ یعنی چوکر گیہوں کا ہو یا اور کسی کا اور باجرا اور ریت ہے خواہ سب ملا کر کام میں لائیں یا الگ الگ اور انکباب یہ ہے کہ گرم پانی کی بھاپ پر یا کسی دوا کے جوشاندہ کی بھاپ پر اور یا کسی دوا کی دھونی پر کہ آگ میں ڈال کر اٹھائی ہو اور یا کسی گرم پتھر وغیرہ پر پانی یا دوا ڈال کے بھاپ اٹھائی ہو اُسپر عضو آفت رسیدہ کو اوندھا کریں تاکہ وہ بھاپ یا دھونی اُس عضو پر لگے اور گرمی پہنچائے اور داخلی اور اندرونی سبب سردی کا یہ ہے کہ بہت ٹھنڈا پانی یا برف پئیں یا کوئی دوا یا غذا ایسی کھائیں جو نہایت سرد اور ٹھنڈی ہو یا سرد اثر والی ہو **علامت** اس درد سر کی پہلے عنقریب سبب کا پایا جانا کہ ہاں اس قسم کا پانی یا غذا یا دوا پیشتر کھائی پی ہے اور چھونے سے سر کا سرد معلوم ہونا اور سر کو گرمی پہنچنے یا چھپا لینے سے آرام معلوم ہوتا ہے **علاج** یہ کہ بابونہ اور نانخواہ اور مرزنجوش اور پودینہ اور صعتر اور شیح ارمنی کا جوشاندہ گرم گرم سر پر ڈالیں جسقدر کہ طبیعت برداشت کر سکے اور اسی جوشاندہ کا بھپارا بھی لیں اور گل نسرین یا سوسن اور مشک اور عنبر اور عود یعنی اگر اور نرگس کا پھول اور چنبیلی کا پھول اور نارنگی کا پھول اور ریحان یعنی تلسی کا پھول یا اور خوشبودار پھول یا اور چیزیں جنکا اثر گرم ہو سونگھیں اور جند بیدستر اور حب الغار اور کشنا در کبابہ تنلی کے پانی اور گلاب میں پیس کے سر پر لیپ کریں اور کسی رنگین کپڑے کا صافا سر پر باندھ لیں خاص کر بہار کے وقت لیکن سوء مزاج سادج تر اور خشک سو یہ دونوں باعث تکلیف اور درد کے اپنی ذات سے نہیں ہوتے ہیں کیونکہ تری اور خشکی اثر قبول کرنے والی ہیں خود موثر نہیں ہو سکتیں یہی مذہب صحیح ہے اگرچہ بعض اطبا کی رائے اسکے خلاف ہے۔

دوسری قسم درد سر مادی کے بیان میں یعنی مادۂ خلطی اور ریحی والے درد سر کے بیان میں اور خلط ایک جسم ہے تر بہتا ہوا کہ بنتا ہے غذا کے ہضم اور پہلے استحالہ سے اور غذا وہ چیز ہے جسمیں بدن کا جزو بنجانے کی صلاحیت ہو جیسے کھانا ہضم ہو کر گوشت پوست بنجاتا ہے چنانچہ غذا کے جزو بدن ہونے کی یہ صورت ہے کہ جب غذا بدن میں پہنچے تو اس وقت سے پورا جزو بدن ہونے تک اُس کے کئی کئی استحالے ہوتے ہیں یعنی کئی کئی ہیئتوں اور صورتوں میں وہ بدلتی جاتی ہے اور اس استحالہ اور صورت بدلنے کا جو فعل واقع ہوتا ہے اسکو نضج یعنی غذا کا پکنا کہتے ہیں سو ہر ایک نضج یعنی پختگی میں خلاصہ لب لباب الگ ہو جاتا ہے اور فضلہ یعنی پھوک الگ ہو جاتا ہے خلاصہ لب لباب تو واسطے دوسری صورت بدلنے اور جزو بدن ہونے کے محفوظ رہتا ہے اور رگوں کے نلوں میں دوڑتا ہوا تمام بدن میں پہنچتا ہے اور پھوک اُن نالیوں میں جاتا ہے جن میں ہوتا ہوا باہر نکل جائے جیسا کہ کچھ فضلہ پچا نہ ہو کر مقعد سے اور کچھ فضلہ پیشاب ہو کر ذکر سے اور کچھ فضلہ پسینا اور میل ہو کر مسامات اور کان اور ناف سے اور کچھ فضلہ چیپڑ اور سیپ ہو کر آنکھ اور پھنسیوں سے نکل جاتا ہے اسکو خود طبیعت جو منتظم اور مدبر ملک بدن ہے فضول اور بیکار بلکہ باعث نقصان سمجھ کے نکال دیتی ہے پس پہلا ہضم جو ہوا اطبا کے نزدیک اُس وقت سے شروع ہو جاتا ہے جبکہ نوالہ منہ میں رکھ کر چبایا گیا تاکہ معدہ میں پہنچے اور قرار پکڑے اور معدہ اپنی قوت اور گرمی سے ایسا عمل ظاہر کرے جسکی وجہ سے عمدہ لب لباب مانند آش جو کے گاڑھا گاڑھا الگ ہو کر جمع رہے اور پھوک اُس آنت میں جو اُسکے نیچے لگی ہے اور اثنا عشری جس کا نام ہے چلا جائے اس خلاصہ لب لباب کو جو معدہ میں حاصل ہوا ہے کیلوس کہتے ہیں یہ پہلا ہضم ہوا۔ اس میں غذا کی صورت نوعیہ نہیں جاتی رہتی ہے صرف تغیر اُس کی ہیئت میں ہو جاتا ہے کہ پہلے غلیظ یعنی گاڑھی تھی۔ اب رقیق یعنی پتلی ہو گئی ہے اور مزہ بھی ویسا ہی باقی ہوتا ہے جیسا کہ قے کرنے والے کو معلوم ہو سکتا ہے پھر جب وہ لب لباب بذریعہ رگوں کے جگر کی طرف چلا اور کھچا تو اب دوسرا ہضم شروع ہوا پہلے رگوں کی گرمی سے کسی قدر اُس میں نضج پیدا ہوا پھر جگر میں پہنچا اور جگر کی پیچ در پیچ رگوں میں گھومتا ہوا چلا اسی حالت میں جگر اور رگوں کی گرمی سے اُس میں کامل نضج ہوا

اب اُس خلاصۂ لب لباب کیلوسی نے اپنی نوعی صورت کو چھوڑ کر اخلاط یعنی خون صفرا سودا بلغم کی صورت کو حاصل کیا گویا اب استحالہ مادۂ کیلوسی کا اخلاط کی جانب ہو گیا اب یہ دوسرا ہضم ہوا اب یہ اخلاط بمقدار مناسب باہم ملے جلے جگر سے نکل کر رگوں میں ہوتے ہوئے اُن اعضا کی طرف چلے جنکا جنکا حصہ ہے ان رگوں کی گرمی اور تصرف طبیعت سے کسیقدر طبخ اور نضج ہوا اور اخلاط نے اُس عضو کے مزاج کو حاصل کیا جسکی غذا ہونگے یہ تیسرا ہضم ہے پھر جب اخلاط بمقدار مناسب اعضا میں پہنچے تو اعضا نے اُس میں اپنی قوت اور طبیعت سے تصرف اور عمل کرنا شروع کیا۔ اور رطوبات و فضلات فاضلہ دفع کر کے باقی کو اپنا جزو بنا لیا اور اپنا ہم صورت و ہم کیفیت کر لیا یہ چوتھا ہضم ہے۔ ان تینوں ہضموں کو کیموس کہتے ہیں جیسا کہ پہلے ہضم کو کیلوس کہتے ہیں اس مختصر کتاب میں اس مقام پر یہ بیان اسی قدر کافی ہے۔ اور خلطیں چار ہیں ۱ ایک خون اور وہ گرم و تر ہے۔ دوسرا صفرا اور وہ گرم خشک ہے۔ تیسرا بلغم اور وہ سرد و تر ہے چوتھا سودا اور وہ سرد خشک ہے۔ اور صفرا اور سودا کی خشکی سے مراد بالقوہ خشکی ہے یعنے خشکی کا اثر اُن میں ہے نہ یہ کہ بالفعل خشک ہیں کیونکہ بالفعل تو تری اُن میں موجود ہے ۔ اس مادی درد سر کے باعتبار تعداد اخلاط اور ریح کے پانچ حال ہیں پہلا درد سر دموی یعنی مادۂ خون سے علامت اسکی آنکھوں میں اور منہ پر سرخی ہونا اور چہرہ اور پلکوں پر بھرا بھرا ہٹ ہونا اور نبض کا عظیم ہونا یعنی طول عرض عمق تینوں اقطار میں شخصی اعتدال سے بڑھا ہونا اور قارورہ کا غلیظ ہونا اور بہت گرانی اور دھمک کا سر میں پایا جانا اور کثرت سے انکھنا علاج اس کا فصد سرو کھولیں اور پنڈلیوں پر شرط لگا کے سینگیاں کھچوائیں (شرط پچھنوں کو کہتے ہیں) اور عناب اور آلو اور آلو بالو اور سپستان اور املی اور بنفشہ اور شاہترہ کے جوشاندے سے جس میں ترنجبین بھی شریک ہو طبیعت کو نرم کریں تاکہ اجابت نرم اور اچھی طرح ہو جائے اور جوش خون کے بجھانے والے شربت جیسے شربت عناب اور شربت آلو اور شربت نیلوفر پئیں پھر تنقیہ کریں بعد تنقیہ کے جو کا آٹا اور کائی بید سادہ کے پانی میں گوندھ کے اور تھوڑا سا سرکہ ملا کے سر پر لیپ کریں اور کاہو اور خرفہ اور کدو کے شیرے میں روغن گل اور عورت کا دودھ ملا کر ناک میں سڑکیں اس سڑکنے کو عربی میں استنشاق کہتے ہیں اور اگر ناک میں ٹپکائیں جسکو تسعیط کہتے ہیں تو اس کا فعل قوی ہوگا اور تخم کاہو اور تخم خرفہ اور کدو کا شیرہ اور ہرے دھنیے کا پانی اور روغن گل اور کسی قدر سرکہ ملا کے کھلے منہ کے شیشے میں ڈال کے اور ہر گھڑی ہلا ہلا کے سونگھیں اور ناک کے قریب رکھیں اُس کو عربی میں لخلخہ کہتے ہیں اس درد سر کی مناسب غذائیں ترشی آمیز ہوں کہ جس میں آلو یا زردآلو یا املی یا آب نارنج یا آب غورہ یا آب انار ترش کی ترشی ملائی ہو اور کسی قدر شکر بھی چاہے ملا دیں اور ساگ خواہ پالک کے خواہ مسور کی دال وغیرہ کے ہوں سب مفید ہیں ہاں اگر کھانسی بھی ہو تو کسی قسم کی ترشی نہ ڈالیں صرف اگر آش جو پر اکتفا کریں دوسرا درد صفراوی یعنے مادۂ صفرا سے ہو علامت اس کی یہ ہے کہ سر کے چھونے سے گرمی معلوم اور محسوس ہو اور ناک کے بانسے میں خشکی معلوم ہو اور نتھنے بھی خشک ہوں اور منہ کا مزا کڑوا معلوم ہو اور نیند نہ آتی ہو اور پیاس زیادہ ہو اور نبض تیز چلتی ہو اور قارورہ زرد اور صاف ہو اور چہرے کا رنگ زردی مارتا ہو۔ علاج اسکا یہ ہے کہ مادہ صفرا کے پاک کرنے کے لئے مسہل دیں ہڑ اور کابلی ہڑ اور آلو بخارا اور مویز منقی اور عناب اور ہڑی اور املی اور بنفشہ اور سپستان کا جوش کر کے اور ترنجبین اور املتاس حل کر کے پلائیں اور اگر ترنجبین کی بجائے شیرخشت ہو تو بہت بہتر ہے اور تنقیہ اور مادہ پاک ہو جانے کے بعد مزاج کے معتدل کرنے کے واسطے طلا اور سعوط اور لخلخہ ٹھنڈک پہنچنے والے اور سوا اسکے اور تدبیریں سر دھن کا ذکر درد سر دموی میں ہو چکا ہے عمل میں لاویں اور گیہوں کا چوکرا اور خطمی اور بنفشہ پانی میں جوش کر کے گنگنے سے پاشویہ کریں طریق پاشویہ کا یہ ہے کہ مناسب دوائیاں پانی میں جوش کر کے ٹھنڈی کریں جب نیم گرم ہو جائیں تو بیمار کو اونچے پر پاؤں لٹکا کے بٹھائیں اور اُس کے پاؤں کسی بڑے آفتابے میں رکھیں اور بیمار کو چادر شانوں سے اوڑھائیں سر کھلا رہے اور بیمار کی پشت پر تکیہ لگا دیں تاکہ وہ پشت کی جانب جھکا ہوا تکیہ لگا کے بیٹھے اور اُس کے منہ کی طرف کوئی سنگین کپڑا بطور پردے کے تان لیں تاکہ بخارات جوشاندے کے اُس کی منہ کو نہ لگیں ورنہ خوف خلل دماغ اور خفقان کا ہے پھر دو آدمی دو لوٹوں سے خوب دھار باندھ کے اونچے سے بیمار کے زانو پر تڑ تڑا ڈالیں اور دو آدمی زانوں سے پاؤں تک برابر اسکی دونوں پنڈلیاں سوتتے رہیں بعد اسکے وہی پانی ڈال ڈال کے دونوں پیر خوب ملیں اور تلوؤں میں

چھاؤں کریں پھر بیمار کے دونوں پیر کپڑے سے خوب خشک کر کے کسی سنگین پٹی سے خوب کس کے زانو تک باندھ دیں تاکہ بخارات جو اوپر سے نیچے
کو آئے ہیں پھر اوپر نہ چڑھ جائیں پھر بیمار کو لٹا دیں اس طرح کہ دونوں پیروں کے تلوے اور سر کھلا رہے باقی سارا بدن کسی سفت کپڑے سے خوب
بند رکھیں تاکہ کسی قدر پسینا آوے جب پسینا نکلنا شروع ہو تو اندر ہی اندر کپڑے سے پاک کرتے ہیں اور جب پسینا نکلنا موقوف ہو تو تھوڑا تھوڑا
بدن کو کھولتے جائیں جلدی سے سارا بدن نہ کھولیں ورنہ سرد ہوا لگے گی اور سردی گرمی فوراً پہنچنے سے خوف ہے تمام بدن میں درد پیدا ہو جائیگا
پھر نیچے سے دونوں پیروں کی پٹی کھول ڈالیں اور غذا اس میں وہی کھلائیں جو درد سر دموی میں مذکور ہوئی ہے **انتباہ** جاننا چاہیئے کہ درد سر
صفراوی میں تبرید یعنی ٹھنڈی دوائیاں زیادہ دیں تاکہ صفرا کی حرارت بجھ جائے اور خونی درد سر میں مادے کے تحلیل کرنے کی زیادہ
کوشش کریں تیسرا درد سر بلغمی یعنے مادۂ بلغم سے درد سر ہو **علامت** اس کی یہ ہے کہ سر بھاری بھاری معلوم ہو اور حواس مکدر ہوں
اور نیند بہت آتی ہو اور سر کو چھونے سے سردی پائی جائے اور ناک کے دونوں نتھنوں میں اور منہ میں تری ہو اور نبض سست چلتی ہو اور قارورہ
سفید اور گاڑھا ہو اور بیمار کو مدت زیادہ ہو جائے قارورہ غلیظ یعنے گاڑھا ہونے کے دو سبب ہیں۔ ایک تو یہ کہ مادہ بہت کثرت سے ہے جو خود بخود
دفع ہوتا ہے دوسرے یہ کہ مادہ تو بہت نہیں ہے تھوڑا ہے مگر طبیعت اپنا تصرف کر کے دفع کرتی ہے پیشاب کی راہ سے پہلے سبب کی علامت
یہ ہے کہ متواتر پیشاب نہایت گاڑھا مٹی کی طرح ہو اور رانگے کی رنگت کا سا اور طبیعت کے دفع کرنے کی وجہ سے جو ہوگا تو اس میں زیادہ گاڑھا پن
بحران کے روز ہوگا اس کے بعد کم غلیظ ہوگا اور اچھی حالت کا سا ہوگا **علاج** اسکا یہ ہے کہ مادہ پکنے اور نضج پانے کے لیئے ماء الاصول اور مادۂ بلغم کے
منضجات جیسے سونف اور ملٹھی اور گلقند اور مانند انکے پئیں اور جب مادہ کے لائق اخراج ہو جانے کی علامتیں ظاہر ہوں مسہل ایارج فیقرا کا سفرجل
یعنی بہی اور سقمونیا اور شحم حنظل سے قوی کر کے دیں تاکہ بدن مادۂ بلغم سے پاک ہو جائے پھر بعد بدن کے پاک ہو جانے کے وہ ایارجات و شبیارات
جو سر کے تنقیہ کے واسطے مخصوص ہیں عمل میں لاویں اس حب بنانے کی ترکیب جو تنقیہ سر کے واسطے مخصوص ہے ایلوا تربد انیسون
مصطگی رومی سقمونیا نمک ہندی ان سب کو حاجت کے موافق لیکر کوٹ کے اور شہد میں گوندھ کے چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور مناسب مقدار سے
استعمال کریں حب شبیار بنانے کی ترکیب ایلوا مصطگی رومی تربد غاریقون نمک ہندی موافق حاجت کے لیکر اور کوٹ کے شہد میں یا
برگ ترنج کے پانی میں یا ٹھنڈے پانی میں گوندھ کے گولیاں مقدار چنے کے بنالیں اور مناسب مقدار سے شب کو کھاویں چونکہ رات کو یہ گولیاں کھائی
جاتی ہیں لہذا حب شبیار انکا نام مقرر ہوا اور واسطے تنقیہ سر کے ایارج اور سکنجبین یا رائی اور عاقرقرحا اور دونا مروا اور صعتر سے کہ شہد اور سرکہ میں
ملالیں غرغرہ کریں جب سر کا بھی تنقیہ ہو جائے تو پھر تبدیل مزاج کے واسطے وہ لیپ اور نطول اور سونگھنے کی چیزیں اور ٹکور عمل میں لائیں جنکا ذکر درد
سادج سرد میں ہو چکا ہے اور بابونہ اور سویے کے بیج اور ناخونہ جوش کر کے اس سے سر دھوئیں اور تلی اور بابونہ اور دونا مروا اور پودینہ کا جوشاندہ
اور گرم اثر روغن ناک اور کان میں ڈالیں اسکو عربی میں تقطیر کہتے ہیں اور اس قسم کی ناک یا کان میں ڈالنے والی دوا کو قطور کہتے ہیں اور چھینک لانے کی تدبیر
کریں چھینک لانے والی دوا کو عطوس کہتے ہیں اس مرض میں عطوس کے دو طریقے ہیں ایک یہ کہ جند بیدستر اور فرفیون چقندر کے پانی یا دونا مروا کے
پانی میں حل کر کے ٹپکائیں۔ دوسرے یہ کہ کندش یعنے نکچھنی اور تربد اور جند بیدستر باریک پیس کے ایک پوٹلی میں باندھ لیں جب چھینک لانا منظور
ہو پوٹلی کو سونگھیں چھینکیں آوینگی اور غذائیں اس میں وہی مناسب ہیں جو درد سر سادج سرد میں ذکر کی گئی ہیں اور آب نخود اور کڑ یعنے قرطم کا شیرہ جسکو فارسی
میں خسکدانہ کہتے ہیں بہت بہتر ہے چوتھا درد سر **سوداوی** یعنی مادہ سودا سے **علامت** اسکی یہ ہے کہ سر بھاری معلوم ہو اور سر میں خشکی ہو اور چہرے کا رنگ
تیرہ سیاہی مائل ہو اور نیند کا نہ آنا اور نبض باریک اور سست ہو اور قارورہ سفید اور رقیق ہو یہ کیفیت قارورہ کی تبھی تک ہے جبتک مادہ خام ہے یعنی نضج نہیں پایا ہے
کیونکہ جب مادہ میں نضج آجائیگا تو قارورہ سیاہ اور گاڑھا ہوگا اور تمام بدن کی خشکی بھی علامت اس قسم کے درد سر کی ہے اگر مادۂ سودا تمام بدن میں پھیلا ہے
تو سر کا بھاری پن سوداوی درد سر میں بہ نسبت بلغمی کے کم ہوتا ہے **علاج** اسکا یہ ہے کہ تنقیہ مادہ کیواسطے بسفائج اسطوخودوس مویز منقی اور گاؤزبان

اور بادرنجبویہ اور آلو بخارا اور افتیمون کا جوشاندہ ترنجبین شریک کر کے پلائیں وَلَا يَخْفٰى عَلَيْكَ اَنَّ السَّوْدَاءَ بَطِيُّ النُّضْجِ یعنی یہ تو معلوم ہے کہ مادۂ سودا
بہت دیر میں نضج پاتا ہے بعضوں نے مادہ صفرا کے واسطے تین روز اور مادۂ بلغم کے نضج کے واسطے دس روز اور مادۂ سودا کے نضج کے واسطے
پندرہ روز مقرر کئے ہیں لیکن یہ مدت ہر جگہ اور ہر حال میں درست نہیں واقع ہوتی جیسا کہ اکثر اس کا معائنہ ہوتا ہے بہر تقدیر جب مادہ پختہ ہو جائے اور
سیاہی اور غلظت فاسدہ کی علامت ظاہر ہو جائے اس وقت مسہل دیں اور مادہ سودا کا تنقیہ کریں خواہ حب ایارج وغیرہ اور افتیمون کے جوشاندے
سے خواہ اس حب سے مادۂ سودا کے تنقیہ کے واسطے حب افتیمون اور بسفائج اور غاریقون اور اسطوخودوس اور ایارج فیقرا اور ترید
لے کر باریک کوٹ ڈالیں اور سونف کے پانی میں گوندھ کے گولیاں بنالیں اور حاجت کے موافق کھلائیں جب پورے طور پر تمام بدن اور سر کا تنقیہ
ہو جائے تو پھر تبدیل مزاج کے لئے بابونہ اور ناخونہ اور مرزنجوش یعنی دونا مروا پانی میں پیس کے اور روغن گل یا روغن چنبیلی ملا کے سر پر لیپ کریں
اور بابونہ اور نانخواہ اور صعتر اور شیح ارمنی اور گاؤزبان اور چقندر کے پتے اور گیہوں کا چوکر پانی میں جوش کر کے سر پر ڈالیں اور دھوئیں اور نرگس کا
پھول اور مشک اور عنبر اور مانند اس کے سونگھیں اور گرم روغن جیسے روغن بابونہ اور روغن دونا مروا سرد روغنوں کے ساتھ ملا کے جیسے روغن بنفشہ
اور روغن نیلوفر سر پر ملیں اگر سودائے طبعی باعث درد سر کا ہو تو دو چیزیں اثر گرمی کا کم رکھتی ہیں اور سردی کی طرف مائل ہیں۔ تبدیل مزاج کے
واسطے استعمال کریں۔ اور اگر سودائے احتراقی یعنی جلا ہوا کیٹ سا ہے تو گرم دواؤں کی طرف مطلق متوجہ نہ ہوں۔ سرد تر دوائیاں تبدیل مزاج
کے واسطے عمل میں لاویں **اس درد سر کی مناسب غذائیں** انڈا نیمبرشت اور مرغی اور تیتر اور بٹیر جو کہ چنے کی دال کے
ہمراہ پکے ہوں تو موافق ہیں اور کھانا کھانے کے ایک گھڑی بعد کوئی معتدل اور مفرح جوارش کامل ہضم ہونے کے لئے کھائیں اور بعد کھانا
کھانے کے بائیں کروٹ تھوڑی دیر ضرور لیٹیں کیونکہ اس طرح لیٹنے سے جگر معدے کی طرف متوجہ اور شامل ہو جاتا ہے اور یہ امر ہضم کامل
ہونے کے لئے بڑا مددگار ہے اور اس بیماری میں محنت اور مشقت کو بالکل چھوڑ دیں ف ورنہ جس قدر تری دوا اور غذا کے ذریعے سے پہنچائی
جائیگی وہ سب محنت اور مشقت سے تحلیل ہو جائیگی پھر فائدہ علاج کا کچھ بھی نہ ہوگا اگر احتراق یعنی کیٹ ایسا سودا ہے تو غذا بھی اسی کے مثل
تر دینا چاہیئے ف ان سب امور کا لحاظ طبیب دانا کی رائے پر موقوف ہے جیسا مناسب دیکھے ویسا کرے **پانچواں درد سر ریحی** یعنی کثرت
پیدائش ریاح سے علامت اس کی یہ ہے کہ درد جگہ جگہ ہٹتا ہے اور سر میں کھچاؤ معلوم ہو مگر ساتھ ہی اس کے سر میں بوجھ نہ معلوم ہو اور کانوں میں
سنسناہٹ معلوم ہو گویا کان بج رہے ہیں۔ علاج اس کا یہ ہے کہ ریاح غلیظ جو سر میں بند ہو گئے ہیں انکے تحلیل کرنے کے واسطے شیح ارمنی اور
برنجاسف اور صعتر اور دونا مروا اور سونف پانی میں جوش کر کے گنگنا سر پر ڈالیں اور بہری تیلی اور بہرا دونا مروا اور سونف سونگھیں اور سیاہ مرچ
اور جند بیدستر کی ناس سے چھینکیں لاویں قَالَ اَبُقْرَاطُ الْعُطَاسُ يَشْفِي الصُّدَاعَ الْكَائِنَ مِنْ رِيحٍ غَلِيظَةٍ یعنی امام بقراط کا قول ہے کہ چھینک لانیوالی دوا
درد سر کو اچھا کر دیتی ہے جو سر میں غلیظ ریاح کے بند ہو جانے سے ہوا ہو اور نکچھکنی اور زعفران اور سفید مرچ اور سداب دونا مروا کے پانی میں
گھس کے ناک میں ٹپکائیں اور مادہ بلغم کی مسہل چیزوں سے طبیعت کو نرم کریں تاکہ وہ مادہ جس سے ریاح پیدا ہوتے ہیں نکل جائے۔ غذا
گوشت مرغی کا چنے کے ہمراہ زیرہ اور دارچینی اور کڑھی کا پانی ڈال کے اور بادی ریاح پیدا کرنیوالی چیزوں سے پرہیز کریں **تیسری قسم شرکی**
درد سر کے بیان میں یہ درد سر ان چند اعضا کی شرکت سے ہوتا ہے معدے یا رحم یا گردے یا پٹھلی یا پیر یا زانو یا کلائی یا ہتھیلی یا انگلی یا جگر یا
طحال یا مراق یا پیٹھ یا حجاب حاجز ف یعنی اس پردے کی شرکت سے جو درمیان قلب اور معدے کے واقع ہے **پہلی نوع اس درد سر کے**
بیان میں جو معدے کی شرکت سے عارض ہوتا ہے سو جاننا چاہیئے کہ جب معدے میں سوء مزاج ساذج لاحق ہوتا ہے یا ردی اخلاط اس میں جمع
ہوتی ہیں تو بسبب شرکت کے کہ سر اور معدے کے درمیان ہیں یہ درد سر پیدا ہوتا ہے اگر سوء مزاج ساذج معدے کی وجہ سے درد سر عارض ہوا ہو
تو علامت اسکی یہ ہے کہ پیٹ بھرے میں زیادہ ہو اور خالی پیٹ میں کم ہو اور سوء مزاج ساذج گرم معدے میں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بھرے اور خالی پیٹ میں برابر

پکڑتا ہے۔ یہ بات حرارت کے غلبے سے ہے اور علامتیں سوءِ مزاج سادہ گرم کی امراض معدے میں مفصّل ذکر کیجائیں گی وہاں دیکھیں علاج یہ ہے کہ
معدے کے حال کی اصلاح کریں اور تبدیل مزاج بھی کریں اور سر کی گرمی کی رعایت کا لحاظ کرکے وہ چیزیں استعمال کریں جو امراض معدے کے باب میں مذکور ہیں
اور جو درد سر معدے میں مادہ جمع ہونیکی وجہ سے ہو اُس کی علامت ہر خلط کے مادے کی علامت سے ظاہر ہوگی مثلاً اگر صفرا کے غلبے سے ہو تو علامت
اسکی متلی اور آنکھوں کی زردی اور منہ کا مزہ کڑوا معلوم ہونا اور معدے میں پیچ اور مروڑ پایا جانا اور پیاس بہت لگنا اور معدے میں اُس وقت تسکین معلوم
ہونا جب قے میں پت دفع ہوں علاج اسکا یہ ہے کہ پہلے سکنجبین اور گرم پانی سے قے کرائیں اسکے بعد معدے کی گرمی بجھانے اور تسکین بخشنے
کے واسطے مناسب تدبیر کریں ساتھ ہی اسکے سر اور معدے دونوں عضو کو مقوی دواؤں سے قوت پہنچائیں۔ سر کی مقوی دوائیں تو اوپر درد سر
صفراوی میں مذکور ہوچکی ہیں معدے کی مقوی دوائیں قبض کرنے والے رُب ہیں جیسے بہی کا رُب اور غورہ یعنی گدر کھجور کا رُب اور زعرور یعنی کیل میوے
کا رب اور اگر تبرید اور قبض دونوں زیادہ چاہتے ہیں تو صندل چندن اور گلاب کے پھول اور گل ارمنی باریک پیس کے انہیں ربوں میں ملالیں رب
اسکو کہتے ہیں کہ کسی چیز کا پانی نچوڑ کے بغیر کچھ ملائے ہوئے اس قدر جوش دیں کہ چوتھائی رہجائے اور کسی قدر گاڑھا ہو جائے اور کبھی بعد نصف
یا چوتھائی رہجانے کے برابر کا قند گھولکر پھر جوش دیتے ہیں جب کسی قدر گاڑھا ہو جائے تو رب تیار ہوگیا۔ اور اگر بلغم معدے میں جمع ہوگیا ہے تو
علامت اس کی معدے میں نفخ یعنی اپھار معلوم ہونا اور پہلے تخمے کا ہونا اور منہ میں لعاب بہت بھر جانا اور اُبکائیاں کثرت سے آنا اور قے میں
بلغم نکل جانے کے بعد آرام معلوم ہونا اور کھٹی ڈکاریں (جسکو عربی میں جشاء حامض کہتے ہیں) آنا علاج اسکا یہ ہے کہ سوئے کے بیج اور مولی کے بیج
اور میتھی پانی میں جوش کرکے اور سکنجبین ڈال کے قے کریں لیکن سکنجبین شہدی ہو اور سرکے کی بنی ہوئی ہو۔ پھر دستوں سے بذریعہ حب ایارج کے بلغمی مادے کا
تنقیہ کریں پھر تنقیہ کے بعد معدے کو لطیف تدبیروں اور عمدہ گرم جوارشوں سے قوت پہنچائیں اور اگر مادۂ سودا معدے میں جمع ہوگیا ہے تو علامت
اسکی معدے میں جلن کا معلوم ہونا اور بہت بھوک لگنا اور قے میں سوداوی مادے کے دفع ہونے سے آرام معلوم ہونا علاج اس کا یہ ہے
کہ پہلے مادے کو نضج دیں یعنی پختہ قابل اخراج کے کرلیں اس کے واسطے افتیمون وغیرہ کا جوشاندہ مخصوص ہے بعد نضج کے مسہل سے مادے کا تنقیہ کریں
اور جو مخصوص واسطے مسہل سودا کے ہے پلادیں **اُن گولیوں کا نسخہ جو مادۂ سودا کے نکالنے میں بے مثل ہیں**۔ سیاہ ہڑ بسفائج اسطوخودوس
افتیمون ولایتی۔ غاریقون مغربل ف یعنی اونی کپڑے میں چھانی ہوئی اور لاجورد کا پتھر مغسول ف یعنی دھویا ہوا اور سقمونیا یعنی محمودہ ان سب کو
کوٹ کے بادرنجبویہ یعنی بلائی لوٹن کے پانی میں گوندھ کے چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور موافق مریض کے حال کے بمقدار مناسب استعمال
کرائیں۔ **انتباہ** سقمونیا کو فارسی میں محمودہ کہتے ہیں اسکو بغیر اصلاح اور تدبیر کے استعمال کرنا ہرگز جائز نہیں ہے اور اسکی اصلاح کے چند طریقے ہیں منجملہ
اُن کے دو ایک یہاں پر ذکر کئے جاتے ہیں زیادہ تفصیل کی گنجایش اس مختصر میں نہیں ہے۔ ایک یہ کہ سیب یا بہی یا امرود کو اندر سے خالی کریں اور سقمونیا کو ایک
باریک کپڑے میں باندھ کے اُس میں رکھیں اور اوپر سے وہ گودا جو نکالا تھا بھر دیں اور سیب یا بہی یا امرود کو برابر کرکے آٹے کے خمیر میں رکھکے گولا
بنالیں اور آگ میں اُس گولے کو پکائیں جب وہ گولا سرخ ہو جائے تو سرد کرکے سقمونیا کو نکال کر کام میں لاویں یہ امرود یا سیب یا بہی بھی قوی مسہل ہے [illegible]
یہ بھی کام آسکتا ہے دوسرے یہ کہ بہی کے پانی میں سقمونیا حل کرنے سے بھی قابل استعمال و درست ہو جاتی ہے تیسرے ایارج فیقرا کے ہمراہ مل جانے سے بھی سقمونیا
کی اصلاح ہو جاتی ہے چوتھے اگر سقمونیا کو بنفشے کے ساتھ خوب حل کریں تو گویا بھلی بھلائی ہوئی کے مثل ہو گئی۔ پھر دوسری طرح سے اُس کے اصلاح کرنے
کی ضرورت نہ رہی تو ان طریقوں کے اور بہت سے طریقے سقمونیا کی اصلاح کے ہیں یہاں اسی قدر بیان کر دینا کافی ہے اور اگر معدے میں زیادہ ریاح پیدا ہونیکی
وجہ سے درد سر ہو تو علامت اُس کی یہ ہے کہ پہلے معدے میں درد معلوم ہو اُسکے بعد سر میں درد محسوس ہو اور ہمیشہ معدے میں درد ہونے سے سر میں بھی درد پیدا ہو
اور نفخ پیدا کرنے والی غذاؤں سے زیادہ تکلیف درد معدے اور درد سر میں ہو اور درد ایک جگہ قائم نہ رہے جگہ جگہ پھرتا ہوا معلوم ہو اور ابتدا درد سر کی چند دنوں سے ہو
یہ آخر کی علامت معدے کے شرکت کی کل درد سروں میں ہوتی ہے لمحاذاۃ الیافوخ بالمعدۃ یعنی بسبب اسکے کہ چندیا معدے کی سیدھ پر واقع ہے علاج اسکا یہ ہے کہ نفخ معدہ کو

تحلیل کریں اور اس ریاح کے مادے کو کہ بلغم ہے دفع کریں اور معدے کو بلغم سے پاک کریں بعد اس کے معدے کو اور دماغ کو قوت پہنچائیں بلغم کو نکالنے
کے لیے تو وہی دوائیاں استعمال کریں جو اوپر بلغم کے بیان میں ذکر کی گئی ہیں اور ریاح کے تحلیل کرنے اور معدے اور دماغ کو قوت پہنچانے کے واسطے جوارش کمونی
اور جوارش فودنجی یعنی پودینے کی جوارش اور جو انکے مثل ہیں استعمال کریں۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ معدے کو قوت پہنچانے اور ریاح تحلیل کرنے سے درد سر اور درد
معدہ رفع ہو جاتا ہے مادے کا استفراغ کرنے اور نکالنے کی ضرورت نہیں ہوتی ف یہ اس وقت میں ہوگا جبکہ معدے میں ریاح کا پیدا ہونا کسی نفاخ غذا یا دوا
کھانے سے ہو اور اگر بلغمی مادے سے تولید ریاح کی ہوگی تو ضرور مادے کا تنقیہ کرنا لازم ہوگا ورنہ صرف تحلیل اور تقویت کافی نہ ہوگی۔ اور اگر فم معدہ کا
ضعف درد سر کا سبب ہے تو علامت اس کی یہ ہے کہ خالی پیٹ میں اور صبح کو سو کر اٹھتے وقت سر میں درد زیادہ ہو علاج اسکا یہ ہے کہ روز
صبح کے وقت سونے سے اٹھکر چند لقمے غورے کے پانی یا ریباس کے پانی یا گردسماق کے پانی یا انار دانے کے پانی میں روٹی بھگو کر کھالیں ف ان دوائیوں کو پہلے
بھگو دیں جب پانی میں ترشی آجائے تو پانی چھان لیں اور اس میں روٹی بھگوئیں لَا یَخْفٰی اَنَّ القوابضات المذکورۃ تقوی المعدۃ وتسکن الابخرۃ وتقمع الصفراء یعنی
یہ امر ظاہر ہے کہ قبض کرنیوالی دوائیاں جو اوپر مذکور ہوئیں یعنی غورہ اور ریباس اور گردسماق اور انار دانہ یہ سب معدے کو قوت بخشتی ہیں اور ابخرے کو اوپر
اور چڑھنے سے روکتی ہیں اور صفرا کو اکھاڑتی ہیں۔ اور جب ضعف فم معدے کے ساتھ ہی معدے کا مزاج بھی سرد ہو تو اس قسم کی ترشیوں میں روٹی تر کر کے بعد
انیسون اور زیرہ اور اجوائن اور زعفران اور عود یعنی اگر اور قرفہ یعنی تج کے پیسے ہوئے گرم مصالح میں لت کر کے کھائیں لیحصل القبض مع التسخین
یعنی تاکہ قبض کیساتھ ہی معدہ میں گرمی بھی پیدا ہو جہاں کہیں ترشیوں کا استعمال کرنا منع ہو جیسے کھانسی وغیرہ میں تو چند لقمے روٹی کے پانی اور قند اور گلاب کے
جلاب میں تر کر کے کھائیں **دوسری نوع** اس درد سر کے بیان میں جو رحم یعنی بچہ دان اور دونوں گردوں اور دونوں پنڈلیوں اور دونوں پیروں اور دونوں ہاتھوں
اور دونوں کلائیوں اور جگر اور تلی اور حجاب حاجز اور مراق ف مراق وہ جھلی ملیسا کی ہے جو سب احشا کو لپیٹے ہے) اور پیٹھ کی شرکت سے عارض ہوتا ہے
جب ان اعضا میں سے کسی عضو میں کوئی آفت پہنچتی ہے تو بوجہ شرکت اور اضافی اتصال کے جو دماغ میں اور ان میں حاصل ہے خراب بخارات ان اعضا سے اٹھکر اور
دماغ میں پہنچتے ہیں اور اسکو اذیت پہنچاتے ہیں اور درد پیدا کرتے ہیں ان سب اعضا کی شرکت والے درد سر کی علامتیں جداگانہ ہیں مثلاً اگر رحم کی شرکت سے
درد سر ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ سر کے اگلے حصے میں بیچوں بیچ چندیا میں درد قائم رہے اور اگر دونوں گردوں کی شرکت سے ہو تو اسکی علامت
یہ ہے کہ سر کے پچھلے حصے میں درد برابر قائم رہے اور اگر تلی کی شرکت سے ہو تو اسکی علامت یہ ہے کہ سر کے بائیں طرف درد پایا جائے اور اگر جگر کی شرکت سے ہو تو علامت
اسکی یہ ہے کہ سر کے داہنی طرف درد ظاہر ہو اور اگر حجاب حاجز کی شرکت سے ہو تو علامت اسکی یہ ہے کہ سر کے بیچ میں آگے کی طرف درد ہو اور حجاب حاجز کا
مفصل بیان سینے کے امراض میں آویگا انشاء اللہ تعالی۔ اور اگر مراق کی شرکت سے ہو تو اسکی علامت یہ ہے کہ سر کے اگلے حصے میں پیشانی کے قریب درد ہو اور مراق کی کیفیت
امراض صفاق میں ذکر کیجاویگی) اور اگر پیٹھ کی شرکت سے ہو تو اسکی علامت یہ ہے کہ سر کے بالکل آخری حصے میں درد ہو اور صلبی یعنی پیٹھ کی شرکت کے درد سر
اور کلیہ یعنی گردے کی شرکت کے درد سر میں فرق صرف اس قدر ہے کہ گردے کے درد سر میں تو سر کے آخر حصے میں ہوگا اور صلبی میں اس سے بھی پیچھے بالکل ہی آخر میں ف
گدی کے قریب ہوگا) اور اگر پنڈلیوں یا پیروں یا ہاتھوں کی شرکت سے درد سر ہو تو اسکی علامت یہ ہے کہ بیمار کو ایسا معلوم ہو کہ کوئی چیز چیونٹی کی طرح رینگتی ہوئی
انہیں اعضا سے اوپر کو چڑھتی چلی جاتی ہے ان سب شرکی درد سر کے لیے جو علامت عام ہو اور خاص خاص ہر ہر عضو کی شرکت میں تمیز بخشے یہ ہے کہ جس عضو کی شرکت سے
سر میں درد ہوا ہے پہلے اس میں آفت اور مرض پیدا ہو اسکے بعد سر میں درد شروع ہو علاج اسکا یہ ہے کہ اگر پیروں اور پنڈلیوں کی شرکت سے درد سر ہے تو صافن کی
فصد کھولیں اور پنڈلیوں پر سینگیاں لگائیں اور حب اصطمخیقون سے بدن کا مادہ پاک کریں ف **حب اصطمخیقون کا نسخہ** یہ ہے کہ تربد سفید غیر مجوف اور صبر سقوطری
یعنی ایلوا اور حب النیل یعنی کالادانہ اور غاریقون یہ سب ایک ایک جز اور پوست ہلیلہ زرد اور بسفائج یہ دونوں آدھا آدھا جز اور محمودہ اور شحم حنظل یہ دونوں تہائی
جز ان سب کو کوٹ کے اور چھان کے سونف کے پانی میں چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک درم سے دو درم تک مناسب طور پر استعمال کریں اسی طرح خلاصۃ التجارب اور
قرابادین قادری میں لکھا ہے اور درد کی شدت کے وقت پیروں کو نیچے ران سے ٹخنوں تک کسی پٹی سے کس دیں اور پیروں کے تلووں میں روغن چمبیلی ملیں اور اگر وہ پاشویہ

درد سر میں ذکر کردیا جائے تو بہت اچھا ہے ف تاکہ فک اعلے سے اسفل کی طرف بخارات کا امالہ ہو جائے اور اگر ہاتھوں کی شرکت سے درد سر ہو تو پہلے عام بدن کے
تنقیہ کے واسطے حب اطریفلون کو استعمال کرائیں اور واسطے تنقیہ خاص اس عضو کے جس جگہ سے بخارات کا چڑھنا اور رینگنا شروع ہوا ہے اس جگہ پر سینگیاں کھنچیں
اور جب درد سر میں شدت اور ہیجان یعنی ابھار ہو تو دونوں بازو باندھ دیں اور اگر اور اعضائے مذکورہ کی شرکت سے ہو تو علاج اسکا یہ ہے کہ ہر عضو کا مناسب طور پر
تنقیہ کریں اور اسکو قوت پہنچائیں ہر عضو کے تنقیہ اور تقویت کا بیان اپنی اپنی جگہ پر مفصل ذکر کیا گیا ہے وہاں سے نکال لیں انتباہ شرکی درد سر کا کسی قدر بیان
بعض اور فوائد کی زیادتی کے ساتھ صرع شرکی کی بحث میں آویگا انشاء اللہ تعالے **چوتھی قسم اس درد سر کے بیان میں جو ضعف دماغ سے ہو** علامت
اسکی یہ ہے کہ حواس مکدر ہوں اور دماغی افعال میں کہ فکر اور خیال اور حافظہ وغیرہ ہیں اور حرکات ارادیہ میں آفت اور فتور ظاہر ہو اس ضعف دماغی میں ذرا سا سبب
بھی درد سر کا باعث ہو جاتا ہے جیسے ہضم غذا کے وقت ابخرے چڑھنے سے اور بلند اور مکروہ آواز کے سننے سے اور کسی قسم کی خوشبو اور بدبو سونگھنے
سے اگرچہ وہ خوشبو یا بدبو بہت تیز اور قوی نہ ہو سر میں درد ہونے لگتا ہے علاج اسکا یہ ہے کہ دماغ کو قوت پہنچانے کے واسطے مرغیاں اور بٹیریں
چنے کے ساتھ پکا کے اور زعفران اور گلاب اور دارچینی سے خوشبودار کرکے کھائیں اور گلاب میں لونگ گھس کے سر پہ لیپ کریں اور سر میں روغن گل ملیں
اور سیب اور عنبر اور گلاب سونگھیں۔ اور اگر سوء مزاج ساذج بھی ضعف دماغ کے ساتھ ہی ہو تو ان چیزوں سے تبدیل مزاج کی بھی کریں جنکا ذکر سوء مزاج
ساذج میں ہو چکا ہے اور اگر سوء مزاج مادی ہمراہ ضعف دماغ کے ملا ہوا ہو تو پہلے تنقیہ مادہ کا کریں اسکے بعد دماغ کے قوت پہنچانیکی تدبیر کریں کیونکہ مادہ کو نکالنا
سب سے مقدم ہے ف مگر دماغ کو مادے سے بسہولت پاک کریں بلکہ منقیات دماغ کے ساتھ بعض مقویات کو شامل کر دیں ورنہ خوف ضعف دماغ کے زائد ہو جانیکا ہے
پانچویں قسم اس درد سر کے بیان میں جو حس دماغ کے قوی ہونے سے پیدا ہو علامت اسکی یہ ہے کہ ادنی اور خفیف سبب سے بھی کہ دماغ کو محسوس ہو
جلد ہی اسکا اثر مان جائے یہ اثر مان جانا دماغ کی قوت حاسہ قوی ہونے کے باعث سے ہے نہ کہ افعال دماغی میں فتور عارض ہونے سے کیونکہ افعال دماغی یعنی فکر اور خیال اور حافظہ
وغیرہ اس میں صحیح اور سالم ہوتے ہیں ایسی قسم کی حالت میں دماغ کے پاک ہونے کی وجہ سے آنکھوں میں چیپڑ اور کان وغیرہ میں میل اور نتھنوں میں رینٹھ اور تری
وغیرہ کچھ نہیں ہوتا ہے علاج اسکا یہ ہے کہ حس دماغی کے مکدر کرنیکی تدبیر کریں وہ تدبیر یہ ہے کہ کلے پائے جو کے ساتھ پکا کر کھائیں اور ہریسہ خاص کر گائے وغیرہ کے
گوشت کا نہایت ہی فائدہ مند ہے۔ ہاں اگر قوت ہاضمہ ضعیف ہو تو ٹھنڈے ٹھنڈے ساگوں پر جیسے کاہو اور خرفہ اور ہرے دھنیے کے ساگ پر اکتفا کریں کبھی ایسا اتفاق
ہو کہ ان تدبیروں سے بھی مقصود حواس دماغی کے مکدر کرنیکا حاصل نہ ہو اور مخدر دوائیوں کے استعمال کی ضرورت پڑے تاکہ انکے ذریعہ سے حس دماغی سست اور کند کیجاوے تو
اس کام کیلئے شربت یا شیرہ خشخاش یا مثل اسکے جو چیزیں مخدر ہوں اور طبیعت کو بھی مرغوب ہوں نافع ہیں اور ممکن ہے کہ فلونیا کی حاجت پڑے ف فلونیا ایک معجون ہے جسکو
فیولون یا اقیلن نامی ایک حکیم طرطوسی رومی نے درد کی تسکین کے واسطے ترکیب دیا ہے پھر اور اطبا سے بعد اسکے انہیں دوائیاں گھٹا بڑھا کے بہت سے نسخے اسکے کر دیئے چنانچہ قرابادینوں
میں کثیر نسخے لکھے ہیں ان میں سے ایک نسخہ فلونیائے پارسی کا کہ سوائے اور دردوں کے اس درد سر کے واسطے مخصوص ہے بیان کیا جاتا ہے کافور ڈیڑھ دانگ [illegible]
اور درونج عقربی اور مروارید ناسفتہ یعنی بن بیندھے موتی اور مشک ہر ایک آدھا درم جند بیدستر ایک درم فرفیون اور سنبل الطیب یعنی بالچھڑ اور عاقرقرحا ہر ایک دو درم
زعفران پانچ درم افیون تخم گل مختوم ہر ایک دس درم سفید مرچ اور اجوائن دیسی ہر ایک بیس درم ان سب کو کوٹ کے اور برابر کے شہد میں ملا کے چھ مہینے رہنے دیں بعدہ
ایک درم استعمال کریں شیخ بوعلی سینا نے دو درم مرکی بھی اسمیں بڑھائی ہے یہ نسخہ قرابادین شفائی سے لکھا گیا ہے اور کاہو اور پوست خشخاش اور افیون اور اجوائن خراسانی اور
بھنگ کے پتے سب کے پانی میں پیس کے سر پہ لگانا فائدہ مند ہے لیکن مخدر یعنی عضو کو سست اور بے حس کرنیوالی دوائیں سر پہ لگانا اسوقت جائز ہے جب دیکھے کہ اگر اسوقت اس درد سر کا
تدارک ایسی دواؤں سے نہیں کیا جاتا ہے تو آفت بہت سخت اور لاعلاج ہو جائیگی ورنہ مخدرات کے استعمال پر خوف عظیم ہے جیسا کہ اوپر طبری کی حکایت نقل کیگئی ہے بہر حال جب ایسی ہی شدید
ضرورت واقع ہو تو قدر قلیل ان دواؤں کو استعمال کریں ہرگز ہرگز افراط نکریں اگر کسی جگہ مخدرات کے استعمال سے علامت تغیر سودا اور حواس میں نقصان اور خلل ظاہر ہو تو اس کی تدبیر یہ ہے
کہ فوراً بہت جلد مخدرات کی استعمال سے ہاتھ کو روک لیں اور سر پہ نیم گرم پانی بہت سا ڈالیں ف تاکہ مخدرات کا اثر کہ ابھی زیادہ موثر نہیں ہوا ہے زائل ہو جائے **چھٹی قسم درد سر یعنی خفہ** کے
بیان میں اس درد سر کا دوسرا نام خفہ ہے تسمیہ لہ باسم عرضہ یعنی چونکہ اس درد سر میں بسبب خشکی کے سر ہلکا ہو جاتا ہے لہذا اس کا نام خفہ یعنی ہلکا رکھا گیا ہے

ہے

گویا یہ نام ایسا ہے کہ ایک شے کا نام اُسکے عرض کے نام پر رکھدیں **علامت** اسکی یہ ہے کہ مواد بدن بہت چھوٹ جانیکے یا بہت جاگنے کے بعد یا بہت
غم اٹھانیکے بعد یہ دردسر پیدا ہو اب مواد کا چھٹنا خواہ فقط سر سے ہوا ہو جیسے بذریعہ نزلہ اور نکسیر پھوٹنے کے دماغ کا سب مواد چھوٹ گیا ہو یا غرغروں
وغیرہ سے بہت سا مواد دماغ سے کھینچ گیا ہو اور دماغ بالکل خالی کھوکھلا ہوگیا ہو خواہ تمام بدن کا مواد اور رطوبتیں چھوٹ کر بدن خشک ہوگیا ہو جیسے قے
اور دستوں اور جماع اور فصد کی کثرت سے تمام بدن خالی ہوگیا ہو یا پیشاب کا ادرار یعنی بہانا اسقدر کیا گیا یا پسینہ اور دودھ اسقدر بہایا گیا جس سے تمام بدن خالی
اور خشک ہوگیا یا خون حیض یا اور کہیں سے یعنی نکسیر و بواسیر وغیرہ سے اسقدر خون نکلا کہ بدن خشک ہوگیا یا بہت بھوکا رہنے اور غذا نہ ملنے کیوجہ سے جو بدن
کی رطوبت تحلیل ہوگئی اور اُسکا بدل نہ پہنچا اس باعث سے بدن خالی اور خشک ہوگیا حالانکہ کسی قسم کا مواد بدن سے نہیں چھانٹا گیا ہے ان سب صورتوں میں جو
دردسر عارض ہو وہ یبسی اور خفیف ہے۔ امام رازی کا قول ہے کہ اس قسم کا دردسر اکثر اُن عورتوں کو بہت عارض ہوتا ہے جنکے بدن سے حیض اور نفاس کا خون بہت نکلگیا ہو **علاج**
اسکا یہ ہے کہ تر غذائیں جنکا کیموس اچھا یعنی جنسے خون صالح بہت اور جلد بنجائے تناول فرمائیں جیسے آش جو یا فربہ مرغیوں کا شوربا یا وہ حریرہ جسمیں روغن بادام و نشاستہ
پڑا ہو یا بکری کے حلوان کا ماء اللحم اور تر اثر والے روغن جیسے روغن بادام یا تلی کا تیل سر اور بدن پر ملیں اور روغن بنفشہ اور روغن کدو اور روغن نیلوفر ناک میں ٹپکائیں
اور گائے کی پنڈلی کی چربی اور مرغیوں کی چربی اور تیتر وغیرہ کی چربی کھانے اور لگانے دونوں طریقوں سے استعمال کریں **ساتویں قسم دردسر عرضی کے بیان میں**
یعنی اُس دردسر کے بیان میں جو دردسر مرض کا تابع اور عرض ہو جیسے بخار وغیرہ میں ہوجاتا ہے **علامت** اسکی یہ ہے کہ جب بخار آوے فوراً یا تپ کی شدت ہو
تو دردسر عارض ہو اور جب تپ زائل ہو جائے یا شدت میں کمی ہو تو دردسر بھی جاتا رہے یا اُسمیں تخفیف ہوجائے **علاج** اسکا یہ ہے کہ تپ کا علاج کیا جائے اور اگر
دردسر نہایت شدید ہوجائے تو اُسکے ٹھہرنے اور سکون حاصل ہونیکے واسطے وہ تدبیریں کیجائیں جن کا ذکر دردسر ساذج اور مادی میں ہوچکا ہے **آٹھویں**
قسم ورمی دردسر کے بیان میں جاننا چاہئے کہ یہ دردسر یا تو خاص دماغ یعنی بھیجے کے ورم سے پیدا ہوتا ہے اور اُن پردوں میں ورم آجانیسے عارض
ہوتا ہے جو کھوپری کے اندر ہیں یا اُس پردے میں ورم حادث ہوجانے سے دردسر ہوتا ہے جو کاسہ سر کے باہر ہے اور خود کاسہ سر کی کھال میں ورم پیدا ہوجانے
سے بھی ہوتا ہے پہلی قسم کے سبب سے جو دردسر ہوتا ہے اسکو سرسام کہتے ہیں اسکا بیان سرسام کی فصل میں آگے آویگا انشاء اللہ تعالیٰ اور دوسرے سبب سے
یعنی بیرونی پردہ کاسہ سر یا خود جلد سر کے ورم سے جو دردسر ہو اُسکا علاج سبب کا دفع کرنا ہے چنانچہ اُسکا ذکر بھی ہوچکا ہے اور پھر بھی آگے آویگا **نویں قسم**
اُس دردسر کے بیان میں جو کثرت جماع سے عارض ہوتا ہے یعنی جو دردسر کہ جماع کے پیچھے عارض ہوتا ہے اور اُسکی تین قسمیں ہیں ایک یہ کہ منی
کے نکلجانے سے دماغ ضعیف ہوجائے اُس سے دردسر پیدا ہو کیونکہ مادہ منی کا بدن سے نکلجانا اور رطوبتوں اور مادوں کے نکلنے سے نہایت بڑا ہے اور نہایت
قوی باعث ضعف اور نقاہت کا ہے یہ قسم دردسر کی دردسر یبسی کی قسم سے ہے جسکو خفیف بھی کہتے ہیں **علامت** اسکی افراط جماع کا پہلے پایا جانا ہے علی الخصوص وہ
شخص جماع میں افراط کرے جو دبلا پتلا اور ضعیف ہے کیونکہ افراط جماع کا نقصان توانا اور تندرست آدمی میں نہایت کم ظاہر ہوتا ہے بہ نسبت کمزور اور لاغر کے اُسکا علاج
وہی جو دردسر یبسی میں بیان کیا گیا ہے سوا اسکے یہ تدبیریں بھی مفید ہیں کہ شیریں اور نیم گرم پانی سے نہایا کریں اور روغن بنفشہ ناک میں چڑھایا کریں دوسرا وہ
دردسر ہے کہ بوجہ حرکت جماعی کے بخارات دماغ میں چڑھ کر ایذا پہنچائیں اُسکے سبب سے دردسر عارض ہو کیونکہ جماع کی حرکت سے اکثر بخارات کا ابھار اور
ہیجان ہوتا ہے **علامت** اسکی یہ ہے کہ بدن بھرا بھرا معلوم ہو اور کل علامتیں اخلاط کے غلبے کی ظاہر ہوں **علاج** اسکا یہ ہے کہ جس خلط کے غلبہ کی علامتیں
پائی جائیں اُس خلط کا تنقیہ کریں اور تنقیہ کے بعد سر کو قوت پہنچائیں تاکہ پھر بخارات کو قبول نہ کرے جو دفع کرتا ہے تیسرے یہ کہ حرکت جماعی سے بدن کے اور
سر کے پٹھوں کو اذیت پہنچے اس سبب سے سر میں درد ظاہر ہو حرکت جماعی سے اُس شخص کے پٹھوں کو اذیت پہنچتی ہے جسکے پٹھے پہلے سے بوجہ کسی خلقی یا عارضی
سبب کے ضعیف ہیں ورنہ جوانان قوی الاعضاء کو کبھی پٹھوں میں اذیت نہیں پہنچتی ہے اور یہ دردسر عارض ہوتا ہے مثلاً بڈھوں یا ان جوانوں کو یہ دردسر ہوتا ہے
جنکے پٹھے کمزور ہی تھے یا کمزور ہوگئے **علامت** اسکی یہ ہے کہ جماع کے بعد بدن کانپنے لگے اور کسی قسم کی حرکات میں ضعف ظاہر ہو اور ایسا معلوم ہو کہ دماغ
اسکا سمٹتا اور کھنچتا ہے۔ اگر دماغ کا اگلا حصہ ضعیف ہے تو کھچاؤ پیچھے معلوم ہوگا اور اگر دماغ کا پچھلا حصہ ضعیف ہے تو آگے کیطرف کھچاؤ معلوم ہوگا۔ اکثر

دماغ کی اذیت اور کھنچاؤ اور سمٹنے سے سکتے اور موت کا بھی خوف ہوتا ہے ف کیونکہ دماغ ایک عضو رئیس ہے اُسمیں یہ تینوں حالتیں انتہا درجہ کا ضعف پیدا کر دیتی ہیں
جسکا انجام یا سکتہ ہے یا موت ہے علاج اسکا یہ ہے کہ سر کو جو پٹھوں کی جڑ ہے اور جہاں سے تمام بدن میں پٹھے پہنچے ہیں قوت پہنچائیں اور اُسکی قوت کیواسطے کدو کے
تیل میں جُند بیدستر حل کر کے ملیں اور بکری کا گوشت خوشبودار مصالحہ ڈالکے کھلائیں سوا اسکے اور عمدہ عمدہ خوشگوار اور خوشبودار اور معتدل غذائیں کھلائیں
اور خوشبوئیں سنگھائیں ف اس قسم کی کل نوعوں میں علاج کا فائدہ اُسیوقت ظاہر ہوگا جب علاج کرنیکی حالت میں جماع اور کل طبعی حرکتوں سے بالکل بچے رہیں ورنہ بجائے
فائدے کے فالج اور استرخا اور تشنج وغیرہ امراض پیدا ہو جانیکا خوف ہے بلکہ ہلاکت کا بھی خوف ہے دسویں قسم اُس دردِ سر کے بیان میں جو شراب
پینے سے عارض ہوتا ہے جاننا چاہیئے کہ اکیلی شراب بہت پینا بغیر کچھ ملائے ہوئے خاص کے وہ شراب جو پُرانی اور کسیقدر گاڑھی یا گدلی ہو یعنی جس میں
تھوڑے سے ذرّے مٹی وغیرہ کے ہوں اُسکے پینے سے جو خمار پیدا ہوتا ہے وہ دردِ سر کا باعث ہوتا ہے ف کیونکہ جب شراب پی گئی اور وہ ہضم نہوئی تو اُس کا
فضلہ جو معدے میں رہجاتا ہے اُس سے نہایت خراب بخارات اُٹھکر دماغ کیطرف چڑھتے ہیں اور دماغ میں درد اور گرانی پیدا کرتے ہیں لہذا حواس اور
افعالِ دماغی میں فتور ظاہر ہوتا ہے اسیکو خمار بھی کہتے ہیں علامت اسکی یہ ہے کہ بعد شراب پینے کے دردِ سر پیدا ہو سو اگر معدے میں فضلہ کیساتھ رطوبت
بھی ہوگی تو سر میں گرانی از حد معلوم ہوگی خاصکر جب مزاج سر کا بھی بارد رطب یعنی سرد تر ہوگا اور اگر فضلہ شراب کے ساتھ خلط صفرا بھی ملا ہوگا تو قے اور اُبکائی
کی کثرت ہوگی وَرُوِیَ اَنَّ مَخْمُوْرًا وَقَعَ عَلَیْہِ التَّہَوُّعُ ثُمَّ قَذَفَ خِلْطًا وَبَالَ مِثْلَہٗ ثُمَّ تَبَثَّرَ لِسَانُہٗ وَفَمُہٗ وَمَاتَ مِنْ یَوْمِہٖ وَآخَرُ مَا زَالَ یَتَہَوَّعُ حَتّٰی نَدَرَ لِسَانُہٗ وَتَوَرَّمَ ثُمَّ
رَعَفَ وَمَاتَ یعنی ایسا دیکھا گیا ہے کہ ایک مست شراب کو اُبکائی آئی اور اُسنے قے کی تو اُسمیں ایک خلط یعنی صفرا نکلا اور ویسا ہی پیشاب بھی کیا پھر
اُسکی زبان اور منہ پر چھالے پڑ گئے وہ شخص اُسی دن مرگیا اور دوسرے شرابی کی یہ حالت دیکھی گئی کہ اُسکو نشے کی حالت میں برابر اُبکائیاں آتی رہیں یہانتک کہ
اُسکی زبان منہ سے باہر نکل پڑی اور سوج گئی پھر اُس کی نکسیر پھوٹی اور مرگیا ف ایسی داستانیں نقل کرنیکی چنداں یہاں پر ضرورت نہ تھی صرف اس فائدے
کے خیال سے نقل کر دیجاتی ہیں تاکہ عموماً لوگ ایسی مضر چیزوں اور خراب حالتوں سے بہت بچے رہیں کیونکہ نصیحت وہ ہے جو دوسرے کا حال دیکھکر آپ خبردار ہو جائے
علاج اسکا یہ ہے کہ جبتک شراب معدے میں باقی ہو اور ہضم نہ ہوئی ہو بار بار سکنجبین اور سوئے کے بیج کا جوشاندہ پلا پلا کے قے کرائیں اور پھر کوئی ایسی دست آور
دوا دیں جو صفرا اور بلغم دونوں کو نکالے مثلاً جس کا مزاج گرم ہو اُسکو کھٹے اور میٹھے دونوں اناروں کا پانی نچوڑ کے اُسمیں ذراسی سقمونیا گھول کے پلائیں اور جسکا
مزاج سرد ہو اُسکو ایارج فیقرا سقمونیا سے قوی کر کے استعمال کرائیں ف قے کرانیکے ساتھ ہی اور قے آور دوا پلانیکے ساتھ ہی دست آور دوا فوراً استعمال
کرانا ہرگز جائز نہیں ہے کیونکہ ایسی حالت میں گویا دو متضاد حرکتوں کی جانب طبیعت مجبور آمادہ کیجائیگی اور اسکی وجہ سے فوراً طبیعت کو حیرت لاحق
ہو جائیگی پھر فعل دوا کا اور دونوں تدبیروں کا باطل ہو جائیگا بلکہ فسادِ عظیم پیدا کریگا اسی طرح محرکات اور مسکنات اور مسہلات اور مدرات عرق کا
باہم ملانا یا آگے پیچھے تھوڑی دیر کے بعد استعمال کرنا منع ہے پھر اگر کہیں قے اور دستوں سے کچھ نفع نہ ظاہر ہو اور یقیناً شراب کا معدے سے نہیں نکل گیا
یا جونکہ کام نہیں ہوا اور متلی اور اُبکائی برابر چڑھتی جاتی ہے تو یہ تدبیر کریں کہ پہلے کچھ تھوڑا سا کھانا جو ملائم اور زود ہضم ہو کھلائیں پھر ایک گھڑی کے بعد
قے کرائیں تاکہ شراب اور ردّی مادہ کھانے کیساتھ ملکے سب نکل آئے اسکے بعد معدے کو ان شربتوں سے قوت پہنچائیں جو معدے کو قوت بخشیں اور گرمی کو
بجھائیں اور بخارات کے چڑھنے کو روکیں جیسے انار اور سیب اور بہی اور غورے کے شربت ٹھنڈے پانی میں ملا کے پیویں اور غذا ایسی حالت میں
سے کسیقدر بالچھڑ پڑی ہو کوئی چیز بہتر نہیں ہے خاصکر اگر اسمیں کچھ تھوڑا سا آب لیمو اور عود اور ذرا سا نمک ڈال لیں تو یہ نفع شراب کے نشہ کو دفع
ہے اور سر کو قوت پہنچانیکے واسطے ابتدائے مرض میں سرکہ اور روغن گل اور گلاب ملا کے سر پر لگائیں اور وقت انتہا میں روغن بابونہ اور روغن سوسن نیم گرم
ملیں اور بخارات کے جذب کرنے کیلئے ہر حالت میں خواہ ابتدا ہو خواہ انتہا بابونہ اور بنفشہ اور نمک جوش کر کے پاشویہ کرتے رہیں اور دونوں پیر خوب
ملے جائیں قَالَ الرَّازِیْ کَانَ رَجُلٌ بِہٖ صُدَاعٌ فَدُلِّکَ رِجْلَاہُ لَیْلَۃً وَنَہَارًا دَائِمًا فَبَرِئَ یعنی رازی نے کہا ہے کہ ایک آدمی کے سر میں درد تھا تو اُسکے
دونوں پیر ایک رات دن برابر خوب ملے گئے بس اُس کا دردِ سر دفع ہو گیا اور وہ اچھا ہو گیا * گیارھویں قسم چوٹ اور دھمک والے

درد سر کے بیان میں ضربہ یعنی چوٹ اور سقطہ یعنی دھماک یہ درد سر کئی طرح سے ہو سکتا ہے ایک یہ کہ کاسۂ سر پر جو پردہ منڈھا ہوا ہے اُسمیں
کسی قسم کی تکلیف یا آفت یا دھماک سے پہنچ گئی ہے اسوجہ سے سر میں درد ہونے لگا دوسرے یہ کہ چوٹ یا دھمک سے خاص جوہر دماغ یعنی بھیجے میں یا کسی پردے
میں ورم ہو گیا ہے اسوجہ سے سر میں درد پیدا ہو گیا تیسرے یہ کہ جوہر دماغ یا کاسہ سر کے اندر کا کوئی پردہ یا باہر والا پردہ جو کاسۂ سر کو لپٹا ہے پھٹ گیا اس
باعث سے سر میں درد ہے چوتھے یہ کہ کوئی ہڈی سر کی ٹوٹ گئی جسکی وجہ سے سر میں درد معلوم ہوتا ہو کیونکہ ہڈی ٹوٹ جانیکی وجہ سے سر کے سب پردے
تنتے اور کھنچاؤ کرتے ہیں اُسی باعث سے درد معلوم ہوتا ہے پانچویں یہ کہ بسبب چوٹ یا دھمک کے سر کا بھیجا اپنی جگہ سے ہلگیا ہے اُسکی وجہ سے سر میں درد
ہونے لگا اکثر تو وہ چوٹ اور دھمک جس سے سر کا بھیجا بلکہ اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہو بغیر ہلاک کئے نہیں چھوڑتی علاج اسکا یہ ہے کہ اگر چوٹ یا دھمک
سر پر اسطرح پہنچی ہے کہ کوئی ہڈی یا پردہ جھلی کا ٹوٹا پھٹا نہیں ہے اور نہ کسی مقام پر ورم ہو جانیکا خوف ہے تو فوراً فصد قیفال یعنی سر رگ یا فصد اکحل یعنے
ہفت اندام کھولیں مگر پہلے اس بات کا غور کر لیں کہ کوئی امر مانع فصد کو تو نہیں ہے اور درد میں تسکین بخشنے کیواسطے اور ٹھنڈک اور قوت پہنچانے کی
غرض سے اطراف آس یعنی مورد کی شاخیں مع پتوں کے اور جو کا آٹا اور مسور کا آٹا اور گل ارمنی اور بابونہ اور سوتا ورافاقیا یعنی کیکر کا عصارہ اور صندل ان
سبکو بارتنگ کے پانی میں پیسکے اور روغن گل ملاکے سر پر لیپ کریں روغن گل ایسی حالت میں مفید ہے چاہئے یونہیں ملیں یا کسی ضماد میں شریک کر کے استعمال کریں
کیونکہ یہ درد کو تسکین بخشتا اور سر کو قوت پہنچاتا ہے اور اگر ذرا سا سرکہ بھی روغن گل یا لیپ میں ملا دیں تو اچھا ہے کیونکہ سرکہ لطیف شے ہے کاسہ سر کی درزوں سے
دوا کے اثر کو بہت جلد اندر پہنچاتا ہے اور آپ خود بھی جلد اندر گھستا ہے مگر سرکہ استعمال کرنیکی اُسوقت اجازت ہے جب درد شدید ہو ف ورنہ خوف سکتے کا ہے اور
چاہئے کہ عناب اور املتاس کے جوشاندے سے طبیعت کو نرم کریں ف تاکہ اجابت صاف اور کھلکے ہو جائے اور بوجہ اسکے کہ طبیعت کی توجہ درد کیجانب ہے) بخارات ردی جیسے
وغیرہ چڑھکر دماغ کیطرف کھنچ نہ جائیں اور حقنہ لینہ یعنی نرم اور معتدل دواؤں کا عمل دینا ایسے وقت میں نہایت مفید ہے ف تاکہ مادہ دماغی مادے کا نیچے کیطرف ہو جائے
اور جب اس درد سر میں تپ آ جائے اور عقل میں خلل ظاہر ہو تو اسکو دماغ میں ورم پیدا ہونیکی علامت سمجھنا چاہئے اس حالت میں لازم ہے کہ بہت قابض چیزیں لیپ کریں جیسے
جھاؤ اور انار کا چھلکا اور جوز السرو یعنی سرو کا پھل اور کندر کا آٹا اور گلاب کے پھول ان سبکو یا بعض کو لیپ کریں تاکہ ورم زیادہ نہ بڑھنے پائے اور علاج سرسام کیطرف متوجہ
ہوں اور اگر چوٹ یا دھمک سے سر کی وہ جھلی پھٹ گئی ہے جو کاسہ سر کے اُوپر منڈھی ہوتی ہے تو علاج زخم کا مرہموں سے کریں مگر پہلے تبدیل سوء مزاج
کی فکر کر لیں اُن چیزوں سے جنکا ذکر اُوپر ہو چکا ہے ف اور سوء مزاج کی کیفیت حرارت اور برودت وغیرہ علامات مقررہ سے دریافت کر لیں اور اگر
کاسۂ سر کے اندر والی جھلی پھٹ گئی ہے تو علاج اسکا بہت دشوار ہے خاصکر وہ جھلی پھٹ گئی ہو جو اندر کی دو جھلیوں میں سے سخت جھلی ہے
اور جس کو مانخس کہتے ہیں اور اگر چوٹ یا دھمک سے جوہر دماغ یعنی بھیجا پھٹ گیا ہو اسکا علاج نہایت ہی مشکل ہے خطرہ بھی بڑا ہے کیونکہ یہ بیماری بہت سخت ہے ف کیونکہ
عضو رئیس میں آفت عظیم پہنچی ہے اسکا علاج وہی ہے جس کا ذکر کر دیا گیا ہے اور ہڈی ٹوٹ جانیکا علاج آخر کتاب میں مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالے

بارھویں قسم اُس درد سر کے بیان میں جس کا نام بیضہ یا خوذہ ہے یہ ایسا درد سر ہے جو بڑی مشکل سے دفع ہوتا ہے اور اُسمیں تکلیف بہت ہی
سخت ہوتی ہے چونکہ یہ درد خود کی طرح تمام اجزا سے سر کو گھیرے ہوتا ہے گویا سر پر درد کا ایک ٹوپ پہنا دیا گیا ہے لہذا اس درد سر کو بیضی اور خودی
کہتے ہیں ف کیونکہ اسکے معنی ٹوپ اور خود کے ہیں) اس درد سر کی ماہیت اور حقیقت میں حکیموں کو بڑا اختلاف ہے مگر شیخ ابو علی سینا کے نزدیک جو
حقیقت اس کی ہے وہ یہ ہے کہ هُوَ صُدَاعٌ مُسْتَقِلٌّ لَابِثٌ ثَابِتٌ مُزْمِنٌ يَهِيجُ صُعُوبَةً بِكُلِّ سَاعَةٍ لِأَدْنٰى شَيْءٍ حَتّٰى اَنَّ صَاحِبَهُ يَبْغَضُ الصَّوْتَ وَالضَّوْءَ
وَالْمُخَالَطَةَ مَعَ النَّاسِ وَيُحِبُّ الْوَحْدَةَ وَالرَّاحَةَ وَالظُّلْمَةَ وَالْاِسْتِلْقَاءَ وَيُحِسُّ كُلَّ سَاعَةٍ كَاَنَّ رَأْسَهُ يُطْرَقُ بِمِطْرَقَةٍ اَوْ يُجْذَبُ اَوْ يُشَقُّ شَقًّا یعنے یہ
ایسا درد سر ہے جو کل اجزاے سر کو شامل ہو اور یکساں برابر رہے اور قائم رہے دورے کے طور پر نہ ہو اور مدتوں درد باقی رہے اور جس کی
تکلیف ایک خفیف وجہ سے بھی گھڑی گھڑی بڑھا اور اُبھرا کرے یہاں تک کہ اس درد والے کو آواز اور روشنی اور لوگوں کا میل جول برا لگے
بلکہ تنہا اندھیرے میں آرام سے سر لٹکائے ہوئے پڑا رہنا اچھا معلوم ہوتا ہے اور گھڑی گھڑی اُسکو ایسا معلوم ہو کہ گویا کوئی سر کو ہتھوڑے سے

سے پھوٹتا ہے یا سر شدت سے کھچا جاتا ہے اور سر پھٹا پڑتا ہے۔ اس دردسر کے چھ سبب ہیں ایک یہ کہ غلیظ یعنی گاڑھے اور سنگین بخارات کسی قسم کے اخلاط
خراب سے اٹھ کر دماغ میں اس جھلی کے نیچے اگر بند ہو جائیں جو کاسۂ سر کے اوپر لپٹی ہے یا اُن دو جھلیوں کے نیچے اگر بند ہو جائیں جو کاسۂ سر کے اندر ہیں
اور بھیجا انہیں لپٹا ہی رہے وہ اخلاط جیسے بخارات اُٹھکر دماغ میں بند ہو گئے ہیں وہ خواہ سر ہی میں ہوں یا اور کسی عضو میں دوسرے یہ کہ خود اخلاط ردی اور
انہیں جگہوں میں گھس کر بند ہو جائیں جن کا ذکر کیا گیا تیسرے یہ کہ فلغمونی یعنی ورم خونی سرسامی خاص دماغ میں عارض ہو جائے چوتھے دماغ میں حمرہ یعنی
سرخی زیادہ ہو جانے کی وجہ سے یہ دردسر ہو پانچویں یہ کہ سردی سے سر کے اندرونی اجزاء میں ورم ہو چھٹے ریاح غلیظ پردوں میں گھس کے بند ہو جائیں۔
اسکی وجہ سے دردسر ہو اس دردسر کی علامتیں باعتبار عام اسباب کے اور خاص خاص اسباب کے پانچ ہیں ایک یہ کہ ادنےٰ سبب سے بھی جیسے کسی
حرکت سے یا شراب پینے اور تبخیر کرنیوالی چیزیں کھانے سے یا کسی طرح کی گرمی پہنچنے سے یا آواز سخت سننے سے دردسر میں شدت ہو دوسرے یہ کہ
بیمار روشنی سے بھاگے اور اندھیرے اور تنہائی اور راحت اور سکون اور سر لٹکائے رہنے کو دوست رکھے اور جب درد میں شدت ہو تو آنکھیں
نہ کھول سکے تیسرے یہ کہ آنکھ کی جڑوں میں درد اور کھنچاؤ معلوم ہو یہ کیفیت اُس حالت میں معلوم ہو گی جبکہ دردسر کا سبب اندر کی جھلی میں ہو گا۔
چوتھے یہ کہ چہرہ کھنچا ہوا معلوم ہو اور چہرے کا رنگ متغیر ہو اور جب بیمار کے سر پر ہاتھ رکھیں تو اسکو تکلیف معلوم ہو یہ حالت اسوقت محسوس ہو گی
جبکہ مادہ اُس جھلی میں ہو گا جو کاسۂ سر کے باہر ہے اور اسکو ڈھانکے ہوئے ہے اور رنگ چہرے کے متغیر ہونے سے یہ امر بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ
کونسا خلط غالب ہے ف مثلاً اگر چہرہ سرخ ہو گیا ہے تو معلوم ہو جائیگا کہ خون غالب ہے اور چہرے کے زرد ہو جانے سے صفرے کا غلبہ اور سفید
ہو جانے سے بلغم کا غلبہ اور سیاہی یا تیرگی ظاہر ہونے سے سوداء کا غلبہ معلوم ہو جائیگا پانچویں یہ کہ سر کی رگیں کودتی اور دھڑکتی ہوئی نہ معلوم ہوں یہ امر بھی
اُسی وقت ہے جبکہ سبب دردسر کا بند ہو جانا بخاروں کا ہے کسی جھلی کے نیچے فقط علاج اُس دردسر کا یہ ہے کہ جب سبب خوب اچھی طرح دریافت ہو جائے
اور خلط غالب بھی اُن علامات سے جن کا ذکر کئی بار ہو چکا ہے معلوم ہو جائے تو اُس خلط کو منضج اور مسہل دیکے نکالیں اور بدن کو پاک کریں بعد تنقیہ
بدن اور دماغ کے سر کو اُن چیزوں سے قوت دیں جو اسکی قوت کیواسطے خاصتہً مقرر ہیں اور ہر خلط کے غلبے کی علامتیں کئی دفعہ بیان ہو چکی ہیں
بار بار بیان کرنے میں طول محض ہے یہ دردسر آنکھوں میں پانی اترنے کا گویا مقدمۃ الجیش ہے تیرھویں قسم بحرانی دردسر کے بیان میں
یعنی اُس دردسر کے بیان میں جو بحران کے روز عارض ہو جائے اور پہلے نہیں تھا ف ورنہ وہ عرضی قسم ہو گا یہ بحرانی دردسر اکثر تو انہیں امراض کے
بحران میں ہوتا ہے جو گرم اور متعفن مادے سے ہیں علامت اسکی یہ ہے کہ ایام باحوری یعنی جو روز بحران کے مقرر ہیں جیسے پانچواں اور ساتواں اور
گیارھواں روز انہیں میں دردسر ہو اور کبھی بحرانی دردسر کی یہ بھی علامت ہوتی ہے کہ قارورہ سفید اور رقیق ہو علاج اسکا یہ ہے کہ طبیعت کو مادے کے
دفع کرنے میں مدد پہنچائیں مگر مادے کا میلان اور طبیعت کی توجہ کو غور کر کے مدد کریں مثلاً اگر دردسر کے ساتھ متلی ہو اور سانس اُلٹی چلتی ہو اور گھونٹی
معلوم ہوتی ہو ف تو جان لیں کہ طبیعت مادے کو براہ قے دفع کرنا چاہتی اور مادہ بھی قے سے خارج ہونیکی طرف مائل ہے ف تو فوراً قے کرا دیں سکنجبین
اور گرم پانی پلا کے یا سکنجبین بلغمی اور ککڑی کی جڑ اور چقندر کے جوشاندہ میں حل کر کے اور اگر دردسر کے ساتھ پیٹ میں قراقر اور اپھارا ہو اور پیٹ کی
کھال چلتی ہو اور اضطراب ہو ف تو معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ براہ دست خارج ہونے پر آمادہ ہے اور طبیعت بھی مادے کو دستوں کی راہ دفع کرنا چاہتی
ہے ایسی حالت میں طبیعت کو نرم کریں اپنی ملین دیدیں یا تو آلو بخارا اور عناب اور سپستان اور مویز منقےٰ اور املی اور شیر خشت بھگو کے اور صاف کر کے
پلائیں یا شربت آلو بخارا یا شربت املی یا شربت ورد مکرر ٹھنڈے پانی میں گھول کے پلائیں اور اگر ملین طبیعت کے واسطے عناب اور سپستان اور آلو چقندر
کے پتے اور آش جو اور نیلوفر اور بنفشہ اور آلو بالو جوش کر کے اور انہیں ترنجبین اور تلی کا تیل ڈال کے تھوڑا تھوڑا پلائیں تو بہتر ہو ف کیونکہ ملین پلانیکی
حالتیں علاوہ بحران کے تعب اور کرب کی دوا اسکے اثر اور فعل کرنیکا تعب اور کرب زیادہ ہو گا اور دوا کا عمل دینے کی حالتیں فعل دوا کا تعب اور کرب بہت ہی
کم ہو گا کیونکہ عمل میں تو دوا آنتوں ہی میں [illegible] آتی ہے نہ زیادہ پہنچتی ہے اور نہ زیادہ دخل کرتی ہے [illegible] طبیعت [illegible] اچھی طرح ہو جاتا

ہے کیونکہ مادہ تو آمادہ ہی تھا اور طبیعت بھی دفع کر رہی تھی صرف عمل دیدینے سے طبیعت کو اعانت پہنچ گئی اور اگر اس دردسر کی حالت میں بیمار اپنی
آنکھوں کے سامنے شعاع یا سرخی یا سرخ اور زرد ٹکیاں دیکھتا ہے ف اور اسکے ساتھ مریض کو سر سے ناک کیطرف کوئی چیز سرکتی ہوئی معلوم
ہوتی ہے تو جاننا چاہیئے کہ طبیعت مادے کو نکسیر کی راہ سے دفع کرنا چاہتی ہے اور مادہ بھی اسی طرف مائل ہے اس صورت میں نکسیر لانیکی تدبیر کریں
اور تدبیر اسکی یہ ہے کہ ناک کے اندر کوئی کھرکھری چیز ڈالکر اسکو کھجلائیں ف تاکہ ناک کی رگ کا منہ کھلجائے اور نکسیر جاری ہو جائے یا یہ کہ کسی پتھر
یا اینٹ کو گرم کرکے اسپر سرکہ ڈالیں جب اسکا دھواں اٹھے اسکو ناک میں سڑکیں اور یہ تدبیر بھی کریں کہ سرخ سرخ چیزیں برابر دیکھتے رہیں اور آنکھوں کے
سامنے رکھیں اگر ان تدبیروں سے کام نکل گیا اور نکسیر پھوٹ گئی تو بہتر ورنہ جنگلی پودینہ اور اذخر کا پھول اور نکچھکنی باریک پیس کے اور گاؤزبان یعنی بیل کے پتے میں
ملاکے اور فتیلہ اسمیں لت کر کے ناک میں رکھیں ف فوراً نکسیر جاری ہو جائیگی اور اگر بیمار کو گردوں اور پسلیوں کے تلے گرانی اور بوجھ سا معلوم ہو ف
تو جاننا چاہیئے کہ طبیعت مادے کو پیشاب کی راہ سے دفع کرنا چاہتی ہے اور مادہ مثانے کیطرف مائل ہے اس صورت میں مدرات بول یعنی پیشاب
لانیوالی چیزیں استعمال کریں جیسے تخم خربزہ کا شیرہ اور ککڑی کے بیجوں کا شیرہ سکنجبین یا شربت بنفشہ حل کر کے پلائیں ف تاکہ مادہ پیشاب کی راہ سے
دفع ہو جائے اور طبیعت سبک ہو جائے چودھویں قسم دردسر شمی کے بیان میں یعنی جو دردسر سنڈاس کی بو سے یا جہاں چمڑا دھویا جاتا ہے
اس جگہ کی بدبو سے یا گرم چیزوں کے سونگھنے سے عارض ہوتا ہے خواہ وہ گرم چیزیں خوشبودار ہوں جیسے مشک اور عنبر وغیرہ خواہ بدبودار ہوں جیسے
مرکی یعنی بول اور ہینگ وغیرہ علاج اسکا یہ ہے کہ اگر دردسر گرم خوشبودار چیزوں کے سونگھنے سے پیدا ہوا ہے اور فقط گرمی ہی باعث ضرر اور
اذیت کی ہوئی ہے تو فقط کافور اور سرد خوشبوئیں جیسے بنفشہ اور نیلوفر کے پھول سونگھیں اور اگر اس گرم خوشبودار چیز کے سونگھنے سے گرمی
اور خشکی دونوں پیدا ہو گئی ہیں جو باعث دردسر کی ہوئیں تو روغن بنفشہ اور روغن نیلوفر یا مثل انکے اور روغن ناک میں سڑکیں اور اگر گندہ بدبودار
چیزوں کے سونگھنے سے دردسر عارض ہوا ہے تو اسکی ضد یعنی وہ خوشبودار چیزیں سونگھیں جو مزاج میں اس بدبودار سے مخالف ہوں مثلاً
اگر وہ شئے بدبودار خشک تھی تو اسکے مقابل میں نیلوفر اور بنفشے کے پھول سونگھیں اور اگر وہ بدبودار تر تھی تو کافور اور صندل یا مثل انکے سونگھیں اسیطرح روغن
بھی وہی سڑکیں جو سبب کے ضد ہوں اور بعض لطول یعنی تریڑے جو موافق مزاج اور مضاد سبب ہوں اور جتنے علاج ممکن ہوں استعمال کریں اور سر کو ان موافق
چیزوں سے قوت پہنچائیں جن کا بارہا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور اگر دردسر سنڈاس یا چمڑہ پکائے جانے کی بدبو سے پیدا ہوا ہے تو علاج اسکا یہ ہے
کہ بیمار کو حمام کرائیں اور گنگنا پانی خوب سا اسکے سر پر ڈالیں اور سرکہ سنگھائیں اور ایک بتی سرکے میں تر کر کے ناک میں رکھیں اور دوسری خوشبودار چیزیں
گرم یا سرد حال مریض کے موافق دیکھکر سونگھائیں خاصکر اگر مریض بڈھا ہے تو اسکو گرم خوشبودار چیزوں سے نفع ہوگا جو انکو برخلاف اسکے فائدہ گرم دوا کا
کے سونگھنے کا ضرر فقط کیفیت یعنی گرمی اور سردی وغیرہ سے ہے خواہ وہ گرم دوائیاں خوشبودار ہوں یا بدبودار اور سنڈاس اور بھیگے ہوئے چمڑے اور
سڑے ہوئے جانوروں کی بدبو سونگھنے سے جو ضرر دماغ کو پہنچتا ہے وہ انکی عفونت اور گاڑھے پن اور بوجھ اور مزاحمت یعنی وبا کی وجہ سے کیونکہ ان
چیزوں سے جو بخارات اٹھتے ہیں وہ نہایت غلیظ یعنی گاڑھے اور سنگین اور بھاری اور کثیف ہوتے ہیں اور دماغ میں پہنچکے ثقل کیوجہ سے اسکو بھی ثقیل و بوجھل
کر دیتے ہیں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ان چیزوں کے بخارات دماغ میں پہنچکر اسکو دبا لیتے ہیں اور اسکے سبب سے دماغ میں تشنج یعنی اینٹھن عارض ہو جاتی ہے اور سر کی وہ
جھلی سمٹنے لگتی ہے جو بھیجے کے اوپر لپٹی ہے اور ان حالتوں میں خطر عظیم کا خوف ہوتا ہے پندرھویں قسم دردسر سدی کے بیان میں ف یعنی اس دردسر
کے بیان میں جو سر میں کہیں نالیوں کا سدہ پڑ جانے سے عارض ہوتا ہے سو جاننا چاہیئے کہ کبھی جوہر دماغ کی اور دماغ میں یعنی ان رگوں میں جنمیں خون دوڑتا ہے
یا شرائین میں یعنی ان رگوں میں جنمیں روح دوڑتی ہے یا ان پردوں کی خون دوڑنیوالی اور روح دوڑنیوالی رگوں میں جو کاسۂ سر کے اندر ہیں کوئی خلط غلیظ سنگین
بند ہو کر رکی رہتا ہے اور سدہ پیدا کرتا ہے اسی سبب سے دردسر عارض ہوتا ہے علامت اسکی یہ ہے کہ سر اور چہرہ بھرا ہوا معلوم ہو اور بوجھل معلوم ہو اور چیز
اور سر میں کھچاؤ پایا جائے اور اس دردسر کے پہلے آرام اور سکون بہت کیا ہو اور ریاضت و محنت بالکل چھوڑ دی ہو یا کھانا وغیرہ کثرت سے کھایا ہو اور بہت

دنوں سے نہایا نہیں ہو ف کہ نہانے سے مسامات کھلتے اور غلیظ خلطوں کی رفع ہوتی ہے علاج اسکا یہ ہے کہ زوفا اور حاشا اور بسفائج اور افتیمون کو جوشاندہ میں گلقند ملا کے پلائیں تاکہ وہ گاڑھی خلط جس کا سدہ دماغ میں پڑ گیا ہے لطیف اور سبک ہو جائے اور پھر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اسکے بعد ایارج جات اور شبیار جات جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے کھلائیں تاکہ وہ خلط مذکور نکل جائے اور پاک ہو جائے **سولھویں قسم اس درد سر کے بیان میں جو دماغ میں کیڑے پیدا ہو جانے** سے ہو دماغ میں کیڑے بہت کم پیدا ہوتے ہیں انکے پیدا ہونیکی جگہ دماغ کا مقدم ہے جسکا نام خیشوم ہے بعض ہندی طبیب کہتے ہیں کہ سر کے گرد دماغ کے پردوں کے نزدیک بھی کیڑے پیدا ہوتے ہیں اس قول کو شیخ نے بھی جائز رکھا ہے اسجگہ کیڑے پیدا ہونیکا سبب یہ ہے کہ بہت سا مواد غلیظ بدبودار اسجگہ اکٹھا ہو جائے اور انہیں کیڑے پیدا ہو جائیں **علامت** اسکی یہ ہے کہ دماغ میں بڑی خارش پیدا ہو اور ناک سے بدبو آئے اور جس وقت مریض ہلے یا سر ہلائے درد زیادہ ہو کیونکہ یہ ہلنا کیڑوں کو ہلاتا ہے اور کیڑوں کا ہلنا درد کی شدت کا موجب ہوتا ہے **علاج** یہ ہے کہ تنقیہ دماغ کیلئے وہ گولیاں کھائیں جو اس کام کیواسطے مخصوص ہیں تاکہ بدبو کا مادہ کہ جس سے کیڑے پیدا ہوتے ہیں نکل جائے اسکے بعد ایارج فیقرا اور دوسری دوائیں کہ کیڑوں کے مارنے میں مخصوص ہیں جیسے برگ شفتالو کا پانی اور ترت کی جڑ کا پانی اور افسنتین اور درمنہ کا پکا ہوا پانی ناک میں ڈالیں اور پھر دماغ کا تنقیہ کریں اسکے بعد اگر ناک میں بدبو باقی رہے اسکی اصلاح کریں ان چیزوں سے کہ نتن الانف یعنی ناک کی بدبو کے بیان میں ذکر کرینگے **سترھویں قسم صداع تزعزعی میں** یعنی جو حرکت دماغ سے پیدا ہو کیونکہ تزعزع دونوں زاء سے نقطہ دار سے عربی میں حرکت کو کہتے ہیں اس حرکت دماغ کے دو سبب ہیں ایک سخت ہلنا یا بہت لذت کہ ملاعبت یعنی کھیل اور عورت کیساتھ بوس و کنار کرنے سے حاصل ہو کیونکہ لذت شدید دماغ کو ہلا دیتی ہے دوسرے کوئی آفت سر کو ایسی پہنچے جو اسکو ہلا دے جیسے چوٹ اور دھکا اور صدمہ یعنی ٹکر اور دماغ کا ہلجانا وہ ہے کہ اسکے اجزا کے اتصال میں فرق آجائے اور بعض اجزا کی وضع بدل جائے اور دماغ ایک طرف سے کھنچ جائے اور دوسری طرف ڈھیلا ہو جائے اور یا کبھی ہلنے کی شدت سے بعض پردے پھٹ جائیں اور دماغ کے بعض اجزا بکھر جائیں اس صورت میں لَا یُرْجیٰ اَنْ یَعِیْشَ اِلَّا قَلِیْل یعنے امید نہیں کہ بیمار اچھا ہو جائیگا **علامت** تزعزع دماغ کے سبب کا پہلے پایا جانا جیسے ملاعبت اور چوٹ وغیرہ کا اور یہ کہ ان پٹھوں اور رگوں میں کہ دماغ کے متصل ہیں کھچاوٹ آجائے اور ایک حالت سدر کی ہو جائے یعنی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا جائے اور بیمار حیران ہو جائے اور ممکن ہے کہ سکتہ پڑے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ سب طرح کی بو سونگھنے میں ایک طرح کی معلوم ہو **علاج** آلہ یا مادہ کے یعنی سر نیچے کیطرف پھیرنے کیواسطے باسلیق یا سر رو کھولدیں اور طبیعت کو نرم کریں تپ کے وقت تو حقنہ نرم یعنی ملائم دوائوں کے حمل سے یا املتاس اور شیرہ کاسنی پلا کے اور جس وقت تپ نہو تو تیز دوائوں کے حقنے سے اور جب تو قابل دیکھ اسکے بعد تعدیل مزاج کی اور تقویت سر کی کرنا چاہئے اگر تپ کے ساتھ ورم بھی ہو تو صندل اور چھالیا اور گل رمنی اور زرا وندا اور کافی اور آرد جو اور آرد باقلا کا لیپ کریں اور اگر تپ نہو اور سر میں ورم بھی نہو تو گلنار اور پوست انار اور گل سرخ اور آس اور چرائتہ اور پھٹکری کا لیپ کردیں اور خوشبوئیں سونگھیں اور روغن گل اور روغن بنفشہ عود تو لکے دودھ میں ملا کر اور تھوڑی سی ریوند اسمیں گھسکر ناک اور کان میں ڈالیں بہت فائدہ دیگا **اٹھارھویں قسم اس درد سر کے بیان میں جو کہ سونیکے بعد ہو جائے** اسکا علاج خلط غالب کا تنقیہ کرنا اور خاکستر یعنی راکھ سرکے میں ملا کے ماتھے اور کنپٹیوں پر لگانا فائدہ مند ہے اور چوب انجیر کی راکھ سرکے کے ساتھ اور بغیر سرکے کے بھی لگانا مفید ہے **انیسویں قسم اس درد سر کے بیان میں جسکا نام شقیقہ ہے** اور جو آدھے سر میں ہوتا ہے چونکہ یہ درد سر کی طولانی ایک شق یعنی ایک حصے میں ہوتا ہے لہذا اسکا نام اسکی جگہ کے نام پر رکھا گیا ہے یہ درد سر کے ایک طرف طول میں ہوتا ہے اسکے دو سبب ہیں ایک یہ کہ بخارات سب بدن سے یا کسی عضو سے دماغ پر چڑھیں اور سر کی ایک شق یعنی ایک جانب میں بسبب اسکے کہ وہ طرف ضعیف ہے اکر اکٹھے ہوں دوسرے یہ کہ اس جانب میں خلطیں یا ریح آجائے اور خلطیں خواہ گرم ہوں یا سرد اور اکثر مادہ اسکا شریانات دماغ میں ہوتا ہے اسکی **علامت** ہمیشہ سر کے ایک جانب میں درد کا رہنا ہے اور شریانوں کا ضربان یعنی دھڑکنا خاص اسکی علامت ہے اور جو شریان کو ناتھ سے اسطرح داب لیں کہ دھڑکنے نپائے تو درد بھی ٹھیر جائے **علاج** جو صداع صرف ہیں تنقیہ اور غذا کے موافق تعدیل مزاج کا بیان ہو چکا ہے اسکو عمل میں لائیں اور جہاں مادہ گرم ہو نیلوفر اور بنفشہ اور برگ خطمی اور کاہو اور گل سرخ پانی میں جوش کرکے درد کی جگہ پر گرائیں اور قیروطیں اور تخم کاہو پنج لفاح افیون اور اسکے مانند میں کے لیپ کریں اور جسجگہ مادہ سرد ہو بابونہ اور سویا اور شیح اور صعتر پانی میں پکا کر سر پر ڈالیں

مہندی پانی اور نمک کے ساتھ ملا کے اور ثافسیا یعنی جنگلی سداب کا گوند اور پوست بیخ کبر اور ببیا نادر فرفیون پیس کے اور ریحان کی شراب میں ملا کر لیپ کریں اور ضرورت کی شدت میں لاذق فیونی شریان پر لگائیں تاکہ اسکو دھڑکنے سے روک دے اسکے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ دم الاخوین اور زعفران اور صمغ عربی اور افیون پیس کے انڈے کی سفیدی میں ملالیں اور کاغذ پر رکھ کے کنپٹی کے دھڑکنے والی شریان پر لگائیں دوسرا نسخہ یہ ہے کہ تخم کاہو اور جوائن خراسانی اور افیون اور کندر اسر کے میں ملا کر جسطرح کہا گیا ہے لگائیں اور ایک اور نسخہ شقیقہ عین کے بیان میں کہینگے مخدر دواؤں کے استعمال میں جتنی الوسع دلیری نہ کریں جب درد کے تھامنے میں کوئی تدبیر فائدہ نہ بخشے تو دیکھیں کہ وہ دو رگیں کہ کنپٹی پر اور کانوں کے پیچھے ہیں جو انہیں سے بہت کو دے اور دھڑکے اور پھولی ہو اسکو کاٹ ڈالیں کہ راستہ ابخرے کے چڑھنے کا بھی ہے اور کاٹنے کے بعد داغ دیں تاکہ خون بہنا ختم جائے کیونکہ شریان کا زخم مشکل سے مٹتا ہے جاننا چاہیئے کہ کان کے نیچے کی رگوں کے کاٹ ڈالنے سے آگے کو نسل نہیں چلتی ہے چنانچہ باہ کے باب میں منی کی پیدائش کے حال میں اس کا ذکر آئیگا دوسری فصل سرسام کے بیان میں اور اس سے یہ مراد ہے کہ دماغ میں یا قحف کے اندر دو پردوں میں ورم ہو جائے اور ان دونوں پردوں میں سے ایک کا صلب اور ایک لین ہے اب خواہ ورم ایک پردے میں ہو یا دونوں میں یا کسی کسی جگہ دونوں میں یا ایک میں کسی کسی جگہ لیکن اکثر ان پردوں میں اسجگہ ورم ہوتا ہے کہ جہاں دماغ کے مقدم سے متصل ہے یا بیچ کیطرف کو مایل ہے اور عام ہے کہ ورم گرم ہو یا سرد مگر بعضوں نے سرسام کو پردوں کے ورم گرم کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے اور ایک قوم کے نزدیک یوں ہے کہ دماغ کا جرم ورم کو قبول نہیں کرتا اس قوم کی دلیل مع ایک جواب کے کہ شیخ نے اس قوم کے رد میں لکھا ہے بڑی بڑی کتابوں میں مذکور ہے اور سرسام ایک مرکب نام ہے ایک فارسی کے لفظ سے کہ سر ہے اور ایک یونانی کلمے سے کہ سام ہے جسکے معنے ورم کے ہیں اب جاننا چاہیئے کہ سرسام خونی کو جو مادہ خون سے ہو قرانیطس کہتے ہیں اگرچہ یونان کے لغت میں یہ لفظ سرسام کی جگہ بھی بولتے ہیں مگر اطبا کے نزدیک مخصوص سرسام دموی کا نام قرانیطس مقرر ہو گیا ہے اور صفراوی کو قرانیطس خالص اور بلغمی کو لیثرغس کہتے ہیں اور سوداوی کا کوئی نام خاص نہیں مقرر ہوا اور خاص دماغ کے ورم کو اگر صرف خون کے سبب سے ہو فلغمونی کہتے ہیں اور یہ اکثر بودار خون سے ہو جاتا ہے اور جو اسی خاص دماغ کے ورم کا سبب خون صفراوی یا خالص صفرا ہو تو حمرہ کہتے ہیں اور [illegible] ورم کہ خاص دماغ کے شرائین کے اندر خون غلیظ سے پڑے غانغرایا اور شقاقلوس کہلاتا ہے اور ظاہر ہے کہ جبتک مادہ لطیف نہ ہو غشاؤں میں نہیں گھس سکتا کیونکہ مادہ غلیظ جرم سخت میں نہیں گھس سکتا ہے پس معلوم ہوا کہ دماغ کے غشاؤں میں ورم نہیں ہو سکتا بغیر صفرا یا خون صفراوی کے بخلاف جوہر دماغ کے کہ ہر مادہ سے اسمیں ورم ہو سکتا ہے چنانچہ اسکے مزاج کے مخالف ہو تو ورم جو اسکے مزاج کے ہم شکل ہو جیسے بلغم اس سے آہستگی کیساتھ ورم ہوتا ہے کیونکہ نرم اور گاڑھا مادہ جسم نرم اور چپچپا میں فی الفور نہیں گھس سکتا علامت نفس دماغ کے ورم کی ذہن کا عظیم اور موٹی ہونا حرارت کی کثرت اگر مادہ گرم ہو آنکھوں کی اندر کیطرف کو جھپنا معلوم ہونا اور کبھی ہوتا ہے کہ ورم دماغ کے سدے جوالیں ہو جاتے ہیں کہ اس حالت میں بیمار فی الحال مر جاینگے اور بیمار بہت کم بچیگا اگرچہ ورم بعضے اجزائے دماغ کا بھی خالی شرایین سے نہیں ہوتا ہے اور [illegible] دماغ کا ورم چار دن [illegible] اگر چار دن خیر سے گذر جائے نجات کی امید ہے اور اس غشا صلب یعنی سخت جھلی کے ورم کی علامت [illegible] [illegible] یہ ہے کہ اینٹھن صلب یعنی سخت اور نشاری ہو اور خاص کر ورم کی [illegible] معلوم ہو اور جو غشا لین یعنی نرم کی دماغ [illegible] ہوتی ہے ورم ہو تو اسکی علامت یہ ہے کہ تشنج ہلکا اور سوجن ہو اور ورد غشا کے اورام میں بہت سخت ہوتا ہے خصوصاً غشا لین کے ورم میں اور جب غشاؤں اور دماغ دونوں کو ورم شامل ہو تو بیمار نہیں بچ سکتا ہے کیونکہ آفت تمام سر بھر کو شامل ہے اور مقدم دماغ کے ورم کی یہ علامت ہے کہ آنکھیں کھلی رہیں اور آنکھوں کے آگے ہاتھ ہلائے گویا مکھی پکڑتا ہے یا کپڑے کو چنتا ہے اور کپڑے اور دیوار پر ہاتھ ملے اور اگر دماغ کے وسط میں ورم ہو تو اسکی علامت یہ ہے کہ بیمار بیہوشی کی ایسی باتیں بہت کرے اور کبھی بے ارادہ تھوڑا تھوڑا پیشاب نکلجائے اور تمیز نہ رہے اور سر کے پچھلی طرف ہو تو اسکی یہ علامت ہے کہ جو کہے سو بھول جائے چنانچہ کبھی حاجتی یعنی پیشاب کا برتن مانگے اسلئے کہ پیشاب کرے جب سامنے آئے تو بھول جائے اور جو دماغ کے سب

اجزا میں ورم ہو یہ سب نشان اچھے معلوم ہوں چونکہ سرسام موافق مادہ اور خصوصیت موضع کے ایک خاص نام کے ساتھ مخصوص ہے لہذا ہر ایک نوع
سرسام ایک جدا قسم میں بیان کیا جاتا ہے پہلی قسم قرانیطس ہے اور وہ قاف سے ہے معنی اسکے لغت یونانی میں ہذیان یعنی بیہودہ بکنے کے ہیں
چونکہ ہذیان اس مرض کے لوازم سے ہے اسلئے اسکے مرض کے نام پر نام رکھا گیا ہے سرسام دموی علامت تپ دائمی اور سر میں بوجھ اور گھمنی کا
ہونا آنکھوں میں اور منہ پر سرخی کا ہونا اور بہکی بہکی باتیں مسخرا کرنا نسیان میں گھبراہٹ ہونا اور نبض عظیم ہونا اور آنسوؤں کا بہنا بڑی علامت ہے
خصوصا ایک آنکھ سے علاج شروع میں تین روز تک سر رُو کی اور دوسری رگوں کی بمقتضائے حاجت فصد کریں اور فصد میں خون بیمار کی قوت
کے موافق نکالیں اور پنڈلیوں پر پچھنے لگائیں اور طبیعت کو فواکہ کے جوشاندے سے اور شربت آلو اور شربت تمر ہندی سے نرم کریں اگر اس
جوشاندے یا شربت میں ترنجبین ملا لیں تو بہتر ہے اور اس کام کیلئے نرم حقنہ کرنا اس کے فلوس جسمیں حل کریں مفید ہے ف اطبا کی اصطلاح مقرر
ہو گئی ہے کہ دو قسم کے معالجات میں اکثر لکھ دیا کرتے ہیں ایک حقنہ لینہ یعنی نرم اور دوسرا حقنہ حادہ یعنی تیز اور گرم اور انکا نسخہ نہیں لکھتے ہیں وجہ یہ ہے کہ ان
دونوں قسم کے حقنوں کے نسخے قرابادینات میں مقرر اور مذکور ہیں اب اسکے نرم اور مناسب ملین دواؤں سے حقنہ لینہ اور گرم اور تیز اثر دواؤں سے حقنہ حادہ
اپنی تجویز کے موافق مقرر کر لینا معالج کے متعلق کر دیا گیا ہے اور دماغ کی تبرید کیواسطے سرکہ اور روغن گل گلاب میں ملا کے سر پر لگائے رکھیں جیسا ہم نے اسکا تفصیل سے
بیان اوپر کیا ہے بنفشہ اور نیلوفر سونگھیں کدو اور کھیرا اور کشنیز تر کا پانی اور سرکہ اور روغن گل ملا کر لخلخہ بنالیں اور پاشویہ کرنا چاہئے اور بیخوابی ہو تو تھوڑا سا شربت
خشخاش پلاویں اور شربت جلاب یعنی مصری اور گلاب اور عرق بید بنانا مناسب ہے اور فصد و تلیین میں دیر نکرنا چاہئے اور خون کے نکالنے میں افراط نکریں خصوصا جس
حال میں بیمار غذا نکھا سکے تاکہ طبیعت بسبب قوت خون کے باوجود غذا نہ ملنے کے اس مرض کے دفع کرنے پر قادر ہے غذا کا بیان آش جو کفایت کرتا ہے
بشرطیکہ قوت زیادہ ہو اور بیماری کی انتہا نزدیک ہو اور جہاں کہیں قوت ضعیف ہو اور انتہا دور ہو مزورہ یعنی اوگرا جو اور مونگ کی دال اور کدو اور پالک
روغن بادام کے ساتھ پکایا ہو کھائیں **دوسری قسم** قرانیطس خالص کے بیان میں قرانیطس خالص اسکو کہتے ہیں جسکا سبب صفرا بے خالص ہوتا ہے اسکی علامت
تپ بہت گرم اور سر کا بکا پن اور جاگنا اور نتھنوں اور آنکھوں میں خشکی اور منہ اور زبان پر زردی کا ہونا اور نبض میں سرعت کا ہونا اور بہکی باتیں بہت کرنا اور غصہ اور
بداخلاقی پایا جانا اور عقل میں فساد آجانا اور گھبرانا **علاج** تمر ہندی اور آلو اور عناب اور زردآلو اور سپستان اور ترنجبین اور شیرخشت کے خیسانده سے طبیعت
کو نرم کریں اور حقنہ نرم مفید ہے اور تبرید اور ترطیب کیلئے آب انار یا آب نارنج یعنی جو میٹھا ترشی کے ساتھ ہو اور کدو کا پانی اور گلاب اور آب کدو اور آب تربز
پیئیں اور سرکہ اور روغن گل اور پوست کدو اور کھیرا اور ککڑی کے دانے اور بید سر پر رکھیں اور روغن بنفشہ اور کدو اور نیلوفر برف میں ٹھنڈا کر کے اس سے سر کو
چکنا رکھیں اور بنفشہ اور کدو اور نیلوفر اور خطمی پکا کر اسکا پانی سر پر گرائیں اور اگر بیداری بہت ہو تخم کاہو اور پوست خشخاش اور تھوڑا سا بابونہ نطول کی
دواؤں میں ملا لیں یا شربت خشخاش پینے کی دواؤں میں ملا لیں بہر حال تبرید اور ترطیب کا بہت خیال رکھیں ان چیزوں سے کہ بارہا کہہ چکے ہیں اور آب بید کہیں کچھ
اور کھانے پینے میں کھانسی کے ہونے اور خشکی اور پیاس کی شدت کی رعایت کا خیال ضرور رکھیں اور اس قسم کے سرسام میں تبرید اور ترطیب میں
افراط سے خوف نکریں تاکہ مادہ صفراوی کے کہ اسمیں اتنی دلیری نچاہئے فائدہ نطول میں بابونہ خشخاش کی اصلاح کیلئے ہے اور کسی فائدہ کیواسطے نہیں
سبب کم ڈالتے ہیں کہ ضرر نکرے اور خشخاش کا مصلح ہو وے کیونکہ بابونہ گرم ہے اور گرم نطولوں میں شریک کیا جاتا ہے جیسا کہ اوپر کسی جگہ معلوم ہو چکا
ہے طریق میووں کے پانی نکالنے کا انار کے دانے ملکر پانی نکالیں اور کھیرا کو کوٹ کے نچوڑ لیں اور تربوز کو چھری سے تراش کے اور اسکی نوک
اس کے اندر کو سینچ دیکر نچوڑ لیں اور کدو کے پانی نکالنے کی یہ ترکیب ہے کہ کدو شیریں نرم کیکر جو کے آٹے میں لپیٹ کر تنور میں رکھ دیں جب
آٹا پک جائے تو نکال لیں اور صاف کر کے پانی نچوڑ لیں بعضے لوگ صرف آٹے کے خمیر پر مٹی بھی لیپ کرتے ہیں۔ مگر جو کا آٹا بہتر ہے
نقوع یعنی خیسانده یہ ہے کہ دواؤں کو پانی میں بھگوئیں اس پانی کو بغیر جوش کئے پی لیں **تیسری قسم** سرسام سوداوی
کے بیان میں اس کی علامت بھکنا اور گڑگڑانا اور ڈرنا اور رونا اور جاگنا اور دماغ اور زبان اور تالو کا خشک ہو جانا

اور عقل زائل ہو جاتی اور بہت دم گھٹتا گویا گلا گھٹ گیا ہے اور آنکھیں کھلی رہیں پلک نہ جھپکے اور چوتھیہ کے دورے کی طرح بہ شدت سے حالت
بدل جائے اور سر میں خفیف درد اور ہلکی سی تپ برابر رہے اور نبض صغیر اور صلب اور مختلف ہو علاج گاؤزبان اور بسفائج اور برگ بادرنجبویہ
اور سپستان جوش کر کے اور ترنجبین ملا کر پئیں تاکہ مادہ پک جائے خوب پک جانے کے بعد گولیوں اور حقنے سے بدن کا تنقیہ کریں اور تبرید اور
ترطیب کیواسطے آش جو دیں اور اخلاط کو رقیق اور قطع کرنیکے لئے سکنجبین کہ بہت ترش نہ ہو کام میں لائیں بشرطیکہ کھانسی نہ ہو اور تنقیہ کامل
کے بعد مغز کدو اور مغز تخم خربزہ اور نیلوفر اور بنفشہ کا شیرہ عورت کے دودھ میں ملا کر سر پر لیپ کریں اور بابونہ اور خطمی اور گل سرخ اور اکلیل الملک
اور برگ خشخاش اور برگ چقندر کو پانی میں پکا کر اس کا پانی سر پر ڈالیں اور کدو اور بنفشہ اور نیلوفر اور بابونہ کا روغن ملیں اور دودھ اُن عورتوں کا
کہ لڑکیوں والی ہیں سر پر دوہیں ترکیب اُن گولیوں کی جو بدن سے مادہ سودا کو پاک کرتی ہیں افتیمون اور بسفائج اور غاریقون اور شحم حنظل
اور سقمونیا اور سنگ لاجورد مغسول اور حب بلسان ہر ایک سے بسبب مقتضائے وقت لیں اور کاسنی کے پانی میں گولیاں بنائیں اور
دوسری گولیاں کا بیان صداع شرکی میں آگیا ہے اور لاجورد کے دھونے کا یہ طریق ہے کہ پانی میں پیس لیں جب باریک ہو جائے
چھوڑ دیں تاکہ بیٹھ جائے پھر پانی نکال ڈالیں اور کام میں لائیں اور ہو سکتا ہے کہ دو بار یا تین بار پانی بدلکر دھوئیں اور سب پتھریلی سخت
دواؤں کو جیسے اقلیمیا اور خبث الحدید اسی طرح دھوتے ہیں ترکیب حقنۂ نرم کی افتیمون ہلیلہ سیاہ ہلیلہ کابلی سنا شاہترہ بادرنجبویہ گاؤزبان مویز
منقی بسفائج جو مقشر سب کو پکائیں اور چھان کر لال شکر اور املتاس کا پانی اور روغن بادام شیرین ملا کر حقنہ کریں ف اکثر اطبا کا اس پر اتفاق
ہے کہ کسی حقنے میں خواہ لینہ ہو خواہ حادہ مطلقاً کبھی ہلیلجات شریک نہ کئے جائیں الا بعض طبیبوں نے جیسے شیخ بو علی سینا اور متاخرین میں حکیم
شریف خان وغیرہ نے تیسرے یا چوتھے روز کے حقنے میں کسی قدر ہلیلجات کو شریک کرنا جائز رکھا ہے وہ بھی جبکہ اشد ضرورت ان کی ہو کیونکہ
ہلیلجات کا فعل اسہال بالعصر یعنی نچوڑ کر ہے اور اس سے مادۂ رقیق تو دفع ہو جاتا ہے اور غلیظ اور زیادہ سخت ہو جاتا ہے اور اس کی مضرت
ظاہر ہے چوتھی قسم سرسام بلغمی کے بیان میں اس کو لیثرغس کہتے ہیں اس کا نام اسکے لازم کے نام پر ہے کیونکہ اس کا ترجمہ نسیان ہے
اور نسیان اس سرسام کو لازم ہے اور اس علت یعنی بیماری کا مادہ بسا اوقات دماغ کے مجاری یعنی راستوں میں ہوتا ہے اور کبھی جوہر دماغ
میں بھی (اس طور پر کہ جوہر دماغ رطوبات کو پی لے) آجاتا ہے مگر غشاؤں میں ہرگز نہیں گھستا جیسے کہ اوپر کہہ چکے ہیں اس کی علامت
تپ دائمی ہلکی ہے اور حواس میں ثقل اور زبان پر سفیدی کا ہونا اور جمائیاں بہت آنی اور عقل میں اختلاط کا پایا جانا اور مشکل سے حرکت
کرنا خصوصاً زبان اور پلکوں کی حرکت اور باتیں کرنے سے تکان ہونا اور بدقت جواب دینا اور سبات ارقی میں مبتلا ہو یعنی کبھی سوتے کبھی
جاگے مگر سوتا جاگنے سے زیادہ ہو علاج نضج کے واسطے بیخ بادیان اور تخم کرفس اور انیسون اور [illegible] اور بیخ اذخر اور اسطوخودوس
پانی میں پکا کر گل قند عسلی اور سکنجبین عسلی ملا کر دیں اور نضج کے بعد بدن کا تنقیہ کریں گولیوں اور حقنۂ مناسب اور شیاف سے
اور سرکہ اور گلاب اور روغن گل ابتدا میں دو دن تک سر پر طلا کریں اور دو دن کے بعد تھوڑا سا جند بیدستر طلا سے مذکور میں
بڑھائیں جس وقت مرض انتہا کو پہنچے صرف محلل چیزیں لگائیں رادعات یعنی مادہ کو روکنے والی چیزیں نہ لگائیں جیسے جند بیدستر اور
عاقرقرحا اور پودینہ اور حاشا اور بورۂ ارمنی تمام یا مرزنگوش کے پانی میں ملا کر تھوڑا سا سرکہ عنصل اور روغن زیتون ڈال کر استعمال کریں اور
جس وقت مرض انحطاط کو پہنچے یعنی گھٹنے لگے تو ہر ایک نزلہ اور تبدیل مزاج اور گرم کرنے یعنی تسخین دماغ اور تحلیل بقایائے مادہ کیلئے
ناک چھنکنی اور جند بیدستر سونگھائیں تاکہ چھینکیں آجائیں ترکیب اُن گولیاں بنانے کی جو بلغم کو نکالتی ہیں ایلوا اور تربد اور شحم حنظل اور سقمونیا
اور غاریقون اور مصطگی پیس کے سونف کے پانی میں گولیاں بقدر چنے کے بنالیں ترکیب اُس حقنے کی جو بلغم کو نکالتا ہے بیخ کرفس اور
بیخ کز اور بیخ بادیان اور پودینہ اور قنطوریون اور بیخ اذخر ان سب کو جوش دیں اور چھان لیں اور [illegible]

یعنی کاہجی اور لال شکر اور تخم حنظل اور سقمونیا اور نمک سنگ اور بورۂ ارمنی بڑھا کر حقنہ کریں اور ایک قسم کا سرسام ہے کہ اُس کو
سقاقلوس کہتے ہیں سین مہملہ اور دو قاف کے ساتھ اور یہاں اُس سے ورم گرم مراد ہے کہ اُس کا مادہ خون غلیظ ہو اور شرائین دماغ کے
چوٹ میں پیدا ہو جائے یہ سرسام کے سب اقسام سے سخت ہے تین دن میں کام تمام کرتا ہے اگر اتفاق تقدیر سے تین دن سے تجاوز کر گیا تو
صحت کی امید ہے سقاقلوس کے حقیقی معنی یونان کے لغت میں یہ ہیں کہ عضو مردہ ہو جائے اور حس باطل ہو جائے اس کا بیان کتاب کے آخر
میں آئیگا انشاء اللہ تعالےٰ لیکن یہاں پر بسبیل مجاز سرسام کی ایک قسم کو بھی سقاقلوس کہتے ہیں اور سقاقلوس کے مقدمے یعنی شروع کو غانغرایا
کہتے ہیں اور جس وقت تکلیف بڑھ جائے اور بالکل حس باطل ہو جائے تو سقاقلوس کہتے ہیں جالینوس نے کہا ہے کہ دونوں لفظیں ہم معنی ہیں جیسے
ان کے ایک معنی ہیں اور علامت و علاج ان کا سرسام دموی کی علامت اور علاج کے مانند ہے مگر علامات میں اتنا فرق ہے کہ عوارض سقاقلوس کے
نہایت سخت ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ جب تک تین دن نہ گذریں علاج میں ہاتھ نہ ڈالیں اور سقاقلوس کہ دوسرے اعضاء میں عارض ہو اسکی علامت
اور علاج کا بیان اورام کی فصل میں کہا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ اور سرسام کی ایک قسم کو جمرہ کہتے ہیں اس کی یہ علامت ہے کہ بیمار یوں سمجھے کہ
سر میں آگ جلتی ہے اور بیقرار ہو اور منہ کی جلد سرد اور رنگ زرد ہو اور وجہ منہ کی جلد ٹھنڈی ہونے کی یہ ہے کہ طبیعت موذی کے دفع
کرنے کے واسطے باطن میں یعنی اندر کی طرف رجوع کرتی ہے اور اُس کے پیچھے خون بھی باہر سے اندر کی طرف جانے میں اُس کے ساتھ ہو لیتا
ہے لہذا گرمی چھپ جاتی ہے ۔ پھر ہاتھ رکھنے کی جگہ سرد معلوم ہوتی ہے اور ممکن ہے کہ تو با یعنی داؤ دماغ میں ہو جائے اُس کی علامت جمرے
کی علامت کے قریب ہے اور دماغ میں خارش اور کھجلی ہونا علاج فصد رگ سر اور رگ پیشانی اور رگ انبہ یعنی ناک کے سرے کی رگ
اور رگ زبان کی کہ دو رگیں زبان کے اوپر اور دو نیچے ہیں کھولیں مگر قوت اور حاجت کے موافق ایک ایک یا دو دو یا ایک کے پیچھے دوسری
ٹھیرا کے یا توقف فصد کھولیں اور فصد کے بعد طبیعت کو ان چیزوں سے کہ سرسام دموی اور صفراوی میں بیان ہو چکیں نرم رکھیں اور
طلا اور نطول اور شموم سب جیسے سرسام صفراوی میں گذرے استعمال کریں اور غذاؤں میں سے فقط آش جو پر قناعت کریں فائدہ
یہ بیماری اکثر لڑکوں کو عارض ہوا کرتی ہے اس کی علامت یہ ہے کہ تارک سر یعنی تالو نیچے کو بیٹھ جائے آنکھیں اندر گھس جائیں اور چھوٹی
ہو جائیں اور ظاہر میں خشک نظر آئیں ایسے وقت میں یہ علاج ہے کہ سفیدی بیضۂ مرغ کی روغن گل میں خوب ملا کر سرد کر کے تارک سر پر کپڑا
تر کر کے رکھیں اور ہر گھڑی گرم ہو جانے پر دوسرا بدلتے رہیں اور برگ خرفہ اور ہرے دھنیے اور کدو اور سبز کاہو کا پانی نچوڑ کر روغن گل
میں ملا کر رکھتے رہیں اور سرسام کی ایک قسم ہے کہ اُسے فلغمونی کہتے ہیں یہ ورم اکثر بگڑے ہوئے خون سے ہو جاتا ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ
اس آماس کی شدت سے سر کی درزیں کھل کر ایک دوسرے سے جدا ہو جاتی ہیں اور دماغ کا شبکہ یعنی جال اندر کی طرف کھچ جاتا ہے ۔
اُس کی علامت کہ آنکھ اور منہ نہایت سرخ ہو اور درد بہت سخت ہو کہ ایسا معلوم ہو گویا کوئی سر کو چیرے ڈالتا ہے اور عجب نہیں کہ کُزاز
پیدا ہو جائے اور تشنج معلوم ہو علاج وہی ہے کہ جمرے میں کہہ چکے ہیں اور ہر ایک فلغمونی اور جمرہ سقاقلوس کو اورام کے باب میں جدا ایک
مقالے میں بیان کرینگے اور سرسام حقیقی وہ ہے کہ اُس میں جوہر دماغ یا پردوں میں ورم پیدا ہو جائے اور غیر حقیقی وہ ہے کہ دماغ میں ورم
نہ ہو لیکن ایسے اعراض جیسے ورم کے ہوا کرتے ہیں ظاہر ہوں جیسا کہ برسام اور تپوں وغیرہ میں سے ہی اعراض ہوتے ہیں چونکہ برسام
صدر یعنی سینے کے ورم کو کہتے ہیں اس لئے ہم نے برسام کو امراض جنب یعنی پسلی کے امراض میں کہدیا ہے **تیسری فصل ماشرا**
کے بیان میں یہ ماشرا لفظ سریانی ہے درحقیقت میں فلغمونی کی جس کا ذکر ابھی سرسام میں ہوا ہے ایک قسم ہے کہ جس وقت سر
کے اجزائے خارجی میں اور پیشانی اور ناک اور آنکھوں کے گرد یہ ورم پیدا ہو اس نام سے بولا جاتا ہے کبھی یہ ورم بڑھ کر سر کے اجزائے
داخلی میں جیسے دماغ اور قحف یعنی کھوپڑی کے اندرونی پردوں میں جا پہنچے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سینہ اور بازو تک نیچے اُتر آئے

اور سر کے اعضائے داخلی میں ورم پھیلنے کے موافق اعراض میں بھی شدت ہوگی اور ورم کے بہت کھینچنے سے یہ نوبت ہو کہ سر پھٹ جائے
علاج اس کا سرسام دموی کے علاج کے مانند ہے اور باطن سے ظاہر کی طرف خون جذب ہونے کے لئے سرخ چیزوں کو
دیکھنا مفید ہے اور باقی علامت اور علاج مع اور فائدوں کے اورام کے باب میں کہا جائے گا انشاء اللہ تعالے اور ماشرا
کا مادہ خون تر ہے کہ صفرا کے ساتھ مل جائے اس لئے کہتے ہیں کہ حمرۂ غیر خالص کے قریب ہے۔ **چوتھی فصل سدر اور دوار**
کے بیان میں سدر میں حملہ کے فتح اور دال مہملہ کے سکون سے اس حالت کو کہتے ہیں جس میں آدمی کو کھڑے ہوتے وقت آنکھوں
کے اوپر اندھیرا آجاتا ہے اور ایسا بھی ہوجاتا ہے کہ بیمار گرنے لگتا ہے یا گر ہی پڑتا ہے اور سر میں بوجھ معلوم ہونا اور کانوں کا
سنسناتا اور بجنا اس کے نشان میں سے ہے اور کبھی ایسا ہوئے کہ عقل زائل ہوجانے کی نوبت پہنچے اور سدر کے معنے تحیر میں
اس لئے لازم کے نام پر نام رکھا گیا ہے لِاَنَّ التَّحَیُّرَ الاَزِمُ فِیْہِ [illegible] الدُّوَار یعنی اسمیں حیران رہجانا لازم ہے اور یہ دوار کا مقدمہ ہے
دوار وہ ہے کہ بیمار اپنے تئیں اور اپنے دماغ کو اور سب چیزوں کو گرد پھرتے ہوئے اور چکر میں سمجھے اور بیٹھا اور کھڑا نہ رہ سکے
بلکہ گر پڑے کم اور زیادہ ٹھیرنا اور جلدی موقوف ہونا اس حالت کے سبب کی کمی اور بیشی پر ہوتا ہے۔ اسی واسطے مادہ کی کمی میں دوار
بھی خفیف ہوتا ہے جب تک قوی حرکت واقع نہ ہو نہیں اٹھتا کما ہو ظاہر من احوالہم یعنے جیسا ان لوگوں کے حال سے ظاہر ہے اب
جان لینا چاہیئے کہ جالینوس نے دوار اور سدر میں فرق نہیں کیا ہے اور رازی کہتا ہے کہ جس وقت دوار شدت کو پہنچے ایسا کہ
گرادے تو اس کو سدر کہتے ہیں اور جاننا چاہیئے کہ سدر اور دوار جب پرانا ہوجائے خصوصاً بڈھوں میں تو اندیشہ ہے کہ صرع یا سکتے میں
جا ملے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جو درد سر جاتا رہے تو دوار ہوجاتا ہے یا اس کے برعکس اور اس جہت سے کہ صحیح قول پر سدر دوار کا
مقدمہ ہے اس کا ذکر کرنا دوار سے پہلے اس فقیر کو اچھا معلوم ہوا اور اس فصل کو دو قسم پر تقسیم کیا **پہلی قسم** سدر کے بیان میں سدر کا
سبب عام اور کلی یہ ہے کہ روح نفسانی دماغ کے بطن اور اس کی رگوں میں مجراے طبعی یعنے اصلی اور فطری حالت پر نفوذ نہ کرسکے
اس وجہ سے ضرور دماغ سرد اور بیحس ہوجائے۔ وہ سبب کہ روح نفسانی کو دماغ میں مجراے طبعی پر چلنے سے مانع ہو
اس طور پر کہ سدر ہوجائے دو سبب ہیں ایک یہ ہے کہ خلط سرد گاڑھا روح کے بعضے منافذ میں بند ہوجائے جس وقت اسباب
مسخنہ یعنے گرم کردینے والے سے جیسے آفتاب اور آگ کی گرمی اور کپڑوں سے سر ڈھانکنے اور اس کے مانند سے سر گرم ہوجائے
خلط مذکور میں بھی گرمی آئے اور بعضے اجزائے مستعدہ بخار بن جائیں اور اس مرض کا باعث ہوں اس قسم کا نام سدر خدری ہے
لِمَا یُشْبِہُ مِنَ الخدر یعنی اس میں ایک طرح کا خدر یعنی بیحس ہوجانا ہوتا ہے اور دماغ میں خلط بارد کے جمع ہوجانے کی علامت صداع
وغیرہ میں مفصل مذکور ہے اور اخلاط غلیظہ اور رقیقہ میں علامتوں کی جہت سے کچھ فرق نہیں مگر اتنا فرق ہے کہ بوجھ کا زیادہ ہونا
غلیظ کے لوازم سے ہے **علاج** پہلے آہستگی کے ساتھ تمام بدن کا تنقیہ کریں حقنۂ قوی اور بلغم کے نکالنے والے جوشاندوں سے آہستگی کا
حکم اسواسطے ہے کہ غشی نہ پڑے اور قوت نہ گھٹ جائے اور تنقیہ عام بدن کے بعد تنقیہ عضو خاص کے یعنی دماغ کے لئے ایارجات
اور غرغرہ اور عطوس یعنے چھینک لانیوالی دوا اور شموم یعنی سونگھنے کی اور سعوط یعنے ناک میں سڑکنے کی اور نطول یعنی تریڑا کہ شرح میں
ہیں لکھے ہیں استعمال کریں دوسرے یہ کہ سقطہ یعنی دھمک یا ضربہ یعنی چوٹ سر پر پہنچے اور سقطہ یا ضربہ کہ روح کو مانع ہو اس سے سدر کا پیدا ہونا دو
طرح پر ہے ایک یہ کہ دماغ کے جوالوں میں الم پہنچے اس سبب سے دماغ کی قوتیں منقبض ہوں یعنی سمٹیں اور تصرف سے باز رہیں پھر آدمی حیران رہجا
اور اس کیفیت کے باقی رہنے تک اس کی حس و حرکت باقی نہ رہے دوسرے یہ کہ اسکا کبھی سدہ پڑ جاتے اور [illegible] کا ہوجانا ضربے اور
سقطے کی وجہ سے اس طرح پر کہ سدہ پیدا کرے یہ بھی دو طرح سے ہے ایک یہ کہ دماغ ایذا و الم کے خوف سے فرار کرے اپنے آپ

سمٹ جائے دوسرے یہ کہ طبیعت الم کے دفع کرنے کے لئے اس جانب متوجہ ہو اور اخلاط اسکے ساتھ اس طرف جھک آئیں خواہ ورم ہو یا نہو
غرض انہیں سے جس طرح پر ہو روح نفسانی کے بعض راستے بند ہو جانے سے سدر عارض ہو جائے تو اس قسم کا نام سدر مولم یعنی درد پہنچانیوالا
ہے اور ہر سبب کی علامتوں کا بار بار ذکر آگیا ہے اور دوار میں بھی تفصیل بیان کیا جائیگا علاج دماغ سے جانب مخالف مادے کو جذب کریں
فصد کرنے اور پچھنے اور جونک لگانے اور اسہال بقدر ضرورت کے ذریعے سے اور عضو اور روح کی تقویت اور مادے کے تحلیل کیلئے روغن گل
گرم کر کے سر پر ملیں جس طرح صداع میں بیان کیا گیا اور جو موم کو روغن گل میں پگھلائیں اور موم روغن بنا کے سر پر لگائیں تو جائز ہے اور چاہیئے کہ
سر کو آفتاب اور غبار وغیرہ سے بچائیں تاکہ چھینک نہ آئے کیونکہ چھینک دماغ کو حرکت دیتی ہے اور دماغ کی حرکت اس حالت میں الم کی شدت
غشی کا موجب ہوتی ہے فائدہ جو سدر کہ حار یا بارد درد سر کے سبب سے ہو تو اسکا سبب بھی دماغ کے پردوں کو الم پہنچانا ہے یہ سدر نہیں ہوا کرتا
ہے مگر ضعیف دماغ والوں کو اس کا علاج وہی ہے جو اس قسم کے درد سر میں مناسب ہو جاننا چاہیئے کہ سدر دماغ کے افعال ارادی موقوف
ہونے اور ٹھہر جانے صرع یعنی مرگی کے مشابہ ہوتا ہے اس صورت میں سدر اور صرع کے درمیان یہ فرق ہے کہ سدر میں تشنج نہیں ہوتا ہے
اور یہ کہ سدر میں حرکتیں مضطربانہ جیسے صرع میں ہوتی ہیں نہیں ہوا کرتی ہیں دوسری قسم دوار کے بیان میں دوار کا سبب کلی یہ ہے کہ روح دماغی
کے تجاویف یعنی کوٹھوں میں اور رستوں اور رگوں اور شریانوں میں گھوما کرتی ہے کسی سبب سے ہلجانے اور چکر کی کیفیت میں آئے اور اسکے ساتھ ہی
جسوقت روح باصرہ بھی اپنے مسکن میں کہ وہی دماغ کے تجاویف وغیرہ ہیں گردش میں آئے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام عالم اسکے گرد پھرتا ہے اور
سبب حقیقی دوار کے بہت ہیں ایک یہ کہ اخلاط رقیق سرد یا گرم دماغ کے بطون میں یا رگوں میں آجائیں اور قرار پکڑیں پس جسوقت کسی سبب سے اخلاط
مذکور غیر طبعی حرکت کریں تو روح نفسانی بھی اسکے مقابلہ کیواسطے طبعی حرکت کرے چونکہ اخلاط کی حرکت کے ضد ہے سو وجہ اس کے کہ اخلاط اور روح
دونوں کی متضاد اور باہم لڑنیوالی حرکتوں میں دیر تک قیام واقع ہو گیا ہے روح چکر کھانے لگتی ہے لِاَنَّ الرُّوْحَ لِلَطَافَتِہَا تَرْتَفِعُ حِیْنَئِذٍ مُسْتَدِیْرًا
کَاَنَّہٗ یَلْتَوِیْ عَلٰی نَفْسِہٖ یعنی اسواسطے کہ روح اپنی لطافت کے سبب اونچی ہو جائیگی چکر کھاتی ہوئی گویا اپنے اوپر لپٹی ہے ف اور چونکہ اس چکر کھانیوالی
روح میں روح باصرہ بھی ملی ہوئی ہے لہذا تمام چیزیں گھومتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں دوسرے یہ کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اخلاط اگر اپنی جگہ پر قائم ہوں مگر کسی جسبب
سے اوپر کو بخارات اسکے چڑھیں اور جیسا کہ عنقریب دوار ریحی میں سبب بیان کیا جائیگا اسی طرح یہ بخارات باعث دوار ہو جائیں تیسرے یہ کہ
ریاح غلیظ ہوں یا بہت سے دماغ کے بطون میں یا رگوں میں جا کر جمع ہو جائیں اور وہیں ٹھیرے رہیں اور اسکی حرکت کے وقت جیسا کہ اوپر کہہ
چکے ہیں روح اور ریح میں جھگڑا پڑے پھر دونوں دوری حرکت کریں لِاَنَّ الرِّیْحَ اَیْضًا لِلَطَافَتِہَا تَرْتَفِعُ مُلْتَوِیًا عَلٰی نَفْسِہَا مِثْلُ الرُّوْحِ بِخِلَافِ الْخِلْطِ
یعنے اس واسطے کہ ریح بھی بسبب لطافت کے روح کی طرح اونچی ہو جائے گی اپنے اوپر لپٹی ہوئی بخلاف خلط کے چوتھے یہ کہ غلیظ اخلاط
عروق مستدیرہ میں کہ دماغ کے گرد اگرد ہیں آکر ٹھیر جائیں اس سبب سے روح راہ طبعی پر نفوذ نہ کر سکے وہاں پہنچ کر پلٹے اور چکر
کھائے اور دوار پیدا کرے اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے ہوا کے آگے پہاڑ یا دیوار یا کوئی اور روکنے والی چیز پیش آجائے اور انہیں
حرکت دوریہ پڑ جائے اور شاید کہ کسی سبب سے ان اخلاط سے بخار اٹھیں اور دوار پیدا کریں اور یہ ظاہر ہے کہ جسوقت کوئی چیز دماغ
میں دورہ کرے صرف روح ہو یا ریح کے ساتھ ہو تو روح کے دور کے سبب وہ نسبت کہ باصرہ یعنی بینائی اور مرئیات یعنی دیکھی گئی
چیزوں میں ہے بدل جائے تو بالضرور سب چیزیں پھرتی ہوئی معلوم ہوں گی اور آنکھ میں تاریکی آجائے گی پانچویں یہ کہ اخلاط یا ریاح دماغ
میں جگہ نہ پکڑیں بلکہ ان کے ٹھیرنے کی جگہ دوسرے عضو میں ہو جیسے معدہ اور رحم اور کلیہ یعنے گردہ وغیرہ پر بھی کسی سبب سے ان
اخلاط سے بخارات یا ریح یا خود یہ اخلاط دماغ کی طرف چڑھیں اور دوار پیدا کریں اسی جہت سے کہ دوار کا مادہ خاص دماغ میں ٹھیرا ہوا
ہوتا ہے یا دوسرے عضو میں ہوتا ہے دوار کو ہم دو نوع میں بیان کرتے ہیں پہلی نوع اس بیان میں کہ دوار کا مادہ خاص دماغ میں ہو

یہ چھ طرح پر ہے ایک یہ کہ اُس کا مادہ بلغم ہو اُس کی یہ علامت ہے کہ جو سر کو گرمی پہنچے دوار ٹھہر جائے اور باقی علامتیں صداع بلغمی میں دیکھ لیں دوسری یہ کہ سودا اُس کی علامت فکر کی کثرت اور چپ رہنا اور نبض میں صلابت اور ضعف اور باقی علامتیں صداع سوداوی سے معلوم ہو سکتی ہیں جاننا چاہیئے کہ فکر کی کثرت اور بہت چپ رہنا اُس وقت ہوتا ہے کہ سودا سے صفراوی نہ ہو اور ضعف نبض کے دو سبب ہیں ایک قوت کا ضعیف ہونا دوسرے شرائین کی صلابت یعنی سختی لیکن اس مرض میں ضعف نبض کا خاص سبب صلابت ہے تیسرے یہ کہ خون ہو اُسکی علامت یہ ہے کہ دوار کا دورہ جلد موقوف ہو جایا کرے بہ نسبت دوار بلغمی اور سوداوی کے اور دوسری علامتیں صداع دموی کی ظاہر ہوں چوتھے یہ کہ صفرا ہو اُس کی علامت سرد چیزوں سے آرام پانا اور دوار کے دورے کا جلد موقوف ہو جانا اور جو کچھ صداع صفراوی میں بیان کیا وہ ظاہر ہونا پانچویں یہ کہ ریاح سرد ہوں اور یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ سرد اخلاط سے ریاح سرد اُٹھتے ہیں اور گرم اخلاط سے ریاح گرم پھیلتے ہیں اور علامت ریح کی کہ جس خلط سے ہو وہی ہے جو کہ اُس خلط میں بیان ہو چکی ہے سوائے ثقل یعنی گرانی کے کہ ریحی میں نہیں ہوتا چھٹے ریح گرم اُس کی وہی علامت ہے جو گرم اخلاط میں گذر چکی اور چھینک بہت آنا اور ناک کی خشکی اور دوار کے وقت تھوڑا سا پسینہ سر پر آنا اور صرع والوں کی طرح زمین پر گر پڑنا اُس کے نشانوں میں سے ہے اس قسم کا دوار اکثر لطافت کے سبب سے بہت دیر تک نہیں ٹھہرتا سب اقسام سے جلد موقوف ہو جاتا ہے لیکن بہت شدت سے ہوتا ہے اور اس سے زیادہ کون شدت ہوگی کہ گرا دیتا ہے **علاج** بلغمی اور سوداوی اور ریحی میں جو سرد ہیں اوّل مادے کو سبب کے موافق پکائیں پھر بدن اور دماغ کے تنقیہ کے واسطے حقنے اور حبوب اور غرغرے جس طرح پر کہ صداع بلغمی اور سوداوی میں مذکور ہیں استعمال کریں اور ریاح کی تحلیل کے لئے مشک اور غالیہ اور حمام اور چنبیلی سونگھیں اور نکچھکنی اور جند بیدستر چھینک کے واسطے دیں اور مرچ سفید اور ایلوا زعفران اور جند بیدستر پیس کے سرزنگوش کے پانی اور روغن بنفشہ میں ملا کر ناک میں ڈالیں اور عاقر قرحا اور خردل اور قرنفل اور حمام کا پانی اور سرکہ عنصلی ملا کر لیپ کریں اور بابونہ اور مرزنجوش سعتر اور برگ غار اور اکلیل الملک یعنی ناخونہ اور شبت یعنی سوئے کے جوشاندے کے بخار پر سر جھکائیں اور دموی میں رگ سرارو کی فصد کھولیں اور پنڈلیوں پر پچھنے لگائیں اور حرارت کی تطفیہ یعنی بجھانے کے واسطے لعاب اسپغول شربت بنفشہ اور شربت عناب ڈال کے پییں اور غذا آش جو اور طفیشل کہ ایک قسم کی غذا ہے جو مسور اور سرکہ سے بنائی جاتی ہے اور مزورہ ترش یعنی ترشی آمیز او گرے اور اُس کے مانند جو صداع دموی میں مذکور ہے کھائیں اور صفراوی میں ہلیلہ اور شاہترہ جوش دیکر مغز فلوس یعنی املتاس اور ترنجبین یا شیرخشت ملا کر طبیعت کو نرم کریں اور جو کچھ صداع صفراوی میں کہا گیا ہے استعمال کریں اور ریحی حار میں اُس ریح کے مادے کے موافق تنقیہ میں کوشش کریں مثلاً اگر خون کے آثار ظاہر ہوں رگ سرارو کھولیں پھر تطفیہ یعنی گرمی بجھانے اور تلیین کی طرف متوجہ ہوں اور جو صفرے کا نشان ہو جوشاندہ مذکور سے طبیعت کو نرم کریں اور مشموم اور نطول و طلا وغیرہ جو صداع حار میں مذکور ہیں استعمال کریں **دوسری نوع** اس دوار کے بیان میں جس کا مادہ معدے یا رحم یا مثانے یا گردوں یا پیروں یا رانوں یا پنڈلیوں یا مراق کی جھلی میں یا شرائین یعنی روح والی رگوں میں یا ان رگوں میں جو گردن کے دونوں طرف کان کے نیچے ہیں ہو اور جو بخار کہ دل یا جگر سے اُٹھے اُس کا راستہ اُن رگوں اور شریانوں میں ہے جو کہ کانوں کے پیچھے گردن میں ہیں اور اس نوع کی چار صنفیں ہیں **پہلی صنف** اس بیان میں کہ مادے کی جگہ معدہ ہو یہ شدت اختلاف مواد سے چار طرح پر ہے ایک یہ کہ سرد خلطیں معدے میں جمع ہو جائیں **علامت** اس کی یہ ہے کہ دوار کے وقت درد بھی سر کے مقدم سے شروع ہو اور یافوخ یعنی چندیا تک پہنچے اور اگر مادہ بہت ہو تو ہو سکتا ہے کہ سر کے موخر یعنی پیچھے تک تجاوز کرے اور اُسکی باقی علامتیں ہر قسم کے سوء مزاج معدی میں بیان ہوں گی انشاء اللہ تعالیٰ اور کچھ اوپر بھی بیان ہو چکی ہے **علاج** ہلیلہ کابلی اور افتیمون اور بیخ بادیان اور کرفس

اور لسوڑے قطوریون اور سنا اور غافث یہ آٹھ دوائیں ہیں اور جو کوٹنے کے لائق ہیں اُنہیں کوٹ لیں اور سب کو جوش دیں اور چھان لیں۔ اور شیرۂ مغز تخم عصفر اور شکر سرخ اور روغن بید انجیر اور صبر سقوطری اس جوشاندے میں بڑھائیں اور حقنہ کریں اور ایسا ہی بسبب احتیاج قے کرنے اور مسہل کا جوشاندہ پینے میں اور ایارج کھانے میں کوشش کریں اور تنقیے کے بعد معدہ کی تقویت اور درستی ہضم کے واسطے اطریفلات اور جوارشات گرم کام میں لائیں دوسرے یہ کہ معدہ میں ریاح سرد اخلاط بارد سے پیدا ہوں اس کی علامت اُن خلطوں کی علامت سے ظاہر ہے اور یہ کہ کبھی متلی بھی پیدا ہو جائے لیکن فضول کچھ نہ نکلے کیونکہ مواد معدے کی تہ میں قرار پکڑ لینے کے سبب سے قے میں نہیں نکلتا اور کبھی یہ ہو کہ درد بھی کھچاوٹ کے ساتھ ہو مگر یہ اُس وقت ہو گا کہ ریح کی مقدار بہ نسبت فضائے جوف معدے کے زیادہ ہو اس کا علاج بعینہ اخلاط باردہ کا سا ہے لیکن اس سبب سے کہ اخلاط ریحی ہیں لہذا اس کے تنقیہ کرنے والی اور تقویت دینے والی چیزوں میں واجب ہے کہ بادشکن چیزیں بھی ملائیں سب چیزوں سے زیادہ نافع ریح کے توڑنے میں شراب ہے جب کہ اُس میں زیرہ اور صعتر پکا لیں تیسری یہ کہ خلطین گرم صفراوی اکٹھی ہو جائیں اُنکی علامت خالی شکم میں دوار اُٹھنا اور شکم سیر ہونے پر تھم جانا اور سب علامتیں صفراوی جو معدے میں بیان کی ہیں ظاہر ہوں علاج سکنجبین اور گرم پانی پئیں اور قے کر ڈالیں اور ہلیلہ کے جوشاندے یا ماء الجبن یا نقوع آلو اور آب آناردین سے کہ مع پردوں کے نچوڑ لیں اور طبیعت کو نرم کریں ترکیب ہلیلہ کے جوشاندے کی یہ ہے کہ ہلیلہ زرد اور زرد آلو اور سپستان اور تمر ہندی اور تخم کاسنی سب کو پکا کر چھان لیں اور ترنجبین ملا کے دیں اگر سقمونیا جوشاندے کی تقویت کے واسطے سر دار و کریں تو خوب عمل کرے سر دار و اُسے کہتے ہیں کہ ایک چیز جوشاندے یا خیساندے یا جلاب میں اُوپر سے ملا کے پئیں ترکیب ماء الجبن کی بقول رازی اس طرح پر ہے کہ لال رنگ کی بکری جوان تندرست لیں کہ اُس کے بیانے پر چالیس دن گذر چکے ہیں اور بیانے پر بہت مدت بھی نہ گذری ہو اُسکو کئی دن تک ککڑی اور ہرے دھنیے اور کاہو کی پتی اور اسبغول کی پتی چرائیں شام کے وقت اُس کا دودھ لیں اور دیگ سنگین یا مٹی کی دیگ میں خوب جوش دیں پھر آگ کے اوپر سے اُتار لیں اور دو رطل تازہ بے جوش کئے دودھ کے حساب سے ایک تہائی رطل سکنجبین خوب ترش یا آب غورہ ڈالیں اور انجیر کی تر لکڑی سے (کہ اُس کا پوست چھیل کے سر کوٹ لیا ہو) ہلائیں تاکہ دودھ بستہ ہو جائے پھر گاڑھے کپڑے میں ڈال کے لٹکائیں تاکہ صاف پانی ٹپک جائے پھر صبح کے وقت اس پانی کو جوش دیں جس وقت کف آئے اُن کو اُتار ڈالیں پھر جبکہ کف آنا موقوف ہو جائے چھان لیں اور سکنجبین ملا کے پی لیں اور بقول امین الدولہ ابن تلمیذ کے اُس کے بنانے کی یہ ترکیب ہے کہ ہر روز پانچ رطل تازہ دودھ جیسی بکری کا ذکر آیا ہے لیں اور گرم کریں اور ایک درم پنیر مایہ یعنے پستہ اُس میں ملائیں اور رکھ چھوڑیں تاکہ جم جائے پھر چھری سے لکیریں لگائیں اور چوڑائی میں کھینچیں اور دو درم نمک اندرانی پیس کر اُس پر چھڑک دیں پھر جب اُس سے بہنے لگے تو سفت کپڑے میں باندھ کے لٹکا دیں تاکہ پانی نکلنے لگے پھر باریک کپڑے میں یا برگ خرما کی زنبیل میں چھان لیں اور ڈیڑھ رطل اُس میں سے لیکر ایک اوقیہ سکنجبین اُس میں ڈالیں اور دھیمی آنچ پر لگائیں اور کف نکالتے رہیں تاکہ صرف پانی بے جبنیت یعنے بے پنیر رہ جائے پھر چھان کر پی لیں اور طریق پینے کا اس طرح پر ہے کہ تین دفعہ پئیں ہر مرتبہ ایک ساعت کا فاصلہ دیں ہر دفعہ پینے کے بعد سو قدم ٹہلیں بعضوں نے کہا ہے کہ ڈیڑھ ساعت میں تین دفعہ پئیں اور بعضوں کے نزدیک انجیر کی لکڑی سے حرکت دینا ضرور نہیں جاننا چاہیئے کہ اگر بکری کا دودھ بہم نہ پہنچ سکے گائے کا دودھ اُس کا بدل ہے گائے کے دودھ کا ماء الجبن بنا سکتے ہیں اور دوسرے دودھ سے بھی لیکن بکری کا دودھ بہتر ہے لِاَنَّ لَبَنَ الْمَاعِزِ اَکْثَرُ مَائِیَّۃً وَاَقَلُّ رُطُوْبَۃً وَدُہْنِیَّۃً وَہُوَ الْمَقْصُوْدُ وَالتَّحْرِیْکُ بِخَشَبِ التِّیْنِ یُعِیْنُ فِی التَّلْیِیْنِ یعنی اسہال کے واسطے

کہ بکری کے دودھ میں مائیت اور رطوبت اور دُہنیت زیادہ ہے اور یہی مقصود ہے اور انجیر کی لکڑی سے حرکت دینا تلیین طبیعت میں مدد کرتا ہے جو ٹھنے یہ کہ ریاح معدے میں اخلاط حارہ سے پیدا ہوں اُس کی **علامت** اخلاط حارہ کی علامت کا ہونا اور معدے میں خلش یعنے چبھن معلوم ہونا اور ناف میں درد کا ہونا اور ریح کے نکلنے سے خواہ پیچھے سے نکلے خواہ ڈکار میں آرام پانا **علاج** معدے کا تنقیہ کریں ہلیلہ جوشاندے کے ساتھ جس کا ذکر ہوچکا ہے مگر سقمونیا نہ ملائیں **دوسری صنف** اس بیان میں کہ فضلہ یعنے مادہ کنپٹی کے اوپر کی شرائین میں یا اُس شرائین میں کہ کان کے پیچھے ہیں یا اُن شرائین میں کہ اُن کا نام سباتیہ ہے جمع ہو اور اُس جگہ سے چڑھ کر دوار پیدا کرے اُسکی **علامت** کھنچے رہنا اور بھر جانا اور پھولنا اور پھڑکنا ان رگوں کا ہے اور جو ان رگوں کو ہاتھ سے دبائیں یا دوائے قابض اُس پر لگائیں تو دوار ٹھیر جائے اگر یہ فضلہ دل یا جگر یا تلی سے نکل آتا ہے تو باوجود ان علامتوں کے ان اعضا سے کسی عضو میں بھی آفت پائی جائے اور ہر ایک عضو کی آفت کا ذکر اپنے مقام پر کیا گیا ہے وہاں دیکھ لیں **علاج** پہلے یہ سمجھ لیں کہ بخارات کا مادہ کونسا خلط ہے پھر اُسی کے استفراغ یعنے نکالنے کی فکر کریں اور اگر جگر میں مادہ ہو تو اُس کے افعال میں نقصان ہونا اور حوالی میں الم اور آفت کا ہونا یا اور جو اُس کے باب میں علامتیں بیان کی گئی ہیں وہ یہاں بھی گواہی دیں سو اگر مادہ مقعر یعنے جگر کے گڑھے کی جانب ہو تو اُس کا استفراغ کریں اور اگر مادہ محدب یعنے جگر کے کوبڑ کی طرف ہو تو ادرار میں توجہ کریں یعنے پیشاب اور پسینے کی راہ سے مادے کو دفع کریں اور میلان مادہ کی علامت کہ ان دو طرف سے کس طرف میل رکھتا ہے جگر کے باب میں مفصل مذکور ہے اور جس جگہ مادہ دل میں ہو تو استفراغ مادہ سے پیچھے شربت سیب اور مفرحات دیں اور جس جگہ مادہ تلی میں ہو تو رگ اسیلم بائیں ہاتھ سے کھولیں اور ضماد محلل مادہ تلی پر لگائیں اور ہر ایک عضو آفت رسیدہ کے علاج میں توجہ اُس عضو کی جانب کریں اور تنقیے کے بعد خواہ مادہ ان اعضا میں ہو خواہ رگوں میں اگر دوار زائل ہو جائے فبہا اور جو باقی ہو جستجو کریں کہ فضلے کا رستہ کونسی رگ سے ہے (اس امر کو اُس رگ کے پھولنے اور بہت دھڑکنے سے پہچان سکتے ہیں) سو اگر فضلے کے جانے کی راہ عروق صدغین یا عروق خلف الاذنین یعنے جو رگیں کہ کنپٹیوں پر یا دونوں کانوں کے پیچھے ہیں ثابت ہوں ان میں سے جس کو بہت پھولی ہوئی دیکھیں کاٹ دیں اور کاٹنے کے بعد داغ دیں جیسا کہ درد سر کے بیان میں مع سبب داغ کے اور اُس کے قطع عروق خلف الاذنین یعنے کاٹنا کان کے پیچھے کی رگوں کا قطع نسل کا سبب ہوتا ہے مکرر ذکر ہوچکا ہے کہ جو فضلے کی راہ عروق سباتیہ متحقق ہوں کاٹنے سے اور داغ دینے سے ہاتھ روکیں۔

ف کیونکہ اُن کے کٹ جانے میں حیات باقی رہنا ممکن ہے اور عروق سباتیہ دو شریان ہیں گہرے کہ ورید ودواجین کے مانند ایک حلق کی داہنی طرف اور دوسری بائیں طرف سے اوپر کو گئی ہیں اور سباتیہ اسلئے اُن کو کہتے ہیں کہ جس وقت رطوبت غروبیہ یعنے چیپ دار ان رگوں کے وسیلے سے دماغ کی طرف چڑھتی ہے اسوقت نیند بہت آتی ہے **تیسری صنف** اُس بیان میں کہ فضلہ ودجین یعنی دونوں شہ رگوں میں آگیا ہو اور دوار کا موجب ہو جائے اُس کی یہ **علامت** ہے کہ ودجین پہلے پھول جائیں اور کھنچیں پھر دوار ہو جائے اور ودجین وہ دو رگیں ہیں وریدی یعنے جگر سے لگی ہوئی خون دوڑنے والی کہ حلق کے دونوں طرف گردن کے متصل ہیں **ف** اور جنکو شہ رگ کہتے ہیں اسیطرح بحر الجواہر میں ہے **علاج** رگ مذکور کی فصد کریں اس کے بعد اگر زائل نہ ہو اور اُس کا مادہ جگر میں معلوم ہو تو جگر کا تنقیہ کریں جس طرح اوپر ذکر ہوچکا ہے **چوتھی صنف** وہ ہے کہ مادہ رحم یا مثانے یا گردوں یا پیروں یا پنڈلیوں یا رانوں یا مراق میں قرار پکڑے ہو تو اُس کی یہ **علامت** ہے کہ پہلے ایک عضو میں ان اعضائے مذکورہ سے آفت ظاہر ہو اُس کے بعد دوار ہو جائے اور یہ سمجھ لینا چاہئے کہ ان جگہوں میں سے کوئی چیز حرکت کر کے اوپر کو چڑھتی ہے تو دوار واقع ہو اور علامتیں ہر عضو کی آفت کی بجائے خود مذکور ہیں اور حیض کا بند ہونا اور اختناق رحم اکثر باعث دوار کا ہوا کرتا ہے اور جاننا چاہیے کہ مادہ رحم اور مثانہ اور کلیتین یعنی گردون اور مراق کا اکثر گرم ہوتا ہے اور مادہ رجلین

یعنے پیروں کا سرد ہوتا ہے اس سبب سے کہ وہ چشمۂ حرارت سے یعنے قلب سے دور ہیں علاج عضو آفت رسیدہ کے علاج پر توجہ کریں
اور عضو مذکور سے بطرف مخالف مواد کو جذب کریں فصد اور اسہال اور حقنہ اور دلک یعنی مالش وغیرہ کے ذریعے سے جیسی ضرورت ہو اور
سر اور دماغ کو تقویت دیں تاکہ فضلے کو قبول نہ کرے اور کبھی ایسا ہے کہ سقطہ یا ضربہ یعنے دھمک یا چوٹ سر پر پہنچے اس سبب سے روح نفسانی
حرکت کرے اور دوار پیدا ہو جائے اور روح نفسانی کا حرکت کرنا ضربے اور سقطے کے سبب سے پانی کی حرکت کے مشابہ ہے کہ جس وقت
کوئی بھاری چیز پانی میں پڑے یا کوئی چیز پانی پر زور سے ماریں وہ پانی حرکت کریگا اور چکر میں آئیگا اور موج ماریگا ایسا ہی روح حرکت دورے
کے ساتھ موج میں آتی ہے علامت اُس کی ظاہر ہے علاج سقطے اور ضربے کا علاج کریں اور جبکہ الم موقوف ہونے کے بعد بھی دوار باقی
رہے جان سکتے ہیں کہ سوء مزاج دماغ میں آ گیا ہے پھر اُس سوء مزاج کے موافق کہ اُس کے آثار سے معلوم ہو علاج کریں اور کبھی ایسا ہوتا ہے
کہ سوء مزاج مختلف ساذج یعنے خارجی اور بیرونی دفعۃً دماغ میں عارض ہو اور اُس سبب سے موذی یعنی خارجی ایذا پہنچانیوالی یا طبعی سے روح خوف
کرے اور مضطرب ہو جائے اور حرکت دوری میں آ جائے حالانکہ کوئی جسمانی چیز مثل ابخرہ اور ریح کے اُسکی حرکت کا باعث نہ ہو اور سوء مزاج مختلف
کے سبب عنقریب آتے ہیں اُسکی علامت دماغ کا سبک ہونا اور گرمی یا سردی پہونچنے کے بعد دفعۃً دوار پیدا ہونا عام ہے کہ حرارت یا برودت
خارجی ہو یا داخلی جیسا کہ صداع میں کہا گیا ہے علاج سبب تحقیق کرنے کے بعد اون چیزوں سے کہ ضد اُس سوء مزاج کی ہوں معالجہ کریں وہ
چیزیں بہ تفصیل صداع ساذج یعنی دردسر کے بیان میں مذکور ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آدمی سر کو پھرائے پھر ٹھہرا لے تو اُسکی روح حرکت
میں آجاتی ہے اور دوار کا باعث ہوتی ہے یہ امر اُسکے مشابہ ہے کہ پانی کے بھرے پیالے کو حرکت دیں اگرچہ اُس پیالے کو ٹھہرالیں مگر پانی اُسمیں
دیر تک حرکت کریگا اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جو آدمی تیز پھرنیوالی چیز پر بہت دیر تک دیکھے جائے تو روح باصرہ اُسکے دیکھنے سے چکر کھانے لگتی
اور دوار پیدا کرتی ہے اور وہ حالت یعنے چکر کی ہیئات اُسی طرح دیر تک باقی رہتی ہے جتنا کہ محسوس زیادہ قوی اور بدن کی قوتیں ضعیف ہوں گی
محسوس کا اثر حس کے آسرے میں اُتنا ہی زیادہ قوی اور بہت ہوگا علاج اگر دوار باقی رہے سوء مزاج کا ازالہ کریں جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں اور کبھی
ضعف قلب کے سبب سدر اور دوار ہو جاتا ہے جیسا کہ نقاہت والوں کو ہوتا ہے علاج دل کی تقویت کے لئے شربت سیب اور لیمو اور صندل
اور سیب کے شربت اور مفرحات مزاج کے مناسب استعمال کریں اور لطیف اور موافق غذا کھائیں فائدہ دوار کے اسباب میں سوء مزاج مختلف
کا ذکر آیا ہے اب اُسکا بیان کرنا لازم پڑا سو جاننا چاہیے کہ اطبا نے سوء مزاج کو مختلف اور مستوی پر تقسیم کیا ہے اور اُسکی تفسیر میں اختلاف کیا ہے
جالینوس کہتا ہے کہ مستوی وہ ہے کہ سب بدن میں عام ہو اور مختلف وہ ہے کہ ایک عضو کے ساتھ مخصوص ہو اور شیخ نے کہا ہے کہ جو مزاج کہ عضو
کے جوہر میں قرار پکڑ جائے اور مزاج اصلی کے حکم میں ہو جائے مستوی ہوگا اور مختلف وہ ہے کہ جو ایسا نہو اسی جہت سے مستوی مولم یعنی اذیت دینیوالا
نہیں ہوتا کیونکہ طبیعت کے اور اسکے درمیان مقاومت اور لڑائی نہیں ہوتی بخلاف مختلف کے کہ الم دینیوالا اور درد پہنچانیوالا ہے مقاومت کے
سبب سے فـ کہ طبیعت اُس سے لڑتی ہے اس کلام کی تحقیق یہ ہے کہ جو مزاج عرضی کہ عضو میں عارض ہو اور اُس عضو میں ایسی استعداد نہو کہ سوء مزاج
طبعی کیطرف آسانی سے پلٹ آئے اُسکو مستوی اور متفق کہتے ہیں اُسکی مثال دق کی بیماری ہے فـ کہ طبعی حالت کی طرف آسانی نہیں پلٹ سکتی
ہے اور جو مزاج عرضی کہ اُسکے ساتھ اعضا میں ایسی استعداد ہو کہ مزاج اصلی کیطرف آسانی سے پلٹ آئے اُسکو مختلف بولتے ہیں اُسکی مثال جیسے تپ
عفنی ہے فـ کہ آسانی بعد تغیر ارادہ کے دفع ہو جاتی ہے اور مزاج طبعی پلٹ آتا ہے پانچویں فصل سبات کے بیان میں وہ ایک طولانی نیند ہے گہری
افراط کے ساتھ کہ بیمار دشواری سے جاگے اور اس مرض کے دو سبب ہیں ایک یہ کہ سوء مزاج سرد ساذج یا افراط دماغ میں عارض ہو اُسکی علامت یہ ہے
کہ نبض صلب اور متفاوت ہو اور بدن اور منہ کا رنگ سبزی مارتا ہو اور پہلے سر کو سردی پہنچانا یا سرد چیزیں اس سے پہلے کھانا یا ادویہ مخدرہ کا استعمال کرنا
اور منہ پر تہیج یعنے پھر پھراہٹ نہو علاج تبدیل مزاج کیلئے رباحین یعنے ہلکی خوشبودار گرم چیزیں سونگھیں اور سداب کے جوشاندے کا پانی سر پر ڈالیں

اور روغن بان یعنی بکائن کا قطرہ اور جند بید ستر ملا کر ملیں - اور جند بید ستر اور عنصل اور میویزج اور عاقرقرحا پیس کے اور سرکے میں ملا کر ضماد کریں - اور
دوالمسک اور مثرودیطوس کہ دو تو ہر کب ہو تین میں کھائیں اور غذا مرغ کا چوزہ کہ نخود آب اور روغن جوز ہندی یعنی اخروٹ کے روغن میں اور
خردل یعنی رائی کے روغن میں پکائیں اور تناول فرمائیں - اور جس جگہ ادویہ مخدرہ اسکا سبب ہوں اسکا تدارک فادزہر مناسب کے ساتھ
کریں جیساکہ آخر کتاب میں اسکا بیان آئیگا - دوسرے یہ کہ مقدم دماغ میں رطوبت خام جمع ہو جائے اسکی یہ علامت ہے - کہ بیمار کو سر کے
مقدم یعنی اگلے حصہ میں اور پلکوں میں بوجھ اور آنکھوں کی حرکت میں گرانی معلوم ہو اور گاڑھا پانی نتھنوں سے اکثر اوقات بہے اور زبان چیپدار
رطوبت سے آلودہ رہے علاج اول دماغ کا تنقیہ کریں اُن حبوب اور حقنہ کے ساتھ کہ جن کا نیر غس میں بیان آچکا ہے - اور تنقیہ کے بعد
مزاج کی اصلاح کریں اُن چیزوں سے جو سُبات کی پہلی قسم میں کہ بارد سادج ہے بیان ہو چکیں تیسرے یہ کہ تر اور خراب بخارات اُٹھ کر دماغ کیطرف جائیں
اور ایسا نہیں ہوتا مگر تپوں میں خصوصاً تپ بلغمی میں اسکی علامت تپ کا پہلے ہونا ہے علاج تپ کے معالجہ میں کوشش کریں - اور تقویت دماغ
کے لیئے روغن گل اور گلاب اور سرکے میں پھاہا تر کر کے چندیا پر رکھیں اور جذب مواد کے لیئے پاشویہ کام میں لائیں - اور پاؤں کے تلوے
کھردری چیز سے ملیں - اور اطراف یعنی ہاتھ اور پاؤں باندھیں - اور چھینک کو حرکت دینا مفید ہے - چوتھے یہ کہ صدغین یعنی دونوں کنپٹیوں پر
چوٹ لگے - اور اُس کے سبب عصب حس یعنی وہ پٹھا جس سے حس پہنچتا ہے کٹ جائے - پانچویں یہ کہ کاسہ سر ہاتھ یا چوٹ پہنچنے کے سبب ٹوٹ جائے
اور اُس کے سبب دماغ دب جائے - یا کھنچ جائے ہر ایک کی علامت کا سبب پہلے ہونا یا موجود ہونا اور اُسکا علاج ضربہ اور کسر یعنی ہڈی
ٹوٹنے کا علاج کرنا ہے جیساکہ صداع ضربی اور سقطی میں بیان کیا گیا ہے - اور آخر میں بھی بیان کرینگے چھٹے یہ کہ بخارات معدہ سے
دماغ کی طرف چڑھیں اور سُبات پیدا کریں اسکی مثال مستی کی نیند اور بدہضمی کی نیند ہے - اور اسکی علامت سدر اور دوار کا عارض ہونا اور کانوں میں
شور سا معلوم ہونا اور آنکھوں کے آگے خیالات یعنی ٹکلیاں سی نظر آئیں - اور خلو معدہ کی حالت میں سُبات سے تخفیف پانی ساتویں یہ کہ پھیپھڑے
یا سینہ سے انجرے اٹھیں - اسکی علامت ذات الریہ اور ذات الصدر کی علامت کا موجود ہونا جیسے سانس کی تنگی اور تپ اور کھانسی اور نبض کا
منشاری ہونا آٹھویں یہ کہ امعا یعنی آنتوں میں کیڑے پیدا ہوں - یا منی یا خون حیض یا نفاس رحم میں بند ہو جائے سو آنتوں سے یا رحم سے
انجرے چڑھیں - اور سُبات پیدا کریں - اسکی علامت سبب کا موجود ہونا اور اُس عضو میں جس سے بخارات چڑھے ہیں - آفت پایا جانا جاننا
چاہیئے کہ کبھی سبات صرف ایذا کے سبب کہ دماغ کو اعضاء آفت رسیدہ کی شرکت سے پہنچی ہو ہوا کرتا ہے بدون اسکے کہ ان اعضا
سے انجرے چڑھیں علاج عضو آفت رسیدہ کے علاج میں کوشش کریں جیسے ہر ایک اپنی جگہ پر مذکور ہے - اور سبب زائل ہونے کے
بعد سر کو تقویت دیں جن چیزوں سے کہ بارہا ذکر آیا ہے - نویں یہ کہ بدن میں خون بہت ہو جائے - اور سُبات کی نوبت پہنچے - اور علامات امتلائے
خون کا بارہا ذکر ہو چکا ہے اور غور کریں - علاج رگ سر رو اور ہفت اندام کی فصد کھولیں - اور فصد کے بعد پنڈلیوں پر پچھنے لگائیں تاکہ دماغ
سے مادہ نیچے کی طرف اُتر آئے - اور صافن کی فصد بھی فائدہ مند ہے - اور جو تدبیریں کہ سرسام دموی میں مذکور ہیں سب اس جگہ بھی کام
آتی ہیں - لیکن طبیب پر واجب ہے کہ جیسا دیکھے کمی اور زیادتی میں تصرف کرے دسویں یہ کہ کسی رنج اور ریاضت اور حرکت سخت
کے سبب یا بہت استفراغ مادہ کے سبب جوہر روح تحلیل ہو جائے - اور بہت تحلیل ہونے کے سبب روح بدن میں پھیلنے
سے ناچار ہو جائے - اور بالضرور طبیعت آرام چاہتی ہے - اور روح نفسانی بھی آلات حس اور حرکت کی کارفرمائی اور انتظام سے کنارہ چاہے
یہاں تک کہ روح حیوانی سے وہ مدد پائے - اور جو اس میں سے تحلیل ہو گیا ہے پھر اتنا ہی آجائے اسکی علامت اسباب محللہ
کا پہلے ثابت کے پایا جانا اور آہستہ آہستہ سُبات کا واقع ہونا علاج گرم مزاج والی کو ماء اللحم گلاب اور آب سیب میں ملا کر دیں - اور
مثرودیطوس میں طباشیر برابر ملا کے شربت سیب یا شربت انار کے ساتھ استعمال کرنا مفید ہے - اور صندل اور گلاب سونگھنا فائدہ مند ہے

حاصل کلام کا غشی کے علاج کی طرف رجوع کریں۔ اور بارد رطب یعنی سرد تر مزاج والے کو مثرودیطوس ماء العسل یعنی شہد کی شراب یا شراب انگوری کے ساتھ دیں اور ماء اللحم بھی شراب کے ساتھ میں دیتے ہیں **فائدہ** سبات اور غشی میں یہ فرق ہے کہ نبض سبات والے کی اکثر اوقات میں قوی اور تندرستوں کی نبض کے مشابہ ہوتی ہے اور غشی والے کی نبض ضعیف ہوتی ہے۔ اور یہ نسبت نبض صاحب سبات کے صلب یعنی سخت اور غشی میں رنگ چہرے کا زردی مائل ہوتا ہے اور صاحب سبات کا رنگ اپنے حال پر ہوتا ہے۔ اور کبھی سبزی مائل بھی ہوتا ہے جیسا کہ اول قسم میں کہہ چکے ہیں اور سکتے اور سبات میں یہ فرق ہے کہ صاحب سبات کو بدشواری جگا سکتے ہیں۔ اور اسکی حرکت سونے والوں کی حرکت کے طور پر ہوتی ہے اور اس کے حواس اگرچہ کند ہوں لیکن کچھ کچھ درست بھی ہوتے ہیں۔ بخلاف مسکوت یعنی صاحب سکتہ کے کہ اسکی حس و حرکت تمام جاتی رہتی ہے۔ **فائدہ جلیلہ** جہاں کہیں دماغ میں آفت ہو ٹھنڈا پانی پینا اور اُس سے کلی کرنا نقصان رکھتا ہے۔ **ف** کیونکہ خود دماغ کا مزاج سرد ہے۔ اور پٹھے جو دماغ سے اُگے ہیں اُن کا مزاج بھی سرد ہے۔ سو جو چیز بالفعل سرد مُنہ میں وارد ہوگی وہ ضرور اِن پٹھوں اور تالو کے دماغ کو اُسکی سردی پہنچیگی۔ اور وہ سردی خارجی باعث ضرر کا ہوگی۔ اگر آفت سردی سے ہے تو فوراً اُسکا ضرر محسوس ہوگا۔ اور اگر آفت گرمی سے ہے تو دیر کے بعد ضرر معلوم ہوگا بہرحال ضرر سے کسی حال میں خالی نہیں **تنقیح** **فصل سہر میں** سہر بیداری مفرط کو یعنی بہت جاگنے کو کہتے ہیں۔ چونکہ سہر کے معنے بیخوابی کے ہیں اور بیخوابی اس مرض کو لازم ہے۔ لہذا اس مرض کا نام اُسکے لازم کے نام پر رکھا ہے۔ اور اس کے سبب آٹھ ہیں۔ ایک سوء مزاج یابس یعنی خشک ساذج کہ دماغ میں عارض ہو۔ اور اُسکو خشک کرے اس کی یہ **علامت** ہے کہ سر اور حواس سبک معلوم ہوں اور آنکھیں اور زبان اور ناک خشک ہوجائیں۔ اور سر کا ملمس یعنی وہ جلد جو چھوئی جاتی ہے گرم معلوم ہو اور دماغ میں خشکی جس قدر زیادہ آجائیگی۔ بیداری اُسی قدر قوی اور دیر تک ٹھیرنے والی ہوگی **علاج** دماغ کی ترطیب یعنی تری پہنچانے کے لئے ہر طرح کوشش کریں مثلاً بنفشہ اور نیلوفر اور برگ کاہو اور کشنیز سبز اور اجوائن خراسانی اور پوست خشخاش اور جو جوش دے کر سر پر ڈالیں۔ اور کلے پاے اور بکری کی اوجھڑی پانی میں پکا کر اور وہ پانی لے کر سر پر ڈالیں۔ تو یہی تاثیر رکھتا ہے۔ اور نطول یعنی پانی اوپر سے گرانے میں آفتابے کی ٹونٹی ایک بالشت کے فاصلے پر رکھیں اور بنفشہ اور نیلوفر سونگھیں اور آب برگ کاہو اور آب کشنیز تر اور شیرہ خشخاش اور روغن نیلوفر سے لخلخے بنائیں۔ اور روغن تخم کدو اور لڑکیوں والی عورتوں کا دودھ سر پر ملیں۔ اور ناک اور کانوں میں بھی ڈالیں اور غذا گوشت بچہ مرغ یا بچہ کبوتر یا بزغالہ (یعنی بکری کا بچہ) کا جیسے سیم پنچہ کدو اور پالک اور کاہو اور شیرہ تخم کاہو کے ساتھ پکا کر کھائیں۔ اور غذا ہضم ہونے کے بعد نیم گرم میٹھے پانی سے نہائیں اور آرام اور سکون اور طراوت کی جگہ بیٹھے رہنا لازم سمجھیں۔ اور جو چیزیں خشکی بڑھائیں اُن سے پرہیز واجب سمجھیں دوسرے سوء مزاج حار یابس یعنی گرم خشک ساذج کہ دماغ میں عارض ہو۔ یہ قسم نہایت سخت ہوتی ہے۔ اسکی **علامت** گرمی اور خشکی دماغ میں ہونا اور سر میں سوزش اور پیاس کی شدت معلوم ہونا **علاج** تدابیر مذکورہ یعنی جو تدبیریں کہ دماغ کو رطوبت پہنچانے والی ہیں۔ اور ابھی یابس ساذج میں مذکور ہوچکی ہیں۔ مبردات یعنی سرد چیزوں کے ساتھ ملا کر استعمال کریں تیسرے سوء مزاج یابس سوداوی جو کہ دماغ میں عارض ہو۔ چوتھے سوء مزاج حار یابس صفراوی جو کہ دماغ میں لاحق ہو۔ اور علامت اور علاج ہر ایک کا بارہا مذکور ہوا۔ اور سودا اور صفرے کے تنقیے کے بعد ترطیب یعنی تری پہنچانے میں کوشش کریں جس طرح گذر چکا۔ پانچویں رطوبت شور دماغ میں آجائے۔ اور یہ وہ رطوبت ہوتی ہے کہ جس میں حرارت نے اثر طبعی نضج یعنی پکانے کے کیا ہو۔ سو اُس رطوبت میں ایک طرح کی جل جانے اور راکھ ہو جانے اور بدبودار ہو جانے کی حالت پیدا ہو جائے۔ **علامت** اُسکی یہ ہے کہ نتھنوں میں تری اور رطوبت معلوم ہو۔ اور آنکھوں میں چیپڑ اور میل بھر آیا کرے۔ اور سر میں کچھ بوجھ معلوم ہو۔ اور بیمار نیند سے جلد جاگے۔ اور بڑبڑا کر اُٹھے **علاج** ہر روز صبح کے وقت بیخ بادیان اور ملٹھی اور گاؤزبان کے جوشاندے میں گلقند میں کے اور ملا کر پئیں جب تک کہ نضج ظاہر ہو اور نضج کامل کے بعد

خلط کا استفراغ ایارج اور حب شبیار سے کریں اور تنقیے کے بعد روغن بابونہ اور روغن اقحوان سر پر ملیں۔ اور غذا اسکی لطیف یعنی صاف اور
کنکریلے پانی کی مچھلی اور مرغ فربہ اور بزغالے کا گوشت بطریق شوربا پکا کر یا کباب اور کدو ملا کر کھائیں اور تلخ و تیز و شور چیزوں سے پرہیز واجب
جانیں۔ چھٹے تپ ہو یا بدن میں اختلاط سے امتلا ہو یا بدہضمی یا غم اور الم اور فکر ہو۔ جو تشویش میں ڈالے۔ ان اسباب سے جو سہر کی نوبت پہنچے۔
ہر ایک کی علامت اُسکے سبب کا موجود ہونا اور علاج بھی سبب کا ازالہ کرنا ہے۔ اور جو باقی رہے۔ اُس کا تدارک مناسب دواؤں سے
کرنا چاہیئے۔ ساتویں آماس سوداوی جیسے سرطان اور اُسکے مانند کہ دماغ کے حوالی میں ظاہر ہو۔ آٹھویں کھانے میں ریاح پیدا کرنے والی
اور باد انگیز چیزیں زیادہ کھائی ہوں۔ کہ اُنسے سر کی طرف ابخرے اُٹھیں اس سبب سے نیند میں پریشان خواب دیکھے اور خواب میں ڈر کر
چونک اُٹھے۔ اور اس جہت سے کہ طبیعت میں خوف آچکا ہے۔ سونے کی طرف متوجہ نہ ہو۔ ہر ایک کی علامت اور علاج سبب کے
موافق ہے مثلاً جس میں کہ نفاخ کھانیکے سبب ہوں۔ غذا کی تبدیلی کریں۔ اور ایارج فیقرا اور حب شبیار کام میں لائیں اور جس کا سبب
سرطان ہو وہ مشکل سے دفع ہوتا ہے۔ تو بھی سرطان اور سب اورام کی تدبیر جس جگہ مذکور ہے وہاں سے تلاش کر کے عمل میں لائیں اور کبھی
بڑھاپا بھی بیداری کا سبب ہوتا ہے اسکی دو وجہ ہیں۔ ایک یہ کہ بوڑھوں کی رطوبات شور ہوتی ہیں۔ دوسری یہ کہ بوڑھوں کا جوہر دماغ بہ نسبت
جوانوں کے دماغ کے خشک ہوا کرتا ہے۔ اسکی علامت یہ ہے۔ کہ اور کوئی علامتیں سہر کی نہوں۔ اس کا علاج دشوار ہے۔ فی الجملہ ہر روز
رات کے وقت بابونے کا جوشاندہ اور آش جو سر پر ڈالیں۔ اور روغن بابونہ اور روغن اقحوان ناک میں کھینچیں اور اُنکی غذا میں تھوڑا سا کاہو یا
اُسکا شیرہ یا تخم داخل کردیں **فائدہ** اُن حیلوں کے بیان میں جو سہر والوں کو مفید ہیں۔ رات کیوقت بیمار کے ہاتھ اور پاؤں باندھیں اور بے تکیہ
بٹھائیں اور بڑا چراغ اُسکے سامنے رکھیں اور بہت آدمی اُسکے پاس اکٹھے ہوں۔ اور حکایتیں اور کہانیاں بیان کریں۔ اور بیمار کو اونگھنے
نہ دیں۔ جبکہ تھک جاسے تو ایک بارگی چراغ کو ٹھنڈا کر دیں۔ اور سب لوگ الگ ہو جائیں۔ اور ہاتھ پاؤں کی ہتھیلی اور تلووں پر روغن مناسب
ملیں اور جو چیزیں خواب کی مانع ہوں جیسے آواز اور حرکت سے باز رہیں اور جو کسی دور مکان سے چکی کی آواز آئے تو مفید ہے۔

ساتویں فصل سُبات سہری اور سہر سُباتی کے بیان میں اور اس مرض میں جو دو عرض لازم یعنی خواب اور بیداری ہیں۔ اُن کے نام پر
اس کا نام رکھا گیا ہے۔ کیونکہ سبات کے معنے خواب کے ہیں یعنی سونا اور سہر کے معنے بیداری کے ہیں یعنی جاگنا اور بیداری کو عربی میں
ارق بھی کہتے ہیں۔ اور مرض مذکور صفرا اور بلغم کی ترکیب سے پیدا ہوتا ہے جس جگہ بلغم غالب ہو سبات سہری کہتے ہیں۔ اور جہاں کہیں صفرا
غالب ہو۔ سہر سباتی کہتے ہیں۔ قَالَ الْقَرْشِيُّ هُوَ اِسْمٌ لِوَرَمٍ دِمَاغِيٍّ مِنْ بَلْغَمٍ وَصَفْرَاءَ اِنْتَهٰى۔ قرشی نے کہا ہے۔ کہ وہ دماغی ورم کا نام ہے جو صفرا اور
بلغم سے ہو بہر تقدیر سبات سہری کی یہ علامت ہے۔ کہ کبھی نیند زیادہ آئے۔ اور کبھی جاگنا بہت دیر تک ہو۔ مگر نیند کا زمانہ جاگنے کے زمانے
سے زیادہ ہو۔ اور بوجھ اور تکان اور سب آثار لیثرغس یعنی سرسام بلغمی کے اس کے نشان ہوں۔ اور سہر سباتی کی یہ علامت ہے کہ کبھی بیداری
زیادہ ہو۔ اور کبھی خواب طویل مگر بیداری کا زمانہ خواب کے زمانہ سے زیادہ ہو۔ اور ہذیان یعنی بہکی بہکی باتیں کرنا اور بیخوابی اور سب اعراض قرانیطس
یعنی سرسام صفراوی کے اس مرض کے نشان ہیں۔ اور یہ بھی جان لینا چاہیئے۔ کہ بعضے لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جنکے بدن میں کوئی خلط
ایسا خراب ہوتا ہے کہ جبتک جاگتے جائیں اور بیٹھے رہیں۔ وہ خلط ٹھیرا رہے جسوقت اونگھنے لگیں اور سونے کا ارادہ کریں حرارت غریزی اُسکے
اندر ہضم اور اخلاط پکانے کے واسطے متوجہ ہو۔ مگر حرارت کی قوت اُس کام میں وفا نہ کرسکے سوا اسکے کہ اخلاط کو جنبش دیدے اور
ابخرے اُٹھائے۔ اور ابخرۂ مذکورہ دماغ پر آئیں۔ وہ آدمی جلد جاگ اُٹھے ہر چند سونے کا قصد کرے نیند نہ آئے اور فقط اونگھنے سے آرام نہ پائے
یہ بھی سہر سباتی کی ایک قسم ہے۔ یہ کیفیت خشک مزاجوں کو اکثر پیش آتی ہے۔ **علامات ردیہ کا بیان** ان دو مرضوں میں یہ ہے۔ کہ چت پڑا رہنا
اور کھانا پینا بھول جانا اور پانی پینے کیوقت سانس کا الٹ جانا اس طرح پر کہ تھوڑا سا پانی قصبۂ ریہ یعنی پھیپھڑے کی فضا میں آجائے اور کھانسی

اُسکے اور باقی جو فضلے حلق میں رہ گیا ہو ناک کے راستے نکل جائے یہ علامت بہت سخت ہے جاننا چاہیئے کہ کبھی ایسا ہو کہ بول و براز بھی بند ہو جائے
اور سانس تنگی سے آئے اسکا احوال اختناق الرّحم کے احوال سے مشابہ ہوتا ہے ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ اس بیماری سے بہت چونکانے کے بعد
بات کرنا اور جواب دینا ممکن ہو سکتا ہے اور اختناق الرّحم کی حالت میں بیمار اس تکلیف کی نہیں برداشت کر سکتا - اور اختناق میں بیمار کا چہرہ
اپنے حال پر رہتا ہے بخلاف اس مرض کے کہ منہ کا رنگ خلط کے موافق بدل جاتا ہے اور مرض مذکور علامات صفرا کے موجود ہونے کے سبب
لیثرغس یعنی سرسام بلغمی سے فرق رکھتا ہے اور علامات بلغم کے ہونے سے قرانیطس یعنی سرسام صفراوی ہے فائدہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ شاذ و نادر
بلغم اور صفرا برابر ہوں اس صورت میں خواب ناطبیعی کا زمانہ بیداری ناطبیعی کے زمانہ کے ساتھ مساوی ہوگا - ایسے ہی باقی اور اعراض **علاج**
اور تدبیر مشترک یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو اول فصد کریں اور پنڈلیوں پر شاخیں کھینچیں کہ دماغ سے مادہ اُتر آئے کیونکہ خون کا نکالنا استفراغ کلی
ہے - پھر دیکھیں اگر بلغم غالب ہو - تو اُس کو ایارجات اور غاریقون اور تربد اور اُن کے مانند کے استعمال سے نکالیں - اور جو صفرے کا غلبہ
ہو تو مطبوخ یعنی جوشاندہ ہلیلہ اور معجون خیار شنبر اور سقمونیا کے ذریعے سے استفراغ کریں - حاصل کلام کا یہ کہ لیثرغس اور قرانیطس کا معالجہ
مرکب کرکے اور خلط کی برابری اور کمی اور زیادتی کے موافق گھٹا اور بڑھا کر کام میں لائیں اور تنقیہ کے بعد مزاج کی تبدیل طلا اور سونگھنے کی
چیزوں اور نطولوں وغیرہ سے کریں جیسی ضرورت ہو - اور جس طور تشخیص کامل میں آئے اور جس جگہ بہت کھانا بیماری کا سبب ہوا ہو - اور معلوم
ہو جائے کہ غذائیں غلیظ بہت کھائی ہیں تو پہلے قے کریں اور معدے کو پاک کریں - اور جہاں کہیں اس مرض کا سبب شراب پینے کی کثرت
اور مستی پے در پے ہو - تو جبتک مستی دور نہ ہو کچھ علاج نہ کریں - پھر خمار کا علاج کریں - اور یہ بھی مضمون ثبات میں یاد رکھیں **آٹھویں**

فصل جمود کے بیان میں اس مرض کے شخوص اور آخذہ اور مدرکہ اور قاطوخس بھی نام ہیں - اب جاننا چاہیئے کہ جمود وہ ہے -
کہ آدمی کی حس و حرکت دفعتہً موقوف ہو جائے چنانچہ اگر کھڑا ہو یا بیٹھا ہو یا سوتا یا کسی کام میں جب یہ بیماری واقع ہو تو آدمی اُسی حال
میں رہ جائے اور آنکھیں اگر کھلی ہوں تو کھلی رہیں - اور بند ہوں تو بند رہجائیں - اور شخوص اس طرح کے جمود کو کہتے ہیں کہ جسمیں آنکھیں کھلی
رہیں - کیونکہ یہی شخوص کے معنے ہیں - اور چونکہ جمود دفعتہً ہو جاتا ہے اس سبب اس کو آخذہ اور مدرکہ بھی کہتے ہیں - اور جمود کا نام یونانیوں نے
قاطوخس رکھا ہے - اور اسکے معنے رُکے رہجانے کے ہیں - اس مرض کا مادہ خلط سوداوی ہے کہ دماغ کے بطن مؤخر میں بند ہو - جو ہر دماغ
میں نہ ہو سکے مگر مشارکت کے سبب دماغ کے تمام اجزاء میں آفت پہنچتی ہے - اس سبب تمام حس اور حرکتیں باطل ہو جاتی ہیں اس کی یہ
علامت ہے کہ دفعتہً گر جائے اور بیمار سانس نہ لینے اور حرکت نہ کرنے سے مردہ سا معلوم ہو - اور جمود اور سُبات میں یہ فرق ہے کہ سُبات
ہرگز اس مرتبے کو نہیں پہنچتا کہ اس میں سانس بند ہو جائے اور سُبات والے کی آنکھیں بند رہتی ہیں - بخلاف جمود کے کہ اُس میں اکثر
کھلی رہتی ہیں - اور گہری نیند کہ آہستہ آہستہ بہت بڑھ جائے سُبات کے نشانوں میں سے ہے - بخلاف جمود کے کہ اچانک عارض ہوتا ہے -
اور نبض سُبات میں نرم ہوتی ہے - اور جمود میں سُست اور سخت اور صاحب سُبات دشواری سے کلام کر سکتا ہے - اور شاذ و نادر جواب بھی
دے سکتا ہے جیسا کہ سکتے میں بیان کرینگے - بخلاف صاحب جمود کے کہ یہ ہرگز کچھ نہیں کر سکتا - اور جمود اور سکتے میں یہ فرق ہے
کہ جمود والے کے حلق میں کچھ نہیں جا سکتا - بخلاف سکتے والے کے اور صاحب سکتہ چت لیٹا رہتا ہے - بخلاف صاحب جمود کے
کہ وہ ایک وضع خاص پر نہیں واقع ہوتا جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے کہ جس حال میں آدمی ہو اُسی حال میں بے حس و حرکت رہجاتا ہے
اَلْجُمُوْدُ اِشْتِبَاهًا بِالسَّكْتَةِ یعنی جمود سکتے سے نہایت مشابہ ہے اور جمود اور سرسام بارد میں یہ فرق ہے - کہ جمود میں تپ
نہیں ہوتی - اور سرسام میں تپ ہونا لازم ہے - اور ان میں فرق ظاہر ہے کیونکہ سرسام کبھی اس حد کو نہیں پہنچتا - کہ بیمار مردے کی
صورت ہو جائے اور حرکات باطل ہوں - **علاج** تنقیہ دماغ کے لئے سودا کے نکالنے والی دواؤں سے حقنہ کریں اور حقنے میں بیمار کے

مزاج کی رعایت رکھیں مثلاً اگر قوی مزاج ہو تو افتیمون اور بسفائج اور ہلیلہ کابلی اور غاریقون اور ان کے مانند سے حقنہ کریں اور نہیں تو سبوس گندم یعنی گیہوں کا چوکر اور برگ چقندر پکا کے یا بغیر پکائے اسکا پانی لیں اور روغن کنجد یعنی تلی کا تیل اور تھوڑی سی بورہ ارمنی اور تخم حنظل ملا کر استعمال کریں۔ اور ہوش آنیکے بعد جو قوت ہو مادے کی گولیوں سے اور ایارجوں اور سودے کے نکالنے والے جوشاندوں سے استفراغ مادے کا کریں اور اگر بیمار ناطاقت ہو۔ تو ہوش آنیکے بعد بھی نرم حقنوں پر کفایت کریں۔ اور اس مرض میں بابونہ اور زوفائے خشک اور اکلیل الملک اور شبت یعنی سویا سرکہ عنصل یعنی جنگلی پیاز کے سرکے کے ساتھ ملا کر سر کے مؤخر یعنی پچھلی طرف ضماد کرنا مفید ہے خواہ ہوش آنے سے پہلے لگایا جائے یا بعد۔ اور ایسا ہی گرم روغن مثل روغن خیری اور شداب اور مرزنجوش کے ساتھ تھوڑا سا جندبیدستر ملا کر ملنا مفید ہے۔ اور جو بیماری کم ہونے پر آ گئے۔ تو گلقند عسلی دینا چاہئے۔ اور پانی کی جگہ ماءالعسل یعنی شہد کے پانی پر اور جو چیزیں یہاں مناسب ہوں۔ ان پر اکتفا کریں۔ اور استفراغ کے سبب سے یا حقنے کی تیزی سے بیخوابی پیدا ہو تو ہوش آنے کے بعد روغن بنفشہ نیم گرم سر پر ملیں۔ اور بابونہ اور سبوس اور اکلیل الملک اور گل سرخ اور تخم کاہو اور پوست خشخاش کے جوشاندے سے نطول یعنی تڑیڑا بنا کر سر پر ڈالیں۔

نویں فصل نسیان کے بیان میں اور وہ یعنی قوت یادداشت یا فکر یا سوچ سمجھ یا تخیل یعنی خیال کرنیکی قوت میں فساد آنے سے مراد ہے۔ اور انکو تین قسم میں ہم بیان کرتے ہیں **پہلی قسم** فساد ذکر وہ اس طرح پر ہے کہ حواس ظاہری سلامت ہوں۔ دیکھنے اور سننے میں کچھ نقصان نہ ہو مگر جو دیکھے اور سنے جلد بھول جائے اور یہ جلد بھول جانا دو طرح پر ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ حفظ یعنی قوت حافظہ باطل اور معدوم ہو جائے۔ دوسرے یہ کہ حفظ میں فقط نقصان آ جائے۔ اور فساد ذکر کے دو سبب ہیں۔ ایک یہ سردی اور رطوبت دماغ کے مؤخر یعنی پچھلے حصے پر کہ حفظ کا وہی مکان ہے غالب پائے اس لئے جو اسمیں نقش ہوتا ہے ٹھہرنے نہ پائے۔ کیونکہ تھام لینا اور ٹھہرانا یبوست معتدل کا کام ہے اور یہاں رطوبت کے غلبے سے اپنے حال پر اعتدال نہیں رہی اور حفظ کا کم ہونا یا بالکل معدوم ہو جانا سبب قوت اور ضعف کے موافق ہوتا ہے۔ اور اسکی علامت بہت سونا اور سر میں گرانی خصوصاً مؤخر میں اور دماغ سے رطوبت کا بہنا **علاج** تنقیہ دماغ کیلئے تیز حقنہ کہ ان میں قنطوریون دقیق یعنی پیسا ہوا اور گوگل اور جاؤشیر اور بورہ اور شحم حنظل ہو استعمال کریں۔ اور اگر حقنہ کافی نہ ہو تو تنقیہ دماغ کے لئے ایارج فیقرا اور جوشاندے دیں۔ اور خردل یعنی رائی اور کلونجی اور عاقرقرحا جوش دے کر اور شہد ملا کر غرغرہ کرنا اور نرید اور جندبیدستر باریک کر کے ناک میں پھونکنا چاہئے تاکہ چھینک آ جائے۔ تنقیہ دماغ کے لئے نہایت فائدہ مند ہے۔ مگر یہ تدبیر حقنے اور مسہل کے بعد استعمال کریں اور تنقیہ کامل کے بعد تبدیل مزاج کے لئے بورہ ارمنی اور جندبیدستر اور خردل یعنی رائی اور شداب جنگلی پیس کر اور سرکہ عنصل اور روغن سوسن میں ملا کر سر کے مؤخر پر لیپ کریں اور جندبیدستر پیس کر روغن سوسن میں ملا کر ملیں اور جن گرم معجونوں میں بلادر اور زنجبیل ہو وہ کھائیں۔ اور یہ معجون اس بیماری میں بہت مفید ہے۔ اسکی ترکیب یہ ہے کہ بلادر ایک اوقیہ ایلوا اسطوخودوس غاریقون چھ چھ مثقال بچ اور فلفل اور زراوند مدحرج اور زعفران اور دارچینی اور مصطگی ہر ایک چھ چھ مثقال افتیمون ایک اوقیہ شہد اندازہ اعتبار جیسا کہ معمول ہے معجون بنا لیں **فائدہ** سرکہ اور سکنجبین عنصل یعنی پیاز دشتی کے سرکہ سے بناتے ہیں اس بیماری میں بہت فائدہ مند ہے دوسرے یہ کہ بہت زیادہ سردی اور خشکی دماغ کے مؤخر پر غلبہ کرے۔ اس طرح پر کہ اسکو مثل موم کے سخت کر دے۔ اس سبب کسی چیز کا اسمیں نقش نہ ہو سکے۔ یہ قسم بہ نسبت پہلی قسم کے کم پائی جاتی ہے اسکی علامت ہمیشہ نیند نہ آنا اور دماغ کے مؤخر میں خشکی معلوم ہونی اور مریض کا مشکل سے کلام ٹھہر ٹھہر کر کرنا اور کبھی کبھی گلا گھٹتا ہوا معلوم ہو یا سر پچھلی طرف کو کھنچتا ہوا **علاج** رطوبت اور گرمی پہنچانے کیلئے اسفیدباج کہ گوشت مرغ اور چوزوں کے چوزوں سے اور بکری کے گوشت سے بنایا ہو کھائیں۔ اور گائے کی نلی کا گودہ اور روغن بادام اور روغن بابونہ سر کے مؤخر پر ملیں۔ اور بکری کی سری کے پکے ہوئے پائے اور بابونہ اور ملٹھی اور بنفشہ کے جوشاندے سے نطول کریں

اور کبھی برد ساذج یعنی سردی بے مادہ فساد ذکر کا سبب ہوتی ہے اسکی علامت دونوں قسم کی علامتوں کے بیچ بیچ میں ہوگی۔ اور ویسا ہی علاج بھی کرنا چاہئے۔ **دوسری قسم** فساد فکر کے بیان میں وہ اس طرح پر ہے کہ جو فکر میں آئے وہ فوراً فاسد ہو جائے یا اشیا کے فکر کرنے پر قدرت نہ ہو یعنی جن مقدمات جزئیہ کو کہ قوت حافظہ نے بذریعہ محسوسات کے حاصل کیا ہے جیسے شبیر یا ماں باپ کو اور جن مقدمات کلیہ کو کہ عقل فعال نے بذریعہ حافظہ کے حاصل کیا ہے جیسے عداوت شبیر اور محبت و شفقت ماں باپ کو انہیں قوت مفکرہ جسکو قوت متصرفہ بھی کہتے ہیں۔ اپنا تصرف کر کے احکام مناسب لگائے یونہی مہمل چھوڑ دے اور فساد فکر کے چار سبب ہیں۔ ایک یہ کہ سردی اور رطوبت بطن اوسط دماغ پر کہ فکر کا مکان ہے غالب ہو۔ اور جو روح کہ اسمیں ہے سرد اور کثیف اور غلیظ ہو جائے اور فکر فاسد ہو جائے۔ کیونکہ وہ روح جو بطن اوسط دماغ سے بطن مؤخر کی طرف آتی ہے وہی پھر بطن مؤخر سے بطن اوسط کی طرف پلٹتی ہے اسی حرکت سے افعال فکر پیدا ہوتے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ حرکت طبیعی بدون حرارت طبیعی کے نہیں ہوتی ہے اس لئے اس بطن کا مزاج بہ نسبت بطن مقدم اور بطن مؤخر کے مائل بحرارت ہے جسوقت بسبب کسی عوارض کے اس بطن سے حرارت جاتی رہے تو بالضرور فکر میں آفت آئیگی۔ اور فکر کا کم ہونا یا بالکل جاتا رہنا سبب کی کمی اور زیادتی کے موافق ہوتا ہے دوسرے یہ کہ سردی خشکی کے ساتھ بطن اوسط پر غلبہ کرے تیسرے یہ کہ سردی ساذج یعنی بے مادہ بطن اوسط مذکور پر غالب آئے چوتھے یہ کہ دماغ میں رطوبت کا غلبہ ہو اور فساد فکر کا موجب ہو کیونکہ اس صورت میں روح نفسانی کی حرکت میں پریشانی اور پراگندگی آجائیگی۔ انہیں سے ہر ایک کی علامتیں جو بارہا اوپر ذکر ہو چکی ہیں انکو غور کر لیں اور علاج بھی اسکے سبب کے موافق جو فساد ذکر میں یا دوسرے امراض دماغ میں بتفصیل ذکر ہو چکا ہے اسکے موافق عمل میں لائیں۔ اور پوشیدہ نہ رہے کہ فساد فکر کی قسم میں لیپ اور ملنے کی دوائیں مرض کی جگہ پر یعنی وسط دماغ پر لگائی جائیں اور اسی جگہ سے بعض آثار بھی معلوم کر سکتے ہیں۔ مثلاً اگر بیماری کا سبب سردی اور رطوبت ہو۔ تو سر کے بیچ میں بوجھ معلوم ہو ایسا ہی خشکی اور گرمی جیسے سبب ہوں اپنی اپنی علامات سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ اور سوء مزاج کی رعایت کا کہ مادی ہے یا ساذج ہے بارہا ذکر کیا ہے اسکے آثار کے موافق جیسی ضرورت پڑے ویسی ہی تدبیر کام میں لائیں۔ **فائدہ** اگرچہ فساد حقیقت میں نسیان نہیں ہے کیونکہ نسیان جسکو بھول جانا کہتے ہیں بیان نہیں پایا جاتا۔ مگر چونکہ مقدمات باریک سے نتیجہ نکالنا اور مسائل علمی کو آپس میں تمیز کرنا فکر سے فاسد نہیں ہو سکتا۔ اسلئے بطریق مجاز نسیان کی قسم میں شمار کیا اور جمہور اس فساد فکر کو کہ امور خانہ داری کے بندوبست اور اخلاق میں ہوشمند ہوتے ہیں اور جو علوم اور مسائل باریک کے سمجھنے میں ہوں اسکو بلادت کہتے ہیں **تیسری قسم** فساد تخیل کے بیان میں یہ دو طرح پر ہے۔ ایک یہ کہ امور متخیلہ یعنی خیال کے کاموں میں ضعف اور نقصان آجائے دوسرے یہ کہ خیال بالکل باطل ہو جائے اور امور متخیلہ یعنی خیال کے کام یہ ہیں کہ ان صورتوں کو کہ حس مشترک ادراک کرتی ہو اور ان صورتوں کو جمع کر رکھے یعنی ہوں اور ان محسوسات کو بھی جو اس حس مشترک سے غائب ہو جائیں ان صورتوں کو اسی کیفیت پر حاضر کر سکے۔ اور نقصان متخیلہ کے فعل کی یہ علامت ہے کہ آدمی خواب بہت کم دیکھے۔ اور اگر دیکھے۔ تو جاگنے کے بعد بھول جائے۔ ایسا ہی محسوسات کی صورتوں کو ضبط نہ کر سکے۔ اور اسکے باطل ہونے کی یہ علامت ہے کہ ہرگز خواب نہ دیکھے۔ اور اگر کبھی دیکھے تو ہرگز یاد نہ رہے اور محسوسات کی صورت فوراً غائب ہوتے ہی بھول جائے مثلاً بات کرتا ہو تو منہ سے نکلتے ہی بھول جائے کہ کیا کہتا تھا اور ایسا ہی چیزوں کو دیکھتا ہے اور غائب ہوتے ہی فوراً بھول جائے کہ کیا دیکھا تھا۔ **فائدہ** ابتدائی نظر میں حافظہ اور خیال میں فرق کم معلوم ہوتا ہے اسلئے اسکی تصریح کیجاتی ہے کہ حافظہ کا یہ کام ہے کہ محسوسات کے معانی جزئیہ کو کہ وہم یا متخیلہ سے اسکی طرف پہنچتے ہیں حفاظت کرے مثلاً ایک شبیر کو دیکھا۔ تو قوت متصرفہ نے اس پر یہ حکم لگایا کہ یہ دشمن ہے پھر اس عداوت شبیر کے معنے کو قوت حافظہ نے یاد رکھا نہ ان محسوسات کی صورتوں کو یعنی شبیر کی صورت کو اور نہ انکے معانی کلیہ کو یعنی اس معانی کو کہ کل شبیر عدو ہیں یاد رکھنا حافظہ کا کام ہے کیونکہ معانی کلیہ کا خزانہ عقل فعال ہے اور یہ کہ انکا نفس ناطقہ اور محسوسات کی صورتوں کا حفاظت کرنا خیال کا کام ہے جیسا کہ گذر چکا اور اسباب اور علامت اور علاج اس قسم کا وہی ہے جو نقصان ذکر میں بیان ہوا۔ مگر یہ کہ فساد تخیل اکثر یبوست سے ہوتا ہے اور فساد

ذکر رطوبت سے پڑتا ہے اور طلاء اور مروخات یعنی روغن کی مالش اور نطولات کا استعمال سر کے مقدم پر یعنی اگلی طرف کرنا چاہئے کہ یہی مرض
کی جگہ ہے۔ اور فساد تخیل کی ایک قسم ہے کہ انسان اس چیز کو خیال کرے کہ موجود نہ ہو یا وہ چیز دیکھے کہ اس کا وجود خارج میں نہ ہو۔ مثلاً ایسی
صورت کہ آدھا انسان ہو اور باقی آدھا گھوڑا یا آدمی بغیر سر کا یا دو سر کا تصور کرے اور علیٰ ہذا القیاس یہ فساد خیال نقصان قوت متخیلہ یا بطلان
قوت متخیلہ کے سبب سے نہیں ہے بلکہ تشویش یعنی پریشانی کے قبیل سے ہے اسکا سبب یہ ہے کہ سوء مزاج حار ساذج یا صفراوی مقدم دماغ
پر غالب کرے اس جہت سے دماغ کا حصہ مقدم گرم رہتا ہے۔ اور بخصے خشک ہوتے ہیں۔ اور طرح طرح کے رنگ اور مشغلہ خیال میں آتے
ہیں اور ساذج اور مادی کا فرق بارہا مذکور ہو چکا ہے علاج ساذج میں سر صبح تبدیل مزاج کے لئے شربت بنفشہ اور شربت نیلوفر اور گلاب
اور عرق بید سرد پانی میں ملا کر پئیں اور وہ طلاء اور روغن اور نطول جو سرسام صفراوی میں بیان کئے گئے ہیں سر کے حصہ مقدم پر
استعمال کریں۔ اور مادی میں پہلے حقنہ نرم اور مطبوخ ہلیلہ کے ساتھ تنقیۂ دماغ کا کریں۔ پھر تنقیہ کے بعد مزاج کی تبدیلی کریں فائدہ
قوت نفسانی دماغ سے اٹھ کر پٹھوں کے وسیلہ سے سب بدن میں پھیل جاتی ہے۔ اور حس حرکت حکیم حقیقی کے حکم سے تمام بدن کو پہنچاتی ہے
اور اس قوت کی دو قسمیں ہیں ایک مدرکہ اور دوسری محرکہ پہلی قسم مدرکہ کے بیان میں۔ اس مدرکہ کی بھی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ ظاہری امور
کا ادراک کرے اس کو حواس ظاہری کہتے ہیں۔ اور وہ پانچ ہیں۔ ایک قوت باصرہ یعنی دیکھ کے معلوم کرنیوالی۔ دوسری قوت شامہ یعنی سونگھ
کے دریافت کرنیوالی تیسری ذائقہ یعنی چکھ کے معلوم کرنیوالی۔ چوتھی سامعہ یعنی سن کے دریافت کرنیوالی۔ پانچویں لامسہ یعنی چھو کے
معلوم کرنیوالی۔ دوسرے وہ قوت کہ امور باطنی کا ادراک جس کا کام ہے۔ اسکو حواس باطنی بولتے ہیں۔ وہ بھی پانچ ہیں۔ چنانچہ اس
جگہ انہیں حواس باطنی کا بیان مقصود ہے اس لئے حواس ظاہری کی تفصیل کے کہ چنداں پوشیدہ نہیں ہے ہم درپے نہ ہوئے جاننا چاہئے
کہ باطنی حواس میں سے پہلی قوت حس مشترک ہے اور وہ ایسی قوت ہے کہ جو کچھ پانچوں ظاہری حواس سے دریافت ہوتا ہے۔ وہ اس میں
پہنچتا ہے اس سبب سے اسکو مشترک کہتے ہیں اسکی جگہ دماغ کے بطن اول کا مقدم ہے اور دوسری قوت خیال ہے اور وہ حس مشترک
کا خزانہ ہے۔ کہ جو کچھ وہ پاتی ہے اسکو یعنی خیال کو سونپ دیتی ہے۔ اور اس کا مکان بطن اول کا موخر ہے۔ الحاصل یہ دونوں قوتیں
تو بطن مقدم میں ہیں اور خیال کے فعل کا بیان امور تخیلہ میں مذکور ہو چکا اور تیسری قوت متخیلہ ہے۔ اسکو متصرفہ بھی کہتے ہیں۔ اس اعتبار سے
کہ صور محسوسہ کہ خیال میں موجود ہیں۔ ان میں یہ تصرف کرنا یا ترکیب کے ساتھ ہوا کہ ایک شے موجود کے ساتھ ایک معدوم شے ملا دے
جیسا کہ کسی آدمی کو دو سر کا تصور کرنا یا تفصیل کے ساتھ جیسا کہ کسی انسان کو بے سر کا تصور کرنا جیسا کہ فساد تخیل کی ایک قسم میں بیان
ہو چکا۔ اور اس قسم کے تصرفات اس قوت کی اس صورت میں ہیں کہ وہم صور متخیلہ اور معانی جزئیہ میں اس سے خدمت لیتا ہو اسلئے کہ جب
یہ قوت عقل کی اطاعت اور نفس ناطقہ کے خدمت کرتی ہے تب اسکا نام متفکرہ ہو جاتا ہے اور اس قوت کا نفس ناطقہ کی خدمت کرنا سوائے
انسان کے اور کسی جاندار میں نہیں ہوتا اسی واسطے قوت متفکرہ سوائے انسان کے اور جاندار میں نہیں پائی جاتی ہے اور فساد فکر کے معنی بھی
بیان کئے گئے اور اس قوت کی جگہ وہم اور خیال کے درمیان میں ہے چوتھی قوت وہم ہے۔ اور وہ ایسی قوت ہے کہ معانی جزئیہ کو محسوسات سے
تعلق رکھتے ہیں ادراک کرے جیسا کہ دوست کی دوستی اور دشمن کی دشمنی اسی واسطے بکری بھیڑیے کو دیکھتے ہی بھاگتی ہے اور جس سے
مانوس ہے اسکی طرف آتی ہے اور اس قوت کی جگہ بطن اوسط کے آخر میں ہے۔ اور پانچویں قوت حافظہ ہے وہ ایسی قوت ہے کہ ان معانی کو کہ جو
متفکرہ یا متوہمہ نے دریافت کیا ہو نگاہ رکھے اور اسکو متذکرہ بھی کہتے ہیں۔ اسواسطے کہ بھولی چیزوں کو یاد دلاتی ہے اور وہ متوہمہ اور متخیلہ
کا خزانہ ہے اور اسکی جگہ دماغ کا بطن موخر ہے اور دماغ کے بطنوں کا بیان اس باب کے ابتداء میں تشریحاً بیان ہو چکا۔ دوسری قسم
محرکہ کے بیان میں اسکی بھی دو قسمیں ہیں ایک باعثہ اور دوسری فاعلہ اور باعثہ یعنی آمادہ کرنے والی دو طرح پر ہے ایک شہوانی اور

دوسری غضبی شہوانی وہ ہے کہ نافع کی طرف حرکت کرنیکی باعث ہو اور غضبی وہ ہے کہ ضرر دفع کرنے پر حرکت کرنیکی باعث ہو اور یہ نفع اور ضرر عام ہے - کہ فی الواقع ہو یا گمان کے موافق ہو۔ اور - فاعلہ وہ قوت ہے - کہ پٹھوں میں گھس جاتی ہے تاکہ اُس کیواسطے سے پٹھے کھنچتے رہیں۔ اور ڈھیلے ہو جائیں اور اُنکے بند ہو جانے اور کھلنے سے اعضا حرکت کریں اور فاعلہ باعثہ کی مطیع اور تابعدار ہوتی ہے

دسویں فصل مالیخولیا کے بیان میں

وہ اس طرح پر ہے کہ ظن اور فکر انداز طبیعت کے موافق نہ رہیں۔ اور یہ بیماری سوا سوداوی مزاج والوں کے اور کو نہیں ہوتی جاننا چاہیئے کہ بعض طبیب اس مرض کا نام مالیخولیا کہتے ہیں۔ پہلے لام کے بعد نون ثابت کرتے ہیں۔ مگر پہلے کے ساتھ بہت مشہور ہے اور یونانی اس بیماری والے کو مالیخولی کہتے ہیں۔ اور جاننا چاہیئے کہ اس امر کا سبب کلی وہ ہے کہ کوئی آفت دماغ میں آجائے اُس سبب سے دماغی قوتوں کے افعال باطل ہو جائیں۔ یا اُن میں کمی آجائے۔ یا پریشان اور مضطرب ہو جائیں جیسی سبب کی قوت اور ضعف ہو۔ اور اُس کے اسباب جزئیہ سوداے طبیعی ہے یا مرۂ سودا اور مرۂ سودا سوداے ناطبیعی ہے کہ ہر خلط کے احتراق سے پیدا ہوا کرتا ہے۔ اب جاننا چاہیئے کہ مالیخولیا اپنے سببوں کے مختلف جگہ ہونے سے قسمت کلی کے طور پر تین قسموں میں تقسیم ہوتا ہے پہلی قسم وہ ہے کہ مرۂ سودا یا سوداے طبیعی سے تمام بدن سودا سے سر کے بھرا ہوا پھر سیاہ اور تاریک بخارات بدن سے دماغ کی طرف چڑھیں۔ اور اس مرض کے باعث ہوں اور طبیعی سے یہ مراد ہے کہ سودا سوختہ نہ ہو والا نہ اس اعتبار سے کہ جتنا چاہیئے اُس سے زیادہ ہے کہ اُسکو بھی ناطبیعی کہہ سکتے ہیں۔ اور یہ امر ظاہر ہے کہ جبتک کوئی خلط مقدار طبیعی سے زیادہ نہ ہو جائے مرض پیدا نہیں کرتا اور اس قسم کی علامت کلی بدن کا دُبلا ہونا اور ناطاقتی اور یہ کہ ایام گزشتہ میں وہ غذائیں جو سودا زیادہ پیدا کرتی ہیں کثرت سے کھائی ہوں جیسے نمک شور اور نمکین مچھلی اور بینگن اور [illegible] کے مانند اور نبض میں صلابت اور اختلاف ہو یعنی انتظام درست نہ ہو اُسکی یہ صورت ہے کہ نبض کی دو حرکت اور دو سکون مقدار باہم مساوی نہ ہو اور بہت سی کوشش اور مشقت پہلے ہو چکنا بھی اس کا نشان ہے۔ اور کبھی بدن کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے اور قارورہ صاف اور سفید ہوتا ہے اور قارورے کی صفائی نضج سے پہلے ہوتی ہے اور نضج کے بعد سیاہی سے خالی نہیں ہوتا اور قسم سب سوں میں سالم رہے کیونکہ مادہ کسی ایک عضو میں مخصوص نہیں اور علامات جزئیہ اسکے جیسا سبب ہو ویسے ہی ہوتے ہیں مثلاً بہکنا اور ہنسنا اور خوشی اور آنکھوں میں سرخی اور رگوں کا امتلا یعنی بھرا ہونا اور نبض میں عظم اور سرعت کا ہونا یعنی طول اور عرض اور عمق میں بڑھتی ہو اور تیز چلتی ہو اور رنگ بدن اور چہرے کا سیاہ مائل بسرخی ہونا سوداے دموی کے نشان ہیں۔ اور باوجود ان امور کے اگر بیمار جوان ہو۔ اور اُسکے بدن سے خون متعاد کا نکلنا موقوف ہو جائے اور سابق میں تدبیریں گرمی اور رطوبت پیدا کرنے والی بھی عمل میں آئی ہوں۔ تو یہ سب امور خون کے احتراق پر تاکید کرتے ہیں۔ اور سوچ میں رہنا اور فکر کرنا اور ڈرنا اور خوف کرنا اور رونا اور برے برے خیال اور اکیلے رہنے کو دوست رکھنا نشان اُس سودا کا ہے کہ سوداے طبیعی کے احتراق یعنی کھول جانے سے پیدا ہوا اور سوداے طبیعی کے احتراق کی قید اس لئے لگائی کہ سوداے غیر طبیعی کے احتراق سے جنون ہو جاتا ہے اور بہت حدت تیزی اور بدخلقی اور بکنا اور چلانا اور بیقراری اور جاگنا اور کم ٹھہرنا اور غصہ بہت کرنا۔ اور ملمس بدن میں گرمی کا پایا جانا اور رنگ میں زردی اور درندوں کیطرح دیکھنا اور جنون ہو جانا نشان اُس سودا کا ہے کہ صفرے کے احتراق سے بنا ہو اور تدبیریں گرم اور خشک پہلے عمل میں آئی ہوں فائدہ جنون جس کا ذکر یہاں آیا ہے اُس سے مراد وہ جنون ہے جو خراب خلطوں سے پیدا ہوا ہو اور توثب کیسا ہی ہوا اور توثب کودنے کو اور پہلو بہ پہلو اچکنے کو کہتے ہیں اور کسل دوستی اور ٹھہرے رہنا اور ملمس میں حرارت کا کم ہونا اُس سوداے کا نشان ہے کہ بلغم کے جلنے سے حاصل ہو۔ اور اخلاط کے احتراق سے یہ مراد ہے کہ اُس خلط کی ذات میں گرمی آجائے اور جو لطیف جزو ہے وہ تحلیل ہو جائے اور کثیف باقی رہے اور سوداے غیر طبیعی یہی ہے یہاں تک کہ سوداے طبیعی اگر جل جائے تو وہ بھی سوداے غیر طبیعی ہو جائیگا گویا کل خلطیں تحقیق کے نیچے سوداے غیر طبیعی جیسا کہ کہا گیا ہے کہ جو خلط جلتا ہے سوداے غیر طبیعی ہو جاتا ہے

علاج

دموی میں ہفت اندام اور باسلیق کی فصد کھولیں اور اگر احتباس طمث یعنی خون حیض کا بند ہو جانا مالیخولیائے دموی کا سبب ہو تو رگ صافن کی بھی فصد کھولیں اور ہمیشہ بنفشہ اور نیلوفر اور گاؤزبان ہر ایک تین درم عناب سات دانے سپستان بیس دانے نبات دس درم جوش دیکر شربت بنا کر پی لیں۔ اور خلط پکنے اور نرم ہونے کے بعد مادّے کو افتیمون کے جوشاندے سے نکالیں اور پاک کریں۔ اور تنقیۂ کامل کے بعد غذائیں اور شربت اور تر میوے خوب فراغت سے کھلائیں۔ اور حمام مرطب ہمیشہ کریں۔ اور بکری کا دودھ سر پر دُہنا اور بنفشہ اور نیلوفر اور برگ کاہو اور جَو نیم کوفتہ اور پوست خشخاش اور گل سرخ اور بابونہ پکا کر آب زن کرنا اور روغن بنفشہ اور نیلوفر وغیرہ ناک میں ٹپکانا اور بدن پر ملنا مفید ہے **ف** حمام کی اطبا نے تین قسمیں مقرر کی ہیں۔ ایک یہ کہ حمام میں قیام کم کیا جائے۔ اور پانی زیادہ بدن پر ڈالا جائے اُس کو حمّام مرطّب یعنی تری بخشنے والا کہتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ حمّام میں قیام زیادہ کیا جائے تاکہ مسام کھلیں اور پسینے وغیرہ کی راہ سے رطوبات بدن کے تحلیل اور کم ہوں پانی بدن پر کم ڈالا جائے اسکو حمّام یابس یعنی خشک کرنیوالا کہتے ہیں چنانچہ اسی مضمون کا ذکر آگے بھی آئیگا۔ تیسرا حمّام معتدل ہے۔ وہ یہ کہ نہ تو زیادہ پانی کا استعمال کیا جائے اور نہ حمّام کے اندر زیادہ قیام کیا جائے **غذا** جان لو کہ غذاؤں میں سے گوشت چوزہ اور مرغیوں کا اور بکری کے بچے کا اور پالک اور روغن بادام اور مغز بادام اور اُنکی مانند سب مفید ہیں احتیاج کے موافق کام میں لائیں غرضیکہ چکنی اور میٹھی غذائیں اور چھپکے مزیدار کھانے پر رغبت کریں اور میدے کی روٹی کو عربی میں اسکو خبز سمید کہتے ہیں مفید ہے اور شربتوں میں سے پتلے فالودے روغن بادام اور شکر ملا کر موافق ہیں ایسا ہی گائے کے دودھ کا دہی اور میووں میں سے تربوز اور ککڑی اور میٹھا انگور اور میٹھا سیب اور خربوزہ مناسب ہیں۔ اور سب تدبیر سے بہتر ریاضت کا چھوڑ دینا ہے اور آرام اور سکون اختیار کرنا **ترکیب** مطبوخ افتیمون یعنی جوشاندہ افتیمون کی یہ ہے کہ ہلیلہ کابلی اور اُسطوخودوس اور مویز منقّی ہر ایک دس درم شاہترہ اور بسفائج اور سنا ہر ایک پانچ درم کوٹنے کی دوا کو کوٹ لیں پھر تین رطل پانی میں پکائیں جب ایک رطل باقی رہے نیچے اُتار لیں اور اُسی وقت دس درم افتیمون ڈال کر چھوڑ دیں کہ سرد ہو جائے پھر چھان لیں اور ایک درم غاریقون اور دو درم ایلوا باریک پیس کر اُس میں ملائیں اور شکر سے میٹھا کر کے پئیں۔ اور صفراوی میں پہلے ترطیب کے لئے لعاب اور شربت مرطّب دیں۔ اور ترطیب حاصل ہونے کے بعد مادۂ مرض کو ماء الجبن اور اُس جوشاندے سے کہ مذکور ہوتا ہے نکالیں تنقیے کے بعد سرد اور تر چیزوں سے مزاج کی تبدیلی کریں۔ اور ریاضت کو ترک کریں اور آرام اور ٹھیرنا اور راگ سننا لازم سمجھیں۔ **ترکیب** جوشاندے کی یہ ہے کہ پوست ہلیلہ زرد اور تمر ہندی اور شاہترہ ایک دس درم آلو بیس دانے سپستان پچاس دانے گل سرخ اور تخم کاسنی ہر ایک پانچ درم کوٹنے کی چیزوں کو کوٹ کر اور تین رطل پانی میں پکائیں جسوقت کہ ایک رطل رہ جائے نیچے اُتار لیں اور فوراً دس درم افتیمون ملاویں اور چھوڑ دیں کہ سرد ہو جائے۔ پھر چھانکر ایک دانگ سقمونیا اور ایلوا دھویا ہوا ایکدرم نسوت یعنی تربد ایکدرم ملا کے بیس درم ترنجبین اور شیرخشت یا نبات سے میٹھا کر کے پئیں۔ اور ترکیب ایلوے کے دھونے کی یہ ہے کہ صبر سقوطری یعنی ایلوا ایک رطل لے کر کوٹ کر چھلنی سے چھانیں پھر افسنتین رومی اور بالچھڑ اور چرائتہ اور دارچینی تج اور عود بلسان اور حب بلسان اور اذخر اور تگر اور مصطگی ہر ایک تین درم لیں اور دو رطل پانی میں پکائیں جب ایک رطل رہے چھان لیں اور ایلوے کو پتھر کے کھرل میں جوشاندہ مذکور کے ساتھ پیس لیں۔ جب باریک ہو جائے۔ ایک برتن میں رکھ دیں کہ صاف ہو جائے اور سخت ٹکڑے جو ہیں جدا کریں۔ اور پھر جوشاندہ مذکور میں پیس لیں۔ جتنا باریک ہو بہتر ہے پھر کسی برتن میں رکھ دیں کہ بیٹھ جائے پھر اس کا پانی آہستہ آہستہ نکال دیں تاکہ ایلوا باقی رہ جائے پھر ایلوے کو سکھائیں۔ اور تین درم زعفران پیسکر اُسمیں ملائیں۔ اور اُٹھا رکھیں اور ضرورت کے وقت بقدر احتیاج دوائیں ملا کر استعمال کریں اور دھویا ہوا بغیر دھوئے ہوئے کے نسبت زیادہ نافع ہے نہیں تو بے دھوئے ہوئے کو اگر کام میں لائینگے تو بہت اسہال کریگا۔ اور سوداوی میں ہر روز ماء الاصول دیں یا گاؤزبان اور نیلوفر اور بنفشہ ہر ایک تین درم بالنگو دس درم گلقند دس مثقال الخ

جلاب بنائیں جبتک نضج ظاہر ہو برابر استعمال کریں اور جو خون زیادہ ہو پہلے فصد کھولیں اور نضج کے بعد مادے کو افتیمون کے جوشاندے سے اور ایارجات
اور اُن گولیوں سے کہ مادہ سودا کے نکالنے میں مخصوص ہیں اور صداع شرکی میں مذکور ہوئی ہیں خارج کریں اور اس مرض کے علاج میں حب مذکور کے اجزا میں
ایارج فیقرا اور اسطوخودوس بھی ملائیں اور مناسب ہے کہ آسانی سے اور بدفعات مادے کو نکالیں تاکہ سب نکلجائے اور قوت بھی قائم رہے کیونکہ مادہ سودا آسانی سے
نہیں نکلتا کما ھو ظاھر من ارضیتہا یعنی جیسا کہ اُسکی ارضیت یعنی مٹی کا سا ہونے سے ظاہر ہے اور ایارجات کے استعمال میں جسکا عمل ضعیف ہو اُس
سے شروع کریں مثلاً پہلے ایارج فیقرا استعمال کریں اُسکے بعد احتیاج کے موافق ایارج جالینوس اور ایارج روفس اور ایارج لوغاذیا دیں ترکیب اس
ماء الاصول کی کہ اسجگہ کام آتا ہے بیخ بادیان اور بیخ کاسنی اور مکو اور بسفائج اور گاؤزبان اور بادرنجبویہ اور ہلیلہ کابلی ہر ایک سے بقدر احتیاج لیکر
پکائیں اور جسطرح مذکور ہوا ہے افتیمون ملاکر اور ترنجبین سے میٹھا کرکے پئیں اور تنقیے کے بعد ترطیب یعنی تری پہنچانے میں کوشش کریں یعنی مرطب غذائیں
کھانے اور حمام مرطب کرنے اور نطول کرنے میں اور شربت وغیرہ مزاج کے موافق استعمال کریں اور ماء الجبن نہایت مفید ہے اور تنقیے کے بعد دماغ اور
دلکو مفرحات موافق سے تقویت دینا چاہیے اور دماغ کی تقویت اسواسطے چاہیے کہ اگر باقی مادے سے سیاہ اور تیرہ ابخرے چڑھیں تو اُنکو قبول نہ کرے
اور دلکی تقویت اس لئے ہے کہ مالیخولیا بدون دلکی شرکت کے نہیں ہوتا ہے قال الشیخ لا عجب ان یکون مبداء المالیخولیا من القلب ان کان
استحکامہ فی الدماغ فانہ یمکن ان یفسد مزاج القلب او فیتبعہ الدماغ او یفسد مزاج الدماغ او لا فیتبعہ القلب یفسد مزاج
روحہ فیفسد ما ینفذ منہ الی الدماغ ویعین علی الفسادہ لان الروح الدماغی متصل بالروح القلبی ومن جوھرہ یعنی شیخ نے کہا ہے کہ کچھ
اسکا عجب نہیں کہ مالیخولیا کا مبدا یعنی شروع دل سے ہو اگرچہ اس مرض کا استحکام دماغ میں ہوا ہو کیونکہ یہ ممکن ہے کہ پہلے دلکا مزاج فاسد ہو جائے پھر دماغ
اُسکا تابع ہو یا پہلے دماغ کا مزاج فاسد ہو اُسکے بعد قلب کا مزاج فاسد ہو یا روح قلب کا مزاج فاسد ہو اور اُس روح میں سے جو روح دماغ کی طرف جاتی
ہے وہ فاسد ہو اور اُسکو یعنی دماغ کو بھی فاسد کرے کیونکہ روح دماغی روح قلبی کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور روح دماغی اسی روح قلبی کے جوہر سے
ہے سو لازم ہے کہ سب اقسام مالیخولیا میں خصوصاً اس قسم میں دماغ اور دل کی تقویت میں کوشش کریں جبتک خوف اور ڈر اور غم زائل نہ ہو پھر اگر
مزاج گرم ہووے تو تقویت کیلئے جو کچھ خفقان گرم میں بیان ہے کام میں لائیں اور جو مزاج سرد ہو تو نوشدارو اور دواء المسک کھلائیں ترکیب اُس
نوشدارو کی کہ رازی نے تالیف کی ہے اور مفرح اُسکا نام ہے گل سرخ چھ درم سعد یعنی ناگرموتھا کوفی پانچ درم قرنفل یعنی لونگ اور مصطگی اور بالچھڑ
اسارون ہر ایک تین درم قرفہ اور زرنب اور زعفران ہر ایک دو درم دانہ الائچی اور بسباسہ اور جوزبوا ہر ایک ایکدرم آملہ ایک رطل آملے کو سات رطل
پانی میں پکائیں جب تین رطل رہے مل کر چھان لیں اور آدھا رطل شہد اُس میں ملائیں اور پھر جوش دیں جب گاڑھا ہو جائے نیچے اُتار کر
دوائیں باریک پیس کر اُس پر ڈالیں اور بید کی لکڑی سے کہ سر اُس کا چمچہ کی طرح چوڑا ہو ہلاتے رہیں تاکہ مل جائے اور دو مہینے کے بعد
استعمال کریں وھذا الدواء یفرح ویحسن اللون ویجود الھضم ویبطی بالشیب یعنی یہ دوا فرحت بخشتی ہے اور رنگ کو صاف کرتی
ہے اور قوت ہاضمہ کو بڑھاتی ہے اور بڑھاپا آنے کو دیر تک روکتی ہے اور جاننا چاہیئے کہ اس ترکیب میں شہد صرف آدھا رطل ہے باقی
بعض طبیب قند اور شہد آدھوں آدھ یا صرف قند یا نرا شہد ہی ضرورت کے وقت دو رطل ڈالنے میں مزید ہو نے کیلئے لیکن سمرقندی
نے بھی اپنی قرابادین میں آدھا رطل لکھا ہے ترکیب دواء المسک گرم کی زرنباد یعنی نرکچور اور درونج عقربی اور مروارید ناسفتہ یعنی بن بدھے
اور کہربا اور بسد ہر ایک ایک ایک درم ابریشم خام اور بہمن سفید اور بہمن سُرخ اور سنبل الطیب یعنی بالچھڑ اور دانہ الائچی خورد ہر ایک پانچ درم اشنہ
یعنی چھریلا اور دار فلفل یعنی پیپل اور زنجبیل یعنی سونٹھ ہر ایک چار درم مشک دو درم کوٹ چھانکر شہد میں معجون بنالیں ترکیب
ماء الجبن کی اس بیماری میں یہ ہے کہ بکریوں کا دودھ ایک رطل پکائیں اور پکتے وقت جوش کی حالت میں اُتار کر ایک اوقیہ سکنجبین
سادہ یا سکنجبین افتیمونی اُس پر ڈالیں اور ملائیں اور پھر صاف کرکے پئیں اور دوائیں ماء الجبن کا طریقہ بہ تفصیل مذکور ہو چکا ہے۔

اور بلغمی میں منضج پینے اور نضج ظاہر ہونیکے بعد مادے کو اس جوشاندے سے نکالیں ہلیلہ کابلی اور شاہترہ ہر ایک دس درم سنا مکی سات درم بسفائج اور
بالنگو ہر ایک تین درم سب کو پکائیں اور بطریق مقرر دس درم افتیموں اس میں ملائیں۔ اور سرد ہونے کے بعد صاف کریں۔ اور بنسبت ایکدرم یعنی تربد اور
ایکدرم غاریقون باریک کرکے اُسمیں ڈالیں اور شکر سے میٹھا کریں اور بقدر ضرورت حب اصطمخیقون اوّل کھا کر اُسکے اوپر یہ جوشاندہ پئیں اور ہمیشہ
حمام کرتے رہیں۔ اور روغن ناردین یعنی سنبل رومی کا تیل اور روغن چنبیلی بدن پر ملیں۔ اور گوشت مرغ کے چوزے کا اور تیہو یعنی بٹیر کا اور تیتر کا سالن
کا اور نخود آب شیرۂ مغز قرطم کے ساتھ تناول فرمائیں۔ اور تنقیہ کامل کے بعد یہ مفرح نافع ہے **ترکیب** بالنگو اور پوست ترنج اور قرنفل اور
مصطگی اور قرفہ یعنی تج اور دارچینی اور جوزبوا اور دانہ الائچی اور زرنباد اور درونج اور زعفران اور تخم بادرنجبویہ
اور تخم فرنجمشک ہر ایک دو درم مشک خالص ایک دانگ سب کو پیس لیں اور چالیس عدد ہلیلہ اور تیس عدد آملہ نیمکوب کرکے تین رطل پانی میں جوش
دیں جب ایک رطل رہے چھان لیں اور ایک رطل شہد خالص یا کچھ زیادہ کے ساتھ قوام کریں اور آگ کے اوپر سے اُتار کر دوائیں پسی ہوئی
ملائیں۔ اور کبھی کبھی مثقال کے برابر تناول کریں اور بعضوں نے پوست ہلیلہ پچاس درم اور آملہ مقشر پچھتر درم لکھا ہے اور بجائے شہد کے
ترنجبین بتائی ہے **دوسری قسم** وہ ہے کہ مرہ سودا سر ہی میں جگہ پکڑے اور تمام بدن میں نہ پھیلا ہو مگر ہو سکتا ہے کہ باوجود دماغ میں ٹھیرنے
کے کچھ اُس میں سے بعض اعضائے بدن سے بھی علاقہ رکھے مالیخولیا کی یہ قسم سب قسموں سے بری ہے اکثر باریک فکر والوں کو کہ رات دن مسائل
باریک کے حل کرنے میں مصروف رہتے ہیں اس قسم کی مالیخولیا عارض ہوتی ہے **وَلِهٰذَا قَالَ رُوفُسُ قَدْ یَعْرِضُ هٰذَا الْمَرَضُ لِکَثِیْرٍ مِّنَ الْفَلَاسِفَةِ**
کَالْاَفْلَاطُوْنِ وَنُظَرَائِهٖ وَقَالَ الطَّبَرِیُّ فَلَقَدْ رَاَیْتُ جَمَاعَةً مِّنَ الْاَفَاضِلِ تَفَرَّدُوْا بِاَنْفُسِهِمْ وَتَرَکُوا الْاِشْتِغَالَ بِغَیْرِ الْعُلُوْمِ وَلَزِمُوْا مُجَانَبَةَ النَّاسِ
فَاحْتَرَقَتْ اَخْلَاطُهُمْ وَحَدَثَ بِهِمُ الْمَالِیْخُوْلِیَا مِنْهُمُ الْفَارَابِیُّ وَغَیْرُهٗ کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ یعنی اسی واسطے روفس نے کہا ہے کہ یہ مرض
بہت سے فلسفیوں کو عارض ہوتا ہے جیسے افلاطون اور اُسکے ہمسروں کو اور طبری نے کہا میں نے بہت سے فاضلوں کو دیکھا ہے کہ اکیلے رہنے لگے
اور علوم کے سوا اور شغل چھوڑ دئیے اور آدمیوں سے تنہائی اختیار کی پھر ان کے اخلاط جل گئے اور انکو مالیخولیا ہو گیا چنانچہ ایک اُن میں سے فارابی
ہے۔ اور اسکے سوا بہت سے آدمی ہیں اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ بڑا فکر والا اور وسواس میں ہمیشہ رہے اور ہمیشہ زمین پر ایک چیز کی
طرف دیکھا جائے اور سر اور منہ دبلا ہو باقی بدن میں گوشت معتدل ہو اور آنکھیں گھسی ہوئی ہوں اور نبض سست اور صغیر اور متخلخل اور
صلب ہو اور قارورہ رقیق اور صاف ہو اور مرض ہونے سے پہلے جاگنے کا اور فکر کی کثرت اور دھوپ میں خصوصاً ننگے سر پھرنے کا اور وہ
غذائیں جو دماغ کو ضرر رکھتی ہیں جیسے لہسن اور پیاز اور گندنا بہت کھانے کا اتفاق پڑا ہو **علاج** اگرچہ خون میں امتلا پائیں تو پہلے رگ
سرو کی فصد کھولیں پھر غور کریں کہ خون نرا سیاہ ہے یا مائل بسبزی یا صرف سرخ جہاں کہیں کہ سیاہ ہو بند نہ کریں جبتک کہ خون کا
رنگ پلٹ نہ جائے۔ یا ضعف کا خوف ہو۔ خون مذکور یہ دلالت کرتا ہے کہ مواد سوختہ باوجود دماغ میں جگہ پکڑنے کے بدن میں بھی پھیل
جائے۔ اور جس جگہ سیاہ مائل بسبزی ہو۔ اور معتدل نکالیں اور زیادتی نہ کریں۔ اور جہاں کہیں خون سرخ اور صاف نکلے جان سکتے ہیں
کہ مادہ دماغ کی رگوں میں رُک رہا ہے اُس میں سے کچھ بدن میں نہیں پھیلا اب رگ سرو کو بند کر دیں۔ اور اس کے عوض رگ پیشانی
کی فصد کھولیں تاکہ مادہ نفس عضو سے آسان طریق پر نکل جائے۔ اور صافن کی فصد سرو کی فصد سے بہتر ہے۔ خاصکر جس جگہ
استفراغ مادہ امالہ کے ساتھ منظور ہو۔ خصوصاً عورتوں میں بشرطیکہ احتباس طمث سبب ہوا ہو۔ اور چاہئے کہ فصد کے
بعد خلط غالب کو جوشاندے اور حبوب کے ساتھ جو لائق اُس خلط کے ہوں استفراغ کریں۔ اور اُن کا بیان پہلی قسم میں تفصیل
سے ہو چکا ہے مگر جب تک دماغ اور خلط کو رطوبت نہ پہنچائیں مسہل نہ دیں۔ کیونکہ مادہ آسانی سے نہ نکلیگا۔ اور
رطوبت پہنچانے کی تدبیر یہ ہے کہ اسفیدباجات یعنی شوربے کھلائیں۔ جو موٹی مرغیوں اور بزغالے اور برہ کے

گوشت سے اور سمک رضراضی یعنی شیریں اور کنکریلے پانی کی مچھلی سے بنے ہوں اور فالودہ کہ نشاستہ اور شکر اور خشخاش اور روغن بادام سے
بنا ہو تناول کریں اور مرطب یعنی تری بخشنے والے روغنوں میں نیم گرم کر کے سر کو ڈبو رکھیں اور تغریق سر کا بیان صداع یعنی دردسر سوداوی
کے بیان میں گزر چکا ہے۔ اور ترطیب کے اثر کی انتہا یہ ہے کہ ناک کے سوراخ میں تری ظاہر ہو اور جو مقشر اور بنفشہ اور نیلوفر اور برگ
کاہو پکا کر اس کا پانی بھی سر پر ڈالیں اور مغز تخم کدو اور تخم کاہو اور مغز تخم تربز اور گل نیلوفر اور بنفشہ پیس کے اور عورتوں کا دودھ
ملا کر سر پر لیپ کریں۔ اور شربت مرطب کہ بارہا جن کا ذکر آیا ہے پئیں اور میٹھے پانی سے حمام معتدل میں غسل کریں اور سرد تر مکانوں
میں بیٹھیں۔ اور سرد تر خوشبو کے پھول اور گلاب کثرت سے سونگھیں اور بہت سونا جس کسی اچھے حیلے سے ممکن ہو تو مفید ہے اور
جو چیز ضرر رکھتی ہو جیسے فکر اور ریاضت اور جماع اور مانند ان کے سب کو چھوڑ دیں۔ اور تنقیہ کے بعد پھر ترطیب میں کوشش کریں
یہاں تک کہ دماغ سے وہ خشکی جو کہ احتراق اور استفراغ کے سبب سے آگئی ہے زائل ہو جائے **تیسری قسم** مالیخولیا سے مراقی
کے بیان میں وہ اس طرح پر ہے کہ اخلاط حاد یعنے تیز سوداوی معدے یا ماساریقا یا مراق یا طحال میں جمع ہو جائیں پھر انجرے اشیا
جس عضو میں سے کہ مادے کا محل ہو صعود کر کے دماغ میں پہنچیں اور یہ مرض پیدا کریں اور مادہ مذکور جس عضو میں ان اعضاء سے
مکان پکڑتا ہے مراق میں نفخ ضرور پیدا کرتا ہے اس لئے مراق کے لفظ کے ساتھ منسوب کیا ہے اور نفخ کے لازم ہونے کی جہت سے اسکو
مالیخولیا سے نافخہ اور نفخہ مراقیہ بھی کہتے ہیں ف مراق قاف کی تشدید سے اس پیٹ کے گھیرنے والی چیز کو کہتے ہیں کہ باہر سے احشا کے
اوپر کھینچ رہی ہے۔ اور کبھی مراق کا لفظ پیٹ کی کھال پر بھی بولتے ہیں جیسا کہ امراض صفاق میں بیان کرینگے۔ اور احشا پیٹ کے اعضا
اندرونی کو کہتے ہیں جیسے معدہ اور جگر اور ماساریقا اور طحال یعنی تلی اور امعا یعنی آنتیں اور اس قسم میں چونکہ تعلق مادے کا ان
چاروں اعضا کے ساتھ ہے اس لئے چار قسم پر منقسم ہے پہلی یہ کہ مادہ معدے میں ہو اور مادہ مذکور اکثر قعر معدہ میں ورم پیدا کرتا ہے خصوصاً ورم
سرد اور یہ مادہ معدے میں کیوں جمع ہوتا ہے اسکے سبب میں جو اطبا نے خلاف کیا ہے طول کے سبب سے ہم نے یہاں پر بیان نہیں کیا دوسری یہ کہ ماساریقا
میں مادہ آ جائے اور سدہ پیدا کرے تیسرے یہ کہ مادہ طحال میں آ جائے اور طحال میں ورم یا سدہ پیدا کرے چوتھی یہ کہ مراق میں جمع ہو اور حرارت باطن کے
سبب سے اکٹھا ہو کر جل جائے خواہ مراق میں ورم پیدا کرے یا نہ کرے پھر بخارات سیاہ اس میں سے صعود کریں اور دماغ میں پہنچ کر روح نفسانی کو تاریک کر دیں
اس سبب سے خوف اور غم بڑھ جائے اور اوپر بیان ہو چکا ہے کہ یہ مادہ جس عضو میں جگہ پکڑ جاتا ہے۔ تو بخارات سیاہ اس جگہ سے دماغ کی طرف
چڑھتے ہیں اور مرض پیدا کرتے ہیں اب جاننا چاہیئے کہ اس قسم کی علامت یہ ہے کہ ڈکاریں ترش اور سوختہ بہت آئیں اور ممکن ہے کہ
ریاح کے غلیظ ہونے سے ڈکار کبھی نہ آئے اور باوجود بہت کھانے کے بدن میں کم لگے یعنی بدن کو غذا کم پہنچے۔ اور معدہ اور مراق میں درد
اور جلن اور کھچاوٹ معلوم ہو۔ اور چھاتی جکڑی ہوئی اور تنگ معلوم ہو اور منہ سے لعاب بہت آئے اور پیٹ پھولا معلوم ہو۔ اور نہایت نرم ہو
اور دونوں شانوں کے بیچ کی جگہ درد کرے اور جھوٹی خوراک بافراط معلوم ہو اور بیمار کو انجرے کا چڑھنا محسوس ہو اور انجرے محسوس ہو چکے تو دیکھے
کہ حلق اور تالو بخارات کے لگنے سے جلا جاتا ہے پھر جس کا مبدا طحال ہوگا۔ باوجود ان علامات مذکورہ کے طحال کا بڑا ہونا اس کے مبدا یعنی ابتدا
کی جگہ ہونے پر گواہی دیگا اسیطرح جو علامت کہ ورم سے ہو جیسی ورم کی قسم ہو ویسے ہی آثار حرارت اور برودت کے جیسے تپ اور پیاس اور قے صفراوی
یا نہ ہونا ان کا اس کے حال کا گواہ ہے اور ایسے ہی ماساریقا میں سدہ ہونے کا حال جیسا کہ ذرب میں بیان کرینگے پوشیدہ نہیں ہے۔ اور علامات مشترک
کا پایا جانا مشترک ہونے کی دلیل ہے اور علامات کلیہ مذکورہ خاصکر ہونا اور دوسرے عضو کی مبدا ہونے کی کوئی علامت نہ پائی جانی قطعی دلالت
کرتا ہے۔ اس بات پر کہ مادہ نفس مراق میں ہے خصوصاً اگر شکم میں ورم فاحش یعنی خوب ظاہر اور معدے کے افعال سلامت
ہوں۔ علاج ہر چالیس دن میں یا کم و زیادہ میں جیسے مزاج تقاضا کریں۔ رگ باسلیق کی فصد کھولیں بشرطیکہ خون

غالب ہو۔ اور کوئی امر قوی مانع نہ ہو بقدر حاجت اور موافق مقتضائے وقت کے خون نکالیں اور چاہیئے کہ نشتر پھیلا لگائیں تاکہ خون غلیظ نکل جائے اور یہ قاعدہ کل امراض سوداوی میں کہ جن میں فصد واجب ہے سب میں یاد رکھنا چاہیئے۔ اور جو اس قسم کے ساتھ حرارت معلوم ہو ایک جلاب نیلوفر اور تخم کاسنی اور عنب الثعلب یعنی مکو اور ترنجبین اور نبات سے بنا کر پئیں۔ اور شربت بنفشہ اور شربت خشخاش مفید ہے اور غذا آش جو یا ماش مقشر یعنی دھوئی ہوئی مونگ کی دال مغز بادام کے ساتھ تناول کریں اور اگر حرارت نہ ہو تو تقویت احشاء کے لئے صرف گلقند کھائیں اور اگر جلاب میں بالنگو اور گاؤزبان اور بادیان ملائیں تو بہتر ہے اور مرغ کا چوزہ اور بیضے کی زردی اور اسکے مانند جو چیزیں کہ جلد ہضم ہو جائیں۔ اور اُن کا فضلہ کم ہو اور کیموس اچھا پیدا ہو غذا کریں بشرطیکہ کسی عضو میں ورم نہ ہو۔ اور جاننا چاہیئے جس جگہ کہ مادہ معدے میں یا ماساریقا یا مراق میں ہو ضرورت کے وقت ملائم چیزوں سے کہ احشا کو نافع ہوں جیسے مغز فلوس یعنی املتاس کی پھلی سے گودے کو بادرنجبویہ اور گاؤزبان اور افتیمون اور افسنتین کے جوشاندے میں ملا کر طبیعت کو نرم کریں۔ اور دوست لائیں اور کہتے ہیں کہ مالیخولیائے مراقی میں افسنتین نہایت نافع ہے اور ایسا ہی اُسکے شراب اور شربت کا حال ہے اور جہاں مادہ صرف طحال میں ہو اسہال کے لئے قوی دوائیں استعمال کریں کہ مسہل ضعیف سے مادہ طحال سے نکل کر معدہ یا اور اعضا میں رہ جاتا ہے۔ اور نہیں نکلتا اس لئے واجب ہے کہ طحال کا تنقیہ قوی دواؤں سے کریں تاکہ مادے کو دوسرے عضو میں ٹھیرنے نہ دے۔ کہ کسی دوسری آفت کا موجب نہ ہو۔ اور جاننا چاہیئے کہ جو مادہ معدی اور مراق اور ماساریقا میں ہو صرف فصد سے نکالیں اور مسہل نہ دیں مگر احتیاج کے وقت اور وہ احتیاج ایسے وقت ہوتی ہے کہ جب تحقیق کرنے سے معلوم ہو کہ مادہ ٹھیرے رہنے سے متعفن ہو جائیگا۔ یا تمام بدن میں پھیل جائیگا۔ تو اس صورت میں تنقیہ اسہال کے ساتھ واجب ہے۔ اور قے کے سب اقسام میں ممانعت ہے۔ اور نقصان اُسکا نفع سے زیادہ ہے یہ بات پوشیدہ نہیں ہے **فقط** کہ قے مادے اور بخارات کو اُبھار دیتی ہے اور اسفل سے اعلےٰ کی طرف مائل کر دیتی ہے دوسرے یہ کہ مادہ سوداوی عضو کی تہ میں ہوتا ہے وہ قے سے ہرگز نہیں نکل سکتا ہے بجائے اُسکے بخارات اُٹھیں گے اور آفت کو زیادہ کرینگے۔ مگر جس کو آسانی سے قے آئے اور مادہ بھی فضائے معدے میں ہو **فائدہ** اگر مادہ بلا ورم مراق میں ہو تو روغن گل اور سنبل اور مصطگی نیم گرم معدے کی جگہ خصوصاً معدے کے منہ پر ملنا اور سبوس گرم سے تکمید یعنی ٹکور کرنا اور بابونہ اور اکلیل الملک اور برگ ترنج کے جوشاندے سے نطول کرنا ریاح کی تحلیل کے واسطے فائدہ مند ہے اور تکمید رطب بہ نسبت تکمید یابس کے زیادہ مفید ہے کیونکہ ترطیب اور تحلیل دونو حاصل ہوتی ہیں۔ ایسا ہی جس عضو میں کہ مادہ ہو۔ اُس عضو کے تنقیہ اور تقویت میں جس طرح کہ اپنی اپنی جگہ بیان آیا ہے۔ توجہ کریں اور جاننا چاہیئے کہ مالیخولیا کے احوال جیسے کہ مادے کا محل مختلف ہو یا جیسے کوئی دوسرا خلط اُس میں مل جائے اُسی کے موافق مختلف ہؤا کرتے ہیں مثلاً اگر مادہ دماغ کے اوسط میں کہ تمیز اور تفکر کا محل ہے۔ آجائے عقل اور تمیز باطل ہو جاتی ہے اور اُسکے سب کام بگڑ جاتے ہیں اور جو مادہ دماغ کے اگلے اجزا میں کہ خیال کا مکان ہے آگیا ہے تو سب خیال باطل ہونگے اور جو مادہ دماغ کے سب اجزا میں ہوگا خیال اور اندیشہ اور قول اور فعل سب میں خرابی آجائیگی اور اختلاف دوسرے خلط کے ملنے سے اس طرح پہ ہوتا ہے کہ اگر سودا صفرا کے ساتھ اکٹھا ہؤا ہے۔ تو بیمار کے مزاج میں غصہ اور تیزی ہوگی اور اگر بلغم مل جائے یا سودا مل جائے تو بیمار سست رہے۔ اور آرام خوش آئے۔ اور یہ امر بارہا کیا گیا ہے کہ سودا جس خلط کے احتراق سے پیدا ہوتا ہے تو اُس خلط کی کیفیت بھی اُس میں ضرور ہوتی ہے۔ اور اُسکے نشان اُس پر گواہی دیتے ہیں۔

گیارہویں فصل دیوانگی کے اقسام میں۔ اور یہ سب مالیخولیا کے قبیل سے ہیں چونکہ دیوانگی کی جو چار قسم ہیں اس [illegible]

اس فصل کو چار قسم میں بیان کرتے ہیں **پہلی قسم** قطرب کے بیان میں اسکی یہ **علامت** ہے کہ بیمار نہایت ترش رو ہے۔ کہ ایک جگہ نہ
ٹھیرے ہمیشہ بیہودہ سرگرداں پھرتا ہے اور آدمیوں کی طرف سے گمان کرے کہ میرے مار ڈالنے کی فکر میں ہیں اس لئے تمام دن قبرستان
اور ویران مکانات میں چھپا رہے اور رات کے وقت باہر نکلے اور بعض اس بیماری والے خوف تو نہیں کیا کرتے ہیں مگر نہایت ترش رو
تاسّف زدہ اور زرد رنگ اور خشک زبان اور نہایت گرم مزاج ہوتے ہیں اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدمیوں پر بھی حملہ کر بیٹھتے ہیں۔ اور
جنگل میں چوپایوں کی طرح چاروں ہاتھ پاؤں جھکے ہوئے پاؤں پر پھرتے ہیں اور کبھی اس بیماری والے کی پنڈلیاں بہت پھرنے کے
سبب سے زخمی ہو جاتے ہیں۔ اور زخم نہیں بھرتا اور رات کے پھرنے اور کانٹے پتھر وغیرہ لگنے سے تمام پاؤں چھل جاتے ہیں
اب جاننا چاہیئے کہ اسکی وجہ تسمیہ میں اطباء نے اختلاف کیا ہے شیخ نے کہا کہ قطرب ایک جانور ہے کہ پانی پر جلد جلد پھرتا ہے داہنے
بائیں آگے پیچھے غیر مقرر کبھی حرکت نہیں کرتا ہے۔ ہر گھڑی غوطہ لگاتا ہے اور نکل آتا ہے۔ چونکہ اس بیماری کا مبتلا بھی جو اسی طرح کی
حرکتیں کرتا ہے لہذا اس مرض کا بھی قطرب نام رکھا گیا ہے اور کہتے ہیں کہ قطرب ذئب امعط یعنی بھیڑیے کے بال گرے ہوئے پرانے کو کہتے
ہیں اس بیماری والا چونکہ آدمیوں پر حملہ کرتا ہے اور بطور چارپایوں کے پھرتا ہے۔ اور بھیڑیوں کی طرح آوازیں کرتا ہے اسلئے یہ مرض اس نام
مشہور ہوا اور کبھی اسکو ذئب امعط اور حلۃ الذئب بھی کہتے ہیں اور اُس کے نام رکھنے کی وجہ میں کچھ اور بھی وجہیں بیان کی ہیں مگر اس مقام
میں اتنا ہی مناسب جانا **علاج** اگر ضرورت ہو تو خون نکالیں اور مادے کے نضج کامل کے بعد افتیموں کے جوشاندے اور اُسکے مانند سے
تنقیہ کریں اور تنقیہ کے بعد مزاج کی تعدیل نطولات اور روغن سرد و تر سے کرنا چاہیئے۔ اور تدبیریں سردی اور رطوبت بڑھانے والی جن کا بیان
گذر چکا۔ استعمال کریں اور ترطیب میں مبالغہ کرنا چاہیئے۔ اور غذاؤں میں سے جو لطیف اور تر مناسب ہوں کھلائیں۔ اور فکر دور ہونے کے
لئے جس طرح سے بن پڑے سلانا اور فکر دفع ہونے کے لئے بہانے کام میں لانا واجب ہے اور شیخ رحمۃ اللہ نے کہا ہے جسوقت کوئی
تدبیر مفید نہ پڑے چاہیئے کہ اُسکے سر اور مُنہ پر ماریں اور نارک پر داغ دیں کہ یہ کام قوت نفسانی کو چونکاتا ہے اور بیمار کو ہوش میں لاتا ہے۔
دوسری قسم مانیا کے بیان میں اور مانیا یونانی زبان میں جنون سبعی کو کہتے ہیں یعنی درندں کی طرح۔ رازی کہتا ہے کہ بعض متاخرین نے مانیا
کا ترجمہ جنون ہائج کیا ہے یعنی بھڑکا ہوا جنون اسکی یہ علامت ہے کہ درندوں کی طرح پھرے اور جو چیز دیکھے توڑ پھاڑ ڈالے اور ہمیشہ
ارادہ کرے کہ آدمیوں پر آپڑے اور اسکی نظر آدمیوں کی سی نہ ہو۔ بلکہ درندہ کی طرح ہو **تیسری قسم** داء الکلب کے بیان میں یہ بھی مانیا
کی ایک قسم ہے کیونکہ صاحب مانیا کبھی غصّہ اور گرمی کرتا ہے اور کبھی کتوں کی طرح نرمی اور خوشامد کرتا ہے۔ لہذا اس نام سے بولتے ہیں اور اسکا
داء الکلب اس وجہ سے بھی نام رکھا گیا ہے کہ اگر بیمار مذکور جس کسی کو کاٹ لے تو وہ اکثر مرجاتا ہے جیسے باولے کتے کے کاٹنے سے اور جاننا چا[ہئے]
کہ مرض مانیا کا مادہ صفرائے سوختہ کا بخار ہے کہ دماغ میں چڑھ کر اکٹھا ہو جائے یا سودائے سوختہ کا بخار ہے جو مانیا سودا کے احتراق سے پیدا
ہو اُسکا نشان یہ ہے کہ وہ بیمار متفکر اور خاموش رہے اور کبھی کلام کرنے لگے تو اتنا بولے کہ سننے والے کو پیچھا چھڑانا مشکل پڑے اور جو غصہ آئے
تو بڑی دیر میں ٹھنڈا اور فرو ہو۔ اور بدن دبلا اور رنگ سیاہی مائل ہو اور جو صفرا کے احتراق سے ہو اُسکا نشان یہ ہے کہ نہایت بیقرار ہو اور
جلدی جلدی شرارت کرنے لگے اور جلدی سے موافق بھی ہو جائے اور قلق اور غم اور سوچ میں رہنا اس قسم کا نشان ہے اور اس مرض میں اور
دماغ کے ورم میں یہ فرق ہے کہ دماغ کے ورم میں حمّے کا لازم ہونا شرط ہے بخلاف اس کے کہ یہ بے تپ کے ہوتا ہے **علاج** نضج اور ترطیب
کے بعد سبب کے موافق تنقیہ کریں۔ اور تنقیہ کے بعد بھی مرطبات سے دست کش نہ ہوں دوائیں بھی تری بخشنے والی استعمال کرائیں اور غذائیں
بھی ایسی ہی کھلائیں۔ اور تنقیہ کے بعد لازم ہے کہ قلب کی تقویت مفرحات اور موافق غذاؤں سے کریں **چوتھی قسم** صبارا کے بیان میں یہ
لفظ سریانی ہے بہت زائد جنون کے معنوں میں آیا ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا مانیا اور قرانیطس اکٹھے ہو گئے ہیں اسکی علامتیں یہ ہیں

کہ بیمار شروع میں بہت جاگتا رہے اور بیقرار اور پریشان حال رہے اور نیند میں ڈر کر جاگ اُٹھے ۔ اور سانس چڑھے اور سوال کے موافق جواب نہ دے اور بولنے کی عادت ہو۔ اور آنکھوں میں سُرخی اور گرانی معلوم کرے ۔ اور یوں جانے کہ کوئی چیز آنکھ میں گر پڑی ہے اور خود بخود آنسو نکلیں اور قارورہ سفید اور رقیق ہو۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ پیشاب نہ آئے اس لئے پیڑو پر ہاتھ مارے اور ملے اور بے عقلی سے کہہ نہ سکے ۔ کہ کیا ہے اور کبھی بدن بھی کانپنے لگتا ہے ۔ **علاج** سر سے مادہ جذب کرنے کے لئے اور انجرے کو روکنے کے واسطے جو علاج سرسام صفراوی میں مذکور ہے ۔ اُسکو استعمال کریں مگر ترطیب میں کوشش کریں اور ہاتھ پاؤں کا باندھنا واجب سمجھیں ۔ کیونکہ ہاتھ باندھنے کے بہت فائدے ہیں ۔ ایک یہ کہ ہاتھ پاؤں مارنے سے باز رہیگا ۔ کیونکہ اس حرکت سے بیماری کا سبب ترقی پکڑتا ہے ۔ دوسرے یہ کہ دماغ سے مادہ کھنچ آئے ۔ تیسرے یہ کہ خود آپ کو یا کسی اور کو ہلاک نہ کرے ۔ قَالَ الطَّبَرِيُّ اَنِّيْ رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ ذَبَحَا اَنْفُسَهُمَا وَرِجَالًا وَنِسَاءً بِطَبَرِسْتَانَ وَالدَّيْلَمِ يُلْقُوْنَ اَنْفُسَهُمْ مِنَ الْاَشْيَاءِ یعنی طبری نے کہا ہے کہ میں نے دو شخصوں کو دیکھا کہ اُنہوں نے اپنے آپ کو ذبح کر ڈالا ۔ اور بہت مرد اور عورتوں کو طبرستان اور دیلم میں دیکھا ہے کہ اپنے آپکو درختوں میں لٹکاتے تھے ۔ **بارھویں فصل اختلاط عقل اور ہذیان کے بیان میں** یا اختلاط بکنے اور ہذیان بیہودہ بکنے کو کہتے ہیں ۔ یہ بیماری بھی مالیخولیا کی ایک قسم ہے اور وہ ایسی آفت ہے کہ فکر کے افعال میں پیدا ہوتی ہے اس طور سے افعال بدلجاتے ہیں اور پریشان ہوجاتے ہیں ۔ نہ اس طور سے کہ باطل ہوجائیں ۔ اور اُن میں نقصان آجائے اور یہ مرض بدون حرارت کے نہیں ہوا کرتا ہے اور اس فصل کی باعتبار جگہ ابتدائی بیماری کے تین قسمیں ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ بیماری کا مبدا چھ طرح پر ہوتا ہے ۔ ایک یہ کہ دماغ کے اجزاء خصوصاً بطن اوسط کہ فکر کا مکان ہے ۔ مرہ سوداء سے بھر جائے ۔ اُسکی یہ علامت ہے ۔ کہ بیمار غمگین اور بدگمان ہو جیسا کہ مالیخولیا میں بیان کیا گیا ہے دوسرے یہ کہ سوداء صفراوی کے غلبہ سے اس مرض میں مبتلا ہو ۔ اُسکی علامت درندوں کی سی عادت کا ہونا اور دلاوری تیسرے یہ کہ سوداء دموی دماغ میں بھر جائے ۔ اُسکی علامت خوشی اور ہنسنا اور رگیں پھولی ہوئی ہونی چوتھے یہ کہ دماغ میں مرہ صفرا سے امتلا ہو ۔ اُسکی علامت گرمی کا بھڑکنا اور بیقراری اور سر میں اور حلق میں درد معلوم ہونا اور حرارت کا ہونا اور بدن کی رنگت میں زردی پائی جانی پانچویں یہ کہ بلغم عفن یعنی بدبودار اور تیز سے دماغ میں امتلا ہوجائے اُسکی علامت بکنا مثل کلپاتا اور بیمار اپنی بھوؤں کو ہاتھ سے اوپر کو چڑھائے اور سر میں گرانی ہو چھٹے یہ کہ گرمی اور خشکی ساذج دماغ آکر اختلاط اور ہذیان کا باعث ہو ۔ اُسکی علامت ہلکاپن اور خشکی دماغ میں اور ہمیشہ جاگنا اور مواد کی علامتیں نہ ہونی **دوسری قسم** وہ ہے کہ بیماری کا مبدا دماغ نہ ہو بلکہ معدہ یا مراق یا رحم یا اوعیہ منی یا اور کوئی عضو خاص ہو پھر اُن اعضا میں سے کسی ایک عضو سے دماغ میں ضرر پہنچے ۔ اور اختلاط کا باعث ہو ۔ اور ضرر کا پہنچنا یا تو صرف اُس بری کیفیت کے سبب ہوتا ہے جو عضو آفت رسیدہ سے دماغ کو پہنچتی ہے یا گرم انجرے کے چڑھنے سے اور اس قسم کی علامت پہلے اُس عضو میں آفت کا پہنچنا پھر اختلاط اور ہذیان کا پیدا ہونا ہے علاج اُسکا یہ ہے کہ اُس عضو کا علاج کریں **تیسری قسم** یہ کہ بخارات تیز تمام بدن سے اُٹھ کر دماغ میں آئیں ۔ اور اختلاط پیدا کریں جیسا کہ تپ لازمی میں ہوتا ہے ۔ اُسکی علامت پہلے تپ کا ہونا ہے اور اُسکا علاج یہ ہے کہ تپ کا علاج کریں جب تپ دفع ہوجائیگی ۔ تو یہ اختلاط عقل اور ہذیان بھی دفع ہوجائیگا ۔ **تیرھویں فصل رعونت اور حمق کے بیان میں** کہ مالیخولیا کی ایک قسم ہے اور وہ اس طرح پر ہے ۔ کہ فکر کے افعال عملی اکثر کاموں میں بگڑ جائیں جیسے گھر کے کاروبار میں اور یا لوگوں سے معاملہ کرنے میں فکر کا عمل درست نہ رہے یا فکر کے افعال عمل کم ہوجائیں ۔ اسی جہت سے اس علت والا کام بے حاصل لڑکوں کی طرح کے کرتا ہے ۔ اور اس کا تخیل مشہور اور آسان چیزوں میں ثابت اور سلامت ہوتا ہے مگر انجام امور میں بیہودہ اور فضول ہوتا ہے ۔ اور اس مرض کے دو سبب ہیں ۔ ایک یہ کہ صرف سردی یا سردی خشکی کے ساتھ دماغ کے بطن اوسط میں کہ فکر کا مکان ہے آجائے ۔ دوسرا یہ کہ بطن مذکور کے جوف دار مقام میں بلغمی مادہ حاصل ہو ۔ سو اگر سردی یا خشکی یا صرف سردی کے

سبب سے ہو اسکی علامت ناک میں خشکی کا پایا جانا اور نیند نہ آنی اور حمام کرنے اور سر پر گرم پانی ڈالنے سے نفع پانا اور سردی اور خشکی کے اسباب کا پہلے ہونا۔ **علاج** تری اور گرمی پہنچانے کیواسطے موٹی مرغیوں کا گوشت اور شوربے اور دارچینی اور خولنجان یعنی کلیجن کیساتھ خوشبودار کرکے کھائیں اور میٹھی چیزیں جو معتدل ہوں اور میٹھے فالودے روغن بادام ملا کے بہت مفید ہیں اور روغن خیری اور روغن بابونہ سر کے اوسط پر ملنا اور حشائش گرم وتر کو یعنی اُن نباتات خشک کو جو تری اور گرمی کا اثر رکھتے ہیں پکا کر اُسکا پانی سر پر ڈالنا فائدہ مند ہے اور اگر بلغم کے سبب سے ہو تو اُسکی علامت اور علاج اُس نسیان کی علامت اور علاج کے مانند ہوتا ہے کہ جسکا سبب فساد و فکر ہو۔ اور فساد کا موجب بھی سردی اور بلغم ہو گئے ہوں

چودھویں فصل عشق کے بیان میں یہ لفظ عشقہ سے مشتق ہے اور عشقہ اور لبلاب کی ایک قسم ہے کہ جسکو عشق پیچاں بھی کہتے ہیں جب کسی درخت پر لپٹتا ہے اُسکو سکھا دیتا ہے اس جہت سے یہ مرض بھی بیمار کو خشک کر دیتا ہے لہذا اسکا یہ نام رکھا گیا اور یہ ایسا مرض ہے کہ لوگ اسے اپنے آپ لگا لیتے ہیں۔ اور مستحکم ہونیکے بعد ہر وقت غمگین رہنے اور تنہا اور چپ رہنے اور کام نہ کرنے میں بعینہ مالیخولیا والے کی صورت ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے آپ بیماری لگا لینے کے یہ معنے ہیں کہ آدمی بعضی صورتوں کے اچھے ہونے میں بہت فکر کر رہے ہیں اور اُنکے دیکھنے کا خیال رکھے اب وہ معشوق واقع میں خوبصورت ہو یا نہ ہو اور کبھی شہوت کی زیادتی اور جماع کی فکر میں اور کسی خوبصورت کے دیکھنے کا ارادہ باعث اس بیماری کا ہوا کرتا ہے غرضیکہ جس طرح سے ہو ہمیشہ فکر میں رہنے سے خون جل کر سودا ہو جاتا ہے۔ اور سبب اس بیماری کا استحکام پاتا ہے اور عشق کی علامت یہ ہے۔ کہ آدمی خاموش اور سر جھکائے رہے اور جو سنے یا دیکھے بھول جائے آنکھیں گڑ جائیں۔ اور گڑھے میں گھسی ہوئی ہوں اور بہت حرکت کرتی رہیں۔ اور خشک رہیں۔ مگر رونے کیوقت تر ہو جائیں۔ اور ایسا معلوم ہو کہ گویا ہر وقت کسی اچھی چیز کی طرف دیکھتا ہے نہایت محبت سے اور آدمیوں میں بیٹھنا بُرا جانے اکیلے رہنا خوش آئے اور اُسکی نبض میں اختلاف ہو اور لمبی لمبی سانسیں لینا بھی اسکا نشان ہے خصوصاً اگر معشوق کو دیکھے یا اُسکا نام سنے۔ اور آثار و علامات کی کمی اور زیادتی سبب کی قوت اور ضعف کے موافق ہوتی ہے **علاج** مزاج اور بدن کی ترطیب یعنی تری پہنچانا اُن تدبیروں سے کہ مالیخولیا میں مذکور ہوئیں دواؤں اور غذاؤں سے کرنی چاہیئے ۔ اور اس بات کا زیادہ خیال رکھیں کہ اس کا اندیشہ اور فکر موقوف ہو جائے اور یہ امر اس طور پر بن پڑتا ہے کہ راگ اور مزاحیہ اور قصے کہانیاں اور زاہدوں کی باتیں اور ایسے ہی جو امور طبیعت کے مناسب ہوں اور شغل کا موجب سمجھیں اُن میں مشغول رکھیں اور جھگڑے کے کاموں میں ڈال دیں۔ اور معشوق کی بُری بُری باتیں اُسکے آگے بیان کریں۔ اس طرح پر کہ وہ یہ غرض نہ سمجھیں کہ میلان عشق کم کرنے کے واسطے یہ تدبیر ہے اور اگر مجرد ہو تو قبیلہ داری میں پابند کردیں کیونکہ جماع خصوصاً معشوق کیساتھ مرض عشق کے زائل کرنے میں اثر رکھتا ہے اور جہانتک ہوسکے وصال کی تدبیریں کوشش کریں اگر بطریق شرعی میسر آسکے دریغ نہ کریں کہ اس سے بڑھ کر کوئی علاج نہیں اور یہ کہ عشاق کو بیکار نہ بیٹھنے دیں کیونکہ بیکاری فکر بڑھاتی ہے اور اگر قوت قوی ہو تو اخلاط سوداوی کو موافق چیزوں سے پاک اور استفراغ کریں اور یہ بیماری ہر چند کہ نفسانی عوارض میں سے ہے مگر بدن کو اس سے نقصان اور ضرر پہنچتا ہے واجب ہے کہ معالجہ نفسانی کے ساتھ ترطیب بدن اور دماغ کی بھی رعایت رکھیں۔ **فائدہ** جو کچھ کہ کہا ہے عشق باطل کے باب میں ہے جو کہ اکثر غریب یعنی جوان بن بیاہے کو یا رعاع یعنی اوباش طینت شہوت پرست کو عارض ہوتا ہے چونکہ انجام سے روکتا ہی نہیں تو عشق حقیقی کو دافع الامراض اور باعث حصول مراد سے کون ہے کہ اسکو نہ چاہے یا اللہ ہم کو نصیب کر چنانچہ مولانا روم قدس سرہ فرماتے ہیں **نظم** شاد باش اے عشق خوش سودائے ما ۔ اے طبیب جملہ علتہائے ما ۔ اے دوائے نخوت و ناموس ما ۔ اے تو افلاطون و جالینوس ما ۔ عاشقی صنع خدا با فر بود ۔ عاشقی مصنوع او کافر بود۔

پندرھویں فصل کابوس کے بیان میں اُسکو نیدلان اور جاثوم بھی کہتے ہیں اور وہ اسطرح پر ہے کہ آدمی خواب میں یہ خیال کرے کہ کوئی بوجھل چیز سینے پر آگئی ہے۔ اور دباتی ہے۔ سو اُسی وقت دم رکنے لگے۔ اور ہلنے کی طاقت نہ رہے اور آواز نہ نکل سکے مگر اس طرح سے کہ گویا اس کا گلا گھونٹتا ہے۔ اور کبھی سانس بھی بند ہو جاتے اور جس وقت

داب لیں اسی سبب سے کابوس کو ضاغط اور خانق بھی کہتے ہیں یعنے داب لینے والا اور گلا گھونٹنے والا اور کبھی ہوتا ہے کہ سونے میں شدت کی سردی سر کو پہنچے اس سبب سے دماغ منقبض ہو یعنے سمٹ جاوے اور روح کے رستے بند ہو جائیں اور اخلاط بھی رک جائیں اور روح میں کثافت پیدا ہو پھر وہ خیالات جو کابوس کے موجب ہیں اُن کا خیال آتا ہے اب جاننا چاہیئے کہ اس فصل کی سبب مرض کے موافق دو قسمیں ہیں **پہلی قسم** وہ ہے کہ انجرے چڑھنے کے سبب سے پیدا ہو یہ قسم مادے کے موافق تین طرح پر ہے ایک یہ کہ بخارات کا مادہ خون ہو اسکی **علامت** یہ ہے کہ بدن میں اور آنکھوں میں سرخی ہو اور نیند کا غلبہ ہو مگر گہری نہ ہو اور سونے میں خیال سرخ نظر آئیں **علاج** فصد کھولیں اور پنڈلیوں پہ پچھنے لگائیں اور غذا کم کریں۔ اور جو چیزیں کہ خون کو رقیق کرتی ہیں وہ استعمال کریں **دوسرے** یہ کہ بخارات کا مادہ بلغم ہو اسکی **علامت** حواس کند ہونا اور منہ اور ناک سے پانی بہنا اور سستی اور بدن کا ڈھیلا ہونا اور سونے کی حالت میں سفید اور سبز خیال نظر آنا **علاج** یہ ہے کہ پہلے قے کریں اور بلغم کا مسہل کھائیں پھر دماغ کے تنقیے اور تعدیل کے لئے عطوس یعنی ناس چھینک آنے کو اور سعوط یعنی ناک میں سڑکنے کی دوا اور غرغرہ اور طلا جو مناسب ہوں استعمال کریں اور پاؤں کا ملنا مادے کے سب اقسام میں مفید ہے **ترکیب** قئے بلغم کی یعنی مادۂ بلغمی کی قے اور ترکیب یہ ہے کہ شبت اور مولی کے بیج پانی میں جوش کر کے اور شہد ملا کر پیئیں اور قے کر ڈالیں اور بلغم کے مسہل کا بار بار ذکر آیا ہے اور ایارج فیقرا اور حب قوقایا سر اور بدن کے تنقیے کے واسطے بہت خوب ہے **تیسرے** یہ کہ انجرے کا مادہ سودا ہو اسکی **علامت** فکر کی کثرت اور بیخوابی ہے اور یہ کہ آنکھیں اندر گھسی ہوں اور سونے کی حالت میں اندھیرا اور سیاہی خیال میں گزرے پوشیدہ نہ رہے کہ بخارات کا رنگ اُس کے مادے کے موافق ہوتا ہے اسی واسطے جس خلط کا غلبہ ہوتا ہے اُسی کا رنگ خیال میں آتا ہے **علاج** نضج کے بعد مادے کو مطبوخ افتیمون اور ماء الجبن سے استفراغ کریں جاننا چاہیئے کہ مادہ صفرا کے بخارات رقیق اور قلیل ہونے کی جہت سے کابوس کا سبب نہیں ہوتے **دوسری قسم** وہ ہے کہ سر کو سردی پہنچنے کے سبب کابوس ہو جاوے اور یہ قسم سوا اُن لوگوں کے کہ جن کا دماغ ضعیف ہو نہیں ہوا کرتی ہے اور ایسا ہی پہلی قسم بھی بدون ضعف دماغ کے نہیں ہو سکتی اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ سر کو سوتے وقت بہت سردی پہنچے اور پہلی قسم کے اعراض کچھ نہ ہوں **علاج** روغن سداب اور روغن مصطگی اور روغن اذخر نیم گرم سر پہ ملیں اور جو چیزیں عضو کو سرخ کرتی ہیں جیسے خردل اور جندبیدستر اور نطرون یعنے بورۂ ارمنی سرکۂ عنصل کے ساتھ ملا کے ضماد کریں **فائدہ** بعض کہتے ہیں کہ کابوس فی نفسہ مرض نہیں ہے مگر اس جہت سے کہ سکتہ یا صرع یا مانیا سے ڈراتا ہے اور گویا ان امراض کا مقدمہ ہے لہذا اس کو بھی امراض میں شمار کیا۔

سولھویں فصل صرع کے بیان میں صرع مرگی کو کہتے ہیں اور وہ ایسی بیماری ہے کہ حس اور حرکت کے جو آلات ہیں اُن کے کام اس میں بے انتظام اور ناتمام ہو جاتے ہیں اور اس حالت میں ہیأت طبعی بدل جاتی ہے اور آدمی گر پڑتا ہے اس لئے اس کا نام صرع کیا کیونکہ صرع عربی لغت میں گر پڑنے کو کہتے ہیں تو گویا اس مرض کا نام اپنے عرض لازم کے نام پر رکھا گیا ہے اس کا سبب کلی سدہ غیرتام ہے کہ دماغ کے بطون اور اعصاب کے مجاری میں پیدا ہو جس سے روح نفسانی مجرائے طبعی پر یعنی اصلی راہ پر اعصاب میں نفوذ نہ کر سکے اور پیچھے کھنچ جائیں اور پوشیدہ نہیں ہے کہ اگر سدہ نہ ہوتا تو آلات حس وحرکت کے افعال میں آفت نہ آتی اور تشنج یعنی پٹھوں کا اینٹھنا نہ واقع ہوتا اور اگر سدہ کامل ہوتا تو حس اور حرکت بالکل باطل ہو جاتی۔ جیسا کہ سکتے میں۔ مشاہدہ ہوتا ہے اور تشنج بھی نہ ہوتا۔ اب جاننا چاہیئے کہ اگرچہ صرع کی آفت دماغ کے مقدم کو مخصوص ہے مگر نزدیک ہونے کے سبب سے دوسرے اعضا بھی نہیں سلامت رہتے کیونکہ یہ امر ظاہر ہے کہ اگر دوسرے اجزا میں آفت نہ پہنچتی تو تمیز اور حفظ کی قوت کے افعال باطل نہ ہوتے اور صرع کی شدت اور کمی زیادتی اور کمی سبب کے موافق ہوتی ہے اسی واسطے صاحب ذخیرہ لکھتا ہے کہ اکثر ایسا بھی ہوا کرتا ہے کہ کسی شخص کو صرع عارض ہو اور رفع بھی ہو جاوے لیکن تشنج معلوم نہ ہو اس کا سبب یہ ہے کہ مادہ قلیل ہو اور بہت برا نہ ہو اور جاننا چاہیئے کہ تشنج کے سبب مطلقاً تین ہیں۔ ایک امتلا ہو یعنے رگیں بھری ہوں دوسرے خشکی پٹھوں کی تیسرے انقباض یعنی کھنچنا اور سمٹنا پٹھوں اور حجب دماغ کا مگر صرع کا تشنج خشکی سے نہیں ہوا کرتا کیونکہ تشنج خشک دفعتہً نہیں پڑا کرتا۔ بلکہ آہستہ آہستہ ہو جایا کرتا ہے اور جگہ

خشکی وغیرہ دماغ میں تشنج پیدا کرے ایسے تشنج سے پہلے ہی موت آجاتی ہے لہذا اب تحقیق ہو گیا کہ صرع کے تشنج کا سبب یا امتلا ہے یا دماغ کا انقباض ہے یہ
انقباض دماغ حس کی تیزی سے ہو یا بخرے کے صدمے سے یا کیفیت سمی سے نفرت کھا کر بھاگنے سے اور اس سبب سے کہ مادہ کثیر نے نفس دماغ میں جگہ پکڑی ہے
اور کسی سبب سے تھوڑا سا اس میں سے حرکت کرتا ہے اور پھیلتا ہے یا اس کے بخارات پھیلتے ہیں اور مجاری میں امتلا پیدا کرتے ہیں تب یا تمام سر کے
پیدا ہونے سے صرع آتی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مادہ دوسرے عضو میں جگہ پکڑتا ہے اور اس کے بخارات دماغ کی طرف چڑھتے ہیں اور کیفیت ردیہ
سبب یا انقباض دماغ یا بخرے کی کثرت سے امتلا پیدا ہو کر صرع پیدا ہوتا ہے اور کبھی ہوتا ہے کہ مادہ بالکل نہ ہو گا کہ کوئی جانور زہریلا جیسے بچھو اور زنبور یعنی
بھڑ وغیرہ عضو میں نیش یعنی ڈنک مارے اس طرح سے کہ اس کا زہر اس عضو کے پٹھے میں اثر کرے اور زہر کی تاثیر مشارکت اعصاب کی جہت سے دماغ میں پہنچے اور
دماغ کو جب یہ معلوم ہو تو وہ اپنے آپ سکڑ جائے تاکہ زہر کا اثر نہ پہنچے بالضرور دماغ کے سکڑنے سے تشنج اور صرع پیدا ہو جائے یا اس طرح پر کہ مادہ تھوڑا ہو مگر دماغ میں جس کی
قوت زیادہ ہو اس کی وجہ سے بری کیفیتوں کا جلد اثر پائے اور سکڑ جائے اس سے لازم ہوا کہ اس فصل کو ہم تین قسم میں بیان کریں **پہلی قسم** اس
بیان میں کہ اس بیماری کا سبب صرف دماغ ہو اور یہ چار طرح پر ہے ایک وہ کہ خلط فاعل مرض بلغم ہو اور اس کی علامت یہ ہے کہ حواس میں کدورت ہو اور
کند بھی ہوں اور سر میں بوجھ معلوم ہو اور صرع کے وقت منہ میں کف بہت آئے اور تھوک اور رینٹ بہت بہے اور بدن ڈھیلا رہے اور مزاج میں
سردی ہو اور دشواری سے بیدار ہو یہ بھی بلغم کا نشان ہے علاج نضج کے بعد بدن کا تنقیہ ان مسہلات قویہ سے کریں کہ بلغم کے نکالنے میں مخصوص ہیں
جیسے حب ایارج اور غاریقون اور حب صدلمینجیقون اور حب صبر اور معجون سیسالیوس وغیرہ اور یہ گولیاں بنائیں دماغ کے واسطے بہت مفید ہیں ان کی
ترکیب ایلوا اور تربد اور غاریقون اور حب النیل اور شحم حنظل اور سقمونیا جتنی احتیاج ہو اتنی لیں اور شہد میں گولیاں بنائیں اور مسہل اور منضج کے بعد شونیز
سیاہ اور جند بیدستر ایک پلیتہ ناک میں پھونکیں تاکہ جو کچھ مادہ باقی رہا ہے اس کی جڑ اکھڑ جائے اور ہر روز صبح کے وقت ریاضت معتدل کیا کریں اور بدن کو ملا کریں
اس طرح سے کہ ملنے میں ہاتھ اوپر سے نیچے کی طرف لائیں اور ہاتھ یعنی ہاتھ اور پاؤں سے ملنا شروع کریں پھر سر کو بھی اس طرح ملیں اور اسہال اور ہیضہ بھی ہے
اور دودھ کے کل اقسام سے اور خاگینوں سے اور ان چیزوں سے کہ بخارات پیدا کرتی ہیں اور بعض میووں جیسے سیب وغیرہ اور ان چیزوں سے کہ دیر ہضم ہوں
جیسے شلغم اور مولی اور ان کے مانند ان سب چیزوں سے پرہیز کریں اور جاڑا اور گرمی اور جماع اور بہتے پانی میں دیکھنا اور چاندنی میں اور اونچی جگہ بیٹھنا اور
حمام میں بہت ٹھہرنا اور زیادہ چلنا اور سواری خصوصاً گھوڑا دوڑانا اور چمکتی چیزوں میں اور رہٹ کو غور سے دیکھنا یہ سب امور صرع والوں کو
مضر ہیں اور صرع بلغمی میں سب سے اچھی غذا آب نخود ہے جو کہ تیتر اور بٹیر اور مرغ اور ہرن کے گوشت سے ملا کر پکایا ہو اور صرع کے وقت ہینگ اور شہد
پانی حلق میں ڈالنا فائدہ دیتا ہے ترکیب معجون سیسالیوس کی عاقرقرحا اور اسطوخودوس اور سیسالیوس ہر ایک دس درم غاریقون پانچ درم فرفیون
اور حلتیت یعنی ہینگ اور بلادر اور مرچ اور عود بلسان اور حب بلسان ہر ایک اڑھائی درم سب کو کوٹ کر سکنجبین عسلی میں ملائیں خوراک ایک
مثقال ہے چاہیے کہ فودنا یعنی کرویہ کو بھی تازہ اور تر سونگھا کریں اور حلتیت خوشبودار ہو اور صرع بلغمی کرنے کے لئے ایارج ہرمسی اور بلادری صغیر بہت نافع ہے
دوسرے یہ کہ خلط فاعل اس مرض کا سودا ہو اس کی علامت خفقان اور دل کا اختلاج یعنی پھڑکنا اور کف جو منہ سے آتا ہے اس کا قدر تھوڑا ہونا
اور شاید کہ جو کف زمین پر گرے اس کی تیزی اور ترشی کی شدت سے زمین ابلنے لگے جیسا کہ سرکے سے ابلتی ہے اور مرگی کے پہلے سے جھوٹے گمان اور
بیہودہ خیالات اور فکر اور وسواس کی کثرت ہو اور سودا پن اور خشکی بدن میں ظاہر ہو اور بھوک کی زیادتی ہو جبکہ مادہ دماغ سے اور بدن میں
بھی پھیل گیا ہو یا وجود اس کے کہ پہلے دماغ ہی میں مادہ تھا اور یہ قسم بلغمی کی نسبت بہت کم ہے کیونکہ بلغم دماغ کے مزاج کے مناسب ہے اور جو چیز
مناسب ہو وہ کم ضرر پہنچاتی ہے علاج نضج کے بعد مادہ کو افتیموں کے جوشاندے اور ان حبوب سے جو شرح سوداویہ میں یعنی جو سودا کو نکالتے ہیں پاک
کریں اور تنقیہ کے بعد تقویت سر کے لئے تیل اور گلاب سونگھیں اور غذا چکنے شوربے کہ چوزے اور موٹی مرغیوں اور بکری کے گوشت سے بنائے
گئے ہوں تناول کریں اور اسفیدباج ایک شوربے کی قسم ہے کہ گوشت اور پیاز اس میں اصل ہے اور وہ کئی طرح سے بنتا ہے تیسرے یہ کہ مادہ خون

ناقل بمرض ہو کر جانا چاہیئے کہ خون صرف سے صرع بہت کم عارض ہوتی ہے جیسے صفرا سے لیکن خون سوداوی اور بلغمی سے اور بلغم کی مانند اکثر صرع
پیدا کرتا ہے اور خون کا غلبہ جو سر میں ہوا کرتا ہے اس کی علامت کا بار بار ذکر آیا ہے مثلاً نبض رگیں بھری رہیں اور منہ سرخ ہو جائے اور پھر خصوصاً
خصوصاً صرع کے وقت اور کبھی اس وقت میں ناک سے خون بھی بہنے لگتا ہے اور پہلے اس مرض سے طرح طرح کے درد سر میں مبتلا ہونا اور ہمیشہ سر
بھاری رہنا اور سر پھرنا اور دوار ہر وقت رہنا اگرچہ معدہ خالی اور ہلکا ہو اور عادت کے وقت طبع کی اجابت بھی ہو یہ سب صرع دماغی کی علامتوں
میں سے ہے اور ایسا ہی اس قسم کا یہ نشان بھی ہے کہ صرع اگرچہ موقوف ہو جائے مگر ہر وقت سر میں آفت اور درد رہے اور عقل میں نقصان آ جائے
بہرحال جیسا مادہ ہو یعنی خون سوداوی سے ہو یا خون بلغمی سے ہو اس کے موافق اعراض ظاہر ہوں علاج صافن کی فصد کھولیں اور پنڈلیوں پر
پچھنے لگائیں اور غذا کم کریں اور اگر مادہ باوجود دماغ میں ٹھہرنے کے تمام بدن میں پھیلا ہو تو بدن کے امتلا کی جو علامتیں ہیں انہیں پہچان سکتے
ہیں ایسے وقت میں اگر ضرورت معلوم ہو تو پہلے دونوں ہاتھ سے قیفال یعنی سر رگ کی فصد ایک ہی دفعہ کھول دیں یا ایک ہاتھ کی کھولیں جیسا بیمار کا حال
مقتضی ہو ویسا عمل میں لائیں اور قوت کے انداز سے خون نکالیں اور مصروع یعنی مرگی والے کی فصد کا بہار کے موسم میں اتفاق پڑے تو تو ہے
اور پیچھے دماغ میں ضعف نہ ہو اور دماغ میں سردی آ جانے کا بھی خوف نہ ہو تو کئی دن کے بعد احتیاج کے وقت زیر زبان کی فصد کھولیں اور
گدی پر پچھنے لگائیں اور جہاں کہیں فصد کی ضرورت پڑے اور فصد کی جائے تو ایک ہفتہ بیمار کو آرام دیں پھر تنقیے کی تدبیر کریں اس کے بعد اگر
حاجت پڑے تو رگ صافن کی فصد بھی کھولیں یا دونوں پنڈلیوں پر پچھنے لگائیں پھر غور کریں اگر علامتیں خون کے امتلا کی ہنوز بدن میں باقی ہیں تو
ہر ایک کو استفراغ مادہ کے بعد ایک ہفتہ آرام دیں اور پھر تنقیہ کریں اور قوت دل و دماغ کی رعایت رکھیں اور پھر استفراغ کریں کہ وہ مادہ جس سے
بخارات پیدا ہوتے ہیں جڑ سے اکھڑ جائے چوتھے یہ کہ فاعل مرض صفرا ہو اور صرع دماغی صفرا کے سبب سے بہت کم ہوا کرتی ہے اس کی علامت یہ ہے
کہ بہانا اور بے چینی اور بے قراری اور گرمی اس وقت شدت سے ہو اور قے آئے اور منہ اور آنکھیں زرد ہو جائیں اور صرع جلد موقوف ہو جائے اور
تشنج کم عارض ہو اور ہو سکتا ہے کہ تشنج محسوس ہی نہ ہو کیونکہ مادہ بہت لطیف ہے جیسے اوپر کہا گیا علاج استفراغ مادہ صفرا کھو اسطے
آلو اور شربت تمر ہندی سرد پانی میں ملا کر پیئیں اور مزاج کی اصلاح کے لیے شمومات یعنی سونگھنے کی دوائیں اور سعوطات یعنی ناک میں ٹپکانے
کی دوائیں اور اطلیہ یعنے سر پر لیپ اور تر استعمال کریں اور لڑکیوں والی عورتوں کا دودھ سر پر ملیں اور جہاں کہیں اعضاء میں تشنج آ جائے
تو روغن اور نیم گرم پانی نوبت کے وقت اور نوبت کے بعد بھی بدن پر ملیں اور یہ کام تشنج موقوف ہونے کے لیے سب قسموں میں کام آتا
ہے فائدہ رازی کہتا ہے کہ جس وقت صرع دماغی میں سر اور پیشانی پر مرض کا داغ ہو جائے تو یہ اسیات کا نشان ہے کہ صرع کا مادہ تحلیل
ہو گیا دوسری قسم اس بیان میں کہ مادہ صرع کا دوسرے عضو میں ہو جیسے معدہ میں یا طحال اور مراق اور جگر اور رحم اور آنتوں میں اور ہاتھوں
اور پاؤں میں اور اس کے مانند جیسا کہ صلاح صرع کی میں بیان ہوا پھر اس مادے سے بخارات یا ریح اٹھ کر دماغ میں آئے اور صرع پیدا کرے
اور یہ قسم باعتبار مشارکت اعضا کے کئی نوع پر منقسم ہے پہلی نوع صرع معدے کے بیان میں جہاں اس بیماری کا سبب معدہ ہو
سو جاننا چاہیئے کہ جس وقت معدہ اخلاط فاسدہ بلغمی یا سوداوی یا صفراوی سے بھر جاتا ہے تو ان اخلاط سے دماغ کی طرف ابخرے چڑھتے ہیں پھر
کبھی یوں ہوا کرتا ہے کہ ابخرے کی فرسی کیفیت سے دماغ ایذا پاتا ہے اور سکڑ جاتا ہے اس سبب روح کے رستے بند ہو جاتے ہیں اور صرع تمام واقع ہو جاتا ہے
اور صرع عارض ہوتی ہے اور پوشیدہ نہ رہے کہ جب تک ردائت قوی نہ ہو یعنی بہت جلائی نہ ہو اس وقت تک دماغ میں تشنج کی نوبت نہیں پہنچتی ہاں
جہاں کہیں دماغ کا حس تیز اور زیادہ ہو جائے وہاں تھوڑی سی ردائت بھی کافی ہوا کرتی ہے اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ بخارات اسی قدر تیز
ہوں گے جیسا ان کا مادہ تیز ہوگا اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ابخرہ غلیظ کی مقدار میں زیادہ ہونے سے دماغ ایذا پاتا ہے اور کھچ جاتا ہے غرض جس طرح
سے کہ یہ صرع واقع ہوتی ہے اور جاننا چاہیئے کہ ابخرہ غلیظ کی قید اس لیے ہے کہ لطیف ابخرے سدے کا موجب نہیں ہو سکتے ہاں جو کہ ابخرہ

سبب ہیں کہ جبتک سبب قوی نہ ہو ہرگز روح کو طبیعی طریق پر چلنے سے مانع نہیں ہو سکتے اور یہ امر عام ہے کہ جو بخارے اٹھتے ہیں وہ فی نفسہٖ غلیظ ہوں یا چڑھنے کے بعد دماغ کی سردی سے انہیں غلظت آجائے اور جس جگہ کہ صفراوی بخارے بکثرت مقدار کی جہت سے سدہ پیدا کریں وہ اسی قبیل سے ہو سمجھنا ان میں ذاتی غلظت کا دخل نہیں کما ہو ظاہر من لطافۃ مادۃ یعنے جیسا کہ ان کے مادے کی لطافت سے ظاہر ہے اسی سبب سے صرع صفراوی کم ہوا کرتی ہے اب جاننا چاہئے کہ وہ علامتیں کہ صرع کے سب اقسام کو لازم ہوں نو ہیں ایک یہ کہ مصروع کی زبان زرد ہو اور زبان کے نیچے کی رگیں سبز ہوں دوسرے یہ کہ جس وقت دل تنگ ہو یا تھوڑا سا غصہ آئے تو سر بھاری ہو جائے تیسرے یہ کہ نوبت آنے کے پہلے زبان بہت بھاری ہو جائے چوتھے یہ کہ خوابہائے پریشان بہت دیکھے پانچویں یہ کہ سو رہنے کی عادت بہت ہو جائے اور بددلی اور بے صبری عارض ہو چھٹے یہ کہ منہ میں جھاگ آئے ساتویں یہ کہ برے برے اندیشے مالیخولیا والے کی طرح آنے لگیں آٹھویں یہ کہ دل تنگ ہو اور بے صبر ہو جائے نویں یہ کہ اپنے کام میں غفلت آنا اور ناحق غصہ کرنا جو علامتیں کہ صرع دماغی کے لئے مخصوص تھیں ان کا بیان ہو چکا اور جو مادہ دوسرے اعضاء میں تعلق رکھتا ہے اس کی بھی خاص خاص علامتیں لکھی جاتی ہیں سو وہ علامات کہ صرع معدی کے لئے مخصوص ہیں چھ علامتیں ہیں ایک معدے کا اپنا خفقان کے طور پر دوسرے یہ کہ خراش اور سوزش اور عطش معدے میں پیدا ہونا خاصکر بھوک کے وقت تیسرے یہ کہ نوبت کے وقت اوداجین یعنی شہ رگیں کھنچیں اور نتھنے پھول جائیں اور ایسا معلوم ہو کہ گلا اس کا گھٹا جاتا ہے اور شاید چیخ مارے اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہچکیاں یا پیشاب یا منی نکل جائے چوتھے یہ کہ قے آجانے کے بعد صرع ہلکی پڑ جائے پانچویں یہ کہ امتلا اور بدہضمی سے صرع بڑھ جائے یعنی شدت سے آئے یا نوبت کے پہلے ہی آجا سکے اور چھٹے یہ تک ہے اور یہ علامتیں اس وقت ثابت ہونگی کہ جو خلط معدے میں ہے اس کے برے ہونے کے سبب سے نہیں بلکہ مقدار کی زیادتی سے صرع پیدا ہے کیونکہ جہاں کہیں خلط کی برائی سے صرع ہوا کرتی ہے اکثر سوتے میں اور صرع بھوک میں زیادہ ہوا کرتی ہے اور ظاہر ہے کہ خالی معدے کی حالت میں کیفیت ردیہ اختلاط کی بطریق آسان دماغ میں پہنچتی ہے کیونکہ کوئی چیز درمیان میں دماغ تک پہنچنے کو روکنے والی اور مانع نہیں ہے اسی وجہ سے یہ بات ہے کہ معدہ بھرے ہونے کی حالت میں اگر سوء اثر کھانے کا اتفاق پڑے تو بھی بہت کم ضرر پہنچتا ہے ف کیونکہ بسبب امتلا کے شدید کے کیفیت ردیہ دل تک بدشواری پہنچ سکتی ہے چھٹے یہ کہ اکثر ایسا بھی اتفاق ہوا کرتا ہے کہ صرف موافق غذاؤں کے استعمال سے صرع موقوف ہو جائے دوسری دواؤں کی حاجت نہ پڑے اور یہ خاصیتیں اور علامتیں اسبات پر دلالت کرتی ہیں کہ خلط کی برائی کے سبب سے صرع پیدا کرتا ہے نہ مقدار کے سبب سے علامتیں کہ ان کے مرض پیدا کرنے والی خلطوں کی قسم معلوم ہو ان کا مذکور ہو ئی ہیں علاج اگر نشاء ہو سکے بعد ضرورت جانیں پہلے سر پر یا باسلیق کی فصد کھولیں کیونکہ فصد استفراغ کلی ہے ہر شے کی اور مادہ جس قسم کا ہو اس کا تنقیہ قے اور اسہال سے کریں قے صرع معدی میں تنہا نہایت مفید ہے اب جاننا چاہئے کہ جو حبوب اور جوشاندے مسہلہ کہ مذکور ہو چکے ہیں ان میں سے جو نسا جس خلط کے مناسب ہو وہ کام میں لائیں سو اگر خلط بلغمی ہو تو قے کے لئے مولی اور سوئے کے پانی میں سکنجبین عسلی ملاکے پئیں اور قے کر ڈالیں اور اگر خلط سوداوی ہو تو مولی کو چیر کر اس میں سیاہ کنگنی بھر دیں پھر اس کو سکنجبین میں بھگوئیں پھر اس مولی کو کھائیں اور سکنجبین عسلی لونئے کے پانی میں ملاکر اس کے پیچھے پئیں اور استفراغ کریں کہ قے ہو جائے اور جو خلط صفراوی ہو تو سوئے کے بیج اور خیار زہ لیں اور جوش کرکے اس میں تھوڑا سا نمک ملاکے سکنجبین کے ساتھ پئیں اور قے کر ڈالیں اور اگر گرم پانی ملالیں تو خوب ہے اور تنقیہ کے بعد معدے کی تقویت کریں کہ پھر بلغم کو وہ قبول نہ کرے اور تقویت بھی خلط کے موافق ہونا چاہئے مثلاً بلغمی میں گل سرخ مصطگی قاقلہ یعنی کثیرا کے چھوٹے ٹکڑے اور عود ہندی یعنی اگر سنبل الطیب ان پانچوں دواؤں کو باریک کرکے اور گلاب میں ملاکر معدے پر لیپ کریں اور شیاف ارلیا اور گرم جوارشیں اور سکنجبین کھائیں اور بھنے گوشت اور پرند جانوروں کے گوشت اور جنگلی ... خوشبودار کرکے کھائیں اور سوداوی میں صندل اور گلاب کا لیپ کریں اور جو کچھ دوائیں بلغمی میں بیان کی ہیں یہاں بھی مفید ہیں اور ... بادام اور پانی کے ساتھ بھی کھائیں اور صفراوی میں خمیرہ اور کاہو کے بیج ... [illegible]

میں پکا کے لیپ کریں اور شربت بہ طباشیر اور خشخاش و صندل کا اکثر پئیں اور انار کے پانی میں روٹی بھگو کر اور کباب کیا گوشت املی سے ترش کر کے اور پودینے سے خوشبو کر کے
تناول کریں اور صرع معدی جو اخلاط کی بری کیفیت کے سبب سے پیدا ہو اس کے لیے ہم کہہ چکے ہیں کہ شکم خالی ہونے پر شدت پکڑتی ہے اور اس کا علاج
وہ ہے جو صداع معدی میں مذکور ہوا **دوسری نوع** صرع طحالی ہے اس کی علامت طحال کا نفخ اور سردی اور ورم **تیسری نوع** صرع مراقی ہے
اس کی علامت کھٹی ڈکاریں اور پیٹ اپھرنا اور مراق میں جلن اور بیچینی اور قے میں کھانا بے ہضم ہوا نکلنا **چوتھی نوع** وہ صرع ہے کہ اس کا مادہ
منی کے اوعیہ یعنی مقام قیام میں یا رحم میں ہو اس کا سبب حیض کا بند ہونا اور منی کا رک جانا ہے جس وقت حیض کے یا منی کے فضلے رحم میں یا منی کے اوعیہ
میں اکٹھے ہوں اور ان میں ایک بری کیفیت آجائے تو ان سے ابخرے دماغ کی طرف چڑھتے ہیں اور صرع پیدا کرتے ہیں اس کی علامت حیض کا بند ہونا
اور ایک مدت تک جماع اور منی نکلنے کا اتفاق نہ ہونا اور زیر ناف یعنی پیڑو میں اور رانوں کے گوشے میں یعنی چڈوں میں اور گردے اور پیٹ میں درد اور بوجھ معلوم
ہونا اور صرع رحمی اکثر مادہ عورتوں کو ہوا کرتی ہے اور بعد پیدا ہو جانے بچے کے موقوف بھی ہو جاتی ہے علاج جو کچھ کہ امراض طحال کی فصل میں اور
مالیخولیا مراقی میں اور اختناق الرحم اور احتباس الطمث کے باب میں مذکور ہے ان تینوں قسم کا ہر ایک سبب کے موافق ویسا ہی علاج ہے اسی طرح [illegible] اور
عضو کی تقویت میں کوشش کریں اور جو صرع کہ منی کے رکنے سے پیدا ہوا اس کا علاج جماع ہے مرد ہو خواہ عورت **پانچویں نوع** صرع کبدی بیان
میں اس کی علامت جگر کے حالات میں تلاش کریں پھر اگر جگر کی حرارت کے آثار معلوم ہوں اس کا علاج یہ ہے کہ حرارت کو تسکین دیں اور سدہ جگر یا اسہال [illegible]
ہوں تو کھولیں اور اس کے سوا جو اس باب میں لکھا ہے استعمال کریں اور ایسا ہی اگر بلغم کی علامات اور جگر کی سردی کے نشان ظاہر ہوں تو ماء الاصول سے
اس کا سدہ کھولیں اور مزاج کی اصلاح کے لیے جو بیان سے خود بار بار بیان ہوا اس کا استعمال کرنا چاہیے **چھٹی نوع** صرع امعائی میں جاننا چاہیے کہ کبھی
آنتوں میں کرم پیدا ہو جاتے ہیں اور خبیث ابخرے اس جگہ سے اٹھ کر دماغ میں آتے ہیں اور سدہ غیر تام پیدا کر کے صرع لاتے ہیں علامت اور علاج اس کا وہ ہے
کہ دیدان کی فصل میں بیان کریں گے **ساتویں نوع** صرع اطرافی یعنی وہ صرع کہ اس کا مادہ پاؤں یا ہاتھ میں ہو پھر بخارات ردی اس جگہ سے اٹھ کر دماغ کی
طرف چڑھیں اور دماغ کے سکڑ جانے اور کھنچنے سے صرع پیدا ہو اور ان اعضاء میں تشنج پیدا ہونے کا سبب یہ ہے کہ ان اعضا کی بعض رگوں میں صاف اور
بیسار مادہ چمٹ جائے پھر روح حیوانی اس جگہ نہ جا سکے تب روح حیوانی کے نہ پہنچنے سے اس مادے میں اور جو خون کہ اس جگہ ہو اس میں سردی
آجائے اس سے تشنج پیدا ہو اور شاید کہ بہت دنوں کے بعد مادے کی سردی اس حد کو پہنچے کہ بالفعل بھی سرد ہو جائے جیسے مردوں کے بدن
سرد ہو جاتے ہیں پھر عضو آفت رسیدہ سے سردی نکل کر پٹھوں کے وسیلے سے دماغ میں پہنچے اور دماغ کے بطون کی رطوبت کو غلیظ کرے اس سبب سے روح
نفسانی کے راستے تنگ ہو جائیں اور سدہ پیدا ہو جائے اور صرع واقع ہو اور ہو سکتا ہے کہ سدے کا سبب صرف مادے کی سردی نہ ہو بلکہ دماغ کو مادے کی
کیفیت پہنچنے ہی سے معلوم ہو اور اس کی تاثیر سے اس لیے دماغ سکڑ جائے اس سبب سے روح کے مجاری بند ہو جائیں اور صرع پیدا ہو پھر جب تک کہ
بدن کی حرارت اور طبیعت کی توجہ سے برودت اور غلظت زائل نہ ہو اور کیفیت سمیہ تمام نہ ہو چکے آدمی صرع میں مبتلا ہے اور جاننا چاہیے کہ
نوبت صرع کی مدت بدن کی بیشی سبب کے موافق ہوتی ہے مثلاً جس وقت کہ مادہ بہت ہو اور سبب قوی ہو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ تھوڑی ہی مدت میں صرع پڑ جائے
اور اس حالت میں سے ایک ساعت یا آدھی ساعت سے پہلے فرصت نہ ملے جوں ہی موقوف ہو پھر آجائے اور جو صرع اس افراط سے واقع ہو تو
اس سے نجات پانا امر محال ہے اور جس کا مادہ خفیف اور سبب ضعیف ہو تو ممکن ہے کہ بیمار چند نوبت بچا رہے اور صرع اطرافی کی یہ علامت ہے کہ بیمار کو معلوم
ہو کہ ایک چیز جیسے سرد ہوا اس جگہ سے چل کر آہستہ آہستہ ایک دوسرے عضو میں ہو کر دماغ کی طرف آتی ہے اور یہ کہ نوبت کے وقت آنکھیں کھلی رہ جائیں اور سرخ ہو
جائیں اور منہ کا رنگ سیاہ ہو جائے اور ہاتھ پاؤں کی انگلیاں اینٹھ جائیں اور دوسرے اعضا میں کھچاوٹ پیدا ہو اور نوبت کے پہلے جمائیاں اور انگڑائیاں
بھی بہت آئیں اور پیشاب بے جانے نکل جائے قال جالینوس ان صبیا اصابتہ [illegible] فاخبر انہ یحس بشیء [illegible] الی [illegible]
قال رایت من المصروعین [illegible]

ہوئی مدقوق تا لی الشیخ یعنے جالینوس نے کہا ہے ایک لڑکا میں نے دیکھا کہ یہ بیماری صرع اُس کو پنڈلی کے درد سے ہو جاتی تھی پھر یہ خبر دیگئی کہ اسکو معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ٹھنڈ سے تیر سے دماغ کی طرف چڑھتے ہیں اور یہ بھی اُس نے کہا ہے کہ صرع والوں میں سے ایک شخص کو میں نے دیکھا کہ اُس کو معلوم ہوا کرتا تھا کہ ایک ٹھنڈی چیز پاؤں کے انگوٹھے سے اوپر کو چڑھتی ہے اور روفس نے حکایت کی ہے کہ ایک مرد کو یہ بیماری ہاتھ کی پشت سے اٹھتی تھی اور دکھتا تھا کہ ہاتھ گویا مرض میں دبا ہوا ہے غرضیکہ ایسا ہی اس زمانے میں بھی دیکھنے کا اکثر اتفاق پڑا ہے علاج نوبت کے وقت اُس جگہ سے اوپر کی طرف پٹیوں سے خوب مضبوط باندھیں تاکہ ریح بد اور حجری کیفیت کو چڑھنے نہ دے جیسا بچھو کے کاٹنے پر عضو کو باندھ دیتے ہیں اور عضو کی سردی بالفعل کو زائل کریں کیواسطے عضو آفت رسیدہ پر گرمی پہنچائیں آگ سے یا ان دواؤں سے کہ بالقوۃ مسخن ہیں جیسے عاقرقرحا اور جبینہ اور سیابک اور فرفیون اور روغن بلسان کا اُس جگہ پر ضماد کریں اگر گرم کر کے ضماد کریں تو بہتر ہے کیونکہ حرارت بالفعل کا اثر زیادہ قوی ہے اور چاہیئے کہ گرم پانی میں روغن بابونہ ملائیں اور عضو کو اُس میں ڈبا رکھیں اور اسکو ٹھنڈا نہ ہونے دیں اس طرح پر کہ اس کے نیچے آگ رکھیں یا گرم پانی نیا ملائیں اور جب نوبت کا وقت نہ ہو تو اُس وقت تدبیر یہ ہے کہ بلغم کا تنقیہ کئی دفعہ میں کریں اور دماغ کی تقویت اور گرمی پہنچانے کے لئے سکنجبین عنصلی اور شربت اسطوخودوس پئیں اور سدابی یعنی تلی اور مشک اور عنبر سونگھیں اور روغن بابونہ اور جو چیزیں اُسکے مانند ہیں سر پر ملیں اور جب بدن کی تنقیہ اور دماغ کی تقویت سے فراغت ہو چکے تو عضو مذکور میں گرمی پہنچانے کے لئے رائی اور جند بیدستر اور سیاہ مرچ شہد میں ملا کر اُس پر طلا کریں اور روغن زیتون اور روغن بید انجیر اور روغن سداب اور روغن خیری اور روغن قسط ملیں پھر اگر مقصود حاصل ہو تو فبہا المراد اور نہیں تو اُس عضو پر داغ دیں اس طرح پر کہ بھلاوان کا شہد اور کبوتر کی پیخال اور انجیر کا دودھ اور کنگنج کا ضماد کریں تاکہ زخم پڑ جائے اور زخم کو ایک مدت تک اچھا نہ ہونے دیں تاکہ مادہ فاسد تھوڑا تھوڑا بہ نکلا جائے اور داغ دینے اور زخم ڈالنے والی دوا لگانے سے تو عضو مذکور پر سینگیاں لینی پچھنوں سمیت یا بدون پچھنوں کے لگانا بہت مفید ہیں خصوصاً نوبت کے وقت اور یہ تدبیر کہ زخم یا داغ نہ بھرے اس طرح سے ہے کہ اس پر یعنی سیسے کا ٹکڑا اسپر باندھ رکھیں اور سوائے اس کے اور حیلے بھی بہت ہیں اور وہ صرع کہ جس کا مادہ کسی دوسرے عضو میں ہو جیسے پاؤں میں اُترے ہیں اُس کے مانند اس کے علاج کا طریق اس علاج سے کہ مذکور ہوا ظاہر ہے تیسری قسم اس صرع کے بیان میں کہ جو بچھو اور زنبور یعنی بھڑ کے کاٹنے سے یا دماغ کی حس قوی ہونے سے پیدا ہو اس قسم کی دو نوعیں ہیں پہلی نوع صرع لسعی یعنی جو صرع زہر دار جانوروں کے کاٹنے سے پیدا ہو اُس کے بیان میں اسکی علامت یہ ہے کہ اُن جانوروں کے کاٹنے سے بعد پیدا ہو اور اُسکا علاج جو چیزیں کہ کاٹنے والے جانوروں کی مضرت کو دفع کرتی ہیں اور اُن کا بیان آگے آئے گا اُن کو کام میں لائیں اور اگر وہ ورم بادبان اور ورم گلقند پکائیں اور چاہو تو ایک مثقال تریاق اربعہ اُس میں ملا کر پلائیں تو مفید ہے ترکیب تریاق اربعہ کی جنطیانا رومی یعنی پکہان بید اور حب الغار اور مرمکی اور زراوند طویل ان چاروں دواؤں کو برابر لیں اور کوٹ چھان کر شہد میں ملائیں دوسری نوع صرع قوت حس دماغی کی ہے یعنے جو صرع دماغ کی حس قوی ہو جانے سے پیدا ہو جاننا چاہیئے کہ اکثر ایسا ہوا کرتا ہے کہ ایک شخص کے دماغ کی حس قوی اور تیز ہو اور اس سبب سے تھوڑی کیفیتوں کو دماغ جلد دریافت کرلے اور نہایت تکلیف پائے اور اپنے تئیں سنبھال نہ سکے تب تشنج اور صرع ظاہر ہو اُس کی علامت صاحب صرع قوت حس دماغی میں ہوگی علاج شربت خشخاش اور لیے یعنی حمایدار غذائیں جیسے کلے پائے اور گوسالے کا گوشت اور تازی مچھلی کھائیں اور اُس کے کبابوں میں تخم خشخاش اور تخم کاہو ضرور ڈالیں اب جاننا چاہیئے کہ صرع کی ایک قسم ہے کہ اُسکو یونانی میں ایپلیمپسیا کہتے ہیں اور اُس کا ترجمہ تشنج مانع حس و حرکت ہے اور یہ سب اقسام سے بدتر اور قاتل ہے اسکی علامت یہ ہے کہ اس صرع کے پہلے ہی سے تمام بدن میں تشنج اور انتصاب نمودار ہو جاتی ہیں بخلاف باقی اقسام کے اُن میں تشنج صرع کے تابع ہے علاج جو خلط اس مرض کو پیدا کرتا ہے وہ بلغم ہے یا سودا غرض جو کچھ کہ ہو اُس کے موافق اُس کے نکالنے میں کوشش کریں اور تشنج زائل ہونے کے لئے جس طرح کا علاج اُس کے باب میں آئیگا وہ استعمال کریں اور صرع کی ایک قسم ہے کہ اسکو صبیانی اور ام الصبیان اور ریح الصبیان اور ام الشیطان اور فزع الصبیانی کہتے ہیں اور جاننا چاہیئے کہ لفظ ام الصبیان کی تحقیق اور تعریف میں اطبا نے اختلاف کیا ہے رازی نے کہا ہے کہ وہ ایک صرع ہے جو ایسی تپ گرم کے ساتھ عارض ہو جس کو تپ محرقہ صفراوی کہتے ہیں اور اُس تپ میں خشکی بھی زیادہ ہو اور مسامات بند ہوں کہ پسینا مطلق نہ آئے اور اُس میں پیشاب سفید ہوتا ہے اور بعضے یہ کہتے ہیں کہ صرع کی ایک قسم ہے جو وقت کہ لڑکوں کو لاحق ہو تو ان ناموں سے بولتے ہیں اور حکیم ابوالفرج مفتاح میں لکھا ہے

کہ ام الصبیان یعنی طفلانہ صرع کو کہتے ہیں اور یہ بیماری چونکہ اکثر لڑکوں کو ہوجایا کرتی ہے لہٰذا اس نام کے ساتھ موسوم ہوئی اور نابالغ لڑکوں کو کثرت سے صرع ہوجانے
کا یہ سبب ہے کہ ان کے دماغ کے اندر اصل پیدائش میں رطوبات ہوا کرتی ہیں سو کبھی رحم ہی میں پاک ہوجاتی ہیں اور کبھی پیدائش کے بعد سر میں قروح اور ورم
ہوکر اس طریق سے نکل جاتی ہیں پھر اگر ان رطوبات فضلیہ خلقیہ کا تنقیہ نہ رحم میں ہوا ہے اور نہ پیدائش کے بعد سر کے اورام اور قروح کے ذریعے سے
تنقیہ ہوا تو ضروری بات ہے کہ صرع پیدا کرے اور اس قسم کی صرع اکثر بے علاج کئے بالغ ہونے کے وقت تک خود بخود زائل ہوجاتی ہے بشرطیکہ کوئی
بے تدبیری نہ واقع ہو اسی سبب سے بعضوں نے کہا ہے کہ شیرخوارہ کی صرع کا علاج نہ کریں ہاں اگر طبیب حاذق مناسب جانے ان رطوبات کے تنقیہ کو مناسب اور
جو کہ اس کے لائق ہوں کوشش کریں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ بچے کو بہ انتظار وقت بلوغ بیمار رکھنا دانائی کے برخلاف ہے مگر کچھ توقف کرنا چاہئے کیونکہ اکثر ایسا بھی
ہوا کرتا ہے کہ وہ رطوبت واجب التنقیہ رحم میں یا پیدائش کے بعد قروح اور اورام کے سبب سے کم ہوکر تھوڑی سی باقی رہے اور صرع پیدا کرے اور تھوڑی سی مدت میں
حیثیت رطوبات کے موافق خود بخود تحلیل ہوجائے اور جاننا چاہئے کہ صاحب اسباب علامات نے لکھا ہے کہ ام الصبیان لڑکوں کو بدون تپ اور مزاج کی حرارت
کے نہیں ہوا کرتی ہے اور مبردات کے استعمال سے زائل ہوجاتی ہے اس لئے اس کو صرع میں شمار کرکے دونو کا ایک ہی علاج بیان کیا ہے اب جاننا چاہئے
کہ جس قسم کی صرع لڑکوں کو ہوا کرتی ہے اس کو ام الصبیان ہی بولتے ہیں اور یہ لازم نہیں کہ بچوں کو صرع صفراوی کے سوا دوسری نہ ہو اس لئے بعضے
جاہل اس گمان سے کہ بچوں کی صرع کا نام ام الصبیان ہے اور علاج اس کا اور صفراوی کا یکساں ہے تبرید یعنی ٹھنڈائی کے سوا دوسری چیز استعمال نہیں
کراتے ہیں اور اکثر بچوں کو ہلاک کرتے ہیں یہ بات محض خطا ہے بلکہ چاہئے کہ جیسے عوارض دیکھیں ویسی بیماری سمجھیں اور اسکے موافق معالجے میں کوشش کریں
مثلاً اگر صفراوی کے آثار معلوم ہوں تو جو کچھ صرع صفراوی میں مذکور ہے استعمال میں لائیں اور سرد و تر چیزیں ناک میں ڈالیں اور دودھ سر پر لگائیں اور دودھ پلانیکی انّا
کا نہایت خوب ہے اور سرد مکان میں رکھیں اور اگر بلغم کی علامتیں ظاہر ہوں اور یہ اکثر ہوتا ہے تو جو کچھ صرع بلغمی میں مذکور ہے وہ استعمال کریں اور جس طرح ہو دایہ کو
یعنی جو دودھ پلاتی ہے اس کو بھی علاج میں شریک کریں یعنی اس کے دودھ کی بھی اصلاح کریں اور شوہر کی مباشرت سے باز رکھیں اور جو چیز مضر ہو
جیسے بادل کے گرجنے کی آواز اور بندوق کی آواز اور اس کے مانند بچے کو اس کے سننے سے بچائے رکھیں اور ایسا ہی اور چیزوں سے جو صرع کو جوش میں لاتی
ہوں باز رکھیں فائدہ فیبا اور ابیلمسا اور مرض کاہنی بھی صرع کے نام ہیں اور صرع صبیانی کو فاذون بھی کہتے ہیں اور فیبا کے معنی حس و حرکت کا باطل ہونا
اور ابیلمسا ابیلس کے نام سے مشتق ہے اور اس کے معنی ام الصبیان ہیں اور صرع کا مرض کاہنی نام رکھنے کی وجہ میں اطبا نے اختلاف کیا ہے قال الطبری و
ابو الفرج لان من المصروعین من یتکلم ویخبر بالکائنات کالکہان وقال الفاضل العلامۃ فی شرح الکلیات انما سمی بہ لان الکہنۃ کانوا یعالجونہ بالکہانۃ ویسمون الذکر من عود الصلیب یعنی
طبری اور ابو الفرج نے کہا ہے اس لئے کہ بعضے مصروعین کہانت کرتے ہیں اور ہونے والی چیزوں کی خبر کاہنوں کی طرح دیا کرتے ہیں اور فاضل علامہ ابن
حزم القرشی نے شرح کلیات میں کہا ہے کہ یہ نام یقیناً اس کا اس لئے رکھا ہے کہ کاہن لوگ اس کا علاج کہانت کے ساتھ کیا کرتے تھے اور کہا گیا عود
صلیب نر کو کہتے ہیں اور فاذون کے معنی صبیانی ہیں اب یہاں پر البتہ تدبیر جامع النفع کا بیان ہے کہ سب اقسام میں نوبت کے وقت استعمال کریں جاننا
چاہئے کہ مصروع یعنی مرگی والا اکثر زبان چبایا کرتا ہے اس لئے چاہئے کہ نرم کپڑے میں روئی بھر کر اسکی پوٹلی گیند سی بنالیں اور جس وقت کہ صرع ظاہر ہونے لگے
وہ گیند اس کے منہ میں رکھیں تاکہ زبان نہ چبا جائے اور منہ بھی کھلا رہے اور نکوزہ یعنی سینگ اور جندبیدستر یا پیپل یا سکبینج عسل میں ملا کر حلق میں
ٹپکائیں اور کندش یعنی نکچھکنی اور خربق سفید یعنی کٹکی اور شحم حنظل اور عصارہ قثاء الحمار یعنی کریلے کا پانی تھوڑا تھوڑا اور فلفل یعنی سیاہ مرچ اور شونیز یعنی کلونجی
اور زنجبیل یعنی سونٹھ اور فرفیون اور جندبیدستر جوان مقداروں میں بہم پیس کر ناک میں ڈالیں اور عود فاوانیا کہ عود صلیب ہے ناک کے سامنے اس کی
دھونی کریں اور اگر پیس کر ناک میں بھی پھونکیں تو بھی مضائقہ نہیں ہے یہ سب تدبیر اس لئے ہے کہ جلد ہوش آجائے اور عود صلیب کو پانو پر باندھنا
سب صرع والوں کو مفید ہے خصوصاً اگر عود صلیب تر کہیں مل جائے تو بہت ہی بہتر ہے اور سداب یعنی ستری خشک کو صرع کی حالت میں سونگھنا
اور ہوش میں سونگھنا مفید ہے اور ایسا ہی کڑی تیز بو والی چیزوں کا سونگھانا یعنی ناک کو سرکہ ہوش میں لاتا ہے جیسے کہ صرع بارد میں ذکر آیا ہے فائدہ یعنی

طبیبوں نے کہا ہے کہ اگر عاقر قرحا کوٹ کر مصروع کی ناک میں پھونکیں تو چھینک آجائے تو اچھے ہونے کی امید رکھتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ جو صرع پچیس برس کی عمر پہنچنے کے بعد ہو جائے تو دشواری سے جاتی ہے خاصکر اگر دماغ کا مزاج تر ہو حاصل کلام یہ کہ ایک بڑا مرض دبہ یا ہے حق سبحانہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو جمیع آفات سے اپنی حفظ و امان میں رکھے بیان اُن چیزوں کا جو صرع کے سب اقسام میں مضر ہیں جو چیزیں چلنے والی ہیں اور چمکنے والی چیزیں اور چکر کھانے والی چیزیں ہیں اُن کو دیکھنا اور اونچی جگہ چڑھنا اور حمام میں اور ہوادار مکان میں قیام کرنا اور جاڑے کی سردی اور گرمی کی گرمی زیادہ کھانا اور جماع کی کثرت کرنا اور بہت پڑھنا اور رونا اور گھوڑا دوڑانا اور بہت تیز مٹھائی اور بہت چکنا کھانا کھانا اور جیانی اور تیز شراب اور پیادہ پا چلنا اور بجلی اور رعد کی آواز سننا اور غلیظ غذائیں اور شہد سے جانوروں کا گوشت اور شلغم اور کرنب اور گندنا اور مولی اور لہسن اور پیاز اور باقلا اور مسور اور سب اقسام کے ساگ نقصان رکھتے ہیں اور مادے کو حرکت دیتے ہیں سوا پودینے کے اور کرفس یعنی اجموہ کی یہ خاصیت ہے کہ صرع کو حرکت میں لاتا ہے اور گرم پانی سے نہانا دماغ کو سست کرتا ہے اور سرد پانی اخلاط کو دباتا ہے یعنی نچوڑتا ہے اور سب تر میوے اور سب جانوروں کا دودھ اور جو چیزیں دودھ سے بنائیں ناموافق ہے اور جن چیزوں سے ابخرے اٹھیں جیسے پھل اور رائی نقصان کرتی ہیں اور اخلاط کو دماغ میں ابھار لاتی ہیں۔ مگر وارچینی اور اطبیبوں اور زہرہ سفیدہ اور کرویا مفید ہیں کہ اخلاط کو دماغ سے اتارتی ہیں اور رگوں میں سے ریح کو نکالتی ہیں اور گندک کی بو اور قیر لکھہ اور قطران کی اور جلے بالوں کی بدبو ناموافق ہے اور دن کو سونا برا ہے خصوصاً اگر بہت سا سوئے اور پیٹ بھرے پر سونا اور بہت جاگنا بھی مضر ہے اور اگر مصروع کے آگے بہروزے کی دھونی کریں صرع حرکت میں آجاتی ہے اور اگر بکری کا گوشت بہت کھائیں تو بھی صرع پیدا ہونے کا خوف ہے اور اگر بکرے کی کھال [illegible] پانی میں جائیں تو صرع حرکت کرتی ہے اور غصہ لانے والی اور غم لانے والی باتیں خاص کر اگر اچانک غصہ اور غم آجائیں تو نہایت ضرر رکھتی ہیں اور بعضے طبیبوں نے کاہو اور کشنیز کی اجازت دی ہے مگر شیخ فرماتے ہیں کہ ہم ان دونوں کو اچھا نہیں کہتے واللہ اعلم بالصواب

سترھویں فصل سکتے کے بیان میں

وہ ایسی بیماری ہے کہ اچانک آجاتی ہے اور حس و حرکت کی قوت کو دماغ سے بدن میں لاتی ہے ایک بارگی اُس کی راہ بند ہو جاتی ہے اور تمام بدن بیکار ہو جاتا ہے اور سب حواس باطل ہو جاتے ہیں اور تمام حرکتوں میں سے سانس کی حرکت کے سوا دوسری باقی نہیں رہتی ہے اور بیمار سیدھا چت پڑا رہتا ہے اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ سانس لینے کی حرکت بھی تمیز نہ ہو سکے اور مسکوت یعنی سکتے والا مردے کی صورت ہو جاتا ہے سکوت اور مردے میں جو فرق ہے وہ اس فصل کے آخر میں مفصل کہا جائے گا اور سکوت یعنی چپ رہنا جو اس مرض کو لازم ہے اس لیے اسکا نام سکتہ رکھا گیا ہے جاننا چاہیئے کہ اس بیماری کا سبب کلی وہ ہے کہ دماغ کے بطون شریفہ میں ایسا رگی سدہ کامل پڑ جائے اور بطون شریفہ سے وہ فضا مراد ہے کہ مخ یعنی بھیجے کے اندر ہے اور پوشیدہ نہ رہے کہ جو فضا قحف کے اندر ہے اور وہ فضا کہ ام جافی یعنی بھیجے کے اندر ہے ان فضاؤں سے ہر ایک پر لفظ بطون کا اطلاق کرتے ہیں یعنی ہر ایک فضا کو بطن بولتے ہیں سو وہ فضا کہ مخ کے اندر دماغ کی تینوں قسموں میں ہے بطون شریفہ کی لفظ کے ساتھ مخصوص ہے اور دماغ میں ایسے سدے کے دو سبب ہیں ایک یہ کہ دماغ اور اُس کے تجاویف یعنی کول اور شگافتہ یعنی ایسے مادۂ بلغم یا خون یا مادۂ سودا سے بھر جائیں مگر صفرا سے ایسا امتلائے دماغ اور سدہ جس سے سکتہ حادث ہو ہرگز نہیں ہو سکتا ہے ہاں اگر مادۂ صفرا سے ورم ہو جائے اور مرض کے انضغاط یعنی دباؤ سے سکتہ عارض ہو تو ہو سکتا ہے دوسرے یہ کہ شدت کی سردی سے پہنچنے سے یا چوٹ اور دھمک کے ایسے درد سے جو ورم پیدا کرے یا فاسد بخروں سے یا خراب اور زہریلی کیفیت سے جن کا صرع میں بیان ہوا ہے سر کو ایذا پہنچے اور دماغ ان اسباب کی ایذاؤں سے بالکل سکڑ جائے اور دماغ کا انقباض یعنی سکڑ جانا جس سے سکتہ ہو جائے انقباض کامل مراد ہے کیونکہ دماغ کے بالکل اکٹھے ہو جانے اور سکڑ جانے سے روح کے راستے سب کے سب بند ہو جاتے ہیں اور ایسا ہی امتلائے محدث سکتہ سے امتلائے کامل مراد ہے کیونکہ اگر سدہ ناقص یعنی ناتمام ہوگا تو سکتہ نہیں پیدا کر سکتا ہے اور بیماری کی دشواری اور آسانی سبب کی قوت اور ضعف کے موافق ہوا کرتا ہے قال ابقراط السکتۃ اذا کانت قویۃ لم یبرء واذا کانت ضعیفۃ لم یسہل برءھا یعنے بقراط نے کہا ہے کہ جس وقت سکتہ قوی ہوتا ہے تو اچھا نہیں ہوا کرتا اور ضعیف ہو تو اس کا اچھا ہونا بھی آسان نہیں ہے اور سکتے کے سخت

اور آسان ہونے کی علامت سانس آنے کی دشواری اور آسانی سے معلوم ہو جاتی ہے اور منہ میں کف آجانا قوت کے عاجز ہونے کی علامت ہے اور جس شخص کو
بیماری بہت سخت ہو کر کف نہ آئے اور نہ خرخرے کی آواز سانس میں معلوم ہو اور نہ سانس سے اور پینے کی جو چیز اس کے حلق میں ڈالیں تو
ناک کے راستے سے باہر نکل آئے ایسا بیمار جلد ہلاک ہو اور جالینوس نے کہا ہے کہ یہ بات نہیں ہے کہ جو شخص بیہوش ہو جائے اور اسکی
حس اور حرکت باطل ہو جائے تو وہ بیمار سکتے ہی میں مبتلا سمجھا جائیگا بلکہ ممکن ہے کہ سبات عارض ہو اور سبات اور سکتے میں جو فرق ہے وہ سبات کے
بیان میں اور سکتے اور جمود کے درمیان جو فرق ہے وہ جمود کے بیان میں لکھا ہے اور سکتے کے آثار مثل دوار یعنی گھومنے اور طنین یعنی کان بجنے کے
اور سوا اسکے ان کے اگر پہلے ظاہر ہوں تو سکتہ واقع ہونے کے گواہ ہیں اور جس شخص کے تمام بدن میں اختلاج یعنی پھڑکن حادث ہو تو خوف ہے کہ وہ سکتے
میں جلد ہلاک ہو جائے اب جاننا چاہئے کہ سکتے کے عام دو ہی سبب ہیں لہذا اس کو دو ہی قسم میں ہم بیان کرتے ہیں پہلی قسم سکتہ امتلائی کے
بیان میں یہ تین طرح پر ہے پہلے یہ کہ دماغ کے ورم سے سکتے کی نوبت پہنچے خواہ ورم بارد ہو یا حار اسکی علامت اور علاج سرسام کی فصل سے
تلاش کریں اور جاننا چاہئے کہ سکتہ وری ناگاہ نہیں ہو جاتا پہلے سرسام کے اعراض ظاہر ہوتے ہیں پھر اس کے بعد سکتہ واقع ہوتا ہے مثلاً
قرانیطس یعنی سرسام صفراوی اور لیثرغس یعنی سرسام بلغمی کی نوبت آخر میں سکتے کو پہنچے اور ہو سکتا ہے کہ سکتہ وری کا سبب سقطہ یا ضربہ ہو لیکن سکتہ وری ورم
کے بغیر نہیں ہوا کرتا اور پہلے سرسام کا ہونا یا ضربے اور سقطے کا جو ورم پیدا کرے واقع ہونا اس کے گواہ ہیں دوسرے یہ کہ مادہ بہت اور غلیظ دماغ کے تجاویف
اور منافذ میں آجائے اگرچہ ورم نہ پیدا ہو مگر قوت حس و حرکت کی راہ بند کر دے اور یہ اکثر مادہ بلغم سے ہوا کرتا ہے اور سوداء سے کم اتفاق پڑتا ہے
تیسرے یہ کہ بدن میں خون غالب ہو اور تمام بدن کی رگیں اور شریانیں بھر جائیں اور دماغ کے تجاویف اور شرائین بھی اس قدر بھر جائیں کہ قوت
روح حیوانی کا راستہ جو دل سے دماغ کی طرف ہے اور قوت روح نفسانی کا راستہ جو دماغ سے تمام بدن کی طرف ہے بند ہو جائے اور اس کی وجہ
شریانوں کی حرکت تھم جائے اور دم لینا موقوف ہو جائے اور تمام بدن ٹھنڈا ہو کر سکتہ واقع ہو بعضے اسکو خناق کلی بھی کہتے ہیں اور جان لو کہ اگرچہ علامات
اور علاج سبب کے موافق باب مذکور ہوئے مگر اس جگہ بھی پھر کہا جاتا ہے مثلاً اگر مادہ بلغم ہو تو اسکی علامت بدن کا ڈھیلا ہونا اور رنگ کی سفیدی
اور منہ سے لعاب کی کثرت مگر غطیط یعنی خرخرے کا ہونا مرض کی سختی کا نشان ہے اور اس کا علاج دو طرح سے ہے ایک وہ کہ بیماری کے وقت
کرتے ہیں دوسرے یہ کہ ہوش آنے پر کریں سو وہ علاج کہ اس وقت نوبت کریں اس طرح پر ہے کہ پہلے [illegible] کو شیافات اور حقنوں سے [illegible] کریں
پھر دماغ کو گرمی پہنچائیں اور کبھی حقنے سے پہلے فصد کی تحلیل کے لئے سر کو گرمی پہنچانا منظور ہوا کرتا ہے اور تسخین دماغ یعنی دماغ کو گرمی پہنچانے کی
تدبیر یہ ہے کہ مشک اور سداب اور قرنفل یعنی لونگ سونگھائیں اور نکچھکنی اور سیاہ مرچ اور جند بیدستر یا ایک کر کے ناک میں پھونکیں اور جیسے
نزلے میں مناسب ہوں استعمال کریں اور تکمید نمک یا [illegible] تمام میں [illegible] اور سر کے بال مونڈ کر جند بیدستر اور [illegible] پیس کر سرکے کے ساتھ
گرم کر کے لیپ کریں اس سے دماغ کو گرمی پہنچتی ہے اور جو تکمید کہ [illegible] کا ٹکڑا گرم کر کے یا گرم اینٹ سر پر رکھیں یا [illegible] کی ٹوپی سر کو
پہنائیں اور لومڑی کا پوست یا گرم کر کے ٹوپی سے اوپر رکھیں اور سر کے مونڈنے سے گرمی پہنچانے کا زیادہ خیال رکھیں اور قے لانے والی چیزیں
استعمال کریں یعنی مرغ کا پر روغن سے چکنا کر کے ایارج فیقرا میں بھر کے حلق میں ڈالیں تاکہ قے آجائے اگرچہ قے نہ بھی آئے تاہم فائدے
سے خالی نہ ہوگا اور [illegible] روغن [illegible] مرغ کا پر اور کسی روغن سے چکنا کریں کہ وہ نہایت مفید ہے اور سکتہ [illegible] چیزیں
زیادہ فائدہ مند ہے تا کہ اگر فم معدہ میں بھی امتلا ہو جائے اور گرم روغن یعنی روغن سداب اور روغن سوسن اور انکے مانند کو گرم [illegible] کریں
نہایت گرم کر کے [illegible] اور تریاق کبیر اور مثرودیطوس ماء العسل کے ساتھ [illegible] حلق میں ٹپکائیں اور اگر
تریاق کبیر اور مثرودیطوس موجود نہ ہو تو سو آنف اور انیسون [illegible] کے جوشاندے میں گھول کر حلق میں ڈالیں حقنے کی ترکیب یہ ہے
[illegible] سعتر [illegible] سداب [illegible] حنظل [illegible] لیں [illegible]

اور آبکامہ یعنی کانجی اور روغن زیتون ملائیں اور گوگل اور نسوت اور بورہ ارمنی اور شحم حنظل اور سقمونیا سرد اروکر کے یعنی اور پسے پیکر ملا
کے حقنہ کریں اور اس کے بعد یہ تدبیر ہے کہ جب چوتھا یا ساتواں یا چودھواں دن بیماری کے ضعف وقوت کے موافق گزر جائے ہرگز تنقیے میں
توجہ نہ کریں مگر نضج یعنی مادہ پختہ ہونے کے لئے ہر روز انیسوں اور بادیان اور گاؤزبان ہر ایک ۳ درم گلقند دس درم سے جلاب بنا کر
دے سکتے ہیں اور غذا سنخود آب کبک یعنی تیتر اور تیہو یعنی بٹیر کے ساتھ بنا کر زیرہ اور دارچینی وغیرہ ملا کر دے سکتے ہیں محمد ذکریا کہتا ہے
کہ میں نے انگوزہ یعنی ہینگ کو سکتہ اور فالج اور لقوہ سے میں بہت فائدہ مند پایا۔ صبح اور شام باقلا کے دانے کے برابر شراب میں گھس کر دیں
اور جب چوتھا دن یا ساتواں دن یا چودھواں دن گزر جائے تو مادہ کا تنقیہ ایارجات یا حبوب ملائم سے جن کا بارہا ذکر آیا ہے کرنا چاہئے۔ اور
چاہئے کہ ہر ہفتے میں ایک بار یا دو بار بیمار کے قوت مزاج کے موافق تنقیہ کریں اور ہوش آنے کے بعد چوبیس دن تک یہی تدبیر ہمیشہ کیا کریں
اس کے بعد ہر روز صبح کو روغن بیدانجیر باعتدال اصول کے ساتھ دیں اور فالج کا سا علاج کریں اور پوشیدہ نہ رہے کہ سکتہ بلغمی اگر موقوف
ہو جاتا ہے تو اکثر لقوہ سے اور فالج کی طرف بدل جاتا ہے اور اکثر ایسا بھی ہوا کرتا ہے کہ فالج کا مادہ انجام میں سکتے کو پہنچے اور جس شخص
کو خون کی خرابی سے اکثر فصد کی حاجت پڑے اور فصد سے آرام پائے تو یہ خوف ہے کہ اگر فصد میں کچھ تاخیر پڑے تو فالج یا سکتہ
پیدا ہو جائے اسی سبب سے حکماء کہتے ہیں کہ اگر سکتہ بلغمی میں خون کے غلبے کا نشان بھی ظاہر ہو تو فصد کو سب تدبیروں پر مقدم رکھیں اور
اگر مادہ خونی بدن میں غالب آگیا ہو جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ منہ کا رنگ سرخی مائل ایسا ہی ہوگا جیسا کہ کسی کا گلا گھونٹ
جائے اور اس کے رنگ میں سرخی سیاہی کے ساتھ ہوتی ہے اور ماتھے پر پسینا اور رگ کی وداجین یعنی دو توشہ رگیں بھری بھری نظر آئیں اور
سانس میں خرخرہ ہو اور جاننا چاہئے کہ خونی سکتہ اگر کھلتا ہے تو فالج کی طرف نہیں بدلتا کیونکہ بیمار بدون خون نکالنے اس سکتے سے
خلاصی ہی نہیں پاتا ہے اور خون نکالنے کے بعد مادہ باقی نہیں رہتا علاج اگر نجات کی امید ہو تو دونوں ہاتھ سے رگ سر دو کھولیں
اور خون بہت نکالیں اور اگر طبیب کی نظر میں ضرورت معلوم ہو تو گردن کی رگیں کہ جن کو وداجین یعنی شہ رگیں بولتے ہیں ان کی فصد کھولیں پھر
پنڈلیوں پر پچھنے لگا کر شاخیں کھینچیں فصد اور حجامت یعنی شاخیں لگانے کے بعد ہاتھ اور پاؤں کو ملنا اور باندھنا مفید ہے اور سکنجبین گرم پانی
سے غرغرہ کرنا بھی فائدہ مند ہے اور حقنہ معتدل بھی استعمال کرنا مفید ہے اور ان تدبیروں کے بعد سر کی تقویت کے لئے روغن گل اور روغن بابونہ اور سرکہ
سر پر ٹپکانا چاہئے پھر اگر حقنہ معتدل استعمال کریں تو بہتر ہے تاکہ مادہ جتنا باقی رہا ہو نکل جائے اور جس وقت سکتے سے ہوش آجائے تو غذا میں کمی کرنی چاہئے اور
کشکاب پر قناعت کریں اور رفتہ رفتہ تیتر اور مرغ کے گوشت پر طبیعت کو متوجہ کریں اور اگر مادہ سودا ہو تو اس کی علامت اور علاج صرع وغیرہ میں تلاش کریں
اور ایسا ہی ہر ایک خلط کے مرکب ہونے کا نشان ہر ایک خلط کے جدا جدا نشان سے ظاہر ہے اور ایسا ہی اس کا علاج بھی مذکور ہو چکا ہے دوسری
قسم سکتہ انقباضی کے بیان میں اس کی علامت اور علاج سدے کے موافق ہوتے ہیں اور اس فصل کے اول میں اس باب کی تولد کا بیان ہو چکا اور صرع
اور سکتہ کی فصل میں ان اسباب کا بیان جن سے دماغ میں انقباض آتا ہے مفصل مذکور ہو چکا ہے فائدہ کبھی مسکوت یعنی سکتے والا مردے کے مشابہ ہوا
کرتا ہے اس لئے جالینوس کہتا ہے کہ سکتے والے کو بہتر ساعت تک دفن نہ کریں اب ان علامتوں کا ہم بیان کرتے ہیں کہ جن سے سکتے والے کی موت اور حیات
میں فرق معلوم ہو جائے وہ کئی قسم ہیں کہ ایک یہ کہ دھنی ہوئی روئی جو نہایت نرم ہو یا کبوتر کا پر لیکر ان دونوں میں سے جو میسر آئے ناک کے سوراخ
کے مقابل رکھیں اگر ان دونوں میں سے کوئی ہلنے لگے تو یہ زندگی کی علامت ہے کیونکہ اس سے سکتے والے کی سانس آتا معلوم ہوتا ہے۔ مگر یہ کام
اس طرح کرنا چاہئے کہ آنکھ سے اور لوگوں کی سانس یا ہوا کا شبہ نہ پڑے دوسرے یہ کہ ایک برتن جو نہایت ہلکا ہو اس میں
پانی ڈال کر اس کو چھاتی پر رکھ دیں اور غور سے دیکھیں اگر دم باقی ہے تو پانی میں حرکت محسوس ہوگی تیسرے یہ کہ خفیف سا اور جلد ہو نہیں اور
بائیں گلے کے موضع میں اور ہاتھ پاؤں کے مقام کے اندر کی طرف بائیں ایک شریان آئی ہے کہ جب تک زندگی باقی ہے اس وقت تک وہ حرکت

کرتی ہے سو نباض کامل ان شریانوں پر انگلی رکھ کر دریافت کرے کہ شریانیں حرکت کرتے ہیں یا نہیں چوتھے یہ کہ اگر آنکھ کی تلی میں روشنی اور رونق ہے تو یہ بھی زندگی کا نشان ہے۔ پانچویں یہ کہ روشن مکان میں اس کی آنکھ کھول کر دیکھیں اگر آنکھ کی سیاہی میں دیکھنے والے کی صورت کا عکس دکھائی دے تو زندہ ہے اور ایسا ہی اندھیرے مکان میں چراغ روشن کریں اور آنکھ کے سامنے لائیں اگر اسکا عکس آنکھ میں معلوم ہو تو زندہ ہے اور جس وقت بدن سے ٹھنڈے لگے تو پھر اس استدلال کی حاجت نہیں کیونکہ وہ بیشک مر چکا **اٹھارہویں فصل استرخا اور فالج کے بیان میں** استرخا وہ ہے کہ ڈھیلے اور سست اور ڈھیلے ہو جائیں اور جو عضو کہ اس کی حرکت ان عضلات کے سبب سے ہو نکما ہو جائے یعنی اس عضو کی حرکت اور جنبش جاتی رہے اور بے حس ہو جائے اس سبب سے کم یا زیادہ ہوا کرتا ہے اسی کے موافق حس اور حرکات اور بالکل باطل ہوا کرتی ہیں یا کم ہو جاتی ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ حس باقی رہے اس سبب سے کہ حرکت آتے ہیں پٹھے جو حس کے آتے ہیں اور جاننا چاہیے کہ کبھی پٹھوں کی شاخوں سے کسی شاخ میں آفت آ جائے اور جو عضو اس شاخ سے تعلق رکھتا ہے مسترخی یعنی ڈھیلا ہو جاتا اور باقی بدن سلامت رہے مثلاً چہرہ یعنے حلق یا مری یعنی نرخرہ یا زبان یا مثانہ یا امعاے مستقیم یعنے سیدھی آنت یا کوئی انگلی یا کوئی جزو اعضا کے اجزاء میں سے ڈھیلا ہو جاتا ہے اور باقی سب بدن صحیح و سلامت رہتا ہے اور کبھی بدن کے ایک طرف اعصاب نخاعی یعنی حرام مغز والے پٹھے اور اعصاب دماغی یعنی دماغ کے پٹھوں میں سدہ ہوا کرتا ہے تو اس حالت میں آدھا بدن سر سے پاؤں تک مسترخی ہو جاتا ہے اور اس قسم کے استرخا کو اکثر متاخرین معتمد فالج کہتے ہیں اور فالج لفظ عربی ہے کیونکہ فلج کے معنے تنصیف یعنے آدھوں آدھ کرنا جیسے عرب کے محاورے میں آتا ہے فلجت الشئے یعنی تقسیم کیا میں نے اس کو دو نصف پر اور کبھی بدن کے ایک طرف اعصاب نخاعی میں یعنے ان پٹھوں میں جو نخاع یعنے حرام مغز سے نکلے ہیں سدہ ہوا کرتا ہے۔ اس حالت میں آدھا بدن لمباؤ میں ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ مگر سر کے پٹھے سلامت رہتے ہیں ہاں شاید منہ کی جلد بے حس ہو جائے کیونکہ وہ پٹھہ جس سے منہ کے اعضاء کو حس پہنچتی ہے نخاع سے نکل کر گردن کے مہرے سے باہر آیا ہے جیسا کہ صاحب ذخیرہ نے بیان کیا ہے۔ اور بعضوں کے نزدیک فالج وہ ہے کہ نصف بدن طول میں سست ہو جائے اور اعضائے وجہ یعنے منہ کے اعضا سلامت رہیں۔ جیسا کہ ہم اس کو ابھی کہہ چکے ہیں اور جہاں کہ آدھا سر بھی شریک ہو فالج مع اللقوہ ہوا کرتا ہے اور اس کو فالج بولتے ہیں صاحب کامل نے ایسا ہی کہا ہے اور کبھی دونوں طرف کے اعصاب نخاعی میں ہوا کرتا ہے اس صورت میں سر کے اعضا کے سوا تمام بدن مفلوج ہوگا اور اس قسم کے استرخا کو یونانی لغت میں ابو بلقیا کہتے ہیں اور اس استرخا میں ہو سکتا ہے کہ منہ کا پوست بھی بے حس ہو جائے جیسا کہ ہم نے اس کی وجہ اوپر ذکر کی ہے اور پوشیدہ نہیں کہ جس وقت استرخا عام ہو یعنی استرخا کا سبب تمام اعصاب دماغی میں دماغ کے پٹھوں اور اعصاب نخاعی یعنے حرام مغز کے پٹھوں کی جڑوں میں ہوگا تو وہ مرض سکتہ ہوگا اور جاننا چاہیے کہ قدما نے فالج اور استرخا میں کچھ فرق نہیں کیا ہے بلکہ مترادف یعنے ایک معنے میں استعمال کیا ہے اور سبب کلی اس مرض میں دو ہیں ایک یہ کہ قوت نفسانیہ اور قوت محرکہ کی روح کا اعصاب اور عضلات میں جو اس کے آلے ہیں ان کے سدہ پڑ جانے سے یا پٹھے کے کٹ جانے سے روح مذکور کا ان میں گذر نہ ہو سکے دوسرے یہ کہ اگرچہ سدہ و لقوہ کو مانع ہو یا مطلق سدہ ہی نہ ہو اور قوتیں مذکور پٹھوں سے گذرتی ہوں لیکن بعضے اعضا کے مزاج میں فساد آگیا ہو اس سبب سے ان قوتوں کا اثر قبول نہ کریں اور اعضا کے مزاج میں فساد آنے کا سبب گرمی ہے یا سردی یا تری یا خشکی مگر حرارت حس و حرکت میں بہت کم خلل ڈالتی ہے ایسا ہی یبوست جیسا کہ مدقوق کا حال گواہی دیتا ہے باوجودیکہ حرارت اور یبوست اعضا پر غالب ہے مگر حس و حرکت اپنے حال پر ہے ہاں سوا قدر کے اندازہ اسباب کا کسی کو معلوم نہیں ہے کہ حرارت اور یبوست کا افراط کس درجے پر ہو کہ حس و حرکت کو مانع ہو سکے مگر سردی روح کے مزاج کی ضد ہے روح کے جوہر کو جلد کثیف کر ڈالتی ہے اور وہ استرخا کہ جس کا سبب سردی ساذج ہو۔ اکثر ایک عضو سے تجاوز نہیں کرتا اور اس کا علاج بھی آسان ہوتا ہے گرم ضماد اور گرم روغنوں سے زائل ہو جاتا ہے اور رطوبت آلات کو بھر دیتی اور آلوده کر دیتی ہے اور رگوں کے جڑ جوں اور پٹھوں کو ایک دوسرے پہ

پگھلا دیتی ہے اور روح کے جوہر کو غلیظ یعنی گاڑھا اور تیز کرتی ہے اور قوتوں کو پٹھوں میں آنے سے باز رکھتی ہے اور مزاج
عضو کو سردی قبول کرنے پر مستعد کرتی ہے اور یہ امر ظاہر ہے کہ سردی روح کے مزاج کی ضد ہے تو اب معلوم ہوا کہ استرخا کا سبب
جو بطلے ایک شق یعنی ایک طرف میں بہت سے اجزائے بدن میں حادث ہو وہ سدہ ہے یا پٹھے کا ٹوٹ جانا اور کٹ جانا اور سدے کے
سبب علی العموم سات ہیں ایک یہ کہ کسی عضو کو اس طرح باندھیں کہ پٹھوں کے مجاری یعنی جس راہ سے قوت حساسہ اور محرکہ پہنچتی آتی ہے
بند ہو جائیں اور وہ عضو اس سبب سے بے حس و حرکت ہو جائے مگر یہ سدہ عارضی ہے جس وقت بند کھول دیں تو جاتا رہتا ہے دوسرے یہ کہ ایک
رطوبت غلیظ القوام گاڑھی اور لیسدار پٹھوں میں آ جائے اور قوتوں کے منافذ بند ہو جائیں اور جاننا چاہیئے کہ اس رطوبت میں گاڑھا پن
اتنا نہیں ہوتا کہ پٹھے کے اندر نہ گھس سکے کیونکہ اگر ایسا گاڑھا پن ہوتا تو استرخا نہ ہوتا بلکہ تشنج کی فصل میں اس کا بیان آئیگا۔ لیکن یہ بھی
ہو سکتا ہے کہ جہاں کہیں مادہ مختلف القوام ہے گاڑھا اور پتلا دونوں طرح کا ہو تو بعضے عضوؤں میں استرخا آ جائے اور بعضوں میں تشنج
ہو جائے کیونکہ جو رقیق ہوگا وہ پٹھے کے جرم میں نفوذ کریگا اور جو غلیظ ہے وہ طول میں کھنچیگا اور عرض میں پھیلیگا اور یہی تشنج ہے
تیسرے یہ کہ نخاع میں یا اور اعضا میں گرم یا سرد ورم ہو جائے کہ اس کا مادہ دبانے کی جہت سے قوت کی راہ بند کر دے چوتھے یہ
کہ کسی پٹھے کی جڑ کے اوپر سقطہ یا ضربہ پہنچے اور اس سبب سے پٹھہ دب کر پیچ جائے اور قوت کے سیر کی راہ بند ہو جائے پانچویں یہ کہ گردن
کی گرہ یا پٹھے کی گرہ اپنی جگہ سے پھسل جائے اور اس سبب سے قوت کی راہ بند ہو جائے یعنی جاننا چاہیئے کہ اگر مہرے یعنی گریاں داہنی
بائیں ہو جائیں تو پٹھا دب جانے کے سبب سے راہ قوتوں کے سیر کی بند ہو جائیگی کیونکہ وہ سوراخ جو پٹھے کی راہ ہے مہرے کی پہلو ہے اور مہرہ
جس وقت اس کی طرف کو جھک جائے تو جو پٹھا کہ نخاع سے نکلا ہے دب جاتا ہے اور یا بالضرور راستہ بند ہو جاتا ہے اور اگر مہرے آگے پیچھے جھکیں
تو اس صورت میں پٹھوں کے جھک جانے سے راہ بند ہوگی نہ دب جانے سے چھٹے یہ کہ عصب یا نخاع میں یعنی پٹھا سست اور ڈھیلا ہو جائے خواہ
سردی کی شدت سے یا جوہر عصب کے بہت غلیظ ہو جانے سے ساتویں یہ کہ کسی سبب خارجی یا داخلی کی جہت سے کوئی مہرہ جگہ سے نکل
جائے جیسے رطوبت لزج یعنی لیسدار جو کہ ان رباطات کو جن سے مہروں کا مفصل یعنی جوڑ دونوں طرف سے بندھا ہوتا ہے نرم کر دے
اس سبب سے مفصل ضرور جدا ہوگا غرض یہ کہ جس طرح ہو عصب کے دب جانے سے روح کے راستے بند ہو جاتے ہیں بیان علامتوں کا جاننا
چاہیئے کہ استرخا کے اقسام میں سے جو قسم عصب کے ٹوٹ جانے سے عارض ہوتی ہے وہ بہت کم ہوا کرتی ہے خصوصاً اگر پٹھا بہت اندر کو یعنی
گہرا ہو اور جو عصب ٹوٹ جائے اس کا یہ نشان ہے کہ سقطہ یا ضربہ پہنچتے ہی عضو سست ہو جائے اور اگر ضربہ اور سقطہ پہنچنے سے
پہلے ہی استرخا پیدا ہو گئے ہیں ورم ہو جانے کا نشان ہے اور پٹھا ٹوٹ جانے کی یہ علامت ہے کہ کسی دوا سے فائدہ نہ ہو اور اس کا
علاج بھی نہیں ہو سکتا اور استرخا سدی کو پٹھوں کی کھچاوٹ اور ... سے پہچان سکتے ہیں اگر ورم گرم ہوگا
تو درد بھی بہت ہوگا اور تپ بھی بہت تیز ہوگی اور جو ورم سرد ہے تو درد بھی کم ہوگا اور تپ بھی نرم ہوگی اور ایسا ہی اگر دماغ میں سدہ
ہوگا تو چھونے سے معلوم کر سکینگے اور اس سے پہلے کچھ درد بھی ہوگا اور اگر ورم نرم ہو تو تپ کی نرمی اور ... کی سے معلوم ہو جاتا ہے
اور ایک بیچینی اس کے ساتھ ہوا کرتی ہے اور حرکت کے وقت درد زیادہ ہو جاتا ہے اور جو استرخا کہ گرم ورم کے سبب سے واقع ہو زیادہ علاج
پذیر ہے اور استرخا کے سقطی اور ضربی اور زوال فقراتی اور نخاعی جو کہ مہرے ٹل جانے سے اور ... جانے سے ہو اور قطع عصبی یعنی پٹھا
کٹ جانے سے عارض ہو ان کی علامت سبب کا پایا جانا اور مفصل یعنی جوڑ کے گڑھے میں ایک اور چیز نکلی ہوئی معلوم ہونا مفصل کے اکھڑ
جانے کا نشان ہے اور زوال فقرات یعنی جو کہ مہرے جگہ سے ٹل جائیں تو اس کا نشان یہ ہے کہ اگر اندر کی طرف کو ٹلی ہیں تو پیٹھ اور
اور گردن اندر کو دب جاوے گی اور چھاتی باہر کو نکل آوے گی اور جو مہرہ باہر کی طرف نکل جائے تو کمر اور گردن باہر کی طرف کو کبڑی ہو جاتی ہے

خفقہ یعنی گرمی اور پٹھوں کو گرم روغن سے کہ محلل اور مقوی اعصاب ہوں یعنی پٹھوں کا مادہ تحلیل کریں اور اُن کو قوت دیں جیسے روغن بید انجیر
اور روغن ناردین اور روغن شبت اور اُن کے مانند ملیں اور کبھی کبھی جند بیدستر اور عاقرقرحا بھی اُن روغنوں میں ملا لیا کریں اور ایسا ہی تنقیے کے
بعد مزاج کی اصلاح کے لئے تریاق کبیر اور مثرودیطوس اور کاکلانج اور اُن کے مانند دینا بہتر ہے اور اگر تریاق اور دوسری معجونیں موجود
ہوں تو سکنجبین یا جاؤشیر جو بہم پہنچے باقلا کے دانہ کے برابر شہد کے پانی میں گھسکر پئیں اور ہینگ کا کھانا اور لیپ کرنا بہت مفید ہے خصوصا اگر بلغم
غلبہ ہو تو صبح اور شام شہد کے پانی میں دیں تاکہ جلد فائدہ بخشے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ہمیشہ ایک مثقال ایارج فیقرا اور آدھی مثقال مرچ
سیاہ شہد میں ملا کر دیں اور پانی نہ دیں تاکہ معدے میں ٹھیری رہے اور زیادہ اثر کرے اور ہر رات آدھی مثقال فلفل اور جند بیدستر سوتے
وقت دیں اور محمد ذکریا نے کہا ہے کہ فالج کا علاج حکما اس طرح کرنا چاہئے کہ تنقیے کے لئے جب تو فاپاسے ماقبہ کا استفراغ کریں تاکہ مادہ کم ہو
جائے اور ہر روز جوارش بلادر یا ایارج نرمس کے ساتھ دیں تاکہ مزاج کو بدل ڈالے اور روغن قسط ملیں تاکہ پٹھوں میں گرمی پہنچائے یہ سب جو کچھ
بیان کیا گیا اُس وقت ہے کہ فالج کے ساتھ مزاج میں حرارت نہ ہو کیونکہ اگر فصل اور سال اور عمر اور قوت معاون ہوں خاصکر جہاں کہ بیمار
کے بدن میں گرمی اور رنگ میں سرخی اور جوان ہو چاہئے کہ علاج فصد سے شروع کریں اس لئے کہ خون سب اخلاط کی سواری ہے اُسی
وقت مادہ کم ہو جائے گا۔ اور بیماری میں تخفیف آجائیگی لیکن جس جگہ مادہ صرف بلغم ہو اور رنگ میں سرخی اور بدن میں گرمی نہ ہو بلکہ برعکس اُس کے
یعنی رنگ میں سفیدی اور بدن میں سردی ہو اور رطوبت کم کرنے کے لئے فصد کرنی منظور ہو تو بہتر یہ ہے کہ فصد سے ایک ساعت پہلے تریاق کی
ایک خوراک یا مثرودیطوس یا سنجرینیا یا انقردیا کی ایک خوراک چپانی شراب میں یا شہد کے پانی میں گھسکر دیں پھر فصد کریں اور جہاں کہیں مزاج
میں گرمی ہو چاہیں فصد کریں یا نہ کریں مگر ضرور ہے کہ پہلے حرارت کی تسکین کریں مثلا سکنجبین پئیں اور زیرباج یعنے وہ شوربا جس میں
زیرہ اور سرکہ اور خشک میوے پڑے ہوں کھائیں اور روغن گل سرکے میں پکا کر اور ٹھنڈا کرکے سر پر رکھیں اور جب کہ حرارت جاتی رہے
تب فالج کا علاج کریں کما قال الشیخ اذا اجتمع الفالج والحمیٰ تاخر الفالج والسکنجبین مع الجلاب یعم الکل والحمیٰ فہذا الوقت
وقال جالینوس اذا سالت الرطوبات من الدماغ الی الاعصاب فی الفالج واللقوۃ احدثت حرارۃ فی الشق الصحیح
وقد یحسن مزاج الجانب السلیم فقط وقال الشیخ قد یعرض من الشق السلیم ان یکون مشتعلا کانہ فی نار ویدا الاخر
المفلوج کانہ ثلج یعنے جیسا کہ شیخ نے کہا ہے کہ جس وقت فالج اور تپ دونو جمع ہوں تو فالج کے علاج میں تاخیر کریں اور ایسے وقت
میں سکنجبین گلقند ملا کر خوب دوا ہے اور جالینوس نے کہا ہے کہ جو وقت دماغ سے رطوبت پٹھوں کی طرف فالج اور لقوے میں بہکر جاتی
تو اس کے پیچھے مختلف جگہیں حرارت آجایا کرتی ہے اور کبھی اچھی طرف کا مزاج گرم ہو جاتا ہے فقط اور شیخ نے کہا ہے کہ کبھی بدن کی اچھی
طرف بہت گرم ہو جاتی ہے اور پھنکنے لگتی ہے گویا وہ آگ میں ہے اور دوسری آدھی طرف جو فالج زدہ ہے وہ بہت سرد ہو جاتی ہے گویا
وہ برف میں پڑی ہے فقط اور یہ جو آدھا بدن فالج زدہ سرد ہوا کرتا ہے اور آدھا اچھا گرم ہو جاتا ہے اسکی دو وجہیں ہیں ایک یہ کہ روح
نفسانی جو ہر طرف عضو مفلوج میں نشو و نما کی تھی اُس کے بند ہو جانے سے وہ بھی اُسی طرف میں جو سلامت ہے جاتی ہے اس سبب شق سلیم یعنی اچھی طرف
گرم ہو گی دوسرے یہ کہ شق مفلوج ضعف کے سبب جو اُس میں آگیا ہے خون کو جذب نہ کریگی اس ضرور سے اسکا حصہ بھی شق سلیم کیطرف پہنچیگا اور روح
بھی اُس کے ساتھ چلی جائے گی کیونکہ خون اُس کو اٹھائے ہوئے ہے اور یہ بھی بعید نہیں ہے کہ گرم دواؤں کا استعمال کرنا جن سے علاج فالج کا کرتے ہیں
اس بات میں مدد کرے یعنے گرمی شق سلیم میں بڑھ جائے کیونکہ یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ دوا کا اثر صحیح طرف میں ضرور زیادہ ہوا کرتا ہے فائدہ
جب تک کہ اشتہائے صادق نہ ہو غذا نہ کھائیں اور جب تک پیاس شدت سے معلوم نہ ہو پانی بھی نہ پئیں اور اگر بجائے پانی کے ماء العسل پر کفایت کریں تو بہتر
ہے اور غذاؤں سے جو لطیف اور مناسب ہو کھائیں مثلا تھوڑی سی روٹی شہد کے پانی سے لگا کر کھائیں اور جسجگہ ضعف ہو تو بھنی ہوئی چڑیاں اور بٹیر اور تیتر وغیرہ

مرغ کے چوزے اور اس کے مانند دے سکتے ہیں اور شراب نہایت مضر ہے کیونکہ مادے کو جوش میں اٹھا لاتی ہے اور بیمار کے معدے
میں ترش ہو کر سرکہ بن جاتی ہے اور سرکہ پٹھوں کے لئے سب چیزوں سے برا ہے اور ابتدا میں جہاں تک ہو سکے غذا ایسی کریں اور نخود کے
آب گوشت پر کہ دارچینی اور زیرہ کے ساتھ ہو قناعت کریں اور جس جگہ بدن میں حرارت بھی ہو تو زیرباج یعنی شوربہ معہ زیرہ سے
بہتر کچھ نہیں ہے کیونکہ حرارت کو بھی دباتا ہے اور بلغم کو قطع کرتا ہے ترکیب ایسے زیرباج کی کہ اس جگہ اور جہاں حرارت ہو استعمال کریں یہ ہے
سفیدہ ایک عدد اور گرم مصالح مناسب لیں پھر تراش کر کوٹ لیں اور روغن بادام میں بھونیں جب پک جائے پھر تھوڑا سا پانی جتنا کہ جذب ہو سکے
اس پر ڈالیں اور جوش دیں اس کے بعد سرکہ اور شکر سفید اور تھوڑا سا آبکامہ یعنی کانجی بڑھائیں اور تھوڑے سے پودینے اور دھنیے سے
خوشبودار کر کے کھائیں اور خرگوش کا مغز بھنا ہوا رعشہ اور فالج والے کو مفید ہے اور چلغوزہ شہد میں ملا ہوا بالخاصیت مفید ہے ترکیب ان گولیوں کی
کہ پٹھوں کے پاک کرنے میں کوئی دوا ان کے برابر نہیں ہے ایلوا اور شحم حنظل ہر ایک دس درم قنطوریون پانچ درم گوگل دس درم جس طرح معمول
ہے گولیاں بنائیں اور پہلی دفعہ ایک ہفتہ بارہ قیراط یعنی ڈیڑھ ماشہ دیں اور ایک ہفتہ موقوف رکھیں اور دوسرے ہفتہ میں اٹھارہ قیراط یعنی دو ماشے
دیں اور اگلے ہفتے پھر مہلت دیں اور تیسرے ہفتہ میں چوبیس قیراط یعنی ایک درم تین ماشہ دیں اور ایسا ہی ایک ہفتہ چھوڑ دیں اسی اندازے سے چھتیس قیراط
یعنی ایک مثقال چار ماشے تک پہنچ جائے ترکیب ان گولیوں کی کہ شیخ ذکر کرتا ہے کہ ان کا نفع بڑا ہے اور جلد اثر کرتی ہیں انگوزہ یعنی ہینگ
اور جندبیدستر اور شحم حنظل اور قنطوریون باریک ہر ایک آدھ درم اور گوگل اتنا لیں کہ اس میں گولیاں بنائیں اور یہ سب ایک خوراک ہے اور
استفراغ مادے کے بعد حجر آتشیں عضلات پر لگانے اور حمام خشک میں اور گرم ریت میں اور گندھک کے چشمے کے پانی میں اور دریا کے
شور کے پانی میں بیٹھنا اور ریاضت کرنی اور بھوکا رہنا اور چیخنا اور بلند آواز سے قرآن پڑھنا اور آبکامہ یعنی کانجی اور خردل یعنی رائی سے
غرغرہ کرنا یہ سب مفید ہیں ترکیب ایسے حقنہ کی جو استفراغ مادے کے پہلے اور پیچھے استعمال کر سکتے ہیں مرزنجوش یعنی مروا اور شبت یعنی سوئے اور اکلیل
یعنی ناخونا اور حلبہ یعنی میتھی اور بسفائج اور خطمی اور قنطوریون باریک ان سب کو پانی میں جوش دیں اور چھان لیں پھر شہد اور آبکامہ یعنی کانجی
اور روغن زیتون ملائیں اور شحم حنظل بڑھا کر حقنہ کریں اور جاننا چاہئے کہ سوائے دریا کے پانی اور گندھک کی کان کے پانی کے عضو فالج زدہ پر
کوئی گرم پانی نہ ڈالیں کیونکہ میٹھا پانی جب گرم ہوتا ہے تو مادے کو زیادہ پھیلاتا ہے اور پٹھوں کو نرم کرتا ہے اور اکثر ایسا بھی ہوا کرتا ہے
کہ سرد پانی ڈھیلے عضو کو قوت دیتا ہے اس بات سے کہ مادہ رقیق ہو جس وقت کہ پانی کی سردی اس میں پہنچے اکٹھا ہو جائے اور ابن ماسویہ
کہتا ہے کہ میں نے بہت جگہ دیکھا ہے کہ مفلوج کو سستی آ گئی اور فالج جاتا رہا اور اگر امتلا غالب خون کے سبب ہو تو فصد کریں اور احتیاج
موافق دوسری تدبیر کام میں لائیں قال شارح الاسباب ہذا موضع لابحاثہ ای وقوع الاسترخاء عن الدم یعنی شارح اسباب نے
کہا ہے کہ یہ بحث کا مقام ہے یعنی خون سے استرخا ہونا اور اگر استرخا پٹھا کٹ جانے سے ہو جائے تو اس کے لئے علاج نہیں اور اگر گرم کے
سبب سے استرخا عارض ہو تو فصد کریں بشرطیکہ کوئی امر مانع نہ ہو اور ابتدا میں ہلیلہ اور صندل اور اقاقیا اور شیاف اور اس کے مانند چیزیں
رادع ہوں یعنی مادہ ہٹا دیں ان کو کدو کے پانی میں پیس کر ضماد کریں اور انتہا میں یعنی بیماری گھٹنے کے وقت جو چیزیں کہ رادع اور محلل
یعنی مادے کا ہٹانا اور سردی اس میں پیدا کرنا دونوں ہوں جیسے جو کا آٹا اور سبز دھنیے کا پانی اور روغن گل ان کو ملا کر کام میں لائیں یعنی لیپ
کریں اور انتہا میں اور انحطاط یعنی گھٹنے تک مرخیات خالصہ یعنی نرم اور تحلیل کرنے والی چیزیں جیسے بابونہ اور بیخ چقندر روغن آس اور موم وغیرہ
کے ساتھ ملا کر استعمال کریں یعنی لیپ کریں اور یہ جاننا چاہئے کہ [illegible] پر گرنا اور اگر سرد ورم استرخا کا موجب ہو تو
چاہئے کہ عضو متورم پر ایسی چیزیں جس میں ورم ہے [illegible] اور زعفران اور جندبیدستر اور [illegible]
پکا کر اس میں دوائیں پیس کر ملائیں اور اگر استرخا ضربہ اور سقطے کے سبب عارض ہو اور پٹھے میں فسخ اور قطع کی نوبت نہ پہنچے یعنی کٹ جانے سے

اور یہ اکثر مادہ بلغم غلیظ سے ہوا کرتا ہے اور تشنج بلغم یا سودا سے اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ مواد مذکورہ پٹھوں کے سوراخوں میں آجائے اور پٹھے پھیر کر عرض میں کھنچ جائیں سو اس صورت میں پٹھا بالضرور طول میں کم ہو جائیگا اور عرض میں بڑھ جائیگا تقلّص اعصاب سے بھی مراد ہے یعنی سکڑ جانا اور ظاہر ہے کہ جس وقت پٹھا سکڑ جائے تو وہ عضو کہ جس کی حرکت اُس پٹھے کے سبب سے ہے پھیل نہ سکے گا **فائدہ** جو مادہ بلغمی کہ پٹھے میں نفوذ کرے اور تشنج پیدا کرے یہ لازم نہیں کہ اس سے استرخا بھی ہو جائے کیونکہ مادہ جب تک کہ عصب کے جرم میں اور اُن ریشوں کے جوہر میں جو عضلے میں ہیں نفوذ نہ کرے عضو میں استرخا نہیں آتا۔ بخلاف تشنج کے اُس میں پیدا ہونے کے پٹھے کے مسام ہی میں مادے کا آنا کفایت کرتا ہے لیکن اگر مادہ مختلف القوام ہو یعنی رقیق اور غلیظ دونو طرح کا ملا جلا ہو تو ممکن ہے کہ تشنج بھی ہو اور استرخا بھی اور خون سے تشنج اس طرح پیدا ہوا کرتا ہے کہ عضلہ ورم کرے اور مادہ رگوں کے ریشوں میں اور پٹھوں میں آجائے اور جگہ گھیر لے اس سبب سے پٹھے چوڑائی میں زیادہ ہو جائیں اور لمبائی میں کم اور ہو سکتا ہے کہ شاذ و نادر صفرا بھی خون کی طرح تشنج امتلائی پیدا کرے اور جو تشنج کہ تپ گرم کے بعد اس سبب سے ہو جائے کہ جو مادہ تپ کی گرمی سے پگھلا ہو وہ پٹھوں میں اور عضلوں میں اُتر آئے اور تشنج کا باعث ہو تو یہ بھی امتلائی اقسام میں داخل ہے بخلاف اس تشنج کے کہ جو تپ گرم کے بعد رطوبت اصلی فنا ہو جانے سے حادث ہو کہ وہ تشنج یابس کے اقسام سے ہے **علامتوں کا بیان** جو تشنج کہ مادہ بلغم کے سبب سے ہو اُس کا یہ نشان ہے کہ تشنج ایک بارگی پیدا ہو جائے اور بوجھ اور تکان معلوم ہو خاصکر حرکت کے وقت اور جلد میں کھچاوٹ ہو اور نبض عریض یعنی چوڑی ہو اور پیشاب غلیظ یعنی گاڑھا آئے اور بدن کے رنگ میں سفیدی اور گوشت میں ڈھیلاپن ہو اور اس تشنج کی جگہ پر ہاتھ لگانے سے نرمی اور سردی معلوم ہو اور پیاس اور پشیدگی نہ آئے اور پٹھوں میں سستی ہو اور اُس سے پہلے بلغم پیدا کرنے والی چیزوں کا استعمال کیا ہو اور جو تشنج مادہ سودا سے پیدا ہوا ہو تو سوداوی کی جو علامتیں کہ بارہا بیان ہو چکی ہیں اُن سے معلوم ہو گا اور جو تشنج کہ ورم دموی سے پیدا ہو یا حیاناً ورم صفراوی سے ہو تو اورام مذکورہ کے نشان یہ ہیں کہ اس عضو میں تناؤ بوجھ اور درد معلوم ہو تو ورم دموی ہے اور اگر ضربان یعنی ٹپک اور جلن ہو تو ورم صفراوی ہے اور اُن کے سوا جو ہر قسم کے ورم کے لوازم ہیں وہ بوجہ تکرار بیان کے پوشیدہ نہیں ہیں اور اگر تپ گرم کے بعد اس سبب سے کہ تپ کا مادہ پٹھوں میں گر گیا ہے تشنج حادث ہو جائے تو اُسکی یہ علامت ہے کہ پہلے تپ گرم عارض ہو اور دوسرے کسی قسم کے اسباب کا نشان بالکل نہ ہو اور اس میں کہ تپ کے بعد رطوبت کے فنا ہو جانے سے تشنج عارض ہو جائے یہ فرق ہے کہ تشنج خشک آہستہ آہستہ ہوا کرتا ہے خاصکر جو تشنج کہ رطوبت کے فنا ہونے سے ہوا ہو اور بشرہ یعنی بدن کی صورت سے کہ دن بدن دُبلا ہونے لگے یہ مرض یعنی تشنج خشک بعد تپ کے معلوم ہو جاتا ہے **علاج** بلغمی میں پہلے مادّہ کو نضج کے لئے ہر روز صبح کے وقت ماء الاصول میں گلقند ملا کر دیں اور نضج کے بعد ایارج فیقرا وغیرہ جو فالج میں مذکور ہو چکے ہیں۔ اُن سے بلغم کا تنقیہ کریں لیکن چاہیئے کہ مادے کا استفراغ آہستہ آہستہ کئی دفعہ میں کریں اُن دواؤں سے کہ بہت قوی نہ ہوں۔ اور آہستگی کا حکم سب امراض عصبانی کے تنقیہ میں اس لئے ہے کہ اعصاب کے واسطے رگیں نہیں ہیں کہ جس وقت دوا جذب کرے مادہ دفعۃً نکل آئے بلکہ عصب کا مادہ بر سبیل ترشح یعنی ٹپک کر نکلتا ہے اس لئے واجب ہے کہ استفراغ مادے کا بھی آہستہ آہستہ کریں تاکہ قوای پر بسبیل ترشح تھوڑا تھوڑا نکال لے اور قوت بھی اپنے حال پر رہے ضعف نہ پیدا ہو اور تنقیہ کے بعد روغن گرم جیسے روغن قسط اور روغن سداب اور روغن یاسمین ملیں اور کبھی کبھی جند بیدستر اور فرفیون اور عاقرقرحا جوان روغنوں میں ملا لیں تو خوب اثر کریں اور غذا اتفاقاً منا سب وقت کے موافق جس طرح کہ اوپر ذکر آیا ہے وہی دینا چاہیئے اور تشنج سوداوی میں بھی نضج کے بعد تنقیہ کریں اور تنقیہ کے بعد روغن ملیں اور سوداکے منضج اور مسہل کا بارہا ذکر آیا ہے اور جو تشنج پٹھے کے ورم کے سبب سے عارض ہو تو جو کچھ کہ استرخا کے

ورقی میں بیان کیا گیا ہے اور جو کچھ کہ پٹھے کے اورام میں کہا جائیگا وہ استعمال کریں اور ہر خلط کی رعایت استفراغ اور طلا میں رکھیں اور
جو تشنج تپ گرم کے بعد اس سبب سے کہ بیان کیا ہے پیدا ہو جائے تو اس میں قے اور اسہال کفایت کرتے ہیں اور یہ قسم بہت آسان ہے
تیسری قسم تشنج یابس کے بیان میں کہ اس کو استفراغی بھی کہتے ہیں اس قسم کی **علامت** یہ ہے کہ وہ عضو جس میں تشنج ہے دبلا اور باریک سا
ہو جائے اور اسباب متقدمہ کا یعنی جو خشکی پیدا کرتی ہیں جیسے استفراغ سخت اور مشقت اور جاگنا اور بہت بھوکا رہنے کا اتفاق پڑے
اور تپ تیز محرق پہلے واقع ہوئی ہو اور یہ بھی اس قسم کی علامت ہے کہ آہستہ آہستہ پیدا ہوا اور جب عضو آفت رسیدہ پر روغن ملیں
جلد خشک ہو جائے بخلاف امتلائی کے کہ ایکبارگی پیدا ہو جائے اور روغن کو جلدی جذب نہ کرے اور جب تک رطوبت اصلی فنا
نہ ہو اور دماغ اور اعصاب بالکل خشک ہو جائیں اس وقت تشنج یابس نہیں عارض ہوتا اسی سبب سے حکما نے کہا ہے فالتشنج
لایبرا الا فی الصبیان والشبان بطریق الندرة وبطول الزمان یعنی یہ تشنج اچھا نہیں ہوتا مگر لڑکوں میں اور جوانوں میں اور وہ بھی کہیں
کہیں اور بہت دنوں میں **علاج** کوشش کرکے بدن میں رطوبت پہنچائیں اور عضو آفت رسیدہ کی ترطیب کے لئے بہت توجہ
رکھیں اور بدن میں اس طرح پہنچائیں کہ گدھی کا دودھ اور بکری کا دودھ تازہ آتش پر ہوا اور بہیدانہ کے لعاب کے ساتھ شربت
بنفشہ اور شربت نیلوفر ملا کر اور روغن کدو اور روغن بادام بڑھا کر پئیں خواہ یہ سب یا جو کچھ ان میں سے میسر آئے اور بکری کے
بچے اور بھیڑ کے بچے کے پائے پالک اور روغن بادام کے ساتھ پکا کر کھائیں اور سمک رضراضی یعنی کنکریلی صاف پانی کی مچھلی
اور حریرہ گیہوں کے نشاستے اور شکر سفید اور روغن بادام سے بنائیں یہ سب مفید ہیں اور آبزن کرنا اور اس میں بیٹھنا - اور
قیروطی مرطب یعنی موم روغن طراوت بڑھانے والا بدن پر خصوصاً عضو تشنج زدہ پر ملنا اکثر فائدہ مند ہے طراوت پہنچاتا ہے
اور خشکی دفع کرنے والے نطول یعنی ترشیح اور ضماد یعنی لیپ استعمال کریں اور جن دواؤں سے نطول بنائیں وہ یہ ہیں بنفشہ اور
برگ کاہو اور آرد جو مقشر یعنی بھوسی اتری ہوئی اور برگ خطمی اور برگ بیدانہ کدو اور نیلوفر اور ضماد کی دوائیں یہ ہیں بنفشہ
اور خطمی اور آرد جو اور لعاب اسپغول اور روغن کدو ملا کر **قیروطی کی ترکیب** مغز ساق گاؤ یعنی گائے کی نلی کا گودا اور مرغیوں کی چربی
اور موم سفید روغن بنفشہ میں پکائیں پھر لڑکی والی عورت کا دودھ ملا کر ملیں اور جہاں تپ ہو تو دودھ کا پینا اور پائیچے کا کھانا
نہیں چاہیئے اور لگانے کی دواؤں میں بھی احتیاط کرنی چاہیئے قیروطی اور روغنوں کی مالش اور لعابات رادعہ یعنی مادہ کو
روکنے والے یہ سب تپ کی حالت میں لگانا منع ہیں حاصل کلام کا جو کچھ کہ دق میں بیان کرینگے وہ سب اس قسم کے مناسب ہیں اور تدبیر
جس طور سے میسر آئے کرنا چاہیئے اور اگر بیمار چھوٹا بچہ ہو تو پینے کی چیزیں دایہ کو پلائیں اور روغن اور ضماد لڑکے کے بدن پر لگائیں خواہ تشنج
امتلائی ہو یا استفراغی **چوتھی قسم** اس تشنج کے بیان میں جو پٹھے میں یا دماغ میں ایذا پہنچنے سے عارض ہو جاتا ہے اور امتلا اور خشکی اور ریح
کو اس میں دخل نہ ہو اور وہ اس طرح پر ہوا کرتا ہے کہ پٹھے کے جرم پر اندر یا باہر سے کوئی الم اور صدمہ پہنچے اور اس سبب سے پٹھا اس کو برا
جان کر اپنے مبدء کی طرف بھاگے اور اپنے آپ سمٹ کر اکٹھا ہو جائے تاکہ ایذا کو دفع کرے اس جہت سے تشنج عارض ہو یعنی عضو کھنچ جائے
اور یہ امر عام ہے کہ پٹھے میں بے واسطہ اور بے شرکت دوسرے عضو کے ایذا پہنچے جیسے موذی جانور کا نیش پٹھے پر لگے یا پٹھا کٹ جائے
یا خلط کی تیزی سے پٹھا تکلیف پائے اور سوائے اس کے اور کسی وجہ سے یا دوسرے عضو کی شرکت سے اور دماغ کے ایذا پانے
سے یہ امر واقع ہو چنانچہ ان سب کی تفصیل بیان کرینگے اب جاننا چاہیئے کہ یہ قسم دس طرح پر ہے ایک یہ کہ عضو یا پٹھا کٹ جائے اس طرح
پر کہ کسی قدر علاقہ باقی رہے یعنی بالکل جدا نہ ہو جائے کیونکہ بالکل کٹ جانے سے استرخا ہو جائیگا نہ تشنج - دوسرے خلط حاد لاذع
یا اکال یعنی جس خلط کی تیزی سے عضو میں سوزش ہو یا عضو کو کھا جائے ایسا خلط پٹھے میں آ پہنچے اس کے سبب سے پٹھا

اپنے مبدء کی طرف بھاگنے تیسرے یہ کہ پٹھے پر بچھوا اور رتیلا اور زنبور وغیرہ کے نیش یعنے ڈنک مارنے سے صدمہ پہنچے اور اسکی زہریلی کیفیت دماغ کو کہ مبدء اعصاب اور عضو رئیس ہے ضرر اور اذیت پہنچے تو پٹھے بھی بالضرور اُس کی تابعداری کریں اور مبدء کی طرف ہٹ جائیں اس وجہ سے تشنج حادث ہو جائے چوتھے یہ کہ دوائیں سمی یعنی زہریلی جیسے افیون اور شوکران اور اسکے مانند کھانے کا اتفاق پڑے اور ان دواؤں سے تشنج رطوبت کے جم جانے اور کثیف ہو جانے سے حادث ہو جائے یا اس سبب سے تشنج عارض ہو کہ اُن کی کیفیت سمیہ دماغ کو اور پٹھوں کو ضرر پہنچائے قال الشارح وَهُمَا اَی الْاَفْیُوْنُ وَالشَّوْکَرَانُ مَعَ اَنَّهُمَا یُوْجِبَانِ التَّشَنُّجَ بِاِجْمَادِ الرُّطُوْبَةِ وَتَکْثِیْفِهَا لَهُمَا کَیْفِیَّةٌ سُمِّیَّةٌ مُضَادَّةٌ لِلْبَدَنِ وَیَتَأَذّٰی مِنْهُ الْعَصَبُ تَأَذِّیًا شَدِیْدًا یَنْقَبِضُ فِیْ ذَاتِهٖ وَیَقْصُرُ عَنْ مَبْدَئِهٖ ترجمہ یعنے ملا نفیس شارح اسباب و علامات نفیس ایقراطی نے کہا ہے کہ یہ دونوں یعنے افیون اور شوکران باوجود اس بات کے کہ رطوبت کو جمانے اور کثیف کرانے سے تشنج پیدا کرتی ہیں علاوہ اس کے ان میں ایک ایسی کیفیت زہریلی ہے جو بدن کی ضد ہے اُس سے پٹھے سخت ایذا پاتے ہیں اور آپ سکڑ جاتے ہیں اور اپنے مبدء کی طرف بھاگتے ہیں۔ پانچویں یہ کہ شدت کی سردی باہر سے یا اندر سے پٹھے میں پہنچے اور اُس کے سبب سے پٹھا سمٹ کے اکٹھا ہو جائے اور تشنج واقع ہو چھٹے یہ کہ اتفاق سے قے زنگاری خلط کی آ جائے اور معدے کی بہت سوزش اور سمیت سے فم معدہ کے جسم عصبانی یعنی پٹھے کا سے ایذا پاکر تشنج کے طور پر سمٹ کر اکٹھا ہو جائے۔ پھر جس عضو کا پٹھا اس سے ملا ہوا یا نزدیک ہے شرکت کے سبب سے اس میں بھی تشنج آ جائیگا ساتویں یہ کہ خلط مرارئی یعنے صفراوی تلخی سوداء ملا ہوا کبھی عضو سے فم معدہ کی طرف کہ جس کی حس نہایت قوی ہے مندفع ہوا اور اگر کرے پھر اُس کی تیزی سے اُس عضو میں کہ فم معدہ سے شرکت رکھتا ہے تشنج حادث ہو جائے جیسا کہ زنگاری خلط کی قے میں بیان کیا ہے آٹھویں یہ کہ معدہ کی کسی نوع کی بیماری سے اُن اعضا میں کہ معدے میں اور اُن میں مناسبت اور مشارکت ہے تشنج کی نوبت پہنچے اسی سبب سے کبھی ساقوں میں پنڈلیوں اور پہنچوں کے عضلوں میں تشنج ہوا کرتا ہے کیونکہ معدے اور اطراف یعنی ہاتھ پاؤں کے درمیان مشارکت اور مناسبت ہے کما صرح جالینوس فی اعلوقن یعنے جیسا کہ جالینوس نے اپنی کتاب میں کہ نام اس کا اعلوقن ہے تصریح کے ساتھ بیان کیا ہے اس لئے ہاتھ اور پاؤں معدے کی سردی سے اکثر سرد ہو جاتے ہیں اور معدے کے گرم ہو جانے سے اکثر اُن میں گرمی آ جاتی ہے نویں یہ کہ کوئی بیماری رحم میں یا مثانے میں یا اوعیہ منی میں یعنی منی کے ظروف میں ہو جس سے شرکت کے سبب دماغ کو ضرر پہنچے اور تشنج پیدا ہو اور ان اعضا کی علت سے دماغ کو ضرر پہنچنے کی وجہ بارہا بیان کر چکے ہیں دسویں یہ کہ شکم میں جو کیڑے اور کدو دانے پیدا ہو جاتے ہیں وہ تشنج کا سبب ہوں اور اس تشنج کی یا تو یہ وجہ ہے کہ کاٹنے اور ایذا دینے سے آنتیں اکٹھی ہوں اور کھنچ جائیں پھر جو پٹھا کہ اُن میں شرکت رکھتا ہے وہ بھی کھنچ جائے اور جس عضو میں کہ پٹھا ملا ہے اس میں بھی ضرر آئے یا یہ بات کہ ابخرۂ خبیثہ متعفن اُن کیڑوں سے اُٹھ کر معدے اور دماغ کی طرف پہنچیں اور یہ دونوں ایذا پاکر سکڑ جائیں اور اپنے آپ کو کھینچ لیں اور تشنج پیدا ہو سوکٹ جانے کی علامت یہ ہے کہ پہلے یہ امر واقع ہو چکا ہو اور خلط لذاع اور آکال کا یعنے جس خلط سے عضو میں سوزش پیدا ہو یا جس عضو پر گرے اُس کو کھا کر فاسد کرے اس خلط کا نشان یہ ہے کہ درد لاذع اور حکاک معلوم ہو یعنی وہ درد سوزش اور خارش کے ساتھ اُس جگہ ہو اور زہر دار جانور کے کاٹنے کی علامت افیون اور شوکران پینے کی اور شدت کی سردی پہنچنے کی اور قے زنگاری کی یہ علامت ہے کہ پہلے یہ سبب ہو چکے ہوں اُس کے بعد تشنج ہو اور معدے پر صفرا گرنے کی یہ علامت ہے کہ قے میں صفرا نکلے اور متلی اور معدے میں جلن ہو اور امراض معدہ اور رحم اور دیگر اعضائے شریفہ سے یعنی جو اعضا پٹھے سے ملے ہیں اُن سے تشنج واقع ہو تو ان کی علامت یہ ہے کہ اُن اعضا میں آفت اور مرض موجود ہو اور دیدان یعنی کیڑوں کی علامت یہ ہے کہ کبھی کبھی آنتوں سے نکل آئیں اور ہر ایک کی اور اور علامتیں اپنی اپنی جگہ پر

مذکور ہیں اُن پر غور کرلیں علاج جو سبب کہ ایذا دیتا ہے اُس کو دفع کریں مثلاً اس تشنج میں کہ پٹھا کٹ جانے سے ہو جو کچھ پٹھے کے اورام اور تفرق اتصال میں بیان کرینگے اُس کو استعمال کریں اور جو تشنج خلط لاذع کے سبب سے ہو۔ اُس خلط کو نکالیں اور تنقیہ کریں اور تشنج والے عضو کو ضماد اور نطول اور روغنوں سے سردی پہنچائیں اور جو تشنج سمی جانوروں کے کاٹنے سے اور سمی دواؤں کے پینے سے ہوا ہو جو کچھ فصل دار فع السموم میں بیان کیا جائے گا اُس کو عمل میں لائیں اور تھوڑا سا صرع کی فصل میں بھی بیان کیا گیا ہے وہ بھی استعمال کریں اور جو تشنج سردی کی شدت پہنچنے سے عارض ہو اُس میں روغن کی مالش اور نطول اور ضماد گرم استعمال کریں اور جو تشنج قے زنگاری اور معدے پر صفرا گرنے سے پیدا ہو تو پہلے مادے کو صاف و پاک کرنا چاہیئے۔ اگر باقی رہے بعدہ مطفیات اور مسکنات یعنی جو دوائیں گرمی کو بجھاتی ہیں اور اُس کو دباتی اور تسکین بخشتی ہیں اُن کو استعمال کریں اور قم معدہ کی تقویت کے واسطے جو کچھ کہ قے کے باب میں کہا گیا ہے کام میں لائیں اور قے زنگاری اکیلی ہی ہلاک ہے جب جائے کہ تشنج کی بھی نوبت پہنچ جائے اور جس جگہ معدے کی بیماری سے تشنج بڑھے اُس میں سعی کریں کہ معدے سے غذا نکل جائے کیونکہ اکثر تو یوں ہوا کرتا ہے کہ جب معدے سے غذا نیچے اُتر جائے اور ایذا موقوف ہو جائے تو تشنج بھی دفع ہو جاتا ہے اِس لئے کہتے ہیں کہ اس قسم کا تشنج سہل العلاج ہے اور جلد اچھا ہو جاتا ہے اور ایسا ہی جس عضو کا مرض شرکت کے سبب سے تشنج کا باعث ہو تو اُس عضو کے مرض کی تدبیر کریں جس طرح اپنے مقاموں میں سب لکھے گئے ہیں اور تشنج والے عضو پر اُس کے مناسب روغن ملیں اور جو تشنج کیڑوں کے سبب سے پیدا ہو تو اُن کو مار ڈالنا اور نکال دینا کفایت کرتا ہے اور اُن کے مار ڈالنے اور نکالنے کی تدبیریں اپنے مقام پر مذکور ہیں فائدہ صرع میں اس طرح بیان کیا ہے کہ صرع کا تشنج یا امتلا سے ہوا کرتا ہے یا انقباض کے سبب مگر اُس میں خشکی کا دخل نہیں لیکن یہ سمجھنے کی بات ہے کہ تشنج صرعی میں مادہ خاص پٹھے میں نہیں ہوتا کہ اُس کے سبب سے پٹھا عرض میں بڑھ جائے اور اُس سبب تشنج حادث ہو کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو تشنج جلد موقوف نہ ہوتا بلکہ دماغ کی منبت اعصاب ہے اُس کے امتلا یعنی بھر جانے اور انقباض یعنی سکڑ جانے سے تشنج ہوا کرتا ہے فائدہ نہ خاص پٹھے کے امتلا اور سکڑ جانے سے لہذا بیان تشنج صرعی میں امتلا اور انقباض سے مراد امتلا اور انقباض دماغ ہے اور جو تشنج کہ نہایت خوف یا بہت بڑے غم کے سبب سے واقع ہوا کرتا ہے اُس کی یہ وجہ ہے کہ خوف اور غم کے وقت روح اندر کی طرف رجوع کرتی ہے اور اُس کی تابعداری سے عضلے کھنچ جاتے ہیں اور تشنج واقع ہوتا ہے مگر ایسے تشنج کا کم اتفاق ہوا کرتا ہے

بیسویں فصل تمدد اور کزاز کے بیان میں جاننا چاہیئے کہ تمدد سے پٹھے کا دونو طرف کھینچنا مراد ہے اور یہی معنے لفظ تمدد کے ہیں اسی سبب سے تمدد والا عضو سیدھا ہوتا ہے اور کسی طرف نہیں پھرتا سو گویا تمدد دو تشنج سے مرکب ہے کَمَا قَالَ اَبُقْرَاطُ اَلتَّمَدُّدُ مُرَكَّبٌ مِنَ التَّشَنُّجِ الْخَلْفِيِّ وَ الْقُدَّامِيِّ یعنے جیسا کہ بقراط نے کہا ہے کہ تمدد مرکب ہے اگلی طرف اور پچھلی طرف کے تشنج سے اسی واسطے تمدد صرف تشنج سے بہت بُرا ہے کیونکہ طبیعت اتنی سختی کا تحمل نہیں کرسکتی ہے چنانچہ چوتھے دن اُس کا بحران ہے اور بحران ہونے تک بھی اندیشہ ہے کما قال البقراط مَنْ اَصَابَہٗ تَمَدُّدٌ فَاِنَّہٗ یَھْلِکُ فِیْ اَرْبَعَۃِ اَیَّامٍ فَاِنْ جَاوَزَھَا بَرَأَ یعنے جیسا کہ بقراط نے کہا ہے کہ جس شخص کو تمدد ہو جائے بے شک وہ چار دن میں ہلاک ہو جائیگا۔ پھر اگر ان چار دن سے نکل گیا تو اچھا ہو جائیگا اور جاننا چاہیئے کہ تمدد اس جہت سے کہ انقباض یعنے سکڑنے سے پیدا ہوتا ہے تشنج کا ضد ہے اور اس جہت سے کہ جیسے تشنج امتلا اور استفراغ زائد اور اذیت یعنے ایذا پانے سے پیدا ہوتا ہے یہ تمدد بھی انہیں اسباب سے ہوتا ہے اُس کا شریک ہے اگرچہ بعضے اسباب کی جہت سے اُس سے جُدا ہے اور فرق رکھتا ہے اور تمدد اور کزاز کے اسباب بہت سے ہیں ایک یہ کہ سرد رطوبت پٹھوں کے ریشوں میں آئے اور جم جائے اس سبب سے عضو کا سکڑنا اور مڑنا دشوار ہو یا بہ سبب طول مدت کچھ کمی نہ ہو۔ اور یہ عام ہے کہ رطوبت پٹھے کے ریشہ میں آپ جم جائے۔

یا کوئی سبب سرد کرنے والا داخلی یا خارجی اس میں پہنچے داخلی جیسے افیون اور سرد پانی پینا اور اس کے سوا اور خارجی سبب ہیں جیسے برف کی نزدیکی اور سرد ہوا اور سرد پانی کی ملاقات اور مخدرات کا لگانا اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ پٹھے اور عضلے کے لیفوں یعنی ریشوں میں رطوبت آجائے چنانچہ لیفوں کی شکل پر عضو لمبائی میں پھیل جائے اور چوڑائی میں تھوڑی جگہ لے جیسے استرخا کا مادہ آتا ہے سو اس سبب سے عضلے کی درازی میں کمی نہ آئے اور فرق اس تمدد میں اور استرخائے رطوبی میں یہ ہے کہ استرخا میں مادہ تر اور رقیق ہوتا ہے اور وہ پٹھوں کو بھر دیتا ہے یعنی تر کر دیتا ہے اور ہر وقت رقیق رہتا ہے۔ اور تمدد کا مادہ لیفوں میں نفوذ کرنے کے بعد ضرور ہے کہ کسی سبب سے سخت ہو اور ٹھہر جائے اور سختی اور افسردہ ہونے کے سبب سے عضو کی حرکت باطل ہو جائے اور کبھی ایسا ہوا کرتا ہے کہ تمدد کا مادہ ابھی تک عضلوں میں نہ آیا ہو مگر عضلے کے نزدیک پہنچکر اسی جگہ سخت ہو جائے اور ٹھہر کے رہ جائے اور انقباض کی حرکت کو باطل کردے دوسرے یہ کہ مادہ پٹھے کی اصل اور مبدء یعنی جڑ میں آپڑے پھر پٹھا اس مادے کو اپنے پیچھے خلاف مبدء کی طرف کہ طول کا انتہا ہے دفع کرے اور اس سبب سے عضو اسی حال پر رہے اور منقبض نہ ہو سکے تیسرے یہ کہ عصب میں کوئی ایذا اور الم پہنچے اور پٹھا اُسے جدا جانکر اُس جگہ سے طول میں فرار کرے نہ اس طرح کہ اکٹھا ہو اور سکڑ جائے اور اس قسم کا تمدد نہیں ہوا کرتا ہے مگر قے کی شدت سے یا سمّی جانوروں کے کاٹنے سے یا پٹھے پر زخم آنے سے قے کے سبب اس لئے کہ مادہ لذاع یعنی جس سے سوزش پیدا ہوتی قے کی حرکت معدے میں کرتا ہے اور فم معدہ اس سے ایذا پاتا ہے اور پٹھا کہ اس میں شریک ہے اس طرف کی الٹی طرف بھاگ جائے اور ایسا ہی جو سبب کہ پٹھے کو الم پہنچائے اور پٹھا اس جگہ سے الٹی طرف فرار کرے چوتھے یہ کہ خشکی غلبہ کرے پھر رطوبت اصلی جو پٹھوں اور عضلوں کے لیفوں میں ہے تحلیل ہو جائے تو تانا بانا عضلے اور پٹھے کا چوڑا اور اکٹھا ہو جائے اور لمبائی میں بڑھ جائے اور اس سبب سے قوت محرکہ کی اُترنے کی راہ بند ہو جائے اور تشنج یابس اور تمدد یابس میں یہ فرق ہے کہ تشنج یابس میں درازی اور چوڑان عضلے کی دونوں کم ہو جائیں اور تمدد یابس میں چوڑائی کم ہوگی نہ لمبان اس سبب سے تشنج یابس میں زیادہ خوف ہے اور جان لے کہ تمدد کے اقسام سے بعض ایسا ہوا کرتا ہے کہ اس کا سبب بہت بڑا اور مادہ قوی ہو اور بمشکل ہوا کرتا ہے اور اس کی بعض قسم اسباب ضعیفہ سے پیدا ہوتی ہے مثلاً اکثر ایسا ہوا کرتا ہے کہ کوئی شخص بھاری چیز اٹھائے یا سخت زمین پر سوئے اور اس سبب سے اس کے عضلے کھنچ جائیں یا اُن میں کونت آجائے اور ایک ساعت یا زیادہ اسی شکل پر رہے اور جو اس قسم سے ہوا کرتا ہے تو اس کو تمدد میں شمار کرتے ہیں مگر آسان ہوا کرتا ہے پانچویں یہ کہ باد غلیظ اس مرض کا موجب ہو اَلتَّمَدُّدُ الرِّيحِيُّ يَكُونُ صَعْبًا جَسِيمَ الْعِلَاجِ بِخِلَافِ التَّشَنُّجِ الرِّيحِيِّ یعنی تمدد ریحی سخت ہوا کرتا ہے اور علاج اس کا بہت مشکل ہے بخلاف تشنج ریحی کے چھٹے یہ کہ عضو جل جائے یا زخمی ہو جائے اور عضلہ اس ایذا کے خوف سے جو کھنچنے اور سکڑنے سے پہنچیگی حرکت نہ کر سکے اور اسی شکل پر رہے فائدہ اکثر حال میں تمدد اور کزاز اور تشنج درد سے خالی نہیں ہوا کرتے اور اس میں درد ہونے کا سبب یہ ہے کہ مادہ لیفوں میں آجاتا ہے اور انقباض کی حرکت اس کو دباتی ہے اس سبب سے درد پیدا ہوتا ہے اور جاننا چاہئے کہ لفظ کزاز کا ایسے تشنج پر کبھی بولتے ہیں کہ گردن کے یعنی جبر گردن کے جس کو ماس پس کہتے ہیں اس کے عضلات میں شروع ہو پھر اس کو طول میں کھینچے اگلی طرف یا پچھلی طرف یا دونوں طرفوں میں اور کبھی ہر قسم کے تمدد پر بولتے ہیں خواہ کسی عضو میں ہو اس صورت میں کزاز تمدد کے ہم معنے ہے اور کبھی اُس تمدد پر بولتے ہیں کہ پٹھے میں رطوبت جانے کے سبب سے ہو اس صورت میں تمدد عام ہے اور کزاز خاص ہے اور علامتیں تمدد اور کزاز کی ہر سبب سے موافق خواہ رطوبت سے ہو یا یبوست سے یا ورم یا ایذا کے سبب کی مع علاج کے وہی ہیں جو تشنج کے باب میں مذکور ہیں مگر اتنا فرق ہے کہ اس مرض کے علاج میں تشنج کے علاج کی نسبت جلدی کریں کما قال الشیخ الاولی بان یبادر الی علاجہ من التشنج لان الکزاز موذ وخانق قاتل یعنی جیسا کہ شیخ نے کہا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ اس کے علاج میں تشنج کی نسبت جلدی کیا جائے

کیونکہ یہ ایذا دیتا ہے اور گلا گھونٹ کر اچانک مار ڈالتا ہے مگر یہ اس وقت ہے کہ سبب قوی ہو ہم اب وہ علامتیں جو اس مرض سے پہلے ہوا کرتی ہیں اور تمدد ہی کے ساتھ مخصوص ہیں بیان کرتے ہیں وہ بہت سی ہیں ایک یہ ہے کہ پٹھا اور گدی سے سب اعضا سخت ہو جائیں دوسرے یہ کہ سب بدن میں اختلاج ہو یعنی پھڑکنے لگے اور زبان میں بوجھ معلوم ہو تیسرے یہ کہ منہ کا لعاب اور پینے کی چیز دشواری سے نکل سکے اور تمام بدن میں خارش پیدا ہو جائے اور جتنا کھجلائیں کھجلانے سے لذت نہ پائیں اور یہ غرانہ کا مقدمہ ہوا کرتا ہے اور وہ نشان کہ اس بیماری کے عارض ہونے کے بعد ظاہر ہوں یہ ہیں کہ منہ اور آنکھ غرانہ والے کی خناق والے کی طرح سے ہو جائے کہ لال مثل اور چڑھی ہوئی آنکھیں ہوں اور شاید آنکھیں جلد جلد جھپکیں اور یہ سب اس وقت ہیں کہ غرانہ اگلی طرف واقع ہوا اور کبھی ایسا ہو کہ منہ کا رنگ سیاہ یا سبز ہو جائے اور یہ اس وقت ہے کہ دماغ اور سر کی رگوں میں ہوا اکٹھا ہو کر امتلا اس حد کو پہنچے کہ منافذ یعنی ہوا کے راستوں کو بند کر دے کیونکہ اس صورت میں حرارت غریزی ہوا نہ پہنچنے سے بجھے گی اور رطوبات میں سردی غلبہ کریگی اور جلد میں کثافت یعنی گاڑھا پن اور انقباض یعنی کھچاؤ آئیگا پھر اگر اجزا سے شفاف کو جو سفیدی اور سرخی کا باعث ہیں جلد کے مساموں سے سب کی سب نکل جائیں تو نیلا پن اور سیاہی رنگ میں پیدا ہو جائیگی اور اگر وہ اجزا بہت سے نکل گئے اور تھوڑے سے باقی رہ گئے تو سبزی آجائیگی اور کبھی ایسا ہوا کرتا ہے کہ منہ کے عضلوں میں تمدد واقع ہوا اور بیمار ہنستا ہوا نظر آئے اور کبھی تمدد مثانے کے عضلوں میں حادث ہوا اور پیشاب بند ہو جائے اور کبھی مثانے کے عضلے اس طرح کھنچ جاتے ہیں کہ قوت ماسکہ باطل ہو جاتی ہے اور پیشاب نہ رک سکے اور کبھی مثانے کے عضلے ایسے کھنچ جاتے ہیں کہ بعضی رگیں ٹوٹ جائیں یا کسی رگ کا منہ کھل جائے اور پیشاب میں خون آئے اور کبھی ایسا ہوا کرتا ہے کہ معائے مستقیم اور مقعد کے عضلے اس طرح کھنچیں کہ ثفل یعنی فضلہ تھم نہ سکے اور کبھی ایسا ہوا کرتا ہے کہ بعضوں کو سردی اور افسردگی یعنی ٹھٹھرنے کے سبب سے تشنج حادث ہو جائے اور اس مرض میں اکثر حال میں پیشاب سیاہ اور کف دار ہوا کرتا ہے اور کبھی ایسا ہوا کرتا ہے کہ بیمار کے پٹھے اور عضلے کچھ وٹ کے ساتھ ایسے بل کھائیں کہ بیمار بستر پر نہ ٹھیر سکے اور اوپر گذر چکا ہے کہ تمدد امتلائی کی علامتیں بعینہ تشنج امتلائی اور ورمی کی علامتوں کے مانند ہیں اور کسی قسم کا غرانہ ہونا بیخوابی اور درد سے خاص کر دونوں شانوں کے بیچ میں درد ہونے سے خالی نہ ہوگا اور یہ سب اعراض کہ ان کا اوپر بیان کیا گیا ہے ان میں سے ہر ایک کا ظہور جیسا تمدد واقع ہوگا ویسا ہی ہوگا چنانچہ یہ کچھ پوشیدہ نہیں ہے تنبیہ اس سبب سے کہ تمدد اکثر امراض میں سردی اور افسردگی سے واقع ہوا کرتا ہے تو ضماد اور غذا کہ اس قسم میں استعمال کریں چاہیئے کہ گرمی اور تری کی طرف مائل ہوں اور اگر پسینا آئے تو پونچھتے رہیں اور اسکو بیمار کے بدن میں ٹھنڈا نہ ہونے دیں اور باقی تدبیریں تشنج کے بیان میں دیکھ لیں کہ وہاں پر پورا پورا انکا ذکر کیا گیا ہے آٹھویں **فصل** رعشہ میں اور وہ لغت میں بمعنی لرزنے اور کانپنے کے ہے اور یہ بیماری اپنے لازم کے نام سے مشہور ہے اور سوا اعضائے مرکب کے کہ حرکت ارادی کے آلے ہیں اور عضو میں یہ بیماری واقع نہیں ہوا کرتی ہے اور رعشہ ہاتھ میں یا سر میں اکثر پڑتا ہے اور دوسرے اعضا مرکب میں جیسے پاؤں وغیرہ اعضائے آلیہ میں بہت کم عارض ہوتا ہے اور وجہ رعشہ کی اکثر ہاتھوں میں واقع ہونے کی مطولات یعنی بڑی بڑی کتابوں میں لکھی ہے فقط مگر مختصر اور ظاہر وجہ ہاتھوں میں اکثر رعشہ عارض ہونیکی یہ ہے کہ یہ امر تو ظاہر ہے کہ سبب کلی حدوث رعشہ کا عاجز ہو جانا اور ضعیف ہو جانا قوت محرکہ کا ہے حرکت والے پٹھوں سے حرکت کیوقت اور حرکت دار پٹھوں کی حرکت کا اظہار بیشتر ہاتھ میں واقع ہوتا ہے کیونکہ تمام اعضائے بدنی میں سے ہاتھ سب سے زیادہ سخت حرکات کے آلے ہیں لہذا انہیں میں خواہ کسی سبب سے ہو اکثر اظہار عجز قوت محرکہ کا ہوگا اور ان سے کم پاؤں میں اور ان سے کم اور اعضا میں اور رعشہ اور اختلاج میں یہ فرق ہے کہ اختلاج میں حرکت ہر حالت میں ظاہر ہوتی ہے خواہ عضو ٹھیرا رہے خواہ حرکت کرے بخلاف رعشہ کے کہ ٹھیرنے کی حالت میں حرکت رعشی ظاہر نہیں ہوتی اور ٹھیرنے سے یہ مراد ہے کہ عضو کسی دباؤ کی جگہ پر ٹھیرے نہ یہ کہ بے اعتماد اور بے سہارا رہے

ٹھیر جائے کہ اُس میں تو رعشہ ہوا کرتا ہے اب جاننا چاہئے کہ سبب کلی اس مرض میں تین طرح پر ہے ایک یہ کہ قوت محرکہ ضعیف ہو دوسرے یہ کہ حرکت کا آلہ ضعیف ہو تیسرے یہ کہ دونو اکٹھے ایک جگہ ضعیف ہوں لہذا اس بیماری کو سببوں کے موافق تین قسم میں ہم بیان کرتے ہیں پہلی قسم وہ یہ ہے کہ قوت محرکہ کے ضعف سے رعشہ واقع ہو اور یہ طرح پر ہے ایک یہ کہ اکثر بیماروں کو بیماریوں کے بعد رعشہ عارض ہو جائے یا اُن لوگوں کو عارض ہو جائے جو بہت جماع کرتے ہیں خاص کر پیٹ بھرے پر دوسرے یہ کہ اعراض نفسانی کے سبب پیدا ہو جیسے بادشاہ کی ہیبت اور بہت ڈرنے سے جیسے اونچی جگہ سے نیچے دیکھنا یا دیوار پر چلنا وغیرہ اور نہایت خوشی اور سخت غصے اور بہت خجالت ہو جانے اور یہ سب سبب قوت محرکہ عاجز ہونے یا پریشان ہونے سے رعشہ پیدا کرتے ہیں اور جاننا چاہئے کہ خوف قوت کو ضعیف کرتا ہے اور خجالت اور غصہ اور خوشی اور قوت حیوانی کے انتظام حرکت میں پریشانی ڈالتی ہے اور ظاہر ہے کہ قوت نفسانی قوت حیوانی کے تابع ہے مگر غصہ اُس وقت قوت کی حرکت میں تشویش پیدا کرتا ہے کہ خوف کے ساتھ ملا جلا ہو تو اکیلا غصہ رعشہ نہیں پیدا کرتا ہے کیونکہ صرف غصہ میں ضعف کا دخل نہیں ہوتا بلکہ غالب میں قوت ہونے کی علامت ہے اسی سبب سے جو غصہ ڈر کے ساتھ نہ ہو اُس میں منہ کا رنگ سُرخ ہوتا ہے اور جو ڈر کے ساتھ ملا ہوا ہو تو اس میں رنگ چہرے کا زرد ہوا کرتا ہے ف کبھی اکیلا غصہ اور اکیلا خوف بدون اسکے کہ کوئی دوسرا عارض اُن کے ساتھ ہو رعشہ پیدا کرتے ہیں یہ اس وقت ہوتا ہے کہ روح میں اضطراب قوی آ جائے اور اس کی حرکت بدر اختلاف پڑے اور قوت محرکہ کی حرکتوں کا انتظام پریشان ہو جائے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ غصہ و خوشی اور کسی مراد میں فتح پانا اگرچہ روح میں کچھ اضطراب نہ لائے اور کسی دوسرے عارض کے ساتھ مرکب بھی نہ ہو مگر رعشہ پیدا کرے یہ اُس وقت ہے کہ جلد کے نیچے رطوبت فضلی یعنی زائد موجود ہو کیونکہ جس وقت غصے اور خوشی کی حرارت سے وہ رطوبت پگھل کر وہاں سے نکل آتی ہے اور عضلوں پر گرتی ہے تو رعشہ پیدا ہوتا ہے ف اس لئے کہ اس رطوبت اور قوت محرکہ میں مزاحمت اور مقابلہ واقع ہوتا ہے اور قوت محرکہ کا ظہور عجز باعث رعشے کا ہوتا ہے۔ اور جو رعشہ کہ بعضے جوانوں کو جماع کے وقت پڑتا ہے وہ بھی اسی قبیل سے ہے علاج جو رعشہ کہ بیماریوں کے بعد پڑے سبب دور کرنے کے بعد دل اور دماغ کی تقویت کریں اور جماع کے بعد ہو جائے تو اُس کی تدبیر یہ ہے کہ جماع کو ترک کریں خصوصاً امتلا یعنی جس وقت معدے میں غذا ہو پھر اس کے بعد تقویت کے لئے جو ضعف قوت باہ کے باب میں تدارک کے لئے کہا جائیگا استعمال میں لائیں اور جو رعشہ اعراض نفسانی کے سبب سے پڑے اُس کی یہ تدبیر ہے کہ جس چیز سے تسکین حاصل ہو جیسے دلاسا اور امیدواری اور حقارت اور اُسکے مانند جیسا اس کے سبب کے لائق ہو عمل میں لائیں اور جو رعشہ قریب وقت جماع کے ہو جائے اُس کی تدبیر خلط زائد کا تنقیہ کرنا ہے دوسری قسم وہ ہے کہ آلے کی حرکت میں کہ پٹھا ہے ضعف آ جائے اُس سبب سے رعشہ پیدا ہو اور یہ تین طرح پر ہے ایک یہ کہ سوء مزاج سرد پٹھے میں آ جائے اور پٹھا اس کے سبب روح کا اثر جیسا کہ چاہئے نہ مانے اور اُس میں یعنی پٹھے میں استرخاء غیر تام یعنی تھوڑا سا استرخا آ جائے کیونکہ اس صورت میں اگرچہ قوت محرکہ عضو کو اوپر کی طرف جذب کر سکتی ہے مگر ضعف کے سبب ٹھیرا نہیں سکتی ہے اس لئے وہ عضو اپنے بوجھ کی جہت سے نیچے کی طرف جھکتا ہے اور ناچار قوت محرکہ حرکت جاذبہ میں اور عضو کی حرکت ثقلیہ یعنی نیچے جھکانے والی میں ضد واقع ہو گی۔ اور اُن دونوں میں باہم متضاد حرکتوں کے اجتماع سے رعشے کی کیفیت اور حرکت پیدا ہو گی بخلاف فالج کے کہ وہ استرخائے تام یعنی کامل ہے اور اُس میں قوت محرکہ اعضا کے جذب کرنے پر قدرت نہیں رکھتی اور جب تک کہ قوت محرکہ اعضا کے جذب کرنے پر قدرت نہ رکھے اور پھر ضعف کے سبب اُس کو ٹھیرا نہ سکے رعشہ پیدا نہیں ہو سکتا ہے اور جو رعشہ کہ بوڑھے آدمیوں کو ہو جاتا ہے یا وہ رعشہ کہ نہایت ٹھنڈا پانی پینے یا بہت سا پانی پینے سے یا بے وقت پانی پینے سے پیدا ہوتا ہے اسی قبیل سے ہے اور پانی بے وقت پینا یہ ہے کہ تشنگی کی حالت میں یعنی نہار منہ یا ریاضت اور محنت پر یا حمام کے بعد خاص کر اگر پیٹ خالی ہونے کی حالت میں حمام کا اتفاق

پڑے اور وہ رعشہ یہی کہ بہت شراب پینے سے ہو جائے اسی قبیل سے ہے قَالَ الشَّارِحُ الْاَسْبَابِ وَالْعَلَامَاتِ اَلْاِکْثَارُ مِنْ اَکْلِ
مِنْ جَمِیْعِ الْاَغْذِیَةِ حَارَّةً کَانَتْ اَوْ بَارِدَةً یُبَرِّدُ الْمِزَاجَ بِاِطْفَاءِ الْحَرَارَةِ الْغَرِیْزِیَّةِ وَاِخْمَادِهَا وَغَمْرِهَا کَالْحَطَبِ الْکَثِیْرِ عَلَی النَّارِ الْقَلِیْلَةِ
فِیْ ضُعْفِ الْعَصَبِ وَالرُّوْحِ وَالْقُوَّةِ عَنْ تَحْرِیْکِ الْاَعْضَاءِ عَلَی الْمَجْرَی الطَّبِیْعِیِّ وَیُحْدِثُ الرَّعْشَةَ وَالْاِسْتِرْخَاءَ وَغَیْرَهُمَا مِنَ
الْعِلَلِ الْبَارِدَةِ یعنے شارح اسباب والعلامات نے کہا ہے کہ زیادہ استعمال اس کا یعنی شراب کا بلکہ سب غذاؤں کی زیادتی گرم ہوں خواہ سرد مزاج کو سرد کرتی ہیں اس سبب سے کہ حرارت غریزی کو بجھاتی ہیں اور جماد یتی ہیں اور داب لیتی ہیں جیسے تھوڑی سی آگ پر بہت سا ایندھن ہو پھر اس سبب سے پٹھا اور روح اور قوّت ضعیف ہو کر اعضا کو طریق طبعی پر حرکت نہ دے سکیں اور رعشہ اور استرخا اور ایسی ہی اور سرد بیماریاں پیدا ہوں اور ان بیماریوں کا پیدا ہونا جو بہت شراب پینے سے ہوتا ہے اس کے اور سبب بھی بیان کئے ہیں درازی کے خوف سے ہم نے اُن کو نہیں لکھا دوسرے یہ کہ امتلا کے سبب کھانا نہ ہضم ہونے یا ریاضت نہ کرنے سے عصب میں سادہ غیرتام گاڑھے اور لیس دار خلطوں سے پڑ جائے اور اس سبب قوّت محرکہ سب کی سب نفوذ اور سرایت نہ کر سکے اور جتنی کہ نفوذ کرے اپنی عضو کو اوپر کی طرف کھینچے مگر اس سبب سے کہ مقدار میں تھوڑی ہی ہے عضو کو نہ ٹھہرا سکے اور بالضرور عضو اپنے اصلی بوجھ سے اور جو خلط کہ اُس کے اندر جا کر پکڑ گیا ہو اُسکے بوجھ سے نیچے کی طرف جانا چاہے اور ان دو حرکت متضادہ سے رعشہ پیدا ہو اور سوء مزاج اور سدے کی علامتیں فالج میں بیان ہوئی ہیں علاج جو رعشہ کہ خلط کے سبب ہو مادّے کو نرمی سے آہستہ آہستہ کئی دفعہ میں نکالیں مثلاً پہلے ماء الاصول دیں اُس کے بعد حب شبطرج اس کے بعد ایارجات اور استفراغ مادّے کی نرمی کی تدابیر امراض سابق میں صاف مذکور ہیں بہر تقدیر قوی دواؤں اور قوی استفراغوں سے بچنا ضرور ہے کَمَا قَالُوْا یَجِبُ الْاِحْتِرَازُ فِی الرَّعْشَةِ عَنِ الْاَدْوِیَةِ الْقَوِیَّةِ وَالْاِسْتِفْرَاغِ الْقَوِیِّ لِاَنَّ کُلَّ هٰذَا یُحَلِّلُ الْقُوَّةَ وَیُضْعِفُهَا وَیَزِیْدُ فِی الرَّعْشَةِ یعنے جیسا کہ حکما نے کہا ہے کہ رعشہ میں قوی دواؤں اور قوی استفراغ سے بچنا واجب ہے کیونکہ یہ سب قوّت کو تحلیل اور ضعیف کرتی ہیں اور رعشے کو بڑھاتی ہیں فقط اور پٹھوں کے سب امراض میں یہی حکم ہے جیسا کہ اوپر بارہا ذکر آیا ہے اور روغن قسط اور روغن چنبیلی ملنا اور طبیخ ضباع یعنے کفتار کو جس پانی میں پکائیں اور طبیخ ارنب یعنی جس پانی میں خرگوش کو پکائیں اُن میں بیٹھنا اور اسپست کا ضماد کرنا اور گرم چشموں کے پانی میں نہانا اور عضو کو دبانا اور ملنا یہ سب مفید ہیں فَاِنَّ کُلَّ هٰذِهٖ تَجْلِبُ اِلَی الْمَوْضِعِ الْمَاْوُفِ دَمًا کَثِیْرًا وَتُسَخِّنُهٗ فَیَعُوْدُ اِلَیْهِ الْحِسُّ کذا یعنے کیونکہ یہ سب تدبیریں بالضرور اُس جگہ کی طرف بہت سا خون کھینچ لائینگی اور اس کو گرم کر دینگی پھر اس کی حرکت درست ہو جائیگی اور جو رعشہ سوء مزاج بارد کے سبب پیدا ہو تو مزاج کی اصلاح کے لئے جو کچھ کہ سوء مزاج مادّی میں مذکور ہے وہ استعمال کریں سوائے تنقیے کے کہ اس قسم میں اس کی احتیاج نہیں ہے لخلوہ عن المادة کیونکہ یہ مادّے سے خالی ہے اور جو رعشہ کہ شراب پینے سے عارض ہوا اُسکی تدبیر یہ ہے کہ ایک بارگی شراب پینے سے ہاتھ کھینچیں اور روغن گل یا روغن آس میں تھوڑا سا سرکہ ملا کر سر پر لگائیں اور غذاؤں میں سے وہ غذا کھائیں جو خون کو گاڑھا کر دے جیسے کرنب اور مسور اور اُس کے مانند اور خرگوش کا مغز کھونا ہوا اس بیماری میں نہایت مفید ہے تیسرے یہ کہ پٹھے پر خشکی غلبہ کرے اور اس سبب سے پٹھا حرکت میں جیسا چاہیئے تابعداری طبیعت کی نہ کرے اور اس کی علامت یہ ہے کہ استفراغ مجفف پہلے ہو چکیں اور عضو دُبلا ہو اور اُس کے عضلے بھی دُبلے ہوں اور یہ بھی اس قسم کا نشان ہے کہ جب عضو آفت رسیدہ پر روغن ملیں جلد خشک ہو جائے اور باوجود اس کے اس عضو میں گرمی نہ کرے اور یاد رہے کہ جب تک خشکی نہایت درجے میں نہ ہو اُس وقت تک رعشے کا موجب نہیں ہوا کرتی بدلیل ان المدقوق مع الغلبة الجفاف علیه لا یرتعش الا فی الانتہا یعنے اس دلیل سے کہ دق والے کو باوجودیکہ اس پر خشکی غالب ہوا کرتی ہے رعشہ نہیں

ہوا کرتا مگر انتہا سے دق میں علاج رطوبت پہنچانے میں اُن چیزوں سے کہ تشنج یابس میں مذکور ہیں کوشش کریں **تیسری قسم** وہ ہے
کہ قوت اور آلے دونو کے ضعف سے رعشہ پیدا ہوا اور یہ اس طرح سے ہوتا ہے کہ پٹھا اسباب داخلی یا خارجی سے ایذا پائے اسباب خارجی
جیسے بہت سردی پہنچنا یا زخم لگنا یا زہردار جانور کا کاٹنا اور عضو کا جل جانا اور اسباب داخلیہ جیسے کوئی خلط نہایت سرد کسی جگہ پر اکٹھا
ہو جائے اور پٹھے کو ایذا پہنچائے اور ایسے اسباب سے قوت میں بھی اور آلے میں دونو میں ضعف پیدا ہوا کرتا ہے اور اس کی علامت یہ ہے
کہ یہ آفت پیشتر موجود ہوا اور جن اسباب سے کہ ایذا پہنچتی ہے اُن کے اعراض ظاہر ہوں **علاج** سبب دور کرنے کے بعد جو اثر باقی رہے
اُس کا مناسب چیزوں سے تدارک کریں مثلاً جس کا سبب سردی کا پہنچنا ہو روغن زیتون میں عاقرقرحا اور انگوزہ یعنی ہینگ اور جندبیدستر
ملا کر عضو پر ملیں اور جو عضو کہ جلنے کے سبب سے رعشہ عارض ہو جائے تو اسپغول کا لعاب اور بیضہ کی سفیدی اور روغن گل اس
جگہ پر ملیں اور باقی تدابیر احتراق کی فصل میں بیان کرینگے اور جہاں کہیں زہریلے جانوروں کے کاٹنے سے رعشہ واقع ہو تو
اس کی تدبیر کتاب کے آخر میں زہریلے جانوروں کے کاٹنے کے باب میں لکھیں گے اور جو خلط کہ آجانے سے عارض ہوا اُس خلط سے
بدن کو پاک کریں اور ایسا ہی سبب کے لحاظ سے جو کچھ مناسب ہو عمل میں لائیں اور جاننا چاہیئے کہ جو رعشہ بائیں طرف میں واقع
ہوتا ہے اُس کا علاج زیادہ مشکل ہوتا ہے **ف** اگرچہ مریض بچہ یا جوان ہو کیونکہ بائیں طرف قلب ہے جب اُس کی قوت حیوانی میں
ضعف آگیا اُس وقت یہ مرض بھی عارض ہوا اور قوت حیوانی کے ضعف کا علاج مشکل ہونا ظاہر ہے اور ایسا ہی بڈھوں کا رعشہ کہ
بڑھاپے کے سبب سے پیدا ہوا اس رعشہ کی دشواری علاج بھی اسی وجہ سے ہے کہ اس سن میں قوت حیوانی اور نفسانی اور طبعی تینوں
ضعیف ہو جاتے ہیں لہٰذا انہیں قوام کے خدام قوت محرکہ وغیرہ بھی ضعیف ہو جاتے ہیں اور ان سببوں کے آلے کے ضعف کا علاج
ایسے سن انحطاط میں دشوار ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے **ف** جو کچھ کہ سر کانپنے کے واسطے طبیبوں سے آزمایا ہے وہ یہ ہے کہ ایک درم
اسطوخودوس کو ایک درم ایارج فیقرا کے ساتھ گولی بنا کر دیں اور اگر دو درم فقط اسطوخودوس ہی شہد کے پانی میں دیں تو بہت موافق
ہے اور اٹھارہ دن کے بعد ایک درم یا ڈیڑھ درم قوت کے موافق جب تو قتاً فوقتاً بھی دینا مفید ہے اور پُرانے رعشہ کے لئے
جندبیدستر شہد کے پانی میں دینا مفید ہے **ف** رعشہ میں سب قسم کے پانی سے بید کا پانی نہایت مضر ہے اور بہت فصد کرنا اس
مرض کے موجبات سے ہے اور دوسرے موجبات کا اوپر ذکر آیا ہے اور مجھ کو [illegible] ہے کہ جس وقت صبح [illegible] کا سر [illegible] لگے تو
جاننا چاہیئے کہ اس کے سر میں ورم ہے واللہ اعلم **بائیسویں فصل خدر یعنی سن کے بیان میں** یہ لفظ عربی ہے فتور اور سستی کے معنی
میں اور اس سبب سے کہ فتور اس مرض کو لازم ہے لہٰذا اس کا نام لازم کے نام پر رکھا گیا [illegible] شیخ نے اس طرح تعریف
کی ہے کہ یہ ایسی بیماری ہے جو حس لمس میں پیدا ہوتی ہے اور اگر سبب قوی ہو تو حس بالکل جاتی رہتی ہے نہیں تو کم ہو جاتی ہے جتنا سبب
کم ہوگا اور اکثر اس بیماری میں حرکت میں [illegible] کہ [illegible] اس کی حرکت حالت طبعی پر نہیں رہتی ہے مگر یہاں کہیں سبب ضعیف
ہو تو حرکت اپنے حال سے نہیں بدلتی کیونکہ جو پٹھے کہ حس کے آلے ہیں وہ اور ہیں اور جن پٹھوں سے حرکت متعلق ہے وہ دوسرے ہیں ہاں
جس جگہ سبب قوی ہوتا ہے اور قوت حس کا راستہ بند ہو جاتا ہے تو حرکت کی قوت کا راستہ بھی بند ہو جاتا ہے اور جب تک یہ مرض حس کا تو کم نہیں ہوتا اُس
وقت تک رعشہ کے ساتھ ہوا کرتا ہے اور کم ہو جانے کے بعد استرخا کے ساتھ ہوتا ہے اور بعضے متقدمین نے خدر کی تعریف کے ساتھ خاص کر دیا ہے یعنی حس

کی آجائے اور کبھی خدر سے رعشہ مراد لیتے ہیں اور [illegible] سمجھتے ہیں [illegible] قال الشیخ [illegible] الاعتقاد و ایضاً قال [illegible]
افادہ فی عضو [illegible] الاستفراغ [illegible] کا لفظ لکھا اور [illegible] مختلف معنوں میں استعمال کیا
جاتا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ جب خدر کسی عضو میں رہ جائے اور [illegible] سے [illegible] اس کے بعد [illegible] ہو جاتے

تو سکتے کے آنے کا خوف ہے اور خدر والے عضو میں چیونٹیاں سی رینگتی ہوئیں اور سوئیاں سی چبھتی ہوئیں وہیں معلوم ہوا کرتی ہیں جہاں
بیماری کا سبب سوء مزاج بارد کثیف کرنے والا ہو یا پٹھے سے خون میں امتلا ہو جیسا اُس کی علامتوں کے بیان میں آئیگا اب جاننا
چاہیئے کہ خدر کا سبب کلّی وہ ہے کہ قوّت حسّاسہ ساری یا تھوڑی سی اعضا میں نفوذ نہ کر سکے فقط اور اُس کے اسباب جزویہ آٹھ ہیں ایک یہ کہ
کوئی پٹھا دب کر پچ جائے یا بل کھا جائے جیساکہ کوئی شخص بہت دیر تک پاؤں پر بیٹھا رہے اور جب اُٹھے تو اُس کا پاؤں سو گیا ہو اور کسر
اور خلع یعنی عضو کے ٹوٹ جانے سے اور اُکھڑ جانے سے یا عضو کو باندھنے سے ہو جاتا ہے وہ بھی اسی قبیل سے ہے **علاج** یہ کہ
سبب کو دور کریں مثلاً اگر ایک طرح بیٹھنے سے ہو گیا ہو تو ہیأت کو بدلنا چاہیئے اور عضو کو آہستہ آہستہ درست کر دیں اور کسر اور خلع
میں وہ تدبیر کریں جو اُس کے باب میں بیان کی جائے گی اور اگر عضو کو باندھ دینے سے ہو تو اُس کی بندش کھول ڈالیں پھر آہستہ
آہستہ اُس کو ملیں دوسرے یہ کہ خلط خام سرد سے سدہ پڑ جانے یا پٹھا فضلہ رطوبی مائی یعنی رقیق پی کر بھیگ جائے اور ڈھیلا ہو کر اجزا
اس کے مل جائیں ان دونو صورتوں میں قوّت حسیہ اپنے اصلی حال پر رہ جائے اور اعانت اُس کو نہ پہنچے اُس کی علامتیں اور علاج وہی
ہیں جو فالج بلغمی میں بیان ہو چکے ہیں تیسرے یہ کہ کسی سبب سے بہت سا خون عضو پر گرے اور اُس سبب سے سدہ پڑ کر
خدر پیدا ہو اُس کی علامت یہ ہے کہ عضو کا رنگ سُرخ مائل بسیاہی ہو جائے **علاج** یہ کہ فصد کریں اور غذا کم کھائیں اور جہاں
کہیں عضو کو بہت دیر تک ایک طرح پر رکھنے سے خون اکٹھا ہو جائے ایسی حالت میں اکثر ہیأت کا بدلنا ہی کفایت کرتا ہے اور
جاننا چاہیئے کہ وہ سدہ جو خدر پیدا کرتا ہے مادّہ سودا سے بہت کم پڑتا ہے اور صفرا سے شاذ و نادر ہوتا ہے چوتھے یہ کہ باہر سے کسی طرح
پر عضو میں بہت سردی پہنچے اور اس سے مزاج کو خراب اور جرم کو غلیظ اور کثیف کر دے اور اس سبب سے روح جیسا چاہیئے نفوذ نہ کر سکے
اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ سوء مزاج سرد مکثف مجمد یعنی جو کہ جوہر کو کثیف کرے اور خلط کو جما دے وہ داخلی یا خارجی پٹھے کے جوہر کو سخت
کرتا ہے کیونکہ اُس کے اجزا کو اکٹھا کرتا ہے اور سمیٹتا ہے اسی سبب سے پاؤں کا مس ہاتھ کی نسبت اور ایڑی کی جلد ساق
کی جلد کی نسبت پیدائش سے کم حس اور بے حس ہے اور سوء مزاج بارد کی علامت یہ ہے کہ سبب پہلے واقع ہو چکے اور پٹھے میں غلظت
اور کثافت اور سختی ظاہر ہو اور گرمی سے فائدہ معلوم ہونا اور عضو میں چیونٹیاں سی چلتی ہوئی معلوم ہوں **علاج** پٹھا نرم کرنے کے
واسطے گرم اشیا روغن ملیں اور نیم گرم پانی ڈالیں اور پٹھے کی مزاج کی اصلاح کے واسطے ضماد اور نطول گرمی پہنچانے والی استعمال
کریں اور عضو کو اس طرح ہاتھ سے یا کسی کھُردری چیز سے ملیں کہ سُرخ ہو جائے پانچویں یہ کہ خشکی غلبہ کرے اور اس سبب سے پٹھے کے
اجزا اکٹھے ہو جائیں اور سمٹ جائیں تاکہ اس کے ریشے آپس میں مل جائیں کیونکہ جس وقت وہ رطوبتیں کہ ریشوں میں بھری ہیں
خشکی کے سبب سے فنا ہو جائینگی تو بوجہ اس کے کہ عضو کے اندر درمیان دو ریشوں کے خلا یعنے محض خالی رہنا ناممکن ہے
لہٰذا وہ ریشے آپس میں ایک دوسرے سے مل جائینگے اس صورت میں ضرور راستے بند ہو جائینگے اور روح کے نفوذ کو مانع ہونگے اور
عضو خشن ہو جائیگا علامت اور علاج اس کا وہی ہے جو تشنج یابس کی علامت یا علاج ہے اور جاننا چاہیئے کہ جالینوس کہتا ہے کبھی ایسا
ہوتا ہے کہ خشک مزاج والے کو گرم دوا کھانے سے خشکی بڑھ جاتی ہے اس سبب سے اُس کی انگلیوں کے سروں سے خدر شروع ہو جاتا ہے
اور اوپر چڑھ جاتا ہے اور دوسرے اعضا میں پہنچتا ہے اور اسی قبیل سے وہ خدر ہے کہ محرقہ اور حارّہ تپوں میں طبیعت اصلی تحلیل ہو جانے سے
اور خشکی آ جانے سے ہاتھ اور پاؤں میں پیدا ہو جاتا ہے چھٹے یہ کہ سرد زہر مثل افیون یا گرم جیسے بیش کے کھانے کا اتفاق پڑے اُس کے سبب سے
خدر پیدا ہو اور یہ بات ظاہر ہے کہ روح کا مزاج زہر کے اثر سے بدل جاتا ہے اور اس سبب سے جو مناسبت کہ اعضا اور روح کے درمیان
ہے وہ کم اور باطل ہو جاتی ہے پھر اعضا اس کا اثر نہیں قبول کرتے ہیں باوجود اس بات کے کہ زہر اپنی سردی کے سبب سے روح کو غلیظ کرتا ہے

جیسے اور مغالطات ستانویں یہ کہ کسی زہردار جانور کے نیش کا زخم پٹھے پر لگے خواہ سرد ہو جیسے بچھو ڈنک مارے خواہ گرم ہو جیسے سانپ کاٹ لے
اور جو خدر زہریلے جانوروں کے کاٹنے سے پیدا ہوتا ہے اُس کا وہی سبب ہے کہ زہر کے کھانے میں بیان کیا گیا **علاج** تریاق فاروق دینا
چاہیئے کہ سب زہر کے اقسام میں فائدہ مند ہے اور کتاب کے آخر میں ہر زہر کے موافق تدبیر مذکور ہے وہاں دیکھ لیں **فائدہ** ایک قسم کی
مچھلی ہے کہ اُس کو رعادہ کہتے ہیں اُس کا یہ خواص ہے کہ جو کوئی اُس کو ہاتھ میں پکڑے اُس کے ہاتھ کی حس جاتی رہے بلکہ یہ کہتے ہیں کہ اگر
جال میں آ پھنسے تو اُسی وقت صیاد کا ہاتھ بے حس ہو جائے اور جال کی ڈوری نہ تھام سکے آٹھویں یہ کہ قوت حیوانی ضعیف ہو جائے اور
اس سبب سے ہاتھ اور پاؤں کی حس کم ہو جائے ایسے خدر کا غشی اور مرنے کی حالت میں اتفاق ہوتا ہے **فائدہ** جس وقت خدر یعنی
سن امتلا کے سبب سے عارض ہو اور مادہ دماغ میں اور تمام بدن کی حس وحرکت جاتی ہے تو یہ حالت اُسی دن بیمار کو ہلاک کر ڈالتی ہے اور کبھی
آفت نخاع یعنے حرام مغز میں ہوتی ہے پھر سبب کے اندازے پر تمام بدن میں یا ایک نصف میں حس وحرکت کم ہو جاتی ہے اور مُنہ کے اعضا
کی حس سلامت رہتی ہے اور کبھی ایسا ہوا کرتا ہے کہ جو پٹھا گردن کے مہروں سے یا پشت کے ایک مہرے سے نکلتا ہے اُس کی ایک شاخ میں
سبب ہو اور ایک ہی عضو میں کہ یہ اُس سے جا ملا ہے خدر ظاہر ہو اور جاننا چاہیئے کہ خدر بلغمی جس وقت کہ مستحکم ہو جاتا ہے انجام میں فالج ہو جاتا ہے
جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا اور کبھی ذات الجنب و ذات الریہ اور سرسام سرد سے استرخا اور خدر ہو جاتے ہیں اور خدر کا بہت ہو جانا فالج یا صرع یا سکتہ
یا تشنج کا مقدمہ ہوتا ہے اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا وَسَائِرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ جَمِيْعِ آفَاتِكَ وَبَلَائِكَ یعنے اے خدا بچا ہم کو اور سب مسلمانوں کو اپنی کل آفتوں اور بلاؤں سے

تیئیسویں فصل لقوے کے بیان میں وہ ایک بیماری ہے کہ مُنہ کے عضلوں میں عارض ہوتی ہے اور آنکھ اور بھووں اور
پیشانی اور لبیں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں اور چہرے کی اصلی صورت بدل جاتی ہے اور ہونٹ اچھی طرح آپس میں نہیں مل سکتے اور
آدمی ہونٹوں سے اور کسی چیز سے منہ میں دبا کے کھینچنے سے ناچار ہو جاتا ہے اور ایسا ہی اگر پھونکے تو پھونک ایک طرف سے نکلے یعنی
نہ نکل سکے چنانچہ چراغ کو نہ گل کر سکے اور آنکھ کی پلکیں اچھی طرح بند نہ ہوں اور یہ سب جو کچھ کہ کہا گیا ہے اس وقت ہوتا ہے کہ بیماری منہ کی ایک
طرف میں ہو اور اکثر یہی اتفاق ہوا کرتا ہے مگر کبھی منہ کے دونو طرف میں بھی بیماری ہوتی ہے اس طرح پر کہ دونو طرف کے تمام اطراف کو گھیر لے
اُس وقت منہ میں کچھ کجی تو ظاہر نہ ہوگی لیکن پلکوں کے باہم ملنے میں فتور آئیگا اس صورت میں اور اعراض جو بیشتر گذر چکے یا اسباب موجود ہیں
وہ اُس سے زیادہ ہونگے جو ایک جانب کے لقوے میں ہوا کرتے ہیں حَكَى الرَّازِيُّ اَنَّ رَجُلًا احْتَجَمَ وَاَطَالَ الْجُوْعَ فَحَدَثَتْ بِهٖ لَقْوَةٌ
لَمْ تَتَعَوَّجْ مِنْهَا فَمُهٗ وَلٰكِنْ عَسُرَ عَلَيْهِ اِطْبَاقُ اَحَدِ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يُمْكِنْهُ اِطْبَاقُ الثَّانِيَةِ قَطْعًا یعنے رازی حکایت کرتا ہے کہ ایک شخص نے
حجامت کی یعنے پچھنے لگوائے اور بہت عرصے تک بھوکا رہا پھر اُس کو لقوہ اس طرح سے پیدا ہوا کہ اُس کا مُنہ ٹیڑھا نہ ہوا مگر اُس کو
ایک آنکھ کا بند کرنا مشکل ہو گیا اور دوسری مطلق بند ہی نہ ہوتی تھی اور جاننا چاہیئے کہ لقوے کی دو قسمیں ہیں ایک تشنجی اور
دوسری استرخائی لہذا اس فصل کو ہم دو قسموں میں بیان کرتے ہیں **پہلی قسم لقوہ تشنجی کے بیان میں** اور یہ تین طرح پر ہے ایک تو یہ کہ
جن عضلوں سے ان اعضا کی حرکت ہوتی ہے اُن میں رطوبت غلیظ اور گاڑھی دماغ سے آکر امتلا پیدا کرے اور یہ عضلے عرض میں بڑھ
جائیں اور طول میں کم ہو جائیں اس سبب سے یہ اعضاء کھنچ جائیں اور اپنی اصل سے پھر جائیں دوسرے یہ کہ گردن کا عضلہ آماس کرے
اور خناق پیدا کرے اور اس سبب سے اوتار یعنی جوڑوں کے بندھن اور مُنہ کے عضلے کھنچ جائیں اور لقوہ پیدا ہو جائے اس لئے
کہ مُنہ کے بعضے اوتار اور عضلے گردن کے حلقے سے نکلے ہیں اور اس قسم کا لقوہ ہونٹوں میں ظاہر ہوا کرتا ہے اور صرف ہونٹوں میں
ظاہر ہونے کا سبب تشریح اعضاء کے بیان سے معلوم ہوگا اور کبھی عضلہ گردن کے آماس سے انجام میں فالج ہو جاتا ہے اس واسطے کہ
پٹھوں کے راستے جو قوت حس وحرکت کی راہیں ہیں دب جاتے ہیں اور اس ... عضلہ گردن کے آماس سے انتہا میں کبھی فالج ہو جاتا ہے

اور کبھی لقوہ لہٰذا اُس کو اسباب مشترکہ سے شمار کرتے ہیں تیسرے یہ کہ اعضائے دماغی پر خشکی غلبہ کرے اور اس سبب سے رطوبتیں باقی
نہ رہیں اور دماغ میں بھیجا اور نخاع یعنے حرام مغز اور اعصاب یعنی پٹھے جل بھن جائیں اور لقوہ پیدا ہو اور یہ قسم لقوہ کی گرم بیماریوں کے
آخر میں اور تپ محرقہ میں اور موت کے نزدیک پیدا ہوتی ہے اور ممکن ہے کہ بہت زیادہ استفراغ مادہ سے بھی لقوہ تشنجی پیدا ہو کیونکہ
وہ بھی خشکی پیدا کرتا ہے اور رطوبت کو فنا کرتا ہے اور لقوہ تشنجی کی یہ علامت ہے کہ جو طرف بیمار ہے اُس طرف کی پیشانی کا پوست
سخت ہو جائے اور اوپر کی طرف اسطرح کھنچ جائے کہ ماتھے کی شکن اُس طرف بالکل باقی نہ رہے اور سر کی جلد میں یا گردن
کی طرف شکن بڑھ جائے اور منہ سے لعاب بہت کم نکلے اور اچھی طرف کی آنکھ کو بند کرنا دشوار ہو اور اس قسم میں درد سر بہت ہوا
کرتا ہے اور باوجود اس کے حس کی قوتیں اپنے حال پر بدستور رہتی ہیں اور حواس کند نہیں ہوا کرتے اور جو لقوہ کہ عضلہ گردن کی
آماس سے پیدا ہو تو آماس کا اول ہونا اس کے حال کا گواہ ہے **فائدہ** تشنج یابس میں منہ کے لعاب اور تھوک کے کم آنے کی وجہ ظاہر ہے
مگر امتلائی میں اس سبب سے کہ مادہ گاڑھا اور کچا ہے نہ کچھ رطوبت آتی ہے نہ تھوک آتا ہے اور مادہ استرخائی اس کے خلاف ہے
کیونکہ رقیق ہے اس سبب سے مادہ تھوک اور رال کی راہ سے نکل آتا ہے **علاج** جو کچھ کہ تشنج یابس یا امتلائی میں مذکور ہے اس لقوہ کے
بھی سبب کے موافق بعینہ ویسی ہی تدبیر کرنا چاہئے اور اس لقوہ تشنجی میں بھی خواہ اُس کا سبب خشکی ہو خواہ امتلا کمادات مرخیہ یعنی نرم کرنیوالی چیزیں جیسے
کپڑا گرم پانی میں بھگو کر اور روغن مثانوں میں بھر کر تکمید کریں اور روغن نیم گرم ملنا بھی مفید ہے اور باقی علاج لقوہ تشنجی کا کہ امتلا کے سبب سے
ہو بعینہ وہی ہے جو لقوہ استرخائی میں کہا جائیگا ولذا قیل لا باس ان لم یتمیز بینهما فان العلاج واحد یعنی اور اسی سبب سے ہیں کہ کچھ
خوف کی بات نہیں ہے اگر ان دونوں قسم کے لقوے میں تمیز نہ کریں کیونکہ علاج ایک ہی ہے **تنبیہ** احتیاط کی بات ہے کہ جبتک پانچ
یا سات دن گزر نہ جائیں اُس وقت تک بیمار کا علاج قوی نہ کریں لیکن اگر طبیعت خشک اور بستہ ہو یعنی قبض ہو تو تیسرے دن نرم حقنہ
سے طبیعت کو کھول سکتے ہیں اور اگر لقوے کے ساتھ وہ علامتیں جو کہ سکتے کے مقدمے میں پائی جاتی ہیں نظر آئیں تو اُسوقت جلدی کرنی
چاہئے اور بلا تامل تیز حقنے یا قوی مسہل سے استفراغ مادے کا کرنا چاہئے یعنی اگرچہ پہلا ہی دن ہو اور یہی ضابطہ استرخائی میں بھی یاد رکھنا چاہئے
اور دوسرے فائدے جو لقوہ استرخائی کی قسم میں بیان کرینگے لقوہ تشنجی اور امتلائی میں بھی اُن کو لحاظ رکھیں اور لقوے کے علاج میں چار
دن تک توقف کرنے کے لئے اُس جگہ حکم ہے کہ علت سبب ضعیف ہو اور جہاں کہیں سبب قوی ہو اور لقوے کے ساتھ سر میں اور
بدن میں بوجھ اور حواس میں کدورت بھی ہو تو وہاں سات دن تک توقف کریں اور استفراغ مادے کے توقف کا حکم اس واسطے ہے کہ لقوہ
مادی خواہ تشنجی ہو یا استرخائی اس کا مادہ ابتدا میں ہیجان اور جوش میں ہوتا ہے اسی واسطے یکبارگی آپڑتا ہے اور باوجود اس بات کے ابتدا میں
ابھی مادے نے نضج نہیں پایا ہے اور نکلنے کی استعداد اس میں نہیں ہے اگر دوائے مسہل کی تاثیر اُسے حرکت دیوے تو ہو سکتا ہے وہ مادہ نہ
نکلے اور دل کی طرف گرنے لگے اور ہلاک کر ڈالے یا نخاع یعنے حرام مغز کے کسی طرف میں جا پڑے اور فالج ہو جائے یا دماغ کے بطون
شریفہ کی طرف رجوع کرے اور سکتہ لائے یا موت کا باعث ہو اسی واسطے صاحب اسباب و علامات نے لکھا ہے کہ اللقوة كثيرا ما ينذر بحدوث
الامراض شبيه السكتة والفالج فيجب ان يبادر بتلطيف الخلط وعدم الاستفراغ یعنی لقوہ اکثر ان امراض سے ڈراتا ہے یعنی لقوہ اور فالج
سے تو مناسب ہے کہ اُس کے علاج کے شروع میں خلط کو تلطیف کریں اور استفراغ کے لئے تیار اور آمادہ کر رکھیں جیسا کہ بیان کر چکے ہیں جبکہ
گردن کے عضلے کا آماس لقوے کا سبب ہو تو جو کچھ کہ آماس کے حال کے مناسب ہو وہ کام میں لائیں دوسری قسم لقوہ استرخائی کے
بیان میں یہ اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ دماغ سے رطوبت رقیق ایک طرف کے عضلوں اور پٹھوں میں اُتر آئے اور عضلے ڈھیلے ہو جائیں
اور پردے اور جھلیاں سست ہو جائیں اور روح کے راستے بند ہو جائیں اس سبب سے وہ اعضا سست ہو کر ڈھیلے ہو جائیں لیکن

لقوہ تشنجی اکثر حادث ہوا کرتا ہے اور استرخائی کمتر اور اس کی علامت یہ ہے کہ منہ کا جو حصہ ڈھیلا ہو اس کی حرکت میں ضعف آ جائے اور
اس طرف پیشانی اور منہ کا پوست اور عضلہ بہت نہ کھنچیں بلکہ نرم ہوں اور اس طرف آنکھ کے نیچے والی پلک اس قدر نیچے جھک آئے کہ
اوپر کی پلک اس تک نہ پہنچے اور اس آنکھ سے آنسو بہتے رہیں اور حواس خصوصاً ذائقہ کند اور بگڑے رہیں اور اگرچہ تشنجی و استرخائی میں فرق
اظہر من الشمس ہے مگر زیادتی تحقیق کے لئے دوسرا فرق لکھا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جالینوس کہتا ہے کہ ایک ورق ہے جو تالو کے بیچوں
بیچ میں گذری ہے اور تمام منہ کی ہڈیاں اس کے سبب سے جدا جدا ہیں اور منہ کے اندر ایک مہین سی جھلی تالو پر اسی ورق سے ملی ہوئی
لگی ہے اور یہ ورق اس جھلی سے چھپی ہے پھر جس وقت لقوہ استرخائی پیدا ہو تو جس جانب شق استرخا ہو گا اس طرف کی جھلی ڈھیلی ہو کر لٹک جائیگی
اور اس کا رنگ بدل جائیگا اور تر اور گیلی معلوم ہو گی اور دوسری شق اپنے حال پر ہو گی اس کے دیکھنے کا یہ طریق ہے کہ بیمار کی زبان پر طبیب انگلی
رکھ کر دبائے تاکہ زبان نیچی ہو جائے اور اس کے تالو کو دیکھے اگر اس جھلی میں کسی طرف استرخا ہے اور جو کچھ کہا ہے وہ ظاہر ہے تو حکم کرے کہ لقوہ
استرخائی ہے اور اگر جھلی اپنے حال پر ہو اور تشنج کے اعراض جیسے پیشانی کی جلد میں کھچاوٹ اور اس کے سوا جو کچھ بیان کیا گیا ہے ظاہر ہو تو یقیناً
لقوہ تشنجی ہے اور استرخائی میں یہ بھی خاص علامت ہے کہ پلک قطعاً حرکت نہیں کرتی اور تشنجی میں حرکت کرتی ہے اگر بیمار حرکت کرے لیکن دوسری
پلک کے ساتھ ملکر بند ہو سکے گی علاج جب تک چوتھا دن یا ساتواں دن نہ گذر جائے دواؤں سے ماء الاصول کے سوا اگر اس کو سکنجبین بزوری
یا سکنجبین عنصلی یا گلقند کے ساتھ ملایا ہو اور کوئی چیز نہ دیں اور لطیف غذائیں تری اور خشکی میں معتدل جیسے نخود آب روغن زیتون کے
ساتھ اور اس کے مانند اختیار کریں اور کھانے اور پینے سے جتنا بچیں بہتر ہے اور جو چیز رطوبات میں گرمی پیدا کرے جیسے شہد اور کبوتر کا بچہ وغیرہ
ان سے پرہیز کریں خصوصاً لقوہ تشنجی میں مگر ماء الاصول کا دینا کچھ ڈر نہیں پہلے ہی دن دے سکتے ہیں کیونکہ اس کی گرمی پانی کے سبب سے کم ہو جاتی
ہے مگر جو ماء الاصول کہ چار دن تک دیتے ہیں چاہئے کہ سادہ ہو یعنی اور کوئی گرم دوا اس میں نہ ملائیں اور ان دنوں کے گذر جانے تک اور
تنقیہ سے پہلے غرغرہ اور چھینک کی دوا سے بھی پرہیز کریں کیونکہ غرغرہ اور چھینک بیماری کی جگہ دوسرا مادہ کھینچ لاتی ہیں اور جو مادہ اس جگہ
موجود تھا اور کچا ہے اس کو دفع نہیں کر سکتی ہیں اور ایسا ہی سب تیز دوائیں ابتدا میں بہت نقصان پہنچاتی ہیں اس لئے کہ مادے میں
سے جو لطیف جز ہے اس کو تحلیل کرتی ہیں اور غلیظ یعنی سنگین جز باقی رہ جاتا ہے وہ دشواری سے تحلیل ہوتا ہے سو بہتر یہ ہے کہ جب تک وہ
مادہ کہ بیماری کی جگہ پر جمع ہوا ہے خوب نہ پک جائے اس وقت تک صبر کریں اور اس اثنا میں ایسی تدبیر کرنی چاہئے کہ مادہ کو روک دے
اور قوت قائم رہے اور اس کے بعد جب ایام مقررہ گذر جائیں اور مادہ پک جائے تو بدن کے تنقیہ کے لئے جو [illegible] کا بیان فالج
میں ہو چکا ہے استعمال کریں [illegible] کرنا چاہئے جیسا کہ اگلی فصلوں میں ذکر کیا جا چکا ہے اور جس وقت بدن کے تنقیہ سے خاطر
جمع ہو جائے تو خاص سر کے تنقیہ کے لئے غرغرہ اور ناس اور شیاف اور [illegible] کی دوائیں کام میں لائیں کہ یہ [illegible] اور
احتیاط اس میں ہے کہ جب تک چالیس دن نہ گذر جائیں سعوط یعنی ناس استعمال نہ کریں ترکیب [illegible] مرزنجوش اور [illegible] اور عاقرقرحا
اور خردل اور [illegible] برابر [illegible] دواؤں کو کوٹ کر [illegible] سکنجبین عنصلی میں ملا کر غرغرہ کریں اور اگر [illegible]
[illegible] شہد کے پانی میں ملا کر غرغرہ کریں تو بھی تاثیر رکھتا ہے سعوط کی ترکیب [illegible] کا پتا [illegible] اصل السوس [illegible] کے پانی میں ملا کر ناک میں
ٹپکائیں اور [illegible] کا پتہ [illegible] کے دودھ کے ساتھ بھی یہی تاثیر رکھتا ہے اور ایسا ہی [illegible] کا پتہ [illegible] مرزنجوش
اور چقندر کا پانی اور کہتے ہیں کہ اگر ایک دانگ سکبینج دس درم مرزنجوش کے پانی میں [illegible] ناک میں [illegible] تو
پانچ دن کے عرصے میں لقوہ اچھا ہو جاتا ہے نطول [illegible] کی ترکیب اس طرح پر ہے کہ صعتر اور [illegible] اور عاقرقرحا اور [illegible]
برگ غار اور [illegible] اور اکلیل الملک اور مرزنجوش وغیرہ پکا کر نطول کے طور پر [illegible] سے بھی استعمال کریں۔

اور جن چیزوں کا سونگھنا فائدہ مند ہے وہ جندبیدستر اور سکبینج اور جاؤشیر اور گوگل ہیں اور اُن چیزوں کے سونگھنے میں یہ فائدہ ہے کہ بلغم کو لطیف کرتی اور دماغ سے اُتارتی ہیں اور ایسا ہی مصطگی اور علک البطم اور دج کو چبانا نافع ہے خاص کر اگر نہار مُنہ چبائیں اور صاحب ذخیرہ لکھتا ہے کہ علاج میں یہ ترتیب بہتر ہے کہ جب چار دن گذر جائیں تو ایک مثقال ایارج فیقرا شبیار کے طریق پر رات کو کھائیں اور ایک ہفتے کے بعد حقنے کا بھی استعمال کریں اور بیمار کو ایسے گھر میں بٹھلائیں کہ اُس میں بہت روشنی نہ ہو بلکہ اندھیرا ہو اور آئینہ چینی میں مُنہ دیکھتے رہیں اور اس میں یہ فائدہ ہے کہ آئینہ چینی بہت روشن نہیں ہوتا اور اندھیرے گھر میں نہایت مشقت سے اُس میں صورت نظر آتی اور مشقت کے ساتھ دیکھنا مُنہ کے اعضا کو سیدھا کرتا ہے اور ہر وقت جوز بوا مُنہ میں رکھنا مفید ہے اور وہ علاج کہ ہندی طبیبوں نے امتحان کئے ہیں اور اُن سے بہت فائدہ ہوا یہ ہیں کہ حیوانوں کا گوشت جیسے لومڑی کا اور کفتار یعنے گوہ اور نیل گاؤ پکائیں اور ہڈیوں سے جدا کر کے کوٹ لیں اور روغن زیتون میں ملا کر بیمار کے سر اور گردن اور گلے پر لگائیں اور ہرن کا گوشت اس باب میں مفید ہے اور ہمیشہ مُنہ کو خاص کر بھوؤں اور پیشانی کو سرکے سے دھو کر ملا کریں اور اگر سرکے میں ملطف دوائیں جیسے حاشا اور زوفا اور صعتر اور پودینہ جنگلی پکا لیں تو خوب ہے ایسا ہی سرکہ ناک میں سڑکنا بھی مفید ہے کیونکہ ناک کے راستے سے رطوبت نکالے اور رائی سرکے میں پیسکر لیپ کرنا بھی مفید ہے ایسا ہی اگر مرزنجوش اور اسپند اور قیصوم اور سداب کو سرکے میں تیز آنچ پر پکائیں اور اُس کی بھاپ پر سر جُھکائیں تو مفید ہے اور جاننا چاہیئے کہ لقوہ تشنجی میں پہلے عضلے کو نرم کرنا چاہیئے پھر مادّے کو تحلیل کرنا چاہیئے اور محمد زکریا کہتا ہے کہ نسخہ قدیم قرابادین میں مذکور ہے کہ لقوے والے کو اندھیرے مکان میں جہاں بالطلق روشنی نہ ہو بٹھلائیں اور کسی وقت وہاں سے نکلنے نہ دیں اور احتیاط کریں کہ ہوا نہ پہنچے اور کسی حیوان کا گوشت اور تر میوہ نہ کھلائیں اور ہر روز صبح کے وقت نہار مُنہ غرغرہ کرائیں پھر کھانا کھائیں اور سات دن میں ایک دن صبح کے وقت کھانے سے پہلے جس طرف کی آنکھ بند نہ کر سکے اُس طرف کے نتھنے میں روغن جوز یا روغن حبۃ الخضرا نیم گرم اکیس قطرے کئی بار کر کے ڈالیں اور دوسری طرف کے نتھنے میں چھ قطرے اسی طرح سے ڈالیں پھر بابونہ اور صعتر اور پودینہ جنگلی آفتابے میں مُنہ بند کر کے پکائیں اور اس کا پانی ایک طاش میں ڈالیں اور بیمار اُس کی بھاپ پر سر جُھکائے اور ایک کمّل سر پر ڈال دیں تاکہ پسینہ آ جائے اور صبر کریں تاکہ خوب پسینہ آ جائے پھر اُس کا پسینہ پونچھ ڈالیں اور سر اور مُنہ کھردرے کپڑے سے اتنا کھجلائیں کہ لال ہو جائے پھر روغن جوز یا روغن حبۃ الخضرا گرم کر کے سر اور مُنہ میں اور کنپٹیوں میں اور گردن کے نیچے ملیں اور ایک ساعت آرام کرنے دیں اور پھر آفتابے کو گرم کریں اور بیمار کا سر اُس کی بھاپ پر رکھیں جیسا کہ کہچکے اور پسینہ پونچھ لیں اور روغن مذکور ملیں اور پھر ایک ساعت چھوڑ دیں اور پھر یہی بھپارا عمل میں لائیں چنانچہ یہ عمل ایک دن میں دس بار کیا جائے پھر سات دن میں ایک دن اسی طرح کریں اور جو کوئی اس علاج سے ایک مہینے کے بعد اچھا نہ ہو تو جاننا چاہیئے کہ کسی علاج سے اچھا نہ ہوگا۔ اور محمد زکریا کہتا ہے کہ اُس کو کھانا نہ دیں تاکہ بدن میں گرمی آئے اور رگیں خالی ہو جائیں اور سر اور مُنہ آفتابے کی بھاپ پر رکھیں جیسا کہ ذکر آ چکا ہے اور روغن قسط یا روغن سداب یا روغن حبۃ الخضرا گرم کر کے سر اور گردن میں ملیں اور اگر تپ آ جائے تو کچھ خوف نہیں اور جالینوس کہتا ہے کہ اگر سیاہ مرچ خوب باریک غبار کے مانند پیسکر روغن میں ملا کر طلا کریں تو اس باب میں کوئی دوا اس کے برابر نہیں ہے اور اس بیماری کے علاج میں زیادہ تر اعتماد غرغرے اور سعوط پر ہوتا ہے اور جس جگہ سعوط کی دواؤں سے دماغ میں الم پہنچے تو روغن بنفشہ اور تازہ دودھ اور عورتوں کا دودھ تھوڑی سی شکر ملا کر ناک میں ڈالیں اور سر کی اگلی طرف بھی لگائیں اور اس بیماری میں گردن کو اور فکّ یعنی جبڑے کے عضلوں کو گرمی پہنچانا مفید ہے اور گدّی پر سینگیاں لگانی مادّے کو دماغ سے نکالتی ہیں اور بیمار کو اگر پانی کی جگہ شہد کا پانی ماء العسل پلا کر دیں تو بہتر ہے اور لونگ چبانا بھی فائدہ مند ہے فائدہ اس باب میں طبیبوں نے اختلاف کیا ہے کہ جو طرف جُھک گئی ہو اُس میں بیماری کا سبب ہے یا اُس طرف میں نہیں جُھکی ہے اور وہ ہر ایک اپنی رائے پر دلیل کرتا

ہے مگر حق یہ کہ لقوہ تشنجی میں جو طرف نہیں جھکتی ہے اُس میں مادہ اُتر آیا ہے اور جو طرف جھک گئی ہے وہ صحیح و سالم ہے لیکن استرخائی میں
کبھی جھکی ہوئی طرف صحیح ہوا کرتی ہے اور جو نہیں جھکی ہے اُس میں مادہ ہوا کرتا ہے اور کبھی اُس کے برعکس ہوا کرتا ہے اسیطرح شارح
اسباب نے علامات نے کہا ہے اور جن علامتوں سے معلوم ہو جاتا ہے کہ کونسی طرف میں آفت ہے ایک یہ ہے کہ اُس طرف کی حس باطل یا ناقص ہو جائے
اور اُس طرف اختلاج پیدا ہو دوسرے یہ کہ اگر بیماری والی طرف کو ہاتھ سے سیدھا کریں اور اصلی شکل پر لائیں تو دوسری خود بے تکلف سیدھی
ہو جائے اور اس کی شکل ہیأت اصلی پر آجائے اور جاننا چاہیئے جو لقوہ کہ بائیں طرف میں واقع ہوتا ہے اُس کا اچھا ہونا بہت مشکل ہوتا ہے
اور لقوہ شروع ہونے کا یہ نشان ہے کہ پہلے مُنہ کی ہڈیوں میں درد معلوم ہو اور مُنہ کی جلد میں حس کم ہو جائے اور مُنہ کی آدھی طرف بہت پھڑکے
قَالَ الرَّازِیُّ فِی الْحَاوِی الْکَبِیْرِ اِنَّ اللَّقْوَةَ اِذَا امْتَدَّتْ سِتَّةَ اَشْهُرٍ لَا یُرْجٰی بُرْءُهَا یعنے رازی نے حاوی کبیر میں لکھا ہے کہ جب لقوہ چھ مہینے تک
ٹھیرے تو اُس کے اچھے ہونے کی امید نہیں ہے اور جاننا چاہیئے کہ کبھی لقوے کا مادہ مختلف القوام ہوتا ہے پھر جو مادہ کہ رقیق ہے وہ استرخا پیدا
کرتا ہے اور جو غلیظ ہے وہ تشنج کا باعث ہوتا ہے اس صورت میں مُنہ کی ایک طرف ڈھیلی ہو جائیگی اور دوسری طرف کھنچ جائیگی سو ایک طرف میں استرخا
کی علامتیں ظاہر ہونگی اور دوسری طرف میں تشنج کے نشان معلوم ہونگے فائدہ محمد زکریا کہتا ہے کہ جس کسی کو لقوہ ہونے کو ہو تو پچھنے لگانے سے
اُس کو ضرور لقوہ ہوگا اور کہتا ہے کہ میں نے دو شخصوں کو دیکھا ایک ہی دن انہوں نے پچھنے لگوائے اور دونوں نے حجامت سے پہلے مُرغ کے
انڈے کھائے تھے دونوں کو اُسی دن لقوہ ہو گیا اور وہی کہتا ہے کہ ایک شخص نے حجامت کی یعنی پچھنے لگوائے اور اُس کے بعد بیکار رہا - اور اُس کو
لقوے کی بیماری ہو گئی اور اُس کا مُنہ ٹیڑھا نہ ہوا مگر یہ کہ ایک آنکھ بند نہ کر سکتا تھا اور دوسری آنکھ مشکل سے بند ہوتی تھی اور جسوقت پانی پیتا تھا
تو اُس کے مُنہ سے گر جاتا تھا اور اُس کا مُنہ جو ٹیڑھا نہ ہوا تو اُس کا یہ سبب ہوا کہ بیماری دونو طرف میں تھی اور اُسی نے کہا ہے میں نے بہت دیکھا ہے
کہ پہلے لقوہ ظاہر ہوا پھر سکتے نے آ دبایا اور یہ بھی کہتا ہے کہ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ لقوے والا چار دن میں ہلاک ہو جاتا ہے اور اگر چوتھا دن گذر
جائے پھر کچھ سکتے کا خوف نہیں اور جو لقوہ دو مہینے میں موقوف نہ ہو تو طول پکڑیگا اور چھ مہینے جو رہیگا اُس کا جانا مشکل ہے جو بیسویں فصل اختلاج کے بیان
میں یعنے عضو کا پھڑکنا وہ ایک حرکت غیر اختیاری ہے کہ بدن میں کسی جگہ پیدا ہو جاتی ہے جیسے قلب میں اور معدے میں اور عضلوں میں اور کبد اور طحال
اور پٹھوں میں اور رگوں میں اور رحم کی رگوں میں اور اُس کے مانند جو عضو منبسط اور منقبض ہو سکتے یعنے پھیل سکتے اور سکڑ سکتے ہیں اور رعشہ اسکے خلاف ہے کہ تشنج کی طرح اعضائے آلیہ
ہی میں ہوتا ہے جو ارادے سے حرکت کیا کرتے ہیں یعنی ہاتھ اور پاؤں اور سر میں ہوا کرتا ہے اور حرکت اختلاجی کا یہ خاصّہ ہے کہ سریع یعنے جلد اور متواتر ہوا
کرتی ہے اور جلد ٹھیر جاتی ہے لیکن اگر سبب قوی ہو تو ممکن ہے کہ ٹھیر جائے اور پھر اختلاج ہونے لگے یا مدت دراز تک اختلاج رہے اور نہ
ٹھیرے اور جسطرح ہو اختلاج والے عضو کی حرکت کسی طرف کے ساتھ مخصوص نہیں ہے ہر طرف حرکت کرتا ہے اور میلان اوپر کی طرف ہوا کرتا ہے بخلاف
رعشے کے کہ اُس میں ہمیشہ عضو نیچے کی طرف مائل ہوتا ہے اور جلدی کو اور ٹھیر جانے کو اُس میں دخل نہیں ہوتا اور اس بیماری کا سبب ریح غلیظ ہے کہ خلط غلیظ یعنے
سنگین کے بخارات سے پیدا ہوتی ہے اور اس سبب سے کہ ریح غلیظ اور سنگین ہے مسام کی راہ سے نہیں نکل سکتی اور جو گوشت کہ اُس کے اوپر ہے نکلنے کو مانع
ہوتا ہے خاصکر اگر بدن کے اوپر سردی کا غلبہ ہو اور ساتھ ہی اُسکے قوت دافعہ اُسکو دفع کرتی ہے لہذا دونوں کا مدافعہ یعنی ٹھیل ٹھال اور اضطراب یعنی پریشانی
واقع ہوتی ہے اُسی اضطراب سے عضو میں اختلاج یعنی پھڑکنا واقع ہوتا ہے جبتک حرکت کی حرارت سے ریح غلیظ لطیف اور تحلیل نہ ہو جائے اُس
وقت تک پھڑکن باقی رہتی ہے اور اُسکے ریح سے ہو جانے کی یہ دلیل ہے کہ جلد تحلیل ہو جاتا ہے اور ریح غلیظ ہونے کی یہ دلیل ہے کہ سرد مزاجوں
میں اور سرد وقتوں میں اور سرد بدن میں اور سردی کے اسباب سے جیسے سرد پانی پینا اور اُس میں نہانے سے اختلاج اکثر پیدا ہوتا
ہے اور جاننا چاہیئے کہ جو عضو بہت نرم ہے جیسے دماغ اور جو نہایت سخت ہے جیسے ہڈی ان میں اختلاج حادث نہیں ہوتا کیونکہ ہوا
ایسے عضو میں اس طرح بند نہیں ہو سکتی کہ اُس میں موج مارے اور کھود سکے یا پھیلے اور اختلاج پیدا کرسکے اور اکثر اعراض نفسانی کے

اس کو زکام کہتے ہیں اور باقی سب کو نزلہ کہتے ہیں مگر اس جہت سے کہ سبب مرض کا مبدء ایک ہے گرنے کی جگہ اگرچہ مختلف ہو تو دونوں آپس میں مشترک ہیں اور اس بیماری کو دماغ کے ساتھ ایسی نسبت ہے جیسے ذرب کو نسبت معدے کے ساتھ ہے کیونکہ ذرب میں ضعف معدہ کے سبب سے غذا خوب ہضم نہیں ہوتی اسلئے معدے میں رطوبات جمع ہو جاتی ہیں پھر معدے کی قوت دافعہ اُسکو دفع کرتی ہے اور کچی غذا دستوں میں نکلتی ہے اسی طرح جس وقت کہ بہت رطوبت دماغ کی طرف آتی ہے اور دماغ اُس کو ہضم نہیں کر سکتا تو دماغ کی قوت دافعہ اُس کو بغیر ہضم کئے دفع کرتی ہے وہی رطوبت زکام اور نزلہ ہو کر بہتی ہے اور اس مرض کے اسباب جزئیہ پانچ ہیں ایک یہ کہ خارج سے دماغ کو بہت سی حرارت پہنچے اور جو رطوبات کہ اُس میں ہیں اُن کو پگھلا کر حرکت دے اور ناک اور حلق کی طرف پھینکے اور یہ اس طرح پر ہوتا ہے کہ دھوپ میں یا حمام میں یا آگ کے نزدیک ٹھیرنے کا اتفاق پڑے یا گرمی کی فصل میں ایسے گرم مکان میں جس میں باہر کی ہوا نہ جا سکے ٹھیرنے کا اتفاق ہو یا کوئی چیز گرم جیسے مشک اور جند بیدستر اور زعفران اور اُن کی مانند سونگھیں یا گرم روغن سر پر ملیں ان اسباب سے رطوبات حرکت کریں اور ناک یا حلق کی طرف اُتر آئیں اور یہ ظاہر ہے کہ جس وقت سر میں گرمی آئیگی اور جو رطوبات کہ اُس میں تحلیل ہو جائیں اور نکل جائینگے تو خلا کے ناممکن ہونے کی ضرورت سے اُس کے بدلے میں دوسرے فضلے بدن سے اُسکی طرف کھنچ آئینگے کما یجذب الدہن الی النار یعنی جیسا کہ شعلے کی طرف تیل کھنچ آتا ہے اور اس قسم کی علامت سبب کا پہلے ہونا ہے اور دونوں آنکھوں میں سُرخی اور ناک میں خارش اور جلن کا پیدا ہونا اور جو زکام کہ گرمی کے سبب ہوتا ہے تپ آنے سے بڑھ جاتا ہے علاج اگر بدن میں امتلا ہو تو مسہل دیں اور فصد کریں تاکہ بدن سے سر کی طرف مادے کا چڑھنا موقوف ہو اور نیم گرم پانی سے حمام کریں کیونکہ نیم گرم پانی خارش کو تسکین دیتا اور رطوبات کو تحلیل کرتا ہے اور جلد کو کثیف اور مسامات کو تنگ نہیں کرتا کہ اُس سے زکام بڑھ جائے اور ایسا ہی خارش دماغ کے تھامنے کے لئے اور دماغ کو سردی پہنچانے کیواسطے سرد روغن جیسے بنفشہ اور نیلوفر اور کدو کا روغن ناک میں ڈالیں اور جہاں کہیں بیماری طول کرے اور مادہ بہتا رہے تو اُسکے روکنے کے لئے کافور کا بخور کریں یعنے اُس کی دھونی لیں یا سبوس سرکے میں بھگو کر تبخیر کریں طریق کافور کی تبخیر کا اس طرح ہے کہ ایک کانچ کا برتن چنگاریوں پر رکھکر کافور اُس پر چھڑک دیں اور اُس کا بخار ناک میں کھینچیں اور اس سبب سے کہ کافور میں تبرید یعنے سردی زیادہ ہے اُسکی تبخیر گرم رطوبات کو خشک اور بستہ کر دیتی ہے اور اس وجہ سے اُس کا بہنا موقوف ہو جاتا ہے اور ایسا ہی گیہوں کی بھوسی سرکے میں بھگو کر آگ پر رکھیں اور اُس کا بخار ناک میں کھینچ لیں فائدہ جلیلہ کہ زکام کے سب اقسام میں یاد رکھنا چاہئے جاننا چاہئے کہ زکام کے علاج میں گرم ہو یا سرد اصل یہ ہے کہ مادے کو پکائیں اور مادے کا پکانا اس طرح پر ہے کہ اُس کا قوام معتدل ہو جائے یعنی جو گرم اور رقیق ہو تو غلیظ ہو جائے تاکہ اعتدال کی حد کو پہنچے اور جو سرد اور غلیظ ہو تو وہ رقیق ہو کر اعتدال پر آ جائے مثلاً گرم اور رقیق زکام میں آش جو میں عناب اور سپستان اور بنفشہ اور تخم خشخاش پکا کر دیں اور شربت خشخاش بہت مفید ہے اور پہلے دن سے تین دن تک آش جو مذکور کے سوا کوئی کھانے اور پینے کی چیز نہ دیں اور جب تک کہ زکام نہ جائے گوشت سے پرہیز کرنا چاہئے اور مزورہ یعنے اگر اکہ مونگ کی دال اور پالک سے بنائیں اور حریرہ کہ سبوس گندم کے پانی سے اور باقلا کے آٹے سے اور نشاستہ اور کتیرا اور روغن بادام اور شکر سے بنائیں انہیں پر اکتفا کریں اور مغز تخم خیارین اور مغز بادام اور روغن بادام اور مسکہ خاص کر گاے کا گرم زکام کے مناسب ہے اور اگر مادہ تیز اور گرم ہو تو جلد فصد کھولنی چاہئے اور اگر مادے کی ایسی کثرت اور گرمی کی شدت نہ ہو تو تین دن کے بعد فصد کریں تاکہ اُس وقت تک مادے میں نضج بھی آ جائے اور زکام میں خواہ گرم ہو یا سرد پشت کے بل نہ سوئیں تاکہ مادہ چھاتی پر نہ گرے اور بہتر یہ ہے کہ سرہانا اونچا رکھیں اور تکیہ پر منہ جھکا کر سوئیں تاکہ مادہ ناک کی طرف جھک آئے اور سینے پر نہ گرے اور زکام کی ابتدا میں چھینک نقصان رکھتی ہے اگر چھینک آنے لگے تو بند کرنا چاہئے جس طرح اُس کی فصل میں کہا جائیگا اور زکام اگرچہ گرم ہو سر کو ڈھانپے رکھیں اور ٹھنڈی ہوا سے اور راہ کی ہوا سے بچنا چاہئے اور اگرچہ بہت پیاس ہو برف اور یخ کا ٹھنڈا پانی نہ پینا چاہئے اور سونا کم کریں اور دن میں سونے کے لئے

کسی طرح اجازت نہیں ہے خاصکر کھانے کے بعد اور حمام زکام کے شروع میں مضر ہے مگر جہاں کہیں مادہ رقیق اور تھوڑا ہو تو فائدہ مند ہے اس لئے
کہ جو مادہ رقیق ہے وہ تحلیل ہو جائیگا اور باقی غلیظ رہ جائیگا اور مشکل سے تحلیل ہوگا مگر زکام کے آخر میں بہت مفید ہے کیونکہ پکے ہوئے مادے کو
جلد تحلیل کر نکال دیتا ہے اور جس شخص کو زکام بہت ہوتا ہو اُس کو تندرستی کی حالت میں حمام کرنا اور پسینا لانا مفید ہے کیونکہ وہ رطوبتیں اور
ابخرے کہ جن سے زکام اور نزلہ پیدا ہوتا ہے پسینے میں نکل جائینگے اور اسی سبب سے حمام تندرستی کی حالت میں اُن اسباب میں سے ہے جو زکام کو
مانع ہیں لیکن اس شرط سے کہ بغیر کھانا کھائے حمام میں جائے اور آہستہ آہستہ اور بدن ڈھانپ کر باہر نکلے اور جلد جلد سر کے بال منڈلئے اور سر کو
کھجانا اور کنگھی کرنا مسامات کو کھولتا ہے اور نزلے کے مادے کو ہٹاتا ہے اور گرم زکام میں اگر مسہل کی احتیاج پڑے تو بنفشہ اور عناب اور سپستان
اور بیخ خطمی اور تخم خطمی اور شیرخشت سے جلاب بنا کر پلائیں اور جس جگہ زکام کا مادہ حلق پر گرتا ہو اور اُس کو روکنا چاہیں تو انار کے اور مسور
کے جوش کئے ہوئے پانی سے غرغرہ کریں اور اگر زیادہ قوی چیزوں کی حاجت پڑے تو تخم خشخاش اور پوست خشخاش اور مسور کے پانی
میں پکا کر اُس سے غرغرہ کریں **ترکیب شربت خشخاش کی** تخم خشخاش آدھ سیر چار سیر پانی میں ایک رات دن بھیگا رکھیں پھر
کچل کر اُسی پانی میں پکائیں جب آدھا رہ جائے تو ہاتھ سے مل کر چھان لیں اور ایک سیر شکر ڈال کر قوام کریں اور اگر مادہ بہت تیز اور گرم ہو
تو تھوڑی سی پوست خشخاش بھی ملا دیں اور اگر خشخاش تر ہاتھ لگیں تو سو عدد گن کر لیں اور سب پوست کچل کر سات سیر مینہ کے پانی میں بھگو کر
پکائیں یہاں تک کہ آدھا رہ جائے اور ہاتھ سے ملیں اور چھان لیں اور ایک سیر شکر اور ایک سیر میفختج ڈال کر قوام کر لیں خوراک سات درم کشکاب
کے ساتھ اور اس شربت کو دیاقوزہ کہتے ہیں اور میفختج کو فارسی میں میجوش اور دوشاب کہتے ہیں دوسرا یہ کہ خاص مزاج دماغ کی گرمی بغیر اس کے کہ
خارج سے مدد پائے نزلہ اور زکام کی موجب ہو اور یہ دو سبب سے ہوتا ہے ایک یہ کہ جس وقت دماغ گرم ہو جاتا ہے تو اپنی رطوبات کو اپنی طرف
کھینچ لے کہ ہضم نہ کر سکے اور چھوڑ دے دوسرے یہ کہ جس عضو میں کہ سوء مزاج آتا ہے اُس میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے اور اس سبب سے
عادت کے موافق ہضم اور تحلیل نہیں کر سکتا غرضیکہ جس طرح سے ہو جس وقت بہت سی رطوبتیں دماغ میں جمع ہو جائیں گی تو قوت دافع
اپنی کوشش سے ناک کی راہ اس کو دفع کرتی ہے اور ممکن ہے کہ تمام بدن میں گرمی ہو اور اس کی وجہ سے ابخرے اُٹھیں اور دماغ کے
مزاج کی گرمی میں مدد کریں اور اس کی وہی علامت ہے جو پہلی قسم میں بیان کی گئی اور نبض میں عظم و سرعت اور تواتر اور قارورے میں
زردی کا ہونا گواہ ہے علاج جیسا کہ پہلی قسم میں تنقیہ اور مزاج کی تبدیل کا بیان آیا ہے یہاں بھی اسی طرح کرنا چاہئے تیسرا سبب یہ ہے
کہ خارج سے سر کو سردی پہنچے اور وہ ایسا ہوتا ہے کہ بہت عرصے تک ٹھنڈے پانی میں سر ننگا رکھیں یا ریاضت یا حمام کے بعد یا ایسے کام کے
بعد کہ جس سے بدن میں گرمی آگئی ہو اور مسامات کھل گئے ہوں سر کو ننگا کریں یا حمام سے سر کھلے ہوئے سرد ہوا میں باہر نکل آئیں یہاں
تک کہ ان اسباب سے مسامات بند ہو جائیں اور یہ ظاہر ہے کہ جس وقت سر کی کھال سخت ہو جائے اور مسامات بند ہو جائیں تو جو ابخرے
کہ تحلیل ہوا کرتے تھے وہ ابخرے راہ نہ ملنے سے اور تحلیل نہ ہونے سے اکٹھے ہو جائیں اور رطوبت بنکر حلق کی طرف یا ناک کی طرف گرنے لگیں۔
جیسا کہ قرع سے ابخرے چڑھکر انبیق کی طرف رطوبت بنکر گرتے ہیں اور سوء مزاج بارد کے سبب سے دماغ سرد ہو جاتا ہے اور اس میں ضعف
آجاتا ہے تو اپنی مقررہ اور معمولی غذا کو بھی ہضم نہیں کر سکتا اس وجہ سے اُسکی قوت دافعہ اُس زیادہ بچی ہوئی غذا کو فضلے کے طریق پر دفع کرتی ہے
اور اُسکی علامت یہ ہے کہ اسباب مذکورہ پہلے ہو چکے ہوں اور جاننا چاہئے کہ سرد زکام اسباب خارجی سے ہو یا داخلی سے اس میں آنکھ اور منہ
اپنے رنگ پر رہتے ہیں مگر گرانی دونوں میں بہت ہوتی ہے اور جو رطوبت ناک میں یا حلق میں اتر آتی ہے وہ سخت اور سفید یا نیلگوں ہوتی
ہے اور اگر تپ آجائے تو اس قسم کے زکام کی تکلیف سے بیمار جلد چھوٹ جائے اور رنگ میں تغیر نہ ہونا اور بہت بوجھ معلوم ہونا جیسا کہ سبب
ہو یعنے سادج یا مادی اُسی کے موافق کم اور زیادہ ہوا کرتا ہے جیسا بہت دفعہ ذکر ہو چکا علاج تسخین کرنا چاہئے یعنے باجرہ گرم کرکے

اور گرم کپڑوں سے سینکیں اور حمام میں جائیں تاکہ مسامات کھل جائیں اور فضلات بھی نضج پائیں اور ان چیزوں سے جو مسامات کو کھولتی ہیں اور مادّے کو پکاتے ہیں سر دھونا چاہیئے اور سیلان رطوبت دماغی قطع کرنے کے لئے جو چیزیں کہ دماغ کو گرم کرتی ہیں اور سدہ کھولتی ہیں جیسے لادن اور عود اور قسط اور کلونجی سرکے میں بھگو کر آگ پر جلائیں اور اس کا دھواں ناک میں کھینچیں **چوتھا** یہ کہ خاص مزاج دماغ کی سردی اس مرض کا سبب ہو جائے اور اسباب خارجی کا اس میں کچھ دخل نہ ہو اور سردی سے زکام ہونے کی وجہ کا تیسری قسم میں بیان آچکا ہے اور اس کی **علامت** حواس کا کند ہونا اور سر میں بوجھ اور بدن میں سستی ہونا اور گرم چیزوں سے نفع پانا اور جو علامتیں کہ سردی کے لئے مخصوص ہیں ظاہر ہونا **علاج** بھپارے اور تریڑے اور سونگھنے کی مناسب چیزوں سے سر کو گرمی پہنچائیں اور باقی وہی تدبیر ہے جس کا تیسری قسم میں بیان آگیا ہے اور جاننا چاہیئے کہ اکثر امور میں اسباب خارجی اور داخلی مل کر دو سبب جمع ہو کے نزلہ اور زکام پیدا کرتی ہیں اور جو زکام کہ دو سبب کے جمع ہونے سے پیدا ہوتا ہے اس میں بہت زور ہوا کرتا ہے اور سرد زکام والے کو غذاؤں میں سے سبوس کا پانی شہد کے ساتھ یا تخم اسپغول بھون کر اور کوٹ کر شہد میں ملا کر اور تھوڑی سی مرچ سیاہ بھی اس میں ملا کر یا گیہوں کا حریرہ اور اسکی مانند دینا چاہیئے اور کبوتر کا بچہ اور بھونی ہوئی چڑیوں کی بھی اجازت ہے **پانچواں** یہ کہ تمام بدن میں اور سر میں امتلا ہو اور باوجود اس کے بدن سے بخارات چڑھ کر دماغ میں امتلا کو زیادہ کریں پھر زکام اور نزلہ پیدا ہو جاوے اگرچہ سادج کی چاروں قسموں کے ضمن میں تقریباً مادی کا بھی ذکر آگیا ہے لہذا اس پانچویں قسم کا پھر بیان کرنا طول محض ہے لیکن صاحب اسباب وعلامات کی اتباع کے باعث اُن کے بیان سے عدول کرنا نامناسب سمجھا اور ویسے فائدے سے ان کا بیان خالی بھی نہیں ہے جیسا کہ ظاہر ہوگا اور اس قسم کے مادّے کو اقسام کے موافق چار نوع میں بیان کرنا **پہلی نوع صفراوی** اور اس کی **علامت** ہے کہ سر میں درد اور جلن اور آنکھوں میں جلن ہو اور آنسو بہیں اور تالو میں کڑواپن اور پیاس ہو اور جو رطوبت کہ ناک سے نکلے رقیق اور زرد رنگ ہو اور جلن کے ساتھ نکلے گویا آگ ہے کہ ناک کو جلائے دیتی ہے **علاج** مادّے کے استفراغ کے لئے ماء الفواکہ میں املتاس اور ترنجبین ملا کر پئیں اور نضج کے واسطے بنفشہ اور بابونہ اور خطمی اور برگ کاہو اور پوست خشخاش کے جوشاندے سے بھپارا کریں اور جہاں کہیں مادہ رقیق ہو تو شربت خشخاش اس کا منضج ہے اور غلیظ کرنے کے سبب اس کو گرنے سے روکتا ہے لیکن جو مسہلات یعنی بہنے کی ضرورت باقی ہوتی ہے اور شربت خشخاش دیا جاتا ہے تو اس سبب سے مسامات یعنی نتھنے کے اندر بالفعل تقریباً بند ہو جاتا ہے اور جس خلط کا دفع ہونا ضرور ہے وہ بند ہو جاتا ہے اور اس سے ضرر پہنچتا ہے اس صورت میں ایسی تدبیر کرنا چاہیئے کہ سدے کو کھول دے اور دماغ کو قوت دے اور بخارات کو دفع کرے اور باوجود اس کے دماغ میں بہت گرمی نہ کرے اور وہ یہ ہے کہ شکر طبرزد یعنی مصری اور قند اور جلبان یعنی سوکھا دھنیا اور تل اور عنبر تجویز کریں یعنی دھونی لیں اور جاننا چاہیئے کہ اس مرض میں آش جو سب غذاؤں سے زیادہ موافق ہے اور جو کچھ کہ پہلی قسم میں کہا گیا ہے سب مفید ہے **دوسری نوع دموی** اور اسکی **علامت** آنکھوں میں سرخی اور گرانی اور کدورت ہو اور گہری نیند نہ آئے اور لُعاب یعنی کوے اور مسوڑوں میں اور کانوں میں اور منہ میں دغدغہ یعنی نرم حرکت اور خارش ہونا اور منہ کا مزہ میٹھا کچھ بدبو کے ساتھ ہونا اور جو رطوبت ناک سے گرے اس کا گلابی رنگ ہونا **علاج** فصد سر رو کھولیں اور مناسب چیزوں سے طبیعت کو نرم کریں اور آش جو پئیں اور جس وقت دست کو لانا منظور ہو تو شربت عناب اور شربت خشخاش دینا چاہیئے اور جس وقت مسہلات کے استعمال سے یا بغیر ان کے استعمال کے ہی اور سبب سے مادہ بہنے سے ٹھہر جائے حالانکہ بہنے کی ضرورت بھی باقی ہو اس حالت میں ان چیزوں سے جن کو صفراوی میں بیان کیا ہے تبخیر کرانا چاہیئے اور اس سبب سے کہ خون کا مادہ صفرا کی نسبت بہت غلیظ ہوتا ہے زیادہ تفتیح یعنی سدہ کھولنے کے لئے سنبل الطیب اور سندروس اور عود تبخیر میں بڑھانا چاہیئے اور بابونہ اور اکلیل اور مرزنگوش کے جوشاندہ سے بھپارہ کرنا مادّے کو پکاتا ہے اور سدہ کھولتا ہے **تیسری نوع بلغمی** اور یہ سب اقسام سے سالم ہے کیونکہ غلیظ کا مزاج دماغ کے

مزاج کے مناسب ہے اور جو مرض کہ عضو آفت زدہ کے مزاج کے مناسب ہوتا ہے اُس کا خوف کم ہوا کرتا ہے کیونکہ سبب کے ضعیف ہونیکی دلیل
ہے اور اسکی علامت سر میں گرانی اور حواس میں کدورت اور منہ میں رطوبت کا ہونا اور جو کچھ کھائے اور پیئے اُس کا مزہ نہ پائے اور کھانے کی وقت
اور سونے میں زبان کاٹے اور اس قسم کے زکام سے کلام کرنے میں بہت تغیر ہو جاتا ہے کیونکہ حالت صحت میں خیشوم سے یعنی ناک کی جڑ سے آواز میں
صفائی اور خوبی ہوتی ہے بشرطیکہ صاف ہو اور جس وقت اُس میں بلغم غلیظ لزج بند ہو جائیگا تو صفائی سے کلام کرنا مشکل ہوگا **علاج** طبیعت
کو نرم کرنے کے لئے زوفا اور اصل السوس یعنی ملٹھی اور انجیر پانی میں جوش دیکر اور ترنجبین ملا کر پئیں اور غذاؤں سے حریرہ پر جو سبوس گندم اور
مغز بادام اور شہد سے بنالیں اکتفا کریں اور پانی کے عوض جلاب پینا چاہئے لان الماء یفجج المادة فیبطی النضج و یزید البلغم یعنے کیونکہ صرف
پانی مادے کو کچا رکھتا ہے اور پکنے میں دیر لگاتا ہے اور بلغم کو اور بڑھاتا ہے اور اگر نضج کی احتیاج پڑے تو شبت اور بابونہ اور قیصوم
اور سعتر اور اکلیل الملک جوش دیکر اُسکے پانی سے بپارہ کریں اور جو کچھ زکام بارد ساذج کی قسم میں مفصل ذکر کیا ہے اُس کے موافق عمل
میں لائیں اور اگر سدہ پڑ جائے اور مادہ نیچے حلق اور سینے کی طرف گرنے لگے تو شکر سرخ اور کاغذ اور سنبل الطیب اور اسپند اور سندروس اور
حراق کی تبخیر کریں اور حراق ساتھ تشدید حائے اور تخفیف رائے مہملہ کے ہے مگر عوام تشدید رائے مہملہ کے ساتھ پڑھتے ہیں قال شارح الاسباب الحراق
ای الحراق المحرق او المصوف ای الثوب الذی یسمی صبغ ارمنشہ وہو الثوب الاحمر الذی یکون بالعراق و الخراسان یعنی شارح اسباب و علامات
نے کہا ہے کہ حراق سے مراد جلا ہوا کپڑا یا جلا ہوا پشمینہ ہے یا جلا ہوا وہ کپڑا ہے جس کا نام صبغ ارمنشہ ہے یعنی ہر رنگ دیا ہوا اور وہ ایک کپڑا
سرخ ہے جو خراسان اور عراق میں ہوتا ہے **چوتھی نوع سوداوی** اور یہ زکام بہت کم ہوا کرتا ہے اور اگر ہو بھی جاتا ہے تو سب اقسام سے
برا ہوتا ہے اور اس کی **علامت** دونوں آنکھوں میں خشکی معلوم ہونی اور سر میں درد اور گرانی اور منہ میں جلی چیز کا مزہ پایا جانا اور جس چیز کو
سونگیں تو دھوئیں کی بو اور عفونت کی بو معلوم ہو **علاج** بنفشہ اور خطمی اور برگ کاہو اور برگ کدو جوش دیکر بپارا کریں اور اسی جوشاندے کا
پانی سر کے مقدم پر ڈالیں اور ماء الشعیر کہ اُس میں خشخاش پکا ہو اور حریرہ کہ نشاستہ اور شکر اور روغن بادام سے بنایا ہو نوش کریں اور اگر سدہ پڑ
جائے تو شکر اور میعہ اور سندروس کی تبخیر کریں اور باقی تدبیر جیسا مناسب ہو ان چیزوں سے جن کا بارہا ذکر آیا ہے عمل میں لائیں **تنبیہ** جاننا چاہئے
کہ زکام اور نزلے کا مادہ گرم اور رقیق ہوتا ہے اور بعض سرد اور غلیظ لیکن بعض رقیق تو تیز اور جلتا ہوا اور تلخ ہوتا ہے اور بعض ترش اور غلیظ بھی اور
بعض تو شور ہوتا ہے اور بدمزہ اور بعض بے مزہ پھیکا اور جاننا چاہئے کہ اس مرض کے کام میں غفلت اور مہلت نفرمائیں کیونکہ اگر زکام جلد نہ
پکے گا اور بیماری نہ جائیگی تو دوسری بیماریوں کا سبب ہو جائیگا جیسے آنکھ کی اور کانوں کی اور ناک کی بیماریاں اور خناق اور معدے کا درد اور
جوع الکلب اور ذرب اور سحج امعا اور ذات الجنب اور شوصہ اور اسہال دماغی اور قولنج اور ان کی مانند کا اس لئے کہ جس عضو میں گریگا اس جگہ وہ
بیماری جو وہاں کیلئے مخصوص ہے اور نزلے کے مادے کے مناسب ہے پیدا ہو جائیگی اور ممکن ہے کہ دماغ کی قوت دافعہ ضعیف ہو یا مادے کے نکلنے کے
راستے بند ہوں اور خلط غلیظ اُس میں رک جائے پھر بخارات اور رطوبت کہ دماغ میں بند ہو جائیں اگر دماغ کی تجاویف اور منفذوں میں ہوں اور بہت سے ہوں
تو ممکن ہے کہ سکتہ حاصل ہو اور اگر گرم ہوں تو صرع پیدا کردیں اور اگر دماغ کی رگوں میں ہوں اور مقدار میں کم ہوں تو صداع یعنی درد سر اور شقیقہ پیدا کریں
اور اگر بہت سے اور جلے ہوئے ہوں تو مالیخولیا پیدا کریں اور اگر دماغ کے جوہر میں یا دماغ کی جھلی میں ہوں تو سرسام اور سبات اور ماننیا پیدا کریں اور یہ
اور دماغ کی رگوں میں ہوں تو دوار اور سدر پیدا کریں اسی واسطے کہتے ہیں کہ جب تک دماغ میں مادہ ہو نزلہ کو بند نہ کرنا چاہئے اور اگر بند ہو جائے تو
کھولدینا چاہئے جیسا ہم بیان کرچکے ہیں **ستائیسویں فصل عصابہ کے بیان میں** اور وہ ایسا درد ہے کہ بھوؤں کی جگہ میں پیشانی کے عضلے اور
آنکھ کے کوئے کی طرف مائل ہوتا ہے عام ہے کہ دونوں بھوؤں میں ہو یا ایک ہی میں اور اس سبب سے کہ بیماری عصابہ یعنی پٹی باندھنے کی ہے لہذا اس
درد کا نام بھی اس جگہ ہونے کے سبب عصابہ رکھا ہے اور اس بیماری کی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ اخلاط بخار انگیز گرم بدن سے اوپر کی

طرف چڑھیں اور جلد کی کثافت اور مسام بند ہونیکے سبب اس جگہ آکر رک جائیں اسی واسطے شمالی ہوا پہنچنے کے بعد اور سرد پانی سے نہانیکے بعد اکثر یہ مرض ہو جاتا ہے اور اسکی علامت اس جگہ درد ہونا اور یہ کہ بیمار پلک نہ اٹھا سکے اور ہمیشہ منہ کے بل الٹا پڑا رہے اور آنکھ نہ پھیر سکے اور درد کی شدت سے سمجھے کہ اب پیشانی پھٹ جائیگی علاج سخت کھرکھری چیزوں سے ناک کے اندر کھجلائیں تاکہ نکسیر جاری ہو جائے اور مادہ نزدیک جگہ سے نکلے اور اگر نکسیر نہ جاری ہو تو رگ سرد کی فصد کھولیں اور سرکہ اور کافور سونگھیں اور پنڈلیاں اور تلوے ملیں اور غذا ان مزورہ یعنی اوگرا کہ شکر اور سرکے سے بنائیں اکثر کھایا کریں اور ایسا ہی آش جو بھی کھائیں اور باقی تدبیر طبیب کی رائے پر موقوف ہے جو مناسب سمجھے وہ کرے دوسرے یہ کہ سوء مزاج ساذج صدغ یعنی کنپٹی میں اور آنکھ میں آ جاتا ہے اور اس جگہ درد ہوتے اور یہ اس طرح ہوتا ہے کہ ایک شخص تیز دھوپ میں بہت پھرے اور بغیر ٹھنڈے ہوئے سرد ہوا میں سر کھول ڈالے یا سر پر پانی ڈالے اور اس سبب سے مسامات بند ہو جائیں اور گرمی رک جائے چنانچہ صداع اور زکام کے باب میں بھی ذکر اس کا آیا ہے اور اس قسم کے صداع کی علامت یہ ہے کہ آفتاب نکلتے ہی درد شروع ہو اور جتنا آفتاب بلند اور گرم ہوتا جائے اسی قدر درد بڑھتا جائے اور جب آفتاب زوال پر آئے تو یہ درد بھی گھٹنے لگے یہاں تک کہ جب رات ہو جائے تو پھر تمام رات اس کا نشان نہ ہے علاج ٹھنڈک پہنچانے اور مسامات کو کھولنے میں کوشش کریں اور کافور روغن میں گھس کر ناک میں ڈالیں

اٹھائیسویں فصل اس مرض دماغی کے بیان میں جو اکثر ہو جاتا ہے اور اس کا نام نخس ہے اور وہ اس طرح پر ہوتا ہے کہ آدمی دماغ میں خارش بے درد اور بے الم کے پائے اور اگر اس کا سر دابیں یا کوئی بھاری چیز اس کے سر پر آہستہ آہستہ ماریں یا گرم پانی ڈالیں تو لذت پائے اور اس کا سبب یہ ہے کہ تھوڑے سے بخارات لطیف اور رقیق تیز اور خراش کرنے والے دماغ کی طرف چڑھ جائیں الا اس سبب سے کہ ضعیف ہیں درد سر تو پیدا نہ کر سکیں مگر دماغ کے بطون میں جمع ہو کر لذع یعنی خراش پیدا کریں جیسے جرب یعنی خارش کے بخارات مسامات میں لذع پیدا کرتے ہیں یعنی تیز لگتے ہیں اور ایسے ابخرے جو پلٹ کر عرق ہو کر دفع ہوتے ہیں اگر رقیق ہیں تو تر خارش پیدا کرتے ہیں اور اگر غلیظ ہیں تو جرب یابس یعنی خشک خارش پیدا کرتے ہیں علاج اس سبب سے کہ ایسے ابخرے کا مادہ حاد لذاع اور اور حریف یعنی تیز . . . . ہوتا ہے لہذا مناسب یہ ہے کہ اخلاط کے مزاج کی تبدیل کریں اور سردی اور رطوبت پہنچانے میں کوشش کریں مثلاً ماء الجبن اور آب دوغ اور لعاب اسپغول اور لعاب تخم مرو شربت خشخاش اور شربت بنفشہ کے ساتھ پییں اور تربوز اور کدو کا پانی مفید ہے اور بکری کا دودھ شکر ملا کر اور وہ آش جو کہ کاہو اور پالک اس میں پکائیں یہ سب فائدہ مند ہیں اور اگر اس علاج سے مقصود حاصل نہ ہو تو ہلیلہ اور تمر ہندی اور افسنتین کے جوشاندے سے یا شاہترے کے پانی سے کہ اس کو شکر سے میٹھا کر لیں طبیعت کو ملائم کریں اور جو چیز مادے کو ادرار سے دفع کرے اور وہ قوی ہو وہ دیسکتے ہیں تاکہ خلط ادرار کی راہ سے دفع ہو جائے اور اگر فصد کی احتیاج ہو اور بیمار کا حال اور طبیب کی تشخیص یہی مقتضی ہو تو فصد کر دینی چاہیئے اور استفراغ کے بعد پھر مزاج کی تبرید اور تعدیل کے لئے طلا اور نطول اور روغن سرد استعمال کریں ۔

دوسرا باب آنکھ کے امراض میں

جاننا چاہیئے کہ آنکھ اعضائے شریفہ سے ہے اور اس میں اعصاب یعنی پٹھے اور اوردہ یعنی خون کی رگیں اور شریانیں یعنی روح والی رگیں پھیلی ہیں اور وہ سات طبقوں اور تین رطوبتوں سے مرکب ہے چنانچہ ہر ایک کا حال ترتیب کے موافق مع تشریح علیحدہ فصل میں بیان کیا جاتا ہے **فائدہ** آنکھ کا خاص اور ذاتی مزاج گرم و تر ہے اور جو ایسا نہ ہو تو اس کا مزاج ذاتی اور خاص نہیں ہے بلکہ عرضی ہے اور آنکھ کے مزاج کی گرمی کا یہ نشان ہے کہ جلد حرکت کرے اور رگیں ظاہر ہوں اور اس کے رنگ میں سرخی ہو اور لمس گرم معلوم ہو اور سردی کے نشان سب اس کے برخلاف ہونگے اور تری کے یہ نشان ہیں کہ میل اور آنسو بہت آئیں اور بڑی ہو اور خشکی کا یہ نشان ہے کہ آنکھ

پھوٹی ہو اور میل اور آنسو نہ ہو اور اندر کھسی ہوتی ہو اور لمس سخت معلوم ہو اور جاننا چاہیئے کہ ازرق یعنی کرنجی آنکھ کی گرمی اور تری دوسرے
رنگ کی گرمی اور تری سے کم ہوتی ہے اور سیاہ آنکھ کی گرمی اور تری سب رنگوں سے زیادہ ہے اس لئے اکثر سیاہ آنکھ میں نزول الماء ہو
جاتا ہے اور ایسا ہی اور بیماریاں کہ بخرے کی کثرت سے پیدا ہوں اور شہلا آنکھ یعنی جس کی سیاہی میں سرخی ملی ہو وہ معتدل ہوتی ہے اب
جاننا چاہیئے کہ اگرچہ اسباب جزئیہ کے اعتبار سے آنکھ کے سب اقسام مرض ایک جدا علاج کے ساتھ مخصوص ہیں یعنی ہر ایک کا علاج
علیحدہ ہے مگر اصول کے اعتبار سے چار جنس میں منحصر ہیں چنانچہ پہلے اجمال کے طور پر بیان کیا ہے اور اس کے بعد ہر طبقہ اور ہر رطوبت کی
بیماری جدا جدا فصل میں بیان کرتے ہیں ایک تو سوء مزاج ساذج ہے اور دوسرے سوء مزاج مادی ہے تیسرے تفرق اتصال جیسے زخم اور ورم چوتھے وہ
بیماریاں جو اجزائے چشم کی ترکیب میں واقع ہوں جیسا احول ہونا اور آنکھ باہر کی طرف نکل آنا اور اس کے مانند اور علاج کی بھی چار جنس ہیں ایک سادہ
سوء مزاج کی اصلاح دوسرے مادے کا تنقیہ تیسرے تفرق اتصال کی تدبیر چوتھے آنکھ کی ہیأت کی اصلاح اور جو آفت کہ اجزائے چشم کی ترکیب
میں آتی ہے اسکو دور کرنا اب مزاج ساذج کی تبدیل اُن دواؤں سے کرنا چاہیئے کہ وہ مزاج عرضی کی ضد ہوں مثلاً اگر مزاج عرضی اُس کا
گرم ہو تو مکوی اور کاسنی اور کاہو کا پانی اور گلاب اور مرغ کے انڈے کی سفیدی اور ایسی ہی اور چیزیں استعمال کریں اور اگر سرد ہو تو مشک اور
مامیران اور وج اور مرچ سیاہ اور مثل اس کے اور چیزیں کام میں لائیں اور اگر تر ہو تو اُس کا علاج توتیا اور قلیمیا اور اُس کے مانند سے کریں اور اگر
خشک ہو تو اُسکی تدبیر میں دودھ اور مغز بادام اور بیضے کی سفیدی اور اسپغول کا لعاب اور اُس کے مانند استعمال کریں اور کھانے اور پینے
میں بھی ہر سبب کے موافق ایسی ہی رعایت رکھیں فائدہ جاننا چاہیئے کہ آنکھ کے مادے کا استفراغ سات طرح پر کر سکتے ہیں ایک تو یہ کہ کھانے
اور پینے کی چیزیں بہت کم اور ہلکی ہلکی اور اچھی اچھی جیسی چاہیئیں دیں اور بدہضمی کی چیزوں سے اور بخارات اُٹھانے والی چیزوں سے
پرہیز کریں دوسرے یہ کہ اگر بدن میں امتلا ہو تو پہلے بدن کو بُرے خلط سے پاک کریں تیسرے یہ کہ دماغ کو اُسکی مخصوص تنقیے کی دواؤں
سے پاک کریں اور حجامت کرنی یعنی پچھنے لگانے اور رگ سر رو کی فصد کھولنا اور جو رگیں سر میں ہیں اُن کی فصد کھولنا اس باب میں مفید ہے چوتھے یہ
کہ مادے کو چھینک کے ذریعے سے ناک کی راہ نکالیں تاکہ آنکھ کی طرف سے پھر جائے اسلئے کہ یہ راہ سب سے نزدیک ہے اور یہ بھی جاننا چاہیئے
کہ اگرچہ عطوسات یعنی چھینک لانے والی دواؤں کا استعمال آنکھ کے تنقیے میں کامل اثر رکھتا ہے مگر جب تک بدن کو پاک نہ کرلیں اور جب تک مادہ
نہ ٹھہر جائے اُس وقت تک اس علاج میں مشغول نہوں کیونکہ ایسی حالت میں ضرر کرتا ہے پانچویں آنکھ کے کوئے کی جو رگ ہے اُس کی فصد کھولیں
چھٹے آنسو بہانے والی چیزوں سے آنکھ میں سے مادہ صاف کردیں اور آنسو بہانے کی چیزوں کے استعمال میں اور آنکھ کی رگ کے فصد کرنے
میں بھی پہلے تنقیے کا ہونا شرط ہے تاکہ ضرر کا خوف نہ رہے اور جہاں بدن پاک ہو تو کچھ ضرر نہیں کرتا ساتویں یہ کہ اگر مادہ کسی عضو سے
آنکھ میں آتا ہے تو اُس عضو کو اس مادے سے پاک کریں اور اُس عضو کی تدبیر میں مشغول ہوں اور تفرق اتصال کا علاج ان دواؤں
سے کریں جو تری کو کم کریں اور بہت خشکی بھی نہ بڑھائیں اور جلن پیدا کرنے والی نہ ہوں جیسے کہ مُر اور زعفران اور توتیا اور سفیدہ
اور شیاف ابیض اور ایلوا وغیرہ اس لئے کہ جو دوا کہ اُس کا مزاج آنکھ کے مزاج کے بہت مشابہ ہے وہ آنکھ کو نقصان کرتی ہے اور جو تھوڑی سی
اُس کے مخالف ہے وہ مفید ہے اور جو بیان ہوئیں وہ اسی قسم سے ہیں کیونکہ آنکھ کا مزاج گرم اور تر ہے اسی سبب سے اکثر احوال میں تری بڑھانے
والی دوا آنکھ کو نقصان کرتی ہے اور جو دوا کہ تھوڑی سی تری کم کرتی ہے اور جلن پیدا کرنے والی نہ ہو تو آنکھ کو قوت دیتی ہے اور جو عضو کہ قوت
پاتا ہے بیماری کے مادے کو قبول نہیں کرتا اور سلامت رہتا ہے اور یہ ایک بڑا قاعدہ ہے اکثر آنکھ کے علاجوں میں یاد رکھنا چاہیئے اور آنکھ کی
ہیأت کو اصلاح پر لانا اور جو آفت اُس کے اجزا کی ترکیب میں پڑے اُس کو زائل کرنا اسکی بعضی تدبیر تو فصد اور استفراغ سے ہوتی ہے اور بعضی
طرح طرح کے عملوں کے ساتھ ہوتی ہے کہ ہر ایک کو اپنی جگہ پر بیان کیا جائیگا فائدہ آنکھ کے علاج کا یہ قانون ہے کہ پہلے غور کریں کہ آنکھ کے

درد کیساتھ کچھ ورم بھی ہے یا نہیں اگر ورم درد سر کے ساتھ ہو تو دیکھیں کہ اُس کا مادّہ کونسا خلط ہے اور کون سے خلط کی علامتیں خوب ظاہر ہیں اور یہ بھی دیکھیں کہ مادّہ تمام بدن میں ہے یا فقط سر میں ہے پھر اگر تمام بدن میں ہو تو بسبب خلط کے موافق استفراغ مادّے کہ عام بدن سے کریں پھر استفراغ خاص کی طرف کہ دماغ کا تنقیہ مراد ہے متوجہ ہوں اُس کے بعد عضو خاص یعنی آنکھ سے اُسکے تنقیہ میں مشغول ہوں اور کسی وجہ سے استفراغ کلی سے پہلے آنکھ کو ہاتھ نہ لگائیں اور محلل دوا آنکھ پر استعمال نہ کریں جہاں کہیں کہ ورم کیساتھ درد سخت بھی ہو یا آنکھ میں درد ہو اور اگر ایسا کرینگے تو تکلیف بڑھ جائیگی اور بڑی خطا سرزد ہوگی اور تدبیر ہر سبب کے موافق اگرچہ مفصل بیان کی جائیگی مگر یہاں بھی اجمال کے طور پر لکھی جاتی ہے وہ یہ کہ مثلاً جس جگہ آنکھ کے درد کا مادّہ رطوبت غلیظ یا مادّہ ریحی ہو تو مناسب مسہلوں سے تنقیہ عام بدن کا کریں اُس کے بعد حب صبر اور حب ایارہ اور حب قوقایا سے دماغ کو پاک کریں پھر باقی کو اوپر سے کھینچ لیں اور آنکھ کو میتھی کے پانی سے اور تازے دودھ سے دھوئیں اور جب دیکھیں کہ بدن پاک ہو گیا ہے اور مادّہ پکنے لگا ہے تو موافق دوائیں آنکھ میں لگائیں اور حمام کریں اور جہاں کہیں مادّہ رطوبت رقیق یا خون صفرا میں ملا ہوا ہو تو پہلے فصد کریں جونسی رگ تشخیص میں آئے اُس کے بعد مسہل دیں اُس کے بعد مادّے کو سر سے نیچے کی طرف کھینچیں اور جس جگہ مادّہ ریحی ہو حمام اور محلل چیزیں فائدہ رکھتی ہیں اور جس جگہ مادہ خونی ہو تو فصد کفایت کرتی ہے اور ممکن ہے کہ خون رطوبت غلیظ ہو اور آنکھ کی رگیں اس سے بھر گئی ہوں اور اگرچہ فصد کی جائے الا رگیں ویسی ہی بھری رہیں ایسی حالت میں حمام کرنا اور اس کے بعد غذائے لطیف کھانا مفید ہے اور ایارج فیقرا اور حب قوقایا کھانا مفید ہیں اور شیاف احمر آنکھوں میں لگانا اور ضماد محلل کرنا غلیظ خون کو رقیق کرتا ہے۔ اور جو کوئی شراب کے پینے کی رغبت رکھتا ہو تو اگر تھوڑی سی صرف شراب خاص کر حمام کے بعد پئیں تو دماغ کو گرم کرتی ہے اور سدوں کو کھولتی ہے اور خون کو لطیف کرتی ہے مگر روح کو غلیظ کرتی ہے اور اسکی نورانیت کو ظلمانیت سے بدلتی ہے اور جاننا چاہئے کہ کبھی آنکھ میں ورم ظاہر نہیں ہوتا ہے لیکن مادّہ ہمیشہ آنکھ میں آتا ہے اور علاج کا فائدہ ظاہر نہیں ہوتا ہے اس صورت میں واجب ہے کہ غور کریں اور مادّہ قحف کے باہر سے آتا ہے یا قحف کے اندر سے پھر اُس کے موافق تدبیر کریں مثلاً جو قحف کے باہر سے آتا ہے اسکی علامت آنکھ اور مُنہ سُرخ ہونا اور سر اور پیشانی میں گرمی اور سر کی رگوں کا بھرا رہنا علاج سر کی رگوں کی فصد کھولیں اور کنپٹی کے شرائین کاٹ ڈالیں اور داغ دیں اور مقوی ضماد بھی مفید ہیں اور جو قحف کے اندر سے آتا ہے تو اُسکی علامت ناک میں دغدغہ یعنی گدگدی معلوم ہونا اور آنکھ ناک کا کھجلانا اور چھینک بہت آنا علاج فصد اور اسہال سے دماغ کو پاک کریں اور دوسری تدبیریں تنقیہ دماغ کی استعمال کریں اور جو کچھ سبل کی فصل میں کہا جائیگا یہاں بھی مفید ہے فائدہ عظیمہ جہاں کہیں رمد میں اچھے اچھے علاج کئے جائیں اور رمد اپنے حال پر رہے تو بھی سیدھی راہ کو نہ چھوڑنا چاہئے اسلئے کہ ممکن ہے کہ مادّہ بہت غلیظ اور دیر تحلیل ہو لہٰذا بہت مدت چاہئے کہ وہ مادّہ لطیف اور تحلیل ہو فائدہ آنکھ کی حفاظت کرنے میں تاکہ اچھی رہے اور بیمار نہ ہو وہ اس طرح پر ہے کہ جو چیز مضر ہو اُس سے پرہیز کریں اور جو چیز فائدہ مند ہے اُس کو کام میں لائیں سو جو چیزیں آنکھ کو ضرر پہنچاتی ہیں وہ یہ ہیں دھواں گُبار اور گرد اور ہوا اور گرم ہوا اور بہت سرد ہوا اور بہت رونا اور بہت روشن اور چمکتی چیزوں میں دیکھنا اور چت لیٹ کر سونا اور بہت مستی شراب سے ہو یا اور کسی نشے سے مگر افیون کا استعمال مستثنیٰ ہے اور کھانے پینے کی غلیظ چیزیں جو اچھی طرح ہضم نہ ہوں اور جو چیز کہ دماغ کی طرف بخار اُٹھائے اور تیز ہو جیسا گندنا اور لہسن اور پیاز اور مثل ان کے اور چیزیں اور قبض ہونا اور حمام بہت کرنا اور بہت فصد کھولنا اور بہت حجامت کرنا یعنی پچھنے لگانا اور بہت سونا یا جاگنا اور ہمیشہ ایک طرف پر نگاہ کرنا اس طرح پر کہ پلک نہ جھپکے اور نمک بہت کھانا اور امتلا پر سونا اور رات کے وقت کھانا کھانا اور بہت جماع کرنا اور شراب تیز اور غلیظ اور جو چیز کہ معدے کو تکلیف دے وہ آنکھ کو اور بینائی کی تیزی کو سخت نقصان کرتی ہے اور ایسا ہی بادروج یعنی ریحان کوہی اور سویا اور پکا یا ہوا سونٹھ نا موافق ہیں اور چھوٹے چھوٹے نقشوں کا دیکھنا اور باریک خطوں کا پڑھنا بھی مضر ہے مگر کبھی کبھی ریاضت کے طور پر اور جو چیزیں کہ آنکھ کو مفید

مفید ہیں وہ یہ ہیں کہ بیٹھے اور سرد پانی میں غوطہ لگا کر آنکھیں کھول دیں اور سرمہ اور توتیا بادیان اور مرزنگوش کے پانی میں مدبر کر کے لگانا بینائی کو تیز کرتا ہے اور آنکھ کو قوت دیتا ہے اور یہ دو درمان یعنی انار کی ٹھنڈی دوا اور آب بادیان کر سادہ ہو لگانا مفید ہے **پہلی فصل طبقہ صلبیہ کے امراض میں** یہ طبقہ دماغ کے غشائے صلبی سے کہ جوف دار پٹھے سے متصل ہے نکل کر آیا ہے اور بعضے طبیب اس کو طبقوں میں نہیں شمار کرتے ہیں اور جھلی ہی جانتے ہیں اس صورت میں طبقے گنتی میں چھ آتے ہیں اور اس وجہ سے کہ اس طبقۂ مذکور میں ورم اور یبوست اور التوا یعنی مڑنا اور استرخا آ جاتے ہیں لہذا ہم اس فصل کو چار قسم میں بیان کرتے ہیں **پہلی قسم** طبقۂ صلبیہ کی ورم کے بیان میں عام ہے اس سے کہ ورم خاص اس طبقہ میں ہو جائے یا اور طبقوں کی شرکت سے عارض ہو اور اس طبقے کے ورم کی سب علامتوں میں یہ ہے کہ آنکھ باہر نکلی ہوئی نظر آئے اور آنکھ کے گہراؤ میں درد معلوم ہو پھر اگر ورم کا مادہ خون ہو تو اس کا نشان کھچاوٹ اور خارش ہوتا ہے اور معلوم بھی نہیں ہوا کرتا کہ خارش آنکھ میں کس جگہ ہے اور اگر ورم کا مادہ صفرا ہو تو جلن اور سوزش اس کی علامت ہے اور اگر مادہ بلغم ہو تو گرانی اور پلک کا استرخا اس کا گواہ ہے اور ورم کا مادہ کوئی خلط ہو آنکھ کا باہر نکلا ہوا معلوم ہونا اور درد کرنا طبقۂ صلبیہ کے ورم کو لازم ہے **علاج** دموی میں رگ قیفال کی فصد کھولیں اور طبیعت کو نرم کرنے کے لئے خفیف چیزوں سے جیسے نیلوفر اور بنفشہ اور خطمی اور عناب اور سپستان اور جو نیم کوفتہ پکا کر اور روغن کنجد اور شکر سرخ ملا کر حقنہ کریں اور عناب اور سپستان اور آلو اور نیلوفر اور خطمی اور کشنیز خشک جوش دیکر اور چھان کر ترنجبین ملا کر پئیں اور جب مادہ گرنے سے ٹھہر جائے اور سر مادے سے پاک ہو جائے تو شیاف ابیض کو کشنیز خشک اور عنب الثعلب کے پکے ہوئے پانی میں گھس کر آنکھ میں ڈالیں **ترکیب شیاف مذکور** کی کہ اس جگہ کام آتا ہے نشاستہ اور گوند اور کتیرا ہر ایک دو درم سفیدہ چھ درم اور افیون درم کی ایک تہائی یعنی ایک دانگ کوٹ چھان کر انڈے کی سفیدی میں [illegible] بنالیں **فائدہ** جب تک کہ مادہ عضو ماؤف پر گرنا موقوف نہ ہو شیاف مذکور کو استعمال نہ کریں کیونکہ اس وقت میں منفریات یعنی چیپ دار چیزوں کا استعمال کرنا بہت سی آفتیں لاتا ہے اور صفراوی میں پہلے طبیعت کو اس جوشاندے سے جو دموی میں بیان کیا گیا ہے ملائم کریں اس کے بعد جو مقشر اور ہندبا شیریں غیر مقشر اور چاکسو نیم کوفتہ اور تھوڑا سا انزروت جس طرح بیان کرینگے پکا کر اسکا صاف پانی آنکھ میں لگائیں اور دوا مذکور کے پکانے کا یہ طریق ہے کہ چھوٹے برتن میں دوا کو رکھ کر میٹھا پانی اس میں ڈالیں پھر ایک بڑی دیگ یعنی ہانڈی لائیں اور اس ہانڈی کو پانی سے بھر دیں اور اس چھوٹے برتن کو اس ہانڈی میں پانی کے اندر جس طرح مناسب ہو رکھ دیں پھر دیگ کے نیچے آگ جلائیں یہاں تک کہ خوب پک جائے اور دواؤں کی قوت لعاب میں نکل آئے اور انزروت بہت کم ڈالنا چاہئے کیونکہ بہت انزروت کبھی آنکھ میں سوراخ ڈال دیتا ہے اور طبقۂ صلبیہ کے ورم صفراوی میں سب چیزوں سے زیادہ مفید یہ ہے کہ انار کا گودہ اور کاسنی کی شاخیں کوٹ کر روغن گل ملا کر آنکھ کے اوپر لیپ کریں اور ورم بلغمی میں مادے کے نضج اور تنقیہ کے بعد روغن مصطگی اور مشکا اور زوفا کا پانی ناک میں ڈالیں اور بول اور کلونجی بریان اور زعفران باریک کر کے سونگھیں تاکہ چھینک آ جائے اور یہ سب تدبیریں اس لئے ہیں کہ رطوبات دور ہو جائیں اور دماغ پاک ہو جائے اور جاننا چاہئے کہ کبھی مادہ اس بیماری کا جس کو صداع بیضیہ کہتے ہیں دماغ کے حجاب داخلی میں جس کا نام [illegible] ہے اکٹھا ہو جاتا ہے اور اس سبب سے کہ غشائے صلبیہ اور یہ حجاب ایک دوسرے سے متصل ہیں غشائے صلبیہ میں بھی آفت آ جاتی ہے اور اس کے ذریعے سے طبقۂ صلبیہ میں ورم پیدا ہو جاتا ہے اور اسکا نشان یہ ہے باوجودیکہ درد آنکھ کے اندر گہراؤ میں معلوم ہو اور آنکھ ابھر آئے مگر سرخی آنکھ میں ظاہر نہ ہو اور سرخی اس لئے نہیں ہوتی کہ مادہ آنکھ کے اندر نہیں ہے اور اس کی تدبیر اور علاج صداع بیضیہ میں تلاش کر لیں **دوسری قسم** یبوست جو صلبیہ میں عارض ہو جاتی ہے اس کی یہ علامت ہے کہ آنکھ کی جڑ میں درد معلوم ہو اور بیمار ایسا جانے کہ آنکھ پیچھے کی طرف کھنچی جاتی ہے **علاج** بدن اور دماغ اور آنکھ کے مزاج میں رطوبت

پہنچانے کے واسطے تر غذائیں اور شربت رطوبت پہنچانیوالے اختیار کریں اور بکری کا دودھ سر پر دوہیں اور ناک میں بھی ٹپکائیں اور روغن بنفشہ ناک میں ڈالنا نہایت مفید ہے اور آنکھ کو باندھے رکھنا چاہیئے تاکہ خشکی زیادہ نہ ہوجائے کیونکہ حرکت اور ہوا لگنے سے گرمی آتی ہے اور رطوبت تحلیل ہوتی ہے تیسری قسم طبقۂ صلبیہ کے التوا یعنی لپٹ جانے میں اس طبقے کا لپٹنا دو سبب سے ہوتا ہے ایک یہ کہ آنکھ میں گرم ہوائیں لگنے سے رطوبت زجاجیہ جو رطوبت جلیدیہ اور طبقۂ شبکیہ کے درمیان میں ہے خشک ہوجائے اور خلا نا ممکن ہونیکی ضرورت سے رطوبت جلیدیہ مع طبقۂ شبکیہ اور طبقۂ مشیمیہ کے طبقۂ صلبیہ پر سہارا پکڑے اور تکیہ کرے اور اس سبب سے کہ طبقۂ صلبیہ کے نیچے کوئی ایسا فضا نہیں ہے کہ اس طرف رجوع کرے اور خود نہ سکڑے اور نہ لپٹے بلکہ ہڈی سے تنگ رہا ہے ناچار اپنے آپ میں ہی جھک کر لپٹ جاتا ہے دوسرے یہ کہ آنکھ کو سخت باندھ لیا ہو اور باندھنے کی شدت سے سب طبقے اور رطوبات بھچ جائیں اور ایک کے بعد دوسرا جو اُس کے نیچے ہو اُس پر تکیہ کرے اور طبقۂ صلبیہ تک نوبت پہنچے پھر صلبیہ اس سبب سے کہ بیان ہوا اپنے آپ میں لپٹ جائے اور طبقۂ مذکور میں التوا آنے کی یہ علامت ہے کہ انسان اپنی آنکھوں میں ایک حالت التوا کی مثل کسی ایک طرف میں پائے اور نہ اس کے ساتھ جس طرف سے کہ آنکھ جھک گئی اُس طرف درد تمدد کے ساتھ معلوم کرے علاج التوا کا سبب اگر گرم ہوائیں ہوں یا سخت باندھنا مزاج کی ترطیب میں کوشش کریں کھانے میں اور پینے میں اور نطول یعنی تریڑے اور حمام اور تمریخ یعنی روغن ملنے اور طلا یعنی تر دوا لگانے اور سعوط یعنی ناک میں دوا سڑکنے اور قطور یعنی ناک میں دوا ٹپکانے میں فائدہ پہلی صورت میں ترطیب کی وجہ ظاہر ہے کہ جو گرم ہواؤں سے یبوست آگئی ہے اُسکے دفع کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں اور جس جگہ سخت باندھنے سے عارض ہوجائے وہاں ترطیب اسلئے ہے کہ طبقات اور رطوبات نرم اور ڈھیلی ہوکر اصلی حالت پر آسانی سے آجائیں چوتھی قسم استرخا میں جو طبقۂ صلبیہ میں رطوبت آجانے سے عارض ہوجاتا ہے اور سوء مزاج رطب جو اُس میں آجاتا ہے عام ہے کہ ساذج ہو یا مادی اُس کی یہ علامت ہے کہ بیمار گمان کرے کہ اُسکی آنکھیں نیچے کو نکلی اور لٹکی آتی ہیں اور شاید کہ جو اعصاب یعنی پٹھے آنکھ کو حرکت دیتے ہیں اُن کے ضعف اور استرخا سے چھت اور بلندی کی طرف دیکھنا دشوار ہوجائے پھر اگر سوء مزاج ساذج ہوگا تو الم اور درد نہ ہونا اُس کا نشان ہے اور اگر مادی ہوگا تو الم اور درد اُسکو لازم ہے اور مادے کا جتنا کم و بیش تمدد ہوگا اسی کے موافق درد میں بھی تیزی اور ہلکا پن ہوگا علاج نضج کے بعد بدن اور دماغ کا تنقیہ حبوب اور ایارجات مناسب سے کرنا چاہیئے پھر خاص عضو کے تنقیہ کے لئے غرغرے موافق استعمال کریں اور مصطگی اور راتینج کہ وہ درخت صنوبر کا گوند ہے اور عود کیلی کیلی یا موبیز منقے کے ساتھ اکٹھا کرکے چبائیں اور غذاؤں سے قلیہ اور پرندجانوروں کے بھنے ہوئے گوشت اور اسکے مانند جو چیز رطوبات کو خشک کرتی ہے کھانا اختیار کریں اور سوء مزاج مادی میں خواہ استرخا کا سبب خون ہو خواہ بلغم پہلے فصد کھلیں اُسکے بعد منضجات اور مسہلات کام میں لائیں فائدہ فصد کا نفع دموی میں تو ظاہر ہے مگر بلغمی میں اگر مزاج اور قوت اور سن اور فصل اور سال موافق اور معاون ہوں تو فصد میں بڑا نفع ہے کیونکہ خون اخلاط کا مرکب یعنی سواری ہے فصد میں بلغم بھی نکلے گا اسی واسطے فصد کو استفراغ کلی کہتے ہیں اور حال یہ ہے کہ بدن میں خشکی پہنچانی منظور ہے اسلئے شارح اسباب لکھتا ہے کہ اَمْثَالُ ذُوی

الالباء یامرون بالفصد فی ابتداء الفالج یعنی عالم اور دانا طبیب فالج کی ابتدا میں بھی فصد کا حکم کرتے ہیں اور پہلے فصد کرنیکے لئے ایسے امراض میں اسلئے حکم ہے کہ خون نکلنے کے سبب سے رگوں میں وسعت آجائے اور اس کے بعد جب کہ دوا سے تنقیہ کریں رگوں کی کشادگی سے مواد کو حرکت دینا اور نکالنا آسان ہوجائے دوسری فصل امراض طبقۂ مشیمیہ کے بیان میں جاننا چاہیئے کہ اس طبقہ کی بناوٹ اطراف دماغ کی مہین جھلی اور اوردہ اور شرائین سے ہوئی ہے اور اسکو مشیمیہ اسلئے کہتے ہیں کہ شبکیہ کے اوپر اس طرح گھرا ہے جیسا کہ مشیمہ یعنی بچہ دان بچے کے اوپر لگا رہتا ہے اور کہتے ہیں کہ اس کا نام مشابہت کے سبب سے ہے کہ مشیمہ کے ساتھ رگوں اور شرائین کی کثرت سے مشابہ ہے اور جو

اس طبقے میں رگیں بہت ہیں اور دوسرے طبقوں کی غذا اور رطوبات آنے کا راستہ ہے لہذا خونی بیماریاں اس میں اکثر واقع ہوتی ہیں اور ممکن ہے کہ اس میں کوئی فساد پیدا ہو جائے اور اس کے سبب سے جلیدیہ کا مزاج فاسد ہو جائے کیونکہ طبقۂ شبکیہ طبقۂ مشیمیہ سے غذا لیتا ہے اور اپنا حصہ لے کر باقی کو صاف کرکے رطوبت زجاجیہ کو پہنچاتا ہے اور رطوبت زجاجیہ اپنی غذا لیکر اور باقی کو صاف کرکے رطوبت جلیدیہ کو دیتی ہے سو اگر مشیمیہ میں کوئی فساد آ جاتا ہے تو جو غذا وہاں سے آتی ہے وہ بھی فاسد ہوتی ہے اور اکثر ہوا کرتا ہے کہ مشیمیہ ورم کر جائے اور اس سبب سے عصبۂ مجوفہ دب جائے اور بینائی میں ضعف آ جائے اور اس طبقے میں بیماری ہونے کی یہ علامت ہے کہ آنکھ کی پچھلی طرف میں یعنی اس کے طول اور عرض میں سرخی ظاہر ہو اور آنکھ کے گڑھاؤ میں مشیمیہ کی جگہ درد معلوم ہو **علاج** فصد کھولیں اور جو مقام مناسب ہو اس میں پچھنے بار کر شاخیں لگائیں اور ملائم چیزوں سے طبیعت کو نرم کریں اور اسپغول اور بارتنگ اور مکو کے پتوں کا پانی لیکر اور آپس میں ملا کر خوب پکائیں اور سونٹ اور تھوڑا سا شیاف ابیض اس میں گھس کر آنکھ میں ڈالیں اور طلع یعنی کھجور کا پھول کوٹ کر اسپغول کے لعاب اور کچھ سرکہ اور روغن گل میں ملا کر آنکھ کے اوپر ضماد کریں فائدہ شیاف ابیض خونی تیزی کم کرنے میں بے مثل ہے لیکن بہت تھوڑا استعمال کرنا چاہئے تاکہ ضرر نہ بڑھ جائے کیونکہ اسکو زیادہ استعمال کرنا خون کو کچا رکھتا ہے اور مسامات میں چمٹ جاتا ہے اسی سبب سے تنقیے کے پہلے اس کے استعمال کی ممانعت ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا **تیسری فصل طبقۂ شبکیہ کی بیماریوں میں** یہ طبقہ عصبۂ مجوفہ کی طرف سے نکلا ہے اور رطوبت زجاجیہ اور رطوبت جلیدیہ پر اُن کے پیچھے سے شامل اور گرد لگا ہوا ہے اس حد تک کہ جلیدیہ اور بیضیہ درمیان میں واقع ہے اور اس سبب سے کہ یہ طبقہ ان دونوں رطوبتوں کو گھیرے ہوئے ہے جیسا کہ جال شکار کو گھیر لیتا ہے شبکیہ کے نام سے بولا جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ اس سبب سے شبکیہ کہتے ہیں کہ بہت چھوٹی سی بہت رگیں اس طبقہ میں آئی ہیں اور جال کی بناوٹ کی صورت بنا ہوا ہے اور بعضے طبیب اس کو طبقوں میں شمار نہیں کرتے کیونکہ اُن کے نزدیک طبقہ وہ ہے کہ جس چیز پر ڈھکنا ہوا ہے اس کو پناہ میں رکھے اور شبکیہ ایسا نہیں ہے سو اُن کے نزدیک آنکھ کے کل چھ طبقے ہوتے ہیں اور آنکھ کی بیماریوں میں کوئی بیماری اس طبقے کی بیماریوں سے زیادہ سخت نہیں ہے دو سبب سے ایک سبب یہ کہ دوا کی قوت کو یہاں تک پہنچنا دشوار ہے خواہ داخل سے استعمال کریں خواہ خارج سے دوسرے سبب یہ کہ یہ طبقہ ذکی الحس ہے اور اس میں رگیں اور شریانیں بہت ہیں اس سبب سے بہت مواد اس میں گرتا ہے اور اس میں رکا رہتا ہے اور حال یہ ہے کہ یہ طبقہ رطوبت جلیدیہ سے نزدیک ہے اور عصبۂ مجوفہ سے کہ روح اور نور کا راستہ ہے ملا ہوا ہے اس بات سے بے اندیشہ نہیں ہو سکتے کہ اس طبقہ کی آفت کا ضرر جلیدیہ اور عصبۂ مجوفہ میں پہنچ جائے اور جو امراض کہ اس طبقے سے مخصوص ہیں پانچ ہیں ایک سیلان تو یہ ہے کہ آنکھ میں ظاہر ہو اور اس کے ساتھ آنسو کبھی بہیں اور آنسو بہنے کے قریب اس کا سلسلہ لگا رہے کبھی یہ فالج میں آنسو نہیں اس کا سبب یہ ہے کہ فقط طبقہ ملتحمہ رنگین ہو گیا ہے بخلاف اس سیلان کے کہ اس میں آنسو کا بہنا پایا جائے گا کیونکہ اس کا مادہ شبکیہ میں ہوتا ہے اور آنسو بہنے کی یہ وجہ ہے کہ تھوڑا سا صفرا طبقۂ شبکیہ پر گرتا ہے اور چونکہ اس طبقہ کی جس بہت تیز ہے لہذا ایذا پاتا ہے اور اس صفرا کو جلیدیہ کی طرف بھیجتا ہے جیسا کہ غذا کو بھیجتا ہے اور اس جگہ سے صفرا سب طبقات میں پھیل جاتا ہے اور سب کو رنگین کر دیتا ہے اور آنسوؤں میں مل کے باہر نکلتا ہے **علاج** اگر ضرورت ہو تو قیفال کی فصد کھولیں پھر مطبوخ ہلیلہ سے طبیعت کو نرم کریں اور تنقیے کے بعد شیاف ابیض لڑکی والی عورت کے دودھ میں ملا کر آنکھ میں ڈالیں اور اسپغول کا لعاب اور کاسنی کا پانی اور انڈے کی سفیدی اور روغن گل ملا کر آنکھ پر لیپ کریں اور جب مادہ کی تیزی میں کمی ظاہر ہو اور رگیں کھلنے لگیں تو باقی مادے کی تحلیل کے لئے بنفشہ اور خطمی اور بابونہ اور اکلیل کے جوشاندے سے بھپارہ کریں دوسرا

مرض سدہ ہے کہ اس طبقے کے اوردہ میں پڑجائے اور اسکے سبب سے رطوبت زجاجیہ اور رطوبت جلیدیہ کی غذا منقطع ہوجائے کیونکہ پہلے
غذا طبقۂ مشیمیہ سے طبقۂ شبکیہ کو پہنچتی ہے اور طبقۂ شبکیہ سے رطوبت زجاجیہ اور رطوبت جلیدیہ کو سو جس وقت طبقۂ شبکیہ میں سدہ
پڑے تو ضرور رطوبات مذکورہ کی غذا پہنچنا بند ہوجائے اور اس طبقہ میں سدہ پڑنے کی یہ علامت ہے کہ آنکھیں اندر گھس جائیں
اور خشک ہوجائیں اور آنکھ میں رطوبت ظاہر ہو اور بیمار کو آنکھ میں کچھ درد بھی معلوم ہو علاج فصد کھولیں اور طبیعت نرم کرنے
کے لیے اور سدہ کھولنے کیواسطے سکنجبین بزوری اور ویسی چیزیں پئیں اور جس وقت سدہ کھلجائے اور آنکھ درستی پر آجائے
تو باقی یبوست کے دور کرنے کے لئے رطوبت پہنچانے والی چیزیں آنکھ میں ڈالیں اور تمام بدن کے رطوبت پہنچانے میں کوشش
کریں جب تک کہ آنکھ اصلی حالت پر نہ آئے اگر سدہ کھلنے سے پہلے نرمی ترطیب کچھ فائدہ نہیں کرتی بلکہ کبھی رگوں میں اور
امتلا بڑھجاتی ہے اور ان میں تمدد یعنی کھچاؤ پیدا کرنے کے سبب سے بہت بڑا ضرر پہنچاتی ہے تیسرا یہ کہ جو رگیں کہ شبکیہ سے
مل رہی ہیں ان میں سے کسی رگ کا منہ کھلجائے اور اس رگ میں سے بہت سا خون نکل کر طبقۂ ملتحمہ پر گرے اور طبقۂ عنبیہ
اور طبقۂ قرنیہ اس کے نیچے ویسے ہی سلامت رہیں اور اس سبب سے فقط طبقۂ ملتحمہ میں ورم ہوجائے یہاں تک کہ سفیدی
اور سیاہی کو ڈھانپ لے اور یہ ظاہر ہے کہ اگر مادہ طبقۂ قرنیہ اور طبقۂ عنبیہ میں بھی ہوتا تو سفیدی سیاہی کو نہ ڈھانپتی اور
کبھی خون مذکور فقط پلکوں ہی میں گرتا ہے اور ایک پلک یا دونوں خون گرنے کے موافق ورم کر جاتی ہیں پھر آنکھ کھولنا دشوار ہوجاتا
ہے اور کبھی طبقۂ ملتحمہ پر بھی گرتا ہے اور پلکوں پر بھی اور ورم طبقۂ ملتحمہ میں بھی ہوجاتا ہے اور پلکوں میں بھی پیدا ہوتا ہے اور چونکہ
اس مرض کا سبب طبقۂ شبکیہ میں ہوتا ہے اس سبب سے اس طبقہ کی بیماریوں میں گنتے ہیں اور نہیں تو ظاہر ہونیکے اعتبار
سے بعض پلکوں کے امراض میں شمار کرتے ہیں لیکن اگر یہ ورم اس رگ باریک کے کھلنے سے جو طبقۂ ملتحمہ یا پلک میں ملی ہوتی ہے پیدا ہو تو اس
صورت میں طبقۂ شبکیہ سے کچھ خصوصیت نہیں رکھتا اور جاننا چاہیئے کہ یہی ورم اگر لڑکوں کو ہوجاتا ہے تو وردینج کہلاتا ہے اور اگر بڑوں کو اسکی
تکلیف پیش آئے تو وہ تونغ ساکن زیر تا سے مثناۃ فوقانی اور سکون نون اور غین معجمہ کے بولا جاتا ہے اور یہ مرض لڑکوں میں بھی بہت ہوتا ہے فائدہ
آنکھ کی سفیدی کا ورم کرنا اس بات کا نشان ہے کہ مادہ طبقۂ ملتحمہ میں ہے اور پلکوں کا پھول جانا اور باہر کی طرف الٹ جانا اس بات کی
علامت ہے کہ مادہ پلکوں میں آگیا ہے اور کبھی پلکیں اتنی پھول جاتی ہیں کہ جھپک نہیں سکتیں اور آنکھ نظر نہیں آتی اور کبھی پلک اندر سے
پھٹ جاتی ہے تو بہت خون نکلتا ہے اور کبھی پلک میں پھنسیاں نکل آتی ہیں جس وقت کہ مادہ گرم ہو علاج اگر ضرورت ہو تو قیفال
کی فصد کھولیں اور سر کے پیچھے یا دونوں کنپٹیوں پر حجامت کریں یعنی پچھنے لگائیں اور خون نکالنے کے بعد اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو ہلیلہ کے
جوشاندے اور تمر ہندی اور ترنجبین سے طبیعت کو نرم کریں اور کئی دفعہ میں استفراغ مادہ کا کرنا چاہیئے تاکہ قوت قائم رہے اور غذا میں
بہت کمی کریں اور پہلے دن سے تیسرے دن تک بلکہ چوتھے دن تک فقط عورتوں کا دودھ جو لڑکیوں والی ہیں آنکھ میں ڈالیں اور پستے کا بیرونی
پوست اور مسور اور پوست اور انار کا گودا یا انار کا پوست اور کاسنی کی پتی یا اس کے بیج یہ دوائیں اکیلی اکیلی یا اکٹھی کوٹ کر اور روغن گل میں
ملا کر آنکھ پر لگائیں اور تیسرے یا چوتھے دن کے بعد ایک شیاف ذرور یلکا یاسے بنا کر تازے دودھ میں یا اسپغول کے لعاب میں یا بہدانہ کے لعاب
میں گھس کر پلک کی پشت پر لگائیں اور ایک ہفتے کے بعد ذرور اصفر صغیر اور شیاف احمر لیں اور ذرور مینا یعنی جس میں آدھا ذرور اصفر اور آدھا
ذرور ابیض ملا ہوا ہو کام میں لائیں اور جس وقت گھٹنے لگے تو اس وقت ذرور اصفر کبیر استعمال کریں اور جس کسی کی پلک زخمی ہوجائے اور آنکھ
کھولنا دشوار ہو اور ان تدبیروں سے کچھ فائدہ نہ ہو تو ذرور اغبر استعمال کریں اور ذرور کو پلک کے سوا اوپر نہ ڈالیں یعنی آنکھ کے اندر نہ جانے دیں اور جہاں
کہیں بیماری کے آخر میں پلک کھچ جائے پلک کو ابھرائیں اور شیاف ابیض یا احمر آہستہ آہستہ کھلائیں ذرور یلکا یا کی ترکیب

انزروت یعنی لائی گدھی کے دودھ میں مدبر کی ہوئی اور نشاستہ اور صمغ عربی اور نبات یعنی مصری چاروں برابر کوٹ کے اور چھان کے
کام میں لائیں دوسرا نسخہ پہلے سے زیادہ قوی انزروت مدبر دس درم نبات تین درم نشاستہ ایک درم کف دریا آدھا درم ان سب
کو کوٹ اور چھان کے بنائیں **ف** وصفت ذرور اصفر صغیر کی طبقۂ قرنیہ کی آخر فصل میں مذکور ہے اور صفت شیاف احمر
لین کی یہ کہ شادنج عدسی مغسول دس درم مس سوختہ آٹھ درم مروارید نا سفتہ اور ساذج ہندی یعنی تیز پات دونوں چار چار درم
صمغ عربی اور کتیرا اور سرصاف ہر ایک دو درم دم الاخوین اور زعفران دو دو ایک ایک درم ان سب کو کوٹ کے اور چھان کر شراب
انگوری خالص میں لت کر کے شیاف بنا لیں اور ذرور بینا یم وہ ہوتا ہے کہ ذرور باسلیقا یا اور اصفر صغیر کو آپس میں برابر ملائیں **ف**
وصفت ذرور اصفر کبیر کی یہ ہے کہ انزروت مدبر سات درم زعفران تین درم شیاف مامیثا دو درم ایلوا اور افیون اور نشاستہ اور تخم
گل سرخ ہر ایک آدھا درم اور مر بھی ایک دانگ ان سب کو کوٹ کے اور چھان کے کام میں لائیں یہ دونوں نسخے قرابادین کبیر کے ہیں اور ایک قسم کا
وردینج ہے کہ بہت کم ہوا کرتا ہے وہ اس طرح پر ہوتا ہے کہ آدمی آنکھ میں خشکی پائے اور ضربان یعنی ہولیں بہت سخت کہ بیتاب کر ڈالیں اور باوجود
اس کے سرخی اور ورم کچھ نہ ہو لیکن اس کے سر کا پوست ایسا نظر آئے کہ گویا جل گیا ہے **علاج** بدن اور آنکھ کے مزاج میں کوشش
کر کے رطوبت پہنچائیں اور ابخرے کو دماغ کی طرف جانے سے روک دیں اور چوتھی بیماری کا نام صداع صدقہ یعنے درد ڈھیلے کا
اور شقیقہ عین ہے اور یہ ایسا مرض ہے کہ آنکھ کے گہراؤ میں ضربان یعنی ہول سی لگے اور درد چبھن کے ساتھ یاد آنے والا ہو اور
ضربان کبھی لازم ہوتا ہے اور کبھی نہیں جیسے سر کے شقیقے میں اور اس درد کے تین سبب ہیں ایک یہ جو رگیں طبقۂ شبکیہ سے ملی
ہیں ان میں سدہ پڑ جائے اور وہاں خون بند ہو جائے اور برے برے بخارات نکلیں اور طبیعت ان بخارات کو دفع کرنے کیواسطے
اور روح کو صاف کرنے کے لئے شرائین کو زور کے ساتھ حرکت میں لائے اور یہی ضربان ہے **علاج** تنقیہ کے واسطے ایارج دیں
اور کنپٹیوں پر جونکیں لگائیں تاکہ خون کو چوس لیں اور دوسرا سبب یہ کہ خون گرم ہو جائے اور گرم گرم بخارات اس سے اٹھیں اور ضربان
پیدا کریں جس سبب سے کہ ہمنے بیان کیا ہے **علاج** حرارت کی تسکین کے لئے سرد چیزیں استعمال کریں اور اگر ممکن ہو تو خون بھی
نکالیں تیسرا سبب یہ کہ شرائین میں فضلے جمع ہو جائیں پھر ان فضلوں میں سے تھوڑے سے شرائین کے اطراف میں آئیں یہانتک کہ طبقۂ
شبکیہ میں پہنچیں اور صداع صدقہ پیدا کریں اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ فضلے جس وقت شبکیہ میں پہنچیں تو سر میں شقیقہ اور کنپٹیوں میں ضربان پیدا
کریں اور ظاہر ہے کہ مادۂ مذکور اگر بہت سا ہوگا تو سر کا شقیقہ آنکھ کے شقیقے کے ساتھ لازم ہوتا ہے **فائدہ** جو فضلہ کہ شرائین میں اکٹھا
جاتا ہے وہ دو حال سے خالی نہیں ایک یہ کہ دل کی غذا کا فضلہ ہو کہ شرائین میں جمع ہو جائے اور دوسرے یہ کہ فضلے کا مادہ اوردہ کی ان شاخوں
سے کہ اوردہ اور شرائین کے درمیان میں شرائین میں آئے **علاج** جو کچھ سر کے شقیقے میں بیان کیا ہے وہی بعینہ اس کا علاج ہے یعنے
اگر ضرورت ہو تو فصد کھولیں اور مسہل دیں اور کودنے والی شریان کو کاٹ ڈالیں اور شرائین کے کاٹنے کا بیان سر کے شقیقہ میں مذکور
ہے اور اس مرض کے علاج میں دیر نہ کرنا چاہئے اور رگ کے کاٹنے میں جلدی کریں تاکہ بڑی بڑی آفتوں کا خوف جاتا رہے کما قال
شارح الاسباب والعلامات وربما ادى ذالك الى نزول الماء او الانتشار ولذلك ينبغي المبادرة في
البتر وترك الاهمال في العلاج یعنے جیسا کہ شارح اسباب وعلامات نے کہا ہے کہ یہ بیماری اکثر نزول الماء اور انتشار کی
طرف پہنچا دیتی ہے یا رطوبت بیضیہ کو مکدر کرتی ہے سو واجب ہے کہ اس شریان کے کاٹنے میں جلدی کریں اور علاج میں
دیر نہ کریں **ترکیب** ایسے قطور کے جو درد کو تھامتا ہے اور حرارت کو دور کرتا ہے اور مادے کو بٹھاتا ہے کہ عنب الثعلب یعنی لال
ساگ کا پانی لے کر اور شیاف مامیثا اور رسوت اور انڈے کی سفیدی اور لڑکیوں والی کا دودھ آپس میں ملا کر

جوش دیں اور روغن گل ملا کر آنکھ میں ڈالیں اور جہاں کہیں ضربان یعنی دھمک بہت تکلیف پہنچائے تو لزاق الصمغین کاغذی کنپٹیوں پر
لگائیں اُس کی ترکیب تخم کاسنی اور تخم کاہو ہر ایک دو درم رسوت تین درم افیون آدھا درم سب کو پیسکر اسپغول کے
لعاب میں ملائیں اور کپڑے یا کاغذ کے دو ٹکڑوں پر کہ ہر ایک درم کے برابر ہو طلا کریں اور کنپٹیوں پر لگا کر چھوڑ دیں تا کہ خشک
ہو جائے پانچویں بیماری یہ ہے کہ اس طبقے میں تفرق اتصال حادث ہو پھر وہ نور کہ اس میں گھرا ہوا ہے آنکھ کے اجزا میں بکھر جائے
اور رطوبات میں مل جائے اور بینائی ایک بارگی جاتی رہے اور اس مرض کا نام انتشار النور فی جمیع اجزاء العین بولتے ہیں یعنی آنکھ کے
سب اجزا میں نور کا بکھر جانا اور اس کے لئے کوئی علاج نہیں ہے **چوتھی فصل رطوبت زجاجیہ کی بیماریوں میں** اور زجاجیہ
ایک رطوبت ہے صاف قوام میں گاڑھی سفید رنگ کچھ سرخی مائل جیسا گلا ہوا شیشہ یعنی کانچ ہوتی ہے اسواسطے زجاجیہ اس کا نام ہے اور یہ
رطوبت رطوبت جلیدیہ کے پچھلے آدھے حصہ پر جہاں تک جلیدیہ کا بڑا دائرہ ہے شامل اور گھیرے ہوئے ہے تاکہ اس کے وسیلے سے
جلیدیہ کو غذا پہنچے اور اس رطوبت کی بیماریاں سب آنکھ کی بیماریوں سے علاج کرنے میں بہت سخت ہوتی ہیں کیونکہ دوا خارج سے خواہ داخل سے استعمال کریں
اس کا اثر بہت دور ہونے کی وجہ سے بہت کم پہنچے گا اسی لئے اس رطوبت کی مرض پر دشواری سے اطلاع ہوتی ہے اور جاننا چاہئے کہ یہ رطوبت
دو مرض کیساتھ مخصوص ہے ایک یہ کہ اس رطوبت کو غذا نہ پہنچے اور غذا نہ پہنچنے کے دو سبب ہیں ایک یہ کہ رگوں میں جو غذا کی راہیں ہیں اُن میں
سدہ پڑ جائے دوسرے یہ کہ استفراغات مادّے کی کثرت سے یا روزے کی کثرت سے یا کھانا چھوڑ دینے سے اور ایسی ہی اور وجہوں سے جو رطوبت
کو فنا کرتی ہیں ان رگوں میں خشکی آ جائے اور اس مرض کی یہ علامت ہے کہ مریض آنکھ کو حرکت نہ دے سکے اور گمان کرے کہ رگیں کانٹا
یا کنکر گڑ کر چبھ گیا ہے اور آفتاب کی طرف آنکھ نہ کھول سکے اور دونوں آنکھیں اندر گھس جائیں اور آنکھ میں آنسو نظر نہ آئیں مگر جہاں کہیں کہ
سدے کے سبب سے ہو کہ اس جگہ کبھی رگوں کی امتلا سے آنکھ میں آنسو آ جاتا ہے بے رطوبت کے اور کبھی بیمار کے کانوں میں ایک چیز پیپ
کی صورت پھوٹ نکلتی ہے اور منہ کا مزا پھیکا ہو جاتا ہے اور آنسو ٹپکنا اور پیپ کی صورت کان سے بہنا اور منہ کا ذائقہ بدلنا اُس جگہ ہوتا
ہے کہ سدے کے سبب سے غذا نہ پہنچے بخلاف اُس کے کہ جہاں اس کا سبب خشکی ہو تو آنکھوں میں خشکی ہوتی ہے اور اندر گھس جاتی ہیں اور سدے
کے آثار کچھ بھی نہیں ہوتے علاج اگر غذا نہ پہنچنے کا سبب سدہ ہو تو سدے کا جیسا مادہ ہو اُس کے موافق اسہال کرنے اور سدہ کھولنے
میں کوشش کریں مثلاً جہاں کہیں مادہ سرد ہو تو بادیان اور اذخر اور افسنتین اور تخم کشوث پکا کر شربت دینار کے ساتھ دیں اور جہاں جگہ
مادہ گرم ہو تو تخم کاسنی اور اصل السوس اور عنب الثعلب اور سونف بھگو کر اور شاہترہ جوش دیکر سکنجبین سادہ کے ساتھ دیں
اور گرم مادّے سے سدہ پڑنا بہت نادر ہے اور چاہئے کہ رطوبت پہنچانے کے لئے شیرازی اور خطمی کی پتی پیس کے انڈے کی سفیدی
اور روغن بنفشہ کے ساتھ ملا کر آنکھ پر لیپ کریں اور شیاف ابیض لڑکیوں والی کے دودھ میں گھس کر آنکھ میں لگائیں اور روغن
بنفشہ ناک میں ڈالیں اور اگر غذا نہ پہنچنے کی وجہ سے خشکی ہو اور رگیں بھی خالی ہوں تو رطوبت پہنچانے میں ہمت خوب صرف
رکھیں مثلاً عورتوں کا دودھ سر پر دوہیں اور لطیف غذائیں بہت فراغت کے ساتھ کھلائیں اور روغن رطوبت پہنچانے والے ناک
میں ڈالنا اور سر پر ملنا فائدہ مند ہے دوسرا یہ مرض ہے کہ آنکھ بغیر ورم کے بڑی ہو جائے اور مریض کو آنکھ کے پھیرنے میں دقت معلوم ہوتی
وہیں پھرے اور ایسا گمان کرے کہ آنکھ باہر نکلی پڑتی ہے اور اس وجہ سے جو آنکھ بڑی ہو جاتی ہے اسکا نام جحوظ العین ہے یعنی آنکھ کا ابھر آنا
اور آنکھ ابھر آنے کے دو سبب ہیں ایک یہ کہ جن رگوں میں کہ اس رطوبت کی غذا آتی ہے کشادہ ہو جائیں اور اس سبب غذا اندازہ سے زیادہ پہنچے
رطوبت مذکور اس سے تر ہو کر اور پھیل کر ضرور اپنی جگہ سے باہر نکلنے لگے اور وہ جحوظ یعنی آنکھ کا نکلنا اور ابھرنا جو گلا گھٹنے کے وقت اور چیخ کے وقت اور زور
اور ورزش کے وقت اور اس کے سوا جو ورم گرنے سے ہو تو وہ بھی جحوظ السباعی کے قبیل سے ہوتا ہے یعنی رگوں کے کشادہ ہونے سے اسکی علامت

یہ ہے کہ آنسو گاڑھے چیپ دار نکلیں دوسرا سبب یہ کہ رطوبت کے گرد میں غذا کی کثرت سے موٹے ہوجائیں جیسا کہ عورتوں میں حیض بند ہونے
کے وقت ہوجاتا ہے حمل کے وقت یا اُس کے سوا اور یہ پچھلی قسم سخت بیماریوں سے نہیں ہے اور اس قسم کو یعنی جحوظ کو رطوبت زجاجیہ کی بیماریوں سے
گننے میں بحث ہے لانّہٗ عامٌ لجمیع طبقات العین یعنے کیونکہ یہ مرض آنکھ کے سب طبقوں کو شامل ہے علاج سر کے تنقیے کیواسطے فصد اور حجامت
کریں اور پینے کی دواؤں سے اور حقنۂ مسہلہ سے طبیعت کو کھولیں اور تنقیہ عام کے بعد آنکھ کے تنقیے کیلئے جو چیزیں مادے کو چوسنے والی اور جلانے
والی اور آنسو نکالنے والی ہیں جیسے ہلیلہ اور دار فلفل اور آب پیاز اور آب بادیان اور آب کرفس اور شیاف سماق آنکھ میں لگائیں اور غذا کم کرنا سب
علاجوں سے زیادہ فائدہ مند ہے کیونکہ مادے کی مدد کو قطع کرتا ہے اور جحوظ کو امراض چشم کے آخر میں بھی بہت فائدوں کے ساتھ جدا فصل میں ذکر کرینگے انشاء اللہ
تعالےٰ **پانچویں فصل رطوبت جلیدیہ کی بیماریوں میں** یہ رطوبت آنکھ کے سب اجزا سے شریف ہے کیونکہ حقیقت میں بینائی اسی سے
تعلق رکھتی ہے اور باقی سب اجزا اسکے خادم ہیں اسی واسطے بیچ میں واقع ہوئی ہے تاکہ بناؤ میں آ ہے اور اس سبب سے کہ برف کی صورت جمی ہوئی اور
صاف ہے اس کا نام جلیدیہ رکھا ہے اور اس وجہ سے گول صورت ہے بردیہ یعنی اولے کی صورت بھی بولتے ہیں کیونکہ عربی میں جلید برف کو اور
برد اولے کو کہتے ہیں اور جاننا چاہئے کہ رطوبت جلیدیہ کا مقدم یعنی اگلی طرف چوڑا اور چپٹا ہے اور موخر یعنی پچھلی طرف دراز اور اس کے آگے سے
چپٹا ہونے میں یہ فائدہ ہے کہ اشباہ یعنی صورتوں کے عکس پڑنے کو بڑی جگہ ہو اور چھوٹا مرئی یعنی دیکھی گئی چیز بھی زیادہ حصہ پائے اور
موخر دراز ہونے میں یہ فائدہ ہے کہ عصبۂ مجوفہ میں اشباہ یعنی تصویر کے عکس اچھی طرح اتر جائیں اور پوشیدہ نہ رہے کہ جو امراض اس
رطوبت میں مشارکت سے عارض ہوتے ہیں وہ بہت ہیں مگر جو اس کو مخصوص عارض ہوتا ہے وہ ایک ہی مرض ہے سو اس فصل کو بھی ہم دو
قسم میں لکھتے ہیں **پہلی قسم** جو بیماریاں شرکت کے سبب سے پیدا ہوں اور یہ چار نوع پر ہیں **پہلی نوع** یہ کہ اس رطوبت کی وضع میں تغیر آجائے اور
چھ طرفوں سے کسی طرف مائل ہوجائے اس لئے وہ تغیر چھ صنف پر ہوتا ہے پہلی صنف یہ کہ رطوبت پچھلی طرف جھک جائے یعنی اندر اُتر جائے
اور یہ امر رطوبت زجاجیہ کے کم ہونے سے ہوتا ہے اس سبب سے کہ طبقۂ شبکیہ میں سدہ پڑ جانے سے رطوبت جلیدیہ کو غذا نہ پہنچے اور اُن میں سے
ہر ایک اپنی اپنی جگہ پر مذکور ہوا دوسری صنف یہ کہ رطوبت اگلی طرف جھک آئے اور باہر کو آجائے اور یہ باہر کی طرف آنا دو حال سے خالی
نہیں یا تو یہ ہے کہ رطوبت زجاجیہ بہت کر تر ہوجائے اور باہر کی طرف جھکے جیسا کہ رطوبت زجاجیہ کی بیماریوں میں ذکر ہوچکا ہے یا یہ کہ
جو عضلے کہ اُسکے علاقی یعنی لگاؤ کو تھامتی ہے ڈھیلے ہوجائیں اور ضرور آنکھ ابھر آئے اور اس کا یہ خاصہ ہے کہ آنکھ کچھ بھی بڑی نہ ہوگی
بخلاف اس جحوظ کے جو رطوبت زجاجیہ کے تر ہوجانے سے پیدا ہو کہ اس میں ضرور آنکھ بڑی ہوجائیگی **علاج** جحوظ استرخائی کی اُس تدبیر سے
جو مطلق استرخا میں مذکور ہے تدارک کرسکتے ہیں اور باقی چار صنفیں کہ اُن میں یہ رطوبت جلیدیہ دائیں طرف اور دوسری میں بائیں طرف اور
تیسری میں اوپر کو اور چوتھی میں نیچے کی طرف ہٹ جائے تو دو طرح پر ہے ایک یہ کہ جہاں کہیں داہنے اور بائیں مائل ہوگئی ہے اس میں ہر ایک
چیز جتنی ہے اس سے عریض یعنی چوڑی نظر آتی ہے اور دوسرے یہ کہ جو اوپر اور نیچے کو مائل ہوجائے یعنی ایک آنکھ کی رطوبت اونچی ہوجائے
اور دوسری کی نیچی یا ایک اپنے حال پر ہے اور دوسری اونچی یا نیچی ہوجائے تو اس صورت میں جس چیز کو دونوں آنکھوں سے دیکھے وہ چیز دو
نظر آئے اور اس حالت کو حول کہتے ہیں اور اس بیماری والے کو احول اور اس کا جدا بیان آئیگا **دوسری نوع** یہ ہے کہ اس رطوبت کی کیفیت
بدل جائے اور یہ تین طرح پر ہے ایک یہ کہ رطوبت جلیدیہ کا رنگ بدل جائے اور خلط غالب کے رنگ پر رنگ پکڑے سرخی یا زردی یا
سفیدی یا سیاہی اور اس بیماری میں ہر چیز اس رنگ کی نظر آئے جو اس رطوبت نے رنگ پکڑا ہے دوسرے یہ کہ اس رطوبت پر رطوبت یا
یبوست رطوبت زجاجیہ کی شرکت سے غالب ہووے اور اس کا ذکر آچکا ہے تیسرے یہ کہ جلیدیہ میں خشونت یعنی کھردراپن اور سختی آجائے اور جاننا
چاہئے کہ یہ رطوبت کھردری نہیں ہوتی جبتک کہ پہلے [illegible] میں کھردراپن نہ آجائے کیونکہ [illegible] یعنی [illegible] دار [illegible] آنکھ کی آدھی رطوبت

جلیدیہ کو گھیرے ہے اور عصبۂ مذکور میں خشونت آنیکا سبب یہ ہے کہ کوئی خلط لذاع وقابض وحریف ویابس یعنی سوزش پیدا کرنیوالا ادیہ پر
قبض اور سمیٹ کرنیوالا اور تیز چرپرا اور خشک دماغ کے بطون سے اس پٹھے کی طرف ٹپک آئے اور سوزش اور جلن کیساتھ پہلے آنسو نکالے پھر رطوبت
میں کمی آنے کے سبب سے پٹھے میں کھرکھراپن پیدا ہو جائے اور اس پٹھے کی خشونت سے رطوبت جلیدیہ میں بھی کھرکھراپن پہنچے اور جاننا چاہئے
کہ عصبہ مجوفہ اصل پیدائش میں نرم اور صاف پیدا ہوا ہے دو سبب سے ایک یہ کہ شکلیں اور رنگ اور روشنیاں آسانی سے منقش ہوں دوسرا یہ کہ
جو نور اس عصبے سے جلیدیہ کی طرف آتا ہے بغیر تغیر کے اور آسان برابر سیدھا بالکل آئے اور رطوبت جلیدیہ میں خشونت آنے کی یہ علامت
ہے کہ بینائی میں ضعف آجائے اور جس وقت بیمار آنکھ کو پھیرائے تو صدقے یعنی آنکھ کے ڈھیلے میں کھرکھراپن اور سختی پائے کیونکہ یہ رطوبت
جلیدیہ طبقۂ عنکبوتیہ سے گھستی ہے اور کہتے ہیں کہ کبھی عنکبوتیہ مادے کی تیزی سے پھٹ بھی جاتا ہے اور اسکا تدارک نہیں ہوسکتا علاج
کا تنقیہ ان چیزوں سے کریں جن میں خشونت مٹانے کی تری ہو جیسے نشاستہ اور گل سرخ اور مصطگی اور ایلوا اور مزاج کی اصلاح کے لئے اور خشونت دور
کرنے کے واسطے غذائیں موافق اختیار کریں اور روغن بنفشہ اور لڑکیوں والیوں کا دودھ اور انڈے کی سفیدی ناک میں ڈالیں اور گدیاں روغن گل
گلاب میں بھگو کر آنکھ پر رکھیں اور تنقیہ کیلئے وہ دوائیں کہ جن میں اوسط درجے کی گرمی ہو اس لئے اختیار کی ہیں کہ بہت گرم دوائیں مادے کی تیزی
بڑھاتی ہیں اور ٹھنڈی چیزیں آنکھ کے اجزا کو منقبض کرتی یعنی کھینچتی ہیں اور روح باصرہ کو کثیف اور غلیظ کرتی ہیں اور جو اوسط درجے میں گرم ہیں
اس مرض میں مفید ہیں اور ضرر نہیں کرتی ہیں فائدہ اس مرض میں ضعف بینائی کی یہ وجہ ہے کہ رطوبت جلیدیہ برابر اور چکنی اور صاف پیدا ہوئی ہے
تاکہ دیکھی ہوئی چیزوں کی صورتیں جیسا چاہئے منقش ہو جائیں اور جس وقت اس رطوبت میں یہ اوصاف نہ رہیں اور خشونت کے سبب اس کے
بعض اجزا نیچے اور بعض اونچے ہو جائیں تو صورتوں کے منقش ہونے میں ضرور آفت آئیگی اور بینائی ضعیف ہو جائیگی تیسری نوع یہ ہو کہ
اس رطوبت کی ہئیات اور شکل میں پاس پاس والے اعضا کے سبب تغیر آجائے مثلاً یا تنگ اندر کی طرف یا آنکھ کے طبقوں میں ورم پیدا ہو اور ورم کے سبب سے
جگہ تنگ ہو جائے اور جلیدیہ اس کے سبب یا تھوڑی سی جنبش ورم نزدیک ہو اتنی دب جائے اور اس کے بعض اجزا العضو ٹل جائیں اس طرح پر کہ بیمار اس
دبنے سے خبردار رہے اور جانے اسی واسطے اس مرض کو ضغطہ کہتے ہیں اور اسکی یہ علامت ہے کہ بیمار کو رطوبت جلیدیہ میں درد شدید آنے والا معلوم
ہو اور آنکھ کو نہ ہلا سکے اور آنکھ میل اور آنسوؤں سے بھری ہے اور اس کا علاج ایسا ہے جیسا کہ آنکھ کے ورم کا علاج ہوتا ہے چنانچہ ورم کا
میں بیان کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ اور کبھی رطوبت مذکور جیسے ہیں تیز مادہ گرنے سے تفرق اتصال پڑتا ہے اور اس کے سبب سے رطوبت جلیدیہ پھٹ جاتی
ہے چوتھی نوع یہ کہ اس رطوبت کی مقدار میں تغیر آجائے اور یہ دو طرح پر ہے ایک یہ کہ رطوبت جلیدیہ اپنی مقدار سے بڑھ جائے اور اس کا سبب یہ رطوبت
زجاجیہ کا امتلا ہوتا ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ سب نظر آنیوالی چیزیں جتنی ہوں اس سے چھوٹی نظر آئیں اور اسکی وجہ یہ ہے کہ جس وقت رطوبت
جلیدیہ بڑی ہو جائے تو روح باصرہ تمام بکھر جائے اور اس کے اجزا اس پر بٹ جائیں گے پھیل جائے سوا اس صورتیں ضرور نظر آنیوالی چیزیں چھوٹی
چھوٹی نظر آئینگی کیونکہ روح باصرہ پورا ... نہیں نکل سکتی اور اسکا علاج یہ ہے کہ غذا کم کریں اور بدن کا تنقیہ کریں دوسری یہ کہ رطوبت جلیدیہ
اپنی مقدار سے چھوٹی ہو جائے اسکی علامت یہ ہے کہ نظر آنیوالی چیزیں اپنی مقدار سے بڑی نظر آئیں اور اسکی وجہ یہ ہے کہ جس وقت رطوبت جلیدیہ چھوٹی
ہو جائیگی تو اس وقت روح اکٹھی ہو کر ... کیساتھ نکلیگی اور اس سبب سے ہر چیز اپنی مقدار سے بڑی نظر آئیگی لیکن جس وقت یہ رطوبت بہت
چھوٹی ہو گی تو اس وقت بینائی میں ضعف آجائیگا۔ دوسری قسم اس مرض کے بیان میں کہ رطوبت جلیدیہ کو مخصوص ہے اور وہ یہ ہے کہ اس رطوبت میں
فقط خشکی آجائے اور اس سبب سے کہ خشکی کدورت پیدا کرتی ہے تو صورتیں منقش نہ ہوں جیسا کہ چاہئے اور جاننا چاہئے کہ خشکی اس درجے کی نہیں ہے کہ
خشونت پیدا کرے اسواسطے اس مرض میں خشونت کے آثار بالکل نہیں پائے جاتے مگر اتنا ہی ہوتا ہے کہ صورتوں کے منقش ہونے میں فتور پڑتا ہے اور اس مرض کے
دو سبب ہیں ایک یہ کہ روزہ یا استفراغ کی کثرت سے تمام بدن میں خشکی آجائے اسکا علاج یہ ہے کہ بدن میں اور مزاج میں رطوبت پہنچائیں اس طرح کہ غذائیں

وسعت اور فراغت سے دیں اور شربت اور روغن کی مالش اور حمام استعمال کریں اور ریاضت اور بھوکے رہنا اور جماع اور جو کچھ محلل ہوں ترک کریں۔ دوسرے یہ کہ گرمی میں سفر کرنے اور ہمیشہ غبار پڑنے سے صرف آنکھ ہی میں خشکی آجائے علاج دماغ اور آنکھ کو رطوبت پہنچائیں مثلاً لعاب اور دودھ آنکھ اور ناک میں ڈالیں اور بنفشہ اور نیلوفر سونگھیں اور سر اور پیشانی پر تری بخشنے والے روغن ملیں اور دوسری تدبیریں رطوبت بڑھانیوالی کام میں لائیں

چھٹی فصل طبقۂ عنکبوتیہ کی بیماریوں میں یہ طبقہ طبقۂ شبکیہ کے کنارے سے نکلا ہے اور باریک باریک شاخیں طبقۂ مشیمیہ سے اس طبقے میں ملی ہوئی ہیں اور یہ طبقہ رطوبت جلیدیہ اور رطوبت بیضیہ کے درمیان میں آیا ہوا ہے اور اس طبقے کو عنکبوتیہ اسلئے کہتے ہیں کہ بہت مہین ہو جیسے مکڑی کے جالے کی صورت ہے اور اسکے رقیق یعنی مہین ہونیکا یہ فائدہ ہے کہ بینائی کا مانع نہ ہو کیونکہ طبقۂ عنکبوتیہ آدھی رطوبت جلیدیہ کو باہر کی طرف سے ڈھانپے ہے اگر اس کا جرم کثیف ہوتا تو بینائی کو روک لیتا اور جاننا چاہئے کہ بعضے طبیبوں نے اس طبقے کو طبقۂ شبکیہ کے اجزا سے شمار کیا ہے اور جدا طبقہ نہیں گنتے ہیں اور طبقۂ شبکیہ کو بھی ایسا ہی جانتے ہیں اس صورت میں پانچ طبقے ہونگے اور اس طبقے کی بیماریاں دو قسم کی ہیں ایک یہ کہ دوسرے طبقوں کی شرکت سے ہوں دوسرے یہ کہ خاص اسی طبقے میں ہوں **پہلی قسم** اس مرض کے بیان میں کہ اس طبقے میں اور سب طبقوں میں اس کی شرکت سے ہو جائے اور وہ ورم ہوتا ہے کہ اس طبقے میں پیدا ہو اور دوسرے طبقوں میں ورم پیدا کرے اور اس طبقے میں ورم پیدا ہونیکی یہ **علامت** ہے کہ بینائی بہت رقیق یعنی مہین اور ضعیف ہو جائے اور اُسکی باقی علامت کہ دوسرے طبقے بھی ورم میں شریک ہیں یہ ہے کہ بینائی دب جائے اور بیمار دائیں اور بائیں منہ کے آگے کی نسبت زیادہ دیکھے اور ایسا گمان کرے کہ آنکھ کی پلکیں نیچے کی طرف کھینچی جاتی ہیں **علاج** مادہ کا استفراغ کیا جائے اور ورم کو تحلیل کریں جن چیزوں سے کہ ورم کی فصل میں بیان کریں گے **دوسری قسم** اُن بیماریوں میں کہ خاص اسی طبقے میں پڑیں اور دوسرے طبقوں میں شریک ہوں سو وہ تشنج اور تقلّص ہے یعنی کھنچ جانا اور سمٹنا کہ اس طبقے میں عارض ہو اُسکی **علامت** یہ ہے کہ بینائی ضعیف ہو جائے اور آنکھ پھڑکنے لگے اور بیمار یہ جانے کہ آنکھ میں گویا کانٹا چبھتا ہے یا کوئی چیز آنکھ کو کھینچتی ہے اور بھوک کی حالت میں اور آفتاب کی روشنی میں اور دوپہر کے وقت بینائی کم ہو جائے اور غذا کھانے کے پیچھے اور سایہ کی جگہ اور رات کیوقت قوی ہو جائے **علاج** اگر تشنج خشکی کے سبب ہو تو مزاج میں رطوبت پہنچانے کے لئے لڑکیوں والی کا دودھ اور روغن بنفشہ اور روغن کدو ناک میں ڈالیں اور جو چیزیں تر ہوں اور اعضا کو نرم کرتی ہوں جیسے بنفشہ اور خطمی اور کدو کے اور تل کے پتے پانی میں پکا کر اس سے بفپارہ کریں اور سب مرطب یعنی تری بخشنے والی تدبیریں جن کا ذکر بارہا آچکا ہے عمل میں لائیں اور اگر تشنج امتلا سے عارض ہوا ہو تو ایارج یا جلاب کھائیں اور خشکی لانیوالے غرغرے استعمال کریں اور تنقیے کے بعد کحل مدہ یعنی سرمہ آنسو نکالنے والا آنکھوں میں لگائیں۔

ساتویں فصل رطوبت بیضیہ کی بیماریوں میں یہ رطوبت انڈے کی سفیدی کی صورت ہے رنگت اور صفائی اور قوام میں اسی واسطے بیضیہ اس کا نام رکھا ہے اور اس رطوبت کا رطوبت جلیدیہ کے آگے پیدا ہونے میں یہ نفع ہے کہ قوی روشنیاں رطوبت جلیدیہ پر آہستہ آہستہ پڑیں اور اُس کے سبب رطوبت جلیدیہ اپنا سے اور قوی روشنیوں کی خشکی اور گرم ہوائی ایذا اور خشکی سے بچی رہے اور اس رطوبت میں تین بیماریاں پڑتی ہیں ایک یہ کہ یہ رطوبت حجم میں بڑھ جائے دوسرے یہ کہ حجم میں کم ہو جائے تیسرے یہ کہ اس میں کدورت اور گاڑھا پن آجائے لہذا ان تینوں کو تین قسم میں بیان کرتے ہیں **پہلی قسم** حجم زیادہ ہونے کے بیان میں اس کے بڑھ جانے کا نقصان ظاہر ہے اگرچہ تھوڑی سی زیادتی ہو مگر اس سبب سے کہ اجزا بڑھ جانے سے شفافیت اور صفائی نہیں رہتی ہے لہذا رطوبت جلیدیہ پر صورتوں کے نقش پڑنے میں قصور واقع ہوتا ہے اور شعاع نکلنے میں طبعی راہ سے فتور آتا ہے پھر جائے کہ حجم بہت بڑھ جائے کیونکہ اس صورت میں بینائی تو بالکل جاتی رہتی ہے اور اندھیرا آجاتا ہے اور صورتوں میں اور رطوبت جلیدیہ کے درمیان میں اس رطوبت کے حائل ہونیکی ایسی مثال ہے جیسا کہ گدلا پانی بینائی کو مانع ہوتا ہے

اور اس رطوبت کے بڑھ جانے کی یہ علامت ہے کہ بیمار جس وقت اپنا سر ہلائے تو اپنے منہ کے سامنے خیال کرے کہ گویا پانی کا دریا کھڑا ہے اور جھکنے کے مبتلا ہیں اور سونیکے بعد بینائی میں ضعف زیادہ ہو اور بھوک کے وقت اور دوپہر کے وقت اتنا ضعف نہ ہو اور اس بیمار کو نزدیک کی چیزوں کی نسبت دور کی چیزوں کو اچھی طرح دیکھتا ہے اس کی یہ وجہ ہے کہ اس رطوبت کی کثرت سے روح کثیف ہو جاتی ہے اور اس سبب سے جبتک کہ وہ دور تک حرکت نہ کرے اس کی غلظت میں لطافت اور قوام میں اعتدال نہیں آتا ہے اسی سبب سے بہت نزدیک کی چیزیں خوب پوری پوری نظر نہیں آتی ہیں کیونکہ نزدیک کی چیزوں کے دیکھنے میں روح کو کچھ زیادہ حرکت نہیں آتی کہ اس کی غلظت میں لطافت آجائے علاج پہلے سادے جوشاندے سے بدن کا تنقیہ کریں اور اسکے بعد سر کے تنقیہ کیلئے حب ایارج دیں اور آبکامہ یعنی کانجی پکاکر اور اسمیں ملاکر غرغرہ کرائیں اور دوسرے غرغرے بھی جو کہ حال کے مناسب ہوں استعمال کریں اور کھانے پینے کی چیزوں سے جو لطیف ہوں یعنی اخلاط کو لطیف کریں وہ کام میں لائیں دوسری قسم رطوبت بیضیہ کے کم ہو جانے میں اس کے نقصان کا ضرر یہ ہے کہ جب نہایت نقصان آجائے تو بینائی بھی جاتی رہے اور جب نقصان تھوڑا ہو تو بینائی ضعیف ہو جائے فائدہ جو نور کہ دماغ سے آنکھ کی طرف آتا ہے وہ اس رطوبت میں جمع ہوتا ہے جبتک کہ رطوبت جلیدیہ پر تصویروں کا نقش اور قوت باصرہ کا کام پورا نہ ہو جائے اور جسوقت اس رطوبت میں نقصان واقع ہو تو جو نور کہ اسکی طرف آتا ہے جمع نہیں رہ سکتا اور ثقبہ سے یعنی طبقہ عنبیہ کے سوراخ سے جلد نکلجاتا ہے اور بکھر جاتا ہے سو اگر نقصان بدرجہ کمال ہے تو نور کی جلد نکل جانے سے بینائی کا کام بالکل باطل ہو جاتا ہے اور اگر نقصان بہت کم ہے تو قوت باصرہ کے کام میں ضعف آتا ہے اور اس رطوبت میں نقصان آنیکی یہ علامت ہے کہ جسوقت اس مرض والا اپنا سر ہلائے تو خیال کرے کہ گویا آنکھوں کے آگے کنواں اور گڑھا آگیا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ جسوقت رطوبت میں نقصان آجائے تو طبقہ عنکبوتیہ کے اور اسکے درمیان ایک خلا ہو جائے اور اسی خلا سے بینائی میں کنوئے اور گڑھے کی شکل نظر آئے اور اس دلیل میں کئی وجہ سے ضعف ہے چنانچہ شرح اسباب میں اس کا بیان مذکور ہے اور شارح اسباب لکھتا ہے کہ صحیح تو یہ ہے کہ جسوقت بیضیہ کم ہو جاتی ہے تو خشکی کے سبب اکٹھی ہو جاتی ہے اور یہ بات دو حال سے باہر نہیں ہے ایک یہ کہ رطوبت مذکورہ کے سب اجزا اکٹھے ہو جائیں اس صورت میں بینائی بالکل جاتی رہتی ہے اور کچھ نظر نہیں آتا دوسری یہ کہ سب اکٹھے نہوں بلکہ بعضے اجزا اکٹھے ہوں اور یہ بھی دو طرح پر ہے ایک یہ کہ اس کی ایک جگہ میں ہوں دوسرے یہ کہ کئی جگہ میں ہوں اگر رطوبت کے اجزا ایک ہی جگہ میں اکٹھے ہو گئے ہیں تو بیمار ہر چیز میں گڑھا اور اندھیرا دیکھتا ہے۔ اور اگر رطوبت کے اجزا کئی جگہ میں سکڑ گئے ہوں تو جس طور پر اجزا اکٹھے ہوئے ہیں اسی کے موافق ہر چیز میں گڑھے گڑھے نظر آئیں اور یہ کیفیتیں اس رطوبت کی کدورت میں بھی پیش آتی ہیں چنانچہ نزول الماء میں بیان کرینگے مگر اجزا کا اجتماع اور ہر چیز ہے اس سبب سے کہ خشکی کے اجزا اکٹھے نہیں ہوتے مثلاً آنکھ کا چھوٹا ہو جانا اور عادت کے موافق نیند میں آفت آنا اس رطوبت کے اجزا اکٹھے ہونے کو لازم ہے اس سبب سے بھی ان دونوں میں فرق کرسکتے ہیں اگرچہ دوسرے فرق بھی بہت ہیں علاج بدن کے فربہ کرنے میں کوشش کریں اور جو چیز خشکی زائل کرے اور رطوبت پیدا کرے وہ کام میں لائیں اسطرح پر کہ اچھی غذائیں کھلائیں اور ریاضت اور مشقت چھوڑ دیں اور حمام مرطب ہمیشہ کیا کریں اور لڑکیوں والیوں کا دودھ اور انڈے کی سفیدی ناک میں ڈالیں اور بنفشہ اور نیلوفر سونگھیں اور سر کو مرطب روغنوں سے تر رکھیں اور جو چیز کہ دماغ میں رطوبت بڑھائے وہ کام میں لائیں تیسری قسم رطوبت بیضیہ کی کدورت اور غلظت میں اس کا یہ ضرر ہے کہ بینائی کے کام میں آفت آجاتی ہے سو اگر تھوڑی سی کدورت ہوگی تو دور کی چیزیں ہرگز نظر نہیں آئینگی اور نزدیک کی چیزیں بھی خوب اچھی طرح تمیز نہ ہو سکیں گی اور اگر کدورت اور غلظت بہت شدت سے ہو اور یہ دو وجہ سے خالی نہیں ایک یہ کہ اس رطوبت کے سب اجزا میں کدورت عام ہو اس حالت میں بینائی بالکل جاتی رہیگی دوسرے یہ کہ اس رطوبت کے بعض اجزا میں کدورت آجائے اور یہ چار طرح پر ہے ایک یہ کہ اس رطوبت کے وسط میں جو مقابل اور سامنے ہے کدورت آجائے اور یہ کدورت ثقبہ یعنی آنکھ کی پتلی کے اندر سے زیادہ ہو یا اس کے برابر ہو اس صورت میں کبھی بینائی بالکل باطل ہو جائیگی اور بعضے طبیب اسکو نزول الماء کہتے ہیں دوسرے یہ کہ رطوبت کا بیچ ثقبہ کے سامنے ہے

کی مقدار سے بہت کم غلیظ اور مکدر ہو جائے چنانچہ ثقبے کے گرد دائرے کی صورت اپنے حال پر رہے یعنی اس میں کدورت نہ ہو اس حالت میں بیچ والا ثقبے کا بیچ میں اندھیرا نظر آئے تیسرے یہ کہ اس رطوبت کے جو اجزا کہ ثقبے کے سامنے ہیں اس طرح پر ان میں کدورت آئے کہ وسط حقیقی یعنی بیچوں بیچ اپنے حال پر رہے اور اس میں کدورت نہ ہو اور گرد اس کے کدورت ہو اس صورت میں بہت اجسام ایک ہی دفعہ میں نظر نہ آئیں بلکہ جدا جدا ایک کے بعد دوسرا نظر آئے چوتھے یہ کہ کدورت اس رطوبت کے اجزا میں جدا جدا پھیل جائے اس صورت میں مریض اپنے منہ کے سامنے خیال کرے کہ گویا مچھر اور بال اور مکھیاں اور اس کے سوا پھرتی ہیں جیسا کہ نزول الماء میں خیال ہوتا ہے اور اس رطوبت بیضیہ کی کدورت میں اور نزول الماء میں یہ فرق ہے کہ پانی اترانے کے رنگ ہمیشہ طرح طرح کے ہوتے ہیں اور ہمیشہ آہستہ آہستہ بینائی میں کدورت بڑھاتا ہے یہاں تک کہ سب اندھا تا ہے بخلاف کدورت کی کہ ہمیشہ سفید رنگ ہوتی ہے اور اگرچہ بہت مدت گذر جائے تو بھی زیادہ آفت نہیں لاتی اور کدورت اسی حال پر ثابت رہتی ہے اور یہ مرض نزول الماء سے ڈرتا ہے مگر اس میں بحث ہے

ف حاصل بحث یہ ہے کہ کدورت رطوبت بیضیہ کے اسباب اور ہیں جو اوپر بیان کئے گئے اور نزول الماء کے اسباب اور ہیں یعنی مجاری نور میں سدہ پڑجانا یا مجاری نور کی کشادگی کو باعث اترنے پانی کا ہونا سو جبکہ اسباب حدوث ان دونوں مرضوں کے علیحدہ علیحدہ ہیں پھر کیونکر ایک مرض دوسرے کا منذر یعنی ڈرانے والا ہو سکتا ہے اور یہ جو بعض طبیبوں کی رائے ہے کہ اسی رطوبت کے مکدر ہو جانے کو نزول الماء سمجھتے ہیں محض غلطی ہے کیونکہ نزول الماء میں قدح کرنے سے ایک رطوبت منعقدہ نکلتی ہے جو ہوا سے خارجی کے اثر سے ٹھہر جاتی ہے اور جب کبھی حالت کدورت بیضیہ میں نزول الماء کا دھوکا کھا کے قدح کیا گیا ہے تو کسی قسم کی رطوبت نہیں نکلتی ہے اور باوجود اس کے بینائی فوراً جاتی رہتی ہے بخلاف قدح نزول الماء کے کہ اس میں بینائی آ جاتی ہے فقط اور کدورت کی علامت ظاہر ہے **علاج** تلطیف اخلاط کی تدبیر کریں اور جو نزول کہ ابتدا میں مفید ہے حاجت کے موافق یہاں بھی استعمال کریں اور اس رطوبت کی کدورت کا بیان ضعف بصر میں بھی کیا جائیگا۔

آٹھویں فصل طبقہ عنبیہ کی بیماریوں میں اس طبقے کا جرم غلیظ ہے اور نور کے نکلنے کے لئے اس طبقے کے بیچ میں رطوبت جلیدیہ کے مقابل ثقبہ یعنی ایک سوراخ واقع ہے جیسا کہ ثقبہ کے انگور میں ہوتا ہے جس وقت کہ اس کو خوشے سے جدا کریں سو اسی وجہ سے کہ عنب سے یعنی انگور سے مشابہت رکھتا ہے اس کا نام عنبیہ رکھا گیا ہے اور اس کا اصلی رنگ جالینوس کے نزدیک آسمانی ہے اور ارسطو کے نزدیک سیاہ اور بعض طبیب اس طبقے کو طبقہ مشیمیہ کے اجزا میں شمار کرتے ہیں اور جدا طبقہ حساب میں نہیں لاتے اور طبقہ شبکیہ اور طبقہ عنکبوتیہ اور طبقہ ملتحمہ کو بھی ایسا ہی جانتے ہیں اس صورت میں کل تین طبقے گنتے ہیں اور جاننا چاہئے کہ طبقہ عنبیہ کا ظاہر یعنی باہر کی طرف سخت ہے کیونکہ اس طرف طبقہ قرنیہ اس میں لگا ہے اور اس کو چھوتا ہے اور اس کا باطن یعنی اندر کی طرف سے ملائم اور نرم ہے اور اس میں باریک ریشے اور شکن اسفنج کی طرح پڑے ہوئے ہیں اور اس طرف رطوبت بیضیہ ملا ہوا ہے اور اس کی شکن اور ریشوں میں تین فائدے ہیں ایک یہ کہ جب پانی اتر آئے تو قدح کرنے والا اس پانی کو دھنسکا دے ریشوں کے نیچے دبا دے اور وہ اس پانی کو ٹھہرا لیں اور ثقبے کے سامنے نہ آنے دیں اس شرط پر کہ کوئی مانع نہ ہو دوسرے یہ کہ جو فضلے کہ آنکھ پر گرتے ہیں وہ ریشوں اور شکنوں میں ٹھہر جائیں اور ثقبے میں نہ پہنچیں تیسرے یہ کہ رطوبت بیضیہ کہ اس طرف ملی ہے ان شکنوں کے سبب سے اپنی جگہ ٹھہری رہے اور یہ طبقہ اور طبقہ پانچ مرض کے ساتھ مخصوص ہے ایک قرحہ دوسرا انتشار تیسرا زوال چوتھا اتساع پانچواں ضیق اور ہر ایک علیحدہ قسم میں بیان کیا جاتا ہے

پہلی قسم قرحہ یعنی زخم کہ اس طبقہ میں پیدا ہو اس کی یہ علامت ہے کہ پہلے آنکھ کے اندر سیاہی کے مقابلے میں پھنسی سرخ رنگ کی نظر آئے اور اس طبقے کی پھنسی میں اور طبقہ قرنیہ کی پھنسی میں یہ فرق ہے کہ طبقہ قرنیہ کی پھنسی سفید ہوتی ہے کیونکہ طبقہ قرنیہ اصل میں سفید ہے اور طبقہ عنبیہ جو اس کے نیچے ہے اس کے سبب سے رنگین نظر آتا ہے سو جس وقت طبقہ قرنیہ میں پھنسی ہو گی اس کے سبب سے پھنسی کی کثافت پیدا آتی ہے لہذا طبقہ قرنیہ میں طبقہ عنبیہ کا رنگ چھپ جاتا ہے اور قرحہ اپنے رنگ پر کہ وہ سفید ہے نظر آتا ہے اول سبب ہے کہ طبقہ عنبیہ کی حد آنکھ کی سیاہی سے بڑھی ہوئی نہیں ہے لہذا طبقہ ملتحمہ کے قرحے سے بھی فرق رکھتا ہے اور جاننا چاہئے کہ جو پھنسی طبقہ عنبیہ میں ہو جاتی ہے کبھی بسبب تحلیل ہو جاتی ہے اور قرحہ نہیں پھوٹتا اور کبھی پھوٹ جاتی ہے اور مدت تک رہتی ہے یہاں تک کہ طبقہ قرنیہ کو ابھار دے اور طبقہ عنبیہ

باہر نکل آئے اس قرحے کا بیان علیحدہ کیا جائیگا اور کبھی ہوتا ہے کہ وہ پھنسی پھوٹ جائے اور عنبیہ پھوٹ جائے ناچار رطوبت بیضیہ بہ جائے اور اس رطوبت کا بہنا تین بیماریاں لاتا ہے ایک یہ کہ نور ڈھیلے میں اکٹھا نہو اور جلد بکھر جائے دوسرے یہ کہ روح منفرق ہو جائے تیسرے یہ کہ رطوبت جلیدیہ میں خشکی آجائے جیسا رطوبت بیضیہ کے نقصان میں کہا گیا **دوسری قسم** عنبیہ کے امتلا میں جاننا چاہیئے کہ کبھی یہ طبقہ رطوبت کے غلبے سے بھر جاتا ہے یہاں تک کہ حدقہ تنگ ہو کر فراخ ہو جاتا ہے کما صرح به الشیخ یعنی جیسا کہ شیخ نے اس کی تصریح کی ہے اور حجم میں بڑھ جانے سے ورم کیا ہوا معلوم ہوتا ہے اور اس بیماری میں اور ورم میں یہ فرق ہے کہ اس مرض میں درد اور کھجلی نہیں ہوتی کیونکہ امتلا موٹے ہو جانے کے قبیل سے ہوتا ہے بخلاف ورم کے کہ اس میں کھجلی بھی ہوتی ہے اور موٹا پا نہیں ہوتا اور جاننا چاہیئے کہ یہ مرض نزول الماء سے علیحدہ ہے کیونکہ حقیقت میں اتساع طبقہ عنبیہ میں ہے یعنی فراخ اور کشادہ نہیں ہوا جیسا کہ جمہور اس طرف گئے ہیں اور بالفرض اتساع طبقہ عنبیہ بھی مسلم رکھیں جیسا کہ بعضوں نے اس کو جائز رکھا تو اس صورت میں ہم کہتے ہیں کہ یہ اتساع ثقبے میں ہے عصبۂ مجوفہ میں نہیں ہے اور جو اتساع کہ نزول الماء کے ساتھ مخصوص ہے وہ عصبۂ مجوفہ کا اتساع ہے جیسا کہ بیان کیا جائیگا اور اس طبقے میں امتلا کی علامت یہ کہ بینائی ضعیف ہو جاتی ہے اور ایک آنکھ دوسری سے بڑی نظر آتی ہے اور ایک حالت تمدد یعنی کھچاوٹ کی طور پر آنکھ میں پائی جاتی ہے اور ایک آنکھ دوسری آنکھ سے اسوقت زیادہ ہوتی ہے کہ صرف ایک ہی آنکھ میں امتلا ہو یا دونوں میں مگر ایک میں دوسرے سے زیادہ **علاج** حبوب اور ایارجات اور غرغروں سے مادہ نکالیں اور غلیظ اور نفخ غذا اوس جیسے موٹی گائے اور بھیڑ کا گوشت اور اسکے مانند سے پرہیز کریں اور تنقیہ کے بعد اور امتلا میں کمی آنیکے بعد جو چیزیں کہ آنکھ کی رطوبت کو خشک کریں اور تحلیل کریں انکو آنکھ میں لگائیں تاکہ باقی مادہ خاص عضو سے پاک ہو جائے اور جو سرکا مرہم آتا ہے وہ سونف کا پانی ہے اور شہد اور ہینگ اور سیاہ مرچ اور سکبینج اور اشق اور انکے مانند **تیسری قسم** طبقہ عنبیہ کے زوال میں یعنی اپنی جگہ سے ٹل جانا ادھر ہٹ جانا اور اسکے دو سبب ہیں ایک یہ کہ اس طبقے میں یا اسکے نزدیک کے طبقوں میں ورم ہو جائے اور اس کے سبب طبقہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے اور اسکی **علامت** یہ ہے کہ آنکھ بھاری ہو اور اس میں درد ہو اور آنسو نکلیں اور اس سبب سے کہ ثقبہ عنبیہ رطوبت جلیدیہ کے مقابل سے ہٹ گیا ہے ہر چیز ترچھی نظر آئے اور ڈھیلا باہر آنیسے اور آنکھ کی مقدار بڑھ جانے سے کہ ورم کے سبب سے یہ امور ضروری ہیں ایک آپس میں نہ ملیں اور آنکھ میں ایسا معلوم ہو کہ طبقہ کے دو حصے ہو گئے ہیں یا ایک تو ویسا ہی صاف اور شفاف اپنے حال پر ہے اور دوسرے میں کدورت آگئی پھر اگر زوال اپنی داہنی طرف ہو گا تو بائیں طرف کے آدھے قرنیہ میں کدورت ظاہر ہوگی اور جو اسکے برعکس ہو تو برعکس ظاہر ہوگا **علاج** مناسب مسہل دیں اور اگر ضرورت سمجھیں تو فصد کریں اور بدن کے تنقیہ کے بعد خاص عضو سے مادہ نکالنے کے لئے چیپڑ اور آنسو نکالنے والی جو آنکھ میں لگائیں اور چیزوں کا بیان اس طبقے میں امتلا کی کیا گیا ہے اور باہر کی طرف سے بھی ایسی ہی تدبیریں استعمال کریں کہ زوال اور جحوظ کو نافع ہوں اور اسکی تدبیر یہ ہے کہ ایک ٹکڑا اسرب یعنی سیسے کا لیکر آنکھ کے گھر کے برابر اس کو ٹوپی کی صورت بنالیں اور اسکے بیچوں بیچ میں سوراخ کر دیں پھر اس ٹوپی کو گدیوں میں اس طرح لپیٹیں کہ اس کا سوراخ ویسا ہی کھلا رہے اور گدیوں کے نیچے بند ہو جائے پھر اس سوراخدار ٹوپی کو آنکھ پر باندھیں اور اس کے باندھنے میں یہ نفع ہے کہ آنکھ اصلی شکل پر رہے اور آنکھ کا زوال یعنی ہٹ جانا اور زیادتی اصلاح پکڑے کیونکہ آنکھ جا بجا دیکھنے سے اور حرکتوں سے کہ اس سبب سے مادہ کھنچ آتا ہے محفوظ رہے اور سوراخ کرنے میں یہ حکمت ہے کہ بیمار اس سوراخ سے دیکھنا چاہے تو یہ تکلیف سے خالی نہیں ہے کیونکہ جو ایک مدت تک تکلف سے دیکھنے کی عادت کرے تو آنکھ کی ضرور اصلاح ہو جائیگی اور اپنی اصلی صورت پر آجائیگی اور دوسرا سبب اس طبقے کے زوال یعنی ہٹ جانیکا یہ ہے کہ طبقہ قرنیہ ادھر جائے اس سبب سے طبقہ عنبیہ کھسک جائے اور نتوء القرنیہ یعنی قرنیہ کا اونچا ہو جانا اگلی فصل میں بیان کیا جاتا ہے **چوتھی اور پانچویں قسم** کہ وہ اتساع اور ضیق ہے یعنی فراخ اور کشادہ ہو جانا اور تنگ ہو جانا تو انکا بیان زیادہ فوائد کے لئے جدا جدا فصلوں میں کل بیماریوں کے بعد آئیگا انشاء اللہ تعالے

آٹھویں فصل طبقہ قرنیہ کے بیان میں

یہ طبقہ سخت اور شفاف جیسے شاخ سفید یعنی سینگ کہ بہت باریک اور مہین ہو اسی واسطے اس کو قرنیہ کہتے ہیں اور یہ طبقہ طبقہ صلبیہ کے کناروں سے نکلا ہے اور جو طبقے اور رطوبتیں کہ اس کے نیچے ہیں ان کا ڈھکن بن گیا ہے تاکہ ان کی محافظت کرے

یہی وجہ ہے کہ خالق جل شانہ نے اسکو نہایت تہ والا پیدا کیا ہے جیسا کہ پیاز تہ بتہ ہوتا ہے کہ اگر ایک تہ میں آفت پہنچے تو دوسری تہ جو اسکے نیچے ہے اسکے سلامت رہنے سے آنکھ کے اجزا جو اسکے نیچے ہیں محفوظ رہیں اور ممکن ہے کہ اس کا قرنیہ اس تشبیہ سے نام رکھا ہو کہ جیسا سنگ تہ بتہ ہوتا ہے اس میں بھی ویسی ہی طبقے یعنی تہیں ہوتی ہیں اور طبقہ قرنیہ کے جو اجزا پتلی کے سامنے ہیں وہ اسکے سب اجزا سے سخت ہیں تاکہ خوب محافظت کامل کریں کیونکہ اسجگہ طبقہ قرنیہ طبقہ ملتحمہ سے ملا ہے اور اسکے اوپر کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ باہر کی آفتوں سے اسکی پناہ میں رہے اور اس طبقہ کی رطوبت جلیدیہ کے ساتھ ایسی مثال ہے کہ جیسا قندیل کا شیشہ چراغ کی روشنی سے نسبت رکھتا ہے یعنی باوجودیکہ باہر کی آفتوں سے بچاتا ہے نور کے ظاہر ہونیکو مانع نہیں ہوتا۔ اسلئے کہ خود شفاف ہے اور بعضے اس طبقے کو بھی جدا طبقہ نہیں شمار کرتے جیسا کہ طبقہ عنبیہ و طبقہ شبکیہ و طبقہ عنکبوتیہ اور طبقہ ملتحمہ کو طبقہ صلبیہ کے اجزا سے گنتے ہیں اور آنکھوں کے سب دو طبقے حساب میں لاتے ہیں اور جو امراض اس طبقہ کے مخصوص ہیں انکی قسمیں ہیں خشونت نتو شقاق قرحہ بیاض سرطان بثرہ بلکوں مدہ اور شقاق کی دو قسمیں ہیں اور ان آٹھوں قسموں کو جدا جدا قسم میں ہم بیان کرتے ہیں **پہلی قسم** خشونت یعنی سختی اور کھر کھرا پن کہ طبقہ قرنیہ پیدا ہو جائے اس کے تین سبب ہیں ایک یہ کہ اس میں خشکی آجائے اس سبب سے جو رطوبت کہ عضو کے چھیدوں میں بھری رہتی ہے اس کی سطح کو صاف رکھتی ہے معدوم ہو جائے اور سطح اپنے بعض اجزا کے اونچے اور نیچے ہونیسے برابر نہ رہے اور اس کا نقصان اور ضرر ظاہر ہے کہ صفائی اور چمک کے زائل ہو جانیسے روشنی اور صورتوں کے قبول کرنے میں فتور پڑتا ہے دوسرے یہ کہ تیز خلط یا مواد شور اس طبقے پر گرے اور اپنی تیزی اور کھاری پن سے اس طبقے کی سطح کو چھیلے جیسے جرب یعنی خارش خشک میں جلد چھل جاتی ہے تیسرے یہ کہ جاڑے اور اکال دواؤں کے استعمال سے اس طبقہ کا مزاج بدل جائے اور کھر کھرا پن پیدا ہو جائے اور اس طبقے میں خشونت آجائے اسکی یہ علامت ہے کہ آدمی آنکھ کھولنے اور بند کرنیکے وقت گمان کرے کہ اس کی اوپر کی پلک کسی کھر کھری چیز پر لگ کر جاتی ہے اور پلک کے لگنے سے ابتدا میں چکر آنسو نکل آتے ہیں یہ علامت خاص اس مرض کی نہیں ہو سکتی ہے کیونکہ تولد البثور تحت الاجفان یعنی پلکوں کے نیچے دانے نکل آنے میں بھی آنکھ جھپکانے میں پلک کسی کھر کھری چیز سے رگڑ کھاتی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور اس رگڑ کے باعث آنسو اس میں بھی نکل آتے ہیں مگر خشونت طبقہ قرنیہ میں سوزش اور درد پلکوں میں نہیں ہوتا ہے بخلاف پلکوں میں دانے نکل آنے کے کہ اس میں سوزش اور درد پلکوں میں ضرور ہوتا ہے اور خشکی جو خشونت کا سبب واصل ہے اوروں کو بھی دکھلائی دے اور دیکھنے سے نظر آئے اور جس سبب سے کہ وہ پہلی تدبیریں اسکی گواہ ہوتی ہیں **علاج** خواہ کسی سبب سے ہو تبدیل مزاج کیلئے مرطبات یعنی تری بخشنے والی دوائیں استعمال کریں تاکہ خشونت یعنی کھر کھرا پن دور ہو جائے اور ٹپیں اور جھلانا ختم ہو جائے پھر اگر اس کا سبب خلط نمکین یا تیز ہو گے تو گل بنفشہ پکا کر اس میں املتاس کے گلوس اور ترنجبین حل کرکے پلائیں تاکہ مادہ نکل جائے اور سیسے کا میل آنکھ میں لگائیں کہ وہ طبقہ قرنیہ کے گڑھوں کے بھرنے میں عجیب خاصیت رکھتا ہے خصوصاً اگر روغن بنفشہ میں ملائیں اور سیسے کا میل اس ترکیب سے نکلتا ہے کہ سیسے کا ایک ٹکڑا ہتھیلی پر یا بانس کے اوپر رگڑیں جب سیاہی نکل آئے تو اس کو تھوڑے سے روغن بنفشہ میں ملا کر آنکھ میں لگائیں اور سیسے کا میل اسی سے مراد ہے اور طبقہ قرنیہ کا زخم بھرنے کیلئے لعاب بہدانہ کتیرے کے ساتھ یا روغن بنفشہ میں ملا کر آنکھ میں لگانا مفید ہے اور کبوتر کے بچے کا خون ٹپکانا بھی مفید ہے اور کبوتر کے بچے کا خون اس طریق سے لیتے ہیں کہ اس کے بازو کا پر اوکھاڑ کر جو خون کہ اس میں سے نکلے آنکھ میں ٹپکائیں یا کوئی رگ اسکے بازو کی رگوں میں سے کھولکر خون لیکر کام میں لائیں **دوسری قسم** نتو القرنیہ یعنی قرنیہ کا اونچا ہو جانا اور ابھر آنا سو جاننا چاہیئے کہ کبھی طبقہ قرنیہ طبقہ ملتحمہ سے اونچا ہو جاتا ہے اس طرح پر کہ اس کا ابھرا نظر آتا ہے جیسا کہ طبقہ ملتحمہ درد پیچ میں طبقہ قرنیہ سے اونچا ہو جاتا ہے اور جو فرق کہ اس طبقے کے نتو اور نتو یعنی پھیلاؤ میں ہوتا ہے وہ نتو میں کہا جائیگا اور اس مرض کا یہ سبب ہے کہ رطوبت بیضی اس طبقے کے نیچے آجائے اور اس کے ڈھلنے اور ابھار سے اس طبقہ میں اوجان آجائے **علاج** پہلے خلط غلیظ اسکے نکالنے کے واسطے بدن کا تنقیہ کریں اور تنقیہ کے بعد جلا چیزیں جیسا ذرور اصفر اور شیاف احمر خاص عضو یعنی طبقہ قرنیہ کی تنقیہ کے واسطے آنکھ میں لگائیں اور گرم پانی سے منہ دھوئیں اور اس کی بھاپ پر سر جھکائیں **تیسری قسم** انشقاق یعنی پھٹ جانا کہ طبقہ قرنیہ میں عارض ہو اس طرح پر کہ چاروں تہ پھٹ جائیں اور اس کے نیچے سے طبقہ عنبیہ باہر نکل آئے اس علت کا سرج نام ہے اور اس کا بیان

فصل میں آئیگا **چوتھی قسم** قرنیہ میں شقاق ایسی طرح پر واقع ہو کہ اوپر کی تہ جو باہر ہے پھٹکر باقی تہیں اسکے نیچے سے باہر نکل آئیں اور طبقہ عنبیہ اپنے
حال پر ایسا ہی رہے اور اسکی علامت ظاہر ہے اسکی بھی وہی تدبیر ہے جو مورسرج میں آئیگی **پانچویں اور چھٹی قسم** قرحہ یعنے زخم اور بیاض یعنے سفیدی کہ اس
طبقے میں پیدا ہو انکا بھی جدا جدا فصل میں بیان آئیگا **ساتویں قسم** سرطان قرنیہ یعنے ورم سخت کہ سوداے صفراوی کے سبب سے اس طبقے میں پیدا
ہو جائے اور اس کی علامت یہ ہے درد بہت شدت کے ساتھ ہو اور آنکھوں کی رگوں میں کھچاوٹ معلوم ہو اور ورم کے رنگ میں سرخی سیاہی مائل اور
تیرگی ظاہر ہو اور درد شدت چبھن کے ساتھ کنپٹیوں تک پہنچے خاصکر بہت سخت حرکت کرنے سے اور سر میں درد تکلیف پہنچائے اور کھانیکی خواہش نہو اور اگرچہ
یہ مرض علاج سے نہیں جاتا مگر جن تدبیروں سے درد اور مرض ٹھہر جائے اُن سے ہاتھ نہ روکیں تاکہ اور بڑی بڑی آفتیں پیدا نہونے پائیں وہ تدبیر
یہ ہے کہ فصد کریں اور قوت کے موافق خون نکالیں اور طبیعت کو ماء الجبن اور سکنجبین افتیمونی سے بھی نرم کریں اور جسوقت آنکھ میں سوزش اور جلن ظاہر ہو اور
درد بڑھ جائے تو شیاف ابیض انڈے کی سفیدی میں ملاکر آنکھ میں ڈالیں اور خطمی اور خبازی اور مکو کی تنی کوٹ کر روغن بنفشہ میں ملاکر لیپ کریں اور تیز
دوائیں کبھی نہ استعمال کریں کما قال الشارح فی ہذا البحث وایاک و استعمال الادویۃ الحارۃ فانہا تہیجہ وجعا لا یطاق یعنی جیسا کہ شارح نے اس بحث میں کہا ہے
کہ تجھکو تیز دواؤں کے استعمال سے پرہیز کرنا لازم اور ضرور ہے کیونکہ اُن سے ایسا درد اٹھیگا کہ طاقت سے باہر ہوگا **آٹھویں قسم** بثور قرنیہ کی
یعنی پھنسیوں میں جاننا چاہیئے کہ اس طبقے کے چاروں تہوں میں بثور کا مادہ جمع ہوتا ہے پھر باہر کی سطح میں بثور یعنی پھنسیاں ہو جاتی ہیں اور ان بثور کے
احوال یعنی رنگ اور درد وغیرہ اسطرح مختلف ہونگے جیسا کہ مادہ کم یا زیادہ بھلا یا برا اور جس جگہ اور جیسا قوام میں ہوگا مثلاً اگر مادہ تھوڑا اسا اور میٹھا ہوگا
تو درد بہت کم ہوگا اور مادہ بہت اور رقیق اور تیز ہوگا تو درد شدت سے اور اس کا بہت خون ہوگا اور مادہ کی جگہ کا مختلف ہونا اس طور پر ہوتا ہے کہ جو پھنسی
باہر کی تہ میں ہوتی ہے صاف اور سیاہ نظر آتی ہے بخلاف اُن پھنسیوں کے جو دوسری اور تیسری تہ کے نیچے ہیں کہ وہ اس سبب سے کہ طبقہ عنبیہ کے اور
اس کے مانع آتی ہیں وہ جو تیسری تہ کے نیچے ہے سفید نظر آئیگی اور جو دوسری تہ کے نیچے ہے سیاہی اور سفیدی میں بین بین ہوگی وقال صاحب التذکرۃ البثرۃ
التی تکون فی القشرۃ الاولی تکون سوداء بسبب بعد النور والتی فی الثالثۃ تکون بیضاء لقرب النور الخارج منہا والتی فی الثانیۃ تکون متوسطا لتوسط
النور عندہا یعنی صاحب تذکرہ نے کہا ہے کہ پہلی تہ میں پھنسی اس سبب سے سیاہ ہوتی ہے کہ جو نور آنکھوں سے نکلتا ہے وہ اس سے دور ہے اور تیسری تہ میں
اسلیئے سفید ہی ہوتی ہے کہ نور جو اس سے نکلتا ہے وہ اس سے نزدیک ہے اور دوسری تہ میں بین بین سیاہی اور سفیدی میں ہوتی ہے کیونکہ اس میں نور بھی
متوسط ہی اور جاننا چاہیئے کہ جو پھنسی طبقہ قرنیہ کے باہر کی طرف ہو اور ثقبہ عنبیہ کے مقابل نہو تو وہ بہت سالم ہوتی ہے کیونکہ اگر مادہ کی کثرت اور حدت سے قرنیہ
کے پھٹنے کی نوبت پہنچے تو تھوڑا ہی پھٹے کیونکہ قرنیہ کے باہر کی تہ اس کی دوسری تہوں کی نسبت بہت سخت ہی تو اسی سبب سے تھوڑا سا پھٹیگا اور اچھے ہونے کے
بعد اگر اس کا نشان ثقبہ عنبیہ کے مقابل نہوگا تو بینائی کو بھی مانع نہوگا بخلاف اس کے کہ دوسری تہوں میں پھٹنے کی نوبت پہنچے کیونکہ وہ تہیں اس کی نسبت چنداں
سخت نہیں ہیں انکے اجزا زیادہ پھٹ جاتی ہیں اور پھنسی جس تہ میں کہ ثقبے کے مقابل ہو وہ بہت بری ہے کہ اچھا ہو چکے بعد اس کا نشان بینائی کو مانع ہوگا اور
جو پھنسی باہر کی تہ کے سوا اور تہ میں پھٹنے کی نوبت پہنچا دے تو نتو طبقہ عنبیہ پیدا کرتی ہے یعنی عنبیہ اونچا ہو جاتا ہے **علاج** اس مرض کی تدبیر حال کے
موافق اور ورم اور قروح کے باب سے تلاش کریں یعنے فصد اور اسہال سے مادہ نیچے کی طرف جذب اور کم کریں اور ابتدا میں رادعات یعنے مادہ ہٹانے
والی دوائیں استعمال کریں اور انتہا میں وہ شیاف ابیض کہ جس میں کندر داخل ہو آنکھ میں لگائیں اور انحطاط کے وقت شیاف [illegible] نہیں استعمال
کریں اور نتو قرنیہ میں اور اسکی پھنسیوں میں یہ فرق ہے کہ نتو سخت اور مضبوط ہوتا ہے اور سلائی کے نیچے نہیں رہتا اور پھنسیاں سلائی سے دب
جاتی ہیں اور آنسو اور درد سے خالی نہیں ہوتی **نویں قسم** یہ کہ قرنیہ کے نیچے پیپ آجائے اور اس کو عربی میں کون المدۃ تحت القرنیۃ کہتے ہیں
اور اس بیماری کے تین سبب ہیں ایک یہ کہ اس طبقہ میں زخم بڑھ جائے اور پھوٹنے کی نوبت نہ پہنچے کہ پیپ باہر نکل جائے اور وہ پیپ
اسی جگہ بند ہو رہ جائے دوسرے یہ کہ رمد شدت سے ہو جائے اور اسکے فضلے تحلیل نہ ہوں اور پیپ بنکر یہاں ٹھہر جائیں تیسرے یہ کہ صداع شدید

اور طبیعت فضلے کو اس طرف دفع کرے اور وہ اس جگہ میں ٹھہر کر پیپ بنجائے اور اس پیپ کی شکل ناخنے کی شکل ہوتی ہے اور اس کا حال مختلف یعنی بعضے تو قرنیہ میں تھوڑی سی جگہ میں ہوتی ہے اور بعضے اسمیں سے بہت جگہ گھیر لیتی ہے یہاں تک کہ آنکھ کی تمام سیاہی کو شامل ہو جاتی ہے۔ اور یہ بہت بڑی ہوتی ہے **علاج** جو چیزیں نضج اور تحلیل اعتدال کے ساتھ کرتی ہیں وہ کام میں لائیں مثلاً ذرور اصفر عورتوں کے دودھ میں یا میتھی کے پانی میں یا اسی کے لعاب میں ملا کر آنکھ میں لگائیں اور میتھی اور اکلیل الملک کے نیم گرم پانی سے گھڑی گھڑی آنکھ کو تکمید کریں یعنے سینکیں اور پیپ کو تحلیل اور خشک کرنے کے واسطے مارقشیشائی فضہ یعنی روپا مکھی کہ سونہن مکھی کی ایک قسم ہے اقلیمیائی فضہ یعنی چاندی کا میل باریک کر کے آنکھوں میں ڈالیں یہ دونوں چیزیں اس باب میں اپنا نظیر نہیں رکھتی ہیں اور جاننا چاہیئے کہ جب ان تدبیروں سے پیپ تحلیل نہ ہو تو اسوقت دستکاری کی طرف متوجہ ہوں اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ طبقۂ قرنیہ کو اکلیل یعنی سیاہی کے گھیرے کی طرف سے اس نشتر سے کہ وہ اس کام کے واسطے مخصوص ہے چیر ڈالیں اور گہرا انشگاف نہ دیں تاکہ اور کسی طبقے کو آفت نہ پہنچے پھر اس شگاف میں سلائی کہ اسکو مہت کہتے ہیں ڈالکر پیپ نکالیں اور اسکے بعد آنکھ کے زخم کا علاج کریں مگر جب تک کہ قوی حاجت نہ پڑے اور وہ پیپ بھی بینائی کو مانع ہو اور اس وقت تک دستکاری سے ہاتھ کھینچے رہیں **ترکیب ذرور اصفر کی** انزروت مربی یعنی مدبر کی ہوئی دس درم ایلوا اور زعفران اور سوت ہر ایک دو درم بول ایکدرم کوٹ کر اور باریک کپڑے میں چھان کر دودھ میں یا اسکے سوا جو بیان کیا گیا ہے ملا کر استعمال کریں

دسویں فصل طبقہ ملتحمہ کی بیماریوں میں

یہ طبقہ ایک پردہ ہے غضروفی سخت اور شفاف اور اس کا جرم غلیظ یعنی موٹا ہے اور ان عضلوں میں جو آنکھ کے ڈھیلے کو حرکت دیتے ہیں ملا ہوا ہے اور یہ طبقہ سفید اور چکنے گوشت سے بھرا ہے اور غشائی صلب یعنی سخت جھلی کہ کاسۂ سر کے اوپر اور سر کی جلد کے نیچے ہے اس کی شاخوں سے پیدا ہوا ہے اور آنکھ میں آکر موٹا ہو گیا ہے اور آنکھ کے سب اجزا ڈھانپ لیئے ہیں سوائے طبقہ قرنیہ کے کہ اسکے گرد اگرد مضبوط لگا ہوا ہے اور التحام پایا ہے یعنی ملگیا ہے اسی واسطے یہ طبقہ ملتحمہ کہلاتا ہے **فائدہ** جو کچھ اوپر بیان کیا ہے یہ طبقہ غشائی صلب سے جو کاسۂ سر کے اوپر ہے اسمیں سے نکلا ہے وہ بقراط کے قول کے موافق ہے اور رازی نے بھی کہا ہے اسیواسطے طبقہ ملتحمہ کا ورم جبکہ شدت سے ہوتا ہے تو آنکھ کے گرد اگرد سے بڑھکر رخسارے تک پہنچتا ہے مگر جالینس اور روفس دونوں حکیم یہ کہتے ہیں کہ جو غشائی صلب کہ قحف یعنی کاسۂ سر کے اندر ہے یہ طبقہ اس میں سے نکلا ہے اور یہ دلیل لاتے ہیں کہ رمد کے شدید ہونیکے وقت ذہن میں تغیر آنے کی نوبت پہنچتی ہے مگر یہ کچھ بات نہیں کیونکہ غشائی خارجی کا الم بھی ذہن اور سب حواس میں تغیر ظاہر کرتا ہے اس سبب سے کہ دماغ کے نزدیک ہے جیساکہ اس دردسر میں کہ چوٹ کے سبب سے پیدا ہو یہی تغیر ذہن وغیرہ دیکھا جاتا ہے اور بعضے اس طبقے کو مع طبقۂ شبکیہ اور طبقۂ عنکبوتیہ کے طبقوں میں شمار نہیں کرتے لہذا ان کے نزدیک طبقے چار ہیں اور اس طبقے میں جو بیماریاں لاحق ہوتی ہیں وہ جو دہ ہیں بعضے اس میں خاص ہیں اور بعضے خاص نہیں ہیں چنانچہ اس طبقے کے امراض مخصوص نو ہیں لہذا نو قسمیں اس فصل میں بیان کیجاتی ہیں جیسے رمد اور طرفہ اور ظفرہ اور سبل اور انتفاخ اور جسا اور حکہ اور دقہ اور غلظ اور باقی اپنی اپنی جگہ جدا جدا فصلوں میں مذکور ہیں کیونکہ اس بحث میں اس واسطے کہ مطلب آسان طور پر حاصل ہو مصنف کی تابعداری پسند نہ آئی باوجودیکہ مقصود سر مو بھی نہیں چھوٹا **پہلی قسم رمد کے بیان میں** یعنی آنکھ دکھنا اور ورم طبقۂ ملتحمہ کے ورم کرنے سے مراد ہے اور رمد حقیقی اسی کو کہتے ہیں کیونکہ کبھی رمد کا لفظ مجازاً اس سرخی پر کہ آنکھ میں غبار اور دھواں وغیرہ کے پہنچنے اور آفتاب کی گرمی کے سبب ہو جائے اور ورم کے ساتھ نہ ہو تو اس پر بھی بولتے ہیں اور جاننا چاہیئے کہ شیخ رحمۃ اللہ اور جو ان کے تابع ہیں یہ کہتے ہیں کہ طبقۂ ملتحمہ کا ورم گرم ہو خواہ سرد اس کو رمد بولتے ہیں اور قدمانے یہ لفظ اس طبقے کے گرم ورم کے ساتھ مخصوص رکھا ہے اور طبقے کے ورم سرد کے اوپر تکدر کا لفظ بولا ہے اور یہ اطبا کی اصطلاح ہے مگر لغت کے اعتبار سے جو تنا در دآنکھ میں ہو جائے رمد کہلاتا ہے اور اس مرض کا نام لازم کے طور پر کہا ہے جیساکہ عرب کے محاورے میں بولا جاتا ہے کہ رمد الرجل یعنے

آنکھ دکھنے آئی فلان کی جب کسی کی آنکھ جوش کرانی ہے اور رمد کو اسکے سبب کے موافق کہ مادہ خون سے ہو یا صفرا یا بلغم یا سودا سے یا ریح سے ہو ہم پانچ نوع میں بیان کرتے ہیں **پہلی نوع** رمد دموی میں اور اس کی **علامت** یہ ہے کہ آنکھ بہت ورم کی ہوئی اور سرخ اور پھولی ہوئی اور کھنچی ہوگی اور میل بہت سا آئیگا اور رگیں مواد سے بھری ہوں گی اور کنپٹیوں میں درد اور ضربان یعنے دھمک ہوگی اور غلبہ خون کی سب علامتیں ظاہر ہوں گی **علاج** اگر کوئی امر مانع نہو تو پہلے جس طرف کہ رمد ہو اسی طرف سر رو کی فصد کھولیں اور اگر فصد کا کوئی امر مانع ہو تو گدی پر حجامت کریں اور خون نکالنے کے بعد ہلیلہ اور آلو اور شاہترہ اور املی کے جوشاندے سے طبیعت کو نرم کریں اور تنقیہ کے بعد شیاف ابیض انڈے کی سفیدی میں یا ملٹھی کے لعاب میں یا عورتوں کے دودھ میں گھسکر آنکھ میں لگائیں مگر شیاف کو پانی میں گھسکر استعمال کریں کیونکہ جیسا کہ شیاف مذکور اور سب لعابی اور تسں دار چیزوں کا استعمال بدن اور سر کی تنقیے سے پہلے منع ہے اسلئے کہ کبھی بہت کھچاؤ کی وجہ سے شیاف وغیرہ کے استعمال سے عارض ہوتا ہے نتوء یعنے ابھر آنا اور انشقاق یعنی پھٹ جانا اور تاکّل یعنی خوردہ اور زخمی ہو جانا کسی طبقہ کا ممکن ہے جیسا کہ صاحب فہ خیرہ نے کہا ہے کہ جو طبیب رمد میں استفراغ کے پہلے لگانے کی دوائیں استعمال کرتا ہے وہ بہت بڑی خطا کرتا ہے ویسا ہی رمد کی ابتدا میں پانی آنکھ میں پہنچانا بھی منع ہے کیونکہ پانی مادے کو کچا رکھتا ہے اور آنکھ کے پردوں کو کثیف کرتا ہے اور پٹھے کو ضرر پہنچاتا ہے اور اور بھی بہت سے ضرر کرتا ہے **ف** ترکیب شیاف ابیض کی یہ ہے کہ جستے کا سفیدہ اور صمغ عربی اور کتیرا ان تینوں کو کوٹکر اور چھان کر لعاب اسپغول یا انڈے کی سفیدی میں لت کر کے شیاف بنالیں اور بعض نے افیون اور انزروت بھی قدرے زائد کی ہے اور تنقیے کے بعد آنکھ کی تقویت اور ردع مواد یعنی مادہ ہٹانے کے لئے صندل اور بہوت اور اقاقیا اور مامیثا سبز دھنیے کے پانی میں لیپ کریں اور غذائیں ترش اور شربت اختیار کریں جیسا کہ انار اور زرشک اور املی شکر کے ساتھ ملاکر اور ان کے مانند کیونکہ یہ غذا خون کی تیزی کو اوکھاڑتی ہے اور اس کے جوش کو بجھاتی ہے لیکن صرف ترشی نہ دینی چاہیئے کیونکہ طبقہ ملتحمہ عصبانی ہے اور عصب یعنی پٹھے کے واسطے کوئی چیز ترشی سے زیادہ مضر نہیں ہے **دوسری نوع** رمد صفراوی کے بیان میں اور اس کی **علامت** یہ ہے کہ ورم اور آنکھ کا پھولنا اور کھچاؤ اور سرخی اور چیپڑ نکلنا اور آنسو بہنا رمد خونی کی نسبت اسمیں بہت کم ہے مگر درد اور جلن اور چبھن زیادہ ہوتی ہے اور جاننا چاہیئے کہ آنسو صحت کی حالت میں گرم ہوتے ہیں اسلئے کہ ان میں ہضم ہو چکا ہے اور رمد میں سرد ہوتے ہیں کیونکہ بدون ہضم کے آتے ہیں **علاج** جوشاندہ مطبوخ ہلیلہ سے جس کا رمد دموی میں ذکر آیا ہے طبیعت کو نرم کریں اور سرد چیزوں کے پانی جیسا شیرۂ تخم کاسنی اور شیرۂ تخم بارتنگ اور مکوے سبز اور سبز دھنیے کی پتی پیسکر آنکھ پر لگائیں اور بہدانہ اور اسپغول کا لعاب اور لڑکیوں والیوں کا دودھ اور انڈے کی سفیدی آنکھ میں ڈالیں اور جسوقت درد کی شدت ہو تو شیاف کافوری افیونی آنکھ میں لگائیں **فائدہ** جو بیماری کہ بہت سخت درد کے ساتھ ہو اسمیں پہلے درد کے تھامنے کی فکر کریں کیونکہ درد عضو کی قوت کو ضعیف کرتا ہے اور طبیعت کو مرض کے دفع کرنے سے پھیر دیتا ہے اور مواد بھی کھینچتا ہے اور ان سب حالتوں سے مرض بڑھتا ہے مگر درد کے ٹھہرانے اور مادّے کے روکنے کے واسطے مخدرات یعنی عضو کو سست کرنے والی دواؤں کے ہمیشہ استعمال کرنیکی اجازت نہیں ہے کیونکہ ہمیشہ عضو کو سُن

کرنا بہت آفتیں پیدا کرتا ہے کما قال جالینوس فی حیلۃ البرء اعرف قوما المعالجین من الاطباء بالمخدرات لم یرجع ابصارہم بعدہا الی الحالۃ الطبیعیۃ

لکنہم منذ ذالک الوقت بدت بہم ظلمۃ فی ابصارہم فلما طال بہم الزمان نزول فی عین بعضہم الماء واصاب بعضہم جمود البصر وبعضہم سبل العین یعنے جیسا کہ حیلۃ البرء میں جالینوس نے کہا ہے کہ میں نے ایک قوم کو دیکھا طبیبوں سے کہ مخدرات یعنے عضو کو سست کرنیوالی دواؤں کا استعمال ان پر ہمیشہ کیا تو اسکے بعد ان کی بینائی پھر اصلی حالت پر نہ آئی یا اسی وقت آنکی بینائی میں اندھیرا شروع ہو کر ایک عرصے تک باقی رہا پھر بہت دنوں کے بعد ان میں سے بعضوں کی آنکھوں میں پانی اتر آیا اور بعضوں کی بینائی بالکل کم ہو گئی اور بعضوں کو سبل العین کا

بیماری پیدا ہو گئی **تیسری نوع** رمد بلغمی کے بیان میں اس کی یہ **علامت** ہے کہ بہت پھولنا اور بوجھ شدت سے معلوم ہوتا اور چیپڑ اور آنسو بہت نکلنا اور سونے کی حالت میں دونوں پلکیں آپس میں چپٹ جاتا اور سرخی کا کم ہونا **علاج** یعنے پختگی مادّے کی بعد تنقیہ دماغ کے لیئے حبوب اور ایارجات دیں اور مادّے کے روکنے اور تحلیل ہونے کے واسطے ایلوا اور رسوت اور بول اور اقاقیا اور زعفران گلاب میں پیسکر پیشانی اور پلک کی پشت پر لیپ کریں کما قال جالینوس الصّبر نافع عن اورام العین لانہ یمنع بالتحلب و یحلل ما حصل یعنے جالینوس کہتا ہے کہ ایلوا آنکھ کے اورام کو نفع رکھتا ہے کیونکہ جو مادہ اس کی طرف کھچکر آتا ہے اس کو یہ ہٹا دیتا ہے اور جو آچکا ہے اس کو تحلیل کرتا ہے لفظا اور نضج اور تحلیل کے واسطے دھوئی ہوئی مینتھی کا لعاب اور السی کا لعاب آنکھ میں ڈالیں اور اس کے بعد جب دوسرا یا تیسرا دن گزر جائے اور مرض انتہا کو پہنچے تو ذرور ابیض آنکھ میں ڈالیں اس ذرور کے استعمال میں توقّف کرنے کا حکم اس واسطے کیا ہے کہ یہ ذرور تحلیل بہت کرتا ہے اور محلّات کا مخصوصًا اگر قوی ہوں تو ان کا استعمال اورام میں انتہا سے پہلے جائز نہیں ہے اور مینتھی کے دھونے کا یہ طریق ہے کہ مینتھی کو میٹھے پانی میں ڈالکر دو پہر رکھدیں پھر اس پانی کو نکال ڈالیں اور دوسرا پانی جو مینتھی سے بیس گنا ہو اس میں ملاکر پکائیں جبکہ آدھا رہ جائے پھر اس لعاب کو لے کر کام میں لائیں۔ **ترکیب** ذرور ابیض کی انزروت لے کر پیس لیں اور گدھی کے دودھ میں یا لڑکیوں والیوں کے دودھ میں گوندھ کر جھاؤ کی لکڑیوں پر رکھکر ایسے تنور میں جو ٹھنڈا ہونے کے قریب ہو رکھدیں تاکہ انزروت ان لکڑیوں پر سوکھ جائے پھر نکال کر ایک حصہ اس انزروت میں آور ایک حصّے کی چوتھائی نشاستہ لے کر آپس میں ملاکر باریک پیس لیں اور ممکن ہے کہ پلکوں کے چمٹ جانے کی اور میل کی رعایت سے تھوڑی سی مصری بڑھائیں اور بعضے انزروت کو اس طرح پر مدبّر کرتے ہیں کہ دودھ میں پیسکر دھوپ میں سکھا لیتے ہیں اسی طرح تین بار کرتے ہیں پھر ترکیب میں داخل کرتے ہیں اور سکھانے کے وقت جس چیز کو کہ اس میں انزروت ہو احتیاطًا ڈھانپ کر رکھیں کہ گرد غبار نہ پڑے **چوتھی نوع** رمد سوداوی کے بیان میں کحّال لوگ اس نوع کو رمد یابس کہتے ہیں اور اس کی یہ علامت ہے کہ آنکھ خشک اور بھاری اور رنگ میں سیاہی مائل ہو اور چبھن معلوم ہو اور بیماری طول پکڑے اور پلکوں میں سرخی آجائے اور ممکن ہے کہ شاذ و نادر طبقہ ملتحمہ میں بھی سرخی آجائے اور یہ رمد اکثر صداع یعنی درد سر کے ساتھ ہوا کرتا ہے خاص کر اگر بیمار کا مزاج سوداوی ہو اور دماغ میں خشکی ہو **علاج** دماغ میں رطوبت پہنچانے کے لیئے غذائیں رطوبت پیدا کرنے والی جنسے اچھے اخلاط پیدا ہوں اور ان کا ذکر پچھلیا میں آیا ہے کھائیں اور آش جو پئیں اور بنفشہ اور نیلوفر برگ خطمی اور برگ کدو اور کشک جو کا جوشاندہ سر کے مقدّم پر ڈالیں اور اسی جوشاندے سے بھپارا کریں اور حمام کرنا ضروری سمجھیں اور روغن بنفشہ اور تازہ دودھ ناک میں سٹرکوں اور بہدانہ کا لعاب آنکھ میں ڈالیں اور بابونہ اور بنفشہ اور السی کا روغن نیلوفر کے ساتھ ملاکر آنکھ پر لیپ کریں اور شیاف دینار گوں آنکھ میں لگائیں اور خلط میں رطوبت پہنچانے سے پہلے استفراغات اور محللات سے پرہیز واجب سمجھیں کیونکہ رطوبت پہنچنے سے پہلے تنقیہ او خشکی بڑھائیگا اور مادّے میں غلظت یعنی گاڑھا پن زیادہ کریگا **ترکیب** شیاف دینار گوں کی سفیدہ اور اقلیمیا ہر ایک دس درم افیون ایک درم کتیرا ڈیڑھ درم نشاستہ ایک درم سب کو کوٹ کر شیاف بنا لیں **پانچویں نوع** رمد ریحی کے بیان میں اور اس کی **علامت** یہ ہے کہ آنکھ کھینچی رہے اور گرانی اور آنسو بالکل نہوں اور کبھی درد کے سبب سے سرخی بھی ہو جاتی ہے **علاج** بابونہ اور اکلیل الملک اور مرزنگوش کو پکاکر اس کا پانی آنکھ کے اوپر ڈالیں اور سبوس گندم اور جاورس یعنی باجرے سے تکمید یعنی ٹکور کریں اور حمام محلل استعمال کریں اور جاننا چاہیئے کہ کبھی طبقہ ملتحمہ میں اسباب خارجی سے جیسے آفتاب کی گرمی لگنے اور بہت تیز روشن چیزوں کی طرف دیکھنے اور ان کے مانند سے حرارت آجائے اور رمد پیدا ہو اور یہ بیماری ایک قسم مجازی کی ہے اور اسی کو تکدر بھی کہتے ہیں اور اسکی عادت ایسی ہوتی ہے کہ اکثر تین یا چار دن میں یعنے جس وقت سبب دور ہو جائے بدون علاج کے خود بخود دور ہو جاتی ہے

اسی واسطے کہتے ہیں کہ اُس کے علاج میں جلدی نہ کریں جبتک کہ خود بخود دور نہ ہو جائے اور دوا نہ کریں کیونکہ اس کا علاج سبب کا دور ہونا
ہوتا ہے اور بس اور جس وقت سبب کا دور ہونا کافی نہ ہو تو علاج کی طرف توجہ کریں اور اس مرض کی یہ علامت ہے کہ سبب پہلے گذر چکا ہو یا موجود
ہو اور تھوڑی سی سرخی اور جلن آنکھ میں معلوم ہوتا اور آنسو آتے علاج اگر تین چار دن میں زائل نہو باوجودیکہ سبب موقوف ہو چکا ہو تو
اُس وقت فصد کرنا چاہیئے اور اسہال کے واسطے ہلیلہ اور آلو جوش دیکر املتاس اور ترنجبین اس میں ملاکر پلائیں اور شیاف ابیض آنکھ میں
ڈالیں فائدہ جو رمد کہ برف کے دیکھنے سے ہو جائے اس کو مع علامتوں اور علاج کے [illegible] کی فصل میں ہم بیان کریں گے اور جاننا
چاہیئے کہ جس رمد میں پلک کے چمٹ جانے کا خوف ہو تو تنقیہ و تبدیل مزاج کے بعد شیاف ابیض اور شیاف آبار اور ذرور ابیض
کہ جس میں دو انزروت داخل ہو جو لڑکیوں والیوں کے دودھ میں مدبر ہو آنکھ میں لگائیں اور جب کہ آنکھ سے وہ اثر کرنے
کے بعد نکل جائے اور آنکھ اس سے پاک ہو جائے تو اس وقت میں ایک سلائی روغن گل میں بھر کر آنکھ میں لگائیں اور آنکھ کے

اوپر ایک گدی نرمی باندھیں تاکہ پلکوں کے مل جانے سے محفوظ رہے ولیس فی النوع الاول [illegible] خیر الدھن الا بذا الاقرع [illegible]
اور رمد کی اقسام سے کوئی ایسی نہیں کہ اس میں روغن استعمال کیا جائے مگر یہی قسم اور التصاق میں بھی بیان کریں گے کہ جس
وقت آنکھ میں نہایت سرخی ہو پلک چھٹ جائے اور چپک جائے تو اس بات کا خوف ہے کہ پلک چپک جائیگی اور جب کہ ایسا حال
ہو تو علاج تدارک کریں دوسری قسم طرفہ کے بیان میں وہ ایک سرخ نقطہ ہوتا ہے یا سیاہ یا نیلا کہ طبقہ ملتحمہ میں پیدا ہو جاتا ہے
اور اس کے چار سبب ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ طمانچہ یا چوٹ آنکھ کے اوپر لگے اور اس کے سبب سے بعضی باریک رگیں پھٹ جائیں
اور ان سے خون نکل کر طبقہ ملتحمہ کے نیچے ٹھہر جائے اور کبھی اس کے ساتھ طبقہ ملتحمہ بھی پھٹ جاتا ہے دوسرے یہ کہ امتلا اور
کھانسی کی شدت سے رگیں پھٹ جائیں تیسرے یہ کہ خون جوش میں آئے اور تیزی اور زیادتی کے سبب آنکھ کی طرف مائل ہو کر
طبقہ ملتحمہ کے اجزا میں آجائے چوتھے یہ کہ بہت زور سے چیخنے کا اور سخت حرکت اور امتلی کی شدت اور دم روکنے کا اتفاق پڑے اور بلغم
کی امتلا اور خون جوش میں آنے کے سبب طرفہ پیدا ہو جائے اور جس طرفہ کا سبب ضعیف ہوتا ہے وہ تھوڑی مدت میں بدون
علاج کے خود بخود دور ہو جاتا ہے اور جس کا سبب قوی ہوا کرتا ہے وہ علاج کی احتیاج رکھتا ہے علاج امالہ اور تنقیہ کے لیے رگ
قیفال کی فصد کھولیں اور جوشاندہ ہلیلہ کے ساتھ طبیعت کو نرم کریں اور اگر [illegible] اس مطبوخ کے اوپر زیادہ کریں تو بھی اوپر
سے بہتر کوٹ کے ملائیں تو مناسب ہے مگر ایارجات کو ہرگز استعمال نہ کریں اور حقنہ نہایت مفید ہے اور درد کے تسکین اور مادے
کو پکانے کے لیے دودھ اور لعاب [illegible] مناسب ہے نیم گرم کرکے آنکھ میں ڈالیں اور ایک روئی کا پھل انڈے کی سفیدی اور روغن میں لت کر کے
آنکھ کے اوپر رکھکر باندھ دیں اور چت لٹائیں اور [illegible] کہیں اور [illegible] کے بعد ابتدا میں کبوتر کے تازہ
کا خون گرم گرم آنکھ میں ڈالیں اور اگر مادہ ہٹانے کے واسطے قلی ادنی اور طین [illegible] گیرو اور طین [illegible] گرم پانی میں گھسکر خون مذکور
میں ملائیں تو بہتر ہے پھر جس وقت مرض گھٹنے لگے تو کندر اور [illegible] اور زعفران تحلیل مادہ کے لئے خون مذکور میں ملاکر اگر تحلیل کی
نہایت ضرورت ہو تو ہڑتال زرد اور سرخ کبوتر کے تازہ خون میں ملاکر آنکھ میں لگائیں اور [illegible] اور [illegible] کی پتی اور نیم تازہ
اور تھوڑا سا نمک [illegible] میں ملاکر آنکھ کے اوپر ضماد کریں اور [illegible] اور جہاں علاج کی احتیاج ہو تو
علاج کرنے میں دیر نہ کریں تاکہ وہ خون منجمد ہو کر [illegible] کسی طرح تحلیل نہو اور صورت میں [illegible] باقی رہے اور کبھی اس طرفہ کے پاس
کے اجزا متعفن ہو جاتے ہیں اور اس وجہ سے قرحہ ہو جاتا ہے اور آنکھ کے سب اجزا میں پہنچ جاتا ہے تیسری قسم ظفرہ کے بیان
میں ظفرہ [illegible]

سفیدی اور سختی میں ظفرہ یعنے ناخن سے تشبیہ کرتے ہیں اور اسی سبب سے فارسی میں اسکو ناخنہ کہتے ہیں اور ظفرہ ایک زیادتی عصبانی یعنی پٹھے کی ہے جو طبقۂ ملتحمہ سے اوپر پیدا ہو جائے اور اکثر بڑے کوئے میں جو ناک کی طرف ہے شروع ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ چھوٹے کوئے سے یا دونو طرف سے شروع ہو اور اس کے احوال طرح طرح پر ہوتے ہیں کبھی تھوڑا سا بڑھکر ٹھہر جاتا ہے اور کبھی طبقۂ ملتحمہ کے اوپر ہمیشہ بڑھتا رہتا ہے یہانتک کہ طبقۂ قرنیہ تک جا پہنچتا ہے اور پتلی کو ڈھانپ لیتا ہے اور جاننا چاہیئے کہ ناخنہ چار قسم کا ہوتا ہے ایک تو رقیق یعنی مہین جیسے جھلی ہوا کرتی ہے اور طبقۂ ملتحمہ کے داہنے یا بائیں یا اوپر یا نیچے سے پیدا ہوتا ہے اور کوئے کے ساتھ خصوصیت نہیں رکھتا اور اس سبب سے کہ اس قسم کا ظفرہ کسی طرف معین کے ساتھ خصوصیت نہیں رکھتا اور اسی سبب سے سبل کے ساتھ مشابہ ہوتا ہے لہذا ان دونوں کا فرق بیان کرنا ضروری ہوا اور وہ اس طرح پر ہے کہ سبل آنکھ کے سب طرفوں سے پیدا ہوتا ہے اور گولائی کے ساتھ قرنیہ کے گرد پھیل جاتا ہے اور ظفرہ ایک طرف سے ہرگز تجاوز نہیں کرتا اور ہرگز اس میں گولائی نہیں آتی اور ظفرہ جس جگہ سے پیدا ہوتا ہے جڑ کی مانند ہوتا ہے اور دوسری طرف سے شاخوں کی طرح پھیلا ہوا ہوتا ہے اور سبل میں جڑ اور شاخ کا امتیاز نہیں ہوا کرتا **علاج** قیفال کی فصد کریں اور اسہال کیلئے ایارج دیں اور تنقیہ کے بعد اس کو تحلیل کرنے کے لئے شیاف دینارج اور شیاف دینارگوں اور باسلیقون اکبر آنکھ میں لگائیں اور ان دواؤں کو جب آنکھ میں لگائیں کہ پہلے حمام کر لیا ہو اور ظفرہ کو نرم کر چکے ہوں تاکہ نرمی کے سبب دوا کا اثر خوب ہو **ترکیب** شیاف دینارج کی اسکو شیاف اسود بھی کہتے ہیں یہ ہے سرمہ و زنگار اور نشاستہ ہر ایک درہم ڈیڑھ درہم اقلیمیا دو درم اشق اور سکبینج اور دار فلفل ہر ایک ڈیڑھ درم اشق اور سکبینج کو پرانی شراب میں گھسا لیں اور باقی اجزا کوٹ چھان کر اسمیں ملا کے شیاف بنائیں **ترکیب** اس شیاف دینارگوں کی جو یہاں کام آتا ہے شنگرف اور روسفیج اور مرتیج احمر یعنی سرخ ہرتال اور کندر اور شکر طبرزد اور اشق ہر ایک ایک جزو مرا و زعفران اور زردچوبہ ہر ایک جزو کی آٹھ چوتھائی سب کو کوٹ کر اور چھان کر پانی میں گوندھ لیں اور اس سبب سے کہ یہ شیاف دینار کے رنگ پر ہوتا ہے اس نام سے بولا جاتا ہے دوسری قسم کا ظفرہ وہ ہے کہ بڑے گوشے کے گوشت سے جس کو ماقد بولتے ہیں شروع ہو اور طبقۂ قرنیہ کے کنارے پر کہ سیاہی کی حد وہاں تک ہوتی ہے پہنچکر غلیظ یعنی سنگین ہو جائے اور ٹھہر جائے اور اس قسم کا ظفرہ اکثر یہیں پر ٹھہر جاتا ہے اور سیاہی سے نہیں تجاوز کرتا اسی واسطے کہتے ہیں کہ جبتک یقیناً معلوم نہو کہ سیاہی پر پہنچ جائیگا اس وقت تک اس کے علاج پر ہاتھ نہ ڈالیں اور اس کی تھوڑی سی ایذا پر صبر کریں کیونکہ قوی دواؤں کے استعمال سے قوت بینائی ضعیف ہو جاتی ہے اور نہایت ہی محلل دوا اس قدر بہم سخت کو تحلیل کر سکتی ہے تو اور کون چیز مانع ہے کہ سوا اس ظفرے کے اور اجزا کو تحلیل نہ کرے حالانکہ اس ظفرے کا ہونا بینائی کو منع نہیں کرتا لیکن اگر یہ جانیں کہ سیاہی کے اوپر پہنچا جاتا ہے تو اس وقت میں جو دوا کہ پہلی قسم میں بیان کی ہے اس کے استعمال کی اجازت ہے کہ اس کو آنکھ میں لگائیں تاکہ حدقہ میں سیاہی پر پہنچکر بینائی کو مانع ہو تیسری قسم ظفرے کی یہ ہے کہ سیاہی کو ڈھانپ لے اور بینائی کو ضرر پہنچا دے تو البتہ اس کا علاج کشط ہے یعنی تراش کر اٹھا لینا اور کشط کا طریق اس طرح ہوتا ہے کہ ظفرے کو چند ادوات سے یعنی دو آلہ نہرا سے جو اس کام میں مخصوص ہیں طبقۂ ملتحمہ کے اوپر سے اٹھا لیں پھر اس کے نیچے سلائی جو اس کام میں مخصوص ہے یا مرغ کا پر جڑ کی طرف سے ڈالکر جڑ سے اوکھاڑ لیں تاکہ سب آنٹ آئے اور کچھ اس میں طبقۂ ملتحمہ پر لگا ہوا باقی نہ رہے پھر اس کو کاٹ کر اٹھا لیں اور کاٹتے وقت بہت احتیاط کرنی چاہیئے تاکہ گوشہ چشم اور کوئے کا گوشت نہ کٹ جائے کیونکہ اگر اس گوشت کا ٹکڑا کٹ جاتا ہے تو ہمیشہ آنسو بہا کرتے ہیں اور ممکن ہے کہ رطوبت بیضیہ بہکر آنکھ اندھی ہو جائے اسلئے کمال یہ واجب ہے کہ ظفرے کو لحمہ سے یعنی کوئے کے گوشت سے پہچان لے تاکہ اس کو نہ کاٹے اور فرق یہ ہے کہ ظفرہ سفید اور عصبانی اور سخت ہوا کرتا ہے اور لحمہ سرخ

اور نرم ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ ناخنہ بھی سرخ ہو مگر اس کی سرخی لحمہ کی سرخی سے مشابہ نہیں ہوتی اور یہ حکم کہ ظفرے کو جڑ سے اوکھاڑ کر کاٹیں اور باقی نہ چھوڑیں اسلئے کہ اگر تھوڑا بھی باقی رہگیا تو خوف ہے کہ پھر ظفرہ عود کر آئے اور تھوڑے دنوں میں بڑھکر پھر اتنا ہو جائے اور جاننا چاہیئے کہ اس قسم کا ظفرہ دو طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ ملتحمہ کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو بلکہ جدا ہو اور تمیز ہو سکے دوسرے یہ کہ اس میں لگا ہو اور چپٹا ہوا ہو اور حاصل یہ ہے کہ جو تمیز اور جدا ہو سکتا ہے وہ آسانی کے ساتھ منقاروں سے اُٹھ آتا ہے اور چپٹا ہوا ہو تا ہے تو آسکے جدا کرنیکی یہ تدبیر ہے کہ پہلے ظفرے کو ایک جگہ سے کاٹیں تاکہ اس کام کا آلہ اس میں جا سکے اور ناخنہ کو ملتحمہ سے جدا کر دے پھر سلائی ڈالکر اور لوہے کے آلے سے جو بہت تیز نہ ہو کاٹ ڈالیں اور یہ قاعدہ یعنی ناخنہ کو آہستہ اُٹھانا اور جدا کرنا کمال تجربہ کار خوب جانتے ہیں فائدہ تراشنے کے بعد نمک اور زیرہ چبا کر اس کا پانی آنکھ میں ٹپکائیں تاکہ داغ ہو جائے پھر مرغ کے بیضہ کی زردی روغن گل میں ملا کر آنکھ کی پشت پر لگائیں تاکہ سوزش کو تسکین کرے اور حکم کریں تاکہ ہر وقت پتلی کو ہلاتا رہے اسلئے کہ پاک طبقۂ ملتحمہ پر نہ چمٹ جائے دوسرے دن کھولکر پھر نمک اور زیرہ چبا کر اس کا پانی آنکھ میں ٹپکائیں اور تین دن کے بعد کحل روشنائی اور باسلیقون اور ان کے سوا جو چیز مناسب ہو آنکھ میں لگائیں اور جب ناخنہ کو طبقۂ ملتحمہ سے تمام و کمال نہ تراش سکیں تو اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ جتنے کو تراش سکیں ڈالیں اور جتنا باقی رہے اس کا باسلیقون وغیرہ سے تدارک کریں اور جو آنکھ میں دوا لگائیں تو حمام کے بعد لگانا چاہیئے اور جس وقت ناخنے کے تراشنے کا ارادہ کریں تو پہلے بذریعہ استفراغ مادے کے بدن اور دماغ کو پاک کر لیں تاکہ مادہ موجود ہونے کی وجہ سے کچھ مضرت نہ پہنچے چوتھی قسم ایک ناخنہ ایسا ہوتا ہے جو بہت کم پیدا ہوتا ہے اور وہ دو تہ والا ہوتا ہے ایک باہر کی طرف اور ایک اندر کی طرف باہر کی اس کے طبقۂ ملتحمہ کے کنارے سے نکلتی ہے اس طرح کہ طبقۂ ملتحمہ کو پکڑے رہتی ہے اور اندر کی تہ اس حجاب سے کہ آنکھ کو چھپاتا ہے یعنے طبقۂ صلبیہ سے لگی رہتی ہے کیونکہ طبقۂ صلبیہ کے کنارے اندر کی طرف سے اولٹ کر باہر کو نکلے ہیں اور اس جگہ ہیں کہ اس ناخنہ کا مبدا ہے ظاہر ہوئے ہیں اسی واسطے کہتے ہیں کہ اس قسم کے ناخنے کو ہاتھ نہ لگائیں اور نہ تراشیں کیونکہ طبقۂ صلبیہ کٹ جائیگا اور طبقۂ صلبیہ کا کٹ جانا کثر [illegible] پیدا کرتا ہے

والا تخفی ان الکثیر من الامراض الحادة التی ینقضی فی الرابع بالبحران او بالہلاک یعنی اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ کثر ان امراض حادہ میں سے جو چار دن میں تمام ہوتے ہیں خواہ اچھے ہو جائیں خواہ ہلاک کر ڈالیں چوتھی قسم سبل کے بیان میں یہ ایسی بیماری ہے اس میں آنکھ کی رگیں سرخ ہو جاتی ہیں اور خون غلیظ اور بخارات کثیف سے بھر جاتی ہیں اور آنکھ میں خارش پیدا ہوتی ہے اور یہ مرض [illegible] سے کسی جگہ سے پیدا ہوتا ہے دو طرح پر ہے ایک یہ کہ مادہ طبقۂ ملتحمہ کے اندر کی رگوں میں جمع ہو جائے اور اسکے سبب سے رگیں پھول جائیں اور ابھر کر سرخ ہو جائیں اور طبقۂ قرنیہ کے اوپر باہر کی طرف ایک پردہ جیسے ابر سرخ رنگ کا پیدا ہو جاتا ہے اور اس سبب سے کہ یہ رگیں مذکورہ قحف یعنی کاسہ سر کے اندر سے نکل کر آئی ہیں اس قسم میں دماغ کے اندر جلن اور درد شریان یعنی کنپٹی کے ساتھ ہوا کرتا ہے اور چھینک لگا کرتی ہے اور آنکھ کے اندر گہراؤ میں درد معلوم ہوتا ہے دوسرے یہ کہ مادہ طبقۂ ملتحمہ کی باہر کی رگوں میں جو کاسہ سر کے خارج سے نکل کر آئی ہیں آجائے اور اس کی وجہ سے یہ رگیں سرخ اور ابھری ہوئی اور ابھری ہوئی نظر آتیں اور ممکن ہے کہ طبقۂ قرنیہ کے اوپر بھی ایک پردہ [illegible] ایسا پیدا ہو جائے اور اس قسم میں اس سبب سے کہ جن رگوں میں مادہ ہے وہ قحف یعنی کاسہ سر کے خارج سے نکلی ہیں دونوں رخسارے سرخ ہو جاتے ہیں اور دونوں کلّوں میں گرمی اور درد ہمیشہ رہا کرتا ہے اور کنپٹیوں میں پھڑک شدت سے ہوتی ہے اور [illegible] پلک کو اپنی طرف کھینچتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا کہ سبل کی رگیں طبقۂ ملتحمہ کے اوپر سے اُٹھی ہیں ان دونوں طرح کے سبل میں بیمار آفتاب اور چراغ کی طرف نہیں دیکھ سکتا اور جاننا چاہیئے کہ سبل سبب اور علامتوں کے اختلاف سے تین طرح ہوتا ہے اسی واسطے دوسری قسم کے اعتبار سے اس کو تین نوع میں ہم بیان کرتے ہیں پہلی نوع سبل رطب ہیں اس کا یہ نشان ہے کہ آنسو

چپکتے رہیں اور پلکوں میں نہایت رطوبت ہو اور جو کہ اس نوع کا مادہ اکثر اندر کی رگوں میں ہوا کرتا ہے جیسا کہ ہم پہلی قسم میں بیان کر آئے ہیں اس سبب سے آنکھ کے قعر یعنی گہراؤ میں درد ٹپک کے ساتھ ہونا اور چھینکیں پیاپے آنا اسکے لوازم سے ہے اور اس نوع کا علاج اٹھانے اور نشتر لگانے کے ساتھ نہیں کر سکتے کیونکہ یہ رگیں ملتحمہ کے اندر ہیں جدا رہ سے انکا اٹھانا غیر ممکن ہے دوسری نوع سبل یابس ہیں اس کی یہ علامت ہے کہ علامات سبل کے سوا اور کوئی چیز جیسے آنسو بہنا اور پلکیں تر ہونا ظاہر نہو اور اس میں خشکی کی یہ وجہ ہے کہ مادہ غلیظ ہے نہ تری کے جاتے رہنے سے علاج دماغ جو اس بیماری کا چشمہ ہے اس کے تنقیے کے واسطے رگ قیفال کی فصد کھولیں اور ایارج وغیرہ سے طبیعت کو نرم کریں اور تنقیے کے بعد تلطیف مادہ کے لئے شکم خالی ہونے پر حمام کرتے رہیں اور کحل تیز اور جلا دینے والے جیسا کہ باسلیقون اور اس کے مانند آنکھ میں لگائیں بشرطیکہ کوئی امر مانع ہو اور کحل کے استعمال میں سبل کی نفت اور غلظت کا لحاظ رکھیں مثلاً اگر سبل رقیق ہو تو اور شیاف دینار گون اس کو دور کر دیتا ہے اس سے زیادہ قوی دوا استعمال نہ کریں اور اسی پر قیاس کرنا چاہیئے اور اگر سبل یابس ہو تو دوا لگانے سے پہلے اور اس کے بعد بھی حمام میں جائیں اور دوسری تدبیریں جو قطرہ نرم کرنے کیلئے بیان کی ہیں وہ کام میں لائیں تاکہ مادہ غلیظ نرم ہو جائے اور دوا کا اثر جلد قبول کرے اور جہاں کہیں سبل کے ساتھ درد گرمی بھی ہو جائے تو آنکھوں کے اوپر کوئی دوا سرد نہ لگائیں اور مادہ کے جذب کرنے اور اور لگا لینے ہی پر قناعت کریں اور اندرونی بیضہ مرغ آنکھ کی پشت پر لگائیں اور ورد ما غیر استعمال کریں اور درد اگرچہ نہایت گرم ہو شیاف ابیض اور وردما کا یا ہرگز نہ لگائیں اور شادنج عدسی مغسول پر اکتفا کریں اور جب تک درد دور نہو تیز دوائیں بھی دور رکھیں اور جو چیز کہ سبل اور درد گرم ہو تو کو مفید ہو جیسے شیاف سماق استعمال کرنا چاہیئے فائدہ بخارات انگیز کھانے جیسے باقلا اور پیاز اور لہسن اور مسور اور گندنا اور غلیظ اور سرد غذائیں جیسے مچھلی اور گائے کا گوشت سبل کے سب اقسام میں منع ہے اور ایسا ہی شراب اور دودھ اور جو چیزیں اس سے بنائیں اور مٹھائی نقصان پہنچاتی ہے اور گرد اور دھواں اور بہت کلام کرنا اور چلانا اور آگ کے شعلے اور روشنی کو دیکھنا خوب نہیں اور بہتر یہ ہے کہ اس بیماری والے کا سرہانا اونچا رکھیں اور چت لیٹنے سے اور سر جھکانے سے منع کریں تیسری نوع جو سبل کہ مستحکم اور غلیظ ہو کر پرانا ہو جائے اور سیاہی کو دبا لے اور قوت باصرہ کو اس کے طبعی کام سے مانع آئے اور یہ دو حال سے باہر نہیں ایک یہ کہ سبل نہایت ہی گاڑھا اور مضبوط ہو اور بینائی کو بہت روکے اور آنکھوں کی رگیں شدت سے پھول جائیں دوسرے یہ کہ اس درجہ کو نہ پہنچا ہو لیکن آنکھ کے ڈھیلے میں سبل جھلی معلوم ہوتا ہو اس طرح پر کہ گویا کہ آنکھ ہی کا جالا تنا ہوا ہے اور اس وجہ سے کہ اس میں مادہ بہت کم ہے لہذا وہ سبل کی رگیں چھوٹی اور سرخ ہونگی بہرحال جس طور پر کہ ہو بہ نسبت اگلی قسموں کے یہ بھی نہایت کثیف ہوتی ہے علاج جس سبل میں استحکام اور غلظت زیادہ نہو گیا ہو اس کی وہی تدبیر ہے جو بیان ہو چکی مگر جو سبل کہ شدت کے مرتبے میں پہنچے اور جن تدبیروں کا ذکر آیا ہے ان سے منقطع نہو تو دستکاری کریں اور اس کو کاٹ ڈالیں اور سبل کے کاٹنے کو عربی میں لفظ کہتے ہیں ترکیب کحل باسلیقون کی یہ ہے کف دریا اور اقلیمیا سے نقرہ یعنی چاندی کی میل ہر ایک دس درم مامیران اور زرد چوب یعنی ہلدی ہر ایک تین درم تانبا جلا ہوا اور نمک سنگ اور ابہل پات اور سفیدہ رصاص یعنی سیسہ اور فلفل اور دار فلفل اور سنبل اور توتیا ہر ایک دو درم پوست ہلیلہ اور نمک طعام اور شیاف مامیثا ہر ایک پانچ درم مشک آدھا درم باریک پیس کر حریر پر چھان کر آنکھوں میں لگانے کے لائق بنا لیں اور باسلیقون کے معنے ملوکی ہے یعنے دوا بادشاہوں کے لائق ہے ترکیب شیاف دینار گون کی جو سبل رقیق کو دور کر دیتا ہے زرد چوب یعنی ہلدی اور شادنج عدسی مغسول اور ابہل اور شیاف مامیثا ان چاروں کو وزن میں برابر لیکر شیاف بنالیں ترکیب شیاف سماق کی کہ سبل اور درد کو مفید ہے سماق جتنا چاہیں لیکر صاف پانی میں بھگو دیں اس کا ترش پانی چھان لیں اور دھوپ میں اس طرح پر رکھ دیں کہ گرد و غبار اس میں نہ پڑے جب گاڑھا ہو جائے تو شیاف بنا لیں اور کام میں لائیں اور لفظ کا یہ طریق ہے کہ کحال دانا اور تجربہ کار سبل کی رگوں کو آنکھ کی سطح سے اونچا اٹھا کر مقراض سے کاٹ ڈالے

اور رگوں کو اٹھانے اور جدا کرنے کے دو طور ہیں ایک یہ کہ بہت سے مضبوط دھاگے باریک سوئی سے ان رگوں میں ڈالیں پھر دھاگوں
کے دونوں سرے پکڑ کر اوپر کی طرف کھینچیں تاکہ رگیں سب کی سب اٹھ آئیں دوسرے یہ کہ صنارہ یعنی موچنوں سے رگیں اٹھالیں غرض جس طرح
حال کے مناسب ہو ویسا کرنا چاہئے اور جس وقت اٹھا لینے سے فراغت پائے تو غور کرکے دیکھ لے کہ کوئی رگ باقی تو نہیں رہی ہے اگر باقی رہ گئی ہو تو
اس کو بھی اٹھالے تاکہ اس کی کوئی شاخ باقی نہ رہے اور لقط کے بعد نمک اور زیرہ چبا کر اس کا پانی آنکھ میں ٹپکائیں اور بیمار سے کہدیں کہ ہر وقت آنکھ
کو پلک کے اندر پھراتا رہے تاکہ پلک نہ چپٹ جائے اور مرغ کے انڈے کی زردی اور روغن گل میں صاف روئی تر کرکے آنکھ کی پشت پر رکھیں اور گدیوں
سے اور پٹیوں سے باندھ دیں اور دوسرے دن گل سرخ خشک پانی میں پکاکر اور آنکھ کھولکر اس پانی سے دھو ڈالیں اور سلائی روغن گل
میں چکنی کرکے آنکھ کے اندر پھرائیں اور اگر یہ جانیں کہ پلک طبقۂ ملتحمہ سے چپٹ گئی ہے تو جدا کر دیں اور دوسری دفعہ زیرہ اور نمک چباکر اس کا
پانی ٹپکائیں اور مناسب ہے کہ تین دن تک زیرہ اور نمک چباکر اس کا پانی ڈالتے رہیں خواہ طبقۂ ملتحمہ پلک چپٹ جائے یا نہ چپٹے اور تین دن کے
بعد باسلیقون اور اس کے مانند استعمال کریں تاکہ سبل کی جڑ بالکل نہ رہے اور اگر رمد یعنی آشوب یا ورم پیدا ہو جائے تو اس کا علاج پہلے کرکے
پھر سبل کے علاج کی طرف رجوع کریں فائدہ صنابیر صنارہ کی جمع ہے اور صنارہ ضمہ اور تشدید کے ساتھ ایک آلہ ہے لوہے سے بنتا ہے ٹکلے کی شکل
اس کا سر ٹیڑھا ہوتا ہے اس آلے کی صورت کنڈیا کے مثل ہے کہ مچھلی کو اس سے شکار کرتے ہیں اور سبل کی ایک قسم ہے کہ سرد گرم کے بعد
اس سبب سے پیدا ہو جاتی ہے کہ رمد یعنی آشوب کے معالجے میں سرد چیزیں افراط سے استعمال کی گئیں اس وجہ سے خون غلیظ ہو جائے
اور جلد کثیف اور مسامات تنگ ہو جائیں اور مادہ تحلیل ہونے سے رہ جائے اس ضرورت سے اس کا حجم تخلخل آنے سے یعنی پھول کر بڑھ جائے اور رگیں
بھی پھول جائیں علامت اس کی یہ ہے کہ طبقۂ ملتحمہ بدون ورم کے سرخ ہو اور اس کے اوپر سرخ رگیں ابھری ہوئی نظر آئیں اور [illegible] درد رہے اور آنسو
بہے جائیں علاج فصد کھولیں اور طبیعت کو نرم کریں اس کے بعد اگر تیزی مادے کی غلاظت سے زیادہ ہو تو شیافات ابیض استعمال کریں اور نہیں تو
یہ امر ضروری ہے کہ ایسی چیزیں جو مادہ غلیظ کو لطیف کرتی ہیں اور مادے کو نکالتی ہیں وہ استعمال کریں جیسے شیاف احمر لین اور کحل روشنائی اور خود دوا
رماوی نفع بخشتی ہے دوا رماوی کی یہ ہے کہ مامیران چینی ایک درم توتیا کرمانی پرورده اور پیچ سوختہ پرورده اور توبال یعنی خاک مس سوختہ اور سرمہ اصفہانی
پرورده ہر ایک دو درم سب کو کوٹ اور چھان کر کام میں لائیں سبل اور جرب اور دمعہ کو نفع بخشتا ہے اور جس کسی کو کہ یادسبل اپنا پہنچا ہے اس کے لئے شیاف
اسود کہ اس کو شیاف وشنج بھی کہتے ہیں فائدہ مند ہے اور رگ پیشانی اور آنکھ کے گوشے کی فصد کھولنی بہت مفید ہے ترکیب شیاف اسود
کی کہ یادسبل کو نفع دیتا ہے اقاقیا مغسول اور صمغ عربی ہر ایک آٹھ درم مس سوختہ پانچ درم لول اور افیون ہر ایک ڈیڑھ درم کوٹ کر اور چھان کر
پانی میں گوندھ کر شیاف بنالیں پانچویں قسم انتفاخ طبقۂ ملتحمہ میں انتفاخ لفظ عربی ہے اس کے معنے ابھر آنا اور پھول جانا ہے اور شرح اسباب
وعلامات کا ماتن یعنی الامام نفیس الدین کی فصول کا مترجم اپنی بحث میں لکھتا ہے کہ الانتفاخ ورم رخو یعرض العین مع حمرۃ فی الاکثر یعنی انتفاخ ایک ورم رخو
ہے جو آنکھ میں اکثر خارش کے ساتھ ہو جاتا ہے اور تحقیق اس طرح پر ہے کہ ورم کا لفظ انتفاخ پر بھی بولا جاتا ہے ورنہ اطبا ورم اور انتفاخ
میں فرق بیان کرتے ہیں فرق یہ کہتے ہیں کہ ورم وہ ہے کہ عضو میں سوء مزاج کے ساتھ تفرق اتصال بھی ہو اور انتفاخ میں صرف سوء
مزاج عضو میں ہوتا ہے تفرق اتصال نہیں ہوتا ہے کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو متاخرین کے نزدیک کسی وجہ سے انتفاخ طبقۂ ملتحمہ اور رمد میں امتیاز
نہ ہوتا اور یہ بیماری سبب کے موافق چار نوع میں بیان کی جاتی ہے ایک یہ کہ اس کا سبب ریح ہو اور اس کی علامت یہ ہے کہ اچانک پیدا ہو جائے
اور کچھ بھی گرانی معلوم نہ ہو اور پہلے آنکھ کے اس کنارے میں جو ناک کی طرف ہے ایک جلن جیسے مچھر یا مکھی کے کاٹنے سے ہوتی ہے ظاہر اور تھوڑی سی جلن
اور خارش سے خالی نہ ہو اور اس کا رنگ مثل آماس بلغمی کے ہو اور اکثر گرمی کے موسم میں اور بوڑھوں کو عارض ہو علاج جب تک دوسرا یا تیسرا
دن گذر نہ جائے بہتر یہ ہے کہ علاج پر ہاتھ نہ ڈالیں اس لئے کہ ریح کا مادہ خود بخود تحلیل ہو جاتا ہے اور اگر اس عرصے میں تحلیل نہ ہو

تو غذا میں کمی کریں اور لطیف غذائیں کھانے کو دیں اور گرم پانی سے آنکھ دھوئیں اور جہاں کہیں جھلاہٹ اور خارش کا تھما منا منظور ہو اور بیماری کی ہنوز ابتدا ہو تو دہ شیاف ابیض کہ اس میں افیون نہو اور ذرور اصفر استعمال کریں اور مادہ ہٹانے کے واسطے ایلوا اور شیاف مامیثا اور اکلیل الملک اور صندل اور چھالیا اور ان کے مانند پانی میں پیسکر آنکھ کی پشت پر طلا کریں اور آخرالامر ذرور صفر صغیر شیاف احمر لین کے ساتھ مرکب کرکے آنکھ میں لگائیں اور ایلوا اور رسوت اور زعفران تکو کے پانی میں حل کرکے طلا کریں اور غذائیں مجففہ یعنی خشکی پیدا کرنے والی کھائیں اور منفخات یعنی جو چیزیں نفخ پیدا کرتی ہوں انکو چھوڑ دیں اور اگر احتیاج ہو تو ہر رات اطریفل استعمال کریں دوسری یہ کہ اس کا سبب بلغم ہو اور اسکی یہ علامت ہے کہ بوجھ معلوم ہو اور ریحی کی نسبت سرد اور نرم ہو اور جسوقت اس کو دبائیں تو بڑی دیر تک اس میں دبانے کا نشان رہے اور جلدی ملپکر برابر نہو علاج تنقیۂ بلغم کے لئے ایارج دیں اور سکنجبین اور گرم پانی سے یا سیفنج سے اور فلوس املتاس یا بادیان کے جوشاندے سے غرغرہ کریں اور تنقیے کے بعد ذرور احمر لین آنکھ میں لگائیں اور اس کے بعد ذرور اصفر اور شیاف احمر حاد یعنی تیز دونو کو اکٹھا کرکے استعمال کریں ترکیب شیاف احمر حاد کی یہ ہے کہ شادنج اور پھٹکری بریاں ہر ایک ایک درم و سنج اور زعفران اور مرچ سیاہ ہر ایک آدھا درم کوٹ اور چھان کر سداب کے پانی میں شیاف یعنی سلائی بنالیں تیسری یہ کہ اس کا سبب رطوبت مائی ہو اور اسکی علامت یہ ہے کہ درد اور ضربان یعنی دھمک اور خارش کچھ نہو اور انتفاخ یعنی پھولنے کا رنگ بدن کے ہمرنگ ہو اور جب اس کو دبائیں دبانے کے بعد فوراً اپنی وضع پر آجائے اور دبانے کا اثر بہت دیر تک رہے علاج استفراغ یعنے مادہ نکالنے کے لئے ایسے جوشاندے کا پانی جس میں ایارج شریک ہو پلائیں اور تنقیے کے بعد وہ مذکورہ سرمے جس ترتیب سے کہ اوپر ذکر آیا ہے آنکھ میں لگائیں اور شیاف دیناردگون اس جگہ بہت فائدہ بخشتا ہے اور مناسب ہے کہ بابونہ اور اکلیل الملک اور صعتر اور مرزنگوش کے جوشاندے سے نطول کریں اور مٹر کا آٹا اور جو کا آٹا اور ایلوا اور بابونہ اور اکلیل الملک سونف کے پانی میں گوندھ کر لیپ کریں چوتھی یہ کہ اس کا سبب سودا ہو اور اس کی یہ علامت ہے کہ انتفاخ اتنا سخت ہو کہ دب نہ سکے اور کھچاوٹ بشدت ہو اور درد اس سے زیادہ نہ ہو جتنا کہ تمدد سے ہوتا ہے یعنی تمدد کے اندازے سے کم ہو کیونکہ مادہ سرد سے الم شدید نہیں ہوا کرتا ہے خاص کر جہاں ورم یا انتفاخ سرطانی یعنی سوداوی ہمرنگ کیکڑے کے ہو کیونکہ وہ انتفاخ سرطانی حس کو باطل کر دیتا ہے اور اس انتفاخ کا رنگ سیاہی مائل ہوگا جیسے سودا کا رنگ ہوتا ہے اور اکثر یہ بیماری طبقۂ ملتحمہ میں کبھی اور پلک میں بھی ہوا کرتی ہے اور کبھی یہ انتفاخ طبقۂ ملتحمہ دونو رخساروں تک پہنچ جاتا ہے اور یہ مرض اکثر مزمن اور چیچک کے بعد عارض ہوا کرتا ہے علاج مادے کے نضج یعنی پکانے اور صندل الکرم کرنے اور ترطیب کے بعد جو چیزیں کہ مادہ سودا کا تنقیہ کرتی ہیں پلا دیں اور تنقیے کے بعد ذرور احمر لین اور ذرور اصفر آنکھ میں لگائیں اور وہ طلا اور ضماد کہ جو سرطان اور ورم سوداوی میں مخصوص ہیں استعمال کریں اور خلط سوداوی کو نرم اور تحلیل کرنے کے لئے حمام کرنا نافع ہے تنقیے سے پہلے ہو خواہ اس کے بعد چھٹی قسم طبقۂ ملتحمہ کے امراض میں سے یہ ہے کہ طبقۂ ملتحمہ بدون ورم اور انتفاخ کے سخت ہو جاتے اور آنکھ سختی کے سبب اپنے حلقے میں پھر نہ سکے اور تمام حرکتیں دشوار ہو جائیں بلکہ نہ ہو سکیں اور یہ طبقہ کھنچ جائے اور سرخ ہو جائے اور آنکھیں خشکی اور درد محسوس ہو اور نیند سے اٹھے تو آنکھ دشواری سے کھول سکے اور کبھی آنکھ کے کونے میں سفید رنگ چیپڑ اکٹھا ہو جائے اور اس بیماری کو عربی میں جسا وۃ الملتحمہ یعنی صلابت ملتحمہ بولتے ہیں علاج چاہئے طبیعت کو نرم کریں اور ہمیشہ حمام میں جائیں اور بخارگرم یعنی بھاپ کے اوپر سر جھکائیں اور گرم پانی میں اسفنج بھگو کر آنکھ کے اوپر رکھیں اور آنکھ میں گرم پانی ڈالیں اور ہر رات میں انڈے کی زردی اور سفیدی روغن گل یا بطخ کی چربی میں ملاکر آنکھ کے اوپر رکھیں اور سرد کھانوں سے پرہیز کریں اور اس روغن سے کہ زانے دودھ میں پکایا ہو سر کو چکنا رکھیں اور تنقیے اور طبیعت کو نرم ہونے کے بعد آنسو نکالنے والی دوائیں جیسے بروددحمرم اور باسلیقون اور شیاف احمر لین اور شیاف احمر حاد اور کحل روشنائی آنکھ میں لگائیں ساتویں قسم حکۃ الملتحمہ یعنی ملتحمہ میں کھجلی ہو نا فارسی کا

اکثر سبب فضلۂ شور ہوتا ہے کہ بورہ یعنی کھاری طبیعت پر ہو اسی سبب سے ہے کہ آنسو کھاری آتے ہیں اور اس طبقے کے رنگ میں سرخی
آجاتی ہے اور ممکن ہے کہ پلک بھی سرخ ہو جائے بلکہ خارش کی شدت سے پلک زخمی ہو جائے علاج پہلے طبیعت کو نرم کریں اور ہر صبح کو
حمام میں جائیں اور نرم کھانے کھائیں اور تیز اور شور چیزوں سے پرہیز کریں اور جو دوائیں کہ آنسو نکالتی ہیں آنکھ میں لگائیں آٹھویں قسم
دوقہ ہے اور وہ ورم اور سخت پھنسیاں ہوتی ہیں کہ طبقہ ملتحمہ کے اوپر ظاہر ہوں بڑے کوئے کی طرف سے یا چھوٹے کی جانب سے اور کبھی
اکلیل یعنی سیاہی کے گرداگرد چھوٹے چھوٹے دانے بہت سے موتی کے ایسے نکل آتے ہیں اور کبھی یہ بیماری پلک کے نیچے بھی پیدا ہو جاتی
ہے اور اس ورم کا رنگ مادے کے موافق طرح طرح کا ہوتا ہے مثلاً اگر مادہ خونی ہو تو دوقہ سرخ رنگ ہوا کرتا ہے اور اگر بلغمی ہو تو سفید رنگ ہوتا ہے اور یہ
بیماری رمد کی انتہا میں واقع ہو جاتی ہے ف اور ہندی میں اس بیماری کو روہے کہا کرتے ہیں جیسا کہ کہتے ہیں کہ فلاں کی آنکھ میں دکھتے
دکھتے روہے پڑ گئے۔ اور دوقہ اور موسرج میں یہ فرق ہے کہ موسرج قرنیہ میں ہوتا ہے اور دوقہ ملتحمہ میں واقع ہوتا ہے اور موسرج میں طبقہ
قرنیہ پھٹ جاتا ہے اور طبقہ ملتحمہ میں پھٹ جانے کی نوبت نہیں پہنچتی مگر شاذ و نادر علاج خونی میں فصد رگ قیفال کھولیں اور بلغمی میں
مادہ بلغم نکالنے کے لیئے مطبوخ افتیمون اور حب ایارج دیں اور تنقیے کے بعد اگر مرض باقی رہے تو غور سے دیکھیں کہ سرخ ہے یا سفید اگر
سرخ ہو تو شیاف ابیض آنکھ میں لگائیں اور اگر سفید ہو تو شیاف احمر لین کام میں لائیں اور جب بہت دن گزر جائیں تو تیز دوائیں جیسے باسلیقون
اور شیاف احمر حاد اور ان کے مانند استعمال کریں اور جس وقت مادہ جمع ہونے لگے تو پہلے نضج یعنی پکنے اور جمع ہونے کی امداد کے لیئے
شیاف ابیض کام میں لائیں اور اس کے بعد جب پھوٹ جائے تو شیاف احمر اور شیاف کندر استعمال کریں ترکیب شیاف احمر کی یہ
ہے کہ شادنج چھ درم صمغ عربی اور کتیرا ہر ایک پانچ درم مس سوختہ تین درم بسد اور مروارید اور کہربا اور سفیدہ رصاص یعنی قلعی کا سفیدہ
اور شنگرف ہر ایک ایک درم دم الاخوین اور زعفران ہر ایک آدھا درم یہ سب گیارہ دوائیں ہوتی ہیں کوٹ اور چھان کر پانی میں شیاف بنالیں
ترکیب شیاف کندر کی یہ ہے کہ اشق اور انزروت ہر ایک پانچ درم کندر دس درم زعفران دو درم بہیتھی کے لعاب میں شیاف بنالیں
اور جاننا چاہیئے کہ اکثر دوقے کا مادہ سبک ہوا کرتا ہے جس وقت گدی گلاب میں بھگو کر آنکھ پر رکھ کر باندھ دیں تو زائل ہو جاتا ہے بدون
اس بات کے کہ اور محنت اور مشقت اٹھانی پڑے نویں قسم توثہ کہ ملتحمہ پر ظاہر ہو تو وہ ایک نرم گوشت پیدا ہو جاتا ہے کہ بہت سرخ
ہو اور اکثر آنکھ کے کوئے کی طرف جو ناک کے نزدیک ہے پیدا ہوتا ہے اور آنکھ کے گوشے کی سرخ رگیں اس میں ناخنہ کے طور پر ملی ہوتی
ہے علاج پہلے فصد قیفال یعنی سر رو سے اور اسہال یعنی دستوں سے بدن کو پاک کریں اور مسہل کئی دفعہ دینا چاہیئے تاکہ مادہ خوب
پاک ہو جائے کیونکہ یہ بیماری اکثر پلٹ آتی ہے پھر توثہ کو صنارہ یعنی موچنے سے آہستگی اور تیز دستی کے ساتھ پکڑ لیں کیونکہ وہ ڈھیلا
ہوتا ہے صنارہ سے نکل جاتا ہے پھر مبضع یعنی سلائی اور رگوں کے اندر جو گوشت ہے اگر اس میں ملگی میں ڈالیں اور ناخنے کی طرح
تراش ڈالیں اور ناخن سے پکڑ کے اٹھالیں اور زیرہ سفید اور نمک چبا کر اس کا پانی آنکھ میں کئی بار ڈالیں اور انڈے کی زردی بدون
روغن کے آنکھ کی پشت پر لگائیں پھر باسلیقون اور ویسی ہی چیزیں نیز کام میں لائیں گیارھویں فصل دمعہ کے بیان
میں یہ ایسی بیماری ہے کہ ہمیشہ بے ارادہ آنسوؤں سے آنکھ تر رہے حالانکہ کوئی آفت جیسے پھنسی یا جرب یعنی خارش یا پلک
میں کھردرا پن یا بال اور شے نا ظاہر میں نہ ہو اور کبھی یہ بیماری دمعہ اس حد کو پہنچتی ہے کہ ہمیشہ آنسو جاری رہتے
ہیں اور کبھی یہ بیماری بڑھ کر پتلی میں سپیدی پیدا کرتی ہے اور دوسرے امراض بھی جیسے سلاق اور اس کے مانند
پیدا کرتی ہے اور کبھی پلکوں کو کھا کر گرا دیتی ہے اور مرض دو قسم کا ہوتا ہے ایک یہ کہ مادر زاد ہو دوسرے یہ کہ عارضی
ہو مادر زاد کے لیئے علاج نہیں مگر عارضی علاج پذیر ہوتا ہے لیکن اگر عارضی بھی اس گوشت کے زیادہ کٹنے سے کہ جو آنکھ کے

گوشے میں ہو جائے تو یہ بھی لا دوا ہے اور دمعہ کے جیسے جیسے سبب ہیں اسی کے موافق کئی اقسام میں ہم بیان کرتے ہیں پہلی قسم اس دمعہ
کے بیان میں کہ کاری استعمال یعنی بچوڑنے حد کے سبب پیدا ہو جائے جیسا کہ ظفرہ یعنی ناخنہ کے تراشنے میں حد سے بڑھ کر آنکھ
کے کوئے کا گوشت بھی ظفرہ کے ساتھ کٹ گیا ہو اور اس کے سبب سے مرض دمعہ پیدا ہو گیا ہو تو اس کا علاج اس وقت
تک ہو سکتا ہے کہ آنکھ کے گوشے کا گوشت تھوڑا سا کٹ گیا ہو اور بہت سا باقی رہ گیا ہو اور اگر گوشت سب کا سب یا بہت سا کٹ
جائے تو ہرگز دوا کارگر نہیں ہوتی علاج ذرور اصفر اور شیاف زعفران آنکھ میں لگائیں اور ایلوا اور کندر اور شیاف مامیثا
اور ان کے سوا جو چیزیں گوشت پیدا کرتی ہیں اور عضو میں قبض کرتی ہیں اور رطوبت کو خشک کرتی ہیں استعمال کریں ترکیب شیاف زعفران
کی یہ ہے کہ زعفران اور سنبل الطیب ہر ایک دو درہم دار فلفل ایک درہم صبر سقوطری ڈیڑھ دانگ نشاستہ آدھا درہم مازو تین درہم کافور آدھا
دانگ یہ سب سات دوائیں ہیں ان کو کوٹ اور چھان کر گلاب میں گوندھ کے شیاف بنالیں دوسری قسم وہ دمعہ کہ اس کا سبب سر اور
آنکھ کا امتلا ہو یعنی ان میں مادہ بھرا ہو اور قوت ماسکہ اور قوت ہاضمہ اور منضجہ ضعیف ہو علاج تنقیہ دماغ کے لئے مسہل دیں اور اگر
تنقیہ میں دیر آئے تو فصد قیفال یعنی سر رگ کھولیں اور تنقیہ دماغ کے بعد توتیائے ہندی مغسول اور دوسرے کحل کہ جو اس کام کے لائق ہوں آنکھ میں
لگائیں ترکیب اس کحل کی کہ دمعہ امتلائی کو نفع کرتا ہے اور صحت چشم کی حفاظت کرتا ہے توتیائے ہندی اور ہلیلہ کا پوست گھسا ہوا دو دو
کو برابر لیکر ترشی انگور کے پانی میں یا گردسماق کے پانی میں پیس کر خشک کر لیں تیسری قسم وہ دمعہ کہ اس کا سبب آنکھ اور دماغ
کی گرمی ہو اس کی یہ علامت ہے کہ آنکھ کی حرکتیں سبک اور جلد جلد ہوں اور آنسو گرم اور رقیق ہوں لیکن اگر گرمی مادہ کے سبب سے ہو
تو امتلا کے آثار کہ وہ رگوں کی غلظت یعنی گندگی اور سرخی اور بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے ظاہر ہونگے چوتھی قسم وہ دمعہ کہ آنکھ اور دماغ
کے مزاج کی سردی سے ہو جسے اور یہ دو طرح پر ہے ایک یہ کہ مادے کے سبب سے ہو یہ امتلائی کے قبیل سے ہے دوسرے یہ کہ ساذج ہو یعنی
بدون مادے کے اور دمعہ سرد بدون مادے کے اس طرح پر پیدا ہوتا ہے کہ باہر سے سر کو سردی پہنچے اور اس کے سبب سے آنکھ کے پٹھے
کھنچ جائیں اور رطوبت آنکھ میں سمٹیں اور آنسو نکل آئیں جیسا کہ جاڑے کے دنوں میں خاصکر صبح کے وقت دیکھا جاتا ہے و نقل الطبری عن
ابی ماہر انہ قال سیلان الدمع فی الہواء البارد انما ہو بحرارۃ مزاج العینین لان الہواء البارد والغلیظ اذا اصاب العینین الحارتین فیحقن الحرارۃ فیہما
فینبغی ان یکون علاجہ تسکین الحرارۃ وفیہ نظر یعنی اور طبری ابوماہر سے نقل کرتا ہے کہ اس نے کہا ہے کہ سرد ہوا میں آنسو بہنا مزاج چشم
کی گرمی سے ہوا کرتا ہے کیونکہ سرد اور غلیظ ہوا جس وقت گرم آنکھوں میں پہنچتی ہے تو آنسو بن جاتی ہے سو اس وقت میں یہ مناسب ہے
کہ اس کا علاج تسکین حرارت سے کریں اور اس میں اعتراض ہے اور جو دمعہ کہ بہت ہنسنے سے پیدا ہو وہ بھی دمعہ انعصاری کے قبیل
سے ہوتا ہے یعنی کھنچنے اور نچوڑنے کے سبب کیونکہ بہت ہنسی کے وقت سر اور سینے کے منافذ کشادہ ہو جاتے ہیں اور انکے پٹھے کھنچ جاتے ہیں
سو اس ضرورت سے آنکھ کے پٹھے دب جاتے ہیں اور رطوبات کھنچ کر اور نچڑ کر جو زیادہ ہیں آنسو کی راہ سے باہر نکل آتے ہیں علاج
جو دمعہ کہ امتلائی یعنی مادے کے بھرا ہونے کے قبیل سے ہوتا ہے حار ہو یا بارد تنقیہ مادے کا کرنا چاہئے اور جو باقی ہیں ان میں سبب کا
دور کرنا کفایت کرتا ہے ترکیب ایسے سرمے کی جو گرم دمعہ کے لئے نافع ہوتا ہے نشاستہ اور توتیائے مغسول اور مامیثا ہر ایک ایک درہم
مرداسنگ اور سپیدہ ہر ایک آدھا درہم شیاف مامیثا اور ایلوا ہر ایک ڈیڑھ دانگ یہ سب سات دوائیں ان کو کوٹ کر اور حریر میں چھان کر استعمال کریں
ترکیب ایسے سرمے کی کہ جو دمعہ سرد کو جو تری مزاج کے ساتھ ہو فائدہ بخشے مرچ سیاہ ایک درہم نمک سنگ ایک درہم دار فلفل دو درہم کندر یا آدھ درہم
سرمہ سب دواؤں سے چند یہ سب پانچ دوائیں ہوتی ہیں کوٹ کر حریر میں چھان کر استعمال کریں اور جس کا مزاج سرد ہو اس کے لئے اسلیقون راوند
کحل روشنائی مفید ہے ترکیب اس دوا کی جو آنکھ کے [illegible] آنکھ کو مفید ہے زعفران ہلیلہ زرد سوختہ [illegible] کو کوٹ اور [illegible]

لائیں **بارھویں فصل بوالتین کے بیان میں** یہ ایسی بیماری ہوتی ہے کہ ہر گھڑی تھوڑی تھوڑی دیر میں آنسو ٹپکنے لگیں اور
پھر تھم جائیں قال الطبری لاجل ذالک سمی بالبوالتین یعنے طبری نے کہا ہے کہ اسی سبب سے اس کا نام بوالتین ہے اور اسکا سبب یہ
ہوتا ہے کہ اوپر کی پلک تھوڑی سی موٹی اور گندہ ہو جائے اور اُس پلک کے اندر زیادہ کوئی چیز ابھر آئے پھر جسوقت وہ زیادہ چیز ابھری ہوئی
طبقۂ ملتحمہ پر یا نیچے کی پلک پر لگتی ہے اس سبب سے کہ وہ زیادتی اُس سے رگڑتی ہے آنسو نکلتے ہیں اور اس مرض کا حال جیسے جیسے بدن کے تغیرات
ہوتے ہیں اُسی طور کئی طرح پر ہوتا ہے مثلاً جسوقت بدن میں مواد کا امتلا ہو یعنی مواد بھرا ہو اور معدہ غذا اور شراب وغیرہ سے بھرا ہوا اور بہت
جاگنے کا اتفاق پڑا ہو تو اس صورت میں پلک کی غلظت اور گندگی بڑھ جاتی ہے اور اس کی تکلیف زیادہ ہوا کرتی ہے اور جسوقت شکم خالی ہو
اور اعتدال کے ساتھ نیند آتی ہو تو اس صورت میں تکلیف کم اور خفیف ہوگی اور جسوقت پلک میں غلظت بہت خفیف ہو اور اندر بہت
کم ابھرا ہوا معلوم ہو اتنا کہ طبقۂ ملتحمہ اور نیچے کی پلک پر زور سے نہ گھس سکے اس حالت میں آنسو نہیں نکلتے اور یہ مرض سبب کے
اعتبار سے ہر چند کہ پلک کے امراض میں داخل ہے مگر اس کا ذکر دمعہ کے بعد اس مناسبت کے سبب سے جو دمعہ کو بوالتین کے ساتھ آنسو نکلنے میں ہے
مناسب معلوم ہوا **علاج** بدن کا تنقیہ مادے سے کریں اور غذائے غلیظ یعنی گاڑھی اور سنگین اور بخار انگیز سے پرہیز کریں اور غذا کم کریں
اور ہضم کی درستی میں کوشش کریں اور محلل دوائیں جیسے مامیثا اور ببول اور زعفران پلک کے اوپر ضماد کریں اور تکمید یعنے ٹکور اور سینک بھی کریں اور
تنقیے کے بعد ایسی دوائیں جو آنسو نکالتی ہیں اور رطوبات کو تحلیل کرتی ہیں جیسے باسلیقون اور شیاف احمر آنکھ میں لگائیں **تیرھویں
فصل کمنہ کے بیان میں** جاننا چاہئے کہ یہ لفظ تین جگہ مختلف معنوں میں اشتراک لفظی کے ساتھ بولا جاتا ہے ایک یہ کہ پلک
میں ریح غلیظ کے سبب گرانی پیدا ہو اور بیمار جسوقت نیند سے جاگے تو گمان کرے کہ آنکھ میں ریت یا مٹی پڑ گئی ہے اور یہ حالت پلک کے
امراض میں داخل ہے اور اسی جگہ بیان کیا جائیگا دوسرے یہ کہ طبقۂ قرنیہ کے پیچھے پیپ اکٹھی ہو جائے اور اس حالت کا طبقۂ قرنیہ کے
امراض میں بیان ہو چکا ہے اور تیسرے یہ معنے جو اس جگہ مراد ہیں اور طبقۂ ملتحمہ کے امراض میں شمار کرتے ہیں وہ یہ ہیں کہ ایک حالت رمد
خشک کے مشابہ آنکھ میں پیدا ہو جائے اور بخارات سوداویہ کے اُٹھنے سے بینائی ضعیف ہو جائے اور مبصرات یعنی جن چیزوں کو دیکھتا ہے
ایسی نظر آئیں کہ گویا ابر اور دھوئیں کے اندر آ گئی ہیں اور اس مرض کو یہ لازم ہوتا ہے کہ طبقات کے رنگ میں تغیر آ جائے یعنے سرخی اور
کدورت ہو اور آنکھ کی حرکت میں گرانی اور سستی ظاہر ہو اور مریض ایسا جانے کہ گویا اُس کی آنکھیں وضع اصلی سے بڑھ
گئی ہیں۔ اور چیپڑیں زیادہ ہو گئیں اور آنکھ میں خارش ہر وقت رہا کرے اور جس وقت گرم پانی میں دھوئیں تو خارش تھم جائے
اور گرانی کم ہو جائے اور اس بیماری کا سبب یہ ہے کہ بخارات سوداویہ جن میں بُری کیفیت اور حرارت شدت ہو گھر آئیں۔ اور
آنکھ کے طبقوں میں اکٹھے ہو جائیں اور رُک رہیں **علاج** مادہ نکالنے کے واسطے ایارجات اور افتیمون کا جوشاندہ دینا چاہئے
اور غرغرہ کریں اور ذرور کمنہ آنکھ میں ڈالیں اور سیفتی [?] اور اکلیل الملک اور بابونہ اور اُن کے مانند جو چیزیں کہ ملطف ہو یعنے مادے
کو رقیق کرے پانی میں پکا کر آنکھ کی تکمید کریں یعنے سینکیں ترکیب ذرور کمنہ کی دار فلفل اور مامیران ہر ایک دو دانگ الوا
ڈیڑھ دانگ ہلیلۂ زرد اور کف دریا اور رسوت ہر ایک ایک درم یہ سب سات دوائیں ہوتی ہیں ان کو کوٹ کر اور حریر
میں چھان کر استعمال کریں اور کبھی سونف کے پانی میں گوندھ کر گولیاں بنا لیتے ہیں اور احتیاج کے وقت کام میں لاتے ہیں۔
چودھویں فصل قذی کے بیان میں یعنے کوئی چیز جیسے خاک اور تنکا وغیرہ آنکھ میں گرنا اور جانور آنکھ میں گرنے کا بیان
اور یہ فصل دو قسم میں بیان کی جاتی ہے پہلی قسم قذی میں اور اس کے پہچاننے کا یہ طریقہ ہے کہ جس وقت غبار یا اور ہوا پہنچنے
کے بعد آنکھ میں خراش معلوم ہو اور آنسو نکلنے لگیں حالانکہ اس سے پہلے کسی طرح کا آشوب آنکھ میں نہ ہو تو جان سکتے ہیں

کہ کوئی اوپری چیز آنکھ میں گر پڑی ہے علاج آنکھ کو گرم پانی سے دھوئیں اور آنکھ کو ہرگز نہ ملیں اور عورتوں کا دودھ ڈالیں پھر اگر دھول
اور غبار ہے تو اسی تدبیر سے دور ہو جائیگا اور نہیں تو پلک کو اولٹکر آنکھ کے اندر اور دونوں پلکوں کی جڑھ میں غور سے دیکھیں جو کچھ
نظر آئے سلائی کے سرے سے اُس کو اُٹھا لیں یا ایک روئی کا پھاہا آنکھ کے اندر رکھیں اور تھوڑی دیر تک اُس کے اوپر رہنے دیں تاکہ
قذی یعنے جو چیز آنکھ میں پڑ گئی ہے اس روئی میں لگ جائے پھر یکبارگی اُس کو باہر نکالیں اور اگر وہ شئے بہت اوپر ہو اور طبقہ ملتحمہ میں
یا پلک کے اندر نہ گھس گئی ہو تو کتان کے ٹکڑے سے یا جو کپڑا موجود ہو اُس سے بآسانی نکل آتی ہے اور اگر بہت اندر گھس گئی ہو
اور ان تدبیروں سے نہ نکلے تو مناسب ہے کہ نشاستہ کو باریک پیسکر آنکھ میں ڈالیں اور تھوڑی دیر تک ٹھہرائے رکھیں تاکہ قذی
اپنی جگہ سے جدا ہو کر نشاستہ میں لگ جائے پھر روئی سے نکال لیں اور اکثر قذی یعنے شئے آنکھ میں پڑ جانے والی معلوم نہیں ہوا
کرتی مگر جب باریک کپڑا انگلی پر لپیٹ کے اندر پھرائیں تو نکل آتی ہے اور جہاں کہیں کوئی کھرکھری چیز جیسے گیہوں یا جَو کی بالی
کے اوپر کا تنکا یا شیشے کا ریزہ اور ایسی ہی چیزیں گر پڑیں اور چمٹ جائیں تو اُس حالت میں اُن کو اُس آلے سے جو اس کام میں
مخصوص ہے پکڑ کر نکال لیں اور جس حیلے سے نکلنا ممکن ہو نکالنا چاہئے اور اس کے بعد عورتوں کا دودھ یا انڈے
کی سفیدی آنکھ میں ڈالیں تاکہ ضرر سے بچیں ف جاننا چاہئے کہ قذی ساتھ فتحہ قاف اور سکون ذال نقطہ دار کے مصدر
ہے جس کے معنے آنکھ کا گرد و غبار وغیرہ کو باہر پھینکنا ہے اور قذی ساتھ فتحہ قاف اور ذال دونوں کے اُس چیز کو
کہتے ہیں جو آنکھ میں پڑ جائے غبار اور خاشاک وغیرہ کی قسم سے اسی طرح صراح اور حدود الارض میں ہے دوسری قسم
آنکھ میں جانور گرنے کے بیان میں جاننا چاہئے کہ مچھر کی صورت کا ایک جانور ہے بلکہ اس سے بہت چھوٹا کہ باریک دو بازو
رکھتا ہے اور جس وقت آنکھ میں گرتا ہے تو پتلی پر چمٹ جاتا ہے اور طبقہ یعنے آنکھ کے ڈھیلے کو چوستا ہے اس سبب آنکھ کو الم
شدید پہنچتا ہے اور چھالا بہت سی معلوم ہوتی ہے اور آنکھ سرخ ہو جاتی ہے اس کے نکالنے کے دو طریق ہیں ایک یہ کہ طین فارسی یعنی ملتانی
مٹی باریک پیسکر آنکھ میں بھر دیں اور ایک ساعت پلک بند رکھیں تاکہ جانور اُس میں لگ آئے پھر اُس کو کپڑے سے یا روئی سے نکال
لیں دوسرے یہ کہ پہلے آنکھ میں [illegible] سینکیں اور ٹکور کریں تاکہ نرم ہو جائے پھر ایک سلائی سوراخدار جس میں کگر
اور پہلو بنے ہوں اُس کے وسیلے سے آنکھ میں دو رستے پھونکیں تاکہ جانور اس جگہ سے ٹل جائے پھر آنکھ کی سیاہی کے اوپر سلائی
کی کگر سے کھجاویں تاکہ جانور باہر نکل آئے فائدہ طین فارسی ایک قسم کی مٹی ہوتی ہے کہ اُس سے سر دھویا کرتے ہیں اور
فارسی میں گِل سرشوی بھی کہتے ہیں اور یہ تین قسم کی ہوتی ہے سفید اور سبزی مائل اور سرخی مائل مگر اخیر والی سب قسموں سے بہتر ہوتی ہے
پندرہویں فصل ضربہ یعنی چوٹ کے بیان میں جو آنکھ پر لگے اور اس کے سبب سے سرخی یا ورم پیدا ہو جائے
علاج فصد کھولیں اور ہلکے ہلکے [illegible] سے اور آب فواکہ سے طبیعت کو نرم کریں اور اگر احتیاج ہو تو کنپٹی پر پچھنے
لگانا چاہئے اور تنقیے کے بعد تسکین الم یعنی درد ٹھہرانے کے لئے انڈے کی سفیدی [illegible] روغن گل میں ملا کر آنکھ پر لگائیں
اور [illegible] اور درد کو تسکین ہو اور سرخی دور ہو جائے مگر آنکھ میں نیلاپن باقی رہے تو مناسب ہے کہ
دھنیا اور پودینہ اور سنگ فلفل اور ہڑتال ملا کر لیپ کریں تاکہ نیلاپن دور ہو جائے اور سنگ فلفل اُس گول سنگریزے سے مراد ہے کہ
فلفل میں ملا کرتا ہے اور جاننا چاہئے کہ جو تفرق اتصال طبقہ ملتحمہ میں واقع ہو خواہ تلوار سے خواہ پتھر سے یا اُن کے سوا تو اس کی بھی
تدبیر فصد اور اسہال سے ہوتی ہے تاکہ اس میں مادہ نہ جائے اور جہاں کہیں خون نکل آیا ہو تو خون کو اُس کے اوپر سے پاک کریں
اور شیاف صندل [illegible] کافور کے ساتھ اُس پر لگائیں [illegible] اور جس میں خون نہ نکلا ہو تو تنہا [illegible]

پھر دیں اور انڈے کی زردی آنکھ کی پشت پر لگائیں اور تھوڑی تھوڑی مدت میں فصد اور مسہل استعمال کرتے رہیں تاکہ توقف ہو جائے
اور خیال رکھیں کہ جبتک آنکھ کے رطوبات اس سے یعنی مواد سے نہ آلودہ ہوں اسوقت تک آنکھ کے قرحے اور ڈھیلے کے علاج میں رجوع
نہ کریں سولھویں **فصل قروح العین** میں یعنی آنکھ کے زخم میں جاننا چاہیئے کہ قرحے کا پیدا ہونا آنکھ کے سب طبقوں میں ممکن ہے مگر جو قرحہ
کہ طبقۂ ملتحمہ اور طبقۂ قرنیہ اور طبقۂ عنبیہ میں واقع ہوتا ہے نظر آتا ہے اور ہر ایک کے قرحے کی خاص خاص علامتیں ہیں بخلاف اُس قرحے کے جو
اُن کے سوا اور دوسرے طبقات میں پڑے کہ وہ حس میں نہیں آیا کرتا مگر جس وقت کہ پیپ جوش مارے اور اوپر کے طبقوں کو پھاڑکر اور رطوبات
میں گھسکر باہر کی طرف آئے لیکن ابتدا میں اس سے پہلے کہ پیپ جوش مارے اور ظاہر کیطرف آئے کچھ آثار نہیں پائے جاتے مگر اتنا کہ بہت درد
اور بُری طرح کا فساد تکلیف دیتا ہے اور حال یہ کہ طبیب سمجھتا ہے کہ بیمار ہے اور اس سبب سے کہ قرحے کا موجب وہ تیز اخلاط ہوتے ہیں جو
خراش کرنے والے ہیں جو طبقوں میں گھسکر تفرق اتصال پیدا کرتے ہیں اس لئے درد کی شدت اور چبھن اور ضربان یعنی دھمک اور آنسو بہنا
سب طبقوں کے قروح کو لازم ہے اب وہ علامات جو طبقۂ ملتحمہ اور طبقۂ عنبیہ اور طبقۂ قرنیہ کے قروح کے ساتھ مخصوص ہیں بیان کئے جاتے
ہیں سو طبقۂ ملتحمہ کے قرحے کی یہ علامت ہے کہ آنکھ کی سفیدی میں ایک سُرخ نقطہ ظاہر ہو اور اگر سرخی تمام سفیدی میں پھیل گئی ہو تو کوئی خاص
جگہ دوسرے اجزا سے زیادہ سُرخ نظر آئے اور باوجود اس کے کہ دوسرے آثار جو قروح کو لازم ہیں اور بیان ہو چکے ہیں یعنی درد کی شدت اور چبھن اور
دھمک وغیرہ اُسکے گواہ ہونگے اور طبقۂ ملتحمہ میں جو قرحہ یعنی زخم کہ گہرا ہوتا ہے اور اُس کا نام دبیلہ کہلاتا ہے اور طبقۂ عنبیہ کے قرح کی یہ علامت ہے کہ آنکھ
کی سیاہی کے مقابل ایک نقطۂ سُرخ جو سُرخ رگوں سے بنا ہوا ہو نظر آئے پھر اگر مادہ مقدار میں زیادہ اور کیفیت میں بُرا ہوتا ہے تو طبقۂ قرنیہ
کو پھاڑ ڈالتا ہے اور اگر زیادتی اور بُرائی سے خالی ہوتا ہے تو تحلیل ہو جاتا ہے اور پھٹنے کی نوبت نہیں پہنچتی اور طبقۂ قرنیہ کے قرحے کی یہ
علامت ہے کہ آنکھ کی سفیدی میں ایک سفید نقطہ ظاہر ہو اور طبقۂ قرنیہ کا قرحہ جو سفید ہوتا ہے اس کی یہ وجہ ہے کہ طبقۂ عنبیہ جو اسکے نیچے ہے وہ
بینائی کو اُس کے دیکھنے سے مانع آتا ہے اور طبقۂ قرنیہ کا رنگ اُس کے رنگ پر نظر آتا ہے اور اس طبقے کے زخموں کی سات قسمیں ہیں اور ان
سات میں سے چار ایسی ہوتی ہیں کہ طبقۂ قرنیہ کے سطح ظاہری پر پیدا ہوں اور تین اسکے باطن میں ہوتی ہیں یعنی اس کے گہراؤ میں لہذا اُن
قرحوں کو ہم دو قسم میں بیان کرتے ہیں پہلی قسم طبقۂ قرنیہ کا وہ قرحہ کہ سطح ظاہری کے اوپر پیدا ہو سو جو زخم کہ سطح ظاہری پر ہوں
ان کو قرحہ بولنا جالینوس اور اُس کے تابعین کی رائے کے موافق ہے اور تہبین تو بعضے متقدمین نے جیسے کثافیوس سو وہ سطح طبقۂ قرنیہ کے
زخم پر لفظ خشونت اور جرب کا بولتا ہے نہ قرحے کا اور حنین بن اسحاق کہتا ہے کہ ان دونوں کے معنے میں اختلاف نہیں ہے بلکہ نام میں اختلاف ہے
کیونکہ خشونت اور جرب انحلال کی جنس میں سے ہے اور انحلال سے مراد وہ تفرق اتصال ہے کہ جو اعضاے متشابہ میں واقع ہو اور اسکے معنے
وہ چیز کہ جلد کو شق کرے تو انحلال ایک فرد ہے تفرق اتصال کا تو جس کسی نے اس پر قرحے کا اطلاق جائز رکھا خاصکر جبکہ وہ آنکھ میں پیدا ہو
اُس کو خطاوار نہیں کہہ سکتے ہیں اور جاننا چاہیئے کہ یہ قسم چار صنف پر شامل ہے پہلی یہ کہ سیاہی کے ظاہر پر ایک نقطہ وسیع دھوئیں کی مانند
پیدا ہو جائے اور اُس کو عربی میں قتام کہتے ہیں اور یونانی میں اخیلوس کہتے ہیں اور قتام کے معنے غبار کے ہیں اور اخیلوس کے معنے تاریکی
اور اندھیری کے ہیں دوسری یہ کہ پہلی صنف کی نسبت زیادہ گہرا اور بہت سفید ہو مگر وسعت یعنی پھیلاؤ میں بہت کم ہو یعنی بہت جگہ
نہ روکے اور اس کو عربی میں سحاب اور غمام اور یونانی میں نفالیون کہتے ہیں اور ان دونوں کا ترجمہ ابر ہوتا ہے تیسری یہ کہ سیاہی کے کنارے
پر ظاہر ہو اور طبقۂ ملتحمہ میں سے بھی کچھ تھوڑا سا دبا لے اور اُس کو عربی میں اکلیلی اور یونانی میں ارغیمون کہتے ہیں یعنی زردرنگ والا کیونکہ یہ قرحہ
بہت سا تو سیاہی پر ہوتا ہے اور تھوڑا سا سفیدی پر اور جو سیاہی پر ہے سفید نظر آتا ہے اس لئے کہ طبقۂ عنبیہ کے دکھائی دینے سے
مانع ہوتا ہے اور جو سفیدی پر ہے وہ سُرخ ہوتا ہے اور جاننا چاہیئے کہ آنکھ کی سیاہی کے طوق یعنی گرد کو عربی میں اکلیل السواد کہتے ہیں اور

یونانی میں ارغاسون چوتھی یہ کہ آنکھ کی سیاہی پر مثل بال اور صوف سفید کے ظاہر ہو گویا کہ ایک صوف کا چھوٹا سا ٹکڑا ہے اور اُس کو عربی میں صوفی کہتے ہیں اور اخراقی بھی بولتے ہیں اور یونانی میں ابیقوما اور ہیفیقادما کہتے ہیں اور ابیقوما کا ترجمہ شعیبہ ہے اور ترجمہ ہیفیقادما کا اخراقی ہے دوسری قسم وہ قرحہ کہ طبقۂ قرنیہ کے باطن میں واقع ہو یہ تین طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ گہرا اور صاف رنگ اور چھوٹائی میں گاورس یعنے باجرے کے مشابہ ہو اور کھرنڈ اس پر بہت کم آئے اور اُس کو یونانی میں لوقوبون کہتے ہیں اور اُس کا ترجمہ عربی میں جُب ہے ضمہ جیم کے ساتھ گہرے گڑھے کے معنوں میں دوسرے یہ کہ لوقوبون کی نسبت زیادہ فراخ ہو اور گہرائی میں کم ہو اور اس کو حافرہ کہتے ہیں اور یونانی میں لوٹوما یعنے گہرا کہتے ہیں اور ذخیرے میں لکھتا ہے کہ اُس کو فاغموصا کہتے ہیں یعنی الم پہنچانے والا اور دردناک تیسرے یہ کہ اس میں سے بہت میل اور چیپڑ آئے اور کھرنڈ بہت لائے اور اگر بہت مدت گذر جائے تو آنکھ کے رطوبات اُس سے چھن کر نکل آئیں اور بعضوں کے نزدیک یہی دبیلہ ہے اور یہ قرحہ کبھی انہیں ناموں سے نام لیا جاتا ہے جو پہلی قسم کی چوتھی صنف میں مذکور ہوئے ہیں یعنی اخراقی اور ابیقوما اور ہیفیقادما اور ایک قسم کا قرحہ ہے جو ان اقسام سے خارج ہے اور شاذ و نادر ہوتا ہے اور اس کو ذات العروق کہتے ہیں یعنی رگوں والا اور اس کی یہ پہچان ہے کہ اس میں رگیں بہت ہوتی ہیں اور آنکھ کی جس جگہ میں یہ ظاہر ہوتی ہیں یعنی شاخ در شاخ اور رگیں بنی ہوئی ظاہر ہوں جیسے جال اور یہ قرحہ بہت سے طبقوں کو داب لیتا ہے اور دبیلہ ہو جاتا ہے اور اس سے آنکھ اچھی نہیں ہوا کرتی اور اس کا سبب اطباء ترکیب ہے فائدہ ان قروح میں سے بہت سالم یعنی صحت پذیر وہ قرحہ ہے کہ طبقۂ ملتحمہ میں ہو اور اس میں درد اور قلق اور آنسو بہت کم ہوں اور بیمار آنکھ بند کر سکے اور جو ایسا نہ ہو تو وہ بہت بُرا ہوتا ہے خصوصاً اگر سیاہی میں پتلی کے مقابل ہو علاج جس وقت یہ علامتیں کہ جن کا ذکر آیا ہے ان کا اثر ظاہر ہو تو جلد فصد کھولیں اور قوت کے اندازے پر خون نکالیں اور بہتر یہ ہے کہ اُس سے بھی نزدیک کی رگ قیفال یعنی سر رگ سے تھوڑا تھوڑا خون نکالتے رہیں اور ہلیلہ اور تمر ہندی اور املتاس کے جوشاندے سے اور ایسی ہی چیزوں سے طبیعت کو نرم کریں اور اگر ہلیلہ کے جوشاندے کو تھوڑے ایارج کے ساتھ قوت دیدیں تو بہتر ہے اور مسہل بھی کئی دفعہ میں کرنا چاہیے اور جہاں کہیں کہ قرحہ اُس گوشے کی طرف کہ جو ناک کی طرف واقع ہے بہت نزدیک ہو تو سونے کے وقت ایسی طرح پر سوئے کہ وہ طرف اونچی رہے تاکہ پیپ آنکھ کے کوئے میں جمع نہ ہو اور اس کو نہ بگاڑے اگر اُس گوشے میں جو کان کی طرف ہے بہت نزدیک ہو تو ایسی طرح پر سوئیں کہ یہ گوشہ تکیے کے اوپر ہو تاکہ پیپ چھلک کر نکلتی رہے اور آواز بلند اور قے اور چھینک اور سر ڈھلکا نیچے رکھنا اور غذائیں غلیظ یعنی گاڑھی اور سنگین کھانی ضرر رکھتی ہیں اُن سے پرہیز کرتے رہیں اور اگر قرحہ قوی اور مادہ گرم اور جلانے والا اور درد کے ساتھ ہو تو شیاف ابیض انڈے کی سفیدی میں یا عورتوں کے دودھ میں گھس کر آنکھ میں لگاتے رہیں اور اکیلا دودھ آنکھ میں ڈالنا بھی مفید ہے اور اگر قرحہ جلد نہ پکے تو دہوئی میتھی کا لعاب اور السی کا لعاب یا اکلیل الملک کا پانی آنکھ میں ڈالیں تاکہ پک کر پیپ ہو جائے اور اُس کے بعد پیپ ظاہر ہو تو قرحے پاک کرنے اور صفائی کے لئے شیاف ابار اور ذرور انزروت استعمال کریں اور اگر پیپ غلیظ ہو اور اس سبب سے نکل نہیں سکتی تو مناسب ہے کہ میتھی کا لعاب اور شہد استعمال کریں تاکہ پیپ رقیق اور سبک ہو جائے اور آسانی سے نکل سکے اور جب قرحہ پاک ہو جائے تو شیاف کندر اور اُسکے مانند جو چیزیں کہ قرحے کو بھر لائیں اور گوشت پیدا کریں استعمال کرنا چاہیے اور جبکہ قرحہ بھر جائے تو شیاف احمر لین لگانا چاہیے اور اُسکے بعد شیاف کحل اغبر لگانا چاہیے اور اگر احتیاج پڑے تو سب شیافوں اور سرموں کے بعد شیاف اخضر لگانا بہت مفید ہے اور اگر بھر آنے ہونے کے بعد قرحے کا نشان رہ جائے تو جو چیزیں آثار قروح اور جدری مٹانے کے واسطے مخصوص ہیں اُنکو عمل میں لائیں اور اگر قرحہ بڑھ کر سوراخ ہو جائے تو ان دواؤں سے علاج کریں جو قابض اور قوت دینے والی ہوں اور کھرا پن زیادہ نہ پیدا کریں ترکیب ذرور انزروت کی یہ ہے کہ نشاستہ چھ درم انزروت مربی یعنی گدھی کے دودھ میں پرورش کیا ہوا اور سفیدۂ قلعی ہر ایک دو درم ان تینوں کو باریک کر کے حریر میں چھان کر استعمال کریں

سترھویں فصل بیاض کے بیان میں یعنی وہ سفیدی کہ آنکھ کی سیاہی کے اوپر پیدا ہو یہ دو طرح پر ہوتی ہے ایک وہ ہے کہ طبقۂ قرنیہ کے ظاہر پر واقع ہوا اور باریک ہو اور اس قسم کو ابر اور غمام کہتے ہیں اور سحاب بھی بولتے ہیں دوسرے یہ کہ طبقۂ قرنیہ کے گہراؤ میں پیدا ہوا اور اس قسم کی بیاض کا سوا اسے بیاض کے اور کوئی نام نہیں اور جاننا چاہیئے کہ اس مرض کے تین سبب ہیں ایک وہ ہے کہ پہلے قرحہ پڑے اور اس سبب کہ مدت دراز تک آنکھ بند رہے اور مادہ ردی اور فضول اُسکے اوپر گرتے رہیں اور ضعف کی جہت سے تحلیل نہ ہوں اگرچہ قرحہ اچھا ہو جائے مگر سفیدی باقی رہے اور اس قسم کی بیاض علاج سے تمام و کمال زائل نہیں ہوا کرتے اور نشان قرحہ کے مانند پر سفیدی رہجاتی ہے لان القرنیۃ اذا انفرقت فی اتصالہا لم تندمل اندمالا حقیقیا بل یبقی اثر الالتحام فی الجلد و لا یصح فی ازالۃ ذلک الاثر یعنی کیونکہ جسوقت طبقۂ قرنیہ میں تفرق اتصال واقع ہوتا ہے۔ تو حقیقت میں نہیں ملتا اور بھر جاتا ہے جیسا کہ ملنا اور بھر جانا چاہیئے بلکہ ملنے کا نشان اس میں باقی رہتا ہے جیسا کہ جلد میں رہجایا کرتا ہے اور اس نشان کے جانے کی امید نہیں دوسرے یہ کہ رمد کے سبب سے بیاض ہو جائے اور یہ اس طرح پر ہوا کرتا ہے کہ علاج میں خطا واقع ہوا اور مادے کے غلیظ ہونے اور تحلیل نہ ہونے سے طبقات چشم میں الم پہنچے اور آنکھ بہت بند رہے پس اس سبب سے بہت سے فضول مادے اُس میں آجائیں اور بیاض کی نوبت پہنچے تیسرے یہ کہ شقیقہ اور بہت درد ناک صداع کے بعد بیاض پیدا ہو جائے اس سبب سے کہ آنکھ بوجہ شدت درد سر کے بند رہے اور اُس میں فضول آجائیں کیونکہ جو صداع بہت الم پہنچاتا ہے اُس میں آنکھ کا بند رکھنا خوش معلوم ہوتا ہے اور جسوقت کہ ایسا امر ہوتا ہے تو بسبب اُس کے کہ جو فضول حرکت انطباقی اور انفتاحی چشم سے تحلیل ہوا کرتے ہیں وہ تحلیل ہونے سے رہجاتے ہیں اور اکٹھے ہو جاتے ہیں علاج اگر سبب باقی ہو تو پہلے اُن چیزوں سے کہ اُس کے حال کے مناسب ہوں اُس کے دور کرنے میں کوشش کریں اور نہیں تو یہ مرض فی حد ذاتہ نہ فصد کی احتیاج رکھتا ہے نہ مسہل کی مگر جہاں کہیں یہ خوف ہو کہ تیز دوائیں جو تراشنے والی ہیں اُن کے استعمال سے گرمی پیدا ہو اور مادے کو جذب کرے ایسے حال میں سبیل پیش بندی فصد کرنا اور مسہل دینا بہتر ہوا کرتا ہے اور سبب دور ہونے کے بعد اگر بیاض خفیف ہے تو شقائق النعمان یعنی لالہ کا پانی تنہا اور قنطوریون کا نچوڑا ہوا پانی شہد کے ساتھ لگانا اُس کو تراش ڈالتا ہے اور اکثر بیاض رقیق زبان لگانے سے بھی دفع ہو جاتی ہے اور یہ اسطرح پر ہوتا ہے کہ شکر اور نمک زبان پر رکھیں جب زبان کھرکھری ہو جائے تو آنکھ کو زبان پر ملیں اور ہر روز اسیطرح عمل میں لائیں اور مناسب ہے کہ شخص پرہیز ہمیشہ کرے اور بیاض اگر غلیظ یعنی سنگین ہو تو قوی دوائیں استعمال کریں جیسا کہ جلا ہوا تانبا اور بورہ یعنی کھار اور نوشادر اور نمک اندرانی اور کف دریا اور رودہ مسک اور حزم صغیر اور کبیر اور حزم مسہل اور ذرور کے استعمال سے پہلے فضلاؤں کو لطیف اور نرم کرنے کے لئے حمام میں جائیں اور گرم پانی کے بخار کو انکھ پر لیں یعنی سر جھکائیں اور آنکھ کھولے رکھیں یہاں تک کہ مُنہ سُرخ ہو جائے اور پسینہ آجائے اُس کے بعد دوا استعمال کریں تا کہ بہت فائدہ کرے مگر جہاں کہیں یہ خوف ہو کہ مواد کھینچ آئیگا تو تنقیہ سے پہلے ہرگز علاج پر ہاتھ نہ ڈالیں ذرور ممسک یعنی جس خشک دوا میں مشک پڑتا ہے اور اُسکو فارسی میں قند مشکین بھی کہتے ہیں اُسکی یہ ترکیب ہے کہ سرطان دریائی یعنی کیکڑا اور دست برنجن اہل ہند یعنے کانچ کی چوڑی اور کف دریا اور سرگین سوسمار اور سنگدان چنبدہ یہ ایک صحرائی جانور ہے کہ اُس کو عربی میں حباری کہتے ہیں اور توتیاے بحری اور پوست بیضۂ شتر مرغ اور سفیدۂ ارزیز اور توبال مس اور آبگینۂ شامی اور مروارید ناسفتہ اور عقیق سوختہ اور سنگ سبز کہ جسکے اوپر چُھری تیز کرتے ہیں اور دار فلفل اور سقال رنگین اور اقلیمیای زرد اور توتیاے ہندی اور بیخ مرجان اور طین قیمولیا اور مس سوختہ اور توتیا کرمانی اور توتیاے محمودی ہر ایک دو درم اور ایک نسخے میں ایک درم لکھا ہے اور نمک اور بورۂ ارمنی ہر ایک چار دانگ ۔ مرقشیشا اور سیرزق یعنی پس افگندۂ شپرہ یعنے چمگادڑ ہر ایک آدھا درم کف آبگینہ دو درم اور مشک دو دانگ ان سبکو غبار کے مانند پیسکر کام میں لائیں اور یہ دوائیں گنتی میں اٹھائیس ہوتی ہیں دوسرا النسخہ سرگین سوسمار تین درم قند اور بورۂ ارمنی پانچ درم مروارید تین درم زنگار ایک درم بسد تین درم نطرون دو درم اشنہ آدھا درم پوست بیضۂ شتر مرغ سوختہ تین درم توتیاے ہندی ڈھائی درم مشک

دو حصے کے برابر یہ دوائیں گنتی میں دس ہوتی ہیں اُن کو مثل غبار کے پیسکر کام میں لائیں اور مجرب دواؤں میں سے یہ ہے کہ چمگادڑ کی پیخال شہد
میں ملا کر آنکھ میں لگائیں اور پوست بیضہ مرغ مسکلس کو جلا کر سفید کر لیں اور نبات دونوں کو برابر پیسکر ذرور بنا لیں یہ مجرب ہے ترکیب
حزم صغیر کی یہ ہے کہ پوست بیضہ مرغ جتنا چاہیں اُس کو لیکر میٹھے پانی میں بھگو دیں اور اس برتن کو دھوپ میں رکھدیں یہاں تک
کہ اُس پانی میں بدبو آنے لگے پھر اُس کو آہستہ آہستہ دھو کر پانی نکال ڈالیں اور تازہ پانی ڈالیں اور دھوپ میں رکھیں جبکہ پھر بدبو
آنے لگے پھر اُس کو دھو کر نکال ڈالیں پھر دوسرا پانی ملائیں اسیطرح کرتے رہیں جبتک کہ پانی میں بدبو نہ آئے پھر اُن قشور کو نکالکر سکھالیں
اور باریک پیسکر اور شکر میں ملا کر استعمال کریں ترکیب حزم کبیر کی یہ ہے کہ پوست بیضہ مدبّر جس طرح پر کہ اُس کا ذکر ابھی آچکا ہے اور پرانے
بانس کی گرہ اور صدف سوختہ اور مروارید ناسفتہ اور شبج اور کف دریا اور ہیج اور سرگین سوسمار اور اقلیمیائے نقرہ اقلیمیائے زر اور شادنہ اور
خاکستر بازوئے کرگس اور بسد ہر ایک ایک جزو سنگ سبز جس پر چھری تیز کرتے ہیں جزو کی ایک چوتھائی اور پیپل فگندہ شپرہ یعنے چمگادڑ کی
پیخال آدھی جزو یہ سب پندرہ دوائیں ہوتی ہیں ان کو کوٹکر اور حریر میں چھانکر استعمال کریں ترکیب حزم معسل کی یہ ہے کہ سرگین سوسمار اور
پوست بیضہ شتر مرغ اور صدف سوختہ اور شبج اور بسد اور سرگین خطاف اور بورہ ارمنی یہ سب سات دوائیں ہوتی ہیں انکو برابر لیکر کرگس اور کلنگ
کے پتے میں بھگو کر خشک کریں اور باریک پیسکر اٹھا رکھیں اور ضرورت کے وقت رقیق شہد میں ملا کر استعمال کریں اور ان دواؤں کو بیاض غلیظ اور
قوی الجثہ میں استعمال کریں **اٹھارھویں فصل مورسرج کے بیان میں** جاننا چاہئے کہ جب طبقہ قرنیہ قرحہ یا بثرہ یا زخم کے سبب سے پھٹ جائے
اور طبقہ عنبیہ اُسکے بیچ سے باہر نکل آئے اور اونچا ہو جائے تو اُس اونچے ہو جانے کا نام عام مورسرج ہوتا ہے یعنی اور سرہ ہندی میں اسکا ترجمہ
چیونٹی کا سر مگر اہل صنعت کے نزدیک اس اونچاؤ کا نام جیسی اُسکی مقدار ہو ویسا ہی مختلف ہوا کرتا ہے مثلاً اگر طبقہ عنبیہ چیونٹی کے سر کے برابر
اوبھر آئے تو اس اوبھر آنے کو راس النملی یعنی چیونٹی کا سر کہتے ہیں اور اگر اس مقدار سے کچھ زیادہ ابھر آئے جیسے مکھی کا سر تو اُس کو
راس الذبابی بولتے ہیں اور یہ اونچاؤ بڑائی میں انگور کے مشابہ ہو تو اُس کو عنبی کہتے ہیں اور اگر اس مقدار سے زیادہ ہو یہاں تک کہ
پلک تک پہنچ جائے اور آنکھ کے بند ہونے کو مانع ہو تو اُس کو تفاحی کہا جاتا ہے اس سبب سے کہ وہ بڑائی میں سیب کے
مشابہ ہوتا ہے اور جس وقت تفاحی پرانا ہو جائے اور اس کے اوپر طبقہ قرنیہ کے پھٹے ہوئے اجزا باہم ملجائیں تو مسماری بولا جاتا
ہے کیونکہ فلس مسمار یعنی سر میخ کے مشابہ ہے کہ جس کو سوہن سے برابر کیا ہو اور مسماری کو بعضے کحال ثولولی اور بعضے فلکی کہتے ہیں اس
سبب سے کہ وہ فلک مغزل سے مشابہ ہے اور مغزل لوہے کا آلہ ہوتا ہے کہ چرخے میں لگاتے ہیں اور اُس سے سوت کاتتے ہیں
ہندی میں اُس کو تکلہ بولتے ہیں اور فلک ایک گول چمڑا ہے کہ تکلے میں ڈالتے ہیں تاکہ وہ چرخے کی لکڑی اور سوت کے
درمیان حائل رہے اور اُس کو ہندی میں پھرکی کہتے ہیں اور جاننا چاہئے کہ راس النملی نثور طبقہ قرنیہ کے مشابہ ہوا کرتا
ہے اور اُن میں فرق یہ ہے کہ مورسرج طبقہ عنبیہ کے ہمرنگ ہوتا ہے اور اوس کے گرد ایک سفید چیز طوق کی صورت
نظر آتی ہے کیونکہ جس وقت طبقہ قرنیہ پھٹ جاتا ہے اور طبقہ عنبیہ باہر نکل آتا ہے تو طبقہ قرنیہ کے اجزا طبقہ عنبیہ کے گرداگرد
اپنے سفید رنگ پر نظر آتے ہیں اور یہ بھی مورسرج کا نشان ہے کہ سیاہی چھوٹی اور ٹیڑھی ہو جاتی ہے اور اُس کو لائی پر جیسا
کہ اوبھر آنے سے پہلے تھی باقی نہیں رہا کرتی اور بثور ان سب علامتوں سے خالی ہوتے ہیں اور جاننا چاہئے کہ کبھی
طبقہ قرنیہ کے چاروں قشور یعنے تہوں میں سے بیچ کے بعضے قشور پھٹ جاتے ہیں اور جو قشور کہ اس کے نیچے ہوتے
ہیں اور پتلے قشر سے زیادہ ابھر آتے ہیں اور اس سبب سے کہ طبقہ عنبیہ کے ادراک سے مانع آتے ہیں ان
قشور کا رنگ جو سفید ہے اپنی سفیدی پر نظر آتا ہے اور اسی سبب سے بثور یعنی پھنسیوں کے ساتھ مشابہ ہو جاتے ہیں اور

ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ خاص طبقۂ قرنیہ کے نتوء یعنی ابھار میں آنکھ کی سفیدی میں سرخی اور دھمک نہیں ہوا کرتی اور نتوء
مذکور طبقۂ قرنیہ کی صلابت یعنی سختی کے سبب سلائی کے نیچے نہیں دبتا اور نیچا نہیں ہوتا اور بثور اسکے برخلاف ہوا کرتے ہیں
کیونکہ اُن میں آنکھ کی سفیدی میں سرخی اور دھمک لازم ہے **علاج** مورسرج میں اس سے پہلے کہ طبقۂ قرنیہ کے پھٹے ہوئے
کنارے موٹے ہو جائیں اور علاج پذیر نہ ہوں بہت جلدی کریں اور نتوء یعنی ابھار کے ہٹا دینے میں کوشش کریں اور جو چیز کہ
قابض ہو اور اُس میں کھرکھراپن نہ ہو آنکھ میں لگائیں تاکہ آنکھ کے اجزا کو قبض اور تکثیف کرنے اور اکٹھے اور سخت کرنے کے سبب
زیادہ نہ پھیلنے دے اور طبقۂ عنبیہ کو نہ نکلنے دیں جیسے شادنج مغسول اور اقلیمیائے نقرہ اور شبح سوختہ اور صدف سوختہ سوا
اُن کے جو چیزیں ایسی ہوں اور اس بات میں سب سے زیادہ فائدہ مند کحل اکسیرین ہے اور اکسیرین کے معنے شافی کے ہیں
اور کہتے ہیں کہ اس کے معنے نافع ہیں ترکیب کحل اکسیرین کی یہ ہے کہ سرمہ اور شادنج وزن میں برابر دونوں کو لیکر باریک پیس لیں
اور نتوء کے ہٹانے کا یہ طریق ہے کہ ایک گدی موٹی آنکھ کے اوپر رکھکر باندھ دیں مگر گدی گول آنکھ کے حلقے کے برابر بنائیں
اور اگر ضرورت ہو تو اسرب یعنی سیسے کا ٹکڑا جو وزن میں پانچ درم یا دس درم ہو گدی کے اوپر رکھکر باندھ دیں اور اگر اُس کے
عوض ایک تھیلی باریک سرمے سے بھر کر رکھدیں تو بہتر ہے کیونکہ ملائم ہے اور سرمے میں آنکھ کو قوت دینے کی ایک معین
خاصیت بھی ہے اور جس وقت کہ شگاف کے کنارے موٹے اور سخت ہو جائیں تو اُس کا اچھا ہونا ممکن نہیں اور فلاح کی امید نہیں لیکن
جبکہ نتوء بہت بھاری اور نتوء یعنی بڑا ہو جائیں تو افزونی یعنی زیادتی کو کاٹ ڈالتے ہیں تاکہ آنکھ بُری نہ معلوم ہو مگر یہ کام خوف سے خالی نہیں ہے

انیسویں فصل حول کے بیان میں یہ ایسا مرض ہے کہ آدمی ہر ایک چیز کو دونوں آنکھوں سے دیکھ کر گمان کرے کہ دو چیزیں ہیں
اور یہ بیماری رطوبت جلیدیہ کے ساتھ مخصوص ہے چنانچہ اس جگہ ہم بیان کر آئے ہیں کہ جس وقت دونوں آنکھوں
کی رطوبت جلیدیہ میں مخالفت تام واقع ہو تو ہر ایک چیز دو نظر آتی ہے اور مخالفت تام وہ ہوتی ہے کہ ایک آنکھ کی
رطوبت جلیدیہ نیچے کی طرف جھک جائے اور دوسری کی اونچی ہو جائے یا ایک اونچی یا نیچی ہو جائے اور دوسری
اپنی حالت پر رہے لیکن اگر رطوبت جلیدیہ دائیں یا بائیں اپنی جگہ سے ٹلجائے تو یہ حالت حول نہیں پیدا کرتی کیونکہ
دونوں آنکھ کے عصبۂ مجوفہ کو مجمع النور سے خلاف نہیں پڑتا اور ہم اس مقدمے کو ایسی طرح سے واضح بیان کرتے ہیں کہ
حول پیدا کرنے کی علت پوری پوری سمجھ میں آجائے جاننا چاہیے کہ دماغ کی اگلی طرف سے دو پٹھے نکلے ہیں اور
دماغ کے آگے سے دو فزونی یعنی زیادہ چیز باہر نکلی ہیں جیسے پستان کے سر اسی واسطے ان دو فزونی یعنی زائدوں کو
عربی میں حلمتی الثدی کہتے ہیں اور سونگھنے کا حس انہیں دو زائدوں سے ہوتا ہے اور ہر ایک کے پاس سے ایک
پٹھا نکلا ہے کہ اُن کا اندر خالی ہے اسی وجہ سے اس پٹھے کو مجوف کہتے ہیں اور اس پٹھے کا جوف اس قدر ہوتا ہے کہ
باریک سوئی اس میں جا سکے اور یہ پٹھا کہ دائیں طرف سے نکلا ہے بائیں طرف نیچے آیا ہے اور بایاں پٹھا داہنی طرف
اور دونوں ایک دوسرے کی طرف پہنچکر آپس میں مل گئے ہیں چنانچہ دونوں کا جوف ایک دوسرے کے اندر ہی کھل رہا ہے اور
ایک ہوگیا ہے اور اس میں فراخی آگئی ہے یعنی اونچا و چوڑا ہوگیا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جب دو تجویف ایک ہو جاتی ہے تو
ایک تجویف بہت فراخ ظاہر ہوتی ہے اور اسی تجویف کو جو دونوں پٹھوں کے ملنے کی جگہ ہے اُسے مجمع النور کہتے ہیں۔
اور وہ دونوں پٹھے پھر اُس جگہ سے جھک کے ایک دوسرے سے جدا ہو کر دو شاخ ہو گئے ہیں اس طور پر کہ جو دائیں
طرف سے آیا تھا۔ داہنی ہی طرف ہٹ گیا ہے اور دائیں آنکھ میں اُتر آیا ہے اور جو بائیں طرف سے آیا تھا وہ

بائیں طرف پلٹ کر بائیں آنکھ میں آیا ہے اور دونو کے کنارے اس جگہ میں زیادہ فراخ یعنی کشادہ ہوگئے ہیں اور رطوبت جلیدیہ
یں کہ قوّت باصرہ کی جگہ ہے آئے ہیں جوکہ داہنے پٹھے کا داہنی طرف اور بائیں کا بائیں طرف پلٹ جانا بیان کیا ہے - یہ
جالینوس کا قول ہے اور یہی درست ہے - اور جو بعض طبیبوں نے کہا ہے کہ داہنا پٹھا بائیں آنکھ میں اور بایاں پٹھا
داہنی آنکھ میں آیا ہے تو جمہور اطبا کے نزدیک اُس کا اعتماد نہیں اور جاننا چاہیئے کہ مجمع النور کے سبب منافع میں سے
ایک یہ ہے کہ دونوں آنکھ کے واسطے ایک جگہ ہونا چاہیئے کہ جس چیز کو دیکھیں وہ اُسی جگہ پہنچ جائے تاکہ ایک صورت
دو نہ نظر آئے سو یہ جگہ کہ چیز اس جگہ دونوں آنکھ سے پہنچتی ہے مجمع النور ہے کیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ جس وقت ایک آنکھ
کی پُتلی اوپر آتی ہے اور دوسری نیچے جاتی ہے یا ایک اوپر یا نیچے ہوا اور دوسری اپنے حال پر رہے تو ایک چیز دو نظر آتی ہے
اور یہ اس سبب سے ہوا کرتا ہے کہ جو دونوں پٹھے مجمع النور میں گذرتے ہیں وہ ایک دوسرے کی سیدھ پر نہ گذریں اور اس جہت سے
تجویف کی شکل میں یعنی مجمع النور میں اُن پٹھوں کے جُھک جانے سے کہ وہ آپس میں ملتے ہیں فتور پڑ جائے اور ایسی صورت
ہو جائے کہ گویا ایک چیز مجمع النور میں دو جگہ سے پہنچتی ہے یعنی ایک پٹھا اونچی جگہ سے چیز کو لاتا ہے - اور دوسرا پٹھا نیچی
جگہ سے اسی سبب سے ایک چیز دو نظر آتی ہے یہی سبب حول یعنی بھینگے ہونے کا ہے اب ہم مطلب کی طرف رجوع
کرتے ہیں سو جاننا چاہیئے کہ حول یعنی بھینگا پن دو قسم کا ہوتا ہے ایک یہ کہ پیدائشی ہوا اور اُس کا علاج نہیں دوسرے یہ کہ بعد
کو پیدا ہو جائے اور جو حول کہ نیا پیدا ہو جاتا ہے وہ اس اعتبار سے کہ اکثر لڑکوں میں پیدا ہوتا ہے اور کبھی بڑوں میں بھی ہو جاتا ہے
دو قسم پر ہے پہلی قسم وہ ہے کہ بچّوں میں پیدا ہوا اور اُس کے تین سبب ہیں ایک یہ کہ صرع یعنی مرگی واقع ہو اُس کے سبب سے دماغ
کی غشا یعنی جھلی کھنچکر سکڑ جائے اور آنکھ کے طبقات اور عصبۂ مجوفہ بھی کھنچ جائے اور ایک آنکھ اوپر کی طرف یا نیچے کی طرف
مائل ہو جائے اور ہر چند کہ صرع زائل بھی ہو جائے مگر یہ ہیئات آنکھ میں باقی رہے دوسرے یہ کہ دایہ لٹانے میں اور دودھ
پلانے میں نامناسب تدبیر عمل میں لائے مثلاً ہمیشہ ایک جانب اور ایک پہلو پر لٹائے اور اسی طور پر دودھ پلائے - اور یہ
اس سبب سے کہ لڑکا دایہ کی طرف ایک جانب سے بہت عرصہ تک دیکھتا ہے وہی ہیأت اُس کی آنکھ میں ٹھہر کر جم جائے
تیسرے یہ کہ کوئی آواز بلند یا اُس کے مانند کھٹکا کہ ایک بارگی بچّے کو ہلا دے اتفاق ہوا اور بچّہ اس سبب سے اُس طرف آنکھ گھما کے
دیکھنے لگے اور بہت دیر تک دیکھنے سے آنکھ اُسی طرف پھر جائے جبتک اس طرف دیکھتا رہے راحت پائے اور جب اس
طرف کے برخلاف دیکھنا چاہے تو دشوار معلوم ہو کیونکہ پٹھے اور جھلیوں کے کھنچنے سے الم پہنچتا ہے - اس ضرورت
سے اُسی شکل پر رہ جائے علاج جو تدبیر کہ آنکھ کی اصلاح کرے کام میں لائیں اور علاج میں جلدی نہ کریں کیونکہ اطفال
کے اعضا نرمی کے سبب علاج جلد قبول کرتے ہیں اور وہ تدبیر یہ ہے کہ اس بات میں کوشش کریں کہ جسطرف آنکھ پھر گئی ہے
بچّہ اُس طرف کے خلاف دیکھے مثلاً جس طرف آنکھ کو پھیرنا چاہیئے ایک چیز سُرخ رنگ کی اُس طرف باندھ دیں تاکہ بچّہ اُس کی طرف بغور
دیکھے کیونکہ سُرخ چیز بچّوں کو خوش آتی ہے سو اگر چھوٹے کوئے کی طرف جو کان کی طرف ہے آنکھ پھر گئی ہو تو اس صورت میں ناک کے
اوپر بڑے کوئے کے نزدیک سُرخ کپڑا لگا دیں تاکہ بچّہ ہمیشہ بڑی خواہش سے اُس طرف دیکھنے کی عادت پکڑے اور اسی
قیاس پر جس طرف پُتلی مائل اور دبی ہو اُس کی دوسری طرف کوئی دوسری سُرخ چیز لٹکانی چاہیئے اور دوسرا طریق یہ ہے کہ مُنہ
کے اوپر برقع ڈھانک دیں اور پُتلی کے مقابل برقع میں سوراخ کر دیں پھر اُس بچّے کے سامنے چراغ جلا کر رکھیں تاکہ تکلف سے
دیکھنے کے سبب آنکھ کی اصلاح ہو جائے جیسا کہ لقوے والے کا مُنہ آئینے میں دیکھنے سے اصلی حالت پر پلٹ آتا ہے اور مناسب ہے

کہ دایہ کو لطیف غذائیں کھلائیں تاکہ حرارت غریزی اور طبیعت قوت اور عضو کو سیدھا کر دے اور جہاں کہیں صرع کے سبب سے حول پیدا ہو جائے تو دایہ کو بخار انگیز یعنی بادی غذاؤں سے پرہیز کرائیں اور جماع سے روکنا ضروری سمجھیں دوسری قسم وہ حول ہے کہ بڑوں میں پیدا ہوا اور اُس کے بھی تین سبب ہیں ایک یہ ہے کہ کوئی عضلہ اُن عضلات میں سے جو آنکھ کے ڈھیلے کو حرکت دیا کرتے ہیں کھنچ جائے اور ڈھیلا اُلٹ کر اس طرف پھر جائے اور تشنج یعنی کھنچ جانے کا سبب اگر یبوست ہو تو اس کی یہ علامت ہے کہ بہت تیز بیماریوں کے اور قرانیطس یعنے سرسام کے بعد واقع ہوتا ہے اور اُس کا علاج رطوبت پہنچانا ہے اُن نطول اور روغنوں کے ساتھ جن کا تشنج یابس میں ذکر آیا ہے اور لڑکیوں والیوں کا دودھ اور گدھی کا دودھ آنکھ میں ڈالنا فائدے مند ہوتا ہے اور اگر اس تشنج کا سبب وہ رطوبت ہو کہ عضلات کو بھر کر عرض میں کھینچے تو اُس کی علامت تشنج امتلائی کی علامت کے مانند ہوتی ہے اور یہ اکثر صرع کے بعد واقع ہوتا ہے - علاج جو کچھ کہ تشنج امتلائی میں بیان ہو چکا جیسے ایارج کے ذریعے سے استفراغ مادے کا اور غرغرہ اور تلطیف کی تدبیر یعنے لطیف غذائیں کھانا یہ سب کام میں لائیں دوسرے یہ کہ اُنہیں عضلوں میں جن کا ذکر آ چکا ہے کوئی عضلہ ڈھیلا ہو جائے یعنے اس میں استرخا پیدا ہوا اور آنکھ کا ڈھیلا اس عضلے کی دوسری طرف جھک جائے اور استرخا کی علامت اور علاج کا ذکر سر کے امراض میں آ چکا ہے تیسرے یہ کہ طبقات اور رطوبات اپنی جگہ سے اُن ریاح غلیظ کے سبب سے ٹل جائیں کہ جن کا تحلیل ہونا دشوار ہو اور مخالف حرکات کی کثرت سے طبقات اور رطوبات کو ہلائیں اور جگہ سے ہٹا کے کسی طرف جھکائیں اُس کی یہ علامت ہے کہ آنکھ حرکت اختلاجی کیا کرے اور شاید کہ آنسو بھی بہنے لگیں علاج پہلے ایارجات اور حبوب دینا چاہئے تاکہ اُن رطوبات کو جو ریاح پیدا کرتے ہیں دماغ سے پاک کرے اور ریاح کو تحلیل کرنے کے لئے گرم پانی سے تکمید کریں اور مامیران سونف کے پانی میں پیس کے ضماد کریں اور اگر مادہ معدے میں ہو اور اس جگہ سے دماغ میں جا کر مرض پیدا کرے تو معدے کا تنقیہ قے اور اسہال سے کرنا چاہئے اور گرم جوارشوں کے استعمال سے ریاح کو توڑنا چاہئے اور کبھی طبقات اور رطوبات کا اپنی جگہ سے ٹل جانا اس سبب سے ہوتا ہے کہ فضول غلیظ بخار انگیز رگوں میں اکٹھی ہو کر طبقۂ شبکیہ میں پہنچیں اور طبقۂ شبکیہ اپنی جگہ سے اونچا ہو کر رطوبت زجاجیہ سے مزاحمت کرے اور رطوبت زجاجیہ رطوبت جلیدیہ سے مزاحمت کر کے اُس کو اُس کی جگہ سے ٹال دے اور یہ امر باعث حول ہو ✤

بیسویں **فصل عشا کے بیان میں** عشا کے معنے شبکوری یعنے رتوندھی کے ہیں اور وہ اس طرح پر ہے کہ رات کے وقت بینائی بیکار ہو جائے یہاں تک کہ ستاروں کو نہ دیکھ سکے اور دن میں اپنے حال پر آ جائے اور جب آفتاب غروب ہونے لگے پھر بینائی میں ضعف ظاہر ہونے لگے اور بعضے یہ کہتے ہیں کہ جس وقت شبکوری اس حد کو پہنچے کہ دن کو ابر کے وقت بھی نہ دیکھ سکے اُس وقت اُس کا نام عشا ہوا کرتا ہے اور اس مرض کے تین سبب ہیں ایک یہ کہ روح باصرہ بخارات غلیظ کے سبب سے غلیظ ہو جائے اور بخارات خواہ دماغ میں پیدا ہوں خواہ معدے سے دماغ کی طرف چڑھ کر جائیں اور ان دونوں سببوں میں یہ فرق ہے کہ اگر بخارات دماغ سے ہونگے تو شبکوری ایک حال پر قائم رہیگی اور اگر معدے سے بخارات چڑھ کر جاتے ہوں تو معدے کی سبکی میں شبکوری خفیف ہو جائے اور امتلا میں بڑھ جائے دوسرے یہ کہ کسی سبب سے آنکھ کے اجزا میں رطوبت زائد آ جائے اور رطوبت بیضیہ غلیظ ہو جائے اور ان دونوں میں یہ وجہ ہے کہ دن کی ہوا رات کی ہوا کے نسبت آفتاب کے نور کی جہت سے نرم اور لطیف ہوا کرتی ہے اس سبب سے دن میں روح اور رطوبت بیضیہ کی غلظت اور آنکھ کی رطوبتوں میں لطافت آ جاتی ہے اور بینائی اپنے حال پر رہتی ہے اور اس سبب سے کہ رات کی ہوا سرد اور تر اور غلیظ ہوتی ہے وہ سبب شبکوری کی یعنی غلظت رطوبات کی مدد کرتی ہے تو قوت باصرہ اپنے کام سے رہ جاتی ہے تیسرے یہ کہ ہمیشہ آفتاب میں ٹھہرنے کا اتفاق پڑے اور آفتاب کا نور باصرہ کی

لطافت کو تحلیل کر دے اور وہ بہت غلیظ رہ جائے اور جب رات آئے تو رات کی ہوا روح کی غلظت بڑھائے اور کوئی چیز نظر نہ آئے اور سبب کا پہلے ہو چکا اور جو آثار کہ موجود ہیں ہر سبب کے اوپر دلالت کیا کرتے ہیں اور جاننا چاہیئے کہ اکثر شبکوری بڑی بڑی آنکھ اور سیاہ آنکھ والوں کو حادث ہوا کرتی ہے علاج جہاں کہیں کہ مادے کا تنقیہ کرنا ضرور ہو تو ایارجات اور غرغروں سے اس کا استفراغ کریں اور بخارات اور رطوبات کو لطیف کرنے کے لئے مرچ سیاہ اور نکچھکنی اور جند بیدستر اور ایلوا چھینک آنیکے واسطے استعمال کریں اور بادیان اور شبت اور بابونہ اور قیصوم اور مرزنجوش اور تمام اور سداب جوش دیکر انکے پانی پر انکباب یعنی بھپارہ کریں اور اگر بکری کی کلیجی تھوڑی سی سونف اور دار فلفل کے ساتھ ملا کر دیگ میں پانی کے ساتھ پکا کر اسکے بخار پر سر جھکائیں تو نہایت فائدہ کرتا ہے اور کلیجی کو آگ پر بھونیں اور اس کے بخار پر انکباب کریں تو ایسی تاثیر کرتا ہے اور مریض کے کھانے میں ہینگ اور پودینہ اور رائی اور صعتر اور انجدان بہت سی ملائیں اور جنگلی بکری کی کلیجی کہ اس کو عربی میں تیس کہتے ہیں یا گائے کی اور بکری کی کلیجی آگ کے اوپر رکھ کر اور سیاہ مرچ اور بادیان کوٹ کر اس کے اوپر ڈالیں تاکہ جو رطوبت کلیجی میں سے نکلتی ہے یہ دوائیں اس کو جذب کر لیں پھر ان دواؤں کو کلیجی کے اوپر سے اتار لیں اور باریک کر کے رکھ چھوڑیں اور سرمے کی مانند آنکھ میں لگائیں قَالَ شَارِحُ الْاَسْبَابِ عَزَّزَ الدَّارُ الْفُلْفُلِ وَالْوَجُّ فِي كَبِدِ التَّيْسِ شُوِيَ وَاكْتُحِلَ بِالصَّدِيْدِ الَّذِيْ يَخْرُجُ مِنْهَا بِبِرَاءِ الْعِشَاءِ وَهٰذَا عِلَاجٌ عَجِيْبٌ فَوْقَ الْوَصْفِ یعنے شارح اسباب نے کہا ہے کہ پیپل اور جنگلی بچ بکری کی کلیجی میں گاڑ کر بھون لیں اور جو پانی کہ اس سے نکلتا ہے اس کو آنکھ میں لگائیں یہ شبکوری کو اچھا کر دیتا ہے اور یہ ایسا عجیب علاج ہے کہ اس کی تعریف نہیں ہو سکتی اور جہاں کہیں کہ خون کا غلبہ ہو تو رگ قیفال اور رگ گوشۂ چشم کی فصد کھولنا نفع دیتا ہے اور جس کسی کو روح باصرہ کا غلیظ ہو جانا آفتاب میں ٹھیرنیکے سبب سے مرض کا موجب ہو تو اس کی تدبیر رطوبت اور گرمی پہنچانا اور مغلظ غذاؤں سے جو مواد غلیظ پیدا کرتی ہیں ان سے پرہیز کرنا اور جو چیزیں نافع ہیں ان کو اختیار کرنا چاہیئے اکیسویں فصل جہر کے بیان میں اس کو فارسی میں روزکوری کہتے ہیں یہ شبکوری کا ضد ہے یعنی روز روشن میں کچھ نظر نہ آئے اور رات میں اور ابر والے دن دیکھ سکے اور جہر کا سبب یہ ہے کہ روح باصرہ قلیل اور رقیق ہو جائے اور اس سبب سے کہ آفتاب کی گرمی اس کو تحلیل کرتی ہے دن میں بینائی کا کام باطل ہوا اور جب رات آئے یا ابر ہو جائے تو سردی کے سبب سے روح اکھٹی ہو کر باصرہ اپنی حالت پر آ جائے اور بعضے حکما کہتے ہیں کہ جہر کا سبب تیز خلط ہے کہ دماغ میں آ جائے اور اپنی تیزی میں روح نفسانی کو فاسد کر دے پھر دن کی گرمی اس کی گرمی کو اور بڑھا دے اور باصرہ کا فعل باطل کر دے علاج دماغ کی ترطیب یعنی تری پہنچانے میں خارج اور باطن سے مدد کریں- مثلاً لڑکیوں والی عورتوں کا دودھ اور روغن بنفشہ اور روغن کدو ناک میں ڈالیں اور بیاس کا پانی اور شربت نیلوفر اور شربت بنفشہ اور ان کے مانند پلائیں اور سرد پانی میں غوطہ لگا کر پانی کے اندر آنکھ کھولیں اور روح کو غلیظ کرنے کے لئے غذائیں مغلظ کہ جن سے خون غلیظ پیدا ہو کھلائیں جیسے ہریسہ اور کلہ پایا اور گائے کا گوشت اور توے کی پکی ہوئی روٹی آور ویسی ہی چیزیں ❊

بائیسویں فصل اتساع اور انتشار کے بیان میں حکما ان دونوں لفظوں کے بولنے میں اختلاف کرتے ہیں بعضوں نے اتساع کو عصبۂ مجوفہ کے کشادہ ہونے کے ساتھ مخصوص کیا ہے اور انتشار کو ثقبۂ عنبیہ کے کشادہ ہونے کے ساتھ خاص رکھا ہے اور برعکس اس کے اطلاق کرتے ہیں اور قدما کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں لفظ مترادف یعنی ہم معنے ہیں مگر جو کچھ کہ جمہور متاخرین کے نزدیک ٹھیر گیا ہے اور لغت کے مطابق ہے وہ اس طرح پر ہے کہ اتساع مرض ہے اور انتشار عرض مرض کا ہے اور بعید نہیں ہے کہ قدما کے نزدیک یہ دونوں لفظ اس جہت سے مترادف یعنے ہم معنے ہوں کہ اتساع کو انتشار لازم ہوتا ہے کیونکہ جس وقت عصبۂ مجوفہ کشادہ ہو تو اپنی اصلی ذات سے کہ اس کا جوف اتنا ہوتا ہے کہ باریک سوئی دشواری سے اس میں جا سکے زیادہ کشادہ ہو جائے یا ثقبۂ عنبیہ اپنی مقدار معین سے زیادہ فراخ ہو جائے تو اس صورت میں ضرور ہے کہ جو نور کہ ہوا سے اس میں پریشانی آ جائے اور یہ امر پوشیدہ نہیں

کہ کشادہ ہونے کو اتساع کہتے ہیں اور پراگندہ ہونے کو انتشار بولتے ہیں اور جاننا چاہیے کہ اگر عصبہ مجوفہ اتساع کی آفت سے محفوظ رہے
اور فقط ثقبۂ عنبیہ کشادہ ہو جائے مگر ثقبہ کا فراخ ہونا اکلیل تک جو طبقۂ ملتحمہ اور طبقۂ قرنیہ کے درمیان میں حد فاصل ہے۔ نہ پہنچا ہو تو اس
صورت میں بینائی بالکل باطل نہیں ہوا کرتی ہے لیکن جس وقت اتساع یعنے کشادہ ہونا عصبۂ مجوفہ میں ہو اور ثقبۂ عنبیہ کی فراخی اکلیل تک پہنچے
تو بینائی سب کی سب باطل ہو جاتی ہے اور عصبۂ مجوفہ کے کشادہ ہو جانے میں اور ثقبۂ عنبیہ کے فراخ ہو جانے میں کہ اکلیل تک پہنچ جائے یہ فرق ہے کہ
عصبۂ مجوفہ کے اتساع میں اجزائے چشم کے اندر نور کا پھیل جانا ظاہر ہوا کرتا ہے اور ثقبۂ عنبیہ کے فراخ ہو جانے میں نور کا پھیلنا آنکھ کے اجزا میں
ظاہر نہیں ہوا کرتا ہے یہاں تک کہ اگر کوئی ایسا شخص کہ اس کو بات کی سمجھ نہ ہو وہ کبھی ایسی آنکھ کی طرف جو نظر کرے تو یہ گمان کرے کہ تمام
آنکھ سیاہ ہو گئی ہے اور ثقبۂ عنبیہ فراخ ہو جانے کے وقت جو آنکھ کے اجزا میں نور نہیں نظر آیا کرتا اس کی یہ وجہ ہے کہ نور بسبب کشادگی سیدھا
ثقبہ سے باہر چلا آتا ہے اور اس کے بعد بکھر جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ جب نور ثقبۂ عنبیہ سے نکل آتا ہے تو آنکھ کے اجزا میں پھیلنا ظاہر نہیں ہوتا
بخلاف عصبۂ مجوفہ کے کہ اس کے اتساع میں اندر آنکھ کے اجزا میں پھیلتا ہے اور ثقبہ سے سیدھا باہر نہیں نکلتا اس لیے آنکھ کے اجزا میں نور کا
انتشار ظاہر نظر آتا اتساع عصبۂ مجوفہ کی علامتوں میں سے ہوتا ہے اور جو انتشار کہ طبقۂ شبکیہ کے تفرق اتصال سے واقع ہوتا ہے اس میں بھی بینائی
بالکل جاتی رہتی ہے اور جیسا کہ طبقۂ شبکیہ کے امراض میں گذر چکا اور طبقۂ شبکیہ کے انتشار اور عصبۂ مجوفہ کے انتشار میں یہ فرق ہے کہ طبقۂ شبکیہ کا
انتشار دفعۃً حادث ہوتا ہے اور عصبۂ مجوفہ کا آہستہ آہستہ اور اس فصل کو ہم تین قسم پر بیان کرتے ہیں پہلی قسم اتساع عصبۂ مجوفہ کے بیان
میں اور اس کے علامات کا بیان ہو چکا اور اکثر احوال میں انتشار یعنی اس صداع امتلائی کے بعد جو بہت سخت ہوتا ہے یا سرسام کے پیچھے
یا ماشرا کے پیچھے پیدا ہوا کرتا ہے اور اس کا یہ سبب ہے کہ خلط غلیظ یا بخارات تیز و غلیظ عصبۂ مجوفہ میں آجائیں اور اس کو ہر طرف سے کھینچیں
اور فراخ کر دیں اور بہت کم ایسا بھی ہوتا ہے کہ عصبۂ مجوفہ کے اتساع کے ساتھ ثقبۂ عنبیہ میں اتساع نہ واقع ہو اور اس سبب سے کہ دوا
کا اثر عصبۂ مجوفہ تک پہنچنا بہت دشوار ہے اور اکثر کبھی اصلاح غیر ممکن ہے لہذا شارح اسباب نے اس کے باب میں لا یرجی فیہ برء کہا ہے
یعنی کسی حیلے سے اچھا نہیں ہوتا اور حاصل کلام یہ ہے کہ جو کچھ نزول الماء کی ابتدا میں نافع ہے وہی اس میں مفید ہے دوسری قسم ثقبۂ عنبیہ
کے اتساع میں اس کے پانچ سبب ہیں ایک یہ کہ کوئی سبب خارج سے ہو جیسے چوٹ یا طمانچہ آنکھ پر لگے اور اس کے سبب سے
طبقۂ عنبیہ اطراف میں کھنچ جائے اور ثقبۂ عنبیہ فراخ ہو جائے اور اس قسم کا علاج آسانی سے ہو سکتا ہے علاج فصد رگ قیفال کی
کھولیں اور پنڈلیوں پر حجامت کریں یعنے پچھنے لگائیں اور نرم حقنوں سے قبض طبیعت کو کھولیں اور قے سے پرہیز کرنا لازم سمجھیں اور
کھانوں سے اور جماع سے اور چت لیٹنے سے اور روشنی میں دیکھنے سے پرہیز کریں اور لڑکے والی عورت کا دودھ آنکھ میں ڈالیں۔ اور
باقلے کا آٹا اور بنفشہ اور خطمی بیضۂ مرغ کی زردی میں ملا کر ضماد کریں اور اس کے بعد جبکہ درد تھم جائے اور مرض میں کمی پائی جائے۔ تو
ضماد کی دواؤں میں بابونہ اور قیروطی یعنے موم روغن بڑھا دیں تاکہ یہ ضماد ورم کو زیادہ تحلیل کرے اور جب ورم دور ہو جائے تو کحل شیاف
اور باسلیقون آنکھ میں لگائیں تاکہ باقی مادے کو لطیف اور تحلیل کر دے دوسرے یہ کہ اس کا سبب باطن سے ہو جیسے خلط غلیظ یا بخارات
تیز اور غلیظ طبقۂ عنبیہ کی رگوں میں کہ طبقۂ شبکیہ کی رگوں سے ملی ہوئی ہیں آجائے اور اس میں تمدد اور تشنج یعنی کھچاؤ اور اینٹھن پیدا کرے یعنے
کھینچ کر اجزا جدا جدا ہو جائیں اور یہ قسم صداع شدید کے بعد یا سرسام یا ماشرا کے پیچھے اکثر ہو جاتی ہے اور اس میں خوف ہوتا ہے کہ عصبۂ
مجوفہ میں بھی اتساع کی نوبت پہنچے اسی واسطے صاحب اسباب اور علامات نے کہا ہے کہ ولا یرجی اصلاحہ لانہ یتجدد من الانتشار بسبب ہذہ
العلل یکون مع الاتساع ای اتساع العنبیۃ فی اکثر الامر ولا حیلۃ فی برئہ حیث لا یمکن علاجہا بالیسر ولا یصل الیہا اثر الادویۃ یعنے اس کی اصلاح
کی امید نہیں کیونکہ جو انتشار ان بیماریوں کے سبب سے پیدا ہوتا ہے وہ اکثر عصبۂ مجوفہ کے اتساع کے ساتھ ہوتا ہے اور عصبۂ مجوفہ کے

انتساع کو اچھا کرنے کا کوئی حیلہ نہیں اس لئے کہ اُس کا علاج ہاتھ سے ممکن نہیں اور نہ اُس تک دواؤں کا اثر پہنچتا ہے **علاج** پہلے امراض سابقہ کا ازالہ کرنا چاہیئے اور قوی مسہلوں سے دماغ کو پاک کریں پھر اگر عصبۂ مجوفہ صحیح ہو اور ثقبہ عنبیہ اتساع اکلیل تک نہ پہنچا ہو تو شیاف مرارات آنکھ میں لگائیں تاکہ جو بینائی باقی ہے اُس کو بچائے رکھے اور اوپر کہہ چکے ہیں کہ اگر عصبۂ مجوفہ فراخ ہو جائے یا ثقبے کی فراخی اکلیل تک پہنچے تو اُس وقت میں بینائی بالکل باطل ہو جاتی ہے اور جب ایسا ہوا کرتا ہے تو اُس کا تدارک نہیں ہو سکتا **ترکیب شیاف** مرارات کی یہ ہے کہ زہرہ کلنگ اور زہرہ ماہی شبوط زہرۂ بز صحرائی کہ تیس بولتے ہیں اور زہرۂ باز اور زہرۂ کبک اور زہرہ عقاب زہرہ پتے کو کہتے ہیں ان چھبوں پتوں کو برابر لیکر خشک کر لیں اور شحم حنظل اور سکبینج اور فرفیون کہ ہر ایک ایک درم اس میں ملاکر کوٹ اور چھان کر سونف کے پانی میں گوندھ کر شیاف بنا لیں۔ تیسرے یہ کہ رطوبت بیضیہ مقدار میں بڑھ جائے اور ثقبہ عنبیہ کو مزاحمت پہنچ جائے اور انساع کی نوبت پہنچے اور یہ قسم عورتوں اور لڑکیوں میں بہت ہوا کرتی ہے۔ چوتھے یہ کہ طبقۂ عنبیہ ورم کر جائے اور ورم کے سبب اس کے اجزا اس کے اطراف کی جانب کھنچ جائیں اور رطوبت بیضیہ کا بڑھنا اور طبقۂ عنبیہ کا ورم کرنا طبقات کے امراض میں مع علامات اور علاج کا بیان ہو چکا ہے وہاں رجوع کرنا چاہیئے۔ پانچویں یہ کہ طبقۂ عنبیہ میں خشکی آ جائے اور اُس سبب سے اطراف کی جانب کھنچ جائے اور اُس کے بعضے اجزا بعضوں پر جمع ہو جائیں اور ثقبے کا گردہ اپنے مرکز سے دور ہو جائے اور یہ قسم اُس وقت پیدا ہوتی ہے کہ اُس طبقے کے اطراف میں قوی یبوست غلبہ کرے اور اس کی علامت وہی ضعف کی علامت ہے جس کا سبب یبوست ہو اور اس کا بیان آئیگا یعنی اگر آنکھ دُبلی ہو جائے اور بھوک کے وقت اور بہت ریاضت اور استفراغ کے بعد شدت پکڑے اور اُس کا علاج وہی ہے کہ ضعف بصر یبسی میں کہا جائیگا۔ اور جاننا چاہیئے کہ یہ دوسرے اقسام کی نسبت عسر البرء ہے یعنی اس کا اچھا ہونا دشوار ہے قَالَ جالینوسُ جمیعُ ما یَعرِضُ فی العنبیۃِ مِنَ الْاَوْرَامِ وغیرِہا اَسْہَلُ بُرءاً مِمّا یَعرِضُ فیہا مِنَ الیبس یعنے جالینوس کہتا ہے کہ عنبیہ کی سب بیماریوں میں سے اورام وغیرہ اچھے ہونے میں اُن امراض سے زیادہ سہل ہیں جو خشکی سے پیدا ہوں اور ظاہر ہے کہ ہر عضو میں خشکی پہنچانا رطوبت پہنچانے سے سہل ہے **تیسری قسم** وہ انتشار کہ طبقۂ شبکیہ تفرق اتصال سے پیدا ہو اور اُس کا نشان یہ ہے کہ بینائی دفعۃً باطل ہو جائے اور جو دوسرے اسباب کہ بینائی کو باطل کرتے ہیں اُن کی علامت نہ پائی جائے اور اس کے لئے علاج نہیں ہے ٭

تیئیسویں فصل ضیق کے بیان میں وہ ثقبہ عنبیہ کا تنگ ہو جانا ہے اور حکما ضیق کے اسباب معین کرنے میں اور اُس کی تعریف اور مذمت میں بہت مخالفت اور مناظرہ رکھتے ہیں۔ مگر جس پر جمہور متاخرین کا اتفاق ہے وہ یہ ہے کہ ضیق دو طرح پر ہے ایک وہ کہ اصل پیدائش میں تنگ پیدا ہوا ہو اور اس کو طبعی اور جبلی کہتے ہیں اور یہ پسندیدہ اور خوب ہے کیونکہ بینائی کا نور جمع رہے اور بینائی کو بڑھائے دوسرے یہ کہ عارضی ہو اور وہ ناپسندیدہ ہے اور خوب نہیں اس لئے کہ بینائی میں ضعف لاتا ہے اور ضعف کا موجب اس اعتبار سے نہیں کہ ثقبہ تنگ ہو جائے بلکہ جو اسباب ضیق پیدا کرتے ہیں اُن کی وجہ سے ضعف ہوتا ہے اور نہیں تو ظاہر ہے کہ ضیق فی نفسہ بڑا نہیں اگر اس درجے کو نہ پہنچا ہو کہ ثقبہ آپس میں مل جائے اور اس مرض کے چار سبب ہیں ایک یہ کہ رطوبت کے غلبے سے طبقۂ عنبیہ ڈھیلا ہو جائے اور اُس سبب سے ثقبہ تنگ ہو جائے اور یہ اس طرح ہوتا ہے کہ جیسے خشک چھلنی کو بھگو لیں اور اس کے تسمے ڈھیلے ہو جائیں اور اُس کے سوراخ بالکل تنگ ہو جائیں اور پہلی تدبیریں اور رطوبت کے آثار اُس کے گواہ ہیں **علاج** حب ایارج فیقرا اور حب قوقایا سے رطوبت کا استفراغ کریں اور افاویہ یعنی خوشبو کی چیزیں جیسے الائچی اور لونگ اور سیاہ مرچ پانی میں پکا کر سر پر گرائیں اور شیاف زعفران آنکھ میں لگائیں اس کی ترکیب یہ ہے کہ اشق اور زعفران اور زنگار ہر ایک ایک درم اخلاط زعفران چار درم ان چاروں اجزا کو آپس میں ملاکر

شیاف بنالیں اور دوسرے نسخے میں جاؤشیر بھی بڑھایا ہے ترکیب اخلاط زعفران کی یہ ہے کہ زعفران اور شیاف ماميثا اور گل سرخ اور ایلوا اور نشاستہ اور
صمغ عربی ہر ایک یک جزو ان ساتوں دواؤں کو کوٹ اور چھانکر آپس میں ملائیں اور کام میں لائیں دوسرے یہ کہ خشکی کے غلبے سے طبقہ عنبیہ کھینچکر کھلا
جائے اور اس سبب سے ثقبہ تنگ ہو جائے اور ممکن ہے کہ ثقبہ سب کا سب بند ہو جائے اور پہلی تدبیریں اور خشکی کی علامتیں اسکی گواہ ہیں علاج
ترطیب دماغ کیلئے عورتوں کا دودھ سر کے اوپر دوہیں اور روغن مرطب ناک میں اور کان میں ٹپکائیں اور خرفے کا پانی اور بید کا پانی اور کاہو کا پانی اور اسپغول کا
لعاب سر پر رکھیں اور غذا نرم اور چکنی کھائیں اور مادہ جذب کرنے کے لئے بیمار کا سر تھوڑی دیر ملنا اور کبھی کبھی کوئی چیز گرم رکھنا اور طلا کرنا اور حمام میں
جانا اور نیم گرم صاف پانی میں بیٹھنا اور اچھے صاف پانی میں آنکھ کھولنا بہت موافق ہے تیسرے یہ کہ رطوبت بیضیہ کم ہو جائے اور طبقہ عنبیہ کی مدد
اُس سے موقوف ہو جائے اس سبب سے ثقبہ عنبیہ کھلا کر چھوٹا ہو جائے اور یہ قسم بوڑھوں میں اور گرم سرسام کے بعد بہت پیدا ہوتی ہے اور
اُس کی یہ علامت ہے کہ آنکھ چھوٹی ہو جائے اور خشکی کے نشان ظاہر ہوں اور پہلی تدبیریں اُس پر گواہی دیں اور اس بیماری والے کو اشخاص
کے اشباہ نظر آئیں یعنی ہر چیز کے جسم میں سے شکل اور رنگ نہ دیکھ سکے بلکہ سایہ کی مانند تصور کرے اور اُس کا علاج وہی ہے کہ جو ثقبہ
کے ضیق میں کہ خشکی سے پیدا ہو ہم بیان کر آئے ہیں یعنی مرطبات کا استعمال کرنا چاہیئے چوتھے یہ کہ کیموس یعنی خلط سخت اور غلیظ ثقبے
کے اندر جمع ہو جائے اور اُسی جگہ ٹھیر جائے اور اُس کی یہ علامت ہے کہ طبیب کو ثقبہ نظر نہ آئے اُس کا علاج دماغ کا تنقیہ اور استفراغ
ہے اور ترطیب یعنی رطوبت پیدا کرنے کی رعایت کرنا تاکہ سخت کیموس نکلنے کے قابل ہو جائے **فائدہ** جاننا چاہیئے کہ اطبا کو اس باب میں اختلاف
ہے کہ رطوبت اور یبوست ثقبہ عنبیہ کی ضیق کا سبب ہو بعضے اس طرف ہیں کہ اس صورت میں ضعف بینائی کا یہ سبب کہ ضیق نا طبعی کے لوازم
میں سے ہے تحقیق نہیں ہوتا جیسا کہ شارح اسباب اس بحث میں اختلافات اور مناظرات کے بیان کے بعد لکھتا ہے وَالشَّیْخُ قَدْ عَدَلَ
عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ اَسْبَابُهٗ اِمَّا یُبْسٌ مِنَ الْقَرْنِیَّةِ یَجْمَعُهَا فَیَنْقَبِضُ الثُّقْبَةُ وَیَحْدُثُ الضِّیْقُ وَالسُّدَّةُ وَاِمَّا رُطُوْبَةٌ مُمِدَّةٌ لِلْقَرْنِیَّةِ مِنَ الْجَوَانِبِ اِلَی الْوَسَطِ فَیُضَائِقُ
الثُّقْبَةَ وَاِمَّا یُبْسٌ شَدِیْدٌ مِنَ الْبَیْضِیَّةِ فَیَقِلُّ وَیُبَاعِدُهَا الطَّبَقَةُ اِلَی الْخَلْفِ وَاجْتِمَاعُ الْمُخَالِفِ لِحَالِ الْجُحُوْظِ یعنی اور شیخ نے اُس کو چھوڑ کر کہا اور اسباب
اس کے یا تو قرنیہ کا یبس ہے کہ اُس کو اکٹھا کرے اور ثقبے کو سکوڑ دے اور ضیق یا سدہ پیدا کرے یا رطوبت ہے جو طبقہ قرنیہ کو اطراف سے وسط
کی طرف کھینچے اور ثقبے کو تنگ کر دے یا بیضیہ میں یبس شدید ہوا اور وہ کم ہو جائے اور اس کے ساتھ طبقہ ڈبلا اور جمع ہو جائے اس طرح
سے کہ جحوظ کی حالت کے مخالف ہو فقط اور ظاہر ہے کہ جس وقت طبقہ قرنیہ رطوبت یا یبوست کے ساتھ اکٹھا ہو کر سکڑ جائے اس طور
پر کہ ثقبہ عنبیہ کو اکٹھا کرے اور اس میں تمدد پیدا کرے تو اُس کا ثقبہ بھی اکٹھا ہو جاتا ہے اور جب طبقہ قرنیہ کے اجزا اس مرتبے کو جمع ہو جائیں
کہ طبقہ عنبیہ کو جو اُس کے نیچے ہے اپنے ساتھ جمع اور اکٹھا کریں تو اس صورت میں لازم ہے کہ طبقہ قرنیہ میں کثافت اور غضون یعنے شکنج
پیدا ہونگے جیسا کہ بڈھوں کو آخر عمر میں عارض ہوتا ہے اور پوشیدہ نہیں ہے کہ طبقہ قرنیہ کا شفاف نہ ہونا نور کے نفوذ یعنی جاری ہونے کو
مانع ہوتا ہے اور اشباح یعنے صورت کے عکس کو رطوبت جلیدیہ پر بخوبی نقش پکڑنے سے باز رکھتا ہے اور اس حالت میں مریض بعض چیز
کو دیکھتا ہے گمان کرتا ہے کہ ابر میں اور دھوئیں میں آ رہی ہے اور یہی ضعف بصارت ہے اور یبوست اور رطوبت بیضیہ کی کمی بالاتفاق ضیق
ثقبہ کا اور ضعف بصر کا سبب ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں اور اس احقر کے نزدیک اجتماع یعنے جمع ہو کر سمٹ جانا طبقہ قرنیہ کا پانچواں سبب
ہے ضیق ثقبہ کا اس لئے اس مقام میں صاحب ذخیرہ خوارزم شاہی کے قول کو مقدم رکھکر ثقبہ عنبیہ کی رطوبت اور یبوست کو بھی ضیق
کے اسباب میں شمار کیا اور روح کے قوام میں تغیر آنے کو کہ اوپری رطوبت یا یبوست سے عارض ہو ضعف بینائی کا سبب جانتا ہے
چنانچہ بعض طبیب بھی اس طرف گئے ہیں اور جو کوئی اس قول پر اعتراض رکھتا ہے مجھ کو اُس کے اعتراض پر اعتراض ہے اور جہاں
کہیں ضیق یعنے سمٹنے کا سبب اجتماع طبقہ قرنیہ کا ہوا ہو شفافیت کا نہ ہونا اور اسکے اجزا میں اجتماع آ جانا اُس کا گواہ ہوگا۔ اور

اُس کو اُن چیزوں سے کہ طبقات کی بیماریوں کے باب میں اُن کا بیان آتا ہے اور ہر سبب کے موافق کہ وہ بھی اُسی جگہ مفصل لکھا ہوا ہے تدارک کر سکتے ہیں اور جو کچھ اسباب و علامات کی بابت اُن کے یعنی فصول بقراط میں حنین کے اسباب کا بیان کیا ہے ۔ وہ تمام گفتگو اور بحث کے لائق ہے لہذا اُس کا بیان کرنا مناسب نہ معلوم ہوا صرف جس پر اطبا کا اتفاق تھا اُس کو لکھا +

چوبیسویں فصل تخیلات کے بیان میں ۔ چونکہ بعضے خیالات نزول الماء کا خوف دلاتے ہیں اس لئے اُن کا بیان نزول الماء کے پہلے زیادہ مناسب معلوم ہوا اور خیالات وہ ہیں کہ ہوا کے اندر رنگا رنگ کی شکلیں نظر آئیں اور جیسے جیسے اسباب اس مرض کے رنگ رکھتے ہیں اُسی رنگ کی شکلیں نظر آتی ہیں چنانچہ اُس کا بیان آتا ہے اب جاننا چاہئے کہ اس بیماری کے سبب کل چار ہیں ایک یہ کہ قوت باصرہ نہایت قوی ہو جائے اور چھوٹے چھوٹے ذرے اور ہلکا ہلکا غبار جو ہوا میں موجود ہے اور دن کو نظر نہیں آتا وہ اُس کو دیکھے اور ایسا ہی غذا کے بخارات جن سے بدن خالی نہیں ہوا کرتا جس کی قوت کے سبب سے دیکھ سکے اور اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے فعل میں کسی وجہ سے فتور نہ ہوا اور قوت باصرہ اور سب حواس قوی ہوں اور سبب غلیظ غذائیں جن سے کدورت پیدا ہوتی ہے کھانے کا اتفاق پڑے تو خیالات کبھی کم ہو جائیں اور یہ قسم حقیقت میں بیماری نہیں ہے مگر سوا اس کے نہیں کہ جس کی پریشانی اور منتشر ہو جانے کے سبب سے اُس کو علاج یا تدبیر سے دفع کرتے ہیں [illegible] دوسرا سبب یہ ہے کہ طبقات چشم میں کوئی آفت عارض ہو مثلاً طبقہ قرنیہ میں چیچک کے نشان سے یا درد کے یا سردی کے سبب سے جو کچھ فتور پیدا ہوتی ہے نشان پیدا ہو جائیں اور اگرچہ وہ آثار [illegible] بہت چھوٹے ہونے کی وجہ سے آنکھوں میں نظر نہ آئیں مگر اس سبب سے کہ شفافیت اور صفائی طبقہ مذکور کی باطل کر دیتے ہیں تو جتنی اُس کی مقدار ہوتی ہے اُسی قدر نظر کو ڈھانپ لیتے ہیں اس غرض سے [illegible] اور جیسی اُس کی شکل ہو مثلاً مثلث ہو یا مربع یا مُدور آدمی ویسا ہی خیال کرے اور نگاہ کے سامنے دیکھے اور اُس کی علامت یہ ہے کہ یہ اسباب جن کا ذکر ابھی کیا گیا ہے پہلے ہو چکیں اور خیالات بہت عرصے تک ثابت رہیں اور کوئی دوسری آفت نہ پیش آئے اور غذاؤں کے سبب سے اُن میں کمی اور زیادتی کبھی نہ واقع ہو تیسرا سبب یہ کہ رطوبت میں کسی طرح کا عارضہ پیدا ہوا اور یہ چار طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ جوہر رطوبت بیضیہ کا بذات خود تخیلات کا سبب ہو دوسرے یہ کہ سوء مزاج بارد رطب بسبب اپنی کثافت اور ثقالت کے آنکھ کے اجزا میں عارض ہو کر اس کی رطوبت اور شفافیت اور صفائی کو بدل ڈالے تیسرے یہ کہ قوی حرارت رطوبت چشم میں اس طرح پڑ جائے کہ رطوبت جوش کرنے لگے اور جوش کرنے سے ہوائیت سی پیدا ہو کر رطوبت میں مل جائے اور اُس کا قوام جھاگ کی صورت ہو کر شفافیت کو زائل کر دے چوتھے یہ کہ سردی اور خشکی اور حرکت جماع رطوبت چشم کو کثیف کر دے اور اُس کی شفافیت زائل ہو جائے اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ ان کے اسباب کا پہلے ہو جانا گواہی دے مثلاً پہلے گرم رمد کا یا کوئی ایسے سبب کا جو سردی یا رطوبت یا گرمی یا خشکی پہنچانے والا ہو اتفاق پڑے جیسا کہ رطوبات کے امراض میں ہم نے مفصل بیان کیا ہے اور یہ قسم اٹکل سے دریافت ہو سکتی ہے خصوصاً اگر طبقہ قرنیہ صاف اور شفاف ہو اور خشونت یعنی کھرکھرے پن کا کوئی نشان اُس پر ظاہر نہ ہوا اور باوجود اس کے خیال ثابت رہیں اور اُن میں زیادتی اور نقصان نہ آئے اور کسی بڑے ضرر کے موجب نہ ہوں یہ بھی اس نوع کی علامتوں سے ہے اور چوتھا سبب یہ ہے کہ کوئی امر خارجی تخیلات کا باعث ہو اور یہ دو طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ خیال قائم نہ رہے یعنی جو آئے تو جلد تحلیل بھی ہو جائے خاصکر اگر اُس کا سبب لطیف اور جلد زائل ہونے والا ہو اور یہ سبب ان بخارات کی جنس سے ہے جو تمام بدن سے یا معدے سے دماغ پر چڑھتے ہیں اور ابخرے چڑھنے کا باعث یا بکثرت غذاؤں کا کھانا یعنی جو غذائیں بخارات پیدا کرتی ہیں یا بحران یا قے یا غصہ ہے اور یہ چیزیں ایسی ہوں کہ بخار کی مدد کریں اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ جو اسباب اُس کے موجب ہیں وہ گواہی دیں اور خیالات ایک آنکھ کے ساتھ مخصوص نہ ہوں

اور ایک حال پر ثابت نہیں بلکہ سبب کے بدلنے سے کبھی زیادہ اور کبھی کم ہو جائیں دوسرے وہ کہ یہ خیالات قائم ہو جائیں ورنہ نزول الماء کا
مقدمہ ہوتا ہے اور اس کی یہ علامت ہے کہ کوئی دوسرا سبب ظاہر نہ ہو اور کدورت اور ضعف بصارت آہستہ آہستہ بڑھتی جائے یہانتک کہ اگر تدارک
نکریں تو پانی اتر آئے اور دوسرے علامات اور فرق کہ جن سے ان خیالات کو جو نزول الماء سے ڈراتے ہیں فرق کر سکیں نزول الماء کی فصل میں
مفصل بیان کرینگے جدید اور نئے فائدوں کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ پوشیدہ نہ رہے کہ اگرچہ اس مرض کا علاج سبب کے موافق طبقات
اور رطوبات کی بیماریوں میں کہہ چکے ہیں اور جو نزول سے ڈراتا ہے اس کی تدبیر نزول میں کہینگے مگر آسانی کے واسطے اس فصل میں بھی ہم
نے اس کے اسباب شاذہ جزئیہ کو یعنے جو بہت کم ہوتے ہیں معہ علاج کے بیان کرنا مستحسن اور خوب سمجھا اور اسباب جزئیہ بہت ہیں
ایک یہ خلط سوداوی شرائین میں آجائے اور دماغ کی طرف اس سے بخارات اٹھ کر روح میں ملجائیں اور اوپر چڑھ کر پھیل جائیں اور
اجزائے چشم میں گھسکر خیال کا باعث ہوں اس کی علامت یہ ہے کہ آدمی خیال کرے کہ دھوئیں کے ستون منہ کے سامنے سے آتے ہیں
اور بلند ہو کر پھیل جاتے ہیں علاج پہلے بدن کو خلط مذکور سے بذریعہ ان چیزوں کے کہ اس کے مناسب ہوں پاک کریں اس ترتیب
اور قانون کے موافق کہ امراض سوداوی میں لکھا ہے پھر اگر فائدہ حاصل نہ ہو تو کنپٹیوں کے شریان یا کان کے پیچھے کی شریان کاٹ ڈالیں
اس کے بعد داغ کریں اور بدوں کاٹنے کے داغ کرنے سے بھی مقصود حاصل ہوتا ہے جیسا کہ نزول الماء کے مقدمے میں بیان کرینگے اور قطع
کرنے اور داغ کرنے کے بعد بھی مادۂ سودا کے تنقیے سے غفلت نہ کریں کیونکہ بعضے شرائین ایسے چھپے ہوتے ہیں کہ ان کا قطع کرنا ممکن نہیں سو
اگر احیاناً مادہ رہ گیا ہو تو ممکن ہے کہ ان چھپے ہوئے شرائین سے چڑھ جائے اور قطع شرائین اور داغ شرائین کا طریق معہ نفع اور نقصان کے
دردسر اور شقیقہ کے بیان میں مذکور ہے دوسرے یہ کہ شرائین خون گرم سے بھر جائیں پھر آپس میں کھنچ جائیں اور سرخ بخارات ان سے
اٹھ کر روح میں ملجائیں اور اس کی علامت یہ ہے کہ سر ناطاقت ہو جائے اور کبھی کبھی آگ کے شعلے سے خیال میں آئیں علاج
پہلے فصد کریں اور خون مقدار میں زیادہ نکالیں اور فصد کے بعد طبیعت کو ان چیزوں سے جو خون کا جوش بجھاتی ہیں نرم کریں اور جو چیزیں خون کو
بڑھاتی ہیں جیسے گوشت اور شیرینی اور بہت کھانا ان سے پرہیز کریں اور اس قسم کے علاج میں سستی نکریں کیونکہ کبھی خون قلب کی دونوں
تجویف میں جا پڑتا ہے اور غشی پیدا کرتا ہے پھر خناق اور موت کا باعث ہوتا ہے اور کبھی خون مذکور دماغ کی تجویف میں جا گرتا ہے
اور سکتہ پیدا کرتا ہے سو واجب ہے کہ علاج میں جلدی کریں اور فصد کے پہلے مسہل بھی نہ دیں اور خون تھوڑا نہ نکالیں تا مادے کو حرکت دیکے
اور اسکے خوب نہ نکلنے سے ان آفتوں میں نہ پڑیں تیسرے یہ کہ رطوبت بلغمی جو شیریں اور صاف ہو معدے میں پیدا ہو پھر دماغ کے اگلے بطن
میں یا آنکھ کے گردے میں آکر جمع ہو جائے اور جس وقت کہ آدمی چھینکیگا یا آنکھ کو ملے اس سرد اور بلغمی مادے کو حرکت پہنچے اور مادے کے
رنگ کے موافق بخارات اس سے نکلیں اور خیال میں ایسا ظاہر ہو کہ سفید چیزیں پیدا ہیچھے آتی ہیں اور اوپر جاتی ہیں اور جبتک کہ چھینک
کی حرکت کا اور آنکھ کے ملنے کا اثر اس شخص میں رہیگا اس وقت تک یہ خیال نظر آئینگے علاج قے کریں اور معدہ اور دماغ کا مادہ ایارجات وغیرہ
پاک کریں اور مصالح غذا مرغیوں کا گوشت چنے کے ساتھ پکا کر اور دارچینی سے خوشبودار کرکے کھائیں چوتھے یہ کہ ان اسباب سے جو خیالات کے اسباب کلیہ
ہیں اور اسی فصل میں اوپر لکھے ہیں کسی طور رطوبت بیضیہ کے بعض اجزا میں کدورت آجائے مگر پہلو کی جانب آئے نہ کہ درمیان میں اسکی علامت
ہے کہ دائیں یا بائیں طرف جس طرف رطوبت کے اجزا میں کدورت ہو اسطرف آدمی خیال کرے کہ کوئی شخص کھڑا ہے اور شاید اس گمان کے حقیقت
میں ایسا ہی ہے اسطرف التفات اور رخ کرے اور پوشیدہ نہیں ہے کہ جبتک رطوبت کی کدورت زائل نہ ہو یہ خیال ہمیشہ رہا کرتا ہے علاج مادہ کو نکالیں اور
غذا کی اصلاح کریں اور وہ چیزیں کہ رطوبت کو جلا دیا کرتی ہیں جیسے وہ کحل کہ جس کا ذکر آیا ہے اور شیاف مرارات آنکھ میں لگائیں اور جو مادے کے سبب سے نہو تو
اسکے استفراغ کرنے کی حاجت نہیں تعدیل تدبیر اور اصلاح غذا کفایت کرتی ہے پانچویں یہ کہ اخلاط میں سے کوئی خلط دماغ میں آجائے اور کسی سبب سے

کچھ کچھ اُس خلط کے جرم سے یا اُس کا بخار طبقات چشم پر کبھی کبھی گرنے لگے اور اس خلط یا بخار کے طبقات چشم میں گرتے وقت آدمی خیال کرے کہ کوئی چیز خارج میں اونچی جگہ سے اُسکے منہ کے آگے گرتی ہے اور شاید اس خیال ناگہانی سے ڈرنے لگے اور جو خلط اُسکی موجب ہے خیال کے رنگ سے اُسپر دلیل پکڑ سکتے ہیں علاج پہلے جیسا مادہ ہو فصد اور اسہال و قے کے ذریعے سے اُسکا تنقیہ کریں جیسا حال مریض کے مناسب ہو اور تنقیے کے بعد شربت خشخاش دیں تاکہ مادے کو غلیظ اور سنگین کر دے اور آنکھ پر گرنے سے روک رکھے اور جہاں کہیں یہ خوف ہو کہ مادے کو غلیظ کرنے اور طبیعت میں قبض پیدا کرنے سے کوئی دوسری آفت پیش آئیگی تو مناسب ہے کہ موافق تدبیروں سے مادے کو ناک کی راہ سے نیچے اُتار لیں اور ایک مدت تک مادے کو اسیطرح ناک کی راہ سے نکلنے دیں تاکہ مادہ آنکھ کی راہ سے ہٹ جائے اور کوئی ضرر نہ پہنچائے اور خیالات کی ایک قسم یہ ہے کہ ایک ہی چیز بہت دور سے کئی چیزیں نظر آئیں اور اس کی یہ وجہ ہے کہ رطوبت کے ریشے بینائی کے بیچ میں اور جن چیزوں کو دیکھتے ہیں ان کے درمیان حائل ہوں اور ہر ریشہ اپنی مقدار کے موافق اُس چیز کے جرم کو ڈھانپ لے اور جو سوراخ اور شگاف کہ ان ریشوں کے درمیان ہیں اُن کے سبب ایک چیز کی بہت سی چیزیں نظر آئیں وفیہ بحث لان شظایا الرطوبۃ کما تستر ما حاذاھا من المبصرات اذا کان المرئی بعیدا کذالک تستر اذا کان المرئی قریبا یعنی اور اس جگہ بحث ہے کیونکہ جس طرح رطوبت کے ریشے نظر کے سامنے کی چیزوں کو دور ہونے کی حالت میں ڈھانپ لیتے ہیں ویسا ہی چاہیئے کہ نزدیک ہونے کی صورت میں بھی ڈھانپ لے علاج معدہ اور سر کا تنقیہ کریں اور ان سے جو حائل کی غذا بنتی ہے اُس سے اور کل مغلظ چیزوں سے پرہیز کریں اور جماع کرنا اور رات کا کھانا چھوڑ دیں خیالات کے دوسرے اقسام جو بینائی کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں جیسا کہ بڑی چیز کا چھوٹا نظر آنا اور اس کے برعکس اور نزدیک سے دور کی نسبت خوب نظر آتا ہے اور اسکے برعکس چونکہ یہ سب ضعف بینائی کے اقسام سے ہیں لہذا ضعف بصارت کی فصل میں اُن کا بیان کیا جائیگا ⁂

پچیسویں ۲۵ فصل نزول الماء کے بیان میں یعنے آنکھ میں پانی اُتر آنا جاننا چاہیئے کہ اس مرض میں اطبا کے بہت قول ہیں مگر جس کو شیخ نے اور اسکے تابعین نے اختیار کیا ہے یہ ہے کہ وہ ایک اوپری رطوبت ہے جو سر سے اُتر کر طبقہ عنبیہ کے ثقبے میں آتی ہے اور طبقہ قرنیہ اور رطوبت بیضیہ کے درمیان میں ٹھیر جاتی ہے اور اس سبب سے کہ یہ ثقبہ ایسا راستہ ہے کہ شعاع نوری کا نکلنا اور انشباح صورت کا آنا اسی راہ سے ہوا کرتا ہے سو جبکہ رطوبت مذکور یعنے اوپری رطوبت اس راہ کو بند کرتی ہے جسقدر راہ کے اجزا بند ہونگے اسیقدر بصارت باطل ہوتی جائیگی مثلاً اگر تمام ثقبے کو گھیرے تو تمام بینائی زائل ہو جائیگی اور اگر پانی بعضے اجزا میں ہوگا اور بعض اُس سے خالی ہونگے تو کھلی ہوئی طرف سے دیکھ سکتا ہے اور اُس اوپری رطوبت اُتر آنے کے احوال مختلف ہوا کرتے ہیں کبھی تو یہ نزول الماء ہالے کی طرح ثقبہ کا گرد روک لیتا ہے اور اُس کا درمیان خالی رہتا ہے سو جس چیز کو غور کر کے سامنے سے دیکھے اُس کا بیچ نظر آتا ہے اور کنارہ نہیں دیکھ سکتا اور کبھی وسط کو یعنی بیچ کو دبا لیتا ہے اور گرد وہ کھلا رہتا ہے اس حالت میں سامنے سے جن چیزوں کو دیکھتا ہے اُن کا بیچ نہیں نظر آتا لیکن حدقے کے پھیرنے سے دیکھ سکتا ہے اس سبب سے کہ ثقبے کی کھلی ہوئی طرف مرئیات یعنی دیکھی گئی چیزوں کے سامنے ہو جاتی ہے اور کبھی یہ رطوبات رقیق ہوا کرتے ہیں اس صورت میں اگرچہ تمام ثقبے کو ڈھانپتے ہیں مگر رقیق ہونے کے سبب آفتاب اور چراغ کی روشنی کو دیکھنے سے اور روشن چیزوں کے نظر آنے سے مانع نہیں ہو سکتے لیکن وہ نظر آنا بھی ضعف کے ساتھ یعنی کم نظر آتے ہیں اور اس قسم کو رقیق منتشر کہتے ہیں یعنی رقیق پھیلی ہوئی رطوبت اور جو جالینوس نے کہا ہے کہ پانی آنکھ میں آ جانیکا سبب یہ ہے کہ رطوبت بیضیہ غلیظ ہو جائے تو اُس کی مراد یہ ہے کہ رطوبت بیضیہ اوپری اور غلیظ رطوبت سے مدد پائے اور وہ رطوبت ٹپکنے کے طور پر تھوڑی تھوڑی ثقبہ عنبیہ سے باہر نکلکر طبقہ عنبیہ کے اور طبقہ قرنیہ کے نیچے ٹھیر جائے نہ یہ کہ جوہر بیضیہ تمام غلیظ ہو جائے اور سردی اس میں پہنچکر ٹھیر جائے جیسا کہ بعضے اطبا نے گمان کیا ہے تنبیہ احمد فرخ نے کہا ہے کہ نزول تین طرح کا ہوتا ہے ایک یہ کہ پانی اُتر کر طبقہ عنبیہ اور طبقہ عنکبوتیہ کے درمیان میں ٹھیر جائے اور بینائی کو باطل کر دے اور آنکھ کی پتلی میں کدورت آ جائے اور اُس کا رنگ سیاہ خاکی جیسے ابر معلوم ہو اور اس کے لئے علاج نہیں۔ دوسرے یہ کہ طبقہ قرنیہ اور طبقہ عنبیہ کے درمیان میں ٹھیر جائے اور اسی سے ہمارا مطلب ہے تیسرے یہ کہ عصبہ مجوفہ میں اُتر آئے اور اس آنکھ کی پتلی

کے اندر کسی طرح کی کدورت نظر نہیں آتی اور اگر نظر بھی آئے تو نہایت کم ہوگی اور اس کا نشان وہی ہے جو عصبہ مجوفہ کے سدے میں ہم بیان کرینگے
اور اس کا نام ماءاسود یعنی سیاہ پانی بولا جاتا ہے اور اس کا بھی علاج نہیں ہے اور جاننا چاہئے کہ پانی آنکھ میں آنیکے چھ سبب ہیں ایک یہ کہ سقطہ
یعنی دھمک یا چوٹ سر میں پہنچے اور دماغ ایسی طرح پر ہلجائے کہ کچھ تھوڑی سی رطوبت اُن رطوبات میں سے کہ دماغ کے تکلوں میں بند ہیں جاری ہو اور
اسمیں سے تھوڑی سی عصبہ مجوفہ میں چلی جائے اور آنکھ کی طرف اُتر آئے پھر جو کبھی عصبۂ مجوفہ میں ہی رہجائے تو یہ عصبہ مجوفہ کا سدہ ہے نہ نزول الماء
جو ہماری اصطلاح ہے اور کبھی عصبۂ مجوفہ سے نکلکر طبقۂ عنبیہ کے ثقبے میں جس طرح پر کہ بیان کیا ہے آکر ٹھہر جائے اور یہی پانی یعنی نزول الماء ہو اور کبھی
عصبۂ مجوفہ بھی رہ جاتی ہے اور ثقبے میں بھی آجاتی ہے تو اُس صورت عصبۂ مجوفہ کا سدہ نزول الماء کے ساتھ مرکب ہوتا ہے اور جو فرق عصبہ مجوفہ
کے سدے اور نزول الماء کے درمیان ہے وہ ہم بیان کریں گے اور جو سدہ اور نزول الماء کہ سقطے یا ضربے کے سبب سے ہوتا ہے وہ یکبارگی
ہوجاتا ہے دوسرے یہ کہ بدن میں کیموسات غلیظہ سے امتلا ہو اور اُن رطوبات کیموسیہ سے بخارات نکلکر آہستہ آہستہ ثقبے میں آجائیں اور جب ان
بخارات سے اجزاے ناریہ جدا ہو جائیں اور سردی غالب ہو تو بخار کی صورت رطوبت غلیظ کی صورت بن جائے اور بینائی کو مانع ہو۔ تیسرے یہ کہ صداع
سخت اور دیرپا سر میں عارض ہو جائے اور الم کی شدت سے اخلاط کو جوش میں لائے اور اعضا کو ناطاقت کردے پھر تھوڑی سی رطوبت
فاسد شرائین اور عصبہ مجوفہ کے وسیلے سے آنکھ کی طرف اونتر آئے چوتھے یہ کہ بہت قے آنے کا اتفاق پڑے اور اس سبب سے کہ قے
ہونے میں مجاری فراخ اور کشادہ ہوجاتے ہیں اور اخلاط میں اضطراب کے حرکات پیدا ہو جاتے ہیں لہذا تھوڑی سی رطوبت
آنکھ کی طرف اونتر آئے اور یہ بھی اچانک ہو جاتا ہے پانچویں یہ کہ سخت جاڑا اور مزاج کی سردی اس مرض کا باعث ہو جیسا کہ کوئی
شخص برف اور جاڑے میں گرفتار ہو تو اُس کو یہ عارض ہو جائے چھٹے یہ کہ روح باصرہ ضعیف ہو جائے اور یہ قسم بڈھوں کو اور جو لوگ
کہ بہت بیماری اٹھاتے ہیں ان کو عارض ہو جاتی ہے۔ اور جاننا چاہئے کہ ہر سبب کو اس کے پہلے حال سے تحقیق کر سکتے ہیں اور جہاں
کہیں دفعۃً حادث ہو جائے تو فرق کرنے والی علامتوں کی وہاں کچھ احتیاج نہیں مگر جو آہستہ آہستہ پیدا ہو تو اس کے شروع ہونیکے
آثار بیان کر دینا ضروری ہے تاکہ استحکام سے پہلے تدارک کیا جائے ابتداء نزول الماء کی یہ علامت ہے کہ خیالات جیسے مچھر اور مکھیاں اور
پتنگے اور بال اور اُنکے مانند جیسے مختلف سبب ہوں اور اُن کے موافق نظر آئیں اور اس سبب سے کہ کبھی یہ خیالات نزول کا مقدمہ ہوا
کرتے ہیں اور نہیں تو دوسرے اسباب سے جن کا خیالات کے فصل میں ذکر آیا ہے اکثر ہو جاتے ہیں لازم ہوا کہ اس بحث میں بھی خوب واضح
ہونے کے لئے اُن خیالات میں کہ نزول الماء سے ڈراتے ہیں اور اُن کے سوائیں فرق کا بیان کیا جائیگا اور ان میں پانچ وجہ سے ہوتا ہے
ایک یہ کہ خیالات مذکورہ پینے ڈرانے والے اکثر ایک آنکھ میں ہو جاتی ہیں اور اس علامت کی تصدیق اس وقت ہوسکتی ہے کہ یا دونوں کی ابتداءت
اور رطوبات میں دوسری آفت کا نقصان نہ ہو جیسا کہ ہم خیالات میں بیان کرچکے ہیں دوسرے یہ کہ خیالات مذکورہ کی یہ علامت ہے کہ اگر دونوں آنکھ میں
واقع ہوں تو اس صورت میں لازم ہے کہ شروع ہونے میں کمی اور زیادتی میں فرق رکھتے ہوں یعنے دونوں اکٹھے یا ایکبارگی شروع نہ
ہوں بلکہ جیسا ایک آنکھ میں عارض ہوں تو ایک عرصے کے بعد دوسری آنکھ میں واقع ہوں اور ایک آنکھ میں خیال زیادہ ہوں
اور دوسری میں کم تیسرے یہ کہ معدے کے خالی ہونے اور بھرنے میں خیال کا کچھ فرق نہ پڑے اور چوتھے آنکھ میں کدورت آہستہ آہستہ
ترقی پکڑتی رہے اور بخار کے دبانے والی چیزیں اور قے کچھ نفع نہ کریں جب تک کہ وہ مادہ جو ان خیالات کا موجب ہے چھٹ نہ جائے اکثر
جائے ایارج جات اور جو بیماریوں کے استعمال سے کچھ نفع نہ پایا جاتا پانچویں یہ کہ حدقے کا رنگ کسی قسم کے تغیر سے خالی نہ ہو اور تین
چار مہینے کے بعد تغیر فاش ظاہر ہو جائے سو طبیب کو واجب ہے کہ خیال نزول کا دوسرے خیالات سے جیسے وہ خیالات جن کی
جڑ معدے اور بدن کے بخارات ہیں اور قرنیہ کے قروح کے نشان سے ہوتے ہیں پہچان لے اور اس کی کدورت کو کمی کی کدورت

اور سب کدورات سے جو طبقات اور رطوبات میں آفت آنے سے ہو جاتے ہیں اور رطوبات اور رطوبات کی ہر ایک بیماری میں ضبط ہو چکے ہیں فرق اور امتیاز کرے تاکہ اچھی طرح آئینہ مقصود کو صاف کر کے صورت مراد مشاہدہ کرے اور پوشیدہ نہیں ہے کہ جو خیالات قروح قرنیہ کے آثار سے ہوا کرتے ہیں بدون کمی اور زیادتی کے ایک شکل پر ہمیشہ رہا کرتے ہیں پانچویں یہ کہ نزول کے خیالات چھ مہینے سے زیادہ نہیں گذرتے کہ بینائی کو باطل کر دیتے ہیں لیکن اگر چھ مہینے گذر جائیں تو نزول الماء کی آفت سے محفوظ رہے صاحب اقرائی نے کہا ہے کہ چھ مہینے تک وقت مقرر کرنا اس پہچان کے واسطے کہ خیالات نزول سے نہیں ڈیتے یہ امر اکثری ہے کہ بہت تجربوں سے معلوم ہوا علاج جبتک کہ یہ مرض ابتدا میں ہے جلد ہی کریں اور ایارجات اور حبوب سے سر کا تنقیہ کریں شبیار کے طور پر اور اس اثنا میں نضج کی رعایت بھی لازم سمجھیں یعنی بدون نضج کے تنقیہ نہ کریں اور منضجات اور مسہلات کے استعمال میں بیمار کے مزاج اور قوت کی رعایت کرنا واجب ہے تاکہ گرم دواؤں کے افراط سے کوئی دوسری آفت نہ برپا ہو اور جہاں کہیں قوت قوی ہو تو اسہال پے در پے کرنا چاہیئے اور نہیں تو ہفتے میں ایک مرتبہ اور ایارج فیقرا مطبوخ قنطوریون کے ساتھ دیں اور غذاؤں میں سے خشک کھانے جیسے کباب اور تدرو کا گوشت اور خشک قلیہ اور بھونا ہوا اور نان خشکار یعنی روٹی گیہوں کے آٹے کی جسمیں بھوسی ملی ہو اور اس کے مانند اختیار کریں اور غذاؤں کے اندر دار چینی اور صعتر اور تلی اور تازی ہری سونف اور آبکامہ استعمال کریں اور تنقیہ کاملہ کے بعد جو چیزیں کہ پانی کو جلا کرنے والی اور لطیف کرنیوالی ہوں جیسے شیاف مرارات اور باسلیقون اور اُس کے مانند آنکھ میں لگائیں اور اطبا کہتے ہیں کہ اگر بزر الکتم کو سرمہ کی طرح آنکھ میں لگائیں تو اس کو پانی سے محفوظ رکھتا ہے اور اچھا کر دیتا ہے اور بزر الکتم فارسی میں تخم وسمہ یعنی نیل کے بیج کو کہتے ہیں اور جو گولیاں کہ اس مرض میں استعمال کی جاتی ہیں مناسب ہے کہ ان کو بڑی بڑی بنائیں تاکہ معدہ میں زیادہ ٹھیریں اور بہت ٹھیرنے کے سبب سے مادہ کو دماغ سے اچھی طرح نیچے اتار سکیں ف واضح ہو کہ امراض دماغی اور جو مرض کہ دماغ کے متعلق ہیں اُن کے دفع کے لئے معدہ کا تنقیہ اور اس کی اصلاح بہت مفید ہے کیونکہ دماغ کے مقابلہ میں معدہ واقع ہے اور اس کی علت اور خرابی سے دماغ میں اور جو کچھ اس کے متعلق ہے خلل آئیگا اور جب بیمار کو زیادہ گرمی پہنچنے کا خوف ہو تو اطریفل ایارج کے ساتھ تقویت دیا ہوا نہایت ہی نفع کرتا ہے جاننا چاہیئے کہ عطوسات یعنی چھینک لانے والی دوائیں اگرچہ اس مرض میں مفید ہیں لیکن ان کا استعمال خطرہ سے خالی بھی نہیں ہے کیونکہ چھینک کی حرکت بہت سخت ہے اور اس سبب سے عجب نہیں کہ آنکھ میں پانی اتر آنے کی مدد کریں مگر جس مریض کے اخلاط میں جوش نہ ہو اور تنقیہ بھی خواہش کے موافق وقوع میں آیا ہو تو چھینک لانے والی دوا کا استعمال کچھ مضائقہ نہیں اور شیخ قانون میں لکھتا ہے کہ فصد کان کے پیچھے کی رگ کے مفید ہے اب سمجھنا چاہیئے کہ جو کچھ لکھا گیا یہ سب تدبیریں ابتدا میں کام آتی ہیں اور اللہ کے فضل سے بہت آدمی نزول کے بھنور سے نکل آتے ہیں اگرچہ کہ مسہلات کا استعمال اور مضرات سے بچنا ضرر سے خالی بھی نہیں بلکہ کبھی یہ حکمت نفع نہیں کرتی اور باوجودیکہ بہت تدبیریں کیجاتی ہیں مگر پھر بھی پانی اتر آتا ہے اس میں مصلحت یہ ہے کہ بلاتامل کنپٹی کی شریان کو گرم لوہے سے جو اس کام کے لئے مخصوص ہے داغ دیں بدون اس بات کے کہ پانی کا راستہ بند کریں کوئی دوسری تدبیر نہیں ہے اور یہ کام خاص ہندوستان کے جراح کرتے ہیں بلکہ ان شہروں میں بہت مشہور ہے اور بہت لوگ جانتے ہیں کہ بارہا تجربہ میں بھی آیا ہے مگر لازم ہے کہ مریض مذکور پرہیز میں کوتاہی نہ کرے اور ہمیشہ طبیعت کو نرم رکھیں تاکہ مادے کا سلسلہ ٹوٹ جائے اور دوسری شریانیں کہ کنپٹی میں بالکل چھپی ہوئی ہیں اور ان میں داغ آنا دشوار ہے اُن کو اپنا راستہ بناکر آنکھ کی طرف متوجہ نہ ہوں اور لازم ہے کہ مریض مذکور فصد اور حجامت اور جماع سے اور جو چیزیں کہ دماغ کو کمزور کرتی ہیں اور بخارات اٹھاتی ہیں ان سب سے پرہیز کرے لیکن اگر جوان اور مزاج گرم اور بہت خون والا ہو اور فصد کی احتیاج ضروری سمجھیں تو ہو سکتا ہے کہ فصد کے لئے اجازت

دیکن کذا قال الشیخ فی القانون یعنی شیخ نے قانون میں بھی یہی لکھا ہے اور جب کہ نزول پورا اور کامل ہو جائے اور بینائی سب کی باطل کردے تو قدح اس کا علاج ہے فن قدح کحالوں کی اصطلاح میں آنکھ کے پانی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بدلنا ہے مگر پہلے غور سے دیکھیں کہ آنکھ میں قدح کی قابلیت ہے یا نہیں اور باوجود قابلیت کے عصبۂ مجوفہ کے سدے کے ساتھ مرکب یا نہیں اگر لیاقت قدح کی رکھتی ہے اور سدے کے ساتھ مرکب نہیں تو اس کے قدح کرنے کی اجازت ہے اور اگر اسمیں استعداد ہے مگر سدے کے ساتھ مرکب ہے تو پہلے سدے کو کھولدیں پھر قدح کریں اور عصبۂ کے سدے کا بیان مع علامات اور علاج کے اور فرق ان دو قسم کے نزول الماء میں کہ سدے کے ساتھ اور بدون سدہ کے ہوتا ہے ہم اس فصل کے آخر میں بیان کرینگے اور جو نزول کے قدح کے قابل نہو تو اچھی تدبیروں سے قدح کے لائق کرلیں تو پھر قدح کریں وقال صاحب الاسباب والعلامات کلما یمکن ان یصیر من جنس ما یقدح بحسن التدبیر یعنی اور کہا صاحب اسباب اور علامات نے کہ ممکن ہے اس کی سب قسمیں عمدہ تدبیر سے اس قسم کی ہو جائیں جس کو قدح کرتے ہیں اور جس قسم میں قدح کی قابلیت ہے تو اس کی یہ پہچان ہے کہ سفید اور صاف اور رقت میں معتدل ہو اور جب بیمار کو چھینک آئے تو معلوم ہو کہ ایک روشنائی یعنی شعاع کے مانند اس کی آنکھ سے باہر نکلتی ہے اور جس وقت اس قسم کے مرض کی آنکھ کو ملیں تو پانی کے اجزا بکھرے ہوئے اور پریشان نظر آئیں اور ایسا نہ ہو تو قدح کے قابل نہیں ہوتی اور جو آنکھ قدح کے لائق نہیں تو اس کی بہت قسمیں ہیں اور ہر ایک کا جیسا جیسا رنگ اور قوام ہوتا ہے اسی کے موافق اس کا نام ہے چنانچہ ایک تو غمامی ہے اور وہ ایک رطوبت ہے ابر سیاہ کی صورت کہ حرکت نہیں کرتی اور دوسری زیبقی وہ ایک گول رطوبت ہے سیماب کی صورت اور یہ قسم حرکت کرتی ہے تیسری جصی وہ اس طرح پر ہے کہ ریج یعنی شیشے کے ٹکڑے کی صورت نظر آئے اور ثقبے میں تمدد یعنی کھچاوٹ پیدا کرے اور حرکت نہ کرے اور جب کہ دوسری آنکھ بند کرکے کھولدیں تو اس پانی میں کسی طرح کا تغیر ظاہر نہ ہو چوتھی آسمان گونی وہ اس طرح ہوتی ہے کہ اس کا رنگ آسمانی رنگت کے مشابہ ہو اور یہ پانی اکثر حرکت نہیں کرتا اور اس سبب سے کہ اپنی تیزی اور گرمی سے رطوبت بیضیہ کو فاسد کرتا ہے اسکی اصلاح بہت دشوار ہے لہذا قال الشارح ولا ینجح فیہ القدح یعنی اسی واسطے شارح نے کہا ہے کہ اس میں سے قدح سے فلاح نہیں ہوتی پانچویں منتشر رقیق کہ پورا اور کامل نہ ہو اور استحکام نہ پائے اور اس میں غلظت معتدل نہ آئے اس قسم میں بیمار تھوڑا سا دیکھ سکتا ہے یعنی کم کم نظر آتا ہے اور کبھی قوت باصرہ کا ضعف کم ہو جاتا ہے اور کبھی ضعف بڑھ جاتا ہے اور اس قسم میں جبتک کہ اعتدال نہیں آتا ہو تب تک اس کا قدح نہیں بن پڑتا چھٹی زجاجی یعنی شیشہ کی صورت ساتویں ابیض بردی یعنی سفید اولے کی صورت آٹھویں اخضر سبز نویں اصفر یعنی زرد دسویں احمر ذہبی یعنی سرخ سنہرا گیارہویں ازرق یعنی بلی کی آنکھ کی مانند بارہویں اسود یعنی سیاہ اور وہ تدبیر کہ غیر قابل چشم کو قدح کے قابل کرتی ہے اس طرح پر ہے کہ لطیف غذائیں قلت کے ساتھ استعمال کریں اور غلیظ کھانوں سے جیسے گائے کا گوشت اور پنیر اور مسور اور ایسی ہی چیزوں سے پرہیز کریں خصوصاً رات کو وقت کھانے سے اور جماع اور شراب اور حمام کرنے سے زیادہ احتیاط رکھیں اور پیاز اور گندنا اور بادروج یعنی تلسی اور مچھلی سے پرہیز کرنا چاہیے خصوصاً مچھلی سے کہ اس کی ایسی خاصیت ہے کہ آنکھ میں پانی آنے اور اس کے غلیظ کرنے میں مدد کرتی ہے اسواسطے طبیب جب چاہتے ہیں کہ آنکھ میں پانی جلد جمع ہو جائے تو بیمار کو مچھلی کھلاتے ہیں اور مناسب ہے کہ کحل ملطف جیسے شیاف مرارات اور اس کے مانند آنکھ میں لگاتے رہیں اور یہ تدبیر کا بیان کیا ہے سب اجناس کے واسطے مناسب ہے مگر منتشر رقیق کہ اس کی اصلاح اس تدبیر کے برخلاف ہوا کرتی ہے اس لیے کہ منتشر رقیق میں لازم ہے کہ سخت غذائیں دیں اور مچھلی کھلائیں تاکہ پانی کا قوام اعتدال پر آجائے اور ظاہر ہے کہ اقسام مذکورہ میں سے بعضے تو بالکل اصلاح قبول کرتے ہیں اور بعضے دیر میں قدح کے قابل ہوا کرتے ہیں یہانتک کہ نظر میں نہیں آتا کہ انمیں سے بعضے پر بیمار کو صبر کرنا آسان ہوا ہو اور ممکن ہے کہ بعضے قسم تو ہرگز اصلاح پذیر نہ ہو کما ہو ظاہر عند صاحب التجربہ یعنی جیسا کہ تجربہ والوں کو معلوم ہے

اور قدح کا یہ دستور ہے کہ پہلے غور سے دیکھیں کہ کوئی امر ایسا مانع تو نہیں ہے کہ جو قدح کرنے سے روک سکے جیسے صداع اور زکام اور کھانسی اور اس کے سوا اگر ان امور میں سے کوئی مانع ہو تو پہلے اس کا علاج کرنا چاہئے اور بدن اور دماغ کا تنقیہ فصد اسہال سے کرنا چاہئے اور جب بدن کو قدح کریں اس دن ابر اور ہوا تیز نہ چلتی ہو بلکہ معتدل اور شمالی ہو پھر مریض کو روشن مکان میں کہ سایہ دار ہو نرم بچھونے پر نرم تکیوں کی آڑ لگا کر بٹھلائیں اور حکم کریں کہ دونوں گھٹنوں کو سینے سے لگالے اور دونوں ہاتھ پنڈلیوں سے ملے رکھے اور اپنے آپ کو سمٹا ہوا رکھے اور کحال یعنی آنکھ بنانے والا اس کے مقابل کرسی پر بیٹھے تاکہ بیمار سے اونچا رہے اور اگر دوسری آنکھ صحیح اور سالم ہو تو اس کے اوپر ایک گدی اور پٹی اچھی طرح سے باندھ دیں کہ اس میں دو فائدے ہیں ایک تو بیمار کے لئے اور دوسرا طبیب کے واسطے بیمار کا تو یہ فائدہ ہے کہ اگر صحیح آنکھ بند نہ ہوئی نہ ہوگی تو حرکت کرے گی اور دوسری آنکھ کو بھی حرکت میں لائیگی جس سے قدح کرنا دشوار ہوگا اور طبیب کا یہ فائدہ ہے کہ پانی کھل جانے کے بعد بیمار سے موجود چیزوں کا نشان پوچھے اور وہ بتائے تو یہ گمان نہو کہ وہ دوسری آنکھ سے دیکھتا ہے اب سمجھنا چاہیئے کہ جب بیمار طریق مذکور پر بیٹھ جائے تو ایک شخص اور اسکے پیچھے بٹھائیں اور کہدیں کہ بیمار کا سر ہاتھ سے پکڑ کر تھامے رہے اور کحال اپنے ہاتھ سے اوپر کی پلک اٹھا کر ساری آنکھ کھولدے اور بیمار سے کہے کہ طبیب کی طرف دیکھنے کا ارادہ کرے اسطرح پر کہ آنکھ کا میلان اس کونے کی طرف رہے جو ناک کی طرف واقع ہے اور اطبا اس کو ماق اکبر کہتے ہیں پھر طبیب سلائی کی پچھلی طرف کو اس جگہ پر کہ جسکو قدح کرنا منظور ہے رکھ کر نشان کرے اور اس میں تین فائدے ہیں ایک تو یہ کہ بیمار کی آزمائش ہو جائے کہ اس تکلیف پر صبر بھی کر سکے گا۔ دوسرے دیکھے کہ نشان ثقبۂ عنبیہ کے برابر ہے یا نہیں کیونکہ سلائی کا سرا آنکھ کے اس گوشے پر جو کحال کی طرف ہے ثقبے کے برابر آنا چاہیئے بلکہ ثقبہ سے تھوڑا سا اونچا ہو اور نیچا نہو تیسرے یہ کہ اگر سلائی کی پچھلی طرف سے نشان نہ کریں تو ممکن ہے کہ جب اس کی طرف سے ملتحمہ کے اوپر رکھ کر شگاف کرنا چاہیں تو اس نشان کے نہ ہونے سے جو کہ تیز طرف کو ٹھہرا سکتا ہے سلائی کا تیز سرا ملتحمہ پر سے پھسل جائے اور جب جانے کا مقصود پر نشان ہو جائے اگر داہنی آنکھ ہو تو سلائی بائیں ہاتھ میں اور اگر بائیں آنکھ ہو تو سلائی داہنے ہاتھ میں لے اور سلائی کی تیز طرف نشان کی جگہ پر رکھے اور بہت زور سے اس کو دبائے تاکہ ملتحمہ پھٹ جائے اس وقت دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے آنکھ کو اور پلکوں کو تھامے رہے تاکہ بیمار آنکھ کو نہ پھیر سکے اور جس مریض کی آنکھ میں ملتحمہ نہایت نرم ہو اور یہ خوف ہو کہ سلائی سے پھٹ نہ سکے تو مناسب ہے کہ گول سر کے نشتر سے پہلے اس جگہ پر سوراخ کریں پھر سلائی ڈالیں غرض جس طرح ہو سلائی ڈالنے کے بعد نگاہ کریں اگر سلائی کا سرا قرنیہ کے پیچھے سے نظر آئے اور سلائی کے ثقبے کے برابر آنکھ میں ڈالنے سوا اگر آدھے جو کی برابر اندر چلی جائے تو ڈرنے کچھ خطرہ نہیں اور اگر زیادہ چلی جائیگی تو اچھا نہیں کہ قدح کی جگہ زخمی ہو جائیگی پھر جب سلائی کا سرا ثقبے کے برابر آجائے تو سلائی کی پچھلی طرف کو انگوٹھے پر ڈالیں جیسے کوئی شخص کام کرنے سے آرام لیتا ہے اور صحت کی خوشخبری سے بیمار کی تسلی کریں تاکہ دل کو قوی رکھے اور اکثر بیمار کو اس وقت بہت غش آیا کرتی ہے اس سبب سے مناسب ہے کہ اس دن کچھ نہ کھلائے اور اگر طبیعت اولٹ پلٹ ہونے لگے تو تھوڑا سا شربت انگور یا شربت ریباس یا شربت انار دیا جائے تاکہ تسلی ٹھہر جائے اور آنکھ کا درد کم ہونے کے لئے پاکیزہ روئی بیضے کی سفیدی میں تر کر کے آنکھ پر رکھ کر منہ سے بھاپ دیں تاکہ اس میں گرمی آجائے اور اگر منہ آنکھ کے نزدیک لے جائے جس طرح کسی چیز کو پیار کرتے ہیں اس پر منہ رکھ کر دم پھونکیں تو بہتر ہے اور مطلب اس سے یہ ہے کہ آنکھ کو آرام پہنچے پھر جب کہ آنکھ کا درد ہلکا پڑ جائے اور تسلی ہو جائے اور وہ رک جائے تو سلائی کو آہستہ آہستہ پھرائیں تاکہ قرنیہ کے پیچھے سے نظر آئے کہ سلائی کا سرا پانی کے اوپر ہے پھر سلائی کی پچھلی طرف کو آہستہ پھرا کر تھوڑا اونچا کریں اور پانی کو سلائی کے سرے سے دبا کر آہستہ آہستہ بٹھلائیں تاکہ پانی بیٹھ جائے اور عنبیہ کی شکن اس کو اندر کھینچ لیں پھر سلائی کو دیر تک اسی طرح پر رہنے دیں اور بعد اس کے

پانی کے جگہ پکڑنے سے خاطر جمع ہو جائے تو سلائی کا سر ثقبہ سے الگ کریں اور جلدی سے نہ نکالیں تاکہ اگر وہ بالفرض پانی پلٹ آئے تو پھر دبا کر بٹھلا سکیں کیونکہ اگر سلائی کو نکال لیا ہوگا اور پانی پھر پلٹ آئیگا تو دوبارہ سلائی کے ڈالنے سے آنکھ کا درد بڑھ جائیگا پس لازم ہے کہ جبتک خوب پانی کے جگہ پکڑنے سے دلجمعی نہ ہو تب تک سلائی کے نکالنے میں جلدی نہ کریں اور اکثر عنبیہ کی خمل یعنی طبقہ چسپ دار ہوا کرتی ہے اس سبب سے پانی کو بہت دشواری سے کھینچتی ہے اور ممکن ہے کہ پانی بہت غلیظ یعنی گاڑھا یا رقیق یعنی بہت پتلا ہوا اور اس وجہ سے اس کا دبنا اور بیٹھ جانا دشوار ہو اور اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی بار ایسا بیٹھ جاتا ہے کہ اس میں پھر لوٹ آنے کا خوف نہیں رہتا اور اکثر بہت دشواری سے دبتا ہے اور پھر آجاتا ہے اور جہاں اس کو لیجانا چاہتے ہیں سب کا سب نہیں جاتا اسی واسطے حکما کہتے ہیں کہ اگر ایسا ہو اور بہت رنج اور تکلیف دے تو سلائی کو اسی طرح رہنے دیں اور سلائی کے تیز سرے سے آنکھ کے گوشے میں زور سے دبائیں تاکہ تھوڑا سا خون نکلے اور پانی کو اس خون کے ساتھ دبا کر بٹھلا سکیں اور شاید کہ بدون قصد طبیب کے تھوڑا سا خون نکل آئے تو کچھ خوف نہ کرنا چاہیئے بلکہ جو پانی دشواری سے دبتا تھا اس کو اسی خون کے ساتھ دبا کر بٹھلا دیں تاکہ خون کی قوت پانی کو خمل کے اندر جلا کر نابود کر دے اور پانی کو خون کے ساتھ بٹھلانے میں دوسرا نفع یہ ہے کہ اگر خون کو نہ دبائیں تو اسی جگہ ٹھہر کر رہ جائے اور اس سے طرفہ کی بیماری پیدا ہو جائے اور بہت مشکل سے تحلیل ہو اور مناسب ہے کہ پانی بٹھلانے کے وقت بیمار نہ حلق کی راہ سے کھکارے اور نہ ناک کی راہ سے رینٹ سنکے اور منہ کا لعاب حلق میں بہائے یعنی نگل جائے تاکہ اس حرکت کے سبب سے پانی اندر کی طرف سیلان کرے یعنی بہے اور تا بیدار ہو اور پانی بٹھلا دینے کے بعد سلائی کو آہستہ آہستہ پھرا کر باہر نکالیں اور انڈے کی زردی اور روغن گل کے ساتھ ملا کر آنکھ کی پشت پر رکھیں اور زیرہ چبا کر اس کا خالص پانی آنکھ میں ڈالیں۔ اور دونوں آنکھوں کو سخت باندھ دیں اگر باہر کی طرف آنکھ کے کوئے پر خون نظر آئے تو کمان پیسکر اس پر چھڑک کر گدی سے سخت باندھ دیں اور بیمار کو اندھیرے گھر میں لائیں اور رکھیں کہ چت لیٹا رہے اور سونے والوں کی طرح پڑا رہے کچھ بھی حرکت نہ کرے ضرورت کے لئے فقط اشارہ سے پہچان کرے اور چھینک اور کھانسی سے اپنے تئیں بچائے اگر چھینک آنے لگے تو ناک کو ہاتھ سے ملے تاکہ چھینک رک جائے اور جو کھانسی آنے لگے تو جلاب کو روغن بادام میں ملا کر تھوڑا تھوڑا لگنے کی سینے اور پیٹھ اوں پر جو چیز سرد اور تر ہو اور جوڑ عضو کی بحس کرنے والی ہو لیپ کرنا چاہیئے تاکہ صداع نہ ہو جائے اور کھانا بہت کم دینا چاہیئے اور جو چیز کہ پینے کے لائق ہو اس کھانے اور جو چیز چبانے کے لائق ہو نہ کھلانی چاہیئے۔ اسلئے کہ چبانا پانی کو حرکت دیتا ہے اور دوسرے دن اگر کھولنا چاہیں تو مضائقہ نہیں اور گدیاں آہستہ آہستہ اٹھائیں اور روئی گلاب میں بھگو کر آنکھ کو اس سے دھو ڈالیں اس طرح پر کہ آنکھ کو کسی طرح کا صدمہ نہ پہنچے اور ہاتھ کا زور کسی طرح سے آنکھ پر نہ ڈالیں اور آنکھ بھی نہ کھولیں اور پھر انڈے کی سفیدی میں روئی بھگو کر آنکھ کی پشت پر رکھیں اور گدیوں سے اور پٹی سے باندھ دیں لیکن تیسرے دن تک نہ کھولیں تو بہتر ہے اور تیسرے دن کے آخر میں کھولیں اور گل سرخ پانی میں جوش دے کر اس پانی سے آنکھ کو دھونے کی احتیاط کرتے رہیں اور بیمار کی پشت کے نیچے تکیہ لگا کر سیدھا بٹھلائیں اور گردا گرد اس کے تکیے رکھیں اس طرح پر کہ اس کے ہر طرف تکیے رہیں تاکہ ان پر سہارا کرے اور آرام سے رہے اور کوئی حرکت نہ کرے اور ایک سیاہ کپڑا اس کے منہ پر لٹکائے رکھیں اور اگر شیاف سفید مغسول یا سرمہ سیاہ آنکھ کے اندر لگانا چاہیں تو مضائقہ نہیں اور اگر وہ تین دن کے بعد پانی پھر پلٹ آئے تو غور کریں کہ کوئی گرم ورم اس میں پیدا ہوا ہے یا نہیں اگر نہ ہو تو پھر سلائی کے ساتھ پانی کو اس کی جگہ پر کر دیں کیونکہ اس نزدیک وقت میں ملتحمہ کا شگاف بند نہیں ہوا ہوگا اور زخم ابتک نہ بھرا ہوگا اور جس مریض کی

آنکھ میں قدحی جگہ پر زائد گوشت نکل آئے تو اس کو تیز ناخن سے یا مقراض سے اٹھا لیں اور خوف نہ کریں اور سلائی ایسا آلہ ہے کہ
سرخ تانبے سے بناتے ہیں اس کی ایک طرف تیز ہے اور تین پہلو رکھتا ہے اب سمجھنا چاہئے کہ ثقبہ میں پانی بیٹھلا دینے کی حقیقت ظاہر
ہے کہ جب عنبیہ کو سلائی سے دبائیں تو اس کا ثقبہ اندر کی طرف جاتا ہے اور اس سبب سے کہ اس میں شکنیں اور چنتیں واقع ہیں پانی انہیں اٹک
جاتا ہے اور جس وقت سلائی کو اٹھا لیتے ہیں تو عنبیہ اصلی حالت پر آجاتا ہے اور ثقبہ سلامت رہتا ہے لیکن کبھی بعضے طبیب اس پانی کو آنکھ سے
باہر نکال لیتے ہیں اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ قرنیہ کے نیچے کی طرف کو شگاف دیتے ہیں اور اس سلائی سے کہ اس کام کے لئے مخصوص ہے
پانی کو باہر کھینچ لیتے ہیں مگر اس طریقہ میں بہت بڑا خوف ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر پانی غلیظ ہوگا تو رطوبت بیضیہ کو اپنے ساتھ باہر کھینچ لائیگا
اسی واسطے ہمنے اس طریقے کے بیان سے تعرض نہ کیا **ترکیب حب الذہب کی** ایلوا ۱۰ درم تربد موصوف ۷ درم مصطگی گل سرخ ہر ایک
۲½ درم زعفران ½ درم ہلیلہ زرد ۵ درم سقمونیا ۳½ درم خوراک ۲ مثقال یہ سب سات دوائیں ہیں اور طبیب لوگ مریض کی کیفیت اور
فصل کے موافق اوزان کی کمی بیشی اور دواؤں کے بڑھانے اور گھٹانے میں مختار ہیں اور حبوب منقیہ کئی نسخوں میں اوپر لکھ چکے ہیں
چنانچہ کتاب کے خاتمہ میں ہر نسخہ کی جگہ کا اور ہر فائدے کا اشارہ کیا جائیگا جس شخص کو اس کی جگہ دریافت کرنی منظور ہو تو خاتمہ سے
تلاش کرکے نکال لے **ترکیب مطبوخ قنطوریون کی** قنطوریون باریک اور عربی میں قنطوریون دقیق کہتے ہیں تربد سفید نیمکوفتہ ہر ایک
۳ درم بسفائج نیمکوفتہ ۷ درم مویز منقی بیضے بیج نکالے ہوئے ۲۰ درم یہ سب چار دوائیں ہیں انکو لیکر ½ ۱ سو درم پانی میں جوش کریں جب ۵۰
درم باقی رہے تو صاف کریں اور اس ایارج کے نیچے پلائیں اور اگر ایارج اس مطبوخ میں ملاکر دیں تو بہتر ہے۔ **ترکیب ایسی
معجون کی** جو کہ نزول کی ابتدا میں نفع کرتی ہے اور مجرب ہے زنج اور ہینگ اور سونٹھ اور سونف چاروں کو برابر لیکے کوٹ اور چھان کر صاف
کئے ہوئے شہد میں گوندھ لیں خوراک ہر روز صبح کیوقت ایک مثقال اور جاننا چاہئے کہ مرزنجوش اور یاسمین اور کلونجی سونگھنا نافع ہے اور
ایسا ہی روغن مرزنجوش کو سر پہ ملنا اور جس قدر کہ دواؤں کا بیان ہوا سب ابتدا کے ساتھ مخصوص ہے اور بیمار کے مزاج کی
گرمی اور سردی اور تری اور خشکی کی رعایت کرنی واجب ہے اور تنقیے کے پہلے آنکھ میں دوا کا استعمال کرنا منع ہے ف اسلئے کہ بغیر تنقیے
کے سدہ میں اصلاح نہیں آتی بلکہ دوا کے استعمال سے مرض کے زیادہ ہو جانیکا خوف ہے اور پیاز کا پانی شہد کیساتھ لگانا آنکھ کو جلا کرتا ہے
اور ٹھنڈا پانی پینا اور ہینگ کھانا اور اس کو شہد کیساتھ آنکھ میں لگانا نفع رکھتا ہے قال الشیخ ہٰذا مجرب لابتداء الماء و راس الخطاف المحرق
بعسل یکتحل بہ اور شیخ نے لکھا ہے جو دوا پانی کے ابتدا میں تجربہ کیگئی ہے وہ یہ ہے کہ خطاف کا سر جلا ہوا شہد میں ملاکر آنکھ میں
لگائیں اور خطاف کو ابابیل کہا کہتے ہیں **عصبہ مجوفہ کے سدے کا بیان** یہ دو قسم ہے ایک تو وہ کہ اسکے ساتھ میں نزول الماء
نہ ہو دوسرے وہ کہ نزول الماء کے ساتھ ہو اور جو سدہ کہ تنہا ہوگا اس کی علامت یہ ہے کہ پانی کے نشان سے پاک ہو اور آنکھ سالم نظر آئے
اور باوجود اس کے بینائی بالکل بیکار ہو جائے کیونکہ بینائی کا بیکار ہو جانا سدے کو لازم ہے اور عصبہ کے سدے میں اور اسکے ورم میں یہ فرق
ہے کہ ورم بوجھ اور درد سے جو آنکھ کے قعر یعنی گہرائی میں ہو خالی نہیں ہوا کرتا اور سدے میں درد اور بوجھ نہیں پایا جاتا اور اس بینائی
کو بالکل باطل نہیں کرتا بخلاف سدے کے اور ضعف کے کہ یہ اس کو بالکل باطل کر دیتا ہے اور عصبہ کا ورم اور ضعف آنکھ کے طبقات اور رطوبات کی
بیماریوں کے ضمن میں شرح کے ساتھ مذکور ہے اور سدے کی تدبیر یعنی سدہ کھولنے کا بیان کیا جاتا ہے اور جو سدہ کہ نزول کے ساتھ ہو
ضرور ہے کہ اس کا ذکر مفصل کیا جائے گا تاکہ اس نزول کو جو سدہ کے ساتھ ہوتا ہے اس نزول سے کہ بے سدہ ہو امتیاز کر سکیں
چنانچہ ہم اوپر کہہ آئے ہیں کہ بعضے سدے والے نزول کے ساتھ کچھ شبہ نہیں لاتی اس کا یہ مطلب ہے کہ نزول سدی اور غیر سدی میں فرق کر سکتے ہیں
تاکہ اگر نزول سدے کے ساتھ ہو تو پہلے سدے کو کھولیں پھر اس پانی کو قدح کریں اور فرق اس طرح پر کرتے ہیں کہ بیمار دونوں آنکھیں بند رکھتا ہے

خواہ نزول ایک آنکھ میں ہو خواہ دونوں میں اس سے کہیں کہ ایک آنکھ بند کرلے اور دوسری آنکھ میں دیکھیں کہ ثقبہ عنبیہ زیادہ فراخ
ہوتا ہے یا نہیں سو اگر ثقبہ عنبیہ زیادہ فراخ ہوتا ہے تو جان لیں کہ عصبہ سلامت ہے اس میں سدہ نہیں ہے پس بلا تامل قدح کریں اور اگر
بہت فراخ نہ ہو تو عصبہ کے سدہ کا نشان ہے مگر یہ فرق کلی نہیں کیونکہ کبھی ہو سکتا ہے کہ سدہ نہ ہو لیکن اس سبب سے کہ پانی بہت غلیظ
ہو ثقبہ کی فراخی کو نظر آنے سے مانع ہو اور شاید کہ اتنا غلیظ ہو کہ روح کو اس طرف میں آنے کی گنجائش نہ رہے فقط اس بیان سے نزول الماء
سدی اور غیر سدی میں فرق کلی ظاہر نہیں ہوتا اس لیئے کہ اگر مریض کی ایک ہی آنکھ ہے تو کیونکر فرق کر سکیں گے پس مناسب ہے کہ وہ دوائیں اور
غذائیں استعمال کیجائیں کہ جو پانی میں اعتدال پیدا کریں اور ظاہر ہے کہ دوسری آنکھ بند کرنیکے وقت جو ثقبہ فراخ ہوتا ہے تو اس کا سبب یہ ہے کہ بند آنکھ
کی روح کھلی آنکھ کی طرف چلی جاتی ہے اور ثقبہ میں آتی وجہ سے فراخی نظر آتی ہے اور جب پانی کی غلظت روح کے نکلنے کو جس سبب سے کہ ثقبہ میں
فراخی نظر آتی ہے مانع ہو تو اس صورت میں ثقبہ کی فراخی نہ ہونے سے عصبہ میں قطعاً حکم نہیں کر سکتے کہ اس میں سدہ ہے اسی واسطے اس میں
یعنی نزول میں مصلحت یہ ہے کہ جب قدح کرنا چاہیں تو پہلے دماغ کا تنقیہ کریں اور سدے کے کھولنے والی چیزیں استعمال کریں تاکہ اگر بالفرض
سدہ بھی ہو تو کھل جائے اور قدح فائدہ دے اور احیاناً اگر کسی جاہل کحال نے اس نزول الماء کو جو سدے کے ساتھ ہے قدح کیا اور سدہ
کو نہ کھولا اور پانی کو ثقبہ سے دور کر دیا اور پھر بھی بینائی نہ کھلے تو جان سکتے ہیں کہ عصبہ میں سدہ پڑا ہوا ہے خاطر جمع رکھیں اور ایک مدت
کے بعد یعنی قدح کو اتنا زمانہ گذر جائے کہ پھر بیمار کا تنقیہ کر سکیں تو اب جو کچھ کہ ہم عصبہ کے سدے کے علاج میں لکھتے ہیں سدہ کھولنے
کے لیئے اس کی طرف رجوع کریں تاکہ بینائی کھل جائے علاج پہلے حب قوقایا اور ایارج فیقرا اور اس کے مانند دوسرے استفراغ
کی دوائیں استعمال کریں اور آنکھ کے گوشے کی رگ کی فصد کھولیں اور کنپٹیوں پر جونکیں لگائیں اور مادہ کو پاؤں کی طرف کھینچ لیں

چھبیسویں ۲۶ فصل زرقہ کے بیان میں یعنی گربہ چشم ہونا اور اس مرض والے کو کرنجا کہتے ہیں اور وہ دو طرح ہوتا ہے ایک تو اصلی
اور دوسرا حادث یعنی جو نیا پیدا ہو اور پہلے سے نہ ہو اصلی زرقے کے سات سبب ہوا کرتے ہیں ایک تو روح باصرہ کی کثرت دوسرے
صفائی اور نورانیت یعنی روشنی تیسرے رطوبت جلیدیہ کا بڑا ہونا چوتھے رطوبت جلیدیہ کا اونچا ہونا پانچویں رطوبت بیضیہ کی کمی چھٹے
رطوبت بیضیہ کی صفائی ساتویں عنبیہ کی سیاہی میں کمی اور زرقہ حادثہ کے تین سبب ہیں ایک تو رطوبت جلیدیہ کا اونچا ہونا خواہ
رطوبت جلیدیہ کے اونچے ہونے کا سبب رطوبت زجاجیہ کا بڑھ جانا ہو یا طبقہ صلبیہ اور مشیمیہ کا ورم اور ظاہر ہے کہ جب رطوبت زجاجیہ بڑھ جائے
یا طبقات مذکورہ میں ورم پیدا ہو تو رطوبت جلیدیہ دب جاتی ہے اور باہر کی طرف جھک آتی ہے اور اس سبب سے حدقہ کا رنگ ازرق نظر آتا ہے
ولایخفی ان قرب الجلیدیۃ الی الخارج بالفعل لا یقتضی عظمہا یعنی اور پوشیدہ نہیں کہ رطوبت جلیدیہ کا باہر کی طرف جھک آنا وہ کام کرتا ہے جو
اس کا زیادہ ہونا کرتا ہے اور اس کے بڑھ جانیکا یہ کام ہے کہ عنبیہ کے رنگ کو چھپا لے اور اس کی علامت اور علاج اور اسباب طبقات کی
بیماریوں میں ہم بیان کر آئے ہیں احتیاج کے موافق اس جگہ سے تلاش کر لیں اور جو زرقہ کہ یعنی رطوبت جلیدیہ کے اونچے ہونیکے سبب سے ہوا ہو
یعنی اونچا ہونیکا سبب رطوبت زجاجیہ پڑے تو اس کے لیئے سب سے بہتر تدبیر یہ ہے کہ اگر مزاج سرد ہو تو روغن بادام تلخ اور روغن بابونہ اور روغن غار
ناک میں ڈالیں اور مناسب چیزیں جیسے شادنج اور دارفلفل اور ہلیلہ زرد آنکھ میں لگائیں اور اگر مزاج گرم ہو تو سرد چیزیں جیسے صمغ عربی اور بنفشہ کا روغن میں
ناک میں ڈالیں اور سرمہ سیاہ اور طباشیر بھی آنکھ میں لگائیں لان ہذہ الاشیاء تجفف الرطوبۃ وتنشفہا یعنی کیونکہ یہ چیزیں رطوبت کو خشک کرتی ہیں اور اس
کو چوس لیتی ہیں اور سمجھنا چاہیئے کہ روغن گل ناک میں ٹپکانا مفید ہے خواہ مرض کا سبب گرمی ہو خواہ سردی [illegible] کے مزاج میں غلبہ رطوبت تغیر
آنے اور اس سبب سے اسکی سیاہی [illegible] دلالت کرتا ہے اسی لئے [illegible] ہیں کہ اکثر لڑکے جوان ہونے اور بالغ ہونے
سے پہلے رطوبات کے غلبے اور اسکے خام ہونے سے گربہ چشم ہوا کرتے ہیں اور جس وقت بالغ ہو جاتے ہیں اور حرارت میں قوت آتی ہے تو رطوبات مذکورہ میں سے کچھ تو

جیسے کان اور دوسرے اعضا اور شیاف اصفر اور شیاف اخضر آنکھ میں لگائیں شیاف اصفر کی ترکیب ہلیلہ زرد - توتیائے ہندی سفید مرچ صمغ عربی ہر ایک تین درم زعفران ایک درم یہ سب پانچ دوائیں ہیں کوٹ اور چھان کر تازی ہری سولف کے پانی میں شیاف بنالیں شیاف اخضر کی ترکیب زنگار تین درم قلقطار سوختہ چھ درم بورہ ارمنی کف دریا زرنیخ سرخ ہر ایک ایک درم نوشادر آدھا درم اشق ایک مثقال یہ سب سات دوائیں ہیں اشق کو تازی ہری تتلی کے پانی میں حل کریں اور باقی اجزا کو کوٹ اور چھان کر اس میں گوندھ لیں اور شیاف بنالیں تیسرے یہ کہ سوء مزاج گرم مادی ضعف کا سبب ہو جاتے اور ظاہر ہے کہ حرارت رطوبات کو ابال دیتی ہے اور ان کا حجم بڑھاتی ہے اس سبب سے بصر کے آلات کھنچ کر بڑھ جاتے ہیں اور بینائی میں خلل پڑتا ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ آنکھ پھولی ہوئی اور سرخ اور گرم معلوم ہو علاج اگر خون کا غلبہ پائیں تو فصد کھولیں اور مطبوخ ہلیلہ سے طبیعت کو نرم کریں اور شور اور تیز چیزوں سے خصوصاً پیاز اور گندنا اور بادروج اور سب بخار اٹھانے والی چیزوں سے زیادہ احتیاط کریں اور تنقیۂ عام کے بعد خاص عضو کے تنقیہ کے لئے جو چیز کہ آنسو نکالنے والی ہو آنکھ میں لگائیں جیسے برود حصرمی اور اس کے مانند برود حصرمی کی ترکیب یہ ہے توتیے کو لے کر باریک پیس کر کھٹے انگور کے پانی میں رچالیں اور سایہ میں سکھلا کر دوسری دفعہ پیس کر باریک کپڑے میں چھان کر استعمال کریں اور دوسری چیزیں بھی توتیے کے ساتھ پرورش کریں جس طرح قرابادینوں میں لکھا ہے چوتھے یہ کہ سوء مزاج گرم ساذج یعنی سادہ بلا مادہ جو شدت سے گرم ہو اور بصر کے اعضا کو گرم کرے اور رطوبات کو خشک کرے پھر روح میں بہت کمی آئے اور آدمی دور سے نہ دیکھ سکے اور اس کی یہ علامت ہے کہ آنکھ دبلی ہو کر گڑھ جائے اور آنکھ اور ناک سے رطوبت بہت کم نکلے اور بھوک کی حالت میں اور گرمی کے وقت اور اسہال یعنی دستوں کے بعد بینائی کا ضعف زیادہ ہو جائے اور کھانے کے بعد اور سونے کے پیچھے بینائی کا ضعف کم ہو علاج سردی اور رطوبت پہنچانے کی تدبیر میں جن چیزوں کا کہ بار بار ذکر کیا ہے مشغول ہوں اور روغن سرد تر جیسے روغن بنفشہ اور روغن نیلوفر سر پر ملیں اور ناک میں ڈالیں اور میٹھے بادام کا روغن آنکھ میں ڈالیں اور جو عورتیں لڑکیاں جنی ہوں ان کا دودھ آنکھ میں دوہیں اور اگر شراب میں بہت سا پانی ملا کر پی لیں تو مضائقہ نہیں اور بہت پانی ملا نہیں یہ فائدہ ہے کہ رطوبت زیادہ پہنچائے اور گرمی کم پیدا کرے پانچویں یہ کہ آنکھ میں کوئی علت نہ ہو بلکہ علت معدہ میں ہو اور اس سے غلیظ ابخرے اٹھ کر دماغ کی طرف چڑھیں اور ضعف کا باعث ہو اور اس کی علامت یہ ہے کہ ضعف ہر وقت نہ ہو بلکہ بدہضمی کی حالت میں پیدا ہو جائے اور بھوک کے وقت بالکل جاتا رہے علاج اگر معدے میں امتلا ہو تو اس کا تنقیہ کریں اور موافق اور مناسب جوارشوں سے معدے کی تقویت کریں چھٹے یہ کہ حرارت غریزی ضعیف ہو جائے اور اس سبب سے رطوبت فضلیہ کے نضج اور اصلاح میں نقصان پڑے اور فساد پیش آئے اور بڑے بڑے بخار بڑھ جائیں اور دماغ کے مزاج اور قوت حساسہ میں ضعف واقع ہو اور یہ قسم بڈھوں کو مخصوص ہے اور اس سبب سے کہ اعادہ معدوم محال ہے یعنی جو چیز نابود ہو چکی ہے اس کا موجود ہونا ممکن نہیں تو اطبا اس نوع کو لا علاج کہتے ہیں اور باوجود لا علاج ہونے کے اس لئے کہ بڑھ نہ جائے علاج سے ہاتھ نہ روکیں اور اس کا علاج یہ ہے کہ دماغ کا تنقیہ کریں اور تنقیے کے بعد کبھی شادنج اور کف دریا اور ہلیلہ زرد آنکھ میں لگائیں تاکہ آنکھ میں صفائی آئے اور مادہ اس میں سے پاک ہو جائے کبھی سرمہ اور توتیا اور اسکے مانند آنکھ میں لگائیں تاکہ آنکھ کو قوت ہو فائدہ بینائی کا ضعف جو بڈھوں کو ہوا کرتا ہے اس کو سب کا سب لا علاج نہ سمجھیں کیونکہ یہی ایک قسم لا دوا ہے اور اس کا پیدا ہونا بڈھوں ہی میں مخصوص ہے اور وجہ اس کی بیان ہو چکی ساتویں رطوبت بیضیہ میں کدورت آئے اور شفافیت کم ہو جائے اور نور کو رطوبت جلیدیہ سے باہر کی طرف نکلنے کو اور صورتوں کو اس پر خوب نقش پکڑنے سے مانع آئے اور رطوبت بیضیہ کی کدورت کے تین سبب ہیں ایک تو یہ کہ اخلاط سوداویہ بدن میں غلبہ کریں پھر اس مادہ سے سوداوی ابخرے جو غلیظ اور سیاہ ہوں دماغ کی طرف چڑھ جائیں اور اس جگہ سے نیچے اتر کر رطوبت بیضیہ میں جمع ہو جائیں اور اپنی غلاظت سے رطوبت بیضیہ میں کدورت پیدا کریں دوسرے یہ کہ جماع کثرت اور افراط سے کیا جائے اور اس جہت سے کہ غذا سے اخیر کا جوہر

جاتے بدن سے اور خصوصاً دماغ سے استفراغ ہوتا ہے یعنی نکل جاتا ہے تو دماغ میں بہت خشکی پیدا ہوتی ہے اور اس سبب سے کہ آنکھ کے
رطوبات اور اس کی غذا دماغ کے رطوبات اور اس کی غذا سے ہیں تو جس وقت کہ دماغ خشک ہو جاتا ہے اس کی طبیعت میں آنکھ کے رطوبات بھی خشک ہو جاتے ہیں
اور اس وجہ سے رطوبت بیضیہ سکڑ کر کثیف ہو جاویگی اور اس کی روشنی اور چمکاہٹ جاتی رہیگی پھر اگر خشکی بہت ہو تو کوئی چیز نظر نہیں آویگی اور اگر کم ہو تو اس
طرح پر دیکھ سکتا ہے کہ گویا ایک سیاہ پردہ آنکھ پر پڑا ہوا ہے تیسرے یہ کہ کھانے پینے میں سوء تدبیری واقع ہو اور ہمیشہ رات کو کھانے کا اتفاق
پڑے اور بوجہ بدہضمی کے اور نضج پورا نہ ہونے کے بدن میں رطوبات زیادہ پیدا ہو جاتی ہیں اور رطوبات بیضیہ کو گندلا کر دیتی ہیں اور اس قسم کے ضعف کی
یہ علامت ہے کہ بیمار اپنی آنکھ کے آگے ایک سیاہ پردہ دیکھے اور اس کی نظر آسمان کی طرف دیکھنے میں زمین کی طرف دیکھنے کی نسبت زیادہ صاف
اور درست ہو لانّ تکدّرہ ثانی الاکثر انما یکون باختلاط الاجزاء الغلیظۃ الارضیۃ بہ والطبع یمیل الی اسفل العین فنقدر ذٰلک تکدرہ عن اعلاہا کیونکہ اکثر مریضوں کی آنکھ
میں رطوبت بیضیہ کی کدورت اجزائے غلیظہ ارضیہ کے ملنے سے ہوا کرتی ہے اور ان اجزا کا میلان بالطبع نیچے کی طرف ہوا کرتا ہے اس
صورت میں آنکھ کے نیچا کرنے سے بہت کدورت آویگی نہ اس کے اونچا کرنے میں اور جس کدورت کا سبب مجامعت کی افراط ہو تو اس کا
پہلے سبب کا پہلے ہو لینا اس پر گواہ ہوگا علاج جس بیمار کے مزاج میں مثلاً کدورت کا سبب پڑے تو مطبوخ افتیمون اور غاریقون
سے استفراغ کریں اور جو چیزیں مضر ہیں ان سے پرہیز کریں اور جس مریض کو جماع کدورت کا سبب ہو تو رطوبت پہنچانے میں کوشش کریں
اور جماع کو ترک کریں اور سب استفراغ کی چیزوں سے احتیاط رکھیں حاصل یہ کہ علاج سبب کے موافق کرنا چاہیئے خواہ رطوبت پہنچانا ہو یا
خشک کرنا آٹھویں یہ ہے کہ رطوبت جلیدیہ پر کا نکدر ہونا ضعف کا باعث ہو اور اس رطوبت میں کدورت آنیکا سبب وہ رطوبتیں
متعفن سوداوی ہوا کرتی ہیں کہ جو دماغ میں بہنے لگیں اور ان میں سے تھوڑے رطوبات رطوبت جلیدیہ پر گریں اور اس کی یہ علامت ہے
ہے کہ رطوبت جلیدیہ کی کدورت آتی رہے یہاں تک کہ ایک بار گی آنکھ میں ایسی سیاہی آجائے کہ محسوسات کی صورتوں کا اس میں نقشہ
نہ کھچے مگر باوجود اس کیفیت کے نزول الماء اور انتشار کا کچھ اثر اور نشان نہ ہو اور جب سودا کا تنقیہ کیا جائے تو رطوبتوں میں روشنی
آئے اور اندھیرا کم ہو جائے علاج سودا کا استفراغ کریں اور لطیف غذا ئیں کھلائیں اور رطوبت جلیدیہ اور رطوبت بیضیہ کی کدورت کا بیان
اس کی جگہ ہم مفصل کہ آئے ہیں نویں یہ کہ ہر چیز اپنی ہیئت کی نسبت چھوٹی معلوم ہو حالانکہ نزدیک ہو اور نزدیک ہونے کی قید اس واسطے
لگائی کہ بہت دور سے بڑی چیز کا چھوٹا معلوم ہونا تو امر طبعی ہوا کرتا ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ عصبہ مجوفہ دب جائے اور تنگ
ہو جائے اور عصبے کے دب جانے اور تنگ ہو جانے کے تین سبب ہوا کرتے ہیں ایک تو ورم دوسرا سدہ تیسرا جفاف یعنی خشک ہو جانا
اور یہ تو ظاہر ہے کہ جب عصبہ مجوفہ تنگ ہو جاتا ہے تو روح اصلی مقدار پر نہیں نکلتا بلکہ جتنا راستہ تنگ ہو جاتا ہے اتنا باریک ہو جاتا ہے اسوجہ
سے ہر ایک چیز اپنے مقدار سے چھوٹی نظر آتی ہے اور یہ فرق کہ بینائی کا دقیق ہو جانا ثقبہ عنبیہ کے تنگ ہو جانے سے ہے یا عصبے کے تنگ
ہونے سے تو وہ اس طرح پر ہے کہ باریک ہو جانا جو ثقبہ کے تنگ ہونے کے سبب ہوا کرتا ہے اس میں ہر ایک چیز اپنی مقدار پر نظر آتی ہے کیونکہ روح
باصرہ ثقبہ میں مکان تنگ ہونے کے سبب ہر چند کہ کثیف اور مجتمع کم ہو لیکن جب جگہ بدل کر اس جگہ جاتی ہے کہ جہاں دونوں پٹھے ملتے ہیں اور وسعت الروح
کشادہ ہیں تو پھر اپنی اصلی مقدار پر آجاتی ہے تو اس سبب سے کہ پٹھا سلامت ہے ہر ایک چیز اپنے مقدار پر نظر آتی ہے علاج اگر پٹھے کے دب جانے کا سبب
خشکی ہو کہ کھینچ کر پٹھے کو دبا دے اور اس کی تجویف کو سدہ ناتمام سے بند کر دے ایسی طرح پر کہ بالکل بند نہ ہو تو رطوبت پہنچانے میں کوشش کریں
اور اگر پٹھے کے دب جانے کا سبب رطوبت ہو تو اس کے خشک کرنے اور چین لینے میں اور تنقیہ کرنے میں کوشش کریں اور یہ عام ہے کہ رطوبت مذکورہ ورم
پیدا کرے یا نہ کرے اور جس طرح کہ ہو اگر رطوبت کا مادہ بدون ورم کے ہو گا تو عصبہ یعنی پٹھے میں استرخا یعنی ڈھیلا پن واجب کریگا اور اس سبب سے اس
کے یعنی پٹھے کے اجزا بعضوں پر ملجائینگے ایسے طور پر کہ عصب کی راہ بالکل بند نہ ہو کیونکہ اگر سب کا سب بند ہو جائے تو اس صورت میں ضرور اندھا

کر دیتا ہے جیسا کہ نزول الماء کے اخیر میں بیان کیا ہے اور اگر رطوبت سوداوی ہے یعنی ورم پیدا کرنے والی ہے تو عصب کے اجزا کا ورم کرتا ہے ان عضلا
کے جو نزدیک ہیں عصب کی راہ میں تنگی پیدا کرتا ہے دسویں یہ کہ چھوٹی چیز بڑی نظر آئے حالانکہ بہت نزدیک نہ ہو اور نہ بہت دور ہو کیونکہ اگر
وہ چیز نہایت قریب ہو گئی تو ہر ایک شخص کو بڑی نظر آئیگی جیسے کہ انگوٹھی کو آنکھ کے بہت نزدیک لائیں کنگن کے برابر معلوم ہوا کرتی ہے اور
چھوٹی چیز جو متوسط مسافت سے بڑی نظر آئے تو اس کا سبب یہ ہے کہ جسم رطب غلیظ شفاف جیسے پانی اور بلور اور صاف شیشہ بینائی اور نظر آنیوالی
چیز کے درمیان حائل ہو جاتا ہے تب اس جسم کے سبب سے آنکھ کا نور ٹیڑھا ہو جاتا ہے اور جب نور ٹیڑھا ہوا اور اس کی شعاعوں نے ہر طرف ٹیڑھی ہو کر
قوت پائی تو ہر شے بڑی نظر آنے لگتی ہے اور یہی سبب ہے جاڑے کے موسم میں ستارے ہوا کے غلیظ ہونیسے بڑے بڑے نظر آتے ہیں اور دراہم پانی کے
گہراؤ میں اور حروف صاف بلور کے نیچے بڑے بڑے معلوم ہوتے ہیں بلکہ اطبا اسی لئے ضعف بینائی میں عینک کو وسیلہ پکڑتے ہیں علاج فصد اور سر کے
تنقیہ کیواسطے ایارجات دیں تاکہ وہ رطوبات جو مرض کا باعث ہیں دور ہو جائیں اس کے بعد آنکھ کے طبقات کو پاک کرنیکے لئے اکحال مدمعہ یعنی
جو مثل آنسو نکالتے ہیں جیسے باسلیقون اور اسکے مانند آنکھ میں لگائیں تاکہ وہ جسم بخاری جو بیچ میں آگیا ہے سب تحلیل ہو جائے گیارھویں یہ ہے
کہ ایام صحت میں جتنی دور سے باصرہ اچھی طرح دیکھتی تھی اب اچھی طرح سے احساس نہ کرسکے اور ضعف آجائے مگر نزدیک سے کسی طرح کا فتور ظاہر نہ ہو تو
اس کا یہ سبب ہے کہ روح باصرہ قلیل اور رقیق ہو جاتی ہے کیونکہ رقت کے سبب سے دور جگہ تک استقلال اور استکمال کے ساتھ حرکت نہیں کر سکتی
اور بکھر جاتی ہے پھر اس کے فعل میں ضعف اور نقصان آجاتا ہے وہذا المرض عسیر البرء یعنی اس مرض کا اچھا ہونا دشوار ہے علاج بدن کی ترطیب
کے لئے بکری اور بھیڑ کے بچے اور موٹی مرغیوں کا گوشت اور بھیجے مرغ نیم برشت کھلائیں اور نیم گرم میٹھے پانی سے بدن کو دھوئیں اور حمام کریں اور تر روغن
جیسے روغن نیلوفر اور روغن کدو سر پر ملیں اور غرض یہ ہے کہ تغلیظ میں کوشش کریں جسطرح کہ مزاج کے مناسب ہو بارھویں وہ ہے کہ دور
جگہ سے نزدیک جگہ کی نسبت بہتر معلوم ہو اور اس کا یہ سبب ہے کہ روح باصرہ میں بخارات ملے رہتے ہیں سو جتنا کہ دور تک حرکت کرتی ہے وہ
بخارات جو اس میں ملے ہوئے ہیں بالکل تحلیل ہو جاتے ہیں اور اس سبب سے باصرہ اچھی طرح پورا پورا دیکھ سکتی ہے علاج استفراغ
کے لئے ایارج دیں) اور جو چیزیں رطوبت بڑھاتی ہیں ان کو ترک کریں اور کحل روشنائی آنکھ میں لگائیں اور مانند — یعنی
اسباب اور علامات کے مصنف نے ان پچھلی چاروں قسموں کو خیالات میں لکھا ہے اور اس فقیر حقیر نے ضعف کی فصل میں شمار کیا
اس سبب سے کہ ضعف باصرہ ان کے مناسب تھی چنانچہ خیالات میں بھی اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ؛

اٹھائیسویں فصل ذہاب بصر و سطامیر و عشو مظلمہ کے بیان میں یعنی نہ نظر آنا اور اندھیرے میں نظر نہ آنا بینائی کا
جانا اور اس بیماری کی دو قسمیں ہیں ایک تو وہ کہ بہت دنوں تک اندھیری جگہ میں آدمی بیٹھا ہے اور روشنی کو نہ دیکھے اور اس سبب سے
وہ رطوبات اور غلیظ ابخرے کہ جو روشنی میں پریشان ہو کر تحلیل ہوا کرتے ہیں تحلیل نہ ہوں تو بالضرور اس جہت سے کہ لطافت اور محلل نہ رہا
یعنی جو سبب کہ غلیظ اجزوں کو لطیف اور تحلیل کرنے والا تھا نہ رہا تو بینائی کثیف ہو جائیگی اور نور غلیظ ہوگا اور رطوبت غلیظ کے جمع
ہو جانے اور اصلی رطوبتوں کے غلیظ اور طبقات کے کثیف ہونے سے نور کے راستے بند ہو جاتے ہیں اور فضلات کے جمع ہونیسے رطوبت
بیضیہ گاڑھی اور گندلی اور سیاہ ہو جاتی ہے اور بینائی کو روکتی ہے دوسرے یہ کہ کوئی شخص بہت عرصے تک اندھیری جگہ میں بیٹھا اور
اس جگہ سے یکایک باہر نکل آئے اور اس سبب سے کہ آنکھ کا نور روشنی کو تلاش کرتا ہے بہت قوت کے ساتھ آنکھ سے نکلے تاکہ باہر کے
نور میں جا ملے پھر اس واسطے کہ نور بہت قوت سے نکلتا ہے تو ثقبہ فراخ ہو جاتا ہے اور جب ثقبہ فراخ اور کشادہ ہوگا تو نور بکھر جائیگا اور
آفتاب کی روشنی بھی اس بینائی کے نور کو جو ضعیف ہوا کرتا ہے سلب کرتی ہے جیسا کہ چراغ کی روشنی کو اس کی کمی اور ضعف کے سبب سے سلب
کرتی ہے علاج جس بیمار کی آنکھ میں نور کا گندلا ہونا یا راستوں میں سدہ پڑ جانا یا رطوبت بیضیہ کا سیاہ ہو جانا سبب

واقع ہو تو کمال ملطفہ جیسے باسلیقون اور شیاف مرارات اور ان کے مانند آنکھ میں لگائیں اور غذائیں ایسی چیزیں جو مادہ کو لطیف کرنے والی ہوں آنکھ
میں لگائیں اور جس مریض کا مرض کہ اندھیرے سے دفعۃً باہر روشنی میں نکل آنا اس بیماری کا سبب ہو تو اس کی تدبیر یہ ہے کہ آفتاب کی روشنی
کی طرف نہ دیکھے اور ایک برقع آسمانی رنگت کا اپنے منہ پر ڈالے رکھے اور اسرب یعنے سیسے کو سوہان سے ریت کر اس کے برادے پر
نظر کرتا رہے اور اچھی اچھی غذائیں کھلائیں اور رات کے وقت کھانا نہ کھلائے اور روزہ اور جماع سے پرہیز کرے ۔ انتیسویں

فصل خفش کے بیان میں

اس لفظ کے بولنے میں اطبا کا اختلاف ہے بعضوں کا تو یہ مذہب ہے کہ جب طبقۂ قرنیہ اور عنبیہ
اصل پیدائش میں رقیق ہو یا رطوبت بیضیہ اصل پیدائش میں بہت کم ہو اور اس سبب سے آفتاب کی شعاع اور روشنی اسمیں نفوذ کر جائے
تو اس مرض کو خفش کہتے ہیں اور اسی واسطے حکمانے کہا ہے کہ لایکون الا مولودا مع الانسان یعنے یہ مرض آدمی کے ساتھ ہی پیدا
ہوا کرتا ہے اور اس کی یہ علامت ہے کہ روز روشن میں بینائی ضعیف ہو ۔ اور آفتاب غروب ہونے کے وقت یا جس دن کہ ابر ہو
کسی طرح کا فتور آنکھ میں نہ رہے اور بینائی قوی ہو اور کبھی سبب ضعیف ہوا کرتا ہے یعنی طبقۂ قرنیہ اور عنبیہ یا رطوبت بیضیہ میں ضعف کم
ہو تو پھر اگرچہ روز روشن ہو مگر سائے میں یعنے چھاؤں میں دیکھ سکتا ہے لیکن شعاع اور روشنی میں آنکھ کے تنگ ہو جانے اور اکٹھے ہو جانے سے
بینائی ضعیف ہو جائے تو اسی سبب سے اس نام سے نام رکھا اور اسی وجہ سے شپرہ کو خفاش کہتے ہیں اور لغت میں خفش کے معنی آنکھ کا چھوٹا ہونا ہے
ولا علاج لہذا الخفش اور اس خفش کے لئے علاج نہیں مگر اس واسطے کہ پلکیں اور طبقات سیاہ ہو جائیں تا کہ آنکھ میں روشنی کے دیکھنے کی قوت آئے
اگر دخان روغن بیضہ یعنی بیضہ کا کاجل آنکھ میں لگائیں اس لئے لطیف ہے اور اس میں ناریت کم ہے اکثر طبیب کہتے ہیں کہ خفش وہ ہوتا ہے
کہ ضعف بینائی کے ساتھ طراوت اور نمی پلکوں میں ظاہر ہو اور اس کا تدارک موافق علاج کے ساتھ کر سکتے ہیں اور اس کا علاج
یہ ہے کہ پہلے بدن کا تنقیہ کریں اس کے بعد سر کا تنقیہ کرنا چاہئے اور دونوں تنقیوں کے بعد توتیائے ہندی اور سرمہ اصفہانی اور کبر
اس اور گلنار کی خاکستر یعنے راکھ آنکھ میں لگائیں تاکہ آنکھ کو قوت ملے اور رطوبت خشک ہو جائے اور طبقات پاک ہوں اور نمی جاتی رہے

تیسویں فصل قمور کے بیان میں

اس سے یہ مراد ہے کہ بینائی برف کی طرف اور روشن چیزیں اور جو چیزیں کہ بہت چمک دار ہیں انکی
طرف بہت دیکھنے سے کند اور ضعیف ہو جائے اور اس مرض میں کبھی بینائی بالکل باطل ہو جاتی ہے اور کوئی چیز نظر نہیں آیا کرتی اور کبھی اس حد تک
نہیں پہنچتی لیکن دور کی چیزوں کو دریافت نہیں کر سکتی اس لئے کہ نور ضعیف ہے مگر نزدیک سے دیکھ سکتی ہے اور جس رنگ کو دیکھتی ہے
اس کے اوپر سفید رنگت کا خیال کرتی ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ہمیشہ سفید ہی پر نظر پڑنے سے اسکے محل متخیلہ میں سفیدی خوب ٹھہر گئی اور جم گئی ہے
سو جس چیز کو بیمار دیکھتا ہے یہی خیال کرتا ہے کہ اس پر سفیدی ہے اور قمور کے پیدا ہونے کی وجہ میں جو کچھ شیخ نے کہا ہے وہی ٹھیک معلوم ہوتا ہے
وہ یہ ہے کہ سفید چیزیں اور تیز روشنیاں اپنی لطافت کی شدت سے روح باصرہ کو متفرق اور پریشان کرتی ہیں جیساکہ آفتاب کا نور چراغ کی روشنی
کو بیکار کر دیتا ہے اور اسی طرح بہت دن گذرنے سے یہ کیفیت روح میں جم جاتی ہے اور خیال میں بھی جگہ پکڑ جاتی ہے اگرچہ اُن چیزوں کے دیکھنے
سے رک رہے مگر اس کا ضرر بینائی میں باقی رہتا ہے جب تک کہ اس کا تدارک نہ کریں علاج ایک سیاہ کپڑا منہ کے اوپر لٹکائے
اور سیاہ کپڑے پہن لے اور سیاہ پٹیاں آنکھ کے نیچے باندھ دیں ایسی طرح پر کہ ہمیشہ اُن پر نظر پڑتی رہے اور سب سے بہتر تو یہ
تدبیر ہے کہ ایک چیز سیاہ جس کو سیاہ بالوں سے بنتے ہیں اور ترک لوگ سفر میں اس کا استعمال کرتے ہیں آنکھ کے اوپر باندھ دیں تاکہ
سیاہی کے سبب سے نور کو جمع رکھے اور ان سوراخوں کی وجہ سے جو اس میں ہوا کرتے ہیں اشیا کے دیکھنے سے مانع نہ آئے اور وہ دوا آنکھ
میں دوائیں تاکہ روح میں غلظت پیدا کرے اور طبقات کو نرم کرے اور برودت کی کثافت کو زائل کرے اگر مرض برف کے دیکھنے سے پیدا
ہوا ہو تو بینائی کی قوت جیسے روح کی غلظت اور اس کی کثافت دور ہو نیکے لئے بادام کو خاص کر اگر تلخ ہو لیکر اور کوٹ کر آنکھ کے اوپر

ضماد کرے اور آنکھ اور روح کی ترتیب کے لئے اور طبقات کی نرمی اور کثافت زائل ہونے اور مسامات کھولنے کیلئے گرم پانی سے
تکمید کریں فائدہ کبھی برف پر نظر کرنے سے رمد پیدا ہوتا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ طبقات میں کثافت آنے اور مسامات بند ہونے کے سبب سے
آنکھ میں بخارات گھٹ جاتے ہیں اور اس جگہ رک کر ان کا مواد ردی اور متورم یعنے ورم کرنے والا بن جاتا ہے اور اسکی علامت یہ
ہے کہ اسباب پہلے ہو چکے ہوں اور دوسرے آثار کہ رمد کی فصل میں ہر سبب کے موافق شرح کے ساتھ بیان کئے ہیں موجود نہ ہوں
علاج تدبیر محلل استعمال کریں تاکہ جس سے مسامات کھل جائیں اور جو بخرے اور مواد کے موجود ہیں انکی تلطیف ہو جائے مثلاً شلغم اور
لسن کے تازے پتے یا اسکے سوکھے ہوئے چھلکے اور زوفاخشک اور اکلیل الملک اور بابونہ پانی میں جوش کرکے اس کی بھاپ پر انکباب
کرے اور چکّی کا پتھر گرم کرکے اور شراب مقطر اس پر ڈال کر کے اسکی بھاپ پر سر جھکائے رکھے اور اگر تانبا گرم کرے اور شراب اس پر ڈالکر
اس کی بھاپ آنکھ میں پہنچائے تو بہتر ہو گا اور مسامات کے کھولنے اور مواد کے تحلیل کرنے اور آنکھ کو قوت دینے میں تاثیر کرے گا۔

اکتیسویں فصل سل العین کے بیان میں سل کے معنی لغت میں دبلا ہو جانا ہے کبھی تو اس مرض میں آنکھ کا ڈھیلا نہایت
دبلا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ قریب ہوتا ہے کہ پلکیں اس کے اوپر لٹجائیں اور کبھی خشکی کے غلبہ سے اور رطوبت کی صفائی اور شفافیت کے جاتے رہنے سے
بینائی بالکل بیکار ہو جایا کرتی ہے اور جاننا چاہیئے کہ بصر کا ضعف اس بیماری کو لازم ہے اور کبھی تخلف نہیں کرتا اور اس سبب سے کہ یہ مرض اگر
بڈھوں کو عارض ہوتا ہے تو اس کے اسباب اور علاج دوسرے ہؤا کرتے ہیں اور جبکہ جوانوں کی آنکھ میں پیدا ہوتا ہے تو اور علاج ہوتے ہیں ہم اسکو
دو قسم میں بیان کرتے ہیں **پہلی قسم** وہ سل العین جو بڈھوں کو عارض ہؤا کرتا ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ رطوبات اصلیہ کا بدل جو ان کے اعضاء کے
جوہر میں ٹھیرا ہوا ہے کم ہو جائے **علاج** اگرچہ اس قسم کے تدارک لئے اس سبب سے کہ رطوبات اصلیہ کا بدل پہنچانا دشوار ہے اور صحت کی توقع
بہت کم ہے مگر اسلئے کہ زیادہ نہ ہو جائے ہر حال میں تدبیر میں توجہ اور کوشش کرنا واجب سمجھیں اور جو چیزیں خشکی پیدا کرتی ہیں
ان سے پرہیز کرنا لازم جانیں **دوسری قسم** وہ سل العین کہ جوانوں کو عارض ہو اور وہ بہت کم ہؤا کرتا ہے اور جاننا چاہیئے کہ جب یہ علت جوانوں
کو عارض ہوتی ہے تو اکثر ایک آنکھ میں ہؤا کرتی ہے اور دونوں آنکھوں واقع ہونا شاذونادر ہے کیونکہ جوانوں میں اس کا سبب رطوبات
اصلیہ کا نقصان نہیں بلکہ مرض ہے ولا یخفی ان الطبیعۃ باذن خالقہا کما یحامی عن الاشراف بالاخس یحامی ماجد المثنا ویین عن
کلیہما فیما بقدر یعنے اور یہ بات ظاہر ہے کہ طبیعت اپنے خالق کے اذن سے جیساکہ شریف کی خسیس سے حمایت کرتی ہے ویسا ہی دو
برابروں میں سے ایک کی دوسرے سے حمایت کیا کرتی ہے جہاں تک اس سے بن پڑتا ہے اور یہی سبب ہے کہ نزول الماء اکثر
آنکھ میں واقع ہوتا ہے اور بہت کم ہوا کرتا ہے کہ دونوں آنکھوں اکٹھا ایک ہی دفعہ پیدا ہو جیساکہ نزول الماء کے بیان میں ہمنے
اس کی تصریح کی ہے اب سمجھنا چاہیئے کہ اس قسم کا سبب یہ ہے کہ رطوبت زجاجیہ یا رطوبت جلیدیہ یا رطوبت بیضیہ میں خشکی پیدا ہو اور خشکی پیدا ہونیکے بہت
سبب ہیں ایک تو یہ کہ بہت سا استفراغ واقع ہوا ہو دوسرے یہ کہ آدمی ایک مدت دراز تک غذا نہ پائے جیساکہ بعضے نقاہت والوں یعنی دبلے
آدمیوں میں دیکھنے کا اتفاق ہوا کرتا ہے تیسرے یہ کہ طبقہ مشیمیہ یا طبقہ شبکیہ کی رگوں میں سدہ پڑے اور اسکے سبب سے رطوبات تک غذا نہ
پہنچ سکے چوتھے یہ کہ آنکھ کی قوتیں غذا کے لینے سے ضعیف اور عاجز ہو جائیں جیساکہ مخدرات کے استعمال سے عارض ہوا کرتا ہے کیونکہ مخدر چیز
برد و جمد یعنے سردی جمانے والی ہے تو اس سے قوت غاذیہ کو مردہ کر دیتی ہے۔ کذا قال جالینوس فی حیلۃ البرء ان کثیراً من الناس عالجہم
الاطباء او جاع العینین بالافیون وغیرہ من المخدرات فلما طال بہم الزمان اصاب بعضہم ضمول البصر و بعضہم سل العین یعنے جیساکہ جالینوس
نے حیلۃ البرء میں کہا ہے کہ بہت سے آدمی ایسے ہیں کہ اطبانے اُن کا علاج آنکھ کے درد میں افیون اور دوسری چیزوں کیساتھ کیا
جب ان پر ایک زمانہ گذرا تو بعضوں کی بینائی ضعیف اور بیکار اور بعضوں کی آنکھ دبلی اور چھوٹی ہو گئی اور یہ قول اگرچہ پہلے بھی ہم نے بیان کیا ہے مگر فوائد کی

کثرت کیلئے پھر کر بیان کیا علاج جس بیمار کی آنکھ میں مرض کا سبب سدہ ہو تو استفراغ کرنیوالی دواؤں کا استعمال کریں اور سُدّہ کھولنے میں کوشش کریں اور اس کے بعد تمام بدن اور سر کے اجزا کی ترطیب کریں اور جس مریض کی آنکھ میں سُدّہ نہ ہو تو صرف ترطیب میں مبالغہ کریں اور استفراغ اور تفتیح یعنی سُدّہ کھولنے والی چیزوں سے پرہیز کریں

چھبیسویں فصل جحوظ کے بیان میں اگرچہ اس بیماری کا تھوڑا سا بیان رطوبت زجاجیہ اور رطوبت جلیدیہ کی بیماریوں میں ہم بیان کر آئے ہیں اب اس جگہ بھی اس جہت سے کہ فوائد بڑھ جائیں پھر دوبارہ بیان کرتے ہیں اب سمجھنا چاہیے کہ اس مرض کے تین سبب ہیں ایک تو یہ کہ ریحی یا خلطی مادہ آنکھ کے اجزا میں آجائے اور اس کے سبب سے آنکھ کا ڈھیلا بڑھ کر اور پھول کر باہر کی طرف جھک آئے اور اسکی علامت یہ ہے کہ اونچی ہونے اور ابھرنے کے ساتھ آنکھ بڑی معلوم ہو اور اگر خلط کے سبب سے ہو تو بوجھ بھی محسوس ہو علاج جس مادہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہو اسکے موافق دوا و نسخے جیسے حقنہ (و مسہلات اور فصد اور حجامت کے ساتھ تنقیہ کریں اور تنقیہ کے بعد جو چیز آنسو نکالے اور قابض اور مضبوط کرنیوالی ہو آنکھ میں لگائیں تاکہ آنکھ کو قوت دے اور ابھرنے اور مادے کو قبول کرنے سے اس کو روک رکھے اور جو دوا کہ اس مرض میں استعمال ہوتی ہے وہ شیاف سماق ہے شیاف سماق کی ترکیب سماق کو پانی میں جوش کر کے چھان لیں اور فقط چھنے ہوئے پانی کو پکالیں جب قوام پر آجائے تو اسوقت سفیدہ قلعی ایک جزو کافور چوتھائی جزو کتیرا ایک جزو کا چھٹا حصہ اس قوام کئے ہوئے پانی میں ملا کر شیاف بنالیں دوسرے یہ کہ جو اسباب داب بیٹھنے والے ہیں انمیں سے کسی سبب سے ڈھیلا دبکر باہر کیطرف نکل آئے اور اسباب مذکورہ سے خناق ہے یعنی گلا گھٹنا اور صداع شدید یعنی درد سر اور قے اور چیخنا اور بہت زور سے آواز کرنا اور للکارنا اور دردزہ یعنی جو درد عورتوں کو بچہ جننے کیوقت ہوتا ہے اور زحیر یعنی کونتھنا اور جو کچھ سانس روکنے کا موجب ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ سبب موجود ہو یا پہلے ہو چکا ہو اور ایسی کھچاوٹ کہ آنکھ کو پیچھے سے باہر کیطرف نکالتی محسوس ہوئے اور اگر مادہ بھی نکلنے پر مستعد ہو تو بھی آنکھ بڑھی ہوئی نظر آئے علاج اگر سبب کا دور کرنا کفایت نکرے اور ہر چند کہ سبب زائل ہو تو بھی آنکھ میں جحوظ باقی رہے تو چاہیے کہ سیسے کا ایک ٹکڑا یا ایک ٹھیکری میں یا ایک سرمہ بھر گدی کے اوپر رکھیں اور آنکھ کے اوپر مضبوط باندھ دیں اور بیمار کو حکم کریں کہ پشت پر یعنی چت لیٹے اور طلا سے قابض جیسے پوست انار اقاقیا علیق عصارہ لحیۃ التیس آنکھ پر لگائیں اور خوب ٹھنڈے پانی سے منہ دھوئیں تاکہ آنکھ کو قوت دے اور اس کے اجزا کو اکٹھا کرے اور سکیڑ دے صرف بہت ٹھنڈا پانی بھی قبض پیدا کرتا ہے اور اگر قابض چیزیں جیسے گلنار اور برگ زیتون اور برگ خشخاش پانی میں جوش کریں اور اس پانی کو ٹھنڈا کر کے اس سے منہ دھوئیں تو اور زیادہ قبض کرتا ہے اور جلد نفع دیتا ہے تیسرے یہ کہ ڈھیلے کے علاقے ہیں جو عضلات کہ ان علاقوں کے نگہبان ہیں ڈھیلے ہو جائیں اور اس کی علامت یہ ہے کہ آنکھ بڑھی ہوئی نہ معلوم ہو کیونکہ اس میں امتلا نہیں ہے اور نہ باطن میں بہت تمدد اور کھچاوٹ ہے اس لئے کہ اس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ آنکھ کو اندر سے دبا کر باہر کیطرف ابھار دے لیکن ضرور ہے کہ حدقے میں اضطراب پیدا ہو اور بے اختیار حرکت کرنے لگے کیونکہ وہ رباطیں اور بندشیں کہ جو حدقے کو اضطراب اور بے اختیاری حرکتوں سے بچائے رکھتی تھیں اور روکتی تھیں اب ڈھیلی ہو گئی ہیں علاج وہ رطوبات کہ جو آنکھ کی بندشوں اور رباطوں کو سست کرنیوالی ہیں انکے استفراغ کے لیئے ایارجات کیا دیں اور غرغرے اور شموم یعنی سونگھنے والی چیزیں اور بخور یعنی سوکھی دوا کو جلا کر اس کا دھواں آنکھ میں پہنچانا جس کا بیان سر کے امراض میں کیا ہے یہاں بھی استعمال کریں اور تنقیہ کے بعد جلا ہوا الچی کا بیج اور گلسرخ اور گلنار اور کندر اور بالچھڑ آنکھ کے اوپر لگائیں تاکہ قبض کے سبب سے ڈھیلے کے اجزا کو کھینچکر مضبوط کر دے

ستائیسویں فصل ضعف العین عن الشعاع کے بیان میں یعنے آنکھ کو شعاع کا دیکھنا اچھا نہ معلوم ہو۔ اس بیماری کے دو سبب ہیں ایک تو یہ کہ روح گرم ہو کر بھڑک اٹھے پھر شعاع کی گرمی اور روشنی سے اس کی گرمی اور رقت بڑھ جائے اور اس سبب سے باصرہ کو اس کا دیکھنا برا معلوم ہو اور یہ قرانیطس یعنے سرسام کا مقدمہ ہے یعنے اس کی خبر سے ڈراتا ہے پس یہ اس لئے کہ سرسام گرم مادہ سے پیدا ہوتا ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ دوسری قسم کے آثار بالکل نہ ہوں علاج رطوبت اور سردی پہنچانے میں کوشش کریں اور مہلت نہ دیں تاکہ کسی بڑی آفت میں نہ ڈالے دوسرے یہ کہ آنکھ میں کوئی عارضہ جیسے رمد اور سبل غلیظ پیدا ہو جائے یا پلکوں میں کوئی آفت جیسے جرب واقع ہو

پھر اس عارضے کے سبب سے شعاع کا دیکھنا اچھا معلوم نہو اور سبب کا موجود ہونا اس کی علامت ہے اور سبب کا دور کرنا اس کا علاج ہے ٭

چونتیسویں فصل کمنہ کے بیان میں جو پلکوں سے علاقہ رکھتا ہے یہ لفظ تین معنوں میں مشترک ہے اور اس کی تحقیق اوپر بیان کر چکے اور اس جگہ یہ مراد ہے کہ جب آدمی نیند سے جاگے تو یہ گمان کرے کہ اس کی دونوں آنکھوں میں ریت اور خاک ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ غلیظ ریحی کے سبب سے ایک قسم کا بوجھ پلک میں پیدا ہو اور غلیظ ابخرے آنکھ کے طبقات میں بند ہو جائیں اور اسی واسطے یہ کیفیت ہمیشہ اور ہر وقت نہیں ہوا کرتی کیونکہ جاگنے کی حالت میں پلک کے بند کرنے اور کھولنے سے اور ہر طرف دیکھنے اور دن کی روشنی کے سبب سے ابخرے تحلیل ہو جایا کرتے ہیں اور جب سونے کی حالت میں اسباب محللہ کے موجود نہ ہونے سے ابخرے جمع ہو گئے تو بالضرور جاگنے کے بعد محسوس ہوگا کہ گویا ریت آنکھ میں گر پڑی ہے اور تھوڑی دیر جاگنے کے بعد حرارت کے سبب سے جتنے ابخرے جمع ہو گئے ہوں تحلیل ہو جاتے ہیں **علاج** جو چیزیں کہ مریض کے مزاج کے موافق ہیں ان سے بخار پیدا کرنے والے مواد کو استفراغ کریں اور تنقیہ تام کے بعد پلکوں اور طبقوں کی تنقیہ کے لئے مدمعات یعنی آنسو نکالنے والی آنکھ میں لگائیں جیسے احمر لین اور احمر حاد اور باسلیقون اور شیاف طرخماطیقون اور پلک کے اوپر شیاف مخلوقی یا شیاف اسود ملیں اور ہر روز صبح کو حمام میں جائیں اور بار ہا کہہ چکے ہیں کہ جب تک ان چیزوں سے جو قوی نہ ہوں کام نکلے تب تک قوی چیزوں کو استعمال میں نہ لائیں بلکہ جب تک احمر لین سے کام چلے تو احمر حاد اور باسلیقون موقوف رکھیں خاص کر اگر مزاج اصل میں گرم ہو ٭

پینتیسویں فصل استرخاء الجفن کے بیان میں یعنی پلک سست ہو جانے کے جاننا چاہئے کہ کبھی ایسا ہوا کرتا ہے کہ جب ورم پیدا ہو تو اوپر کی پلک میں استرخا یعنی ڈھیلا پن ظاہر ہو اور شاید استرخا اس حد کو پہنچے کہ بیمار پلک نہ اٹھا سکے اور یہ مرض پلک کے عضلات میں استرخا یعنی ڈھیلا پن واقع ہونے کے سبب سے پیدا ہوا کرتا ہے **علاج** اگر ضرورت دیکھیں تو پہلے بدن کا تنقیہ کریں اور ورم کا جیسا مادہ ہو اسکے موافق دوا دیکر اس کا علاج کریں اور جب ورم اچھا ہو جائے اور استرخا باقی رہے تو لازم ہے کہ ناک کے اندر جو رگیں ہیں انکی فصد کھولیں اور پلک پر مادر یعنی دل اور پیشانی پر ایلوا اور اقاقیا اور مامیثا اور زعفران اور [illegible] ہے اس کے پانی میں ملا کر ضماد کریں تاکہ مادے کو خشک کرے اور عضو کو قوت دے اور پلک کے تنقیہ کے لئے جو سرمہ کہ آنسو نکالتا ہے پلک میں لگائیں اور اگر اس علاج کے بعد بھی پلک بینائی کی جگہ کو ڈھانکے رہے تو تشمیر کریں یعنی پلک کو کاٹ دیں اور تشمیر کا طریقہ اس طرح ہے کہ اوپر کی پلک کو چھوٹے کوسے سے بڑے کوسے تک کاٹ ڈالیں اور استرخا کی کمی اور زیادتی کے موافق جس قدر منظور ہو تو پلک کا ٹکڑا مقراض سے کتر لیں یعنی جس جگہ استرخا بہت ہو وہاں سے پلک کو زیادہ قطع کریں اور جہاں کم ہو وہاں کم تراشیں اور کاٹنے کے بعد تین چار ٹانکے لگا کر سی دیں اور اس کے اوپر زرد رنگ کا سفوف چھڑک دیں اور نمک اور زیرہ چبا کر اس کا پانی آنکھ میں ٹپکائیں اور تیسرے دن یا چھٹے دن دھاگوں کو مقراض سے کتر کر نکال لیں اور مرہم استعمال کریں اس تدبیر سے پلک اٹھ آتی ہے اور پتلی کھل جاتی ہے **فائدہ** ناک کے دونوں سوراخوں کے اندر دو رگیں باریک ہیں کہ انکو عرق المنخر یعنی نتھنوں کی رگیں کہتے ہیں اور ان رگوں کی فصد کا یہ طریقہ ہے کہ بیمار سانس کو روک کر سیدھا کھڑا ہو اور ناک کے سوراخوں کو آفتاب کے سامنے رکھے تاکہ روشنی کے سبب سے رگیں دکھائی دیں اور فصد کھولنے والے کو نظر آئیں پھر فصد کھولنے والا انکو نشتر کی پشت سے یا اس آلہ سے کہ جو اس کام کے لئے مخصوص ہے کھولدے اور وہ مبضع کے مانند ہوا کرتا ہے یعنی چیرنے کا آلہ اور ان رگوں کے کھولنے کا یہ فائدہ کہ رطوبت کو خونکے ساتھ آنکھ سے نکال دیتی ہے اور کبھی پلک کا استرخا فالج اور لقوہ کے طور پر ہوا کرتا ہے اور اس کا بیان ہو چکا اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ وتر جو پلک کو تھامے رہتی ہے رگ پیشانی کے فصد کے وقت فصاد کی خطا کے سبب سے کسی طرف سے کٹ جاتی ہے تو اس سبب سے پلک ڈھیلی ہو جاتی ہے کما وقع لاندروماخس حین فصد بنت الملک فقطع طرف الوتر فبقیت عیناها منطبقة فامر الملک بقطع یده بحکم احکامهم علی الطبیب اذا اخطا یعنی جیسا کہ اندروماخس کو اتفاق پڑا کہ جس وقت بادشاہ کی بیٹی کی فصد کھولتا تھا اور وتر کی ایک طرف کٹ گئی اور اسکی دونوں آنکھیں بند رہ گئیں پھر بادشاہ نے اس کا ہاتھ کاٹ ڈالنے کے لئے حکم کیا اور ان بادشاہوں کا طبیب کے لئے یہی حکم تھا جب علاج میں خطا کرتے ٭

چھبیسویں فصل التصاق الجفن کے بیان میں یعنے دونوں پلکوں کا آپس میں مل جانا جاننا چاہیئے کہ کبھی التصاق ایک گوشے میں ہوا کرتا ہے اور کبھی دونوں گوشوں میں پیدا ہوتا ہے اور کبھی دونوں پلکیں ایک کنارے سے لیکر دوسرے کنارے تک ملجاتی ہیں اور کبھی پلک طبقہ ملتحمہ یا قرنیہ سے دونوں چمٹ جاتی ہے اور اس مرض کے تین سبب ہیں ایک تو یہ کہ رمد ہو کر آنکھ بہت سرخ ہو جائے اور پلک ایسی نظر آئے کہ گویا پھٹ گئی اور چھل گئی ہے پھر جب زخم ہو جائے تو اس سبب سے پلک مل جائے کہ بہت مدت ایک پلک دوسری پلک سے برابر ملی رہی تھی دوسرے یہ کہ آنکھ میں یا پلک میں قرحہ یعنے زخم پڑ جائے اور مدت تک آنکھ بند رہے اور اس کے سبب سے زخم کی جگہ چمٹ جائے تیسرے یہ کہ سبل یا ناخنہ کو تراش دیا ہو اور اس جگہ کو جیسا کہ چاہیئے شیاف زنگار اور نمک سے داغ نہ دیا ہو اور جو علاج ان کے تراشنے کے بعد لازم ہیں نہ کیگئی ہوں یہاں تک کہ ان ہی اسباب سے التصاق پیدا ہو گیا ہو **علاج** اس بیماری کی تدبیر دستکاری ہے جس بیمار کی آنکھ میں پلک بالکل ملی ہوئی نہ ہو تو سلائی ڈال کر پلک کو اٹھالیں اور جس جگہ سے کہ پلک جھک گئی ہے اس کو گرد دار سلائی سے یا صنارہ سے اٹھا دیں اور آپس سے جدا کر دیں اور اگر ملتحمہ یا حدقے کے اوپر پلک جم گئی ہو تو ہاتھ کو ہلکا اور پست رکھیں تاکہ پلک زیادہ نہ کھنچ جائے کیونکہ بہت کا خوف ہے کہ طبقہ قرنیہ پلک کے ساتھ نہ اٹھ آئے اور آنکھ اپنی جگہ سے نہ ہٹ آئے اور جس مریض کی آنکھ میں دونوں پلکیں بالکل برابر مل گئی ہوں اور سلائی اندر نہ جا سکے تو پلک کو آہستہ آہستہ دو صناروں سے تھوڑا جدا کر کے اس آلہ سے جس کو منحل ناصور کہتے ہیں کھول دیں یا پلک کو چھوٹے کوئے کی طرف جس جگہ پر کہ دوسری پلک سے چپک گئی ہو اتنا چیر دیں کہ اس میں سلائی جا سکے پھر سلائی ڈال کر پلک کو اوپر اٹھالیں اور مقراض سے کتر دیں اور جس تدبیر سے کہ پلک کھلجائے تو کھولنے کے بعد زیرہ اور نمک چبا کر اس کا خالص پانی آنکھ میں ٹپکائیں تاکہ داغ ہو جائے اور روئی روغن گل میں جھگو کر کے دونوں پلکوں کے بیچ میں رکھدیں تاکہ پھر آپس میں چمٹ نہ جائیں اور آنکھ کی پشت پر انڈے کی زردی روغن گل میں ملا کر لگائیں تاکہ پلک کو نرم رکھے اور درد کو روکے اور عضو کو قوت دے اور آنکھ کو ڈھیلی پٹی سے باندھ دیں اور دوسرے دن کھولیں اور پھر زیرہ اور نمک چبا کر اس کا پانی آنکھ میں ڈالیں اور انڈے کی زردی اور روغن گل آنکھ کی پشت پر استعمال کریں اور تیسرے دن اگر ممکن ہو تو وہ شیاف کہ جو زخم کو بھرلاتے ہیں آنکھ کے اندر لگائیں اور حفاظت کریں تاکہ دوسری دفعہ التصاق نہو جائے اور اگر ابھی شیاف لگانا مناسب نہ سمجھیں تو روغن گل اور انڈے کی زردی کے ساتھ علاج کریں جب تک کہ شیاف کا وقت آ پہنچے۔
فائدہ جس آدمی کہ التصاق کا خوف ہے تو اس سے پہلے کہ التصاق کی نوبت پہنچے اس کا تدارک کریں اور اس سبب سے کہ رمد کا ذکر اس کی بحث میں لائق تھا اس جگہ بیان ہوا اور صاحب اسباب کا اتباع نہ کیا ❊

ستائیسویں فصل شترہ کے بیان میں شترہ ایسی بیماری ہے جسکو اطبا شترہ کہتے ہیں جس کا نام اسکی حقیقت کے نام پر رکھا گیا کیونکہ شترہ پلک کی کوتاہی کو کہتے ہیں اور اکثر اس میں اوپر کی پلک سکڑ جاتی ہے اور نیچے کی باہر کی طرف الٹ جایا کرتی ہے اس طرح پر کہ اوپر کی پلک نیچے کی پلک تک نہ پہنچے اور جتنی سکڑ جائیگی اسی کے موافق آنکھ کی پوری سفیدی کو یا اس میں سے تھوڑی کو ڈھانک سکیگی اور اطبا اس آنکھ کو خرگوش کی آنکھ سے تشبیہ دیتے ہیں اور اس آنکھ والے کی نیند کو خواب خرگوش کہتے ہیں اور اس مرض کا ضرر ظاہر ہے کہ آنکھ میں بہت سا غبار جمع ہونے سے اور پلکیں برابر نہ ملنے سے بینائی میں ضرور ضعف آتا ہے اس مرض کی دو قسمیں ہیں ایک تو یہ کہ اصل پیدائش میں وہ مادہ کہ جس سے پلک بنتی ہے کم پیدا ہوا اور اس سبب سے پلک ناقص پیدا ہو اور یہ اچھا نہیں ہو سکتا دوسرے یہ کہ عارضی ہو کسی نئے سبب سے اور اسکے حادث کرنے والے چھ اسباب ہیں ایک تو یہ کہ پلک کٹجائے کما فی علاج الشعر الزائد یعنے جیسا کہ شعر زائد یعنی پربال کی بیماری میں دوسرے یہ کہ پلک میں غدہ نکل آئے یا زائد گوشت جم آئے خواہ وہ زائد گوشت اس زخم کے نشان سے ہو کہ اسمیں خواہ خود بخود بدون قرحہ کے جم آئے تیسرے یہ کہ کسی سبب سے اوپر کی پلک کو قطع کریں اور اس کے سینے میں جیسا کہ چاہیئے تھا اتفاق نہ پڑے اور یہ بھی

طرح بیٹھ سے شترہ ظاہر ہو یعنی پلک چھوٹی ہو جائے چوتھے یہ کہ سبل ہو جائے اور اُسکے تراشنے کیوقت پلک کو باہر کی طرف الٹ دیا ہو
اُسمیں سے تھوڑا سا کٹ جائے اور اُسی صورت پر چھوڑ دیں پھر تشنج کے سبب سے جو زخم کے بھرنے سے ہو جایا کرتا ہے یا زائد گوشت
پیدا ہونے سے پلک اُسی طرح باہر کی طرف اُلٹی ہوئی رہے اسی واسطے اطبا کہتے ہیں کہ سبل تراشنے کے بعد پلکوں کو جو باہر کی طرف
الٹ دیا ہو اندر کی طرف پھر ہٹانا چاہیئے تاکہ اس آفت سے محفوظ رہے حاصل کلام جب تک کہ کحال مجرب کار اور دانا اور اس
فن کے سب جزئیات سے آگاہ نہو تو اُس کو چاہیئے کہ علاج کو ہاتھ نہ لگائے علاج ان سب قسموں میں دستکاری سے سنگاری
ہوتی ہے سو جس بیمار کی آنکھ میں کہ پلک کٹ جانے سے یا پلک کو بڑی طرح سینے سے اور پلک کو ضرورت سے زیادہ اُٹھا لینے سے یعنے
تراشنے سے یہ بیمار پیدا ہو جاوے تو چاہیئے کہ پلک کو جس جگہ سے کہ زخم مل گیا ہے چیر ڈالیں اور چھوڑ دیں کہ ڈھیلی پڑی رہے اور
آنکھ کو ڈھانک لے اور شگاف کے بیچ میں وہ مرہم کہ گوشت کو جما دیتا ہے بتی پر لگا کر رکھیں تاکہ دونو شگاف کے کنارے نہ ملیں اور
اُن کے بیچ میں گوشت بھر آئے اور جس بیمار کی آنکھ میں غدہ یا زائد گوشت ہو تو چاہیئے کہ اُسکو دوا یا صنارہ سے پکڑ کر اُٹھا لیں پھر مقراض
سے کتر ڈالیں اور اُسکے بعد تیز دوا کٹی ہوئی جگہ پر لگائیں تاکہ پھر زائد گوشت نکل نہ آئے غرض جس طرح کہ ہو یہ تدبیریں دشواری سے خالی نہیں
ہیں اور جس بیمار کی آنکھ میں کہ سبل تراشنے کے بعد پلک باہر کی طرف اُلٹی ہوئی رہ جانے سے یہ بیماری پیدا ہو جاوے تو غور سے دیکھنا چاہیئے
کہ اگر ملتحمہ پلک کے ساتھ اور ابھر آنے اور اچھے ہونے میں جھک گیا ہو اور اس سبب سے پلک کھنچ کر اُلٹ گئی ہو تو اُس علاج کے ساتھ
اس مرض کا تدارک کرنا چاہیئے جس کا ذکر التصاق میں کیا ہے اور پلک کو ملتحمہ کے اوپر سے جدا کریں جس طرح کہ بیان کیا ہے اور اگر پلک
کے اوپر کوئی چیز گرہ کی صورت پیدا ہو گئی ہو تو اُس کی تحلیل کیواسطے میتھی کا لعاب اور السی کا لعاب اور مرہم داخلیون استعمال کریں
پس اگر تحلیل ہو جائے تو بہتر اور نہیں تو لوہے کے آلے سے کاٹ ڈالیں پانچویں یہ کہ وہ غشا یعنی جھلی جو قحف کے گرد لگی ہوئی ہے کسی باطنی علت
سے یا ضربہ یا سقطہ یا قرحہ کے سبب سے کہ سر یا پیشانی پر واقع ہو اور وہ یعنے غشا ایذا پاکر کھنچ جائے اور اسی سبب سے اوپر کی پلک
میں بھی تشنج پیدا ہو یعنے وہ بھی کھنچ جائے چھٹے یہ کہ پلک کا اُٹھانیوالا عضلہ کھنچ جائے اور تیسرے کا موجب ہوا ہے جاننا چاہیئے کہ غشا
کا تشنج جو ضربہ یا سقطہ یا قرحہ کے سبب سے پیدا ہو تو اسکی علامت یہ ہے کہ اُسمیں آفت موجود ہو اور اُس کا علاج یہ ہے کہ جیسا مرض [illegible]
اُسکے اسباب کا تدارک کریں اور جو تشنج کہ امور باطنی کے سبب سے پیدا ہو خواہ اُس غشا میں کہ جو قحف پر لگی ہوئی ہے خواہ پلک کے عضلہ میں
اُن آثار سے کہ جو تشنج یبسی یا امتلائی کے ہر ایک سبب سے مخصوص ہیں دریافت کر سکتے ہیں اور اُس کے مطابق اُس کا علاج ہو سکتا ہے مثلاً
اگر تشنج دفعۃً واقع ہوا اور پلک میں بوجھ اور کھنچاؤ معلوم ہو اور امتلا کی سب علامتیں ظاہر ہوں تو جان لیں کہ تشنج مادی ہے اور اگر تشنج رفتہ
رفتہ پیدا ہوا اور پلک ہلکی اور باریک ہو اور وہ اسباب جو خشکی پیدا کرتے ہیں پیشتر ہو چکے ہوں تو سمجھ لیں کہ تشنج یبسی ہے علاج تشنج مادی میں استفراغ
کریں اور محلل روغن ملیں اور میتھی کے لعاب سے نطول کریں اور رطوبت پہنچانا غذا کے ساتھ اور شربتوں کے ساتھ اور روغن ملنا اور مرطب نطول
کا استعمال دونوں قسموں میں یعنے یبسی اور مادی میں فائدہ مند ہے لان الامتلائی یحلل او ترایضاً مستفرغا اسلئے الترطیب والتلیین یعنے
کیونکہ تشنج امتلائی بھی مادہ کی تحلیل ہو جانے کی جہت سے ترطیب اور نرم کرنیکا محتاج ہے اور ایسا ہی جو عورتیں لڑکیاں جنی ہیں [illegible]
اُنکے دودھ میں ملا کر شہد اور کتیرا اور روغن بنفشہ اور روغن کدو سے سر کو چکنا رکھیں دونوں قسموں میں مفید ہے ۵

اٹھائیسویں فصل شترناق کے بیان میں وہ ایک زائد شحم ہوا کرتا ہے چربی کے مانند کہ عصب سے بنا ہوا ہوتا ہے اور ایک غشا
لپٹی ہوئی اسمیں کھنچی ہوئی اوپر کی پلک میں باہر کی طرف پیدا ہوا کرتی ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ پلک موٹی ہو جائے اور بوجھ سے ہوتی ہے کہ
دشواری سے کھلتی اور آنکھ میں رطوبت بہتی ہے اور جس وقت کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی کو کھول کر آنکھ کے اوپر رکھ کر [illegible] دبائیں

تو دونوں انگلیوں کے بیچ میں ایک زائد چیز ہو اور اس سبب سے کہ یہ مرض عضو کے جوہر میں جمکر گرفتار رہتاہے اور عضو سے جدا نہیں ہوتا ہے
اور حرکت نہیں کرتا بخلاف سلعے کے کہ وہ حرکت کیا کرتی ہے وبہا الفرق بین الشرناق والسلعة یعنے شرناق اور سلعے کے بیچ میں یہی فرق ہے اور
اس بیماری والا آفتاب کی روشنی کو بہت کم دیکھ سکتا ہے اور جلد آنسو نکل آتے ہیں اور چھینک آجاتی ہے اور یہ مرض زکام اور نزلے والے اور مرطوب المزاج
کو اکثر پیدا ہوا کرتا ہے علاج جیسی ضرورت ہو پس بدن کے تنقیے کے لئے فصد کھولیں اور قرص منقشہ دیں اور تلطیف کے واسطے مزورہ اور
پرند جانوروں کے گوشت پر اکتفا کریں اور مغلظ چیزوں سے پرہیز کریں اور مزاج کی اصلاح میں کوشش کریں اور حمام کو نافع سمجھیں اور
محلل دوائیں جو گھاس کی قسم سے ہیں پانی میں جوش کرکے اُس پانی سے تکمید کریں اور تنقیے کے بعد باسلیقون اکبر لگائیں تاکہ رطوبی مادہ تحلیل
ہوجائے اور اگر ان تدبیروں سے مطلب حاصل نہ ہو تو دستکاری سے علاج کریں اور ظاہر ہے کہ جبتک کہ بن پڑے اور دوا سے تدبیر ہو سکے
تو ہاتھ سے کاٹنا بہتر نہیں ہے کیونکہ دستکاری رنج اور خوف سے خالی نہیں اسی واسطے شارح اسباب نے دوا سے علاج کی رغبت دینے کے
لئے لکھا ہے اَنَّ صَلَابَتَہٗ لَا تَتَحَلَّلُ بِصِدْقِ الْحِمْیَۃِ فَاِنَّ الْخَنَازِیْرَ وَالسَّرَطَانَاتِ تَتَحَلَّلُ بِالْحِمْیَۃِ وَقَالَ عَلِیُّ بْنُ عِیْسٰی عَرَضَ لِرَجُلٍ شَرْنَاقٌ ذُکِرَ ہُوَ عِلَاجُہٗ بِالْحَدِیْدِ لِصُعُوْبَتِہٖ
فَعَالَجْنٰہُ بِالطِّلَاءِ الْمُحَلِّلِ وَالْکَدِّ دَوَاءً لَا عِبْرَۃَ فَبَرِئَ بُرْءًا تَامًّا یعنے کونسی سختی ہے کہ خوب پرہیز کرنے سے تحلیل نہیں ہوتی کیونکہ خنازیر اور سرطانات
پرہیز کے سبب سے تحلیل ہوجاتے ہیں اور علی بن عیسٰی نے کہا کہ ایک شخص کو شرناق حاصل ہوا اور اطبا نے اُسکا علاج لوہے کیساتھ
اُسکی ایذا اور سختی کے سبب سے بُرا جانا پھر اُس کا علاج طلاے محلل اور ذرور اغبر کے ساتھ کیا سو بالکل اچھا ہوگیا اور جس مریض کی
آنکھ کو ان تدبیروں سے نفع نہ ہو اور دستکاری کی حاجت پڑے تو مناسب ہے کہ رطوبت کی جگہ کو بیچ سے عرض میں شگاف دیں اور
شگاف اس قدر گہرا لگانا چاہیے کہ شحمہ یعنے چربی تک پہنچے اور احتیاط کریں کہ مبادا شگاف شحمہ سے بڑھ جائے اور بڑی بڑی آفتوں
میں ڈالے پھر جب شگاف جس قدر کہ ضرورت ہے ہو جائے اور شحمہ نکل آئے تو اُس کو کتان کے ٹکڑے سے پکڑ لیں تاکہ ہاتھ سے پھسل نہ جائے
پھر آہستہ آہستہ دائیں بائیں اور اوپر کی طرف ہلائیں تاکہ سب باہر آجائے اور کاٹ ڈالنے کے بعد کتان کا ٹکڑا سرکے اور گلاب میں بھگو کر
شگاف کی جگہ پر رکھیں اور جس مریض کی آنکھ سے شحمہ یعنے چربی کا ٹکڑا جڑ سے نہ اُکھڑے اور تھوڑا سا باقی رہ جائے تو چاہیے کہ نمک باریک پیسکر
اسپر چھڑک دیں تاکہ باقی کو کھاجائے مگر جبکہ چربی کے ٹکڑے میں سے کچھ باقی رہے اور نہ نکلے تو شرناق سے زیادہ ایک ضرر ہوا کرتا ہے اس لئے
کہ درد شدید اور ورم حار پیدا کرتا ہے اور وہ بقیہ سخت ہو جاتا ہے اور آنکھ کو کُھلنے سے روکتا ہے اور جاننا چاہیے کہ اگرچہ دستکاری جیسی چاہیے ویسی ہی
بن پڑے لیکن تو بھی اس سبب سے کہ شحمہ جو پلک کا ایک جزو ہے جبکہ پلک سے نکالا جائیگا تو پلک میں خشکی آجائیگی اور پلک جیسا کہ چاہیے بند نہیں ہوا کرتی فائدہ
جس بیمار کو کسی مرض میں کوئی ایسا عارضہ پیدا ہو جائے کہ اُس مرض کے علاج سے روکتا ہو تو مناسب ہے کہ پہلے اُس عارضے کا علاج کریں اور یہ قانون سب جگہ کام آتا ہے

انتالیسویں فصل عقدے کے بیان میں یعنے گرہ کی صورت جو اوپر کی پلک میں پیدا ہوا کرتا ہے اور اسکا سبب وہ غلیظ رطوبت
سوداوی ہے کہ سر میں سے پلک کے اوپر گرے اور لطیف اجزا تحلیل ہوکر باقی ٹھہر جائے تو اسی واسطے اُس کا عقدہ نام رکھا اور عقدے کی تین قسمیں
ہیں ایک تو وہ ہے کہ سلعہ کی طرح حرکت کرے اور اپنی جگہ سے دائیں بائیں اور پیچھے ٹل جائے علاج اگر عقدہ گہرا اندر گڑا ہوا ہو تو عقدے
کے اوپر کا پوست عرض میں شگاف کریں اور شگاف کے کنارے صناروں سے پکڑ کر عقدے کے اوپر سے کھینچ لیں اور جلد چھیل ڈالیں
تاکہ اُس کے اوپر کی غشا جو اُسپر چھائی ہوئی ہے نظر آنے لگے۔ پھر اُس غشا کو آہستہ کھینچیں تاکہ مع عقدہ باہر نکل آئے اور نکالنے
کے وقت احتیاط کریں تاکہ وہ غشا نہ پھٹے کیونکہ اگر وہ غشا جو عقدے کے اوپر چھائی ہوئی ہے پھٹ جائیگی تو تراش دینا اور چھیل لینا اچھی
طرح نہ بن پڑیگا اسی واسطے بعضے اطبا نے کہا ہے کہ عقدے کے اوپر والے پوست کو بھی عرض میں اور طول میں چیر دیں تاکہ عقدے کا نکال لینا
آسان ہو اور اگر عقدہ بہت اندر گڑا ہوا ہو تو پلک کو باہر کی طرف اُلٹ دیں اور پلک کے اندر سے جس جگہ کہ عقدہ ہے شگاف

کریں اور احتیاط کے ساتھ جس طرح کہ بیان کیا ہے عقدہ کو باہر نکال لیں پھر زیرہ چبا کر اُسکا پانی آنکھ میں ڈالیں اور کچھ دیر تک پلک کو
نچلائے رہیں تاکہ جھک نہ جائے دوسرے یہ کہ کنکری اور پتھری کے مانند سخت ہو اور اپنی جگہ سے نہ ہلے اس لئے کہ عضو سے جدا نہیں ہے بلکہ اس میں
بیچ میں جمی ہوئی ہے اسی لئے شارح اسباب نے کہا ہے وَہٰذَا قَرِیْبٌ مِنَ الدُّمَّل یعنے اور یہ دمل کے قریب ہے علاج عقد کے نرم کرنے کے واسطے
گرم پانی اور قیروطی اُس پر استعمال کریں اور جب نرم ہوجائے تو مرہم داخلیون اور میتھی اور السی کا لعاب لگائیں تاکہ تحلیل کرنے پر
بھی اگر تحلیل نہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ اسکو چھوڑ دیں اور لوہے کے آلات سے اور تیز دواؤں سے نہ چھیڑیں کیونکہ اُس کے کاٹنے میں مریض کو ایذا
اور دکھ دینے کے سوا کوئی اور فائدہ نہیں اور خوف بہت ہے اسلیئے کہ اس کیواسطے کوئی الگ تھیلی نہیں ہوا کرتی تاکہ اُس کے سبب سے سب کا سب نکل
آئے اور اس سبب سے کہ تھوڑا سا باقی رہ جاتا ہے تو اُس کے خمیر سے دوسری دفعہ پھر نکل آتا ہے اور شاید کہ کوئی بڑا زخم پیدا کرے اور بعضے طبیبوں نے
تجویز کیا ہے کہ کامل تنقیے کے بعد اور جبکہ بیماری کا مادہ مدعا کے موافق قطع ہوجائے تو گرہ کو مقراض سے کتر کر اُٹھا لیں اور دیر تک خون کو بند نکریں تاکہ
دوسرے عضو پر نہ جا پڑے اور پلک میں بھی ورم ہونیکا خوف نہ ہے تیسرے یہ کہ جلد کے سطح میں پھیلا ہوا ہو اور اُس کی رگیں عضو میں گڑی ہوئی ہوں اور
اُسکا رنگ سُرخ توت کی رنگت کے مانند ہو یا بیگن کی رنگت کے مشابہ ہو علاج تھوڑی تھوڑی مہلت دیکر استفراغ کرتے رہیں تاکہ مادہ
بڑھے اور غلیظ غذاؤں سے ضرور ہی احتیاط کریں اور کوئی وجہ کیوں نہ ہو لیکن اسکے علاج میں لوہے کے آلات سے تعرض نکریں کیونکہ اس کا
جڑ سے اُکھڑنا بہت دشوار ہے اس سبب سے کہ اُس کا مادہ بہت بُرا اور خبیث ہوا کرتا ہے اسی وجہ سے زخم بھی نہیں بھر کرتا جیسا سرطان
کا زخم نہیں ملتا سو واجب ہے کہ دستکاری سے ہاتھ روکے رہیں تاکہ کوئی آفت دوسری عقدہ سے زیادہ قوی نہ پیدا ہو +

چالیسویں فصل شعر منقلب اور شعر زائد کے بیان میں اسکو پربال کہتے ہیں بعضے طبیبوں کے نزدیک تو یہ ہے کہ شعر منقلب
شعر زائد ہے مگر حق اسطرح پر ہے کہ شعر منقلب اُس مرض کو کہتے ہیں کہ پلک کی جگہ میں ایسا بال جم آئے کہ اُسکا سرا آنکھ کے اندر مڑا ہوا ہو
پھر جبکہ آنکھ حرکت کرے اور مڑے تو بال آنکھ کے ڈھیلے میں چبھے اور آنسو نکل آئیں اور اس سبب سے آنکھ ضعیف ہوجائے اور مواد کو قبول کر لینے
کی اُسمیں استعداد آجائے اور سبل اور آنسو کا نکلنا اور خارش اور سُرخی ظاہر ہو اور شعر زائد وہ ہوا کرتا ہے کہ ایک زائد اور نکما بال پلک کے اندر
جہاں پلکیں نکلتی ہیں اُس سے پیچھے نکل آئے اور یہ بال دو طرح کا ہوا کرتا ہے ایک تو یہ کہ سیدھا ہو اور آنکھ کے ڈھیلے میں چبھے اور جو جو فرد
شعر منقلب میں بیان کئے اُسمیں بھی ظاہر ہوں دوسرے یہ کہ باہر کی طرف مڑا ہوا ہو اور جب ایسا ہوتا ہے تو ڈھیلے میں نہیں چبھتا اور آنکھ
کو کوئی بڑا ضرر نہیں پہنچتا تاکہ تمیز ہو سکے لیکن اس سبب سے کہ آنکھ کے حدقے پر پڑا رہتا ہے تو اس قسم کے مریض کو دیکھنے کی چیزوں پر سیاہ خطوط
نظر آیا کرتے ہیں وَکَذَا یَرٰی مَنْ کَانَ اَشْعَارُہٗ زَائِدَۃً عَلٰی مَا یَجِبُ وَکَانَ نَبَاتُہَا فِیْ غَیْرِ مَوْضِعِہَا الطَّبِیْعِیْ یعنی اور ایسا ہی وہ شخص دیکھا کرتا ہے کہ جس کے
پلکوں کے بال جتنے ہوا کرتے ہیں اُس سے زیادہ ہوں اور بے جگہ طبیعت کے خلاف نکل آئے ہوں اور جاننا چاہیئے کہ اس مرض کا سبب بدبودار رطوبت
ہوا کرتی ہے کہ جو پلک میں اور پلک کے بالوں کے نزدیک جمع ہوجائے اور اس رطوبت میں شورش اور کھاری پن نہیں ہوا کرتا کیونکہ اگر ایسی
ہوتی تو بالوں کو گرا دیتی اور تباہ کر دیتی اور ممکن نہ تھا کہ اُس سے بال نم آتے علاج پہلے تو مادے کا استفراغ کرنا چاہیئے اور اس مرض کے
مادے کو مناسب دواؤں سے دماغ اور بدن سے نکالنا چاہیئے اور ایارج اور اسی طرح کی چیزوں سے غرغرہ کرنا مناسب ہے اور جس شخص کی مزاج میں
گرمی ہو تو صبح کے وقت ہلیلہ زرد مربّے یا اطریفل صغیر دینا چاہیئے اور ہمیشہ ہلیلہ زرد یا ہلیلہ کابلی منہ میں رکھنا اور چوسنا مناسب ہے اور
جس بیمار کا مزاج سرد ہو تو اُس کو مصطگی اور لونگ چبانا اور جائفل منہ میں رکھ کر اُس کا پانی آہستہ آہستہ چوسنا اور عنبر سونگھنا چاہیئے
اور ان تدبیروں کے بعد دستکاری سے علاج ہے اور اس بیماری میں دستکاری پانچ طرح پر ہوا کرتی ہے ایک تو دوا لگانا دوسرے اس
ہلکے بال کو اچھے بالوں کے ساتھ لگانا اور چپکانا تیسرے داغ دینا چوتھے سی دینا پانچویں تشمیر کرنا سو دوا لگانا تو ایسی چیزیں

لگائیں کہ تیز ہوں اور پلک کو پاک کرنے والی ہوں جیسے باسلیقون اور روشنائی کبیر اور شیاف اخضر اور احمر حاد اور نکمے بال کا اچھے
بالوں میں چپکانا اور لگا دینا اسطرح پر ہوتا ہے کہ نکمے بال کو اور اچھے بال کو کوئی چیپ دار چیز لگا کر اُنگلی سے دونوں ملا کر آپس میں
جماویں اور اتنی دیر تک حفاظت کریں کہ وہ چپکائے ہوئے بال سخت ہو جائیں اور وہ چیپ دار چیز بھی سوکھ جائے اور یہ کام اُسوقت میں
کر سکتے ہیں کہ زائد بال گنتی میں پانچ سے زیادہ نہ ہوں بلکہ پانچ سے بھی کم ہوں اور جن چیزوں سے زائد بالوں کو چپکاتے ہیں وہ یہ دوا ہے صمغ عربی
اور کتیرا پانی میں حل کیا ہوا اور دلق کا شہد بھی ایسی ہی تاثیر رکھتا ہے بلکہ سب سے زیادہ قوی ہے اور مصطگی کو پگھلا کر اُس سے اور راتینج
سے چپکا سکتے ہیں اور دبق ایک دانہ ہے جیسے حب الآس اور اُس کے اندر شہد سے بہت چیپ دار۔ اور بال کی جڑ کو داغ دینے کا یہ طریقہ
ہے کہ پلک کو باہر کی طرف اُلٹ کر بالوں کو اُکھیڑ ڈالیں اور ایک آلہ سوئی کے مانند جو اس کام کے لئے مخصوص ہے اُس کو آگ میں
سُرخ کریں اور بال کی جڑ کو داغ دیں اور ہر مرتبہ میں دو بالوں سے زیادہ نہ اُکھیڑیں بلکہ اگر ایک ہی بال اُکھیڑیں اور داغ دیں اور چھوڑ دیں
کہ اچھا ہو جائے پھر دوسرا بال اُکھیڑیں اور اسی طرح داغ دیتے رہیں تو بہتر ہوگا اور پلک کے اُلٹ دینے کیلئے اس واسطے حکم کیا تا کہ داغ
کے آنے کی گرمی سے آنکھ بچی رہے اسی واسطے بعضے طبیبوں کے نزدیک یہ طریقہ بہتر ہے کہ جسوقت ان بالوں میں داغ دیں تو آنکھ میں ٹھنڈا خمیر
بھر دیں اسلئے کہ داغ کا ضرر آنکھ کے ڈھیلے میں نہ پہنچے اور داغ دینے کے بعد انڈے کی سفیدی اور روغن گل داغ کی جگہ پر لگائیں اور جب تک داغ
کا نشان باقی رہے اور اسکی تکلیف سے آرام نہ ہو ہرگز دوسری مرتبہ نہ دیں اور سب تدبیروں سے بہت عمدہ تدبیر کہ جو بال اُکھیڑنے کے بعد
کام میں آتی ہے اور داغ کی ضرورت سے بے پروا کر دیتی ہے یہ ہے کہ زائد بالونکو اکھیڑ ڈالیں اور اُس جگہ کو نوشادر سے کھجلائیں یا سبز دریائی
مینڈک کا خون اور جراد الکلب یعنی کتے کی چیچڑیوں کا خون اور ہدہد کا پتا اور چھوٹی چیونٹیوں کے انڈے اور انجیر کا دودھ اِنمیں سے جو ہو سکے جس جگہ سے بال
اُکھیڑا ہے اُسکی جگہ پر ملیں اسلئے کہ بالونکو نہیں نکلنے دیتا اور رجھنے سے روکتا ہے اور کف دریا سپغول کے لعاب میں ملکر لگانا بالونکی جگہ کو سرد اور
بےحس کر دیتا ہے اور دوائیں دوسری بھی اسطرح کی بہت ہیں ہمنے اس مقام پر اسیقدر پر بس کیا اور سینے کا یہ طریقہ ہے کہ ایک باریک سوئی لیکر اور سر کا
ایک باریک بال دوہرا کر کے اُس کے دونوں سرے ملا کر سوئی میں پروئیں اس طرح کہ باقی بال حلقے کی صورت باہر رہے اور سر کا ایک بال اور بھی اس حلقے میں
ڈالدیں کیونکہ کام آئیگا اور اس دوسرے بال کو بھی اُسی طرح پر دوہرا کرلیں کہ اُسکا حلقہ اُس پہلے بال کے حلقے میں جو سوئی میں پرو دیا ہے
پڑ جائے تو پھر سوئی کا سرا پلک کے اندر ہر بال کے نزدیک سے باہر نکال لیں جتنا منظور ہو اور سلائی کے سرے سے ہر بال کو اس بال کے حلقے میں کھینچکر
اندر کر دیں کہ جو سوئی میں پرو دیا ہے اور سوئی کو آہستہ آہستہ کھینچیں جب حلقہ چھوٹا رہ جائے تب ایکہی دفعہ کھینچ لیں تا کہ ہر بال باہر نکل آئے اور
اگر ہر بال حلقے کے اندر سے باہر نکل آئے اور پھر اپنی جگہ پر آ جائے تو اس دوسرے بال سے جو پہلے بال کے حلقے میں ڈال لیا تھا پہلے بال کے حلقے
کو پھر اندر کی طرف کھینچ لیں اور اگر اتفاقاً دوسری پھر سوئی لگانیکی ضرورت پڑے تو پہلی جگہ پر نہ لگائیں اسلئے کہ سوراخ کشادہ ہو جائیگا اور ہر بال
اُسمیں نہ تھم سکیگا اس لئے مناسب ہے کہ دوسری دفعہ پہلی جگہ کے برابر میں سوئی لگائیں اور جسوقت کہ ہر بال کو باہر نکال لیں تب اسکو اصلی
بالوں کیساتھ جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے چپکا دیں مگر پہلے سوئی کے نکلنے کا سوراخ سلائی سے کئی دفعہ مل دیں تا کہ مل جائے اور ہر بال اُسمیں ٹھہر جائے
اور اس سینے کو عربی میں التلقیم کہتے ہیں فائدہ اور اگر بال کی جگہ ابریشم کا باریک دھاگا کام میں لائیں تو مضائقہ نہیں قال صاحب الاسباب فی
تلقیم ہذہ الشعور ان یدخل الشعر فی ثقبۃ الابرۃ و یخرج و کذا ینبغی ان امکن یعنی اور ان بالوں کے سینے کے باب میں صاحب اسباب
نے کہا کہ اگر ممکن ہو تو ہر بال کو سوئی کے ناکے میں پرو کر پلک کے باہر نکال لیں اور یہاں ممکن ہونیسے مراد یہ ہے کہ ہر بال بہت چھوٹا نہو
اور تشمیر یعنی پلک کا تراش دینا اُس وقت کرنا چاہیئے کہ جب ہر بال بہت ہوں اور اُس کا اچھا طریقہ یہ ہے کہ بیمار لیٹ جائے اور طبیب
اپنے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے اوپر کی پلک کو پکڑ کر اُس کو تھوڑا سا اُٹھائے اور سلائی کا چوڑا سر پلک کی پشت پر

رکھکر دبائے تاکہ پلک اولٹ جائے اور تین دھاگے باریک باریک سوئیوں میں پروئیں اور اُن سوئیوں کو پلک کے اندر سے پلک کی پشت کی طرف سے باہر نکال لیں جس جگہ پر کہ پلک کا بیچ سمجھ میں آئے اور اگر دھاگوں کے عوض پلک کو صناروں سے اُٹھالیں تو بہتر ہے اور جب پلک کو خواہ دھاگوں سے خواہ صناروں سے اُٹھالیں تو پہلے اندازہ کرلیں کہ کتنی کاٹنی مناسب ہے اور جتنی جگہ اندازہ میں آئے سوئی اور دھاگے سے اُس جگہ پر تین نشان کردیں پھر مقراض سے تراش دیں اور زیادہ احتیاط رکھیں کہ پلک کے سوا اور کچھ نہ کٹ جائے اور جب کاٹنے سے فراغت پائیں تو تین جگہ سوئی سے ٹانکے لگاکر گرہ لگائیں اور پہلے بیچ کی جگہ کو سی دینا چاہیئے پھر ذرور اصفر مرہم ابیض میں ملاکر زخم پر لگائیں اور طبیب کاٹنے کے وقت اس بات کا بڑا دھیان رکھے تاکہ پلک کے وہ عضلے جو کہ پلک کو جنبش دیتے ہیں نہ کٹ جائیں اسی سبب سے بارہا کہا گیا ہے کہ اس کام میں بڑا ہوشیار اور دانا طبیب دستکار درکار ہے اور تشمیر کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ آنکھ کی پلک کو دو انگلیوں یا دو صناروں سے تھوڑا سا اُٹھالیں اور لوہے کی دو تختیاں خوب صاف اور سپاٹ پلک کے اندازے پر تراش کر بنالیں اور پلک کو جتنا کاٹنا اندازے میں آئے دونوں تختیوں کے بیچ میں دباکر تختیوں کے دونوں سرے ایسی طرح پر سخت باندھ دیں کہ پلک کا پوست شکنجے میں آجائے اور یہ اس لئے ہے تاکہ غذا کی مدد اُس میں نہ پہنچے اور وہ پوست دس دن میں یا کم زیادہ میں مردار ہوکر گر پڑے اور زخم کا نشان پیدا نہو اور جو شخص دستکاری کی تاب نہ لاسکے اور لوہے کو دیکھنے سے اور دستکاری کی بات سُننے سے ڈرے تو اُس کی پلک کو تیز دوا سے تشمیر کرنا چاہیئے اور اس کی یہ ترکیب ہے کہ تیز دوا کو سلائی کے سرے پر اُٹھاکر پلک کی پوست پر جس جگہ کہ تشمیر کرنا چاہیں طلا کردیں مورد کی پتی کی صورت سے اُسی ٹکڑی پوست پھول کر اور پھر آئیگا اور زخم کا نشان ظاہر ہوجائیگا پھر دوا کو وہاں سے دور کریں اور ایک ساعت آرام دیں اور پھر طلا کردیں اور تھوڑی دیر لگی رہنے دیں اور اسی طرح پر برابر کئے جائیں یہاں تک کہ زخم ہوجائے تو پھر چھوڑ دیں جب تک کہ سیاہ ہوکر کھرند بندھ جائے پھر دوا کو دھوکر موم روغن لگائیں تاکہ کھرنڈ جھڑ جائے اور اگر ضرورت پڑے تو مرہم اسفیداج لگائیں تاکہ سخت ہوکر اچھا ہوجائے اور اکثر طبیب اس علاج کی اجازت نہیں دیتے ترکیب تیز دوا کی یہ ہے کہ بن بجھا چونہ دو جزو اشخار یعنی سجّی ایک جزو نوشادر ایک جزو بورۂ ارمنی ایک جزو صابون کا پانی دو جزو چاروں دواؤں کو کوٹ اور چھان کر صابون کے پانی میں گوندھ لیں اور اُٹھا رکھیں اور اگر نابالغ لڑکوں کے پیشاب میں یا راکھ کے پانی میں گوندھ لیں تو کچھ مضائقہ نہیں اور جاننا چاہیئے کہ جس مریض کی آنکھ میں زیادہ بال نہوں اور اپنی جگہ یعنے جہاں پلکیں جمی ہیں وہیں جمے ہوں مگر اُن کا سر اندر کی طرف مڑا ہوا ہو تو اُس کا علاج لزق ہے یعنی سی دینا اور مڑے ہوئے بالوں کو سیدھے بالوں کے ساتھ جما دینا جیسا کہ بیان ہوچکا وَلَا سَبِيْلَ لِلْكَيِّ وَالتَّشْمِيْرِ فِيْهِ لِاَنَّهُمَا مَخْصُوْصَانِ لِلشَّعْرِ الزَّائِدِ عَلٰى مَا وَصَفْنَاهُ فِي التَّحْقِيْقِ یعنے اور اُسمیں داغ اور تشمیر کی کوئی راہ نہیں بن پڑتی کیونکہ یہ دونوں زائد بال کیلئے مخصوص ہیں جیسا کہ ہم نے تحقیق میں اُس کا بیان کیا ہے اور جالینوس نے کہا کہ اگر چھوٹی چھوٹی سیپیاں جلاکر قطران میں ملالیں اور مڑے ہوئے بال کو یا پر بال کو اکھیڑ کر اس جگہ اُس دوا کو طلا کریں تو پھر دوبارہ نہیں نکلتا

اکتالیسویں فصل انتثار الاہداب

یعنے پلکوں کے بال گرجانیکے بیان میں اس مرض کے چار سبب ہیں ایک تو یہ کہ جو غذا اسجگہ بدن پہنچے اسمیں صفرا یا سودا کے ملنے سے تیزی آگئی ہو اور جب ایسا ہوگا تو وہ مادہ کہ جس سے پلک پیدا ہوا کرتی تھی نابود ہوجائیگا اور پلکو ںکو بھی گرادیگا اور یہ فساد خاص پلک ہی میں ہوا کرتا ہے کیونکہ اگر سارے بدن میں عام ہوتا تو سب بدن کے بالوں کو گرادیتا اور اس فقیر کے نزدیک ممکن ہے کہ مادہ عام ہو مگر اُس کا اثر پلک کے جرم کے سوا اور کہیں ثابت نہو اسلئے کہ پلک کا جرم نرم اور ہلکے ہونیکے سبب سے مادہ کا اثر جلدی قبول کرتا ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ دونوں خلطوں میں سے ایک کے غلبے کی علامت ظاہر ہو اور جلن اور خارش ہو علاج جیسی خلط ہو اُسکی موافق استفراغ کریں اور مزاج کی اصلاح کریں پھر جو چیزیں کہ پلک کو جما دیتی ہیں سرمہ کی طرح لگائیں جیسے لاجوردِ مسنگ اور بیچ چھوہارے کی گٹھلی جلی ہوئی اور دخان کندر اور قشور صنوبر اور بالچھڑ دوسرے یہ کہ پلک کی قوت جاذبہ ضعیف ہوجائے اور اس سبب سے اُس میں غذا نہ پہنچے

اور پلکوں کے بال جھڑ جائیں اور جب تک سبب کا تدارک نہو بال ہرگز نہ جمیں جیسے کسی درخت میں پانی نہ پہنچے اور اس کی یہ علامت ہے کہ گرم سرسام اور تیز تپ ہونیکے بعد عارض ہو علاج ایسی تدبیریں کریں کہ جو قوت جاذبہ کو اُبھار دیں اور بدن میں رطوبت بڑھا دینیکے لئے وہ غذائیں جن سے اچھے اخلاط پیدا ہوتے ہیں کھلائیں اور حمام کرنا اور سب استفراغ کی چیزوں سے قطعاً احتیاط لازم سمجھیں اور رطوبت بڑھانے والی چیزوں سے رغبت رکھیں پھر ایسی چیز جو آنسو نہ نکالے آنکھ میں لگائیں تاکہ پلکوں کی جڑ میں گرمی پہنچائے اور غذا کے جذب کرنے پر قوت دے جیسے باسلیقون اور کحل روشنائی ترکیب کحل روشنائی کی یہ ہے مس سوختہ شادنج مغسول ہر ایک پانچ درم فلفل دار فلفل زعفران شحم حنظل ہر ایک آدھا درم زنگار صبر بورۂ ارمنی ہر ایک ایک درم اقلیمیا دو درم یہ سب دس دوائیں ہیں کوٹ لیں اور غبار کے مانند کرلیں تیسرے یہ کہ اُسجگہ میں رطوبت بڑھ جائے اور پلکونکی جڑ کو ڈھیلا اور سست کردے اور منافذ کو فراخ کردے اس وجہ سے بال پلکوں میں نہ تھم سکیں اور جھڑ جائیں اور بلغم کے موجود ہونے کی علامت اس کی گواہ ہے علاج بلغم کے استفراغ کے لئے ایارجات اور حبوب دیں اور سخت ریاضت اور جاگنا اور غذا کم کرنا اور جو چیزیں خشکی پیدا کرتی ہیں عمل میں لائیں اور جو چیزیں آنسو نکالنے والی ہیں جیسے احمر حاد اور اخضر آنکھ میں لگائیں تاکہ نفس عضو سے رطوبت پاک ہوجائے چوتھے یہ کہ کوئی امر غذا کو پلک کی طرف آنے سے مانع ہو اور روک دے اور یہ مانع دو حال سے خالی نہیں ایک تو یہ کہ غلیظ خلط مسامات میں چپک جائے اور بال کی جڑ کو فاسد کردے اور جو اجزے کہ بال نکلنے کا مادہ ہیں اُن کو نفوذ کرنے سے باز رکھیں اور یہ داء الثعلب کی جنس میں سے ہے علاج غور کریں کہ وہ غلیظ خلط بلغم ہے یا سودا یا فاسد خون یا مادۂ محیہ یعنے صفرا سے ناطبعی کہ اس میں رقیق رطوبت مل گئی ہو اور ہر ایک سبب کی حقیقت پلک کے رنگ سے دریافت ہوسکتی ہے خاصکر اُسکو ملنے کے بعد اور ہر ایک کے آثار اُسکے گواہ ہیں جیسا بارہا بیان ہوچکا ہے پھر جیسا خلط ہو اُس کے مناسب استفراغ کرنا چاہیئے اور تنقیے کے بعد جو اطلیہ کہ داء الثعلب کی ہر ہر قسم میں لکھے ہوئے ہیں طلا کرنا چاہیئے اور جب سبب زائل اور تعدیل حاصل ہو تو ایسی چیز جو کہ پلک کے بال جمالائے آنکھ میں لگانی چاہیئے دوسرے یہ کہ غذا نہ پہنچنے کا سبب یہ ہو کہ مسامات چیچک سے یا زخم کے بھرنے سے یا آگ سے جلکر اچھا ہونے سے بند ہوجائیں اور بالکل باقی نہ رہیں اور اُس میں کوئی حیلہ نہیں چل سکتا فائدہ اس سبب سے کہ بھووں کے بال آنکھ کی بینائی کی مدد کرتے ہیں اس جگہ میں بھووں کے جھڑ جانے کا علاج بیان کرنا لائق اور مناسب سمجھا گیا واضح ہو کہ بھووں کے بالوں کے جھڑ جانے کا یہ علاج ہے کہ اونگلی کو بط کی چربی میں یا روغن زیتون یا کسی اور روغن سے چکنا کرکے اُرزیز یعنی رانگ پر زور سے ملیں اور بھووں پر لگائیں اس سے بال جم آتے ہیں۔

بیالیسویں فصل بیاض الاہداب کے بیان میں یعنے پلکیں سفید ہوجائیں اور چیپ دار رطوبت اس مرض کا سبب ہوا کرتی ہے علاج پہلے بدن کو رطوبت سے پاک کریں پھر جنگلی لالہ کہ اُسکو فارسی میں شقائق کہتے ہیں روغن زیتون میں یا بکری کی چربی میں یا ریچھ کی چربی میں پیسکر پلکوں پر طلا کردیں اور حلزون یعنی سیپ جلا کر بکری کی چربی میں یا ریچھ کی چربی میں پیسکر طلا کریں تو پلکوں کو سیاہ کرتا ہے اور سرمہ روشنائی سلائی سے پلکوں پر لگالینا نافع ہے اور رطوبت کو تحلیل کرتا ہے واللہ اعلم بالصواب و الیہ المرجع والمآب یعنے اور اللہ کو خوب ٹھیک معلوم ہے اور اللہ ہی کیطرف رجوع اور بازگشت ہے

تینتالیسویں فصل جرب الاجفان یعنی پلک کی خارش کے بیان میں اس مرض کی چار قسمیں ہیں ایک تو یہ کہ پلک کے اندر شور مادے کے سبب سے تھوڑا سا کھرکھراپن اور تھوڑی سختی سُرخی اور خارش کیساتھ ظاہر ہو اور اسکے سبب سے آنکھ میں آنسو آجائیں اور یہ قسم جرب منبسط مشہور ہے یعنے خارش پھیلی ہوئی اور اکثر گرم رمد کے بعد پیدا ہوا کرتی ہے اسلئے کہ اسکے علاج میں تبرید کی افراط کی جاتی ہے علاج رگ قیفال کھولیں اور بلیلہ زرد کے نقوع سے اور شکر سے طبیعت کو نرم کریں اور بدن کے تنقیے کے بعد نفس عضو کے تنقیے کے لئے کحل روشنائی اور شیاف احمر لین اور شیاف اخضر لین آنکھ میں لگائیں اور اگر یہ جرب غلیظ اور سخت ہو اور اس تدبیر سے صحت نہو تو اُسکا یہ علاج ہے

کر تنقیے کے بعد پلک کے اندر بیماری کی جگہ پر نشتر سے پچھنے لگائیں اور اس سبب سے کہ اسکا مادہ بہت عمیق یعنی پلک کے گہراؤ میں نہیں ہوا کرتا ہے تو پچھنے گہرے نہ لگائیں اور ہلکے ہلکے پچھنوں پر اکتفا کریں اور پچھنے لگانے کے بعد اسجگہ کو سلائی سے کھجلانا چاہیئے تاکہ بہت سا خون نکل جائے اور پھر ٹھہرا ہوا جاتا ہے اور پلک کا جرم جیسا کہ اصل میں رقیق تھا ویسا ہی ہوجائے اس کے بعد گلاب اور کچھ سرکہ اسجگہ پر لگائیں تاکہ درد کو تسکین دے اور پلک کو چپکنے نہ دے اور ایسی خارش میں ہمیشہ حمام کرنا بہت مفید ہے کیونکہ خلط کو تحلیل کرنے میں مدد کرتا ہے اور عضو کو تیار اور آمادہ کرتا ہے کہ اس کا کامل تنقیہ ہوجائے اور دوا کا اثر جلد قبول کرے اور جبتک تلئین اور تنقیے سے اور تخفیف اور نرم محللات سے مادہ کی جڑ اوکھڑ سکے تو پچھنے لگانے اور کھجلانے سے ضرور احتیاط کریں اور ضرورت کیوقت ناچاری ہے اور کھجلانے کا حکم جو کیا ہے یہ اس قسم میں مخصوص ہے کہ جسکا مادہ غشا کے سطح پر رکا ہوا ہو بلکہ گہرا ہو نہ اس قسم میں جسکا مادہ گہرا ہو بلکہ غشا میں ہو جیسا دوسری قسم میں کہا جاتا ہے **دوسرے** یہ کہ پلک کے اندر تیز اخلاط اور بدبو کے بخارات سے چھوٹے چھوٹے دانے سفید سر کے پیدا ہوجائیں اور شاید کہ ان بخارات میں کھٹ جانیکے سبب سے مالحیہ بورقیہ کی کیفیت یعنی کھاری پن آجائے اور اسجہت سے کہ اس قسم کے جرب کے دانے حصف کیصورت ہوا کرتے ہیں تو انکا نام حصفی ہوا **ف** حصف ایک قسم کی پھنسیاں ہیں کہ جلد کے اوپر نکل آتی ہیں اور ان کی خاصیت یہ ہے کہ ہلکا اور رقیق پوست والو نکے اوپر سے چھلکے کیصورت اترے اور جب اس مرض کو بہت دن گذر جائیں اور علاج میں سستی اور کاہلی کیجائے تو دمعہ پیدا ہو اور مقلہ یعنی ڈھیلے میں اسکا فساد جا پہنچے اور سبل عارض ہو وَلِہٰذَا قَالَ ابْنُ التِّلْمِيْذِ اِنَّ الْجَرَبَ وَالسَّبَلَ يَتَلَازَمَانِ یعنی اور اسیوجہ سے ابن تلمیذ نے کہا بیشک جرب اور سبل اکثر ساتھ لگے رہتے ہیں **علاج** رگ سر رو کھولیں اور مطبوخ افتیمون سے استفراغ کریں اور لطیف غذاؤں پر اکتفا کریں اس سبب سے کہ یہ قسم غشا کی سطح میں ہوا کرتی ہے اور پلک کے گہراؤ میں کچھ گہری نہیں ہوتی تو چاہیئے کہ اس میں کھجلانا اور خراش کرنا البتہ روا نہ رکھیں قَالَ صَاحِبُ الْاَسْبَابِ فَاِنَّ حَكَّ تَخَرَّقَ الصِّفَاقُ الْمُسْتَبْطِنُ لِلْجَفْنِ یعنی اسلیئے صاحب اسباب نے کہا کہ اگر کھجلائیں تو صفاق یعنی پردہ پھٹ جائیگا اور پلک بگڑ جائیگی اور ایسا ہی اس قسم میں تنقیے سے پہلے جو شیاف نہایت تیز ہوں انکو استعمال کرنا منع ہے اور تنقیے کے بعد بھی ضرر سے خالی نہیں کَمَا قَالَ الشَّارِحُ فِيْ هٰذَا النَّوْعِ وَالشِّيَافَاتُ الْحَادَّةُ تَزِيْدُ فِي الْوَجَعِ وَتُكْثِرُ الْمَوَادَّ اِلَيْهَا فَيَحْدُثُ مِنْ ذٰلِكَ رَمَدٌ شَدِيْدٌ اَوْ قُرْحَةٌ وَيَعْصِبُ الْعِلَاجُ یعنے جیسا کہ اس قسم میں شارح نے کہا کہ شیافات اپنی تیزی سے درد کو بڑھاتے ہیں اور اسکی یعنی پلک کیطرف بہت سا مواد کھینچ لاتے ہیں اور اس سبب سے شدید رمد پیدا ہوجاتا ہے یا قرحہ اور علاج مشکل ہوجاتا ہے اسلیئے بہتر یہ ہے کہ جب تیز شیافات استعمال کریں تو انکے استعمال کے بعد برود بنفسجی بھی استعمال کریں تاکہ گرم دوا کے استعمال سے جلتی حرارت آگئی ہو وہ دب جائے اور آنکھ کا مزاج اعتدال پر آجائے اور یہ فائدہ اکثر جگہ یاد رکھیں **فائدہ** اکثر اس قسم کا مادہ پلک کے اندر اسلیئے عمیق نہیں ہوا کرتا کہ وہ گرم بخارونسے پیدا ہوا کرتا ہے **ف** واضح ہو کہ حرارت کا میلان بالطبع اوپر کیطرف ہوا کرتا ہے اسلیئے یہ بخار سے عضو کے گہراؤ میں بالطبع نہیں ٹھہر سکتے یعنی انکی طبیعت کا یہ مقتضی نہیں بخلاف اخلاط غلیظ کے اور یہی وجہ ہے کہ اس قسم میں پلک موٹی اور پھولی ہوئی نہیں ہوا کرتی اور یقیناً یہ سبب کی لطافت سے ہوتا ہے **ترکیب برود بنفسجی** کی گل بنفشہ کشمیری کشنیز بریان صمغ عربی کتیرا ہر ایک ایک درم نشاستہ تین درم یہ سب پانچ دوائیں ہیں کوٹ لیں اور چھان کر پانچ دفعہ سرکے میں پرورده کرلیں یعنی سرکے میں گوندھ کر سائے میں سکھالیں اسی طرح پانچ مرتبہ کرنا چاہیئے اور پھر پیس لیں اور چھان کر اٹھا رکھیں اور پرورده اس کو کہتے ہیں کہ آنکھ میں لگانے کی دواؤں کو کسی بہتی چیز میں پرورده کریں یعنی رچالیں **تیسرے** وہ ہے کہ اسکی صورت انجیر کے سے دانو نکی ہو اور بعضے دانے بعضوں سے چمٹے ہوئے ہوں اور جڑ کیطرف سے گول اور سر کی طرف سے نوکدار ہوں اسی واسطے یہ دانے تینی کے نام سے مشہور ہیں یعنی انجیر کیصورت اور یونانی اسکو **سوقوسیس** کہتے ہیں اور سوقوسیس انکی لغت میں تین ہیں یعنی انجیر اور ابن سرافیون نے کہا ہے کہ تینی اسلیئے اسکا نام ہوا کہ جیسا انجیر کا پیٹ اندر سے پاش پاش اور ٹکڑے ٹکڑے ہوا کرتا ہے اسی طرح سے جب یہ خارش پلک میں عارض ہوا کرتی ہے تو پلک بھی انجیر کے جوف کیطرح پھٹی ہوئی نظر آتی ہے اور بعضے طبیبوں نے اس کے نام رکھنے کی وجہ میں اسکے پھٹنے کو انجیر کے پوست کے پھٹنے سے مشابہ کیا ہے حاصل کلام یہ قسم پہلی سب قسموں سے بدتر ہے اور فاسد خون کے احتراق سے عارض ہوا کرتی ہے وَقَالَ الشَّارِحُ فِيْ شَرْحِهٖ اَكْثَرُ حُدُوْثِهٖ بَعْدَ الشَّدِيْدِ

صَلَابَتہٗ وَ غِلَظًا دَنَا كَرُدُ اَكْثَرُہٗ وَجُوْدًا فِي الْبِيَاضِ یعنی اور شارح نے اُس کے برے ہونیکے باب میں کہا ہے اسلیئے کہ وہ بہت کھر کھری اور سخت اور غلیظ ہے اور دیر پا ہوتی ہے اور اسکا مادہ بدن میں بہت ہوا کرتا ہے **علاج** فصد کھولیں اور استفراغ کیلئے مطبوخ افتیموں پلائیں اور اسلیئے کہ اس مرض کا مادہ بہت غلیظ ہے استفراغ کئی دفعہ میں پے در پے کرنا چاہیئے اور کامل تنقیے کے بعد شیاف احمر حاد ہمیشہ آنکھ میں لگایا کریں اور شکر طبرزد یعنے مصری سے اور نوشادر کے آملے سے اسکو ورودہ کہتے ہیں آہستہ آہستہ اُسکو خراش کریں تاکہ پلک اپنی اصلی صورت پر آجائے اور چھیلنے کے بعد شیاف ابیض اور شیاف آبار اور ویرج آنکھ میں لگائیں تاکہ گرمی کو دبائے اور چھیلنے کے سبب سے جو زخم پڑگیا ہے اُسکو بھر لیئے اور ورودہ ایک آلہ ہوا کرتا ہے مبضع یعنی نشتر کی صورت کا اُسکا سر اچیار رکھ سرمے کے مانند ہوتا ہے پھر اُسکے سر کو سیاہ ہوا اور اُسپر کھرکھرا بندھا ہوا اور یہ قسم تینوں قسموں سے بدتر ہے اور اُسکا مادہ آسانی سے نہیں اُکھڑتا خصوصاً جبکہ مدت گذر جائے اور اس قسم کا سبب سوداوی مادہ ہے کہ متعفن ہوکر اُسجگہ فساد پیدا کرے اور اس قسم کو یونانی **طوسیس** کہتے ہیں اور اسکا ترجمہ خبیث ہے **علاج** جو چیزیں سودا کو پاک کرتی ہیں اُنسے بدن کا تنقیہ کریں پھر جھوسے اور ایارجات سے دماغ کا تنقیہ کریں اور غذائیں لطیف کھلائیں اور انجیر کے پتے سے یا لوہے سے چھیلیں اور خراش کے تدارک کیلئے جو قانون پہلے لکھ چکے ہیں اُنکی رعایت رکھیں

چوالیسویں فصل بردہ کے بیان میں

وہ ایک غلیظ رطوبت ہے کہ پلک میں جمع ہوکر غلیظ ہو جائے اور ٹھہر جائے جیسے اولا اور اولے کو عربی میں بردہ کہتے ہیں اور اکثر یہ بیماری پلک کے باہر کی طرف ہوا کرتی ہے اور اس سبب سے کہ اُسکا مادہ کیفیت حریفہ لذاعہ سے یعنے جس سے مادہ میں سوزش اور چھلاہٹ پیدا ہو خالی نہیں ہوا کرتا اور کبھی درد پیدا ہوتا ہے اور کبھی کھجلی محسوس ہوتی ہے اور جب اُسکو کھجلاتے ہیں تو بیمار کو اسمیں اچھا معلوم ہوتا ہے **علاج** یہ مادہ جو متحجر ہوگیا ہے یعنی پتھر ہوگیا ہے اُس کے نضج کے لیئے میتھی کا لعاب اور السی کا لعاب پلک پر ٹپکائیں اور اشق اور بہروزہ اور صمغ البطم سرکے میں اور عکر الزیت یعنی روغن زیتون کی تلچھٹ میں پگھلا کر ضماد کریں اور اگر اس تدبیر سے تحلیل نہو تو پھر دستکاری سے علاج کریں اور اُس کا یہ طریقہ ہے کہ نشتر سے پلک کو اور سلائی کے چوڑے سرے سے بردہ کو باہر نکال لیں کیونکہ وہ عضو میں گڑا ہوا نہیں بلکہ اُس سے الگ ہے اور جب نکال چکیں تو زخم بھرنے کے لیئے ذرور اصفر استعمال کریں اور اگر شگاف بڑا ہو تو بیچ میں سے سی دیں اور اُسپر ذرور اصفر چھڑک دیں اور جس بیمار کی آنکھ میں بردہ پلک کے اندر ہو تو پلک کو اولٹ کر عرض میں سے چیر کر نکال لیں اور آنکھ کو گرم پانی سے دھو ڈالیں

پینتالیسویں فصل صَلَابَةُ الْاَجْفَان وَ غِلَظُهَا یعنے پلکیں سخت اور موٹی ہو جانے کے بیان میں

اور صلابۃ الاجفان یہ ہے کہ آنکھ کے بند کرنے اور کھولنے میں پلک کی حرکت دشواری اور مشکل سے ہو سکے اور درد اور سرخی ظاہر ہو اور اُسکو عربی میں حسا کہتے ہیں اور غلظ الاجفان وہ ہے کہ اوپر کی پلک اندر سے غلیظ اور موٹی ہو جائے ایسی طرح پر کہ اُسکو جارش گمان کریں اور جب پلک اولٹیں تو کوئی چیز ظاہر نہیں دکھائی دیتی اور غلظت اوپر ہی کی پلک سے مخصوص ہے بخلاف صلابت کے کہ کبھی نیچے کی پلک میں ہوا کرتی ہے اور کبھی دونوں پلکوں میں اور ان امراض کا سبب بخارات غلیظہ یابسہ ہوتے ہیں کہ جن سے صلابت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ بخارات بہت خشک ہوا کرتے ہیں اور جو بخارات غلظت پیدا کرتے ہیں وہ مائل برطوبت ہوتے ہیں اور ان بخارات میں لذع یعنی سوزش نہیں ہوا کرتی اور نہیں تو اُن سے سلاق پیدا ہو جاتا اور جن چیزوں سے اس مرض کے اسباب پیدا ہوا کرتے ہیں وہ چار ہیں ایک تو یہ کہ چلنے کی حرکت سے اور اُس کے مانند سے مسامات کشادہ ہو جائیں اور پسینا آجائے تو اُس وقت دفعۃً سرد ہوا یا سرد پانی پلکوں میں لگے اور اس سبب سے بخارات جو رقیق اور لطیف ہو کر باہر نکلنا چاہتے تھے پوست کے نیچے رک جائیں اور تحلیل ہونے سے اور باہر نکلنے سے باز رہیں وَلَا يَخْفٰى اَنَّ الْبُرُوْدَةَ الْفِعْلِيَّةَ تَسُدُّ الْمَسَامَاتِ یعنی اور یہ بات ظاہر ہے کہ سردی بالفعل کی مسامات کو بند کر دیتی ہے دوسرے یہ کہ نیند سے جاگنے کے بعد پلک میں بوجھ اور موٹا پن ظاہر ہو اور یہ اس طور سے ہوا کرتا ہے کہ جو بخارات جاگنے کی حرکت سے تحلیل ہو جایا کرتے تھے نیند کی حالت میں تحلیل نہ ہونے سے بہت ہو جائیں اور سب طرف پھیلکر دماغ میں بند ہو جائیں

خاص کر جاڑے کی راتوں میں کہ انجروں میں غلظت اور مسامات میں کثافت ہوا کرتی ہے **تیسرے** یہ کہ جرب کا مادہ غلظت پیدا کرے اور
یہ اسطرح ہوا کرتا ہے کہ اُس کے مادے میں سے لطیف اجزا جن میں کھاری پن اور شورش ہو تحلیل ہو کر کثیف اجزا جنمیں شورش نہ ہو باقی
رہجائیں **چوتھے** یہ کہ رمد کا مادہ اس مرض میں ڈالے اسلئے کہ اُس کے علاج میں جو پلک کے اوپر سرد طلا استعمال کئے جاتے ہیں مادہ میں غلظت اور
مسامات میں کثافت پیدا کر دیتے ہیں **علاج** پہلے منضج کے جوشاندوں سے مادہ کو نضج کریں اسکے بعد مطبوخ افتیمون اور ہلیلہ کابلی سے استفراغ کریں
اور بابونہ اکلیل الملک بنفشہ برگ خطمی پانی میں جوش کر کے اسکی بھاپ پر سر جھکائیں یعنی انکباب کریں تاکہ مسامات کھلجائیں اور مادہ کو نرم اور رقیق ہو کر نکلنے میں
آسانی ہو جائے اور تنقیے کے بعد آنکھ کو ہاتھ سے ملیں وَلَا یَخْفٰی اَنَّ الْفَرْکَ لِسَبَبِ الْحَرَارَةِ یُفَتِّحُ الْمَسَامَاتِ الْمَادَّةَ وَالْبُخَارَاتِ الْغَلِیْظَةَ الْمُسْکِنَةَ فِی الْاَجْفَانِ یعنی اور ظاہر ہے کہ
بیشک پلک کو ملنا حرارت کی جہت سے مسامات کو کھولتا ہے اور مادے کو اور اُن بخارات کو جو پلکوں میں ٹھیرے ہوئے ہیں تحلیل کرتا ہے اسی وجہ سے جاگنے
کے بعد جو آنکھ کو ملتے ہیں تو ہلکا پن آجاتا ہے اور جسا الاجفان کی ایک قسم ہے کہ اسکو **یبوست العین** کہتے ہیں کما قال صاحب الاسباب فیہ اذا کانت
حکّۃ بلا مادۃ فیسمّی یبوسۃ العین یعنے جیسا کہ صاحب اسباب نے اسمیں کہا ہے جبکہ خارش بلا مادہ ہو تو یبوست العین اُسکا نام رکھا جاتا ہے اور
جب ایسا ہو تو صرف ترطیب ہی کفایت کرتی ہے اور تنقیے کی حاجت نہیں اور ترطیب کیواسطے گرم پانی سے تکمید کرنا اور تر دواؤں کو پانی میں جوش
کر کے اوس گرم پانی سے نطول کرنا اور تر روغنوں سے سر تر ہیں کرنا یعنی روغن ملنا جیسا بارہا کہہ چکے ہیں کام میں لانا چاہیئے **چھبیسویں**
فصل سُلاق کے بیان میں وہ ایک بیماری ہے کہ پلک موٹی ہو کر سُرخ ہو جائیں خاصکر پلک کے کنارے بہت موٹے ہو جاتے ہیں
اور کھجلی ہونا اُسمیں لازم ہے کیونکہ اس بیماری کا مادہ تیز یا نمکین اور کھاری ہوا کرتا ہے اور جب ایک مدت تک اُس کا علاج نہ کریں تو پلکیں جھڑ
جاتی ہیں اور پلک کے کنارے جنکو عربی میں اشفار الاجفان اور منابت الاہداب کہتے ہیں مادے کی تیزی سے جل کر زخمی ہو جاتے ہیں اور اُسکا فساد آنکھ
میں بھی پہنچ جاتا ہے اور یہ مرض اکثر ٹھنڈی چیزوں کے استعمال کر لینے رمد کے بعد پیدا ہوا کرتا ہے اور ہم اس کو دو قسم میں بیان کرتے ہیں
ایک تو وہ کہ ابھی شروع ہوا ہو اور بہت دن نہ گذریں اور خفیف ہو اور اُس کے سوا اور آثار ظاہر نہ ہوں کہ فقط آنکھ کے کوؤں میں اور پلک میں
بھی کھجلی پیدا ہو اور تھوڑی سی سُرخی ظاہر ہو **علاج** اس سبب سے کہ ہنوز مادہ خفیف ہے استفراغ کیلئے آب فواکہ اور اُسکے مانند کافی ہے اور
مادہ روکنے کیلئے سماق کو گلاب میں بھگو دیں اور صاف کر کے آنکھ میں لگائیں اور اسمیں کپڑا بھگو کر پلک پر رکھیں اور رات کے وقت خرفہ
اور کاسنی کی پتی روغن گل میں ملا کر پلک پر لیپ کریں یا انڈے کی سفیدی روغن گل میں ملا کر کپڑے پر طلا کریں اور پلک پر رکھ دیں اور ہر روز
صبح کو حمام کریں تاکہ مادے کے تحلیل میں اور دوا کے جلدی اثر کرنے میں مدد کرے **دوسرے** یہ کہ بہت مدت گذر جائے اور غلیظ ہو
اور سُرخ ہو اور پھول جائے **علاج** رگ قیفال اور پیشانی کھولیں اور پنڈلیوں یا دو شانوں کے بیچ میں حجامت کریں یعنے پچھنے
لگائیں اور مطبوخ ہلیلہ کے ساتھ غاریقون کو سردارو کر کے پلائیں اور تنقیے کے بعد شیاف احمر لین آنکھ میں لگائیں اور گرم پانی سے تکمید
کریں اور اُسکی بھاپ پر سر کو جھکائیں اور چھلی ہوئی مسور اور انار کا گودہ میفختج میں ملا کر ضماد کریں تاکہ عضو میں کثافت اور قبض پیدا کرے اور مادے کی
تیزی کو دبائے اور تحلیل اور جلا بھی حاصل ہو اور جس مریض کو یہ مرض بہت ہی مدت کا ہو یہانتک کہ آنسو بہنے لگیں اور پلکیں جھڑ جائیں اور پلک کے کنارے
زخمی ہو جائیں تو چاہیئے کہ ایسے مریض کے تنقیے کریں اور پرہیز ہمیشہ رکھیں اور اُسکے بعد شیاف دینارج اور احمر لین اور ابیض جمع کر کے آنکھ میں لگائیں اور ان شیافوں
کو بادیان کے پانی میں پیسکر استعمال کریں اور ان شیافوں کو جمع کرنے کیواسطے اسلئے حکم کیا کہ اعتدال آجائے یعنے مادے کی تیزی نہ بڑھ جائیں اور اسکو تحلیل بھی کریں
ستائیسویں فصل قمل الاجفان کے بیان میں یعنی پلکوں میں جوئیں پڑ جائیں اور یہ تین طرح پر ہوا کرتی ہیں **ایک** تو یہ کہ بہت
چھوٹی اور سفید ہوں اور پلک کے بالوں کی جڑ میں نظر آئیں اسکو عربی میں صیبان کہتے ہیں **دوسرے** یہ کہ بڑی ہوں اور ان کا رنگ مائل بگندم
گوں یا غبار کی رنگت ان کو قمقام بولتے ہیں اور بعضے طبیبوں کے نزدیک یہ ہے کہ جس کے پاؤں بہت ہوں اسکو قمقام کہتے ہیں اور نہیں تو

قمل کہتے ہیں اور اس قائل کے نزدیک قمقام اور قمل میں فرق ہے تیسرے یہ کہ اُسکا مادہ بہت سا اور بہت غلیظ ہوا اور اُسکے پاؤں نظر آئیں اور اسکو قردہ کہتے ہیں غرضکہ اُسکا مادہ رطوبت بلغمی عفنی ہوا کرتا ہے کہ طبیعت اسکو نضج کے بعد جلد کے اطراف میں اور بالوں کی جڑوں میں پھینک دیا کرتی ہے کیونکہ طبیعت کو اسکی عفونت اور میلے پن سے کراہت آتی ہے وَلَا يَخْفیٰ اَنَّ اُصُوْلَ الشَّعْرِ مَوَاضِعُ مُسْتَعِدَّةٌ لِقَبُوْلِ الْفُضُوْلِ الَّتِیْ مِنْهَا يَغْتَذِي الشَّعْرُ اور یہ بات ظاہر ہے کہ بیشک بالوں کی جڑیں ایسی جگہ ہیں کہ جن فضلوں سے بال غذا پاتے ہیں ان کو قبول کر لینے کے لئے آمادہ رہتے ہیں اور جاننا چاہیئے کہ مادۂ بلغمی کے سوا دوسرے خلط میں یہ صلاحیت نہیں کہ اُس سے قمل پیدا ہو کیونکہ صفرا کی حرارت بہت تیز ہے اور اسکا مزہ کڑوا ہے اور یہ کیفیت قمل کے مزاج کے مخالف ہے اور یہی سبب ہے کہ کڑوی چیزیں اسکو مار ڈالتی ہیں اور سودا اپنی طبیعت سے حیات کے مزاج کا مضاد ہے کیونکہ وہ سرد و خشک ہے اور خون طبیعت کے نزدیک بخل کی چیز ہے تو اسکو ہاتھ سے نہیں چھوڑتی فائدہ رطوبت خواہ فضلی اور فاسد ہو خواہ صالح ہو جب حرارت غریزی یا غریبی یعنے اصلی یا اوپری اُس میں تصرف کرتی ہے تو اُس رطوبت میں حیات کی صلاحیت پیدا ہو جاتی اور مبداء فیاض سے اُس میں حیات آجاتی ہے ذٰلِکَ صُنْعُ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ یعنے یہ اللہ جل شانہ کی کاریگری ہے

علاج بدن کو برے مادے سے پاک کریں اُس کے بعد ایارج فیقرا اور حب قوقایا اور حب صبر سے اور اُن غرغروں سے جو کہ ایارج فیقرا اور آبکامہ اور شہد سے بنائے جاتے ہیں دماغ کا تنقیہ کریں اور تنقیہ اُس وقت ہو سکتا ہے کہ ماء الاصول کے پینے سے مادے میں نضج اور لطافت آگئی ہو اور جب باطن کا تنقیہ کر چکیں تب اُسی عضو کا تنقیہ کرنا چاہیئے اور اس کا یہ طریقہ ہے کہ اگر جوں پڑے تو اُن حیوانات کو پلک سے چھڑا لیں اور پلک کو اُس پانی سے جس میں نمک اور شبت جوش کیا ہو دھوئیں اور دھونے کے بعد ایسی چیزیں لگائیں کہ جو پلک کو جلا کریں اور قمل کو مار ڈالیں مثلاً پھٹکری ایک حصہ اور مویزج آدھا حصہ دونوں کو پیس لیں اور اس میں سلائی بھر کر اُس جگہ پر لگائیں اور بورۂ ارمنی کو باریک پیس کر سلائی سے لگانا بھی مفید ہے **نوع** دیگر سلائی کو پارے میں ڈال دیں جب اُس میں پارے کی بو اثر کر جائے تو آہستہ اس سلائی پر ہاتھ پھیر کر آنکھ میں لگائیں بالخاصہ قمل کو مار ڈالتا ہے قَالَ الشَّارِحُ رَائِحَۃُ الزِّئْبَقِ بِخَاصِّیَّتِهَا قَاتِلَۃٌ لِسَائِرِ الْحَیَوَانَاتِ الصِّغَارِ وَلَا یُوَازِیْهِ شَیْءٌ فِیْ ذٰلِکَ یعنے اور ایسا ہی شارح نے کہا کہ پارے کی بو اپنی خاصیت سے سب چھوٹے چھوٹے جانوروں کے لئے قاتل ہے اور اس باب میں اس کے برابر کوئی دوسری چیز نہیں

اڑتالیسویں فصل شعیرہ کے بیان میں وہ ایک ورم ہے دراز کی شکل میں شعیر یعنے جو کے مشابہ پلک کے کنارے میں پیدا ہوتا ہے اور وہ دو طرح پر ہوا کرتا ہے ایک تو یہ کہ پلک کے ہم رنگ ہو اور اُس کا مادہ غلیظ خون کا فضلہ ملا ہوا ہے دوسرے یہ کہ اُس کا رنگ سُرخ ہو اور نرم ہو اور اُس کو خروش کہتے ہیں اور اکثر اس کا مادہ خالص خون ہوا کرتا ہے **علاج** فصد کھولیں اور دماغ کا تنقیہ کریں اور مریض کو بھوکا رکھیں اور غذا میں کمی کریں اور رات کے وقت کھانا نہ کھایا کریں اور ابتدا میں ایلوا اور سوت مامیثا گل ارمنی تازی ہری کاسنی کے پانی میں ملا کر طلا کریں اور جب ابتدا کا زمانہ گذر چکے تو گرم موم اور مرہم داخلیون استعمال کریں اور یہ علاج دونوں قسموں کے لئے مشترک ہے مگر پہلی قسم شاید کہ اُس تدبیر سے زائل نہ ہو اور دستکاری کی احتیاج پڑے اور دستکاری کا یہ طریقہ ہے کہ شعیرہ کو جڑ سے اُکھیڑ لیں اور ناخن سے یا مقراض سے کتر دیں اور اُس کے خون کو ایک ساعت تک بند نہ کرنا چاہیئے اُسکے بعد ذرور اصفر اُس پر ملیں تاکہ زخم کو بھر لائے

اونچاسویں فصل توثہ الاجفان کے بیان میں وہ ایک گوشت کا ٹکڑا ہے سرخ سیاہی مائل اور نرم ہوا کرتا ہے اور توث کی شکل پلک میں لٹکا رہتا ہے فَلِذَا سُمِّيَتْ بِہٖ یعنی اسی واسطے اُسکا یہ نام ہوا اور توثہ مذکورہ اکثر نیچے کی پلک میں لٹکا رہتا ہے اور کبھی اوپر کی پلک میں ہوا کرتا ہے اور کبھی اُسمیں سے سیاہ یا سُرخ خون رسکر نکلتا ہے اور کبھی عمیا یعنی اندھا ہوا کرتا ہے یعنی اُسمیں سے کچھ رطوبت نہیں نکلتی اور اس مرض کا سبب بگڑا ہوا خون ہوا کرتا ہے کہ جسمیں احتراق آگیا ہو **علاج** فصد کھولیں اور مسہل دیں اُسکے بعد اسکا طریقہ یہ ہے کہ لیٹے سے

اُٹھا ڈالیں لِاَنَّ اَسْلَمُ عَاقِبَۃً مِنَ الْاَدْوِیَۃِ الْحَادَّۃِ یعنی کیونکہ تیز دواؤں کی نسبت اس کا انجام بہتر ہے اور قطع کرنیکا یہ طریقہ ہے کہ توثہ کو مسناروں سے
اٹھا کر مقراض سے کتر دیں اور کاٹنے کے وقت اُسکی جڑ کو باقی نہ چھوڑیں تاکہ پھر نکل نہ آئے اور جبکہ اُسکو جڑ سے قطع کر چکیں تو نمک اور زیرہ چبا کر اُسکا
پانی ٹپکائیں اور اگر جڑ سے کاٹ دینا ممکن نہ ہو تو مناسب ہے کہ پلک کو کھینچ لیں اور آنکھ میں خمیر بھر دیں پھر جو توثہ باقی رہگیا ہے اُسپر تیز دوائیں لگا دیں
ساعت رکھیں جب وہ جگہ سیاہ ہو جائے تو دوا اُتار لیں اُسکو کئی مرتبہ تازے دودھ سے دھو ڈالیں تاکہ آنکھ کو آرام پہنچے اور دوا کا رنج اور ایذا زائل ہو جائے
اور تیز دوائیں جیسے زراوند طویل اور زنگار اور پھٹکری اور مرداسنگ اور کندر اور نوشادر اور شیاف اخضر اور روشنائی اور بعضے طبیبوں کے نزدیک
بہتر یہ ہے کہ قطع نہ کریں بلکہ تیز دوائیں استعمال کریں تاکہ اُس زائد چیز کو کھا جائیں اور توثہ کو لوہے سے اور شکر سے کھجلائیں اور ذرور اصفر اور شیاف احمر
اُسپر لگائیں اور اسی طرح کرتے رہیں یہانتک کہ جڑ سے اُکھڑ جائے وَالْاَحْسَنُ مَا قُلْنَا اٰنِفًا یعنے اور وہی بہتر ہے جو ہم ابھی کہہ چکے ہیں **پچاسویں فصل تحجر**
کے بیان میں وہ ایک غلیظ فضلہ سوداوی ہوا کرتا ہے کہ جو پلکوں میں جم کر پتھرا جائے اور اُسکا مادہ بردہ کے مادہ سے زیادہ غلیظ ہوا
کرتا ہے **علاج** حب ایارج سے استفراغ کریں اور گوسالہ یعنے گائے کے بچھڑے کی نلی کا گودہ اور موم روغن جو بنفشہ کے روغن سے
بنا ہو طلا کریں تاکہ جو مادہ پتھرا گیا ہے اُس کو نرم کر دے پھر مرہم داخلیون استعمال کریں تاکہ وہ مادہ تحلیل ہو جائے اور اگر اس تدبیر سے تحلیل
نہ ہو تو پلک کو اُلٹ کر لوہے کے آرے سے جسکا سر گول ہوا کرتا ہے چیر دیں اور ناخن سے دبائیں تاکہ فضلہ باہر آ جائے اور اگر مرض کے دوبارہ ہو
جانیکا خوف ہو تو زخم کے کناروں کو مقراض سے کتر دیں تاکہ بہت دنوں میں ملیں اور اس سبب سے ایک مدت تک مادہ نکلتا رہے اور عضو بالکل
پاک ہو جائے **اکاونویں فصل قروح الجفن کے بیان میں** پلک کا قرحہ یا تو اسباب بادیہ یعنی خارجیہ سے پیدا ہوا کرتا ہے یا گرم ورم کے سبب
سے کہ اسکا مادہ جمع ہو کر اور پک کر پلک کو زخمی کر دے **علاج** مسور کی پھلی انار کے چھلکے پستے کے چھلکے سرکہ میں جوش کر کے ضماد کریں اور
جب کھرنڈ کر جائے تو زخم بھر آنے کیلئے انڈے کی زردی زعفران کیساتھ یا شیاف اصطفطیقان کے ساتھ مرکب کر کے استعمال کریں **ترکیب**
شیاف اصطفطیقان کی اقلیمیا سونے و چاندی یعنی سونے کا میل سیاہ مرچ افیون زعفران ہر ایک دو درم نمک سنگ اور ہرمنی مینسل ہر ایک ایک درہم
صمغ عربی شیاف مامیثا انزروت ہر ایک چار درم پیس چھان کر انکو کوٹ اور چھان کر تازی ہری سونف کے پانی میں گوندھ لیں اور شیاف بنا لیں
اور کام میں لائیں **باونویں فصل تہیج و انتفاخ اجفان کے بیان میں** یعنی پلکوں کے پھول جانے میں اور تہیج اُس ڈھیلے ورم کو کہتے ہیں کہ جو
عضو کے پوست کے اندر آ گئی ہو اور اس بیماری کے تین سبب ہیں ایک تو یہ کہ اعضا میں ضعف اور اُسکی قوتیں غذا کے ہضم سے قاصر ہوں
دوسرے یہ کہ بلغمی خلطوں کی کثرت ہو اور حرارت غریزی اُس کے نضج سے عاجز ہو تیسرے گرم ورم فلغمونی کی جنس سے ہو **علاج**
جس مریض کو اعضا کا ضعف اس بیماری کا سبب ہو تو اعضا کی تقویت کریں اور جس بیمار کو بلغم کی زیادتی اس مرض کا سبب ہو تو لطیف
غذائیں کھلائیں اور بلغم کا استفراغ کریں اور اطریفل صغیر کھلائیں اور ایلوا سرکہ میں ملا کر پلک پر طلا کریں اور سرکہ میں نیم گرم پانی ملا کر
پلک کو دھوئیں اور اسفنج یا کپڑا گرم پانی میں بھگو کر آنکھ پر رکھیں اور جس مریض کو یہ بیماری فلغمونی کے سبب سے ہو رگ قیفال کی فصد
کھلوائیں اور شیاف مامیثا اور صندل کاسنی کے پانی میں گھس کر طلا کریں وَقَدْ یُعَدُّ ہٰذَا النَّوْعُ مِنَ الْاِنْتِفَاخِ اور اس قسم کو انتفاخ میں شمار
کیا ہے **ترپنویں فصل گدگدہ کے بیان میں** وہ ایک سخت ورم ہے جو پلک میں پیدا ہوا کرتا ہے اور ایسی صورت ہوا کرتی ہے کہ گویا
کوئی دانہ پیدا ہونے والا ہے اور عوام اس کو گدگدہ کہتے ہیں اور دمل بھی کہتے ہیں اور حقیقت میں تحجر کی ایک قسم ہے اور تحجر کا بیان ہو چکا
چونویں فصل توالول کے بیان میں یعنے مسّے کہ پلک پر پیدا ہو اور اُس کا سبب مرہ غلیظ سوداوی ہوا کرتا ہے **علاج** بدن کو
سوداوی خلط سے پاک کریں اور مسّے پر روغن زیتون کی تلچھٹ زور سے ملیں یا اُسکے پر کلونجی اور نمک پیس کر ملیں جتنا کہ
ہو سکے اور سرکے میں ملا کر طلا کریں اور اگر اس علاج سے تحلیل نہ ہو تو اُس کو منقاش یعنے موچنے سے پکڑ کے ناخن

کرسے کاٹ ڈالیں اگر خون نکلنے لگے تو تھوڑی دیر نکلنے دیں پھر اس زخم پر پھٹکری پیسکر چھڑک دیں تاکہ خون بند ہو جائے

پچیسویں فصل شری کے بیان میں جو پلک کے اوپر ہو جائے یعنی پتی اچھل آئے اور اس کی **علامت** یہ ہے کہ پلک میں خارش اُٹھے اور جب اس کو کھجلائیں تو آماس پیدا ہو اور ایسی صورت ہو جائے کہ گویا بھڑ نے یا کسی دوسرے زہریلے جانور نے کاٹ لیا ہے اور اس بیماری کا سبب یا خون کا غلبہ ہے یا صفرا کا **علاج** فصد کھولیں اور ہلیلا اور تمر ہندی اور ایسی ہی چیزوں کے جوشاندہ سے طبیعت کو نرم کریں اور غذا میں اصلاح کریں اور آنکھ کھٹے انگور کے پانی سے دھوئیں اور شاف عدسی آنکھ میں لگائیں۔

چھبیسویں فصل تملے کے بیان میں جو پلک کے اوپر پیدا ہو وہ چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہوا کرتی ہیں اور اُنمیں جلن ہوتی ہے کہ تھوڑا سا آماس ہو کر زخمی ہو جائے اور پھیل جائے اور اُس کا سبب صفرائے سوختہ ہے اور جب یہ مرض پلک پر ظاہر ہوا کرتا ہے تو پلکیں جھڑنے لگتی ہیں اور پلک کا کنارہ ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا پھٹ جائیگا اور رنگ سرخ ہوا کرتا ہے **علاج** استفراغ کریں اور مادے کی گرمی کی تسکین کریں پھر شیاف ماثیا اور زعفران اور رسوت اور بول کریں طلا اور شیاف احمر لین لگائیں تاکہ باقی مادہ بھی تحلیل ہو جائے

ستائیسویں فصل سعفۂ پلک کے بیان میں یعنی گنج کی صورت ہو اُس کی **علامت** یہ ہے کہ پلک کے بالوں کی جڑوں میں سبوسہ یعنی بھوسی کی صورت پیدا ہو اور شاید کہ زخمی ہو کر پیپ پڑ جائے پھر کھر کھری ہو جائیں اور ممکن ہے کہ پلک کے بال جھڑ جائیں اور جس مریض کی آنکھ میں سودا کی عفونت سے اور اُس کے بخار کے سبب سے سعفہ پیدا ہوتا ہے تو اُس کا رنگ اغبر یعنی خاکی رنگ ہوا کرتا ہے اور جب یہ مرض بلغم کی عفونت اور اُس کے بخرے کے سبب سے ہو تو اُس کا رنگ سفید ہوتا ہے **علاج** پہلے بدن کو فاسد خلط سے پاک کریں اس کے بعد شیاف احمر لین یا شیاف دینج آنکھ میں لگائیں اور ارزن کی ساق کا پوست جلا کر روغن گل میں ملا کر طلا کریں اور اگر سعفہ پرانا ہو گیا ہو تو نشتر سے کوچدیں یا شکر سے کھجلا کر سرمہ روشنائی آنکھ میں لگائیں **فائدہ** واضح ہو کہ احمر کہتے ہیں سُرخ رنگ کو اور لین نرم کو اور شیاف احمر لین مرکب نسخہ ہے کہ اسمیں دوائیں پڑتی ہیں جو تیز اور تند اُسمیں نہیں ہیں تو اُسکا نام شیاف احمر لین رکھا اور دینج دال مہملہ اور یائے تحتانی اور زائے منقوطہ اور جیم تازی سے معنی میں سیاہ رنگت کے ہے اور نام طبیب کا ہے جس نے یہ نسخہ ترکیب دیا تو اسواسطے یہ نسخہ اُسی کے نام سے منسوب کیا گیا

اٹھائیسویں فصل سلعہ یعنی رسولی کے بیان میں جو پلک کے اوپر پیدا ہو اور وہ ایک زائد چیز ہے کہ آنکھ کے گوشت اور پوست سے جدا ہوا کرتی ہے اور اُس کیلئے ایک غشا یعنی جھلی تھیلی کی صورت ہے **علاج** تنقیہ بدن کے بعد دستکاری کریں اور اسکا یہ قاعدہ ہے کہ پلک کے پوست کو آہستہ عرض میں چیر دیں اور احتیاط کریں کہ نشتر کا سر اسلیے کی غشا میں نہ پہنچے اور اس بات کی کوشش کریں کہ سلعہ مع اپنی غشا کے ثابت اور پورا نکل آئے اور جس مریض کی آنکھ میں بقیہ رہجائے تو تیز دوا اور روغن گاؤ اُسپر لگائیں تاکہ سب کا سب باہر نکل آئے اور اگر سلعے کا غشا زخمی ہو کر اُسمیں سے رطوبت نکلجائے تو اس صورت میں علاج مشکل ہو جاتا ہے اور سلعہ پھر دوبارہ نکل آتا ہے **فائدہ** ثولول اور شرے اور سلعہ ایک ہی عضو سے مخصوص نہیں ہوا کرتے چنانچہ کتاب کے آخر میں اُن مرض کا بیان کہ جو کسی ایک عضو سے مخصوص نہیں ہیں لکھا جائیگا مگر یہانے اس جگہ میں بھی اسلیے بیان کر دیا کہ جب یہ امراض اسجگہ پیدا ہوتے ہیں تو بعضی تدبیریں اور طرح پرہیں جو انہیں سے مخصوص ہیں کما لا یخفیٰ یعنی جیسا کہ ظاہر ہے

اونتیسویں فصل کبودی اور سبزی کے بیان میں یعنی نیلا رنگ اور سبزی جو زخم کے سبب سے پلک کے اوپر پیدا ہو جائے **علاج** اگر زخم باقی ہو اور کوئی امر مانع نہ ہو تو فصد کھولیں اور مسہل دیں اور صندل اور مرداسنگ گلاب میں پیسکر طلا کریں تاکہ زخم اچھا ہو جائے اُس کے بعد سنگ فاقل گھس کر طلا کریں اور سفال نو یعنی کوری ٹھیکری آپس میں گھس کر یعنی دوسرے ٹھیکری پر رگڑ کر لگانا مفید ہے اور کبودی کو زائل کرتا ہے اور مولی کے بیج پانی میں رگڑ کر طلا کرنا نیل کو دور کرتا ہے اور جو چیزیں نیل اور سبزی کو دور کرتی ہیں اور اس کام میں مخصوص ہیں کتاب کے آخر میں لکھی ہیں

تیسویں فصل غرب کے بیان میں یعنی ناسور میں جاننا چاہیئے کہ جب آنکھ کے کوئے میں جو ناک کی طرف ہے ورم پیدا ہو کر اُسکے بعد ناسور پڑ جائے اس ناسور کو غرب کہتے ہیں اور جو مادہ کہ اُسجگہ میں جمع ہوا کرتا ہے اُسکے احوال مختلف ہیں کبھی تو ناک

کیطرف پھوٹ نکلتا ہے اور اُس راہ سے جو آنکھ اور ناک کے بیچ میں ہے پیپ نکلتی ہے اور کبھی پلک کے پوست کو پھاڑ کر نکلتا ہے اور پلک کے غضروف کو تباہ کر دیتا ہے اور جسوقت کہ پلک کے اوپر اونگلی لگائیں تو پیپ باہر نکل آتی ہے اور اکثر ایسا ہوا کرتا ہے کہ اُسکی تیزی سے گوشت کے نیچے کی ہڈی تباہ ہو کر گھُن جاتی ہے اور غرب کی ایک ایسی قسم ہے کہ پھوٹکر باہر نہ نکلے اور درد کے ساتھ ہو اور اُس کی مشارکت سے آنکھ ہمیشہ دردمند ہے اور کبھی اس سبب سے کہ پیپ ہمیشہ بھری رہتی ہے آنکھ میں بھی فساد پیدا ہو جاتا ہے علاج پہلے قیفال کی فصد کھولیں اور مسہل دیکر بدن اور دماغ کو پاک کریں اور غذا لطیف کھلائیں جیسا قروح کے علاج کا قاعدہ ہے اور جب بدن کا تنقیہ ہو چکے تو پلک میں شیاف غرب ٹپکائیں اور ضرور ہے کہ شیاف کے استعمال سے پہلے ناسور کو پیپ اور مردار گوشت سے پاک کر دیں۔ مثلاً پیپ کو پُرانی روئی سے اوٹھالیں اور مردار گوشت کو قطع کر دیں اور قطع کرنے کے دو طریقے ہیں ایک تو لوہے سے دوسرا دوا کے ساتھ اور جس مریض کی آنکھ میں ناسور گہرا نہو اور پلک سے جدا ہو تو فاسد گوشت کو لوہے سے کاٹ دیں اور جس مریض کی آنکھ میں ناسور گہرا نہو اور پلک میں ملا ہُوا ہو تو اوس کے کاٹنے کے لئے زنگاری مرہم استعمال کریں اور یہ بات ظاہر ہے کہ اگر پیپ اور مردار گوشت کو الگ نہ کریں اور شیاف غرب کام میں لائیں تو کچھ نفع نکریگا اور جبکہ اس تدبیر سے نفع حاصل نہو تب داغ دینا چاہیئے اور داغ کا یہ طریقہ ہے کہ داغ کا آلہ جو چھوٹا اور گول سر کا ہو لیکر اُسکو آگ میں سُرخ کریں اور کئی دفعہ مردار گوشت پر رکھیں تاکہ فاسد گوشت سب کا سب جل جلئے اور پیپ اور میلی رطوبت خشک ہو جائے اور جسوقت داغ دیں تو واجب ہے کہ خمیر برف میں سرد کرکے یا کپڑا ٹھنڈا کیا ہو آنکھ میں رکھ دیں تاکہ داغ کی گرمی آنکھ میں نہ پہنچے اور دوسرا طریقہ جو پہلے سے بہتر ہے اسطرح پر ہے کہ ایک نلکی تانبے سے یا اسیطرح کی دوسری چیز سے بنالیں اور اُسکی ایک طرف جو خوب برابر اور ہموار ہے ناسور کی جگہ پر رکھیں اور سیسہ پگھلا کر اوسکی ٹونٹی میں ڈالیں اور بیمار اُس تکلیف پر اتنا صبر کرے کہ ناسور میں اچھی طرح سے داغ آجائے اور اس طریقے کو اطبا نے بہت پسند کیا ہے کیونکہ اس صورت میں اُس جگہ سے داغ تجاوز نہیں کرتا غرض جس طور پر کہ داغ دیں اس کے بعد سفیدہ کا مرہم استعمال کریں تاکہ زخم کو بھرلائے اور درد کو روک دے

شیاف غرب کی ترکیب

صبر کندر انزروت دم الاخوین گلنار سرمہ شب یمانی سب ایک ایک۔ حصہ زنگار حصے کی چوتھائی ان ساتوں دواؤں کو کوٹ چھان کر شیاف بنالیں اور احتیاج کیوقت پانی میں حل کرکے تین قطرے ٹپکائیں اور تھوڑی سی مدت کے بعد اسی طرح ٹپکایا کریں یہانتک کہ فائدہ حاصل ہو فائدہ۔ جبتک کہ ورم مذکور نے منہ نہ کیا ہو تو ماميثا زعفران صبر صندل سوختہ ان میں سے جو بہم پہنچے سب کو ملکشقوں کے پانی میں یا تازی ہری کاسنی کے پانی میں طلا کریں اور اطبا کہتے ہیں کہ ماش کی یہ خاصیت ہے کہ اگر اُسکو چبا کر ناسور پر رکھدیں تو اُسکو زائل کرتا ہے اور اس علاج یہ منفعت ہے کہ آماس کو ہٹا دیتا ہے اور باطل کر دیتا ہے اور اگر نہ ہٹے تو تیز دوائیں پیس کر ضماد کریں جیسے کرسنہ کوٹ کے اور شہد میں ملا کر اور کندر کبوتر کی بیٹ میں ملا کر اور زاج پیسکر اور سکبینج سرکے میں گھسکر استعمال کریں اور انکا نفع یہ ہے کہ مادے کو پکا کر جلد کو توڑ دیتی ہیں اور فاسد ہونیکی اور ہڈی کو تباہ کرنیکی مہلت نہیں دیتی ہیں اور جب ورم پکجائے تو بول اور خشک کو رد گھسکر اور اُسکے مانند ناسور کے سوراخ میں بھر دیں تاکہ اُسکو خشک کردے اور زنگار کو پیسکر بتی میں لگا کر اُسمیں رکھدیں تو نفع کرتا ہے اور یہ دوائیں اگرچہ اول میں جلا دیتی ہیں اور سوزش پیدا کرتی ہیں مگر جب کئی دفعہ استعمال کریں اور ان کی عادت پڑجائے تو ضرر نہیں پہنچاتی ہیں اور حلزون یعنی سیپ۔ اور ایلوا اور ہلول ان تینوں کو ملا کر پیس لیں اور منہ کرنے سے پہلے اور بعد منہ کے بھی ان کا طلا کرنا مفید ہے اور برگ سداب پانی میں پیس کر بتی بنا کر اس میں رکھ دیں تو بہت نافع ہو اور خشک سماق کا پانی اُس میں ٹپکانا مفید ہے اور بہتر یہ ہے کہ جب دوا بتی پر لگا کر اُسمیں رکھنا چاہیں تو پہلے اُسکو بھیج کر دبا دیں تاکہ جو اُسمیں مواد ہو نکل آئے اور شراب انگوری تالیس سے دھوکر ناسور میں دوا رکھیں اور اُسمیں جو مواد کم ہو اور نہ نکلے تو دو تین دن مُہلت دیں تاکہ اکٹھا ہو جائے اُس کے بعد بھیجکر دھو ڈالیں اور دوا رکھدیں اور جب ناسور کا منہ بند ہو جائے اور پیپ نہ نکلے تو تخم کنوچے کو

کوٹ کر خمیر میں ملائیں یا عورت کے دودھ میں یا گدھی کے دودھ میں پکا کر تھوڑی سی زعفران اوسمیں ڈالکر ناسور پر رکھدیں تاکہ نرم ہو کر منہ اوسکا کھل جائے اور میدے کی روئی کا گودہ اور کندر پیسکر کیکر کے پانی میں ملا کر لگانا بند ناسور کا منہ کھولدیتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ سلائی کے سر سے اسکا گہراؤ دریافت کرلیں پھر روئی کا ٹکڑا دوا میں بھر کر سلائی پر لپیٹ کر اُسمیں رکھدیں اور جب خشک یا تر دوا کو استعمال کریں تو استعمال کے بعد آنکھ پر پٹی باندھدیں اور ایک ساعت حرکت نہ کریں اور جب دوا سے کام نہ نکلے تب دستکاری اور داغ کیطرف رجوع کریں کما مر یعنے جیسا کہ گذر چکا ہے

اکسٹھویں فصل حکۂ آماق و اجفان یعنے آنکھ کے کوئے میں اور پلک میں خارش پیدا ہونے کے بیان میں

اور خارش کا سبب مالحہ بورقیہ رطوبت ہے یعنی نمکین کھاری رطوبت جو عضو پر گرے اور یہی وجہ ہے کہ آنسو شور نکلتے ہیں اور آفت زدہ عضو میں سرخی اور سوزش پیدا ہوجاتی ہے یہانتک کہ قروح ہوجائیں علاج کاسنی کو کوٹ کر روغن گل میں ملا کر ضماد کریں اور تھوڑی آنکھ میں لگائیں تاکہ رطوبت ردیہ کا استفراغ کرے اور اگر اسی قدر علاج سے مقصود حاصل ہوجائے تو بہتر اور نہیں تو تدبیر میں اعتدال کریں یعنی غذاؤں میں سے بکری کے اور جانوروں کے گوشت پر اور پاکیزہ روٹی پر اکتفا کریں اور میوہ دنکی قسم سے انجیر اور مویز کھائیں اور ہر طرح سے ترطیب میں کوشش رکھیں اس طرح پر کہ ہمیشہ حمام کرتے ہیں اور تر روغن ملیں اور نطولات اور غذائیں اور رطوبت افزا شربت استعمال کریں اور یہ اس لئے ہے تاکہ مادہ استفراغ کے لئے تیار ہوجائے اور اُسکی تیزی اور شورش دب جائے اور جب ترطیب حاصل ہوچکے تب نظر کریں اگر شور نمکین دموی رطوبت ہو تو فصد کھولیں اور اگر کوئی خلط ہو تو اُسی کے موافق استفراغ کی چیزیں استعمال کریں اور جب بدن کا تنقیہ کا ہو چکے تو اُسی عضو کے تنقیے کیواسطے باسلیقون اور کحل عزیزی پلک میں لگائیں **کحل عزیزی کی ترکیب** سرمہ اصفہانی سوختہ پانچ درم سونا مکھی روپا مکھی شادنہ عدسی مغسول توتیائے ہندی مس سوختہ ہر ایک دو درم پوست ہلیلہ زرد تشتیرج فلفل دار فلفل نوشادر ایلوا سوت مکی زعفران سرطان بحری یعنے دریائی کیکڑا ہر ایک ایک درم زنجبیل آدھا درم کافور آدھا دانگ مشک تین رتی قرنفل دو دانگ سب اُنیس دوائیں ہیں انکو کوٹ اور چھانکر غبار کے مانند پیس لیں **باسٹھویں فصل غدہ کے بیان میں** جو آنکھ کے گوشے میں پیدا ہوجائے جب آنکھ کے اُس کوئے کا جو ناک کیطرف ہے گوشت حد سے زیادہ بڑھ جائے تو اُسکو غدہ کہتے ہیں اور اس سے یہ ضرر ہے کہ آنکھ کے جو فضلات آنسو اور چیپڑ ہو کر نکلتے ہیں انکو کوئے میں روک رکھے اور اس سبب سے ناسور پیدا ہو اور کبھی بہت بڑھ جاتا ہے بینائی کو مانع آتا ہے علاج بدنمیں جو غالب خلط ہے اُسکا استفراغ کریں اسکے بعد مرہم زنگار یا شیاف زنگار اُسپر استعمال کریں پھر اگر اچھا ہوجائے تو بہتر اور نہیں تو ظفرہ کیطرح اُسکو کاٹ لیں اور سبب زائد گوشت قطع اور کویا اصلی حالت پر آجائے تو یہ فکر نہ کریں کہ جڑ سے کٹے تاکہ دمعہ نہ پیدا ہوجائے اور بہتر تو یہ ہے کہ کٹنے کے بعد ذرور احمر اُسپر چھڑکدیں تاکہ جو باقی رہ گیا ہے اسکو بھی کھا جائے اور کاٹنے کے سبب سے جو ایذا پہنچے تو اسکے دفع کیلئے انڈے کی زردی روغن گل میں ملا کر ٹپکا کریں اور زخم بھر آنے کیلئے مرہم استعمال کریں **شیاف زنگار کی ترکیب** صمغ عربی سفید قلعی زنگار ہر ایک دو درم ان دوائیوں کو پیسکر سداب کے پانی میں گوندھ لیں اور شیاف بنالیں واللّٰہ اعلم یعنی اور اللہ کو خوب معلوم ہے

تیسرا باب امراض گوش یعنے کان کی بیماریوں کے بیان میں

وہ ایک عضو غضروفی ہے کہ گوشت سے اور عصب حساس سے مرکب ہے اور اُسکی منفعت یہ ہے کہ ہوا موج مارتی ہوئی اُسمیں جمع ہو کر عظم حجری کے سوراخ میں نفوذ کرے اور جب اُس عصبہ میں کہ جو کان کے سوراخ میں بچھا ہوا ہے اور قوت سامعہ اُسمیں رہتی ہے جا کر ٹکرائے تب آوازوں کا ادراک حاصل ہو اور اس باب میں آٹھ فصلیں ہیں فائدہ واضح ہو کہ غضروف ایک عضو ہے جو ہڈی سے نرم ہے اور باقی اعضا سے سخت ہندی میں کری اور بھینی ہڈی کہتے ہیں اور عظم حجری وہ ہڈیاں ہیں جنمیں کان کا سوراخ ہے اور سب ہڈیوں سے زیادہ سخت ہیں اس لئے عظم حجری نام رکھا کہ حجر عربی میں پتھر کو کہتے ہیں **پہلی فصل وجع الاذن کے بیان میں** یعنے کان کا درد اور اُسکا جیسا سبب ہوا کرتا ہے تو اسی کے موافق اُسکی دس قسمیں ہیں پہلی قسم تو یہ ہے کہ گرم بخاری ریح جسمیں سے سب ناری اجزا جدا ہو گئے ہوں کان میں بھر جائے اور کبھی درد شد کے

سبب سے الم پیدا کرے اور اُسکی علامت یہ ہے کہ درد چبھن کے ساتھ ہو اور کان اور آنکھ میں سرخی ہو اور بیمار کو معلوم ہو کہ گویا اُسکے کان میں سے آگ کے شعلے نکلتے ہیں اور لہاث یعنے ملازہ میں بھی خشکی ہونی اس قسم کی علامت ہے اور یہ قسم چار طرح پر ہوا کرتی ہے ایک تو یہ کہ مادہ معدے میں ہو اور وہاں سے ریاحی ابخرے دماغ کی طرف چڑھیں اور معدے میں مادہ ہونے کی یہ علامت ہے کہ فم معدہ میں جلن ہو اور پیاس بہت شدت سے ہو جائے اور سرد پانی پینے سے تخفیف حاصل ہو اور آنکھوں میں پانی بھر آئے علاج اگر ضرورت معلوم ہو تو فصد باسلیق کھولیں اور بقدر حاجت خون نکالیں اور ہلیلہ کا مطبوخ پلا کر طبیعت کو نرم کریں اور سرد غذائیں جیسی مناسب ہوں کھلائیں اور جو شربت خشخاش اور تخم کاہو اور کشنیز خشک سے بنا ہو پلائیں تاکہ معدے کو سرد کرے اور ابخرے کو دماغ کی طرف چڑھنے سے روک دے اور آفت رسیدہ عضو میں سردی پہنچانے کے لئے اور ابخرے کو ہٹانے کے واسطے روغن گل سہ چند سرکہ میں ملا کر پکالیں جب روغن باقی رہے تو ٹھنڈا کر کے کان میں ٹپکالیں اور جس بیمار کے کان میں درد کی شدت ہو اور تشنج اور غشی کی نوبت پہنچے اور ذہن میں اختلاط یعنے بہکنا عارض ہو تو چاہیئے کہ افیون کو دودھ میں گھسکر کان میں ڈالیں اور صندل اور نشاستہ یا گلاب میں یا تازے سبز دھنیے کے پانی میں اور کاہو کے پانی میں پیس کر باہر کی طرف طلا کریں **فائدہ** افیون اور دودھ کو ہر روز استعمال نہ کریں کہ ہمیشہ اُس کے استعمال کرنے سے کان میں گرانی آتی ہے اور افیون کو روغن گل میں گھسکر بھی استعمال نہ کریں کیونکہ بعید نہیں کہ روغن کی غلاظت سے افیون کسی جگہ میں چمٹ جائے اور اس سبب سے درد زیادہ ہو جائے اور دودھ میں یہ بات نہیں ہے کیونکہ اُسکی مائیت جلا کرتی ہے اور دھونے والی ہے اور دودھ روغن کی نسبت درد کو بہت روکتا ہے کیونکہ عضو کو بہت نرم کرتا ہے دوسرے یہ کہ گرمی کے ایام میں چلنے کا اتفاق پڑے اور اس سبب سے دماغ کے رطوبات میں گرمی آکر اُن سے ابخرے اُٹھیں اور جب ان ابخروں میں سے ناری اجزا جدا ہو جائیں تو اُن ابخروں کے ریاح بن جائیں اور کان میں ٹھہر جائیں اور اُس کی یہ علامت ہے کہ بیمار کو دونوں کانوں میں اور دونوں آنکھوں میں اور سر میں گرمی اور جلن معلوم ہو اور نتھنے خشک ہو جائیں اور بے چینی اور بیقراری اور پیاس پیدا ہو اور جب سرد پانی سے کلی کرے تو یہ اعراض ہلکے پڑ جائیں اور جس مرض کا سبب معدے میں ہوتا ہے تو وہ اس کا اُلٹا ہوا کرتا ہے کہ جب تک سرد پانی نہ پئیں تخفیف حاصل نہ ہو اور اس قسم میں کلی کرنے سے تخفیف اس لئے حاصل ہوا کرتی ہے کہ اس میں گرمی فقط سر کے اعضا میں رکی ہوئی ہے اور پہلے سے گرم ہوائیں لگنی اُس کی گواہ ہیں علاج روغن گل کو سہ چند سرکے میں پکا کر کان میں ٹپکائیں اور کپڑے ٹھنڈے کر کے کان پر رکھ دیں اور دماغ کو سردی رطوبت پہنچانے میں کوشش کریں یعنی طلا اور نطول اور روغن کے استعمال سے اور اُن کے مانند جو چیزیں ہوں جیسا کہ احتراقی صداع میں اُن کو لکھا ہے تیسرے یہ کہ گرم پانی یا گرم چشموں کا پانی کان کو لگ کر گرم ریاح کے پیدا ہونے کا سبب ہو جائے اور اُس کی وجہ کہ اُن پانیوں کے کان میں گرنے سے یا اُن پانیوں میں غوطہ لگانے سے کیوں ریاح پیدا ہوتی ہیں تو ایسی ہی وجہ ہے کہ جو سماعت کے پہنچنے میں بیان کیا ہے خاص کر گرم چشموں کا پانی جن کو میاہ حمات کہتے ہیں جیسے گندھک کے چشمے کا پانی یا بورہ کے چشمے کا پانی یا نمک کے چشمے کا پانی سر کو نہایت گرم کرتے ہیں اور حرارت فعلی ریاح کے پیدا کرنے میں اس کی مدد کرتی ہے اور اُسکی علامت یہ ہے کہ سبب کا پہلے ہونا اُس کی گواہی دے اور سر ہلکا ہو اور کانوں میں اور سر میں شدت سے گرمی ہو اور اُسکے موخر یا وسط میں درد معلوم ہو۔

فائدہ سر کا ہلکا ہونا ایسی علامت ہے جو ریاحی کی سب قسموں میں پائی جاتی ہے علاج اگر ضرورت معلوم ہو تو مواد کو پھیر دینے اور نیچے اُتار لینے کیلئے فصد کھولیں اور پنڈلیوں کو باندھ دیں اور پاؤں کے تلوے ملیں اور ابخرے ہٹانے کے لئے اور حرارت کو دبانے کیواسطے سرد روغن جیسے روغن بنفشہ روغن نیلوفر اور روغن بید اور روغن تخم کدو کان میں اور ناک میں ٹپکائیں غرضکہ دماغ کی تبرید کیلئے پینے میں اور طلا کرنے میں کوشش کریں چوتھے یہ کہ گرم دواؤں کے لگانے سے ریاح پیدا ہو جائیں لقوۃ ابہا الاخلاط والرطوبات یعنی اسلئے

کہ وہ اخلاط اور رطوبات کو جوش میں لاتی ہیں اور سبب کا پہلے ہو جانا اس کی علامت ہے **علاج** فصد کھلوائیں اور طبیعت کو نرم کریں اور
جو چیزیں اُن دواؤں کی ضد ہیں طلا کریں **دوسری قسم** وہ ہے کہ سرد غلیظ ریاح صماخ یعنے کان کے سوراخ میں ٹھہر جائیں اور نکلنے
کی جگہ نہ پائیں اور درد پیدا کریں اور یہ ریاح جیسے جیسے اُس کے سبب اور جگہیں مختلف ہیں اُنہیں کے موافق پانچ طرح پر ہُوا کرتے ہیں
ایک تو یہ کہ معدے سے کان کی طرف چڑھے اور مادہ معدے میں قائم رہے اور اُس کی **علامت** یہ ہے کہ متلی پیدا ہو اور منہ میں
پانی بھر آتا رہے اور سر کا درد اُس کی نسبت جو گرم ریحی میں عارض ہُوا کرتا ہے اُس میں کمتر ہو اور جب گرم پانی سے سر پر تریڑا
دیں تو مریض آرام پائے **علاج** معدے کا تنقیہ کریں اُس کے بعد گرم روغن جیسے روغن غار روغن سداب روغن بید انجیر کان میں ڈالیں
اور اگر ان روغنوں کو پیاز کے پانی میں اور تازی ہری حنظل کے پانی میں پکالیں تو زیادہ اثر کرتے ہیں اور اگر گرمی پہنچانا اور تحلیل کرنا زیادہ
منظور ہو تو جند بیدستر اور فرفیون بھی ان روغنوں میں ملالیں اور استعمال کریں **دوسرے** یہ کہ سرد فضلے جو سر میں موجود ہوں
اُن میں ضعیف سی حرارت اثر کرے اس سبب سے اُنمیں سرد ریاح نکل کر کان کی طرف آکر ٹھہر جائیں اور درد پیدا کریں اُس کی یہ **علامت**
ہے کہ دوی اور طنین کانوں میں یعنے شور پیدا ہو اور سر میں بوجھ رہا کرے اور درد سر کی ایذا رہے **ف** مچھر یا مکھی کی آواز کان میں معلوم ہو
تو اسکو دوی اور یا طنین کہتے ہیں اور جب اس مرض کو زیادہ زمانہ گذر جاتا ہے تو سخت آوازیں جیسے ریل کی سیٹی اور اسی طرح کی آوازیں کان
میں محسوس ہوں تو اُس کو طرش کہتے اور سماعت میں ثقل آجاتا ہے **علاج** ایارج اور غرغروں سے دماغ کا تنقیہ کریں اور تنقیہ کے بعد جو چیزیں
وجع گوش معدی میں کانمیں ڈالنے کے واسطے بیان کی ہیں اسجگہ بھی اُن کا استعمال کریں **تیسرے** یہ کہ جاڑا اور سرد ہواؤنکے لگنے سے سر کے مسامات
تنگ ہو جائیں اور جلد میں کثافت آجائے اُس سبب سے جو ابخرے کہ بدن سے تحلیل ہو جاتے ہیں اسجگہ میں رُک کر اکٹھے ہو جائیں اور باہر نکل
سکیں اور دماغ کی نزدیکی سے اُنمیں سردی پیدا ہو اور ناری اجزا اُن میں سے بالکل الگ ہو جائیں پھر اُن ابخروں کے سرد ریاح بنجائیں خاصکر اگر ابخرے
فی نفسہا سرد ہوں جیسے سرد مزاج والونکے ابخرے ہُوا کرتے ہیں اور وہانسے کان کیطرف آکر الم پیدا کرتے ہیں اور اُس کی **علامت** یہ ہے کہ اُس
سے پہلے سرد ہوا پہنچی ہو گی اور بیمار کو اپنے کان میں ہوا کی سی حرکت معلوم ہو اور اس قسم میں درد اس تمدد کے مانند جو عضو کو سختی سے اطراف
میں کھینچے نہیں ہُوا کرتا جیسا کہ ریاح حارۂ لطیفہ سے تمدد ہُوا کرتا ہے اس لئے کہ اُن کی مقدار عضو کی تجویف سے زیادہ ہُوا کرتی ہے بلکہ اس قسم
میں اُس طرح کا درد ہُوا کرتا ہے کہ گویا کوئی چیز کانمیں زور سے گھستی ہے اور اُسکے اندر جا بیٹھے کچھ درد تمددی پیدا ہوتا ہے **علاج** درد کی تسکین کے لئے
گرم روغن سر پر ملیں اور کانمیں ٹپکائیں تاکہ گرمی پہنچے اور شبت سپستان بابونہ اکلیل الملک برگ غار مرزنگوش تمام قیصوم پانی میں جوش
کر کے نطول کریں اور حمام میں گرم توپئے اوپر کان جھکائے رہیں اور شلغم کو پانی میں جوش کر کے اُس کی بھاپ کان میں پہنچائیں اور رائی
کوٹ کر گرم روغنوں میں ملا کر اُس کی بتی بنا کر کان میں رکھیں اور نطول کی دواؤں سے یا پُرانی روئی کو روغن زیتون شیرہ میں بھگو کر
اُس سے نیمگرم تکمید کریں **چوتھے** یہ کہ سرد پانی سر پر ڈالنا یا اُس میں غوطہ لگانا جیسے سرد ہوا کے لگنے میں بیان کیا گیا ہے سرد ریاح
کے پیدا ہونے کا باعث ہو اور اُس سبب سے کان میں درد پیدا ہو اور سبب کا پہلے ہونا اُس کی **علامت** ہے اور سر کی پچھلی
طرف میں اس طرح پر درد پیدا ہو تاکہ سر کو حرکت دینا دشوار ہو **علاج** گرم روغن سر پر خاص کر اُسکے مؤخر پر ملیں اور کان
میں بھی ڈالیں **پانچویں** وہ ہے کہ کان میں سرد دواؤں کے استعمال سے ریاح پیدا ہوں اور سبب کا پہلے ہو جانا اُس کی علامت ہے
علاج جو چیزیں اُن دواؤنکی ضد ہوں استعمال کریں **تیسری قسم** وجع الاذن یعنی کان کا وہ درد کہ خون امتلا اُسکا سبب ہو اور اُسکی یہ
علامت ہے کہ منہ پر سرخی ہو اور سر اور پیشانی میں خاص کر سجدہ کرتے وقت بوجھ معلوم ہو اور کانکے درد کے ساتھ ضربان یعنی ٹپک
شدت سے ہو **علاج** فصد سرو کھلوائیں اور میووں کے پانی سے طبیعت کو نرم کریں اور روغن گل سرکے میں پکا کر کانمیں ٹپکائیں

چوتھی قسم سوء مزاج گرم سادہ یعنی بلا مادہ یا سوء مزاج صفراوی سے کان میں درد کا عارض ہو اس کی **علامت** یہ ہے کہ منہ اور سر میں گرمی معلوم ہو اور سر میں درد پیدا ہو جائے اور مریض ٹھنڈی ہوا سے آرام پائے پھر اگر سادہ ہے تو کچھ گرانی نہ ہوگی اور اگر مادی ہے تو تھوڑا سا بوجھ معلوم ہوگا کیونکہ صفرا لطیف ہے اور اس قسم میں جلن زیادہ ہوگی اس قسم کی نسبت جو دموی یعنی خون کے سبب سے ہو اور گرانی کم معلوم ہوگی **علاج** ایسی چیزیں پلائیں جو پیٹ کو نرم کرتی ہیں اور شیاف ابیض اور سرد روغن کان میں ڈالیں اور [illegible] جو کا آٹا صندل کافور ثابت ہرے دھنیے کے پانی میں اور کاہو کے پانی میں پیسکر ضماد کریں **فائدہ** صفراوی درد میں تو پیٹ کو اس لئے نرم کیا جاتا ہے تاکہ مادہ اس طرف سے پھر کر دفع ہو جائے مگر سادہ یعنی بلا مادہ میں اسی واسطے ہے کہ مادہ کو سر کی طرف کھنچنے نہ دے تاکہ پھر ورم کے پیدا ہونے سے محفوظ رہے **پانچویں قسم** سوء مزاج سرد سادہ یعنی بلا مادہ یا بلغمی کے سبب سے کان میں درد پیدا ہو اسکی **علامت** یہ ہے کہ سر پہلے ایسی تدبیریں عمل میں آئی ہوں جو سردی پہنچاتی ہوں اور کان میں درد کے ساتھ جلن اور سرخی نہ ہو اور گرم چیزوں سے خصوصاً جو بالفعل گرم ہوں ان سے مریض کو نفع حاصل ہو پھر درد اگر مادی ہے تو کان میں اور سر میں گرانی معلوم ہوگی اور نیند بہت آئیگی اور ناک کے سوراخ تر رہینگے **علاج** درد گوش مادی میں جو بہ سبب اوپر جانے کے ہو دماغ کا تنقیہ کریں اور تنقیہ کے بعد گرم روغن جیسے روغن بادام تلخ روغن ناردین روغن زیتون کان میں ڈالیں اور محلل چیزوں سے جیسے بابونہ شبت مرزنگوش مانند ان کے پانی میں جوش کر کے ٹکور کریں اور سادہ یعنی بلا مادہ میں تنقیہ کی اور محلل دواؤں کا ٹپکانا حاجت نہیں بلکہ وہ چیزیں جو گرمی پہنچاتی ہیں اور مزاج کی اصلاح کرتی ہیں وہی اس میں کفایت کرتی ہیں **فائدہ** روغن زیتون اس تیل کو کہتے ہیں کہ جس تیل کو کچے پھلوں میں سے نکالیں **چھٹی قسم** ورم ہے کہ کان میں ورم پیدا ہو کر درد کا باعث ہو اور یہ دو قسم پر ہوا کرتا ہے ایک قسم تو یہ کہ ورم گرم ہو دوسری قسم یہ ہے کہ ورم سرد ہو **پہلی نوع** اس درد کے بیان میں جو گرم ورم سے پیدا ہو اسکی **علامت** یہ ہے کہ درد اور ضربان یعنی ٹپک کی شدت ہو اور سر اور پیشانی میں بوجھ اور گرانی معلوم ہو اور جلن کی ایذا اور چہرے پر سرخی ہو اور یہ ورم دو طرح پر ہوتا ہے ایک تو وہ ہے کہ کان کے سوراخ میں اور سوراخ کے باہر کے اعضا میں پیدا ہو اور ورم دکھائی دیتا ہے اور اس سبب سے بہت شدت درد ہوا کرتا ہے کیونکہ دماغ کے ان پٹھوں سے دور ہے جنکی حس تیز ہے اور جبکہ ورم پک کر پھوٹتا ہے تو پیپ بہتی یعنی وہ بچھا کر بہتا ہے ... سے محفوظ رہتا ہے پہلا نہیں ... **علاج** روادعات یعنی جو دوائیں جو مادہ کو ہٹاتی ہیں ... ان کے استعمال سے بچیں اور مادہ کو ورم کی جگہ میں کھینچ لیں اگرچہ ... تاکہ تحلیل کرے اور اگر شروع ہے درد بہت سخت ہو تو ... پانی میں کپڑا بھگو کر ورم پر رکھیں اور اگر درد بہت شدت ہو تو نمک گرم کر کے اس پر رکھیں دوسرے یہ کہ سوراخ کے اندر ورم پیدا ہو اور نزدیکی کے سبب سماعت کا پٹھا بھی ورم کرتا ہے اور اس قسم میں جب تک پیپ نہیں پڑ جاتی تب تک درد میں سختی اور شدت رہا کرتی ہے اور اس مرض میں بڑا خطرہ ہے اور درد اتنا بڑھ جاتا ہے کہ اس کی شدت سے مریض کو غشی کی نوبت پہنچتی ہے اور عقل میں اختلاط ہو جاتا ہے بلکہ اکثر سرسام کی نوبت پہنچتی ہے اور کبھی یہ درد سات دنوں کے اندر مریض کو ہلاک کر دیتا ہے خاص کر اگر بیمار جوان ہو اور اس قسم کی یعنی نقبہ کے اندر ورم ہونیکی یہ علامت ہے کہ کان میں بوجھ معلوم ہو اور سننے میں فتور آ جائے اور کان کے گہراؤ میں درد کی شدت ہو اور ایک ایسی آواز جو تھوڑی سی دیر تک موقوف ہو جائے اور پھر آنے لگے بیمار کو معلوم ہو اور شاید کہ دماغ میں اور سر کے تمام اعضا کی قوت ساکن میں ضعف آ جائے آنسو بہنے لگے اور ناک میں سے بھی رطوبت نکلے اور جاننا چاہئے کہ اس نوع میں تپ ہر وقت رہا کرتی ہے اور جو ورم کہ نقبہ کے باہر ہوا کرتا ہے اسمیں تپ لازم نہیں ہوا کرتی ہے مگر کبھی ہوتی ہے **علاج** قیفال رگ کی فصد کھولیں اور طبیعت کو نرم کریں اور شیاف ابیض کان میں ٹپکائیں اور درد کو تسکین ابن اسحاق کی ترکیب میں مشہور ہے سبز دھنیا کو اور کاسنی کے پانی میں ملا کر دلا کر میں اور روغن گل چھاتی سے دودھ کان میں ڈالیں ... درد کو تسکین کیونکہ ... سو اگر سماعت ہوگیا ہو تو بہتر نہیں تو لعاب ... جیسے اسی کا لعاب اور اسکے مانند کان میں ٹپکائیں تاکہ پک کر پیپ نکل جائے اور درد کو جلد تسکین ہو ... نسخہ صندل سرخ صندل سفید گل ارمنی مامیثا ... سفیدہ کاشغری ورق بنفشہ تخم کاسنی طباشیر کافور سب

افسنتین یا تخم حنظل یا برگ شفتالو کے پانی میں یا برگ شفتالو کے پکے ہوئے پانی میں جو پانی انہیں سے بہم پہنچے ملا کر کان میں ڈالیں تاکہ کیڑے مر جائیں اور جب کیڑے مر جائیں تب انکے نکالنے کی تدبیر کریں اور اس کا یہ طریقہ ہے کہ صوف کی بتی بنا کر دہن میں یا سرکہ میں بھر کر کان میں ڈال کر کیڑوں کو نکال لیں یا نکچھکنی بار یک پیس کر ناک میں پھونکیں اور چھینک آنے کے وقت ناک اور منہ کو بند کریں تاکہ چھینک کا زور کان کی طرف پھر جائے اور کیڑے باہر نکل آئیں اور جس بیمار کے کان میں قرحہ ہو تو کیڑوں کو قتل کریں اور قرحہ کو صاف کریں پھر مدملات یعنی جو دوائیں کہ زخم کو بھر لاتی ہیں استعمال کریں نویں قسم وہ ہے کہ ہوام یعنی حشرات الارض کے کان میں گھس جانے سے درد پیدا ہو جیسے چیونٹی اور کنسلائی اور ان کے مانند اسکی یہ علامت ہے کہ ہوام کی حرکت اسکے جسم کے اندر سے محسوس ہو اور جب ہوام حرکت کرے تو درد کا غلبہ ہو اور جب وہ ٹھہر جائے تو درد بھی کم ہو جائے **علاج** جیسا دیدان یعنی کیڑوں کا علاج لکھا ہے وہی عمل میں لائیں اور انکے مار ڈالنے کا بیان گذر چکا دسویں **قسم** کان میں پانی آجانے سے درد پیدا ہو اور ظاہر ہے کہ جب پانی کان میں جائے اور جلدی نہ نکلے اور کان کی جڑ میں ایذا اسکے سبب سے ورم پیدا کرے تو اس صورت میں ضرور درد پیدا ہوا کرتا ہے اور شاید کہ کان میں میل جائے اور گرم ہو کر جوش کھائے۔ اور سماعت کو باطل یا ناقص کر دے۔ اور اس قسم کا اثر برے قسم کے پانی سے جسمیں ردی کیفیت ہو جلد ہوا کرتا ہے اور کان میں پانی آجانے کی اور اس سے درد اٹھنے کی یہ علامت ہے کہ دریا کے پیرنے کے بعد یا نہانے کے پیچھے دو دن بھی نہ گذریں کہ درد غلبہ کرے لیکن سماعت میں اسوقت سے گرانی خفیف سی درد کے ساتھ معلوم ہو **علاج** پانی کے نکالنے میں کوشش کریں اور اس کا طریقہ کئی طرح پر ہے ایک تو یہ ہے کہ بیمار اپنی ہتھیلی کان کے سوراخ پر رکھ کر اور اسی طرف کو سر جھکا کر ایک پاؤں پر کھڑا ہو اور کودے یہانتک کہ پانی نکل آئے دوسرے یہ کہ دوسرا آدمی پانی کو نلکی سے یا منہ سے کھینچ لے تیسرے یہ ہے کہ ایسی تدبیریں کریں جن سے پانی میں خشکی آکر تحلیل ہو جائے اس کا یہ طریقہ ہے کہ بانس یا نرسل یا کسی کی شاخ جو اندر سے خالی ہو ایک بالشت کے برابر لے کر اسکا ایک سرا کان میں داخل کریں اور اس کے گرد روئی بھر دیں کہ ہوا نہ جانے پائے بعد ازیں شاخ کی دوسری طرف باہر کی لپیٹ کر روغن چنبیلی یا روغن زیتون سے یا جو نسا روغن موجود ہو اس سے چکنا کر دیں پھر باہر کے کنارے کو آگ سے روشن کریں اور یہ بات ظاہر ہے کہ جب دوسرا سرا سلگنے لگے تو آگ کی گرمی کا اثر کان میں پہنچیگا اور پانی باہر کی طرف کھنچیگا اور زنانہ حکیم ایسا کرتی ہیں کہ چراغ کے تیل کو دیکھتی ہیں جو گرم ہو سکے ہے کہ اسفنج کی بتی بنا کر کان میں رکھیں اور بیمار اسی کان کی کروٹ پر لیٹے اور بہت دیر کے بعد اس کو نکالیں باذن اللہ عز وجل یعنی اللہ جل شانہ کے حکم سے سب پانی اس میں کھنچ آئیگا دوسری **فصل طرش** و **وقر** و **صمم** کے بیان میں طرش سننے میں نقصان آنا اور وقر بالکل نہ سننا اور صمم کان کا سوراخ گم ہونا اور کبھی مجازاً ایک دوسرے کے مقام میں کہتے ہیں اور بعضے طبیبوں نے سماعت کی آفت کو جو بہت مدت سے ہو اور پرانی ہو جائے تو اس کو وقر کے ساتھ مخصوص کیا ہے اور اگر نئی آفت ہو اور بہت دن نہ گذرے ہوں تو اس کو طرش کہا ہے غرض کہ سماعت کے نقصان اور اس کے باطل ہونے کی سات قسمیں ہیں ایک تو وہ ہے کہ پیدائشی ہو اور اس کے لیئے علاج نہیں اور علاج نہ ہونے کی یہ وجہ ہے کہ وہ دو حال سے خالی نہیں ہوتا ایک وہ یہ کہ قوت سامعہ معدوم ہو یعنی پیدا نہو دوسرے یہ کہ سدہ خلقیہ قوی یعنی پیدائشی لاحق ہو اور یہ ظاہر ہے کہ سدہ خلقیہ قوی علاج سے زائل نہیں ہوا کرتا اور سامعہ کا ایجاد کرنا طاقت بشری سے ناممکن اور محال ہے باذن اللہ الجلیل و ذالک مختص بالمعجزات ولا یدرکہ عقول الارسطو والبقراط یعنی مگر اللہ جل شانہ کے حکم سے اور یہ معجزات سے مخصوص ہے ارسطو و بقراط کی عقلیں اس کو دریافت نہیں کر سکتی ہیں اور سدہ خلقیہ کا بیان اس فصل کے آخر میں مع ایک قسم غیر قوی کے مفصل کیا جائیگا جس کا علاج محال نہیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ بہرا مادر زاد گونگا ہوا کرتا ہے کیونکہ آواز اور حروف کے مخارج کا اور ان کے ادا کرنے کی کیفیت کا اس کو ادراک نہیں اور مجہول کا زبان پر لانا محال ہے دوسرے یہ کہ بہت عمر اور بڑھاپا آنے کے سبب سے بہراپن عارض ہو اس لیئے کہ قوتیں ضعیف ہو جائیں اور سردی اور خشکی اعضای اصلیہ پر غلبہ کرے اور یہ کبھی لا دوا ہے کما لایخفی علیک یعنی چنانچہ اس طرح کا مطلب یہ بات ظاہر

تیسرا سبب وہ ہے کہ جو عصب کان کے سوراخ میں مفروش ہے اور قوت سامعہ اس میں ہوتی ہے سقطے یا ضرب کے سبب سے ٹوٹ جائے اور یہ بھی لاعلاج ہے
کیونکہ اس کا ملنا دشوار ہے چوتھے وہ ہے کہ بسبیل بحران دماغ کی طرف صفرا چڑھ جائے اور بہرے ہونیکا موجب ہو جیسا کہ امراض حادہ اور صفراوی تپ کے
آخر میں عارض ہوا کرتا ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ صفرا کے آثار ظاہر ہوں اور جن علامات کا ذکر کیا ہے وہ سب پائے جائیں علاج
مطبوخ ہلیلہ اور اسی قسم کی چیزوں سے مادے کا استفراغ کریں اور جس طرح ممکن ہو مادے کو نیچے کی طرف کھینچ لیں اور تنقیہ کے بعد ماء الرمان کان
میں ٹپکائیں تاکہ عضو میں سردی پہنچائے اور اس کو جمع کرے یعنی قوت دے اور صفرا کی تیزی کو دبائے اور دوسرے مادے کو اس جگہ میں گرنے نہ دے ماء
الرمان کی ترکیب کھٹے انار کو لیکر دانہ اور گودا اس میں سے نکال کر پوست کو خالی کر لیں پھر دونوں کو نچوڑ لیں وہ پانی لیکر اس خالی پوست میں ڈالیں
اور تھوڑا سا سرکہ اور روغن گل اور تھوڑا سا کندر بھی اسمیں ملائیں پھر اس انار کو آگ کی چنگاریوں پر رکھیں جب اسکے اندر کی دوائیں گاڑھی ہو جائیں تو اتار لیں اور
کئی بوند میں ٹپکائیں پانچویں یہ کہ سوء مزاج ساذج یعنی سادہ بلا مادہ گرم ہو یا سرد خواہ تر ہو خواہ خشک سمع کے آلات میں اگر طاری ہو جائے تو سمجھنا
چاہئے کہ سوء مزاج حار عصب کے قوام کو خشک کرتا ہے اور جلا دیتا ہے اس سبب سے قوت سامعہ اچھی طرح اس میں نفوذ نہیں کر سکتی اور سوء مزاج بارد
قبض اور کثافت کو پیدا کرنے کے سبب سے سماعت کے آلے کا قوام کثیف کر دیتا ہے اس سبب سے روح طبعی طریقہ پر نفوذ نہیں کر سکتی اور سوء مزاج رطب عصب کے قوام کو
سست کر دیتا ہے اس سبب سے یعنی اجزاء عضو نیز گرتے ہیں اور روح کے راستے اس میں بند ہو جاتے ہیں اور سوء مزاج یابس حار کی طرح سے خشکی لاتا ہے
اور سماعت کی روح کو نفوذ سے منع کرتا ہے اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ کان کی گرانی میں اور محسوس ہو اور بوجھ اور کھچاوٹ بالکل نہ ہو یعنی اسلئے
کہ بلا مادہ ہے اور بوجھ اور کھچاوٹ وجع مادی کو مخصوص ہے لیکن اگر سوء مزاج رطب ہو تو درد بھی نہیں ہوا کرتا ہے اور ہم ان چاروں سوء مزاج
کے آثار تفصیل سے بیان کرتے ہیں جاننا چاہئے کہ اگر سوء مزاج بارد ہو تو سردی ضرر پہنچاتی ہے اور سردی کے وقتوں میں بہرا پن زیادہ ہو جاتا ہے اور اگر
سوء مزاج حار ہو تو مریض گرمی سے ضرر پاتا ہے اور درد آفتاب کی گرمی کے وقت شدت پکڑتا ہے اور یہ بھی اس کے لوازم سے ہے کہ کان میں اور
اسکے گرد میں جلن اور سوزش ہے اور اگر سوء مزاج یابس ہو تو شدت اور روزہ رکھنا اور جاگنا اور ان کے جو اسباب مجففہ ہیں ان کا پہلے اتفاق پڑا
گواہی دے اور آنکھوں میں اور منہ پر دبلا پن ظاہر ہو اور تر طیب نفع کرے اور یبوست ضرر پہنچائے اور جو سوء مزاج رطب ہو تو مریض مرطبات
سے ایذا اور تجفیفات سے نفع پائے فائدہ سوء مزاج ساذج رطب شاذ و نادر اس مرض کو سبب ہوا کرتا ہے اسی واسطے شیخ نے اس کا
ذکر چھوڑ دیا اور اسباب و علامات کے ماتن نے بھی شیخ کا اتباع کیا علاج جیسا سبب ہو اسی کے موافق نطولوں اور غذاؤں اور نطولات اور قطورات
اور سعوطات سے جو مناسب ہوں ان سے مزاج کی تبدیل اور اصلاح کریں چھٹے یہ کہ خلط خام غلیظ اس عصب کی طرف گرے جو
سماعت کا آلہ ہے اور اس سبب سے روح نفسانی اس میں نفوذ نہ کر سکے تو البتہ اس کی حس زائل ہو جائیگی اور اس کی علامت یہ ہے
کہ گرم چیزیں نفع کریں اور پہلے تبرید و تدبیر کا اتفاق پڑا ہو اور سر میں گرانی معلوم ہو اور سبب سدے کے وقتا سر میں گرانی زیادہ محسوس ہو اور گرمی اور سرخی
بالکل نہ ہو علاج ایارجات اور غرغروں سے اور اسی قسم کی چیزوں سے دماغ کا تنقیہ کریں پھر روغن شبث روغن سداب کان میں ڈالیں
اور حنظل قوقی برگ غار مرزنگوش تمام برنجاسف صعتر بابونہ کے پانی سے گدی اور کان کی جڑ پر تکمید کریں اور سداب صعتر افسنتین سرکہ اور روغن
زیتون کو پانی میں جوش کریں اور آفتابے میں ڈالکر اس کا منہ بند کر دیں اور آفتابہ کی ٹوٹی کان میں رکھیں تاکہ اس جوشاندے کی
بھاپ کان کے اندر پہنچے فائدہ کان میں جو گرانی ہوتی ہے اس کا استفراغ کئی بار میں کرنا چاہئے تاکہ قوت باقی رہے اور مادہ
کے نضج تک وفا کرے اور جو چیز کان میں ڈالیں تو ہمگرم بہت سرد یا بہت گرم نہ چاہئے اور تنقیہ سے پہلے کسی قسم کی دوا میں نہ ٹپکائیں
اور اس فائدے کو سب جگہ یاد رکھیں ساتویں یہ کہ کان کے سوراخ میں سدہ عارض ہو اور ہوائے حامل الصوت کو یعنی جو ہوا آواز
کو اٹھانے والی ہے عصب میں پہنچنے نہ دے اور اس سدے کے تین سبب ہیں ایک تو یہ کہ کان میں بہت سا میل اکٹھا ہو جائے اور اگر کان

آفتاب کے سامنے کریں تو میل نظر آئے اور اس کا علاج یہ ہے کہ اس آلے سے جو اس کام کے لئے مخصوص ہے میل کو نکالیں اور اسکے نرم
کرنے کیلئے نیمگرم روغن کان میں ٹپکائیں اور صبح کیوقت گرم پانی کی بھاپ کان میں پہنچائیں یا حمام میں جاکر گرم لوٹے کے اوپر کان رکھے
رہیں جبتک کہ میل نرم ہوجائے اور خود بخود نکل جائے اور نہیں تو آلۂ مخصوص سے نکال لیں کہ نرم ہونیکے بعد آسانی سے نکل آتی ہے اور اگر تخم سپندان
اور بورہ کوٹ کر سرکے میں ملاکر کان میں بتی بناکر رکھدیں تین دن رکھکر پھر نکال لیں تو بہت سا میل نکل آتا ہے دوسرے پتھری یا
کوئی اور چیز جیسے ریت اور دانہ کان میں گر پڑے یا کوئی حیوان کان میں گھسکر مرجائے اور حیوان کے نکالنے کی ترکیب وجع الاذن میں گذرچکی
مگر پتھری اور ریت وغیرہ کو اس طرح پر نکالتے ہیں کہ کان میں تیل ٹپکائیں تاکہ راستہ ڈھیلا اور نرم ہوکر فراخ ہوجائے پھر چند بار ہیر سے چھینک
آنے کیلئے دیں اور جب چھینک آنے لگے تو منہ اور ناک بند کرلیں اور سر کو اسی کان کی طرف جھکائے رکھیں تاکہ چھینک کا زور اندر کی طرف
پڑے اور پتھری نکل آئے اور دوسرا طریقہ اس طرح پر ہے کہ زراقہ سے کھینچ لیں زراقہ ایک نلکی ہے کہ کچھ اندر سے خالی ہوتی ہے اور
اس کے خلو کی مقدار میں ایک عمود ہوا کرتا ہے اور اس کے استعمال کا یہ طریقہ ہے کہ وہ نلکی جس کا نام زراقہ ہے کان کے سوراخ میں داخل
کریں اور اس کے گرد میں روئی سے ایسی طرح پر بھردیں تاکہ ہوا کان کے اندر نہ جانے پائے پھر اس عمود کو اس کے اندر سے آہستہ آہستہ
باہر کی طرف کھینچیں کہ خلا کی وجہ سے پتھری کھینچ آئیگی اور اس عمل کے وقت چاہیئے کہ علیل چارپائی یا تخت پر لیٹ کر نیچے سر لٹکائے
رہے اور طبیب زمین پر بیٹھکر اور بیمار کا سر اپنے گھٹنوں پر رکھکر جس طرح مناسب جانے عمل کرے اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ صوف کی ایک
بتی بناکر سریش ماہی یا دبق میں بھر کر کان میں ڈالیں اور اس کنکر تک پہنچائیں اور آہستہ آہستہ کھینچیں اور اس عمل کے وقت بھی
لازم ہے کہ بیمار کو اسی شکل پر لٹائیں کہ جس کا ذکر زراقہ کے استعمال میں کیا ہے اور چاہیئے کہ علاج میں دیر نہ کریں کیونکہ ربما اوقات ایسے
اتفاق پیش آتا اور وقت علیل کو ہلاک کرتا ہے تیسرے زائد گوشت کہ زخم کے بعد بعض وقت اس جگہ میں جم آئے یا منہ پیدا ہوجائے علاج
اگر وہ زائد گوشت یا مسہ دکھائی دیتا ہے تو اس کو چھری یا جھاؤ کی لکڑی کی چھڑی سے جو دھار دار ہو کاٹ ڈالیں اور اگر وہ زائد چیز اندر کی طرف
اور گہرائی میں ہو تو باریک آلے سے یا جس طرح کہ بن پڑے قطع کریں اور قطع کے بعد ایک بتی کو قفلطار اور اس کے مانند چیز میں جو زخم کو
وہیں آلودہ کر کے کان میں رکھیں تاکہ پھر نہ نکلے اور جس مریض کے کان میں زائد گوشت یا مسکی ہو قطع نہ ہوسکے تو چاہیئے کہ ہمیشہ کان کو نطرون اور
گرم پانی سے دھویا کریں اور فتیل باریک پیس کر سرکہ میں ملاکر اس جگہ پر لگایا کریں تاکہ اس کا زیادہ گل جائے اور جب گوشت نابود ہوجائے تب زخم کا علاج کریں
یعنے زخم کو ملانے والی دوائیں کان میں ڈالیں چوتھے سدۂ خلقیہ ہم پیدا ہوا کرتا ہے اگر ایسا ہو تو وہ یہ ہے کہ بالکل جھلی ہو یعنی آواز سننے کا راستہ
یعنے سوراخ نہ پیدا ہو دوسری یہ کہ اگرچہ سوراخ ہو لیکن گوشت سے بھر کر خوب مضبوط بند ہوگیا ہو یہ دونوں لاعلاج ہیں اور اس فصل
کی ابتدا میں جو یہ بیان کیا ہے کہ طرش مولودی یعنی پیدائشی جس کا سبب سدہ خلقیہ ہو یہ ہو تو اس کا علاج محال ہے اس سے بھی سدہ مراد تھا اگر
سدۂ خلقیہ کی تیسری قسم جو علاج کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ سب راستہ کھلا ہوا ہو لیکن راستے کے اوپر باہر کی طرف ایک پوست جھلی کی صورت
ڈھکا ہوا ہو اس کی علامت یہ ہے کہ آدمی اونچی آواز میں سن سکے اور اگر سوراخ کے اوپر انگلی ماریں تو انگلی کے لگنے کو اور اس کی چوٹ کو دریافت
کرسکے اور اس کا علاج یہ ہے کہ اس جھلی میں سوراخ کریں اور راستہ کو کھول دیں اور قفلطار میں بتی بھر کر اس سوراخ میں رکھدیں تاکہ
زخم کو نہ ملنے دے غرض اس بات کا خیال رکھیں کہ راستہ بند نہ ہونے پائے فائدہ اگر چھوٹے بچے کے کان میں گرانی معلوم ہو
تو دودھ پلائی کو چاہیئے کہ صعتر اور اندرانی نمک منہ میں چبا کر اس پانی کا ایک قطرہ اس کے کان میں ٹپکائے

تیسری فصل طنین اور دوی کے بیان میں طنین لغت میں طاس کی آواز کو کہتے ہیں اور اطبا کی اصطلاح میں وہ
آواز ہے کہ جسکو آدمی محسوس ہو اور باطنی بخار کی حرکت کے سبب اسلئے اور باہر کی ہوا کے آنے سے نہو پھر اگر یہ چھوٹی آواز بہت تیز اور باریک ہو

طنین کہلاتی ہے اور اگر بہت نرم اور بڑی ہو تو دوی بولی جاتی ہے - اور صوت صادق یعنے سچی آواز وہ ہے کہ خارجی ہوا کسی سبب سے اسی
طرح پر موج میں آئے کہ داخلی ہوا کو حرکت میں لاوے پھر اسکو سامعہ ادراک کرے اسی واسطے اطبا نے کہا کہ طنین اور دوی کو کانکے ساتھ ایسا قیاس کرنا
چاہیئے جیسا کہ جھوٹے خیالات آنکھ میں ہوا کرتے ہیں اور اس قسم کی آفت کو تشویش کہتے ہیں اور سماعت کے آلے کا فعل باطل ہونا اسطور پر ہے کہ بالکل
نہ سنے اور نقصان کی یہ صورت ہے کہ ہلکی اور دور کی آوازوں کو نہ سنے اور تشویش وہ ہے کہ جھوٹی آوازیں سنتا ہے اور جھوٹی آوازیں سننے کے
بہت سبب ہیں ایک تو یہ ہے کہ سمع کی حس ذکی اور تیز ہو جائے حالانکہ بدن صحیح اور سالم ہو اور حس کے ذکی ہونے سے ادنے ادنے حرکت کو جو اندر
کے اخلاط اور ابخروں میں واقع ہو ادراک کرے اور یہ بیماری نہیں ہے مگر دفع تشویش کے لیئے علاج کیا کرتے ہیں - اس کی علامت
یہ ہے کہ بھوک کے وقت میں اور پیٹ خالی ہونے پر زیادہ ہو جائے اور مخلط غذاؤں سے تخفیف ہو اور دوسرے حواس بھی ذکی
ہو نگے علاج سمع کی حس کو بھس کرنے کے لیئے روغن گل اور سرکہ اکٹھا پکالیں جب سرکہ جل جائے اور روغن گل باقی رہے تو پھر تھوڑی سی
افیون ملاکر کان میں ٹپکائیں اور کبھی اطبا افیون کیساتھ چلغوزہ اور جند بیدستر بھی تھوڑا سا اس روغن میں بڑھا دیتے ہیں دوسرے
یہ کہ قوت سامعہ ضعیف ہو جائے اور ذکاء حس کی طرح ادنے جنبشوں سے جو بدن میں غذا کے جذب ہونے اور دفع ہونیکی حرکتوں سے
ضروری ہیں یا لطیف ابخروں کی حرکت سے جو ہضم کے وقت غذا سے نکلتے ہیں اثر قبول کرے اور یہ قسم اکثر دبلے اور کمزور آدمیوں کو مخصوص
ہے علاج مزاج تعدیل میں کوشش کریں اور دماغ کی تقویت کے لیئے غذائیں خوشبودار کھلائیں اور خوشبودار چیزیں جن میں تیزی نہو
سونگھیں اور کان کی تقویت کیواسطے روغن گل یا روغن بادام سرکے میں پکا کر کان میں ڈالیں - تیسرے یہ کہ سر میں فضلے اکٹھے
ہو جائیں اور غلیظ بخارات ان میں سے نکلیں اور سامعہ اس کو ادراک کرے تو چوتھے یہ ہے کہ خود فضلے ہی کان کی طرف گریں اور ہوا
جو کان کے سوراخ میں ٹھہری ہوئی ہے اس کی جگہ کو تنگ کردیں اس سبب سے رکی ہوئی ہوا میں تشویش پیدا ہو اور سامعہ اس
کو دریافت کرے سو وہ قسم جس میں سر کے فضلوں سے ہوا مکدر سبب ہو جاتی ہے اس کی علامت یہ ہے کہ کان میں کھرپاوٹ اور سر میں
گرانی ہو اور جب تحریکات بدنی یا نفسانی کے اتفاق سے پہلے مذکور حرکتیں ہیں آگئے تو طنین شدت پکڑ لے اور جس وقت سبب محرک
زائل ہو تو طنین بھی ساکن ہو اور جو اخلاط کا گرنا اس مرض کا سبب ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ سر اور کان میں گرانی اور کھرپاوٹ پیدا ہو اور
اس سبب سے کہ خلاء کے گرنے کی حرکت ہمیشہ رہتی ہے تو طنین بھی ہر وقت رہے اور پہلے اسباب جو فضلے بڑھاتے ہیں اس پر گواہی دیں علاج
دماغ کا تنقیہ کریں اس کے بعد پودینہ افسنتین مرزنجوش صعتر پانی میں جوش کرکے اس کا بھپارہ دیں اور روغن سوسن اور روغن
خیری کان میں ٹپکائیں اور تنقیہ کے اس لیئے کہ ریاح اور باقی فضول تحلیل ہو جائیں ہمیشہ حمام کیا کریں لیکن تنقیہ سے حمام اور سخت
حرکتوں سے اور آفتاب اور آگ کی گرمی سے البتہ ضرور پرہیز کریں تاکہ مادے کا سبب نہ بڑھے پانچویں یہ کہ خشکی شدت اور فاقہ کی
کثرت اس مرض کا باعث ہو اور یہ اسطرح ہوا کرتا ہے کہ جب آدمی کو غذا نہ ملے تو ضرور طبیعت غذا لینے کے لیئے ان رطوبات کی طرف
جو شبنم کی طرح بدن میں بکھرے ہوئے ہیں متوجہ ہو اور تحلیل کرنے اور حرکت دینے سے ان رطوبات میں اضطراب پڑے
اور ان رطوبات کی حرکت کے سبب سے اور جو بخارات کہ ان رطوبات سے نکلتے ہیں ان کی حرکت سے جو بخارات کہ دماغ میں ٹھہرے ہو
ہیں وہ بھی حرکت کرنے لگیں اور اسوجہ سے کہ سر مادے سے خالی ہے اور حواس غذا کی کدورت سے پاک ہیں تو سمع کی حس حرکات مذکورہ کو دریا
فت کرے اور اس کی علامت یہ ہے کہ بھوک کے وقت اور پیٹ کے خالی ہونے سے طنین بڑھ جائے اور فاقونکی کثرت اور غذا کا نہ ملنا اس پر گواہی دے علاج
غذا میں زیادتی کریں اور دنبہ کی مرغن یخنی کھایا کریں اور روغن گل اور دوسرے روغن سرد و تر کان میں ڈالیں اور کبھی کبھی حس کرنے کے لیئے روغن بنج بھی
کان میں ڈالا کریں تاکہ سامعہ طنین کی حس نہ کرے چھٹے یہ کہ اضطراب اور سوء مزاج گرم اخلاط کو جوش میں لائے اور بخارات کو جنبش دے اور سامعہ اس کو

اوراک کرے جیساکہ بعضے بیماروں کو تپ کی ابتدا میں ہوا کرتا ہے علاج تپ کا علاج کرنا چاہئے ساتویں یہ کہ کوئی ایسی دوا کے کھانے کا اتفاق ہو جو بخار کو جنبش دیکر دماغ میں لیجائے جیسے فلفل اور اس کے مانند یا بخار اٹھانیوالی غذا کہ کانیں کی ہوا اور ٹھیرے ہوئے بخار کو حرکت میں لائے جیسے لہسن اور گندنا اور اس کے مانند کھانے میں آئے اور طنین پیدا کرے اور اس قسم کی طنین بہت دیر تک نہیں رہا کرتی ہے مگر جو آدمی جہالت کے سبب سے ان چیزوں کو ہمیشہ کھاتا ہے علاج سبب کو قطع کرے اور اخلاط کی تعدیل میں کوشش کریں آٹھویں وہ کہ پیپ اور زرد آب جو قرحے میں سے رسکر کان میں جمع ہو جائے اس کا جوش کرنا یا کیڑوں کا حرکت کرنا جو وہاں پیدا ہو جائیں اس مرض کا باعث ہوں ہر ایک کی علامت ظاہر ہے علاج اگر پیپ یا زرد آب اس مرض کا سبب ہو تو کان کے قرحے کا علاج کریں اور اگر کیڑے اس مرض کا باعث ہوں تو ان کے مارنے کی تدبیر کریں اور شاید کہ سر اور بدن کی رگوں کا امتلا طنین کا موجب ہو جیساکہ مستی کے بعد اور کھانے کے پیچھے اور سو کر اٹھنے کے بعد پیدا ہوا کرتی ہے اور ممکن ہے کہ سخت قے کے سبب سے دماغ میں اضطراب پیدا ہو یا سقطہ اور ضربہ سر پر پہنچے اور دماغ کو مضطرب کر دے پھر طنین عارض ہو اور ہر ایک کے لئے مزاج کے موافق تدابیر اور علاج کریں تنبیہ طنین اور دوی دو حال سے باہر نہیں ایک حال تو یہ ہے جو فقط دماغ اور کان سے تعلق رکھے دوسرا حال یہ ہے کہ معدہ کی یا دوسرا اعضا کی شرکت سے واقع ہو سو معدہ کی مشارکت سے یہ مرض اکثر ہوتا ہے اور طنین کا مادہ سر میں ہوتا ہے تو وہ طنین ہر وقت رہا کرتی ہے یعنے کسی وقت ساکن نہیں ہوتی ہے اور جو دوی اور طنین معدے اور دوسرے اعضا کی شرکت سے ہوا کرتی ہے تو وہ اسکی الٹی ہوتی ہے یعنی گھٹا کرتی ہے اور بڑھ بھی جاتی ہے ۔

چوتھی فصل انفجار خون کے بیان میں یعنی کانیں سے خون نکلنا اس کی تین قسمیں ہیں ایک تو یہ ہے کہ جو بر سبیل بحران واقع ہو جیسے نکسیر اور اس کی علامت یہ ہے کہ بحران کے دنوں میں واقع ہو اور اس کے نکلنے سے مرض میں تخفیف ہو جائے اور اس بحرانی قسم میں واجب ہے کہ جب تک بیمار ضعیف نہ ہو اور غشی کا خوف نہ پیدا ہو تب تک بند نکریں اسلئے کہ کسی بڑی آفت میں نہ ڈالے دوسرے یہ کہ شدت امتلا کے سبب سے یا کسی سخت صدمے اور ضربہ کے پہنچنے سے کوئی رگ کان کے اندر کی پھوٹ جائے یا کسی رگ کا منہ کھلجائے تیسرے یہ کہ جیسے دراقہ یعنے کو دنے والا سانپ کاٹے کیونکہ اس سانپ کی خاصیت ہے کہ کاٹتا ہے تو بدن کے سارے مسامات اور منافذ سے خون جاری ہو جاتا ہے علاج جس بیمار کے مرض کا سبب امتلا ہو تو پہلے فصد کھولیں اگر کوئی امر مانع نہو اور جس بیمار کو صدمہ یا ضربہ اس مرض کا موجب ہو اور دیکھنے سے ضرورت معلوم ہو تو اس قسم کے مریض کی بھی فصد کھولیں اور جیسا حال مقتضی ہو اسی قدر خون نکالیں اور جس مریض کو سانپ کا کاٹنا سبب ہو تو پہلے کاٹنے کا ضرر زائل کریں اور سب انواع میں سبب زائل کرنے کے بعد خون بند کرنے کے لئے جو چیزیں خون کو بند کرتی ہیں کان میں ڈالیں اور گرمی اور سردی کی بھی رعایت رکھیں مثلاً اگر تپ اور گرمی ہو تو مازو کو سرکے میں جوش کریں اور تھوڑا سا کافور اس سرکے میں ملا کر کان میں ڈالیں اور تازی ہری بارتنگ اور سبز خرفہ کا پانی اقاقیا اور مامیثا ملا کر استعمال کریں اور یہ دوا تاثیر رکھتی ہے اور ایک انار میخوش یعنی کھٹ میٹھا لیکر اسکا نابت سرکے میں جوش کر لیں جب جوش ہو جائے تو اس کا پانی نچوڑ کر کئی بوندیں کان میں ٹپکائیں تو فوراً خون کو بند کر دیتا ہے اور اگر مزاج بارد ہو تو گندنا کا پانی سرکے میں جوش کر کے استعمال کریں اور اگر صندل ملا یا چاہیں تو تھوڑا سا کافور بھی آس گندنا کے پانی میں بڑھا لیں اور ابو الکرام ابن تجنیس لا نعم لا اہ من الکادیا یعنی اور یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ گندنا کا پانی خون کو بند کر دیتا ہے کیونکہ وہ دماغ سے بہنے والی چیزوں میں سے ہے ۔

پانچویں فصل انکسار الاذن کے بیان میں یعنی کان کا ٹوٹ جانا اور انکسار کا لفظ غضروفی عضو کے ٹوٹنے پر اس لئے کہ بعضے طبیبوں نے اس کو ہڈی کے حکم میں رکھا ہے لیکن ان اصطلاح یعنے ہر ایک طبیب کو پہنچتا ہے کہ ایک اصطلاح ٹھیرا لے اور نہیں تو جمہور کے نزدیک اس طرح پر ہے کہ غضروف کے ٹوٹنے کو ٹوٹ جانے کو رض کہتے ہیں اور ہڈی کے ٹوٹنے کو کسر بولتے ہیں اور اس مرض کا سبب یہ ہے کہ زور سے کان کو ملیں یا چوٹ لگے یا زور سے دبجائے علاج فصد کھولیں اور طبیعت کو نرم کریں اور اقاقیا ایلوا اور فقیح حنا اسقرطنا کو ملا کر

ٹوٹا ہوا عضو جھک گیا ہے تاکہ ضماد اندر کو پوست کو سخت کر دے اور عضو کو اصلی صورت پر ہٹا دے مثلاً اگر انکسار یعنی ٹوٹنا اندر کی طرف سے باہر کی طرف ہو تو اس صورت میں باہر کی طرف ضماد کریں اور اگر اندر کی طرف ہو تو ضماد اندر کی طرف رکھیں اور اگر انکسار مع التفسخ ہو یعنی ٹوٹنے کے ساتھ کان کے اجزا بھی الگ ہو جائیں تو اندر اور باہر دونوں طرف ضماد کریں اور جب ٹوٹنے کی جگہ سے خون نکلنے لگے تو جو مرہم غضروفی اعضا کے اندمال کے لئے مخصوص ہے یعنی صمغ بطم اور قند اور زرنیخ اور موم اور بطخ کی چربی سے بنا کر لگائیں یہاں تک کہ زخم اچھا ہو جائے اور یہ مرہم غضروفی اعضا کیلئے مخصوص ہے کیونکہ غضروف ایک سخت عضو ہے اور ایسے عضو کے اندمال کو دوا بھی بہت خشک درکار ہے تاکہ اس کو اپنی سختی سے پہلی حالت پر پہنچا لائے

چھٹی فصل انقلاع الاذن کے بیان میں یعنی کان کی جڑ اکھڑ جائے اسکے تین سبب ہیں ایک تو زور سے کھینچنا دوسرے دبانے والا ورم تیسرے پیچ دبانے والی **علاج** فصد کھولیں اور مسہل دیں اس کے بعد آہستہ کان کو اس کی جگہ پر بٹھائیں اور پٹی اور گدی سے باندھیں اور تین دن تک نہ کھولیں تاکہ مضبوط ہو جائے اور اگر جگہ پر بیٹھ جانے اور مضبوط ہونے کے بعد درد باقی رہے تو اس کی شدت کو تسکین دیں اور عضو کو نرم کریں یعنی قیروطی لگائیں تاکہ درد ساکن ہو جائے **قیروطی کی ترکیب** بطخ کی چربی ایک اس کو پگھلائیں اور برگ خطمی اور برگ اسپغول اور کدو کے پوست کے پانی میں ملا کر ملیں جیسا کہ مشہور ہے

ساتویں فصل ان اورام کے بیان میں جو کان کی جڑ میں پیدا ہوا کرتے ہیں ۔ اور یہ ورم ردی یعنی بُرے ہوا کرتے ہیں کیونکہ ایسے عضو میں واقع ہوتے ہیں جو نرم اور غدودی ہے اور فضلہ کو جلد قبول کرتا ہے اور اس کی حس بہت تیز ہے اور دماغ کے پاس ہے اسی واسطے اکثر سرسام اور اختلاط عقل ہو جاتا ہے اور شاید کہ درد کی شدت مریض کو ہلاکت کی نوبت پہنچے اور جو قروح اس جگہ میں پیدا ہوتے ہیں انکا بھی ایسا ہی حکم ہے اور جو اورام اس جگہ واقع ہوتے ہیں ان میں زیادہ سالم وہ ہے کہ بطریق بحران نیک واقع ہو **علامات** خونی ورم کو سرخی اور گرانی اور درد کھنچاوٹ کے ساتھ لازم ہے اور ورم صفراوی میں سوزش کے ساتھ درد اور جلن اور ہلکا پن یعنی گرانی کا نہ ہونا اور ورم بلغمی میں نرمی اور گرانی اور سرخی کی کمی اور ورم سوداوی میں ورم کی سختی اور درد کی کمی **علاج** سب قسموں میں پہلے جیسی ضرورت ہو اس کے موافق فصد اور اسہال سے بدن کا تنقیہ کریں اور تنقیہ کے بعد جو چیزیں مرخی یعنی نرم کرنیوالی اور درد کو تسکین دینے والی کہ ان کا مزاج گرم تند ہو ورم پر ضماد کریں اگرچہ ابتدا میں ہو۔ اور جو چیزیں رادع یعنی مادے کو ہٹانے والی ہیں ان سے احتیاط کریں بخلاف ان اورام کے جو دوسری جگہ پیدا ہوں کہ ان کا علاج ابتدا میں ردع یعنی مادے کو ہٹانے کے ساتھ ہے کیونکہ کان کی جڑ ایسی جگہ ہے دماغ کا فضلہ اس میں گرتا ہے سو اگر رادع دواؤں کا استعمال کریں تو اس بات کا خطرہ ہے کہ وہی فضلہ دماغ کی طرف جو رئیس عضو ہے پلٹ جائے اور اطبا جو چیزیں اس مرض کے ضماد میں استعمال کرتے ہیں وہ دوائیں یہ ہیں آرد شنبلید یا بورہ اسی روغن گل اور موم سب دواؤں کو موم میں ملا کر نیم گرم ضماد کریں اور کرنب کی پتی گھی میں تلی ہوئی اسی طرح کا اثر کرتی ہے اور بحرانی ورم میں مادے کو جذب کرنے میں کوشش کریں تاکہ اس جگہ بہت سا مادہ کھنچ آئے جس حیلے سے بن پڑے خواہ پچھنے رکھنے سے یعنی بلا زخم لگائے سینگی سے یا مرہم سے کھینچنے سے اور محلل ضماد استعمال کریں اور جس مریض کے ورم میں ابتدا سے شدید درد ہو تو ایک کپڑا نیم گرم خالص پانی میں بھگو کر اس پر رکھیں درد کم ہو جاتا ہے اور جب معلوم ہو کہ ورم میں پیپ پڑیگی اور ورم تحلیل نہ ہوگا تو ورم کو پکانے والی دوائیں اس پر لگائیں لیکن اگر سوداوی آماس ہو تو ابتدا میں سرد چیزیں جیسے مرہم کافوری اور تازی ہری مکوہ کا پانی استعمال کر سکتے ہیں تاکہ آماس نہ بڑھے اور سرد دواؤں کے استعمال کی اجازت اس ورم میں اسی واسطے ہے کہ سوداوی غلیظ مادہ جلد نہیں ہٹا کرتا اور سرد چیزوں کے استعمال سے زیادہ کبھی نہیں ہٹا کرتا

آٹھویں فصل جراحت و شقاق و ریح گوش کے بیان میں یعنی کان کی جڑ میں زخم پڑنا اور جلد کا پھٹنا اور اطبا اس مرض کو قلاع الاذن بھی کہتے ہیں

یعنی کا نکا کھچانا اور یہ مرض لڑکوں کو اکثر عارض ہوا کرتا ہے کیوں کہ ان کی جلد نرم ہوا کرتی ہے علاج دونوں شانوں کے بیچ میں اور کان کی جڑ
میں حجامت کریں اور اس جگہ کو عورتوں کے دودھ سے دھوئیں تاکہ مادے کی تیزی موقوف ہو جائے اور پیپ اور زرد آب سے جو اس
شقاق بلکہ اور سب زخموں کو لازم ہے پاک ہو جائے اسکے بعد مرداسنگ اور کمیلہ باریک پیس کر زخم پر چھڑکیں دسویں فصل
کان کے اندر چیزوں کے گر پڑنے کے بیان میں جو چیزیں کان کے اندر گر پڑتی ہیں ان سب کے نکالنے کا وہی
طریقہ ہے جو وجع الاذن میں پانی کے نکالنے کے لیئے لکھا گیا ہے لیکن اگر سیماب کان میں گر جائے تو اکثر ایسا ہوا کرتا ہے کہ جب سر کو اسی
طرف جھکائیں تو سیماب اپنے بوجھ کے سبب اسی گھڑی باہر نکل آتا ہے اور شاید کہ کبھی تھوڑا سا سیماب کان کے سوراخ میں جا کر رکجائے تو اس
سبب سے بڑے بڑے اعراض جیسے تشنج اور اختلاط عقل اور شدت کی گرانی بھی کان میں پیدا ہو جاتی ہے اور ممکن ہے کہ آخر میں صرع اور
سکتے کی نوبت پہنچے علاج راہ کشادہ ہونے کے لیئے نیم گرم روغن کان میں ڈالیں اور سر کو اسیطرف جھکا کر کپکپی اور جند بید ستر اور انکے مانند
چھینکیں اور جب چھینک آنے لگے تو ناک اور منہ کو بند کر لیں تاکہ چھینک کا زور اندر کیطرف پھر جائے اور اس سبب سے جو چیز کان میں ہو باہر نکل
آئے دسویں فصل حکۃ الاذن کے بیان میں یعنے کان میں خارش ہونا اور کھجلی ہونے کا سبب شور رطوبت ہوا کرتی ہے
علاج افسنتین کا پانی روغن خستہ زردآلو اور روغن بادام تلخ اور ایسی چیزوں میں ملا کر کان میں ٹپکائیں اور اگر افسنتین کو سرکے
میں جوش کر لیں اور جوش کیئے ہوئے سرکے کو کان میں ڈالیں تو اسی طرح کی تاثیر کرتا ہے گیارھویں فصل بڑی آوازوں
سے کان کے نفرت کرنے کے بیان میں یعنی بڑی آوازوں سے کان کا نفرت کھانا اور ان کے سننے سے ایذا پانا
اس کے دو سبب ہیں ایک تو یہ کہ فقط قوت نفسانی سب کی سب ضعیف ہو جائے دوسرے یہ کہ فقط قوت سامعہ ضعیف ہو۔ اور
یہ مرض حاسۂ سمع کے ساتھ ایسی نسبت رکھتا ہے جیسے قمور یعنے ضعف بصر کی نسبت حاسۂ بصر کے ساتھ ہے علاج دماغ
کی تقویت کریں ان چیزوں سے کہ جن کا بارہا ذکر کیا ہے یعنے غذائیں اور شمومات اور مرطبات اور اس کے سوا استعمال کریں ۔

چوتھا باب امراض انفی یعنے ناک کی بیماریوں کے بیان میں

واضح ہو کہ ناک میں سے اوپر کی آدھی تو ہڈی ہے اور نیچے کی آدھی غضروف ہے اور ناک کا راستہ مصفات تک جس کو عظم مصفاتی کہتے
ہیں کھلا ہوا ہے اور مصفات کے برابر دماغ کی غشا میں ایک راہ ہے کہ بوئیں اسی رستہ سے گذر کر دماغ میں پہنچتی ہیں اور وہ دونوں زائد چیزیں
کہ دماغ کے مقدم میں ہیں سر پستان کی صورت نکلی ہیں اور طبیب لوگ اس کو حلمتے الثدی کہتے ہیں یعنے عورت کی دونوں پستانوں کی طرح یہ بوؤں
کو احساس کرتی ہیں اور دماغ کے فضلات بھی اسی راستے سے باہر کیطرف مندفع ہوا کرتے ہیں اور ناک کے سوراخ میں سے دو ازا رستے
اور تالو کی طرف اس لیئے کھلے ہوئے ہیں تاکہ سانس باہر آسکے اور ناک کی راہ سے ہوا کھینچ کر اندر جا سکے اور آواز صاف رہے
اسی وجہ سے زکام اور نزلے میں جبکہ ان دونوں راستوں میں رطوبات آجاتے ہیں تو آواز خراب ہو جاتی ہے اور حق سبحانہ
تعالے نے جیسا کہ ناک کو منہ کے لیئے زینت کیا ہے سونگھنے کی حس اور آواز کو صاف رکھنا بھی اسی کو سپرد کیا ہے فتبارک
اللہ احسن الخالقین یعنے کیا خوب پہنچتی ہے اچھا پیدا کرنے والا ہے اور اس باب میں گیارہ فصلیں ہیں ۔ پہلی فصل
خشم کے بیان میں اس مرض کی یہ صورت ہے کہ سونگھنے کی حس باطل ہو جائے سو اگر پیدایشی ہے تو لاعلاج ہے ۔
اور اگر عارضی ہے تو سبب کے موافق سات قسموں پر منقسم ہے پہلی فصل تو یہ ہے کہ ناک کی راہ میں زائد گوشت غدودی جم آئے
اور ہوا کو جو بوؤں کی کیفیت پا کر خشم کے آسرے میں پہنچتی ہے نہ جانے دے اطبا اس کو بواسیر الانف یعنے ناک کی بواسیر کہتے ہیں
اور یہ زائد گوشت اکثر سفید ہوتا ہے تو اس کے ساتھ درد نہیں ہوتا ہے ۔ اور اس کا علاج بہت آسان ہے ۔

دوائیں اکالہ بھی اس سے دور رکھیں کیونکہ اگر سرطانی ورم زخمی ہوگیا تو اس کا بھرنا دشوار ہے اور شاید کہ درد کی شدت سے دماغ کے حجاب میں ورم
کی نوبت پہنچے اور مریض کو ہلاک کردے اسلیئے یہ بات ضروری ہے کہ سرطانی ورم پر ہمیشہ قیروطی لگاتی رہیں تاکہ سختی کم ہوجائے اور سوداکے تنقیے کے لیئے معجون
نجاح یا مطبوخ افتیموں دیئے جائیں تیسری قسم وہ ہے کہ دماغ میں سے غلیظ خلط چیپ دار ناک کی راہ میں اتر آئے اور راہ کو ایسی طرح بند کردے کہ زائد
تین یعنے دو قسم زائد جو دماغ کے مقدم میں ہیں وہاں تک ہوا نہ پہنچ سکے پھر وہ خلط اسی جگہ ٹھیر کر جم جائے اور نہایت غلیظ اور سخت ہوکر ایسا معلوم ہو کہ گویا
زائد گوشت یا غدہ ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ بیمار کو سر کے مقدم یعنی پہلی طرف میں ناک کے سوراخوں کے نزدیک بوجھ معلوم ہو علاج مطبوخ
اصول پلائیں تاکہ خلط کی تلطیف ہوجائے اسکے بعد استفراغ کے لیئے حب ایارہ اور حب قوقایا استعمال کریں اور انجیر کو پانی میں جوش دیکر
شہد اور آب کامہ کو اس میں ملاکر اس پانی سے غرغرہ کریں اور جب سدہ کھلجائے اور خلط بہ نکلے تو تانبے چقندر اور اذان الفار اور سداب کا پانی ناک میں
ڈالیں اور بابونہ مرزنگوش شبت پانی میں جوش کرکے اس کا بھپارہ لیں چوتھی قسم وہ ہے کہ ناک کا راستہ اصل پیدائش میں تنگ پیدا ہوا ہو اس
وجہ سے اگر تھوڑی سی بھی رطوبت دماغ سے اس میں اتر آئے تو راہ بند ہوجائے اور اس کی علامت ظاہر ہے یعنی ناک کے دونوں سوراخوں کا تنگ
ہونا علاج دماغ کا تنقیہ کریں اور اطریفلات کا استعمال کریں تاکہ دماغ کی محافظت کرے کہ اس میں فضلا اکٹھا نہو اور خشیشم یعنی ناک کے سوراخ پر نہ
پڑے پانچویں قسم وہ ہے کہ مصفات کے سوراخوں میں غلیظ لزج خلط چپٹ جائے اور ہوا کے نفوذ کو روکے یعنے اندر نہ جانے دے
اور مصفات ایک نرم ہڈی سوراخ دار اسفنج کے مانند ان دونوں زائدوں کے منہ پر رکھی ہوئی ہے جو دوسرے پستان کے مشابہ ہیں
اور ان سوراخوں کی منفعت یہ ہے کہ ہوا محل احساس میں یعنی جس جگہ قوت حاسہ ہے پہنچ جائے اور فضول مخاطیہ بھی نکلتے ہیں فائدہ ان سوراخونکے
پیچدار اور مڑے ہوئے ہونے میں جیسے اسفنج کے سوراخ ہوا کرتے ہیں یہ حکمت ہے کہ جو ہوا ناک میں جاتی ہے سوراخونکے پیچدار ہونیکے سبب سے
یکایک حس کے آلے میں نہ پہنچے بلکہ معتدل ہوکر داخل ہو اور اس سبب سے ہوا کی سردی دماغ کو ایذا نہ پہنچائے اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ ناک کے سوراخ کھلے
ہوئے ہوں یعنے بند نہوں اور باوجود کھلے ہونیکے ناک میں سے کچھ بھی فضلہ نہ نکلے کیونکہ سدہ ایسی جگہ سے فضلے کے اترنیکو منع کرتا ہے کہ وہ جگہ ناک کے سوراخوں سے بہت
اونچی ہے اور اس مرض میں کلام کے اندر تغیر آجاتا ہے اور ایسا محسوس ہوا کرتا ہے کہ آدمی ناک میں بولتا ہے اور اسکی تحقیق اسطرح پر ہے کہ کلام میں تغیر نہیں آتا جبتک کہ اسکی راہ میں جو
ناک اور حلق کے بیچ میں ہے سدہ نہ پڑے جیسا کہ اس فصل کے شروع میں ناک کی تشریح میں مذکور ہوا وقال ابن زہر فی کتابہ اذا بطل الشم فانظر ان یکلم العلیل من الفہ فان کان
فاصلہ فی المجری لا فی الدماغ وان کان الکلام علی حالہ فالعلۃ اما فی المصفات واما فی الدماغ یعنے اور ابن زہیر نے اپنی کتاب میں کہا ہے جب سونگھنے کی حس باطل
ہوجائے تو دیکھنا چاہیئے کہ بیمار اپنی ناک سے بھی بولتا ہے سو اگر یہ بات ہو تو علت مجرے میں ہے نہ دماغ میں نہیں اور اگر کلام اپنے حال پر ہو تو بیماری کا سبب مصفات میں ہے
یا دماغ میں علاج خلط کی تلطیف کریں اور دماغ کا تنقیہ کریں اسکے بعد اسطوخودوس اور جند بیدستر سے خلط کو قطع کریں اور لطیف بنادیں جیسے کلونجی پودینہ تخم حنظل اور فلفل ناک میں ٹپکائیں اور آگ پر ہلکا اور دوا
ہی لطیف کرنیوالی دوا انکو پانی میں جوش دیکے نطول کریں اور جب دوا ناک میں ٹپکائیں تو بیمار کو چاہیئے کہ اپنے منہ میں پانی بھرلے اور سر کو پشت کی طرف جھکائے اور زور
سے سانس کھینچے چھٹی قسم وہ ہے غلیظ ریح ناک کی راہ میں بند ہوجائے اور مصفات میں سدہ ہے اس قسم کی علامت یہ ہے کہ جب بیمار ناک سے اندر کی سانس یا باہر نکالے تو
سانس وقت سے یا ہونکلے اور ناک کا ایک سوراخ ہمیشہ بند رہا کرے علاج پہلے دماغ کا تنقیہ کریں تاکہ وہ مادہ کہ جس سے ریح پیدا ہوتی ہے نکل جائے پھر فلفل
اور جند بیدستر سے چھینکیں لیں اور کرفس خردل کمون شبت نمام قردمانج اور اسی قسم کی محلل چیزیں پانی میں جوش کرکے اس کی بھاپ لیں یا اپنا
کریں اور تلخ بادام کے روغن میں اسپند اور نخود طبی سفید فلفل ملاکر ناک میں ٹپکائیں ساتویں قسم وہ ہے کہ دماغ کے مقدم میں سوء مزاج اور ان دونوں
زائدونمیں جو سر پستان کے مانند اور دماغ میں واقع ہیں سوء مزاج عارض ہو یا ان دونوں زائدوں میں جو آلہ شم یعنے سونگھنے کے آلہ ہیں سوء مزاج واقع ہو وقال الرازی
ہذا ہو الخشم الحقیقی یعنے اور رازی نے کہا ہے کہ خشم حقیقی یہی ہے اور جاننا چاہیئے کہ اس قسم میں کلام میں تغیر نہیں آتا ہے اور چاروں سوء مزاجوں کی
علامتیں ہم بیان کرتے ہیں سو اگر سوء مزاج حار ہے تو گرم چیزوں کا پہلے ہونا اسپر گواہ ہوگا اور بیمار کو سر کے مقدم میں اور پیشانی میں حرارت معلوم ہوگی پھر اگر وہ گرمی

تو گلی ہوئی رطوبت جو دماغ میں ہے نکلیں گی اور اگر بارد ہے تو کچی رطوبتیں مقدار میں کم نکلیں گی کہ اس کا نشان دینگی پھر اگر سوء مزاج کے ساتھ امتلا بھی ہو گا تو بیمار کو دماغ کے مقدم گرانی معلوم ہو گی اور اسکی وجہ کہ بارد میں رطوبت قلیل المقدار کیوں نکلتی ہے یہ ہے کہ دماغ ضعف کے سبب سے غذا کم جذب کرتا ہے اور فضلے کو دفع کرنے کی بالکل قدرت نہیں رکھتا اور فقیہہ کم اکثر وقوع میں آیا کرتی ہے اور جو سوء مزاج یابس ہے وہ اکثر امراض حادہ محرقہ کے بعد یعنی جیسے سرسام وغیرہ کے بعد واقع ہوا کرتا ہے اور جو سوء مزاج رطب ہے تو جو تدبیریں رطوبت افزا ایام گذشتہ میں عمل میں آئی ہونگی وہ اس پر گواہ ہونگی اور رطوبت کے آثار جو اب موجود ہیں سادہ ہوں یا مادی ظاہر ہونگے لیکن سانج رطب بنسبت کم وقوع میں آیا کرتا ہے۔ **علاج** اگر سوء مزاج سانج ہے تو فقط مزاج کی تبدیل میں کوشش کریں اور اگر مادی ہے تو پہلے مادے کا تنقیہ کریں اس کے بعد مزاج کی تبدیل پر متوجہ ہوں اور جن چیزوں سے مزاج کی تبدیل کرتے ہیں وہ شربت ہیں اور غذائیں اور نطولات اور اطلیہ اور مشمومات اور ان کے مانند کہ سبب کے متضاد ہو گا جو قانون العلاج یعنے جیسا علاج کا قاعدہ ہے۔ اور دواؤں کے استعمال میں دماغ کے مقدم پر زیادہ عنایت مصروف رکھیں کیونکہ وہی علت کا مکان ہے۔ اور جاننا چاہیئے کہ بیسی کی قسمیں اور اس تشنج میں جو امراض حادہ کے بعد واقع ہوا کرتا ہے علاج اثر کرنیکی طمع کو دور رکھیں مگر یہ کہ بیمار لڑکا ہو اور وہ بھی جلد بیننا دراست سے ہے۔ **فائدہ** جو کچھ شارح نے بر سبیل اعتراض لکھا ہے کہ سوء مزاج حار اور یابس تغیر اور تشویش کا سبب ہو سکتا ہے نہ باطل ہونیکا تمام ہے کما لا یخفیٰ علی الطبیب اللبیب یعنے چنانچہ داناؤں کی عقلوں پر پوشیدہ نہیں **دوسری فصل فساد شم کے بیان میں** یعنے سونگھنے میں فساد آجانے اور فساد سے وہ تغیر اور تشویش مراد ہے جو قوت شامہ میں واقع ہو اور اسکو طبعی راہ سے پھیر دے اور اس فساد کی تین قسمیں ہیں **پہلی قسم** وہ ہے کہ حاسۂ شم یعنے قوت شامہ سب قسم کی بو کو ایک طرح پر ادراک کرے اس کے دو سبب ہیں ایک تو یہ ہے کہ دماغ کے مقدم میں سوء مزاج عارض ہو اور سمجھنا چاہیئے کہ سوء مزاج گرم اور خشک اس وجہ سے کہ قوت شامہ کے افعال کو متغیر اور پریشان کر دیتا ہے تو اس سبب سے خوشبو یا بدبو کو ہمیشہ ادراک کرتا ہے اور حقیقت میں کوئی چیز موجود نہیں ہوتی ہے اور شاید کہ تشویش کے سبب سے شامہ کو ایسی کیفیت لاحق ہو کہ خبیث اور بری چیزوں کو اچھا جانے اور اچھی خوشبودار چیزوں سے کراہت کرے۔ مگر سوء مزاج بارد اور رطب جبتک ضعیف ہیں فساد یعنے تغیر کا باعث ہو سکتے ہیں اور شامہ ایک ہی بو کو ادراک کر سکتی ہے خوشبو ہو یا بدبو اگرچہ وہ موجود یا غیر موجود ہو لیکن اگر یہ دونو مزاج قوی ہونگے تو قوت شامہ کو بالکل باطل کر دیں گے اور خشم کے سبب ہونگے اور شامہ کو کسی قسم کی بو موجود یا غیر موجود کا ادراک نہو گا اور چاروں سوء مزاج کی علامتیں خشم میں مذکور ہو چکیں **علاج** مزاج کی تبدیل کریں اور دوسرا سبب پہلی قسم کا یہ ہے کہ دماغ کے مقدم میں ایک بڑا خلط آجائے اور شامہ اس کی بو کو احساس کرے پھر اگر یہ خلط مقدار میں بہت کم ہو گا یا فاسد ہو تو یہ کیفیت اس میں آگئی ہو گی تو ہمیشہ شامہ اسی کو احساس کیا کریگی اور اگر مقدار میں قلیل اور کیفیت میں ضعیف ہو گی تو اسوقت اس خلط کی بو محسوس نہو گی مگر جبکہ انسان کسی اور چیز کے سونگھنے کا خارج سے قصد کرے اور ظاہر ہے کہ مشموم خارجی یعنی جس چیز کو خارج سے سونگھتا ہے تو اگرچہ کسی قسم کی بو موجود ہو مگر شامہ ادراک نہیں کریگی مگر اسی خلط کی بو کو کیونکہ وہی نزدیک ہے اور پاس لگی ہوئی ہے **فائدہ** خلط کی نوع کو اس کی بو سے پہچان سکتے ہیں مثلاً اگر فلفل اور سنبل کی بو محسوس ہو تو حار خلط ہے یعنے گرم اور اگر عفونت کی بو سونگھنے سے محسوس ہو تو عفن خلط ہے اور اگر نمی اور تری کی بو کا ادراک ہو تو خلط سرد ہے اور اگر کھٹی بو پائی جاتی ہے تو سوداوی خلط ہے **علاج** خلط مذکور کو دماغ سے حبوب اور غرغروں کے استعمال کے ساتھ پاک کریں جس طرح مناسب ہو اور جو چیزیں ایسی ہوں یعنی دماغ کی پاک کرنے والی **دوسری قسم** وہ ہے کہ ایک چیز سے مختلف قسم کی بوئیں سونگھنے سے محسوس ہوں تو اس کا سبب یہ ہے کہ مواد مختلف الکیفیت کے سبب یعنی جس میں کئی طرح کی مختلف کیفیتیں ہوں مزاج میں مقدم دماغ کے اختلاف واقع ہو

علاج دماغ کا تنقیہ اور اس کے مزاج کی تعدیل کریں **تیسری قسم** وہ ہے کہ بعضی بوؤں کو شامہ احساس کرے اور بعضی کو نکرے اور اس تیسری کی دو نوعیں ہیں **پہلی نوع** تو وہ ہے کہ شامہ خوشبودار چیزوں کو ادراک کرے اور بدبو کی چیزوں کو احساس نہ کرے اس کا سبب یہ ہے کہ دماغ کے مقدم میں یا اُن دونوں زائدوں میں جو سونگھنے کے آلے ہیں مادہ غفنہ آجائے یا ناک کی نتھنا میں قرحہ بدبودار پیدا ہو جائے اور ایک مدت کے بعد شامہ اس سے الفت پکڑ جائے اور اس کا اثر نہ قبول کرے پھر جو عفونت کے مضاد ہو تو محسوس ہوگا اور بدبو کی چیزوں سے شامہ اثر نہ قبول کرے علاج پہلے دماغ کا تنقیہ کریں اور اگر قرحہ ہو تو اس کا تدارک کریں اس کے بعد خوشبودار تیز چیزیں جیسے قرنفل اور مشک اور ان کے مانند ہمیشہ سونگھا کریں اور ناک میں بھی ڈالیں **دوسری نوع** یہ ہے کہ بدبو کی چیزیں محسوس ہوں اور خوشبودار چیزوں کا ادراک نہو اور اس کا سبب یہ ہے کہ دماغ کے مقدم میں یا ان دونوں زائدوں میں غیر طبعی دموی یا بلغمی مادہ جمع ہو جائے اور اس وجہ سے پہلی نوع میں بیان کی ہے شامہ اسکی بو کے ادراک سے باز رہے سو اسوجہ سے بدبو کی چیزیں محسوس ہوں کیونکہ جس کے ساتھ شامہ مالوف ہو گئی ہے یہ چیزیں اس کے مضاد ہیں اور خوشبو کی چیزوں کا بالکل ادراک نہو گا کیونکہ شامہ انکی عادی ہو گئی ہے **علاج** دماغ کا تنقیہ کریں اور اس کے بعد بدبو کی چیزیں جو گرم ہوں جیسے جند بیدستر اور سکبینج اور مُر اور جاؤشیر اور کندش سونگھیں اور ناک میں ٹپکائیں **فائدہ** شیخ اور اس کے تابعین کے نزدیک یہ ہے کہ جس بیمار کو اچھی چیزوں کی بو محسوس ہو اور بُری چیزوں کی بو دریافت نہو سکے تو جند بیدستر مدد کریں اور جس بیمار کو بدبو کا ادراک ہو اور خوشبو محسوس نہو تو ناک میں مشک ٹپکائیں حاصل یہ ہے کہ صاحب اسباب کا قول شیخ اور اس کے تابعین کے کلام کا مناقض ہے مگر شارح علیہ الرحمۃ نے دونوں قولوں مختلف کے مطابق کرتے میں ایسا کہا ہے کہ جبتک عرضی مزاج نے خوب قرار نہیں پایا تو شیخ کے قول پر عمل کرنا چاہیئے اور جب کہ مزاج عرضی خوب ٹھیر کر جگہ پکڑ گیا تو وہی تدبیر ہے کہ جو صاحب اسباب نے لکھی ہے چنانچہ رازی کی بھی وہی رائے ہے **تیسری فصل بثور بینی یعنی ناک کی پھنسیوں کے بیان میں** کبھی ناک کے اندر فضلہ بلغمی یا سوداوی کے سبب سے پھنسیاں نکل آتی ہیں اور باطن کی حرارت سے لطیف مادہ تحلیل ہو جاتا ہے اور باقی غلیظ ہو کر پتھر اجاتا ہے یہاں تک کے سانس کے آنے جانے میں تکلیف ہوتی ہے اور ایسا ہی فضول مخاطیہ کے مندفع ہونے میں **علاج** جیسا مادہ ہو اس کے موافق تنقیہ کریں پھر پھنسیوں کو نرم کرنے کے لیے موم روغن انپر لگائیں اور گرم پانی ناک میں ڈالیں تاکہ مادہ تحلیل ہو جائے اور اگر اس تدبیر سے تحلیل نہو تو نشتر سے چھینے لگائیں اگر ممکن ہو تو مرہم اکالہ جیسے مرہم اخضر استعمال کریں جب تک کہ بالکل فنا ہو جائے پھر زخم بھر آنے کے لئے مرہم اسفیداج استعمال کریں اور اس مرض کے علاج میں سستی نکرنی چاہیئے کہ اکثر ناسور ہو جاتا ہے ✦ **چوتھی فصل قروح بینی یعنے ناک کے زخموں کے بیان میں** اور ان کی تین قسمیں ہیں ایک تو یہ کہ تر ہو اور اسکا سبب اکال رطوبات ہوا کرتے ہیں جو دماغ سے اس جگہ اتر آتے ہیں **علاج** دماغ کا تنقیہ کریں تاکہ جو مادہ مرض کا موجب ہے نکل جائے اسکے بعد اسفیداج مردا سنگ جنبش الفضہ سرب سوختہ روغن گل کا مرہم بناکر استعمال کریں دوسری وہ کہ خشک ہو اور یہ قسم اکثر ہوا کرتی ہے اور سوختہ یہ اخلاط سے پیدا ہوا کرتی ہے **علاج** روغن نیلوفر اور مرغی اور بط کی چربی ملیں اور مرہم اسفیدج اور زرد موم روغن بادام تلخ روغن بنفشہ گائے کی نلی کا گودا قیری بناکر بہدانہ کے لعاب میں ملاکر استعمال کریں یعنی موم کو روغنوں میں پکاکر اور تھوڑا سا پانی اُس کو اس میں ڈالکر خوب ملکر ملائیں **تیسری** یہ کہ قرحہ میں بہت مدت سے گذرنے سے یا بدبودار رطوبتوں کے آجانے سے عفونت آجائے **علاج** زنگار سفید اور صوف برابر پیسکر ناکمیں پھونکیں اس کے بعد انگوری سرکے سے زخم کو دھوئیں اور مُر باریک پیس کر ناکمیں پھونکیں یہانتک کہ سب میل پاک ہو جائے اس کے بعد فقط خشک کرنیوالی دوائیں استعمال کریں **پانچویں فصل رعاف کے بیان میں** یعنے ناک میں سے خون نکل آنا عوام جنکو نکسیر کہتے ہیں اور اس مرض کی سبب کے موافق تین قسمیں ہیں ایک وہ کہ جو بسبیل بحران واقع ہو اسکی علامت یہ ہے کہ امراض حادہ میں اور گرم بخاروں اور بحران کے دنوں میں جنکو ایام باحوری کہتے ہیں پیدا ہو

اس قسم کے رعاف کو بند نہ کرنا چاہیئے کیونکہ مرض کا مادہ مندفع ہوتا ہے لیکن جب کہ خون کا بہنا افراط کو پہنچے اور خوف ہو کہ قوت ساقط
ہو گی تو ایسے وقت میں بند کرنا واجب ہے اور بند کرنیکی تدبیر آگے کی قسم میں بتفصیل آئیگی دوسری وہ ہے کہ خون میں تیزی اچھلے اور اس
سبب سے باریک رگیں جو ناک کے اندر واقع ہیں انکا منہ کھلجائے اس کی علامت یہ ہے کہ صفرا کا غلبہ پایا جائے اور خون تھوڑا تھوڑا
نکلے اور نہایت رقیق ہو علاج قوت کے ساقط ہونے سے پہلے جس نتھنے سے خون جاری ہو اسی ہاتھ کی قیفال کی فصد کھولیں اور مناسب ہے
کہ شفاف باریک لگائیں اور خون کو کئی دفعہ میں نکالیں کیونکہ اس قسم کے معالجے سے غرض یہی ہے کہ الٹی طرف میں خون کو جذب کریں اور
قوت بھی باقی رہے اور بعضی طبیبوں کے نزدیک یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی فصد فراخ کھولنی چاہیئے اور ایکبارگی بہت سا خون نکالنا چاہیئے
یہانتک کہ بیمار کو غش آجائے اور خون میں سردی اور غلظت آنے کے سبب سے رعاف منقطع ہوجائے اور یہ بات ظاہر ہے کہ خون کو افراط
سے نکالنا اور غشی کو ضروری لانا اس وقت چاہیئے کہ دوسری تدبیر نفع نہ دے اور فصد کو تنگ لینا اور خون کو بدفعات نکالنا مفید نہ آئے
اور حاصل کلام یہ کہ پینے کی چیزیں اور غذائیں اور انکے سوا جو چیزیں کہ خون کی تیزی اور گرمی کو دبائیں استعمال کریں مثلاً شربت
کنار شربت عناب شربت ریباس پلائیں اور طفشیل اور برنج مسور مقشر کے ساتھ کھلائیں اور فقط ٹھنڈے پانی سے سر پر تریڑا دیں اور
اسمیں غوطہ بھی لگائیں اور ناک سے سڑک لیں اور گلاب صندل کافور پیشانی پر ملا کریں جاننا چاہیئے کہ بادرنج کا پانی ناک میں
ڈالنا رعاف کو بالخاصیت بند کرتا ہے اور ایسا ہی پودینہ اور گدھے کی لید کا پانی تھوڑے سے کافور کے ساتھ اور اسیطرح مازو اور روغنیا
اور چکی کی گرد یعنی جھاڑن کندر ابلوا دم الاخوین پھٹکڑی باریک پیس لیں جب مثل غبار کے ہوجائیں تو رہنے دیں اور ایک بتی کاغذ یا
کپڑے کی بناکر اس کو گدھے کی لید کے پانی میں یا انڈے کی سفیدی میں بھر لیں پھر ادویہ مذکورہ کو اسپر چھڑک کر ناک میں رکھیں اور ممکن
ہے کہ پیسی ہوئی دواؤں کو نلکی سے ناک میں پھونکیں اور اگر مکڑی کا جالا سیاہی میں بھگو کر اور چکی کی گرد اس پر چھڑک کر ناک میں رکھیں تو
جلد نکسیر بند کر دیتا ہے اور فقط گدھے کی لید کا پانی ناک میں ٹپکانا مجرب ہے اور بازو اور ران کو باندھنا اور ملنا اور ایسا ہی دونوں کانوں
اور دونوں خصیوں اور دونوں چھاتیوں کا ملنا اور باندھنا رعاف کے بند کرنے میں کامل اثر رکھتا ہے لیکن ایسا باندھنا چاہیئے کہ
درد معلوم ہو اور گدی پر شاخ اور بائیں پچھنے مفید ہیں اور اگر داہنے نتھنے سے خون بہتا ہو تو جگر پر شاخیں اور پارے لگانا مفید ہے
اور بائیں نتھنے میں آفت ہو تو تلی پر لگانا فائدہ مند ہے فائدہ جالینوس اور ابن سرافیون کے نزدیک بازو اور ران کو باندھنے
کا یہ طریقہ ہے کہ ہاتھ کو بغل سے لیکر ہتھیلی تک اور پاؤں چڈھوں سے لیکر قدم تک سب کا سب باندھنا چاہیئے اور بغل اور ران کی جڑ
سے باندھنا شروع کریں اور رازی کہتا ہے کہ اس طرح کا باندھنا بڑی غلطی کی بات ہے بلکہ عضو کی جڑ کو باندھ دیں مثلاً بازو
کو بغل کے نزدیک اور پاؤں کو چڈھے سے ملا کر باندھیں فقط نیچے کی طرف سے ان کو اسی طرح پر چھوڑ دیں اس لئے کہ
اس طرف خون کھینچکر نیچے اتر آئے اور جگہ اترنے کی پائے اور اگر تمام عضو بندھا ہوگا تو ماسکہ میں نقصان ہوگا
یعنی مادہ اچھی طرح نیچے نہ اترے گا اور ممکن ہے کہ جب یہاں جگہ اترنیکی نہ پائے گا تو پھر پلٹ جائیگا۔ اور بڑی آفت میں ڈالیگا
بہرتقدیر اگر بدن میں خون کا امتلا ہو یعنی خون بھرا ہوا ہو تو البتہ رازی کا قول اختیار کرنا چاہیئے تیسری وہ ہے کہ جو رگیں اوپر
کی دماغ کے نیچے کی غشا میں واقع ہیں اور اس غشا کو شبکیہ اور مشیمیہ کہتے ہیں خون کے امتلا کی شدت سے
کھلجائیں اور رعاف پیدا ہو اس قسم کی علامت یہ ہے کہ پہلے شدید درد سر میں حادث ہو اور منہ اور آنکھوں میں سرخی ظاہر ہو اس
کے بعد رعاف عارض ہو اور جاننا چاہیئے کہ جب خون کو دکر نکلے اور رقیق اور سرخ خالص اور گرم ہو تو جان سکتے ہیں کہ شریانی ہے اب سمجھنا
چاہیئے کہ یہ نکسیر حاد مرض کے پیچھے یا سقطے یا ضربے کے بعد اکثر عارض ہوا کرتی ہے کہ جس میں رگیں پھٹ جایا کرتی ہیں

اور سقطے اور ضربے اعراض فساد دماغ کے جیسے سرسام اور دوا اور سکتہ اور سبات بھی رعاف کو لازم ہوا کرتے ہیں اور شاید کہ اشی کے کاٹنے سے یعنی غلیان الدم و شدت ادہ یعنے خون میں جوش اور تیزی اگر اس قسم کا رعاف پیدا ہو علاج اکال دوائیں یعنے جو چیزیں کہ گوشت کو کھا جاتی ہیں اور عضو کو جلا دیتی ہیں اور خشک کرکے کھرنڈ باندھ دیتی ہیں جیسے پھٹکری اور زنگار اور انکے مانند اس جگہ استعمال کریں شاید کہ رعاف بند ہو جاوے وقال الشیخ یجب ان یستعمل ذلک بالاحتیاط فانہا تحدث خشکریشۃ اذا سقطت حدثت شرا من الاول وقال الرازی احسب ان الذی ینجح منہ بہذا العلاج ہو ما یکون من انفتاح العروق لا من الانفجار ابدی لعل انجاحہ من انفتاح العروق ایضا انما یکون بعد استفراغ الدم الکثیر بحیث یغشی علی العلیل یعنے اور شیخ نے کہا ہے کہ ان چیزوں سے استعمال میں احتیاط واجب ہے کیونکہ یقینا ایسی چیزیں کھرنڈ پیدا کرتی ہیں ۔ جب وہ گر جاتا ہے تو پہلے سے بہت بڑی قسم کا رعاف کھینچ لاتا ہے اور رازی کہا ہے کہ میرے گمان میں یہ آتا ہے کہ اس علاج سے رعاف میں فلاح ہوتی ہے کہ جو رگوں کا منہ کھل جانے سے ہو اور نہ شریانوں کا منہ کھلنے سے اور شاید کہ اس کی فلاح فصد کھولنے سے بھی تب ہو کر بہت سا خون نکل جاوے جس سے بیمار کو غشی آجاوے فائدہ کبھی دماغ کے امراض میں نکسیر جاری کرنیکی حاجت پڑا کرتی ہے تو اسکی تدبیر یہ ہے کہ کندش و فربیون کوٹ کر بیل کی بتی کے پانی میں ملائیں اور شیاف بنا کر ناک میں رکھیں اور متقدمین نے اس کام کیلئے ایک آلہ بنایا ہے اگر اطبا چاہیں تو اسکو کام میں لائیں

چھٹی فصل بخر الانف کے بیان میں یعنی ناک میں سے بدبو آنا اس مرض کے تین سبب ہیں ایک تو یہ ہے کہ متعفن ہو اسیر یا پرانا متعفن قرحہ ناک کے اندر ہو اس کا علاج مفصل بیان ہو چکا دوسرے یہ کہ بدبو دار بخارات سینے کے نوح یا پھیپھڑے کے اطراف سے یا معدے سے دماغ کیطرف چڑھکر حلق اور تالو میں جمع ہو جائیں اور ان دونوں سوراخوں کی راہ سے جو تالو میں سے منہ کی انتہا میں پہنچے ہیں ناک کی طرف نفوذ کریں علاج اس بات کی تلاش کریں کہ متعفن خلط جس میں سے بخارات اٹھتے ہیں کونسے عضو میں ہے پھر اس عضو کا تنقیہ کریں اور جب اس خلط کا تنقیہ کر چکیں جو بیماری کا مادہ ہے تو ناک کی بدبو بدلنے کے لئے جو اس میں ٹھہری ہوئی ہے شراب ریحانی کو ناک میں سڑکیں اور سنبل و عود ایک ایک ماشہ کو اکٹھا کرکے باریک پیسکر ناک میں پھونکیں اور طبیب چاہیں تو ان کو شہد میں ملائیں اور بتی بنا کر ناک میں رکھیں فائدہ شراب ریحانی خوشبودار شراب کو کہتے ہیں اور اس کی ترکیب یہ ہے کہ قرنفل جائفل دارچینی جو زری عود بادرنگ اور ایک نسخہ میں بادرنگ کی جگہ گاؤزبان ہے یا در چھوتی چھلی ہیں پھر شیرہ انگور کی مٹکی میں ڈالیں یہاں تک کہ خوشبودار ہو جاوے تیسرے یہ کہ بدبو دار رطوبت تمام دماغ میں یا اس کے مقدم میں یا اس جگہ جو ناک سے متصل ہے جمع ہو جاوے اور اس کی بو ناک کی طرف آوے علاج دماغ کے تنقیہ کیواسطے تنقیہ کرنیوالی دوائیں دیا کریں اس کے بعد سکنجبین بزوری اور زبیب و تخم خردل کیفی رائی سے غرغرہ کریں تاکہ جلا کرے اور بدبودار رطوبت کو بہائے اسکے بعد سنبل اور قرنفل گل سرخ کو شراب میں جوش کرکے غرغرہ کریں اور اسکے بعد خوشبو کی چیزیں جن کا ذکر کیا ہے یعنی سنبل عود باریک پیسکر ناک میں پھونکیں

ساتویں فصل رض الانف یعنی ناک کٹ جانے کے بیان میں اور غضروف یعنی ناک کے بانسہ کی کرچ کے ٹوٹ جانے میں علاج اگر نیگلی غضروف ہو تو موٹی سلائی کو ناک میں ڈالکر اوپنچے اور نیچے اجزا کو برابر کریں اور باہر کی طرف کو انگلی کا دباؤ دیں یہاں تک کہ اپنی صورت پر آجاوے پھر اس کو اتنا اچار باریک پٹی کر باندھنے کے بعد ناک کو دباکر اوپر سے گلا ناک کے اوپر پکا دیں اور اگر شاید ہڈی کو ٹوٹ پہنچا ہوا اور ناک کی غضروف بھی ٹوٹ گئی ہو تو جلد فصد کھولنی چاہئے اور ماوے کو اسطرف سے پھیریں تاکہ ورم کا خوف نہ رہے اور دماغ کے مزاج کی حفاظت کے لئے طلا اور سرد ضماد سر پر استعمال کریں تاکہ ایسا نہ ہو کہ زخم کے درد کی بہت سے دماغ میں حرارت آئے اور سرسام کی نوبت پہنچے اور جب مادے کو اتار چکیں اور دماغ کے مزاج کی حفاظت سے فارغ ہوں تو ناک کے برابر اور درست کرنے کیواسطے وہ آلہ جس کا نام مفتاح الرحم ہے ناک میں ڈالیں اور آہستہ آہستہ پھرائیں جبتک کہ ناک کے اجزا جو اندر کیطرف گر پڑے ہیں اپنی جگہ پر آجائیں اس کے بعد

ایک باریک لکڑی لیکر اسپر کپڑا لپیٹ کر بتی کی صورت بنالیں اور اس بتی کو اتنا موٹا بنائیں کہ ناک کے جوف کے برابر ہے پھر اقاقیا اور صمغ عربی اس پر
طلا کرکے ناک میں رکھدیں اور جب تک کہ بتی رکھ چکیں تب ناک کے اجزا کو باہر سے بھی ہاتھ سے درست کردیں اور جب تک کہ ناک بالکل اچھی نہو
جائے تب تک بتی کو ناک میں رکھے رہیں اور جو طلا کہ ضعیف کوفت میں بیان کیا ہے اسوقت میں بھی ناک کے اوپر استعمال کریں **فائدہ**
شاید بہت مدت تک ناک میں رکھنے کے سبب ناک کے سوراخ بند ہونے سے سانس کے باہر نکلنے یا اندر جانے میں تنگی آجائے اور
اس سبب سے بیمار گھبرائے سو بہتر یہ ہے کہ سیسے یا تانبے کی نلکی بناکر یا پر کی جڑ لیکر اس نلکی پر یا پر کی جڑ پر کپڑا لپیٹ دیں اور جبر کی دوائیں
یعنے جو دوائیں ٹوٹے ہوئے عضو کو جوڑتی ہیں اس پر یعنی اس لکڑی یا پر کی جڑ پر طلا کرکے کام میں لائیں تاکہ جو بات چاہتے ہیں وہ حاصل
ہے اور نلکی اور پر کی جڑ کے سوراخ کے سبب سے سانس بھی فراغت سے آسکے **آٹھویں فصل عطاس کے بیان میں**
یعنے چھینک بہت آنا جاننا چاہیئے کہ چھینک دماغ کے واسطے ایسی ہے جیسے کھانسی پھیپھڑے کے لئے اور اس کا سبب
خارجی ہے یا داخلی اور چھینک اگرچہ اس وجہ سے کہ دماغ سے ایذا کی چیز کو دفع کرتی ہے اسکے حفظ کا موجب ہے لیکن اس کی
زیادتی بہت سی آفتوں کا باعث ہے اسی واسطے شارح کہتا ہے ربما ہیج رعافا شدیدا او ربما بلغ فی الحمیات وما یشبہہا الی حد یسقط القوۃ
یعنے چھینک بہت دفعہ آنی شدید رعاف کو جوش میں لاتی ہے اور بسا اوقات تپوں میں اور اسی طرح کی بیماریوں میں اس حد کو
پہنچتی ہے کہ قوت کو گرا دیتی ہے خصوصاً زکام کے شروع میں اور تپوں کے ابتدا میں اور اس شخص کو بھی نقصان کرتی ہے
جسکے دماغ کا گرم ہونا مناسب نہیں اور جس شخص کے سینے میں مادہ بہتا ہو اور جس شخص کی ناک سے خون بہت نکلے ان سب کو چھینک
نقصان رکھتی ہے لیکن تین شخصوں کو چھینک سے نفع ہوتا ہے ایک تو اس شخص کو جسکے سر میں تھوڑا بخار یا ریح یا خفیف خلط موجود ہو
دوسرے اس کو جسکے دماغ میں پکا ہوا مادہ ہو اسی سبب سے زکام کے آخر میں خوب ہے اور اگرچہ مادہ غلیظ اور بہت ہو جب پکا ہو
ہو اور چھینک آئے تو دماغ کے قوی ہونے کی دلیل ہے اسی وجہ سے موت کے قریب چھینک نہیں آیا کرتی کیونکہ دماغ ضعیف ہو جاتا
ہے تیسرے عورتوں کے لئے جننے کے وقت بچے کو اور مشیمہ کو باہر نکلنے پر کمک کرتی ہے **علاج** جسوقت چھینک حد سے بڑھ جائے اور ضرر دے
تو اسے روکنا چاہیں تو روغن گل خوشبودار اور روغن بید ناک میں ٹپکائیں اور نیم گرم میٹھے پانی سے سر پر تریڑا دیں اور نیم گرم روغن کانوں پر اور کانوں کی
جڑ میں ملیں اور گرم حریرہ پلائیں اور تکیہ گرم کرکے گدی کے نیچے رکھیں اور ہاتھ اور پاؤں اور آنکھیں اور کان اور تالو ملیں اور حکم کریں کہ بچھونے
پر لیٹا کروٹیں بدلے اور فکر کرنا اور کاموں میں مشغول ہونا اور بہت صبر کرنا اور سیب کو سونگھنا چھینک کے روکنے میں مدد کرتے ہیں اور
لازم ہے کہ دھوئیں اور غبار سے اور اسکے سوا جو چیزیں چھینک کے آنے کا باعث ہیں انسے پرہیز کریں **فائدہ** اگر چھوٹے بچے
کو چھینک آتی ہوں تو بکری کا گردہ آگ کے اوپر بھونیں اور جو پانی اسمیں ٹپکے اسکو لیکر بچے کی ناک کے اندر ملیں یا ناک کے اندر ٹپکائیں
نویں فصل جفاف الانف کے بیان میں یعنے ناک میں خشکی ہو لی جاننا چاہیئے کہ ناک کی خشکی کے تین سبب ہیں ایک تو
شدت کی حرارت جیسا تپ محرقہ میں عارض ہوا کرتی دوسرے شدت کی خشکی کہ رطوبت کو فنا کردے جیسا تپ دق میں ہوا کرتی ہے
تیسرے سبب وار غلط کہ ناک کے چھٹ کر اس جگہ ہوا کی گرمی سے خشک ہو جائے اور بند ہونیکے سبب سے وہ رطوبت جو دماغ سے اتر
تی ہے اور ناک کو تر رکھتی ہے تو آنے پاوے اسوجہ سے خشکی پیدا ہو **علاج** جس مرض کا سبب حرارت ہو تو تبرید کی سرد دوائیں پلائیں
اور سرد روغن ناک میں ڈالیں اور طلا اور ضماد اور غذا اور ایسے جو چیزیں سرد و تر ہوں کام میں لائیں جس مرض کا سبب یبوست ہو تو رطوبت پہنچانیکے لئے تر
دوائیں استعمال کریں اور تر روغن ناک میں ڈالیں اور عورت کی چھاتی سے دودھ پیشانی پر دوہیں اور جو قسم ناک کی راہ میں خلط جمٹ جانے سے عارض ہو تو روغن بنفشہ ناک میں
ڈالنے سے اور جو چیزیں کہ رطوبت پیدا کرتی ہیں انکے پینے سے ان خلط کو نرم کریں جب خلط اندر سے نکلنے کی استعداد آجائے تو پھر اس کو غرغروں سے

اور نطول اور نسوق سے نکالدیں **دسویں فصل حکۃ الانف کے بیان میں** یعنے ناک میں خارش کا پیدا ہونا۔ جاننا چاہیئے کہ ناک کی خارش کی دو قسمیں ہیں ایک تو وہ ہے کہ جب سرد ہوا آدمی کی ناک میں جائے تب ناک اور دماغ میں تیزی اور سوزش معلوم ہو اور آنسو نکل آئیں اور آنسو نکل آنے کا سبب یہ ہے کہ سوزش اور جلن کے الم سے دماغ گرم ہو جاتا ہے اور رطوبات گرم ہو کر آنسو ہیں نکلتے ہیں مگر سرد ہوا کے ناک میں جانے سے اُس وقت خارش پیدا ہوا کرتی ہے کہ تیز خلطیں دماغ کے بطنوں میں جمع ہوں اور تیز ابخرے اس میں سے نکلکر ناک کی راہ سے باہر نکلیں پھر جس وقت ٹھنڈی ہوا ناک میں جائے تو اس وجہ سے کہ ہوا کی سردی ان کو روکتی ہے وہیں ناک میں بند ہو جائیں اور شدت کی جلن پیدا کریں اور کبھی یہ مادہ دماغ میں نہیں ہوا کرتا بلکہ دوسری جگہ میں پیدا ہوا کرتا ہے۔ اور وہاں سے بخارات چڑھکر جس طرح پر کہ بیان کیا ہے ناک میں خارش پیدا کرتے ہیں علاج کھانے اور پینے کی چیزوں سے دماغ اور بدن کے مزاج کی اصلاح کریں اور اس خلط کو تنقیے کی دواؤں سے نکالدیں اور تنقیے کے پیچھے صندل اور گلاب اور روغن گل کا لخلخہ بنا کر سونگھیں اور وہ جس مریض کے بدن سے ابخرے دماغ کی طرف چڑھیں تو اطریفل کشنیز سب چیزوں سے زیادہ فائدہ مند ہے دوسری یہ کہ ناک کی خارش اور جلن ٹھنڈی ہوا کے ناک میں جانے پر موقوف نہ ہو اور اس قسم کا سبب یا تو تیز نزلہ اور تیز زکام ہے یا پھنسیاں یا نکسیر کا مقدمہ یا چیچک کا مقدمہ اور یہ اُس وقت زائل ہو کہ سبب زائل ہو چکے اس کے موافق تدارک کریں لیکن جس بیمار کو نکسیر کا مقدمہ یعنی اس کے آنے کی علامتیں اور چہرے میں سُرخی ظاہر ہو اور آنکھوں کے آگے بجلی کی سی چمک محسوس ہو تو قیفال کی فصد کھولیں **گیارھویں فصل** جو چیز کہ ناک میں گھس جائے اور وہیں رہ جائے اس کے نکالنے کی تدبیر جاننے تو جو دوائیں چھینک لانے والی ہیں جیسے نکچھکنی اور سفید کٹکی اور سیاہ مرچ اور جند بیدستر اور رائی کو کوٹ اور چھانکر مرغ کے پر سے اُٹھا کر ناک میں داخل کریں یا نلکی سے پھونکدیں اور دوسرے سوراخ کو جو خالی ہے بند کر لیں اور منہ کی طرف سے سانس لیں تاکہ جس وقت چھینک آئے تو چھینک کے زور سے وہ چیز باہر نکل پڑے اور جنگلی سداب اور عاقرقرحا اور ابلوا بھی چھینکیں لاتے ہیں اور ظاہر ہے کہ بعضی جگہ چھینک لانے کی ضرورت ہوا کرتی ہے مگر گرم مزاج والے کو ان چیزوں سے پرہیز کرنا بہتر ہے۔ **فائدہ** ہر چند کہ نزلے اور زکام کا بیان اس مقام کے مناسب تھا لیکن صاحب اسباب کی اتباع کے سبب سر کے امراض میں فِیْ اَوَاخِرِ الْفُصُوْلِ بَعْدَ ذِکْرِ الْاِخْتِلَاجِ وَالْفَالِجِ یعنے فصلوں کے آخر میں اختلاج اور فالج کے بعد بیان کیا۔

پانچواں باب زبان اور منہ کی بیماریوں کے بیان میں

اور ہر ایک کا بیان الگ فصل میں کیا جائیگا اور منہ کی راہ کہ غذا کے آلات میں سے پہلا عضو ہے اس کا فائدہ ظاہر ہے اور سفید گوشت سے اور شرائین اور اوردہ اور پٹھوں سے مرکب ہے اور رگوں اور شرائین کے خون کے سبب سے اس میں سرخی ہے اور زبان کی جڑ میں غدودی گوشت کا ایک ٹکڑا ہے کہ لعاب دہن یعنی منہ کا پانی اس میں سے نکلتا ہے اور زبان کو تر رکھتا ہے اور کھانے کی چیزوں میں ملا کرتا ہے اور زبان کی اگرچہ دو شاخیں ہیں مگر اس سبب سے کہ ایک ہی غلاف میں ہیں البتہ ایک ہی نظر آتی ہیں اور زبان کی منفعت ظاہر ہے کہ آدمی کا مطلب اسی کے سبب معلوم ہوتا **پہلی فصل ورم اللسان کے بیان میں** یعنے زبان کا آماس اور زبان کے ورم کی چار قسمیں ہیں ایک تو یہ ہے کہ خونی ہو اور اس کی علامت زبان کی سرخی ہے اور تیلا پن اور درد کھچاوٹ کے ساتھ اس میں گرم ہونا اور تھوڑا تھوڑا لعاب آنا علاج فصد کھولیں اور جوشاندے اور خیساندے جیسے کہ مناسب ہوں اُن سے طبیعت کو نرم کریں اور اگر ورم کے زیادہ ہونے سے حلق کا راستہ بند ہو جائے اور کوئی چیز حلق سے اُتر نہ سکے تو طبیعت کو نرم کرنے کے لئے نرم حقنہ کام میں لائیں اور طبیعت کو نرم کرنے کے بعد دانے کو پیسا نیکے کا ہرا اور کاسنی اور تازی ہری مکو کا نچوڑا ہوا پانی لیکر اور اسی طرح کی جو چیزیں سرد اور قابض ہوں ان سے غرغرہ کریں اور اسی طرح انہیں چیزوں کے پانی میں کپڑا بھگو کر زبان پر رکھیں اور جب ابتدا کا زمانہ گذر چکے تو کاکنج کا پانی اور کرنب کا پانی اسی کے لعاب میں ملا کر استعمال

کریں اور جب مرض گھٹنے لگے تو بابونہ اکلیل الملک بنفشہ کے جوشاندہ میں املتاس کا پانی ملا کر غرغرہ کریں اور غذاؤں اور شربتوں سے تقویت کی
رعایت کرتے رہیں دوسری یہ کہ صفراوی ہو اور اس کی علامت یہ ہے کہ زبان زرد ہو اور جلن کی شدت اور شاید کہ ساری زبان پر
پھنسیاں نکل آئیں علاج جو کچھ خونی ورم میں بیان کیا ہے صفراوی ورم میں بھی استعمال کریں لیکن فصد اس قسم میں فائدہ مند نہیں کیونکہ خون
رطوبت کے سبب سے صفرا کی تیزی کو دباتا ہے اسکے نکلنے سے صفرا کی تیزی اور سوزش بہت بڑھ جائیگی تیسری بلغمی اسکی علامت زبان میں سفیدی
اور لعاب کثرت سے بہنا علاج جس چیز میں تیزی کم ہو اور جو مطبوخ کہ مناسب ہو اُن سے طبیعت کو نرم کریں اور تنقیہ کے بعد ایارج
فیقرا سے غرغرہ کریں اور فقط شہد کو یا صعتر اور ایارج کے ساتھ ملا کر زبان پر ملیں اور معجون شمشیر و دیطوس اور اثاناسیا اور سکنجبین کا ملنا کامل نفع
دیتا ہے چوتھی سوداوی اسکی علامت زبان میں سیاہی اور اس کے پوست میں خشکی اور منہ کا لعاب بہت کم ہونا علاج تنقیہ کے لئے
مطبوخ افتیمون پلائیں اور تنقیہ کے بعد انجیر میٹھی السی پانی میں جوش کر کے روغن بنفشہ اور شہد املتاس کا شیرہ ملا کر غرغرہ کریں اور سبز
کاہو اور کاسنی اور کشنیز سبز کا نچوڑا ہوا پانی اکثر منہ میں رکھنا چاہئے تاکہ گرم دواؤں کے استعمال سے مادے کی تیزی نہ بڑھے اور سرطان
نہ ہو جائے فائدہ اور ممکن ہے کہ زہر دار چیزوں کا کھانا جیسے افیون اور فطر یعنے کھنبی کی ایک قسم ہے کہ سب قسموں سے بُری ہے زبان
میں ورم پیدا کرے اور اس کا علاج کتاب کے آخر میں باب تدارک سموم میں بیان کیا جائیگا اور فطر فارسی کے سماروغ ہے اور اطبا کلاہ
اور کلاہ باران بھی کہتے ہیں اور ہندی میں کھنبی کہتے ہیں اور اس کی قسمیں بہت ہیں ان میں سب سے بُری قسم زہر ہے اور جاننا چاہئے کہ جس سوء مزاج
ورم کی نوبت پہنچے تو اس کا ویسا ہی تدارک کریں جیسا اس کا سبب ہو مثلاً اگر دموی ہو تو فصد کھولیں اور ہری بارتنگ کے پانی اور سرکہ
اور گلاب سے کلیاں کریں اور روغن بنفشہ اور روغن بادام اور روغن نیلوفر اور کافور منہ میں رکھیں اور اسیطرح جیسا مناسب سبب ہو اسکے تدارک
اور موافق چیزوں سے علاج کر سکتے ہیں اور اگر سوء مزاج کہ سادہ ہو تو اس میں تنقیہ کی احتیاج نہیں ہے صرف تعدیل ہی کفایت کرتی ہے

دوسری فصل بطلان ذوق اور فساد ذوق کے بیان میں

یعنے ذائقہ کا بالکل بگڑ جانا یا اس میں تغیر آنا اور ہم ان دونوں
کو علیحدہ علیحدہ قسم میں بیان کرتے ہیں **پہلی قسم** ذائقہ کے باطل ہونے میں اور باطل ہونا اسطرح پر ہے کہ بالکل مزہ معلوم نہ ہو اور یہ باطل
ہونا کبھی اس درجہ کو پہنچتا ہے کہ بیمار سردی اور گرمی میں امتیاز نہ کر سکے یعنی زبان کی حس لمس میں فتور پڑ جائے اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ
سردی اور گرمی کا تعلق حس لمس کے ساتھ ہے کہ نرم حساس عصب جو زبان اور منہ کی سطح پر پھیلا ہوا ہے اس میں رطوبت فضلی جمع ہو جائے
اور یہ پھیلا اسکو پی جائے پھر قوت ذائقہ کے نفوذ کے رستے بند ہو جائیں اور پیٹھنے کی رطوبت کو پینے سے ورم اور رطوبی استرخا میں فرق ہو سکتا ہے
علاج ماء الاصول پلائیں تاکہ فضلوں میں لطافت اور نضج آئے اسکے بعد ایارج فیقرا اور حب قوقایا سے دماغ کو پاک کریں اور اسیطرح عاقرقرحا
خردل پانی میں جوش کر کے غرغرہ کریں اور جاننا چاہئے کہ جس قدر گرم چیزوں کے استعمال کا بیان ہوا یہ اُس وقت ہے کہ مزاج میں گرمی نہ ہو
اور اگر مزاج میں گرمی ہو تو سکنجبین عنصلی اور سکنجبین پلائیں اور ریباس اور گل سرخ کو پانی میں جوش کر کے اُس پانی میں سکنجبین یا اسکا مربا ملا کر غرغرہ
کریں **دوسری قسم** ذائقہ میں فساد آنا اس سے یہ مراد ہے کہ ذائقہ میں تغیر آجائے اور اس ذائقہ کا تغیر دو طرح پر ہے ایک تو وہ ہے کہ حقیقی قسم
مزے ہیں بدون کسی چیز کے چکھنے کے ان میں سے کوئی مزہ محسوس ہو دوسرے وہ ہے کہ جب کسی چیز کو چکھیں تو اُس چیز کے مزے کے خلاف
ایک اور مزہ معلوم ہو اور یہ ظاہر ہے کہ پہلی قسم میں سبب قوی ہے اور دوسری قسم ضعیف ہے کیونکہ اگر سبب قوی ہو تو ذائقہ ہمیشہ اسی قسم کے مزے
کو ادراک کرتا رہے اور اگر ضعیف ہے تو اس کے مزے کو احساس نہیں کرتا مگر جبکہ کوئی چیز چکھیں اسوجہ سے کہ چکھنے کے وقت طبیعت کی
ذائقہ متوجہ ہوتا ہے اور اس فرق جس سے وہ خلط جو اس بیماری کا سبب ہے اسکے یعنے زبان کے اجزا میں موجود ہے اسکے مزے کے سوا دوسری چیز کا ادراک نہیں کرتا
مثلاً اگر بیماری کا سبب صفرا ہو اور قوی ہو تو ہمیشہ منہ کڑوا رہا کرے اور اگر سبب ضعیف ہے تو تلخی محسوس نہ ہوگی مگر جبکہ کوئی چیز چکھیں اور کھائیں اور اگرچہ وہ چیز

میٹھی ہو اور دوسری قسموں کو بھی اسی پر قیاس کر لیں اور جس قسم کا مزہ منہ کا ہوا کرتا ہے تو اس سے سبب کی نوع کو پہچان سکتے ہیں چنانچہ تلخی صفرا پر دلالت کرتی ہے اور میٹھا پن خون پر یا بلغم پر اور ترشی کھٹے بلغم پر یا سودا پر اور نمکین ہونا کھاری بلغم پر دلالت کرتا ہے **علاج** جس مادے کا غلبہ ہو اسکے موافق بدن کا تنقیہ کریں اس کے بعد دماغ اور منہ اور زبان کو غرغروں کے استعمال سے پاک کریں جن چیزوں سے مناسب ہو **تیسری**

فصل ثقل اللسان کے بیان میں یعنی زبان کا بھاری ہو جانا اور وہ اس طرح ہوا کرتا ہے کہ کلام میں تغیر آجائے اور اچھی طرح سے بول نہ سکیں اور نہ بول سکیں اور اس مرض کی سبب کے موافق آٹھ قسمیں ہیں **پہلی قسم** وہ ہے کہ زبان کے عضلات میں سوء مزاج بہت گرم واقع ہو اور زبان کے طول یا کو خشک کر دے پھر **استفراغی تشنج** عارض ہو اور یہ تو ظاہر ہے کہ کلام کی قدرت رکھنا اور بولنا کہ ہو یا فصاحت سے اور اگر تا اس وقت میں ہو سکتا ہے کہ زبان کے طول اور عرض میں اعتدال پر ہو اور اس قسم کی **علامت** یہ ہے کہ زبان دبلی ہو جائے اور کھینچ جائے اور پہلے بیماریاں تپیں گذر چکی ہوں **علاج** ہرچند کہ اس مرض کا زائل ہونا ممکن نہیں جیسا کہ تشنج استفراغی عام میں بیان کر چکے ہیں لیکن اس لئے کہ مریض کو کسی بڑی آفت میں نہ ڈالے واجب ہے کہ مرطب چیزیں جیسے روغن بنفشہ روغن کدو روغن تخم بادام شیریں اور تخم کنوچہ بیدانہ تخم خطمی کا لعاب وغیرہ کی اور بط کی چربی استعمال کریں اور مرطبات مذکورہ کے استعمال کا یہ طریقہ ہے کہ منہ میں لیکر غرغرہ کریں اور زبان پر ملیں اور سر پر ٹپکاویں اور گردن اور فقروں پر اور کانوں کی جڑ پر ملیں **دوسری قسم** وہ ہے کہ فالج یعنی استرخا خاص کر زبان ہی میں عارض ہو اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ جن اعضا میں حس اور حرکت دماغ سے آتی ہے اُن کے حواس و حرکات درست اور سالم رہا کیونکہ علت فقط زبان میں ہے **علاج** پہلے دماغ کا تنقیہ کریں اور اس کے بعد فلفل نوشادر خردل پیپلا مرائی عاقرقرحا صعتر پودینہ اور سنی نمک زبان پر اچھی طرح سے ملیں اور انہیں دواؤں کے جوشاندے سے غرغرہ بھی کریں اور دونوں جبڑوں پر کان کی جڑ کے پاس ملیں **تیسری قسم** یہ کہ زبان میں دماغ کی شرکت سے استرخا پیدا ہو اور اسکی علامت یہ ہے کہ کدورت اور حرکات میں سستی اور زبان میں ڈھیلا پن اور لعاب کا بہنا ہے پھر اگر استرخا قوی ہوگا تو بیمار کلام نہ کر سکیگا اور اگر استرخا ہوگا تو کلام میں تغیر اور لکنت پیدا ہوگی **علاج** جو دوائیں کہ فالج عام میں بیان کی ہیں یہاں بھی کام میں لائیں اور موافق دوائیں زبان پر ملیں اور غرغرہ کریں **چوتھی قسم** یہ کہ غلیظ رطوبت زبان میں جمع ہوکر امتلائی تشنج یعنی تمدد پیدا کرے اس قسم کی علامت یہ ہے کہ زبان بھاری ہو جائے اور ارادہ کے موافق دشواری سے حرکت کرے مگر بے ارادہ اس کی حرکت پیچھے کی طرف ضروری ہوگی اس سبب سے کہ اس کا میل طبعی ہو جانا کے بوجھ سے بڑھ گیا ہے تحریک ارادی سے روکتا ہے اور اس کو مانع ہوتا ہے پھر اگر تمدد بدن کی طرف ہوگا تو اس کا نشان یہ ہے کہ زبان چھوٹی اور موٹی ہو جائیگی اور اگر بدن کے الٹی طرف ہو تو اُس کی یہ علامت ہے کہ زبان بڑھ کر دراز ہو جائیگی **علاج** پہلے دماغ کا تنقیہ جو دوا اور ایارج جات اور تنقیہ کرنے والے غرغروں سے کریں اُسکے بعد روغن شبت روغن بابونہ سے غرغرہ کریں تاکہ مادہ تحلیل ہو اور بعد میں سردی آجائے اور اسطرح سے کھینچ کہ گدی پٹھیں جگہ سے کہ زبان کا حرکت دینے والا پٹھا نکلا ہے گرم پانی کا ترشح ڈالیں تاکہ پٹھے کو نرم کر دے اور جالینوس کو رطوبت پہنچا کر نکلنے کے لئے آمادہ کر دے اور روغن خستہ نیم گرم کر کے زبان پر ملیں اور منہ میں رکھیں تاکہ مادہ فاسد اسی عضو سے تحلیل ہو جائے **پانچویں قسم** وہ ہے کہ ثقل لسان اور تغیر کلام سرسام کے بعد یا اس برسام کے بعد جس سے سرسام کی نوبت پہنچے پیدا ہو اور دماغ کے ورم کے بعد اس کے پیدا ہونے کا یہ سبب ہے کہ دماغ میں سے فضلہ بحران کے طریقے پر پٹھوں کی طرف مندفع ہوں **علاج** جب اس مرض کو مدت گذر جاتی ہے تو علاج اثر نہیں کرتا وَلَذَا قَالَ الرَّازِيْ فِي الْفَاخِرِ یعنی اور رازی نے فاخر میں ایسا ہی کہا ہے مگر جو مرض کہ تھوڑی مدت کا ہو اور بہت دن نہ گذرے ہوں تو اس کی تدبیر یہ ہے کہ جو چیزیں نکالتی ہیں اور فضلہ مادہ کو دفع کرتی ہے زبان پر ملیں جیسے نمک اندرانی اور نوشادر اور ان کے مانند **چھٹی قسم** وہ ہے کہ جو باطن زبان کے پٹھے واقع ہے اس کے چھوٹے ہونے کے سبب سے زبان میں گرانی ہو اور اس رباط کی کوتاہی یا تو خلقی ہو یا پیدائشی ہوا کرتی ہے یا اس جگہ قسم ... سے اور ...

زخم ہلجائے تو اس کے سبب سے کوتاہی عارض ہوا اور کبھی یہ رباط زبان کے کنارے پر لگی ہوئی ہوا کرتی ہے اور اس کا سرا زبان کے سرے
تک ایسی طرح کہ زبان کا سرا اُس رباط سے کچھ بھی خالی نہ ہو لگا رہتا ہے اور کبھی زبان کا سرا خالی ہوا کرتا ہے مگر اچھی طرح سے پھیل نہیں
سکتا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ جب تک زبان مُنہ سے نہ نکلے اور الٹ کر تالو تک نہ پہنچ سکے تب تک مراد کے موافق کلام کرنا دشوار ہے
علاج رباط مذکور کو تھوڑا سا عرض میں زبان کے کنارے سے نشتر سے کاٹ دیں اور کاٹنے میں احتیاط کریں کہ گہری نہ کٹ جائے۔
کیونکہ اگر گہری کٹ گئی اور شریان کھُل گئی تو خون کا بند ہونا دشوار پڑے گا اور جاننا چاہئے کہ رباط کے کاٹنے میں صرف اتنا ہی مطلب
ہے کہ زبان مُنہ میں سے نکل سکے اور پھر مڑ کر تالو تک پہنچ سکے کیونکہ زبان کے روان ہونے کو اسی قدر کافی ہے اور کاٹنے کے بعد خون
بند کرنے کے لئے پھٹکری پیس کر اور ایسی ہی خشک دوائیں چھڑک دیں **ساتویں قسم** وہ ہے کہ سخت ورم کے سبب سے زبان میں
گرانی پیدا ہوا اور ورم خواہ ابتدا میں سخت ہو خواہ انتہا میں سخت ہو جائے اور شاید کہ جب زخم ہلجائے تو اس جگہ میں تعقد یعنے گرہ
پیدا ہو اور اس سبب سے زبان میں گرانی آجائے **علاج** صلابت اور تعقد کو نرم کرنے کے لئے لعاب اور روغن اور چربیاں
استعمال کریں **آٹھویں قسم** وہ ہے کہ زبان کو حرکت دینے والا پٹھا ضربہ یا سقطہ کے سبب سے جو سر کے پچھلی طرف واقع ہو ٹوٹ جائے
اور اس سبب سے زبان میں گرانی پیدا ہوا اور یہ یعنے اس لئے کہ وہ پٹھا جُڑ نہیں سکتا تو یہ قسم لا علاج ہے ✦ **چوتھی فصل**
عظم اللسان کے بیان میں یعنے زبان کا بڑھ جانا جاننا چاہئے کہ کبھی زبان اتنی بڑھ جاتی ہے کہ مُنہ میں نہیں سماتی اور مُنہ سے
باہر نکل آتی ہے اسی واسطے اس کا نام اولاع اللسان ہے یعنے زبان کا مُنہ سے باہر نکل آنا اور اس مرض کا سبب رطوبات فضلیہ
ہیں کہ سر سے زبان کی طرف گرتے ہیں اور زبان کے اجزا ان کو پی لیتے ہیں **علاج** اگر زبان میں گرمی کی علامت ظاہر ہوا اور وہ رطوبت جس کو
زبان کے اجزا نے پی لیا ہے خون کی ماہیت ہو تو پہلے فصد کھولیں اسکے بعد مقل اور ترنج کی ترشی اور ان کے مانند جو چیزیں مادے کو قطع کرتی ہیں
اور لعاب کو بہاتی ہیں جیسے گھٹا اتارا ہوا اسکے سوا زبان پر ملیں اور اگر حرارت نہ ہوا اور وہ رطوبت جسکو زبان نے پی لیا ہے رقیق بلغمی رطوبت
ہو تو ایارجات سے استفراغ کریں پھر نمک اور سرکہ اور زنجبیل یا نوشادر کہ اُس کو سرکے میں یا رجبین میں ملا لیا ہو زبان پر ملیں **ف** جاننا چاہئے
کہ جب چھاچھ کو پکا کر اسی میں تھوڑا سا نمک ملا کر دھوپ میں رکھدیں اور جب خشک اور بہت ترش ہو جائے تو اس کو مصل کہتے ہیں۔
میم اور صاد کے فتحے سے اور رجبین رے کے زیر اور جیم کے زبر سے اس ماست کو کہتے ہیں جس کو پکا کر غلیظ کر لیں اور وہ بارد یابس
ہے **پانچویں فصل استرخاء اللسان کے بیان میں** یعنی زبان کا سُست ہو جانا ہر چند کہ ثقل اللسان میں زبان کے استرخا کو مفصل بیان
کر چکے ہیں مگر بعضے زائد فوائد کی جہت سے الگ فصل میں پھر بیان کیا جاتا ہے **علاج** ٹھوڑی کے نیچے پچھنے ناری یعنے بارہ لگانے
اور خردل اور شہد اور ان کے مانند اور چیزوں سے غرغرہ کرنا مفید ہے اور شاید کہ رگ زیر زبان کی فصد کھولنے کی حاجت پڑے
چھٹی فصل ضفدع اللسان کے بیان میں وہ ایک زائد سخت چیز غدہ کے مانند ہے کہ زبان کے نیچے پیدا ہوتی ہے اور مینڈک کی رنگت
کے مشابہ ہوا کرتی ہے اسی واسطے ضفدع کہتے ہیں اور بعضے طبیبوں نے اس کی وجہ تسمیہ میں کہا ہے کہ اس مرض کی صورت مینڈکیوں کے
سر کے مشابہ ہوا کرتی ہے اس واسطے ضفدع کہتے ہیں اور جاننا چاہئے کہ جب یہ زائد چیز بڑھ جاتی ہے تو بات کرنے سے آدمی کو روکتی ہے
اور اس مرض کا سبب یا تو لزج بلغم ہے یا وہ خون کہ جس میں سے لطیف اجزا تحلیل ہو جائیں اور باقی سخت ہو کر رہ جائیں **علاج** اگر خون کا غلبہ ہو تو
قیفال کی فصد کھولیں اور مسہل دیں پھر جو دوائیں کہ مادے کو قطع اور تلطیف کیا کرتی ہیں جیسے صعتر زوفا نمک پوست انار اور اکال دوائیں جیسے
نوشادر اور سوختہ زاج پھٹکری اور زنگار اور بیخ سوسن اور مر سرکے میں ملا کر ضفدع پر ملیں اور جس بیمار کو یہ تدبیر کافی نہ ہو تو اس کے لئے دستکاری
سے علاج ہے اور چاہئے کہ جب ضفدع کو نکال چکیں تو سرکے اور پانی سے کلی کریں اور زخم بھر لانیوالے مرہموں سے زخم کا علاج کریں اور دستکاری کیوقت اُن دونوں

شریانوں کو جو زبان کے نیچے ہیں صنارہ سے پکڑ کر الگ رکھیں تاکہ وہ نہ کٹ جائیں کیونکہ ان کے کٹ جانے میں ہلاک ہونیکا خوف ہے اس سبب سے
کہ خون بند نہیں ہوا کرتا **فائدہ** اور کبھی زبان کے نیچے ایک زائد چیز ورم پیدا ہو جاتی ہے اور اس کے اندر غلیظ رطوبت بھری رہتی ہے
اور جب شگاف دیکر اس رطوبت کو نکال لیتے ہیں تو پھر تھوڑی سی مدت میں بھر جاتی ہے۔ اس کا علاج مذکورہ دواؤں سے ہوتا ہے
مگر سب سے بہتر تدبیر یہ ہے کہ پہلے اس کو نشتر سے چیر ڈالیں تاکہ اس میں سے رطوبت نکل جائے پھر اس کے پوست کو جس میں رطوبت بھری
رہتی ہے اسی احتیاط کے ساتھ جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے مقراض سے اٹھالیں اس میں فرق نہ ہونے پائے **ساتویں فصل**
تشقاق اللسان کے بیان میں یعنے زبان کا پھٹ جانا اور اس مرض کے دو سبب ہیں ایک سبب تو یہ ہے کہ بہت سی
خشکی دماغ پر غلبہ کرلے اور یبوسی مزاج پٹھوں کی راہ سے زبان کی طرف آجائے اور اجزا کے جمع ہونے سے تشقق پیدا ہو یعنی زبان پھٹ
جائے اور اس وجہ سے کہ زبان ایک عضو نرم اور مسامات دار متخلخل ہے تو اس میں عمیق اور گہرا اشتقاق ہوا کرتا ہے یہاں تک کہ کھانے سے عاجز کر دیتا
ہے خصوصاً جس وقت کوئی ترش یا نمکین چیز زبان کو لگتی ہے تو شدت سے درد اور جلن پیدا ہوتی ہے اور اس کی **علامت** پہلے سے نیند کا نہ
آنا اور دماغ کی خشکی کے آثار جن کا بارہا ذکر ہو چکا ہے ظاہر ہوں **علاج** اسپغول تھوڑی سی شکر کے ساتھ منہ میں رکھیں اور آش جو بنائیں اور یہ
پانچہ یعنی پائے کھایا کریں اور زبد الخیار یعنی خیار کے جھاگ اور موم روغن جس کو بنفشہ کے روغن سے بنا لیا ہو زبان پر ملیں اور جو چیزیں نمکین اور ترش اور تیز
ہیں اُن سے پرہیز کریں اور دماغ کے مزاج کی اصلاح میں کوشش کریں **فائدہ** زبد الخیار اُسے کہتے ہیں کہ کھیرے کو تراش کر دونوں ٹکڑوں کو ایک
دوسرے پر ملیں یہاں تک کہ جھاگ پیدا ہو اور یہ کف رطوبت اور چپچپاہٹ کے سبب سے خشکی اور شقاق کو سب چیزوں سے زیادہ مفید ہے **دوسرا**
سبب یہ کہ جلے ہوئے اخلاط معدے میں جمع ہو جائیں اور ان میں سے بخار اُٹھیں ان کے سبب سے زبان پھٹ جائے اس کی **علامت** یہ ہے
کہ ڈکاریں دھواں سا معلوم ہو اور جیسا خلط کا مزہ ہوگا منہ کے مزے کی بھی وہی کیفیت ہوگی اور کبھی کبھی وہ خلط قے میں بھی نکلتا ہے۔
علاج جو چیزیں کہ اس مادے کے مناسب ہوں اُن سے معدہ کا تنقیہ کریں اور سپستان منہ میں رکھیں اور باقی تدبیر پہلی قسم میں سے اخذ کرلیں۔
آٹھویں فصل جفاف اللسان کے بیان میں یعنے زبان کا خشک ہو جانا اس کی دو قسمیں ہیں **ایک قسم** تو وہ ہے کہ گرمی
اور خشکی اس کے سبب ہوں اور اس کی **علامت** یہ ہے کہ زبان زرد اور کھُرکھُری ہو اور صفرا کی سب علامتیں ظاہر ہوں اور حقیقی یبوست کی
یہی قسم ہے اور حمیات محرقہ کے بعد عارض ہوا کرتی ہے **علاج** بہیدانہ کا لعاب نیلوفر کے پانی میں اور شکر میں ملا کر ملیں اور منہ میں رکھیں۔
اور اگر شیرہ مغز تخم کدو یا شیرہ خرفہ بڑھا لیں تو بہتر ہوگا اور تخم خرفہ کے نچوڑے ہوئے پانی اور تربوز کے پانی اور کھیرے اور ککڑی کے
پانی سے کلی کرنا مفید ہے **دوسری قسم** وہ ہے کہ لزج خلط زبان کی سطح پر آجائے اور حرارت کے سبب سے خشک ہو جائے اور یہ
حقیقت میں خشکی نہیں ہے لیکن اس سبب سے کہ رطوبت اکثر زبان کی سطح پر غلیظ ہو گئی ہے اسکے سبب سے خشکی کو زبان کے ساتھ
منسوب کیا اور اس کی **علامت** منہ کا لعاب چپچپا دار ہونا **علاج**۔ سپید کی لکڑی سکنجبین میں یا خربزہ کے پانی میں اور شکر میں بھگو کر اس کو
مسواک کے طریقے سے زبان پر ملیں **نویں فصل حرقة اللسان کے بیان میں** یعنے زبان میں سوزش اور جلن معلوم ہونا اس کے چار
سبب ہیں پہلا سبب تو فم معدہ کی حرارت دوسرا سبب دماغ کی گرمی تیسرا سبب تیز یا کڑوی یا نمکین چیزوں کا کھانا چوتھا سبب گرم
خلط کا زبان پر گرنا **علاج** ان سب انواع میں بہتر یہ ہے کہ ٹھنڈی چیزیں جیسے شیرہ خرفہ اور سبز دھنیا اور اسپغول کا لعاب اور بہیدانہ
کا لعاب منہ میں رکھیں اور لحظہ لحظہ بدلتے رہیں اور مغز تخم خیارین مغز بادام تخم خربزہ مغز تخم کدو زبان پر ملیں اور اگر گرم خلط اس
مرض کا سبب ہو تو اس کو غرغروں کے استعمال اور ملین نقوع پینے سے نکال دیں اور جاننا چاہیئے کہ زبان کی جلن اکثر فم معدہ کی
حرارت سے واقع ہوا کرتی ہے اور جب ایسا ہو تو اُس کی تسکین کے لئے سرد چیزوں کا پینا ضروری ہے اور ایسا ہی ان چیزوں کا جو دماغ کی

حرارت سے عارض ہو **دسویں فصل حکۃ اللسان کے بیان میں** یعنی زبان میں خارش پیدا ہونا اور اس کا سبب یہ ہے کہ دماغ میں گرم سوختہ خلط جس کے سبب سے سوزش پیدا ہوتی ہے آ جائے خواہ یہ خلط دماغ سے گرے خواہ معدے سے یا بدن سے زبان کی طرف چڑھ آئے اور اس کی علامت یہ ہے کہ زبان سرخ ہو اور آدمی زبان کو دانتوں سے کھجلائے اور جب گرم پانی سے کلی کرے تو تخفیف اور آرام حاصل ہو علاج پہلے خلط کا تنقیہ کریں اور تنقیہ کے بعد گرم پانی سے کلیاں کریں تاکہ سوزش رک جائے اور زبان کی جلد نرم ہو جائے اور مادے میں رطوبت پہنچے اور تحلیل ہونے پر آمادہ ہو جائے اور اس کے بعد دودھ میں کچھ شکر ملا کر کلیاں کریں اور پھر سرکہ اور روغن گل سے مضمضہ یعنی کلی کریں تاکہ سوزش کو تسکین ہو اور سردی پہنچے اور مادہ نرم اور قطع ہو کر تحلیل ہو جائے اور جاننا چاہیئے کہ ہلیلہ زرد کا چبانا اور زبان پر ملنا گرم مواد جو زبان میں ہو اس کے نکالنے میں کامل اثر رکھتا ہے **گیارھویں فصل تقشر اللسان یعنی زبان سے پوست اترنے کے بیان میں** جو پوست زبان پر اور تالو پر یعنی جو مقام کہ حلق کے اوپر چھت کی طرح اور شدقین پر یعنی منہ کے گوشے جو باچھوں کی اندر کی طرف ہیں اور عمور پر یعنی مسوڑھوں پر واقع ہو اور عمور عین مہملہ کے ضمہ سے عمر کی جمع ہے اور عمر فتحہ کے ساتھ دانتوں کے بیچ کے گوشت کو کہتے ہیں اور تقشر یعنی پوست اترنے کا سبب گرم اور تیز اور چرچرے والے بخارات ہوا کرتے ہیں کہ بدن میں سے اٹھیں اور اس غشاء یعنی جھلی کو جو ان اعضاء پر لگی ہوئی ہے جلا کر خشک کر دیں اور اس کی رطوبت کو جس سے عضو کے اجزاء ملے ہوئے ہیں فنا کر دیں پھر اس وجہ سے پوست باریک جدا ہوا کرتا ہے۔ اور اس کی علامت یہ ہے کہ جب آدمی اپنے منہ کو یا تالو کو کپڑے سے ملے تو باریک سفید پوست جیسے پیاز کے چھلکے جدا ہوں اور درد معلوم ہو علاج فصد کھولیں۔ اور مطبوخ ہلیلہ پلائیں اور آس اور گلنار اور گل سرخ سرکے میں جوش کر کے اس پانی سے کلیاں کریں اور بہتر تو یہ ہے کہ اس مرض کے علاج میں ایسی چیزیں استعمال کریں جو نرم کرنے کے ساتھ قابض بھی ہوں **بارھویں فصل بثور الفم کے بیان میں** یعنی منہ کی پھنسیاں اور پھنسیوں کے نکل آنے کا سبب تیز خون ہوا کرتا ہے جس میں تھوڑا سا صفرا مل گیا ہو اور اس مرض میں شدت سے درد ہوا کرتا ہے یہاں تک کہ چیزوں کا چبانا دشوار ہو جاتا ہے علاج فصد کھولیں اور استفراغ کے لئے مطبوخ ہلیلہ دیں اور ابتدا میں گل سرخ عنب الثعلب برگ مکو اور کاسنی کی جڑ اور پتی اور کشنیز اور سماق سرکہ میں جوش کر کے کلیاں کریں **تیرھویں فصل قلاع کے بیان میں** وہ ایک قرحہ ہے کہ منہ اور زبان کے پوست میں پیدا ہوتا ہے اور اس قدر پھیل جاتا ہے کہ سارے منہ کو گھیر لیا کرتا ہے اور شاید کہ اندر کے طبقے میں جا پہنچے اور مری اور معدے میں اتر جائے اور جاننا چاہیئے کہ جو زخم عمق میں گہرے ہوا کرتے ہیں اور ان میں بو بھی ہو تو ان کو جالینوس نے قلاع کہا ہے اور جمہور ایسے قلاع کو آکلہ کہتے ہیں ہم اس کو علیحدہ فصل میں بیان کریں گے اور جاننا چاہیئے کہ قلاع کی تین قسمیں ہیں۔ پہلی قسم تو وہ ہے کہ جس کا مادہ خون ہو اس کی علامت یہ ہے کہ اس میں یعنی اس زخم میں گرمی اور سرخی ہو اور منہ کے اندر کا پوست ابھرا ہوا نظر آئے علاج فصد سرو یا ٹھوڑی کے نیچے کی رگیں یا جہار رگ کھولیں اور ہلیلہ اور شاہترہ کے جوشاندے سے طبیعت کو ملائم کریں اور سماق کے پانی سے یا سرکے سے کلیاں کریں جس میں گل سرخ کشنیز سبز عنب الثعلب کو جوش دیا ہو اور گل سرخ سماق طباشیر کشنیز گلنار عدس کافور کو باریک پیس کر زخموں پر چھڑک دیں اور اگر زخم بدبودار ہو تو کاویہ دواؤں سے یعنی جو دوائیں جلانے والی ہیں۔ ان کو باریک پیس کر سرکے یا پانی میں ملا کر کلیاں کریں جیسے سرکہ نوشادر نمک یا پھٹکری اور ان کے مانند سے تاکہ جو فاسد اور متعفن اجسام ہیں ان کو دور کر دیں اور رطوبت اور پیپ کو خشک کریں اور جس بیمار کے زخم میں سرکے کی تیزی سے خوف ہو تو سرکے کی جگہ زعفران ملائیں۔ دوسری قسم وہ ہے کہ اس کا مادہ نمکین بلغمی رطوبت ہو کر نمکینی کے سبب سے قرحے کی نوبت پہنچا دے اس کی علامت یہ ہے کہ قرحہ سفید ہو اور درد بہت کم ہو اور رشتا کے پھولنے سے نرم نرم کے مشابہ ہو علاج اسہال کے لئے حب صبر یا ایارج فیقرا

ترپھلا اور مویزج سے غرغرہ کریں اور مامیران ہلیلہ عاقرقرحا سرکے میں جوش کرکے کلیان کریں فَاِنَّہٗ یَجْمَعُ بَیْنَ التَّقْطِیْعِ وَتَذْوِیْبِ الْبَلْغَمِ الْقَبْضِ وَالتَّجْفِیْفِ یعنے اس کے کہ ان میں یعنے ان دواؤں میں بے شک یہ خواص جمع ہیں کہ مادے کو قطع کرتی ہیں اور بلغم کو بہاتی ہیں اور بھی گلاتی ہیں اور عضو میں قبض اور خشکی پیدا کرتی ہیں **تیسری قسم** یہ کہ اس کا مادہ تیز اور جلا ہوا سودا ہو اور یہ قسم سب قسموں سے بہت بُری ہے اور اس کی **علامت** یہ ہے کہ زبان سیاہ ہو جائے اور درد اور خشکی اور تیزی اور سوزش یعنے جلن ظاہر ہو **علاج** اسہال کے لئے مطبوخ افتیمون پلائیں اور شروع میں مادے کو پکانے اور نرم کرنے کے لئے گائے کی نلی کا گودہ طلا کریں اور اس کے بعد مرض سے مہندی کی پتی چبوائیں تاکہ زخم خشک ہو کر بھر آئیں پھر مازو پوست انار گلنار سماق کشنیز سرکے میں جوش کرکے کلیان کریں ٭٭

چودھویں فصل آکلۃ الفم کے بیان میں یعنے منہ میں آکلہ ہو جاتا اور وہ ایک گہرا قرحہ خبیثہ اور بدبودار ہوا کرتا ہے جو تھوڑے سے عرصہ میں بہت سی جگہوں میں پھیل جاتا ہے اور اس کا مادہ خباثت اور گہرائی میں جتنا زیادہ ہوا کرتا ہے اتنا ہی جلد یہ قرحہ بھی پیدا کرتا ہے اور اس کا سبب بدبودار تیز فضلے ہیں پیدا کرنے والا اور غذا کو کھانے والا ہے کہ سر میں سے اُتر آئے یا بدن میں سے اور منہ کی طرف چڑھ جائے اور یہ جگہ ضعف کے سبب سے اس کو قبول کرے **علاج** فصد کھولیں اور اسہال کے لئے مطبوخ افتیمون پلائیں اور مادے کی تیزی کو توڑنے کے لئے سرکہ اور سماق کے پانی اور اگر ترنج کے پانی سے کلیان کریں اور ایسا ہی جو دوائیں کاوی ہوں - یعنے داغ دینے والی اور بدن میں قبض اور خشک کرنے کی تاثیر ہو ان سے مضمضہ کریں تاکہ اُن سے آکلہ پھیلنے سے رک جائے اس کے بعد فلافیون اور سونہچان استعمال کریں تاکہ فاسد بدبودار گوشت فنا ہو جائے اور قرحہ میل اور پیپ سے پاک ہو جائے پھر اچھا گوشت جم آئے **فلافیون کی ترکیب** بن بجھا چونا جو بہت اچھا ہو ایک جز سرخ اور زرد ہڑتال بھی اقاقیا آدھا جز ان پانچوں دواؤں کو بیکسہ سرکہ انگوری میں ملا کر قرص بنائیں اور سکھا کر اُٹھا رکھیں احتیاج کے وقت کام میں لائیں **سونہچان کی ترکیب** پوست انار ترش پوست انار شیریں ہر ایک تین درم مازو گلنار پھٹکری کاغذ مصری سوختہ عاقرقرحا ہر ایک درم سماق بسباسہ درم نمک ہندی نوشادر ہر ایک پانچ درم یہ سب ذیل دوائیں ہیں ان کو کوٹ اور چھان کر حب الآس کے سرکے میں گوندھ کر قرص بنالیں اور سکھا کر اُٹھا رکھیں ضرورت کے وقت کام میں لائیں

پندرھویں فصل کثرۃ اللعاب وسیلانہ من الفم کے بیان میں یعنے لعاب بہت ہو جاتا اور منہ سے بہتا خواہ سونے میں خواہ جاگنے میں اس مرض کے دو سبب ہیں **پہلا سبب** تو حرارت اور رطوبت ہے خصوصاً جبکہ معدہ میں ہو اور اس کی علامت یہ ہے کہ پیٹ کے خالی ہونے میں اور غذا کم کرنے میں حرارت کی شدت بڑھتی ہے اور رطوبات کے پگھلنے سے لعاب بڑھ جائے پھر سونے میں بہت سا لعاب پیدا کرے اور جاگنے میں بہت سا تھوک آیا کرے اور پیٹ کے بھرے ہونے پر یا جاگنے میں یا سونے میں منہ کا پانی بہت کم ہو جایا کرے **علاج** باسلیق کی فصد کھولیں اور شربت انار اور ریباس اور غورہ پئیں اور غورہ کچے انگور کو کہتے ہیں اور قابض میوے جیسے سیب اور بہی اور غورہ کھائیں اور سماق سورنگ سرخ اور اس کی شاخیں اور زیتون کی باریک شاخیں اور گلنار پانی میں جوش کرکے مضمضہ یعنے غرغرہ کریں اور تازی ہری کاسنی کے تھوڑے سے شہد کو قند کے ساتھ کھلائیں اور یہ سب تدبیریں اس لئے ہیں کہ گرمی کو دبائیں اور رطوبت کو قطع کرکے چوس لیں **دوسرا سبب** سردی اور بلغمی رطوبت جو معدہ میں بہت سی جمع ہو جائے اس کی **علامت** یہ ہے کہ ہضم ضعیف ہو اور لعاب میں گاڑھا پن اور چپکاہٹ اور منہ میں ترشی ہو **علاج** سویا اور مولی کے بیج پانی میں جوش کرکے اس پانی سے قے کرڈالیں اور اطریفلات اور گرم جوارشات جیسے کمونی فودنجی کھائیں - اطریفل کے ستو تھوڑی سی رائی ملا کر کھائیں اور نہار منہ آبکامہ گھونٹ گھونٹ کرکے پئیں اور کندر اور مصطگی چبائیں ٭٭

سولھویں فصل بخر الفم کے بیان میں یعنے منہ سے بدبو کا آنا بخر بائے موحدہ کے فتحے سے اور خائے معجمہ کے سکون سے بدبو کو کہتے ہیں جو ناک یا منہ سے آتی ہے اور منہ کی بدبو کے سبب کے موافق چھ قسمیں ہیں **پہلی قسم** وہ ہے کہ ادنیٰ حرارت معدے میں آ جائے اور اُن رطوبات پر غلبہ کرے جو کہ معدے میں تالو کے گرد اور دانتوں کی جڑوں میں موجود ہیں اور ادنیٰ حرارت اپنے تصرف سے رطوبات مذکورہ کو بگاڑ کر بدبودار بنا دے اور اس قسم کی **علامت** یہ ہے کہ بدبو کھانا کھانے پر بہت کم ہو جائے اور اس قسم میں اس سبب سے کہ جڑوں میں سے عفونت دانتوں میں پہنچ جاتی ہے تو اکثر دانت سیاہ ہو جاتے ہیں **علاج** نقوع زرد آلو یعنے زرد آلو کا خیسانده ہر روز صبح کے وقت پئیں کیونکہ وہ معدے میں بہت سردی پیدا کرتا ہے اور بدبودار رطوبتوں کو بہا دیتا ہے اور جو کا ستو برف کے پانی میں ملا کر اور کچھ شکر ڈال کر کھانا اور کھیرا اور آلو اور شفتالو اور تربوز کھانا اس مرض میں بہت مفید ہے اور چاہیئے کہ صبح کے وقت کوئی چیز کھا لیا کریں تاکہ معدے کی گرمی بھوک کی وجہ سے شدت نہ پکڑے **دوسری قسم** یہ کہ بدبودار بلغم معدے میں جمع ہو جائے اور اس میں سے بدبودار بخارات اٹھیں اور اس کی **علامت** یہ ہے کہ کھانے سے اور منہ دھونے سے ٹھیر جاتے یعنے کم ہو کیونکہ اس بیماری کا سبب کھانے سے اور منہ کے دھونے سے زائل نہیں ہوا کرتا مگر کچھ دب جاتا ہے **علاج** نمکین مچھلی کھا کر اور مولی اور لوبیا اور سوئے کا جوشانده پیکر قے کریں اور ایارج فیقرا اور حب صبر سے طبیعت کو نرم کریں اور نقوع صبر شراب افسنتین کے ساتھ مفید ہے اور تنقیے کے بعد سونٹھ کا مربہ کھانا چاہیئے اور اطریفل صغیر اور گلقند عسلی اور سکنجبین عسلی ہمیشہ استعمال کرنا چاہیئے اور اس مرض میں ایسی غذائیں کھایا کریں جو رطوبت کے چھانٹنے والی ہوں جیسے کباب اور قلیہ جس میں خوب مصالحے پڑیں اور اُن کے مانند **تیسری قسم** وہ ہے کہ فاسد بدبودار رطوبت جس کی کیفیت میں تیزی ہو سر میں سے دانتوں کی جڑوں پر گرے اور ان کو کھا کر اور سڑا کر بگاڑ دے اور اس قسم کی **علامت** یہ ہے کہ جب اس قسم کا مریض کسی کھٹی یا کھاری چیز سے کلی کرے تو پیپ دار رطوبتیں اور بدبودار دانتوں کی جڑوں میں سے کھینچکر کلوں میں اور باچھوں میں آ جائیں تب بھی منہ کی بدبو نہ جائے اگرچہ کچھ تھوڑی دیر تک دب جائے اور یہ بات کہ بالکل منقطع نہ ہو تو اس کے دو سبب ہیں پہلا سبب تو یہ ہے کہ فاسد رطوبات جو کلی کرنے کے سبب سے دانتوں کی جڑوں سے دور ہو جاتے ہیں اس کے بدلے میں اور رطوبتیں سر میں سے کھنچ آتی ہیں دوسرا سبب یہ کہ فاسد رطوبتیں ان بیٹھوں کے حوالی میں جو دانتوں پر محیط ہیں ٹھیری ہوئی ہیں اور مضمضہ کی دوا کا اثر وہاں تک نہ پہنچے **علاج** دماغ اور سر کے تنقیے کے لئے ایارجات کھائیں اور مسوڑھوں کی تقویت کے لئے آس اور گلنار سرکے میں جوش کر کے اُس سرکے سے کلیاں کریں تاکہ اس مادے کو جو سر سے اس کی طرف گرتا ہے قبول نہ کرے اور اگر انگور کا شیرہ اس سرکے میں ملا لیں تو بہتر ہے اور منہ کی خوشبو اور مسوڑھوں کی تقویت کے لئے حب المسک منہ میں رکھیں **حب المسک کی ترکیب** چھالیا قرنفل خولنجان عاقرقرحا ہر ایک ایک درم گلسرخ صندل بلیلہ ہر ایک دو درم طباشیر آدھا درم مشک کافور ہر ایک ایک دانگ کوٹ اور چھانکر بہی کے پانی میں اور گلاب میں گولیاں بنا لیں **چوتھی قسم** یہ کہ گرم سوء مزاج بدبو پیدا کرنے والا دانتوں کی جڑوں میں آ پڑے اور ان کے رطوبات کو فاسد کر دے اور اس قسم میں ہمیشہ مسوڑھوں سے خون نکلا کرتا ہے **علاج** سر کی فصد کھولیں اور بلیلہ کا جوشانده پلائیں اور اُس بنے ہوئے سرکے سے کلیاں کریں جس کا تیسری قسم میں ذکر ہو چکا ہے اور اگر مسوڑھوں میں بدبو قرحے کے سبب سے ہو جو اس جگہ پڑ گیا ہے یا خبیث رطوبات کے سبب سے جو اُس پر گرتے ہوں خوب جم جائے اور مستحکم ہو گئی ہو تو آکلہ کے علاج میں رجوع کریں اور جیسا جیسا سبب قوی اور ضعیف ہو ویسی ہی دوائیں قوی اور غیر قوی استعمال کرنی چاہئیں مثلاً جس مرض کا سبب قوی اور رطوبت اور یبوست ہو تو قلافونیا استعمال کریں اور جب اعتدال کے درجہ میں ہو تو مازو و طباشیر گل سرخ اقاقیا کام میں لائیں **پانچویں قسم** یہ کہ ردی رطوبت دانتوں کے جرم میں گھس کر ان کو کھا کر متعفن کر دے **علاج** اگر دانتوں میں فساد سرایت کر گیا ہو یعنی ان دانتوں کے بہت سے اجزا اس کے سبب فاسد ہو گئے ہوں تو ان دانتوں کا اکھاڑ ڈالنا چاہیئے اور اگر بعض اجزا میں فساد آیا ہو تو ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اجزا کو لوہے کے آلہ سے جو اس کام میں مخصوص ہے تراش دیں اور صفائی اور جلا پانی کے لئے کف دریا نمک

دانتوں پر ملیں اور جبتک مرض زائل نہ ہو بدبو کے ڈھانکنے کے لئے آس اور مازو اور موتھ مصطگی گل سُرخ رال سے سنون یعنی منجن بنا کر استعمال کرتے رہیں اور ایک اور مرکب دوا ہے کہ مازو پوست انار سیاہ پھٹکری صمغ عربی دو شاب بنتی ہے چھٹی قسم یہ ہے کہ پھیپھڑے کی بدبو منہ کی بدبو کا سبب ہوجائے اور یہ عارضہ سل کے آخر میں ہوجاتا ہے **سترھویں فصل ورم الحنک کے بیان میں** یعنے تالو کا ورم اسکے دو سبب ہیں پہلا سبب تو گرم خون ہے جس کی کیفیت میں تیزی ہو دوسرا سبب وہ رطوبت ہے جس میں گرمی کم ہو سو خونی ورم کی علامت تو یہ ہے کہ تالو میں سرخی اور درد ہو علاج فصد کھولیں اور ہلیلہ شاہترہ کے جوشاندے سے طبیعت کو نرم کریں اور مادے کو ہٹانے کے لئے ابتدا میں آس گل سُرخ گلنار عنب الثعلب کی جڑ سرکے میں جوش کرکے کلیاں کریں اور ذرور قابض کہ طباشیر گل سُرخ تخم خرفہ نشاستہ کتیرا صمغ عربی جو کے آٹے سے بنا کر تھوڑا سا کافور اس میں ملا کر تالو پر چھڑک دیں اور انتہا میں بابونہ بنفشہ تخم کتوچ کے جوشاندے میں املتاس فلوس حل کریں اور کلیاں کریں تاکہ جو مادہ باقی ہے اس کو بھی تحلیل کردے اور رطوبی ورم کی علامت یہ ہے کہ ورم کا رنگ سفید ہو اور درد نہ ہو علاج تنقیہ کے لئے ایارج جات کھائیں اور مائیں عاقرقرحا آب کاسنی میں ملا کر غرغرہ کریں قبض اور تقویت بھی حاصل ہو اور مادہ بھی قطع اور تحلیل ہو جائے ؎

چھٹا باب امراض لب کے بیان میں

یعنی ہونٹھوں کی بیماریاں اور ہونٹھ پٹھے اور گوشت اور عضلہ اور شریان اور ورید سے مرکب ہیں اور اس کا فائدہ یہ ہے کہ منہ کو ڈھانکے رکھے اور چبانے کی چیزوں کو اور لعاب کو روکے رہے اور بولنے پر مدد کرے اور منہ کی زیبائش ہے اور جو مرض مقعد میں پیدا ہوا کرتا ہے ہونٹھوں میں بھی واقع ہوا کرتا ہے کیونکہ ہونٹھ اور مقعد کی ترکیب اور مزاج ایک ہی طرح پر واقع ہے اور وہ دونوں یعنے ہونٹھ مری اور معدہ کی اور مقعد آنتوں کے دو کنارے ہیں اس طرح پر کہ ہونٹھ شروع اور مقعد انتہا میں ہے اسی واسطے جس طرح سے مقعد میں شقاق واقع ہوتا ہے اور بواسیر پیدا ہوتی ہے اسی طرح ہونٹھ میں بھی شقاق اور بواسیر کا مرض عارض ہوا کرتا ہے اسی طرح سے اور سب بیماریاں ہیں اور اس باب میں دس فصلیں ہیں **پہلی فصل بیاض الشفہ کے بیان میں** یعنی ہونٹھ میں سفیدی کا ہو جانا اور اس مرض کا سبب یہ ہے کہ خون میں بلغمی خام رطوبت کے سبب سے اور ہوا اور منہ کے اعضا کی حرارت میں نقصان آنے سے فساد آجاتا ہے کیونکہ اس صورت میں قوت مغیرہ ضعیف ہو جاتی ہے اور غذا کو مشابہ یعنی غذا پانے والے عضو کے مشابہ نہیں کرسکتی اور اس وجہ سے کہ ہونٹھ کا رنگ سرخ ہے اور اپنے قوت سے جو مغیرہ میں پڑجاتا ہے تو ہونٹھ میں سفیدی محسوس ہو جاتی ہے بخلاف دوسرے اعضا کے کہ جن کا سبب قوی نہ ہو پیدا ہی محسوس نہیں ہوتی اور تمیز بھی نہیں ہوتی علاج بلغم کی نکالنے والی چیزیں استعمال کریں اور بہری ترکاریوں سے اور ہریسہ سے اور اس چیز سے پرہیز کریں کہ جس میں نہ چپکاہٹ نہ چکنائی ہو خصوصاً جبکہ بیاض کے ساتھ تقشر بھی عارض ہوا ہو اور ابتدا میں غریبی کو اٹھانے کے لئے اور بلغمی خلط کو قطع کرنے کے واسطے روغن ناردین روغن خیری روغن چنبیلی روغن زعفران ناک میں ٹپکائیں فائدہ شاید کہ بیاض کے ساتھ تقشر بھی عارض ہوا اور یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یبوست سابق اور حرارت غریبی غالب ہو گئی ہیں جو رطوبات کو خشک کرتی ہیں باوجودیکہ بیاض کے اسباب موجود ہیں اور تقشر کا علاج علیحدہ فصل میں بیان کیا جائیگا **دوسری فصل تشقق اور تقشر اور جفاف لب کے بیان میں** یعنے ہونٹھوں کا پھٹ جانا اور ان کے اوپر سے پوست اترنا اور خشک ہو جانا اور ہونٹھوں کے پھٹ جانے اور پوست اترنے اور خشک ہونے کا وہی سبب ہے جو زبان کے شقاق اور جفاف اور تقشر میں بیان ہو چکا اور وہی علاج ان ہونٹھوں کے مرض کا ہے اور جب تقشر پیدا ہو تو سب تدبیروں سے بہتر یہ ہے کہ بیدانہ اور خطمی اور السی کا لعاب ہونٹھ پر ملیں اور بط یا مرغی کی چربی سے قیروطی بنا کر استعمال کریں اور اوپر سے نیچے کی طرف جذب کرنے کے لئے ناف پر

اور منقع پیا روغن بنفشہ ملنا سب چیزوں سے زیادہ مفید ہے اور سب دواؤں سے بہتر بیچ اس مرض میں یہ ہے کہ مازو اور سفیدہ اور نشاستہ تھوڑا
باریک پیس کر مرغی کی چربی میں ملا کر ہونٹھ پر لگائیں اور شقاق اور تقشر کی جگہ کو ہوا سے محفوظ رکھیں اور جو طلا کہ ہونٹھ پر لگائیں تو انڈے کے اندر
کا چھلکا پھر چکنائی اور لہسن اور پیاز نمک اور ہرن اور بکری اور گھوڑے کے گوشت سے اور جو چیزیں صفرا پیدا کرتی ہیں اُن سے پرہیز کریں

تیسری فصل اختلاج الشفتہ کے بیان میں یعنے ہونٹھ پھڑکنا اور اس کی چار قسمیں ہیں **پہلی قسم** تو وہ ہے کہ فم معدے کی
شرکت سے پیدا ہو اور یہ قسم اس طرح سے پیدا ہوتی ہے کہ موذی مادہ معدے کی طرف گرے اور اس سبب سے معدہ کبھی اس
کے دفع کرنے کے لئے سکڑ جائے اور کبھی آرام کے لئے پھیل جائے اور اس وجہ سے کہ منہ کا سطح معدے کے سطح سے ملا ہوا ہے اور وہ غشا کہ
دونوں کے بیچ میں ملی ہوئی ہے فی نفسہ سخت ہے اس وجہ سے معدے کی حرکت سے ہونٹھ کے پھڑکنے کی نوبت پہنچے کیونکہ سخت جسم
کی جب ایک طرف حرکت کرتی ہے تو دوسری طرف بھی ضرور حرکت کریگی اور اس قسم کی **علامت** یہ ہے کہ متلی اور ہچکی اس
کے ساتھ ہو اور یہ قسم قے کا مقدمہ ہے **دوسری قسم** یہ کہ اس پٹھے کی شرکت سے عارض ہو جو دماغ سے ہونٹھ پر پہنچا ہے
اور یہ اس وقت ہوا کرتا ہے کہ موذی مادہ دماغ میں آجائے اور دماغ حرکت انقباضی اور انبساطی کے ساتھ اسکے دفع کرنے کے لئے حرکت
کرے اور پٹھے کے وسیلے سے ہونٹھ میں اختلاج پیدا ہو اور اس قسم کا اختلاج صرع اور لقوے کی ابتدا میں واقع ہوا کرتا ہے
تیسری قسم یہ کہ اسی جگہ میں غلیظ مادہ پیدا ہو اور اختلاج پیدا کرے اور ان تینوں قسموں کا بیان اختلاج مطلق کی فصل میں گذر چکا کہ جو
سر کے امراض میں لکھی ہے **چوتھی قسم** وہ ہے کہ باریک رگیں جو ہونٹھ میں واقع ہیں خون سے بھر جائیں پھر ایک قسم کی
سردی کرنے والی قوت ان میں عارض ہو اور اُن ابخروں کو ریاح بنائے جو خون سے نکلتے ہیں اور مسامات کو بھی کثیف کرے اس وجہ
سے ریاح تحلیل ہونے سے رہ جائیں اور اختلاج پیدا کریں اور خون کی علامتیں ظاہر ہیں **علاج** سرو کی فصد کھولیں اور غذا کم
کریں اور عضو کے مسامات کے کھولنے میں کوشش کریں

چوتھی فصل القلص شفتین کے بیان میں یعنے دونوں ہونٹھوں کا
کھنچنا اور سکڑنا اور اس مرض کی تین قسمیں ہیں **پہلی قسم** تو وہ ہے کہ مادے کی کمی سے اصل پیدائش میں
بچے کا ہونٹھ کھنچا اور سکڑا ہوا پیدا ہو اور یہ قسم لڑکپن کے ایام میں جب تک کہ بچہ بڑھا کرتا ہے اصلاح پذیر ہوا
کرتی ہے کیونکہ اعضا نرم ہوتے ہیں اور ہر شکل کو قبول کرتے ہیں اور اصلاح کا یہ طریقہ ہے کہ کھنچے ہوئے اور سمٹے ہوئے ہونٹھ کو
سیدھا کریں اور اچھی شکل پیدا کریں پھر اسی شکل پر باندھ دیں تاکہ درست رہے **دوسری قسم** یہ کہ تشنج استفراغی
سے تقلص پیدا ہو اور وہ لا علاج ہے **تیسری قسم** یہ کہ تشنج امتلائی اس مرض کا سبب ہو اور اس کا علاج استفراغ
ہے اور گرم روغنوں کا ملنا جیسا تشنج امتلائی میں بیان ہو چکا ہے

پانچویں فصل بواسیر لب کے بیان میں
اور اس کی دو قسمیں ہیں **پہلی قسم** تو وہ ہے کہ ایک قسم کی غلظت سیاہی مائل جیسے انگور کے دانے کے برابر نیچے کے
ہونٹھ میں پیدا ہو اور وہ غلظت بیچ میں سے کٹی ہوئی ہو اور اس قسم میں آفت یہ ہے کہ ہونٹھ باہر کی طرف اُلٹا ہوا ہوتا ہے
دوسری قسم یہ کہ ایک چیز شاہتوت کی صورت سے ہونٹھ میں نکل آئے اور اس قسم میں درد نہیں ہوا کرتا ہے
کیونکہ یہ قسم سرطان کی طرح سے عضو کو مردہ کر دیتی ہے اور حس کو باطل کرتی ہے اور کبھی مادے کی کثرت اور فساد کے
مستحکم ہونے سے اوپر کے ہونٹھ میں جا پہنچتی ہے بلکہ منہ کے بعضے حصہ کو دبا لیتی ہے اور بواسیر لب کا سبب غلیظ
خون ہے جو رگوں کی شاخوں میں سے نکلکر ہونٹھ میں اکٹھا ہو جاتا ہے **علاج** قیفال کی فصد کھولیں اور چہار رگ
یعنے چار بند کی فصد کھولیں اور مطبوخ افتیمون سے تنقیہ کریں اور تنقیہ کے بعد دیکھیں کہ بواسیر کا رنگ سیاہ

ہے۔ یا سُرخ اگر سیاہ ہو تو ہونٹھ پر نشتر سے پچھنے لگائیں تاکہ اُسی عضو میں سے مادہ نکل جائے اور پچھنوں کے بعد سرکہ ملیں تاکہ
تاکہ خون منقطع ہو جائے اور یہ داغ کے قائم مقام ہے اور اگر بواسیر کا رنگ سُرخ ہو تو پچھنے لگانے سے ہاتھ کو روکیں اور ہرگز
لوہا کام میں نہ لائیں کیونکہ اس کا مادہ خون ہے جو شرائین کے کناروں میں سے بکھر گیا ہے اور اس وجہ سے کہ ایسے وقت میں
شرائین خون سے بھری اور پھولی ہوا کرتی ہیں لوہے کے استعمال میں خوف ہے کہ شریان کٹ جائے اور خون کا بند ہونا
دشوار ہو بلکہ واجب ہے کہ اس قسم میں بدن کے تنقیے کے بعد مسور کے ضماد اور مردار سنگ کے مرہم پر اکتفا کریں۔
ضماد کی ترکیب مسور یا پونہ اکلیل الملک خطمی کو لیکر پانی میں جوش کریں پھر ان دواؤں کا جوش کیا ہوا پانی انڈے کی زردی
اور مرغیوں کی چربی میں ملاکر استعمال کریں **مرہم کی ترکیب** مردار سنگ سفیدہ زعفران پھٹکری۔ خبث الحدید
باریک پیسکر موم اور روغن بادام میں ملائیں **فائدہ** جب بواسیر پُرانی ہو جائے۔ اور مریض کو ان علاجوں سے صحت نہ ہو
تو پھر یہ تدبیر ہے کہ ہونٹھ کے طول میں شگاف کریں۔ اور زخم کے کنارے کو کہ سینے کے بعد اصلی
صورت آسکے تراش دیں پھر ایسی طرح پر سیئیں کہ اصلی حالت پیدا آ جائے اور خون کو بند کرنے والی دوائیں جیسے گل سُرخ زعفران
دم الاخوین باریک پیسکر زخم پر چھڑک دیں اور اس کے بعد زخم بھر لانے والے مرہموں سے معالجہ کریں **چھٹی فصل ہونٹھ کے
ورم کے بیان میں**۔ اور اس ورم کا سبب اخلاط کی زیادتی ہوا کرتا ہے اور اخلاط کے غلبہ کی علامتیں بارہا مذکور
ہو چکیں **علاج** جس قسم کا خلط ہو اُسی کے موافق فصد اور اسہال سے بدن کا تنقیہ کریں اور استفراغ کے بعد ایسی
چیزوں سے ضماد کریں جن میں تحلیل کے ساتھ قبض بھی ہو جیسے مسور یا پونہ جو کا آٹا گلاب عصارہ عنب الثعلب اور انہیں
میں روغن بادام اور موم سے مرہم بناکر استعمال کریں اور گرم پانی سے بہت سا دھویا کریں اور ورم بلغمی میں محلل چیزیں جیسے سویا یا پونہ
اکلیل الملک طلا کرنا چاہیئے اور ورم سوداوی میں جو کچھ کہ سرطان کے باب میں مذکور ہے یہاں بھی کام میں لانا چاہیئے اور کوئی گرم ضماد
استعمال نہ کرنا چاہیئے کیونکہ یہ ورم تحلیل نہ ہوگا لیکن سرد چیزوں کا استعمال ضروری ہے تاکہ زیادہ نہ ہو جائے اور اس مرض میں غذا کو کم کرنا اور رات کا کھانا ترک
کرنا ضروری سمجھیں **ساتویں فصل بثور لب کے بیان میں** ہونٹھ کی پھنسیاں اور بثور کا سبب یا تو خون ہوا کرتا ہے یا صفرا
علاج قیفال کی فصد کھولیں اور ہلیلہ کے جوشاندے سے یا افتیمون کے جوشاندہ سے طبیعت کو نرم کریں **آٹھویں فصل
قروح لب کے بیان میں** ہونٹھ کے زخم اس کا سبب اکثر یہ ہوا کرتا ہے کہ پھنسیوں کے پھٹنے کے بعد قروح
ہو جاتی ہیں **علاج** سفیدہ کا مرہم لگائیں اور ایسا مادہ مردار سنگ باریک پیس کر موم اور روغن زرد آلو کی گردی میں استعمال کریں ۰
نویں فصل سوء مزاجوں کے بیان میں جو ہونٹھوں میں عارض ہوں اگر گرم سوء مزاج ہو تو ہونٹھوں میں جلن ہوا کرتی ہے اور
ٹھنڈے پانی سے آرام معلوم ہو اور اگر سرد سوء مزاج ہو تو ٹھنڈی ہوا میں اور جاڑے کی سردی میں ہونٹھ نیلے ہو جائیں۔ اور
ان کی حس باطل ہو جائے۔ اور اگر یابس سوء مزاج ہو تو ہمیشہ ہونٹھ پھٹا کریں اور ایک پوست چھلکے کی طرح اُن پر اُٹھ آیا
کرے اور اگر تر سوء مزاج ہو تو ہونٹھ لٹکے ہوئے اور ڈھیلے اور نرم ہوں اور تر سوء مزاج ہونٹھ کو جلد ضعیف کر دیتا ہے۔ اس
سبب کلام کرنے میں سُستی لاتا ہے **علاج** گرم سوء مزاج میں کاہو کا نچوڑا ہوا یا خرفہ یا سبز دھنیا یا بارتنگ یا کاسنی کے عصی الراعی
کے پانی میں یا گلاب میں بھگو کر اور برف میں ٹھنڈا کر کے ہونٹھ پر رکھ دیں اور اسپغول کو گلاب میں بھگو کر اور برف میں ٹھنڈا
کر کے ہونٹھ پر طلا کریں۔ اور صندل گلاب کافورے سے ہونٹھ کو بھگائے رکھیں اور سرد سوء مزاج میں مشک کو گھس کر روغن بان
کے ساتھ اور عاقرقرحا پیس کر روغن چنبیلی میں اور بعضے تر روغن سوسن اور روغن نرگس میں ملاکر ہونٹھ پر لگائیں

اور خشک سوء مزاج میں کشکاب میں روغن بادام کو ڈال کھائیں اور اسپغول کے لعاب میں شکر کو ملا کر پیئیں اور لب کو روغن بنفشہ اور روغن نیلوفر اور روغن مغز تخم کدو سے ہمیشہ چکنا رکھیں اور انہیں روغنوں سے موم روغن بنا کر ہونٹھ پر ملیں اور دوسری تدبیر لب کا شقاق میں بیان ہو چکا اور تر سوء مزاج میں تقویت کے علاج میں رجوع کریں اور ہر چند کہ سادہ ہے مگر تنقیے سے ہاتھ نہ کھینچیں +

دسویں فصل اکلہ کے بیان میں جو لب پر واقع ہو۔ اور اس کے علاج کو آکلۃ الفم میں تلاش کریں + + +

ساتواں باب امراض اسنان و لثہ کے بیان میں

یعنے دانتوں اور مسوڑھوں کی بیماریاں جاننا چاہیئے کہ اس باب میں طبیبوں نے اختلاف کیا ہے کہ دانتوں کی ذات ہڈی ہے یا پٹھا تو ہر ایک طبیب اپنے مطلب کے ثابت کرنے کے لئے ایک دلیل لایا ہے جو طبیب کہ دانتوں کو سختی کی وجہ سے ان کو ہڈیوں میں شمار کرتے ہیں اور ان کو بےحس ٹھیراتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر ان میں حس ہوا کرتی تو جب ان کو رگڑتے اور گھستے ہیں۔ یعنے ریتتے ہیں۔ تو الم پیدا ہوا کرتا مگر تھوڑا سا درد جو اکھیڑنے کے بعد محسوس ہوا کرتا ہے۔ تو اس کا سبب یا تو عصب کا سوء مزاج ہے جو دانتوں کی جڑوں میں ملا ہوا ہے یا دانتوں کی جڑ کا ورم اور اس وجہ سے کہ یہ اعضا دانتوں سے بہت ملے ہوئے ہیں خیال میں ایسا آیا کرتا ہے کہ خود دانتوں میں ہی درد ہے اور جو طبیب دانتوں کو پٹھوں میں شمار کرتے ہیں اسلئے کہ وہ سردی اور گرمی کا اثر قبول کرتے ہیں اور ترشی سے بےحس ہو جاتے ہیں۔ تو وہ کہتے ہیں کہ بجز پٹھے کے سوا نہیں ہوا کرتی اور دانتوں کے بےحس ہونے کو ضرس کہتے ہیں۔ لیکن ٹھیک بات یہ ہے کہ دانتوں کی ذات ہڈی ہے اور دماغ کے پٹھے اس کے جوہر سے ملے ہوتے ہیں۔ بلکہ اس میں مل گئے ہیں۔ اور یہ پٹھے اس کی جڑوں میں زیادہ ہیں سو اس کا درد اور ضربان یعنی لپک ان پٹھوں کے سبب سے ہے اور ٹوٹ جانا۔ اور پلنا اور ترشی کے اثر سے الم نہ پایا اس کی اصل ذات کے اعتبار سے ہے کہ ہڈی ہے وَقَالَ جَالِينُوسُ بَلْ لَهَا حِسٌّ وَهِيَ تَحْتَمِلُ كَمَا يَحْتَمِلُ الشَّفَةُ وَتَحِسُّهُ یعنے اور جالینوس نے کہا البتہ انہیں حس ہے اور وہ پھڑکتے ہیں۔ جیسے ہونٹھ پھڑکتا ہے اور بےحس ہو جاتے ہیں۔ اور ثابت بن قرہ نے یہی قول اختیار کیا ہے اور شیخ اور اسکے تابعین بھی اسی طرف ہیں اور ایسا ہی اسباب میں بھی اختلاف ہے کہ دانتوں کا جوہر ہڈی اور پٹھے وغیرہ کی طرح نطفہ سے پیدا ہوتا ہے یا غذا سے یعنی خون سے گوشت اور چربی کیطرح جم آتا ہے اور اختلاف کا یہ فائدہ ہے جو نسا عضو ماں باپ کے نطفہ سے بنا ہے اگر اس میں کا ایک ٹکڑا جاتا رہے تو اس کا بدل پھر نہیں آتا اور کسی علاج سے اس کی اصلاح نہیں ہو سکتی بخلاف اس عضو کے جو غذا سے پیدا ہو کہ اگر اس میں کا ٹکڑا جاتا رہتا ہے تو اس کا عوض پھر آ جاتا ہے

پہلی فصل وجع الاسنان کے بیان میں یعنی دانتوں کا درد اور اس کی نو قسمیں ہیں **پہلی قسم** تو یہ ہے کہ جو گرم سوء مزاج سادہ سے عارض ہو اس کی علامت یہ ہے کہ دانتوں کی جڑوں میں گرمی معلوم ہو اور مریض منہ میں سرد پانی لینے سے آرام پائے اور مسوڑھوں میں بے ورم سرخی ظاہر ہو علاج سرکہ اور گلاب منہ میں رکھیں اور جب درد کی شدت ہو تو تھوڑا سا افیون بھی اس میں بڑھا لیں اور منہ میں روغن گل لیکر ٹھیرانا مفید ہے اور جس بیمار کے دانتوں میں درد شدت سے ہو تو تھوڑی سی افیون اسی روغن گل میں ملا لینی مفید ہے اور اسی طرح سرکہ اور نمک دونوں کو ملا کر منہ میں رکھنا اور اسپغول کو سرکے میں ملا کر دانتوں پر رکھنا درد کو ساکن کر دیتا ہے **دوسری قسم** یہ کہ خون کے غلبہ سے درد پیدا ہو اس کی علامت سرخی اور مسوڑھوں میں ورم ہوتا اور درد کے ساتھ گرانی پھر اگر خاص دانتوں میں یہی سبب ہو تو دانتوں کے طول میں درد محسوس ہو اور اگر سبب پٹھے میں ہے تو الم گہرا میں محسوس ہوگا علاج سر کی فصد کھولیں اور ٹھوڑی کے اور بیچ میں یا جونکیں لگائیں یا پنڈلی کی فصد کھولیں جیسی حاجت ہو اور مناسب چیزوں سے طبیعت کو نرم کریں اور درد کو روکنے کے لئے جو کچھ درد سادہ میں کہہ چکے ہیں یہاں بھی استعمال کریں۔ اور ابتدا میں ہری بارتنگ کا پانی منہ میں رکھنا

سب چیزوں سے بہتر ہے رفتہ رفتہ محلل دواؤں کی طرف متوجہ ہوں **تیسری قسم** یہ کہ صفراوی مادہ درد کا باعث ہو اُس کی **علامت** یہ ہے کہ درد کے ساتھ ہلکا پن ظاہر ہو اور ضربان یعنے لپک ہو اور مسوڑھوں میں زردی اور صفرا کی سب علامتیں ظاہر ہوں **علاج** صفرا کے تنقیے کے لئے ہلیلہ اور تمر ہندی کا جوشاندہ پلائیں اور تسکین یعنے درد کے روکنے کے لئے اور تعدیل یعنی خلط کو اصلی حالت پر لانے کے لئے جو کچھ ورم حار سا ذج میں بیان کیا ہے اور خونی ورم میں بھی ذکر ہو چکا ہے اس قسم میں استعمال کریں اور بہتر یہ ہے کہ کلیوں کی دواؤں کو نیم گرم کر لیں تاکہ فعلی حرارت کے سبب ان کا اثر زیادہ نفوذ کرے اور نفوذ کے بعد جب وہ گرمی نکل جائے تو انکا اصلی اثر کہ سردی اور قبض ہے جلدی ظاہر ہو **چوتھی قسم** یہ کہ سوء مزاج بارد سادہ درد کا سبب ہو اس کی **علامت** یہ ہے کہ سرد پانی پینے اور ٹھنڈی ہوا لگنے کے بعد پیدا ہوا ور منہ میں گرم پانی لینے سے رُک جائے۔ **علاج** جو کچھ کہ بلغمی ورم میں تنقیے کے سوا تکمید اور مضمضہ اور داغ کا بیان آئیگا یہاں بھی کام میں لائیں اور چاہیئے کہ سیاہ مرچ کو باریک پیسکر شہد میں ملا کر دانتوں کی جڑوں میں ملیں اور اس قسم کے مریض کی غذاؤں میں لہسن اور گرم دوائیں اور زعفران ڈالیں **فائدہ** سوء مزاج رطب سادہ درد نہیں پیدا کرتا مگر سوء مزاج یابس سا ذج کبھی عضو کے آخر کو اکٹھا کرنے سے درد کی نوبت پہنچا دیتا ہے تو اس کا علاج رطوبت پہنچانے والی چیزوں سے کر سکتے ہیں **پانچویں قسم** وہ ہے کہ بلغم کے سبب سے درد پیدا ہو اُس کی **علامت** یہ ہے کہ سردی کے پہنچنے سے بڑھ جائے اور گرمی سے فائدہ معلوم ہو خواہ گرمی اور سردی بالقوہ ہو یا بالفعل اور اس درد میں ضربان یعنی لپک نہیں ہوا کرتی اور حرارت کے آثار سے خالی ہوا کرتا ہے **علاج** ایارج اور حب صبر اور ان کے مانند کھائیں تاکہ بلغم نکل جائے اور پودینہ صعتر عاقرقرحا سرکے میں جوش کر کے کلیاں کریں تاکہ بلغم کو قطع کرے اور دوا کی قوت کو عضو کے گہراؤ میں پہنچا دے اور عاقرقرحا پودینہ دارچینی زنجبیل چینیا پیپل باریک پیسکر ورم پر ملیں اور تریاق اربعہ اور تریاق الاسنان یا فلونیا دانتوں کی جڑ پر رکھیں اور نمک اور باجرا گرم کر کے جبڑوں یعنے گلے کی ہڈیوں کو تکمید کے طور پر سینکیں یا صرف کپڑا ہی بہت گرم کر کے تکمید کریں تاکہ دانتوں میں سے مادہ باہر کی طرف کھنچ آئے اور اس وجہ سے کہ باہر کی طرف مادے کے کھنچ آنے سے درد ساکن ہو جاتا ہے یعنے جس وقت جبڑوں میں ورم ہو جائے تو درد موقوف ہو جائے اور چاہیئے کہ تکمید ایسی طرح پر کریں کہ فائدے کے سوا ضرر نہ پہنچائے اور اسکا یہ طریقہ ہے کہ کھانا کھانیکے بعد جب تک چار ساعتیں نہ گذریں تب تک تکمید نہ کریں اور تکمید کے بعد جبتک دو ساعتیں نہ گذریں تب تک کھانا نہ کھائیں کیونکہ اگر ایسا نکریں تو اس بات کا خوف ہے کہ کچا مادہ بے ہضم ہوئے اُس جگہ کھنچ آئے اور درد کو بڑھائے **تریاق الاسنان کی ترکیب** جند بیدستر ہینگ سیاہ مرچ زنجبیل عاقرقرحا افیون ان چھ دواؤں کو برابر لیکر کوٹ اور چھانکر شہد ملائیں پھر اگر ان تدبیروں سے درد رُک جائے تو فہو المراد اور نہیں تو ان دانتوں پر داغ دیں یا مفتتات یعنے جو چیزیں کہ دانتوں کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے یعنے بھُر بھُرے کرتی ہیں استعمال کریں اور داغ کی یہ منفعت ہے کہ مزاج کی سردی کو زائل کرے اور اسی عضو کو قوت دے اور بگڑے ہوئے مواد کو تحلیل کردے اور دانتوں کے توڑنے والی دواؤں کا یہ فائدہ ہے کہ دانتوں کو پولا کردیں اور اس سبب سے دواؤں کی قوت بہت اچھی طرح پر نفوذ کرے اور جو مادہ کہ اندر ٹھیرا ہوا ہے اُس کو تحلیل کر دے اور داغ کے دو طریقے ہیں ایک تو یہ کہ سونے یا لوہے کی سلائی بنالیں اور آفت رسیدہ دانتوں پر ایک نلکی رکھیں پھر اس سلائی کو آگ میں سرخ کر کے اس نلکی میں لائیں یہانتک کہ دانتوں پر پہنچے اور بہت دیر تک رکھی رہنے دیں اور پھر دوسری مرتبہ اسیطرح پر کریں جب تک کہ خوب داغ آجائے دوسرے یہ کہ دانتوں کے گرد آگرد خمیر ایسی طرح پر لگائیں کہ جب ان دانتوں پر روغن ڈالیں تو گھیرے سے باہر نہ نکلجائے پھر روغن زیتون اتنا گرم کریں کہ جوش دکھائے پھر چھوٹے چمچے سے لیکر ان دانتوں پر اسقدر ڈالیں کہ خمیر کا گھیرا بھر جائے اس عمل سے فوراً درد رُک جاتا ہے اور مفتتات میں بھی اور تفتیت یعنی بھُر بھُرے کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ توبال میں کو باریک کریں اور انجیر کے درخت کے دودھ میں ملائیں اور تھوڑا سا روئی کا ٹکڑا اسمیں تر کرلیں اور درد والے دانتوں پر رکھیں یا زنجبیل کو سرکے میں چالیس دن تک بھگو کر اور کوٹ کر اس پر رکھدیں اور چاہیئے کہ مفتتات کے استعمال سے

پہلے دوسرے دانتوں کو روغن سے چکنا کردیں تاکہ مفسدت دوا کی قوت ان میں اثر نہ کرسکے اور توبال نحاس تانبے کے چھوٹے چھوٹے اجزا کو
کہتے ہیں جو برتنوں کے بنانے کے وقت اور تانبے کے ترشنے کے وقت جھڑا کرتے ہیں **چھٹی قسم** یہ کہ درد معدے کی شرکت سے واقع ہو۔
اسکی یہ صورت ہے کہ معدے میں غلیظ باردی یا تیز مادہ بھر جائے اور اُس کی ایذا دانتوں میں پہنچے اور اس کی **علامت** یہ ہے کہ پیٹ بھرنے اور بدہضمی
اور ترشی کے کھانے کی حالت میں درد غلبہ کرے **علاج** تنقیے کے لئے حبوب اور ایارجات کھائیں اور غذا میں کمی کریں اور اس قسم میں
قے سے پرہیز کرنا لازم سمجھیں اور اس قسم کے مریض کے کھانے میں دھنیا ڈالیں اور دودھ اور میووں کو ترک کریں اور اگر احیاناً قے کا اتفاق
پڑے تو تھوڑی سی افیون دانتوں پر لگائیں تاکہ بےحس ہو جائیں اور قے کے بعد جو بخارات اُٹھیں تو انہیں یعنی دانتوں میں گندہ پائیں **ساتویں قسم**
یہ کہ ردی مادہ دانتوں کی جڑوں میں متعفن ہو جائے اور فاسد کردے اور دانتوں کے فاسد ہو کر ٹوٹنے اور پھٹنے سے درد عارض ہو بدون اسباب
کے کہ ہلنے لگیں یا باہر سے کوئی چیز دانتوں کی جڑ میں آجائے **علاج** عاقرقرحا افیون فنتار کندر باریک پیسکر عورتوں کے دودھ میں یا گائے کے
دودھ میں ملا کر دانتوں پر رکھیں تاکہ درد رک جائے اور دانت زیادہ نہ پھٹنے پائے اور اگر یہ تدبیر مفید نہ ہو تو داغ دیں جس طرح پر کہ آگے بھی درد
میں اس کا بیان ہو چکا اور فنتار کندر سے کندر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے مراد ہیں **آٹھویں قسم** یہ کہ غلیظ باد سر میں سے تحلیل ہو کر دانتوں کی
جڑ اور اُس پٹھے کی طرف جو دانتوں پر محیط ہے مندفع ہو اس کی **علامت** یہ ہے کہ درد کھچاوٹ کے ساتھ ہو اور درد جگہ بدلتا رہے **علاج**
جس مادے سے کہ ریح پیدا ہوتی ہے تو اُس کے تنقیے کے لئے حب منتن اور حب ایارج اور ان کے مانند مریض کو کھلائیں ریح کی تحلیل کے
لئے بادیان انیسون زیرہ ہر ایک ایک درم پانی میں جوش کرکے اس کا پانی گرما گرم منہ میں اور دانتوں کی تقویت کے لئے صمغ البطم قاقلہ پوست
بیخ کبر شبت باریک پیسکر شہد میں ملا کر دانتوں پر ملیں اور ٹھنڈے پانی سے اور جو چیزیں بلغم کو بڑھاتی ہیں ان سب سے پرہیز کریں اور بادی چکنی
چیزیں نہ کھائیں **نویں قسم** وہ ہے کہ دانتوں میں کیڑا پیدا ہو جائے اور درد پیدا کرے اور دانتوں میں کیڑا اس طرح پیدا ہوا کرتا ہے کہ کسی کھانے کی
چیز کے دانتوں میں رطوبت آجائے اور متعفن ہو کر اس کے کیڑے بن جائیں **علاج** تخم گندنا اجوائن خراسانی تخم پیاز کو باریک پیسکر موم
میں یا چربی کی [illegible] میں ملائیں اور اسکو آگ پر ڈالیں اور اس کے دھوئیں کو نلکی کے وسیلے سے اس طرح پر کہ اس نلکی کی ایک طرف اس دوا پر رکھی
رہے اور دوسری طرف کو دانتوں پر پہنچائیں تاکہ اس دوا کے دھوئیں سے کیڑے مر کر گر پڑیں **فائدہ** دانتوں کی حفظ صحت کے لئے آدمی
کو چاہیے کہ دس چیزوں کی [illegible] رکھے تاکہ اس کے دانت [illegible] آفتوں سے بچے رہیں ایک تو تخمہ یعنی بدہضمی سے کہ غذا فاسد ہو جاتا
اور بہت کھانے سے [illegible] سے پرہیز کریں اور ان غذاؤں سے کہ جلد فاسد ہو جاتی ہیں جیسے دودھ اور مچھلی [illegible]
[illegible] دودھ اور مچھلی کو ایک وقت میں برابر [illegible] کھانے کی ممانعت ہے [illegible] ان دونوں چیزوں کے
ایک [illegible] سے جذام پیدا ہو جاتا ہے اور [illegible] اس مریض کا اچھا ہونا دشوار ہے اور کھانے میں [illegible]
[illegible] اور غلیظ غذا کو [illegible] دوسرے [illegible] کی عادت [illegible] ہے [illegible]
[illegible] چیزیں جیسے [illegible] بادام [illegible] دانتوں سے توڑیں [illegible] جیسے [illegible]
[illegible] پرہیز کریں پانچویں جو چیزیں دانتوں کو کند کرتی ہیں جیسے کھٹا انگور اور ترنج کی ترشی ان سے احتیاط رکھیں
چھٹی بہت ٹھنڈی اور بہت گرم چیزوں کو فاصلہ ایک کو دوسری کے بعد نہ کھائیں ساتویں جو چیز دانتوں کو بالخاصیت ضرر پہنچائے
جیسے گندنا [illegible] اس کی طرف رغبت نہ کریں آٹھویں یہ کہ جب کھانا کھاچکیں تو خلال کریں اور دانتوں کے بیچ کو پاک کریں۔
لیکن خلال کرنے میں اس قدر مبالغہ نہ کریں کہ مسوڑھوں کو تکلیف پہنچے نویں ہر صبح کو مسواک کریں اور مسواک کرنے میں بھی اتنی زیادتی نہ کریں
کہ دانتوں میں سے آب اور جلاء طبعی جاتی رہے اور مسواک نرم اور تلخ لکڑی کی بنانا چاہیے جیسے پیلو اور زیتون کی لکڑی دسویں

بلکہ سوتے وقت اور قے کرنے کے پہلے دانتوں کو روغن سے چکنا کریں پھر اگر دانتوں کا مزاج گرم ہو تو روغن گل ملیں اور اگر سرد ہو تو روغن
بان یا روغن مصطگی اور بہتر تو یہ ہے کہ پہلے دانتوں پر شہد ملیں پھر روغن سے چکنا کریں اور جاننا چاہیئے کہ خرگوش کا سر جلا کر اور باریک پیس کر
دانتوں پر ملنا اور نمک کو شہد میں ملا کر خواہ نمک کو جلائیں یا نہ جلائیں ہر مہینے دو دو دفعہ ملنا مسوڑھوں کے گوشت کو سخت کر دیتا ہے اور
دانتوں کی جڑوں میں سے مادے کو پاک کرتا ہے اور ان کی صحت کو نگاہ رکھتا ہے اور پھٹکری کو آگ پر بھونکر اور سرکے میں ملا کر اور
تھوڑا سا مرصافی بڑھا کر دانتوں پر ملنا ایسا ہی عمل کرتا ہے اور جان لینا چاہیئے اس سبب سے کہ دانتوں کا مزاج خشک ہے تو جو دوائیں کہ اسکی صحت کی
حفاظت کے لئے استعمال کریں خشک ہونی چاہئیں اور سردی اور گرمی میں معتدل ہوں ہاں اگر کسی مریض کا مزاج سرد یا گرم ہو گیا ہو تو اسوقت جیسی
ضرورت ہو ویسی ہی خشک دوائیں مزاج کی اصلاح کے لئے احتیاط کرنی چاہئیں ان دواؤں کا بیان جو باوجود خشکی کے سرد ہیں صندل گل سرخ
مشک کافور کرنا نوح گلنار رومی الاخوین مازو مروارید چھالیا جو کا آٹا برگ جھاؤ شہتوت کے درخت کی چھال ان دواؤں کا ذکر جو باوجود خشکی
کے گرم ہیں نمک سوختہ شیح سوختہ سونٹھ دار چینی زوفا سے خشک گل اذخر شاخ گاؤ کوہی سوختہ پودینہ سوختہ ہوبیر زراوند گرد
تخم حنظل عاقرقرحا بہنرج پوست بیخ کبر اور کبر عود سوختہ خرما سے سوختہ سر خرگوش سوختہ دندانہ سوختہ خاکستر چوب انگور خاکستر برادہ ارمنی
سنبلک آبگینہ سوختہ اور جب معتدل بنانا چاہیں تو سرد دواؤں کو گرم دواؤں کے ساتھ ضرورت کے موافق ترکیب دے لیں ٭

دوسری فصل ضرس کے بیان میں جاننا چاہیئے کہ ضرس ضاد اور سین کے فتحہ کے ساتھ دانتوں کے کند ہونے کو کہتے ہیں اور
اس کے دو سبب ہیں پہلا سبب تو خارجی ہے جیسے کسی قابض یا عفص یعنے کسیلی اور نہایت ترش چیز کا کھانا اور چبانا تاکہ دانتوں پر بہت
دیر تک ٹھیرے پھر اس چیز میں سے تھوڑی سی رقیق اور لطیف دانتوں کے جرم میں گھس جائے اور سردی اور خشونت یعنی کھرکھرا پن پیدا
کرے اور بہت دیر تک ٹھیرنے کی قید اس لئے لگائی کہ اگرچہ وہ چیز نہایت ترش ہو مگر لطافت اور رقت کے سبب سے دانتوں میں نہ ٹھیرے
تو ضرس نہیں پیدا کرتی جیسے سرکہ **علاج** اگر مزاج گرم ہو تو خرفہ کی پتی اور ٹہنیاں اور بادروج یعنے تلسی چبائیں اور جس شہر میں خرفہ نہ ملتا ہو
یا اس کی فصل نہ ہو اور اسوجہ سے خرفہ کی پتی اور ٹہنی نہ ملے تو اس کے بیج کٹے ہوئے اور پانی میں بھیگے ہوئے اسکی جگہ کام آتے ہیں اور شیرخرما
اور کچھ زیتون کے روغن سے کلی کرنا اور گرم کیا ہوا موم دانتوں میں دبانا مفید ہے اور اگر مزاج میں گرمی نہ ہو تو مغز جوز مغز فندق جوز ہندی مغز بادام
تلخ گرم کر کے دانتوں پر ملیں اور موم زرد اور علک الانباط چبائیں اور صعتر تلسی شہد نمک دانتوں پر ملیں اور روغن زیت کی تلچھٹ جسکو تانبے کے برتن
میں آگ پر یا دھوپ میں رکھکر گاڑھا کر لیا ہو دانتوں پر لگانا مفید ہے **دوسرا سبب** داخلی جیسے ترش خلط فم معدہ میں جمع ہو اور قے میں نکل
آئے اور دانتوں کو کند کر دے یا اگر قے میں نہ نکلے لیکن اس میں سے بخارات اٹھیں اور دانتوں کو کند کر دیں اسکی علامت کھٹی ڈکار کا آنا اور منہ کا
مزہ ترش ہونا اور ترش قے اور منہ میں پانی بھر آنا۔ **علاج** جیسا مادہ ہو سودا یا بلغم تو اسی کے موافق معدہ کا تنقیہ کریں اور اس وجہ سے
کہ مادہ فم معدہ میں ہے تو قے کے ساتھ تنقیہ کرنا بہت مفید ہے اور معدہ کے تنقیہ کے بعد چبانے اور ملنے کے لئے جو کچھ پہلی قسم میں بیان کیا
گیا ہے حاجت کے موافق کام میں لائیں اور ضرس کی ایک اور قسم ہے کہ گرم یا سرد چیزوں کے کھانے سے عارض ہو جائے اس کی علامت
یہ ہے کہ سردی یا گرمی پہنچنے سے دانتوں میں درد ہو اور مریض کوئی سخت چیز درد کے سبب سے جو چبانے کے وقت عارض ہوتا ہے
نہ چبا سکے اور اس قسم کا نام ذہاب ماء الاسنان ہے یعنی دانتوں کی آب کا جانا اور علیحدہ فصل میں اس کا بیان کیا جاتا ہے۔

تیسری فصل ذہاب ماء الاسنان کے بیان میں یعنے دانتوں کی آب کا جانا اور وہ ایسی حالت ہے کہ دانتوں میں کھانے پینے
کی گرم اور سرد چیزوں سے ایذا پہنچے اور مریض چبانے کی چیزوں سے عاجز ہو جائے اور اسکے دو سبب ہیں پہلا سبب تو سردی کیفیت
والی ہے کہ دانتوں میں عارض ہو اور یہ اکثر ہوتا ہے اور کبھی دانتوں میں درد ہونے کا مقدمہ ہوا کرتا ہے **علاج** جیسا لکھا ہے پھٹکری

زراوند طویل باریک پیسکر دانتوں کی جڑ میں ملیں اور گرم روئی اور انڈے کی زردی بھنی ہوئی گرما گرم دانتوں میں دبالیں یعنی دانتوں میں پکڑ لیں اور
جبتک اس میں گرمی باقی رہے تب تک دانتوں میں دبائے رہیں اور پھر اسیطرح سے کئی مرتبہ کریں تاکہ جمی ہوئی سردی سادہ ہو یا مادی زائل
ہو جائے اور مادی میں تنقیہ کو تکمید پر مقدم رکھیں اور چاہیئے کہ دانتوں کی تکمید کے وقت روئی اور انڈے کی زردی میں اتنی گرمی ہو کہ مریض جب ان کو
دانتوں سے پکڑے تو آنسو نکل آئیں اور اگر عنصل کو بھون لیں اور کوٹ کر اور سرکے میں ملا کر گرم کریں اور دانتوں پر رکھیں تو ایسا ہی عمل
کرتا ہے اور جاننا چاہیئے کہ بکری کی تلی میں ایسی خاصیت ہے کہ اگر اس کو بھون لیں اور کوٹ کر گرم کر کے اس سے دانتوں کو تکمید کریں تو جمی ہوئی
سردی کو اس میں سے نکال دیتی ہے اور جنگلی بکری کا خون بھونکر اور گرم کر کے اس سے تکمید کریں تو دانتوں کی سردی کو بالخاصیت زائل کرتا
ہے اور تکمید کے بعد روغن گل میں مصطگی گھسکر گرم کر کے منہ میں رکھیں تاکہ دانتوں اور مسوڑھوں کو قوت دے اور درد وجع کو ساکن کرے
اور نیز باقی بزرگ اور روغن بلسان ملنا نہایت مفید ہے اور ایسا ہی روغن خردل منہ میں رکھنا مفید ہے دوسرا سبب وہ ہے کہ
دانتوں میں شدت کی حرارت عارض ہو اور ان کے اعتدال کو فاسد کرے اور ایسی طرح خشکی پیدا کرے کہ دانتوں میں تھوڑا سا خدر آجائے
جیسے پہلی قسم میں کثیف کرنے والی سردی دانتوں کے خدر کا باعث ہوتی تھی تو اس قسم میں شدت کی حرارت خدر کا سبب ہو اس سبب سے یہ
قسم اکثر وقوع میں آیا کرتی ہے کہ خشکی کے سبب سے روح کے رستے بند ہو جائیں۔ اور دانتوں میں گرمی ہونے کی یہ علامت ہے کہ مسوڑھوں
اور دانتوں کے لمس میں گرمی محسوس ہو اور مسوڑھے سرخ ہو جائیں اور ممکن ہے کہ دانتوں کے رنگ میں بھی کچھ سرخی آجائے **علاج** روغن
گل میں کافور اور صندل ملا کر دانتوں پر ملیں اور منہ میں رکھیں اور خرفہ کی پتی اور ٹہنیاں یا اس کے بیج چبائیں **چوتھی فصل تاکل
و تفتت و تثقب اسنان کے بیان میں۔** یعنے دانت گھنے ہوئے اور بھربھرے اور سوراخدار ہو جائیں اور
اس مرض کی دو قسمیں ہیں **پہلی قسم** تو وہ ہے کہ رطوبت ردیہ دانتوں کے جرم میں گھسکر متعفن ہو جائے اور انکی روح کے مزاج کو فاسد
کرے تو اس سبب سے دانت بوسیدہ اور بھربھرے ہو جائیں اور اس کی **علامت** یہ ہے کہ دانتوں کا حجم اپنی اصلی حالت پر رہے
اور رنگ میں سبزی یا زردی یا سیاہی آجائے **علاج** ایارجات اور حبوب سے دماغ کا تنقیہ کریں اور دانتوں کی تقویت کیلئے ایسی چیز کہ ناقص
ہو اور تاکل یعنے بوسیدگی کو مانع ہو جیسے رسوت ناردین سعد مازو عاقرقرحا دانتوں پر ملیں تاکہ فاسد مواد کو قبول نہ کریں۔ اور آس گلنار پھٹکری
سرکہ میں جوش کر کے کلی کریں اور چاہیئے کہ دانتوں کی جو سنی جگہ خوردہ اور گھنی ہوئی اور سوراخدار یعنی کھوکھل ہو گئی ہو تو اس میں سہاگہ
اور مصطگی اور تھوڑا سا کافور باریک پیسکر بھر دیں فَاِنَّهٗ يَمْنَعُ زِيَادَةَ التَّاكُّلِ وَالْاَذٰى عِنْدَ الْمَضْغِ وَيُسَكِّنُ الْاَلَمَ یعنے یہ دوا اور زیادہ بوسیدہ ہونے کو
اور ایذا کو جو چیزوں کے چبانے کے وقت ہوتی ہے اس کو روکدیتی ہے اور درد کو ساکن کردیتی ہے اور چاہیئے کہ پہلے دانتوں کے فاسد اجزا کو سوہان سے رگڑ کر پاک کر
دیں تاکہ ان میں سے فساد دوسرے دانتوں میں جو ان کے نزدیک ہیں نہ پہنچے اور تاکل نہ بڑھے اور جس مریض کے دانتوں میں تاکل اور سوراخ تھوڑا سا
ہو تو سوہان سے ریت کر برابر کر دیں۔ اور جو باقی رہے تو اس کو کئی دفعہ داغ دیں پھر روغن زیت مرزنگوش کے پانی میں ملا کر دانتوں پر
ملیں تاکہ پھر بوسیدہ نہ ہوں **دوسری قسم** یہ کہ اصلی رطوبت جو دانتوں کے اجزا کی تھامنے والی اور چپکانے والی ہے فنا ہو جائے۔ اور
دانتوں میں خشکی غلبہ کرے تو اس سبب سے دانت پھٹنے لگیں۔ اور بھربھرے ہو جائیں اور اکثر یہ قسم بڈھوں اور نقاہت والوں اور
ان لوگوں کو عارض ہوا کرتی ہے جو برابر بھوکے رہیں یا کسی وجہ سے اُن کے ابدان میں قوی تحلیل واقع ہو اس کی **علامت** یہ ہے
کہ دانتوں میں خشکی اور بدن میں دبلا پن ظاہر ہو اور سبب کا موجود ہونا یا پہلے ہو چکنا اور اس قسم کا تدارک دشوار ہے **علاج** رطوبت
پہنچانے کے لئے غذائیں اور شربت رطوبت افزا کھائیں اور پئیں اور انڈے کی سفیدی اور اسپغول کا لعاب اور گدھی کا دودھ اور
روغن بنفشہ چاروں چیزیں یا جو کچھ میسر آئے سب کو ملا کر دانتوں پر رکھیں اور انہیں سے کلیاں کریں اور ہر چند علاج کا اثر

اس بیماری میں بہت کم ہوا کرتا ہے۔ لیکن غفلت نہ کرنی چاہیئے کیونکہ علاج سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ بڑھنے نہ پائے اور اچھا ہونا بھی ممکن ہے محال نہیں اور شاید کہ سردی یا گرمی شاذ و نادر اس مرض کو پیدا کرے اور ہر ایک کا انہیں سے مناسب دواؤں کے استعمال سے تدارک کر سکتے ہیں جنکا ذکر مزاج کی تبدیل کے لئے بارہا ہو چکا ہے خصوصاً وجع الاسنان کی فصل کے آخر میں گرم اور سرد دواؤں کا ذکر مفصل گذر چکا ہے ✦

پانچویں فصل حفر کے بیان میں وہ ایک چیز ہے پھٹکری کی صورت جو بھربھری ہوتی ہے یعنی جمی ہوئی ریت کے مشابہ ہو دانتوں کی جڑوں میں چمٹ کر پتھرا جائے اور ایسی سخت ہو جائے کہ اس کا اکھیڑنا مشکل ہو جائے اور جیسی قسم کا اس کا مادہ ہوا کرتا ہے تو ویسا ہی اس کا رنگ سبز یا زرد یا سیاہ ہوا کرتا ہے اور جس خلط کے بخار چڑھ کر اس جگہ جم کر سخت ہو جاتے ہیں تو اس خلط کی نوعیت کو اس سخت چیز کے رنگ سے پہچان سکتے ہیں اور اس مرض کو قلیح بھی کہتے ہیں یعنے دانت زرد ہونا اور اس کا سبب بخارات رطبہ غلیظ ہوا کرتے ہیں۔ جو چیپ دار ہوں اور ان میں کچھ حرارت بھی ہو اور معدے سے اُٹھ کر منہ کی سطح پر اکٹھے ہو کر دانتوں کی جڑوں میں چمٹ جاتے ہیں۔ پھر جو کچھ کہ منہ کی سطح پر ہیں وہ زبان کی حرکت کے سبب سے دور ہو جاتے ہیں اور جتنے دانتوں کی جڑوں پر اندر یا باہر ہیں وہ سب باقی رہجاتے ہیں۔ کیونکہ یہ جگہ زبان کی ہر وقت کی حرکت سے محفوظ ہے بلکہ اس میں بے قصد زبان کا پہنچنا دشوار ہے۔ اور یہ بیماری ان لوگوں کو عارض ہوا کرتی ہے کہ جو بہت دنوں تک مسواک نہ کریں اور نہ دانتوں کو مانجھیں **علاج** جو خلط کہ اس بیماری کا سبب ہے پہلے اس کو بدن اور معدے میں سے پاک کریں پھر اگر حفر یعنے دانتوں کا میل بہت سخت ہو تو اُس کو لوہے کے آلے سے آہستہ آہستہ چھیل ڈالیں اور اگر اتنا سخت نہو تو ایکبارگی جدا کریں اور جب اس کو اوکھیڑ کے جدا کر دیں تو پھر نمک کف دریا خاکستر صدف شیشہ مسحوق سوختہ شاخ گاؤ کوہی سوختہ سے سنون بنا کر استعمال کریں تاکہ باقی کو دور کر دے اور پھر سخت نہونے دے

چھٹی فصل دانتوں کا رنگ بدل جانیکے بیان میں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ برا مادّہ دانتوں کے جوہر میں نفوذ کر جائے۔ اور ان کو اپنے رنگ کی صورت سے رنگین کر دے اور یہ نہ ہو کہ حفر پیدا کرے پھر اگر مادّہ غلیظ ہو تو تغیر ایک مدت میں ظاہر ہوگا اور اگر خفیف اور رقیق مادّہ ہو تو تھوڑی سی مدت میں تغیر سب دانتوں میں پھیل جائے **علاج** پہلے تو حبوب اور غرغروں سے بدن اور دماغ کا تنقیہ کریں۔ اور مادّے کے استفراغ کے بعد اگر دانتوں کا رنگ زرد ہو تو ہری نمک کے پانی اور سرکے سے مضمضہ کریں پھر مسور اور جو اور خطمی کا آٹا سرکے میں ملا کر دانتوں پر رکھیں اور اگر دانتوں کا رنگ سیاہ ہو تو بیخ کبر افسنتین مصطگی اشنہ کوٹ چھانکر روغن گل میں ملا کر استعمال کریں اور اگر دانتوں کا رنگ جصّی یعنے چونہ کے رنگت ہو تو روغن مصطگی دانتوں پر ملیں اور مرغی کی چربی اور موم روغن خیری میں پگھلا کر اور تھوڑا سا زوفا اور کچھ ہینگ اس میں ملا کر دانتوں پر لگائیں اور اس قسم میں اور سوداوی میں سب دواؤں سے زیادہ نافع یہ ہے کہ اندرائن کے بیج نکال کر پھر اندرائن کو سرکے میں جوش کریں اور اس سے کلیان کریں اور جاننا چاہیئے کہ اندرائن کے بیج کو عربی میں ہبید کہتے ہیں۔ اور وہ زہر قاتل ہے اور ان میں سے ایک دانگ آدمی کو مار ڈالتا ہے اس لئے کہدیا کہ بیجوں کو اس میں سے نکال ڈالیں کیونکہ احتمال ہے کہ کلی کرتے وقت اس سرکے میں سے کچھ حلق میں اوتر جائے **فائدہ** دانتوں کا زرد رنگ صفرا سے ہوا کرتا ہے اور سیاہ اور بیگنی کی رنگت سودا سے اور جصّی غلیظ بلغم سے اور جصّی کو طلق بھی کہتے ہیں یعنی ابرک کی رنگت اور اس قسم کا علاج مادّے کے غلیظ ہونے اور چیپ دار ہونے کے سبب سے مشکل ہے اور شاید کہ دانت پھوٹ جائیں اور پتھرایا ہوا مادّہ ان میں سے نکلے اور صفراوی اور سوداوی میں ایسی آفت کی نوبت نہیں پہنچتی کیونکہ وہ دونوں لزوجیت یعنے چیپ دار ہونے سے خالی ہیں

ساتویں فصل تحرک وسقوط الاسنان کے بیان میں یعنے دانتوں کا ہلنا اور گرنا۔ اس مرض کی تین قسمیں ہیں **پہلی قسم** تو وہ ہے جو لڑکپن میں عارض ہوا کرتی ہے۔ اور اس کا سبب اواری کا فراخ ہو جانا ہے۔ اور اواری واؤ کی تشدید سے آریہ کی جمع ہے اور

اور یہ اس سوراخ کو کہتے ہیں جس میں دانت گڑے ہوئے ہیں دوسری قسم وہ ہے جو بڈھوں کو عارض ہو اور اس سبب سے مسوڑھوں اور دانتوں میں نقصان اور خشکی اور لاغری آئے اور اسوجہ سے اطبا اسکو لاعلاج کہتے ہیں کہ یہ نقصان ذبول کے قبیل سے ہے کیونکہ رطوبت غریزی کے تحلیل ہو جانے سے اس عمر میں پیدا ہوتا ہے ف ذبول نمو کی ضد ہے رطوبات اصلیہ کے تحلیل ہونے سے بدن اور قوت کے گھٹنے اور دبلے ہونے کو کہتے ہیں تیسری قسم وہ ہے کہ اس کا سبب نہ دانتوں کی جڑوں کا فراخ ہونا ہو اور نہ بڑھاپا اور نہ عمر رسیدہ ہونا بلکہ کوئی اور امر اس کا باعث ہو جیسا کہ جوانوں کو عارض ہوا کرتا ہے اور یہ مرض کئی وجہ سے پیدا ہوتا ہے پہلی وجہ تو یہ ہے کہ دانتوں میں غذا نہ پہنچے اس سبب سے دانتوں کی جڑ کا گوشت جو ان کے گرد ہے اور ان کو روکے ہوئے ہے ناقص اور ضعیف ہو جائے اور اس کی علامت یہ ہے کہ بدن کا دبلا ہونا اور آنکھوں کا حدقے میں دھنسا ہونا ظاہر ہو اور مسوڑھوں میں درد اور تاکل اور تعفن اور استرخا اور فساد کا کچھ اثر ظاہر نہ ہو اور یہ قسم نقاہت والوں کو اور ان لوگوں کو عارض ہوا کرتی ہے جو برابر بھوکے رہیں علاج خشک غذاؤں سے پرہیز کریں اور بدن اور دماغ کی ترطیب کے لئے مرطب غذائیں تناول کریں اور آرام اختیار کریں اور پیٹ بھرے ہوئے پر سوئیں اور تر اور چکنی چیزیں اور دانتوں پر ملیں اور ترطیب حاصل ہونے کے بعد گل سرخ طباشیر مسور مشک چھوٹی مائیں اور انکے مانند جو چیز قابض اور سرد ہو باریک پیسکر دانتوں کی جڑوں پر چھڑکیں تاکہ ان میں قوت آئے دوسری وجہ یہ ہے کہ رقیق رطوبت دانتوں کی جڑوں میں آجانے سے مسوڑھے اور وہ پٹھا کہ دانتوں کو تھامے ہوئے ہے سست ہو جائے اور اس کی علامت یہ ہے کہ مسوڑھے ڈھیلے اور سست رہیں اور گرم اور سرد چیزوں سے ان میں ضرر پہنچے اور دانت موٹے ہوں اور بولنے کیوقت منہ کا جبڑا کانپنے لگے اور بیمار کو دانتوں کی جڑوں میں سردی محسوس ہو اور منہ سے لعاب بہنے لگے علاج جو کچھ فالج میں تنقیہ وغیرہ کا بیان کیا ہے وہی اس مرض کا علاج ہے اور گرم اور قابض چیزوں کے جوشاندوں سے کلیاں کریں جیسے عاقرقرحا پوست بیخ کبر حنا سعد پھٹکری بھونی ہوئی گل سرخ سنبل اور ایسی ہی قابض خشک چیزیں باریک پیسکر مسوڑھوں پر اور دانتوں پر چھڑکیں اور جڑوں پر لیپ کریں ٭ تیسری وجہ یہ کہ گرم آماس مسوڑھوں میں پیدا ہو اس سبب سے مسوڑھے دانتوں سے علیحدہ ہو جائیں اُسکی علامت ورم کا ہونا اور درد کی شدت اور ضربان یعنی ٹپک علاج فصد کھولیں اور پچھنے لگائیں اور ضرورت کے موافق مسہل پئیں جیسا مسوڑھوں کے ورم میں مذکور ہے اور تنقیے کے بعد ابتدا میں قابض اور سرد دوائیں جیسے طباشیر پوست ہلیلہ زرد وگلنار سماق مسوڑوں پر ملیں اور ہری بارتنگ اور سبز خرفہ کے پانی سے کلی کریں اور انحطاط یعنی مرض گھٹنے کیوقت محلل چیز و نیز ہرے دھنیے کا پانی اور روغن گل سے کلیاں کریں چوتھی وجہ یہ کہ ضعف کے سبب سے اور خون کی کمی سے مسوڑھے ڈھیلے ہوکر دانتوں سے الگ ہو جائیں جیسا کمزور آدمیوں کو عارض ہوا کرتا ہے نہ کہ یہ رطوبت کے سبب سے مسوڑھے ڈھیلے ہو جائیں اور اس کی علامت یہ ہے کہ مسوڑھے بالکل سفید ہو جائیں اور ایسا نظر آئے کہ ان میں خون نہیں رہا ہے اور یہ بات تو ظاہر ہے کہ گوشت سفید ہے اور انہیں سرخی خون کے سبب سے ہوا کرتی ہے اور ایسا ہی جو کچھ رطوبی مرض میں بیان کیا ہے وہ اس قسم میں نہ پایا جائے علاج بزغالہ اور بڑہ اور مرغ کے چوزوں کا گوشت کہ فربہ ہوں اور انڈے کی زردی کھائیں تاکہ قوت حاصل ہو اور اچھا خون پیدا ہو اور گرم چیزیں جیسے سنبل عود سوختہ مصطگی گل سرخ مسوڑھوں پر ملیں تاکہ انکی طرف خون کھنچ آئے پانچویں وجہ یہ کہ مادہ تیز اکال مسوڑھوں پر گرے اور انکے گوشت کو کھا کر مسوڑوں کو ناقص کر دے اس سبب سے دانتوں کی جڑوں کی مضبوطی میں فتور آجائے اور دانت ہلنے لگیں اور اسکی علامت ظاہر ہے علاج فصد کھولیں اور مسہل پئیں اور پچھنے اور جونکیں لگائیں اور سماقیہ اور رمانیہ کھائیں اور مٹھائی اور گوشت اور جو چیزیں خون زیادہ کرتی ہیں ان سب سے بالکل پرہیز کریں اور زراوند گندہ بیخ سوسن دم الاخوین آرد کرسنہ کوٹ چھانکر شہد اور سرکہ عنصلی میں ملاکر مسوڑھوں پر لگائیں تاکہ نکمے اور بگڑے ہوئے گوشت کو فنا کر دے اور باقی کو قوت دے اور بگڑنے سے بچائے رکھے اور اگر مسوڑھوں میں عفونت آگئی ہو تو زیادہ تیز دوائیں اُنپر استعمال کریں جیسے فربیون اور چاہیئے کہ دوا کو فاسد ہی گوشت پر رکھیں اسکے سوا اور جگہ رکھنے سے احتیاط کریں اور دوا کو دور کرنے کے بعد سرکہ سے

مضمضہ کریں چھٹی وجہ وہ ہے کہ سقطہ یا ضربہ دانتوں کے ہلنے کا باعث ہو **علاج** جو چیزیں قابض اور عضو کو مضبوط کرنے والی اور سرد
ہوں جن کا ذکر بارہا ہو چکا ہے انکو باریک پیسکر دانتوں کی جڑوں پر چھڑک دیں اور اگر یہ تدبیر صلاح پذیر نہو تو دانتوں کی جڑوں کو گرم لوہے
سے داغ دیں یہ سونے یا چاندی کے تار سے انکو آس پاس کے دانتوں سے باندھ دیں اور اس کے اوپر ادویہ مذکورہ کو باریک پیس کر
چھڑک دیں **فائدہ** جب کوئی دانت درد کرے یا ہلنے لگے اور دوا فائدہ نہ دے اور اس کے گرانے کی ضرورت ہو اور اسکی جڑ مضبوط ہو جائے
تو ایسی دوائیں استعمال کریں تاکہ ان کی جڑ سست ہو جائے اور دانت آسانی سے گر پڑے کیونکہ اگر مضبوط جڑ والے دانت کو کھینچیں تو بہت
درد پیدا کرتا ہے اور سر اور آنکھوں میں درد عارض ہو جاتا ہے اور شاید کہ جبڑے کا کنارہ توڑ دے اور ننگا کردے یعنی ہڈی نکل آئے لیکن دانت
کے سہل اکھڑنے کی یہ تدبیر ہے کہ پہلے دانتوں کی جڑ کے گوشت کو نشتر سے الگ کریں پھر دوا رکھیں تاکہ اسکی جڑ میں دوا کی قوت جلد پہنچ
جائے اور جو دوائیں کہ اس کام میں آتی ہیں وہ یہ ہیں توت کی جڑ اور عاقرقرحا لیکر کوٹ کر نرم کریں اور سرکے میں ملا کر دھوپ میں رکھیں جب کہ
شہد سا ہو جائے تو دھوپ میں سے اٹھا لیں پھر ہر روز تین دفعہ دانتوں کی جڑ پر طلا کریں اور دوسرے دانتوں پر خمیر یا اور کوئی چیز لگا
دیا کریں تاکہ اس کا اثر اور دانتوں میں نہ پہنچے **نوع دیگر** شاہتوت کے درخت کی چھال بیخ کبر ہرتال زرد عاقرقرحا زردچوبہ اور
بیخ قثاء الحمار سب کو برابر لیکر کوٹ اور چھان کر سرکے میں ملا کر تین دن رکھدیں **نوع دیگر** ہرتال سرخ سرکے میں رچا کر اس جگہ پر
رکھیں تو دانتوں کی جڑ کو بہت جلد کمزور کردیتی ہے اور سرکے کی تلچھٹ اسی طرح سے دانتوں کی جڑوں کو کمزور کردیتی ہے اور کچے
انجیر کا دودھ بھی اس باب میں قوی ہے۔ اور انجیر کا سبز پتا باریک پسا ہوا بھی نافع ہے۔ **آٹھویں فصل** بچوں کے دانتوں
کی تدبیر میں آسانی سے نکل آئیں چاہیئے کہ جبڑوں پر یعنے دانت نکلنے کی جگہ پر روغن اور مسکہ اور چربیاں اور گائے کی نلی کا گودا اور
مرغ کے سر کا بھیجا اور خرگوش کا بھیجا پکا ہوا ملنا مفید ہے اور اطبا نے کتیا کا دودھ بالخاصیت اس باب میں ٹھیرایا ہے اور جب دانت نکلنے کے
اثناء میں درد کا غلبہ ہو تو ہری مکو کا پانی اور روغن گل ملا کر نیم گرم کریں اور اس میں انگلی کو چکنا کرکے آہستہ سے جبڑے پر ملیں اور جب دانت
نکلنے لگیں تو سر اور گردن اور کانوں کی جڑ اور نیچے کے جبڑے کو چکنا رکھیں اور اگر نیم گرم روغن کا قطرہ کان میں ٹپکائیں تو مضائقہ
نہیں اور بچے کو کوئی چیز نہ چبانے دیں کیونکہ دانتوں کا مادہ تحلیل ہو جائے گا **نویں فصل** تزائد الاسنان کے بیان میں یعنے
دانت کا طبعی حال سے زیادہ بڑھنا اور اس کی دو قسمیں ہیں پہلی قسم تو وہ ہے کہ دانتوں کا جسم بڑھ جائے اور غلیظ ہو جائے اور ایک قسم
کا ورم ان میں پیدا ہو اور اس کا سبب یہ ہے کہ دانتوں کے جرم میں مادہ گرے اور جاننا چاہیئے کہ دانت جیسی غذا کو قبول کرتے ہیں اور
بڑھتے ہیں۔ اسی طرح سے فضلوں کو قبول کرتے اور حجم میں زیادہ ہو جاتے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ اگر فضلوں کو قبول نہ کرتے تو طرح طرح
کے رنگوں سے رنگدار ہوتے اور دانتوں کا رنگدار ہونا یقیناً مادے کے نفوذ کرنے سے بھی ہوا کرتا ہے اور یہ قسم دو نوع پر منقسم ہے
پہلی نوع تو وہ ہے جس کا سبب گرم خلط ہو اور اس کی **علامت** دانتوں میں درد کا ہونا **علاج** فصد کھولیں اور مسہل دیں
جیسی ضرورت ہو اور دانتوں کے بھیں کرنے کے لئے جو اور خشخاش کو پانی میں جوش کرکے اسکا چھنا ہوا پانی ملیں اور مادے کو
ہٹانے کے لئے سماق کے پانی اور گلاب سے کلی کریں جوزالسرو مازو کزمازج یعنے مائیں سرکے میں ملا کر دانتوں پر رکھ دیں ۔
دوسری نوع وہ ہے کہ اس کا سبب بلغمی رطوبت ہو اس کی **علامت** درد کا نہ ہونا **علاج** دماغ کے تنقیہ کے لئے
ایارجات اور حبوب مسہلہ کھلائیں اور گرم وخشک دواؤں کے جوشاندہ سے کلیاں کریں اور سعد اور مصطگی چبائیں تاکہ مادے
کو تحلیل کردے اور لہسن روغن میں بھون کر دانتوں پر ملنا بھی مادے کو تحلیل کرتا ہے اور اگر تحلیل کے ساتھ قبض بھی درکار ہو تو
سک کو تازی ہری تلی کے پانی میں پیس لیں اور دانتوں پر ملیں **دوسری قسم** وہ ہے کہ دانتوں کے طول میں زیادتی

ظاہر ہو یعنے دانت طول میں بڑھ جائیں اور اسکی تین وجہیں ہیں پہلی وجہ تو یہ ہے کہ کوئی دانت اصل پیدائش میں اور دانتوں کی نسبت سخت
پیدا ہو پھر جب بہت مدت گذر جائے تو دوسرے دانت گھس جائیں اور کم ہو جائیں اور وہ دانت سختی کے سبب سے ویسا ہی اپنے حال پر
ثابت رہے اور یہ حقیقت میں بڑھتا نہیں ہے کیونکہ اپنی ہیئت پر باقی ہے اور دوسرے دانتوں کے گھس جانے سے بڑھا ہوا نظر آتا ہے۔
علاج جس قدر مناسب ہو لوہے کے آلے سے جو اس کام میں مخصوص ہے تراش دیں یا سوہان سے ریت ڈالیں تاکہ اور دانتوں کے برابر
ہو جائے اور تراشنے میں اور ریتنے میں احتیاط رکھیں کہ ہل نہ جائے اور اس میں کجی نہ آئے اور جاننا چاہئے کہ اسکے زیادہ ہونے کا علاج
اطبا نے اس لئے بیان کیا ہے کہ جب دانتوں میں یہ بالا تی ہوا کرتی ہے تو چبانے کی چیزیں اچھی طرح سے نہیں چبائی جاتی ہیں خاصکر اگر طول
میں زیادہ ہو کیونکہ اور دانتوں کو آپس میں نہیں ملنے دیتا ہے **دوسری وجہ** یہ کہ دانتوں کی جڑیں گرم آماس پیدا ہو اس سبب سے دانت
بدون اپنی جگہ سے اکھڑنے کے ابھر آئے **علاج** اگر ضرورت ہو تو فصد کھولیں اور مسہل پئیں اور ورم کی ابتدا میں مادّے کو ہٹانے کے
لئے عصارات قابضہ سے کلی کریں جیسے ہری مکو کا پانی اور تازے گلاب کے پھول کا پانی اور ورم کی انتہا میں محلّل چیزیں جیسی مناسب ہوں
استعمال کریں **تیسری وجہ** یہ کہ دانتوں کی جڑیں ورم پیدا ہو اور دانت جس جگہ گڑے ہوئے ہیں وہاں سے اسکو اور اکھیڑ دے
اس سبب سے دانت طول میں زیادہ معلوم ہوں **علاج** اگر اس پٹھے میں سے جو اس کو ٹھہراتا ہے اور مضبوط رکھتا ہے جدا نہوا ہو اور آپس
تعلق باقی ہو تو اس کو ہاتھ سے پیچھے کی طرف ہٹا دینا چاہئے تاکہ اپنی جگہ میں بیٹھ جائے پھر مصطگی کو باریک پیسکر اس پر چھڑک دیں تاکہ اس کو
مضبوط رکھے اور اگر سونے کے تاروں سے باندھ دیں تو بہتر ہو اور جب تک کہ خوب مضبوط نہو تب تک پھٹکری شاخ گوزن سوختہ اسپر چھڑکتے
رہیں **دسویں فصل حکۃ الاسنان کے بیان میں** یعنے دانتوں کی خارش اور اس کے دو سبب ہیں پہلا سبب تو یہ ہے کہ
مختلف قسم کے پانی جن میں بُری کیفیت ہو جیسے نمک اور گندھک اور بورہ کی کان کے پانی اور ان کے سوا پینے کا اتفاق پڑے اور یہ اکثر
وقوع میں آتا ہے **دوسرا سبب** یہ کہ تیز غذائیں کھانے میں آئیں اور ان سے تیز خلط پیدا ہو اور تھوڑا سا دانتوں کی جڑوں میں آجائے اور
شاید کہ ان کے جرم میں بھی گھس جائے اور اگر یہ مادّہ بدن میں بھی پھیلا ہوا ہو تو بدن میں بھی خارش پیدا ہو اور اسکی **علامت** یہ ہے کہ دانتوں
میں اور ان کی جڑوں میں کھجلی سی معلوم ہو اس سبب سے دانتوں کو آپس میں رگڑنے سے یا اور چیزوں کے چبانے سے کھجلی ایک لمحہ نہ تھمے **علاج**
بدن اور دماغ کے تنقیے کے لئے مطبوخ افتیمون پلائیں اور حب ایارج کھلائیں اور تیز اور تلخ اور نمکین چیزوں سے پرہیز کریں۔ اور اخلاط
کو قطع کرنے کے لئے سکنجبین عنصلی سے یا حماض کی جڑیں سرکے میں جوش کر کے اس سے کلیاں کریں **گیارھویں فصل صریر الاسنان
فی النوم کے بیان میں** یعنے نیند میں دانت کٹکٹانے۔ اور اس کا سبب یہ ہے کہ عضلوں میں ضعف آجائے اور یہ حالت اکثر
چھوٹے لڑکوں کو واقع ہوا کرتی ہے اور بالغ ہونیکے بعد حرارت ذاتی کے غالب ہونے سے زائل ہو جاتی ہے اور اسی طرح یہ کیفیت سکتہ
اور صرع اور تشنج اور فالج کی ابتدا میں اور پیٹ میں کیڑوں کے پیدا ہونے پر اور نافض یعنے لرزے کے وقت اور جبکہ دانتوں میں
درد کی شدت ہو عارض ہوا کرتی ہے اور اسکے اسباب بڑی کتابوں میں مذکور ہیں **علاج** جس بیمار کو دماغ کی رطوبت اس مرض کا سبب
ہو تو دماغ کے تنقیے کے لئے ایارجات کھلائیں اور غرغرے استعمال کریں اور دماغ کی تقویت اور پٹھوں کی قوت کے لئے خوشبودار روغن
جن میں قبض بھی ہو جیسے روغن قسط روغن عفران گردن پر ملیں اور گردن پر روغن ملنے کیواسطے اسلئے حکم کیا کہ جبڑوں کے عضلوں کا وہی مبدا ہے
بارھویں فصل ورم اللثہ کے بیان میں یعنے مسوڑھوں میں ورم ہونا اور اسکی تین قسمیں ہیں پہلی قسم تو وہ ہے کہ خون کے غلبے سے ہو اور
اسکی **علامت** مسوڑھوں میں سرخی اور درد اور ضربان یعنی لپک اور آماس کا زیادہ ہونا اور خون کے غلبے کے دوسرے آثار ظاہر ہونے
علاج سر رگ اور چارگ کی فصد کھولیں یا سینگیاں لگائیں غرض جیسی ضرورت ہو ویسا ہی کریں اور اگر اس سے کام نہ نکلے

تو اسہال کے لیئے مطبوخ فواکہ یعنی میووں کا جوشاندہ جس میں ہلیلہ زرد اور شاہترہ بھی داخل ہو مریض کو پلائیں اور مادّے کو ہٹا دینے کیلئے
مسور سوکھا دھنیا آس صندل سرخ چھالیا سُماق کو پانی میں جوش کرکے اس پانی سے کُلیاں کریں اور سبز خرفہ اور ہری مکو اور ہری بارتنگ کا
پانی منہ میں رکھیں اور گلاب میں سُماق ملا کر اس سے کلی کرنا نہایت مفید ہے اور اگر ورم دب جائے اور مسوڑھوں میں ورم کی شدت کا اثر
باقی رہے تو چاہیئے کہ روغن بادام یا روغن گل گرم پانی میں ملا کر اس سے کلیاں اور مسوڑھوں کو روغن سے چکنا رکھیں اور اگر ورم بہت
بڑا ہوا اور ان تدبیروں سے زائل نہ ہو تو اس کو نشتر سے چیر ڈالیں پھر زخم کا علاج کریں **دوسری قسم** یہ کہ صفراوی ہو اسکی علامت
ورم کم ہونا اور درد کی شدت اور جلن اور ٹھنڈی چیزوں سے فائدہ معلوم ہو اور اس ورم کی خاصیت ہے کہ جب اس پر انگلی رکھیں
تو اس جگہ سے خون ہٹ جائے اور جب اُٹھا لیں تو پھر اپنی جگہ پر آ جائے **علاج** ہلیلہ کے جوشاندے سے صفرا کا اسہال کریں اور
اگر ضرورت ہو تو فصد کھولیں اور جب ایسا ہو تو فصد کو اسہال پر مقدّم رکھیں اور دانتوں کی جڑوں پر پچھنے لگائیں تاکہ فاسد خون نکل جائے
اور جب بدن کا تنقیہ ہو چکے اور عضو مادّے سے پاک ہو جائے تو آس اور مکو کے دانے سرکے میں جوش کرکے اس سرکے سے کلیاں کریں
تاکہ مسوڑھوں کو سخت کر دے اور مادّے کو اس طرف گرنے سے روک دے لیکن تنقیے سے پہلے ان چیزوں سے کلی کرنا نہ چاہیئے
اس لیئے کہ عضو کو کثیف کرتی ہیں اور مادّے کو تحلیل ہونے سے مانع ہوتی ہیں **تیسری قسم** یہ کہ بلغمی ہو اس کی **علامت** ورم میں سفیدی
اور لمس میں سردی **علاج** پہلے مادّے کو نرم اور قطع کرنے کے لیئے شہد اور زیت سے کلی کریں پھر مادّے کی تحلیل کے لیئے بابونہ مرزنگوش
تخم میتھی السی پانی میں جوش کرکے اس پانی سے کلیاں کریں اور اگر سبب قوی ہو تو بلغمی فضلوں کا تنقیہ کریں **تیرھویں فصل لثہ دامیہ**
کے بیان میں - اور وہ ایسا ہوا کرتا ہے کہ دانتوں کی جڑ کے گوشت سے خون بہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ مسوڑھوں کی قوّت
غاذیہ میں ضعف آ جائے کیونکہ ضعف ہونے کے سبب سے اس خون میں جو مسوڑھوں میں پہنچتا ہے تصرّف کرنے سے عاجز ہو جائے
اور عضو میں خون بھر جائے اور اس وجہ سے کہ یہ جگہ نرم ہے تو مسوڑھے پھٹ کر خون بہنے لگے **علاج** جو چیزیں قابض اور مقوّی ہیں
جیسے جلی ہوئی مسور طباشیر قرط مازو اور وہ مغیلان کی ایک قسم ہے ان تینوں دواؤں کو باریک پیسکر مسوڑھوں پر ملیں اور ذرور شبی
اور ذرور طریخی مسوڑھوں پر چھڑک دیں **ذرور شبی کی ترکیب** پھٹکڑی بھون کر سرکے میں بجھائی ہوئی ایک حصہ نمک دو حصہ
سرخ پھٹکڑی ڈیڑھ حصہ تینوں کو باریک پیسکر مسوڑھوں پر چھڑک دیں اور شبّ یمانی یعنی پھٹکری کو سرکے میں بجھانے کا یہ طریقہ ہے
کہ اس کو لیکر ٹھیکری پر بھونیں اور یہ گرم ہی ہو کہ اس پر سرکہ ڈالیں تاکہ اس میں سے بھاپ اُٹھے **ذرور طریخی کی ترکیب**
طریخ ایک قسم کی مچھلی ہوتی ہے اور اس کو لیکر آگ میں ڈال دیں جبکہ جل کر لال ہو جائے تب اس کی راکھ لیکر اس کے برابر
سوکھے گلاب کے پھول ملائیں اور دونوں کو باریک پیس کر مسوڑھوں پر چھڑک دیں **فائدہ** طریخ طائے مہملہ سے ایک قسم کی مچھلی
ہے ایک بالشت کے برابر اور اسکو دریائے ارجیس میں شکار کرتے ہیں اور نمک ملا کر اور سکھا کر شہروں میں لیجاتے ہیں اسکا مزاج
پہلے درجے میں گرم اور خشک ہے اور جتنی پرانی ہو جائے اتنی ہی فائدہ مند ہے اور یہی مچھلی آذربائیجان سے لاتے ہیں اور کبھی ایسا
ہوا کرتا ہے کہ مسوڑھوں کی قوّت غاذیہ اپنے حال پر ہو اور ضعیف نہ ہو مگر بدن میں خون بڑھ جانے سے مسوڑھوں سے خون رسنے
لگے اس کی **علامت** خون کے غلبہ کے آثار ظاہر ہونے **علاج** فصد کھولیں اور غذا کم کھائیں اور سرد چیزوں سے کلیاں کریں -
چودھویں فصل مسوڑھے کے قرحے اور ناسور کے بیان میں جو مسوڑھوں میں پڑ جائے اور ناسور سے یہ مراد ہے کہ ایک زخم پرانا
اور بہت مدّت تک رہا ہو اور نلکی کی طرح سوراخ ہو کر گوشت میں اُتر گیا ہو اور اس میں سے زرد آب بہا کرے - اور قرحہ تفرّق اتصال
کو کہتے ہیں جو گوشت میں واقع ہو اور پیدا جائے پھر اس میں اگر ورم یا عفونت نہ ہو تو اطبا اسکو ساذج کہتے ہیں نہیں تو [illegible]

پہلا مقدمہ قرحے کے بیان میں اس کا علاج وہی ہے جس کا قلاع میں ذکر ہو چکا ہے پھر اگر قرحہ بہت بڑا اور اس میں رطوبت بھی زیادہ ہو تو جن دواؤں میں بہت خشکی ہے ان کو استعمال کریں اور اگر زخم کم ہو یعنی چھوٹا ہو تو دوا بھی اسی کے موافق کام میں لائیں لیکن اگر قرحہ بدبودار ہو گیا ہو تو جو علاج آکلۃ الفم کا لکھا ہے وہی اس کا علاج ہے یعنے پرانا سرکہ اور فلافیون استعمال کریں تاکہ برا گوشت فنا ہو جائے۔ پھر مازو اور مر اور اسکے مانند قابض دوائیں باریک پیسکر اسپر چھڑکدیں تاکہ نیا گوشت پیدا ہو اور یہ مذکور منہ کے امراض میں مفصل لکھا گیا ہے **دوسرا مقدمہ ناسور کے بیان میں** اور اس کا علاج بھی آکلہ کے علاج سے قریب ہے اور شاید کہ داغ کی ضرورت پڑے اور داغ کا یہ طریقہ ہے کہ سلائی لیکر اس کے ایک سرے پر صوف لپیٹ کر اس کو روغن میں ڈبو کر جو بہت گرم ہو گیا ہو جلے ہوئے گوشت پر رکھیں یہاں تک کہ سب فاسد گوشت جل جائے اور رطوبت کہ زخم کو نہیں بھرنے دیتی ہے وہ خشک ہو جائے **پندرھویں فصل نقصان اور استرخا کے بیان میں** جو دانتوں کی جڑ کے گوشت میں عارض ہوا اور ان دونوں کو تحرک اسنان کی فصل میں مفصل بیان کر چکے ہیں کیونکہ یہ دونوں تحرک الاسنان کے اسباب میں داخل ہیں اب ایسی دوا کا بیان ہے جو مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے اور استرخا کو زائل کرتی ہے گل سرخ جفت بلوط حب الآس ہر ایک چار درم خرنوب نبطی سماق عاقرقرحا ہر ایک پانچ درم لیکر ان سبکو کوٹ اور چھانکر جب مثل غبار کے ہو جائیں تب مسوڑھوں پر چھڑک دیں **سولھویں فصل زائد گوشت کے بیان میں** جو مسوڑھوں پر پیدا ہو جائے اور یہ اکثر سب دانتوں کے آخر کی داڑھ میں عارض ہوا کرتا ہے۔ اور اس طرح سے پیدا ہوا کرتا ہے کہ گرم آماس پیدا ہوا اور اس میں سے لطیف اجزا تحلیل ہو جائیں اور باقی سخت ہو کر رہ جائیں اور یہ بیماری یوں جانے کہ کوئی چیز کھانے کی چیزوں میں سے داڑھ میں چمٹ گئی ہے **علاج** سنگ پھٹکری اور مر دونوں کو باریک پیس کر اس بڑھے ہوئے گوشت پر چھڑک دیں تاکہ اس کو کھا کر سکھا دے۔

آٹھواں باب امراض حلق اور لہاۃ اور مری اور قصبہ ریہ کے بیان میں

جاننا چاہئے کہ جمہور اطبا کے نزدیک حلق سے وہ فضا مراد ہے جو غذا کے راستے یعنے مری میں اور ہوا کی راہ یعنے قصبہ ریہ میں مشترک ہے اور لہاۃ ایک جسم ہے گوشت سے بنا ہوا صنوبر کی صورت تالو کے اوپر سے لٹکتا ہے اور اس میں شرائین اور عضلات نہیں اور ایسا ہی پٹھے بھی بہت نہیں اور اس کا یہ فائدہ ہے کہ ہوا کو دھوئیں اور غبار سے صاف کردے اور حلق سے آواز نکلنے میں امداد کرے اور مری گوشت اور شرائین اور پٹھوں سے مرکب ہے اور طبقہ دار ہے اور عظم حنجرہ کے مقابل سے اٹھی ہے اور اطبا اس جگہ کو فم معدہ کہتے ہیں اور منہ کی انتہا پہنچتی ہے اور اس کا فائدہ ظاہر ہے اور جیسا کہ آنتیں معدہ کے نیچے فضلوں کے دفع ہونے کے لئے پیدا ہوئی ہیں اسی طرح سے مری بھی چیزوں کے معدہ میں آنے کے واسطے بنائی گئی ہے اور مری آنتوں سے زیادہ فراخ ہے اور اس کے اندر کی جھلی بہت سخت ہے کیونکہ جو کھانا کہ منہ سے مری پر گذرتا ہے کچا اور بے ہضم اور غلیظ ہوا کرتا ہے اور جو فضلہ کہ معدہ سے آنتوں میں جاتا ہے وہ پکا ہوا ہوتا ہے اور قصبہ ریہ ایک عضو ہے مزمار کی صورت اور بہت سے غضروفوں سے مرکب ہے اور یہ غضروف بعضے تو پورے دائرے کی شکل پر ہیں اور بعضے آدھے دائرے کی صورت پر واقع ہیں اور سب غضروف مزمار کی طرح اکٹھے کئے ہوئے ہیں اور ہر غضروف دوسرے غضروف کے ساتھ ایک رباط سے بندھا ہوا ہے اور دونوں غضروفوں کے بیچ میں تھوڑا سا فرق ہے اور ان سب غضروفوں پر ایک جھلی پھیلی ہوئی ہے اور اندر کی طرف ایک اور جھلی بہت سخت لگی ہوئی ہے اور قصبہ ریہ مری کے آگے لگی ہوئی ہے اور جس طرح سے مری معدہ سے ملی ہوئی ہے اسی طرح وہ پھیپھڑے سے جا ملی ہے اور اس کی منفعت سانس لینا یعنے ہوا کو اندر کھینچنا اور اندر کے بخار کو باہر دفع کرنا ہے اور قصبہ کے منہ کو عربی میں حنجرہ کہتے ہیں — اور لغتوں کے معنی شاق ہیں اور حلقوم اور حنجرہ کے بعض کچھ بیان کئے جائینگے **پہلی فصل ورم اللہاۃ کے بیان میں** اور لہاۃ کو فارسی میں ملازہ اور ہندی میں کوا کہتے ہیں اور اس ورم کی چار قسمیں ہیں پہلی قسم تو وہ ہے کہ دموی ہو اور اس کی علامت کوّے میں سرخی پیدا ہونا اور پھول جانا اور جلن اور تھوڑا سا درد معلوم ہوا اور ورم کی یہ وجہ ہے کہ گوشت میں حس کم ہے

جیسا کہ بیان ہو چکا اس لئے کہ اس کا جوہر غدوی گوشت سے بنا ہوا ہے اور اس میں پٹھے کم ہیں **علاج** فصد کھولیں اور مادّے کو ہٹانے
کے لئے سرکہ اور گلاب سے غرغرہ کریں اور گل سرخ صندل گلنار کا فور باریک پیس کر کوّے پر ملیں اور دوا لگانے کا یہ طریقہ ہے کہ سلائی
کے کفگیر یعنے پھیلے ہوئے سرے میں یا اس آلے میں جو لگام کی صورت ہوا کرتا ہے اور اس کام میں مخصوص ہے دوائیں رکھ کر اس پر
لگائیں **دوسری قسم** یہ کہ صفراوی ہو اور اس کی **علامت** چبھن اور شدت کی جلن اور پیاس کا غلبہ اور منہ میں خشکی پیدا ہو۔ اور
صفراوی میں خونی کی نسبت درد زیادہ ہوا کرتا ہے کیونکہ صفراوی میں تیزی بہت ہے **علاج** طبیعت کو نرم کرنے کے لئے تمر ہندی
کے نقوع میں شیرخشت حل کریں اور مریض کو پلائیں یا املتاس کے مطبوخ میں ترنجبین ملا کر پئیں اور مادّے کو ہٹانے کے لئے ہری مکو
اور سبز کاسنی کا پانی اور ربوب قابضہ جیسے ربّ جوز ربّ شاہتوت اور گلاب اور ربّ آس سے غرغرہ کریں اور اگر یہ خوف ہو کہ فقط قابضات
کے استعمال سے مادّہ سخت ہو کر ٹھہر جائے گا اور مادّے کی کثرت کے سبب سے روادعات کا نفع ظاہر نہ ہوگا تو کوئی محلّل چیز اور ورم
کو نرم کرنے والے غرغروں میں بڑھائیں جیسے املتاس کا شیرہ اور خطمی اور بہدانہ اور تخم کنوچہ کا لعاب اور سبز دھنیا اور ہری بارتنگ
کا پانی تاکہ درد ساکن ہو جائے اور ورم نرم ہو کر تحلیل ہو جائے **تیسری قسم** یہ کہ بلغمی ہو اس کی **علامت** یہ ہے کہ ورم میں سستی اور
سفیدی اور نرمی اور بھبھرانا اور ورم کم ہونا اور ممکن ہے کہ کوّا چوہے کی دم کی صورت دراز ہو جائے **علاج** پہلے حبّ قوقایا اور حبّ صبر
اور ان کے مانند سے بلغم کا تنقیہ کریں اور ہر روز صبح کے وقت گلقند شہد کا بنا ہوا مریض کو کھلائیں اور بلغم کو تحلیل اور قطع کرنے کے لئے
آبکامہ اور سکنجبین اور رائی ملا کر غرغرہ کریں اور نوشادر باریک پیس کر نلکی میں رکھ کر اس پر پھونکیں تاکہ بلغم لطیف ہو کر پگھل جائے اور مازو نوشادر
نمک پھٹکری کو پیس کر انگلی پر لگا کر کوّے کو اٹھائیں جیسے دائیاں اٹھایا کرتی ہیں اور جو کچھ اس عضو کے استرخا کی فصل میں کہا جائے گا وہی
اسی قسم کا علاج ہے **چوتھی قسم** یہ کہ سوداوی ہو اور اس کی **علامت** ورم میں سختی اور تالو اور زبان اور کوّے کے رنگ میں سیاہی اور
منہ کا مزہ ترش ہونا **علاج** سودا کے تنقیے کے لئے مطبوخ افتیمون یا ماء الجبن اور سکنجبین افتیمونی پلائیں اور استفراغ کئی مرتبہ میں کرنا چاہئے
اور مادّے کو لطیف اور تحلیل کرنے کے لئے ربّ السوس املتاس کے شیرے اور تازے دودھ اور روغن بادام اور میتھی کے لعاب میں
تھوڑا سا نمک ملا کر غرغرہ کریں اور اگر یہ خوف ہو کہ ورم سرطانی ہو جائے گا تو سرد چیزیں جیسے سبز دھنیے کا پانی اور تازے ہرے کا ہو کا
پانی ہمیشہ منہ میں رکھیں اور اسی سے غرغرہ کریں اور گرم چیزوں سے کمال ہی احتیاط رکھیں تاکہ ورم سرطانی ہونے سے محفوظ رہے
فائدہ کوّے کے ورم کے جیسے حال مختلف ہیں ویسے ہی اس کے نام بھی مختلف ہیں مثلاً ورم اگر کوّے کے سب اجزا میں
پھیل گیا ہو تو عمودی ورم اور استوانی کہتے ہیں یعنے ستون کی صورت اُوپر نیچے سے برابر اور اگر گول آ اس فقط کوّے کے سر
میں ہو تو ورم عنبی کہتے ہیں یعنے انگور کی صورت **دوسری فصل استرخاء اللہاۃ کے بیان میں** یعنے کوّا ڈھیلا
ہو جانا اور وہ اس طرح پر ہوا کرتا ہے کہ کوّا دراز ہو جائے اور بغیر ورم کے نیچے کی طرف لٹک پڑے اور بیمار کو معلوم ہو کہ کوئی چیز حلق میں
لٹک گئی ہے اور جب منہ کھولے اور زبان کو منہ سے باہر نکال کر اور آدمیوں کو دکھائے تو دیکھنے والوں کو کوّے کا دراز ہونا نظر آئے
اور جب تک کہ اسکو انگلی سے نہ اٹھائیں تب تک مریض لقمہ نہ نگل سکے اور اس کے استرخا کو سقوط اللہاۃ بھی کہتے ہیں۔
یعنے کوّا گرنا اور اس مرض کے دو سبب ہیں پہلا سبب تو سوء مزاج گرم خونی ہے اور اس کی **علامت** زبان اور تالو اور
کوّے میں سرخی اور گرمی **علاج** قیفال کی فصد کھولیں اور جو کچھ کہ ورم اللہاۃ خونی میں بیان کیا ہے ان دواؤں سے اس مرض کا
علاج کریں اور اگر طبیعت میں قبض ہو تو جو چیزیں مناسب ہوں ان کے استعمال سے قبض کو رفع کریں **دوسرا سبب** سوء مزاج سرد بلغمی ہے
اسکی **علامت** منہ میں لعاب کی کثرت اور حرارت اور سرخی کا نہ ہونا **علاج** بلغم کو قطع اور تحلیل کرنے کے واسطے شہد کے پانی اور دوا کے

جوشاندے سے غرغرہ کریں اور آس اور پھٹکری باریک پیسکر کھٹے اور میٹھے انار کے گودے کے پانی میں ملاکر کلیاں کریں اور غرغرہ کریں تاکہ
رطوبات کو خشک کرے اور پھٹکری اور شاخ گوزن سوختہ اور نوشادر باریک پیسکر نلکی سے اسپر پھونکیں یا چھوٹی سی سلائی کے کنچے پر رکھکر
اس سے کوّے کو اٹھائیں اور اسوجہ سے کہ کوّے کے لئے کوئی حرکت خاصکر حرکت ارادی نہیں ہے اور اس کی جڑ اسکے گرد کے گوشت میں جسکو عربی میں
لفنغ کہتے ہیں ملی ہوئی ہے اور اسی طرح اور غشا سے جو قحف کے اوپر گرد لگی ہوئی ہے اور سر کے پوست سے ربط رکھتی ہے تو چاہئے کہ جو چیزیں عضو
میں قبض اور کشش پیدا کرتی ہیں تالو پر رکھیں تاکہ سر کے پوست میں کشش اور قبض پیدا کریں تو اس کی تابعداری سے کوّا بھی کھنچکر اوٹھ جائیگا اور ان
دواؤں کی ترکیب یہ ہے مغاث اور اقاقیا اور دھوئیں کھائی مٹی جسکو عربی میں طین مندخنہ کہتے ہیں اور سرشن اور اسپغول کے سوا سب دوائیں
کو باریک پیسکر پہنے دیں پھر سرکہ لیکر برگ آس اور گشنیز خشک جوش کرکے اور چھانکر اور مذکورہ دوائیں اس سرکے میں ملاکر تالو پر رکھدیں
مگر پہلے اسجگہ کے بال منڈا دیں اور یہ دوا بچوں اور جوانوں اور بوڑھوں کو مفید ہے باوجودیکہ کوّے کو اوپر کھینچتی ہے اور جو رطوبات دماغ
سے کوّے کی طرف کھنچکر آتی ہیں انکو بھی خشک کرتی ہے **ایسی دوا کی ترکیب** جو بچوں کے کوّے کو اٹھاتی ہے مازو کو سرکے میں پیسکر تالو
پر طلا کریں اور گل سرشوئی سوختہ سرکے میں ملاکر تالو پر لگانا بھی مفید ہے اور جب ڈھیلے ہونیکے بعد کوّے کی جڑ باریک اور سر موٹا اور غلیظ
ہوجائے اور دوا فائدہ نہ کرے تو چاہئے کہ زفت کو گرم پانی میں پگھلاکر اس پانی سے گرم گرم غرغرہ کریں تاکہ ورم نرم ہوکر تحلیل ہوجائے اور نرم
ہونے کے بعد قابض چیزوں کے جوشاندے جیسے عصارہ لحیۃ التیس کہ سماق اور مازو اس میں ملایا ہو غرغرہ کریں تاکہ اور مادہ کوّے پر نہ گرے
اور جس بیمار کے کوّے میں حرارت پیدا ہوجانے سے سرخی اور حرارت ظاہر ہو تو سبز کدو اور ہرے دھنیے کے پانی سے غرغرہ کریں اور جب کوئی بھی دوا ڈھیلے
کوّے کے اٹھانے میں مفید نہ پڑے اور اسکی جڑ نہایت باریک اور سر کی طرف سے بڑا ہوجائے اور گولائی میں انگور کی صورت اور رنگ سفید
ہو اور حلق پر لپٹنے حنجرے پر پڑے رہنے سے مریض کے دم گھٹنے کا خوف ہو تو واجب ہے کہ جتنا زیادہ ہو اسکو کاٹ دیں اور اسی طرح سے اگر کوّا
دراز ہوجائے اور جڑ باریک اور کنارے چوہے کی دم کی صورت ہوں اور ڈھیلا ہوجائے غرض جس طرح سے کہ ہو جب کاٹنا چاہیں تو
پہلے دونوں قسموں میں بدن کا تنقیہ کریں اور سب کا سب نہ کاٹنا چاہئے بلکہ مقدار طبعی سے جتنا زیادہ ہو اتنا ہی کاٹنا چاہئے کیونکہ اگر زیادہ
کٹ گیا تو خوف ہے کہ خون نہ بند ہو اور حلق میں اتنا خون اوتر جائے کہ حلق اور پھیپھڑا بھر جائے اور بیمار اسی گھڑی مر جائے اور شاید کہ سخت
ورم اور خناق مہلک عارض ہو اور اطبا نے اسی وجہ سے اسکے کاٹنے میں جرأت نہیں اختیار کی اور اسکے کاٹنے کا اتفاق پڑے تو یہ بھی سمجھ لینا
چاہئے کہ جیسا اسکو جڑ سے کاٹنا منع ہے ویسا ہی مقدار میں کم کاٹنا بھی اچھا نہیں کیونکہ اس صورت میں آفت اسی حال پر رہتی ہے اور قطع کرنا دو طرح
پر ہے **ایک** تو لوہے سے **دوسرے** دواؤں سے لوہے سے تو اسطرح پر کٹتا ہے کہ بیمار آفتاب کے روبرو بیٹھے اور جس قدر ممکن ہو منہ کھولے اور
جراح اس کی زبانکو اپنی انگلی سے نیچے کیطرف دبائے پھر کوّے کو جسجگہ سے کہ مقدار طبعی سے زیادہ ہے اس آلے سے جس کا نام ماسکۃ اللہاۃ
ہے پکڑلے اور پکڑے ہوئے کو مقراض سے یا نشتر سے کاٹ ڈالے اسکے بعد گلاب کو کہ اسمیں سماق بھگو رکھا ہو بیمار منہ میں لیکر غرغرہ کرے تاکہ
تاکہ بہت سا خون نہ نکلے اور ایسا ہی قرص کہربائے افیونی اور شراب جو اور شراب خرنوب نبطی موجود رکھیں اسلئے کہ اگر احتیاج پڑے تو ان چیزوں
سے غرغرہ کریں تاکہ خون کا نکلنا بند ہوجائے اور قابض دوائیں سلائی کے کنچے پر چڑھاکر کوّے کی کٹی ہوئی جگہ کو اسمیں رکھدیں تاکہ خون کو بند کرے
اور انگور ترش اور ریباس اور عنب الثعلب اور ترش بہ کا پانی اس باب میں فائدہ مند ہے اور گل مختوم ٹھنڈے پانی کے ساتھ استعمال کرنا
مفید ہے اور انہیں سے ہر ایک دوا خون کے بند کرنے میں مخصوص ہے اور دوا سے قطع کرنا اس طرح پر ہے کہ ہینگ اور پھٹکری باریک پیسکر
کوّے کی اس جگہ پر طلا کریں جسکو قطع کرنا منظور ہے اور اسی طرح سے نوشادر اور ہینگ باریک پیسکر استعمال کرنا اس کی جڑ کو باریک کرتا اور
کوّے کو گرادیتا ہے اور فقط پھٹکری کو منہ میں رکھنا بھی اس کام میں مفید ہے اور اکثر تین دن کے بعد گر پڑتا ہے اور جب ان کاٹنے والی دواؤں کا استعمال

کریں تو چاہیے کہ بیمار آگے تکیہ رکھکر بیٹھے اور منہ ایسی طرح پر کھلا رکھے کہ لعاب باہر نکلتا رہے اور دوائیں کچھ بھی حلق میں نہ پہنچیں اور کٹ جانے کے بعد قابضات مذکور استعمال کریں فائدہ۔ قطع کرنے میں استیصال نہ کریں یعنی جڑھ سے نہ کاٹیں کیونکہ اسکا جڑ سے کٹنا آواز کو منقطع کرتا ہے اور بعضے مخارج کو باطل کرتا ہے بلکہ کبھی مریض کو ہلاک کر دیتا ہے اور استیصال بہت امراض پیدا کرتا ہے سو لازم ہے کہ جبتک سانس بند ہونے سے مریض کی ہلاکت کا خوف نہ ہو تب تک ہرگز اس کے قطع کرنے میں جرأت نہ کریں اور جب قطع کرنے کا اتفاق پڑے تو جس قدر زیادہ ہے کاٹتے ہیں اس سے زیادہ تجاوز نہ کریں اور زائد میں کچھ چھوڑ بھی نہ دیں کیونکہ کم کاٹنا بھی ہیچ بیفائدہ ہے اسی وجہ سے لپیٹ سے قطع کرنے کو اچھا کہتے ہیں کیونکہ دوا کاٹنے میں خاص ایک ہی جگہ کا کاٹنا دشوار ہے

تیسری فصل خناق کے بیان میں۔ اس سے یہ مراد ہے کہ سانس لینے میں یا کوئی چیز نگلنے میں یا دونوں میں ایسا فتور پہنچ جائے کہ سبکی قوت اور ضعف اور بیماری کے محض کے موافق یہ دونوں بالکل موقوف ہو جائیں یا دشوار ہو جائیں چنانچہ اسکا بیان کیا جائیگا۔ اور جالینوس کہ اکثر خناق کا سبب حنجرے میں ہوا کرتا ہے لیکن نزدیک ہونے کے سبب مری کے افعال میں بھی آفت پیدا ہو یا ہر چند کہ سبب مری میں ہو مگر نزدیکی کی بابت سے حنجرہ اور قصبۂ ریہ میں بھی فتور ظاہر ہو اور نزدیک ہونے کے سبب جب بھی ایذا پہنچتی ہے کہ سبب بہت بڑا ہو اور نزدیک کے اعضا کو دبائے اور ہدایت پوشیدہ نہیں کہ جس عضو میں بیماری کا مادہ ہوا کرتا ہے اس عضو کے افعال میں زیادہ نقصان ہوا کرتا ہے اس عضو کی نسبت کہ جسمیں مریض کو تکلیف نزدیک ہونے سے ایذا پہنچے مثلاً آلات تنفس یعنی سانس کے آلات میں آفت ہو اور سبب کے قوی ہونے کے مری میں بھی جو غذا کا آلہ ہے ایذا پہنچے تو اس صورت میں ہر چند کہ سانس لینے میں اور لقمہ نگلنے میں دشواری ہوگی لیکن سانس لینے کی شدت لقمے کے نگلنے سے زیادہ ہوگی اور اسی طرح سے اس کے برعکس یعنی اگر لقمہ نگلنے کے آلات میں آفت ہو تو سبب کے قوی ہونے سے سانس کے آلات میں بھی نزدیک ہونے کے سبب ایذا پہنچے گی۔ لیکن لقمہ نگلنے کے آلات میں ایذا زیادہ ہوگی مگر جب کہ سبب کی زیادتی یا اس عضو کے فعل کو بھی باطل کرے کیونکہ ایسی حالت میں دونوں کے فعل میں نقصان برابر ہوگا اور خناق جیسی جیسی جگہ ہوا کرتا ہے اسی کے موافق چار قسمیں ہیں پہلی قسم تو وہ ہے کہ لوزتین اور حلق کے ان خارجی عضلوں میں جو منہ اور زبان سے متصل ہیں اور لوزتین پر محیط ہیں ورم پیدا ہو اور اس قسم کو مطلق خناق ہی کہتے ہیں اور اسکی علامت یہ ہے کہ بیمار منہ اور زبان باہر نکالے تو ورم نظر آئے اور یہ قسم دوسری قسم کی نسبت جسکا نام خناق کلبی ہے زیادہ سالم ہے اور لوزتین جنکو [illegible] عضلوں کو [illegible] کے دو ٹکڑے ہیں کہ حلقوم کے دونوں طرف سے زبان کی جڑ کے متصل ہیں اور ان سے یہ نفع ہے کہ ہوا کو [illegible] پہنچنے [illegible] نہ جانے دیں بلکہ آہستہ آہستہ پہنچیں اور خناق مطلق کی پہلی قسم چار قسم ہے پہلی قسم تو وہ ہے کہ ورم کا مادہ خون ہو اور اسکی علامت یہ ہے کہ سرخ ہو اور چہرہ اور رگیں کہ حلق میں ہیں اور سر کی طرح میں ہیں خوب بھر جائیں اور آنکھیں اگر آئیں اور حلق میں جلن ہو اور منہ کا مزہ میٹھا اور جیسے شراب کا مزہ معلوم ہو اور اگر مادہ تمام بدن میں پھیلا ہوا ہوگا تو اعضا میں کسل اور اس کے سوا خون کے غلبے کے آثار ظاہر ہونگے۔ علاج اگر قوت میں ضعف ہو تو دونوں ہاتھوں کی سر کی فصد کھولیں اور خون تھوڑا تھوڑا کئی مرتبہ نکالیں چنانچہ ہر ساعت میں پانچ درم یا دس درم جیسی قوت ضرور ہو اور کبھی وقفہ میں تھوڑا تھوڑا نکالتے ہیں سے یہ غرض ہے کہ بیمار کو غشی نہ آجائے کیونکہ خناق کی حالت میں غشی بہت بری ہوتی ہے اور جا بجا کی تنہ کی فصد کے اثنا میں فصد زیر زبان اور حجامت کی فصد کھولنے سے قائل نہیں خصوصاً جس وقت کہ زبان کے نیچے کی رگوں میں امتلا ظاہر ہو اور جبکہ مادہ حلق کے حوالی میں رکا ہوا ہو اور تمام بدن میں خون کے امتلا کا نشان نہ ہو تو کچھ مضائقہ نہیں کہ فصد کو موقوف رکھیں اور مریض کو غذا نہ دیں کیونکہ اس قسم کے مریض کو غذا کا نہ دینا بھی فصد کا قائم مقام ہے لیکن اگر خناق تمام بدن کی شرکت سے پیدا ہو اور قوت مددگار ہو تو پہلے قیفال اور اندام یا باسلیق کی فصد کو سر رگ کی فصد پر مقدم رکھیں اور ایک بار کی اتنا خون نکالیں کہ بیمار غشی کے نزدیک پہنچے اور خناق اسوقت زائل ہو جاتا ہے اور جس طرح پر کہ ہو سکے اس قسم کے مریض کی پنڈلیوں پر پچھنے لگانے بہت مفید ہیں اور صافن کی فصد کھولنی بہت فائدہ مند ہے خاص کر جس بیمار کو حیض کا غلبہ اور بواسیر کے خون کا بند ہونا یا حیض کے خون کا بند ہونا خناق کا سبب ہو جائے اور فصد کے بعد نرم حقنوں سے یا

اور تشنج پیدا ہوگا اور اگر چار دن کے بعد آماس نرم ہو تو نضج کی علامت ہے اور اگر وہ سرخی جو سینہ اور گردن پر ظاہر ہوگئی ہے غائب ہو جائے تو دو
حال سے خالی نہیں ایک تو یہ مادہ تحلیل ہو جائے اور استفراغ میں نکل جائے اور اس میں صحت کی امید ہے اور سانس کا آنا آسان ہو دوسرے یہ کہ مادہ
اندر کی طرف پلٹ جائے اور یہ برا ہوا کرتا ہے اور جب خناق والے مریض کے منہ میں کف آئے تو اکثر نجات کی امید منقطع ہو جاتی ہے اور کبھی کف
آنے پر بھی صحت کی امید نہیں منقطع ہوا کرتی اور یہ اس وقت ہوا کرتا ہے کہ بیمار کی قوت تنہا اپنے حال پر ہے کہ جس وقت مریض کا منہ اور
آنکھ کے حلقے سیاہ ہو جائیں تو اسی وقت بیمار مر جاتا ہے اور ایسا ہی اگر نبض صغیر ہو اور ہاتھ اور پاؤں ٹھنڈے ہوں اور زبان موٹی اور
سیاہ ہو جائے تو موت کے نزدیک ہونے کے نشان ہیں اور اگر خناق کے ساتھ تپ ہو تو بڑے اندیشے کی بات ہے اور جبکہ گرم تپ
میں بحران کے دن خناق ظاہر ہو تو اس کا بڑا خوف ہے، اور جس وقت کہ مریض کی ایک سانس دو دفعہ میں پوری ہو اور ہر دفعہ کی سانس
میں سینہ اور نتھنے ہلیں تو نہایت خوف ہوا کرتا ہے اور ان فائدوں کو خناق کی سب قسموں میں یاد رکھنا چاہیے دوسری قسم
یہ کہ آماس کا مادہ صفرا ہو اور اس کی علامت پیاس کی زیادتی اور منہ میں خشکی اور کڑواپن اور نیند نہ آنی اور سوزش اور چبھن
کے ساتھ اور جیسا دموی خناق میں درد کھنچاوٹ کے ساتھ ہوا کرتا ہے ویسا ہی صفراوی خناق میں بہت چبھن کے ساتھ درد ہوا کرتا
ہے اور صفراوی خناق میں سانس کا رکنا خونی خناق کی نسبت بہت کم ہوا کرتا ہے کیونکہ صفرا کی قلت سے ورم کا حجم بہت کم ہوا کرتا ہے
علاج انہیں رعایتوں کے ساتھ جن کو دموی خناق میں بیان کیا ہے فصد کھولیں اور مسہلوں کے جوشاندے یا خیساندے سے جن میں
املتاس کا شیرہ اور شیر خشت ملا کر طبیعت کو نرم کریں اور تنقیہ کے بعد ابتدا میں مسور کے جوشاندے اور ربّ توت و شیرۂ تخم کاہو اور
شیرۂ تخم کاسنی اور ان کی مانند اور چیزوں سے غرغرہ کریں جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور دوسرے یا تیسرے دن کے بعد محلل چیزوں
سے غرغرہ کریں جنکا ذکر دموی خناق میں گزر چکا ہے اور صفراوی خناق میں تحلیل کی حاجت بہت کم ہے اور تبرید زیادہ مطلوب ہے
اس لئے آش جو اور لعاب اسپغول اور تخم بہدانہ کا پانی اور خرفہ کا شیرہ پینا کامل فائدہ دیتا ہے اور جب بیماری انتہا کو پہنچے تو گیہوں کی بھوسی
پانی میں جوش کریں اور چھان کر اس میں املتاس ملا کر غرغرہ کریں اور اگر مادے کو اندر کی طرف کھینچنا چاہیں تو [illegible] اور [illegible]
بار بار [illegible] حلق کے باہر ضماد کریں اور مادے کو باہر کی طرف کھینچنے کے لیے بہت اچھی تدبیر ہے کہ [illegible] کے نیچے سینگیاں لگائیں
تیسری قسم یہ کہ ورم کا مادہ بلغم ہو اور اس کی علامت منہ اور آنکھوں کا باہر آنا اور ورم کا سفید ہونا اور لعاب کی کثرت اور درد میں قلت
اور منہ کا مزہ نمکین اور کھاری ہونا اور اس قسم میں ورم کے [illegible] ہونے سے پانی اور کھانا دشواری سے نگلا جاتا ہے لیکن اس سبب سے کہ بلغمی
ورم نرم ہوتا ہے تو نگلنے سے بالکل نہیں رکتا اور جاننا چاہیے کہ اگر بلغم کا مادہ [illegible] ہوتا ہے تو ورم کو [illegible]
کے حوالی میں پیدا ہوا کرتا ہے اور [illegible] کہ اس سے نیچے ہیں ان میں [illegible] غلیظ ہونے کے سبب سے نہیں جا سکتا اور اگر رقیق اور
گرم رطوبت ہو تو اندر کے عضلوں میں آماس پیدا ہو جاتا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ جو عضلات [illegible] ہیں اور ان میں منافذ یعنی راستے نہیں ہیں
تو جس مادے میں رطوبت نہ ہو وہ ان میں نہیں [illegible] علاج [illegible] اور جیسا [illegible] سے [illegible] کریں اور [illegible]
[illegible] انگور اور [illegible] اور [illegible] کے پانی اور [illegible] اور عاقرقرحا سے یا [illegible] یعنی [illegible] کے
[illegible] کا ست اور [illegible] سونف کے پانی سے [illegible] غرغرہ کریں اور ورم کی ابتدا میں [illegible]
[illegible] آبکامہ میں ملائیں اور جس وقت بیماری انتہا کو پہنچے اور مادہ اکٹھا ہونے لگے تو بورہ ارمنی [illegible] کے جوشاندے میں ملائیں
اور غرغرہ کریں تاکہ ورم پک کر پھوٹ جائے اور بورہ ارمنی اور [illegible] نوشادر بار بار [illegible] حلق میں پھونکیں کیونکہ [illegible] ورم
پھوڑ دیتی ہیں اور اگر بیماری سخت ہو تو زبان کے نیچے کی رگ کھولیں اور گدی پر اور ٹھوڑی کے نیچے پچھنے لگائیں اور اگر ضرورت ہو

تو پہلا نسخہ کا شہد حلق پر طلا کریں تاکہ زخم ہو کر پیپ نکل جائے اور شہد اور سرکے سے غرغرہ کرنا ادویہ کے قطع کرنے میں بہت نافع ہے اور
جبکہ ورم پھوٹ جائے اور گرم دواؤں کے استعمال سے حلق میں کھرکراہٹ پیدا ہو جائے تو تازے دودھ میں روغن ملا کر غرغرہ کریں اور
بیماری انتہا کو پہنچے تو سفید موم روغن سوسن میں ملائیں اور حلق کے باہر کیطرف لگائیں اور اس وجہ سے کہ فصد استفراغ کلی ہے پس
اگر بیمار کا حال منقبض ہو تو ہفت اندام کی فصد کھولیں اور قیفال کی فصد بھی کھول سکتے ہیں خاص کر جس بیمار کے بلغم میں حرارت
ہو اور بیمار جوان ہو نیز خفتے کی ترکیب سوس شبت اکلیل الملک انجیر ریکر پانی میں جوش کر کے چھان لیں اور بورہ اور نمک
اور شکر سرخ اور آبکامہ اس میں ملا کر کام میں لائیں ترکیب قشور جوز کی ترکیب تر اخروٹ کے چھلکے لے کر کوٹ کر
ان کا پانی نچوڑ کر پکائیں جب آدھا رہ جائے تب اس بچے پانی کے آدھے وزن شہد ملا کر جوش دیں اور کف اتار ڈالیں اور کام میں
لائیں اور شارح نے لکھا ہے کہ یہ ترکیب اورام کے سوا جو حلق اور منہ میں عارض ہوں بہت مجرب علاج ہے چوتھی قسم یہ کہ ورم کا مادہ
سودا ہو اس کی علامت ورم میں سختی اور کھردراپن اور منہ کا مزہ ترش یا کسیلا اور منہ میں خشکی اور چہرے کے رنگ میں سیاہی اور ورم
کی جگہ میں کھردراہٹ اور کبھی چوٹ ہر چند کہ ورم کی سب قسموں میں لازم ہے لیکن سوداوی میں نہایت شدت سے ہوا کرتی ہے کیونکہ
مادہ بہت کثیف اور غلیظ ہے اسی واسطے یہ ورم تھوڑا تھوڑا پیدا ہوا کرتا ہے اور اس جگہ میں اس کا پیدا ہونا نادر ہے کیونکہ اکثر
اس میں سوداوی خون گرم آماس کے بدلنے سے پیدا ہوا کرتا ہے اور گرم آماس اس جگہ میں اتنی مہلت نہیں دیتا کہ اس میں سے لطیف تحلیل
ہو جائے اور باقی غلیظ ہو کر سودا ہو جائے اور اس وجہ سے کہ بدن میں یہ جگہ اونچی ہے اور سودا اپنی طبیعت سے نیچے کیطرف
مائل ہے اور باوجود اس کے اس کا جرم بھی کثیف ہے تو خود بخود یہاں ورم کا سبب نہیں ہو سکتا مگر شاذ و نادر علاج فصد کھولیں اور رگ
کا شگاف فراخ کھولیں یعنی نشتر سے زخم کشادہ لگائیں تاکہ سوداوی خون جس کا قوام غلیظ ہے اچھی طرح سے نکل جائے اسی واسطے اطبا نے
اس قسم میں باسلیق کی فصد اختیار کی ہے کیونکہ وہ کشادگی کے سبب جامع النفع ہے اور متوسط حقنوں سے یعنی جو تیز اور نرم کے درمیان ہیں
یا ایارج فیقرا اور سطوخودوس افتیمون سے طبیعت کو نرم کریں اور انجیر کے جوشاندے میں یا رب قشور الجوز یا آبکامہ میں مینتھی کا لعاب
اور السی کا شیرہ ملا کر غرغرہ کریں یا جلاب گرم اور ماء العسل اور [illegible] سے یا اکلیل الملک تخم کتان بابونہ مینتھی کے جوشاندے سے
غرغرہ کریں ورنہ تازے دودھ سے بھی غرغرہ کرنا مفید ہے اور چاہیے کہ مینتھی اور سویا اور بابونہ اور برگ کرنب اور اس کے بیج
اور مرزنگوش کو ملا کر پانی میں جوش کریں اور روغن نرگس اور بطخ کی چربی پگھلا کر اس میں ملائیں اور حلق کے باہر لیپ کر دیں اور
دوسری قسم وہ کہ خناق کلبی اس کا نام ہے [illegible] کہتا ہے [illegible] عارض ہوا کرتا ہے اس لئے اطبا اس نام سے
[illegible] اس نام کو اس ورم پر استعمال کیا ہے [illegible] اس ورم والے کو کتے کی طرح [illegible]
[illegible] اس نام سے [illegible]
اس کی [illegible] قسم [illegible] حلق کے اندر [illegible] ورم پیدا ہو اور اس نوع میں [illegible]
اور حلق کے باہر آماس بالکل معلوم نہیں ہوا کرتا ہے اور بعض اطبا اس کو [illegible] اور [illegible] کما قال المقر الطبی [illegible]
[illegible] الحلق و الذی بالخارج [illegible] لا حمرۃ و لا [illegible] و الکائنۃ [illegible] النفس و ضیقہ [illegible]
[illegible] ورم یا [illegible] حلق [illegible]
[illegible]
[illegible] حلق کے [illegible] خناق [illegible] کہ حلق [illegible]

بیٹھی آئیں شاہتوت کے پتے پانی میں جوش دیکے اُس سے غرغرہ کریں اور املتاس ہو کبھی لکو گل ارمنی رسوت ہری لکو کے پانی میں بھگو کر حلق کے باہر ضماد کریں اور
ایک شخص کو اس علاج سے صحت ہوئی ہے چوتھی قسم وہ ہے کہ ان اعضا کو ورم اُسکا سبب نہ ہو بلکہ دوسرے سبب سے اختناق ہو اس سبب سے کہ یہ قسم کمتر وقوع میں آتی ہے
تو اکثر کتابوں میں اسکا ذکر چھوٹ گیا ہے اور اس قسم کی سات نوعیں ہیں پہلی نوع تو وہ ہے کہ جو عضلہ حنجرے کو کھولتا ہے اسمیں استرخا ہو جائے پھر اس عضلے کی حرکت باطل
ہو جائے حالانکہ ورم نہ ہو اور یہ ظاہر ہے کہ جب اُسکی حرکت باطل ہوگی تو راستہ تنگ ہو جائے گا اور مراد کے موافق سانس نہ آئیگی دوسری نوع یہ کہ حنجرے کے اندر
کیطرف کے عضلے میں بہت سی خشکی عارض ہو اور اس سبب سے ہو لکے کھنچنے سے جو اس کا کام ہے عاجز ہو جائے اور اس وجہ سے آدمی کی سانس تنگی سے آئیگی اگرچہ راستہ
کھلا ہوا ہو تیسری نوع یہ کہ پھیپھڑے کا ورم یا سبب کہ پھیپھڑے میں یا سینے کی فضا میں پیدا ہو جائے اور اختناق کا سبب ہو چوتھی نوع یہ کہ سینے میں یا پھیپھڑوں میں
بہت کیڑے پیدا ہوں اور اس سبب سے سانس آنا دشوار ہو جائے پانچویں نوع یہ کہ مقعد میں اور یا بڑی آنت میں اور انکے سوا اس قسم کے اعضا میں خون منجمد
ہو جائے اور اس سے سانس آنے میں آفت آئے چھٹی نوع یہ کہ کوئی دوا کھانے کا اتفاق پڑے جو بالخاصیت خناق پیدا کرتی ہے جیسے سماروغ یعنی کھمبی
کی ایک قسم اور زہر کی دوسری قسمیں ساتویں نوع یہ کہ حمام کرنا خناق کا باعث ہو جائے اور ہر ایک نوع کے لئے ایک علامت ہے مثلاً اگر عضلے
کی حرکت باطل ہوگی تو آدمی کو اندر کیطرف سانس لینے کی قدرت نہ ہوگی اور ایسا ہی اگر اندر کے عضلے کی خشکی سبب ہوگی تو اس عضلے کی خشکی کے اسباب بھی پہلے گزر
چکے ہونگے اور پھیپھڑے کا ورم اور پھیپھڑے اور سینے میں پیپ کا جمع ہونا اور کیڑوں کا پیدا ہونا اور خون کا منجمد ہونا خناق کا سبب ہو تو ہر ایک کے اسباب جو اپنی اپنی جگہ لکھا ہے ظاہر
ہوگا اور بیچ جب پہلے حمام کرنا اور کبھی کو کھانا علامت کا محتاج نہیں علاج سبب کے زائل کرنے میں کوشش کریں اور جو خناق جلد جلد حمام کرنے کے سبب سے عارض ہو تو اسکا علاج
شربت لیموں اور شربت نارنج سے کریں اور حنجرے کے استرخا کو علیحدہ فصل میں بھی بیان کرینگے اور جاننا چاہیئے کہ لفظ خناق اور ذبحہ کے استعمال میں اطبا نے اختلاف کیا ہے
اُن میں سے بعضے تو ایسے ورم کو جو حنجرے کے ظاہری عضلوں میں یا قصبہ ریہ کے باطن میں یا مری کے باطن میں یا اُس کے گلے میں پیدا ہو تو خناق بولتے ہیں اور گرم ورم
کو جو ہونٹوں میں عارض ہو تو ذبحہ کہتے ہیں اور صاحب کامل اور اُسکے تابعین کی رائے بھی اسی طرف گئی ہے اور بعضے طبیبوں نے کہا ہے کہ جو نسا ورم حنجرے کے
باہر کے عضلات میں پیدا ہو تو خناق ہے اور جو ورم کہ حلق اور مری کے عضلات میں ہو تو ذبحہ ہے اور جو نسا ورم اندر کے عضلات میں واقع ہو تو وہ خناق کا بھی ہے اور شیخ الرئیس کی رائے
اسی طرف گئی ہے اور صاحب ایلاقی نے اسکا اتباع کیا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ جب عضلے باطنی میں جن کا ذکر کیا ہے آماس مخصوص ہو اور منہ کے اجزا میں اور باہر کی طرف آماس کا
کچھ بھی اثر ظاہر نہ ہو تو اسکو ذبحہ کہتے ہیں اور ابن ابی صادق کا بھی یہی مذہب ہے اور بعضے ان دونوں میں یعنی خناق اور ذبحہ میں کچھ فرق نہیں کرتے اور شیخ الرئیس اور
قبلہ بختیشوع اور ابوالفرج نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے لٰکن ان اصطلح علیٰ ذٰلک الاختلاف لا مشاحۃ یعنی اور ہر کوئی جیسے چاہے اپنی اپنی اصطلاح مقرر کر لے لیکن یہ اختلاف
مقصود کو سمجھنے میں تیسری فصل بثور حلق کا مختصر ذکر کے بیان میں یعنی گرم پھنسیاں کہ حلق اور مری اور قصبہ ریہ میں پیدا ہوں جاننا چاہیئے کہ یہ پھنسیاں اکثر مری
میں نکل آتی ہیں کیونکہ اُسکا جرم نرم اور گوشت کا بنا ہوا ہے اس سبب سے گرم مواد کو جلد قبول کرتا ہے اور قصبہ ریہ اس کے خلاف ہے کہ مواد کو جلد نہیں
قبول کرتا کیونکہ اُس کا جرم سخت اور غضروف کا بنا ہوا ہے اسی سبب سے اُس میں بثور کم پیدا ہوا کرتے ہیں اور جو بثور کہ مری کے منہ پر نکل آئیں تو انکی علامت
یہ ہے کہ جب غذا و نان نگلے تو درد جتنا تھا اُس سے زیادہ ہو جائے خصوصاً اگر ترش یا تیز یا سخت غذا کھائی جائے اور اگر بثور حلق اور حنجرے میں
نکل آئیں تو مری میں غذا کے جانے سے درد نہ ہوگا یا بند کر دیتے ہیں اور جو کچھ ان کا غبار کے حلق میں جانے سے اور غذا کو کھانے اور چبانے سے
ایذا پہنچے اور آواز میں تغیر پیدا ہو جائے اور جس جگہ میں بثور ہوں تو اسی جگہ ہر وقت درد اور جلن کا رہنا ضروری ہے علاج باسلیق یا
اکحل کی فصد کھولیں اور شیرہ جو نشاستہ روغن بنفشہ کا حریرہ بنا کر پیئیں تاکہ سوزش اور جلن ساکن ہو جائے اور ٹھنڈا پانی پینے سے پرہیز کریں یا
خاص کر جبکہ بثور میں زخم ہو جائیں اور میوہ و نمکین پانی سے طبیعت کو نرم کریں اور مریض کو رات کے وقت اسپغول کا لعاب نیم گرم دیں اور جو غذا پینے کے
لائق ہو اُس کو اختیار کریں اور جو کھانا خشک یا ترش یا تیز ہو اُس سے قطعاً پرہیز کریں اور جس وقت مادہ کے پکانے کی احتیاج پڑے تو جیسا علاج خناق
کے پکانے کے لئے ہے وہی علاج اس مرض میں بھی استعمال کریں اور جب مادہ پک جائے اور کہنگار ہیں پیپ نکلانے لگے تو وہی تدبیر کام میں لائیں جو خناق میں پھوٹنے کے بعد

کام میں آتی ہیں اور بار ہا ان کا ذکر ہو چکا ہے ف واضح ہو کہ جب بثور کا مادہ پک کر کھندگا رہیں پیپ نکلے تو ماء العسل اور اس کے مانند سے غرغرہ کریں
۔۔۔ بنفشہ اصل السوس رات کو گاؤزبان کے عرق میں بھگو دیں صبح کو چھان کر شربت بنفشہ ملا کر ہر روز صبح کے وقت مریض کو پلایا کریں اور گولیاں
منہ میں رکھیں اور ان کا لعاب نگلیں **گولیوں کی ترکیب** رب السوس تخم عولی کتیرا تخم خطمی مغز تخم خیارین بار یک پیس کر اسپغول کے لعاب میں
گولیاں بنالیں اور یہ غرغرہ حلق کے پھنسیوں کو مفید ہے **غرغرے کی ترکیب** جد بودینہ خشک عنب الثعلب اصل السوس مقشر کاسنی سفید پانی میں جوش
کرکے غرغرہ کریں اور مرض کے آخر میں یعنی مادہ نکلنے لگے تو تھوڑا سرکہ نیم گرم پانی میں ملا کر گھونٹ گھونٹ پئیں اور اسی سے غرغرہ کریں تاکہ اس جگہ کو
دھو کر پاک کر دے اور اگر سرکے کی تیزی سے ایذا پہنچے تو روغن گل یا روغن بنفشہ یا اسی کا لعاب پئیں اور اسی سے غرغرہ کریں اور زخمی پھنسیوں کا درد کم کرنے کیلئے مرہم
رغن ۔۔۔ اسی طرح پر معالجہ کریں کہ فقط ہر ایک دوا یا انڈے کی زردی میں ملا کر نیم گرم کرکے گھونٹ گھونٹ پئیں اور منہ میں بھی رکھیں اور جاننا چاہیے کہ حلق کی
پھنسیاں بہت سخت مرض ہوا کرتی ہیں اس لئے خلفت عضر وف اور غشا سے ہوتی ہے تو جس وقت کہ اس جگہ درد معلوم ہو تو لازم ہے کہ پہلے ہی سے فصد اور سہال اور شربت
جن کا ذکر تفصیل ہو چکا ہے استعمال کریں اور دبیر نہ کریں اور اس کا علاج اکثر غرغروں سے کریں اور ان کا ذکر خناق کے علاج میں گذر چکا ہے +

حب السعال کی ترکیب بنفشہ کتیرا رب السوس تخم خیارین بادرنگ بو بنشاستہ سب کو پیس کر اسپغول کے لعاب میں ملا کر گولیاں بنالیں اور منہ میں رکھیں

چوتھی فصل حلق میں جونک چمٹ جانے کے بیان میں

یعنی حلق میں جونک چمٹ جائے اور جونک کو عربی میں علق کہتے ہیں جاننا چاہیے کہ بہت
پانی اس قسم کے ہوا کرتے ہیں کہ ان میں چھوٹی چھوٹی جونکیں پیدا ہو جاتی ہیں اور جب آدمی غفلت کے سبب اس پانی کو پی لیتا ہے تو جونکیں تالو میں یا منہ یا
حلق میں یا زبان پر یا مری میں چمٹ جاتی ہیں اور کبھی شاذ و نادر قصبہ ریہ میں جاکر وہاں چمٹ جاتی ہیں اور کبھی تالو سے ناک کی طرف آجاتی ہیں اور ان میں سے
جو ناک کی طرف ہوتی ہے تو نظر آتی ہے اور جو اندر نیچے کی طرف ہوتی ہے تو نظر نہیں آتی اور اس کی علامت یہ ہے کہ بیمار ہر وقت غمگین اور بے قرار رہے
اور شاید کہ تھوڑا سا خون بے قیں تھوک کے ساتھ نکل آئے حالانکہ اس کو کوئی دوسری بیماری نہ ہو اور جو جونک مری میں چمٹ جائے اور بہت دنوں ۔۔۔
ہو جائے تو بیمار کو اس کی حرکت معلوم ہوگی اور بے چینی اور غم بڑھ جائیگا اور اگر قصبہ ریہ میں چمٹ جائیگی تو کھانسی اکیدم کبھی بہت ۔۔۔ لینے میں تنگی ہوا کرتی ہے اور کبھی جونک
کو چھوڑ دے اور اگر تالو سے ناک کی طرف آجائے تو بیمار کو دماغ کے مقدم میں بوجھ معلوم ہوگا اور ناک کا ۔۔۔ ہو جائیگا علاج جو جونک نظر آسکے تو اس کو موچنے
سے پکڑ کر اٹھالیں یا اس آلے سے کہ اس کے نکالنے میں مخصوص ہے اور وہی المدخنة ۔۔۔ الآلة التي يقبض بها العلق ۔۔۔ کا نشان
الدخان یعنی اور وہ ایسا آلہ ہے کہ تھوڑی سنگلاخی کی صورت دراز گردن اور دونوں ہرسے ایسے دو پیالوں کی صورت اندر سے کھوکھلا اور دونوں کنارے
ہیں دندانے جیسے آری کے دانت ہوا کرتے ہیں فائدہ اور اس آلے میں کنارے دندانہ دار ہونے میں یہ فائدہ ہے کہ جونک کو جب اس سے پکڑیں تو پھسل
نہ جائے اور مضبوط پکڑی جائے اور اس کے نکالنے کا طریقہ اس طرح ہے کہ مریض آفتاب کے سامنے منہ کھولے اور زبان کو چمچے سے دبا لیں کہ منہ کو اتنا کھولے
ہو تاکہ جونک کا سرا باہر سے نظر آنے لگے پھر علاج کرنے والا اسی آلے سے جس کا ذکر ہو چکا یا موچنے سے جونک کا سر اور گردن پکڑ کر دبائے اور دیر تک دبائے رہے تاکہ جونک
سست ہو جائے اور جگہ چھوڑ دے پھر آہستہ آہستہ باہر کی طرف کھینچ لے تاکہ نہ حلق میں خراش ہو اور نہ جونک ٹوٹ کر رہ جائے کیونکہ اگر جونک ٹوٹ گئی اور اس کا
سر اسی جگہ چمٹا ہوا رہ گیا تو بڑی آفت لاتا ہے اور ورم پیدا کرتا ہے اور شاید کہ وہ ٹکڑا جو چمٹا ہوا ہے معدہ میں گر پڑے اور اپنی خباثت اور سمیت کے سبب
خون کی قے اور سحج یعنی خراش پیدا کرے اور اگر جونک کے چھڑانے سے پہلے سرکہ میں نمک ملا کر یا سرکے میں ہینگ ملا کر اس سرکے سے کلیاں اور غرغرہ کریں تاکہ وہ سست
ہو جائے تو بہتر ہوگا مگر جس بیمار کے کسی عضو میں اندر کی طرف جونک چمٹی ہو اور دکھائی نہ دے تو غرغرے کے سوا اور کچھ اس کا علاج نہیں ہو سکتا اور سرکہ اور نمک
اور سرکہ انگوری اور ہینگ اس باب میں بہت خوب دوا ہے اور اگر جلا ہوا صدف اور قیصوم سرکے میں ملا کر غرغرہ کریں تو فائدہ مند ہوگا اور طبری نے لکھا کہ اگر ہیچ سوسن
کو پیس کر روغن میں ملا کر اس سے غرغرہ کریں تو فی الفور جونک کو ہلاک کرتا ہے اور جونک کے ہلاک کرنے میں کوئی دوا اس سے بہتر نہیں اور بہت اچھی تدبیر تو یہ ہے کہ کالی مٹی یعنی
تالاب کی ۔۔۔ پانی میں بھر کر بیمار کے منہ میں رکھ دیں تاکہ جونک اسی مٹی کے شوق میں اپنی جگہ چھوڑ کر اس طرف آئے کیونکہ اس کو اس مٹی سے الفت ہے پھر جب آسکے

ہلنے کی حرکت محسوس ہو تو مٹی کو منہ سے نکال ڈالیں اور جونک کو موچنے سے پکڑ کر نکال لیں اور یہ ترکیب شارح اسباب و علامات کے داد کا اختراع ہے لیکن اگر
جونک معدے میں اتر جائے یا اس آلے سے چھڑانے وقت ٹوٹ کر دوسرا ٹکڑا معدے میں جا پڑے تو شیخ فیصدوم افسنتین کلونجی یا قاقلا فنسط یا بزرنگ سرخس یعنی کیل دارو سرکے میں ملا کر
جوش کریں اور چھان کر مریض کو پلائیں اور اس قسم کے مریض کے کھانے کی چیزیں لہسن اور پیاز پودینہ خردل کرنب ہونی چاہئیں یعنی جس شخص کو قے آسانی سے آجائے
تو اس کو اس قسم کی چیزیں کھلا کر قے کرائیں اور قے کی دوا پلائیں اور جس شخص کو قے کا آنا دشوار ہو تو اس کو مسہل دیں جیسا کہ اس کا بیان ہو چکا اور اگر جونک
اوپر ناک کی طرف چڑھ گئی ہو تو کلونجی عصارہ قثاء الحمار خربق سیاہ سرکے میں جوش کر کے اور چھان کر کے اس سرکے کو ناک میں ڈالیں اور بیمار ناک سے اوپر سڑکے اور جن چیزوں کا غرغرہ
کیلئے بیان کیا ہے اس وقت بھی انکو کام میں لانا چاہئے اور جن حیلوں سے جونک نکل آتی ہے انمیں سے ایک تو یہ ہے کہ لہسن سرکے میں جا ہوا یا ویسا ہی زیادہ انداز
کے موافق کھا کر حمام میں جائیں اور بہت دیر وہاں ٹھہریں اور گھڑی گھڑی برف کا پانی یا نج کا ٹھنڈا کیا ہوا پانی منہ میں لیکر کچھ دیر ٹھہر کر گرائیں اور پھر ایسا ہی کرتے
رہیں تاکہ اس حیلے کے سبب سے جونک ٹھنڈے پانی کی تلاش میں اس جگہ کو چھوڑ کر اوپر آجائے اور اگر حمام میں اتنا صبر کر سکیں کہ غشی کا خوف ہو جائے تب تو کرنا چاہئے تاکہ
جونک گرمی کے سبب سے گھبرا کر اوپر آجائے اور اگر اسی طرح لہسن کھا کر دھوپ میں بیٹھیں اور منہ کو کھولے رکھیں اور سرد پانی کا پیالہ ہونٹھوں سے ملا ہوا رکھیں تو
بہتر ہے اور ممکن ہے کہ جونک پانی کی طلب میں اوپر آجائے اور اگر کائی منہ میں لیں یا ہونٹھوں پر رکھیں تاکہ اس کی بو سے نکل آئے تو بہتر ہے۔

پانچویں فصل حلق میں کانٹا چبھ رہجانے یا کھانا اٹک جانے کے بیان میں علاج اگر وہ چیز نرم ہو جیسے گوشت اور روٹی
اور چکنی ہڈی اور انبہ کی گٹھلی اور ان کے مانند تو گردن پر اور دونوں شانوں کے بیچ میں تھپکیں یعنی اس جگہ کچھ مارتے رہیں تاکہ باہر نکل آئے یا اندر اتر جائے
اور اگر اس تدبیر سے کام نہ نکلے تو پھر جس طرح بن پڑے قے کی تدبیر کریں اور اگر وہ چیز سخت اور کھرکھری ہو جیسے مچھلی کا کانٹا اور کھرکھری ہڈی اور ان کے مانند تو اسکو
غور سے دیکھیں اگر نظر آتی ہو تو کوشش کے ساتھ اس کو زنبور سے یا کسی اور آلے سے نکال لیں اور اگر نیچے ہو گئی ہو اور نظر نہ آئے تو لعاب اور نرم چربیدہ اور مزلق یعنی
پھسلانے والی چیزیں پلائیں تاکہ ان کی نرمی کے سبب سے پھسل کر معدہ میں گر پڑے پھر قے کرائیں تاکہ باہر آجائے اور بہتر تو یہ ہے کہ پہلے معدہ کو ایسی غذا سے جو پینے
کے لائق ہو بھر لیں اسکے بعد قے کریں اور دوسرا حیلہ یہ ہے کہ اسفنج کا ٹکڑا لیکر کسی مضبوط اور بڑے دھاگے میں مضبوط باندھیں اور دھاگے کا سرا ہاتھ میں رکھیں اور بیمار سے
کہیں کہ اسفنج کو نگل لے اور پانی پلانے سے مدد کریں تاکہ اسفنج چبھی ہوئی چیز سے آگے بڑھ جائے اور نیچے اتر جائے تو پھر دھاگے کو ایک ہی دفعہ کھینچ لیں تاکہ وہ چبھی
ہوئی چیز اپنی جگہ سے چھٹ کر اسفنج کے ساتھ باہر آجائے دوسری ترکیب گوشت کی چھوٹی بوٹی یا صوف کا پارچہ لیکر اور شہد میں لت کر کے اسی طرح سے دھاگے
میں باندھ کر نگلائیں اور دیر تک صبر کریں تاکہ ابھی شہد گھلکر اتر جائے پھر دھاگے کو کھینچ لیں دوسری ترکیب سوکھا ہوا انجیر دھاگے میں باندھ کر تھوڑا سا
چبا کر نگل لیں تو اس کو نکال لاتا ہے اور اگر وہ چبھی ہوئی چیز ایک مدت تک اسی جگہ رہی اور نہ اندر جائے اور نہ باہر نکلے تو چاہئے کہ ایک درم تخم سپندان کہ اسکو
عربی میں حرف کہتے ہیں کوٹ کر گرم پانی کے ساتھ مریض کو دیا کریں اور یہ دوا مجرب ہے اس چیز کو البتہ باہر کھینچ لیتی ہے اور جب اس چیز کو نکالنا ممکن ہو تو معدے
میں نہ گرانا چاہئے کیونکہ معدے میں اتر جانے سے خوف ہے کہ معدہ یا آنت کو چھیل ڈالے اور اگر ان حیلوں کے استعمال میں کانٹا نکالتے وقت حلق چھل جائے تو سرد لعابوں سے غرغرہ کریں
سرد لعاب جیسے بہدانہ تخم خطمی اسبغول تخم ریحان پانی میں جوش کریں اور چھان کر غرغرہ کریں غرغرے کی ترکیب یہ ہے کہ اسبغول بہدانے کا لعاب گائے کے دودھ میں نکالیں پھر
نیم گرم کر کے غرغرہ کریں اور جو چیزیں لعاب دار سب سے موافق ہیں انکو گھونٹ گھونٹ کر کے پئیں اور اگر درد کا غلبہ ہو اور بدن میں امتلا معلوم ہو تو فصد کھولیں تاکہ مادہ درد
کی جگہ پر نہ جھکے اور غرغرہ کرنے میں مبالغہ کریں تاکہ ورم پیدا نہ ہو اور لعابی چیزوں کے سوا جس میں نیم گرمی ہو اور کوئی چیز نہ کھائیں تاکہ سبب کو زیادہ نہ کرے

چھٹی فصل بلع الابرہ کے بیان میں یعنی سوئی نگلنا اور اسکے نکالنے کی یہ ترکیب ہے کہ سنگ مقناطیس جس کو آہن ربا بھی کہتے ہیں ایک درم باریک
پیسکر ایک ماشہ نمک انگوری میں ملائیں اور انہیں کا شربت دیں ماشتر چہچہا رمل الشقہ اور دام ادکی کہتے ہیں اور جب آدھ گھنٹہ گذر چکے تو سنائی کی پانچ مثقال گلسرخ بنفشہ ہرایک
دو مثقال سپستان تیس دانے ان سب کو ایک پیالے میں جوش کریں جب آدھا پانی باقی رہے تو چھان لیں اور شیرخشت تازہ پندرہ مثقال اس میں ملا کر اور
چھان کر نیم گرم پئیں اور شیاف سے مدد کریں اور جب دوا کا عمل تمام ہو چکے تو قند کا شربت گلاب اور تخم ریحان کے ساتھ پلائیں اور غذا آشوب آب دیں

ساتویں فصل انطباق المری کے بیان میں یعنی مری کا دب جانا جاننا چاہیئے کہ مری کے اندر ایک عضلہ پھیلا ہوا لگا ہے کہ مری کو بقدر معین کھلا رکھتا ہے اور اسکے دونوں کنارے انکو آپس میں ملنے نہیں دیتا پھر جس وقت بہت سی رطوبت اس پر گرتی ہے اور اس عضلے کو ڈھیلا کر دیتی ہے تو مری کا راستہ ملجاتا ہے اور وہی عضلہ کہ ہلکی اور بہتی ہوئی چیزوں کو نیچے اُتارنے میں مدد کرتا تھا اپنے کام سے رکجاتا ہے اور معدہ کی طرف اسکو نہیں کھینچ سکتا ہے تو ایسا جو چیز کہ لطیف اور سبک یا رقیق ہو جیسے پانی اور اسکے مانند ہرگز حلق سے نہ اُتر سکے مگر بڑا لقمہ اور بھاری چیز کہ فراغت سے اُتر جاتے تو اسکی وجہ یہ ہے کہ جو چیز بوجھل ہے وہ اپنے بوجھ اور سختی سے بالطبع نیچے کی طرف جاتی ہے اور انطباق کو کھولدیتی ہے اور اس بات کی محتاج نہیں کہ کوئی دبانیوالی چیز اسکی مدد کرے اور ہلکی چیز اپنی ذاتی خفت کے سبب سے کسی ایسی چیز کی محتاج ہے کہ اس کو زور سے دبائے تاکہ ملے ہوئے جسم میں یعنی جس کا راستہ دبگیا ہے جا سکے اور یہ بیماری اچھا نہ ہونیوالی ہے کیونکہ استرخا ایسے عضو میں ہے کہ جسمیں بہت سی رطوبت ہے اور ہمیشہ کھانے اور پینے کی چیزیں اسپر سے گذرتی ہیں اور حنجرہ کے نزدیک ہے اور حنجرہ میں خود چلنی رطوبتیں بھری ہوتی ہیں اس سبب سے ایسے عضو سے استرخا زائل ہونا ممکن نہیں مگر جبکہ بیمار لڑکا ہو کیونکہ اسمیں جس وقت حرارت اور قوت بڑھ جائیگی تو توقع ہے کہ رطوبت تحلیل ہوجائیں علاج مادہ کا استفراغ کریں یعنی ایارجات اور غرغرے رطوبت کے خشک کرنیوالے استعمال کریں یعنی جیسے انجیر زرد آبی گیہوں کی بھوسی تیج گل ارمنی پانی میں جوش کرکے اس سے غرغرہ کریں اور معدہ کی تقویت کیلئے انیسون سنبل کندر بہمن سرخ بہمن سفید مصطگی کو پانی میں جوش کرکے ملکر چھان کرکے مریض کو نیم گرم گھونٹ گھونٹ کرکے پلائیں اور ٹھوڑی کے نیچے جھینہ ناری یعنی مدار کے [illegible] دیگر چند بیدستر سکبینج اور اس کے مانند طلا کرنا فائدہ کرتا ہے **آٹھویں فصل استرخاے حنجرہ کے بیان میں** یعنی حنجرہ میں استرخا جاننا چاہیئے کہ جو عضلہ حنجرہ کو ہوا کے کھینچنے کیلئے کھولا کرتا ہے وہ کبھی رقیق رطوبات کے گرنے سے ڈھیلا ہوجاتا ہے اور پھر حنجرہ اسی طرح بند رہ جاتا ہے اور ہوا ریہ کی طرف نہیں کھنچتی اور اختناق بھی پیدا ہوجاتا ہے یعنی دم گھٹنے لگتا ہے جیسا اختناق کی پچھلی قسم میں بیان ہوچکا علاج جو کچھ انطباق المری میں گذر چکا اسی کی رعایت سے استرخاء حنجرہ کا علاج کریں **نویں فصل حکاک المری کے بیان میں** یعنی مری میں خارش ہونا کبھی غلیظ سوختہ نیز سوزش پیدا کرنیوالی خلطیں معدہ میں جمع ہوجاتی ہیں اور اس میں سے انجرے اٹھکر مری کیطرف آتے ہیں اور مری کے منہ میں ایسی طرح خارش پیدا ہوتی ہے کہ بیمار اس جگہ کو کھجلانے کیلئے کھنکھارتے اور [illegible] کو پھرنے سے ایک گھڑی نہ رک سکے علاج معدہ کے تنقیہ کیلئے شبت اور لوبیا اور سولی کے بیج پانی میں جوش کریں اور چھان کر سکنجبین ملاکر پئیں اور قے کریں اور خلط کو قطع کرنے کیلئے سکنجبین عنصلی اور شیرہ سے غرغرہ کریں اور تازے دودھ میں شکر ملاکر گھونٹ گھونٹ کرکے پیئں تاکہ سوزش اور خارش ساکن ہوجائے اور اس مرض میں شراب گذرنیں سب چیزوں سے زیادہ مفید ہے صرف شراب گذرنیں کی ترکیب گاجروں کو چھیل کر جلدی سے پاک صاف کرکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹیں پھر پتیلی میں ڈالکر پانی اندازے کے موافق ڈالیں اور سرپوش ڈھک کر خمیر سے خوب بند کردیں اور نرم آنچ پر جوش دیں جب ٹھنڈی ہوجائے تو گاجروں کا عرق نچوڑیں اس کا آدھا قند سفید ملاکر شربت کے قوام پر پکائیں **دسویں فصل اختلاج اور ارتعاش قصبۂ ریہ کے بیان میں** اختلاج کے معنے عضو کا پھڑکنا اور ارتعاش کے معنے عضو کا کانپنا اور قصبۂ ریہ کے اختلاج کی علامت یہ ہے کہ گھڑی گھڑی کے بعد کلام میں لغزش اور جنبش پڑے یعنی منہ کی بات منہ ہی میں رہ جائے اور منہ سے نہ نکلے لیکن علی الدوام یعنی ہر وقت ایسا نہ ہو اور دوام نہ ہونے کی یہ وجہ ہے کہ سبب ہمیشہ نہیں رہتا کیونکہ اختلاج کا سبب بخاری غلیظ ریح ہے اور اس کو اسی وقت تک قیام ہے کہ سبب قوت کے مقابلہ اور مجادلہ میں لطیف اور تحلیل ہو جائے جبتک کہ سبب باقی ہے تو کلام کو نہایت وقفہ تردد اور اٹکاؤ کلام میں رہتا ہے اور جس وقت سبب تحلیل ہوجائے تو کلام اصلی حالت پر آجائے یہانتک کہ پھر سبب پلٹ آنے اور قصبۂ ریہ کے ارتعاش کی یہ علامت ہے کہ کلام میں لرزہ اور کانپنا ہو اور سبب دائم ہونے سے یہ حالت ہر وقت رہا کرتی ہے کیونکہ اس کا سبب رطوبت مرخیہ بلغمیہ یعنی سست کرنیوالی رطوبت ہوا کرتی ہے کہ حنجرہ کے عضلوں اور غشا کی لیفوں میں عارض ہوجاتی ہے اور ارتجاف ناتمام پیدا کرتی ہے یعنی بالکل سستی نہیں کرتی اور اس سبب سے کہ بلغم کا مادہ ایسا جلد تحلیل ہوا کرتا ہے جیسے ریح جلد تحلیل ہوجاتی ہے۔

تو وہ کیفیت ناوے کے باقی رہنے تک ایک حال پر رہتی ہے اور اختلاج اور ارتعاش عامہ کا ذکر جو سر کے امراض میں لکھا گیا ہے تو خاص
خاص اعضا کا معالجہ اسی جگہ سے تلاش کرنا چاہیئے مگر اس جگہ غرغرہ اور لعوقات مناسب بہت مفید ہیں ⁂ **گیارھویں فصل**
غریق کے بیان میں یعنے ڈوبے ہوئے کی تدبیر میں جو شخص کے پانی میں ڈوب گیا ہو اور نکالنے کے بعد بیہوش ہو جائے
مگر سانس باقی ہو تو اس کو سر نیچا کر کے اس طرح الٹا کر دیں کہ پیٹ میں سے سب پانی باہر آ جائے اور اس کے سوا جس حیلہ سے بن پڑے
ایسی تدبیریں کریں کہ پانی پیٹ میں سے نکل جائے پھر اسکے بعد ہوش آنے کیلئے اور معدے کے رطوبات خشک کرنے کے واسطے سیاہ مرچ سونٹھ شہد
میں جوش کر کے اور چھانکر حلق میں ٹپکائیں اور ہوش آنے کے بعد کئی دن تک بیسن اور دودھ کا حریرہ بنا کر اسکو پلایا کریں تاکہ رطوبت کے مزاج
کو درست کر دے فائدہ اگر ڈوبے ہوئے میں سانس باقی ہو تو اس کو عذاب نہ دیں جیسا کہ بعضے جاہلوں کو دیکھنے کا اتفاق پڑا ہے کہ بیچارے غریق
کو ناحق عذاب دیتے ہیں اور اس باب میں بیہودہ باتیں بکتے ہیں کہ ہر چند ڈوبے ہوئے اور سانپ کے کاٹے ہوئے میں دم نہ رہے مگر
کئی دن کے بعد سانس آ جاتی ہے وکل ذالک کذب محض لا عقلا وقوع مقالتہم والا ممکن لجری خرق العادات وظہور الکرامات فان کان وقوعہ
من ہذا القبیل فلیس ببعید لکن یجب دفعہ بجریان العادۃ بمثل ما یحصل علیہ الاعتقاد بصحیح وقبولہ من قبیح وانما اطلت الکلام فی ہذا المقام لما شاہدت بہا اکثر الناس
فعلوا ما قال الناس کالانعام وحفظوا ابدان الاموات بزعم النجاۃ وما حصل لہم الا الندامۃ والحسرات یعنی اور ان کی زیادہ گوئیوں کو دیکھو تو سب باتیں
جھوٹ موٹ کی ہیں اور نہیں تو ہم خرق عادات اور کرامات کے تو قائل ہیں۔ اگر یہ بات بھی ویسی ہو تو کچھ بعید نہیں مگر جس طرح عادت الٰہی
جاری ہے اس طرح پر دیکھو تو یہ سب ان کی باتیں صریح بہتان ہیں اور ان کا ماننا بہت ہی قبیح ہے اور میں نے یہاں جو اتنا کلام کو طول دیا تو
یہ اس لئے کہ بہت سے لوگوں کو دیکھا کہ بعضے نادانوں کے کہنے سے جو چوپایوں کی طرح سے ہوتے ہیں مردوں کی لاشوں کو بچنے کی امید پر
جلوایا اور سوائے حسرت اور افسوس کے ہاتھ کچھ نہ آیا۔ **بارھویں فصل بوہنق کی تدبیر کے بیان میں** بوہنق بائے موحدہ اور ہائے
ہوز کے فتحہ سے یعنے جس شخص کا گلا کمند سے یعنی پھانسی سے گھونٹ دیا ہو جیسا ٹھگوں کا کام ہے تو جس جگہ ایسے شخص کو پائیں اور بیہوش
دیکھیں مگر دم باقی ہو تو چاہیئے کہ جلد پھانسی کو کاٹ ڈالیں پھر دیکھیں کہ منہ میں کف آ گئے ہیں یا نہیں پس اگر کف نہ آئے ہوں تو قیفال کی
فصد کھولیں اور متوسط حقنوں سے طبیعت کو نرم کریں اور رائی پیس کر دونوں پاؤں کے تلووں پر ملیں اور جب ہوش آ جائے تو روغن بنفشہ اور
گرم پانی سے غرغرہ کریں اور اگر منہ میں کف آ گئے ہوں تو علاج پر ہاتھ نہ ڈالیں اور زندگی کی امید نہ رکھیں اور جس شخص کا گلا دم سے گھٹ
گیا ہو اور منہ میں کف آ گئے ہوں تو اس کی زندگی کی بھی توقع نہیں **تیرھویں فصل عسر البلع کے بیان میں** یعنی نگلنے کی چیز دشواری سے
نگل سکے وہ اس طرح پر ہوا کرتا ہے کہ کھانے اور پینے کی چیز بمشکل سے نگلی جائیں اور اس کا سبب یا تو یہ ہے کہ مری کا راستہ تنگ ہو گیا ہے جیسا کہ
بعض خناق اور انطباق المری میں بیان ہو چکا یا مری میں سوء مزاج سادج واقع ہو چنانچہ اس فصل میں اس کا بیان کیا جاتا ہے جاننا چاہیئے
کہ نگلنے کا کام دو قوتوں سے پورا ہوتا ہے ایک تو قوت جاذبہ طبعیہ سے کہ مری اور معدے میں ہے اور **دوسری** قوت دافعہ ارادیہ کہ عضلوں
میں ہے اور یہ بات تو ظاہر ہے کہ افعال اس وقت کامل ہوا کرتے ہیں کہ اس عضو کے مزاج میں اعتدال ہو پھر جبکہ مری میں کوئی مزاج
آٹھوں سوء مزاجوں میں سے جو اعتدال سے خارج ہیں عارض ہو تو قوت جاذبہ ضعیف ہو جائے جو غذا کو منہ سے معدے کی طرف کھینچتی
ہے اور ضرور غذا کا نیچے اترنا دشوار ہو اور غذا کے اقسام میں سے بہتی ہوئی چیزوں کے سوا جو کچھ کھائے بہت دیر میں مری سے اتر کر معدے میں جائے
چنانچہ آدمی کو اس کا ٹھیرنا اور دیر میں نیچے اترنا محسوس ہو اور اس قسم کے عسر البلع میں درد بالکل نہیں ہوا کرتا مگر اس قسم میں جس کا سبب
ورم یا کوئی اور چیز راستے کو دبانے والی ہو جیسا کہ اوپر گذر چکا اور پہچاننا کہ کونسا سوء مزاج ہے تو ہر ایک کے لوازمات سے معلوم ہو سکتا ہے مثلاً
اگر سوء مزاج گرم ہو تو پیاس کا غلبہ ہوگا اور سرد پانی کے پینے سے فائدہ معلوم ہوگا اور اگر سوء مزاج سرد ہوگا تو مریض کو پیاس نہ ہوگی اور گرم پانی

کے پینے سے فائدہ ہوگا اور اگر سوء مزاج رطب ہوگا تو منہ میں رطوبت اور بہت پانی بھر آتا اسکا گواہ ہوگا اور اگر سوء مزاج یابس ہوگا تو مریض کے منہ میں
خشکی رہیگی اور تر چیزوں سے نفع ہوگا اور اگر سوء مزاج مرکب ہو تو دونوں کے آثار ظاہر ہونگے جیسا ذکر ہو چکا **علاج** مزاج کی اصلاح کیلئے جو جو شربت
مناسب ہیں ان کو پیئیں اور جو دوائیں موافق ہوں ان سے غرغرہ کریں اور دونوں شانوں کے بیچ میں طلا اور مروخات استعمال کریں اور علاج ہر ایک
مزاج کے موافق بیان کیا جاتا ہے اگر مزاج گرم ہو تو شربت تمر ہندی شیرۂ خرفہ اور لعاب اسبغول تینوں اکٹھا کر کے مریض کو پلائیں اور سبز کاسنی اور
ہرا دھنیا اور کاہو کے پانی سے غرغرہ کریں اور صندل اور کافور اور خرفہ اور سبز دھنیئے کا پانی طلا کریں اور روغن بنفشہ اور موم ملیں اور اگر سوء مزاج سرد
ہو تو شربت دینار اور شربت بادرنجبویہ انیسون مصطگی سنبل کے جوش کئے ہوئے پانی میں ملا کر پیئیں اور بادیان دارچینی شبت پانی میں جوش کر کے
اور سکنجبین ملا کر غرغرہ کریں اور سنبل افسنتین مصطگی جند بیدستر طلا کریں اور روغن نردین روغن قسط ملیں اور اگر سوء مزاج رطب ہو تو شربت بہی اور شربت سیب اور شربت حب الآس
پیئیں اور بہمن سرخ اور بہمن سفید اور گل سرخ ہلیلہ اسبندان پانی میں جوش کر کے غرغرہ کریں اور روغن ناردین اور روغن زنبق ملیں اور اگر سوء مزاج یابس ہو
شربت بنفشہ شربت نیلوفر لعاب اسپغول لعاب بہدانہ ملا کر پلائیں اور تازے دودھ سے غرغرہ کریں اور مغز تخم کدو سے شیریں اور مغز بادام شیریں اور بنفشہ اور ریشہ
خطمی ہر ایک پیس کر تخم کنوچہ کے لعاب اور مرغی کی چربی میں ملا کر طلا کریں اور روغن بنفشہ اور روغن تخم کدو ملیں **فائدہ** مری کی جگہ قصبۂ ریہ کے پیچھے ہے
اور فقروں سے بہت نزدیک ہے تو اس لیئے طلا اور مروخات دونوں شانوں کے بیچ میں استعمال کرتے ہیں تاکہ کم مسافت ہونے سے دوا کا اثر مری کیطرف جلد
پہنچ جائے **چودھویں فصل مری کے ورم کے بیان میں** اس کی دو قسمیں ہیں **پہلی قسم** تو وہ ہے کہ گرم ہو اس کی **علامت** تپ گرم اور پیاس کی
شدت اور شانوں کے بیچ میں درد ہونا خصوصاً کھانا نگلنے کے وقت **علاج** ہفت اندام یا باسلیق کی فصد کھولیں اور ابتدا میں مادے کی روک کے لیئے
شربت توت اور شربت فواکہ شیرۂ تخم خرفہ انار کے پانی میں تھوڑا تھوڑا پیئیں اور صندل اور گلاب اور بہی کا پانی اور اسکا پانی شانوں کے بیچ میں ضماد کریں
اور جب کہ مادہ وہاں سے نہ ہٹے اور نہایت کو پہنچے تو تحلیل کے لیئے شربت بنفشہ اور شربت کاکنج یا املتاس کا شیرۂ آش جو میں ملا کر پیئیں اور جو کا آٹا اور بابونہ
اور خطمی اور عنب الثعلب کے پانی میں اور روغن گل میں ملا کر ضماد کریں **دوسری قسم** یہ کہ بارد ہو اور اسکی **علامت** مری میں بوجھ معلوم ہونا اور درد
کم ہونا اور سرد چیزوں کے پینے سے ضرر پانا **علاج** شبت بابونہ اکلیل الملک تخم کتان پانی میں جوش کریں اور اس کا پانی سکنجبین میں ملا کر تھوڑا تھوڑا
کر پیئیں اور ایسا ہی ان دواؤں کا ضماد کریں جن کا ذکر کیا ہے اور گرم روغن جیسے روغن بان روغن بابونہ روغن زیتوں ملیں تاکہ مادے کو نرم کریں اور
پکانے میں بھی مدد کریں **شربت فواکہ کی ترکیب** میٹھی بہی کا پانی کھٹی بہی کا پانی سیب کا پانی انار کا پانی نچوڑ لیں اور سماق حب الآس زرشک ایک
رات دن میں بھگوئیں پھر چھان کر شکر ملا کر شربت کے قوام پر پکا لیں یہ نسخہ سدیدی میں لکھا ہے **شربت کاکنج کی ترکیب** کاکنج دس
درم بنفشہ گاؤزبان سترہ درم پانی میں جوش کریں اور چھان کر اور سفید شکر ملا کر شربت کے قوام پر پکا لیں **پندرھویں فصل قروح
المری کے بیان میں** یعنے مری کے زخم کے اس کے دو سبب ہیں پہلا سبب تو بثور اور اورام کہ مری میں پیدا ہوں اور پھوٹ جائیں
دوسرا سبب گرم اخلاط کہ مری پر گریں اور اس کو زخمی کریں اور مری کے قرحے کی **علامت** ہے کہ جس وقت کوئی ترش چیز یا نمکین یا تیز یا
جس میں کوئی کیفیت غالب ہو کھانیکا اتفاق پڑے تو مری میں درد پیدا ہو اگرچہ یہ چیزیں مقدار میں کم ہوں مگر جو کھانا پھیکا اور چکنا ہو تو اس کا
الٹا ہے یعنی اگرچہ اس میں سے بڑا لقمہ کھائیں تو جب بھی درد نہ معلوم ہو اور اسی بات سے مری کے ورم اور قرحے میں فرق معلوم ہو سکتا ہے کیونکہ
ورم میں زیادہ مقدار نگلنے سے درد ہونے لگتا ہے اور قرحے میں اس کی کیفیت سے غرض کسی طرح سے ہو بڑا لقمہ مری کے ورم کو درد پیدا کرتا ہے
علاج روغن گل اور موم کی قیروطی بنا کر اور مرہم اسفیداج انڈے کی زردی اور سفیدہ قلعی اور روغن سے تیار کر کے تھوڑا تھوڑا پیئیں **سولھویں
فصل تفرق اتصال مری کے بیان میں** یعنے مری کے اجزا پھٹ جائیں اور یہ بحث نفث الدم سے ظاہر ہوگی یعنی نفث الدم
کی فصل میں بیان کرینگے اور حاصل کلام اسکی **علامت** یہ ہے کہ قے میں خون نکلے اور تفرق کی جگہ میں درد ہو اور رگوں کا امتلا یا زخم یا ضربہ

اور سقوط کا پہلے واقع ہونا اس پر گواہ ہو علاج صمغ عربی نشاستہ گل ارمنی پانی میں باریک پیس کر تھوڑا تھوڑا پلائیں اور جس طرح سے
ہو سکے ایسا کریں کہ وہ امری پر چمٹ جائے اور باقی علاج نفث الدم میں بیان کیا جائے گا **سترھویں فصل فساد الصوت کے
بیان میں** یعنی جو آفت آواز سے علاقہ رکھتی ہے جاننا چاہیئے کہ حنجرہ جو آواز کا فاعل ہے اس کا ایسا مزاج ہونا چاہیئے جو تری
اور خشکی میں معتدل ہو اور جب اس اعتدال میں فتور پڑ جاتا ہے اور جس قدر اس کا اعتدال سے دور ہو جاتا ہے تو اسکے موافق آواز میں تغیر
ہو جاتا ہے یا آواز باطل ہو جاتی ہے لیکن آواز کا تغیر اور باطل ہونا اکثر اس وجہ سے ہوا کرتا ہے کہ مزاج تری میں اعتدال سے نکل جائے اور جاننا چاہیئے
کہ اطبا حنجرے کے سر کو نائے کے سوراخ سے مشابہت دیتے ہیں اس لئے کہ جب نائے کا سر تر ہو جاتا ہے اور اس کے دونوں لب آپس میں مل جاتے ہیں
تو بالکل آواز نہیں دیتی اور خشک ہو جائے تو اس کے لب کھل جاتے ہیں اور فراخ ہو جاتے ہیں تو اس وجہ سے بالکل آواز اس طرح سے نہیں نکلتی
سو حنجرے کے تر ہونے کا سبب یہ ہے کہ اس قسم کے کھانے اور پینے کی چیزیں کھانے میں آئیں جو رطوبات کو بڑھاتی ہیں اور رطوبت کی جگہ میں
قیام کرنا اور حنجرے کے تر ہونے کی علامت یہ ہے کہ بڑی کوشش سے باریک آواز ایسی نکلے جیسے کتے کے چھوٹے پلے کی آواز کانپتی ہوئی نکلتی
ہے اور حنجرے کی خشکی کا سبب یہ ہے کہ خشک غذائیں کھائی جائیں اور خشک ہوا میں مقام کریں یا گرد اور غبار اور دھواں حلق اور حنجرے
میں چلا جائے یا بہت چلائیں یا رات کو جاگیں تو اس کی علامت یہ ہے کہ جس وقت چلائے تو اس کی آواز ایسی نکلے جیسے کلنگ یعنی کونج کی
آواز اور جو اسباب کہ پہلے گذر چکے وہ ہر ایک مرض کے پورے گواہ ہیں اور ایسا ہی جس وقت آواز کے دوسرے آلات میں آفت آتی ہے تو آواز میں بھی مرتبوں
کے تفاوت سے تغیر ظاہر ہوتا ہے جیسے حجاب اور سینہ اور منہ کے عضلوں میں اور جو چیزیں انہیں میں ہیں پھر اگر سبب قوی نہ ہو تو آواز بدل جاتی ہے
اور اگر قوی ہو تو آواز بالکل باطل ہو جاتی ہے اور جاننا چاہیئے کہ آواز کے باطل ہونے سے کلام کرنا موقوف نہیں ہوتا اس لئے کہ جب تک سانس اچھی
طرح سے آتی ہے تب تک بات کرنا ممکن ہے باطل ہونے کے وقت ہر چند مریض بات کرتا ہے مگر کان میں نہیں پہنچتی اور اس فصل کو ہم پانچ قسم میں بیان
کرتے ہیں، **پہلی قسم آواز کے تغیر اور باطل ہونے میں** جس وقت یہ آفت ظاہر ہو تو اس کا تدارک جلد کرنا چاہیئے کیونکہ اگر یہ بیماری رہ گئی تو علاج دشوار
ہو جائیگا **علاج** اگر خشکی کے سبب سے آفت پیدا ہو تو اسبغول کا لعاب شکر میں ملا کر نیم گرم پلائیں اور موٹے مرغ کا شوربا اور پالک اور خبازی کا جوشاندہ اور
انڈے کی زردی نیم برشت غذا بنائیں اور نیم گرم میٹھے پانی سے حمام کرنا مفید ہے اور اگر کوئی امر جیسے تپ اور اسکے مانع نہ ہو تو تازہ دودھ شکر کے ساتھ
پلاویں شکر اور مسکہ دینا چاہیئے اور اچھی دوا تو یہ ہے کہ میٹھا انار لیکر اور نئے کپڑے میں لپیٹ کر چوبھل میں دبا دیں جب پک جائے تو اس کا منہ کھول کر
اندر سے ہلائیں اور پکا ہوا جلاب اور تھوڑا سا روغن بنفشہ یا روغن بادام ہی انار میں ڈالیں اور ملائیں پھر اس کو نیم گرم ٹھہر ٹھہر کر پئیں اور اگر آفت کا باعث
رطوبت ہو تو لعوق کرنب مفید ہے اور جس بیمار کو رطوبت کا شدت سے غلبہ ہو تو تھوڑی سی ہینگ لعوق کرنب میں ملالیں اور لہسن اور گندنا اور [illegible] کا جوش کیا ہوا
پانی اور کرنب کی سبز شاخیں چبائیں اور اس کا پانی تھوڑا تھوڑا چاٹنا یہ سب اس قسم میں مفید ہیں لعوق کرنب کی ترکیب کرنب کی سبز پتی لیکر جوش کریں
اور اس کا پانی نچوڑ لیں اور چھانکر شہد میں ملا کر قوام کریں اور لعوق زنجبیل اور لعوق انگوزہ اور لعوق انجیر بھی ایسی ہی تاثیر رکھتے ہیں لعوق زنجبیل کی
ترکیب سونٹھ [illegible] درم سونٹھ تازے دودھ میں بھگو دیں اور ہر روز دودھ کو بدلتے رہیں یہاں تک کہ نرم اور ریزہ ریزہ ہو جائے پھر اس کو کوٹکر نرم کریں اور پچاس درم دار فلفل لیکر
سرکے کے مانند [illegible] لیں اور [illegible] درم زعفران اور ان تینوں کے برابر نشاستہ لیکر سب کو شہد میں یا شکر طبرزد یعنی مصری میں ملا کر قوام کرلیں اور ہر روز صبح کے وقت
ایک مثقال چبا کر کھائیں، **دوسری قسم آواز کا گرفتہ ہونا** یعنی آواز بیٹھ جانا جس کو عربی میں بحۃ الصوت کہتے ہیں اور اس کے چند سبب ہیں پہلا سبب
نزلہ گرم نزلات کہ سر سے حلق اور قصبہ ریہ کی طرف گریں اور ان کی تیزی سے ان اعضا میں خراش پیدا ہو جائے اور لزج یعنی رطوبت یعنی چکنی جیسے [illegible]
[illegible] سے قصبہ ریہ میں نرمی اور رطوبت پہنچتی ہے اور آواز کی صفائی اور ہموار کرنے پر مدد کرتی ہے وہاں سے چھلکر دور ہو جائے تو پھر ضرور آواز بیٹھ
جائے اور اس کی علامت یہ ہے کہ بیمار کو اس جگہ میں کدر کھرا پن معلوم ہو اور کھجلی اور سوزش محسوس ہو علاج نزلے کو روکنے کے لئے شربت خشخاش

پیئیں اور پوست خشخاش عناب تخم کاہو تخم خرفہ سرخ مسور یعنی دلی مسور پانی میں جوش کرکے اور تھوڑا سا نشاستہ اور گوندھ ملا کر غرغرہ کریں اور اسی قسم
کے مغلظ طلا اور لطولات یعنی جو مواد کو غلیظ کردیں سر پر استعمال کریں تاکہ نزلے کو نیچے نہ اترنے دیں **دوسرا سبب** سوء مزاج گرم سادج کہ حنجرہ میں عارض
ہو اور اس کی رطوبت کو خشک کردے اور رطوبت میں نقصان آنے سے اس کی وضع مختلف ہوجائے اور اس میں کھرکھرا پن پیدا ہو تو پھر ضرور آواز بیٹھ
جائے اور یہ قسم اکثر گرم تپ میں پیدا ہوا کرتی ہے اور اس میں کھنکار نہیں آیا کرتا یعنی بلغم نہیں نکلتا اور بیمار کو اس جگہ کھرکھرا پن معلوم ہوا کرتا ہے
علاج آش جو پیتن یعنی عناب خطمی سپستان کو ٹکڑ پوٹلی میں باندھ کر جو کے ساتھ جوش کریں پھر ملکر چھان کر مصری ملا کر پییں تو بہت فائدہ مند
ہے اور مغز تخم بارتنگ مغز بادام نشاستہ کھائیں اور جو چیز سرد و تر چیپ دار ہو جیسے خبازی کا شوربا اور اس کے مانند ان کا کھانا اور اسی قسم کی
چیزوں سے غرغرہ کرنا بہت مفید ہے **ف** بہدانہ اسپغول عناب خطمی سوکھا دھنیا پانی میں جوش کرکے اور چھان کر جب نیم گرم ہو تو غرغرہ کریں
لعوق کی ترکیب اصل السوس پانچ درم بہدانہ سات درم رات کو پانی میں بھگو دیں صبح کو جوش کریں جب آدھا رہ جائے تو چھان کر دو سو بیس
درم سفید شکر ملا کر قوام کریں مغز بہدانہ تین درم صمغ عربی تین درم کتیرا چار درم سفید خشخاش اور کالی خشخاش پانچ درم سب کو باریک پیس کر اس قوام میں
ملا کر لعوق تیار کریں **تیسرا سبب** سوء مزاج بارد سادج کہ حنجرے کو منقبض کردے اور اسکے اجزا کو اکٹھا کردے تو اس وجہ سے اسمیں سختی
اور کھرکھرا پن پیدا ہو اور آواز میں تغیر آجائے اور اسکی **علامت** یہ ہے کہ جاڑوں میں اور شمالی ہوا میں عارض ہو اور اس قسم میں بھی کھنکار نہیں آتا
یعنی منہ سے رطوبت اور بلغم کا اخراج نہیں ہوتا **علاج** فلفل ہینگ رائی زعفران چاروں وزن میں برابر لیکر شہد میں پکائیں تاکہ بستہ
ہو جائے اور ہر روز صبح کے وقت ایک بندقہ کی مقدار کھائیں اور حب خردل ہمیشہ منہ میں رکھیں اور اسکی **ترکیب** یہ ہے کہ بھنی ہوئی
رائی فلفل مویزج سائلہ قند لیکر باریک پیس کر شہد میں گولیاں بنالیں **چوتھا سبب** تر سوء مزاج کہ حنجرے اور قصبہ میں عارض ہو اور اس میں
استرخا پیدا کرے اور یہ استرخا اس حد تک نہیں پہنچتا کہ رعشہ پیدا کرے اور آواز کانپنے لگے یا بالکل موقوف ہو جائے بلکہ اسی قدر ہوا کرتا ہے کہ کچھ آواز
بیٹھ جائے اور بس جاننا چاہئے کہ قصبۂ ریہ اور حنجرے میں ہوا ٹکراتی ہے تو اس سے آواز پیدا ہو جاتی ہے اسی واسطے ان کا جرم سخت پیدا ہوا ہے
کیونکہ کلام کرنیکے وقت پہلے تو ہوا ریہ سے مندفع ہوتی ہے اور قصبہ میں آکر ٹکراتی ہے پھر اس جگہ سے دوسری دفعہ مندفع ہو کر حنجرے میں ٹکراتی ہے اور
اس جگہ حنجرہ کی حرکت اس کو آواز بناتی ہے اور تالو اور زبان اور ملازہ یعنی کوے اور دانتوں کی قوت سے حروف پیدا ہوتے ہیں سو جس وقت حنجرے
استرخا آتا ہے تو جیسا قلیل کثیر استرخا ہوتا ہے ویسا ہی آواز میں نقصان آتا ہے یا بالکل باطل ہو جاتی ہے اور اسکی **علامت** یہ ہے کہ حنجرے کی جگہ میں بھاری
کو گرانی محسوس ہو اور کھرکھرا پن اور درد کچھ نہ معلوم ہو **علاج** انیسوں بادیان بیخ سوسن پانی میں جوش کرکے اس پانی میں شہد ملا کر غرغرہ کریں **ف** تخم کرفس برگ
بادرنگ بویہ انیسون گاؤزبان عناب بادیان پانی میں جوش کریں اور چھان کر شربت بنفشہ ملا کر گھونٹ گھونٹ کرکے پئیں اس مرض میں یہ نسخہ نافع ہے اور
زنجبیل کا قند میں مربے بنا کر اور کلونجی شہد میں ملا کر کھائیں اور بیخ کرفس بیخ بادیان بیخ سوسن آسمانی رنگ اصل السوس کا جوشاندہ ٹھیرا کر پئیں اور حلبہ
حب صنوبر برگ رب السوس میویزج مرزان پانچوں کو پیس کر اور چھان کر شہد میں ملا کر چاٹیں اگر انجیر کو جوش کرکے فقط اسی کا پانی ٹھیر کرکے پئیں تو اس قسم
کو بہت مفید ہوتا ہے **پانچواں سبب** سوء مزاج خشک کہ قصبۂ اور حنجرے میں واقع ہو اور خشکی پیدا کرے اور وہ رطوبت کو جو حنجرے کو صاف رکھتی
ہے اور آواز کو خوب بناتی ہے جذب کرلے اور اسکی **علامت** یہ ہے کہ باوجودیکہ آواز بیٹھ گئی ہو لیکن بہت بڑی اور بھاری نہ ہو بلکہ راستی کے
صاف ہونے سے آواز صاف ہو مگر پست اور تیز ہوگی اور حنجرے میں تھر تھرانا اور درد محسوس ہو اور درد تفرق اتصال کے سبب ہوا کرتا ہے کیونکہ خشکی تفرق
اتصال پیدا کرتی ہے اس سبب کہ عضو کے اجزا کو اکٹھا کرتی ہے اور یہ قسم اکثر بخار اور دھوپ میں سے پہنچنے سے پیدا ہوتی ہے **علاج** بنفشہ کا تازہ روغن اور
اسپغول کا لعاب شکر ملا کر گھونٹ گھونٹ پئیں اور اسفید باج موٹے مرغ کے شوربے سے بنا کر کھائیں **چھٹا سبب** یاد رہے کہ بہت زور سے چیخنا اور چلانا آواز بیٹھ
جانیکا سبب ہو کیونکہ بہت چلانے سے حنجرہ اور قصبۂ ریہ میں کھرکھرا پن آجاتا ہے اس سبب کہ ہوا بار بار اس کو صاف رکھتے ہیں وہ تحلیل ہو جاتے

ہیں اور شاید کہ حرکات قویہ سخت کے سبب سے یعنی جو گرمی پیدا کرتے ہیں حنجرے کی طرف مادہ گرا آئے اور ورم اور درد پیدا کرے اور سبب سے
بحۃ الصوت پیدا کرتے ہیں علاج نیم گرم پانی سے حمام کریں اور انڈے کی زردی اور اطریہ حواری یعنی صاف میدے کی سویاں اور حریرہ تناول کریں
کہ دودھ اور نشاستہ اور روغن بادام سے بنایا ہو اور تخم خیارین مغز بادام تخم خطمی کتیرا مغز بہدانہ باریک پیس کر اسپغول کے لعاب میں ملا کے لعوق بنا کر چاٹا کریں
اور صمغ عربی نشاستہ کتیرا خشخاش سفید مغز تخم کدو بنفشہ لیکر باریک پیس کر اسپغول کے لعاب میں گوندھ کر بڑی بڑی گولیاں اور ٹکیاں بنا لیں اور ہمیشہ
منہ میں رکھیں اور اس قسم میں یہ مقصود ہے کہ عضو میں سستی اور رطوبت اور نرمی اور صفائی پیدا ہو تاکہ کھرکھراپن دور ہو اور جس مادے سے آواز میں
تکان اور ماندگی ہے وہ نکل جائے لیکن جب بیمار کے ورم پیدا ہو جائے تو فصد کھولیں اور طبیعت کو نرم کریں تاکہ اس جگہ سے مادہ نکل جائے اور
خناق کے علاج میں رجوع کریں اور اطریہ اس کو کہتے ہیں کہ فطیری روٹی کو ٹکڑے پانی میں پکائیں اور اس کو ولایتی لوگ رشتہ کہتے ہیں اور حواری ایسے آٹے
کا نام ہے کہ گیہوں سے نشاستہ سا بنا لیں اور مترجم کہتا ہے کہ لغت کی کتابوں سے ایسا ہی ثابت ہوتا ہے کہ اطریہ ایسی چیز ہے جس کو ہندوستان میں سویاں
کہتے ہیں اگرچہ بعینہ وہ نہو لیکن اسی قسم میں سے ہے اسواسطے اس علاج میں اس کا ترجمہ اسی طرح پر کیا **تیسری قسم آواز لرزان کے بیان میں**
جس کو عربی میں صوت المرتعش کہتے ہیں یعنی کانپتی ہوئی آواز اور وہ دو طرح پر ہوا کرتی ہے ایک تو ارتعاشی یعنی رعشے کے طور پر دوسری اختلاجی یعنی
اختلاج کے طور پر ارتعاشی تو ہمیشہ اسی طرح رہا کرتی ہے اور اختلاجی کبھی ہوا کرتی ہے اور کبھی نہیں علاج مادے کے استفراغ کے لئے معجون لوغاذیا قیقیوس
کے مطبوخ میں ملا کر پئیں اور حقنہ بھی استعمال کریں اور آبکامہ اور ایارج فیقرا اور مویزج کے جوشاندے سے غرغرہ کریں اور ملطف غذائیں کھائیں جیسا
قلیہ انار دانہ اور قلیہ آبکامہ اور نمکین مچھلی اور جن غذاؤں میں رائی اور اس کے مانند ڈالیں اور جہاں تک ممکن ہو آواز کرنے اور بات کرنے اور ہنسی اور غصہ کرنے
اور بہت دوڑنے اور بہت چلنے سے اور بہت ہاتھ پاؤں ہلانے سے پرہیز کریں اور چاہیئے کہ اس قسم کا مریض چت لیٹے اور اسکے سینے پر کوئی بوجھل چیز اسکی برداشت
قوت کے موافق رکھ دیں اور وہ ایک تختہ ہوا کرتا ہے کہ سیسے سے اور اسی قسم کی چیزوں سے اس کو بناتے ہیں اور مناسب ہے کہ اسی طرح پر لیٹا
ہوا کلام کرے اور دن بھر میں کئی دفعہ یہی عمل کریں ف واضح ہو کہ صوت المرتعش کا سبب قصبۃ الریہ اور اس عضلہ میں ہوا کرتا ہے جو قصبۃ الریہ پر رکھا ہوا ہے
اور ماتن کے ذکر کے موافق اس کی دو قسمیں ہیں ایک تو ارتعاشی دوسری اختلاجی جاننا چاہیئے کہ ہڈی اور غضروف میں اختلاج نہیں پیدا ہوتا
لیکن جو عضلہ کہ پھیل سکے جیسے گوشت اور پوست اور غشا اور اختلاج بخارات نافخہ کے سبب سے پیدا ہوا کرتا ہے جیسے بلغم کہ عضلہ اور قصبۃ الریہ میں پیدا ہو جائے
اور ارتعاش اس مرض کو کہتے ہیں کہ قوت ارادیہ چاہتی ہے کہ حنجرہ کو ہلائے اور آواز کرے اور غلیظ مادے کے گرانی کے سبب سے سکون ڈھونڈھتا ہے
اور نیچے کی طرف میلان کرتا ہے تو اس مادے کی مخالف حرکت سے آواز میں حرکت ارتعاشی پیدا ہو جاتی ہے **چوتھی قسم تیرہ تاریک آواز کے بیان**
میں جسکو عربی میں صوت الکدر المظلم کہتے ہیں یعنی اندھیری سی آواز اور ایسی آواز ہوا کرتی ہے جیسا کہ کوئی کنویں میں گھسکے سے آواز نکالتی ہے اور اسکا سبب ہے کہ سخت غلیظ
رطوبت جیسے ورم قصبۃ الریہ میں آئے **علاج** ریاضت کریں سانس کو روکا کریں اور کشتی لڑنا اور کھردرے کپڑوں سے سینے کو ملنا اور حمام میں پسینہ لانا اور ملطف اور منضج
غذائیں کھانا اور ہیرا فیقرا پینا مفید ہے **پانچویں قسم باریک آواز کے بیان میں** جس کو عربی میں صوت الرقیق کہتے ہیں اور اسکے اسباب
بیخوابی اور تکان اور استفراغ کے استعمال اور جماع کی کثرت سے ہوا کرتے ہیں اور جاڑا بھی حنجرہ کو تنگ کرتا ہے اور آواز کو ایسا باریک کر دیتا ہے جیسے لڑکوں
کی اور خصیوں کی اور عورتوں کی آواز ہوتی ہے **علاج** معتدل حمام میں جائیں اور جو چیزیں ملطف اور جلد ہضم ہوتی ہیں جیسے انڈے کی زردی اور
ماءاللحم اور تیتر اور تیہو کا گوشت اور ان کے مانند کھایا کریں اور اگر سوء مزاج سرد اس کا سبب ہو تو جو کچھ بحۃ الصوت میں رقم کیا ہے اس مزاج کیلئے استعمال کریں
فائدہ عام کتابہ چبانا جھڑ جھڑی اور اندھیری آواز کو صاف کرتا ہے اور جو چیزیں آواز کو پاک اور صاف رکھتی ہیں یہ ہیں باقلا مویز آسی چھوارہ
جاوشیر انجیر مغز بادام شیریں اور تلخ بوٹا نا ماءالعسل میں ملا کر صمغ عربی پستان اور مویز منقی روغن بادام میں تر کئے ہوئے اور چلغوزہ گرم غذا ہیں کہ
نفع الصدر کو مفید ہیں فلفل انگور انزروت کندر علک البطم طینباخ اور بینی سرکہ عنصل اور سرد دوائیں جیسے تخم کدو تخم خیار بادرنگ اور اس کے مانند

نواں باب امراض شش وسینہ کے بیان میں

جاننا چاہیئے کہ شش کو عربی میں ریہ کہتے ہیں اور ہندی میں پھیپھڑا اور وہ ایسا عضو ہے کہ نرم اور متخلخل ہے اور گوشت اور غضروف اور قصبۂ شریان و ورید کے شعبوں اور ورید شریانی کے شعبوں اور غشا سے مرکب ہے اور یہ غشا تمام ریہ کے اوپر کھینچی ہوئی ہے اور ریہ کے دو حصّے ہو گئے ہیں ایک تو داہنی طرف دوسرا بائیں طرف داہنی طرف تین شعبوں پر منقسم ہے اور بائیں طرف دو شعبوں میں اور ریہ کا جرم بے حس ہے لیکن اس غشا میں کچھ حس ہے اور یہ سب کا سب قلب کے گرد آیا ہے اور ریہ کا فائدہ یہ ہے کہ ہوا کو جذب کرے اور اسکو قلب کے مزاج کے مناسب بنا کر شریان وریدی کے وسیلے سے جو قلب اور ریہ کے درمیان رکھی ہوئی ہے دل میں پہنچائے اور دل اس سے تازہ ہوا اسی طرح سے خالی ہوا کو سانس کے دفع کرنے سے باہر نکالدے اسیواسطے اس کو مبدا والحیاۃ کہتے ہیں فائدہ روحکو ہوا کی امداد اس طرح پر نہیں جیسا کہ ایک قوم نے زعم کیا ہے کہ ہوا روح بنجاتی ہے بلکہ صحیح یوں ہے کہ جیسا پانی غذا کا مرکب ہے ویسا ہی روح کا مرکب ہوا ہے اور اگر ہوا کی مدد نہو تو روح سارے بدن میں نہ پہنچ سکے کیونکہ اسکے قوام میں ہوا سے اعتدال آتا ہے اور سینہ کی فضا دو حصّے ہیں اسلیئے کہ ایک کو آفت پہنچے تو دوسرا حصہ سلامت رہے اور سانس آنا کہ زندگانی کا سبب ہے موقوف نہ ہو اور دونوں حصّوں کے بیچ میں ایک غشا حائل ہے اور دونوں حصّوں کے بیچ میں کوئی راستہ نہیں کیونکہ اس غشا میں بھی کوئی راہ نہیں اور مری اور ریہ اور دوسرے آلات کہ سینے کی فضا میں واقع ہیں اسی غشا سے ایک دوسرے کیساتھ ربط رکھتے ہیں اور سینے کے حجابوں کو مفصّل ذات الجنب میں بیان کرینگے اور یہ باب کئی فصلوں پر مشتمل ہے

پہلی فصل سانس کے احوال کو کلی طریق پر پہچاننے کے بیان میں جاننا چاہیئے کہ سانس لینے کے آلات یہ ہیں یعنی حنجرہ ہے اور قصبۂ ریہ اور حجاب اور سینہ اور عضلات ان اعضا میں واقع ہیں۔ اور جاننا چاہیئے کہ سانس کی حرکت نبض کی سی حرکت ہے لیکن نبض کی حرکت محض طبعی ہے اور دم کی حرکت بھی طبعی ہے لیکن آدمی کو اس میں اختیار بھی ہے یعنی اگر چاہے تو دیر میں سانس لے اور اگر چاہے تو جلدی لے یا زور سے سانس لے یا آہستہ سے مگر نبض اس کے برخلاف ہے کہ اسمیں اس قسم کے تصرف نہیں کر سکتا ہے اور سانس اور نبض کی منفعت ایک ہی ہے اور سانس میں جو اصلی حال سے تغیر ہو اسکا سبب یا یہ ہے کہ ریہ میں کوئی آفت یا سینے میں آجائے اور ان دونوں عضووں کی آفت وہ حال سے باہر نہیں یا تو خاص انہیں میں واقع ہو یا دوسرے اعضا کی شرکت سے عارض ہو جو آفت کہ سینہ اور ریہ میں ہوا کرتی ہے وہ چار طرح پر ہے ایک سوء مزاج سادہ ہو یا مادی دوسرے ورم تیسرے سدے چوتھے تفرّق اتصال پس سوء مزاج سادہ تو اس طرح پر ہوا کرتا ہے کہ سینہ اور پھیپھڑے کا مزاج جیسا چاہیئے اس سے زیادہ گرم ہو جائے یا مقصود کی مقدار سے زیادہ سرد یا خشک یا تر ہو جائے اور مادی اس طرح پر ہوا کرتا ہے کہ سرد یا گرم خلط اس میں جمع ہو جائے اور آماس کا مزاج بھی گرم یا سرد ہوا کرتا ہے اور سدے سے یہ مراد ہے کہ مجرے منقبض ہوں یعنی راستہ تنگ ہو جائے اور ریہ اور سینے کے سدے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ کوئی خلط قصبۂ ریہ اور سینے کے فضا میں اکٹھا ہو جائے اور وہ خلط یا تو بلغم ہے یا پیپ یا خون اور تفرّق اتصال اس طرح پر ہوتا ہے کہ سینے میں یا ریہ میں زخم پیدا ہو یا کوئی رگ ٹوٹ جائے یا پھٹ جائے یا باہر سے کوئی قوی زخم پہنچے اور جو آفت خاص سینے اور ریہ میں ہوتی ہے تو بدون کھانسی کے نہیں ہوا کرتی ہے اگرچہ بے مادہ ہو اور جو آفتیں دوسرے اعضا کی مشارکت سے سینہ اور پھیپھڑے میں پیدا ہوا کرتی ہیں تو وہ یا دماغ کی شرکت سے ہوا کرتی ہیں یا نخاع کی شرکت سے یا دل کی شرکت سے یا دوسرے اعضا یعنی غذا کے آلات کی شرکت سے جیسے معدہ اور جگر اور رحم اور ان کے سوا یا امتلا اور تخمے کی شرکت سے یا تمام بدن کی شرکت سے ہو سو جو آفت دماغ کی شرکت سے عارض ہوتی ہے تو وہ صرع اور سکتے میں ہوا کرتی ہے اور جو آفت نخاع کی شرکت سے پیدا ہوتی ہے وہ تشنج اور استرخا میں عارض ہوتی ہے اور جو آفت دل کی شرکت سے عارض ہو تو وہ اس طرح پر ہے کہ دل میں سوء مزاج کی کوئی قسم یا کوئی آفت اور پیدا ہو اور جو آفت دوسرے اعضا کی شرکت سے واقع ہوتی ہے تو وہ بھی سوء مزاج کی اقسام کے سبب سے اور ورم انواع اور تفرّق اتصال کی جہت سے عارض ہوا کرتی ہے اور جو آفت کہ سارے بدن کی شرکت سے ہوتی ہے تو تپ کی نوبت میں واقع ہوا کرتی ہے اور کبھی سینے کے عضلوں کے سست ہونے سے سانس میں فرق آیا کرتا ہے اور یہ بیماری ان لوگوں کو ہوا کرتی ہے کہ ایک مدت تک بیماری اٹھا کر اس مرض سے اچھے ہو گئے ہوں اور ابتک قوت نہ آئی ہو واضح ہو جاننا چاہیئے سانس لینا دو طرح پر ہے ایک تو طبعی معتدل اور وہ اس طرح سے ہے کہ آدمیوں کو اس میں کچھ قصد اور ارادہ تصرف نہو جیسے سوتے میں اور غشی میں سانس لینا

اور سانس حجاب کی حرکت سے پوری ہوا کرتی ہے دوسرا ارادے اور تصرف سے سانس لیجائے تو سینے کے عضلے حلق سے سانس لینے میں مدد کرینگے
یہ سانس عظیم اور صغیر اور سریع اور بطی اور طویل متفاوت اور قصیر اور متشابہ وقت ذخیرہ میں ہوتا ہے سانس لینے کی تو صورت تھی جو بیان ہوئی لیکن سانس لینے کی
کیفیت کس طرح سے لیجاتی ہے تو اسکی یہ صورت ہے کہ جب باہر کی ہوا حلقوم میں لیجاتی ہے تو پھیپھڑا اپنے اندازے کے موافق بڑھ جاتا ہے تاکہ ہوا اس میں بھرے اور سینہ
پھیپھڑے کی مدد کرتا ہے یعنی سانس لینے کے وقت کشادہ ہوجاتا ہے اسلئے کہ پھیپھڑے کی جگہ تنگ نہو اور سانس لینے میں پورا اور زیادہ کام پھیپھڑے کا ہے
اور سینے کے عضلے اس کی مدد کرتے ہیں اور سانس لینے کی حرکت اندر کیطرف حجاب سے شروع ہوتی ہے اور باہر کیطرف حلقوم سے اور جسوقت باہر کی سانس
لیجاتے تو پھیپھڑے کا جسم اپنے اندازے کے موافق چھوٹا ہوجاتا ہے اس لئے کہ پھیپھڑا متخلخل ہے جب اس میں ہوا بھری ہوگی تو کشادہ ہوجائیگا اور جب
نکل جائیگی تو چھوٹا ہوجائیگا **دوسری فصل غیر طبعی نفس کے بیان میں** اور وہ کتنی طرح کا ہوا کرتا ہے پہلے کو تو عظیم کہتے ہیں یعنی بڑا اور یہ اس طرح پر ہوا کرتا ہے
کہ سینہ اور پیٹ بہت کشادہ ہوں تاکہ ہوا بھر جاوے اور زیادہ کھنچے اور اس کے تین سبب ہیں ایک تو یہ کہ قوت کامل ہو دوسرے یہ کہ آلہ نرم ملائم ہو تیسرے یہ کہ حاجت
زیادہ ہو اور جس وقت دخانی ہوا کے نکالنے کی حاجت زیادہ ہو تو انبساط کی حرکت ضعیف ہوتی ہے اور انقباض کی حرکت زیادہ قوی ہوجاتی ہے اور
جب ٹھنڈی ہوا کے کھینچنے کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے تو انبساط کی حرکت ضعیف ہوجاتی ہے قال جالینوس فی التشریح الکبیر وامّا الحیوان الصحیح فانّما
یتحرک فی الصدر منہ الفصل المتصل بالحجاب فقط فاذا تحرک تحرکا شدیدا فانما یتبعہ حرکۃ عضل التی فیما بین الاضلاع واذا اشتدت حاجتہ اکثر من ذلک تحرک اعلی
الصدر ایضا جالینوس نے تشریح کبیر میں کہا ہے جبکہ حیوان یعنی جاندار صحیح اور سالم ہے تو سانس لینے میں سینے کے نیچے حجاب کو حرکت دیتا ہے پھر
جس وقت کوئی سخت حرکت کرے یا اس کو حاجت ہو تو ان عضلوں کو حرکت دیتا ہے جو پسلیوں میں ہیں اور جب اس سے زیادہ حاجت پڑے تو سینے کے اوپر کی جانب کو
حرکت دیتا ہے دوسرے کو صغیر کہتے ہیں اور وہ عظیم کا ضد ہے اور اسکے اسباب اسکے اسباب کی ضد ہیں اور کبھی ایسا ہوا کرتا ہے کہ کسی الم یا آفت کے سبب سے دم آنیکے
آلات پوری پوری حرکت نکر سکیں تو اس سبب سے سانس چھوٹا ہوجائے اور اس اثنا میں قوت کی حاجت یا درد کے سبب سے پھر کوشش کرتا ہے اور بڑی
سانس لیتا ہے اور کبھی ایسا ہوا کرتا ہے کہ سانس میں تنگی ہو اور باوجود تنگی کے ضعیف ہوجائے تو جان لینا چاہئے کہ حرارت غریزی باطل ہوگئی اور اگر
صغیر ہو لیکن ساتھ سانس متواتر ہو تو نفس کے آلات میں کوئی درد ہوگا تیسرے کو شدید کہتے ہیں اور نفس شدید عظیم ہی ہوا کرتا ہے اور قوت حیوانی تکلیف کرکے
تنگ دخانی ہوا کو زیادہ تر باہر نکالدے اور تازی ہوا کو زیادہ تر اندر کیطرف کھینچے اس سبب سے بہت سختی سے سانس آتی ہے اور اس طرح سے سانس آنا اس بات کا نشان
ہے کہ حاجت زیادہ ہے اور قوت ناقص ہے اور آلات میں کوئی آفت نہیں ہے چوتھے کو شاہق کہتے ہیں اور فارسی میں دم زدن بالا کہتے ہیں یعنی اونچا دم لینا اور وہ اس طرح پر
ہے کہ سینے کے نیچے کی جانب اوپر حرکت کرے اور اسکے ساتھ حجاب اور نیچے کے عضلے حرکت نکریں اور اسکا سبب یہ ہے کہ شدت حاجت اور یہ قسم وبائی تپ
میں اکثر واقع ہوتی ہے پانچویں کو طویل کہتے ہیں یعنی دراز اور سانس کا دراز آنا اس طرح ہوتا ہے کہ انبساطی حرکت کی مدت زیادہ دراز ہو تاکہ باہر کی ہوا کو بہت
کھینچ سکے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دم لینے کی تنگی یا کسی درد کے سبب سے سانس کے آلات کو ہوا کا کھینچنا دشوار ہوجاتا ہے تو اس سبب سے نفس دراز ہوجاتا ہے تاکہ مدت کی درازی سے
نسیم کو کھینچنے کی حاجت کھینچ سکے چھٹے کو قصیر کہتے ہیں اور یہ طویل کے برخلاف ہے یعنی کوتاہ اور جس وقت نفس قصیر متواتر ہوجائے تو جان لینا چاہئے کہ آلات میں آفت
آگئی ہے اور اگر متفاوت ہوجائے تو حرارت غریزی کے باطل ہونے پر دلالت کرتا ہے ساتویں کو سریع کہتے ہیں اور وہ ایسا ہوتا ہے کہ انبساط اور
انقباض کی حرکتیں کوتاہ ہوجائیں مگر یہ نہو کہ ہوا کے لینے میں اندر کیطرف کسی طرح کا قصور پڑے اور اس کا سبب یہ ہے کہ طبیعت جلدی کرتی ہے تاکہ دخانی
ہوا کو بہت جلد باہر نکالدے اور زیادہ ہوا کو بہت جلد تر اندر لے آئے اور کبھی ایسا ہوا کرتا ہے کہ کسی الم یا آفت کے سبب سے جو نفس کے آلات میں واقع ہو یا ضعف کے
سبب سے کہ قوت میں آگیا ہو تو عظیم ہونے سے دم سرعت کیطرف پھر آتا ہے یعنی عظیم سے دم سریع ہوجاتا ہے اور جس وقت سریع نفس میں انبساطی حرکت زیادہ قوی ہوتی
ہے تو ٹھنڈی ہوا کے جذب کرنیکی حاجت زیادہ ہوتی ہے اور جس وقت انقباض کی حرکت زیادہ قوی ہوتی ہے تو اس وقت دخانی ہوا کے نکالنے کی حاجت
زیادہ ہوتی ہے۔ آٹھویں کو بطی کہتے ہیں اور وہ سریع کا ضد ہوا کرتا ہے اور اس کے اسباب اسکے اسباب کی ضد ہیں اور کبھی درد کے سبب سے نفس بطی

یعنی دیر والا ہو جاتا ہے تو ہیں کو متواتر کہتے ہیں اور وہ ایسا ہوتا ہے کہ جو سانس آتی ہے اسکے بیچ کی مدت کوتاہ ہو اور اس کا سبب یہ ہے کہ حاجت
بہت زیادہ ہو اور یہ اس لئے ہوا کرتا ہے کہ عظیم اور سریع ہونے سے حاجت پوری نہ ہو اس سبب سے طبیعت دم بدم حرکتیں کرے اور کبھی تو اکثر کا سبب ہوا کرتا ہے
کہ کوئی ایسی آفت آلات میں آ پڑے کہ سانس کو عظیم ہونے سے روک رکھے تو اس سبب سے طبیعت تواتر کی طرف رجوع کرے اور بقراط کہتا ہے کہ متواتر یعنی پے در پے
سانس آنے سے پھیپھڑا خشک ہو جاتا ہے اور سانس آنے کے آلات میں نقصان آ جاتا ہے دسویں کو بارد کہتے ہیں یعنی ٹھنڈی سانس اور حرارت اور دم کا
سرد ہونا اس بات کا نشان ہے کہ دل میں سردی آگئی اور حرارت غریزی باطل ہوگئی خصوصاً جبکہ سانس نمناک آئے جیسے بھیگی ہوئی اور نمی دار تو یہ حرارت
غریزی کے تحلیل ہونے کا نشان ہے گیارہویں کو مختلف کہتے ہیں اور سانس کا ویسا ہی اختلاف ہے جیسا نبض کا اختلاف اور اس کے اسباب بھی
ویسے ہی ہیں جیسے اسکے اسباب بارہویں کو مضاعف کہتے ہیں اور یہ قسم سانس کی سب قسموں میں مختلف ہے اور مضاعفت اس لیے کہتے ہیں
کہ انبساط کی حرکت یا انقباض کی حرکت دو حرکتوں سے تمام ہوتی ہے جیسے بچوں کی سانس رونے کے وقت ہوا کرتی ہے اسی واسطے نفس
البکا کہتے ہیں اور اس کا سبب یہ ہے کہ حاجت زیادہ ہو اسلئے کہ ایک حرکت میں جس قدر تازی ہوا اندر پہنچے وہ کفایت نہ کرے اور اس
میں مدد کی ضرورت ہو یا آلات میں کوئی آفت ہو اور جس قدر ہوا کی احتیاج ہے تو اس قدر ایک دفعہ میں نہ پہنچ سکے اس کی ایسی صورت ہے
کہ اس اثنا میں آرام کیا چاہیئے تاکہ جتنی ہوا کی احتیاج ہے اسی قدر پہنچ سکے اور یہ نوع اکثر جگر اور تلی کے ورم میں اور تشنج میں اور زہیر بیماریوں میں
واقع ہوتی ہے اور بڑی علامت ہے تیرھویں کو نفس المنخری کہتے ہیں اور منخر عربی میں ناک کے سوراخ کو بولتے ہیں اور یہ ایسی سانس ہوتی ہے کہ ناک کے نتھنوں کے
کنارے کو ہلائے اور یہ اس بات کا نشان ہے کہ قوت ضعیف ہو گئی یا سانس آنے کے راستوں میں خناق کے سبب یا کسی نزلے کے سبب جو راستوں میں
آگیا ہو تنگی آگئی ہے چودھویں کو منتن کہتے ہیں یعنی بدبودار اور گندہ اور جس شخص کے منہ میں بدبو ہو تو ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ سانس کی بدبو انقباض کے حال میں
ظاہر ہوتی ہے اور اس بات کا نشان ہے کہ سینے میں عفونت ہے اور جس شخص کے منہ میں بدبو ہو تو ہمیشہ اسکے منہ کی بو بری معلوم ہوتی ہے پندرہویں
سانس کو نفس العسر والضیق کہتے ہیں یعنی دشوار اور تنگ اور یہ اس طرح پر ہوتا ہے کہ سانس کے آلات دشواری سے ہوا میں تصرف کر سکیں اور ایسا ہوا کرتا ہے
کہ گویا ہوا کا راستہ تنگ ہے اور جس شخص کے دم لینے کے راستے تنگ ہوں اس سبب سے کہ دشواری سے سانس آتی ہے تو سانس کے آلات میں
الم پہنچتا ہے اور اکثر ایسا ہوا کرتا ہے کہ کوئی غلیظ خلط سانس کے راستوں میں آ جائے اور ہوا اسمیں رکے اور کبھی ایسا ہوا کرتا ہے کہ مسہل کی دوا کھائیں یا
پئیں یا تیز حقنے عمل میں لائیں اور اسہال یعنی دست نہ آئیں اور اخلاط حرکت کریں تو اس سبب سے سانس کا آنا دشوار ہو جائے اور اسی طرح کبھی ایسا ہوتا ہے کہ
ذات الجنب میں فصد کھولیں اور جتنا خون نکالنا چاہیئے اس قدر نہ نکالا جائے اور بدن میں حرکت کرے اور پریشان ہو جائے تو سانس کا آنا دشوار ہو اور
غیر طبعی نفس کی قسموں سے ایک اور بھی قسم ہے کہ اطبا اس کو تقلص الحجاب کہتے ہیں اور وہ اس طرح پر ہوا کرتا ہے کہ سوء مزاج گرم اور خشک یا افراط عارض ہونے کے
سبب سے سینے اور پہلو کے اندر کی غشا میں تقلص ہو جائے یعنی سکڑ جائے اور اوپر کی جانب کھنچ جائے اسلئے کہ شراسیف یعنی چھلیاں اور اضلاع یعنی پسلیوں کے
سب سرے کھینچ کر اندر کی طرف جھکا کرتے ہیں اور اس غشا کا مبدا اوپر کی جانب ہے اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ بیمار کو تپ لازم ہو اور سب حرکتیں دشوار معلوم ہوں اور منہ
زبان باہر نکال سکے اور آنکھیں ابھر آئیں اور اگر کھانسے تو بیہوش ہو جائے اور سانس حلق میں رک جائے اور ممکن ہے کہ عقل پریشان
ہو جائے اور بیہوشی کی باتیں کرے اس لئے کہ دماغی غشا سینے کی غشا سے شرکت رکھتا ہے اور نبض صلب یعنی سخت ہو علاج رطوبت پہنچانے والی تدبیر
کام میں لائیں اور یہ اطباء یہ ہے کہ ہر صبح کے وقت کشکاب یعنی آش جو میں کدو اور تربوز کا پانی پکا کر شربت بنفشہ ملا کر پلائیں اور اگر اس آش
جو میں روغن بادام یا روغن مغز تخم کدو اور کچھ شکر ملائیں تو بہتر اور اسی طرح چاہیئے کہ بنفشہ تر اور مغز تخم کدو تر اور لعاب اسبغول اور آب
تربوز سب کو ملا کر سینے اور پسلیوں پر ضماد کریں اور تخم خطمی نیلوفر و بنفشہ جوش کر کے آبزن میں ڈالکر بیمار کو اس میں بٹھلائیں اور کھانے کے
لئے تربوز اور پکے ہوئے کدو کا پانی بکری کے ساتھ اور سپستاں انار کا پانی روغن بادام کے ساتھ اور اسبغول کا لعاب ملا ہوا کیا تخم

اور مرغ کا انڈا نیم برشت اور پالک کا پانی یا کدو اور چھلے ہوئے مونگ کا جوش کیا پانی روغن بادام کیساتھ کھانا اور پلانا کریں اور ناطبعی سانس کی قسموں میں سے جس قسم کا سبب حرارت کی زیادتی ہو اس کے مکان کی ہوا کو خوش اور خشک تر رکھنا چاہیئے اور اس کا علاج بھی اسی قسم سے کرنا مناسب ہے اور دوسری قسمیں جن کا سبب تری اور سردی اور غلیظ یا رقیق خلط ہو تو ضیق النفس کا علاج کرنا چاہیئے جیسا مریض کے مزاج کے مناسب معلوم ہو اور سرد مزاج والیکو ابتدا میں شکر تازے دودھ کیساتھ ملاکر دینا مفید ہے اور اگر ریاحی مادہ ہو تو ابتدا میں شکر ہری سولف کے پانی میں ملاکر دینا نافع ہے اور اگر سینے کے عضلہ کا یا عصب ضعف اس مرض کا سبب ہو تو روغن نرگس یا روغن یاسمین ملیں اور جس مریض کے پٹھوں میں مادہ آگیا ہو تو شیخ سدّاب افسنتین ہر ایک ایک جزو مغز بادام تلخ اور شکر ہر ایک دو جزو سب کو باریک پیسکے اور ملاکے گولیاں بنالیں اور ہر روز صبح کیوقت چار گولیاں کھائیں اور اسکے بعد سکنجبین عسلی پئیں اور لعوق کرنب اس قسم کے موافق ہے **ف** واضح ہو کہ اس مرض یعنی تقلص غشا کا سبب اگر یبوست ہے تو جو چیزیں رطوبت بڑھائینگی وہ اس مرض میں مفید ہونگی اور کامل الصناعہ میں لکھا ہے کہ اس قسم کے مریض کو ہر روز شربت بنفشہ دودھ میں ڈالکر یا مصری ملاکر پلائیں اور یہ ضماد اس مرض میں بہت نافع ہے **ضماد کی ترکیب** تازی لوکی چھلکے اور بیجوں سمیت کوٹ لیں اور اسبغول کے لعاب میں سفید صندل تخم کاہو باریک پیس کر اس کوٹی ہوئی لوکی میں ملاکر ضماد کریں **قیروطی کی ترکیب** موم سفید مغسول کو روغن کدو میں پگھلائیں پھر کھیرے کا پانی لوکی کا پانی ہرے خرفے کا پانی ہموزن ضرورت کے موافق اس میں ڈالکر خوب ملائیں جب سب اچھی طرح سے ملجائے تو کپڑے کو اس میں لت کرکے برف میں ٹھنڈا کرکے استعمال کریں **تیسری فصل ربو کے بیان میں** یعنی دمہ کی بیماری اور وہ اس طرح پر ہے کہ آدمی کو آرام سے بیٹھے ہوئے پے در پے اور جلد جلد سانس آئے جیسے کوئی دوڑ اور اس کی سانس چڑھ جائے اور یہ مرض جوان کو سخت ہوتا ہے اور بڈھوں کو بہت ہی سخت ہوتا ہے بلکہ انکا اچھا ہی نہیں ہوتا ہے اور جاننا چاہیئے کہ صاحب رسالہ شیخ علامہ نے ربو اور ضیق النفس اور بہر کے درمیان میں فرق نہیں رکھا بلکہ تینوں کو ہم معنے کردیا اور دوسرے حکما ضیق النفس اور ربو میں امتیاز کرتے ہیں كما قال الشيخ الربو عسر في النفس تشتبه نفس صاحبه نفس المتعب ولا يخلون عن سرعة وتواتر وصغر سواء كان مع ضيق أم لا - یعنی جیسا شیخ نے کہا کہ ربو سانس کے مشکل سے آنے کو کہتے ہیں اس قسم کے مرض والے کی سانس محنت کئے ہوئے آدمی کے دم کے مشابہ ہوتی ہے اور وہ سرعت اور تواتر اور صغر سے خالی نہیں ہوتا عام اس سے کہ اسکے ساتھ ضیق ہو یا نہ ہو اور انتصاب النفس ضیق اور ربو کی ایک بہت سخت قسم ہے علیحدہ فصل میں اس کا بیان آئیگا اور بعضے اطبا کے نزدیک یہ ہے کہ جس عسر النفس یعنی دشواری سے سانس آنے میں ریہ کے شرائین کا امتلا سبب ہو مگر قصبہ کے اقسام میں نہ ہو تو ہم اس کو بہر اور ربو کہتے ہیں اور جس مرض کا سبب قصبہ کے اقسام کا امتلا ہو تو اس کو نفس الانتصاب بولتے ہیں اور قصبہ کے اقسام کا نام اطبا کے نزدیک عروق خشنہ ہے اور بعضے عروق خشنہ کے امتلا پر اطلاق کرتے ہیں اور بہر کو ریہ کے شرائین کے امتلا پر بولتے ہیں اور جاننا چاہیئے کہ عسر النفس کی چودہ قسمیں ہیں مگر واضح ہو کہ اس مقام میں اطبا کا اختلاف ہے بعضے نسخوں میں تو اس جگہ پر چودہ ۱۴ قسمیں لکھتے ہیں اور تفصیل تیرہ ہی قسموں کی کرتے ہیں اور بعضے نسخوں میں یہاں پر چودہ کو تیرہ کے معنوں میں لکھتے ہیں مگر دونوں صورتوں میں دوسری قسم کو مکرر لکھتے ہیں حالانکہ مع خلقی کے چودہ ۱۴ ہی ہوتی ہیں اس لئے ترجمہ میں اسی کی رعایت کی گئی پہلی قسم وہ ہے کہ خلقی یعنی پیدائشی ہو اور وہ اس طرح پر ہے کہ اصل پیدائش میں سینہ تنگ ہو اس سبب سے سانس لینے کے آلات کشادہ نہ ہوسکیں اور اس کا تدارک نہیں ہوسکتا دوسری قسم وہ ہے کہ ریہ میں غلیظ بلغم آجائے اور قصبہ کے اقسام کو جو ہوا کی جگہ ہے اور عروق خشنہ اس کا نام ہے بھردے اور اس میں امتلا پیدا کرے اور بلغم آنا تین حال سے باہر نہیں ایک تو یہ کہ ریہ اور احشا میں سے جذب کرلے دوسرے یہ کہ بلغم سر کی طرف سے اتر آئے تیسرے یہ کہ ریہ میں پیدا ہو اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ سینے میں خرخرہ اور مریض کو کھانسی ہوجائے اور اس میں رطوبت اور بلغم نکلتا ہے اور سانس تنگی سے آئے اور بیمار کتے کی طرح زبان باہر نکالے خاص کر جب حرکت کرے تو اس صورت میں دم کی تنگی اور زبان کو منہ سے باہر نکالنا جس کو عربی میں لہث کہتے ہیں زیادہ ہو جاتا ہے - اور جس وقت اس قسم میں غلیظ بلغم کھانسی میں نہیں نکلتا اور اس مرض کا جلد تدارک نہیں کیا جاتا تو بیمار دو آفتوں سے بیخوف نہیں ہوتا یا یہ کہ سونہیں

دم گھٹ جائے یا کبھی استسقا میں مبتلا ہو جائے علاج خلط کی تلطیف کے لئے جو چیزیں محلّل اور ملطّف ہیں جیسا کہ شربت زوفا و سکنجبین اور لعوق گرم استعمال کریں **شربت زوفا کی ترکیب** بادیان تخم کرفس ہر ایک پانچ درم زوفای خشک سات درم انجیر بیس عدد زبیب منقےٰ بیس دانے عناب سپستان ہر ایک بیس دانے ملیٹھی چار درم تخم خطمی بیخ سوسن آسمان گونی دونوں تین تین درم پرسیاوشان سات درم دو سیر پانی میں جوش دیں جب ایک سیر باقی رہے تو اتار لیں اور چھان کر دو رطل شکر اور ایک رطل گلقند باریک پیس کر ملائیں پھر پکائیں جب مثل شربت کے قوام ہو جائے تو اتار لیں اور ضرورت کے وقت استعمال کریں اور گرم لعوق سے یہ لعوق مراد ہے جس کا نسخہ شفائی میں لکھا ہے اس مرض میں بہت نافع ہے اسکی **ترکیب** مویز منقےٰ انجیر زرد ملیٹھی تخم باقلا تخم خشخاش مغز تخم کدوے شیریں پرسیاوشان سولف زوفای خشک مغز بادام ملیٹھی تخم خطمی ایرسا شہد میں ملا کر لعوق بنا لیں اور چاہیئے کہ جو چیزیں دیں وہ گرم ہوں لیکن ساتھ مسخن یعنی حرارت کے ساتھ خشکی پیدا کرنیوالی ہوں کیونکہ جو دوائیں شدت سے گرم ہیں وہ مادّے کو غلیظ اور خشک کر دیتی ہیں اور اس سبب سے جو کچھ رقیق ہے اور لطیف ہے اسکو فنا کرتی ہے اور باقی بہت غلیظ رہ جاتا ہے اور کھنکار میں نہیں نکلتا **لعوق کی ترکیب** انجیر ملیٹھی سونف سوسن کی جڑ زوفای خشک لیکر پانی میں جوش کریں جب دو حصّے جل جاویں اور ایک حصہ باقی رہے تو چھان کر اسمیں شہد ملائیں اور پھر پکائیں یہاں تک کہ قوام پر آ جائے پھر پیاز عنصل بھونکر اور تھوڑی سی زعفران پیس کر اسمیں ملا کر چاٹیں اور انجیر بنفشہ عناب سپستان برگ گاؤزبان کا جوشاندہ قند سے میٹھا بنا کر پینا مفید ہے اور نہایت معتدل ہے اور جب تک مفرد دواؤں سے کام نکلے تو مرکب دوا سے احتیاط کریں اور مفردات کا بیان اس بحث کے آخر میں آئیگا اور جب مادّہ کی تلطیف اور نضج ہو چکے تب اسکو قے اور اسہال سے نکالیں قے کے لئے مولی کے جوشاندہ میں شہد ملا کر پئیں اور خربق سفید سے قے کرنا سینے کے امراض میں مفید ہے خصوصاً اگر اسمیں مولی کا پانی بھی ملا لیں اور مولی کے بیج اور سوسن کی جڑ اور سونف کے بیج کا جوشاندہ سکنجبین ملا کر پینا فائدہ مند ہے تاکہ قے آ جائے اور اسہال کیلئے ایارج فیقرا اور حب غاریقون استعمال کریں اور گرم جھوب ہمیشہ منہ میں رکھیں اور بعضے اطبا کہتے ہیں کہ اگر لومڑی کا پھیپھڑا خشک کر لیں اور دو درم کے اندازے پر مویز کے جوشاندے میں ملا کر دیں تو اس قسم کے مریض کو کامل نفع کرتا ہے اور غذاؤں میں چھوٹے تیہو کا گوشت اور مرغ کے چوزے کا اور دوسرے پرند جانوروں کا گوشت مناسب ہے اور اسی طرح سے لومڑی اور خرگوش کا گوشت اور نخود آب اور مناسب ہے کہ کھانے میں کلیجن دار چینی انکا مصالحہ ملائیں اور جو چیز بلغم کو بڑھاتی ہے جیسے دودھ اور مچھلی اور میوے اور انکے مانند اس سے پرہیز کریں **حب غاریقون کی ترکیب** غاریقون مقل تین درم رب السوس ایک درم تربد پانچ درم ایارج فیقرا شحم حنظل انزروت ہر ایک دو درم کوٹ اور چھان کر خالص میٹھے پانی میں یا اسی کے جوشاندہ میں گولیاں بنا لیں اور ایک مثقال سے دو درم تک دے سکتے ہیں ایسی گولیوں کی **ترکیب** جن کو منہ میں رکھیں تو اخلاط غلیظ کو کھنکار میں نکالتی ہیں رب السوس فلفل شکر تیغال برابر لیں کر گولیاں بنا لیں **تنبیہ** یہ بیماری دمہ ان امراض میں سے ہے جو مدتوں رہا کرتا ہے اور صرع اور تشنج اور وجع مفاصل کی طرح ایک نوبت پر شدت پکڑ جاتا ہے اسلئے صحت کے ایام میں اسکی فکر سے غافل نہ رہنا چاہئے اور اسکی تدبیر یہ ہے کہ پرہیز نہ چھوڑیں اور کبھی قے اور کبھی اسہال کرتے رہیں اور تعدیل کیلئے معاجین گرم جو قاطع بلغم ہوں استعمال کریں اور انپر مداومت کریں فی معاجین گرم سے زراوند کی معجون مراد ہے **معجون زراوند کی ترکیب** زراوند مدحرج فقو مامیثا دار فلفل کرسنہ تخم سپندان مغز بادام تلخ انجیر ہر ایک پانچ پانچ درم رب السوس پرسیاوشان زوفا ہر ایک دو درم سبکو پیس کر اور چھان کر شہد میں ملا کر معجون تیار کریں **طبیخ زوفا کی ترکیب** عناب سپستان ہر ایک دس دانے مویز منقےٰ انجیر زرد ہر ایک دو دانہ اصل السوس چار درم پرسیاوشان درم تخم خطمی خبازی زوفا خشک بیخ سوسن ملیٹھی ہر ایک دو درم چار رطل پانی میں جوش کریں جب ایک رطل باقی رہے تو چھان کر ہر روز تین مثقال لیکر شربت بنفشہ ملا کر استعمال کریں اور جب ربو کا مادّہ سر میں سے اتر آئے تو نزلہ کے روکنے میں کوشش کریں جس طرح پر کہ اسکے مقام میں مذکور ہے پھر رفتہ رفتہ ربو کے تنقیہ پر متوجہ ہوں اور اس صورت میں اگر اسہال کریں تو بہتر ہے اور جس وقت کہ سینے سے یا دوسرے عضو سے مادّہ ریہ پر گرے تو رفتہ رفتہ ظاہر ہو اور جب بیمار کے ریہ میں پیدا ہو تو ربو کے سرد و تر ہونیکی علامتیں ظاہر ہوں اور ان دونوں قسموں میں قے نہایت مفید ہے مگر اسہال کے بعد اور چاہیئے کہ قے کئی دفعہ میں کریں تاکہ سب مادّہ جڑ سے اکھڑ جائے اور اس وقت میں جو چیز کہ مادے کو گھٹا کر سخت

کرو، جیسے افیون اور بیروج اور تخم بنگ اور اسپغول اور انکے مانند اس سے پرہیز کرنا واجب ہے مگر جو مادہ کہ نزلے کے طریقہ پر سر میں سے گر آتا ہے وہ اسکے برخلاف یعنی اس کام الٹا ہے کیونکہ وہاں یہ چیزیں دبا سکتی ہیں تاکہ نزلہ کو روکدیں **فائدہ جلیلہ** ربو یعنی دمہ والے کو چاہیئے کہ کھانا کھانیکے بعد جبتک دو گھڑی گذرے تب تک پانی نہ پیئے اور جتنا زیادہ دیر میں اور زیادہ کم پیئے تو بہت بہتر ہے اور پانی تھوڑا تھوڑا پیئے ایک ہی دفعہ پیاس بھر کر نہ پیئے اور اگر پانی کے عوض ماء العسل پر قناعت کرے تو نہایت خوب ہے اور کھانیکے بعد سونا اور بہت سونا اور خاصکر دن میں سونا تو نہایت ہی نقصان پہونچاتا ہے اور اگر شراب پینے کی عادت ہو تو تھوڑی سی شراب رقیق ریحانی مفید ہوتی ہے اور سینے کو اور سینے کی پسلیوں کو ہاتھ سے ملنا اور کھردرے کپڑے سے خشک یعنی بے روغن اور اعتدال کے ساتھ ملنا مفید ہے اور اگر کف دریا اور نطرون کو پیس کر ملیں تو مفید ہوتا ہے اور اگر ملنے سے تکان پیدا ہو تو تھوڑا سا روغن یاسمین یا روغن خیری یا اسکے مانند مل سکتے ہیں اور جب کہ سینے کو ملیں تو پہلے نرمی سے ملیں آہستہ آہستہ سے پھر زیادہ سختی کیساتھ ملیں اور ریاضت بھی مفید ہے لیکن شروع میں تھوڑی تھوڑی کریں پھر آخر میں زیادہ بڑھائیں اور کھانا ریاضت کے بعد کھانا چاہیئے اور اکثر اوقات طبیعت کو نرم رکھنا چاہیئے خصوصًا نمکین مچھلی کھانیسے پہلے کھانا اور کبھی نمکین چیزوں سے طبیعت کو نرم کرتے ہیں اور جو دوائیں اور غذائیں ادرار کرتی ہیں ان سے پرہیز کرنا چاہیئے تاکہ مادہ غلیظ نہو لان المدر یذہب بالرقیق یعنی اس سبب سے کہ مدر چیزیں رقیق مادے کو نکالتی ہیں اور جس شخص کے سینے میں حرارت ہو یا اسکو تپ ہو تو ان گولیوں سے اس کی طبیعت کو نرم کریں گولیوں کی ترکیب یہ ہے رب السوس ایک ایک درم غاریقون ڈیڑھ دانگ کتیرا آدھا دانگ کوٹکر اور چھانکر گولیاں بنالیں اور جاننا چاہیئے کہ ربو کی بیماری میں غاریقون اور افتیموں بڑی مفید چیزوں میں سے ہیں اور جو قوی دوائیں کہ اس مرض میں سختی کیوقت انکی طرف حاجت پڑتی ہے تو انہیں سے زرنیخ اور راتینج ہے کہ انکی گولیاں ماء العسل میں دیں یا نیم برشت انڈے کی زردی میں استعمال کریں اور اگر دوا زیادہ معتدل مطلوب ہو تو زیرہ کرمانی کوٹ کر سرکے میں ملاکر دیں اور اگر ربو والے کی سانس بند ہوجائے اور خناق کا سا حال ہوجائے تو بورہ ارمنی چار درم تخم سپندان دو درم دونوں کو باریک پیسکر پانچ اوقیہ ماء العسل میں دیں تو اسیوقت سانس کھلجائیگی ایسے بخور کی ترکیب کہ جو ربو بلغمی کو مفید ہے کبریت زرنیخ دونوں کو پیسکر بکرے کے گردے کی چربی میں ملاکر قرص بنائیں اور آگ پر رکھیں اور منہ کو اس بخار پر جھکا رکھیں اور اگر تمباکو کے طریقے پر اسکا دھواں کھینچیں تو بہتر ہے اور ترشیوں میں سے سرکہ اس مرض میں دے سکتے ہیں اور اسیطرح سے سکنجبین خاص کر اگر بدن میں حرارت پیدا ہو۔

فوائد عظیم النفع کا ذکر کہ جس سے یاد رکھے واضح کا تعین ہوجائے کہ مادہ کہاں کہاں ہے پہچان لینا چاہیئے کہ سینے میں بوجھ کا معلوم ہونا اس بات کی دلیل خاص ہے کہ مادہ ریہ میں ہے اور سینے میں سوزش اور خلش اس بات کی پوری دلیل ہے کہ مادہ عضلوں اور جھلیوں میں ہے اور رطوبت کا آسانی سے نکل آنا اسبات کی پہچان ہے کہ مادہ نزدیک ہے اور قصبۂ ریہ میں ہے اور رطوبت کا مشکل سے نکلنا اور بڑی سخت کھانسی سے نکلنا یہ دلالت کرتا ہے کہ مادہ ریہ کے قعر میں اور اسکے مسامات میں ہے اور جو اسکے گوشت کے تخلخل میں ہو تو فقط کھانسی ہی ہوتی ہے اس کو دیر لگے اور دوار اس بات کی دلیل ہے کہ مادہ حجاب یا قریب حجاب ہے **ف** حجاب اس مرض کو کہتے ہیں جو درمیان دل اور معدے کے واقع ہے اور بعضے طبیب کہتے ہیں کہ وہ حجاب سینہ میں ہے اور معدے کے واقع ہے مگر یہ پچھلا قول غلط ہے اور اسکا بیان ذات الجنب میں آئیگا اور رخساروں کی سرخی کا ہونا دلالت کرتا ہے کہ مادہ ریہ میں ہے اور جس شخص کے سینے کی فضا میں مادہ اتر گیا ہے تو جب کہ ایک کروٹ سے دوسری کروٹ لیتا ہے تو وہ مادہ نیچے سے اس جانب گرتا ہے اور بیمار اس جانب میں مادہ گرنیکی اطلاع پاتا ہے اور کھانسی بہت کم ہوا کرتی ہے لیکن دیر میں اچھا ہوتا ہے اور ممکن ہو کہ ربو دائمی ہوجائے اسلیئے کہ ریہ کا گوشت بہت نازک ہے اور جاننا چاہیئے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ریہ کا مزاج اصل میں جیسا اسکے لائق ہے اس سے زیادہ گرم یا زیادہ سرد یا بہت تر یا بہت خشک پیدا ہوا اور اکثر ہوا کرتا ہے کہ مزاج اصلی تو طبعی ہو لیکن کسی سبب سے بدل جائے اور مزاج عرضی پیدا ہو یا تو جتنا تھا اس سے زیادہ گرم ہو یا بہت سرد یا زیادہ تر یا بہت خشک ہو جائے اور اصلی اور عرضی میں فرق یہ ہے کہ مزاج اصلی کی علامت ایسی ہوا کرتی ہے جیسے مزاج طبعی کی ہمیشہ ظاہر ہوا کرتی ہے اور عرضی اسکے برخلاف ہے کہ جب مزاج میں تغیر آئے تب ہی ظاہر ہو اور جان لینا چاہیئے کہ سینے کا فراخ ہونا اور نفس عظیم ہونا اور آواز کا قوی ہونا اور سرد ہوا سے آرام پانا مزاج کے گرم ہونیکی دلیل ہے اور سینے کی تنگی اور آواز کی باریکی اور نفس کا صغیر ہونا اور سرد تر ہوا سے ضرر پانا مزاج کے سرد ہونیکی دلیل ہے اور ایسے آدمی کے سینے میں بلغم بہت ہوا کرتا ہے اور کھانسی اور دمہ اسکو اکثر پیدا ہوا کرتا ہے اور تر مزاج والے کی آواز نرم اور بیٹھی ہوئی ہوا کرتی ہے اور سانس لینے میں خرخرہ ہوتا ہے اور بلند آواز نہیں کر سکتا اگرچہ اسکی قوت ضعیف نہو اور اس کے

جو مذہب ہیں کہ دوسری قسم میں مذکور ہیں کام میں لائیں ف طب اکبر میں یہاں پہلی قسم لکھی ہے مگر مسعودی میں کہ پہلی قسم خلقی کو اقسام میں شمار نہ کریں اور دوسری قسم کو مکرر لکھیں اسلیئے ترجمہ کیوقت اس مترجم حقیر نے ان اقسام کو بدلدیا اور پہلی قسم بھی ایسا ہی دوسو بائیس کے صفحہ میں اشارہ کر دیا اور آب بادیان اور تخم بادیان اور ایارج فیقرا اور حب الرشاد اس بیماری میں نہایت مفید ہیں اور روغن سداب اور روغن حب الغار ملنا اور شبت اور بابونہ اور مرزنگوش سینا اور پہلو پر ضماد کرنا مفید ہے اور معاجین میں سے مادۃ الحیوۃ اور نوش دارو اور سنجرنیا اور امروسیاہ نہایت خوب ہیں **ف** امروسیاہ یونانی میں جالینس المواد کو کہتے ہیں کسی بادشاہ کو ضعف معدہ کی شکایت تھی اسکے لیئے بقراط نے یہ نسخہ لکھا تھا **امروسیاہ کی ترکیب** دوقو اور خربلسان قردمانا انقاح تخم کرفس ایک ایک درم فلفل سیاہ فلفل سفید قسط تلخ ہر ایک آدھا درم مرصافی تین درم حب الغار دو دانہ اگر تر کی زعفران ہر ایک دو درم سکو باریک پیسکر چھان لیں اور شہد کف لیئے ہوئے ملاکر دو مہینے بعد دو درم کی مقدار استعمال کریں اور وہ گولیاں جو نافع ہیں کہ جو سکنجبین اور جاوشیر سے بنائیں خاصکر جب سکنجبین کو سداب تر کے پانی میں حل کیا ہو جب جاوشیر کی ترکیب جاوشیر آدھا درم لیکر بادیان کے پانی میں حل کریں اور آدھا درم تخم حنظل اسمیں ملائیں اور ماءالعسل کیساتھ کھلائیں اور جاننا چاہیئے کہ دوسری قسم میں اور اس قسم میں جاوشیر بہت بڑی منفعت کرتا ہے لیکن پٹھوں کو نقصان رکھتا ہے سو واجب ہے کہ جسوقت اس کو کھائیں تو گرم روغن اور خوشبو بدن پر ملیں تاکہ اس کا بخار پٹھوں میں نہ جاسکے اور پٹھوں کو اسکے ضرر کا خوف نہ رہے **نویں قسم** وہ ہے کہ بہت سا مادہ سینے کی فضا میں گرے اور اس کی علامت دوسری قسم کے فائدہ میں مذکور ہوئی اور اس کا علاج وہی ہے جو امتلا کا علاج ہے **ف** یہ بیان بھی پہلی کی جگہ دوسری لکھی گئی **دسویں قسم** وہ ہے کہ تیز بیماریوں میں جنکو حادہ کہتے ہیں بحران کے نزدیک ظاہر ہو اور خاصکر اس کا علاج نہ کرنا چاہیئے کیونکہ اسی مرض کا علاج کافی ہے **گیارہویں قسم** وہ ہے کہ ریہ میں یا دوسرے اعضا میں جو اسکے نزدیک اور شریک ہیں ورم عارض ہو جیسا حجاب حاجز میں اور حجاب منصف میں اور حجاب مستبطن اضلاع میں اور جگر میں اور طحال میں اور اس کا سبب یہ ہے کہ انبساط کی حرکت جگہ تنگ ہوتی ہے اور ضیق الصدر یہی ہے اور اس قسم کی علامت اور علاج اپنی اپنی جگہ مذکور ہیں **ف** صاحب ذخیرہ نے لکھا ہے جو ربو کہ آماس کبد کے سبب سے پیدا ہو تو اس کے علاج میں پہلے باسلیق یا اکحل کی فصد کھولیں پھر ہری بارتنگ کا پانی کاسنی کا زلال لوکی کا پانی کھیرے کا پانی کشوث کا زلال سکنجبین میں ملاکر دیں اور اگر جگر قوی ہوئے تو اس دوا میں لونیا ملائیں اور اگر ربو طحال کے آماس کیوجہ سے ہو تو بائیں ہاتھ کی اسلیم کی فصد کھولیں اور گاؤزبان کے عرق میں سکنجبین عنصلی ملاکر دیں اور اسی قسم کی چیزوں کے استعمال کی رغبت کریں حجاب حاجز وہ پردہ ہے کہ جو دل اور آلات ربو و غذا کے بیچ میں واقع ہے اور حجاب منصف وہ پردہ ہے کہ جو سینے کے بیچ میں واقع ہے اور اس کو نصفا نصف کر رکھا ہے اور حجاب مستبطن اضلاع وہ پردہ ہے جو پسلیوں کے اندر کی جانب لگا ہوا ہے **بارہویں قسم** وہ ہے کہ جسکا نام تقلص الحجاب ہے اور ہم اس کو اسی باب میں سوء تنفس کی فصل میں مفصل بیان کر آئے ہیں اور اسی قسم کو طبیعی کے سوا طبیبوں میں سے کسی دوسرے طبیب نے ضبط نہیں کیا **تیرہویں قسم** وہ ہے کہ معدہ کا امتلا انبساط کو مانع ہو اور اس سبب سے ربو پیدا ہو جائے اور اسکی علامت ظاہر ہے **علاج** حب ایارج اور جو چیزیں اسکے مانند ہیں انسے معدہ کا تنقیہ کریں اور امتلا سے پرہیز کریں اور ہاضمہ کی درستی میں کوشش بلیغ کریں **چودہویں قسم** وہ ہے کہ خناق ربو کا باعث ہو جائے اور یہ ربو خناق کا عرض ہے اور خناق کا ذکر مفصل ہو چکا ہے یعنی مریض کے حال کے موافق خناق کا علاج کریں **فائدہ** جبکہ فصل خریف میں بارش کی کثرت ہو اور ہوا گرم خشک شمالی ہو چکی ہو تو جالینوس ربو کی بیماریاں اکثر پیدا ہوا کرتی ہیں اور ہر حال میں سرد ہوا ربو کے نقصان پہنچاتی ہے مگر اس شخص کو کہ گرم ہوا میں بہت مقام کریں اور اسکی گرمی سے ایذا پائے اکثر ربو کی علامت ذات الریہ سے بدل جاتی ہے اور اکثر ایسا ہوا کرتا ہے کہ ریہ کی بیماریاں جگر کی بیماریوں سے بدل جاتی ہیں جیسا سوء مزاج گرم یا سرد کہ جگر میں پہنچے اور استسقا کی نوبت پہنچائے اور جو چیزیں ربو میں مفید اور مضر ہیں دوسری قسم میں ہم انکو مفصل بیان کر چکے ہیں اس کو دیکھکر علاج کریں **چھٹی**

فصل انتصاب النفس کے بیان میں

اور ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ وہ ربو ضیق النفس کی ایک بڑی سخت قسم ہے اور اس بیمار کو لازم ہیں پہلو نہیں رکھ سکتا اور جب تک سیدھا نہ بیٹھے اور کھڑا نہ ہو اور گردن کو سیدھا نہ رکھے اور اوپر کی جانب نہ کھینچے تب تک سانس نہیں آسکتی اور اسکا سبب یا تو غلیظ مادہ ہے یا ورم کہ سانس کی راہ میں واقع ہو یا استرخا کہ سینے کے عضلات میں حادث ہو اور اس کی علامت اور علاج سبب کے موافق ربو کی فصل سے دریافت ہوسکتے ہیں من اقسام الربو انما قد ذکرنا بالا ذکر لنا تنبیہ الفوائد یعنی اور یہ مرض ربو کی قسموں میں سے ہے اور

ہیں اس واسطے اس کو علیحدہ ذکر کیا تاکہ فوائد بڑھ جائیں تنبیہ یہ اختلاف جو اطبا کی رائے میں پڑا ہے کہ ربو اور ضیق النفس ہم معنے ہیں یا انکے معنی الگ الگ ہیں
سو ربو کی فصل کی ابتدا میں اس پر اشارہ کیا گیا ہے اب اس جگہ ہم اختلافات کے ثمر کو کچھ تھوڑا بڑھا کر واضح کرتے ہیں جان لینا چاہیے کہ لفظی جھگڑا ہے اور
انجام کے اعتبار سے ایک ہی بات ہے لیکن جو لوگ ان دونوں میں فرق کرتے ہیں ان کا مذہب تو یہ ہے کہ جس عسر النفس میں سانس لینے کے راستے تنگ ہو جائیں
تو ہم اس کو ضیق کہتے ہیں اور اس حالت میں جو ہوا ناک میں جاتی ہے تو راستہ نہایت باریک ہو کر تھوڑا سا اور ممکن ہے کہ جیسے ربو کی ہم نے اوپر تعریف کی
ہے اسکے ساتھ ضیق نہ ہو اور ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ضیق ہو اور ربو نہ ہو کما یشاہد فی بعض الخناق یعنی جیسا کہ بعضے خناق میں مشاہدہ ہوتا ہے لیکن جو لوگ
ترادف کے قائل ہیں یعنی ہم معنے جانتے ہیں اس نظر سے کہ یہ مرض ریہ کے ساتھ مخصوص ہے تو وہ اسباب کی تعمیم کو ملحوظ نہیں رکھتے ہیں اور
اس وجہ سے کہ اس کا مآل ایک ہی ہے تو ایک کو دوسرے سے جدا نہیں شمار کرتے اور ضیق الصدر وہ ہے کہ اعضائے منبسطہ یعنی کشادہ ہونے والے جو
تنفس کیلئے مخصوص ہیں جیسا چاہیے حرکت نہ کرسکیں یعنی انبساط میں نافرمانی کریں پانچویں فصل سعال کے بیان میں سعال سین مہملہ
کے ضمے سے ہے اور اس کو فارسی میں سرفہ کہتے ہیں اور ہندی میں کھانسی جاننا چاہیے کہ سرفہ ریہ کی حرکت اور ان اعضا کی حرکت سے جو سانس
لینے میں اس کے شریک ہیں جیسا قصبہ اور حجاب حاجز اور حجاب منصف الصدر اور حجاب مستبطن الاضلاع اور سینے کے اور پسلیوں کے عضلات اور
یہ حرکت ناطبعی ہے کہ طبیعت اس کے وسیلے سے رنج کو ان اعضا سے دفع کرتی ہے اور سعال ریہ کیواسطے ایسی چیز ہے جیسے دماغ کے لئے
چھینک اور جاننا چاہیے کہ سرفہ کے اسباب کلی چار طرح پر ہیں پہلا سبب تو سوء مزاج کے انواع سے خواہ ساذج ہو خواہ مادی دوسرا سبب تماس کے
انواع اور قروح اور بثور کہ ریہ میں واقع ہوں تیسرا سبب یہ ہے کہ کوئی ناطبعی چیز اجزائے تنفس کے آلات میں پہنچے جیسے سرد ہوا اور دخانات
اور غبار یا کوئی ترش چیز کھانا یا تیز یا کسیلا کھانے کا اتفاق پڑے یا کوئی چیز غذا کی سانس کی راہ میں گر پڑے چنانچہ بعضے اوقات کھاتے اور پیتے میں
ظاہر ہوتا ہے اس سبب سے کہ اس میں سے تھوڑا سا قصبہ میں گر پڑتا ہے چوتھا سبب یہ ہے کہ تنفس کے آلات تو سلامت ہوں مگر تمام بدن کی مشارکت
سے یا کسی ایک عضو کی شرکت سے جیسا معدہ اور مری اور جگر اور طحال اور دونوں کے معالیق یعنی انکا علاقہ اور دونوں گردوں کی شرکت سے سرفہ
پیدا ہو چنانچہ سرفہ پیدا ہونے کی کیفیت کا بیان اسباب جزئیہ میں مفصل آئیگا انشاء اللہ تعالی اور ہر سبب کو ہم علیحدہ قسم میں لکھینگے پہلی قسم تو وہ
کہ سوء مزاج گرم ساذج قصبۂ ریہ میں یا ریہ کے گوشت میں عارض ہو تو اس سبب سے سرفہ پیدا ہو جاننا چاہیے کہ جس وقت سوء مزاج ساذج کی کوئی قسم گرم یا
یا خشک ریہ کے قصبے میں یا اس کے گوشت میں عارض ہو تو ریہ کے اجزا کو وہ ہوا بری معلوم ہوگی جو حرکت انبساطی کیساتھ پہنچتی ہے اور طبیعت کی قوت ایسی
طرح پر اس ہوا سے پیش آتی ہے جیسا موذی کو دفع کرتی ہے اور اس کو سانس کے راستوں میں روکتی ہے جیسا دھوئیں اور گرد کو روک کر دفع کرتی ہے
اور اس کے دفع کرنے سے سرفہ پیدا ہو اور گرمی ساذج ریہ کی علامت یہ ہے کہ ہمیشہ پیاس معلوم ہو اور حنجرہ اور حلقوم خشک ہو جائے اور سوکھی کھانسی ہو اور
سینے میں کچھ گرانی نہ ہو اور گرمی پہنچنے سے بڑھ جائے اور سردی سے تسکین پائے اور اسی طرح سے پہلے اسباب جیسا گرم ہوا یا گرم مقام کی اور کھانے پینے کی
گرم چیزوں کا زیادہ استعمال کرنا اور گرم دواؤں اور گرم عطر کی خوشبو مدت تک سونگھنا اس پر گواہی دے اور یہ بات تو پوشیدہ نہیں کہ ان اسباب سے
سوء مزاج سادہ بدن میں خصوصاً دماغ میں اور تنفس کے آلات میں پیدا ہو جاتا ہے اور ریہ کے سوء مزاج گرم اور خشک اور معدے کے سوء مزاج میں یہ فرق ہے کہ
جنہیں ریہ میں گرمی ہو تو سرد پانی پینے کی نسبت سرد ہوا سے زیادہ راحت پاتا اور جس شخص کا معدہ گرم ہو تو وہ اسکے برخلاف ہوگا یعنی سرد پانی پینے
سے آرام ہوگا اور ٹھنڈی ہوا سے نفع کم ہوگا اور اس کو کھانسی نہ ہوگی علاج مزاج کی حرارت کو تسکین دینے کے لئے جو دوا یا غذا سردی پہنچائے جیسا کہ
اسپغول کا لعاب اور [illegible] اور خمیرۂ بنفشہ اور ان کے مانند استعمال کریں اور مناسب عرقوں کو پیا کریں اور صندل کافور [illegible] کے پانی میں اور کدو
کے پانی میں اور گلاب میں ملاکر سینے پر ملا کریں اور خمیرہ [illegible] لعوق [illegible] جو اس جگہ کام آتی ہے عناب سپستان [illegible] جوش کریں جب آدھا رہ جائے
تو چھان کر قند ملاکر قوام کریں [illegible]

یا اسیطرح کے روغن میں پگھلائیں اور کاہو کا پانی یا کشنیز سبز کا پانی اور سبزیوں کا پانی جیسا مناسب ہو اور جو کچھ بہم پونہچے اسمیں ملا کر ناخن سی ملیں اور سبزیوں کے
پانی میں دھونیکے سبب سے اسکا نام قیروطی مضر لکھا گیا دوسری قسم وہ ہے کہ خون صفراوی ریہ میں آجائے اور ریہ اس سے بھر جائے اور اس سبب سے کہ خون صفراوی
اس میں کھچاوٹ اور سوزش پیدا کرتا ہے تو طبیعت اسکی ایذا دفع کرنیکے لئے کھانسی لاتی ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ نفس عظیم اور گرم ہو اور سینہ پر سرخی ظاہر ہو اور درد سر
آتا ہو اور اسباب اسکی گواہی دیں اور اکثر امر میں یہ قسم بے نفث ہوا کرتی ہے یعنی اس میں تھوک نہیں آتا کیونکہ اس میں مادہ رقیق ہے لیکن کبھی ایسا ہوا کرتا ہے کہ
صفرا کا قوام معتدل ہو یا سخت کھانسی ہو تو تھوڑا سا کھانسی میں آئے علاج باسلیق کی فصد کھولیں اور جوشاندے اور خیساندے جیسے مناسب ہو ان سے طبیعت کو نرم
کریں اور تعدیل اور تسکین کے لئے جو کچھ سادج میں گذر چکا ہے وہی اس قسم میں استعمال کریں اور اگر جگر میں گرمی ہو تو جگر کے مزاج کی تسکین کریں تاکہ جو خون ریہ کی غذا میں
جاتا ہے اسمیں اصلاح آجائے وقت مطبوخ اس قسم میں مناسب ہے عناب سپستان گاؤزبان بنفشہ تخم خطمی انجیر زرد پانی میں جوش کر کے چھان کے شربت بنفشہ یا شربت
ترنجبین ملا کر پئیں شربت ترنجبین کی ترکیب بنفشہ تولہ بھر عناب بیس دانہ سنائے مکی چھ ماشہ خطمی نو ماشہ پانی میں جوش کر کے چھان لیں اور آدھ پاؤ
ترنجبین ملا کر شربت بنائیں حب السعال کی ترکیب صمغ عربی کتیرا نشاستہ مغز بادام شیریں تخم کدو مغز تخم خیارین سب وزن میں برابر لیکر باریک پیسیں کر سب دواؤں کی
ردی ترنجبین ملا کر بہدانہ کے لعاب میں گولیاں بنائیں تیسری قسم وہ ہے کہ ایک چیز گرم اور رقیق ہمیشہ سر کی طرف اترتی ہے اور قصبۂ ریہ میں خارش اور سوزش
اور جلن پیدا کرے پھر اسکی وجہ سے سرفہ پیدا ہو اور اس کا سبب یہ ہے کہ دماغ میں حرارت عارض ہو اور ضعف کے سبب سے اپنی غذا کو نہ ہضم کر سکے اور وہ غذا اس کو گران
معلوم ہو اور جب زیادہ ہو جائے تو نزلے کے طریق پر ریہ کی طرف اتر آئے اور حال یہ ہے کہ دماغ کی حرارت سے اسمیں کیفیت حادہ لذاعہ یعنی تیز سوزش پیدا کرنے
والی بھی آگئی ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ خشک کھانسی ہمیشہ ہے اور اسمیں تھوک نہ آئے اور رات کیوقت اور سونیکے بعد کھانسی کی شدت ہو اور دماغ کی
گرمی اور نزلے کا اثر گواہی دے اور یہ بری کھانسی ہے اگر اس کا جلد تدارک نہ کریں اور بہت مدت ٹھہر جائے تو سل پیدا کر دیتی ہے فائدہ تھوک میں مادہ آنے
کی وجہ یہ ہے کہ مادہ رقیق ہے کیونکہ جب تک سینہ اور ریہ کے اخلاط کا قوام معتدل نہیں ہوا کرتا تب تک کھانسی میں کچھ نہیں نکلتا اسلئے قال الشارح ینبغی ان یکون
قوام الاخلاط عند النفث بالمقدار الذی ان یمکن یدفعها الهواء فلا یکون بمنزلة الطین ولا بمنزلة الرقیق الذی یتفرق اجزاءه اذا دفعها الریح یعنے اسیواسطے شارح
نے کہا کہ جب اخلاط کھانسی کے ساتھ نہ نکلیں تو انہیں اسقدر غلیظ ہونا چاہئے کہ اس کو ہوا دفع کر سکے سو نہ مٹی کے برابر خشک ہوں اور نہ پانی کے برابر رقیق ہوں
کہ جب ان کو ہوا دفع کرے تو ان کے اجزا متفرق ہو جائیں اور رات کیوقت جو کھانسی کی شدت ہوا کرتی ہے تو اس کی یہ وجہ ہے کہ سر کے منافذ یعنی مسامات
کثیف ہو جاتے ہیں کیونکہ اس صورت میں رطوبات تحلیل نہیں ہوتے اور دماغ میں بڑھ جاتے ہیں اور بہت سے ریہ کی طرف گرا کرتے ہیں اور اس کا غلبہ نیند کے بعد
اسلئے ہوا کرتا ہے کہ سوتے وقت حرارت باطن میں جمع ہو جاتی ہے اور رطوبات میں تصرف کرتی ہے یعنی رقیق اور قطع کر کے دفع کرتی ہے اور ایسا ہی
جو رطوبت جاگتے میں دماغ سے اترے تو اس سے پہلے ہی کہ ریہ تک پہونچے آدمی اس کو کھنکھار کر نکال ڈالتا ہے اور ریہ کی طرف نہیں جاتی مگر نیند کی حالت
اور نیند اس کے خلاف ہے کہ اس حالت میں کوئی اسکو ایسا مانع نہیں کہ ریہ کی طرف جانے سے روک دے علاج نزلے کے روکنے کیلئے شربت خشخاش
پلائیں اور پوست خشخاش تخم ہیچ مغز باقلا برگ آس تخم کاہو گل سرخ پانی میں جوش کر کے اس سے غرغرہ کرائیں اور اسلئے کہ مادہ باطن سے ظاہر کی طرف میلان
کرے اور اس سبب سے ریہ کی طرف نہ اترے تو سر مونڈ کر کھردرے رومال سے سر کو سختی کے ساتھ ملیں یہانتک کہ سر کی کھال سرخ ہو جائے اور اگر اس تدبیر سے فائدہ
نہ ہو تو رائی انجیر کے جوشاندے میں ملا کر سر پر لگائیں اور دیر تک لگی رہنے دیں تاکہ سر کی جلد میں پھنسیاں پیدا ہو جائیں پھر ان پھنسیوں کو بہت مدت تک اچھا نہ ہونے دیں
تاکہ مادہ اس طرف نکلتا رہے اور ریہ پر نہ گرنے پائے اور اسیطرح ملنے کو غلیظ کرنیکے لئے حب السعال منہ میں رکھیں تاکہ مادہ حلق کی طرف نہ اترے حب السعال کی
ترکیب نشاستہ کتیرا مغز بادام شیریں باقلا مقشر تخم خشخاش سفید [illegible] سب برابر باریک پیسیں اور اسبغول کے لعاب میں گولیاں بنالیں اور ہمیشہ
منہ میں رکھیں اور اس کا لعاب نگلیں اور چاہئے کہ بادام کے اندر کا پوست جو ایک [illegible] ہے جدا کر کے استعمال کریں اور دوسری تدبیریں نزلے اور زکام
کی بحث میں اخذ کریں جیسے فصد اور تلیین اور اسکے سوا جو کچھ حال کے مناسب ہو جیسے بخور [illegible] ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ خشخاش کو [illegible] کے

تمبازی تین درہم شاہی کی تین مثقال انجیر زرد پانچ عدد مویز منقّٰی دو تولے پانی میں جوش کرکے چھان لیں مغز فلوس خیارشنبر پندرہ درہم ترنجبین پانچ تولہ روغن بادام
ایک درہم ملا کر پئیں اور کھانسی کیلئے یہ سفوف نافع ہے سفوف کی ترکیب نانخواہ تخم کتائی نمک سانبھر برابر برابر باریک پیس کرکے رکھ چھوڑیں جب کھانسی کی
زیادتی ہو تو تھوڑا سا منہ میں رکھیں ساتویں قسم وہ ہے کہ ریہ کی خشکی اور حرارت سُعال کی موجب ہو اس کی علامت یہ ہے کہ بھوک اور پیاس کی حالت میں
اور حرکت کے سبب سے کھانسی بڑھ جائے کیونکہ یہ چیزیں رطوبت کو فنا کرتی ہیں اور خشکی کو بڑھاتی ہیں اور حمام مرطب ہے اور جو چیزیں رطوبت کو بڑھاتی ہیں
انکے کھانے سے کم ہو جائے جیسے آش جو کہ نہری سرطانات اس میں پکے ہوں اور اس کے مانند اور ضیق نفس یعنی سانس میں تنگی اور مادہ تھوک میں نہ نکلنا اور
بدن کا دُبلا ہونا اور نبض میں سرعت اور تواتر ہوگا اور اس قسم میں سرفہ تو مرض ہے اور ضیق عرض اور یہ مرض جب شدت پکڑتا ہے اور دل کی گرمی غلبہ کرتی ہے تو
دق کی نوبت پہنچاتا ہے علاج آش جو لعاب اسپغول خیار کا پانی جلاب کے ساتھ پئیں اور سرد گولیاں اور رطوبت بڑھانیوالی کہ رب السوس مغز تخم خیار نشاستہ
کتیرا بنفشہ لعاب بہدانہ انڈے کی سفیدی سے بنائیں اور منہ میں رکھیں اور قیروطی کہ روغن بنفشہ روغن تخم کدو موم سفید سے بنائیں سینے پر ملیں اور ناف
اور مقعد اور قدم کو روغن بادام سے چکنا رکھیں اور اس مریض کے پینے کے پانی میں بہدانہ کا لعاب ملائیں اور غذاؤں میں جو چیز رطوبت بڑھانیوالی ہو جیسے سبوس
کا حریرہ اور روغن بادام اور بکری کا دودھ خصوصاً اگر جو کا دانہ اس کو بیٹھی بکری کو کھلائیں اور موٹے مرغ کا گوشت اور بکری کے پائے اور فالودہ قند
کے ساتھ اور روغن بادام اور خشخاش اور اسکے مانند تناول کریں اور اگر تپ ہو تو دودھ سے پرہیز کرنا لازم ہے اور نہیں تو اس قسم میں دودھ کو پینا بہت عمدہ
تدبیر ہے اور نیم گرم میٹھے پانی سے غسل کرنا اور آبزن مرطب میں بیٹھنا مفید ہے آٹھویں قسم وہ ہے کہ ریہ میں غبار اور دھوئیں سے یا پچھنے یا زور سے چلانیکے
سبب سے خشونت عارض ہو علاج لعوق کھلائیں اور حریرے پلائیں تاکہ ریہ کی خشونت اور سختی زائل ہو اور نرمی اور صفائی حاصل ہو اور گولیاں رطوبت بڑھانے
والی منہ میں رکھیں اور رطوبت پہنچانے والے روغن گھونٹ گھونٹ پئیں اور گلے پر ملیں اور نشوق یعنی روغنوں سے ناف اور مقعد کو چکنا رکھیں لعوق کی
ترکیب بنفشہ کتیرا مغز تخم خیار تخم کدو تخم خشخاش سفید لیکر باریک پیس کر اسپغول اور بہدانہ کے لعاب میں ملائیں اور چاٹیں اور اگر روغن بنفشہ میں
بادام اور اس کے مانند بڑھائیں تو بہتر ہے حریرہ کی ترکیب جو مقشر خشخاش سفید لیکر پانی میں پکائیں اور شکر اور بادام کا روغن ملا کر حریرہ بنائیں
اور جو کچھ ساتویں قسم میں ذکر کیا گیا یہاں بھی وہی علاج مفید ہے نویں قسم وہ ہے کہ قصبہ کا زخم یا ریہ کا قرحہ یا سینے کا یا انکا ورم یا سینے کے حجابوں کا ورم
اور اس کا حجاب کا ورم جو دل کے اور ریہ کے درمیان ہے یا جگر اور طحال کا آماس یا حلقوم کا آماس سعال کا سبب ہو اور ان سب کا بیان نفث الدم اور سل
اور ذات الصدر اور ذات الریہ اور ذات الجنب اور برسام اور ذات الکبد اور ورم الطحال میں آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ اور حلقوم کے آماس کا بیان خناق میں گذر چکا فائدہ
جگر اور دوسرے احشاء کے آماس سے کھانسی اس طرح پر پیدا ہوتی ہے کہ مثلاً جگر یا حجاب کے سرے میں یا اسکے نیچے کی جانب میں آماس پیدا ہو اور جگر کے معالیق کھنچنے
لگیں اور اس سبب سے کہ اغشیہ باہم ملے ہوئے ہیں تو ریہ کے معالیق بھی کھنچیں اور ایذا پائیں اور اسکے اجزاء کے کھنچنے سے تنگ ہو جائیں تب قوت طبیعیہ اپنے
خالق کے اذن سے زحمت کے دفع کرنیکے لئے ہوا کو جنبش دے اور سرفہ پیدا کرے اور یہ کھانسی خشک درد اور کھنچاوٹ کے ساتھ ہوتی ہے اور جس عضو
میں آفت ہے اس کی آفت کے آثار ظاہر ہوا کرتے ہیں دسویں قسم وہ ہے کہ ریہ میں بثرات یعنی پھنسیاں پیدا ہوں اور سرفہ پیدا کریں اور ان کا سبب صفراوی خون
کر شور پیدا کرتا ہے اور اس قسم کا نام بثرات السعال ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ نبض سریع اور بول گرم ہو اور سرفہ میں قے آئے اور گرمی سے ایذا پہنچے علاج فصد
کھولیں اور پچھنے لگائیں اور مسہل استعمال کریں اور جو کچھ دوسری قسم میں اور جیسا کچھ بثور الحلق میں مذکور ہے وہی اس قسم کا علاج ہے گیارھویں قسم وہ ہے کہ
معدہ کی مشارکت سے عارض ہو اور اسکی علامت یہ ہے کہ جسوقت معدہ بھرا ہوا ہو تو کھانسی زیادہ ہو جائے اور خالی کی حالت میں کم علاج قے اور اسہال سے معدہ
کا تنقیہ کریں اور شربت بنفشہ اور شربت زوفا کھانسی کا تدارک کریں تنبیہ جو کھانسی کہ تیز غذاؤں کے کھانے اور قصبہ میں کسی چیز کی گرانی سے عارض ہوتی ہو تو وہ
دیر پا نہیں یعنی خود بخود زائل ہو جاتی ہے اور سبب کے زائل ہونے سے موقوف ہو جاتی ہے اور کبھی ایسا ہوا کرتا ہے کہ سوداء ریہ میں آئے اور سعال لائے اسکی علامت یہ ہے
کہ ایسی چیز سیاہ اور لیسدار سیاہ رنگ کی سرفہ میں آئے اور سوداء کی اور علامتیں پائی جائیں علاج سپستان گندم مقشر [illegible] شہد کے ساتھ [illegible] اسہال [illegible]

بکری کے گوشت سے بنا کر پلائیں ف جاننا چاہیے کہ کھانسی پھیپھڑے کیلئے ایسی چیز ہے جیسے دماغ کیواسطے چھینک یعنی دماغ چھینک کی حرکت سے موذی کو دفع کرتا ہے اسیطرح سے پھیپھڑا بھی کھانسی کی حرکت سے موذی کو دفع کرتا ہے اور اللہ تعالی نے پھیپھڑے کو ڈھیلے گوشت سے مرکب پیدا کیا ہے اور رنگت اسکی مثل گلاب کے پھول کے ہے اور جرم اس کا متخلخل ہے اور اسکے دو حصّے ہیں ایک تو داہنی طرف دوسرا بائیں یعنی دل کی طرف اور دل دونوں حصّوں کے درمیان میں ہے اور پھیپھڑے کا داہنی طرف کا حصّہ بائیں طرف کے حصّے سے زیادہ بڑا ہے اور دل بائیں جانب میل رکھتا ہے اور اللہ نے پھیپھڑے کو دل کا خادم کیا ہے کہ ٹھنڈی ہوا کو دل میں پہنچائے اور اندر کے دخان کو باہر دفع کرے اور پھیپھڑے کو دل کا پنکھا کہتے ہیں اور سُعال کے اسباب کی تین قسمیں ہیں ایک تو بادیہ دوسری واصلہ تیسری سابقہ پچھلی

فصل نفث الدم کے بیان میں یعنی منہ سے خون آنا اور اسکی سات قسمیں ہیں پہلی قسم تو وہ ہے کہ منہ کے اجزا میں سے جیسا مسوڑھوں میں اور دانتوں کی جڑ میں سے خون نکلے اور اسکی علامت یہ ہے کہ تبزق اور تنفل میں خون نکلے اور ان دونوں لفظوں کے ایک معنی ہیں یعنی تھوکنے سے خون نکلے اور بعض اطبا کہتے ہیں کہ یہ تبزق سے بھی کم ہے علاج قابض چیزوں سے جیسے آس گلنار مازو پھٹکری کے جوشاندہ سے کلیاں کریں اور اگر ان مواضع میں قرحہ تازہ ہو تو کندر دم الاخوین باریک پیس کر اس پر لگائیں تاکہ خشک ہو اور خون کا بہنا موقوف ہو دوسری قسم یہ ہے کہ حلق میں جونک چمٹ جائے اس کے سبب سے تھوک میں خون آئے اور جونک کے چھٹانے کی تدبیر کا ذکر مفصّل ہو چکا ہے تیسری قسم وہ ہے کہ سر میں سے خون اندر تالو اور کوّے سے نکلے اس کی علامت یہ ہے کہ تنحنح کے ساتھ خون نکلے یعنی اوپر کی جانب کی کھنکھار سے اور رعاف کی دوسری علامتیں جیسا منہ سرخ ہونا اور آنکھوں کے آگے بنارُق یعنی چمک معلوم ہونا اور تھوکنے کے بعد سر میں خفت کا آنا اور اس سے پہلے سر میں بوجھ ہونا ظاہر ہوں اور تنحنح اس مشہور حرکت کو کہتے ہیں کہ جو چیز تالو میں سر سے اتر آئی ہے اس کے نکالنے کیلئے مخصوص ہے اور رطوبت بلغم کے مخرج سے نکلتی ہے اور بنارُق وہ ہے کہ بجلی کا سا خیال آنکھوں کے سامنے آئے علاج قیفال کی فصد کھولیں اور نقرے پر حجامت کریں اور کزمازو عصارہ لحیۃ التیس برگ آس کے جوشاندہ سے اور رُب توت جیسے رب بہ اور غورہ اور زعرور اور درد اور انکے مانند سے غرغرہ کریں اور جو چیزیں سرد قابض کہ رعاف میں مذکور ہیں سرکے میں ملا کر پیشانی پر طلا کریں اور خون نکالنے کی اسوقت اجازت ہے کہ خون کی زیادتی ہو اور امتلا کے آثار ظاہر ہوں اور نہیں تو اور تدبیریں کفایت کرتی ہیں چوتھی قسم وہ ہے کہ حنجرہ اور قصبہ ریہ میں زخم واقع ہو اور اسکے سبب سے خون آئے اور حنجرہ اور قصبہ ریہ میں زخم کا باعث یا تو ضربہ اور سقطہ ہے کہ سینے پر اور گردن کے مقدم پر واقع ہو اور اس سبب سے بعضی رگیں پھٹ جائیں یا بہت زور سے چلانا اور چیخ مارنا یا اس کے سوا کچھ حنجرہ اور قصبہ ریہ کی رگوں کو پھاڑ ڈالے اور توڑ ڈالے جیسے قے کی شدت اور نزلہ یعنی سخت کھانسنا اور بہت سا تنحنح آنا اور اس کی علامت یہ ہے کہ خون تنحنح سے نکلے یعنی نیچے کی جانب کی کھنکھار سے اور تھوڑا سا نکلے لیکن جو حنجرہ میں سے نکلے تو خون خالص اور بدون سرفہ کے ہو اور جو قصبہ سے آئے تو سرفہ اور تنحنح سے تھوڑا سا نکلے اور کسیقدر درد ہو اور درد کے ساتھ نکلے اور تنحنح ایک آواز ہے کہ حلق کے مخرج سے نکلتی ہے اور یہ حرکت اس چیز کے نکالنے کے لئے مخصوص ہے جو حلق کی انتہا میں ہے علاج قابضات مذکورہ سے غرغرہ کریں اور قرص نفث الدم منہ میں رکھیں اس کی ترکیب گل ارمنی کہربا صمغ عربی دم الاخوین طباشیر نشاستہ کتیرا اقاقیا گلنار عصارہ لحیۃ التیس لیکر باریک کریں اور بارتنگ اور خرفہ کے پانی میں ملا کر قرص بنالیں اور یہ سب دس دوائیں ہیں اور ممکن ہے کہ فصد کھولیں اور جاننا چاہیے کہ قصبہ کے زخم کا علاج دشوار ہے مگر یہ کہ صرف اسکے اندر کی غشا میں ہو پانچویں قسم وہ ہے کہ ریہ میں سے خون آئے اور اسکے آٹھ سبب ہیں ایک تو ضربہ اور سقطہ دوسرا صیحۂ قویہ یعنی زور سے چلانا جسکے سبب سے ریہ کی رگیں پھٹ جائیں تیسرا وہ نزلہ صفراوی تیز یا کاٹنے والا کہ ریہ پر گرے اور اسکی رگوں کو کھا جائے چوتھا وہ ہے کہ ریہ کے جوف میں امتلا ہو کر اسکی شدت سے رگوں کا منہ کھل جائے یا امتلا کی شدت سے رگیں پھٹ جائیں پانچواں وہ ہے کہ سوء مزاج بارد کہ شدید ریہ میں عارض ہو اور ریہ کے اجزا کو سکیڑ دے اور اس سبب سے اس کی بعضی رگیں پھٹ جائیں ف اس پانچویں قسم کے بیان میں مصنف علیہ الرحمۃ نے آٹھ سبب فرمائے اور تفصیل میں پانچ سبب کہے سو بعضے تو اس کو مصنف کا ذہول سمجھتے ہیں اور بعضے سہو کاتب جانتے ہیں اور بعضے اس طرح تاویل کرتے ہیں کہ اس سبب سے بعضی بنا بہ کو

سبب سے پھٹ جائیں اور سینے سے خون آنیکی **علامت** یہ ہے کہ خون بستہ بہت شدت کی کھانسی سے نکلے اور تھوڑا سا نکلے اور زخم کی جگہ درد
کرے اور چت لیٹنے کیوقت کھانسی اور درد بڑھ جائے **علاج** باسلیق کی فصد کھولیں اور قرص نفث الدم کھلائیں اور سینہ پر بھی طلا کریں اور سینے کے
زخم میں ریہ کے زخم کی نسبت خطرہ کم ہے اور بہت جلد اچھا ہو جاتا ہے **فائدہ** جالینوس کہتا ہے کہ ایک جوان کی رگیں جاڑے کی شدت سے پھٹ
گئیں میں نے پہلے دن اسکی فصد کھولی اور اس کے ہاتھ اور پاؤں ملنے کے لئے جس طرح سے کہ مقرر ہے حکم کیا اور غذا میں حریرہ پلایا اور اسکے
سینے پر ضماد تفسیا رکھا اور تین ساعت اس پر رہنے دیا تاکہ زیادہ گرم نہو اور دوسرے دن کشکاب اور ربکا اسفیدباج دیا جب مزاج اعتدال پر آیا اور ریہ
کے آماس کا خوف نرہا تو رفتہ رفتہ پرانا [illegible] کے ساتھ دیا اور جو دوائیں معتدل مائل بگرمی ہیں اور سخت قابض نہیں یہ ہیں دارچینی سنبل سلیخہ
سعد قسط کندر زعفران مصطگی مر زرد وند اور چاہئے کہ ان دواؤں میں سرد اور قابض چیزیں جیسے گل مختوم گل ارمنی صمغ عربی کثیرا نشاستہ کہربا بسد شب یمانی
بریاں گل سرخ گلنار طباشیر شاخ گوزن سوختہ ایک چوتھائی داخل کریں اور اگر گرم دواؤں کو جوش کریں اور دو درہم سرد دواؤں میں سے باریک پیسکر اور چھان
کے ہمیں ملائیں اور پئیں تو خوب عمل کرے **ف** ایلاقی میں ضماد تفسیا کی ترکیب اس طرح لکھی ہے پوست انار ترش کندر [illegible] آرد جو گلنار مازو سبز چکی کی
جھاڑن آس کی پتی سبکو باریک پیس کر چھان لیں اور روغن آس یا روغن گل میں ملا کر ضماد کریں [illegible] **تتمہ** دم ہے کہ مری اور معدہ یا جگر یا طحال
سے خون آئے اور اس قسم کی **علامت** یہ ہے کہ قے میں بھی خون نکلے اور کھانسی نہو اور ممکن ہے کہ اعضا میں سے کسی عضو میں آفت ظاہر ہو اور اس بحث کا
حال معدہ کے امراض میں نفث الدم سے روشن ہوگا اور اسکے ساتھ یہ بھی ظاہر ہوگا کہ کسطرح ان اعضا سے مری کیطرف خون آتا ہے اور قے میں نکلتا ہے
حالانکہ یہ بات نہیں کہ جگر سے ریہ کیطرف جائے اور کھانسی میں قصبہ کی راہ سے نکل آئے اس سبب سے کہ ان دونوں کے بیچ میں حجاب حائل ہے **فائدہ**
ان چیزوں کے ذکر میں کہ اکثر نفث الدم والے کو اُن سے بچنا لازم ہے جیسے حرکتیں اور ریاضتیں اور بہت آواز کو اونچا کرنا اور غصہ اور غم اور غضب اور بہت شراب
پینا اور سرخ چیزوں کو دیکھنا اور جماع کرنا اور تیز اور کھولنے والی چیزیں جیسے قنبرا یا اکرفس کنجد اور پیاز [illegible] اور خرما اور شہد اور سب میٹھائیوں کو کھانا یہ سب
اکثر اوقات میں مضر ہیں اور ایسا ہی کچا دودھ بے جوش کیا پینا نقصان پہنچاتا ہے **فائدہ** بعضی چیزوں کے بیان میں کہ مفید ہیں جس شخص کیلئے حرارت
کم کرنیکی زیادہ حاجت ہو اس کی غذا کے لئے سماق اور غورہ اور زرشک اور انار دانہ اور ترنج کی ترشی اور برگ حماض بکری کے پایوں میں جوش کرکے دینا
چاہئے اگر تپ نہو اور اگر تپ ہو تو مغز بادام اور مسکہ میں دینا چاہئے اور جس بیمار کے مزاج میں حرارت بہت زیادہ ہو تو تازہ پنیر نمکین اور تازہ دودھ جوش
کیا ہوا اور فقط دہی یا گائے کے دہی میں پکائیں اور حریرہ کہ کدو اور کاہو سے دور کرکے اسکے آٹے سے بنائیں اور نیمبرشت انڈے کی زردی اور دراج اور کبک
کا گوشت اور [illegible] مچھلی اور انکے مانند موافق ہیں **تتمہ** جو دوائیں کہ نفث الدم کے سب انواع میں مفید ہیں ان سب سے زیادہ نافع شادنج مغسول ہے ایک مثقال [illegible]
[illegible] کے پانی میں یا برگ خرفہ کے پانی میں یا بادروج کے بیجوں کے پانی میں یا بارتنگ کے پانی میں ملا کر پینا اور خرفہ کی پتی چبانا اور [illegible]
اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ خون کو فی الفور بند کر دیتی ہے اور [illegible] کا پانی ان سب دواؤں میں جن کا ذکر ہوا ہے [illegible]
ملا کر دیں تو نہایت مفید ہو اور شاخ گوزن سوختہ [illegible] ملا کر دینا بہت نافع ہے اور [illegible] پودینہ کا پانی کچھ تھوڑا نافع ہے [illegible]
پانی کے ساتھ صبح و شام دینا کامل نفع دیتا ہے اور بیخ مرجان اور طین [illegible] مفید ہے **فائدہ** اگر یہ خوف ہو کہ خون [illegible]
سرکہ پانی میں ملا کر پئیں مگر جس شخص کو کھانسی شدت سے ہو تو اس کیلئے سرکہ کا استعمال نہ چاہئے اور اگر خون بستہ ہو [illegible] اور کھانسی کی شدت نہو تو سرکہ
اور گلاب سے غرغرہ کریں اور کبھی تھوڑا سا پئیں اور انجیر کی لکڑی جلا کر اس کی راکھ پانی میں ملائیں اور اس پانی کو ماء الشعیر کے ساتھ دیں تو خون بستہ
کو پاک کرتا ہے اور [illegible] شہد کے ساتھ [illegible] اور دوسری تدبیر [illegible] کے امراض میں [illegible] والدم کی فصل میں آئیگی **فصل** نفث الدم
کے اسباب تین قسم پر ہیں ایک بادیہ دوسرا سابقہ تیسرا [illegible] لیکن اسباب بادیہ جیسے زخم ہو جانا یا اونچے پر سے گر پڑنا یا تیز دوا اور سخت گرم
اور چرپری اور نمکین غذا کھانا اور غم اور ہم اور اسباب سابقہ جیسے سردی اور رطوبت کہ رگوں پر غالب ہو اور اس سبب سے رگیں بھر جائیں

اور رگوں سے خون رسنے لگے اور اسباب واصلہ جیسے رگوں کا منہ کھلجانا اور پھوٹ جانا **ساتویں فصل نفث المدہ کے بیان میں**

یعنی تھوک میں پیپ کا آنا اور اس کی پانچ قسمیں ہیں **پہلی قسم** تو وہ ہے کہ ذات الریہ یا ذات الجنب پک کر پھوٹ جائے اور تھوک میں پیپ آئے اور ان دونوں مرضوں کا ذکر علیحدہ علیحدہ فصل میں کیا جائیگا **دوسری قسم** وہ ہے کہ پھیپھڑے میں قرحہ پڑے اور اس میں سے پیپ کھانسی میں سے نکلے اور اطبا اس کو سل کہتے ہیں اور اس کا ذکر بھی آئیگا **تیسری قسم** وہ ہے کہ معدہ میں دبیلہ یعنی دنبل پیدا ہو اور پھوٹ جائے اور پیپ جسطرح دستوں میں نکلتی ہے ممکن ہے کہ اسیطرح سے قے میں دفع ہو جائے اور یہی کہا جائے گا **چوتھی قسم** وہ ہے کہ حنجرے میں یا حلق میں یا منہ کے دیگر اجزا میں ورم ہو جائے اور نشو کرنے سے یا تنقیح سے جس جگہ ورم ہو پیپ نکلے اس بحث کا حال خناق کی فصل سے اور ان اورام سے جو منہ کے اندر ہوا کرتے ہیں اور ان کا ذکر ہو چکا ہے روشن ہوگا **پانچویں قسم** وہ ہے کہ سینے میں ورم ہو کر پھوٹ جائے اور اس کیساتھ مزاج میں حرارت قوی ہو اور اسکی علامت یہ ہے کہ گاڑھی پیپ شدت کی کھانسی سے نکلے اور پہلے سینے میں پھوڑا ہو جانا اور سینے میں درد ہونا اسکی گواہی دے **علاج** زوفا انجیر جاشا اصل السوس بیخ سوسن چلسہ پانی میں جوش کر کے اس کا چھنا پانی پئیں تاکہ پیپ رقیق ہو کر ریہ کیطرف آسانی سے ٹپک جائے اور اس جگہ سے سہولت کیساتھ باہر آئے اور روغن بنفشہ اور بہروزہ اور آرد کرسنہ اور حلبہ اور تخم انجرہ اور پرسیاوشاں ایک میں کر روغن بابونہ اور روغن غار اور عکر کی چربی شہد میں ملا کر سینے پر طلا کریں اور مرزنجوش اور میعہ کندر رتینج جلا کر اس کا دھواں منہ سے اندر کیطرف کھینچیں اور یہ سب اسلئے ہے کہ مادہ رقیق ہو جانے کے بعد سینے کو پاک کرنے والے جو بسعنہ میں رکھیں اس کی **ترکیب** تخم السی مقشر چلغوزہ مقشر بولہ تخم پنتھی رب السوس بیخ سوسن بار یک پیس اور چھان کر شہد میں ملا کر گولیاں بنالیں **فائدہ** جو ورم کہ سینے میں یا ریہ میں یا سینے کے حجابوں میں واقع ہو اور پیپ پڑ کر پھوٹ جائے تو اس سے پاک کرنے کی تدبیر بھی اسیطرح ہوا کرتی ہے جیسے ہم ایک مرض کی جگہ میں بیان کی جائیگی اور اس کام میں مہلت نہ سمجھیں اسلئے کہ اگر پیپ ریہ کی طرف نہ ٹپکے اور سینے کی فضا میں جمع ہو جائے تو سینے کے حجاب کو متعفن کرتی ہے اور اس میں ورم شدید پیدا کرتی ہے اور بیمار کو ہلاک کرتی ہے اور اگر ریہ میں ورم ہو اور پیپ پڑ جائے یا سینے کے نواح سے ریہ پر گرے اور اسی جگہ رہ جائے اور باہر نہ نکلے تو ریہ کے اجزا کو کھا لیتی ہے اور سل پیدا کرتی ہے اسلئے بہتر یہ ہے کہ جب ان جگہوں میں ورم پھوٹے تو فصد ات سے پرہیز واجب سمجھیں اور اعضا کے نرم کرنے پر اور پیپ کے رقیق اور پاک کرنے پر سب طرح سے عنایت مصروف رکھیں تاکہ عضو بالکل پاک ہو جائے پھر اندمال اور زخم کے بھرنے پر توجہ فرمائیں اور اگر پیپ سینے کی فضا میں گرے اور وہاں جمع ہو جائے تو اسکی تدبیر احتقان المدۃ فی الصدر کی فصل میں بیان کیجائیگی انشاء اللہ تعالیٰ **آٹھویں فصل** ریہ کے ورم کے بیان میں اس کو ذات الریہ بھی کہتے ہیں اور اسکے پیدا ہونے کی یہ صورت ہے کہ گرم یا سرد نزلہ دماغ سے ریہ پر آکر آئے یا خناق کھلجائے اور اس کا مادہ وہاں سے بدل کر ریہ پر گرے اور اسی جگہ ٹھہر جائے اور ورم پیدا کرے یا ذات الجنب ذات الریہ سے بدل جائے اور ممکن ہے کہ بدون نزلے کے بغیر بدن کے نقاص اسی جگہ مادہ جمع ہو اور ورم پیدا کرے لیکن یہ مرض نزلے سے اکثر ہوا کرتا ہے انتخاب الحجاب میں لکھا ہے کہ مادہ ذات الریہ کا خلط سے پیدا ہوتا ہے لیکن بلغم لزج سے اکثر پیدا ہوتا ہے بعضی کتابوں میں دیکھا گیا کہ ذات الریہ بلغم سے پیدا ہوتا ہے اور بلغم بارد سے نہیں پیدا ہوتا ہے طبیب زہیر بن زہیر اندلسی نے کتاب تیسیر میں کہا کہ مادہ ذات الریہ خون کے سوا دوسرے اخلاط سے نہیں پیدا ہوتا اسلئے کہ خون اپنی تیزی اور ریہ سے جلدی گذرنے کے سبب سے ورم کا موجب نہیں ہو سکتا اور بلغم اسکی غذا ہے اور اس سے مالوف ہے تو وہ بھی ورم کا باعث ہو جانا چاہئے کہ پھیپھڑے کا ورم سات دن میں آدمی کو ہلاک کرتا ہے خصوصاً اگر صفرا سے ہو اور اگر ریہ کا مادہ تحلیل کی طرف متوجہ ہے تو اس کی علامت ساتویں دن ظاہر ہوگی بحران جید کا دن ہے اور جاننا چاہئے کہ مادے کا انتقال یعنی پلٹا ریہ کی طرف سب انتقالات سے بہت برا ہے اسلئے کہ یہ عضو شریف ہے اور دل سے بہت نزدیک ہے اور جو مادہ اس میں گرتا ہے تو جلد پک کر دفع نہو اس میں فساد ظاہر ہوگا اور اسکی بیماری دشوار ہے اور بہت سی بیماریاں لاتا ہے جیسا کہ بیان کیا جائیگا اور کبھی اس کا مادہ حجاب اور [illegible] میں گرتا ہے اور وہ ذات الجنب پیدا کرتا ہے اور

کبھی اس بیماری والے کے بازو اور کلائی میں اندر کی طرف یعنی بدن کی طرف انگلیوں کے سروں تک فدر ہو جاتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دل کی جانب میلان کرے اور خفقان اور غشی پیدا کرے اور کبھی دماغ کی طرف آجاتا ہے اور سرسام پیدا کرتا ہے اور کبھی ذات الریہ والے کے ریہ میں پانی سی رطوبتیں جمع ہو جاتی ہیں اور اُس کا حال استسقی کا سا حال ہو جاتا ہے۔ اور پوشیدہ نہ رہے کہ ریہ کا ورم اکثر بلغمی مادے سے یا خون سے ہؤا کرتا ہے اور صفرا سے بہت کم پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ اُس کا گوشت نازک و متخلخل ہے صفراوی مادہ اُس میں نہیں رُکتا لہذا قَالَ الشَّیْخُ ذَاتُ الرِّیَۃِ فَیَکُوْنُ عَنْ کُلِّ خِلْطٍ لٰکِنَّ اَکْثَرَ مَا یَکُوْنُ عَنِ الْبَلْغَمِ اَوِ الدَّمِ وَکَذَا قَالَ الرَّازِیُّ فِی الْفَاخِرِ یعنی اسی واسطے شیخ نے کہا کہ ذات الریہ ہر خلط سے پیدا ہؤا کرتا ہے لیکن اکثر بلغم سے اور خون سے ہی ہؤا کرتا ہے اور یہی رازی نے فاخر میں کہا ہے اور جان لینا چاہیئے کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ذات الریہ کا مادہ تحلیل ہو کر دفع ہو جیسے دوسرے اعضا کے اورام تحلیل ہو جاتے ہیں اور یہ اللہ کا فضل ہے اور کبھی ایسا ہؤا کرتا ہے کہ تحلیل نہ ہو ہر چند مادے کا استفراغ کیا جائے اور جمع ہو کر پیپ ہو جائے اور پھوٹ جائے اور یہ پیپ یا تو قوام میں برابر اور سفید ہو یا تیرہ جیسے شراب کی تلچھٹ اور کبھی ایسا ہؤا کرتا ہے کہ جو مادہ لطیف ہے وہ تو تحلیل ہو جائے اور باقی سخت ہو جائے جیسا سوداوی میں کہا جائیگا۔ اور کبھی خراج یعنی پھوڑا ہو جاتا ہے۔ اور کبھی یوں ہؤا کرتا ہے کہ ریہ کا ورم حمرہ کی جنس سے واقع ہو اور علاج کی بہت کم مہلت دے اس لئے کہ مادہ بہت گرم اور دل سے نزدیک ہوا اور سرد دوا کا اثر خواہ پینے کے طور پر ہو یا طلا کے طریق پر اس جگہ بہت کم پہنچتا ہے۔ اس لئے کہ دُور کی مسافت ہے اور بہت سے اعضا بیچ میں حائل ہیں کیونکہ پینے کی چیزوں میں سے ہر عضو کچھ تھوڑی قوت لیتا ہے اور ایک حصہ اُٹھا لیتا ہے۔ اور شربت بھی ہر عضو سے حرارت حاصل کرتا ہے اور جو مادہ اعضا میں ہے اُس میں سے کچھ تھوڑا اُس میں مِل جاتا ہے پھر جب ریہ میں پہنچتا ہے تو سردی کی قوت اُس میں اتنی نہیں رہتی ہے کہ حمرہ کی حرارت سے برابری کرے اور ضماد کی خنکی بھی اُس سے برابری نہیں کر سکتی اس سبب سے کہ ضماد کی قوت بہت نفوذ کرنے والی نہیں ہوتی اور حائل یہ ہے کہ سینہ کی ہڈیاں اور عضلے اور غشائیں حائل ہیں اور صحیح مذہب یہی ہے یہ مرض ہر خلط سے پیدا ہوتا ہے۔ تو اس وجہ سے ہم اس فصل کو تین قسموں میں بیان کرتے ہیں پہلی قسم اُس ذات الریہ کے بیان میں کہ جس کا سبب مادہ گرم ہو خواہ وہ مادہ فی نفسہ گرم ہو جیسے خون اور صفرا خواہ بذاتہ سرد ہو مگر عفونت کے سبب سے گرم ہو جائے جیسے بلغم متعفن اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ تپ بہت سخت ہر وقت برابر رہے اور سانس میں شدت کی تنگی ہو اور سینہ کے مقدم میں گرانی اور درد محسوس ہو اور آنکھ اور منہ سُرخ ہو خاص کر رخسار سے ایسے سُرخ نظر آئیں کہ گویا کسی چیز سے رنگین کر دیئے ہیں خصوصاً جبکہ تپ کا غلبہ ہو اور آنکھیں اور منہ بھر بھرا جائیں اور زبان خشک اور پیاس حد سے زیادہ ہو اور شاید کہ زبان پر رطوبت غلیظ چپچپی لپٹ جائے اور جس وقت ہوا اور کھانسی بہت ایذا دے اور سرد ہوا کو ناک سے کھینچنے پر دل راغب ہو اور اعراض کی شدت اور کمی جیسا سبب ہو اُسی کے موافق ہے جیسے خون اور صفرا اور بلغم متعفن کی خاصیتوں میں بارہا ذکر ہو چکا ہے مثلاً پیاس کی شدت اور ہذیان اور حد سے زیادہ گرمی اور گرانی کا کم ہونا اور تپ کے مانند صفرا کے یہ مخصوص ہے اور اسی طرح سے خون کے خواص ظاہر ہیں اور اس سبب سے کہ بلغم حرارت کے آنے سے اپنے مزاج پر نہیں رہتا تو گرم مواد کے آثار اس میں پائے جاتے ہیں لیکن جس طرح پر کہ ہوا اُس کی حرارت صفرا اور خون کی حرارت سے بہت کم ہے اور گرانی زیادہ اور چپچپی دار رطوبت زبان پر بہت لگی ہوئی اور سرد ہوا کو ناک سے کھینچنے کی آرزو تینوں یعنی صفرا خون بلغم میں ہؤا کرتی ہے۔ مگر جس قدر صفراوی میں زیادہ ہوتی ہے اور کسی میں اتنی زیادہ نہیں ہؤا کرتی ہے اور جو ذات الریہ حمرہ کی جنس سے ہوگا تو سانس کی تنگی اس میں زیادہ ہوگی۔ اور گرانی بہت کم مگر سینے میں حرارت کی زیادتی ہوگی۔ **فائدہ** جس شخص کے قصبۂ ریہ میں ورم اور زخم ہوگا تو پشت میں ضربان یعنی لپک اور خفیف سا درد معلوم ہوگا اور تپ ضعیف عارض ہوگی اور بدن میں کھجلی محسوس ہوگی اور آواز تیز ہوگی۔ اور اگر ورم زخمی ہو جائیگا تو منہ کی بُو بدل جائیگی۔ اور مچھلی کی سی بُو آئیگی اور کھانسی میں تھوڑی سی رطوبت نکلے گی اور کبھی ریہ میں پھنسیاں نکل آتی ہیں اور اُس کا نشان یہ ہے کہ سانس تنگی سے آئے گی اور سریع یا متواتر ہوگی اور سینہ میں گرانی معلوم ہوا اور سینہ کے اندر جلن

اور بڑی گرمی محسوس ہو اور یہ اس کا نشان کہ ذات الریہ کا مادّہ تحلیل ہو کر دفع ہو جائے گا۔ اس طرح پر ہے کہ پکی ہوئی رطوبت کھانسی میں بلا تکلیف نکل آئے اور بیمار کا حال روز بروز اچھا ہونے لگے اور اعراض کم ہو جائیں یہاں تک کہ پھیپھڑا مادّے سے پاک ہو جائے اور یہ نشان کہ مادّہ کی پیپ ہو جائیگی اس طور پر ہے کہ پکی ہوئی رطوبت نہ نکلے اور اعراض کی شدّت زیادہ ہو جائے یہاں تک کہ پیپ ہو جائے اور ریہ کے معالیق میں درد اور کچاوٹ معلوم ہو

ف معالیق معلاق کی جمع ہے اور معلاق وہ ہے جس میں کوئی چیز لٹکی ہوئی ہو اور پیپ ہو جانے کا یہ نشان ہے کہ اعراض کی شدّت میں تخفیف آ جائے اور مُنہ کا لعاب میٹھا ہو جائے پھر اگر قوّت قوی ہوگی تو مادّے کو جلد پکا دیگی اور پیپ کو تھوک میں یا پیشاب کی راہ سے دفع کر دیگی اور پیپ قوام میں برابر ہوگی اور اگر قوّت ضعیف ہو تو پکنے میں توقّف ہوگا اور جلد نہ پکے گا اور متعفّن ہو جائیگا اور اس سے مخلصی کی امید نہ ہوگی اور اگر بیماری سل کی طرف پلٹ جائیگی تو رنگ میں اور منہ پر تازگی نہ ہوگی اور ہمیشہ انگلیوں کے سرے گرم رہیں گے اور سل کی سب علامتیں ظاہر ہونگی اور اگر ذات الریہ کا مادّہ ذات الجنب کی طرف انتقال کر جائے تو سانس کی تنگی کم ہو جائیگی۔ اور بقراط کہتا ہے کہ اگر ذات الریہ والے کی پستان کے نزدیک و اُس کے گرد پھوڑے نکل آئیں اور ناسور ہو جائیں تو ذات الریہ سے خلاصی پائیگا اور ایسا ہی پنڈلی پر پھوڑے کا نکل آنا سلامتی کی علامت ہے

علاج باسلیق کی فصد کھولیں خصوصاً اگر ریہ کے معالیق میں ورم ہو اور عناب سپستان نیلوفر خطمی بنفشہ بادیہ کے جوشاندے میں املتاس اور ترنجبین ملا کر طبیعت کو نرم کریں اور حُقنے سے شکم کو نرم کریں تو مناسب ہے ف جامع الانتخاب میں لکھا ہے کہ اس جگہ حقنے سے اس قسم کا حقنہ مراد ہے بنفشہ طباشیر عنب الثعلب گل خطمی دو دو مثقال سپستان عناب بیس بیس دانہ آلو بخارا پانچ دانہ مغز تخم کدو مقشر تخم خیار سات مثقال چقندر کا پانی پانچ تولہ گلاب کے پھول ایک تولہ پانی میں جوش کریں جب آدھا پانی جل جائے تو چھان کر شکر سُرخ پانچ تولہ روغن گل ایک تولہ روغن بادام گاؤ ملا کے نیم گرم کام میں لائیں اور ابتدا میں مادّے کو ہٹا دینے کے لئے صندل جَو کا آٹا خرفہ کے پانی میں اور تھوڑا سا روغن بنفشہ ملا کر سینہ پر ضماد کریں اور جب ابتدا کا زمانہ گذر چکے تو ضماد کے لئے محلّل چیزیں استعمال کریں جیسے بابونہ اکلیل الملک خطمی جو کا آٹا روغن بابونہ میں ملا کر ضماد کریں اور اگر آماس خونی ہو اور مریض کا حال دیکھنے کے بعد ضرورت ہو تو ورم کے مقابل سے صافن کی فصد کھولیں یعنی اگر ورم ریہ داہنی طرف ہو تو فصد بھی داہنے پاؤں کی کھولیں اور اگر بائیں طرف ہو تو بائیں پاؤں کی فصد صافن کھولیں اور اگر مادّہ ریہ کے داہنی طرف میں ہے یا بائیں طرف تو اُس کے پہچاننے کا یہ طریقہ ہے کہ تپ کے وقت غور کریں کہ کونسی طرف کا رخسارہ زیادہ سُرخ ہو جاتا ہے اور سینہ کی گرانی کونسی جانب میں معلوم ہوتی ہے پس جس طرف کا رخسارہ سُرخ ہو اور جس جانب میں گرانی محسوس ہو تو اُسی طرف ورم ہے اور ایسا ہی جس پہلو پر کہ مریض لیٹے اور اُس وقت مُنہ سے رطوبت زیادہ آئے تو جان سکتے ہیں کہ مادّہ ریہ کے اسی طرف میں ہے مثلاً اگر ورم اُس کے داہنی طرف میں ہو تو داہنے پہلو پر لیٹنے سے تھوک اور رطوبت زیادہ نکلے گی اور ایسا ہی اُس کے برعکس اور صافن کی فصد کے بعد اگر ہفت اندام کی فصد کو باسلیق کی فصد پر مقدم رکھیں تو بہتر ہوگا اور چاہیئے کہ خون قوت کے اندازے پر نکالیں مثلاً اگر قوّت مددگار ہے تو تین دن کا فاصلہ دیکر دوسری فصد کھولنی چاہیئے اور اگر ابتدا میں باسلیق کی فصد سے شروع کریں تو چاہیئے کہ ورم کی جانب مخالف سے یعنی غیر مقابل سے فصد کھولیں اور آخر میں جانب موافق سے کھولیں اور فصد کھولنے اور مادّہ کم ہونے کے بعد شاید کہ سینہ پر حجامت کرنے کی ضرورت ہو تاکہ جو مادّہ باقی رہا ہے وہ کم ہو جائے اور باہر کی جانب آ جائے اور جالینوس کہتا ہے کہ اگر تپ بہت گرم ہو تو مسہل سے خوف کریں اور فصد پر قناعت کریں اس لئے کہ فصد کھولنے میں خطرہ نہیں اور مسہل دینے میں بڑا اندیشہ ہے کیونکہ کبھی ایسا ہوا کرتا ہے کہ مسہل مادّے کو حرکت میں لائے اور اسہال نہ کرے اور درد بڑھ جائے اور شاید کہ اسہال کرے تو حد سے بڑھ جائے اور جس شخص کے معالیق میں اور خاص ریہ میں ورم ہو تو فصد کھولنی فائدہ مند ہوگی اور معالیق کے ورم کا یہ نشان ہے کہ گردن کے جہر کے نزدیک جس کو نرخرہ کہتے ہیں یعنی ہانس الم محسوس ہو اور جس شخص کی پسلیوں کی طرف درد ہو تو اُس کو مسہل کی دوا زیادہ نافع ہوگی اور اگر طبیب مصلحت اس میں سمجھے تو فصد بھی کھولے اور مسہل بھی دے اُس کے منشا ہے پر اعتماد ہوگا اور اُس

ورم ہیں کہ نزلے سے پیدا ہو قیفال کی فصد مفید ہے اور سب قسموں میں اُس قسم کے شربت جو مادّے کو غلیظ کرتے ہیں جیسا کہ دیا قوزا اور
جن چیزوں میں قبض ہوتا ہے۔ جیسا کاسنی کا پانی نہ دینا چاہیئے ف صاحب شفائی نے لکھا ہے کہ یونان میں دیا قوزا شربت خشخاش کو کہتے ہیں کہ جس کے
پوست میں خشخاش بھری ہو اُس سے بنائیں اور بعضے طبیبوں نے مطلق شربت خشخاش پر دیا قوزا کا اطلاق کیا ہے اُس کی ترکیب خشخاش سیاہ خشخاش
سفید مع پوست ہر ایک دس مثقال بنفشہ صمغ عربی ہر ایک پانچ مثقال اصل السوس تین درم آب انار شیریں بیس مثقال قند سفید سو درم بطریق مشہور دیا قوزا بنا
لیں اور ایسا ہی سرد پانی سے پرہیز کرنا چاہیئے مگر اُس ذات الریہ میں کہ حمرہ کی جنس سے ہو اور صاف کرنے والے شربت جیسا ماء العسل اور جلاب اور
سکنکاب جیسا جیسا مریض کا حال ہو اُس کے موافق مناسب ہیں ف دستور العلاج میں لکھا ہے کہ جس ورم ریہ کا سبب صفرا ہو تو وہ حمرہ کی جنس سے ہے اور
اُسکا علاج مشکل ہے اور یہ گولیاں حرارت کی تسکین کے لئے مُنہ میں رکھنا نافع ہیں اُن کی ترکیب رب السوس مغز تخم کدو مغز تخم خیار نشاستہ کتیرا اسبغول ہر ایک
پیس لیں اور بہدانہ کے لعاب اور انڈے کی سفیدی میں گولیاں بنالیں اور یہ مرض خطرناک ہے اور چاہیئے کہ ذات الریہ اور ذات الجنب اور ذات الصدر
کی سب قسموں میں کوشش کریں۔ تاکہ سینہ رطوبات سے پاک ہو جائے اور جس مریض کو تپ کے سبب سے سرد چیزوں کے پلانے کی حاجت
پڑے تو ایسی چیزوں کو اختیار کریں کہ صاف کرنیوالی اور رطوبت بڑھانے والی ہوں جیسے آب خیار آب خربزہ دیسی آب کدو اور سکنجبین
کہ بہت ترش نہ ہو نہایت مفید ہے۔ سینے کو بھی پاک کرتی ہے اور گرمی اور پیاس کو بھی تسکین دیتی ہے ف تیسیر میں لکھا ہے کہ رطوبت
کو بڑھانے والی اور عضو کو مادے سے پاک کرنے والی یہ چیزیں ہیں اسپغول کا لعاب خرفہ کا آب انار عرق کیوڑہ گلاب شربت نیلوفر زہر
مُہرہ اور یہ ضماد بہت نافع ہے۔ صندل سفید کافور مغز تخم کدو سوکھا دھنیا کاہو باریک پیس کے گلاب میں ملا کے سینے پر ضماد کریں اور اس
سبب سے کہ شکم کے ریاح اور ثقل کے بخارات ذات الجنب کو ضرر پہنچاتے ہیں تو نرم چیزیں جو ریاح کو توڑنے والی ہوں استعمال کرتے رہیں
اور کسی وقت معدہ اور امعا کو بھرا ہوا نہ رہنے دیں اور اگر دم آنا متواتر ہو جائے تو اسپغول کا لعاب رقیق جلاب کے ساتھ [illegible] کر پلائیں
اور نیم گرم پانی سے سینہ اور پسلیوں پر نطول کریں تاکہ دم آنے میں اعتدال آجائے اور اگر درد ہو تو ساکن ہو جائے فائدہ جبکہ اماس میں پیپ
پڑ جائے اور پھوٹنے کا وقت نزدیک آئے تو دم کی تنگی اور سینے کی گرانی اور درد زیادہ ہو جاتے ہیں اور تپ زیادہ گرم ہو جاتی ہے اور جس روز پھوٹ
جائے تو تپ خوب ہلائے یعنی لرزہ آئے پھر اگر اچھی طرح سے اُس کا استفراغ نہ ہو تو پیپ کے نکالنے میں کوشش کریں جیسا کہ نفث الدم میں بیان کیا گیا
اور اس فصل کے آخر میں بھی بیان کیا جائیگا اور جان لینا چاہیئے کہ اکثر ایسا ہوا کرتا ہے کہ ریہ کا ورم خوب پکجانے سے پہلے کسی سبب سے جیسا بہت
غصہ اور سخت حرکت اور قے کرنا اور اُن کے مانند سے پھوٹ جائے اور فقط خون یا کچی پیپ کے ساتھ آنے لگے تو اس صورت میں اسی وقت
فصد کھولنی چاہیئے اور نفث الدم کے علاج میں رجوع کرنا چاہیئے دوسری قسم وہ ہے کہ ورم کا مادّہ بلغم سادہ یعنی بے عفونت ہو اور اُس کی
علامت لعاب کی کثرت اور چہرے پر سُرخی کا نہ ہونا اور سانس میں شدت سے تنگی ہونا اور سینے کی گرمی کا کم ہونا اور سینہ بھرا بھرا ہوا نظر آنا اور
تپ اور گرانی کا ظاہر ہونا اور جاننا چاہیئے کہ احشا کا کوئی ورم بدون تپ کے نہیں ہوا کرتا مگر شدت اور خفت مادے کے موافق ہوا کرتی ہے
اور کبھی ایسا ہوا کرتا ہے کہ ریہ میں پانی سی رطوبتیں اکٹھی ہو جائیں اور مریض کا حال مستسقی کا سا ہو جائے اور تپ خفیف ہر وقت رہنے لگے
علاج ابتدا میں ورم گرم کے علاج میں متوجہ ہوں یعنے تلیین ہے اور رادعات ضماد کرنا تاکہ شاید مادہ ہٹ جائے اور جب کئی دن گذر جائیں۔
تپ موقوف ہو جائے اور مرض میں کمی ہونے لگے تو جو کچھ سُعال بلغمی میں مذکور ہے یعنے نضج اور تنقیہ وہی اس دوسری قسم میں استعمال کریں اور زوفا
اور انجیر اور حلبہ کا مطبوخ پلائیں اور غذا آب باقلا اور کشک جو اور کشک گندم اور شیرہ سبوس گندم شہد اور روغن کے ساتھ کھلائیں اور اگر طبیعت
میں قبض ہو تو دو مثقال بنفشہ اور پچاس دانہ مویز منقی کے اور ایک تولہ اصل السوس اور پانچ عدد انجیر پانی میں جوش کریں اور اس جوشاندہ میں مغز فلوس
خیار شنبر جس قدر چاہیں داخل کریں اور چھان کر روغن بادام بڑھا کر پلائیں اور اگر طبیعت نرم ہو تو شربت حب الآس دیں اور رب آبی مفید ہے اور

نفث المدہ کے آسان کرنے کی تدبیریں اور فائدوں سے اسی فصل کے آخر میں بیان کی جائیگی **تیسری قسم** وہ ہے آماس صلب ہو یعنی سخت اور یہ دو طرح پر ہے ایک تو یہ کہ پہلے آماس گرم ہو اور اُس میں سے لطیف تحلیل ہو جائے اور جو باقی رہا ہے وہ سخت ہو کر پتھرا جائے اور اُس کا نشان کہ ذات الریہ صلب ہو گیا یہ ہے کہ دم کی تنگی زیادہ ہو جائے اور سرفہ خشک متواتر آئے اور حرارت کم ہو جائے دوسرے وہ ہے کہ مادہ سوداوی سرد یا بلغم غلیظ سبب ہوا اور جس طرح پر ہو اس قسم کی **علامت** یہ ہے کہ بہت دن گذرنے سے سانس میں تنگی زیادہ ہو جائے اور خشک کھانسی ہو اور [illegible] سینے میں صلابت ہو اور ہوا کا کھینچنا دشوار ہو جائے اور جان لینا چاہیئے کہ سینے میں حرارت کا نہ ہونا جس بیمار کے سینے میں کہ مادہ سوداویہ یا بلغمیہ ہو ظاہر ہے لیکن جس مریض کو آماس گرم کے انتقال سے واقع ہو اس وجہ سے کہ اجزاء حادہ لطیفہ تحلیل ہو کر اجزائے غلیظہ ارضیہ متحجرہ باقی رہ جاتے ہیں **فائدہ** کبھی ذات الریہ صلب میں پتھری ہو جاتی ہے اور اسکندر کہتا ہے کہ میں نے خود دیکھا ہے کہ ایک بڑی پتھری مثل سنگ مثانہ کے کھانسی میں نکلی اور اس کے بعد کھانسی میں تخفیف ہو گئی اور یونس کہتا ہے کہ میں نے خود دیکھا ہے کہ چھوٹی پتھریاں کھرکھری جیسے کہ کھر و سرفہ شدیدہ میں نکل آئیں اور ہر ایک کا وزن تین قیراط تھا اور اُس کے بعد کھانسی کم ہو گئی اور ذات الریہ سل کی طرف پلٹ گیا اور بیمار اس میں ہلاک ہوا **علاج** ہر طرح سے تلیین میں کوشش کریں تاکہ صلابت نرم ہو جائے اور اس کا یہ طریقہ ہے کہ تخم کتان اور خطمی کے لعاب میں روغن بادام اور جو عورتیں لڑکیاں جنتی ہیں اُن کا دودھ ملا کر ٹھہرا ٹھہرا کر پئیں اور روغن بنفشہ اور موم سفید اور لعاب تخم خطمی اور لعاب حلبہ اور لعاب تخم کتان سب کو ملا کر سینے پر ضماد کریں اور دوسری ملینہ تدبیریں دوا اور غذا کے طریقہ پر کام میں لائیں اور اطبا اس قسم کو لاعلاج کہتے ہیں **تنبیہ** جب کہ ورم پھوٹ جائے تو حریرہ کرسنہ اور نخود اور خندروس کے آٹے سے بنا کر شہد کے ساتھ دیں اور ماء العسل اُس وقت میں بہت موافق آتا ہے اور سینے کو پاک کرتا ہے اور لعوق کرنب اور لعوق عنصل اور لعوق اسقیل اور شہد غیرہ مفید ہے اور کبھی ان لعوقوں میں کوئی ایسی چیز کہ حس کو کند کر دے اور بیخبری زیادہ کرے ملا لیتے ہیں جیسے پوست خشخاش اور اجوائن خراسانی تاکہ کھانسی کو روک دے جب مادہ بالکل پک گیا ہو تو اُس کے پھوٹنے کی تدبیر کریں اور اس طرح پر ہوا کرتا ہے کہ لبنی کا دھواں کریں اور منہ کھول کر رکھیں تاکہ دھواں حلق میں پہنچے اور بیمار کو کرسی پر بیٹھانا اور اُس کے مونڈھوں کو زور سے ہلانا اور مچھلی کا شوربا پینا اور ایارج فیقرا اور تخم حنظل کی گولیاں بنا کر رات کو تھوڑا وقت منہ میں رکھنا تاکہ رفتہ رفتہ پانی ہو کر حلق میں جائے اور تنکار جاوشیر کے ساتھ حل کر کے دینا اس باب میں مفید ہے اور ترمس کو ماء العسل میں دینا اور بعضے طبیب کھانے کے بعد قے کرا دیتے ہیں تاکہ قے کی حرکت سے ورم پھوٹ جائے لیکن اس میں خطرہ ہے کیونکہ شاید مقدار سے زیادہ کھول دے اور مادے کو یکبارگی ہٹا دے اور خناق ہو جائے اور جاننا چاہیئے کہ متقدمین نے پکانے والی اور کھولنے والی تدبیریں ساتھ اُن کے بہت استعمال کی ہیں لیکن طبیب حاذق کو چاہیئے کہ ایسی راہ میں نہ چلے کہ گر پڑے بلکہ احتیاط سے تاکہ حرارت اور آماس زیادہ نہ ہو اور مرض پر مرض نہ بڑھے اور جب آماس کھل جائے اور پیپ آنے لگے اور مریض کو اپنے بدن میں سبکی معلوم ہو تو پیپ کے تنقیہ کے لیئے جو کچھ سرفہ تر اور ضیق النفس میں مذکور ہے اور نفث المدہ میں بیان ہو چکا ہے استعمال کریں اور ممکن ہے کہ ریہ کی پیپ وریدِ شریانی کے وسیلہ سے جگر میں جائے اور وہاں سے بول یا براز میں مندفع ہو جیسا کہ انتقال المادۃ فی المادہ میں اس کا بیان آئیگا

نویں فصل سل کے بیان میں

ف جاننا چاہیئے کہ سل بضم سین مہملہ کے کسرے اور لام کی تشدید سے ہے یہ مرض اُن لوگوں کو پیدا ہوا کرتا ہے کہ جن کے دماغ سے رطوبتیں پھیپھڑے پر گرتی ہیں اور ضیق النفس و شدید کھانسی پیدا کرتی ہیں اور جو [illegible] میں پیدا ہوتا ہے تو بہت کم اچھا ہوتا ہے اور یہ مرض مدت تک رہتا ہے اور کبھی کہولت کے زمانے تک باقی رہتا ہے اور یہ مرض سرد شمالی شہروں میں فصل تابستان اور زمستان میں اور جنوبی شہروں میں خریف کی فصل میں پیدا ہوتا ہے اور یہ مرض جس شخص کو خریف کی فصل میں پیدا ہو تو وہ اچھا نہیں ہوتا اور گرمی کی فصل میں تو اس مرض کا پیدا ہونا بہت ہی سخت ہے اطبا کے نزدیک اس مرض سے وہ قرحہ مراد ہے کہ ریہ میں پڑ جائے اور قرشی اس مرض کو مرکبات میں شمار کرتا ہے اور تپ کے لازم ہونے کے سبب سے کہا ہے کہ وہ قرحہ ہے ریہ میں دق کے ساتھ اور صاحب کامل کہتا ہے کہ وہ قرحہ ہے ریہ میں یا صدر میں اور عام طبیب اس لفظ کو اس سبب پر اطلاق کرتے ہیں کہ سینے میں اور ریہ میں جمع ہو جائے اور سل کے معنے لغت میں ہزال ہے یعنی دبلا ہونا اور اس سبب سے کہ لاغری اس علت کا خاصہ ہے تو اپنی لازم

کے نام سے نام رکھا گیا اور قرحہ اُس تفرق اتصال سے مراد ہے کہ عضو کسی میں واقع ہو اور پیپ پڑ جائے اور بعضے ایسے آدمی ہوتے ہیں کہ ہمیشہ پیپ دار رطوبتیں انکے دماغ سے ریہ کی جانب آتی ہیں اور سانس کے راستے بھر جاتے ہیں اور ضیق النفس اور سخت کھانسی پیدا ہو جاتی ہے اور انجام کار قوت ضعیف ہو جاتی ہے اور بدن دبلا اور گھلتا جاتا ہے اور اگرچہ یہ مرض ربو ہے اور ریہ میں قرحہ نہیں مگر اطبا اس بیماری والے کو بھی مسلول کہتے ہیں اور اس مرض میں اور سل حقیقی میں جو فرق ہے اس کو آگے بیان کرینگے۔ اور جاننا چاہئے کہ سل کے اسباب چار طرح پر ہیں پہلا سبب تو وہ ہے کہ تیز نزلہ سر سے ریہ پر گرے اور اس سے پہلے کہ مادہ پکجائے اس کی تیزی ریہ کو جلائے اور زخمی کرے دوسرا سبب وہ ہے کہ ذات الریہ میں پیپ پڑ جائے اور زخمی ہو جائے تیسرا سبب وہ ہے کہ ذات الجنب کا مادہ یا ذات الصدر یا ذات العرض کا پک جائے اور پیپ پڑ جائے۔ اور کھانسی میں نکلتے ہوئے جب ریہ کے اوپر گزرے تو اسکو جلا کر زخمی کرے چوتھا سبب وہ ہے کہ اندرونی اسباب میں سے کوئی سبب جیسے سعال شدید یا بیرونی اسباب میں سے جیسا ضربہ سقطہ اور صدمہ وقوع میں آوے اور اس سبب سے کسی رگ کا منہ کھلجائے یا کوئی رگ ٹوٹ جائے اور گلے میں سے خون آنے لگے اور ریہ میں قرحہ پڑے جیسا نفث الدم میں کہا گیا ہے لیکن اکثر امر سل کا سبب تیز نزلہ ہوا کرتا ہے اور اس مرض کی علامت یہ ہے کہ تپ نرم ہر وقت رہے اور جو کچھ دق کے آثار ہیں سب ظاہر ہوں اور رخسارے سرخ ہوں خصوصاً جب کہ تپ کا غلبہ ہو اور کھانسی میں پیپ نکلے اور طبیعت کے عاجز ہونے سے کبھی رات کے وقت یا دوسرے وقتوں میں پسینہ آوے۔ اور جب بدن کا گھٹنا انتہا کو پہنچے تو ناخن ٹیڑھے ہو جائیں جیسا تپ دق میں مذکور ہے اور شاید کہ بعضوں کا کام ہو۔ آخر کو پہنچے تو پاؤں کی پشت پر آماس کر آئے اور قصبۂ ریہ کے ٹکڑے اور رگوں کے تار اور پرزے پیپ میں آنے لگیں اور جو خلط نکلتا ہے وہ بہت غلیظ ہو جائے اور بعد قوت ہو جائے اور طبیب جاہل یہ گمان کرے کہ اچھا ہو گیا اور حال یہ ہے کہ یہ صورت چار دن سے زیادہ مہلت نہیں دیتی اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سل کے آخر میں سرفہ ظاہر ہو اور صاف خون آنے لگے پھر اگر سرفہ کا تدارک اور خون کو بند کریں تو ریہ پک جائے اور مریض گھلا کر ہلاک ہو اور بند نہ کریں تو خون آتا رہے یہاں تک کہ بیمار ہلاک ہو جائے اور جب مسلول کے دونوں جبڑوں پر ایک ایسی چیز باقلا کا دانہ پیدا ہو جاوے تو باقی دن میں مر جائیگا اور جب انگلیوں پر [illegible] پیدا ہو جائے اور پیشانی پر سرخ پھنسی نکل آوے اور اس میں سے [illegible] نکلتا ہے تو تین دن میں مر جائے گا اور جب سر میں ایک ایسی چیز جیسے باقلا کا دانہ نکل آئے اور اس کا رنگ سیاہ ہو اور درد نہ کرے اور [illegible] عارض ہو تو چالیس ساعت میں یا چالیس دن میں مر جائیگا **تنبیہ** چونکہ بعضے ربو والوں کا حال اس سبب سے کہ رطوبات دماغی انکے ریہ پر ہمیشہ اترا کرتی ہیں مسلولوں کا سا حال ہوا کرتا ہے اسی واسطے بعضے اطبا اس کو بھی سل کہتے ہیں مگر غیر حقیقی جیسا اوپر ذکر ہو چکا ہے اس سبب سے لازم ہوا کہ سل حقیقی میں کہ یہ اس کا قریب ہے۔ اور مرض مذکور میں ہم فرق بیان کر دیں اور فرق یہ ہے کہ اس قسم کا ربو جسے تپ ہوا کرتی ہے اور سانس میں کچھ رطوبت کے سوا کھانسی میں اور کچھ نہیں نکلتا بخلاف سل کے کہ تپ دق اس کو لازم ہے اور تھوک میں پیپ کا نکلنا اس کا خاصہ ہے اور اس سے جو رطوبت خام پیپ کے بہت مشابہ ہے تو ان دونوں میں بھی فرق ظاہر کرنا واجب ہوا تاکہ دونوں میں امتیاز کر سکیں سو پیپ کا نشان یہ ہے کہ بدبو ہو اور جب پانی میں ڈالیں تو کچھ دیر کے بعد نیچے بیٹھ جائے اور جس پیپ میں عفونت غالب ہے اگر تجربہ کامل نہ ہو تو [illegible] کی ضرورت نہیں بدبو کی وجہ سے تھوکنے کے وقت خود اس کی بدبو ناک میں آتی ہے اور نہیں تو جب تک آگ میں نہ جلائیں تب تک اس کی بدبو محسوس نہ ہوگی اور پیپ کی بدبو ایسی ہوا کرتی ہے جیسے ہڈی کی بو جلنے کے وقت ہوتی ہے اور کبھی ایسا بھی ہوا کرتا ہے کہ [illegible] کے ساتھ خون آتے اور کبھی کھانسی [illegible] اور جو پھیپھڑے سے نکلا کرتے ہیں اس سبب سے کہ زخم کی جگہ [illegible] ہوتا ہے اور بلغم اس کے برخلاف ہے کہ پانی پر ٹھیر جاتا ہے اور نیچے نہیں بیٹھتا اور اگر آگ پر جلائیں بدبو نہیں دیتا جیسے پیپ جلنے میں بدبو دیتی ہے اور [illegible] کچھ [illegible] نہیں ہوتا اور ایسی ہی پیپ [illegible] سے خالی نہیں ہوا کرتی اور کبھی سل کی تپ دوسری تپوں کے ساتھ مرکب ہوا کرتی ہے جیسے ربع اور شطر الغب اور نائبہ اور سب تپوں سے بری جو اسکے ساتھ مرکب ہوتی ہیں شطر الغب ہے [illegible] کیونکہ اس تپ کا مادہ سوداوی ہے اسکا علاج اسکے علاج سے

کسی طرح بہ قریب نہیں یعنی بالکل مناسبت نہیں رکھتا اور جاننا چاہیئے کہ ریہ کی تدبیر ابتدا میں دشوار ہے اور اسکے بعد محال اور ریہ کے زخم کے اچھے
نہونے میں اطبا میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک تو یہ ہے کہ ریہ کے زخم کا اچھا ہونا ممکن ہی نہیں کیونکہ ریہ ہمیشہ حرکت کرتا ہے اور زخم کا درست
ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ زخمی عضو ٹھیرا رہے اور جالینوس کہتا ہے کہ عضو کی حرکت اسکے زخم کو اچھا ہونے سے منع نہیں کرتی اگر کوئی اور
سبب حرکت کے ساتھ شامل نہو اور اس بات پر دلیل یہ ہے کہ حجاب بھی ہمیشہ حرکت کرتا ہے اور حجاب کے زخم کے اچھے ہونے میں کسی کو خلاف نہیں اور اسی
کا قول ہے کہ جب زخم کا سبب رگ کا کھل جانا یا پھٹ جانا ہو اور ورم کی نوبت نہ پہنچے اور پیپ نہ پڑے تو وہ زخم اچھا ہو جائیگا اور اگر آماس
اور پیپ کی نوبت پہنچے یا اس کا سبب ورم ہو گیا ہو یا اخلاط کی تیزی اور جلانا باعث ہو تو وہ اچھا نہوگا اسلیئے کہ جب تک زخم پیپ سے پاک نہیں ہوتا نہیں
بھرتا اور قرحہ کھانسی سے پاک ہؤا کرتا ہے یعنی کھانسی میں مادہ نکل جاتا ہے اور کھانسی زخم کو بہت بڑھا دیتی ہے اور کھانسی کی حرکت درد کو بڑھاتی ہے
اور درد مواد کو اس جگہ کھینچ لاتا ہے اور زخم کو بھرنے کے لیئے خشک دوائیں درکار ہیں تو کھانسی اور سینے کا گھر گھراپن زیادہ ہوتا ہے اور پیپ کو خشک کرتی ہیں اور
نکلنے سے روک دیتی ہیں اور اگر نرم اور تر دوائیں دیں تو وہ زخم کو تازہ کرتی ہیں اور زخم تازہ ہمیشہ اچھا نہیں ہؤا کرتا اور ایسا ہی ریہ کی رگیں بہت فراخ اور
سخت ہیں اور جو شگاف اور جراحت اس قسم کی رگوں میں واقع ہو تو اسکا اچھا ہونا دشوار ہے اور ایسا ہی دوا کا اثر اس عضو میں پہنچنے تک بہت ضعیف
ہو جاتا ہے اور سرد چیزیں خود بھی نفوذ نہیں کر سکتیں اور گرم چیزیں درد کو بڑھاتی ہیں اور زخم کے لیئے خشک دوائیں چاہیئیں اور انکی خشکی تپ کو ضرر کرتی ہے
اور جو زخم قصبہ ریہ میں پڑے وہ بھی علاج پذیر نہیں لیکن جس کا اچھا ہونا ممکن ہے وہ زخم ہے کہ قصبہ کی غشا کے اندر رنی میں واقع ہو اور اس کے گوشت میں نہ
پہنچے فائدہ سل کی بیماری بہت کم علاج پذیر ہوتی ہے لیکن اچھی تدبیر بن پڑے تو بڑی مدت تک اور ممکن ہے کہ جوانی سے کہولت تک رکھے اور شیخ الرئیس
کہتا ہے کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا ہے کہ اس بیماری میں تئیس برس کے قریب زندہ رہی اور یہ مرض سردی کے شہروں میں جاڑے کی فصل میں بہت پیدا
ہوتا ہے اور اکثر ولں کو اٹھارہ برس کی عمر سے تیس برس کی سن تک اور اکثر ایسے لوگوں کو عارض ہوتا ہے کہ انکے سینے تنگ ہوں اور گردن دراز آگے کی طرف
مائل اور حلقوم باہر کو اٹھا ہؤا اور انکے شانوں پر گوشت نہیں ہوتا اور پشت کیطرف نکلے ہوئے جیسے مرغ کے بازو اور ایسے لوگوں کو مجنح کہتے ہیں یعنی بازو والا
سرد مزاج والے اکثر اس آفت میں پڑا کرتے ہیں علاج ابتدا میں باسلیق کی فصد اس جانب سے کھولیں کہ جس طرف میں درد محسوس ہو بشرطیکہ کوئی امر
مانع نہو اور نہیں تو حجامت کریں اور جس بیمار کے کچھ مادہ سر سے ریہ کی طرف گرتا ہو تو قیفال کی فصد بھی کھولیں اور آش جو کہ سرطانات کے ساتھ پکا ہو
اس مرض میں مفید ہے ف عجائب الانتخاب میں لکھا ہے کہ سرطانات اس مرض میں بہت مفید ہیں اور اگر بیمار کو اسکے کھانے سے کراہت ہو تو بکری کے بچے
کے پایے سرطان کی جگہ کام میں لائیں اور اگر طبیعت نرم ہو تو آش جو میں حب الآس ملائیں اور قرص کہربا اس وقت میں بہت مفید ہے اسکی ترکیب گل ارمنی نشاستہ
گلسرخ ہر ایک چار درم کہربا حب الآس ہر ایک چھ درم سرطان محرق خرفہ سفید صندل مغز تخم کدو مغز تخم خیارین ہر ایک دس درم گل مختوم تین درم [illegible]
طباشیر شادنج مغسول ہر ایک پانچ درم صمغ عربی رب السوس ہر ایک سات درم کافور ایک مانگ سب کو باریک پیس کر لعاب بہدانہ میں قرص بنا لیں اور
دوسرا علاج حرارت کے بجھانے کے لیئے دق کے بابوں میں سے اخذ کریں اور اس کے ساتھ یہ بھی رعایت رکھیں کہ جن چیزوں کو اختیار کریں قرحہ کی جلا اور
درد با اور پیپ کا تنقیہ کرے اور سعال کو تسکین دے اور قرحہ کو خشک کرے اور لذع کو پیدا نہ کرے اور اگر سل کے ساتھ حمی عفنہ شامل ہو تو گدھی کا
دودھ اور عورتوں کا دودھ پینا سب چیزوں سے زیادہ مفید ہے اور پہلے کہا گیا ہے کہ جب ریہ کا زخم آماس کر گئے اور اسمیں پیپ پڑ جائے تو اس کا اچھا ہونا
ممکن نہیں لیکن اگر اچھا علاج پایا تو یہ ہو سکتا ہے کہ زخم کا ایک سا حال رہے اور زیادہ نہو اور ریہ کے اور اجزا تباہ نہوں سو اچھا علاج کرنے میں سلامتی
کی امید ہوتی ہے اس طرح پر ہے کہ پہلے دن حلق سے خون آئے اور معلوم ہو جائے کہ ریہ سے آتا ہے تو اس سے پہلے کہ ورم کر آئے علاج میں مشغول
ہوں جیسا کہ جالینوس کہتا ہے کہ جس شخص کے حلق سے ریہ کا خون آیا اور پہلے ہی دن میں اسکا علاج کیا اچھے ہو گئے اور جس شخص کو پہلے دن چین نہ پایا تو اسکے احوال
مختلف ہو گئے اور تدبیر وہی ہے جو ہم بیان کر چکے اور ایسا ہی چاہیئے کہ بیمار کو ساکن رکھیں اور سب حرکتوں سے روک دیں اور اسی وقت فصد کھولدیں اور

تھوڑا تھوڑا خون کئی دفعہ میں نکالیں تاکہ خون پیپ سے اور اسکے حوالی سے کھنچ جائے اور خون سے ریہ میں مدد نہ پہنچے اسی واسطے اطراف کے ملنے اور باندھنے کی
تعریف کرتے ہیں اور بہتر یہ ہے کہ پہلے حرارت کی تسکین میں کوشش کریں۔ یا وہ دوائیں کہ زخم کے مناسب ہیں ان شربتوں میں اور دواؤں میں
جو سمجھاتی ہیں بلائیں یا کبھی تپ کے علاج پر متوجہ ہوں اور کبھی قرحے کا علاج کریں مثلاً ایک روز تپ کا علاج کریں اور ایک روز زخم کا علاج یا صبح
صبح کو زخم کا علاج کریں اور شام کو وقت تپ کا علاج اور یہ تدبیریں اُن لوگوں کے حق میں مفید ہیں کہ جو پہلے دن طبیب کے پاس پہنچیں اور اسکے بعد کہ
زخم میں آماس ہو جائے اور زخم میں پیپ پڑ جائے تو جو چیزیں جلا کرتی ہیں اور ماشے کو پاک کرتی ہیں انکو استعمال کریں اور اگر بیمار کی قوت ضعیف
ہو تو کشکاب سرطانی میں برہ اور ریزغال کے پائے پکا کر دے سکتے ہیں اور اگر طبیعت نرم ہو اور روکنے کی احتیاج ہو تو شربت مورد میں اور حب الآس
کشکاب میں جوش کریں اور اگر سرفہ بہت سخت ہو تو کشکاب میں اور اس مریض کے پینے کی چیزوں میں تخم کاہو جوش کریں اور اگر بدن میں فضلہ ہو
تو فصد کے مطبوخ خیارشنبر سے طبیعت کو نرم کریں اور اگر سینہ میں تری یا خشکی جیسا مریض کا حال ہو اسکے موافق جو کچھ کہ سعال کے باب میں
ذکر ہو چکا ہے وہی تدبیر کام میں لائیں اور اس مرض میں مینہ کا پانی سب پانیوں سے بہتر ہے اور شیخ الرئیس کہتا ہے کہ جو کچھ کہ اس بیماری میں آزمایا وہ گلقند
تازہ ہے کہ اسی سال میں بنا ہو اور اسکے کھانے کا یہ طریقہ ہے کہ جس قدر طاقت ہو کھلائے یہاں تک کہ اگر بیمار روٹی کے ساتھ سالن کی جگہ سے کھلائے تو بہتر
ہے اور یہی کہتا ہے کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ یہ بیماری اس کو طول کھینچ گئی اور اسکو اپنی زندگی کی توقع نہیں رہی تھی میں نے اسکا علاج گلقند سے کیا تو وہ
بالکل اچھی ہوگئی اور پھر اسپر گوشت چڑھ گیا اور موٹی ہوگئی اور اسی کا قول ہے کہ نہیں معلوم کس قدر گلقند میں نے اسکو کھلایا اور میں ڈرتا ہوں کہ شاید جو اعتبار
نہ کریں اور اس علاج میں غذا تیتر کا گوشت دینا چاہیے اور تیتر اور تذرو اور کبک اور کنجشک کا گوشت سب سے بہتر ہے اور بسدی اور استاذی مچھلی بھنی
ہوئی خوب ہے اور اگر اس اثناء میں تپ اور حرارت حادث ہو تو کشکاب سرطانی پر قناعت کریں اور جاننا چاہیے کہ دودھ پلانے کے وقت چند شرائط
کی رعایت کرنا چاہیے اور وہ اسطرح پر ہیں کہ تپ نہ ہو اور اگر عورت کا دودھ دیں تو حکم کریں کہ اسکی چھاتی سے چوس لے اور اگر گدھی کا دودھ دیں
تو چاہیے کہ گدھی جوان ہو اور بیانے کے وقت سے چار پانچ مہینے گذر چکے ہوں اور جس پیالے میں کہ دودھ دوہیں تو اسکو کئی دفعہ پانی میں دھوئیں اور
پیالہ ایسا ہو کہ دھونے سے جلد پاک ہو جائے اور دودھ کو جذب نہ کرے جیسے چینی کا پیالہ اور اسکے مانند کہ شیشے کا یا روغن کیا ہوا ہو اور جب دودھ دینے
کا ارادہ کریں تو گدھی کو بیمار کے پاس لائیں تاکہ جب دودھ دوہیں اسیوقت بیمار کو پلائیں اور دودھ دوہنے کے وقت پیالہ کو ایک برتن میں گرم پانی
بھر کر رکھیں اور دودھ کی مقدار طبیب کے مشاہدے اور طبیعت کی اجابت پر موقوف ہے لیکن پندرہ درم سے شروع کریں پھر مریض کے حال
کے موافق بڑھاویں اور اگر طبیعت اجابت کرے تو دودھ اور نمک ہندی اور آدھا درم نشاستہ ایک درم تک دودھ میں حل کریں اور پلائیں اور بعضے
طبیبوں نے کہا ہے کہ دودھ آدھ سیر چاہیے اگرچہ یہ ہے کہ مقدار معین نہیں کر سکتے جیسا مریض کے وقت کے مناسب ہو اختیار کر سکتے ہیں اور استاد احمد
فرخ کہتا ہے کہ جب دودھ دیں تو چاہیے کہ اور کوئی کھانا بیمار کو نہ دیں کہ جب دودھ کی منفعت ظاہر ہو تو تین ہفتہ دودھ دینا چاہیے اور بکری کے دودھ کے
استعمال میں بہتر یہ ہے کہ پہلے اسمیں پانی ملا کر کشکاب کریں تاکہ پک جائے اور پانی جل جائے اور کشکاب دودھ جوش کئے ہوئے دودھ سے ہضم ہونے
میں بہتر ہے اور اگر سرفہ بہت شدت سے ہو تو کتیرا دودھ کے ساتھ دیں اور جس مریض کی طبیعت کا قبض منظور ہو تو دودھ کو طباشیر کے ساتھ دیں اور
اگر معدہ میں ضعف ہو تو شیرہ اور گردیا کے ساتھ دیں اور جو کچھ کہ طبیعت کو نرم کرنے کے لئے کہا گیا ہے اسمیں بیمار کی قوت کا لحاظ کریں اور احتیاط کریں
کہ طبیعت کے نرم ہونے سے قوت ساقط ہو جاوے گا اگر بدن میں فضلہ نہ ہو اور اگر اس مرض میں پیچش ہو جائے تو سفوف الطین اور شربت حب الآس دینا چاہیے
اور اگر دودھ پینے کے اثنا میں تپ آنے لگے تو دودھ کو موقوف کریں اور قرص کافور دیں اور اگر تپ کے ساتھ شکم کا قبض مطلوب ہو تو روغن
میٹھا کہ اس میں سے مکہ نکال لیا ہو دے سکتے ہیں اور تپ دق میں روغن کے استعمال کا طریقہ اور اسکی تدبیر کا بیان آئیگا۔ اور آش جو کہ سرطانات کے
ساتھ پکانے کا یہ طریقہ ہے کہ سرطانات جب تک زندہ ہوں تب میٹھے پانی میں ڈال کر ان کو دھوئیں اور ایک ساعت کے بعد اس کی شاخیں

کوشش کریں۔ اور کبھی اسہال میں سعی کریں کہ اس میں دونوں وصف ہوں اور دوائیں مدر اور مسہل جیسا مزاج اور عمر اور فصل اور حال ہو اُس کے موافق دینی چاہئیں فائدہ جبکہ پیپ رقیق ہو جائے اور ریہ پھیکنے لگے اور تھوک میں آسانی سے نہ نکلے اور اعراض میں تخفیف نہ آئے۔ اور ریہ سے جگر کی طرف میلان نہ کرے اور بول و براز میں نہ نکلے تو دو حال سے باہر نہیں ایک تو یہ کہ خناق پڑ کر بیمار ہلاک ہو جائے اور اسکا نشان یہ ہے کہ سانس بہت تنگ ہونے لگے اور تھوک میں کچھ نہ نکلے دوسرے یہ کہ سل پیدا ہو اور ریہ کا جرم متعفن اور متآکل ہو جائے اور اسکا نشان یہ ہے کہ ورم کے پھوٹنے پر چالیس دن گذر جائیں اور ابھی تک ریہ پاک نہ ہوا ہو اسی واسطے شائح نے کہا ہے کہ اس بیماری میں چار باتوں میں سے ایک بات پیش آتی ہے یا تو خناق ہو کر مر جائے یا سل پیدا کرے یا پیپ ریہ سے تھوک میں مادہ نکل کر پاک ہو جائے یا بول اور براز کی راہ سے جیسا کہ کہا گیا ہے نکل جائے اور جب تدابیر مذکور سے مقصود حاصل نہ ہو۔ اور ریہ کی طرف سے پیپ نہ ٹپکے تو چاہئے کہ سینے میں اس جگہ کہ پیپ کا مکان ہے کسی باریک آلے سے داغ دیں تاکہ تھوڑی تھوڑی پیپ ٹپکنے کے طور پر داغ کی جگہ سے سینے کی ہڈیوں میں سے ٹپکتی رہے۔ تنبیہ جب بیمار کو کہ اس مرض کا مادہ بول اور براز میں آنے لگے تو واجب ہے۔ کہ جو چیزیں مادّے کو لطیف اور رقیق کرتی ہیں۔ اُن کے استعمال سے دست کش نہ ہوں اور جو چیزیں کہ سُدّے ڈالنے والی اور غلیظ کرنے والی ہیں ان کو چھوڑ دیں اور سبب اس کا یہ ہے۔ کہ پیپ فراغت سے آتی رہے۔ اور کسی عضو میں نہ ٹھیرے۔ اور دوسری آفت نہ لائے۔ **گیارہویں فصل اُن اورام کے بیان میں۔** کہ اضلاع یعنی پسلیوں کی غشاؤں میں اور سینے کے حجابوں میں اور پسلیوں کے بیچ کے عضلوں میں واقع ہوں اور جو اورام کہ ان اعضا میں عارض ہوتے ہیں۔ ان کے نام کے اطلاق میں اطبا اختلاف کرتے ہیں چنانچہ بیان کیا جائے گا۔ مگر اس جگہ صاحب اسباب و علامات کے قول کے مطابق ان میں سے ہر ایک کا ذکر مع بیان مخالفت علیحدہ مقالے میں آتا ہے۔ فائدہ ذات الجنب دو طرح پر شمار کیا ہے حقیقی اور غیر حقیقی حقیقی وہ ہے کہ جس میں ورم ہو اور غیر حقیقی وہ ہے کہ ریاح غلیظ موذی پسلیوں میں آ جائیں اور درد صفاق یعنی دونوں پردوں میں بند ہو جائیں۔ اور ایسا درد پیدا کرے کہ جو ذات الجنب حقیقی کے قریب ہو۔ اور اس کی کئی قسمیں ہیں چنانچہ ہر ایک ایک مقالہ میں بیان کی جاتی ہے۔ اور ذات الجنب غیر حقیقی کی تدبیر یہ ہے کہ جو چیزیں گرمی پہنچاتی ہیں ان کا ضماد کریں اور بلغم کا تنقیہ اور فصد بھی مفید ہے اسلئے کہ ریح خون کے ساتھ نکل جاتی ہے۔ ف جاننا چاہئیے کہ ذات الجنب ایک ورم دردناک ہے کہ سینے کے نواح میں پیدا ہوتا ہے لیکن اگر آماس سینے کے عضلوں میں خاص کر اگر اندرونی عضلوں پر واقع ہو تو اس کو شوصہ کہتے ہیں۔ اور اگر سینے کے اندر کی غشا پر واقع ہو جو سینے کو ڈھانکے ہوئے ہے اور مشتمل اس پر ہے تو اس کو برسام کہتے ہیں۔ **پہلا مقالہ ذات الجنب خالص کے بیان میں۔** وہ اطبا کے نزدیک اس طرح پر ہے کہ پسلیوں کے اندر کی غشا میں یا اُس حجاب میں ورم پیدا ہو کہ جو آلات غذا اور آلات تنفس کے بیچ میں فاصلہ کرتا ہے خواہ اس حجاب یا غشا کے داہنی طرف میں ورم ہو خواہ بائیں جانب میں یا دونوں طرف میں یعنی غشا یا حجاب کے تمام اجزا میں اور یہ ورم جو عام ہوتا ہے تو اس کا نام خانقہ ہے اور علیحدہ مقالے میں بیان کیا جائیگا تاکہ طالب کو آسانی ہو اور اس فصل کے ہر مقالے میں بہت سے منافع مندرج ہوئے ہیں۔ اور جاننا چاہئیے کہ قرشی شیخ کی اقتدا سے ذات الجنب اور شوصہ اور برسام میں کچھ فرق نہیں کرتا اور ان الفاظ کو مترادف شمار کرتا ہے یعنی ایک معنی جانتا ہے۔ اور ذات الجنب خالص کہ اس کو مرض بھی کہتے ہیں اس کی علامت تپ کا لازم ہونا اور سانس میں تنگی اور کھانسی اور ستہ ہی بخاری اور پسلیوں کے نیچے درد چبھن کے معلوم ہونا اور نبض منشاری یعنی آرہ کی طرح سریع اور متواتر ہو اور عظیم یعنی بلند اور [illegible] علامت میں مختلف الاجزا ہو یعنی آرہ جاری کے اجزا بعض اونچے اور بعض نیچے ہوتے ہیں اور اس بیماری کا مادہ اکثر اوقات صفرا اور خالص بلغم کم ہوتا ہے۔ بعض اوقات خون ہوتا ہے اور کبھی بلغم عفونی یعنی سڑا ہوا کرتا ہے۔ اور اس عضا میں ورم پیدا کرتا ہے [illegible] غذا اور سودا بدن میں گرم ہو جاتا ہے۔ اور ذات الجنب پیدا کرتا ہے مگر ذات الجنب خالص بلغم خالص سے پیدا نہیں ہو سکتا کیونکہ بلغم خالص سے پیدا نہیں ہوتا کہ ان کا جرم نرم ہے۔ اور بادی اور غلیظ نہیں کر سکتا مگر ذات الجنب غیر خالص بلغم سے پیدا ہوتا ہے عضلے الگ پسلیوں میں ان کا وسعت ممکن ہے کہ حرکت بدن سے پیدا ہو کیونکہ عضلے کے اجزا اپنی حرکت میں اس سبب سے اس [illegible]

اور خون سوداوی اور بلغمی کا نفوذ ممکن ہے اور اس مقالے کو سبب کے اعتبار سے ہم چار قسموں میں بیان کرتے ہیں پہلی قسم ذات الجنب خالص کو کہ خون
پیدا ہو اس کی علامت کھانسی اور بوجھ پسلیوں کے نیچے محسوس ہوتا اور منہ پر سرخی اور نبض عظیم مائل بہ منشاری اور سانس کی تنگی بہت شدت سے اور تھوک
میں سرخی وقال القرشی لون النفث یدل علی المادۃ فالاحمر دموی والاصفر صفراوی والاشقر والاحمر جمیعاً والاسود ان لم یکن من خارج ما یسودہ
کالدخان فسوداوی یعنی اور قرشی نے کہا کہ تھوک کا رنگ مادے پر دلالت کرتا ہے پس سرخ تو دموی ہے اور زرد صفراوی اور سرخ زردی
مائل ان دونوں کے اکٹھا ہونے سے اور سیاہ اگر باہر سے کوئی چیز اس کو سیاہ نہ کرے جیسے کہ دھواں تو سوداوی ہے اور ایسا ہی تپ کی نوبتوں کی
شدت سے پہچان سکتے ہیں کہ اس نوع کا مادہ ہے علاج ابتدا میں مادے کو کم کرنے کے لئے اور وہاں سے پھیر دینے کے واسطے جانب مخالف یعنی دوسری
طرف سے باسلیق کی فصد کھولیں اور تیسرے دن کے بعد پھر فصد کھولیں مگر جانب مقابل یعنی اسی طرف سے تاکہ جو مادہ اسی عضو میں ٹھہرا ہوا ہے وہ
نکل جاوے اور بعضے طبیبوں کے نزدیک یہ ہے کہ دوسری فصد میں اتنا خون نکالیں کہ خون میں سیاہی ظاہر ہو یا بالکل سیاہ نکلنے لگے اور جیسا خون نکلنے
لگے اور قوت مددگار ہو تو نکلنے دیں اور مرض کا مادہ ہے اور بعضے بہت خون نکالنے کے لئے اجازت نہیں دیتے اور بہتر یہ ہے کہ مریض کے حال کو
ملاحظہ کریں اگر اس علاج کے قابل ہے تو اس سے پہلے کہ خون میں سیاہی ظاہر ہو رگ کو بند نہ کریں لیکن رفتہ رفتہ نکالیں تاکہ غشی نہ آجاوے اور اگر
طاقت نہیں رکھتا اور ابتدا میں کچھ سیاہی ظاہر نہ ہو تو بقدر مناسب خون نکالیں اور بند کر دیں اور سیاہی کا انتظار نہ کریں اور اکثر ایسا ہوا کرتا ہے
کہ مادے کی حرکت ایک دن سے زیادہ نہیں ہے اسی واسطے صاحب نفیسی لکھتا ہے کہ پہلے دن جانب مخالف سے خون نکالیں اور ایک رات دن کے
بعد جانب مقابل سے اس لئے کہ مقابل کی فصد مادے کے ٹھہرنے کے بعد کرنی چاہئے اور یہ سب تصرفات طبیب حاذق کی رائے پر موقوف
ہیں اور جاننا چاہئے کہ بہ نسبت مسہل کے مادے کا نکالنا فصد سے بہتر ہے اس لئے کہ اگر مسہل دیا اور دست نہ آئے تو مادے کو حرکت دیگا اور
مریض پر بہت سختی ہوگی بخلاف فصد کے کہ اس میں یہ خطرہ نہیں جیسا کہ ذکر ہو چکا اور اطبا کہتے ہیں کہ صفراوی مادے میں جانب موافق سے فصد
کھولنا نافع ہے اور فصد کے بعد اگر مناسب سمجھیں تو طبیعت کو عناب سپستان آلو شیریں ہو یا منقی انجیر کے نقوع سے نرم کریں اور کبھی ضرورت
کی وجہ سے املتاس کا شیرہ اور ترنجبین اس نقوع میں ملائیں اور ناف چھوائیں کہ اس میں دونوں باتیں ہیں غذا پہنچاتا ہے اور مادے کو آسانی سے
نکلنے میں مدد کرتا ہے اور اگر شیرہ بنفشہ یا شربت بنفشہ کے ساتھ مرکب کریں تو بہتر ہے اور چاہئے کہ بنفشہ آدھ چھٹانک گرم پانی میں اور روغن بادام
میں ملا کر پسلیوں پر ضماد کریں دوسری قسم ذات الجنب خالص صفراوی کے بیان میں اس کی علامت یہ ہے کہ چبھن اور درد کی شدت اور
تپ لازم ہو اور کچھ دوسرے یعنی تیسرے دن شدت پکڑے اور جلن معلوم ہو اور زرد تھوک آئے اور نبض ... علاج ابتدا میں
اسی جانب سے جو درد کے مقابل ہے فصد کھولیں اور اس کے بعد جس طرح پر دموی میں گذر چکا طبیعت کو نرم اور حرارت کو تسکین کرنے
کے لئے وہ شربت استعمال کریں جو کھانسی کو زیادہ نہ کرے جیسے شربت نیلوفر اور شربت بنفشہ اسپغول کے لعاب میں ملا کر پلائیں اور ترشیوں سے
جو کہ کھانسی پیدا کرے اس سے پرہیز کریں فائدہ ابتدا میں فصد کی تجویز جانب مقابل سے اس لئے ہے کہ خون صفراوی بدن میں بہت نہیں
اس سبب سے ورم کی جگہ پر مادے کے کھینچ کرنے کا خوف بہت کم ہے بخلاف دموی کے کہ اس میں خون کو نکالنا ابتدا میں اس سے نہیں
کہ مادہ ٹھہر جائے جانب مقابل سے ممنوع ہے کیونکہ خون بدن میں بہت ہے اس صورت میں مادے کے کھینچ کرنے کا زیادہ خوف ہے لیکن جاننا
چاہئے کہ مقابل کی فصد میں منفعت زیادہ ہے اس وجہ سے کہ مقابل ہے اور مسافت قریب ہے اور فصد مخالف کا حکم دموی میں صرف اس لئے ہے
کہ خوف دفع ہو جائے سو اگر طبیب دانا جانے کہ مادہ بہت نہیں اور کھینچ آنے کا خوف بھی نہیں ہے تو ہو سکتا ہے کہ دموی میں بھی ابتدا میں جانب مقابل
سے فصد کھولیں وما یخفی علی اہل التجربۃ یعنی چنانچہ اہل تجربہ پر پوشیدہ نہیں ف واضح ہو کہ جب تک فصد یا اسہال سے مادے کا استفراغ
نہ کیا ہو تب تک کوئی شربت مثل شربت بنفشہ وغیرہ کے نہ دیں اس لئے کہ شربت معدہ اور آنتوں میں اپنا اثر نہیں کرتا ہے بلکہ سینے اور

اس کے لوازم میں بخار پیدا کر دیتے ہیں ہاں اگر اور مناسب دواؤں سے ترکیب دیکر استعمال کریں تو جائز ہے اور اگر طبیعت کی تلیین کی ضرورت ہو اور
مناسب معلوم ہو تو یہ نقوع استعمال کریں۔ بنفشہ گاؤزبان عناب سپستان مویز منقی اصل السوس خطمی خبازی انجیر زرد فانیذ سوسن فلوس خیارشنبر شیر
خشت روغن بادام از تلیین طبع کے لئے حقنہ بھی جائز ہے۔ اس کی ترکیب بنفشہ نیلوفر سبوس گندم خطمی خبازی عناب سپستان چقندر کا پانی
خیارشنبر شہد تیل آبکامہ روغن گل بطریق مشہور استعمال کریں۔ اور سب دردوں کے مرض میں مسہل کی دوا پلانے کی نسبت حقنہ سے طبیعت
کو نرم کرنا بہتر ہے۔ اور یہ فائدہ ہر جگہ یاد رکھنا چاہئے اور جاننا چاہیئے کہ ذات الجنب دموی اور صفراوی کا معالجہ قریب قریب ہے۔ اور دونوں
میں خون کا نکالنا مفید ہے۔ سو دموی میں تو ظاہر ہے اور صفراوی میں اس وجہ سے بھی کہ فصد کھولنے میں مسہل دینے سے خوف بہت کم ہے
اطبا اس کی تعریف کرتے ہیں کیونکہ ممکن ہے کہ مسہل اجابت نہ کرے اور اخلاط کو ہلا دے اور اضطرابی پیدا کرے۔ اور عمدہ بات یہ ہے کہ ذات
الجنب صفراوی میں درد کی جگہ دیکھیں اگر درد سینہ کی بالائی طرف اور ہنسلی گردن کی جانب مائل ہوتا ہو تو فصد کھولنی بہتر ہے۔ اور اگر پسلیوں کے سروں
کی طرف اور معدے کی جانب مائل ہوتا ہو تو مسہل دینا بہتر ہے۔ اور جب تک کہ ضرورت بہت سخت نہ ہو تب تک پیاس کی تسکین کے لئے ترشہ
اور تربوز کا پانی اور اسکے مانند استعمال نہ کریں کیونکہ نضج کو مانع ہوگا۔ اور بلغم کو نکلنے نہ دیگا۔ بلکہ ایسی چیزیں دیں کہ بلغم کو آسانی سے نکالے اور نضج کا موجب
ہو جیسے شربت عروفا(?) اور اس کے مانند اور حق یہ ہے کہ ان شربتوں کی منفعت تنقیے کے بعد زیادہ ہے۔ اور ممکن ہے کہ اگر تنقیے کے پہلے استعمال
کریں تو زیادہ نضج پیدا کریں۔ اور جاننا چاہئے کہ سرد پانی ہمارے نزدیک نہایت مضر ہے۔ اور پانی کے عوض جلاب نیلوفری دیں اور جیسے شربت
مناسب ہو اسے پانی میں ملا کر دیں اور اگر ابتدا ہے اور ناچاری ہو تو تربوز کا پانی سکنجبین میں کہ بہت ترش نہ ہو ملا کر دے سکتے ہیں اور استفراغ
کے بعد بروز نضج کے وقت خیرہ بنفشہ جلاب بنفشی(?) میں ملا کر روغن بادام بڑھا کریں۔ اور غذاؤں سے کشکاب پر قناعت کریں۔ اور اگر ابتک سب
میں عناب سپستان بنفشہ جوش کرلیں۔ اور شکر اور روغن بادام ملا کر دیں۔ تو بہتر ہے۔ اور یہ سب تدبیریں کہ جن سے مادہ پک کر پاک ہوتا ہے۔ انکو
ہم ذات الریہ میں کہ چکے ہیں وہی تدبیریں اختیار کریں تنبیہ اکثر ایسا ہوا کرتا ہے کہ جگر میں ورم گرم پیدا ہو۔ اور اس کے مطابق کچھ جائیں۔ اور
اس کا ورم حجاب میں پہنچے اور اس سبب سے سانس تنگ ہو جائے۔ اور بیمار اور طبیب دونوں یہ گمان کریں کہ ذات الجنب ہے۔ اس لئے کہ جیسے
ذات الجنب میں تپ اور سرفہ اور سانس تنگ ہوا کرتی ہے۔ ویسا ہی حال جگر کے آماس میں بھی ہوا کرتا ہے اور ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ ذات الکبد
والے کا منہ زرد اور بدرنگ ہوا کرتا ہے۔ اور کبھی کبھی کھانسی کے ساتھ داہنے پہلو میں الم اور گرانی پاتا ہے۔ اور اس کا درد چبھن کے ساتھ نہیں
ہوا کرتا اور شاید کہ زبان سیاہ ہو جائے اور بول غلیظ ہو جیسا استسقا والے کا پیشاب پھر اگر آماس اوپر کی جانب میں ہو۔ تو ہاتھ رکھنے سے
معلوم ہو جاتا ہے۔ اور اگر نیچے کی طرف میں ہو تو سانس کا لینا دشوار ہوگا۔ اور ایسا محسوس ہو گویا کوئی بوجھل چیز اس کے پہلو میں لٹکائی ہے
اور جو ذات الجنب کے بائیں طرف ہو اس سبب سے کہ دل سے نزدیک ہے۔ تو اس کی تپ بہت گرم اور خطرناک ہوا کرتی ہے۔ اور اسکے عوارض(?) بہت سخت
ہوتے ہیں لیکن زیادہ امید ہے۔ کہ جلد پک جائے اس سبب سے کہ دل کی حرارت سے نزدیک ہے۔ اور تحلیل میں پاک ہوگا اور جو نسا
داہنی طرف ہوگا اس سبب سے کہ دل سے دور ہے تو اس کے اعراض اور تپ خفیف ہوں مگر اس کا پکنا اور تحلیل ہونا دیر میں ہوگا۔
اور ذات الجنب اور ذات الریہ میں یہ فرق ہے۔ کہ ذات الریہ میں نبض موجی ہوا کرتی ہے۔ اور اس کا درد گراں اور سانس کی تنگی ذات الجنب
کی تنگی سے زیادہ ہوا کرتی ہے۔ اور دوسری علامتیں کہ ذات الریہ کے باب میں مذکور ہیں۔ ظاہر ہونگی اور جاننا چاہئے۔ کہ ذات الجنب
کا حال اور اسکے اقسام کا ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔ جیسا دوسرے اورام کا حال ہوتا ہے اور سب اورام کا حال تین وجہ سے باہر نہیں یا تو تحلیل
سے زائل ہو یا پیپ پڑ جائے یا سخت ہو جائے۔ لیکن یہ آماس شاذ و نادر ہوا کرتا ہے کہ سخت ہو جائے۔ اور پھوٹ کر پاک ہو جائے
اور جس ذات الجنب میں پہلے دن سے رطوبت خام رقیق آنے لگے تو جاننا چاہئے کہ جلد پک جائیگا اور جلد پاک ہوگا۔ اور جو چوتھے دن

پک جاتا ہے۔ اور ایسا ہی مادے کا دیر میں نکلنا مرض کے طویل ہونے کی دلیل ہے اور جس بیمار کے تھوک میں پہلے دن یا دوسرے دن یا تیسرے دن
مادہ ظاہر ہو جب پکنے کے نشان ظاہر ہونگے تو اس کے بعد سات دن میں پاک ہو جائے گا۔ اور اگر چودہ دن میں پاک نہ ہوگا۔ تو پیپ ہو جائے گا اور
اگر پیپ چالیس دن میں پاک نہ ہوگی تو سل پیدا کریگی۔ اور جس مریض کے ذات الجنب کا مادہ پیپ ہو جائے تو اس کے احوال وہی ہوں گے کہ
سل اور ذات الریہ کے باب میں بیان کر چکے ہیں۔ اور جو ذات الجنب سہل ہے اس کے پاک ہونے میں اگر بہت سی دیر لگے گی۔ تو چودہ دن
منتہا میں پاک ہو جاتا ہے۔ اور جو ذات الجنب سخت ہے وہ اگر بہت جلد پاک ہوتا ہے۔ تو چالیس دن منتہا ساٹھ دن تک پاک ہو جاتا
ہے۔ لیکن یہ امر نادر ہے کہ اس مدت تک قوت کفایت کرے۔ اور تپ جس قدر زیادہ گرم ہوتی ہے۔ اسی قدر مادہ جلد پکتا ہے۔ اور جلد نکل
جاتا ہے۔ اور پیپ پڑنے کا نشان یہ ہے کہ درد میں زیادہ شدت ہو جائے۔ اور سانس تنگ اور تپ بہت گرم اور قوت ضعیف اور زبان کھر کھری
اور منہ خشک اور اشتہا باطل ہو جائے۔ اور بیچوانی ظاہر ہو اور بیہوشی کی باتیں کرنے لگے۔ اور پسلیوں میں گرانی معلوم ہو۔ اور پیپ کامل ہونے کے بعد
تپ اور درد کم ہو جائے۔ اور پسلیوں میں گرانی زیادہ معلوم ہو اور پھوٹنے کے قریب نبض عریض اور تپ تیز ہو جائے۔ اور لرزہ بہت سخت
آئے اور ورم پھوٹ ہو جائے۔ اور پوشیدہ نہ رہے کہ جب یہ اعراض نیک علامتوں کے بعد ظاہر ہوئے ہوں یعنی بلغم کا قوام اور
رنگ اچھا ہو۔ اور اچھی علامتیں پائی جائیں۔ تو اکثر امر میں پیپ پڑنے کی علامت ہے۔ اور جب ایسا ہو تو کچھ اندیشہ نہ کریں اور جو یہ اعراض پیپ
پڑنے کے سبب سے نہ ہوں۔ تو انکے بعد تخفیف نہ ہوگی۔ اور بیمار جلد ہلاک ہوگا۔ اور جب کہ فصد اور اسہال سے اور بلغم کے نکلنے سے درد
اور دوسرے اعراض نہ زائل ہوں اور باوجود اسکے قوت قوی ہو اور سلامتی کے آثار ظاہر ہوں تو جاننا چاہیئے کہ آماس پیپ سے آئیگا اور ذات الریہ
کی طرف پلٹ جائیگا۔ اور اگر قوت ضعیف اور علامات ظاہر ہوں۔ تو جلد ہلاک ہوگا۔ اور جب ذات الجنب میں پیپ پڑ جاتی ہے اور کھل جائے یعنی
پھوٹ جائے اور پیپ سینے کی فضا میں پڑے تو بیمار کبھی دن تک سمجھتا ہے کہ اچھا ہو گیا۔ پھر برا حال ہو جائے۔ اور اگر ذات الجنب
کے اعراض بدوں اس بات کے کہ سب بلغم نکل چکا ہو موقوف ہو جائیں تو جاننا چاہیئے کہ مادہ ادرار بول کے طریقے سے یا اسہال کی راہ
سے دفع ہوگا۔ پھر اگر بول اور براز میں ظاہر نہ ہو تو تامل کرنا چاہیئے تاکہ حکم کرے عضلوں اور شراسیف یعنی پسلیوں کے سروں میں حکم کی طرف
حرارت اور گرانی ہے۔ اگر ہو تو جاننا چاہیئے کہ چڈھوں اور پنڈلیوں پر ورم اور زخم پیدا ہوگا۔ اور اس صورت میں سلامتی کی امید ہے۔ اور بقراط
ایسے وقت میں استفراغ کے لیئے حکم کرتا ہے کہ اگر ذات الجنب میں سانس کی تنگی اور بیقراری زیادہ ہو اور گردن کے جنبر میں حرارت اور
گرانی معلوم ہو تو اس بات کا نشان ہے۔ کہ مادہ اوپر کی جانب جاتا ہے۔ اور کان کے پیچھے آماس اور خراج پیدا کرے گا۔ پھر اگر مادہ تیز
ہو۔ اور ان نشانوں میں سے کچھ ظاہر نہ ہوں اور مادہ دماغ سے دفع نہ ہو تو سرسام اور اسکے اعراض ظاہر ہونگے۔ اور مریض کو ہلاک کر ڈالیں گے
اور اگر دماغ قوی ہوگا اور اپنے اوپر سے دفع کریگا۔ تو مادہ تشنج کی طرف پلٹ جائیگا۔ اور کبھی مادہ کی کثرت اور قوت کے ضعف سے مادہ سانس
کے رستوں میں رہ جاتا ہے۔ اور خناق پیدا کرتا ہے۔ اور کبھی مادہ دل کی جانب میلان کرتا ہے اور خفقان اور غشی لاتا ہے پوشیدہ نہ رہے
کہ جب ذات الجنب کا مادہ کھل جاتا ہے یعنی پھوٹتا ہے۔ تو تین حال سے باہر نہیں ہوا کرتا۔ یا تو کسی دوسرے عضو میں آجائے۔ اور گذر جائے
اور پاک ہو جائے یا جس عضو میں کہ آجائے اسی جگہ دوسری بیماری پیدا کرے یا ظاہر کی طرف آوے خالی جگہ کی طرف مائل ہو اور کوئی ورم
اور زخم پیدا کرے۔ سو جو نسا کسی دوسرے عضو میں آتا ہے۔ اور گذر جاتا ہے اور پاک ہو جاتا ہے۔ تو اس کے تین طریقے سے زیادہ نہیں
یا تو سانس کے رستوں میں گذرے۔ اور سینے میں آجائے۔ اور اس راہ سے پاک ہو جائے۔ یا ان رگوں میں کہ رگ اجوف سے ملی ہوئے
ہیں۔ گذر کر اجوف میں آجائے۔ اور ادرار بول میں پاک ہو جائے۔ یا آنتوں کی جانب مائل ہو کر اسہال کے طریق سے پاک ہو جائے اور اگر طاقت
کا مادہ سخت تیز بہت زیادہ جمع کرتا ہے۔ اور اس سے پہلے کہ پک جائے پس طبیعت اس کو بیطاقتی کے سبب سے دفع کرنے لگے۔ اور اگر ایسے

دفع کرنے کا سبب ہوا کرتا ہے کہ حرکت قوی واقع ہو جیسے قے کی حرکت اور غصے کی حرکت اور ان کے مانند اور اس قسم کا دفع ہو تاکہ نضج سے
پہلے اتفاق پڑے اچھا نہیں ہوا کرتا ہے بلکہ اسمیں اندیشہ ہوا کرتا ہے خاصۃً جبکہ جب کہ ضمادوں اور تکمید سے درد کو تسکین نہو بلکہ بڑھ
جائے تو جاننا چاہئے کہ بدن میں امتلا ہے اور استفراغ کی حاجت ہے خصوصاً فصد کی اور جبکہ فصد کھولیں اور ضرورت کے موافق
خون نکالیں اور مسہل دیں اور پھر بھی بیماری کے اعراض نہ موقوف ہوں تو پیپ پڑنے کا نشان ہے۔ پھر دوسری دفعہ فصد نہ
کھولنا چاہئے کیونکہ دوسری دفعہ فصد کھولنے سے قوت ضعیف ہو جائیگی اور خون کی گرمی کی مدد منقطع ہوگی اور ورم کچا رہ جائیگا
اور نضج زیادہ پہنچا ئیگا اور اگر بدون فصد کھولنے کے مادّہ پاک جائے اور بلغم اچھا آئے اور قوّت میں ضعف ہو تو فصد نہ کھولیں
اور جس بیمار کے لئے استفراغ کی حاجت پڑے تو حقنہ بہتر ہے اور اگر بیمار کی قوّت قائم رہے اور فصد کے بعد تنفس آجائے یا سانس تنگ
ہو تو جاننا چاہئے کہ علت کا مادہ کم نہیں ہوا پس اس صورت میں حقنہ کی تدبیر لازم ہے اور اکثر ہوا کرتا ہے کہ ہر روز ایک بار یا دو بار
طبیعت اجابت کرے اور فصد کی پرواہ نہ ہو اور جب دیکھیں کہ مادّہ پک گیا تو کوشش کریں تاکہ پیپ ہونے سے پہلے پاک ہو جائے
اور گرم پانی اور کشکاب رقیق شکر اور مسکہ کے ساتھ یا شہد کے ساتھ کھانا اور سی کروٹ پر لیٹنا بلغم یعنی مادہ تھوک میں نکالنے پر مدد
کرتا ہے اور سینہ اور پہلو کو پاک کرتا ہے ایسے ضماد کی ترکیب کہ مادّہ کو پکائے اور درد کو تسکین دے یہ ہے بنفشہ خطمی ہر ایک ایک جزو ونج
سوسن دو جزو آرد جو باقلا ہر ایک ڈیڑھ جزو بابونہ آدھا جزو ان سب کو موم اور روغن بنفشہ میں ملائیں جیسا معمول ہے اور اگر حرارت کم ہو
تو روغن بنفشہ کی جگہ روغن سوسن یا روغن نرگس ملائیں اور اگر حرارت سخت ہو تو تخم کتان اور پنبہ دانہ کے عوض برگ خبازی اور برگ گل بنفشہ اور
برگ کدو سے شیر میں تر ملائیں فت دستور العلاج میں لکھا ہے کہ حرارت کی تسکین سب قسموں میں ضرور ہے اور حرارت کی تسکین کیلئے
اسپغول کا لعاب شیرۂ تخم کدو سے دوا ہے یا شربت بنفشہ ملا کر پلائیں اور غذا اولی مسور کی دال یا دھولی مونگ کی دال یا لوکی یا پالک کا شوربا
یا بادام شیریں یا دودھ اور مغز بادام کھائیں اور پئیں اور اگر ذات الجنب کے سبب سے سینہ میں سوزش پیدا ہو جائے تو یہ طلا نافع
ہے آب عصی الراعی آب حی العالم آب برگ خبازی آب لسان الحمل آب بہنگ اسپغول لعاب اسپغول سب ملا کر روغن دیں پھر ٹھنڈا
کر کے پارچہ تر کر کے سینے پر رکھیں اور جب گرم ہو جائے تو دوسرا پارچہ تر کر کے اسی طرح سے رکھیں اور اسی طرح سے بدلا
کرتے رہیں اسلئے کہ یہ طلا ایک تو تسکین دیتا ہے اور مزاج کو اصلی حالت پر لاتا ہے اور حرارت کو دور کرتا ہے اور مادّے
کو اسہال کرتا ہے تیسری قسم ذات الجنب خالص سوداوی اس فصل کے اول میں بیان ہو چکا کہ جب تک سودا میں اخلاط اور
اور بلغم شامل نہ ہو تب تک ذات الجنب خالص پیدا نہیں کر سکتا اور اس قسم کی علامت یہ ہے کہ [illegible] اور کچا پن تھوڑا یا دوا [illegible]
ہو اور تشنگی [illegible] اور تپ سخت اور زبان سیاہ اور خشک اور [illegible] ہو اور مادّہ تھوک میں [illegible] ظاہر ہو اور [illegible]
اور سیاہ رنگ ہو اور تیسری قسم سوداوی کا سبب [illegible] ہے اور [illegible] مادہ پکتا ہے تو اکثر [illegible]
فصد کھولیں اور گرمی کی تسکین کے لئے جو کچھ پہلی قسموں میں مذکور ہے استعمال کریں اور درد کی جگہ پر ضماد کہ [illegible]
بنفشہ بابونہ خطمی سے بنایا ہو ہمیشہ لگاتے رہیں اور گرم پانی نطول کریں تاکہ وہ جگہ نرم اور ڈھیلی ہو جائے اور [illegible]
اور نضج کو مدد پہنچے اور درد میں تخفیف ہو اور حقنوں سے طبیعت کو نرم کریں اور جاننا چاہئے کہ [illegible] کی جانب
ہو جیسا کہ اوپر لکھے ہیں تو البتہ یعنی طبیعت کے نرم کرنے کا نفع فصد سے زیادہ ہے اسلئے کہ مادہ [illegible]
جیسی فصد [illegible] چوتھی قسم ذات الجنب خالص بلغمی اوپر پہلی تقریر سے معلوم ہو چکا ہے کہ جب تک بلغم میں عفونت اور تیزی نہیں آجاتی
تب تک [illegible] میں آکر ورم نہیں پیدا کر سکتا اسی سبب سے ذات الجنب خالص سودا اور بلغم کے مادہ سے بہت کم عارض ہوتا ہے اور

اس قسم کی **علامت** درد بوجھ کے ساتھ اور تپ خفیف اور چبھن کا کم ہونا اور تھوک کا سفید ہونا مگر ابتدا میں کچھ تھوڑا سرخی مائل ہوا کرتا ہے اس سبب سے کہ بلغم میں خون مل جاتا ہے اور بلغمی قسم سب انواع سے بہت سالم ہے کیونکہ بلغم میں حرارت اور تیزی بہت کم ہے اور باوجود اس کے جلد پک جاتا ہے **علاج** فصد کھولیں اور جو کچھ پہلے اقسام میں مذکور ہے یعنی تلیین اور ضماد اور نطول اور تلطفیہ یعنی حرارت کی تسکین جیسی ضرورت ہو کام میں لائیں۔ مگر چاہیئے کہ حرارت کی تسکین میں افراط نہ کریں تاکہ مادّے میں غلظت اور خامی نہ بڑھے اور بیمار کو حکم کریں کہ آش جو میں تھوڑے سے چنے اور بادیان جوش کر کے پیئے اور شربت زوفا چاٹے تاکہ مادّہ قطع ہو جائے اور لطیف بن جائے **دوسرا مقالہ ذات الجنب غیر خالص کے بیان میں** اور اس کو ذات الجنب مخالطہ اور غیر صحیح بھی کہتے ہیں وہ اس طرح پر ہے کہ جو عضلے پسلیوں کے بیچ میں واقع ہیں وہ ورم کر آئیں یا اس غشا میں کہ پسلیوں کو خارج سے ڈھانکے ہوئے ہے۔ اور ان پر لگی ہوئی ہے۔ ورم پیدا ہو اور جاننا چاہیئے کہ سینے میں سب چودہ پسلیاں ہیں۔ اور ہر طرف سے ساتھ اور دو کے بیچ میں ایک عضلہ ہے کہ سینے کا انبساط اور انقباض یعنی پھیلنا اور سکڑنا انہیں عضلات سے حاصل ہوتا ہے سو اس صورت میں سب عضلات بارہ ہیں کہ پسلیوں کے بیچ میں واقع ہیں اور جیسا کہ غشائے مستبطن اضلاع یعنی پسلیوں کے اندر ہے ویسا ہی دوسری غشا ان کی مستظہر یعنی پشت پر واقع ہے سو جونسا آماس کہ ان عضلات میں یا غشائے مستظہر یعنی خارج کی غشا میں واقع ہو تو اس کا نام ذات الجنب غیر خالص ہوا کرتا ہے جیسا کہ غشائے مستبطن کے آماس کا اور حجاب فاصل کے ورم کا خالص نام ہے اور غیر خالص کے اسباب وہی ہیں جو خالص میں بیان کئے گئے خاص کر غیر خالص غشائی مگر عضلی اسکے برخلاف ہے کہ صرف خون سے بھی واقع ہوتا ہے اور پہلے مقالے میں بھی اس کے طرف اشارہ کیا ہے اب جان لینا چاہیئے کہ اگر ورم عضلے میں ہوگا تو اس کی **علامت** یہ ہے کہ چبھن اور نبض کا منشاری ہونا ذات الجنب غیر خالص کے سبب سے بہت کم ہوگا اور تھوک میں مادّہ کا نہ آنا اور سانس تنگ ہونا اور شاید کہ عضلے کا ورم بڑھ جائے اور ظاہر میں نظر آنے لگے اور ہاتھ کے چھونے سے تکلیف پہنچے اور باہر کی طرف پھوٹ جاتا ہے۔ وان ظہر فیہ سواد فہو ردی لدلالۃ علی خبث المادۃ و رداءتہا یعنی اگر اس میں سیاہی ظاہر ہو تو بہت برا ہے کیونکہ وہ مادّے کی خباثت اور برائی پر دلالت کرتا ہے اور اگر غشا میں آماس ہو تو اس کی **علامت** بھی وہی ہے جو عضلے میں بیان کی گئی مگر اتنا فرق ہے کہ چبھن اور نبض کا منشاری ہونا غشائی میں عضلی کی نسبت بہت زیادہ ہوا کرتا ہے اور سانس کی تنگی بہت کم اور باقی آثار جن سے آماس کا حال معلوم ہو کہ کس قسم کا آماس ہے صحیح کے مقابلہ میں ان کی تشریح کی گئی **علاج** جو کچھ کہ ہم خالص میں بیان کر چکے ہیں یعنی فصد اور اسہال اور حرارت کی تسکین اس جگہ بھی وہی کام میں لائیں اور اس کے ساتھ قوانین اور ضوابط کہ اسی جگہ مذکور ہیں ان کی رعایت کریں اور اس قسم میں خالص کی نسبت ضمادوں سے زیادہ نفع حاصل ہوتا ہے اس سبب سے کہ دوا کا اثر نزدیک سے پہنچتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ غیر خالص عضلے میں جب آماس ظاہر میں نظر آنے لگے اور خود بخود نہ پھوٹے تو ورم کی جگہ پچھنے لگائیں تاکہ پیپ نکل کر عضو پاک ہو جائے **ف** دستور العلاج میں لکھا ہے کہ اگر ورم غشا میں ہو تو باسلیق کی فصد کھولیں اور اکثر مریضوں کو صافن کی فصد بہت مفید ہوتی ہے اور درد کی تسکین کے لئے یہ طلا۔ تخم مرو۔ تخم کتان بابونہ۔ گل خیرو بنفشہ پانی میں جوش کر کے استعمال کریں اور اگر طبیعت کو نرم کرنے کی ضرورت ہو تو عناب انجیر گاؤزبان بنفشہ آلو سے شربت خطمی خبازی سپستان رات کو بھگو دیں اور صبح کو چھان کر لب خیارشنبر اور ترنجبین ملا کر پیئیں۔

تیسرا مقالہ خانقہ کے بیان میں اور وہ ذات الجنب صحیح کی ایک قسم ہے اس طرح پر کہ پسلیوں کے اندر کی غشا سبب کی سبب ورم کر جائیں جیسا کہ اس فصل کے اوائل میں بھی بیان کیا ہے اور اس قسم کی **علامت** یہ ہے کہ ناک میں ہوا کو کھینچنا یعنی سانس لینا دشوار ہو جائے کیونکہ یہ غشا سانس لینے میں مدد کرتی ہے اور جب کہ غشا سبب کی سبب ورم کر جائے تو انبساط کی حرکت رک جاتی ہے اور ہوا کو جذب نہیں کر سکتی اسی واسطے اس مرض والے کو واجب ہے کہ کوئی حرکت نہ کرے اس لئے کہ حرکت میں بڑی بڑی سانس لینے کی حاجت پڑتی ہے اور یہ خود محال ہے تو اسی وقت سانس گھٹ کر ہلاک ہونا موجود ہے اور اس سبب سے کہ یہ مرض سانس گھٹنے کے سبب سے ہلاکت کی نوبت پہنچا دیتا ہے تو اس کا نام خانقہ رکھا گیا اور اس قسم کے اور نشان یہ ہیں کہ بیمار کسی شکل پر نہ لیٹ سکے اور جب کھانسی آئے تو الم کی شدت سے بیہوش ہو جائے **علاج** جو کچھ کہ پہلے مقالے میں بیان ہو چکا ہے عمل میں لائیں اور دونوں ہاتھوں کی فصد لازم سمجھیں **چوتھا مقالہ شوصہ کے بیان میں** اور وہ اس طرح پر ہے کہ جو سا حجاب پسلیوں کے اندر واقع ہے اس میں ورم پیدا ہو اور بعضے شوصہ صحیح کو ذات الجنب صحیح کہتے ہیں اور شوصہ کی **علامت** یہ ہے کہ بیمار حرکت نہ کر سکے اور کسی شکل پر نہ لیٹ سکے اور جاننا چاہیئے کہ شوصہ کی پیپ سینہ اور ریہ کی جانب بہت کم پڑا کرتی ہے اس لئے کہ ریہ اس پردے سے بہت دیر تک نہیں ملتا ولا یخفی ان الریۃ لا تشرب المادۃ الکثیرۃ من انصباب المجاورۃ الملاصقۃ الا اذا کان بینھما الا لزمام [illegible] اور یہ بات ظاہر ہے کہ ریہ بہت سے مادے کو ان اعضا سے جو اس کے نزدیک اور اس سے ملے ہوئے ہیں اس وقت جذب کرتا ہے کہ بڑی دیر تک ملے رہیں اور اس کے اسباب بھی وہی ہیں جو ذات الجنب صحیح میں بیان کئے گئے اور ایسا ہی ہر سبب کی علامتیں اس ذکر سے کہ گذر چکا ظاہر ہیں **علاج** بہتر تدبیر یہ ہے کہ پہلے حقنہ کریں یعنی عناب انجیر خطمی بنفشہ سپستان پرسیاوشان مویز منقے آلو سے شیریں آب پختہ گیہوں کی بھوسی لب خیار شنبر شکر سرخ روغن گل جیسا کہ مشہور طریقہ ہے استعمال کریں اور ضمادوں کے استعمال سے کہ محلل ہوں یا جاذب یا منضج کمال ہی احتیاط رکھیں کیونکہ مفرح ہر طرح سے اس بات کی کوشش کریں کہ مادہ جلد کے ظاہر میں نکل آئے اور یہ اس طرح ہوا کرتا ہے کہ قدح ناری یعنی پائے لگا تاکہ جمال کی بحث میں اس کا ذکر آئیگا اس جگہ لگائیں یا سنگیاں لگائیں اور اس کے بعد انجیر اور خردل کا ضماد کریں تاکہ ورم زخمی ہو جائے اور پیپ نکل جائے اور باقی علاج اسی طرح پر ہے کہ ذات الجنب میں بیان ہو چکا اب جاننا چاہیئے کہ اگر سبب قوی ہو تو باسلیق کی فصد ضروری ہے کیا اور حقنہ فصد اور اسہال سے اس لئے بہتر ہے اس میں اخلاط کے جوش سے امن ہے اور پینے کی دوائیں اسکے خلاف ہیں کہ اخلاط کو جوش اور حرکت میں لاتی ہیں اور یہ خطرے کا موجب ہے خصوصاً اگر طبیب بیمار کی طبیعت سے آگاہ نہ ہو اور مسہل کی مقدار میں کمی اور بیشی کر دے کیونکہ اگر مسہل تھوڑا سا دیا جائے تو خوف ہے کہ مادے کو ہلائے اور نہ نکال سکے اور یہ بھی خوف ہے کہ ہلا ہوا مادہ دل کی طرف جا پہنچے اور اگر مقدار مناسب سے زیادہ دے تو استفراغ کی کثرت بھی خوف سے خالی نہیں اور حقنہ اسکے برخلاف ہے کہ اسمیں خوف بہت کم ہے اور اس سبب سے کہ جگہ نزدیک ہے تو فوراً تاثیر کرتا ہے خصوصاً اگر اس میں تیزی ہو لیکن جب کہ حقنہ کسی سبب سے اور برا جاننے سے یا رواج نہ ہونے سے استعمال نہ کر سکیں تو جو ملین یعنی طبیعت کو نرم کرنے والی چیزیں پینے میں آتی ہیں اُن کے استعمال سے منع نہ کریں اور فصد سے بہت نفع نہ ہونے کا یہ سبب ہے کہ فصد نیچے کے مادے کو اوپر کی طرف بہت کم کھینچتی ہے اور شاید کہ جس مادے سے استفراغ کا قصد ہے اس میں سے کچھ نہ نکلے اس سبب سے کہ بدن سے خون نکل گیا تو مادے کے پکنے میں دیر لگے اور ضمادوں سے فائدہ نہ ہونے کی یہ وجہ ہے کہ اس عضو تک دوا کا اثر پہنچنا دشوار ہے کیونکہ جلد اور غشا کے درمیان اور عضلے اور ہڈیاں بیچ میں حائل ہیں

آتے ہیں اور سرسام کے عوارض پیدا کرتے ہیں اور شرسام اور برسام کہ ان عوارض میں شریک ہیں ان دونوں میں یہ فرق ہے۔ کہ سرسام میں پہلے
اختلاط ذہن پیدا ہوتا ہے۔ اس کے بعد دوسرے عوارض اس کی اتباع سے ظاہر ہوتے ہیں جیسے پیاس اور قلق اور اسکے سوا اور ایسا ہی
سرسام کی بیماری کے شروع میں سانس اعلیٰ سانس کے قریب آتی ہے پھر متواتر ہو جاتی ہے۔ اور ابتداء میں آنکھ بھی سرخ ہو جاتی ہے اور اس کی رگیں
پھول کر ابھر آتی ہیں اور آنکھ کی سیاہی اوپر کی جانب کھنچ جاتی ہے۔ اور برسام اس کے برخلاف ہے۔ کہ اس میں ابتداء میں تپ اور غشی اور سوء تنفس پیدا ہوتا ہے
اور آنکھ کا حال سلامت رہتا ہے اس کے بعد دوسرے اعراض کہ سرسام کو لازم ہیں۔ ظاہر ہوتے ہیں۔ علاج باسلیق اور ابطی کی فصد کھولیں۔ اور
پنڈلیوں پر حجامت مع شرط کریں یا بڑی سینگیاں پھونکوں کے ساتھ لگائیں اور ورد اور ڈبیں کی جگہ پر منضج اور مسہل چیزیں پلایا کریں۔ جیسے بابونہ بنفشہ
تخم خطمی عناب سپستان تخم کتان گرم پانی میں ملا کر اور نرم حقنوں سے طبیعت کو نرم کریں اور اگر تابین کے لئے شیرہ فرنجمشک تخم خطمی عناب سپستان
جوش کر کے اور ترنجبین ملا کر پلائیں تو بہت اچھا ہے۔ اور بارہا کہا گیا ہے کہ ان اعضاء کے آماس پر جس کا اس فصل میں بیان ہوتا ہے حقنہ مسہل کے
پینے سے بہت بہتر ہے۔ اور اس میں بہت کم خوف ہے دوسری تدبیریں ان مقالات سے جن کا بیان ہو چکا ہے جیسی ضرورت ہو اختیار
کریں اور بہت سے فوائد کا بیان پہلے مقاموں میں پہلے مقالے کے ضمن میں ہوا ہے۔ سب جگہ یاد رکھیں۔ اور ان میں سے اکثر پہلے
مقالے میں لکھا گیا ہے سو اس کا یاد رکھنا ضروری ہے۔ تاکہ کچھ شبہ نہ رہے۔ اور جاننا چاہئے کہ جس وقت یہ امراض سب اکٹھے ہو جاتے
ہیں تو بیمار کی سلامتی کی توقع بہت کم ہوا کرتی ہے۔ اور پوشیدہ نہ رہے۔ کہ ذات الجنب کی ایک اور قسم ہے اور اس میں سانس اور بلغم آنا
دونوں آسان ہوتے ہیں لیکن پشت کی طرف درد ایسا ہوا کرتا ہے کہ گویا کسی نے لکڑی ماری ہے اور پیشاب میں ثقل اور تہ نشین ہوا کرتا ہے
اور اس قسم کا مریض بہت کم نجات پاتا ہے اور پانچویں اور ساتویں دن کے درمیان میں ہلاک کرتا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ چودھویں دن تک
ہلاک کرے اور اگر ساتویں دن سے اس میں بچ کر سلامت رہتا ہے اور ایک اور قسم ہے کہ دونوں شانوں کے بیچ میں سرخ ہو جاتا ہے۔
اور شانے گرم ہو جاتے ہیں اور بیمار لیٹا نہیں رہ سکتا ہے پھر اگر ایسے بیمار کا پیٹ گرم ہو جائے۔ اور اجابت کرے تو جلد ہلاک ہو گا۔ اور
اگر ساتواں دن گذر جائے اور [illegible] کسی طرح کا مواد نکلے تو نجات کی توقع ہوتی ہے۔ اور تین دن تک بھی ہلاکت سے فرصت نہیں ہو سکتا۔
اور ایک اور قسم ہے کہ اس میں تھوڑا اور [illegible] کے ساتھ [illegible] گردن سے ہنسلی تک ہوتا ہے اور پیشاب صاف ہوا کرتا ہے۔ اور مادہ کھانسی میں آیا
کرتا ہے اور یہ قسم نہایت بری ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ مادہ اوپر کی جانب متوجہ ہو اور سرسام کے عوارض ظاہر ہونے لگیں۔ پھر اگر
ساتواں دن گذر گیا تو اللہ کے حکم سے اس بلا سے چھوٹ گیا۔ تنبیہ پوشیدہ نہ رہے کہ بحران کا سبب صرف بلغم یا صرف سودا ہو۔ اور یہ بھی
ہو کہ اس میں بہت کچھ [illegible] کے ساتھ اکٹھا ہو جاتا ہے تو اس کے بارے میں [illegible] ہوتا ہے۔ کہ فصد کھولنی چاہئے اور پانی کی
جگہ ماء العسل پینا چاہئے۔ اور گرم پانی [illegible] گھونٹ گھونٹ پینا مفید ہے۔ اور اگر مریض صبح کے وقت سکنجبین عسلی گرم پانی میں ملا کر پئیں تو بہتر
ہے کیونکہ [illegible] بلغم کو رقیق کرتا ہے اور سکنجبین شہد کے ساتھ استعمال کرنا بلغم کو پکاتا ہے اور پاک کرتا ہے۔ اور شوربا کہ جس
میں [illegible] پکا دیں۔ اور [illegible] اور روغن بادام گرم کر کے گھونٹ گھونٹ پینا بہت
مفید ہیں۔ اور جب اس مریض کا مادہ بہت گاڑھا اور [illegible] اکٹھا ہو۔ اور سانس تنگ ہو اور [illegible] میں مادہ آنا [illegible] ہو تو زوفا [illegible] اور
[illegible] ماء العسل گرم میں ملا کریں اور [illegible] سانس کی تنگی [illegible] اس بات کی حاجت پڑتی ہے۔ کہ [illegible]
[illegible] شہد میں [illegible] اور [illegible] گرم پانی میں ملا کر دینا [illegible]
اگر [illegible] اور اس [illegible] تو [illegible] بادام میں ملا کر گرم کریں۔ اور [illegible]
گھونٹ گھونٹ پئیں [illegible] اور ذات الجنب کی سب قسموں میں [illegible] چاہئے کہ [illegible]

ہو لیے اور دھوپ میں بیٹھنے سے اور بہت کھانے سے اور سرد پانی سے اور جماع سے اور کثرت [illegible] سے پرہیز کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے صحت پاوے

بارہویں فصل جمود الصدر کے بیان میں - کہ جس کو بردالصدر بھی کہتے ہیں - اور وہ اس طرح پر ہے - کہ سینے کے عضلے اور ریہ کے حجاب سرد اور کثیف ہوجاویں - اور ان میں ایک قسم کا تمدد آجاتا ہے اس سبب سے سینے میں اچھی طرح انبساط اور انقباض نہ ہوسکے اور ناچار انقباض کے ساتھ یعنی سینے سے ہوکر سانس آوئے - اور اس کا سبب یہ ہے - کہ سینے کو سردی پہنچے - جیسے سرد ہوا اور برف کی سردی اور بہت سرد پانی پینا اور اس میں غوطہ لگانا اور اس کی علامت یہ ہے - کہ سبب پہلے واقع ہو - اور سینے میں سردی اور جمود موجود ہو -
علاج سینے میں گرمی پہنچانے کے لئے روغن سوسن اور روغن قسط میں جندبیدستر حل کریں - اور سینے پر ملیں اور سداب صعتر و بیشہ افسنتین ہینگ جند بیدستر باریک پیس کر شہد اور روغن جوز میں ملا کر سینے پر ضماد کریں - اور پرانی شراب میں تھوڑی سی ہینگ حل کریں - اور بیمار کو ٹھیر ٹھیر کر پینے کی تاکید کریں - اور گرم پانی سے اور گرم نباتات کے جوش کئے ہوئے پانی سے تکمید کرنا نہایت ہی مفید ہے - اور اس مرض کے علاج میں توقف نہ کرنا چاہیئے - کیونکہ کبھی اچانک مریض کو مار ڈالتا ہے - اس سبب سے کہ ان اعضا کی سردی دل میں جا پہنچے - اور اس کو سرد کرکے اور حرارت غریزی کو مردہ کرے - یہاں تک کہ سانس رک جاوے - اس سبب سے آلات اس کے تابع ہیں **فائدہ** کبھی افیون کا کھانا جمود الصدر پیدا کرتا ہے - اس سبب سے کہ افیون سردی اور خشکی کی شدت سے - حرارت غریزی کو بجھا دیتی ہے - اور رطوبت میں بھی انجماد اور غلظت اور خشکی لاتی ہے - اسی وجہ سے اس کے کھانے والے کو اکثر پاؤں کی سردی اور بے حسی یعنی خدر اور حلق کی تنگی اور زبان کی بستگی اور اس کے لوازم لازم ہوا کرتے ہیں - اور کبھی ایسا ہوا کرتا ہے کہ ہلاک کر دے - اور کبھی ایسا ہوا کرتا ہے - کہ اسرب یعنی سیسے کا دھواں جو گلانے کے وقت اٹھتا ہے جمود الصدر پیدا کرے - اس لئے کہ سیسے کا دھواں دل کو سرد کرتا ہے - اور گرمی کو دباتا ہے اور رطوبت کو خشک اور تنفس کے آلات کو کثیف اور سانس کو تنگ اور صغیر کرتا ہے - اور کبھی خناق ہلاک پیدا کرتا ہے - اور یہ قسم کہ افیون کے پینے سے یا سیسے کا دھواں ناک میں جانے سے عارض ہو - تو اس کا تدارک یہ ہے - کہ سبب کا ازالہ کریں - اور جو چیزیں ان کے مضاد ہیں استعمال کریں - اور گرم و تر نباتات کے جوشاندے سے - تکمید کرنا سب تدبیروں سے زیادہ مفید ہے - اور باقی تدبیر جو کچھ کہ پہلی قسم میں بیان ہوچکی ہے اُس سے اخذ کریں اور کام میں لائیں ٭

دسواں باب امراض قلب کے بیان میں ہے

قلب کو فارسی میں دل کہتے ہیں - وہ ایک عضو ہے کہ گوشت اور عصب اور غشا اور لیفوں سے مرکب ہے - اور شریانی رگیں اس ہی سے نکلی ہیں - اور اس کا گوشت سخت اور غلیظ ہے - اور اس کے غضروف دوسرے غضروفوں سے زیادہ مضبوط ہیں اور اسکی غشا نہایت سخت ہے - کہ کسی عضو کی غشا اتنی سخت نہیں - اور ایسا ہی اس کی غشا دہرا ہے - اور آپس میں ملی ہوئی نہیں اور یہ سب اس لئے ہے - کہ دل عضو شریف ہے آفت سے محفوظ رہے - اور صدمات اس میں جلد نہ پہنچیں - اور دل صنوبری شکل ہے - اور اسکا قاعدہ یعنی بڑی اور موٹی طرف کہ اسکی اصل ہے اوپر کی جانب ہے اور شرائین اسی طرف سے پیدا ہوئے ہیں - اور جو رباط کہ اس کو ٹھیراتے ہیں - اسی طرف میں ملے ہیں - اور غشا ریہ بھی اسی جانب میں ہیں - کیونکہ دل کی بنیاد ہیں - اور غضروف کی منفعت یہ ہے - کہ اس کی بنیاد محکم ہو اور دل کے دو بطن ہیں - ایک داہنی جانب سے دوسرا بائیں طرف سے مگر داہنا بطن بہت سے خون اور تھوڑی سی روح سے بھرا ہوا ہے - اور بائیں بطن کی نسبت زیادہ فراخ ہے - اور بائیں بطن میں روح بہت ہے - اور خون کم ہے - اور داہنے بطن کا خون زیادہ غلیظ ہے اسلئے کہ دل کا گوشت سخت ہے اور اسکی غذا بھی بہت غلیظ چاہیئے - اور بائیں بطن کا خون بہت رقیق ہے - اس لئے کہ روح میں ملا ہوا ہے - اور داہنے بطن کا گوشت زیادہ رقیق ہے - اسلئے کہ خون غلیظ اس میں سے آسانی نکل سکے - اور بائیں بطن کا گوشت بہت غلیظ اور زیادہ سخت ہے اس سبب سے

کہ اس کا خون زیادہ گرم اور بہت رقیق ہے اور روح میں ملا ہوا ہے اس لئے کہ دل کی سختی کے سبب سے باہر نہ نکلے اور روح تحلیل نہ ہو اور دونوں
بطنوں کے بیچ میں تجویف ہے اور دونوں بطن اس تجویف میں کھلے ہوئے ہیں پس گویا سب تینوں تجویفیں ہیں۔ دونوں بڑی یعنی داہنا بطن اور
بایاں بطن اور ایک چھوٹی کہ ان دونوں کے بیچ میں واقع ہے اور جالینوس اسکو دہلیز کہتا ہے اور منفذ بولتا ہے اور دل میں مجاری یعنی راستے
ہیں کہ ان میں سے غذا کا خون ریہ میں پہنچایا جاتا ہے اور ایسا ہی ریہ سے ہوا کھینچ کر دل کی طرف آتی ہے اور اسی بڑی جانب میں ان کو قاعدہ کہتے
ہیں اور ہوا کے آنے کا راستہ اسی طرف سے ہے۔ گوشت سخت کے دو ٹکڑے جسم آسمانی ہیں جیسے کھڑکیاں اور دونوں دو کانوں کی صورت
ہیں اور انکا نام اُذنی القلب ہے یعنی دل کے دونوں کان جس وقت کہ دل انقباض کی حرکت کرتا ہے تو یہ دونوں اکٹھے ہو جاتے ہیں
اور جس وقت انبساط کی حرکت کرتا ہے تو کشادہ ہو جاتے ہیں اور دیر تک بند نہیں رہتے تا کہ بہت زیادہ ہوا کھینچ آئے اور اس سبب سے کہ دل
عنصر نفیس اور حرارت غریزی کا چشمہ اور روح حیوانی کا معدن ہے تو حکیم مطلق نے اس کی جگہ سینے کی فضا میں کہ انسان کے بدن میں سب جگہ سے
مضبوط اور محکم ہے مقرر فرمائی ہے اور اس کا سینڈا کچھ تھوڑا بائیں طرف مائل ہے۔ اس میں بہت سے منافع ہیں۔ ایک تو یہ کہ اگر دل کی
حرارت کے ساتھ اکٹھی ہو جاتی تو بدن کی ایک شق میں حرارت غالب ہوتی اور دوسری شق حرارت سے خالی رہتی اور اس سبب سے بہت
آفتیں پیش آتیں۔ اور ایسا ہی سردی کے سبب سے طحال کے سودا میں اعتدال نہ آتا۔ فائدہ جلیلہ جس حیوان کا دل بہت
بڑا ہوتا ہے زیادہ دلیر اور بہت قوی ہوا کرتا ہے مگر یہ شرط ہے کہ اس میں حرارت بھی ہو کیونکہ اگر دل کی حرارت
کم ہو گی تو دل کا بڑا ہونا مفید نہ ہوگا جیسے خرگوش اور اگر حرارت زیادہ ہو۔ اگرچہ دل بہت چھوٹا ہو وہ حیوان بہت دلیر ہوتا ہے۔
چنانچہ حیوانات میں مشاہدہ ہوتا ہے لیکن اکثر یہی ہوتا ہے کہ حیوان دلاور بڑے دل والا ہوا کرتا ہے۔ اب جان لینا چاہئے کہ دل
کی بیماریاں کئی طرح کی ہیں۔ اور ہر ایک کا علیحدہ فصل میں بیان کیا جاتا ہے۔ پہلی فصل دل کے سوء مزاج کے بیان میں۔ اس
کی چار قسمیں ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ گرم ہو اور اس کی علامت یہ ہے کہ نفس عظیم اور نبض سریع اور عظیم اور متواتر اور سینہ گرم ہو
اور پیاس کا غلبہ اور غم اور بے قراری اور سوزش لازم ہو اور سرد ہوا سے آرام پائے اور بدن دبلا ہو اس لئے کہ دل کا سوء مزاج تمام
بدن میں سرایت کرتا ہے۔ علاج اقراص کافور ٹھنڈے شربت کہ قلب کے مناسب ہوں۔ جیسے شربت ریباس شربت انار
شربت صندل اور ان کے مانند پلائیں اور صندل کافور گلاب سینے پر لگائیں۔ اور مکان کی ہوا کو سرد کریں۔ اور سرد چیزیں
خوشبودار سنگھائیں۔ اور سرد چیزیں کھلائیں۔ اور جب امتلا سبب ہو تو فصد کو واجب سمجھیں۔ فائدہ دل کے سوء مزاج کے سب
اقسام میں یاد رکھنا چاہئے کہ اگر مادی ہو اور کوئی امر مانع نہ ہو تو پہلے مادہ کا تنقیہ کریں۔ اور جب فصد کی حاجت پڑے اور
ممکن نہ ہو تو دونوں شانوں کے بیچ میں حجامت کرنا چاہئے۔ اور فصد اور اسہال میں تپ کے ہونے اور نہ ہونے کی رعایت رکھنی چاہئے
اور جیسی ضرورت ہو ویسی ہی تبرید اختیار کریں مثلاً اگر حرارت بہت زیادہ ہو تو قرص کافور دیں۔ اور نہیں تو دوسری چیزوں سے حرارت
کی تسکین کریں۔ اور مبردات کے استعمال میں طبیعت کے قبض اور نرمی کا لحاظ رکھیں مثلاً اگر طبیعت میں قبض ہو تو املی اور آلو کا
زلال اور اس کے مانند اختیار کریں۔ اور اگر طبیعت نرم ہو تو شیرہ خرفہ شربت امرود شربت نارنج اور ان کے مانند جنکا ذکر ہو چکا ہے بتائیں
ان جزئیات کے ضبط کرنے سے عبارت دراز ہو جاتی ہے۔ دوسرے قوانین کہ مجمل ہیں۔ ان سے مفصلات کی حقیقت دریافت کر کے
عمل میں لائیں اور جو کچھ مضر ہے اس سے پرہیز کرنا واجب سمجھیں۔ اور اگر معدے میں ضعف ہو تو اس کی رعایت بھی ضرور سمجھیں
اور گلاب اور عرق بید مشک سب چیزوں سے زیادہ مفید ہے۔ اور جو کچھ تپ محرقہ کے لئے کہا جائے گا وہ سب
اس مرض میں مفید ہے۔ اور سب طرح اس بات پر توجہ مصروف رکھیں کہ حرارت کی شدت سے دل میں تنگی اور

ورم پیدا ہوا اور اگر ایسا خوف ہو تو حرارت کی تسکین میں مبالغہ کریں۔ اور مبردات استعمال کریں۔ اور دل پر مقویات کا ضماد کریں تنبیہ بعضے اوقات میں تبرید سے کچھ نفع حاصل نہیں ہوتا اور حال یہ ہے۔ کہ سبب بیماری کا حرارت ہے۔ اور طبیب جاہل گھبرا جاتا ہے۔ یہ نہیں جانتا کہ تبرید کی کمی سے نفع نہیں ہوتا جلتی ہوئی آگ میں تھوڑے سے پانی سے کیا ہوتا ہے۔ اس لئے جاننا چاہئے۔ کہ جمیع مقادیر اوزان کے اور دوا کو بدفعات دینا احتیاج پر موقوف ہے اگر شدت کی احتیاج ہو تو تبرید میں افراط واجب ہے۔ مثلاً زیادہ دیں اور کئی دفعہ دیں۔ کہ اللہ کے کرم سے جلد نفع حاصل ہو لیکن اس افراط سے یہ مقصود نہیں کہ افراط کی شدت دوسری آفت میں ڈالے بلکہ مقصود یہ ہے۔ کہ حال کا لاحظہ کریں۔ اور غور فرما کر جس قدر کافی ہو استعمال کریں۔ اور یہ تصرفات حکیم حاذق جانتا ہے۔ کہ جیسی اس وقت ضرورت ہو اس کے موافق کیا کرتا ہے۔ اور اقراص اور سفوف اور اشربہ لائقہ قرابادینات میں مفصل مذکور ہیں۔ اور اس مختصر میں بھی انکا بیان کیا ہے۔ ف قرص کافور کا نسخہ قرابادین میں لکھا ہے۔ گل سرخ دو درم طباشیر صندل ہر ایک ایک درم مغز تخم خیارین مغز تخم کدو ہر ایک پانچ درم تخم خرفہ سیاہ تین درم زعفران پانچ درم کافور ایک دانگ سب کو بار یک پیسکر اسپغول کے لعاب میں قرص بنائیں۔ اور میٹھے انار کے شربت کے ساتھ استعمال کریں۔ شربت انار شیریں کی ترکیب آب انار شیریں دو رطل سفید قند دو رطل ملا کر شربت کے قوام پر شربت بنالیں دوسری قسم وہ ہے۔ کہ دل کا سوء مزاج سرد ہو اس کی علامت یہ ہے۔ کہ نبض صغیر اور بطی اور متفاوت ہو اور سانس ضعیف آئے اور بدن کی قوت کم ہو جائے اور رنگ اور منہ کی رونق جاتی رہتی ہے۔ اور خوف اور ڈرنا اور نامردی اور کم دلی حاصل ہو اور گرم چیزیں کھانے اور چھونے اور سونگھنے میں نفع دیں۔ علاج دواء المسک گرم اور مفرح گرم کہ مالیخولیا میں مذکور ہے تناول کریں۔ اور اشربہ مقویہ دل یعنی دل کی قوت دینے والے جیسے شربت گاؤزبان اور شربت بادرنجبویہ اور شربت عود جیسے کہ اس میں زعفران ومشک اور عنبر اور سنبل اور گل سرخ ہو۔ اور کباب اور مرغ اور کبوتر اور چڑیوں کے گوشت کا اور ایسی چیزوں کا قلیہ دارچینی اور زعفران اور لونگ اور عود سے خوشبودار کر کے کھلائیں۔ اور سنبل صعدار دارچینی قرنفل اور گل سرخ مرزنگوش کے پانی میں اور شاہ سفرم بادرنجبویہ کے پانی میں ملا کر سینے پر ضماد کریں۔ اور سرد غذائیں سے اور سرد پانی سے پرہیز کریں۔ اور ماء العسل استعمال کریں۔ کہ جس کو شہد وعود دگلاب ایک جز و شراب سب کے برابر نرم آنچ پر سب کو ملا کر بنایا ہو نہایت مفید ہے خصوصاً اگر قرنفل سنبل عود زعفران جسقدر مناسب ہو لیکر اور کوٹ کر کتان کے ٹکڑے میں باندھکر اس ماء العسل میں چھوڑ دیں یہاں تک کہ جوش ہو جائے۔ اور اسی قدر شربت چار تولہ سے سات تولہ تک ہے تیسری قسم وہ ہے۔ کہ سوء مزاج یابس دل میں عارض ہو۔ اور اس کی علامت یہ ہے۔ کہ نبض صلب صغیرہ متواتر ہو اور بدن کھل جائے اور دبلا ہو جائے۔ اور اس قسم کا دبلا پن پہلی قسم یعنی گرم کی لاغری سے بہت کم ہوا کرتا ہے۔ اور یہ امراض قسم کے خواص سے ہے کہ بیمار امور نفسانیہ کا یعنی خوف اور خوشی اور غصہ اور غم کا اثر جلد نہیں مانتا۔ اور جب اثر مانتا ہے۔ تو بڑی دیر تک وہ اثر رہتا ہے۔ اور نیند کا بڑا نا اور خشک کھانسی کا عارض ہونا علاج آش جو میں روغن بادام ملا کر اور شکر ڈالکر پئیں۔ اور غذائیں ایسی جو تر اور سرد و تر ہو کھائیں اور جب تپ نہ ہو تو تازہ دودھ کا پینا سب چیزوں سے زیادہ مفید ہے۔ اور جب مریض کو تپ ہو تو آش جو اور روغن بادام پر اکتفا کرنا بہتر ہے۔ اور خشکی زائل کرنے کے لئے قیروطی اخضر سینے پر ملنا نہایت مفید ہے۔ اسکی ترکیب موم سفید کو لیکر روغن کدو روغن بنفشہ میں پگھلا دیں۔ اور کشنیز سبز اور کاہو کے پانی میں ملا کر ہاتھ سے خوب ملیں۔ اسی واسطے اس کا نام اخضر ہوا یعنی سبز اور جو کچھ تپ دق کیلئے بیان کیا جائے گا۔ یہاں بھی اس سے مقصود حاصل ہوتا ہے چوتھی قسم وہ ہے۔ کہ سوء مزاج تر دل میں عارض ہو اور اسکی علامت یہ ہے۔ کہ نبض نرم اور بطی اور مختلف ہو۔ اور امور نفسانیہ جلد اثر کریں۔ اور دیر تک نہ ٹھہریں۔ اسلئے کہ رطوبت جیسا موثر کا اثر جلد قبول کرتی ہے ویسا ہی وہ اثر اس سے جلد زائل ہو جاتا ہے۔ اور بہت سستی اس لئے برخلاف یبس کہ قبول کرتا اور چھوڑ دیتا دونوں اسمیں دشوار ہیں علاج غذا کی تلطیف اور کمی کریں۔ اور جو خشک دوائیں۔

قلب کے لئے مخصوص ہیں جیسے قرص زعفران بادرنجبویہ استعمال کریں اور سکنجبین عسلی اور شربت انار نعناعی مفید ہے اور ریاضت معتدل اور حمام مسخن یعنی گرم فائدہ مند ہے۔ اور غذا اسفیدباج اور بھنا ہوا گوشت مناسب ہے۔ اور جس بیمار کے منہ میں پانی بہت بھر آئے تو حب صبر اور حب ایارج سے استفراغ کریں اور پہلی قسم میں بیان کیا گیا ہے کہ جو سوء مزاج کہ مادی ہو تو مادے کا تنقیہ ضروری ہے اور نہیں تو مزاج کی تبدیل کافی ہے اور اگر مزاج مرکب ہو تو علاج بھی مرکب کرنا چاہئے۔ اور جاننا چاہئے کہ جب سوء مزاج دل میں مستحکم ہو جاتا ہے تو علاج پذیر نہیں ہوتا اور جو مستحکم نہیں ہوتا تو اس کا علاج دشواری سے ہوا کرتا ہے۔ **ف** شربت انار نعناعی کی ترکیب یہ ہے کہ آب انار شیریں دو مثقال عرق نعناع دس مثقال سفید قند چھ مثقال ملا کر شربت تیار کریں۔ **دوسری فصل خفقان کے بیان میں** یعنی دل کی بیقراری اور وہ اس طرح پر ہے کہ دل میں حرکت اختلاجی عارض ہو۔ یعنے پھڑکنے لگے اور اس کا سبب یہ ہے کہ دل میں ایذا پہنچے اور ایذا پہنچنے کے بہت سبب ہیں اور ہر ایک سبب ایک علیحدہ قسم میں بیان کیا جاتا ہے۔ **پہلی قسم** وہ ہے کہ سوء مزاج سادج دل میں عارض ہو اور آخر کو خفقان پیدا کرے۔ اور چاروں سوء مزاجوں کا ذکر ہو چکا ہے۔ **دوسری قسم** وہ ہے کہ بدن میں اتنا خون بڑھ جائے کہ اس سے اوعیہ بھر جائیں اگرچہ اس میں عفونت نہ ہو لیکن امتلا کے سبب سے خفقان پیدا کرے اور اس کی علامت یہ ہے کہ خون کے غلبے کے نشان ظاہر ہوں جیسے رگوں کا کھنچنا اور پھول جانا اور نبض کا عظیم ہونا اور بول کا غلیظ ہونا۔ اور اعضا میں تکان اور ان کے مانند **علاج** باسلیق کی فصد بائیں ہاتھ سے کھولیں تاکہ بہت جلد فائدہ حاصل ہو اور رائب اور قرص کافور کھائیں اور غذاؤں میں سے مزورات بے گوشت پر اکتفا کریں اور اگر کوئی امر فصد کو مانع ہو تو پنڈلیوں پر اور اس کے بعد دونوں شانوں کے بیچ میں حجامت کریں اور منی کا استفراغ کہ اس کے بعد تکان نہ ہو نہایت مفید ہے اور تعدیل کے لئے جو کچھ سوء مزاج گرم میں بیان کیا گیا فائدہ مند ہے **حکایت** ایک شخص ہر سال خفقان کی بیماری میں مبتلا ہوا کرتا تھا۔ اور جالینوس اس کی فصد کھولا کرتا تھا چوتھے برس خفقان ہونے سے پہلے فصد کھولی پھر خفقان نہ ہوا اور اگر مزاج میں حرارت کا غلبہ ہو تو جو کچھ کہ صفراوی میں سرد تدبیروں کا بیان آئیگا عمل میں لائیں۔ لیکن اگر قوت ضعیف ہو تو سرد غذائیں اور سرد شربت حرارت غریزی کو نقصان کرتے ہیں پس تھوڑا سا قرص قرنفل قاقلہ باریک پیس کر غذاؤں اور شربتوں میں ملائیں۔ اور جاننا چاہئے کہ رائب میں دو قول ہیں ابن تلمیذ کہتا ہے کہ رائب ماست یعنی جغرات کو کہتے ہیں اور صاحب ذخیرہ لکھتا ہے کہ دوغ کو عربی میں مخیض کہتے ہیں جب ایک رات دن سرد مکان میں رکھیں اور صاف نہ ہو پانی کہ صاف ہو کر اوپر آجاتا ہے یہ پانی جو اوپر آگیا ہے۔ رائب ہے غرضیکہ یہ بادہ ہو گرمی کی تسکین میں اس کا کامل اثر ہے **ف** اس زمانہ کے اطبا رائب دہی کو کہتے ہیں اور اس کی ترکیب یہ ہے کہ دودھ کو جمالیں اور جو زرد رنگ کا پانی اس پر آجاتا ہے اس کو عربی میں ماء الرائب اور اردو میں دہی کا توڑ کہتے ہیں **تیسری قسم** یہ ہے کہ صفرا رگوں میں آکر خفقان کا موجب ہو اور اس کی علامت غم اور بیخوابی اور پیاس کی شدت اور بیقراری اور اس کے سوا جو صفرا کے لوازم ہیں اور یہ قسم بہت کم واقع ہوتی ہے **علاج** صفرا کے استفراغ کے لئے مطبوخ ہلیلہ اور شربت بنفشہ اور تمر ہندی کا زلال پلائیں اور گرمی کو تسکین دیں۔ اور اگر مناسب جانیں تو تھوڑا سا خون باسلیق سے نکالیں اور صندلی لباس پہنیں اور جب حرارت کی افراط سے یہ خوف ہو کہ دل میں پھنسی اور ورم پیدا ہوگا تو افیون آدھا دانگ تخم تفاح ایک دانگ کافور ایک طسوج اور مشک اور زعفران برابر ایک طسوج یعنی ہر ایک آدھا طسوج ملا کر مریض کو دیں اور جو کچھ دموی میں مذکور ہے اس کی رعایت رکھیں۔ اور دونوں قسموں کا ایک ہی علاج سمجھیں۔ مگر اتنا فرق ہے کہ دموی میں بہت سا خون نکالیں۔ اور صفراوی میں تبرید کی افراط ضروری ہے **صندلی لباس کی ترکیب** صندل سفید گلاب میں گھس لیں اور اس میں کافور ملائیں اور

اس میں کپڑے رنگ کر ہوا میں خشک کر لیں اور پہن لیں اور ہر وقت تھوڑا سا گلاب ان کپڑوں پر خصوصاً دل کی جگہ اور سینے پر چھڑکیں قرص کافور کی ترکیب گل سرخ طباشیر نیلوفر ہر ایک چار درم تخم خرفہ مغز تخم خیارین مغز تخم کدو ہر ایک دو درم سرطان نہری سوختہ رب السوس ہر ایک ایک درم زعفران کافور ہر ایک دو دانگ صمغ عربی کتیرا ہر ایک ڈیڑھ درم ترنجبین دس درم باریک پیس لیں اور چھان کر بہدانہ کے لعاب میں گوندھ لیں اور قرص بنا کر کام میں لائیں ایسے سفوف کی ترکیب کہ گرم دل والے کو نفع دیتا ہے گل سرخ طباشیر ہر ایک ایک درم کشنیز خشک دو درم کافور آدھا دانگ خوراک ایک مثقال سیب کے پانی میں ایسے شربت کی ترکیب کہ پیاس اور گرمی کو تسکین دیتا ہے ترش انار کا پانی ترش آلو کا زلال املی کا زلال ترنج کی ترشی کا پانی ترش انگور کا پانی سب برابر اور سب کے برابر شکر ڈالیں اور قوام کر لیں۔

اور جب تپ نہ ہو تو دوغ مفید ہے اور تازی مچھلی سرکے میں پکی ہوئی فائدہ مند ہے اور بہت نافع تدبیر یہ ہے کہ سرد ہوا میں مقام کریں۔

فائدہ محمد ذکریا کہتا ہے اگر گرم خفقان والا کسی گرم شہر میں مقام کرے تو اس کی عمر کوتاہ ہوتی جاتی ہے اور اسی لئے کہا ہے کہ (قَالَ) مَا رَأَیْتُ اَحَدًا مِنْ صَاحِبِ الْخَفَقَانِ الْحَارِّ یَبْلُغُ عُمْرُہٗ خَمْسِیْنَ اَوْ سِتِّیْنَ سَنَۃً یعنی میں نے گرم خفقان والوں میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ اس کی عمر پچاس یا ساٹھ برس تک پہنچے **چوتھی قسم** وہ ہے کہ بلغمی مادہ خفقان کا باعث ہو اور اکثر اس وجہ سے واقع ہوتا ہے کہ رطوبت دل میں بستہ ہو جاتی ہے اور جاننا چاہئے کہ دل کی بیماریوں کا مادہ دل کی رگوں میں ہوا کرتا ہے یا اس کے غلاف کے اندر ہوتا ہے۔ سو جو مادہ کہ دل کے اور غلاف کے درمیان ہوا کرتا ہے وہ اکثر رطوبت ہوتی ہے یا مادہ ریاحی اور جو مادہ دل کی رگوں میں ہوتا ہے اس کو سدہ کہتے ہیں اور ورم اور فی القلب میں اس بحث کی تفصیل آئیگی اور خفقان بلغمی کی علامت یہ ہے کہ سانس میں تنگی آجائے۔ اور نبض نرم ہو جائے اور نامردی اور غشی کا سا حال ظاہر ہو اور بیمار یہ سمجھے کہ اس کا دل پانی میں ڈوبا جاتا ہے علاج پہلے جب مسہل مطبوخون سے کہ ایارج کے ساتھ مرکب ہو یا حب قوقایا سے استفراغ کریں اور اگر ایارج فیقرا اور افتیمون باریک پیسکر ایک درم سکنجبین عسلی میں ملائیں اور کھلائیں تو مفید ہے اور اگر رطوبت زیادہ ہو تو ایارج لوغاذیا اور ثیادریطوس مناسب ہے اور جس شخص کو قے کرائیں تو تنقیہ کے بعد دواء المسک مر اور حلو یعنی تلخ اور شیریں اور معاجین اور مفرحات گرم دینا چاہئے فَثیادریطوس ایک معجون ہے کہ حکماء نے جالینوس سے پہلے ایک بادشاہ کے واسطے بنائی تھی۔ اور اسی بادشاہ کے نام پر اس معجون کا نام رکھا گیا اس کی ترکیب صبر سقوطری پندرہ درم غاریقون بیس درم زعفران دارچینی مرمکی مصطکی روغن بلسان تین تین درم ریوند چینی ڈیڑھ درم عود بلسان قرنفل فلفل سیاہ سپید دار فلفل جنطیانا سنبل رومی حب بلسان تفاح اذخر حماما دو دو درم کمادریوس قسط افتیمون چار چار درم اسارون سکنجبین مقو نیا چھ چھ درم سنبل ساڑھے تین درم ان دواؤں کو باریک پیس کے روغن بلسان میں چرب کریں اور سب دواؤں سے وزن میں سہ گنا شہد ملا کے معجون تیار کریں مقدار خوراک چار مثقال اور اس کی قوت چار برس تک باقی رہتی ہے ایسے ضماد کی ترکیب کہ سرد خفقان کو زائل کرتا ہے قسط سنبل دارچینی لیکر سب کو باریک پیس لیں اور آب مورد اور شراب ریحانی میں ملائیں اور دل پر لگائیں اور جان لیں کہ سرد خفقان کے ساتھ رطوبت ہو یا نہ صرف شراب ریحانی تھوڑی سی دے سکتے ہیں کہ اور چیزوں سے زیادہ نافع ہے ایسے سفوف کی ترکیب کہ سرد خفقان والے کو مفید ہے آس یا جند بیدستر ہر ایک ایک درم پوست ترنج آدھا درم تخم فرنجمشک اڑھائی درم سب کو باریک پیس لیں۔ اور شہد میں ملا کر دیں ایسے سفوف کی ترکیب کہ سرد و تر خفقان والے کو مفید ہے پودینہ کہربائی بریان بھونی پھٹکری سعد ہر ایک تین ماشہ زراوند مدحرج درونج عقربی ہر ایک آدھا درم مشک ایک دانگ سنبل مروارید ہر ایک ایک درم شکر بیس درم خوراک تین درم تریاک کے جوشاندہ کے ساتھ دیں دواء المسک مر کی ترکیب یہ ہے افسنتین رومی بیدستر زراوند مدحرج ہر ایک چھ درم اجوائن زعفران تخم کرفس ہر ایک چار درم سنبل تیزپات ہر ایک دو دو درم جند بیدستر مشک ہر ایک ایک درم ان سب کو باریک پیسکر اور چھان کر شہد مصفی میں ملائیں خوراک

ایک مثقال گاؤزبان کے عرق میں دواء المسک حلو کی ترکیب یہ ہے زرنباد درونج ہر ایک دو درم مروارید کہربا بسد ابریشم خام مقرض
ہر ایک ڈیڑھ درم بہمن سرخ اور سفید تیزپات چھوٹی الائچی لونگ جند بیدستر اشنہ ہر ایک چار دانگ زنجبیل دار فلفل ہر ایک دو دانگ مشک
ایک دانگ ان سب کو باریک پیس لیں اور کچھے شہد میں ملائیں اور اس باب میں نوشدارو مجرب ہے اور اس کا ذکر مالیخولیا میں ہو چکا ہے
پانچویں قسم وہ ہے کہ سوداول کی رگوں میں آجائے اور خفقان پیدا کرے اور ظاہر ہے کہ جب کوئی چیز اسکی رگوں میں جمع ہو جاتی ہے تو دل تک ہوا
پہنچنے میں اور ابخرے کے نکلنے میں فتور پڑجاتا ہے پس ناچار دل بیقرار ہوا کرتا ہے اور اسکی **علامت** یہ ہے کہ ہر وقت دل بیقرار رہے اور نبض سخت
ہو جائے اور غم اور خوف اور وحشت اور فساد فکر ظاہر ہو گویا کہ مالیخولیا کی بیماری میں مبتلا ہے **علاج** جو کچھ مالیخولیا سودوی کے لئے ذکر کیا گیا یعنی فصد وغیرہ وہی
بعینہٖ اسکا علاج ہے اور دل کی تقویت میں مدد کرنی لیکن اگر سودا بلغم سے پیدا ہوا ہو تو پہلے ایک مسہل اس ترکیب سے دینا چاہئے اسکی ترکیب۔ اتریپیفل
افتیمون غاریقون اسطوخودوس ہلیلہ کابلی ہر ایک ایک جزو ایارج فیقرا ڈیڑھ جزو عود ہندی آدھا جزو یہ سات دوائیں ہیں باریک پیس اور پانی کر
گولیاں بنائیں خوراک دو درم سے تین درم تک اور اگر سودا صفرا سے پیدا ہوا ہو تو ان گولیوں سے استفراغ کریں انکی ترکیب تربد افتیمون سنا مکی
شاہترہ ہر ایک ایک جزو اور دو دانگ صبر دو جزو لاجورد مغسول ایک جزو کی دو تہائی مصطگی ایک جزو اور دو دانگ گل سرخ ایک جزو کی تہائی یہ سب
آٹھ دوائیں ہیں ان کو باریک پیسکر میٹھے سیب کے پانی میں گولیاں بنالیں خوراک چار درم اور اگر بیمار ایکا ایکی فقط سودا ہو تو حب شبیار دیں تاکہ
دماغ اور دل کے مزاج کو پاک کردے ایسے مسہل کی ترکیب کہ سودا کے مادّے کو پاک کرتا ہے ہلیلہ کابلی ہلیلہ سیاہ ہر ایک ایکدرم افتیمون
قرنفل ہر ایک آدھا درم دواء المسک مُر تین درم پانچویں اجزا کو ملا کر تین دن تک رکھیں کہ خمیر ہو جائے یعنی خوب مل جائیں پھر شراب سیب کے پانی میں حل
کرکے استعمال کریں اور بعضے نسخوں میں قرنفل کی جگہ حجر ارمنی آدھا دانگ داخل ہے اور اس قسم میں نیم گرم پانی سے حمّام کرنا مفید ہے اور باقی تدبیریں
مالیخولیا کی فصل سے معلوم ہونگی **چھٹی قسم** وہ ہے کہ بدن سے بہت سا خون یا منی کے نکلنے یا نکالنے کا اتفاق پڑے یا کسی اور خلط کا استفراغ حد سے
زیادہ ہو جائے یا کھانے پینے میں سوء تدبیری واقع ہو اور خون بہت کم پیدا ہو اور رقیق ہو اور فاسد ہو جائے اور خفقان پیدا کرے اور جب بدن سے کوئی خلط
مقدار سے زیادہ نکلتی ہے تو دل میں ضعف بڑھاتی ہے اور جب دل ضعیف ہو جاتا ہے تو ہر ایک ادنے چیز کا اثر قبول کرتا ہے یہاں تک کہ فضلات سے بھی دل
ایذا پاتا ہے اور بیقرار ہوتا ہے قَالَ الشَّیْخُ فَاِنَّ کُلَّ مِزَاجٍ غَالِبٍ یُوْجِبُ ضُعْفًا وَکُلُّ ضُعْفٍ یَحْدُثُ فِی الْقَلْبِ مَادَامَ بِالْبَقِیَّةِ قُوَّةٌ یَضْطَرِبُ اضْطِرَابًا کَاَنَّہٗ
یَدْفَعُ مِنْ نَفْسِہٖ اَذًی فَکَانَ الْخَفَقَانُ یعنی شیخ نے کہا ہے بیشک ہر مزاج غالب ضعف کا موجب ہے اور جو ضعف کہ دل میں پیدا ہوتا ہے جبتک
کہ اس میں قوت کا بقیہ ہے اضطراب کیا کرتا ہے گویا کہ اپنے اوپر سے ایذا کو دفع کرتا ہے پس خفقان ہے مترجم رحمۃ اللہ نے پوری عبارت
شیخ کی نقل کی چونکہ اس قدر عبارت کا ترجمہ مفید مطلب نہ تھا لہذا ایک جملہ قانون سے نقل کرکے پوری عبارت کا ترجمہ کر دیا علاج جیسا سبب ہو
ویسا ہی علاج ہے جو کچھ کہ اس کو مضر ہے اسکا استعمال سے پرہیز کو روک دیں اور اگر سبب ظاہر ہو تو اسکے زائل کرنے میں کوشش کریں
پھر خون پیدا ہونے کے لئے اچھی غذائیں کھلائیں اور جو کچھ کہ مفید ہو اختیار کریں اور دل کو مفرحات کے استعمال سے تقویت دیں ساتویں قسم وہ
ہے کہ دل کی حس تیز اور قوی ہو جائے اس سبب سے اگر ادنے ایذا اس پر پہنچے تو اسکا اثر قبول کرے اور اسکے تدارک کے لئے متوجہ ہو مثلاً گرم اور سرد
کیفیتیں اور امور نفسانی اگرچہ کم ہوں مگر خفقان پیدا کریں اور کبھی حس کا ذکی ہونا اس درجہ کو پہنچتا ہے کہ اقلاط اور بخاروں سے دل کو ایذا پہنچے کہ جن سے
بدن کا خالی ہونا محال ہے اور خفقان پیدا ہو اور قوت مدبرہ اور قوت سمع کے بانی میں بھی ذکر ہو چکا ہے اور ہر چند کہ حس کا قوی ہونا اچھا ہے مگر اس درجہ
سے کم پریشانی لاتا ہے تو اس کا تدارک ضروری ہے اور کبھی ذکاء کے سبب سے مریض سرد پانی کو پینے سے بیقرار ہو جاتا ہے علاج اس سبب سے کہ روح کے
رقیق ہونے ذکاء سے حس پیدا ہوا کرتا ہے یعنی حس تیز ہو جاتی ہے تو روح کو غلیظ کرنے کے لئے کلہ اور ہریسہ کھلائیں اور بعد یہ قلبی اور مناسب غذاؤں سے
دل کو قوت دیں اور گرمی اور سردی کی رعایت رکھیں اور یہ فرق کریں کہ کونسی چیز سے ہے یا ضعف کے سبب کہ جسکا ذکر چھٹی قسم میں ہو چکا ہے سو اسکا علاج ہو کر

ذکاء حسی میں بدن سلامت ہوتا ہے اور افعال اور قوت صحیح و سالم اور نبض عظیم اور قوی ہوا کرتی ہے اور ضعف اسکے خلاف ہے کہ ضعف کے اسباب پہلے وقوع میں آتے ہوں اور اُسکے آثار ظاہر ہوں **ف** علاج الامراض میں لکھا ہے کہ دوائیں قلب کے لئے مخصوص اور خفقان کیواسطے نافع ہیں مزاج کی رعایت سے استعمال کریں مصطگی دارچینی قرنفل مشک بادرنجبویہ گلقند خشک ابریشم خام مروارید طباشیر گاؤزبان آملہ مقشر پوست اُترج زعفران قاقلہ جوزبویہ **آٹھویں قسم** اُس خفقان کے بیان میں کہ دوسرے اعضا کی مشارکت سے پیدا ہو اور اُس کی بہت قسمیں ہیں **پہلی قسم** تو وہ ہے کہ دماغ کی مشارکت سے عارض ہو **دوسری قسم** وہ ہے کہ جگر کی شرکت سے حادث ہو **تیسری قسم** وہ ہے کہ معدہ اور امعا اور رحم اور حجاب اور ریہ کی مشارکت سے عارض ہو **چوتھی قسم** وہ ہے کہ تمام بدن کی شرکت سے پیدا ہو **پانچویں قسم** وہ ہے کہ لسع اور لدغ یعنی زہردار جانوروں کا کاٹنا اس مرض کا موجب ہو اور قسم مشارکی کی تدبیر اُس بیان سے کہ دوا اور اُسکے سوا کہ مشارکت کے سبب کا طریقہ مذکور ہے محصول العلاج نہ ہوگی خاص کر غشی کی بحث سے کہ وہاں بھی اسکا بیان کیا جائیگا تو اصل حال روشن ہوگا **ف** محصول العلاج سے یہ مراد ہے کہ طریقہ علاج مشارکی سب جگہ مذکور ہے یعنی دل کی تقویت کے ساتھ عضو ماؤف کی اصلاح میں کوشش کریں **تیسری فصل غشی کے بیان میں** وہ اس طرح پر ہے کہ دل کو پہنچنے سے قوت حس اور حرکت ارادیہ اکثر بیکار اور آدمی بیہوش ہوجائے اور جاننا چاہئے کہ اگر خفقان کے سبب قوی ہوتے ہیں تو غشی لاتے ہیں اور اگر بہت قوی ہوا کرتے ہیں۔ تو مریض کو ہلاک کردیتے ہیں **ف** واضح ہو کہ جب غشی کے سبب سے روح بالکل تحلیل ہوجائیگی تو ایک ساعت میں بیمار مرجائیگا اور رنگ کی زردی اور ہاتھ پاؤں کا ٹھنڈا ہونا اور نبض کا ضعیف ہونا غشی کو لازم ہے اور اگر غشی سخت ہوگی تو بیمار آنکھ نہ کھول سکیگا اور اگر غشی والے کو پکاریں تو اُسکو سنائی دیتا ہے مگر جواب دینے کی قدرت نہیں رکھتا بخلاف سکتے والے کے کہ اگر اُس کو پکاریں تو سنائی بھی نہیں دیتا اور غشی فتق معدہ کے فتحہ اور نبض معدہ کے سکون سے ایسی حالت ہے کہ دل کی طرف ابخرہ اور ادخنہ اور اخلاط فاسدہ اور خالفہ کے پہنچنے سے پیدا ہوتی ہے اور جان لینا چاہئے کہ غشی دو طرح پر ہے ایک تو وہ ہے کہ روح کا تحلیل ہونا اُس کا سبب ہو دوسرے وہ ہے کہ روح کا منجمد ہونا اور گھٹ جانا اُسکا باعث ہو اور یہ دو کیفیتیں یعنی روح کا تحلیل ہونا اور گھٹ جانا قلب اور اُس کی قوت کے ضعف کا باعث ہوجاتا ہے کیونکہ روح قوتوں کا مرکب ہے جب اُس میں فتور پڑ جاتا ہے تو سب قوتیں ضعیف ہوجاتی ہیں اور جن اسباب سے روح تحلیل ہوتی ہے اسکی تین قسمیں ہیں ایک تو حد سے زیادہ استفراغ دوسرے خوشی یا لذت حد سے زیادہ جیسے مجامعت کی لذت اور اُس کے سوا اور جان لینا چاہئے کہ جس وقت حد سے زیادہ خوشی اور لذت اچانک ہوجاتی ہے تو دل حد سے زیادہ کھلتا ہے اِس سبب سے روح تحلیل ہوجاتی ہے اور دل ویسا ہی کھلا رہجاتا ہے اور غشی پیدا ہوجاتی ہے اور ہلاک کرڈالتی ہے تیسرے بڑا درد جیسے درد قولنج اور اُس کے مانند اور بڑے سخت دردوں میں روح کے تحلیل ہونے کا یہ باعث ہے کہ طبیعت قوتوں اور روحوں کو دفع درد کے لئے درد کی جگہ بھیجتی ہے اور اِس سبب سے دل سرد ہوجاتا ہے اور روح تحلیل ہوتی ہے اور غشی عارض ہوتی ہے اور ہلاک کرتی ہے اور گرم زہروں کا کھانا بھی روح حیوانی کو تحلیل کرتا ہے اور سب اسباب جو اللہ بیان کئے جائینگے۔ اور روح کے گھٹ جانے کے اسباب دو طرح پر ہیں ایک تو امتلا حد سے زیادہ خاص کر شراب پینے سے دوسرے غم یا خوف حد سے زیادہ کہ اچانک پیش آئے اس سبب سے دل سکڑ جاتا ہے اور بند ہوجائے اور روح گھٹ جائے اور سرد زہروں کا کھانا اور شریان وریدی کا اور ابہر میں سدے کا پڑجانا بھی روح کے گھٹ جانے اور منجمد ہونے کا سبب ہوتا ہے چنانچہ بیان کیا جائیگا اور جاننا چاہئے کہ دوسری تقسیم سے غشی کی کئی قسمیں ہوتی ہیں **پہلی قسم** وہ ہے کہ اُس کا سبب امتلا ہو **دوسری قسم** وہ ہے کہ استفراغ کے سبب سے واقع ہو **تیسری قسم** وہ ہے کہ ابخرہ اور خلط اور کیفیات ردیہ کے دل میں پہنچنے سے عارض ہو خواہ سبب ہو یا خارجی **چوتھی قسم** وہ ہے کہ سوء مزاج کے دل میں پیدا ہونے سے عارض ہو **پانچویں قسم** وہ ہے کہ دل کا آماس غشی کا سبب ہو **چھٹی قسم** وہ ہے کہ کسی ایسے عضو میں جو دل کے نزدیک یا اُس کا شریک ہے آفت پیدا ہو اور اُس کی شرکت سے دل میں ایذا پہنچے اور غشی عارض ہو اور ہر ایک کا بیان علیحدہ قسم میں ہوتا ہے۔ **پہلی قسم**

غشی امتلائی کے بیان میں اور جان لینا چاہئے کہ حد سے زیادہ امتلا حرارت غریزی کو اور روح کو روک دیتا ہے اور مردہ کرتا ہے خواہ رگوں
میں اخلاط سے امتلا ہو خواہ کسی اور چیز سے جیسے شراب اور اُس کے سوا فائدہ جو غشی کہ تپوں کی ابتدا میں عارض ہوتی ہے وہ امتلائی کے قبیل سے
ہے مگر جو غب خالص کی ابتدا میں اور ایسے بیمار کی تپ میں جسکے باطن میں آماس ہو پیدا ہوتی ہے اور اسکی وجہ استفراغی میں بیان
کیجائیگی دوسری قسم غشی استفراغی کے بیان میں جاننا چاہئے کہ حد سے زیادہ استفراغ روح کو رقیق اور تحلیل کرتا ہے کیونکہ جب رطوبات بدن
سے نکلتی ہیں اُن کے ساتھ اچھے ہوں یا بُرے تو ان کے ساتھ روح اور قوتوں کا بھی استفراغ ہوتا ہے اور جس قسم کا استفراغ غشی لاتا ہے وہ
کئی طرح کا ہوتا ہے جیسے حد سے زیادہ اسہال اور بہت سی قے اور استسقا سے ترقی میں پیٹ کا پردہ چیر کر پانی نکالنا اور زخم چیرنا اور ساری پیپ نکالنا اور بہت
پسینہ آنا اور بہت خون نکلنا خواہ کسی طرح پر ہو فقط جو غشی کہ جیسے کے بعد واقع ہو تو چاہئے کہ تھوڑی سی چھلی اور مشک ماء اللحم میں ملا کر اس کے
حلق میں ٹپکائیں اور اگر ہوش میں نہ آئے تو دواء المسک مرواریدی اور جوارش عود ترش گلاب میں ملا کر دیں فائدہ جو غشی کہ درد اور خوشی اور
لذت سے عارض ہوتی ہے وہ اسی قبیل سے ہوتی ہے کیونکہ شدت کا درد اور خوشی اور بہت سی لذت روح کے تحلیل سے ہے چنانچہ اُس کا
ذکر ہو چکا ہے اور جو غشی کہ تپ غب خالص کی ابتدا میں عارض ہوتی ہے اور اُس تپ کی ابتدا میں کہ بیمار کے باطن میں آماس ہو تو وہ بھی استفراغی
میں داخل ہے بخلاف اور تپوں کے کہ اُن کی غشی امتلائی کے قبیل سے ہے اسلئے کہ غب خالص میں غشی کا سبب ایذا اور لذع اور جلن ہے کہ
ان سے حرارت پیدا ہوتی ہے اور قوت اور روح تحلیل ہوتی اور جس بیمار کے باطن میں آماس ہو تو یہی وجہ ہے کیونکہ جب باطن میں آماس ہوگا تو تپ
کی نوبت کے وقت مادہ اُسکی طرف متوجہ ہوتا ہے اور درد بڑھاتا ہے اور قوت کے تحلیل ہونے سے غشی پیدا ہوتی ہے بخلاف دوسری تپوں کے کہ ان
میں غشی کا سبب روح کا گھٹ جانا ہے اس سبب سے کہ مادہ جوش کھاتا ہے اور زیادہ ہوتا ہے خاص کر اگر مادہ غلیظ ہے کہ دل کے نزدیک ہے اور
قسم مشارکی میں بھی بیان کرینگے تیسری قسم اس غشی کے بیان میں کہ بخرہ موذیہ یا کیفیت سمیہ کا دل میں پہنچنا اس کا سبب ہو اور سبب
کا مادہ خواہ خارج میں ہو خواہ بدن میں ہو اور یہ کئی طرح پر ہوتا ہے ایک تو یہ کہ کسی عضو میں مادہ فاسد جمع ہو جائے اور اُس سے بُرے بُرے
بخارے اُٹھ کر دل میں آئیں اور قسم مشارکی میں مشارکت سے غشی پیدا ہونے کی وجہ مفصل بیان کیجائیگی دوسرے یہ کہ زہریلے جانور دل
کے کاٹنے اور نیش مارنے سے خاص کر جبکہ شریان پر کاٹے یا نیش لگے تو کیفیت سمیہ فاسدہ دل طرف میلان کرے اور اس کیفیت
کی جہت سے کہ جانور روح کے منافی ہے غشی عارض ہو تیسرے یہ کہ بدبودار بخارات جیسے پلید اور گندی جگہ کے اور بجھے ہوئے چراغوں کے
بخارات سونگھنے کا اتفاق پڑے یا ایسی چیزیں جو شدت سے اثر کرتی ہیں اور اُن کی کیفیت قوی اور تیز ہے سونگھی جائیں اور اس سبب
غشی لائیں لیکن اس قسم کی غشی ایسے شخص کو عارض ہوتی ہے کہ اُس کے دل کی قوتوں میں خوب ضعف جم گیا ہو کیونکہ ضعف کی حالت میں
ادنیٰ چیز سے خارجی ہو یا داخلی ہر عضو آفت سے بہت جلد اثر پاتا ہے خاص کر دل اور دماغ کہ بدن کے سب اعضا سے شریف ہیں چوتھی قسم
میں اس کا بیان کیا گیا ہے اور یہ بھی ذکر ہو چکا ہے کہ جس غشی کا سبب ضعف ہو یا جس کا سبب فقط ضعف ہو اس میں کیا فرق ہے چوتھی قسم اس غشی
کے بیان میں کہ سوء مزاج سادج کے دل میں آجانے سے عارض ہوتا ہے کیونکہ جب دل میں سوء مزاج آتا ہے تو جیسی پہلے روح پیدا ہوتی تھی ویسی
پیدا نہیں ہو سکتی اس سبب سے کہ دل میں اضطراب آجاتا ہے پھر اگر سبب خفیف ہے تو روح کے پیدا ہونے میں بہت فتور نہیں پڑتا اور خفقان
پیدا ہو جاتا ہے اور اگر اس سے زیادہ ہے تو غشی پیدا ہوتی ہے اور اگر اس سے زیادہ ہے اور روح کے پیدا ہونے میں بہت بڑا فتور پڑ جائے تو موت
آتی ہے اور ایک قسم کی غشی اور ہے کہ شریان وریدی کی راہ میں سدہ پڑ جانے سے عارض ہوتی ہے اور وہ شریان ہے کہ ہوا پہنچانا اور بخارات
نکالنے کے لئے دل اور پھیپھڑے کے درمیان میں واسطہ ہے اور اُس کی راہ بند ہونے سے اسلئے غشی عارض ہوتی ہے کہ ہوا کا نہ پہنچنا اور بخارات
نہ نکلنا روح اور حرارت غریزی کے گھٹ جانے کا باعث ہے اور اس شریان کو وریدی اسلئے کہتے ہیں کہ اورده کی طرح ایک تہ والی پیدا ہوئی ہے بخلاف

دوسری شریانوں کے کہ وہ دو تہ والی ہیں اور ایک اور طرح کی غشی ہے کہ ابہر کی راہ بند ہونے سے پیدا ہوتی ہے اور ابہر وہ شریان ہے کہ اسکے واسطے سے روح سارے بدن میں سرایت کرجاتی ہے اور اس کی وجہ بھی ظاہر ہے **پانچویں قسم** اُس غشی کے بیان میں کہ دل میں آماس ہونے سے عارض ہوجاتی ہے جاننا چاہیئے کہ آماس یا تو دل کے جوہر میں ہوتا ہے یا اُس کے غلاف میں اور غلاف کو عربی میں شغاف یعنی دل کا پردہ کہتے ہیں یا اُن دو زائد ٹکڑوں میں کہ جن کو اذنی القلب کہتے ہیں یعنی دل کے دونوں کان **فائدہ** دل کا آماس اگر گرم ہوتا ہے تو مریض کو بہت جلد ہلاک کرتا ہے اور اگر سرد ہوتا ہے تو ایک دن سے زیادہ مہلت نہیں دیتا ہے لیکن سرد ورم نہایت ہی شاذ و نادر ہوا کرتا ہے اور جو غشی کہ ورم دل کے آماس سے ہوتی ہے تو اُس کا نام غشی القلبی ہے اور اگر ورم اذنی القلب میں ہوتا ہے یا غلاف میں عارض ہوتا ہے تو ایک مدت تک مہلت دیتا ہے اور علاج کے قابل ہے خاص کر اگر سرد ہو اور ہر چند کہ غشی القلبی حقیقت میں وہی ہے کہ جس کا سبب جوہر دل کا آماس ہوتا ہے مگر بسبیل مجاز اُسکو کہہ سکتے ہیں اور اس وجہ سے کہ دل کے غلاف اور اس کے کان کی بحث حکایت اور فوائد کو شامل ہے تو اُس کا بیان علیحدہ فصل میں کیا جائیگا ۔

چھٹی قسم غشی مشارکی کے بیان میں ہر چند کہ اس قسم کے بعضے جزئیات دوسرے اقسام کی تحت میں لکھے گئے ہیں لیکن فوائد کی زیادتی کے لئے اس جگہ مفصل ذکر کیا جاتا ہے جاننا چاہیئے کہ جو بیماریاں دوسرے اعضا کی شرکت سے عارض ہوتی ہیں بعضی تو دماغ کی شرکت سے ہوتی ہیں اور بعضی جگر کی مشارکت سے اور بعضی معدہ اور امعا اور رحم اور حجاب اور ریہ کی شرکت سے اور بعضی سب بدن کی شرکت سے سو جو غشی کہ تمام بدن کی شرکت سے عارض ہوا کرتی ہے وہ ایسی طرح پر ہوتی ہے کہ جیسے تپ محرقہ وغیرہ میں خفقان اور غشی ہوجاتی ہے اور جو غشی کہ دماغ کی شرکت سے عارض ہوتی ہے تو اُس کی یہ صورت ہے کہ دماغ ضعیف ہوجائے اور اُسکے ضعف سے جو پٹھے کہ سینے کے عضلوں میں جو دم آنے کا آلہ ہیں ملے ہوئے ہیں ضعیف ہوجائیں اور دم آنا حالت طبعی سے بدل جائے اور تازی ہوا دل میں اچھی طرح نہ پہنچے اور ہوائے دخانی دل میں سے خوب نہ نکلے اس سبب سے دل کے سوء مزاج سے خفقان اور غشی پیدا ہوا اور جو غشی جگر کی مشارکت سے عارض ہوتی ہے وہ پانچ طرح پر ہے ایک تو یہ کہ جگر ضعیف ہوجائے اور اس سبب سے دل کو غذا کا بہت حصہ نہ پہنچے دوسرے یہ کہ جگر میں خون سوداوی پیدا ہو اور اس سبب سے جب غذائے سوداوی ردی دماغ اور دل میں پہنچے تو خفقان اور بُرے بُرے اندیشے اور غشی پیدا کرے تیسرے یہ کہ جگر میں خون بلغمی پیدا ہو اور بلغمی غذا دماغ اور دل میں آفت برپا کرے چوتھے یہ کہ جگر میں خون گرم یا سرد پیدا ہو اور دل میں پہنچے اس سبب سے سوء مزاج پیدا ہو پانچویں یہ کہ جگر میں آماس گرم یا سرد پیدا ہو اور اس سبب سے کہ تمام اعضا میں غشائیں آپس میں ملی ہوئی ہیں دل کی غشا میں رنج پہنچے اور جو غشی کہ فم معدہ کی شرکت سے عارض ہو وہ تین طرح پر ہوتی ہے ایک تو وہ ہے کہ معدہ میں اخلاط فاسد جمع ہوجائے اور اس کے نزدیک ہونے سے دل کو رنج پہنچے اور خفقان اور غشی پیدا ہو دوسرے یہ کہ کسی بُرے اخلاط کی حرکت کرنے سے جو معدے میں تھے لگے خفقان اور غشی پیدا ہو تیسرے یہ وجہ ہے کہ جو معدے میں درد اُٹھے اور نزدیک ہونے کی جہت سے دل تک بھی درد پہنچے اور شاید کہ ہلاک کرے قسم جاننا چاہیئے کہ معدہ اخلاط فضلہ کا معدن ہے ہو سکتا ہے کہ اُس میں مادہ غلیظ لزج یا رقیق اتفاقاً معدہ میں جمع ہوجائے اور فم معدہ میں قروح اور بثور بھی پیدا ہوں اور چونکہ معدہ قلب سے قریب ہے اسباب مذکورہ اکثر غشی کے سبب سے غشی پیدا ہو اور جو غشی حجاب اور ریہ کی مشارکت سے پیدا ہوتی ہے اُس کی ایسی صورت ہے کہ ذات الجنب کا مادہ اور ذات الریہ کا مادہ دل کی طرف متوجہ ہو اور غشی اور خفقان لائے اور شاید کہ روح کو روک دے اور ہلاک کرے اور جو غشی آنتوں کی شرکت سے پیدا ہوتی ہے وہ اسطرح کہ آنتوں میں کیڑے پیدا ہوں اور اُنکے انجرے دماغ میں آئیں اور خفقان اور ضعف پیدا کریں اور جو غشی کہ قولنج کے درد سے عارض ہوتی ہے وہ غشی امعائی کے قبیل سے ہے اور جو غشی رحم کی مشارکت سے پیدا ہوتی ہے وہ اس طرح ہوتی ہے کہ رحم میں بگڑا ہوا مادہ پیدا ہو اور اسکا بخار دماغ تک پہنچے اور دماغ سے شرائین کے راستے سے دل تک پہنچے اور خفقان اور غشی پیدا ہوگا اکثر یہ مرض اختناق الرحم یعنی جیسا اختناق الرحم کی حالت میں دیکھا جاتا ہے

تنبیہ جس عضو مشارکی سے کہ بخار اُٹھتا ہے پہلے دماغ میں جاتا ہے پھر شرائین کے رستے سے دل کی طرف پلٹتا ہے اسی وجہ سے اُسکے فساد کا اثر جیسا اُس مادے سے مخصوص ہے پہلے دماغ میں ظاہر ہوتا ہے پھر دل میں آفت آتی ہے۔ مگر یہ کہ دماغ نہایت قوی ہو اور اُسکے اثر کو نہ مانے اور ممکن ہے کہ ہرچند ابخرے دماغ میں آئیں۔ اور دل میں جائیں اور خفقان اور غشی پیدا ہو لیکن اس صورت میں کچھ تغیر ظاہر نہو۔ اور جان لینا چاہیئے کہ خفقان اور غشی کے اسباب جزئیہ بیان ہو چکے ہیں اب علامات کا بیان کیا جاتا ہے اور اس وجہ سے کہ بعضی علامتیں عام ہیں اور بعضی خاص ان کی ہر قسم کو علیحدہ بیان کیا جاتا ہے علامات عامہ کہ غشی کے سب اقسام میں ظاہر ہوا کرتے ہیں سو غشی کی حالت میں تو رنگ میں زردی اور ہاتھ پاؤں میں سردی اور سانس میں ضعف اور نبض صغیر اور ضعیف اور شاید کہ تمام بدن سرد ہو جائے اور جب بیمار کو غشی قوی ہوتی ہو تو آنکھیں نہیں کھل سکتی اور غشی اور سکتہ میں فرق ظاہر ہے خاصکر اس بات سے کہ جب غشی والے کو آواز دیتے ہیں تو اُس کو محسوس ہوتی ہے اور جانتا ہے کہ گویا دور کی جگہ سے یا دیوار کے پیچھے سے آواز آتی ہے مگر الفاظ ٹھیک سمجھ میں نہیں آتے لیکن جتنا سبب قوی یا ضعیف ہوا کرتا ہے اُسی قدر ضعف یا ہوش اور الفاظ کو ٹھیک سمجھنے میں کمی اور زیادتی ہوتی ہے اور سکتہ اسکے برخلاف کہ ہرچند اُسکو پکاریں اُسے خبر نہیں ہوتی اور غشی اور سبات کا فرق بیان ہو چکے اور علامات خاصہ جنسے پہچانا جاتا ہے کہ کس سبب سے ہے ہرچند کہ سبب کے پہلے ہونے سے معلوم ہو جاتا ہے لیکن یہاں بھی اُسکا بیان کیا جاتا ہے جاننا چاہیئے کہ جس بیمار کی غشی کا سبب امتلا ہو تو رگیں دبی ہوئی اور نبض قوی ہوتی ہے لیکن امتلا کے سبب سے گرانی اور تیزی ہوگی اور جس بیمار کو روح کے تحلیل ہونے سے غشی ہوتی ہے تو نبض ضعیف اور صغیر اور بطی ہوا کرتی ہے اور جس بیمار کو شریان و وریدی یا ابہر کے بند ہونے سے غشی ہوتی ہے تو شدید غشی کے اسباب میں سے کوئی اور سبب ظاہر نہیں ہوتا اور شدت سے غشی عارض ہوتی ہے جیسا ضعف معدہ اور اختناق الرحم سے عارض ہوتی ہے اور لہٰذا اطبا نے کہا جس شخص کو شدت کی غشی بار بار آئے اور ظاہر میں کوئی سبب نظر نہ آئے تو اچانک موت آتی ہے اور ظاہر کا سبب یہ ہے کہ قوت حیوانی ضعیف ہو یا حمام میں بہت دیر تک ٹھہرے یا ضعیف معدے والا نہار منہ خالی پیٹ حمام کرے یہاں تک کہ معدہ صفرا گرے اور ایذا پہنچائے اور اس کی شرکت سے دل کو ایذا پہنچے یا دل کی حس قوی ہو جائے اور ذرا سی بات سے ایذا پائے پھر جبکہ اسباب ظاہری میں سے کوئی سا سبب نہ ہو اور غشی شدت سے پیدا ہوتی ہو تو سمجھ سکتے ہیں کہ شریان وریدی یا ابہر میں سدہ پڑا ہے پھر اگر یہ غشی بار بار ہوتی ہو تو اس سے صحت پانا خیال میں نہیں آتا اور بیمار کو دل کی حس قوی ہونے سے عارض ہو تو اسکو بدوں سبب کے پیدا ہوتی ہے اور بدوں علاج قوی کے زائل ہو جاتی ہے اور جلد پیدا ہوتی ہے اور جلد موقوف بھی ہو جاتی ہے اور اکثر یہ غشی خفیف ہوا کرتی ہے اور جس بیمار کو شرکت کے سبب سے یا کسی اور سبب سے جنکا بیان مفصل ہو چکا واقع ہوتی ہو تو سبب کا پہلے ہونا اور علامتیں جیسی جیسی ہر ایک سے مخصوص ہیں اور ہر ایک اپنی اپنی جگہ پر مذکور ہیں اُس پر گواہ ہونگی اور خفقان کے فصل سے اکثر مطالب کھل جائینگے فائدہ جلیلہ جس شخص کے منہ کا رنگ غشی کی حالت میں سبز ہو جائے اور سر اور گردن آگے کی طرف لٹک آئے اور سر نہ اُٹھا سکے تو اسی وقت مر جاتا ہے حاصل یہ ہے کہ بہت قوی غشی لاعلاج ہے تنبیہ جبکہ اسہال کے بعد یا فصد کے پیچھے یا کسی درد اور زخم کے بعد غشی کے مقدمے کی کچھ بھی علامتیں ظاہر ہوں تو جلد اُسکا تدارک کریں اور جو غشی کہ رفتہ رفتہ عارض ہوتی ہو تو اُسکے شروع ہونے کا طور یہ ہے کہ پہلے نبض صغیر ہونے لگے اور رنگ بدلتا ہے اور آنکھ کی حرکت میں ضعف آئے اور آنکھ کے سامنے خیالات سیاہ یا دوسری قسم کے خیال نظر آئیں اور کچھ سرد پسینا آنے لگے اور ہاتھ پاؤں سرد ہو جائیں پھر جب بڑھنے لگے تو اعراض قوی ہوتے جائیں یہانتک کہ غشی آجائے اور جیسے اسباب قوی یا ضعیف ہونگے ویسی ہی غشی بھی شدید یا ضعیف ہوگی اور جاننا چاہیئے کہ جس شخص کو غشی سے پہلے اُبکائی آتی ہو یا متلی پیدا ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ اُس کا سبب معدے سے اُٹھتا ہے اور علاج کے اثر کرنے کی امید ہے اور اگر اعضا کی شرکت کے اسباب اور اُنکی علامتیں اور پہلے اور حال کے اسباب میں سے کچھ ظاہر نہ ہو تو جاننا چاہیئے کہ سبب دل میں سے اُٹھتا ہے اور جلد ہلاک ہوگا اور اگر کسی شخص کو فصد کھولنے میں غشی آجائے حالانکہ بہت

خون نہ نکلنے اور فصد کی عادت بھی ہو اور کبھی غشی نہ آئی ہو تو جاننا چاہئے کہ اُسکے بدن میں جاری ہے اور اُس کا معدہ ضعیف ہے اور
ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں کہ اُن کو فصد کی عادت نہیں جب فصد کھلنے لگے تو غشی آجائے ایسی غشی سے ڈرنا نہ چاہئے کیونکہ عادت نہ ہونے
سے غشی آئی ہے خاص کر اگر یہ جانیں کہ معدہ قوی ہے اور بدن میں اتنی اخلاط نہیں کہ خون کی حرکت سے حرکت میں آئیں اور غشی پیدا کریں
اسواسطے کبھی ہوتا ہے کہ جن کو فصد کی ابتدا میں غشی ہوا کرتی تھی جب فصد کی عادت ہوگئی تو غشی نہ آئی اور یہ غشی جو بعضے لوگوں کو فصد کی ابتدا میں
عارض ہوتی ہے تو اُس کا یہ سبب ہے کہ جب خون نکلنے کی عادت نہ تھی وقت غشی آنے سے جسکی عادت نہ تھی طبیعت متحیر ہوگئی اور ایسے وقت میں
جس کو دل کی حفاظت کے سوا کسی اور امر کا لحاظ نہ رہا اس لئے اپنے لشکر کو یعنی روح اور قوتوں کو ہر طرف سے پلٹا کر دل کی طرف بھیجا اور روح کا
جمع ہونا اور باہر سے ایکسو ہی طرف رجوع ہونا غشی کا موجب ہوا چنانچہ سبب کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور یہ غشی اختناقی کے قبیل سے ہے استفراغی نہیں
یعنی نکلنے کی جہت سے اور یہ غشی جو طبیعت کے وہم سے ہوتی ہے اُس کا سبب خون جاتا ہوا نہیں ہوتا تھوڑے سے عرصے میں دور ہو جاتی ہے
مثلاً فصد کھولتے ہی جب تھوڑا سا خون نکلے تو غشی آجائے پھر خون بند ہو جانے سے پہلے ہوش آجائے اس لئے کہ طبیعت اُس کیفیت
کو جان لیتی ہے اور چونکہ طبائع مختلف ہیں ہر ایک شخص کی طبیعت پہلی فصد میں لاعلم نہیں بن سکتی کیونکہ بعضی طبیعتوں میں باوجود لاعلمی
کے جیسا کام آپڑے اس سے اضطراب نہیں آتا اور استقلال نہیں جاتا کما ہو الظاہر فی الناس یعنی جیسا لوگوں میں دیکھا بھی جاتا ہے۔
علاج جاننا چاہئے کہ طبیعت بیمار کے حال سے یا تو غشی کی حالت میں مطلع ہوتی ہے یا ہوش آنے کے وقت اگر غشی کا وقت پہنچے تو
ایسی تدبیر کرے کہ سبب زائل ہو اور قوت اور روح کی امداد کرے اور طبیعت کو چونکائے سو قوت اور روح کی امداد اس طرح پر ہوا
کرتی ہے کہ جو چیزیں مناسب اور سبب کے مضاد ہیں سونگھائیں اور حلق میں ٹپکائیں جیسا مزاج ہو مثلاً اگر غشی والے کا مزاج گرم ہے تو کافور
صندل گلاب چٹا ہیں سرد کر کے اور تھوڑا مشک ملا کر سونگھائیں تاکہ مشک حرارت غریزی کی مدد کرے اور کافور صندل گلاب حرارت غریبی
اور تپ کو سرد کرے اور گلاب ٹھنڈا کر کے حلق میں ٹپکائیں اور سینے پر اور منہ پر زور سے چھڑکیں اور سرد پانی میں تھوڑی سی شراب رقیق یا
ماء اللحم ملا کر حلق میں ٹپکانا اور منہ پر سرد پانی کا چھینٹا دینا مفید ہے اور اگر ہوش آنے پر صندلی لباس پہننا اور مناسب غذائیں اور دوغ
سرد کر کے کھانا مفید ہے اور اگر غشی والا سرد مزاج ہے تو مشک عنبر ریحان اور جن غذاؤں میں خوشبودار چیزیں ملی ہوں جیسے الائچی قرنفل دار چینی
زعفران اور ان کے اشیا سونگھائیں اور دواء المسک یا ایک طسوج کے برابر مشک شراب میں ملا کر گرم کر کے حلق میں ٹپکائیں اور فم معدہ پر روغن
نارجیل روغن مصطگی ملیں اور اگر اتفاقاً ایسا ہو کہ غشی والے نے روزہ رکھا ہو یا کسی سبب بھوکا رہا ہو تو شراب اس سے دور رکھیں۔ کیونکہ
خالی پیٹ میں شراب تشنج اور اختلاط عقل لاتی ہے سو اگر ایسا ہی ہو تو اُسکا علاج خوشبودار غذاؤں کی خوشبو سے اور تھوڑے سے ماء اللحم سے
کریں اور اگر اسہال قوی غشی کا سبب ہوا ہو یا کوئی اور سبب جس سے سردی آگئی جیسے بہت فصد کھلوانا یا کسی زخم میں سے بہت خون بہنا تو سرکہ یا
اور گلاب سینے پر چھڑکیں بلکہ کباب اور بھنے ہوئے مرغ کی بو اور سیب اور بہی کی بو آگ پر رکھکر اور گیہوں کی روٹی کی بو سونگھائیں اور گرم روغن
فم معدہ پر ملیں اور ماء اللحم میں تھوڑی سی شراب رقیق ملا کر حلق میں ٹپکائیں تاکہ ماء اللحم کو جلد بدن کے گہراؤ میں پہنچائے اور روح کی مدد
کرے اور اگر بیہوشی کے ابتدا میں غشی پڑے تو تھوڑا سا سکنجبین اور مشک بہی کے پانی میں یا ماء اللحم میں ملا کر حلق میں ٹپکائیں اور جب ہوش آجائے
تو یہی ماء اللحم تھوڑا اتنی زیادہ دیں اور گل نیلوفر اور کافور کی بو میں بسا کر منہ میں رکھنا بہتر ہے اور اگر بہت پسینہ آنے سے غشی آئے تو بیمار کے ہاتھ پاؤں
گلاب اور سرد پانی سے ملیں اور برگ مورد مشک یا بانک اور چھان کر اور برادہ اور اس کے مانند بدن پر چھڑک دیں تاکہ پسینا آنا موقوف ہو جائے
اور بہی کے پانی اور ماء اللحم سے قوت کی مدد کریں اور اگر غشی کی حالت میں طبیعت کا متلانا اور ہچکی آنا معلوم ہو یا اُس سے پہلے ایسا ہو چکا ہو تو
غذاؤں کی خوشبو کا استعمال نہ کریں اور قے لانے کی کوشش کریں اور مرغ کا پر اُس کے حلق میں ڈالیں اور فم معدہ کو ملائیں اور بلند آواز دیں

چو کائیں جیسے نقارے کی آواز اور اُس کے مانند کہ طبیعت کو چونکائے اور روح اور حرارت کو حرکت میں لائے اور جن چیزوں سے چھینک آتی ہے
ناک میں ڈالیں جیسے نکچھکنی اور اسکے مانند تاکہ چھینک آجائے پھر اگر ان تدبیروں سے ہوشیار نہو اور چھینک نہ آئے تو جان لیں کہ اسکے بچنے کی امید
نہیں اور اگر غشی کا سبب درد قولنج یا اس کے مانند ہو تو فلونیا دیں تاکہ اس کے حس کرنے سے درد ساکن ہوجائے پھر کوشش کرکے سبب کو زائل
کریں اور اگر زہردار جانور کے کاٹنے سے یا زہر دار غذا کے کھانے سے غشی عارض ہو تو تریاق اور فاد زہر دیں اور اگر اعراض نفسانی کے باعث غشی
آئے تو جو عطر اسکے مزاج کے موافق ہو سونگھاویں اور سرد پانی اور عرق گلاب ہاتھ پاؤں پر ملیں اور بدن کو گرم رکھیں اور گرم روغن فم معدہ پر ملیں اور
تھوڑی سی دیر ناک پکڑ لیں اور آہستہ آہستہ ملیں اور گلاب حلق میں ٹپکائیں **ف** واضح ہو کہ فلونیا ایک معجون ہے کہ فیلبوس طرطوسی کیطرف
منسوب ہے کہ جس کو فیلن بھی کہتے ہیں قرابا دین بقائی میں اسکی ترکیب اس طرح پر لکھی ہے۔ عاقر قرحا فرفیون سنبل الطیب ایک درم زعفران پانچ درم
بزرالبنج سفید بیس درم ان دواؤں کو باریک پیس کے شہد ضرورت کے موافق پکے ہوئے میں دواؤں کو ملالیں مقدار خوراک قوی کے لئے بقدر ایک
جوز اور کمزور کے لئے باقلا کے دانہ کے برابر اور لڑکوں کے لئے چنے کی مقدار **فائدہ** غشی کے اکثر انواع میں جو بہت پسینا آنے کے سبب سے پیدا ہو
سے کر انا نقصان رکھتا ہے اور ہاتھ اور پاؤں کا ملنا اور گرم رکھنا اور فم معدہ پر گرم روغن ملنا اور جو لکاتا اور بولنے نہ دینا مفید ہے۔ اور اگر
غشی کی حالت میں سردی کھائے یا سرد شربتوں سے احشا میں سردی آجائے تو فلافلی اور اس کے مانند دیں **ف** قرابادین قادری میں
فلافلی کی ترکیب اس طرح پر لکھی ہے فلفل سیاہ و سپید دار فلفل و دو دو اوقیہ عود بلسان ایک اوقیہ سنبل الطیب عاقر چار چار درم زنجبیل
تخم کرفس سیسالیوس رومی سلیخہ اسارون راسن ایک ایک درم کوٹ اور چھان کے سہ گنہ شہد میں ملاکے معجون طیار کریں مقدار خوراک
گرم پانی کے ساتھ ایک درم اور جن لوگوں کو ضعف معدہ کے سبب سے یا صفرا کے غلبہ ہونے سے فصد میں یا اسکے بعد غشی آجاتی ہے تو مناسب ہے
کہ فصد کھولنے کے پہلے ایسے شربت دیں کہ معدہ کی تقویت کریں اور صفرا کی تیزی دبائیں جیسے شربت انار اور رب سیب اور رب لیموں
اور اگر اختناق رحم غشی کا باعث ہو تو عطر کی خوشبو اس کو نہ سونگھائیں اور دوسری تدبیریں جو اس کے مناسب عمل میں لائیں اور جس قسم کی
دواؤں کی بو معدہ اور اس کے مزاج کے موافق ہو سونگھائیں جیسے قنطریون اور لہسن اور ہینگ اور ان کے مانند اختناق الرحم کے بیان میں
اس کا مفصل ذکر آئیگا اور جب مریض کے باطن میں آماس ہو اور اس کے سبب سے نوبت کے شروع میں غشی عارض ہو تو مناسب ہے کہ
جب تپ کا اثر معلوم ہو ہاتھ اور پاؤں مضبوط باندھ دیں اور مالش کریں اور گرم چیزوں سے تکمید کریں تاکہ مادہ اندر سے باہر کی طرف
کھنچ آئے اور اسی طرح سونے بھی نہ دیں کیونکہ نیند میں طبیعت اور حرارت اندر کیطرف متوجہ ہوتی ہے اور اس وجہ سے مادہ بھی اندر کی
طرف جاتا ہے اور ورم اور درد کو بڑھاتا ہے اور غشی لاتا ہے اور اگر تپ محرقہ یا اور کوئی تپ غشی کا باعث ہو تو ہوش میں لانے کی تدبیر اسی
کلام طویل سے معلوم ہوتی ہے اور حمیات کے باب میں بھی غشیہ کا بیان علحدہ فصل میں آئیگا اور جو غشی دل کے ورم اور اس کے دونوں
کانوں کے ورم کے سوا سے عارض ہو تو اس کا بیان علحدہ فصل میں آتا ہے غرض ہوش میں آنے کی تدبیروں کا بیان ہو چکا ہے لیکن
بیہوشی کا وقت ٹلجائے تو مناسب ہے کہ سبب کی تحقیق کرکے جیسا اس کے مناسب ہو علاج کریں مثلاً استفراغی میں بند کرنے کی تدبیر
اور امتلائی میں استفراغ اور سوء مزاج میں تعدیل کریں **انتباہ** سرد پانی کا منہ پر چھینٹا مارنے سے جلد ہوش آنے کی یہ وجہ ہے
کہ سردی کی ایذا سے طبیعت خبردار ہوتی ہے اور روح اور خون طبیعت کے انبساط سے باہر کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اسوجہ سے ان
حرارت جمع ہوتی ہے اور جوارح میں قوت آتی ہے یہی سبب ہے کہ حکما نے پانی کو منہ پر چھڑکنا اختیار کیا ہے نہ کہ سینے پر باوجودیکہ سینہ
معدن حرارت ہے اور دل وہاں سے نزدیک ہے اسلئے کہ حواس کا مادہ اس میں زیادہ ہے کیونکہ وہ دماغ سے بہت نزدیک ہے اور اسواسطے
اور باقی اعضا کی نسبت اس میں زیادہ محسوس ہوتا ہے اور اسی طرح سے ناک اور منہ جو ہوا پہنچنے کا راستہ ہے وہ بھی

چہرے میں ہے جان لینا چاہئے کہ غش آنے کی وجہ کا حرارت کے جمع ہونے سے جو ذکر کیا ہے اُس صورت میں ہے کہ حرارت اپنے مبدے میں متوجہ
ہو اور جس بیمار کے بدن میں بہت کم مواد تحلیل ہو گئی ہو اُس میں سرد پانی بدن پر چھڑکنا اس سبب سے مفید ہے کہ مزاج علیل کی تسکین اور مسامات کے
کثیف کرنے کے سبب سے روح کو تحلیل ہونے سے بچاتا ہے اور باطن میں گھیر کر اکٹھا کر دیتا ہے **فائدۂ جلیلہ** جس کو جمیع امراض قلب میں
یاد رکھنا ضروری ہے اور جو قوانین اُس میں مذکور ہیں اُن کی رعایت واجب ہے جاننا چاہئے کہ دل سب اعضا سے زیادہ شریف ہے۔ اُس
کے علاج میں بہت احتیاط کرنا چاہئے استفراغ میں بھی اور تبدیل مزاج میں بھی اور احتیاط اسطرح پر ہے کہ جو دوا استعمال کریں مبدل
ہو یا مستفرغ ایسی چیز کے ساتھ مرکب کریں کہ روح کو قوّت دے اور دل سے مخصوص ہو اور جب تبرید کی حاجت پڑے تو بہت مبالغہ
مناسب نہیں کیونکہ دل معدن روح ہے اور روح گرم ہے تبرید کی افراط میں خوف ہے کہ باقی روح بجھ جائے کیونکہ حرارت غریبہ کے سبب
سے جو دل میں آپڑی ہے روح میں کمی آگئی ہے اسی وجہ سے اقراص کافور جو متقدمین نے دل کے سوء مزاج گرم کے لئے بنائے ہیں بدون
زعفران کے استعمال نہیں کراتے اور جو کچھ استفراغ کے لئے وضع کیا ہے بدون گاؤزبان کے نہیں یا کوئی اور چیز اُس کے مانند اُس
میں داخل ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ حکیم مطلق نے طبیعت کو بدن کی اصلاح اور حفاظت کے لئے مقرر فرمایا ہے اور کمال حکمت سے
وقت خاص تک بدن میں اُس کو تصرّف کا اختیار دیا سو فرض زعفران مزعفر جبکہ کھایا جاتا ہے تو طبیعت زعفران کی قوّت کو دواؤں سے
الگ کر کے روح میں پہنچاتی ہے تاکہ اُس سے روح میں روشنی اور قوت آجائے اور کافور اور دوسری دواؤں کی قوت جوہر دل
میں پہنچاتی ہے تاکہ اُس کے مزاج گرم میں اعتدال آئے لیکن ایسے تصرّفات طبیعت کی قوت پر موقوف ہیں۔ کیونکہ اگر طبیعت قوی
نہ ہوگی تو کوئی بھی علاج نافع نہ ہوگا اور ایسا ہی زعفران کو سرد ادویہ قلبیہ میں ترکیب دینا اور بھی فائدہ مند ہے کہ زعفران کی قوت
سرد دواؤں کی قوّت کو دل میں پہنچاتی ہے اس لئے کہ سرد دوا نفوذ نہیں کرتی اور جان لینا چاہئے کہ جو دوائیں دل کو نافع ہیں
وہ بہت ہیں لیکن جو بہت مخصوص ہیں یہاں اُن کا بیان کیا جاتا ہے اور جو اعتدال سے قریب ہیں وہ یہ ہیں یاقوت فیروزہ
سونا چاندی گاؤزبان اور گرم یہ ہیں درونج جدوار مشک عنبر زرنباد ابریشم بہمن سرخ بہمن سفید قرنفل عود خام بادرنجبویہ
اور اُس کا تخم اور شاہسفرم اور اُس کی بیج اور برگ ترنج اور اُس کا پوست اور الائچی اور ترنج اور یاسمن اور سرد یہ ہیں مروارید
کہربا بسد کافور صندل طباشیر گل مختوم سیب ترش کشنیز تر اور خشک اور ریحان میں سے مفرّحات یاقوتیہ نافع ہیں **ف** مفرحات
کے نسخے دستور العلاج سے لکھے جاتے ہیں مزاج کی مراعات سے جو مناسب ہو استعمال کریں **پہلا نسخہ** طباشیر کبود گاؤزبان تخم کاسنی
تین تین درم آملہ منقی پندرہ درم صندل سفید گل سرخ مروارید ناسفتہ کہربا بسد سوختہ چار چار درم زعفران آدھا درم ورق نقرہ
آدھا مثقال شربت سیب قندی دواؤں کے دو چند پیسنے والی دوا کو پیس لیں اور کوٹنے والی دوا کو کوٹ کے بطریق مشہور مفرح
تیار کریں **دوسرا نسخہ** بہمنین زرنباد بیس بیس درم درونج عقربی بادرنجبویہ عود قماری سفید ایک درم قرنفل سنبل الطیب
زعفران پانچ پانچ درم مشک دو ورق طلا آدھا آدھا مثقال دواؤں کو کوٹ اور چھان کے دو چند شربت سیب عسلی میں ملائیں
تیسرا نسخہ زہر مہرہ خطائی عرق کیوڑہ میں گھس کے چاٹیں پھر مربائے سیب میں ورق نقرہ ورق طلا لپیٹ کے کھالیں اُس کے
بعد گاؤزبان گل سیوتی ابریشم خام دو دو درم صندل سفید ایک درم برگ بادرنجبویہ ڈیڑھ درم عرق بید سادہ میں بھگو کے اور
اور چھان کے عرق کیوڑہ شربت انار میں اضافہ کر کے پی لیں حار مزاج والے کو مفید ہے۔ **تنبیہ** جو امتلائی بیماریاں دل میں
عارض ہوتی ہیں۔ اُن میں سے اکثر سدہ ہوتا ہے کہ سانس کی راہ کو بند کرتا ہے۔ اور بعضی دفعہ دوسرے
عضو سے بخار غلیظ اُس میں آتے ہیں سو جب سدہ پڑے تو داہنے ہاتھ کی باسلیق کی فصد کھولیں۔ اور جب

اسنجرے کے سبب سے بیماری ہو تو بائیں ہاتھ کی فصد کھولیں اور بائیں ہاتھ کی فصد کھولنے کی وجہ ظاہر ہے۔ **چوتھی فصل علت دخانیہ کے بیان میں** اور یہ اس طرح پر ہے کہ آدمی کو معلوم ہو کہ دل میں سے اوپر کی طرف دھواں اٹھتا ہے اور جب زیادتی ہوتی ہے تو سوء فکر اور غشی پیدا ہوتی ہے اور یہ اخلاط کے جلنے سے ہوتا ہے **علاج** انفیموں کے مطبوخ سے جلے ہوئے اخلاط کا تنقیہ اور اچھی اچھی غذاؤں سے اخلاط کی اصلاح کریں اور اگر اس مرض والے کو سیاہ اسہال یا کئی رنگ کے اسہال عارض ہوں یا نکسیر جاری ہو جائے یا بواسیر کا خون بہنے لگے تو اچھا ہو جاتا ہے **پانچویں فصل ورم اذنی القلب کے بیان میں** تشریح میں بیان کیا گیا ہے کہ دل کے دو کان ہیں جان لینا چاہئے کہ یہ بیماری گرم امراض اور پرانے تپوں کے بعد عارض ہوا کرتی ہے اور اس کے یہ علامات ہیں کہ سینہ اور پہلو اور فم معدہ کے متصل جہاں اذنی القلب کی جگہ ہے بیمار کو بوجھ معلوم ہو اور اکثر وقتوں میں غشی کی سی حالت پیدا ہو اور منہ نہایت زرد ہو جائے اور آنکھوں پر بجھر بھراہٹ معلوم ہو اور دل کی حرکت انبساطی منقطع ہو جائے یعنے دل خوب کشادہ نہ ہو سکے اور اس سے پہلے کہ محیط تک پہنچے مرکز کی طرف پلٹ آئے اور اس بیماری کا پکّا نشان یہ ہے کہ امراض مذکورہ پہلے ہو چکے ہوں اور یہ ورم اس طرح پیدا ہوا کرتا ہے کہ گرم امراض کے سبب سے روح اور حرارت تحلیل ہو جائے۔ اور دل کی قوت ضعیف ہو جائے اس سبب سے غذا میں خوب تصرّف نہ کر سکے اور طبیعت کے موافق فضلے بھی دفع نہ کر سکے اس وجہ سے دل میں بڑے بڑے فضلے جمع ہو جائیں اور اس سبب سے کہ دل شریف اور اس کی نسبت اُس کے غشا اور دونوں کان خسیس ہیں طبیعت اِس فضلے کو خسیس کی طرف دفع کرتی ہے۔ بالضرور غلاف میں یا اُن دو زائد چیزوں میں آماس پیدا ہو جیسا مادے کا میلان ہو اور یہ ورم سرد ہے کیونکہ گرم آماس دنوں میں ہو۔ یا غلاف میں جو ہر یا اُس کے دونوں کانوں میں تو مہلت نہیں دیتا اُسی وقت مار ڈالتا ہے اور جو ہر دل میں اگرچہ سرد ورم ہو مہلک ہے مگر سرد ورم کہ جو ہر دل میں نہ ہو اگر جلد تدارک کیا جائے تو علاج پذیر ہے اور نہیں تو آدمی روز بروز دُبلا ہوتا ہے یہاں تک کہ مر جاتا ہے۔ جالینوس کہتا ہے کہ میرے پاس ایک بندر تھا۔ دن بدن دُبلا ہوتا تھا میں نے جب اس کو ذبح کیا اور اس کے پیٹ کو چیر ڈالا تو اُس کے دل کے غلاف میں سخت ورم دیکھا سو میں نے جان لیا کہ اُسکے دُبلے ہونے کا یہی باعث تھا جاننا چاہئے کہ بندر کے اعضا آدمی کے جیسے ہوتے ہیں اسی لئے جالینوس نے بہت سے بندر اکٹھے کئے تھے جب تشریح میں کوئی بات مشکل پیش آتی تھی۔ تو بندر کو مار کے دیکھ لیتا تھا **علاج** مادّے کی تلطیف اور تحلیل کے لئے بابونہ اکلیل پرسیاؤشان سبوس گندم پانی میں جوش کر کے سینے پر اور فم معدے پر نطول کریں اور بابونہ اکلیل السی خطمی کی پتی اور کرنب کی پتی ضماد کریں اور غذاؤں سے اور دواؤں سے دل کی تقویت کریں اور جو ورم دل کے دونوں کانوں میں ہوتا ہے غلاف کے ورم کی نسبت بہت بڑا ہوتا ہے اور اس کا بیمار اکثر بیہوش رہتا ہے اور اُس کی آفت بہت سخت ہے اِس لئے کہ یہ دونوں کان ہوا کے اندر جانے اور بخار کے باہر نکلنے کے راستے ہیں جب اُن میں ورم پیدا ہوگا تو دل تنگ ہو جائیگا اور اس سبب سے دل میں فساد آتا ہے کہ ہوا کا پہنچنا اور اسنجرے کا نکلنا طبعی طریقے پر نہیں رہتا ہے اور موت نزدیک ہو جاتی ہے اور غلاف کا آماس اسکے برخلاف ہے کہ اُسمیں غشی کی شدّت نہیں اور ایک مدت تک مہلت رہتی ہے کیونکہ دل میں ہوا آنے کا راستہ کھلا رہتا ہے اور دل تنگ نہیں ہوتا کہ جلد ہلاک کرے اور ظاہر ہو کہ دل جراحت اور قروح اور ثبور کا ہرگز متحمّل نہیں ہوتا اور اطبا کہتے ہیں کہ جب جوہر دل پر پھنسی پیدا ہو اور رگ میں سے سیاہ خون نکل آئے تو بیمار مر جاتا ہے اور اگر دل کے جوف میں زخم پہنچ جائے تو اُسی وقت ہلاک کرتا ہے اور اگر نہ پہنچے تو بیمار کو دوسرے دن مار ڈالتا ہے اور جان لینا چاہئے کہ بعضے اورام میں مشاہدے کے اعتبار سے بیان کیا جاتا ہے اگرچہ متقدمین سے کسی نے بھی اسکی تصریح نہیں کیونکہ حوادث نامتناہی ہیں۔

کریں اور گلاب اور عرق بید مشک اور صندل پر مداومت کرنا مفید ہے اور اکثر امراض قلبیہ میں نافع ہے

نویں فصل احتواء الرطوبۃ علی القلب کے بیان میں

یعنی قلب پر رطوبت کا چھا جانا اور یہ ایسی بیماری ہے کہ آدمی اپنے دل کو ایسا سمجھے گویا پانی میں تیرتا ہے اور حرکت اختلاجی کے طور پر دل حرکت کرے اور اس مرض کا سبب یہ ہے کہ رطوبت جمع ہو کر اس غشا میں بند ہو گئی ہے جو دل پر محیط ہے یہی سبب ہے کہ جب آدمی اس رطوبت کی برودت کا احساس کرتا ہے جو دل کے گرد آگئی ہے تو اپنے دل کو خیال کرتا ہے کہ پانی میں پڑا ہے اور جب سردی کے محسوس ہونے سے دل ایذا پاتا ہے تو حرکت اختلاجی کے طور پر حرکت کرتا ہے اسی واسطے قدما اس مرض کو خفقان کی اقسام شمار کرتے ہیں **علاج** رطوبات کے تحلیل اور استفراغ کیلئے ایارجات قویہ اور ان کے مانند دیں اور ریاضت کریں اور گل سرخ سنبل زعفران لیکر بادرنجبویہ کے پانی میں ملا کر سینے پر ضماد کریں اور دل میں گرمی پہنچانے اور اسکے رطوبات کو تحلیل کرنے کے لئے بہتر تدبیر یہ ہے کہ بیمار کو غصے اور غضب میں لاویں **فائدہ** کبھی یہ رطوبات جو دل پر چھا گئی ہیں مقدار میں زیادہ ہوتی ہیں اور حرارت غیر معتدل سے خشک ہو کر دل پر چمٹ جاتی ہیں اور اسکو دباتی ہیں اور انبساط طبعی سے روکتے ہیں اس حالت میں نفس میں اختلاف آتا ہے اور قوت ساقط ہو جاتی ہے اور طبیعت میں غضب آتا ہے اور اسکی یہ تدبیر ہے کہ سینے پر نرم کرنیوالی چیزیں اور مرہم روغن استعمال کریں تاکہ خشکی زائل ہو پھر جس طرح ذکر کیا ہے استفراغ کریں اور دل کی تقویت میں کوشش کریں

دسویں فصل جذب القلب کے بیان میں

وہ اس طرح پر ہے کہ آدمی سمجھے گویا دل نیچے کی طرف کھنچا جاتا ہے اور اس بیماری کا سبب فاعلی یہ ہے کہ جگر کے معالیق میں کوئی خلط آجائے اس سبب سے معالیق مذکورہ کھنچ جاتے ہیں اور اس سبب سے کہ دل جگر سے مشارکت رکھتا ہے اس کے معالیق کھنچنے سے دل بھی کھنچنے لگے اور شاید کہ کشش محسوس ہونے سے دل میں الم خفیف اور غشی کی سی حالت عارض ہو **علاج** ان چیزوں سے خلط کا استفراغ کریں جو اس کے مناسب ہوں اور بیمار کے رنگ سے اور دوسری علامات سے خلط کو پہچان سکتے ہیں

گیارھواں باب امراض ثدی یعنی چھاتیوں کی بیماری کے بیان میں

ثدی پستان کو کہتے ہیں جب آدمی بالغ ہوتا ہے تو پستان میں گرہ سی پڑ جاتی ہے سو مردوں میں تو حرارت کے غلبے سے جو انکے مزاج کو لازم ہے تحلیل ہو جاتی ہیں اور عورتوں میں زیادہ چیزوں کی کثرت اور حرارت کے ضعف سے جو ان کا لازمہ ہے روز بروز زیادہ ہوتی ہیں یہانتک کہ شیر خوار لڑکوں کے رزق کا چشمہ بن جاتی ہیں اور سینے کی حرارت اور روح کا مسکن ہو جاتی ہیں اور واضح ہو کہ دودھ اور منی اور خون [illegible] ہیں بلکہ [illegible] کی پیدائش کے اسباب برابر ہیں اس لئے کہ دودھ اور منی [illegible] خون [illegible] پکڑ جاتا ہے اور دودھ [illegible] میں [illegible] اختلاف کیا ہے [illegible] تو گرم اور تر خون کے مانند ہے [illegible] معتدل [illegible] سات فصلیں ہیں پہلی فصل قلۃ اللبن کے بیان میں یعنی دودھ کم ہونا اور اس کے کئی سبب ہیں پہلا سبب [illegible] اور ظاہر ہو کہ دودھ کا مادہ اصل میں خون ہے [illegible] کم ہو جاتا ہے تو دودھ بھی کم ہوتا ہے اور خون کم ہونے کے اسباب بہت ہیں پہلا سبب فصد یا حیض یا نفاس میں خون کا نکل جانا دوسرا سبب غذا کی تقصیر [illegible] سرد اور خشک غذائیں چوتھا سبب امراض [illegible] خون کے پیدا ہونے سے روکدیں پانچواں سبب [illegible] مزاج کہ خون کی پیدائش میں نقصان ڈالے اور ہر قسم کی علامت ان اسباب کے [illegible] موجود ہونے سے ظاہر ہو جاتی ہے [illegible] **علاج** سبب کے زائل کرنے میں کوشش کریں اور وہ غذائیں کھلائیں جن سے خون صالح پیدا ہو اور ایسی چیزیں پلائیں جن سے خون [illegible] اور اسکے ساتھ مزاج اور سبب کی رعایت رکھیں اور جب تک غذاؤں سے کام چلے دوا کی طرف متوجہ نہوں دوسری قسم دودھ کا کم ہونا اور خون کی زیادتی سے ہو اور یہ ایسا ہوا کرتا ہے کہ خون بدن میں بہت بڑھ جائے اور اسمیں کچھ [illegible] آئے لیکن طبیعت اسکی زیادتی سے اسکو ہضم نہ کر سکے

اور اُس کو دودھ نہ بنا سکے۔ اور خون کے غلبے کی علامت ظاہر ہے **علاج** فصد کھولیں اور ایسی چیز استعمال کریں کہ خون کو کم کرے اور دودھ پیدا
کرے اور طبیعت کو قوت دے اور جو چیز خون کو فاسد کرے اس سے پرہیز کریں تاکہ کسی اور بلا میں نہ ڈالے اور اکثر شدت کا خوف یا بڑا غم یا
بچے کی محبت کا کم ہونا یا کوئی اور سبب دودھ کی کمی کا باعث ہو کہ طبیعت کو دودھ کے پیدا کرنے سے روکتا ہو اور باوجودیکہ بدن میں خون موافق اور
صالح ہو لیکن دودھ کم ہو جائے اور اس قسم کی یہ **علامت** ہے کہ خون کی کمی اور فساد کی علامتوں میں سے کچھ بھی ظاہر نہ ہو اور اس کے اسباب
ظاہر ہوں **علاج** سبب کو زائل کریں اور مقویات اور مفرحات دیں تاکہ طبیعت دودھ پیدا کرنے پر متوجہ ہو **تیسری قسم** دودھ کا کم ہونا جو خون
کے فساد سے ہو اور یہ دو طرح پر ہے ایک تو یہ ہے کہ تینوں خلطوں میں سے کوئی خلط خون میں مل جائے اور اُس کو بگاڑ دے اور یہ بات ظاہر
ہے کہ خون فاسد سے دودھ بہت کم پیدا ہوتا ہے **دوسرے** یہ کہ سوء مزاج سادہ بدن میں عارض ہو اور خون کو فاسد کر دے یا فقط پستان میں
لاحق ہو پھر طبیعت خون کو اُس طرف نہ بھیجے اگرچہ صالح ہو اور اس قسم کو ہم دو نوعوں میں بیان کرتے ہیں **پہلی نوع** اُس فساد خون کے بیان میں
کہ اخلاط کے غلبے سے ہو اور صفرا کے غلبے کی یہ **علامت** ہے کہ دودھ رقیق اور زرد ہو اور تیزی اور جلن مزے میں اور بو میں معلوم ہو اور
بلغم کے غلبے کی یہ **علامت** ہے کہ دودھ بہت سفید اور قوام میں پانی سا ہو اور مزہ اور بو میں ترش ہو اور سودا کے غلبے کی یہ **علامت** ہے کہ
دودھ بہت گاڑھا ہو اور اُس کی سفیدی میں کدورت معلوم ہو اور مقدار میں بہت کم ہو اور کبھی خشکی کی افراط سے دودھ کا قوام نہایت غلیظ ہوتا
ہے اور تار سا نکلا کرتا ہے **فائدہ** جو کچھ بلغمی میں دودھ کے ترش ہونیکا ذکر کیا ہے اُس صورت میں ہے کہ سردی کا بہت غلبہ ہو اور نہیں تو اگر بلغم کیساتھ
حرارت ہوگی تو اُس کا مزہ شور ہوگا نہ ترش **علاج** جو خلط غالب ہو اُس کا استفراغ کریں اور جو دوا یا غذا اُسکے مضاد ہو استعمال کریں مثلاً صفراوی
میں ماء الشعیر اور اسفیدباج برہ اور بزغالہ کے گوشت کا بنا ہوا اور اجاصیہ اور رمانیہ اور لیموئیہ کھلائیں اور بلغمی میں زیرباج جس میں تخم گزر اور
بادیان ہو اور حریرہ آرد گندم اور کچھ تھوڑی میتھی اور روغن اور شہد سے بنا کر دیں اور سوداوی میں گیہوں اور جو اور نخود اور انجیر اور روغن بادام کا
پکا ہوا شوربا اور مرغ فربہ کا گوشت اور دودھ والی بھیڑ کی کھیری مفید ہے اور جس مریضہ کے دودھ میں تار سے آتے ہوں تو بنفشہ اور خطمی اور جو کا آٹا
پانی میں پکا کر سینہ اور پستان پر طلا کریں اور ان کے جوشاندے سے نطول کریں اور تر غذائیں کھلائیں **دوسری نوع** اُس فساد خون کے بیان میں کہ
سوء مزاج سے عارض ہو اور ہر ایک سوء مزاج کی علامت ظاہر ہے اور جن غذاؤں اور شربتوں کا ذکر ماقبل میں ہو چکا ہے۔ اُن سے مزاج کی اصلاح
اور بدل دینا اُس نوع کا علاج ہے۔ اور پستان میں جو سوء مزاج آگیا ہے اُس کا ازالہ لگانے کی دواؤں سے ہو سکتا ہے **انتباہ** جو چیز منی کو
زیادہ کرتی ہے دودھ کو بھی بڑھاتی ہے۔ جیسے تودری سفید اور سرخ اور تخم خشخاش سفید اور بھیڑ اور بکری کی کھیری اور جو غذا مائل بگرمی
اور تری ہو اور صفراوی کے لئے شیرۂ تخم خیارین شیرۂ تخم کدو جلاب کے ساتھ اور جوان بکری کا بھیجا اور گائے کا دودھ اور شکر ملا کر اور تازی مچھلی
اور پالک دودھ بڑھاتی ہے اور بلغمی اور سوداوی کے لئے دودھ اور حریرۂ گندم اور تازہ دودھ اور برگ بادیان کا بنا کر دیں اور اچھا دودھ وہ ہے
کہ صاف خون سے پیدا ہو اور اُس کا یہ نشان ہے کہ رنگ اور قوام میں معتدل اور بو اور مزے میں اچھا ہو ایسی دوا کی ترکیب جو دودھ کو بڑھائے تل کا آٹا
لیکر شراب انگوری میں ملا کر چھان لیں اور اُس شراب صاف کو پلائیں اور اسکا ثفل سینے اور پستان پر لگائیں دوسری دوا کہ دودھ کو بڑھائے
گاجر اور پیاز اور شلجم اور سویا اور مولی اور سونف کے بیج سب کو برابر لے کر اور ان سب کے برابر بھنے ہوئے چنے لیں اور سب کو کوٹ اور چھان کر
رکھ دیں اور ہر روز صبح کے وقت پانچ استار تازے دودھ کیساتھ کھلائیں اور اگر کابلی چنے دودھ میں بھگو کر رات بھر رکھ دیں اور ہر روز صبح کو اُسی دودھ
میں شکر ملا کر پلائیں تو دودھ بڑھاتا ہے ایسے ضماد کی ترکیب کہ دودھ کو زیادہ کرے آرد باقلا دس درم کٹی اور چھنی ہوئی بادروج پانچ درم دونوں کو بادروج کے
پانی میں گوندھ کر پستان پر ضماد کریں **ف** اُس ضماد کی ترکیب کہ مصنف رحمہ اللہ نے قرابادین میں ذکر کیا ہے تخم بادروج آرد جو آرد باقلا نعنع فوتنج سداب ایک ایک
پیسکر چھاتی پر ضماد کریں **دوسری فصل** کثرت اللبن و درور اللبن کے بیان میں یعنی دودھ کا زیادہ بڑھ جانا اور بہت بہنا جاننا چاہئے کہ دودھ کا بہت بہنا

کئی وجہ سے مضر ہے ایک تو یہ کہ بدن کو ضعیف کرتا ہے کیونکہ دودھ کا مادہ خون اور اس کا زیادہ استفراغ ضعف لاتا ہے دوسرے اس بات کا خوف ہے کہ کثرت کے سبب سے چھاتیوں میں رک جائے اور اس میں خارج کی سردی پہنچکر اس کو کثیف کر ڈالے اس سبب سے فاسد ہو جائے اور اکثر ترش بھی ہو جاتا ہے تیسرے یہ کہ پستان میں بہت سا خون آکر حرارت عزیزی کو دبا لے اس وجہ سے حرارت اس میں تصرف نہ کر سکے اور آفتیں برپا ہوں چوتھے یہ کہ شاید کھچاوٹ کی شدت سے پستان میں ورم یا دوسرے امراض پیدا ہوں حاصل یہ ہے کہ جب دودھ کی زیادتی حد سے بڑھ جائے تو اسکا تدارک کرنا چاہیئے مگر جس مریضہ کو ضعف اور دوسری آفت نہ بڑھ جائے اس لئے کہ بعضی عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ بہت سا کھاتی ہیں۔ اور ان کے بدن میں خون بہت پیدا ہوتا ہے اس سبب سے دودھ بڑھ جاتا ہے اور اس پر بھی کوئی آفت نہیں آتی ہے سو ایسی عورتوں کے لئے دودھ کے کم کرنیوالی چیزیں استعمال نہ کریں اور اگر یہ جانیں کہ کوئی دوسری آفت آپڑیگی تو غذا کم کریں اور ایسی چیزیں استعمال کریں جو رطوبات کو خشک کر دیں۔ اس سے دودھ کم ہو جائیگا اور جان لینا چاہیئے کہ دودھ کی کثرت کے اسباب کمی کے اسباب کے ضد ہیں۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ عورتوں کو بدون حمل کے پستان میں دودھ پیدا ہو جاتا ہے اور درد اٹھتا ہے خاصکر جب حیض بند ہو گیا ہو۔ اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرد جوان کی پستان میں بلوغ کے وقت دودھ پیدا ہو جاتا ہے اور درد اٹھتا ہے علاج جو چیز رطوبت کو خشک اور تحلیل اور منی کو کم کر دے اور جو چیز کہ حیض کا ادرار کرے مفید ہے کیونکہ خون کا دودھ ہے وہی پستان سے رحم کیطرف مندفع ہوگا خصوصاً اگر حیض کا بند ہونا کثرت کا باعث ہوا ہے طلا کی ترکیب کہ اگر پستان پر لگائیں تو دودھ کم ہو جائے۔ ایک مردار سنگ لیکر روغن گل میں ملا کر طلا کریں دوسری ترکیب زیرہ سرکے میں ملا کر طلا کریں اور سرد چیزوں میں سے جو اس باب میں مفید ہیں طفیشل یعنی مسور سرکے میں جوش کی ہوئی ہے اور کاہو کھانا اور ضماد کرنا اسپغول کا لعاب طلا کرنا اور اسکی پتی کا ضماد کرنا مفید ہے اور گرم چیزوں میں سے سداب کھانا اور ضماد کرنا اور تخم سداب خصوصاً کوئی اور زیرہ کھانا اور سرکے میں ملا کر ضماد کرنا اور تخم کرنب کوٹ کر ضماد کرنا مفید ہے قابض خشک چیزوں سے مثل آرد حلبہ آرد باقلا کے مرواسے گلاب اور روغن گل میں ملا کے طلا کریں دوسرے طلا کی ترکیب گل ارمنی اور مسور سرکے اور گلاب میں پیسکے طلا کریں اور غذا آش سماق اور غورہ اور آب لیمو وغیرہ ترشیوں سے اختیار کریں اور مسور کھانا دودھ کو کم پیدا کرتا ہے تیسری فصل اورام اور تعقد کے بیان میں جو پستان میں عارض ہوتے ہیں جاننا چاہیئے کہ جیسے گرم اور سرد اورام ہر عضو میں پیدا ہوتے ہیں ویسا پستان میں بھی پیدا ہو سکتے ہیں اور مطلق اورام کا بیان آئیگا حسب حاجت اسی فصل سے تلاش کریں مگر بعضی دوائیں لگائینگی ہم اس جگہ بیان کرتے ہیں جو پستان کے آماس کو مخصوص ہیں جان لینا چاہیئے کہ اگر آماس گرم ہو تو مہرکہ گرم پانی میں ملا کر بکری یا بیل کے پھکنے میں ورم پر رکھیں یا سکنجبین اور روغن لگائیں آرد باقلا ملا کر ضماد کریں اور عنب الثعلب کی پتی کو کوٹ کر روغن گل میں چکنے کر کے آماس پر لگائیں اور ان کے بعد ان ضمادوں کو استعمال کریں جن کا بیان تعقد اللبن میں آئیگا اور اگر آماس سرد ہو تو کرفس کوٹ کر پستان پر رکھیں اور بابونہ کو ٹکا کر یا دیا کے پانی میں یا کرفس کے پانی میں ملا کر لگانا مفید ہے اور پستان میں ایک قسم کا ورم ہوتا ہے کہ دودھ کے بستہ ہونے اور پنیر ہو جانے سے یا تعقد ہونے سے پیدا ہو جاتا ہے اور پستان میں تین سبب سے دودھ منجمد اور پنیر ہو جاتا ہے پہلا سبب تو بہت گرم مزاج کہ دودھ کی رطوبت کو خشک کر دے اور یہ مزاج خواہ تمام بدن میں عارض ہو خواہ فقط دونوں پستانوں میں دوسرا سبب بہت سرد مزاج کہ بدن میں یا پستان میں پیدا ہوا اور اس کے سبب سے دودھ ٹھٹھر جائے تیسرا سبب یہ کہ بچہ ضعیف ہو یا کسی عارضے سے دودھ چوس نہ سکے اور دیر تک رہنے سے دودھ کا قوام غلیظ اور کثیف ہو جائے اور یہی تعقد ہے یعنی پنیر ہو جانا اور گرم اور سرد مزاج کی علامتیں بہت جگہ معلوم ہو چکیں علاج اگر مزاج گرم ہو تو ایک کپڑا پانی اور سرکے میں بھگو کر پستان پر رکھدیں تا کہ حرارت کی تسکین کرے اور تعقد کو مانع ہو اور تحلیل کو قطع کرے اور چاہیئے روغن بنفشہ طلا کریں اور نیم گرم پانی سینے اور پستان پر ڈالیں اور جس مریضہ کو حرارت کی شدت ہو تو آرد باقلا آرد جو اور آرد سفاق انڈے کی زردی اور کشنیز تر اور خرفہ کے پانی میں ملا کر طلا کریں اور ایسے ہی جو چیز سردی پہنچائے۔ اور درد کی تسکین کرے۔

اور ناسور کے انصباب کو مانع ہو اور تحلیل کو قطع کرے بہت نافع ہے اور سرکہ اور روغن گل ملا کر گرم کرکے اور کپڑا اسمیں بھگو کر پستان پر دھرنا۔
اور عنب الثعلب اور کاسنی کی پتی کوٹ کر ضماد کرنا نافع ہے اور جب مرض انتہا کو پہنچے اور حرارت کم ہو جاوے تو اطلیہ محللہ استعمال کریں ان کی ترکیب
یہ ہے تخم السی بابونہ اکلیل الملک کنجد باریک پیس کر موم اور روغن گل کی قیروطی میں ملا کر طلا کریں اور جب تحلیل نہ ہو اور مادہ جمع ہو گئے
تو لعابات منضجہ جیسے لعاب حلبہ لعاب خطمی لعاب تخم کتان ضماد کریں اور انجیر کوٹ کر لگانا خوب ضماد ہے اور بادیان کی انقاع یعنی بادیان
غلافی اور حلبہ اور تخم کتان اور بیخ انجیر کے جوشاندے میں ملا کر لگانا مفید ہے اور اگر مزاج سرد ہو تو موم اور روغن خیری روغن سوسن
روغن قسط کی قیروطی بنا کر پستان پر لگائیں اور سوکھا پودینہ کوٹ کر جوش کریں جب پلپلا سا ہو جاوے تو موم روغن کے ساتھ کوٹ لیں اور ضماد کریں
اور حلبہ کوٹ اور چھان کر سرکے اور روغن بنفشہ میں ملا کر پستان پر لگائیں تو مفید ہے فائدہ پستان میں جو دودھ بستہ ہو جاتا ہے
کبھی تو آماس پیدا کرتا ہے اور کبھی تمدد لاتا ہے اور ورم نہیں پیدا ہوتا۔ لیکن سوا مزاج گرم کے سبب سے جو دودھ بستہ
ہو جاتا ہے تو اکثر ورم پیدا کرتا ہے مگر جس مریضہ کا مزاج سرد یا بچہ کا کم چوسنا سبب ہو تو وہاں ورم بہت کم ہوا کرتا ہے۔
اور جہاں بچہ کا ضعف اور کم چوسنا اس کا باعث ہو تو اس کی تدبیر یہ ہے کہ اس کا دودھ کھینچا کریں اور نیم گرم پانی سینے اور پستان پر
ڈالیں تاکہ تمام دودھ نکل آوے اور یہ کام اکثر عورتوں کو پیش آتا ہے اور اس عارضہ کا علاج جو پستان میں دودھ کا منجمد ہو جانے سے بعد ولادت
درپیش کے عارض ہوتا ہے یہ ہے کہ [illegible] جوش دیکر اس کا پانی پستان پر ڈالیں اور اگر تخم کتان بابونہ بنفشہ خطمی حلبہ جوش کرکے اسکے پانی
میں روغن ملا کر پستان پر ڈالیں تو بہت جلد نفع کرتا ہے اور سب قسم کے ملین پانی اس مرض میں مفید ہیں اور کبھی پستان میں دودھ بستہ
ہو کر منعقد ہو جاتا ہے اس کا یہ علاج ہے کہ چقندر پکائیں جب نرم ہو جاوے تو اسمیں مغز بادام کوٹ لیں اور روغن کنجد ڈال کر ملا لیں
اور ضماد کریں اور تل کا آٹا اور لکاسے کا گھی اور شہد اور باقلا کا آٹا اور نان خشکہ کوٹ کر سب کو ملا کر ضماد کرنا مفید ہے اور تخم اسپغول تخم خطمی بابونہ
سب ایک ایک مٹھی لیکر جوش کریں جب جوش ہو جاوے تو ضماد کریں اور لازم ہے کہ ان ضمادوں سے جو ضماد پسند آوے ہر روز تین دفعہ تازہ ضماد کرتے
رہیں تاکہ جلد پک جاوے اور گرم پانی سے تکمید کرنا لازم ہے اور اگر ورم ہو جاوے تو ضرورت کے موافق جو کچھ اس فصل میں مذکور ہے کام
میں لائیں **چوتھی فصل پستان کا سخت ہو جانا اور ان میں غدود کا ہونا** سبب روغن بنفشہ اور سپیدہ مرغ کی زردی
ملا کر ملیں اور روغن قیروطی میں موم پگھلا کر بیل کا پتا ملا کر طلا کریں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس میں قطران ملانیکی حاجت پڑے
اور سرکے [illegible] کا لگانا مفید ہے اور برگ مازو کوٹ کر لگانا نافع ہے اور گرہ نرم کرنے کیلئے مرطب چیزوں کا اور چربیوں کا استعمال
کرنا مفید ہے اور یہ گرہ باقی رہنے کے وقت اکثر ہو جاتی ہے **پانچویں فصل پستان پر کوفت پہنچنے کے بیان میں** جان لینا چاہیے
کہ کبھی پستان کا گوشت کٹ جاتا ہے سو اگر مرض خفیف ہو تو دانہ مورد اور مونگ کو کسی سرد کی پتی کے پانی میں یا آس کے پانی میں گوندھ لیں
اور ضماد کریں اور اگر کوفت کے سبب آماس ہو جاوے تو جو کچھ اس کیلئے کہا گیا ہے اس علاج کے موافق کام میں لائیں اور مونگ اور مورد
کے دانہ کا ضماد اسلئے مناسب ہے کہ عضو کو قوت دے اور مادہ کو آنے سے روک دے اور جب ابتدا سے گذر جاوے تو جیسا وقت
کے مناسب ہو عمل میں لائیں **چھٹی فصل چھیلنے کے بیان میں** اگر پستان میں پیدا ہو تخم اسپغول کنجد بیخ سوسن سفیدہ [illegible] کبوتر
[illegible] باریک پیس لیں اور روغن کنجد اور [illegible] کی گوند [illegible] میں ملا کر ضماد کریں اور باقی تدبیر [illegible] کریں
اور اگر شگاف کی حاجت پڑے تو لوہے کے آلات سے چیر ڈالیں اور جو زخم کہ اس جگہ پیدا ہو اس کا ویسا ہی علاج کریں
جیسا مقعد اور زبان کے زخم میں بیان کیا ہے کیونکہ نازک اعضا کے زخم کا علاج یکساں ہے **ساتویں فصل**
ایسی تدبیر کے بیان میں کہ عورتوں کے پستان نہ بڑھیں اور جس قدر مناسب ہیں اسی

سے زیادہ نہ ہوں اسفیداج طین قیمولیا ہر ایک دو درم لیکر دونوں کو برگ بنگ کے پانی میں یا اُسکے تخم کے جوشاندے میں ملاکر تھوڑا سا روغن مصطگی اُس میں ڈالکر ہر مہینے میں تین دن طلا کریں اور طلا کے وقت کتان کا ٹکڑا مازو کے پانی میں بھگوکر سرد کریں اور پستان پر رکھیں اور مقام میں جانا کم کریں دوسرا طلا پاکیزہ مٹی جس کو عربی میں حر کہتے ہیں بیس درم شوکران دو درم لیکر سرکے میں ملائیں اور تین دن تک طلا کریں دوسرا نسخہ طین شاموس اقاقیا سفیدہ سب برابر لیکر کوٹ لیں اور بنگ کا پانی نچوڑ کے اُسمیں ملاکر طلا کریں دوسرا نسخہ پھٹکری پسکر روغن زیت کے ساتھ سیسے کی کھرل میں پیس لیں جب تھوڑا سا سیسہ اسمیں گھس جائے تو ہمیشہ طلا کریں تنبیہ بنگ کا جو یہاں ذکر کیا ہے اُس سے بنج مراد ہے جس کو ہندی میں اجوائن خراسانی کہتے ہیں اور بنگ خواروں کی بنگ نہیں جس کو قنب بولتے ہیں ❊

بارھواں باب امراض معدہ کے بیان میں

معدہ ایک گول جسم ہے۔ اور پٹھوں اور رگوں اور شریانوں سے مرکب ہے اور سب کا سب تین جزو پر منقسم ہے یعنی مری اور فم معدہ اور قعر معدہ سو مری تو مُنہ کی انتہا سے شروع ہوئی ہے اور سینے کی ہڈیوں کی تمامی تک پہنچی ہے اور امراض قصبہ اور مری کے باب میں اسکا بیان کیا گیا اور فم معدہ کی جگہ مری کی انتہا اور معدے کا شروع ہے اور اُس پر گوشت نہیں اور اسکی حس بہت ہے اور ایک گروہ اسکو فواد کہتے ہیں اور دل کا نام اس پر بولتے ہیں اور قعر معدہ کی جگہ ناف کے اوپر ہے اُس جگہ گوشت زیادہ ہے تاکہ غذا کا ہضم کامل ہو جاننا چاہیئے کہ معدے کے دو طبقے ہیں اندر کا طبقہ عصبانی ہے تاکہ حس حاصل اور باہر کا طبقہ لحمانی ہے تاکہ ہضم کو امداد پہنچے اور حرارت پیدا ہو اور یہ بات کہ قعر معدہ میں زیادہ گوشت ہے تو اس سے یہ مراد نہیں کہ قعر والے طبقے میں گوشت ہے بلکہ یہ بات ہے کہ اس جگہ باہر کے طبقے میں اُس کے بعض اجزا کی نسبت زیادہ گوشت ہے اور طبقہ اندرونی کی لیفیں بعضی تو دراز ہیں اور بعضی ترچھی تاکہ غذا کا جذب اور امساک حاصل ہو اور باہر کے طبقہ کی لیفیں چوڑی ہیں تاکہ فضلہ دفع کریں اور مری میں کوئی لیف ترچھی نہیں کیونکہ یہاں امساک کا کچھ کام نہیں جان لینا چاہیئے کہ حس کے پٹھے کی ایک شاخ فم معدہ میں آکر بچھ گئی ہے تاکہ اس آلے کے وسیلے سے غذا کا نقصان جلد محسوس ہو اور حکیم مطلق نے معدے کے اجزا میں یا اور کسی دوسرے عضو میں یہ حس نہیں رکھی ہے اس لیئے کہ اگر تمام بدن کو بھوک کی حس ہوتی جیسے فم معدہ کو ہوتی ہے تو روزہ دار لوگ بیمار ہوتے اور بھوکے آدمیوں کا تمام بدن خارش اور سوزش میں مبتلا ہوتا اور کسی شخص میں اتنی برداشت نہ ہوتی کہ ایک وقت کا کھانا چھوڑ سکتا اور یہ بات ظاہر ہے کہ کیلوس معدے میں بنتا ہے پھر اس میں سے غذا کا خلاصہ باریک رگوں کے وسیلے سے جو معدے اور جگر کے قعر میں ملی ہوئی ہیں جگر کی طرف کھنچ جاتا ہے اور فضلہ آنت کی طرف مندفع ہوتا ہے جس کا اثنا عشری نام ہے اور قعر معدہ میں مری کے مقابل واقع ہے اور اس سبب سے غذا کا تقاضا اور ہضم معدے سے مخصوص ہے اور سب اعضا کو اس کی طرف حاجت ہے تو اُس کو عضو مشارکت کہتے ہیں اُس میں آفت آنے سے سب اعضاء میں آفت پہنچتی ہے اسی واسطے ہر مرض کے علاج میں اُس کی رعایت ضروری ہے جیسا کہ مقرر ہو چکا ہے اور اس باب میں کئی فصلیں ہیں ف جو تشریح مولف نے بیان کی اس کا یہ سبب ہے کہ پٹھا سرد ہے اور گوشت گرم اور جب کھانا قعر معدہ میں قرار پکڑتا ہے تو اُسکے پکانے کے لیئے گرمی کی حاجت پڑتی ہے اس لیئے کہ سردی سے کوئی چیز نہیں پکتی ہے لہذا اُس جگہ گوشت زیادہ کیا گیا اور چونکہ فم معدہ کو کھانے اور پینے کی چیزوں کے جذب کرنے کی حاجت زیادہ ہے تو حکمت الہی کی مقتضی ہوئی کہ اس جگہ پٹھے زیادہ ہوں اس لیئے کہ پٹھے کو جب کھینچیں تو کھنچ جاتا ہے اور نہیں ہے سا تا بخلاف گوشت کے کہ اُس میں یہ بات نہیں پہلی فصل سوء مزاج معدہ کے بیان میں اسکی بارہ قسمیں ہیں پہلی قسم میں حار ساذج کا بیان ہے اسکی یہ علامت ہے کہ پیاس اور منہ میں خشکی اور بھوک کا کم ہونا اور جلی ڈکار آنا اور ہلکی غذا جیسے پرندوں کا گوشت اور اسکے مانند جو کچھ کہ گرم اور مقدار میں کم ہو فاسد اور تباہ ہو جائے مگر غذا سے غلیظ سرد خوب ہضم ہو اور سب کا پہلے ہو جانا گواہی دے جیسا کہ کھانے پینے کی گرم چیزوں اور گرم

دواؤں کا کھانا اور استعمال کرنا یا گرم ہوا میں بہت رہنا علاج ایسے ربّ اور شربت پلائیں کہ گرمی کو دبادیں جیسے شربت انار اور شربت غورہ شربت لیموں ربّ ریباس ربّ سیب ربّ بہی اور غلیظ ترش غذائیں جیسے قریص اور سکباج کہ گائے کے گوشت کا بنا کر کھلائیں اور حصرمیہ رُمّانیہ مفید ہے یا گائے کی اوجھڑی لیکن اگر معدہ ضعیف ہو تو سکنجبین سفرجلی اور شربت انار پلائیں اور رمّانیہ اور زرشکیہ اور حصرمیہ پرندوں کے اور چوزہ مرغ کے گوشت کے ساتھ غذا بنائیں اور کھانے میں ہرا دھنیا ڈالیں اور کاہو اور کدو گرم معدے والے کے واسطے مفید ہے اور ایسا ہی کھانے کے اوپر خوب ہی ٹھنڈا پانی پینا نہایت نافع ہے لِاَنَّہٗ یُسَکِّنُ الْحَرَارَۃَ وَیَجْمَعُ الْمِعْدَۃَ یعنی اس لئے کہ گرمی کو ساکن کرتا ہے اور معدہ کو مجتمع کرتا ہے اور مناسب ہے کہ سبز کدو کا پانی اور خرفہ یا کاہو کی پتی کا پانی اور اُس کے مانند صندل سفید کے ساتھ ملا کر معدے پر رکھیں اور معدے پر کافی کا رکھنا خصوصاً صندل اور کچھ تھوڑے سے کافور کے ساتھ بہت موافق ہے اور ٹھنڈا پانی بیل کے پھکنے میں ڈالکر معدے پر رکھنا بہت نافع ہے لیکن ایسا نہو کہ ضماد کی سردی حجاب اور جگر کو سرد کرے اسیوجہ سے اطبا کہتے ہیں کہ جب تک پینے کی چیزوں سے کام چلے معدے کی حرارت کے لئے سرد ضماد استعمال نہ کریں اور جب یہ گمان ہو جائے کہ ضماد کی سردی جگر اور حجاب میں پہنچگئی ہے تو گرم روغنوں کی تکمید سے اُس کا تدارک کریں اور جب سوء مزاج گرم کے ساتھ خشکی ظاہر ہو تو کشکاب اور روغن بادام اور گدھی کا دودھ پینا اور آبزن میں بٹھلانا اور روغن بنفشہ ملنا چاہیئے اور اُسکے علاج میں رجوع کریں جیسا اُس کی قسم میں مذکور ہے جاننا چاہیئے کہ حرارت معدہ کی تسکین کے لئے کائے کی چھاچھ بہت فائدہ مند ہے اور اگر انہیں طباشیر ملا دیں تو حرارت قوی کو دباتی ہے اور اگر بہت سی تسرید مطلوب ہو تو قرص کافور انہیں شربتوں میں سے جنکا ذکر اس قسم میں ہو چکا ہے کسی شربت میں ملا کر دیں ف اکسیر اعظم میں لکھا ہے کہ معجون مغنی جس کو انطاکی نے ترتیب دیا ہے معدہ کو قوّت دیتی ہے اور اُسکی صحت کی حفاظت کرتی ہے اور شاہیہ کو قوی کرتی ہے اور رطوبات کو زائل کرتی ہے اور سوء ہضم اور تخمہ اور ریاح کو دفع کرتی ہے اور مقوی باہ ہے اُسکی ترکیب زنجبیل کہربا انیسون مغز چلغوزہ بریان قرنفل ایک ایک جزو اور پوست ترنج مصطگی عود ہندی نصف جزو زعفران آملہ خشک برگ سداب خبث الحدید بادیان سعد چوتھائی جزو ان دواؤں کو کوٹ پیس کے اُنکے وزن سے چوگنا شہد مصفّی اور شہد کا آدھا وزن آب نعناع اور آب نعناع کا چوتھائی حصہ آب لیموں ترش آب سیب ترش آب آس شہد کو ان پانیوں میں ملا کے قوام کریں اور اُن پیسی ہوئی دواؤں کو ملا کے تھوڑا سا عنبر اور مشک گلاب میں حل کر کے اضافہ کریں مقدار خوراک دو درم اور اس دوا کی قوّت چھ سال تک باقی رہتی ہے اور یہ ایسی نایاب دوا ہے کہ اس کی مثل اور دوا نہیں ہے لیکن صحت کی حالت میں استعمال کریں اور مرض کے وقت تنقیہ اور تعدیل کے بعد اور صاحب ترویج کا قول ہے کہ سوء مزاج گرم ساذج والے مریض کو ہر روز صبح کے وقت سکنجبین سادہ ترش دس درم لیکر اسیقدر گلاب میں ملا کے یا شربت غورہ یا شربت نارنج یا رب ریباس یا رب سیب یا شربت لیموں جو انمیں سے مل سکے دس درم لیکے پندرہ درم گلاب میں ملا کے برف سے ٹھنڈا کر کے پلائیں یا ٹھنڈا پانی اور دہی برف ملا کے پینا مفید ہے ایسے مریض کو غذا مزورۂ زرشک یا تمر ہندی یا آلو بخارا مغز بادام اور شکر ملا کے دیں دوسری قسم سوء مزاج حار صفراوی کے بیان میں اُسکی یہ علامت ہے کہ منہ میں تلخی اور متلی کی تکلیف اور قے اور دل اور بیاس ... صفرا ... اور غذا کھانے کے بعد جلی ہوئی ڈکار آئے جس میں دھوئیں کا مزہ اور ایسی بو آئے جیسے بگڑی ہوئی مچھلی کی بو یا جیسے مفرحات گندہ کی بو ... یہ معلوم ہو اور کبھی زنگار کی بو آتی ہے اور پیاسیات کا نشان ہے کہ حرارت حادہ سے زیادہ ہے ... گرم ہوتا ہے اُس کو کھانے کی خواہش بہت کم ہوتی ہے اور ہضم بہت قوی ہوتا ہے لیکن جب سوء مزاج مدت ... بڑھ جاتا ہے تو قوتوں کو ضعیف کرتا ہے اور ہضم بھی ضعیف ہو جاتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بہت گرم ہو اور پھر بھی قوت باقی رہے اور گرمی کی شدت مادے کی کثرت رگوں کے منہ کھل جائیں اور بعض اندام تحلیل ہو جائیں اور غذا زیادہ صرف ہو اور جو کچھ تحلیل ہوا ہے طبیعت اُسکا بدل طلب کرے اور بھوک کا غلبہ

ہو پس اُس بھوک میں صبر نہیں ہؤا کرتا ہے اور معدے کے خلو میں منہ سے لعاب آنے لگتا ہے اور کھانیکے بعد لعاب کا آنا موقوف ہو جاتا ہے
فائدہ اگر معدہ سیاہ ہو اور متلی اور جلن اور پیاس کا غلبہ ہو تو جاننا چاہیئے کہ مادّہ نہایت رقیق ہے اور جب مادّہ بہت ہوتا ہے تو ہر وقت
طبیعت متلاتی ہے اور اگر حار ہؤا کرتا ہے تو جب تک کھانا نہ کھائیں متلی نہیں آتی ایسا ہی اگر مادّہ قعر میں ہو اور معدے کے طبقات اور اجزائے
اُس کو پیا ہو تو جب تک غذا نہ کھائیں اور ایک ساعت نہ گذر چکے متلی نہیں آیا کرتی اور اگر معدے کے طبقے مادّہ کو پی لیں اور کھینچ جائیں تو قے کی خواہش
اور متلی ہؤا کرتی ہے مگر کچھ نہیں نکلتا اور بول و براز میں مادّے کا اثر کچھ نہیں ہوتا لیکن دوسری علامتیں اُس کی گواہی دیتی ہیں اور سوء مزاج
مادّی کی بہت بڑی علامت متلی ہے اور جبکہ معدے نے مادّہ نہیں پیا ہے تو بول اور قے اور براز میں ظاہر ہوتا ہے اور اگر قے آنے
اور متلی نہ رکے تو یہ اس بات کا نشان ہے کہ معدے نے کچھ تو مادّہ پی لیا ہے - اور کچھ نہیں پیا ہے - اور جب قے اور متلی دور
ہو جائے تو جاننا چاہیئے کہ مادّہ کسی دوسرے عضو سے معدے میں گرتا ہے اور اگر قے اور متلی ہمیشہ رہے تو جاننا چاہیئے کہ مادّہ معدے
میں پیدا ہوتا ہے اور واضح ہو کہ تشنگی مادّے کی کیفیت پر گواہی دیتی ہے اس لئے کہ تشنگی کا سبب یا تو مادّے کی گرمی ہوتی ہے یا شور ہونا
سو جو تشنگی کہ مادّے کی گرمی سے ہوتی ہے تو سرد پانی سے دب جاتی ہے اور جو مادّے کے شور ہونے کے سبب سے پیدا ہوتی ہے تو گرم پانی
سے ساکن ہوتی ہے فائدہ کبھی غیر طبعی ڈکاروں کا سبب جن کا اس فصل میں ذکر ہؤا ہے کوئی ایسا کھانا ہؤا کرتا ہے کہ جس کی بُو جلد بدل جاتی ہے
جیسے نمکی مچھلی اور مولی اور مرغ کے انڈے بھُنے ہوئے اور جلا ہؤا میٹھا اور اُنکے مانند سو معدے کے گرم ناری ہونے کی ٹھیک آزمائش یہ
ہے کہ ایسا کھانا دیں کہ جس میں دھوئیں کی بو نہ آسکے یا بو نہ بدلے جیسے جو کی روٹی پس اگر معدہ اُس کو دھنیلا کر دے تو جان لیں کہ معدہ
آتشی ہے اور جو کچھ عوارض اور آثار سابق میں بیان کئے اس قسم کو لازم ہے علاج پہلے نظر کریں کہ مادّہ معدے میں پیدا ہوتا ہے یا دوسرے
عضو میں جیسے دماغ اور جگر اور تلی میں سے وہاں آتا ہے اور اسی طرح دیکھنا چاہیئے کہ معدے کے طبقات نے مادّے کو کھینچ لیا ہے یا
مادّہ اُس کی فضا میں جمع ہے غرض جس طرح پر کہ ہو معدے کے تنقیہ کے واسطے قے یا اسہال ایسے طور پر کریں کہ جس میں بیمار کو آسانی
ہو پھر اگر مادّہ دوسرے عضو میں پیدا ہوتا ہے تو اُس عضو کا تنقیہ کریں اور معدے کی تقویت کریں تاکہ جو مادّہ اُس پر گرتا ہے اُس کو قبول
نہ کرے اور جس مریض کے مادّہ معدے کی فضا میں ہو تو قے یا اسہال کافی ہے لیکن اگر مادّے کا میلان قعر معدہ پر ہوتا ہے تو قے کا نفع
زیادہ ہے اور قے کی تدبیر یہ ہے کہ تازی مچھلی کھا کر آش جو سے قے کریں اور اگر سکنجبین آش جو میں ملالیں تو بہتر ہے اور فقط سکنجبین گرم
پانی کے ساتھ بھی قے لاتی ہے اور مادّے کو قطع کرتی ہے اور تہوع اور قے کی فصل میں مادّے کے نکالنے کا طریقہ جس کو مقدمے میں بیان
نہیں کیا ہے اچھی طرح مذکور ہوگا اور تنقیہ کے بعد اگر تبدیل کی احتیاج پڑے تو جو کچھ سابق میں بیان کیا ہے اسی سے اکتفا کریں
فائدہ اگر سرکہ اور شکر برابر وزن لیکر سکنجبین بنائیں تو اُس کا مزاج معتدل ہے اور اگر سرکے اور شہد سے بنائیں اور صرف تخم کے موافق
اور دوائیں بھی شریک کریں تو اس کا مزاج ان دواؤں کے امتزاج کے موافق ہوگا اکسیر اعظم میں لکھا ہے کہ اس مرض میں قے کرنا بہت
مفید ہے اور جس شخص کو قے نہ آسکے یا عادی نہو یا مشکل سے آئے یا مادّہ قعر معدہ میں ہو تو مطبوخ افسنتین پلائیں کہ مادّہ اسہال میں دفع ہو
اس کی ترکیب افسنتین پانچ درم تمر ہندی گل سرخ بیس بیس درم سب دواؤں کو چار سو درم پانی میں جوش کریں جب ایک سو درم رہ جائے
تو چھان کر تیس درم ترنجبین ملا کے پھر صاف کریں اور صبر مغسول ایک درم اضافہ کرکے پلائیں اور اگر ترنجبین کے عوض شکر ڈالیں تو بھی جائز ہے
یا تمر ہندی بیس درم آلوئے سیاہ بیس دانہ گل سرخ دو درم ہرا پودینہ تین ٹہنیاں سب دواؤں کو گلاب میں جوش کرکے چھان کر تیس درم ترنجبین
ملا کے صاف کرکے دو دانگ ریوند چینی ملا کے پئیں اور اگر اس مطبوخ سے دست نہ آئیں تو مطبوخ ہلیلہ دیں اور بہتر یہ ہے کہ ایارج فیقرا
ہلیلہ زرد کے ساتھ استعمال کریں اسطرح پر کہ ایارج فیقرا ایک درم ہلیلہ زرد دو درم کتیرا آدھا درم آب کاسنی میں ملا کے گولیاں بنائیں اور آگے

اس دوا سے کراہت کریں تو گلقند شکری دو استار دیں اور اُس پر سکنجبین ترش دس درم بے پانی ملائے کے دینا چاہیئے فائدہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معدہ تو پاک ہے اور مادے کو قبول نہیں کرتا لیکن بھوک کی حالت میں عاجز ہو کر قبول کرنے لگتا ہے اور یہ بات اُن لوگوں میں پائی جاتی ہے کہ اگر بھوکے رہیں اور کھانا بہت دیر میں ملے تو بیہوش ہو جائیں اور ایسے لوگوں کے واسطے یہ تدبیر ہے کہ صبح ہی کو کوئی شربت جیسے شربت غورہ یا شربت انار یا شربت لیموں یا شربت ریواج یا شربت ترشی ترنج پی لیں اور غذائیں ایسی ہی چیزوں کی بنالیں اور صبح کو بھوکے ہونے سے اور مادّے کے حرکت کرنے سے پہلے کھانا کھا لیں اور وہ لوگ کہ غصے کے وقت اور اُسکے سوا اُن کا معدہ مادّے کو قبول کرے دونوں کی ایک ہی تدبیر ہے اور دوسرے لوگ جب تک قے نہ کریں آرام نہ ہو اور قے کے بعد شربت مقوی دیں فائدہ جبکہ معدے کے طبقے مادے کو کھینچ لیں تو ہو سکتا ہے کہ ایلوا اُسکو پاک کر ڈالے اور دھویا ہوا ایلوا قوت زیادہ دیتا ہے اور بے دھویا زیادہ پاک کرتا اور فقط ایارج فیقرا اس باب میں ایلوے سے بہت زیادہ نافع ہے اور ایارج سادہ پاک کرنے میں بہت قوی ہے اور شہد میں ملا کر اسہال بہت زیادہ قوی ہے اور اگر اس بیماری والے کو کھانے کی خواہش کم اور متلی سے تکلیف ہو تو ایارج میں زعفران کی جگہ گل سرخ استعمال کریں اور جب تک تحقیق نہ ہو کہ سوء مزاج مادی ہے تب تک ایارج ہرگز نہ دیں کیونکہ اگر معدے میں مادہ نہ ہوگا تو سوء مزاج زیادہ ہوگا اور اگر مادہ ہو تو ایارج بہت مفید ہے خاص کر شراب افسنتین ہیں کہ جالینوس کا نسخہ ہے اُس کی ترکیب۔ افسنتین رومی پانچ درم گل سرخ بیس درم ایک من پانی میں جوش کریں جب چوتھائی رہے تو چھان لیں اور شکر میں قوام کریں اور بہتر یہ ہے کہ ایارج فیقرا یا ہلیلہ زرد دیں اور سقمونیا ہلیلہ کے مطبوخ میں معدے کو پاک کرتی ہے اور اگر ایک دانگ سقمونیا دو دانگ میں حل کریں اور ایک ساعت چھوڑ دیں کہ خوب ملجائے پھر پلائیں تو جائز ہے لیکن جاننا چاہیئے کہ سقمونیا معدے کو نقصان پہنچاتی ہے جب تک ضرورت نہ ہو سقمونیا سے علاج نہ کریں اور جن لوگوں کو بدمزہ دواؤں سے اور شربتوں سے کراہت معلوم ہو تو دو استار گل سرخ دیں اور اُس کے بعد پچیس درم سکنجبین بدون پانی کے پلائیں اور سیخ میں بھی سر دیہ کریں اور تاکید کریں کہ دو ساعت تک پانی نہ پیئے اس تدبیر سے معدہ پاک ہو جاتا ہے اور جب صفرا معدے کے جگہ میں آتا ہے یا تمام بدن میں امتلاء صفراوی ہو تو ماء الجبن سے استفراغ کرنا چاہیئے اور اگر فصل اور سال اور بیمار کی عمر موافق اور قوت اور دوسرے احوال موافق اور معاون ہوں تو باسلیق کی فصد کھولیں پھر ماء الجبن استعمال کریں اور شاہترہ اور افسنتین کا مطبوخ اس باب میں نہایت مفید ہے اُس کی ترکیب افسنتین رومی پانچ درم گل سرخ سات درم شاہترہ دو درم آلو سیاہ پچیس دانہ مویز منقی دو درم تمر ہندی بیس درم ان سب کو تین سیر پانی میں جوش کریں جب دو سو درم کی مقدار رہجائے تو چھان کر رکھ چھوڑیں اور صبح چالیس درم دس درم شکر اور ایک درم صبر کے ساتھ دیں تیسری قسم سوء مزاج حار رطب کے بیان میں کہ مادّہ رطوبی کے ساتھ ہو اور اُس کی یہ علامت ہے کہ کھانے کی اشتہا اعتدال پر ہو اور منہ سے بہت لعاب نکلے خاص کر بھوک کے وقت اور جب معدہ خالی ہو اور متلی کی شکایت ہو اور جو چیز کھانے میں آئے بو دار ہو جائے اور شاید رطوبتیں آئیں چاہیئے اعتدال اشتہا کا اس قسم میں جو ذکر کیا ہے شارح اسباب کو اسپر اعتراض ہے کہتا ہے کہ فقط حرارت ہی اشتہا کو ساقط کرتی ہے اس سبب سے معدے کو ڈھیلا کرتی ہے اور مواد کو دل کی طرف بہاتی ہے تو پھر کیوں نہ ہو جب اس حرارت کے ساتھ رطوبت ہو اور ڈھیلا کرنے اور رطوبت بہانے میں مدد کرے اور اس قسم کے مزاج میں ایسا آتا ہے اگر خوب غور سے دیکھیں تو شارح کا یہ اعتراض وارد نہیں ہوتا کیونکہ حرارت مع الرطوبت کی ترکیب شارح کے نزدیک رطوبت کے ذوبان پر مدد کرتی ہے اور یہ خلاف واقع ہے کیونکہ سبب رطوبت حرارت کے ساتھ مرکب ہوتی ہے تو حرارت کی تیزی کو توڑ دیتی ہے اور جب حرارت ٹوٹ جاتی ہے تو ذوبان کی کثرت ممکن نہیں اور اعتدال اشتہا کی صورت بنتی ہے اور اگر کوئی شخص یہ کہے کہ حرارت کی مضرت اشتہا کے لئے یہ ہے کہ مادے کو معدے میں جمع کرتی ہے اور حرارت کے سبب سے نزدیک کے

اعضا اور اُسکے نواح سے مادہ پگھل کر گرتا ہے پھر جب رطوبت مادّی حرارت کے ساتھ مرکب ہو اگرچہ حرارت مادے کے نواح میں سے پگھلا
کر نہ لائے لیکن یہی رطوبت مادّی جو معدے میں موجود ہے اشتہا کے باطل کرنے میں کافی ہے تو ہم یہ کہینگے کہ جو مادّہ معدے میں پیدا ہوتا ہے
اس مادے کی نسبت جو دوسرے اعضا میں سے گرتا ہے کمتر مضر ہے کیونکہ جو کچھ عضو میں پیدا ہوتا ہے وہ طبیعت میں چندان مخالف نہیں ہوتا
بخلاف اُس مادّے کے جو دوسرے عضو میں سے ایکبارگی آجائے اس لیئے طبیعت پر نہایت گران اور کمال تنفر کا باعث ہوتا ہے حالانکہ یہ بات
بھی ممکن ہے کہ وہ حرارت اسی رطوبت میں اثر کرے اور معدے سے ٹال دے اس سبب سے اشتہا اعتدال پر ہے علاج آب شبت اور سکنجبین بزوری
سے قے کریں تاکہ معدہ رطوبت سے پاک ہو جائے اور تقویت کے لیئے ہلیلہ مربی اور گلقند طباشیر ملاکر کھلائیں اور جوارشات وغیرہ جو چیزیں
مجفف ہوں اور مسخن ہوں کام میں لائیں ف صاحب اکسیر اعظم نے بوعلی سینا کا قول لکھا ہے کہ اگر خلط غلیظ ہو تو اشربۂ ملطفہ و مقطعہ سے اُس کی
تقطیع او تلطیف کریں اور ادویہ مقطعہ جیسے سکنجبین اور کوامخ اور کبر اور خردل اور زیتون اور اضمدہ ملطفہ استعمال کریں - پھر جو
دوائیں اس خلط کو اخراج کریں کام میں لائیں اور اگر قے کے بعد مسہل کا استعمال کریں تو بہتر ہے - اور اگر ان تدابیر سے
مادّہ دفع نہ ہو تو قوی العمل دواؤں کا استعمال کریں جیسے طبیخ جوز القی اور خردل اور فلفل اور یہ دوا مقی بلغم ہے مغز تخم قرطم بکوب کر کے
شب کے پانی میں حل کر کے روغن اضافہ کر کے پلائیں اور اُسی میں مرغ کا پر لت کر کے حلق میں ڈال کے اُس سے قے کریں اور تنقیہ معدہ کی جو
دوائیں کہ معدہ کی تعدیل مزاج اور تلطیف اور تسخین کرتی ہیں استعمال کریں تاکہ پھر معدے میں مادّہ پیدا نہ ہو اور جب اس قسم کے مریض کا تنقیہ کریں تو
ایک دن پہلے حمام کر کے نخود آب پئیں اور مالش بہت کریں اور حرکات اور گرم پانیوں سے حمام بہت نافع ہے اور بعضے لوگوں کی عادت ہے
کہ جب اس قسم کا خلط انکے معدے میں جمع ہو جاتا ہے تو گندنا اور چقندر اور رائی استعمال کرتے ہیں اور اسوجہ سے کہ خلط کی تقطیع اور استفراغ
ہوتا ہے اور انکو صحت حاصل ہوتی ہے اور اگر بلغم ترش ہو تو ایارج سکنجبین میں ملا کے کھائیں اور دواء الفوتنج استعمال کریں اور ایسے اخلاط غلیظ کے لیئے ادویہ
مسہلہ میں حب افادیہ حب صبر کبیر حب اصطمخیقون اور صبر سکنجبین ملا کے جو قوی البزور اور شہد سے مرکب ہو چوتھی قسم سوء مزاج حار یابس کے
بیان میں جو بلا مادہ ہو اُس کی علامت پیاس کی شدت اور زبان پر خشکی اور دبلا بدن اور سر از خشک و گاہ اکثر آتا کلیج فی دق الشیخوخۃ یعنے
اور یہ اکثر دق شیخوخت میں عارض ہوتا ہے علاج دودھ اور آش جو اور حریرے جو کے آٹے سے اور روغن بادام اور شکر سے بنا کر پلائیں تاکہ
معدے کے مزاج میں سردی اور رطوبت پہنچے اور پتھریلے پانی کی مچھلی اور ہلکے جانوروں کے بازو بھی اسی قبیل سے ہیں اور مرطب چیزیں معدے
معدے پر ملیں اور نطول کریں اور جبکہ سوء مزاج یابس جم جاتا ہے تو اسکا زائل کرنا ممکن نہیں مگر تمام بدن کی ترطیب ہو ایسے وقت میں مناسب
ہے کہ حمام مرطب اور آبزن مرطب اور مرطب روغن استعمال کریں اور مرطب غذائیں تناول فرمائیں حار صفراوی میں بھی اس قسم کی
طرف اشارہ کر دیا فائدہ ترطیب کے لیئے گائے کا دودھ بہت نافع ہے اور طبیعت کی اعانت کرتا ہے اس لیئے کہ اُس کے دودھ میں اور
آدمی کے دودھ میں مناسبت ہے اس سبب سے انسان کے مزاج کو بہت موافق آتا ہے اور دوسرے جانوروں کے دودھ سے زیادہ
نفع دیتا ہے اور جن جانوروں کے دودھ رقیق سریع الاستحالہ ہیں یعنی جلد گذر جاتے ہیں وہ اس کے برخلاف ہیں ان سے یہ کام حاصل
نہیں ہوتا پانچویں قسم سوء مزاج حار رطب بلا مادہ کے بیان میں اُس کی یہ علامت ہے کہ ہمیشہ کھانے میں تغیر آ جائے اور اس سبب سے کہ
معدے کی رطوبت پگھلاتی ہے منہ میں پانی بہتا اور سر کی طرف بخارات چڑھتے ہیں کیونکہ حرارت اُس رطوبت میں تاثیر کرتی ہے جاننا چاہیئے
کہ سوء مزاج جبتک قوی نہ ہو ضرر نہیں کرتا لہٰذا قال الشارح الاقسم انما تکون بالحرارۃ والرطوبۃ الا اذا اشتدا و یمکن الانحلال ایضا اور اسکے شارح
نے لکھا ہے کہ یہ قسم حرارت اور رطوبت سے ہی ہوتا ہے مگر جب کہ اعتدال سے بڑھ جائیں علاج اطریفلات کا استعمال کریں تاکہ سردی اور خشکی پہنچے
اور دوسری تدبیریں بھی کہ بار عایت رکھیں چھٹی قسم سوء مزاج بارد سافج کے بیان میں اسکی کئی علامتیں ہیں ایک تو یہ ہے کہ ہضم ضعیف ہو جا

اور جان لینا چاہیئے کہ ہضم سے یہ مراد ہے کہ غذا کی صورت بدل جائے اور پک جائے اور پورا ہضم جب ہی ہوتا ہے کہ غذا کے اجزائے غلیظ رقیق اور متفرق اور اجزائے رقیق غلیظ ہو جائیں اور چیپ دار قطع اور پراگندہ اور بکھرے ہوئے جمع ہوں اور یہ سب حرکتیں ہیں اور حرکت بدون حرارت کے نہیں ہوتی دوسرے یہ کہ باوجودیکہ ہضم ضعیف ہو مگر بھوک زیادہ ہو اور بھوک کی زیادتی یا تو اس سبب سے ہے کہ سردی فم معدہ کو کثیف اور جمع کرتی ہے پھر قوت جاذبہ ضروری قوی ہو جاتی ہے یا اس سبب سے ہے کہ اعضا کو ضعف ہضم کے باعث سے زیادہ حصہ نہیں پہنچتا تو وہ بالضرور رگوں سے غذا کا تقاضا کرتے ہیں اور رگیں بے اختیار کھینچتی ہیں یہانتک کہ کھینچنے کا اثر فم معدہ تک تمام ہوتا ہے اور کھانیکی خواہش پیدا ہوتی ہے تیسرے یہ کہ ضعف کے باعث معدے سے کھانا دیر کر آنتوں میں اُترے اور یہ ظاہر ہے کہ دفع حرکت ہے اور حرکت حرارت سے حاصل ہوتی ہے اور برودت اسکی ضد ہے وہ اسکو مردہ اور حبس کرتی ہے اور سب حرکات کو مانع آتی ہے اور اُس کی زیادتی اور کمی کے موافق اسکی کثرت اور قلت میں فرق ہوگا چوتھے یہ کہ جو کچھ کھانے میں آئے اسمیں خمیر آکر ترشی ہو جائے اور کھٹی ڈکار آئے اور براز نرم اور پھولا ہوا ہو گویا کہ اُسکا گوبر ہے سو براز اس لئے نرم ہوتا ہے کہ کیلوس رقیق ہوا جگر جذب نہیں کرتا کیونکہ اُس میں فساد آیا ہے اور براز کا پھول جانا اس لئے ہے کہ اس میں ریاح مل گئے ہیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ ہضم کے قصور اور کچا رہجانے سے ریاح پیدا ہوتے ہیں کیونکہ اگر ہضم کامل ہو اور حرارت قوی ہو تو ریاح تحلیل ہو جائیں اور غلیظ نہوں اور براز معتدل آئے **علاج** گرم جوارشیں جیسے جوارش کمون جوارش عود اور مربیات گرم جیسے زنجبیل اور ورد مربے استعمال کریں اور مرغ کا شوربا اور نخود آب اور کبک اور چڑیوں کا گوشت اور اُس کے مانند دارچینی قرنفل خولنجان کشنیز خشک زیرہ سے خوشبودار کر کے کھلائیں اور روغن مصطگی روغن سوسن معدے پر ملیں اور سنبل قرفہ عود قصبرا فسنتین ہر ایک دو مثقال زعفران ایک درم لیکر نرم کوٹ کر شراب میں یا آب بہی میں ملا کر طلا کریں ف جوارش جیم کے ضمّے اور را کے کسرے سے اور آخر میں شین معجمہ واسطے گوارش کا ہے شین کی جگہ نون بھی آیا ہے یعنے جوارن اسکے معنے کھانے کو ہضم کرنے والی اور معجون دوا جوارش میں یہ فرق ہے کہ معجون کے اجزا بعضے تو کڑوے اور بعضے منتن اور بعضے خوشبودار ہوتے ہیں اور جوارش کے سب اجزا مفید اور شیریں ہوتے ہیں جوارش عود کی ترکیب زعفران زنجبیل دارفلفل جوزبوا ایک ایک درم سنبل الطیب قاقلہ کبار بسباسہ دو دو درم قرنفل مصطگی تین تین درم عسل مصفّٰی دو من بطریق مشہور جوارش تیار کریں اکسیر اعظم میں لکھا ہے کہ یہ معجون جس کو تریاق معدہ بھی کہتے ہیں اس قسم میں بہت مفید ہے اسکی ترکیب یہ جنطیانا مر مائو زوفا سے خشک ناردین نارمشک طالیسفر صعتر فارسی دو دو درم تخم کرفس انیسون بادیان پانچ پانچ درم عود خام مصطگی ہوم المجوس اصل السوس دس دس درم بہمن سفید لوزیدان مغز بادام تلخ ہر ایک پندرہ درم عاقرقرحا موثرج فلفل سیاہ دس دس درم سب ادویہ کو باریک پیس کے عسل مصفّٰی میں ملا کے معجون بنائیں اور چالیس دن کے بعد قوت اور حاجت اور سن کے موافق استعمال کریں طبری کا قول ہے کہ یہ معجون حرانیاں نے ترتیب دی ہے اور اگر بعضے امزجہ کے موافق نہ ہو تو استعمال کیجئے عند بیان پہلی تدبیر دوسری مرتبہ میں تین دن کا فاصلہ دیں اور بمقدار خوراک میں کمی کریں اور یہ معجون جیّد ہے جابر لطیف حرانی نے اس کو استخراج کیا اور معجون اسود نام رکھا اور تریاق معدہ بھی کہتے ہیں جیسا کہ اوپر ذکر کیا ہے ساتویں قسم سوء مزاج بارد یابس سادج کے بیان میں اُس کی وہی علامت ہے کہ جو کچھ بارد سادج میں مذکور ہوا اور جو کچھ یابس سادج میں مذکور ہوگا دونوں جمع ہو کر ظاہر ہوں۔ جان لینا چاہیئے کہ اس نوع کا علاج مشکل ہے کیونکہ سردی اور خشکی کا دفع ہونا بدون تسخین اور ترطیب کے ممکن نہیں اور حال یہ ہے کہ گرمی اور خشکی کو بڑھاتی ہے اور رطوبت سردی کی مدد کرتی ہے اور حرارت طبعی کو ضعیف کرتی ہے **علاج** جو دوائیں یا غذائیں کہ حرارت اور رطوبت میں معتدل ہوں کام میں لائیں تاکہ اُن کا نفع بدون ضرر کے حاصل ہو مثل آشجو میں تھوڑا سا صاف کیا ہوا شہد ملا کر کھلائیں اور شربت گاوزبان شربت زوفا پلائیں اور موم روغن مصطگی روغن ناردین سے قیروطی بنا کر معدے پر

ملیں اور گدھی کا دودھ اور بکری کا دودھ شہد صاف میں ملا کر اور پلے ہوئے مرغ فربہ کا شوربا اور گیہوں کی روٹی کھانے کی بھی اجازت ہے
اور جس چیز کی احتیاج ہو حاجت کے موافق استعمال کریں جیسا کہ اُسکو علیحدہ علیحدہ لکھا ہے آٹھویں قسم بارد یابس کے بیان میں کہ مادّہ سودا کا
ہو اُسکی علامت اشتہا کی شدت اور ہضم میں ضعف اور نفخ کی کثرت اور معدے میں جلن اور ترشی خاص کر بھوک کی حالت میں کیونکہ کھانے
کے بعد اس سبب سے کہ غذا مادّہ سودا کے ساتھ مل جاتی ہے اُس کی تیزی جس سے جلن اور ترشی پیدا ہوتی ہے ٹوٹ جاتی ہے اور یہ بھی اس قسم
کی علامت ہے کہ احیاناً قے میں سودا نکل آئے اور اتنا ترش ہو کہ دانتوں کو کھٹا کر دے اور تلی بڑھ جائے علاج مسہلات دیں تاکہ معدے
سے سودا کا تنقیہ ہو جائے اور تنقیہ کے بعد مزاج کی تبدیل شربتوں اور موافق غذاؤں اور روغنوں سے کریں اور اگر سودا بہت غلیظ ہو تو ہمیشہ
حمّام مرطب کیا کریں اور اسہال کے لئے مطبوخ افتیمون اختیار کریں اور مرغ کا گوشت اور نخود آب کی غذا کریں فائدہ اس قسم میں قے کے ساتھ
تنقیہ کرنا اس سبب سے مفید نہیں کہ سودا کا مادّہ غلیظ ہے اور معدے کے گہراؤ میں بیٹھا ہوا ہے اور جس طرف اُس کا میلان ہے جیسا چاہیئے
معدے سے مادّہ اُسی طرف کو نکلتا ہے لیکن اگر قے کی عادت ہو تو سوئے کا اور مولی کا پانی سکنجبین ملا کر پینا اور قے کرنا بہتر ہے ف مؤلف
حاوی صغیر و ترویج نے کہا ہے کہ یہ قسم مشکل سے علاج پذیر ہوتی ہے چاہیئے کہ ہر روز صبح کے وقت مطبوخ بادرنجبویہ اور اصل السوس میں گلقند
شکری دس درم ملا کے دیں اور غذا مزورہ نخود اور مغز بادام اور مغز قرطم اور ہلکا گوشت کہ بہت گرم نہو اور تیہو اور کبک اور دراج اور
مرغی کا گوشت اور گرم تیل سے معدے کو چکنا رکھیں جیسے روغن سوسن اور روغن نرگس روغن زنبق روغن خیری اور اسی طرح سے رطوبت دار تیل جیسے روغن کدو
روغن بادام کی قیروطی اور مسکہ اور گھی سے چکنا رکھنا مفید ہے اور شراب ریحانی اور عرق بادیان عرق گاؤزبان میں ملا کے پینا نافع ہے اور اطریفلات اور ہلیلہ مربی
کا کھانا بھی فائدہ مند ہے اور یہ ضماد نافع ہے سنبل مصطگی اذخر نانخواہ تین تین درم سعد قصب الذریرہ پانچ پانچ درم کوٹ ہیں کے آب سفرجل میں ملا کے معدے پر ضماد
کریں اور یہ شربت بھی نافع ہے آب بہی ترش پانچ رطل شراب کہنہ پانچ رطل دونوں کو ملا کے جوش دیں جب آدھا رہجائے تو شکر طبرزد ملا کے پھر
جوش دیں اور زنجبیل مصطگی قرنفل قاقلہ زعفران ایک ایک درم دارچینی دو دو درم ان دواؤں کو کوٹ کے پوٹلی میں باندھکر قوام مذکور میں ڈالیں پھر
دو ایک جوش دیکے جبکہ شہد کے قوام پر آجائے تو اُتار کر پوٹلی کو نکال کے خوب نچوڑ لیں اور شربت کو ٹھنڈا کر کر رکھ چھوڑیں ضرورت کے وقت
ایک اوقیہ کی مقدار استعمال کریں نویں قسم بارد رطب ساذج کے بیان میں اسکی یہ علامت ہے کہ بدن میں سفیدی اور
ڈھیلا پن اور حرکات میں سستی معلوم ہو اور براز نرم آئے اور جو کچھ کہ بارد ساذج اور رطب ساذج میں مذکور ہے ظاہر ہو علاج جو کچھ گرم اور خشک ہو
استعمال کریں مثلاً بھنے ہوئے گوشت گرم مصالحہ کے ساتھ کھلائیں اور کمونی اور فلافلی اور قرص گل اور جوارش عود اور زنجبیل مربی اور اُنکے مانند
تناول فرمائیں اور روغن قسط روغن ناردین روغن زنبق معدے پر ملیں ف علاج الامراض میں قرص گل کی ترکیب اس طرح لکھی ہے گل سرخ
دس درم اصل السوس عصارۂ غافث افسنتین چار چار درم مصطگی سنبل الطیب اسارون عود خام اذخر مکی ایک ایک درم کوٹ اور چھانکے گلاب میں
قرص بنائیں دسویں قسم بارد رطب کے بیان میں کہ مادّۂ بلغمی لزج اُسکے ساتھ ہو اُسکی کئی علامتیں ہیں ایک تو یہ کہ کھانے کی خواہش بہت کم ہو
کیونکہ بلغم معدے کو بہت سست کر دیتا ہے اور فم معدہ اور سودا کے بیچ میں حائل ہو جاتا ہے اور حال یہ ہے کہ اشتہا کی حرکت سودا سے
ہوتی ہے دوسرے یہ کہ تیز غذائیں طبیعت کو مرغوب ہوں اُسکا یہ سبب ہے کہ طبیعت اُس مادّے کے دفع کے لئے ایسی چیز چاہتی ہے کہ گرم
ہو اور مادے کو توڑ ڈالے تو ایسے کام میں تیز چیز آتی ہے تیسرے یہ کہ مثل کی تکلیف ہو اسلئے کہ معدہ مادّے کے دفع کرنے پر حرکت کرتا
اور وہ لزوجت کے سبب سے نہیں نکلتا چوتھے پیاس نہو اور یہ بیان اکثر صحیح ہے کیونکہ جب شور بلغم ہوگا تو جھوٹی پیاس پیدا ہوگی پانچویں یہ کہ شکم میں نفخ بھی
ہوتا ہے کہ اس اوپری مزاج کے ساتھ مزاج اصلی گرم ہو کیونکہ جب ایسا ہوگا تو مزاج اصلی غذائیں تصرف کرتا ہے اور حرارت کے عمل سے
غلیظ بخارے جنمیں حرارت کم ہے غذاؤں سے اُٹھتے ہیں اور اُسوقت عارضی سردی اُن میں تاثیر کرتی ہے سو اسوجہ سے اُن ابخروں میں ترشیت

نکل جاتی ہے جب اجزاے ناری نکل جاتے ہیں تو اکثر سے کے ریاح بنجاتے ہیں اور نفخ پیدا ہوتا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ صرف سردی اور بت
گرمی رنج کے پیدا ہونے کا سبب نہیں ہوسکتی چھٹے یہ کہ کھٹی ڈکاریں آئیں اور شاید کہ قے میں بلغم نکلے ساتویں یہ کہ بدن کا رنگ سفیدی مائل ہوجائے
اور بدن میں ڈھیلاپن معلوم ہو جیسا کہ استسقا والوں کا بدن ہوتا ہے علاج پہلے مادے کی تقطیع اور تلطیف کے لیئے تخم ترب اور خردل جوش دیکر
اُس کے پانی میں نمک اور بورہ ارمنی اور سکنجبین عسلی ملاکر پلائیں اور جب مادے کی تلطیف حاصل ہوجائے تو شبت اور ترب کے مطبوخ سے قے
کرائیں تاکہ وہ منقطع ہوکر نکل آئے اور اگر قے کی عادت نہو یا کوئی امر مانع ہو تو مادے کا نضج کریں اور مسہل دیں غرض جسطرح پر ہو تنقیے کے بعد گرم گوارشوں
سے مزاج کی تبدیل کریں گیارھویں قسم سوء مزاج رطب سادج کے بیان میں اُسکی علامت پیاس کا کم ہونا اور منہ سے پانی اور تھوک بہت آنا
اور معدے سے کھانا امعا میں جلد اُترجانا اور تر غذاؤں سے نفرت ہونا اور ضرر پہنچنا اور خشک چیزوں سے نفع پانا علاج مزاج کی تبدیل کے لیئے
اطریفل صغیر اور قرص مُقل تناول فرمائیں اور دوسری تدبیریں حاجت کے موافق کام میں لائیں اور جو سوء مزاج حرارت اور برودت کے ساتھ ہو
اُسکا معالجہ گذر چکا بارھویں قسم سوء مزاج یابس سادج کے بیان میں اس کی علامت تشنگی اور زبان میں حد سے زیادہ خشکی اور بدن کا دُبلا
ہونا اور تر غذاؤں سے نفع پانا اور خشک چیزوں سے ایذا پہنچنا علاج دودھ آش جو پلائیں تاکہ معدے کی ترطیب ہو اور تر چیزیں معدے پر گرائیں
اور ملیں اور اگر سوء مزاج مستحکم ہو تو تمام بدن کی ترطیب میں کوشش کریں اس طرح پر کہ حمام مرطب اور آبزن مرطب اور اُسکے سوا کہ مرکبات میں
اسکا بیان ہوا ہے وَقَدْ حَرَّضْتُ وَاَوْضَحْتُ مَا قَدَرْتُ فَتَأَمَّلُوْا وَتَدَبَّرُوْا یعنے اور ہم اُس کی تصریح کر چکے ہیں اور جہانتک ہو سکا ہے واضح کردیا ہے اُسکو سوچ
اور سمجھ لیں دوسری فصل وجع المعدہ یعنی درد معدہ کے بیان میں اُسکی سات قسمیں ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ سوء مزاج معدے میں عارض
ہوکر درد پیدا کرے خواہ سادج ہو خواہ مادی اور جاننا چاہیئے کہ معدے کا درد اکثر مادی ہوا کرتا ہے سادج بہت کم ہوتا ہے اسیواسطے بعضے
طبیبوں نے سوء مزاج سادج درد معدہ میں شمار نہیں کیا اور اس سبب سے کہ مادۂ سوداوی اور صفراوی سوزش ناک ہے اکثر درد معدہ انہیں سے
ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ دوسری خلط سے عارض ہو جو خلط ردی معدے میں جمع ہو ممکن ہے کہ کیفیت ہو یا کمیت غیر طبیعیہ سے درد پیدا
کرے اور اس قسم کے اسباب اور علامات اور معالجات پہلی فصل میں گذر چکے ہیں وہاں دیکھ لیں وفی اکسیر اعظم میں لکھا ہے کہ معدہ عضو مشارک
اور محل طبخ غذا ہے لازم ہے کہ اسکے درد کے علاج میں عجلت کریں کہ موجب آفات عظیمہ کا ہے اور اسکا علاج کلی یہ ہے کہ خاکستر برگ انجیر دارچینی سونٹھ
باریک پیس کے شہد میں ملاکے طلا کرنا درد معدہ کے سب اقسام میں نافع ہے اور اسیطرح جدوار اصیل دو دانگ گھسکر جلاب گرم میں ملاکے چند روز
پینا اور موافق حقنوں اور مزاج کی رعایت سے مادہ کا استفراغ کرنا اور حقنہ نرم ہو اور غذا کی اصلاح اور جو دوا درد کو ساکن کرے ضماد کریں نیز کتان
تین درم زوفاے رطب دو درم روغن سفرجل کی قیروطی میں ملاکے ضماد کریں اور اطبا کہتے ہیں کہ اگر درد معدہ شدت سے ہو تو اسفنج کو گرم سرکہ میں
بھگو کے معدے پر رکھیں اور درد معدہ کیلیئے بندقہ اسرب یعنی سیسے کی گولی لگانا مجرب ہے اور اسیطرح سے گردن میں مونگا لٹکانا اور گھسکر پینا
نافع ہے اور کہربا گلے میں لٹکانا بھی وہی خاصیت رکھتا ہے دوسری قسم وہ ہے کہ معدے میں آماس یا قروح عارض ہوں اور درد پیدا کریں اسکا
ذکر بعد میں کیا جائیگا قَالَ الشَّیْخُ الْحَاجِمُ بِالنَّارِ خُصُوْصًا اِذَا وُضِعَ مِنْهَا مِحْجَمَةٌ کَبِیْرَةٌ عَلَی الْمَوْضِعِ الْاَوْسَطِ مِنْ مَرَاقِ الْبَطْنِ حَتّٰی یَسْتَوِیَ عَلَی السُّرَّةِ مِنْ کُلِّ
جَانِبٍ وَیُتْرَکُ سَاعَةً تُسَکِّنُ الْوَجَعَ فِی الْحَالِ تَسْکِیْنًا عَجِیْبًا هُوَ مُجَرَّبٌ وَشُرْبُ السَّکَنْجَبِیْنِ مَعَ الْمَاءِ الْحَارِّ یَنْفَعُ اَکْثَرَ اَوْجَاعِهَا نَفْعًا بَیِّنًا یعنے اور شیخ نے
کہا کہ پچھنے ناری خاص کر بڑی قسم کا مراق بطن کے بیچ میں اس طرح پر کہ ناف پر ہر طرف برابر آجائے اور ایک ساعت تک ویسا ہی چھوڑ دینا درد معدہ
کو اُسیوقت ساکن کرتا ہے اور یہ میرا مجرب ہے اور سکنجبین گرم پانی میں پینا اُس کے بہت سے اوجاع کو خوب نفع کرتا ہے اور میرے تجربے میں آیا
ہے اور یہ بھی مجرب ہے کہ جدوار اصیل دو دانگ پیس کر جلاب گرم کے ساتھ کئی دن تک پلائیں درد کو دور کرتا ہے اور پوست سنگدانہ مرغ بالتمامہ
درد کھوتا ہے اور خاکستر بیخ دارچینی زنجبیل کے ساتھ معدے پر طلا کرنا درد معدہ کے واسطے اثر کلی رکھتا ہے تیسری قسم وہ ہے کہ

معدے میں ریاح غلیظ پیدا ہوں اور غلظت اور کثرت کے سبب سے معدے میں نہ سمائیں اور اُس کو کھینچیں تو ضرور معدے میں درد ہو کیونکہ
تمدد و تفرق کا باعث ہے اور درد معدۂ ریحی کی یہ علامت ہے کہ ڈکاریں بہت آئیں اور ہچکی سے تکلیف ہو اور پیٹ کی پسلیوں کے حصے
تمدد کے طور پر کھنچیں اور جب کھانا فم معدہ سے اُتر کر قعر میں بیٹھ جائے تو بائیں طرف تلّی کے اوپر درد اُٹھے اور جب اُس جگہ کو دبائیں تو قراقر ہو
یعنی ہوا کے ہلنے کی آواز آئے علاج سبوس اور نمک سے تکمید کریں اور باجرا اور چینا بھی کفایت کرتا ہے اور فقط نمک بھی ریح غلیظ کو توڑتا ہے
اگر اسکو گرم کرکے تکمید کریں اور شیشہ یا کدو آگ کے وسیلے سے ناف پر رکھیں فی الفور درد کو روکتا ہے اور مناسب ہے کہ کمونی دیں اور
کندر زیرہ پودینہ چبائیں اور اُس کا پانی پی لیں تاکہ ڈکاروں میں ریاح نکل جائیں وَلَا یَخْفیٰ اِنَّ الرِّیَاحَ اِنَّمَا یَسْتَفْرِغُ مِنَ الْمَعِدَۃِ بِالْجُشَاءِ کَمَا یَسْتَفْرِغُ فُضُوْلُهَا
بِالْقَیْءِ یعنے اور یہ بات ظاہر ہے کہ معدہ کی ریاح کا استفراغ ڈکار سے ہی ہوتا ہے جیسے اُسکے فضلات کا استفراغ قے سے ہوا کرتا ہے پھر اگر
سبب قوی نہ ہوگا تو اتنے علاج سے زائل ہوگا بلکہ زیادہ تکمید سے زیادہ حاجت نہ پڑے گی لیکن اگر سبب قوی ہو تو مناسب ہے کہ معدے کے
خلو پر ریاضت کریں اور رطوبت افزا چیزوں سے روک دیں اور اس قسم کے مریض کی غذائیں دارچینی زیرہ صعتر تخم انجدان اور اُنکے مانند
بڑھائیں اور معدے پر اور پیٹ کے عضلوں پر گرم روغن ملیں اور اگر یہ جانیں کہ ریاح کا مادّہ بہت غلیظ ہے تو پہلے اُسکو حقنوں سے پاک کریں
پھر اشربۂ محلّلہ استعمال کریں کیونکہ اگر تنقیہ کے بغیر کوئی مسخّن محلّل چیز دیں تو مادّے کو ہلائیگی اور ریاح کو بڑھائیگی اور جب حقنہ کر چکیں تو
حب سکبینج سے استفراغ کرنا بہتر ہے اُسکی ترکیب صبر سکبینج مقل غاریقون چاروں برابر لیکر بطریق مشہور گولیاں بنالیں اور دو درم سے تین
درم تک گرم پانی میں دیں اور جان لینا چاہیئے کہ شکم میں جو باد ہوتی ہے اُسکی پیدایش کے اسباب دو چیزیں ہیں ایک تو کھانا اور پینا اُسکی ایسی
صورت ہے کہ کھانے اور پینے کی چیزوں کا جوہر بادناک ہو جیسے لوبیا اور مسور اور شراب شیریں غلیظ یا رطوبت دار ہو جیسے امرود اور
سیب اور کھیرا اور دہی اور سبزی کے اقسام اور کھانا اور شراب کو بے ترتیب پینا ریاح کی پیدایش کے اسباب میں داخل ہے دوسرے
حرارت غریزی کا قصور اور یہ ظاہر ہے کہ جب حرارت ضعیف ہو تو رطوبات کو ہضم نہ کر سکیگی اور جو ابخرے اُس مادّے سے اُٹھیں اُنکو تحلیل
نہ کر سکے سو وہی ابخرے معدے اور شکم میں رہیں اور حرارت ناری کے نکل جانے سے ریاح بن جائیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی کھانا یا
دوائے گرم ملطّف کھائیں وہ معدے کی رطوبت کو تحلیل کرنے لگے اس سبب سے ریاح اور ابخرے پیدا ہوں اور کبھی ریاح پیدا ہونے کا
یہ سبب ہوتا ہے کہ معدہ غذا سے خالی ہو اُس کی ایسی صورت ہے کہ معدے میں رطوبت غلیظ ہو جب معدہ غذا سے خالی ہو تو طبیعت
اُس رطوبت کی طرف متوجہ ہو کر اُس کو تحلیل کرنے لگے اور ابخرے اور ہوا کہ معدے اور آنتوں کی فضا میں ہوں حرکت کریں اور ریاح پیدا ہوں
اور یہ درد غذا کھانے سے رُک جاتا ہے اور کبھی ریاح پیدا ہونیکا سبب تلی کی بیماریاں اور سودا کی کثرت ہوتا ہے اور جان لینا چاہیئے کہ
جن لوگوں کو مالیخولیائے مراقی ہوتا ہے اُنکے معدے میں ریاح اکثر پیدا ہوتے ہیں اور علت مراق کا سبب اکثر احوال میں سوء مزاج گرم ہوتا ہے
کہ معدے میں واقع ہو اور ابخرے اُٹھائے اور سدہ کہ ریاح کے منافذ میں پڑے یہانتک کہ اُسکے سبب سے ریاح آنتوں میں نہ اُتر سکیں اور
معدے کی طرف پلٹ جائیں پھر کچھ تو دماغ کی طرف چڑھ جائیں اور کچھ ترش ہو کر ڈکاروں میں نکل آئیں جاننا چاہیئے کہ بعضے مراقی ایسے ہوتے
ہیں کہ کھانے کے بعد اُنکے معدے میں درد ہو جاتا ہے اور جب غذا معدے سے اُتر جاتی ہے تو درد جاتا رہتا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کا
معدہ ضعیف ہو گیا ہو اور بعضے مراقی اور بھی ہوتے ہیں کہ جب کھانا کھاتے ہیں تو کئی ساعت تک معدے میں درد ہو جاتا ہے اور بدون
ترش قے کے زائل نہیں ہوتا اس کا یہ سبب ہے کہ تلی میں سے سودا بے مراقی معدے پر گرتا ہے اور قعر معدے میں ٹھہر جاتا ہے پھر جب
کھانا کھائیں اور اُس پر دیر گذرے اور کھانا اُسکے ساتھ مل جائے تو مادّہ سودا اُچھل کر اوپر آ جائے اور اس سبب سے کہ معدے کے اوپر کی
جانب شدید الحس ہے سودا کی تیزی سے ایذا پائے اور طبیعت اُسکو قے میں دفع کرے اور سودا سے مراقی ہونے کی یہ دلیل ہے کہ قے میں

ویسا ہی نکلتا ہے اور ان اقسام کے درد کی تدبیر معدے کا تنقیہ ہے اور اُسکی تقویت اور مراقیوں کے لئے منقیات میں سے بہتر اسلیم اور باسلیق
کی فصد ہے بائیں طرف سے کیونکہ بیماری کی اصل طحال ہے اور نفخ سوداوی میں اور اُس نفخ میں جو غذاے مرطوب کے سبب سے پیدا ہوئے فرق یہ ہے کہ
نفخ سوداوی غلیظ اور اُسکے ساتھ طبیعت خشک اور کھانا ہضم ہونیکے بعد طحال کے حوالی میں درد معلوم ہو اور دوسری قسم کے نفخ کے ساتھ
منہ میں اور پوست میں تری اور طبیعت کی اجابت ہو اور جب شکم پر ہاتھ ملیں تو قراقر کرے اور پہلے حالات اور تدابیر بھی ہر ایک کے حال پر گواہی
دیں **ف** اکسیر اعظم میں لکھا ہے کہ اگر ریاح مراقی باعث درد معدہ ہوں تو کھانا کھانے کے بعد یا رات میں درد کا غلبہ ہو اور دوسرے مراق کے
عوارض موجود ہوں اس کا علاج ماء الجبن اور حبوب مسہل سودا ہے اور محجمہ ناری ناف اور مراق پر رکھنا مفید ہے اور جو درد معدہ کہ صداع کی طرف
منتقل ہو تو ماشہ بھر مصطگی دو تولہ گلقند میں ملا کے کھائیں اور عرق بادیان پئیں اور درد کی جگہ روغن بابونہ سے مالش کریں یا جوارش کمونی سات
ماشہ کھا کے پھر عرق گاؤزبان عرق عنب الثعلب عرق بادیان پانچ پانچ تولہ گلاب چار تولہ شربت بزوری دو تولہ حل کر کے پئیں اور کبھی شیرۂ بادیان
زیادہ کر دیتے ہیں اور مصطگی بادیان ایک ایک ماشہ باریک پیس کے ایک تولہ گلقند میں ملا کے جوارش مذکور کے عوض میں کھائیں اور عرقیات مذکورہ
بدون شربت ملائے پئیں تو جو درد معدہ کہ نفخ شکم کے ساتھ ہو اُسکو بہت مفید ہے اور درد اور نفخ اور بھوک نہ لگنے اور ضعف ہاضمہ کیلئے
مصطگی عود آدھا آدھا ماشہ باریک پیس کے تولہ بھر گلقند میں ملا کے کھائیں اور سات تولہ عرق عنب الثعلب پئیں اور اگر معدہ میں ہاتھ کے
چھونے سے درد معلوم ہو تو عنب الثعلب سات ماشہ مویز منقّٰی دس دانہ گل بنفشہ پانچ ماشہ جوش دیکے تین تولہ گلقند ملا کے پلائیں **فائدہ** اکثر ایسا
ہوتا ہے کہ کوئی سرد چیز خلط رقیق کو اور خلط شور بلغمی کو دبا دے اور تحلیل ہونے سے روک دے اس سبب سے ریاح ساکن ہوں تو یہ گمان ہو کہ
مزاج گرم ہے اور سردی نافع ہے اور حال اسکے برخلاف ہو اور ایسا ہی اکثر ہوتا ہے کہ کوئی گرم چیز ابخرے کو تحلیل کر دے اور ریاح کو توڑ
دے تو اس بات کا گمان ہو کہ مزاج سرد ہے اور گرمی نافع ہے اور حال یہ ہے کہ بات اسکے خلاف ہے سو طبیب پر واجب ہے کہ اور
علامتیں تلاش کرے اور اُن پر اعتماد کرے اور ایسے چھوٹے منافع پر فریفتہ نہو کیونکہ اگرچہ بعض عوارض کو نفع کیا مگر اُسکی اصل ذات کے
موافق ضرر پہنچیگا **ف** واضح ہو کہ معدے پر ہاتھ رکھنے سے قراقر اس سبب سے معلوم ہوتا ہے کہ جو ریاح معدے میں جمع ہیں ہاتھ کی حرکت
سے متفرق ہوتے ہیں تو قراقر کی آواز معلوم ہوتی ہے اور اگر معدے میں ہوا بھری ہوگی تو معدہ سطبر معلوم ہوگا۔ اور اُسکے اجزا بھی کھنچے
ہوئے معلوم ہونگے اور کبھی ہوا اوکار میں نکلتی ہے اور یہ بہت ہوتا ہے کہ کھانا دواے گرم ملطف کے ساتھ کھائیں اور دوا معدے کی رطوبت
کو تحلیل کرنے لگے تو بخارات اور ریاح پیدا ہوں **چوتھی قسم** وہ درد معدہ کہ کسی ایسی موذی غذا کے کھانے سے عارض ہو کہ معدے کو
اپنی کیفیت سے یا کیفیت گرم لاذعہ سے ایذا دے اور اُس کی علامت ظاہر ہے **علاج** قے کرائیں تاکہ غذاے مذکور نکل جائے پھر
نظر کریں اگر درد کا سبب کھانے کی زیادتی ہو تو کئی دن تک کم کم غذا اور متفرق کھلائیں تاکہ معدے پر گراں نہ ہو اور اگر کیفیت کی
بُرائی درد کا سبب ہو تو غذاے صالح الکیفیت دیں کہ معدے کے مناسب ہو **پانچویں قسم** وہ درد معدہ کہ جس کا سبب ضعف معدہ ہو
اور ظاہر ہے کہ جب ہضم ضعیف ہو اور غذا میں فساد آئے تو درد پیدا کرے اور ایسی غذا سے ریاح بھی پیدا ہوتے ہیں اور معدے میں
تمدد اور درد پیدا ہوتا ہے اور اس قسم [illegible] علامت یہ ہے کہ کھانے کے بعد درد اُٹھے اور بدون قے یا اسہال کے نہ ٹھہرے لہذا قال الرازی
اَلْمَعِدَۃُ الَّتِیْ یُوْذِیْہَا الطَّعَامُ فَیَتَمَدَّدُ حَتّٰی [illegible] لَا تَسْکُنُ اِلَّا بِالْقَیْءِ فَاِنْ کَانَ الضُّعْفُ فِیْ اَعَالِیْہَا دَفَعَتْہُ بِالْقَیْءِ وَاِنْ کَانَ فِیْ اَسَافِلِہَا دَفَعَتْہُ
بِالْاِسْہَالِ یعنی اس لئے رازی کہتا ہے کہ جو معدہ غذا سے ایذا پاتا ہے [illegible] نہایت ضعیف ہے اس سبب سے ناچار اُسکو دفع کرتا ہے کیونکہ اُسکی
برداشت نہیں کر سکتا سو اگر ضعف اسکے اُوپر کی جانب کو ہوگا تو اُس کو قے میں دفع کریگا اور اگر نیچے کی طرف میں ہوگا تو اسہال میں دفع
کریگا **علاج** مقویات معدہ دیں تاکہ ضعف زائل ہو اور اگر اخلاط کا جمع ہو جانا اُس میں ضعف کا باعث ہو تو تنقیہ مقدم رکھیں اور دیان لینا

چاہیئے کہ قرص کوکب الارض اس مرض میں بہت نافع ہے اسکی ترکیب سنبل جند بید ستر سلیخہ طین الجزر قشیر بیروج ہر ایک چار درم افیون زعفران قسط کوکب الارض محرق یعنے جلا ہوا ابرک ہر ایک پانچ درم دو قو انیسون سیسالیوس تخم بنج ابیض منقعہ یا لیسہ تخم کرفس ہر ایک چھ درم یہ سب سولہ دوائیں ہیں جو دوا گوند کی قسم سے ہے اسکو پانی میں حل کرلیں اور باقی کو باریک پیس کے باہم ملالیں اور شہد میں گوندھ لیں اور قرص بنالیں اور سایہ میں خشک کریں ایسے قرص کی ترکیب کہ اُس درد معدہ کو زائل کردے جو غذا کے بعد پیدا ہو اور جب تک قے نہ کریں آرام نہ ہو انیسون تخم کرفس ہر ایک پانچ درم فستین رومی دس درم سلیخہ بیس درم مرکی فلفل جند بید ستر افیون ہر ایک اڑھائی درم قرص بنالیں ہر ایک قرص بقدر ایک درم اور خوراک ایک قرص روز قت اکسیر اعظم میں لکھا ہے جو درد کہ ضعف معدہ کے سبب سے ہو اُس کا اور ضعف کا ایک علاج ہے فوائد کی زیادتی کے لیئے دو ایک جوارش کے نسخے لکھے جاتے ہیں ضرورت کے موافق استعمال کریں اور جبکہ اخلاط کا جمع ہونا ضعف کا سبب ہو تو پہلے تنقیہ کریں اور یہ جوارش مقوی معدہ ہے اور درد کو بھی نافع ہے اُس کی ترکیب دانہ ہیل خورد برگ پودینہ دو دو درم نانخواہ سنبل الطیب سعد پوست ترنج قرنفل ساذج ہندی خولنجان زنجبیل زعفران بیرون لپیتہ ایک ایک درم شیرۂ مربا آملہ شیرۂ مربا سیب دواؤں کو باریک پیس شیرجات کا قوام کرکے دواؤں کو ملاکر معجون تیار کریں مقدار خوراک دو مثقال اور ایک شخص لینپنے والا بہت اور ضعف کے ساتھ درد معدہ میں مبتلا تھا اُسکو اس معجون سے بہت نفع ہوا اسکی ترکیب مروارید ناسفتہ ایک درم زہر مہرۂ خطائی کہربائے شمعی یشب اسفر آدھا آدھا درم گلاب میں گھسکر عود غرقی قرنفل پوست ترنج مصطگی زرنب صمغ عربی بریان تخم خشخاش سنبل الطیب حب الآس سعد زیرہ سیاہ بریاں ایک ایک درم زرنباد نانخواہ آدھا آدھا درم دانہ ہیل بیاگری زرشک صندل سفید باریک پیس کے پودینہ بیرون لپیتہ کشنیز مقشر بریان طباشیر گل سرخ دو دو درم ہی خشک چار تولہ دواؤں کو کوٹ پیس کے شربت انار شیریں چار تولہ قند دواؤں سے چند قوام کرکے مربائے آملہ دو عدد پیس کے دواؤں کے ساتھ قوام میں ملا کے معجون تیار کریں خوراک ایک مثقال اور تقویت کی زیادتی کے لیئے مشک عنبر ورق طلا ورق نقرہ آدھا آدھا درم عرق کیوڑا میں حل کرکے اضافہ کرتے ہیں چھٹی قسم اُس درد معدہ کے بیان میں جو ناشتہ کے وقت یعنی نہار اور جب معدہ خالی ہو تو شدت پکڑے اور غذا کھانے سے ساکن ہو جائے اور یہ تین طرح پر ہے ایک تو یہ کہ ریاح غلبہ کریں اور خلاء میں ریاح پیدا ہونے کی وجہ قسم ریحی میں بیان ہو چکی دوسرے وہ کہ خاو معدے کے سبب صفرا جگر سے معدے پر گرے اور اس سبب سے کہ لطیف اور طافی یعنے اُوپر آنیوالا ہے معدے کے اُوپر کی جانب میں آپڑے اور اس کی لذع محسوس ہو پھر جب کھانا کھائیں تو صفرا بیٹھ جائے اور درد رک جائے اور مُنہ کی تلخی اور قے میں صفرا کے نکلنے سے اور ترشی کے نافع ہونے سے پہچانا جاتا ہے کہ سبب صفرا ہے اور دوسرے علامات صفراویہ بھی اُسپر گواہی دیں تیسرے وہ کہ جب معدہ خالی ہو تو طحال سے سودا فم معدے پر گرے جیسا کہ اس امر کی عادت ہے اور اس وجہ سے کہ اس سودا میں تیزی ہوگی یا مقدار میں زیادہ ہوگا یا فم معدہ کی حس پہلے کی نسبت زیادہ قوی ہوگئی ہوگی اس سے ایذا پائے اور درد محسوس ہو اور جس شخص کے معدے میں یہ سبب موجود ہو تو اُسکے فم معدہ میں سوزش ہوتی ہے اور کھانا کھانے سے زائل ہو جاتی ہے اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ خلط صفراوی سوزش پیدا کرے اور اُن علامات سے جو ہر ایک کے لیئے مخصوص ہیں ان دونوں میں فرق ہو سکتا ہے علاج ریاح کا پیدا ہونا جس کا سبب بلغم ہو اس سبب سے کہ اسکا مادہ رطوبت غلیظ ہے کہ بعد کسی کی حرارت سے تحلیل ہو کر ریاح پیدا کرتی ہے جیسا کہ ریحی میں ہم کہہ چکے ہیں تو اُس کی تدبیر تنقیہ ہے اور تقویت جس طرح پر کہ ابھی ہم نے ذکر کیا ہے اور جس شخص کو درد معدہ کا سبب صفرا ہو تو صفرا کے مسہلات دیں اور کھانے میں ترشی اور جگر کے مزاج کی تعدیل میں کوشش کریں اور اگر سن و سال مقتضی ہو تو فصد باسلیق بائیں ہاتھ سے کھولیں اور جس شخص کو درد معدہ کا سبب سودا ہو تو غور کریں اگر اُسکا سبب تنگی ہو یا مادہ کی کثرت ہو تو باسلیق کی فصد بائیں ہاتھ سے کھولیں اور معدے کی تقویت میں کوشش کریں اور اگر ایسا اس سبب

ہو کر معدے کی حِس ذکی ہوگئی ہے ۔ تو جو درد معدے کی حِس قوی ہونے سے عارض ہو تو اُس کا ذکر علیحدہ
قسم میں آتا ہے ساتویں قسم اُس درد معدے کے بیان میں کہ معدے کی حِس قوی ہونے سے عارض ہو ظاہر ہے کہ اسکی حس بہت قوی
ہوگئی تو ہر ایک ادنٰے سبب سے ایذا پائیگا جیسے غذا کے ابخرے یا طحال سے اُس پر سودا اگرنا تاکہ اس کو اشتہا سے خبردار کرے اور اُس کے
مانند جن امور سے بدن خالی نہیں اور یہ قسم معدے کے افعال کی جُودت اور خوبی سے پہچانی جاتی ہے علاج ایسی تدبیر کریں کہ روح
میں غلظت آئے اور عضو کی حس کم ہو جائے کیونکہ حس کے قوی ہونے کا یہ سبب ہے کہ روح میں رقت آگئی ہے اور اس کام کے لیئے تھوڑا
سا آب کوکنار پینا اور کلہ پایہ کھانا مخصوص ہے اور کبھی سرد پانی پینے سے معدے میں درد ہو جاتا ہے اس سبب سے کہ اُس سے کثیف
اور ایذا ہوتی ہے خاص کر جبکہ معدے کی حس قوی ہو اکسیر اعظم میں لکھا ہے کہ اس قسم کے علاج میں عضو کی تخدیر اور روح کی غلظت
کی طرف متوجہ ہوں جیسے تھوڑا سا آب کوکنا پئیں کہ درد کو تسکین ہو اور کلہ پایہ کھائیں اور ایسی اغذیہ مغلظہ وغیرہ کا استعمال کریں اور
مخدرات مقوی معدہ جیسے حافظ الصحتہ اور مزیل العمر نافع ہے اور جس دوا اور غذا میں کہ کوئی مزہ غالب ہو نہ دینا چاہیئے اور شیخ کہتا ہے
کہ جب اس قسم کے مرض کی شدت ہو تو نرمی کے ساتھ مخدرات کا استعمال کرنا ضروری ہے اور جو غذائیں کہ مغلظ خون ہوں مثلاً گائے
کا گوشت اور سرسیہ وغیرہ استعمال کریں پھر اگر وہ موذی مادہ ہے تو چاہیئے کہ ایارج سے کئی مرتبہ میں اُس کا تنقیہ کریں اور اُس مریض کی غذا
میں تاخیر نہ کریں بلکہ لازم ہے کہ بھوک کے شروع ہوتے ہی رب فواکہ اور ٹھنڈے پانی اور گلاب میں روٹی بھگو کے کھلائیں اور اگر
ذکائے حس کا باعث خلط بارد ہو تو اکثر تشنج اور رعشہ عارض ہوگا چاہیئے کہ شراب خالص اور ادویہ خوشبودار قابض ملطف سے معدہ کی
تقویت کے بعد خلط کا تنقیہ کریں انتباہ کبھی معدے کا درد آنتوں میں اُتر جاتا ہے اور قولنج پیدا کرتا ہے اور کبھی اچانک مار ڈالتا ہے
اس سبب سے کہ اُس کی ایذا دل میں پہنچتی ہے شیخ نے اُس کا ذکر کیا ہے حاصل کلام درد معدہ کے معالجے میں مہلت نہ کریں کیونکہ عضو مشارکت سے
اور اسکی آفت سے بہت سے بلیات برپا ہوتے ہیں اور جب حد سے زیادہ ہوتا ہے تو اُسمیں ورم پیدا کرتا ہے ف واضح ہو کہ شیخ کا
قول ہے کہ درد معدہ یکا یک بیمار کو ہلاک کرتا ہے اسوجہ سے کہ اُسکا صدمہ دل میں پہنچتا ہے اور کبھی اسوجہ سے ہلاکت کا خوف ہوتا ہے کہ جس
شخص کے معدے میں اکثر درد ہو تو آخر میں ورم پیدا ہوتا ہے اور اکثر حاملہ عورتوں کو اختناق رحم کے سبب سے درد معدہ کے علاوہ فم معدہ
میں درد پیدا ہوتا ہے **تیسری فصل ضعف ہضم اور سوء الہضم اور تخمہ کے بیان میں** جان لینا چاہیئے کہ ان تینوں کے اسباب
یکساں ہیں لیکن اتنا فرق ہے کہ اگر سبب ضعیف ہو تو ضعف لاتا ہے اور اگر قوی ہو تو تخمہ اور اگر متوسط ہو تو فساد ہضم پیدا کرتا ہے سو ضعف ہضم
تو وہ ہے کہ معدے میں کھانا بہت دیر تک رہے اور عادت کے موافق آنتوں کی طرف نہ اُترے اُس کی یہ علامت کہ غذا کھانیکے بعد بہت
دیر تک معدے میں بوجھ اور تمدد بیمار کو محسوس ہو اور ڈکاروں میں کھانے کا مزہ معلوم ہو اور یہ ظاہر ہے کہ جب قوت ہاضمہ ضعیف ہوگی تو غذا کے
آتے ہی اُسمیں تصرف نکریگی اور جب تک غذا میں تغیر نہ آئیگا اور اپنے حال پر ہوگی تب تک اُس کا مزہ ڈکاروں میں ظاہر ہوگا فائدہ جو قوت معدہ کی قوتوں
میں سے ضعیف ہو جائے اُس سے ایک طرح کا ضعف معدہ پیدا ہوگا لیکن اکثر لوگوں کی عادت ایسی ٹھیر گئی ہے کہ قوت ہاضمہ کی ضعیفی کو
ضعیفی معدہ کہتے ہیں اور چاروں قوتوں میں سے ہر قوت کے ضعف کی علامت کا بیان آئیگا اور واضح ہو کہ ہاضمہ قعر معدہ میں زیادہ ہے سو جب کہ
ہضم میں قصور پڑے تو جان لینا چاہیئے کہ آفت قعر معدہ میں ہے اور سوء ہضم اور فساد ہضم وہ ہے کہ جیسا چاہیئے کھانا کامل ہضم نہو بلکہ ہضم
فاسد ہو جائے اور کیلوس میں فرق آکر بعضی کیفیات ردیہ کا اثر آجائے اور فساد ہضم کے یہ علامات ہیں کہ شراسیف میں درد اور تمدد اور متلی اور
معدے میں جلن کی تکلیف اور سڑاند بدبودار اور ناطبعی ڈکار آئیں اور ڈکاروں میں سبب کے موافق تغیر مختلف ہوتا ہے مثلاً اگر فساد کا سبب حرارت
ہو تو ڈکار کی بُو دھوئیں کی سی یا مچھلی یا کیچڑ کی طرح ہو اور شاید کہ ایسی بُو آئے جسکو تعبیر نکرسکیں اور اگر فساد کا سبب سردی ہو تو ڈکار کی ترشی اُسکی

گواہ ہے **فائدہ** جس غذا کا ہضم ردی ہوتا ہے وہ طبیعت کو مقبول نہیں اور اکثر غذا اسکے لئے اسکو جذب نہیں کرتی اور اگر ضرورت اور حاجت
کی شدت سے غذا کے لئے جذب کرے تو اسہالات کا خوف ہے کہ استسقا یہ سرطان اور برص اور دوسرے امراض ردیہ پیدا کرے اور تخمہ
ہے کہ معدہ میں کھانا ہضم نہ ہو ویسا ہی ہے پھر دو حال سے خالی نہیں یا تو یہ کہ معدے سے اُترے یا شکم بہت جاری ہو جائے اور شاید کہ فاسد ہو کر کوئی اور بُری
چیز بنجائے **انتباہ** ضعف ہضم نقصان ہضم کا ہے اور تخمہ اُسکا باطل ہونا اور ہضم کے نقصان اور باطل ہونے سے یہ مراد ہے کہ ہضم میں اُسکے فاعل کے
سبب سے آفت آئے یعنے قوت ہاضمہ میں فتور آجائے بخلاف فساد ہضم کے کہ اُس سے یہ مراد ہے کہ ہضم میں آفت واقع ہو نہ فاعل کے سبب سے یعنی
قوت ہاضمہ کامل ہو لیکن بُرا ہضم ہو اور جاننا چاہیئے کہ ضعف ہضم کے اور تخمہ کے اور فساد ہضم کے اسباب کئی طرح پر ہیں ہر سبب کے موافق علیحدہ قسم
میں ہم بیان کرتے ہیں اور اُوپر ذکر ہو چکا ہے کہ تینوں کے اسباب یکسان ہیں **ف** واضح ہو کہ ہضم فقرہ معدہ میں ہوتا ہے نہ فم معدہ میں اسلئے کہ فم معدہ
عصبی ہیں اور قعر معدہ میں گوشت اور اُسکی وجہ بیان ہو چکی اور کھانے کی خواہش فم معدہ کے متعلق ہے جاننا چاہیئے کہ فساد ہضم اُمّ الامراض اور
منبع الاسقام ہے اسلئے کہ فساد ہضم سے بہت مرض پیدا ہوتے ہیں کَمَا قَالَ الشَّیْخُ الرَّئِیْسُ اِعْلَمْ اَنَّ فَسَادَ الْھَضْمِ قَدْ یُؤَدِّیْ اِلٰی اَمْرَاضٍ کَثِیْرَۃٍ خَبِیْثَۃٍ مِثْلَ
الصَّرَعِ وَالْمَالِیْخُوْلِیَا الْمَرَاقِیْ وَنَحْوِھَا یعنے شیخ نے کہا کہ جاننا چاہیئے فساد ہضم سے امراض کثیرہ خبیثہ پیدا ہوتے ہیں جیسے صرع اور مالیخولیا ے مراقی اور
اسکے مانند اور جاننا چاہیئے کہ جب معدہ ایسا ضعف ہو کہ غذا کو متغیر نہ کرسکے اور اکثر ضعف معدہ کا سبب رطوبات کی زیادتی اور اُن کا غلبہ
ہے جالینوس نے اس مرض میں یہ قیروطی استعمال کی ہے موم آٹھ مثقال روغن ناردین فائق ایک وقیہ دونوں کو ملا کے ضماد کریں اور اگر معدہ ایسا
ضعیف ہو کہ غذا کا امساک نہ کرسکے تو صبر مصطگی عصارۂ حصرم ایک ایک مثقال ملا کے معدہ پر ملیں اور جالینوس ضامن ہے کہ یہ نسخہ سکنجبین
سفرجلی کا جمیع امراض معدہ کو جنمیں حرارت یبوست شدیدہ کے ساتھ نہو بہت نافع ہے اُس کی ترکیب آب بہی دو رطل سرکہ کہنہ ایک رطل شہد
جسقدر ضرورت ہو سب کو ملا کے قوام کرکے زنجبیل دو اوقیہ باریک پیس کر چھڑک کے استعمال کریں اور یہ دوا عمل میں اُسکے قریب ہے بہی بریان تین
رطل شہد تین رطل دونوں کو ملا کے فلفل تین اوقیہ تخم کرفس جبلی ایک اوقیہ باریک پیس کے ملائیں اور آواز بلند اور جو چیز صفاق کو حرکت دے ضعف معدہ
میں مفید ہے اور دواء الفرس نافع ہے اُسکی ترکیب ہلیلہ سیاہ روغن گاؤ میں بریاں کرکے دس درم حرف بریاں پانچ درم نانخواہ صعتر فارسی تین
تین درم خبث الحدید مدبر دس درم باریک پیس کے سفوف بنا کر شراب قوی کے ساتھ دو درم استعمال کریں پہلی قسم وہ ہے کہ سوء مزاج سازج
ہو دوسری قسم وہ ہے کہ معدہ میں بُرے اخلاط کا پیدا ہونا یا دوسرے عضو سے اُسمیں گرنا اُس کا سبب ہو اور سوء مزاج سازج کے جمیع اقسام
کے علامات اور معالجات وجع المعدہ میں مذکور ہوئے اور ہم آگے بھی سازج اور مادی کا فرق بیان کرتے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ سب امور سے زیادہ
مرض کا پہچاننا ضرورتر ہے کیونکہ جب مرض متحقق ہوگا تو علاج بھی سہل ہوگا سادہ کے لئے تو تبدیل اور مادی کیواسطے تنقیہ اور ان دونوں میں یہ
فرق ہے کہ سازج میں معدہ بہت سبک ہوگا کیونکہ اسمیں مادہ نہیں اور اگر اچھی غذا کھائیں اور قے میں نکال ڈالیں تو جو کھاتے ہیں نکلے اُس کے
ساتھ کوئی اوپری چیز جو خلط کے وجود پر دلالت کرے نہ نکلے اور سازج دیرپا بھی ہے اور مشکل سے اچھا ہوتا ہے بخلاف مادی کے کہ اُسمیں معدے
کی گرانی اور قے میں اوپری چیز کا ظاہر ہونا لازم ہے باوجودیکہ عمدہ غذا کھائیں اور اُس کا علاج سہل ہے کیونکہ مادی اس سبب سے حادث ہوتا ہے
کہ ایک جسم دار چیز ہاضمہ کے قریب موجود ہے اور جسم دار چیز کا نکال دینا اور رفع کرنا آسان ہے خاص کر معدے میں سے اور سازج ایسا نہیں کیونکہ
مزاج کی تبدیل میں ایک مدت چاہیئے **تیسری قسم** وہ ہے کہ معدے کا جرم ضعیف ہو جائے اور آفت کے سبب سے اُس کی لیفیں سُست
ہو جائیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ معدے کے افعال طبعی طریق پر تب ہی پورے ہوتے ہیں کہ اُس کی لیفوں کی بناوٹ میں قوت ہو اور جب انہیں
استرخا آجائے تو ضرور معدے کے افعال میں فتور ظاہر ہوگا اور یہ فتور اگر قوی ہوگا تو اُسکا علاج دشوار ہے بلکہ اطبا کہتے ہیں کہ لاعلاج ہے چنانچہ اس باب کے
آخر میں علیحدہ فصل میں استرخاء المعدہ اور تحلیل نسج الالیاف کا بیان کیا جائیگا کیونکہ اسمیں صاحب اسباب کا اتباع ہے اور اسکا خود ذکر کیا جاتا ہے تو

اُس امر کی تدبیر ہے کہ فتور قوی نہ ہو اور جرم معدہ کے ضعیف ہونے کی یہ علامت ہے کہ بہت سی تلے کے بعد اور امراض مزمنہ کے آخر میں عارض ہو اور ہضم اور اشتہا ضعیف ہو اور بدن گھٹنے لگے اور سوء مزاج اور اورام کے اقسام کے علامات بالکل ظاہر نہوں اور کھانا معدے پر گراں ہو مگر جبکہ نہایت لطیف اور مقدار میں کم ہو اور جب سبب قوی ہو تو کھانا بالکل ہضم نہ ہو اور اچھی غذا اور اچھی ترتیب ہرگز فائدہ نہ کرے علاج جو کچھ کہ قابض ہو استعمال کریں خاص کر اگر قابض اور خوشبو دار ہو جیسے جوارش عود اور اسکے مانند اور اطریفل صغیر اور کبیر کا نفع اس مرض میں بہت بڑا ہے اور شراب مورد ایسے ہی مفید ہے اور مرغ خانگی کے سنگدانہ کا اندرونی پوست بہت نافع ہے گوشت سے جدا کر کے لٹکائیں تاکہ خشک ہو جائے پھر کوٹ لیں اور اس میں سے آدھا مثقال اطریفل میں یا شراب مورد میں ملا کر دیں اور ستاگ یشب معدے پر لٹکانا بالخاصیت مفید ہے۔ اور اگر آدھے درم کے اندازے سے پیسکر معجون میں ملا کر دیں تو بہت نافع ہے اور سنبل اور سعد اور اذخر اور مصطگی آب بہی میں ملا کر معدے پر لگائیں اور روغن ناردین معدے پر ملیں اور مرغ کے گوشت سے اور اس کے مانند کہ دارچینی اور زعفران اور زیرہ اس میں ڈالکر غذا بنائیں اور سماق اور آب لیموں یا آب انار سے ترش کریں اور دراج اور تیہو معدے کی سب بیماریوں میں موافق ہے خاص کر اس نوع میں اور روغن مصطگی معدے پر ملنا نافع ہے اور معجون جوزی مفید ہے اور یہ طلا مجرب ہے اسکی ترکیب یہ گلنار مصطگی ہر ایک تین مثقال افسنتین صبر ہر ایک دو مثقال گل سرخ پانچ مثقال قرنفل سعد سنبل ہر ایک دو درم باریک پیسکر گلاب یا شراب میں ملا کر طلا کریں فائدہ باقی اسباب کی معرفت کے بیان میں جو فساد ہضم سے مخصوص ہے جان لیں کہ یہ امّ الامراض اور منبع الاسقام ہے ہضم کے امر سے غافل نہ ہوں اور اسکے عوارضات کا جلد تدارک کریں جیسا کہ کہا جائیگا سوا اسباب مذکورہ بطریق کلیہ تین طرح پر ہیں ایک تو کھانے کے اوپر والی آفت دوسرے کھانے پینے میں سوء تدبیری تیسرے امور وارد یہ کہ کھانا کھانے کے اوپر ان کا اتفاق پڑے سو کھانے کی آفت دو طرح پر ہے۔ ایک تو وہ ہے کہ کیفیت کے سبب سے ہو دوسرے وہ ہے کہ کمیت سے ہو اور جو کھانا ردی الکیفیت ہے اُس کے کئی اقسام ہیں ایک تو وہ ہے کہ فی نفسہ فساد کو جلد قبول کرے جیسے کہ لبن حامض اور تازی مچھلی دوسرے وہ ہے کہ غلاظت کے سبب سے اصلاح کو دیر میں قبول کرے جیسے بھینس کا گوشت تیسرے وہ کہ بہت گرم ہو جیسے کہ شہد یا بہت سرد ہو جیسے کہ کدو چوتھے یہ کہ بدبودار ہو اور طبیعت کو مرغوب نہ ہو اور ظاہر ہے کہ جس کھانے کی بری بو ہے کہ اسکو انسان کی طبیعت قبول نہیں کرتی اور جس غذا سے طبیعت نفرت کرے اور اسپر میلان نہ ہو فاسد ہو جاتی ہے اس سبب سے کہ اس پر معدہ خوب نہیں ملتا اور یہ نامقبول ہونا اور بو کا مکروہ ہونا خواہ اس غذا کی ذات میں ہو یا بناتے وقت اس آگئی ہو اور بعضے لوگ کہ چوپایوں کی سی خاصیت رکھتے ہیں اور امتیاز کے نزدیک نہیں جاتے ان کے مزاج کا اعتبار نہیں اور کمیت کی برائی دو طرح پر ہے ایک تو یہ کہ کھانا جتنا چاہئیے اس سے زیادہ کھایا جائے اور ظاہر ہے کہ جو غذا مقدار مناسب سے زیادہ ہو معدہ اسکے ہضم سے عاجز ہو جاتا ہے اس کی ایسی مثال ہے کہ بہت سا ایندھن تھوڑی سی آگ پر ڈالیں اور جب ایسا ہوگا تو کھانا غیر فاسد بلکہ غیر منہضم اُتر جائیگا اور شاید کہ قوت ماسکہ قوی ہو اور اس کو بہت دیر تک معدے میں ٹھہرائے اور حرارت غریبہ اسمیں تصرف کرے اور اسکو فاسد کر دے دوسرے وہ ہے کہ کھانا جتنا کہ چاہئیے۔ اُس سے بہت کم کھائیں اور معدے کی حرارت سے وہ غذا جل جائے اور یہ صورت وہاں پڑتی ہے کہ معدہ تو ناری اور قوی الحرارت ہو اور کھانا بہت لطیف اور نہایت قلیل ہو

ف یہاں دو ایک نسخہ جوارش کے جو ضعف ہضم کے لئے مفید ہیں لکھے جاتے ہیں اور مزاج اور ضرورت کے موافق استعمال کریں جوارش آملہ کی ترکیب کہ مقوی معدہ ہے اور رافع اسہال ہے اور حار مزاج والے کو مفید ہے جلیشہ حکیم علوی خان کا معمول تھا صاف کیا ہوا آملہ پندرہ تولہ گلاب آدھ سیر عرق بید مشک میں رات کو بھگو کے صبح کے وقت خوب جوش کریں۔ جب گل جائے تو چھان کے آدھ سیر مصری پندرہ تولہ شہد ملا کے قوام کریں کے مروارید ناسفتہ تخاول دو تولہ ابریشم مقرض صندل سفید

گلاب کی کلی گاؤزبان دانہ ہیل پوست بیرون پستہ مصطگی دارچینی ایک ایک تولہ کوٹ پیس کے عنبر اشہب ورق طلا دو دو ماشہ ورق نقرہ تین ماشہ ملا کے جوارش تیار کریں اور حکیم شریف خاں نے آملہ اور شہد کا وزن آدھ سیر اور مصری سیر بھر لکھی ہے اور اسی پر اطبا کا عمل ہے جوارش سفرجلی کی ترکیب کہ مقوی معدہ اور مشتہی اور ہاضم طعام ہے ہیضہ بارد کو نافع ہے متلی کو روکتی ہے بہی کو چھیل کے بیج نکال لیں ایک رطل لیکے سرکۂ انگوری یا سرکۂ مقطر یا آب لیموں جو مل سکے اُس کے ہموزن لیکے بہی کو بھگو دیں پھر جوش دیکے جب گل جائے تو ایک رطل شہد اور قند ملا کے قوام کرکے دارچینی طباشیر گل سرخ پوست بیرون پستہ مصطگی عود دانہ ہیل برگ پودینہ جوز بوا بسباسہ چار چار درم قرنفل سنبل الطیب پوست ترنج تین تین درم زنجبیل فلفل دارفلفل زرنباد زعفران ایک ایک درم مشک عنبر آدھا آدھا درم گلاب خالص میں حل کرکے قوام مذکورہ میں اضافہ کرکے جوارش بنائیں خوراک چار درم تک امتلاء کھانے میں جو بُرائی آتی ہے سو کمیت کی برائی کیفیت کی بُرائی کی نسبت بہت کم مضر ہے اسواسطے کہ بہت غذا سے جو اچھی ہو بدن کو حصہ پہنچتا ہے جتنا کہ معدے نے اُنہیں تصرف کیا ہو اگرچہ باقی غیر منہضم رہے بخلاف فاسد الکیفیۃ کے کہ طبیعت کے نزدیک مردود ہے اور بدن کو ایذا دیتا ہے اور کھانے اور پینے میں سوءِ تدبیر کے اقسام میں ایک تو وہ ہے کہ غذائے غلیظ لطیف سے پہلے کھائیں اور لطیف جو سریع الہضم ہے بہت جلد ہضم ہو جائے اور اس سبب سے کہ غلیظ اس کے نیچے ہے اُتر نہ سکے اور اُسی جگہ اوپر رہے اور بہت ٹھیرنے سے فاسد ہو جائے پھر اُس غلیظ کو بھی فاسد کر دے کیونکہ جب فاسد صالح کے ساتھ ملے تو اُس کو بھی فاسد کر دیتا ہے دوسرے وہ ہے کہ معدے کے امتلاء پر اور کھانا کھالیں اور اُسوقت طبیعت غذا کے ہضم میں مشغول ہے یا اسی طرح ایسی چیز کے پینے کا اتفاق ہو کہ ہاضمہ کی حرارت کو بجھا دے اور غذا کے اور جرم معدہ کے بیچ میں فاصلہ کر دے تیسرے یہ کہ پہلے کوئی قابض چیز کھائیں اُسکے بعد کوئی ملین چیز کھائیں اور یہ ملین اُس قابض پر غالب آکر ہضم سے پہلے پھسلا دے اور جاننا چاہئے کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ یہ تدبیر موثر نہیں ہوتی اسلئے کہ پہلے والی چیز قابض قوی ہو اور ملین کی قوت سے نہ ٹلے اور جب تک کہ غذا کا نفخ کامل نہ ہو ملین کو بھی ٹھیرا لے اور ہضم بھی اچھا ہو اور امور واردیہ کہ کھانا کھانے کے بعد ان کا اتفاق ہو اور ہضم کو فاسد کریں وہ سخت حرکت اور بہت جاگنا دیر ہضم غذاؤں کے کھانے پر اور بہت سونا ان غذاؤں کے کھانے پر جو جلدی متغیر ہو جاتی ہیں فائدہ قعر معدہ میں غذا کے پہنچنے سے پہلے حرکت خفیف ہضم پر مدد کرتی ہے کیونکہ غذا کو قعر معدہ میں بٹھلا دیتی ہے خاص کر جبکہ غذا بھنی چیز نہ ہو بخلاف سخت حرکت کے کہ اگر ہضم سے پہلے اتفاق ہو تو غذا کو فاسد کرتی ہے کیونکہ غذا کو قعر معدہ میں بدوں ہضم کے اُتارتی ہے لیکن جب پورا ہضم ہو چکے اور انحدار یعنی اُتارنا مطلوب ہو تو سخت حرکت بُری نہ ہوگی اس لئے کہ دافعہ کو قوت دیتی ہے علاج جب معلوم ہو کہ ہضم فاسد ہوتا ہے تو چاہئے کہ فی الفور قے کریں تاکہ معدہ غذائے فاسد سے پاک ہو اور اس صورت میں قے عمدہ علاج ہے اس لئے کہ اُس کو امعا کی طرف جانے سے پہلے نکال لاتی ہے اور کیلوس فاسد جگر کی طرف نہیں جانے پاتا اور اگر شبت اور پودینے کے جوشاندہ میں سکنجبین ملائیں اور پی کر قے کر ڈالیں تو بہتر ہوگا اور جس مریض کو کوئی امر قے سے مانع ہو اس سبب سے کہ طبیعت کو مرغوب نہیں یا کوئی اور آفت ہو یا معدے سے غذا آنتوں کی طرف اُتر گئی ہو تو چاہئے کہ گلقند اور جوارش شہریاری اور جوارش تمر ہندی دیں تاکہ اسہال کے طریقے سے وہ فاسد دفع ہو اور جان لینا چاہئے کہ جوارش مذکور اور گلقند باوجودیکہ مسہل ہیں مگر معدے کو قوت دیتے ہیں اور ہاضم بھی ہیں اور تنقیہ کے بعد تلطیف کے لئے اگر طاقت ہو تو فاقہ کریں اور اگر فاقے کی تاب نہ ہو تو غذا میں کمی کریں اور کھانے کے لئے جو چیز اختیار کریں لطیف اور سریع الہضم اور مقوی معدہ ہو جیسے دراج اور تیہو … دارچینی اور کچھ تھوڑی سی زعفران ملا کے اور تنقیہ کے بعد ریاضت کرنا اور حمام کرنا اور گرم پانی سے معدے پر تریڑا دینا مفید اور ہاتھ اور پاؤں سرد پانی میں رکھنا ہضم کو قوت دیتا ہے کیونکہ حرارت کو باطن میں جمع کرتا ہے اور اگر فساد ہضم کا سبب غذا کی قلت ہو جیسا کہ غذا کی کمیت کی برائی میں بیان ہوا ہے تو معدے کے مزاج کی اصلاح کریں اور زیادہ غذا کھائیں اور جو کچھ کہ فساد ہضم

کے اسباب سے ہم کہہ چکے ہیں کہ سبب کے موافق مناسب تدبیروں سے اُسکا تدارک کریں تنبیہ جان لینا چاہئیے کہ معدے میں چار قوتیں ہیں جاذبہ ماسکہ ہاضمہ دافعہ افعال معدہ کا کامل ہونا ان قوتوں کی صحت پر موقوف ہے جب کہ ان قوتوں میں فتور پڑیگا تو معدے کے افعال سبب کے موافق کہ ایک قوت میں ہو یا زیادہ میں اور قوی ہو یا ضعیف ناقص یا باطل ہو جائینگے اور ہر قوت کے ضعف کی علامت اُسکے علاج کے ساتھ ہم علیحدہ مقالہ میں بیان کرتے ہیں ہر چند کہ جو کچھ مذکور ہو چکا اُس سے بیان کا ماحصل روشن ہے لیکن یہ بحث کہ حقیقت میں اصل اصول ہے اس میں بہت سے فوائد ظہور میں آتے ہیں پہلا مقالہ قوت جاذبہ کے ضعیف ہونے کے بیان میں جان لینا چاہئیے کہ جاذبہ کی سردی اور تری ضعیف کرتی ہے اور گرمی اور خشکی اس کی مدد کرتی ہے اور اسکے ضعیف ہونے کی یہ علامت ہے کہ کھانا فم معدہ سے دیر میں اُترے اور سینے میں گرانی محسوس ہو اور شاید کہ بیقراری اور اضطراب اور پہلو بدلنا اور خفقان اور سدر اور دوار پیدا ہو اور کبھی متلی اور قے عارض ہو علاج شربت لیموں اور شربت فواکہ اور شربت سیب اور شربت صندل اور بیہ اور لطیف سریع الہضم غذائیں جیسا کہ مرغ اور تیہو اور کبک کا گوشت اور اسکے مانند دارچینی اور زعفران اور زیرہ وغیرہ سے خوشبودار کرکے دیں کہ جاذبہ کو قوت دے اور کھانے کے بعد آہستہ آہستہ ریاضت کرنا اور داہنی کروٹ پر لیٹنا اور ہاتھ اور پاؤں کا ملنا غذا کو فم معدہ سے اُترنے پر مدد کرتا ہے اور جو چیز معدے کے ریاح کو توڑ ڈالے مفید ہوگی ف اکسیر اعظم میں لکھا ہے کہ اکثر اوقات میں ضعف جاذبہ سردی اور تری سے پیدا ہوتا ہے لازم ہے کہ جوارشات حارّہ یابسہ جیسے جوارش کمونی اور مصطگی اور فلافلی وغیرہ قرص ورد اور شربت عود اور اُسکی جوارش اور مربائے زنجبیل اور اُسکے مانند کھائیں اور مصطگی انیسون تخم کرفس پانی میں جوش دیکے چھان کے مصری ملا کے پئیں اور جو کچھ گرم و خشک ہو جیسے مرغ اور دراج کے کباب کھائیں اور روغن زنبق اور روغن ناردین معدہ پر ملیں اور یہ معجون کہ مسمّے بفلاسفۂ ہندی ہے اس باب میں بہت نافع ہے اسکی ترکیب ہلیلہ بلیلہ آملہ مقشر مقل دار فلفل تربد روغن بادام میں چرب کرکے چار درم شیطرج ہندی بارہ درم دواؤں کو باریک پیس کے شکر قوام کرکے دواؤں کو ملا کر معجون بنالیں اور شیخ کہتا ہے کہ اگر اس مرض کا باعث مادّہ ہو تو اُسکا تنقیہ کریں اور اگر مادہ زیادہ نہو تو تعدیل وغیرہ کافی ہے اور غذا میں تلخ اور قابض چیزیں استعمال کریں اور پینے کی دوائیں جن چیزوں میں کہ افسنتین اور سفرجل ہو استعمال کریں اور ضماد کی چیزوں میں قابض خوشبودار چیزیں جیسے حماما قصب الذریرہ سنبل لادن ساذج ہندی اور مروخات جیسے روغن مصطگی روغن ناردین روغن سفرجل کی تبرید کام میں لائیں ✦ دوسرا مقالہ قوت ماسکہ کے ضعف ہو جانے کے بیان میں جان لینا چاہئیے کہ خشکی مائل بسردی ماسکہ کو قوت دیتی ہے اور اس قوت کے ضعف کی یہ آفت ہے کہ معدہ غذا پر نہ ملے اور اس کی طرف متوجہ نہو یعنے اُسکے گرد نہ آئے اور اگر متوجہ ہو تو کم التفات کرے اور کبھی معدے میں خفقان اور رعشہ کی سی حرکت پیدا ہو جاتی ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بیمار ابتدا میں معدے کے کانپنے سے خبردار نہو اور آخر میں رعشہ غالب ہو اور تمام اعضا اُس کے ساتھ کانپنے لگیں اور قوت ماسکہ کے ضعیف ہونیکے اسباب تین طرح پر ہیں ایک تو مادّہ گرم کہ جلا کر اُس کی قوت کو ضعیف کرے یہانتک کہ جو غذا اُسمیں پہنچے اُسکو نہ ٹھیرا سکے اور کبھی سوء مزاج گرم بے مادہ معدے کے قوی کو ضعیف کرتا ہے لیکن یہ شاذ و نادر ہے اکثر تو مادّے کے ساتھ ہوتا ہے دوسرے غالباً بالاسر مادّہ کہ معدے میں آئے اور غذا کو ٹلا دے تیسرے زخم اور پھنسیاں ہوں کہ جو چیز اُنسے چھوٹے اُنکو تکلیف پہنچے اگرچہ ذرا سی چیز ہو اور اپنے سے الگ کرنا چاہئیے اور ارتعاش کی علامت غالباً پانے سے پہلے یہ ہے کہ غذا اگرچہ کم ہو اُس سے معدے کو ایذا پہنچے اور غذا کو چھوڑ دینا چاہئیے اور قوت ماسکہ کے ضعف کی علامت دو طرح پر ہے ایک تو یہ کہ بیمار گمان کرے کہ حرکت کریگا تو وہ غذا جو کھا چکا ہے اُلٹ جائیگی اور قے میں نکل آئیگی اس سبب کے یا تو رطوبت ہے کہ فم معدہ پر آ گئی ہے یا معدے کا جرم ضعیف ہو گیا دوسرے یہ کہ جو غذا کھائیں جلد معدے سے امعاء میں اُتر آئے اور فم معدہ میں رطوبت کے ہونے کا یہ نشان ہے کہ اگرچہ کھانا

کم کھائیں یہ گمان ہو کہ اگر حرکت کریگا تو کھانا اُلٹ آئیگا اور معدے کے جرم ضعیف ہونیکا یہ نشان ہے کہ جب تک غذا سے نہ بھر جائے
یہ حالت نہ ہو اور گرم مادّے کا اور سوء مزاج گرم بے مادّے کا نشان پہلی فصل میں مذکور ہوا اور زخموں اور پھنسیوں کا نشان بیان کیا جائیگا **علاج**
اگر مرض کا سبب گرم مادّہ ہو تو پہلے اُس کو رفتہ رفتہ معدے سے پاک کریں اُسکے بعد رُبّ بہ رُبّ سیب شربت لیموں استعمال کریں اور
کشکاب گاؤزبان کے ساتھ پکا کر دیں اور اگر مدّت دراز گذر جائے تو گائے کا دوغ لوہے سے بجھا کر دیں یا طباشیر اور گل سُرخ گلنار قرص الطباشیر
کہربا پیس کے اُس میں سے پانچ درم دس استار دوغ میں ڈالکر دیں اگر غذا چاول اور گاورس مقشر اور مسور اور آب غورہ آب انار سے ترش کر کے
دیں۔ اور معدے پر صندل طباشیر گلنار گل سُرخ برگ مورد پوست سیب پوست ضماد کریں اور اگر سوء مزاج گرم بے مادّہ ہو تو استفراغ
کی حاجت نہیں اور باقی یہی تدبیر ہے اور اگر بیماری کا سبب رطوبت مزلقہ ہو تو پہلے مادّے کو قے سے پاک کریں یا ایارج فیقرا سے اسہال کرا دیں
اور تنقیہ کے بعد جوارش جوزی دیں اور شربت مورد اور ربیہ اور اطریفل صغیر مناسب ہے اور مشک اور عود خام اور گلنار گل سُرخ قرنفل وغیرہ معدے
پر ضماد کریں اور لطیف اور خوشبودار غذا کھائیں جیسے کبک اور تدرو اور دراج اور تیہو اور گنجشک اور خرگوش کا گوشت بھون کر اور
زیرہ سیاہ اور زیرہ سفید اور اجوائن وغیرہ سے خوشبودار کریں جوارش جوزی کی ترکیب ہلیلہ کابلی یا ہلیلہ سیاہ لیکر کوٹ لیں اور روغن
گاؤ میں بھون لیں پھر یہ ہلیلہ بسریاں دس درم لیکر اور حب الرشاد بسریاں پانچ درم نانخواہ صعتر ہر ایک تین درم خبث الحدید سرکے میں
پکایا ہوا ایک درم سب دواؤں کو حب الرشاد کے سوا کوٹ لیں اور سب کو شہد میں ملالیں خوراک تین درم سے پانچ درم تک **ف** واضح ہو
کہ دوسرے میں اطریفل صغیر کی ترکیب اس طرح پر لکھی ہے پوست ہلیلہ کابلی پوست ہلیلہ زرد آملہ آدھ آدھ من مصطگی ڈھائی اوقیہ فلفل
دو استار زعفران دو وقیہ دو اوقیہ ان دواؤں کو باریک پیس کے روغن بادام میں چرب کریں اور مقل کو حل کر کے شہد میں ملائیں مقدار دوا
مذکورہ اسی شہد میں ملا کے اطریفل صغیر بنائیں آب اکسیر اعظم سے وہ ایک مرکب نسخہ جو مطابق ضعف معدہ اور ضعف ہضم سے مخصوص ہو ہرگز متدرج ہیں
لازم ہے کہ مزاج کی رعایت سے استعمال کریں جوارش زرشک کی ترکیب کہ مقوی معدہ ہے قرنفل مصطگی سنبل الطیب آدھا آدھا درم عود ساذج
ہندی زرنب صندل دارچینی ایک ایک درم تخم ہیل زرشک گل سُرخ گاؤزبان دو دو درم قند سفید دواؤں کے سہ چند قوام کر کے دواؤں کو
کوٹ پیس کے اس قوام میں ملا کے جوارش تیار کریں ایسی جوارش کی ترکیب کہ تقویت معدہ میں قائم مقام جوارش عود ترش کے ہے
آب لیموں چار عدد ساذج ہندی زرنب سلیخہ سنبل الطیب ایک ایک درم گل سُرخ دانہ ہیل قاقلہ تین دو دو درم دواؤں کے سہ چند قند بطریق
معلوم جوارش بنائیں حب مصطگی کی ترکیب کہ ریح اور بلغم کے سبب سے جو ضعف معدہ ہو اُسکو نافع ہے نمک ہندی ایک درم پوست ہلیلہ زرد
ڈیڑھ درم زنجبیل سنبل الطیب دو دو درم مصطگی تین درم ہلیلہ سیاہ چار درم صبر چار درم دواؤں کو باریک پیس کے آب گندنا میں ملا کے گولیاں
بنائیں مقدار خوراک ایک درم **تیسرا مقالہ ہاضمہ کے ضعف کے بیان میں** معتدل گرمی اور تری ہاضمہ کو قوت دیتی ہے
اور اس وجہ سے کہ ضعف ہاضمہ مفصّل مذکور ہو چکا ہم نے اُس کو پھر بیان نہ کیا مگر چند امور جو اُسکو مخصوص ہیں اُن کو بیان کرتے ہیں تاکہ فوائد بڑھ
جائیں جاننا چاہیے کہ سوء مزاج گرم یا سرد سادہ ہو یا مادّے کے ساتھ اُس کا ضرر ہضم میں بہت قوی ہے اور سوء مزاج تر کہ معتدل سردی کیساتھ
ہو ہضم میں اتنا ضرر نہیں کرتا کہ جتنا سوء مزاج گرم یا سرد ضرر کرتا ہے لیکن سوء مزاج خشک بہت بُرا ہوتا ہے ذبول کی نوبت پہنچاتا ہے اور سوء
مزاج تر استسقا میں لیجاتا ہے اور جو غذا ہضم نہیں ہوتی اُسکا حال دو صورتوں سے خالی نہیں یا تو ویسے ہی اپنے حال پر رہے اور بے ہضم ہوئے نکل آئے اور بدن کو اُس سے بالکل
فائدہ نہ پہنچے اور دُبلا اور کم قوت ہو جائے یا اُسکے حال میں کچھ تھوڑا سا تغیر آئے اور بگڑ جائے اور بدن کو اُس میں سے غذا ملے۔ اگر یہ قصور دوسرے ہضم میں یا تیسرے
یا چوتھے میں واقع ہو تو بڑی بڑی بیماریاں پیدا ہونگی جیسے برص اور بہق اور سرطان اور استسقا اور کنز اور خارش اور نملہ اور حمرہ وغیرہ اور ضعف ہضم کی
علامت اُسکے اسباب اور معالجے کے ذکر کیساتھ مذکور ہوئی اب جان لینا چاہیے کہ بائیں کروٹ پر لیٹنا معدے کو گرم کرتا ہے اس سبب سے کہ جگر معدے پر

آ جاتا ہے اور داہنی کروٹ پر لیٹنا معدے کو جلد خالی کرتا ہے اس لئے کہ معدے کی شکل ایسی ہے کہ جب اس میں کیلوس تمام ہو چکے تو اس میں سے خلاصہ ماساریقا کے رستوں سے جگر میں آ جاوے اور جو دوائیں کہ ہضم کی تقویت کے لئے مخصوص ہیں خصوصاً اگر مزاج سرد ہو وہ یہ ہیں اطریفل صغیر اور کبیر اور جوارش عود اور معجون بینا پیرانی شراب میں یا ماء العسل میں ملا کر دینا اور معدے پر گرم ضماد رکھنا نافع ہے اور گرم سریع الہضم غذائیں دینا اور اگر مزاج گرم ہو تو سیب اور سکنجبین سفرجلی اور شربت انار ترش دینا چاہئے فائدہ جالینوس ضامن ہوتا ہے کہ سکنجبین سفرجلی جس میں کچھ تھوڑی سی زنجبیل جیسے کہ بلائیں معدے کی سب بیماریوں کو کہ نہایت گرم نہ ہوں نافع ہے اور اسکا ایسا اندازہ کرنا چاہئے کہ ایک سیر سکنجبین میں ایک اوقیہ زنجبیل ملائیں چوتھا مثقال

قوت دافعہ کے ضعف کے بیان میں جان لینا چاہئے کہ دافعہ کو تری مائل بسردی قوت دیتی ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کھانا تندرست معدے میں بارہ ساعت سے پندرہ ساعت تک رہے اور قوت دافعہ کے ضعف کی یہ علامت ہے کہ معدے میں غذا بہت دیر تک رہے اور غذا کی بو ڈکاروں میں معلوم ہو کیونکہ جب تک معدے میں کھانا ہوتا ہے ڈکاروں میں اُس کی بو آتی ہے اور کھانا جتنا زیادہ نرم اور لطیف ہوگا ہاضمہ اُس پر زیادہ غالب ہوگا اور جلدی معدے سے اُتر جائیگا اور جس قدر زیادہ غلیظ ہوگا ہاضمہ اُس پر بہت محنت اٹھائیگا اور معدے سے بہت دیر میں نکلیگا اور کھانے کا معدے سے جلد اور دیر کر اُترنا کھانے کی کیفیت اور قوت کے موافق ہوتا ہے اور جو شکم میں کھانا بارہ ساعت سے کم ٹھیرے یا بائیس ساعت سے زیادہ تو تندرستی نہ ہوگی اور آفت یا تو معدے اور جگر اور امعا کی قوتوں کی طرف سے ہوگی یا کھانے کے سبب سے کہ بے ترتیب کھایا جائے علاج اکثر احوال میں دافعہ کی کسی سرد چیز سے مدد کریں کہ جو مائل بسردی ہو جیسے آب میوہ اور سکنجبین اور ماء الجبن اور فلوس خیار شنبر کاسنی کے پانی میں مل کر اور جو چیز اس قسم کی ہو اور اطریفل سردی نافع ہے اور بیشوق اور آلو سے سیاہ دو مغز بادام ہندی اور ماش مقشر اور اسفاناخ روغن بادام کے ساتھ کھانا تیار کرکے غذا میں دینا چاہئے اور ہم اوپر کہہ چکے ہیں کہ داہنی کروٹ پر لیٹنا دافعہ کو قوت دیتا ہے **تنبیہ** ضعف معدہ کے اقسام میں سب سے برا وہ ہے کہ اس کے نسیج الیاف سست ہو جائیں اس لئے کہ جب کسی آفت سے معدے کی لیفیں سست ہو جائیں گی تو چاروں قوتوں میں ضعف آ جائیگا اور جان لینا چاہئے کہ ہاضمہ رئیس ہے اور دوسری قوتیں اُس کی خادم ہیں **ف** جاننا چاہئے کہ شیر خوار لڑکوں کو اکثر ضعف معدہ دودھ کے فساد سے عارض ہوتا ہے اُس کا یہ علاج ہے کہ دودھ پلانے والی کو دوا کا استعمال کرائیں اور بڑوں کی نسبت بچوں کے علاج میں ہلکی دوائیں استعمال کریں اور فساد کے موافق دودھ کی اصلاح کریں اور بچہ کو تھوڑا دودھ پلائیں اور تھوڑا سا مشک اور لونگیں آب بہی میں ملا کے پلائیں اور جوارش عود اور مصطگی اور نوشدارو دودھ یا گلاب میں حل کر کے صبح و شام بچہ کو پلانا پورا اثر رکھتا ہے اور سفوف ارسطو آب بہی میں ملا کے پلانا کثیر النفع ہے اور اسی طرح سے پوست سنگدان مرغ مصری کے ساتھ اور بادیان پودینہ دانہ ہیل زرنب زرنباد نمک سیاہ یا مصری ملا کے باریک پیس کھلائیں اور اگر مناسب معلوم ہو تو عود مصطگی تھوڑی تھوڑی اسی سفوف میں زیادہ کرلیں یا ورق گل گلاب میں جوش دیکے تھوڑی سی ملا کے شہد خالص پلانا مجرب ہے اور تھوڑا سا مشک مربہ یا مربیات میں ملا کے کھانا اور روغن سوسن یا گلاب یا آب آس کہ اُس میں مصطگی اور لادن ملا ہوا ہو معدہ پر ملنا نافع ہے۔

چوتھی فصل ہیضہ کے بیان میں یہ ایسا مرض ہے کہ جس میں مواد اور غیر منہضم کی حرکت ہوتی ہے کہ بدن سے شدت کیساتھ پلٹ جائے اور دافعہ کی شدت سے قے اور اسہال میں مندفع ہو اور کبھی قے نہیں آتی اور تمام مادہ امعا کی طرف جاتا ہے اور اسہال میں نکلتا ہے مگر متلی سے ہرگز خالی نہیں اور ہیضہ امراض حادّہ میں سے اور خطرناک ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اسہال میں اسقدر افراط ہو کہ بعض اخلاط ہو اور مرض کی سختی اسقدر بڑھ جائے کہ جو کچھ بیمار کو دیں جلد قے میں ڈالدے اور پیاس کا غلبہ ہو اور تشنج عارض ہو اور اعضا میں سردی آ جائے اور باوجود ان امور کے اگر اچھی تدبیر کی جائے تو صحت ہو جائے سو جو طبیب کہ اس بیماری کا علاج کرے علاج کا مشتاق اور ہوشیار اور بہت دلیر ہونا چاہئے تاکہ بیماری کی شدت سے نہ ڈرے اور علامتوں کو غور کرتا رہے اگر چہ نبض ضعیف ہو جائے اور قے اور تشنج دیکھے لیکن جب تک کہ چہرے کا رنگ اپنے حال پر ہو اور سانس آنے میں

استفراغ ہو نہ ڈرے اور علاج سے نہ رُکے جان لینا چاہیے کہ ہیضہ اکثر بہت کھانے سے ہوا کرتا ہے مگر لڑکوں کو بہت سالم ہوتا ہے اور جب بوڑھوں
اور بڈھوں کو عارض ہوتا ہے تو اندیشہ ناک ہے خصوصاً اگر بعض لوگ قوی بدن اور فربہ اور سخت گوشت والے ہوں فائدہ بعضے لوگ ایسے
ہوتے ہیں کہ ان کو ہیضہ اکثر عارض ہوا اور اس سے منفعت پائیں اور ان کے بدن بُری خلطوں سے پاک ہو جائیں اور بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ
اُن میں اس بات کی استعداد نہیں اور ہیضہ کی عادت نہیں اُن لوگوں کو ایکبارگی عارض ہو تو خطرناک ہے اور ہیضہ کا مرض گرمی کے موسم میں
اکثر عارض ہوتا ہے اور جس مہینے میں گرمی کی شدت ہوتی ہے اُس میں سخت ہوتا ہے اور جاڑوں میں شاذ و نادر ہوتا ہے اور جان لینا چاہیے کہ اس
بیماری کی اصل کھانے کا ہضم نہ ہونا ہے اور اس سبب سے کبھی صفراویت کی طرف بدل جاتا ہے اور کبھی بلغمیت کی طرف اور کبھی سوداویت کی
طرف آتا ہے ہم اُس کو تین قسم میں بیان کرتے ہیں ف اکسیر اعظم میں ہیضہ کی تینوں قسموں میں فرق اس طرح لکھا ہے کہ جو کچھ قے اور
اسہال میں نکلے اگر وہ صفراوی ہے اور دوسرے صفرا کے آثار مثلاً پیاس کا غلبہ اور کرب اور قلق اور اضطراب وغیرہ ہو تو صفراوی ہے اور اگر
قے اور اسہال میں بلغم نکلے اور قے کا مزہ ترش ہو اور منہ سے رطوبت بہے اور دوسرے بلغم کے علامات جیسے پیاس میں کمی اور اُسکے سوا موجود
ہو تو بلغمی ہے اور اگر دستوں میں سودا نکلے اور قے میں کمی ہو یا بالکل نہ آئے اور تھوڑے دن پہلے تخمہ عارض ہوا ہو اور پیٹ میں بہت سی
پیچ اور نفخ ہو اور ہیضہ کے شروع میں ناف کی جگہ درد اور پیچش ہو اور کھٹی ڈکار آئے تو ہیضہ سوداوی ہے اور اگر دفعۃً اسہال صفراوی یا مائی
یا غسالی بدبودار اور زنگاری قے بدبودار عارض ہو تو ایک دن میں بیمار ہلاک ہوتا ہے اور اُس کی یہ علامت ہے کہ بدن اور گوشت گھٹنے
لگے اور آنکھیں اندر کی طرف دھنس جائیں اور دونوں پنڈلیوں کی رگیں دب جائیں اور ناک باریک اور ٹیڑھی ہو جائے اور ناخن بلکہ تمام بدن
نیلا ہو جائے اور پاؤں ٹھنڈے ہو جائیں اور پسینہ بدبو ناک آئے جیسے مچھلی کی بو اور عضلات اور دست و پا میں تشنج عارض ہو اور ہاتھ اور
پاؤں کی کھال مردہ ہو جائے جیسے کوئی شخص بہت دیر تک ہاتھ اور پاؤں کو پانی میں رکھے اور اس وجہ سے انکا پوست مردہ ہو جاتا ہے اور سوزش
احشا کے ساتھ پیاس کی شدت اور اندر گرمی اور ظاہر بدن میں سردی اور غشی اور بے چینی غالب ہو جائے تو ہیضہ ردی ہے **پہلی قسم**
اُس ہیضے کے بیان میں جسکا سبب غذا میں فساد آنا اور صفرا کی طرف بدل جانا ہو اور یہ ظاہر ہے کہ سبب کھانے میں حرارت معدہ
کی شدت سے یا اُس کی کیفیت کی ردائت سے اور احتراق کے آنے سے صفراویت آگئی تو اُس کو طبیعت دفع کرتی ہے سو اُس میں سے
جو فاسد اور طافی یعنی اوپر آیا ہوا معدے کے اوپر کی جانب میں ہے قے میں مندفع ہوگا اور جو قعر معدہ میں نیچے بیٹھا ہوا ہے اسہال میں
نکل جائیگا اور جب معدے میں سے کھانا نکلنے لگتا ہے تو اُسکے ساتھ ہی اور فاسد غیر منہضم کہ بدن میں اور عروق میں جمع ہو گیا ہے رفتہ رفتہ پھٹ کر نکلتا ہے اور
مواد صالح اگر موجود ہے تو خلا کی وجہ سے وہ بھی نکلتا ہے اور اس قسم کی کئی علامتیں ہیں ایک تو یہ کہ معدے میں کرب عارض ہو اور شاید کہ
نزدیکی کی جہت سے اسکا اثر دل میں پہنچے اور دل میں بھی کرب پیدا ہو دوسرے یہ کہ غثیان کی ایذا ہو تیسرے یہ کہ شدت کی پیاس ہو اور پانی پینے
سے تسکین نہ ہو چوتھے یہ کہ قے صفراوی تلخ آئے اور کبھی اعراض مذکورہ مادے کے فساد اور برائی کے موافق شدت پکڑتے ہیں اور معدے میں
اور امعا میں درد پیدا ہو اور درد کی شدت سے قلق اور بیقراری حد سے بڑھے اور نبض باریک ہو جائے اور ہاتھ اور پاؤں میں سردی آئے اور کبھی
یہ اعراض بہت بڑھ جاتے ہیں یہانتک کہ غشی آتی ہے اور نبض ساقط ہو جاتی ہے اور شاید کہ ہلاک کر ڈالے ف صاحب کامل الصناعہ نے لکھا ہے کہ
جب ہیضہ عارض ہو تو لازم ہے کہ جب تک قوت باقی ہے اور ہلاکت کا خوف نہو قے اور دستوں کے بند کرنے کی طرف متوجہ نہوں بلکہ لازم یہ ہے
کہ طبیعت کی مدد کریں تاکہ معدہ فضول فاسدہ غیر منہضمہ سے بالکل پاک ہو جائے اور اچھی طرح سے مادے کا اخراج ہو پھر جب دیکھیں کہ اسہال کی زیادتی
ہے اور ضعف عارض ہو گیا تو شربت انار شیریں آب انار ترش آب بہی یا شربت سیب یا شربت بہی یا شربت حب الآس ہی کے پانی میں ملا کے پئیں اور پوست
بیرون پستہ شربت سیب کیساتھ مفید ہے یا قوت خام گھس کر گلاب کیساتھ استعمال کریں علاج بہت کوشش کریں کہ مادہ فاسد جتنا باقی ہے مندفع ہو

اور اسی طرح ہوتا ہے کہ بہت گرم پانی دیں تاکہ فراغت سے قے آئے اور معدے کو فضلاتِ فاسدہ سے پاک کرے اور سکنجبین کو گرم پانی میں ملا لیں کہ اسکے
اخراج میں مدد کرتی ہے لیکن جلاب اور ماء العسل نہ دینا چاہیئے اس کی دو وجہیں ہیں ایک تو یہ کہ دونوں معدۂ گرم میں بگڑ جاتے ہیں اور صفرا بن جاتے
ہیں دوسرے یہ کہ دونوں غذا دیتے ہیں اور ہیضے والے کو جو چیز کہ غذا کی جنس سے ہے نہیں دے سکتے کیونکہ ہیضے کی کامل تدبیر غذا کا بند کرنا ہے
مگر جبکہ ضعف قوی ہو جائے اور روغن بھی استعمال نہ کریں اسلیئے کہ معدے کو ضعیف کرتا ہے اور جس بیمار کے معدے میں سوزش ہو اگر تھوڑا سا
جلاب اس لحاظ سے دیں کہ اس خلط کی تیزی کو بجھلا دے تو بہتر ہے اور اگر اسہال ضعیف ہو اور قے قوی تو مناسب ہے کہ کچھ
تھوڑا سا سقمونیا آب تمر ہندی یا آب کاسنی میں دیں اور حقنہ فائدۂ کاملہ رکھتا ہے اور باتیں جو کہہ چکے ہیں کہ اخراج کی مدد کریں یہ اُس
وقت ہے کہ قے اور اسہال کی کثرت سے ضعف غالب نہ ہو کیونکہ جب استفراغ کی کثرت سے ضعف پیدا ہو گیا ہو تو تسکین کی
تدبیر کریں اگرچہ تھوڑا سا مادۂ فاسدہ باقی ہے اور ایسا ہی جب جانیں کہ مادۂ فاسدہ پاک ہو گیا اگرچہ ضعف نہ پیدا ہو
تو بھی تسکین کی طرف متوجہ ہوں اور ہیضے کی مرض کو یہ چیزیں تسکین دیتی ہیں رب انار منعنع اور شربت انار نعنعی اور اس کے مانند
جو چیز کہ معدے کو قوت دے اور اخلاط کو معدے پر گرنے سے باز رکھے اور جس مریض کو پیاس کا غلبہ ہو تو طباشیر پیس کر ترش
انار کے پانی میں ملا کر اُس پانی کو تھوڑا تھوڑا پئیں اور ترش بہ کا پانی اور انگور کی شاخوں کا پانی اور شربت
حب الآس قے اور اسہال کی تسکین میں بہت مفید ہیں اور اگر یہ چیزیں استفراغ میں نکل جائیں تو تھوڑا سا کعک پیس کے
یا انار دانہ پیس کے ان پانیوں میں ملائیں جب غلیظ ہو جائے تو تھوڑا تھوڑا دیں اور صندل اور گلنار اور گل سرخ اور بہی اور
سیب اور برگ مورد اور گلاب اور تھوڑا سا کافور شکم پر رکھیں اور نے کی راکھ اور شاخ انگور کی راکھ سرکے میں گوندھ کر طلا کرنا
قے اور اسہال کو روکتا ہے اور سرد گلاب میں کپڑا بھگو کر شکم پر رکھیں تو جائز ہے اور اگر یہاں تک نوبت پہنچے کہ ٹھنڈا
پسینہ آنے لگے اور ہاتھ اور پاؤں سرد ہو جائیں اور ہچکیاں آنے لگیں تو اُس کے ہاتھ اور پاؤں کو سرد پانی میں رکھیں اور
مائیں اور گل ارمنی سرکے میں اور آب مورد میں گھس کر پاؤں پر طلا کریں اور ایک کپڑا اس پر ڈھانک دیں اور ہر گھڑی اُس کپڑے کو اٹھائیں
اور دوسرا کپڑا سرد کر کے ڈھانکیں اور اگر قے اور اسہال نہ رکے تو معدے پر محجمہ لگائیں اور اگر اسہال حد سے زیادہ ہوں تو خشخاش
پانی میں جوش کریں اور بھنا ہوا نشاستہ اُس پانی میں حل کر کے اُس سے حقنہ کریں اگر غشی عارض ہو اور بیہوش ہو جائے تو اُس کے
عضلوں اور سر اور کان اور ناک کی مالش کریں اور کنپٹی کے بالوں کو کھینچیں اور ماء اللحم اور شراب مشک حلق میں ٹپکائیں اور اگر
ہاتھ پاؤں میں تشنج ظاہر ہو تو روغن گرم کر کے ایک کپڑا اس میں چکنا کریں اور معدے اور عضلات پر رکھیں اور روغن بنفشہ اور صاف
موم سے موم روغن بنائیں اور خطمی باریک پیس کے اُس موم روغن میں ملائیں اور پرانی روئی بھگو کر نچوڑ دیں اور یہ موم روغن اس پر یعنی معدے
پر طلا کریں اور گردن کے پیچھے جہاں عضلوں کا مبدأ ہے اور دوسرے عضلوں پر رکھیں تنبیہ ہیضہ خواہ کسی سبب سے ہو ہیضے والے کو کسی طرح
کی حرکت نہ کرنا چاہیئے اور کوئی چیز جو غذا کے مشابہ ہو نہ کھانی چاہیئے مگر جب ضرورت پڑے اور سونا چاہیئے اسلیئے کہ ہیضے کی بیماری میں کوئی
علاج سونے اور نہ کھانے کے برابر نہیں اور اگر نیند نہ آئے تو لیٹے رہنا چاہیئے تاکہ اخلاط ٹھیرے رہیں اور شاید کہ نیند بھی آ جائے اور
جس حیلے سے کہ نیند آئے اُس کو کام میں لائیں سونگھنے سے یا طلا سے یا پینے سے اور جب ہیضے سے صحت ہو تو اُس کے بعد جب
تک قوت نہ آئے غذا نہایت کم اور بہت لطیف اور مناسب کھانی چاہیئے ف صاحب اکسیر اعظم نے حکیم اجمل خان کی
تصانیف سے نقل کیا ہے کہ ہیضے میں غشی اور ہاتھ پاؤں کے ٹھنڈے ہونے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ ابخرہ ردیہ
فاسدہ قلب کی طرف جاتا ہے پھر روح تمام بدن سے سمٹ کر قلب کی طرف موذی کے دفع کرنے کو چلی جاتی ہے اسلئے غشی پیدا ہوتی ہے

اور منہ کا رنگ سبز اور بدن کا رنگ میت کا سا ہو جاتا ہے چاہیئے کہ پاؤں پر پچھنے لگائیں اور خوشبودار چیزیں سونگھائیں اور مصنف خلاصۃ الحکمۃ
کہتا ہے کہ اگر ہیضے میں بیہوشی اور غشی عارض ہو اور دانت ایسے بھنچ جائیں کہ گلاب یا کوئی اور دوسری چیز انکے حلق میں ڈال سکیں تو لازم ہے کہ
باسلیق یا اکحل کی فصد کھولیں جونسی رگ خوب ظاہر ہو اور تھوڑا خون نکالیں اور جب ہوش آ جائے تو فوراً بند کر دیں اور زیادہ خون نہ لیں اور صاحب
خلاصۃ العلاج نے لکھا ہے کہ غشی اور بیہوشی کیواسطے جو اکثر اس مرض میں عارض ہوتی ہے چاہیئے کہ ایک لوہے کے ٹکڑے کو آگ میں سرخ کر کے
ایک بالشت تالو سے دور رکھیں اور تین چار کاغذی لیموں کاٹ کر اس لوہے کے ٹکڑے پر نچوڑیں غشی سے افاقہ ہوتا ہے **دوسری قسم** اُس
ہیضے کے بیان میں کہ جسکا سبب کھانے کا سردی اور بلغمیت کی طرف بدلنا ہو اور یہ ظاہر ہے کہ جب کھانا فاسد ہو کر اسمیں بلغمیت آتی ہو تو معدے
میں گرانی لاتا ہے اور اسمیں تمدد پیدا کرتا ہے پھر طبیعت اُسکے دفع کرنے میں کوشش کرتی ہے اور اس قسم کی یہ **علامت** ہے کہ قے اور اسہال میں
بلغم ظاہر ہو اور کھٹی قے آئے اور منہ سے پانی بہنے لگے **علاج** انیسوں کمون مصطگی عود پانی میں جوش کریں اور اسکا نیم گرم جوش کیا پانی
پلائیں اور روزہ فائدہ رکھتا ہے یعنے فاقہ کرنا اور ایارج فیقرا اور حب تربد مناسب ہے اور قے کی اعانت کیلئے مولی کا پانی اور سکنجبین عسلی پلائیں
تاکہ معدہ اور امعا غذائے فاسدہ سے پاک ہو جائیں اور جبتک کہ قوت قوی ہو بند نہ کریں پھر جب بند کرنیکی ضرورت ہو تو شراب حلیبہ اور سفرجلی
ممسک دیں اور یہ قرص بہت مناسب ہے اُسکی **ترکیب** قرنفل کبابہ ہر ایک ایک درم سنبل مصطگی ہر ایک آدھا درم عود خام چار درم شکر سب
دوا کے برابر خوراک ایک مثقال اور ہاتھ اور پاؤں کا ملنا اور اُن کو باندھنا اور زعفران اور مشک اور عود باریک پیس کے بہی
کے پانی میں ملا کر معدے پر رکھنا مفید ہے اور حمام نافع ہے اور باقی تدبیر پہلی قسم میں مفصل مذکور ہوئی اور قرص راسن فائدہ مند
ہے اُس کی **ترکیب** قرنفل دس درم سکنہ ایک درم قرفہ دو درم راسن خشک ڈیڑھ درم سب کو کوٹ کر اور مصطگی اور بیروج افیون
ہر ایک ڈیڑھ درم باریک پیس کے قرص بنالیں خوراک ایک قرص قے کو ہٹاتا ہے اور نیند لاتا ہے اگر تھوڑی سی شراب دیں تو
نافع ہے اور ہاتھ اور پاؤں پر روغن سوسن ملنا بھی مفید ہے **تیسری قسم** اُس ہیضے کے بیان میں کہ جس کا سبب غذائے فاسدۂ غیر
منہضم کا بدن سے معدہ اور امعا کی طرف پلٹ آنا ہو اس سبب سے کہ سودا کا غلبہ ہے جان لینا چاہیئے کہ جب معدے میں سودا کا غلبہ
ہوتا ہے تو غذا اچھی طرح ہضم نہیں ہوتی اور اُس سے ایسے اخلاط بن جاتے ہیں جو بدن کے موافق نہوں اور بدن میں گرانی پیدا ہوتی ہے
پھر اگر اس میں کوئی ایسی کیفیت آگئی ہے کہ اعضا اُسکو غذا کے لئے قبول نہ کریں تو بالضرور اُس کو طبیعت ہر طرف سے دفع کرتی ہے اور
ہیضہ پیدا ہوتا ہے اور اس قسم میں اور پہلی دونوں قسموں میں یہ فرق ہے کہ اُن میں تو غذائے فاسدہ کو جو ابھی تک معدے میں ہے طبیعت کا دفع
کرنا شرط ہے اور انکے اتباع سے بدن کے اخلاط فاسدہ یا صالحہ بھی نکلیں اس تیسری قسم کے خلاف کہ اسمیں مادہ کا پلٹنا اُس غذائے فاسدہ
کے دفع ہونیکا تابع نہیں جسکو معدہ دفع کرتا ہے بلکہ طبیعت خاصۃً اُن اخلاط کے دفع کرنے میں کوشش کرتی ہے جو بدن کے اطراف عروق
میں ہے اور اس قسم کی **علامت** تین طرح پر ہے ایک تو یہ کہ ہیضے کے ہونے سے کئی دن پہلے تخمہ کا اتفاق پڑا ہو اور شکم میں بہت سے ریاح
جمع ہوں اسلئے کہ پہلا جبتک کھایا ہوا معدے میں نہ بگڑ جائے اُس سے اخلاط فاسدہ پیدا نہوں دوسرے یہ کہ ہیضہ شروع ہو تو ناف میں درد
اور پیچش عارض ہو اور یہ امر اکثری ہے کلیہ نہیں تیسرے یہ کہ اسہال زیادہ ہو اور قے بہت کم اور شاید کہ قے نہو اور قے کا نہ ہونا جب ہو گا کہ مادہ
غلیظ تہ نشین ہو انما کان الاسھال ھھنا اکثر من القئ لان الامعاء ھی المدفع الطبیعی للفضول لان الطبیعۃ تنحی فاعن المعدۃ لشرفھا بالامعاء
یعنی بیشک اس جگہ اسہال قے سے زیادہ ہوتا ہے اسلئے کہ امعا فضول کے لئے مدافع طبعی ہیں یعنے نقصان طبیعت سے مادہ فقط
اسی جگہ سے دفع ہوتا ہے اور اسلئے کہ طبیعت معدے کی حمایت کرتی ہے کیونکہ وہ امعا سے شریف ہے **علاج** ماءالعسل گرم کر کے پلائیں تاکہ
معدے کو رطوبت لزجہ سے دھو ڈالے پھر قے کی راہ سے یا اسہال کے طریقے سے اُس کو نکالے اور اگر اس سے مادے کا تنقیہ نہو تو مسہل سفرجلی انکے

مانند جو چیز ہو دیں بشرطیکہ قوت باقی ہو اور تنقیہ کے بعد اگر اسہال باقی ہو تو تسکین کریں کہ اسہال اگر قے منقطع ہو اور بہت دیر میں بیٹھے تو تسکین
ہو یہ ہے کہ سونا اور شکم کو کسی گرم چیز سے ڈھانکنا اور ہاتھ اور پاؤں کو ملنا اور گرم رکھنا اور ایک ساعت کے بعد حمام میں جانا ضرور ہے تاکہ اسہال بالکل بند
ہو جائیں اور اعضا میں ترطیب حاصل ہو اور جو خشکی استفراغ سے پیدا ہوئی ہے زائل ہو اور جو غلیظ مادہ رگوں میں بند ہو لطیف ہو جائے اور جب
کہ صحت ہو تو مناسب ہے کہ کسی سریع الہضم چیز سے غذا کھلائیں جیسے پرند جانوروں کا گوشت اور اگر کوئی امر مانع ہو تو غذا کو آب انار اور آب غورہ سے
ترش کریں اور جبکہ قوت آ جائے اور طبیعت عادت پر آ جائے تو رفتہ رفتہ غذا میں تغلیظ اور توسیع کریں تاکہ آفت سے محفوظ رہیں تنبیہ اگر اس پیٹ
میں درد اور لذع معدہ میں عارض ہو تو تخم اسپغول آب انار شکر ملا کر دیں اور اس قسم کا ہیضہ ان لوگوں کو عارض ہوتا ہے جن کے معدے
میں سودا کا غلبہ ہو یہی وجہ ہے کہ اطبا اسہال کے بعد مطبوخ افتیمون کی تعریف کرتے ہیں اور جب مادہ اخراج ہو چکے تو پھر اگر مناسب سمجھیں تو
اس کے بعد تفریح کے واسطے وہ قرص عود کہ جس میں افسنتین [illegible] ہے اور [illegible] ہیں [illegible] ذکر ہوا کام میں لائیں اور حاجت کے موافق جو کچھ پہلی قسم
میں مذکور ہے اختیار کریں [illegible] سکون اور [illegible] مولف نے اس کی تعریف اور
پیدا ہونے کے اسباب اس طرح سے لکھے ہیں کہ [illegible] ہضم غذا پر دوسری غذا کھانا اور غیر منہضم غذا پر [illegible] اور [illegible] میوہ کھانا یا کوئی [illegible]
اور ریاح معدے میں ہوں اور [illegible] سا کھانا کھائیں اور ان کے سوا اور اسباب اور جب [illegible] ہو جاتا ہے تو اسکے مادے کے [illegible]
دل اور دماغ کی طرف سرایت کرتی ہے اور [illegible] حکیم علوی خان [illegible] کاملہ میں لکھتے ہیں کہ ہیضہ وبائی کا علاج اس طرح
چاہئے کہ عرق کیوڑہ عرق بہار [illegible] ماشہ [illegible] ماشہ ملا کے
پلائیں بہت نافع ہے اور بعض [illegible] اس مرض میں [illegible] کوئی علاج نہیں ہے کیونکہ بارہا آزمایا مجرب پایا اور جاننا چاہئے کہ جب
[illegible] ہوتے ہیں تو بیمار کو [illegible] اور ہاتھ پاؤں کا سرد ہونا اور پیٹ میں [illegible] اور پیشاب کا بند ہونا پس لازم ہے
کہ اس کے علاج میں بہت کوشش کریں جیسے غشی میں ٹھنڈے پانی کا منہ پر چھینٹا مارنا اور حکیم علاء الدین نے خلاصۃ التجارب میں
لکھا ہے کہ فقط [illegible] تمام عضلات پر ملنا بہت نافع ہے اور [illegible] شربت [illegible] بزوری بارد [illegible]
اور شربت بزوری معتدل کے ساتھ پلائیں اور [illegible] کے لئے شیرہ بادیان نو ماشہ [illegible] پانچ [illegible] چار تولہ گلاب پاؤ [illegible]

پانچویں فصل نقصان اور بطلان شہوت طعام کے بیان میں یعنی کھانے کی خواہش میں نقصان آئے یا باطل ہو جائے اور ناقص یا
باطل ہونا سبب کی قوت اور ضعف کے موافق ہے اگر سبب ضعیف ہے تو اشتہا کم ہو جائیگی اور اگر سبب قوی ہو گا تو باطل ہو جائیگی یعنی کھانے کی
خواہش بالکل نہ ہو گی اور حقیقت میں دونوں کا ایک ہی سبب ہے اور اس سبب سے کہ اشتہا کی آفت کے اسباب بہت ہیں تو ہم ہر ایک کو علیحدہ قسم
میں بیان کرتے ہیں اور جاننا چاہئے کہ اشتہائے صادق وہ ہے کہ اعضا بھوکے ہوں اور رگوں سے چوسنے کے طور پر غذا طلب کریں اور رگیں معدے سے
تقاضا کریں پھر طبیعت حکیم مطلق جل شانہ کے حکم سے سودا کو فم معدہ کی طرف بھیجتی ہے اور اسکی حس زیادہ ہے اس سبب سے بھوک کو ادراک کرتا ہے
اور سودا کی ترشی اور عفونت [illegible] پیدا کرتی ہیں اور [illegible] اجزا کو [illegible] تاکہ [illegible] پیدا ہو اور
جو [illegible] ہے [illegible] اسکے اقسام کے ذکر میں اس کلام کی تفصیل
آئیگی پہلی قسم اس ضعف اشتہا کے بیان میں جو سوء مزاج گرم سادہ کے فم معدہ میں پیدا ہو اور ظاہر ہے کہ اس [illegible] فم معدہ سست ہو جاتا ہے اور اسکی
حس [illegible] ضعیف ہو جاتی ہیں [illegible] میں جمع ہو جاتا ہے اور [illegible] نہیں ہوتا اور اسکے [illegible] سے قوت ساقط
ہوتی ہے چنانچہ یہ بات ظاہر ہے یہی وجہ ہے کہ [illegible] گرمی کا موسم اشتہا کو شدت سے ساقط کرتے ہیں مثالی اور جاڑے کے موسم کے خلاف کہ اشتہا
لاتے ہیں اس سبب سے کہ [illegible] اور اس قسم کی یہ علامت ہے کہ ڈکار میں دھوئیں کی سی بو آئے جیسے حماۃ یعنی کیچڑ کی سی

وہ ہے کہ اخلاط خام بلغمی سے بدن بھر جائے اس سبب سے غذاؤں سے بے پرواہ ہو جائے اسواسطے کہ جبتک طبیعت ان کچے اخلاط کی اصلاح اور نضج اور تحلیل سے فارغ نہو اور انکو بدل ما یتحلل نہ کرے تب تک اعضا عروق سے چوسنے کے طور پر غذا طلب نہیں کرتے اور نہ عروق معدے سے اور اس فصل کے مقدمے میں اشتہائے صادق کا بیان ہو چکا **فائدہ** ریچھ اور دوسرے حیوانات کہ جاڑے کے موسم میں بہت مدت تک غذا نہیں کھاتے انکی یہی وجہ ہے کہ ان کے بدن کچے اخلاط سے بھرے رہتے ہیں اور طبیعت ان کے دفع کرنے میں مشغول ہوتی ہے اور اس قسم کی یہ **علامت** ہے کہ بدن میں امتلا ہو اور اس سے پہلے مدت تک آرام سے رہنا اور ریاضت اور مشقت نہ کرنا اور غلیظ غذاؤں اور میووں کا کھانا گواہی دے **علاج** غذا کم کھائیں اور حرکت اور ریاضت زیادہ کریں اور بہت نافع تدبیر حمام کرنا اور تعریق کے بعد بدن کی مالش کرنا

ساتویں قسم وہ ہے کہ بدن کا پوست سخت ہو جائے اور مسامات بند ہو جائیں اس سبب سے تحلیل بہت کم ہو اور جب طبیعت تحلیل پر متوجہ نہ ہے اعضا غذا کی درخواست نہیں کرتے اور اشتہا پیدا نہو اور اسکی یہ **علامت** ہے کہ بدن کی جلد سخت اور کھر کھری معلوم ہو اور پسینا بہت کم آئے اور اگر ایک عرصے تک غذا نہ پئیں تو غذا طلب نہ کرے اور خلو معدہ کی تکلیف نہو اور بعضے حیوانات جنکی جلد بہت سخت ہے انکا حال دیکھنے سے اس قسم کی تائید ہوتی ہے جیسے کچھوا اور گوہ اور گرگٹ کہ بہت مدت تک کھاتے پیتے نہیں **علاج** حمام میں جائیں تاکہ جلد نرم ہو اور مسامات کھل جائیں اور فضلے تحلیل ہوں اور سخت ریاضتیں کریں اور بدن کو ملیں اور جو دوائیں جلد کو نرم کرتی ہیں اور مسامات کو کھولتی ہیں انکو جوش کرکے آبزن کریں اور گرم روغن مسامات کے کھولنے والے بدن پر ملیں غرض اس بات میں کوشش کریں کہ بدن میں تحلیل ہو اور اس سبب سے طبیعت کو بدل کی ضرورت پڑے پھر اسوجہ سے اعضا غذا کی درخواست کریں **ف** ابن سینا لکھتا ہے کہ اس قسم کی قے اسطرح سے مفید ہے کہ مریض کو مولی کھلا کے اسپر سکنجبین عسلی پلائیں اور زیتون کا پانی اور کبر سرکہ میں رچایا ہوا شہد میں ملا کے اور مجوسی کہتا ہے کہ اگر بلغم لزج ہو تو جو دوا کہ بلغم اور رطوبت لزج کا اخراج کرے استعمال کریں مثل ایارج اور حب صبر اور جوارش سفرجلی مسہل سے تنقیہ کریں بعدہ جوارش فلافلی اور اطریفل کبیر اور حب مسک دیں اور یہ دوا استعمال کریں بیخ اذخر ایک جز اور سنبل الطیب عود ہندی آدھا آدھا جز باریک پیس کر دو درم کے موافق گرم پانی اور شربت مسک کیساتھ نافع ہے اور جو غذاؤں میں سرکہ کر دیا دار چینی ہو استعمال کریں اور ابن نفیس کہتا ہے کہ جب اخلاط غلیظہ باردہ تجویف معدہ میں آکر اشتہا کو باطل کر دیں تو چاہیئے کہ اشتہا سے پہلے ملطف و مقطع چیزیں استعمال کریں اور قے کے بعد مسہل کے طور پر انکا استعمال کریں اور اگر اخلاط مذکورہ جرم معدہ میں گھسے ہوئے ہوں تو ایارج فیقرا اور حب صبر سے تنقیہ کریں اور تنقیہ کے بعد فلافلی اور کمونی اور بلیلہ مربی اور زنجبیل مربی اور شقاقل مربی دیں

آٹھویں قسم وہ ہے کہ جگر ضعیف ہو جائے اور اسمیں یا ماساریقا میں سدہ پڑے اس سبب سے کیلوس جگر کی طرف اچھی طرح جذب نہو جیسا ضعف قلیل یا کثیر ہو اور جتنا سدہ ہو اسکے موافق معدہ ایسا ہی بھرا رہے اور غذا کا تقاضا نہ کرے اور اس قسم کی یہ **علامت** ہے کہ بیمار روز بروز دبلا ہو اور مختلف رنگ کے دست آئیں کبھی سفید کبھی سبز اور کبھی زرد باوجودیکہ کوئی چیز ایسے رنگ کرنیوالی نہ کھائیں اور جاننا چاہیئے کہ جب کیلوس جیسا کہ ہے ویسا ہی امعا کی طرف اتر آئے اور جگر کیطرف جذب نہو تو براز کا رنگ سفید ہوتا ہے اور جبکہ کیلوس میں تھوڑا سا ماساریقا میں آتا ہے اور وہاں ٹھیرکر جگر میں جانے سے پہلے پلٹ آئے تو براز سبز آتا اسلئے کہ عروق ماساریقا کی حرارت ناری منتقل ہونے اسمیں عمل کیا ہے اور جو کچھ اسمیں ٹھیرے سبز ہو جایئے اور براز کی زردی صفرا کے ملنے سے ہوتی ہے **علاج** ضعف جگر کے زائل کرنے میں اور سدے کے کھولنے میں کوشش کریں تاکہ کیلوس جگر کی طرف نفوذ کرے چنانچہ امراض جگر کے باب میں اسکا ذکر آئیگا اور پوشیدہ نہ رہے کہ یہ قسم جب سدے کے سبب سے عارض ہو تو اسکا تدارک آسان ہے بخلاف اسکے کہ ضعف جگر سے ہو کیونکہ آفات برپا کرتی ہے غرض کسی طرح پر ہو علاج میں مساہلت نہ کریں کہ اعضا میں غذا کا نہ پہنچنا ہلاک کرتا ہے

نویں قسم وہ ہے کہ اس راستے میں جو طحال اور فم معدہ کے بیچ میں ہے سدہ پڑ جائے اور اس سبب سے سودا طحال میں رکا رہے اور معدے پر نہ گرے اور ظاہر ہے کہ جبتک سودا فم معدہ پر نہ گرے اور ترشی کے سبب سے دغدغہ نہ کرے اور عفونت کے سبب سے جو پیدا ہو غلیظ رطوبات کو تحلیل ڈالے اشتہا پیدا نہیں ہوتی اس لئے کہ جبتک معدے کی سطح پر رطوبت

لگی ہے گی تو طبیعت دفع کرنا چاہیگی نہ جذب کرنا اور ہر چند رگیں چوسنے کے طور پر غذا کی درخواست کریں مگر معدہ تقاضا نہ کرے اور فم معدہ خبردار
نہ ہو اور اس قسم کی علامت کئی طرح پر ہے ایک تو یہ کہ بھوک نہو مگر عادت کے موافق جب کھانا وقت پر کھائیں تو خوب ہضم ہو
کیونکہ معدہ سالم اور ہاضمہ صحیح ہے دوسرے یہ کہ تلی بڑھ جائے اسلئے کہ اُس میں سودا جمع ہوتا ہے تیسرے یہ کہ جب کوئی ترش قابض
چیز کہ دغدغہ اور دباغت اور تنقیہ کرنے والی ہو کھانے کا اتفاق پڑے تو اشتہا پیدا ہو اس واسطے کہ ایسی چیزیں خبردار کرنے میں اور فم
معدہ کی رطوبت چھیلنے میں سودا کے قائم مقام ہیں کیونکہ ترشی دغدغہ کے سبب سے فم معدہ کو خبردار کرتی ہے اور قابض چیز
دباغت اور تنقیہ کرنے والی جس کو عفص کہتے ہیں یعنے جس کا مزہ کسیلا ہے معدے کو دباغت کرتی ہے اور رطوبات لزجہ کو زائل
کرتی ہے وَلَا یَخْفٰی اَنَّ السَّوْدَاءَ اِنَّمَا یَنْتَعِشُ الشَّہْوَۃَ بِہَاتَیْنِ الْکَیْفِیَّتَیْنِ کَمَا ذَکَرْنَاہُ آنِفًا یعنے اور یہ بات ظاہر ہے کہ سودا بے شک ان
دونوں کیفیتوں کے سبب سے اشتہا کو ابھارتا ہے جیسا کہ ہم نے ابھی ذکر کیا ہے علاج جو کچھ کہ عظم الطحال میں بیان کیا جائیگا
وہی اس کی تدبیر ہے اور جس طرح سے ہو سکے راستوں کو کھولدینا سب تدبیروں سے زیادہ مفید ہے اور جو کچھ اس میں مفید ہے
سکنجبین بزوری کا پینا اور کامخ کبر اور کامخ انجدان اور کبر اور انجیر کہ سرکے میں پروردہ کیا ہو اور بھی گرم دواؤں میں جو بیج کی قسم سے ہیں
جیسے تخم کرفس تخم بادیان سداب نانخواہ ملا کر دینا اور اگر قے سے کوئی امر مانع نہو تو تخم ترب تخم شبت تخم جرجیر کے جوشاندہ میں نمک
اور سکنجبین عسلی ملا کر پئیں اور قے کریں اس واسطے کہ بدن میں جو مواد رکے ہوئے ہیں اُن کے اوکھیڑنے میں قے بہت مفید ہے
اسی واسطے اس کو دلکۃ البدن کہتے ہیں دسویں قسم وہ ہے کہ فم معدہ کی حس باطل ہو جائے اس سبب سے رگوں کے
چوسنے کا اثر اور سودا کی لذع دریافت نہو پھر ہر چند کہ معدہ غذا چاہے اور سودا اُس پر گرے لیکن اشتہا نہو اور
اس قسم کی یہ علامت ہے کہ معدے کے افعال بالکل سلامت ہوں اس لئے کہ قوت ہاضمہ اور ماسکہ اور دافعہ صحیح ہے
اُس میں کوئی آفت نہیں اور اس قسم میں اور نویں قسم میں یہ فرق ہے کہ اس قسم میں ہرچند کہ ترش اور کسیلی چیزیں کھائیں مگر ہرگز
کھانے کی خواہش نہو اور تیز چیزیں جو کھائی جائیں اگرچہ فلافلی ہو اُن کی لذع سے کچھ خبر نہو اور تاثیر ظاہر نہو اور ہچکی اور متلی آئے ہر چند
کہ تیز چیزیں نہار منہ کھانے کا اتفاق پڑے بخلاف نویں قسم کے کہ اُس رستے میں جو معدے اور طحال کے درمیان ہے سُدہ پڑنے سے
عارض ہوتی ہے اس سبب سے کہ اسمیں حس قائم ہے ترشی کا کھانا اشتہا لاتا ہے فائدہ فم معدہ کی حس باطل ہونیکا یہ سبب ہے کہ
اُس پٹھے میں جو دماغ سے فم معدہ کی طرف آیا ہے آفت پہنچے اور یہ پٹھا اعصاب دماغی کے چھٹے جوڑ میں سے ایک قسم ہے علاج
معاجین اور روغن اور موافق خوشبو سے دماغ کی تقویت کریں اور اگر پٹھے میں آفت آنے کا سبب مادہ ہو تو پہلے دماغ کو حبوب اور
ایارجات مناسبہ سے پاک کریں اور جو سعوطات مخصوص ہیں اُن کے استعمال سے تعدیل کریں اور اگر عصب کی آفت کا سبب
سوء مزاج سادہ ہو تو تنقیہ کی احتیاج نہیں فقط واضح ہو کہ جو معجون دل اور دماغ کو قوت دیتی ہے اور اس قسم میں مفید ہے
قرابادین قادری میں اُسکی ترکیب اسطرح لکھی ہے دارچینی سنبل الطیب پوست بیرون پستہ جوز بوا مغاث بہمن سرخ و سفید شقاقل
[illegible] پوست بلیلہ بادرنجبویہ گاؤزبان تین تین درم مصطگی زرنب ہیل زنجبیل قرنفل اسارون سافج ہندی کبابچینی پوست ترنج
درونج رومی زرنباد صندل سفید صندل سرخ حب القلقل انیسون نعناع بسباسہ بلیلہ سیاہ بوزیدان زعفران کہربا مروارید محلول مرجان دو دو درم سعد
کوفی گل سرخ چار چار درم ماہی روبیان خصیۃ الثعلب تودریین پانچ پانچ درم مشک تبتی آدھ مثقال عنبر اشہب ایک مثقال ورق
طلا تیس عدد ورق نقرہ پچاس عدد قند اور شہد دواؤں کا سہ چند بطریق مشہور معجون بنائیں اور یہ سفوف نمک بہت مفید ہے اُسکی ترکیب فلفل سیاہ
نانخواہ شیطرج سات سات درم فلفل دو درم پوست بلیلہ زرد دو درم زنجبیل پانچ درم نمک سیاہ پچاس درم سبکو باریک پیسکر تین [illegible]

آب لیموں میں تر کرکے سکھا لیں خوراک ایک درم سفوف کہ حکیم اکمل خان نے اختراع کیا اشتہائے طعام اور تقویت معدہ کیلئے بے نظیر ہے
اُس کی ترکیب ہلیلۂ زرد ہلیلۂ کابلی دانہ الائچی کشنیز خشک زنجبیل تربد سفید کچری بریاں چھ چھ ماشہ ہلیلۂ سیاہ سماق گل سرخ مصطگی
پودینہ نانخواہ شیطرج طباشیر چار چار ماشہ جوا کھار قرنفل دارچینی پوست ترنج سنبل الطیب زیرہ سفید ترنج دار فلفل تخم قلمی تین تین ماشہ انار دانہ
سات ماشہ نمک لاہوری نمک سیاہ ایک ایک تولہ آب لیموں میں دواؤں کو تر کریں اور خشک کرکے سفوف بنائیں تنبیہ ظاہر ہو کہ یہ قسم سب قسموں
سے زیادہ اشتہا کو باطل کرتی ہے اور اسکا علاج دشواری سے ہوتا ہے اسلئے کہ عصب مذکور کی آفت کا سبب خواہ سوء مزاج ساذج ہو خواہ مادّی
چونکہ ایک شئ خاص کا تنقیہ اور تعدیل غیر ممکن ہے جبکہ تنقیہ کیا جائیگا یا تبدیل تو تمام بدن کا مزاج بدل جائیگا اور اسمیں سے مواد صالح جنکا تنقیہ مقصود
نہیں اسکا استفراغ ہوگا اور ظاہر ہے کہ جبتک یہ عضو پاک ہو اور اسکا مزاج بدلے بدن میں ضعف اور ذبول کی نوبت پہنچے گی کیونکہ مواد صالحہ کا
استفراغ ہوتا ہے حاصل کلام بدن کی رعایت ضروری ہے اور چونکہ معدہ کے افعال سالم ہیں مگر اشتہا نہیں سو اس قسم کے علاج میں پہلے
قوانین کا لحاظ رکھکر تنقیے اور تعدیل میں کوشش کریں تا کہ انجام میں ضرر عظیم نہ پہنچے ہر حال میں دماغ کی تقویت کرتے ہیں اور کبھی کبھی
آہستہ اور دفعات میں دماغ کا تنقیہ بھی کریں **گیارھویں قسم** ان اسباب متفرقہ کے ذکر میں جو اشتہا کو ضعیف کرتے ہیں
اور یہ کئی طرح پر ہے ایک تو یہ کہ بدن میں خون بہت کم ہو جائے اور بدن میں ضعف پیدا ہو اس واسطے کہ خون اور قوّت کے زیادہ
ہونے سے بدن کے ہر فعل کو کمال ہوتا ہے اور اسی قبیل سے ہے کہ بعض نقاہت والوں کی اشتہا میں ضعف آتا ہے اور ایسا
ہی جس شخص کو حد سے زیادہ دست آئیں **دوسرے** یہ کہ شراب جو معتاد ہو گئی اُس کو چھوڑ دیں اس سبب سے اشتہا ضعیف ہو
جائے کیونکہ شراب اپنی عطریت سے دماغ کو قوت دیتی ہے اُس کے سبب سے فم معدہ سودا کو جو اُسپر گرتا ہے اُسکے دغدغے سے کامل تمیز کرتا
ہے اور جب یہ امر بہت دن تک معتاد ہو جائے پھر اُس کو دفعۃً چھوڑ دیں تو قوت کی درستی میں ضعف آجاتا ہے اس سبب سے کہ امر معتاد
جو اُس کو ابھارتا تھا وہ جاتا رہا **تیسرے** یہ کہ غم اور ہم عارض ہو اور اشتہا کو ساقط کرے اس لئے کہ یہ عوارض غیر طبعی سب قوتوں کو
سُست اور ضعیف کرتے ہیں **فائدہ** امر مکروہ کی توقع کو ہم کہتے ہیں اور اُس کے وقوع میں آنے کو غم بولتے ہیں **انتباہ** کبھی اشتہا ساقط
ہوتی ہے پھر جب تھوڑی سی غذا کھائیں تو اشتہا پیدا ہو اس کی دو وجہیں ہیں ایک تو یہ کہ غذا کے آنے سے قوت خبردار ہوتی ہے اور قوت کے خبردار
ہونے سے یہ مراد ہے کہ قوت جاذبہ جذب کے لئے اُبھر آئے اسی قبیل کی بات ہے جو ترک لوگ مثل کہتے ہیں کہ اشتہا زیر دندان است
یعنے اشتہا دانتوں کے نیچے ہے **دوسرے** یہ کہ ممکن ہے کہ یہ غذا جو وارد ہوتی ہے اس کیفیت کی ضد ہو جو اشتہا کو ساقط کرتی ہے مثلاً گرمی
سے اشتہا کم ہو جائے اور غذائے سرد بالفعل کھائیں تو یہ غذا حرارت کی تعدیل کرتی ہے اور کھانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور اسی قسم
کی بات ہے گرم معدے میں سرد پانی کا اشتہا کا اور ہضم کا باعث ہوتا ہے اور کبھی امعا کے کیڑے چڑھ کر فم معدہ پر آئیں اور طبیعت کو
مشغول کرنے کے سبب سے اشتہا کو ساقط کریں جیسے مکھیوں کی کثرت اور مکروہ غذاؤں سے نازک مزاجوں کو پیش آتا ہے اور نقصان
شہوت کی ایک اور قسم ہے کہ اگر غذا حاضر نہ ہو تو اشتہا موجود ہو اور جب غذا آئے تو اشتہا جاتی رہے اور غذا مکروہ بھی نہ ہو اور اُس کا
سبب جاذبہ کا ضعف ہے اور چونکہ اس گیارھویں قسم کی تدبیر دوسرے انواع کی نسبت جن کا یہاں ذکر ہوا ہے خوب ظاہر ہے
تو اُس کا معالجہ درازی کے خوف سے ہم نے ذکر نہ کیا **فائدہ** اُن دواؤں کے ذکر میں جو کھانے میں خواہش کو ہٹالاتی ہے سکنجبین سفرجلی
اور ہلیلۂ ساذجہ اور خوشبودار اور شراب لیموں اور سرکہ عنصلی اور کبر سرکے میں مربہ کیا ہوا اور پودینہ سرکے میں مربہ کیا ہوا اور ربیب اور پیاز
اور لہسن اور امرود اور سیب اور سماق خصوصاً اگر ان میں سے ہر ایک سرکے میں پڑا ہو اور زیتون ابیض نمکین اور نمکین مچھلی اور سیر اور
زعرور اور شراب پودینہ اور انار ترش کی شراب اُس کی ترکیب انار ترش لیکر مع پوست نچوڑ لیں اور سبز پودینہ کوٹ کر اسکا پانی نکال لیں

اور انار کا پانی ایک حصّہ اور پودینے کا پانی آدھا حصّہ دونوں کو ملالیں اور دونوں کے برابر شکر ڈالیں اور قوام کریں خوراک ایک چمچہ اشتہا کو بڑھانیوالا **سفوف** گل سُرخ دس درم قاقلہ ایک درم کوٹ چھان کر رکھلیں خوراک دو درم اشتہا لاتا ہے اور پیاس کو بُجھلاتا ہے اور تنوری روٹی کی بو اور بُھنے ہوئے گوشت کی بو اشتہا کو حرکت دیتی ہے ان دواؤں میں ہر دوا مفرد ہو یا مرکب مزاج کی رعایت کے موافق استعمال کریں **فائدہ** اُن دواؤں کے ذکر میں جو اشتہا کو ساقط کرتی ہیں زعفران حرارت کے سبب سے بھوک کی دشمن ہے اسلئے کہ سودا کی ترشی کے مضاد ہے اور جو چیز فم معدہ کو سُست کرتی ہے اشتہا کی مضر ہے یہی وجہ ہے کہ اگر بہت روغن کھائیں تو اشتہا زائل ہو بشرطیکہ اُسکے ساتھ کوئی ایسی چیز نہ کھائیں جو اُسکی چکنائی کے مضاد ہو اور مغز تخم خار واژگونہ یعنے چرچٹا کے تخم کا مغز اشتہا کے ساقط کرنےمیں بہت مؤثر ہے اور جو کچھ مزاج میں اشتہائے طبعی کے مخالف ہے جیسا کہ اس فصل میں مذکور ہے اشتہا کو ساقط کرنیوالا ہے **ف** جاننا چاہیئے کہ شیخ کا قول ہے اگر مزاج بارد ہو تو خاصةً طبیخ افادیہ اور پُرانی شراب اور فلافلی اور تریاق اور لہسن اور فوتنجی بہت نافع ہے اور جوارشات حارّہ اور مربائے ترنج اور مربائے زنجبیل اور مربائے ہلیلہ اور باجرے کو پوٹلی میں باندھکر تکمید کرنا اور بوعلی کہتا ہے کہ اگر سوءِ مزاج صفراوی ہے تو ہلیلجات اور سکنجبین جسمیں ایلوا ملا ہو بہت نافع ہے اُس سکنجبین سے کہ جو سقمونیائے مشوی سے مرکب ہو اس لئے کہ سقمونیا مضر معدہ ہے اور شیخ کہتا ہے کہ اگر ضعف اشتہا انقطاع سودا سے ہو تو اُسکا علاج طحال کے تفویت اور مفتحات سے اُن راستوں کی تفتیح جو طحال اور معدہ کے درمیان میں ہیں جیسے افیتمون اور پوست بیخ کبر اور سکنجبین اور کبر سرکہ میں رچا یا ہوا اور ایلافی اور جبر جاتی کہتے ہیں کہ ان راستوں کے سُدّہ کی تفتیح تیز اور ترش چیزوں سے چاہیئے فلفل اور لہسن اور پیاز سرکہ میں پچی ہوئی اور آبکامہ کی سب قسمیں اور شلجم کہ رائی سے تیز کرلیا ہو اور ہینگ کہ اس باب میں نافع ہے اور ایارج فیقرا تھوڑا سا افیتموں ملا کے مفتح اور سُدّوں کو پاک کرنیوالا ہے اور ایسے مریض کی غذا مصوص اور زیرباج اور مانیہ اور حصرمیہ اور سماقیہ چاہیئے

چھٹی فصل فسادِ شہوت کے بیان میں جس کا نام وحم ہے حائے مہملہ سے جمہور اطبّا کے نزدیک مگر بعضے طبیب وحم اس کو کہتے ہیں کہ کھانے کی چیزوں سے بُری کیفیت والی چیزوں کی اشتہا ہو اور فسادِ شہوت اُسکو کہتے ہیں کہ بُری چیزیں کھائی نہیں جاتی ہیں اُن کی اشتہا ہو جیسے مٹی اور کوئلا اور ٹھیکرا اور سفیدہ اور چونا اور اُن کے مانند اور ان دونوں لفظوں کا یہ فرق صاحب اسباب و علامات کا اختراع ہے اور شارح اسباب کہتا ہے کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا ہے کہ پُرانی روٹی کی اشتہا رکھتی تھی اور ہمیشہ اُسی کو چباتی تھی اور اکثر اوقات اُسکو نگل لیتی تھی اور یہ علت حاملہ عورتوں کو اکثر عارض ہوتی ہے خاص کر حمل کی ابتدا میں تین مہینے گذرنے تک اور شاید کہ تین مہینے کے بعد بھی ہے اور جس عورت کے حمل میں لڑکا ہوتا ہے اُس کو اس قسم کی اشتہا اُس حاملہ کی نسبت جسکے حمل میں لڑکی ہے بہت کم ہوتی ہے اور فسادِ شہوت کا یہ سبب ہے کہ بُرا اخلاط معدے میں جمع ہو جائے اور معدے کی چنّتوں میں چپٹ جائے پھر طبیعت ایسی چیز کی آرزو کرے کہ اس خلط فاسد کی ضد ہو اور بعضے طبیبوں نے کہا ہے کہ بُری چیزوں کی اشتہا اس سبب سے ہوتی ہے کہ معدے میں اخلاط فاسدہ جمع ہو جاتے ہیں اور آپ جیسی چیز کو طلب کرتے ہیں فَاسْتَدَلَّ اَبُوْ مَاہِرَ عَلٰی ذٰلِکَ بِاَنَّ امْرَأَةً کَانَتْ لَہَا دُبَیْلَةٌ فِیْ مِعْدَتِہَا وَ کَانَتْ تَشْتَہِیْ اَکْلَ التُّرَابِ وَ تَمْنَعُ مِنْ ذٰلِکَ بِالْجُہْدِ فَلَمَّا انْفَجَرَتِ الدُّبَیْلَةُ تَقَذَّفَتْ شَیْئًا مِنَ الْمِدَّةِ شَبِیْہٌ بِالتُّرَابِ الْاَحْمَرِ وَ الْاَصْفَرِ فِی اللَّوْنِ وَ الرَّائِحَةِ یعنے اسباب پر ابوماہر اسطرح دلیل لاتا ہے کہ ایک عورت کے معدے میں دبیلہ تھا اور مٹی کے کھانے کی خواہش رکھتی تھی اور مشکل سے اُس کے کھانے سے رکتی تھی جب دبیلہ پھوٹا تو اُس میں ایسے اخلاط نکلتے تھے کہ سرخ اور زرد رنگ اور بو میں مٹی کے مشابہ تھے لیکن تحقیق والے اس بات کو نہیں پسند کرتے کہ بُری اشتہا اس سبب سے ہوتی ہے کہ خلط فاسد اپنے ہمشکل کو طلب کرتا ہے اسلئے کہ شہوت اور نفرت طبیعت کے کام ہیں نہ خلط فاسد کے اور طبیعت کی شان سے یہ بات ہے کہ اگرچہ نہایت ضعیف ہو گا خلط غالب کے مضاد پر مشتاق ہے وَقَالَ الشَّیْخُ اِنَّ مَیْلَ الطَّبِیْعَةِ اِلٰی مَا ہُوَ فَوْقَ الْمِزَاجِ الْقَرِیْبِ مِنْہُ لَا اِلَی الضِّدِّ یعنے اور شیخ نے فرمایا کہ طبیعت کا میلان ایسی چیز پر ہوتا ہے جو اوپری مزاج کے موافق ہو اسباب کی نہایت میں مصنف اقتباس کرتا ہے کہ اکثر بچوں کو مٹی کھانے کی عادت ہو جاتی ہے اور کسیطرح سے نہیں چھوٹتی ہے چاہیئے کہ ان بچوں کے

چھوڑانیکی تدبیر اسطرح سے کریں کہ ڈھیلو نکو فلفل اور صبر اور نیم کے پانیمیں تر کر کے خشک کر کے لڑکو نکے آگے ڈالدیں اُنکی تیزی اور تلخی سے مٹی کھانا چھوڑ دیتے
ہیں اور مناسب ہے کہ مصری اور بھنے چنے اور مغز چلغوزہ کھلائیں یا اُن چیزوں کیساتھ تھوڑی سی مٹی ملادیں مگر مٹی کا وزن کم کرتے رہیں یہانتک کہ فقط
چنے اور چلغوزہ اور مصری باقی رہے پھر مسہلات مناسبہ سے تنقیہ کریں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ لڑکوں اور بڑوں کو مٹی کھانیسے ورم جگر پیدا ہوتا ہے
اُسکی یہ علامت ہے کہ کبد کی جگہ چھونے سے معلوم ہوتا ہے اور ہونٹھوں کی زردی اور اشتہا کی کمی یا بالکل باطل ہوجاتی ہے اور گردن باریک اور
پیٹ بڑا ہو جاتا ہے اور قوت میں ضعف اور ہونٹھوں کی خشکی اور دوسرے آثار سدہ جگر کے ملے ہوئے ہوں پس لازم ہے کہ تفتیح سدہ اور تحلیل ورم کے
لیے مفتحات قویہ کا استعمال سے کوشش بلیغ کریں جیسے عنب الثعلب خارخسک تخم قرطم انیسون سکنجبین فوہی ریوند چینی ملاکے دیں اور دوسرے
محللات اور ملینات اور مفتحات استعمال کریں اور جو تدابیر کہ امراض جگر میں مذکور ہیں اُنکے استعمال سے تفتیح سدہ اور تحلیل ورم میں متوجہ رہیں حاصل
کلام صحت کا ہونا اور دوسرے عوارض کا نہونا باوجود بری چیزوں کی اشتہا کے طبیعت کی قوت اور مادے کے مغلوب ہونے پر دلالت کرتا ہے اور
اسکے برعکس مادے کے غلبے کی علامت ہے اور طبیعت کے ضعف کی دلیل ہے اور جو شخص کہ خلط فاسد کی طلب کو بھی بُری چیز کی خواہش کا سبب
جانتا ہے اُسکے قول پر اسی بات سے فرق کرتے ہیں کہ یہ طبیعت کی طلب ہے یا مادے کی خواہش یعنی جو کچھ طبیعت سے ہوگا تو بُری چیزوں کے کھانے
سے ضرر نہونا اُس پر گواہ ہوگا اور جو کچھ مادے کی طلب سے ہوگا کہ بذات خود اپنے ہمشکل کو طلب کرتا ہے اور طبیعت کا اشتیاق نہیں تو ضعف
اور آفات کا ظہور میں آنا اُس کا شاہد ہے اسلیے کہ مادہ طبیعت پر غالب ہے اور جان لینا چاہیے کہ حاملہ عورتوں کو جو ابتدا میں یہ مرض پیدا
ہوتا ہے اُسکا یہ سبب ہے کہ اُن کا حیض جنین کی غذا کیلیے بند ہوجاتا ہے اور چونکہ جنین اُس وقت میں ضعیف ہوتا ہے اُسمیں سے تمام خون
کو غذا نہیں کرسکتا اُسمیں سے تھوڑا سا مادہ معدے میں آپڑتا ہے اسوجہ سے کہ وہ بھنے والی رطوبت ہے سو طبیعت ایسی چیز کی خواہش کرتی
ہے جو اُسکو خشک کرے پھر جو کچھ اس کیفیت کے مضاد ہے مرغوب ہوتا ہے اور یہ اسرار اور تصرفات حکیم مطلق جل شانہ نے طبیعت کو عطا
فرمائے ہیں اور یہ علت حاملہ عورتوں کو اکثر چوتھے مہینے میں جو زائل ہوجاتی ہے اُسکی یہ وجہ ہے کہ جنین جب قوی اور بڑا ہوجاتا ہے اُن کے
صرف میں زیادہ غذا آتی ہے اور اس سبب میں اخلاط مجتمعہ کچھ تو قے میں بھی نکل جاتے ہیں اور کچھ پک کر تحلیل ہوجاتے ہیں اسلیے کہ حاملہ کا کھانا بہت
کم ہوجاتا ہے اور یہ کیفیت اُس حاملہ کو جسکے حمل میں لڑکی ہے اُس حاملہ سے جسکے حمل میں لڑکا ہے اس سبب سے زیادہ ہوتی ہے کہ جو بچہ نر ہے اُسکی حرارت
قوی ہے اس سبب سے دختر کی نسبت زیادہ غذا پاتا ہے اور اسی سبب سے فضلے بھی بہت کم رہتے ہیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ عورت کا بدن اخلاط فاسدہ سے پاک صاف ہے
اور جنین قوی اور بے تمیز ہے اور کثیر المقدار غذائیں کھانیکا اتفاق ہو اس سبب سے کچھ آرزوے باطل پیدا نہو اور متلی اور قے عارض ہو جبتک بچہ رحم میں
رہتا ہے جنین کو سلاتا ہے علاج ہر مہینے میں ایک بار یا دو بار مقیات یعنی قے لانیوالی دوائیں پیکر قے کریں جب قے کرانا چاہیں تو پہلے شور مچھلی کھلائیں اُسکے بعد
مقیات پلائیں اور کبھی کبھی مسہل بھی استعمال کریں اور تنقیے کے بعد جوارشات مناسبہ سے معدے کی تقویت کریں اور جو کچھ قے کیلیے کام میں آتا ہے ماء العسل ہے اور
سکنجبین کہ اُسمیں مولی ڈالکر رکھیں اور شبت کا پانی اور نمک اور مولی کے بیج اسمیں جو کچھ میسر آئے مفید ہے اور جو چیز کہ معدے کو اخلاط فاسدہ سے اسہال کے
ساتھ پاک کرے وہ ایارج فیقرا ہے اور حب الصبر اور یہ دوائیں تربد بزرگ کابلی نمک نفطی ایارج فیقرا شہد میں ملاکر جسقدر مناسب ہو کام میں لائیں جوارش کی ترکیب
کہ معدے کو قوت دیتی ہے انیسون بہیلہ آملہ مصطگی زیرہ نانخواہ قاقلہ تین زنجبیل سداب فلفل لیکر کوٹ اور چھان کر نبات سفید قوام کرکے اُسمیں ملائیں اور جان لینا
چاہیے کہ اگر یہ مرض حاملہ کو ہو اور وہ بے تکلف قے کرسکے اور یہ امر اُسپر آسان ہو تو اُسکو تاکید کریں کہ کبھی کبھی قے کیا کرے اور اُس کے معدے کو جوارش عود وغیرہ
سے قوت دینا چاہیے اور اگر قے کرنا آسان نہو اور بہت زور سے آئے تو قے نہ کرنا چاہیے اور حاملہ کو دوا مسہل نہ دیں اور تقویت معدہ کے سوا اور کچھ نہ کریں
اور لطیف سریع الہضم غذائیں اندازے میں معتدل بتلادیں تیتر اور مرغ خانگی اور بکری کے بچے کا گوشت بھنا ہوا اور پکا ہوا اور کبھی کبھی اُس کے کھانے میں تھوڑا
سا لہسن اور خردل یعنی رائی ملایا کریں اور حاملہ کو جو مسہل دیا جاتا ہے وہ مسہل ملین مبارک ہے اُسکی ترکیب عناب فطلی گاؤزبان سپستان گرم پانی

اور گلاب میں بھگو کے چھان لیں مغز فلوس خیار شنبر کو اس صاف میں ملا کے سکنجبین یا شیرخشت ملا کے شیرۂ مغز بادام شیریں اضافہ کر کے مریض کو پلائیں اور مصنف اقتباس لکھتا ہے کہ ایک عورت پرانی رفاع اور پکے آبخورے کی مٹی آدھ سیر کے قریب ہر روز کھایا کرتی تھی میں نے کہا کہ خوبانی پر نمک چھڑکی ہوئی روٹی پیٹ کے جسقدر چاہے کھاؤ اور ہر وقت منہ میں رکھو اور لعاب نگل لیا کرو لیکن ہر روز خوبانی زیادہ اور روٹی کو کم کرو یہاں تک کہ فقط خوبانی باقی رہے اور آبخورے کی مٹی کے بدلے طباشیر عرق کیوڑہ اور گلاب میں گھسکر قرص بنا کے کھلائے اور ماء الجبن مفوف لاجورد علوی خان اور شربت شاہترہ دربر ملا کے پلایا اور غذا میں گوشت مرغ سلیمانی کا پلاؤ اور روباہ کا کلیجہ شوربا سے مرغ مذکور کیساتھ دیا اور اُسی کی ہڈیاں چبوائیں اور شام کے وقت لاجورد مغسول مصطکی ماشہ ماشہ بھر گھسکر جوارش جالینوس میں ملا کے کھلائیں اور عرق دارچینی مرکب اور عرق عود پانچ پانچ تولہ شربت سیب عود ایک ایک تولہ ملا کے پلایا ایک مہینہ میں اچھی ہو گئی اور ایک عورت مرغ کے انڈے کے چھلکے اور کاغذ دو دو سیر تک کھا جاتی تھی اُسکو دو مہینے تک شربت افتیمون علوی خاں اور ماء الجبن ملا کے پلایا اور آدھ سیر کچے چقندر اور پاؤ بھر مصری کھلواتا تھا اور اُسپر دو تین مرتبہ نمک سلیمانی اور غذا نان شیرمال کا شوربے میں بھگو کے دیا فائدہ ہوا عورتوں کو اور اُنکے سوا جن کو بُری چیزوں کی خواہش خصوصاً مٹی کھانے کی ہو جاتی ہے کبوتر کے بچے کی استخوان اور تیتر کے بچے کی اور تدرو کے بچے کی اور مرغ خانگی کے بچے کی استخوان بریان کو چبانا اور اُس کا پانی نگلنا اُس کو زائل کر دیتا ہے اور ان کی بُری اشتہا کے دفع کرنے میں اور اُس کے جوش کو بجھاتی ہیں ان جانوروں کے استخوان بریان جنکا ذکر کیا ہے نہایت موثر ہیں خصوصاً اگر تھوڑی سی فلفل اور نمک پیسکر پانی میں ڈالیں اور استخوان مذکورہ کو اُس نمک کے پانی میں بھگو کر چبائیں اور گوسالہ کا گوشت اور ہرن کا گوشت بھونکر اور نمک اور اجوائن لگا کر چبانا اور اُس کا پانی نگلنا بھی یہی کام کرتا ہے اور مٹی کی خواہش کو دباتا ہے اور مصطکی انیسون علک البطم زیرہ نانخواہ چبا کر اُس کا پانی نگل لینا مفید ہے اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ بُری اشتہا کے باطل کرنے کیواسطے بہتر تدبیر یہ ہے کہ نہار منہ بچہ کبوتر بریان کر کے کھائیں اور غذا کھانے کے بعد تھوڑا سا اطریفل کبیر اور بادام تلخ کھانا مفید ہے اور اطبا کہتے ہیں کہ میٹھا تیل پینا مفید ہے حاصل کلام اس باب میں تجربہ پر اعتقاد کرنا چاہیئے اور ایسی چیز جسکو مٹی کے عوض کھائیں تاکہ مٹی کی خواہش کو بجھا دے یہ ہے کہ بھنا ہوا نشاستہ اور طباشیر اور بھنا ہوا پستہ اور گوز گندم اور شاہ بلوط اور مویز منقٰی اور کشمش نافع ہے

ساتویں فصل جوع الکلب کے بیان میں

یہ ایسا مرض ہے کہ کھانے کی خواہش حد طبعی سے زیادہ ہو اور ہر چند کہ غذا مقدار میں زیادہ مختلف طور پر شکم سیر ہو کر کھائیں مگر بھوک کم نہو اور جو شخص اُسکے کھانے میں شریک ہو حرص کی شدت اُس سے بڑ بڑا کر لڑنے لگے جیسے کتوں کا خاصہ ہے اسی سبب سے اس بیماری کا یہ نام رکھا گیا اور اس میں یہ ہے کہ اس بیماری کے پانچ سبب ہیں ہر ایک ہم علیحدہ قسم میں بیان کرتے ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ سوء مزاج بارد ملکشت کہ عضو میں کثافت پیدا کرے اور حد سے زیادہ نہو فم معدہ میں عارض ہو اور اسکو منقبض کرے اور قوت دے پھر اشتہا پیدا ہو جیسا کہ رگوں کے چوسنے اور فم معدہ میں سوداء کے گرنیکے وقت اشتہا پیدا ہوتی ہے اسواسطے کہ ان امور میں ہر ایک فم معدہ کی تکثیف اور تقبض اور تقویت کا سبب ہو جاتا ہے اور یہی اشتہا ہے لیکن جو اشتہا کہ تقاضائے طبیعت سے ہوتی ہے وہ اچھی ہے جیسا کہ اوپر نقصان شہوت طعام میں بیان ہو چکا ہے اور اُسکے سوا سردی کے اور سرد موسم میں اسی سبب سے اشتہا زیادہ ہوتی ہے کہ سرد ہوائیں فم معدہ کو قبض اور سکیڑ پہنچاتی ہیں اور قوت دیتی ہیں خصوصاً جاڑوں میں اور اسی قسم کی باعث ہے کہ بہت لوگوں کو موت کے قریب بھوک لگتی ہے اور کھانا مانگتے ہیں جان لینا چاہیئے کہ جب فم معدہ میں سوء مزاج بارد جو افراط سے نہو عارض ہو اُس کیساتھ اگر تمام اعضا کا مزاج گرم ہوگا تو بیماری بہت سخت ہو گی اس سبب سے کہ تحلیل زیادہ ہوتا ہے اور اعضا غذا طلب کرتے ہیں جیسا ابھی معلوم ہو چکا ہے اور اس قسم کی علامت نفخ کی کثرت اور پیاس کی کمی اور ان سب علامتوں کا ظاہر ہونا جو فم معدہ کے سوء مزاج بارد کو لازم ہے اور براز بستہ آنا اگر جب فم معدہ کی سردی کیساتھ تمام اعضا گرم اور غذا کے مشتاق ہوں تو اس صورت میں تحلیل زیادہ نہیں ہوا کرتا ہے علاج کلی جوع الکلب کا یہ ہے کہ حامض اور مالح اور حریف چیزوں اور شراب حامض قابض سے پرہیز فرمائیں اور پھیکی اور میٹھی اور چکنی غذائیں نافع ہیں اور اگر شراب ممنوع نہو تو صحت (?) ہو تو وہ بھی نافع ہے

اور بھنے ہوئے انڈے کی زردی کھانیکے بعد کھاوا اور تھوڑے دنوں نہار منہ جنت الخضر اکھانا مجرب ہے اور اطبا کہتے ہیں کہ آب لیموں شکر ملا کر پیا ہیں
پھر قے کر کے اغذیۂ بارد رطب کا کھانا مجرب ہے اور انطاکی کہتا ہے کہ پستہ اور بادام باریک پیسکے روغن کنجد ملا کے اور شکر اضافہ کر کے حریرہ بنا کر
پلانا مجرب ہے اور اسی کا قول ہے کہ ہر جانور مذبوح کی کلیجی سکھلا کے باریک پیسکے مغز بادام اور کنجد اور مصطگی اور گل سرخ اور روغن بنفشہ پیسنے والی
چیزوں کو پیس کے آب کشنیز میں ملا کر قرص بنا کے کھانا کئی دن تک کھانے سے بے پرواہ کرتا ہے اور اگر ہرن کی کلیجی سرکہ میں کئی دن تک بھگو کے سکھلا لیں
اور گل ارمنی تخم خرفہ مغز تخم خیار مغز تخم کدو جو کے ستو صمغ عربی اور ان دواؤں سے کسی دواء کے نصف وزن مغز پستہ اور کنجد سبکو باریک پیس کے روغن میں
قرص بنا کے کھلائیں ان قرصوں کو ایک مرتبہ کھانے سے ایک ہفتہ تک بھوک نہیں لگتی اور شیخ کہتا ہے چار اوقیہ روغن بنفشہ میں موم ملا کے پینا دس دن
تک کھانے سے بے پرواہ کرتا ہے **فائدہ** سوء مزاج بارد کہ فم معدہ میں عارض ہوتا ہے اگر حد سے زیادہ ہو یا معدے کے سب اجزا میں عام ہو تو اشتہا کو باطل کرتا ہے
لِاَنَّهَا حِيْنَئِذٍ لَا يَنْفَعِلُ بِاَثَرِ الْاِمْتِصَاصِ وَالْاِنْصِبَابِ وَيَبْطُلُ بِالْكُلِّيَّةِ یعنی کیونکہ اس صورت میں فم معدہ رگوں کے چوسنے کا اور سوداکے گرنیکا اثر نہ مانیگا اور اس کا
فعل بالکل باطل ہو جائیگا اسیواسطے اسمیں یہ قید لگادی کہ حد سے زیادہ نہو **علاج** معجون گرم دیں تاکہ فم معدہ میں گرمی پہنچے جیسے سفرجلی ممسک اور جوزی اور
فنجنوش اور ہمیشہ تاکید کریں کہ مصطگی انیسون زیرہ نانخواہ چبایا کریں اور سنبل قرنفل جائفل گل سرخ فم معدہ پر ضماد کریں اور اگر سوء مزاج
بلغمی ہو تو پہلے حب قوقایا اور حب ایارج سے اسکا تنقیہ کریں اور اطبا کہتے ہیں کہ شراب شیریں اس قسم میں مفید ہے اسلئے کہ شراب سرد مزاج کو گرم کرتی ہے اور خلط
غلیظ کا نضج اور تلطیف کرتی ہے اور اسکو اسکی جگہ سے ٹال دیتی ہے اور اسجگہ شیریں کو اسواسطے اعتبار کیا کہ قابض اور عفص اشتہا کو بڑھاتی ہے اور اسکی امداد
کرتی ہے اور سب تدبیروں سے بہتر یہ ہے کہ شراب شیریں کسی چکنی چیز کیساتھ استعمال کریں تاکہ جو قبض فم معدہ میں سردی سے یا اخلاط ترش کے سبب سے عارض ہوا ہے
اسکو چکنائی ڈھیلا کرنیکے سبب سے زائل کرے اور زیادہ چکنائی کے سبب سے ڈھیلا ہو کر شراب کا اثر خوب پائے اور جس بیمار کے بدن میں دوسرے اعضا کا مزاج گرم ہو اور
اسکے سبب سے غذا اعضا کی طرف منجذب ہو اور معدے میں نہ ٹھیرے وہ بیماری سخت ہوتی ہے چنانچہ بیان کیا گیا ہے اور اسکی یہ تدبیر ہے کہ غذا کیلئے ایسی چیز
اختیار کریں کہ دیر میں نفوذ کرے جیسے ہریسہ اور چکنا فالودہ تاکہ معدے سے جلد اعضا کیطرف نجائے اور طبیعت کی حفاظت کیلئے اطریفل صغیر اور جوزی
اور جوارش نارمشک استعمال کریں تاکہ بیمار ہیضہ کی آفت سے محفوظ رہے **ف** علاج الامراض میں جوارش نارمشک کی ترکیب اسطرح لکھی ہے
زنجبیل فلفل دار فلفل چھ چھ درم ہیل جوزبوا قرفہ آٹھ آٹھ درم سقمونیا بارہ درم قند سفید چالیس درم شہد ضرورت کے موافق دوائیں نکو پیس کے شہد میں
ملالیں **دوسری قسم** وہ ہے کہ سودا طحال سے فم معدہ پر زیادہ گرے اور معدے میں اپنا اثر کرے اس سبب سے اشتہا غالب ہے اور باوجود کھانیکے آرام نہو
وَلَا يَخْفٰى عَلَيْكَ اَنَّ كُلَّ مَا يَخْرُجُ عَنِ الْاِعْتِدَالِ مَرَضٌ یعنے اور یہ بات ظاہر ہے کہ ہر امر جب اعتدال سے بڑھ جائے تو مرض ہے اور اس قسم کی یہ علامت ہے کہ
پیاس بہت کم ہو اور کھٹی ڈکار آئے اور حلق معدہ کیوقت شدت کی لذع اور جلن فم معدہ میں عارض ہو اور جبتک کوئی چیز نہ کھائیں وہ سوزش زائل نہو اور
براز بہت آئے **فائدہ** کھانے سے لذع اسلئے ساکن ہو جاتی ہے کہ کھانا سودا کیساتھ ملجاتا ہے اس سبب سے مادے کی سوزش ٹوٹ جاتی ہے اور براز اس
واسطے بہت آتا ہے کہ غذا اعضا کی طرف زیادہ جذب نہیں ہوتی اور خوب ہضم نہیں ہوتی اور بدن کا دبلا ہونا بھی اس قسم کے علامات سے ہے **علاج** تنقیہ سودا کیلئے
مطبوخ افتیمون دیں اور اگر کوئی امر مانع نہو تو بائیں ہاتھ سے رگ باسلیق یا رگ اسلیم کھولیں اور ضماد مسخن طحال پر رکھیں تاکہ مادہ طحال سے باہر کی طرف کھینچ آئے
اس سبب سے فم معدہ پر نہ گرے اور سینگیاں بدون پچھنوں کے لگائیں اور تکمید کریں اور مجمرہ ناری نہایت مفید ہے اور نفخ طحال میں اسکا ذکر آتا ہے
اور جو غذا چکنی ہے اسکو اختیار کریں کہ چکنا کھانا سودا کی ترشی کو اصلاح دیتا ہے اور قبض اور کثافت جو مادے کی یبوست سے فم معدہ میں عارض ہوا اسکو
زائل کرتا ہے اور شاید کہ اس قسم میں داغ کی حاجت پڑے وَهُوَ اَقْوَى الْعِلَاجِ اَثَرًا وَلَا رُخْصَةَ فِيْهِ اِلَّا عِنْدَ الضَّرُوْرَةِ یعنے اور یہ علاج قوی الاثر ہے
اور ضرورت کے وقت ہی اس کی اجازت ہے **تیسری قسم** وہ ہے کہ سوء مزاج گرم معدے میں اور تمام بدن میں عارض ہو اگر یہی سوء مزاج فقط فم
معدہ میں ہو تو کھانے کی اشتہا ضعیف ہوتی ہے اور جان لینا چاہیے کہ اشتہا کی کثرت جو تمام اعضا کے سوء مزاج سے عارض ہوتی ہے دو طرح سے ہے

ایک تو یہ کہ سوء مزاج تمام اعضا کی قوت ماسکہ کو ضعیف کر دے اور تمام بدن کے مسامات کھولدے پھر جو غذا بدن میں پہنچے جلد تحلیل ہو جائے اور مسامات کی راہ سے نکل جائے اور غذا کی احتیاج باقی رہے دوسرے یہ کہ سوء مزاج تمام بدن پر غالب ہو اور اُس رطوبت کو جس سے اعضا غذا پاتے ہیں ہمیشہ خرچ کرے اس سبب سے تمام اعضا کی قوت جاذبہ کو جاذب کی احتیاج رہے یہانتک کہ چوسنے کا اثر فم معدہ تک آکر ٹھیرے اور یہ بیماری پیدا ہو اور یہ بیماری جب بہت سے استفراغ کے بعد پیدا ہوتی ہے یا بدن کے مسامات کھلنے سے اور تحلیل کی کثرت سے عارض ہوتی ہے تو اسی قسم سے ہوتی ہے فائدہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ تمام بدن کے مسامات کھلیں یا استفراغ کی کثرت سے اعضا غذا کے مشتاق اور محتاج ہو جائیں ف صاحب کامل کہتا ہے کہ اگر یہ مرض استفراغات کے بعد پیدا ہو تو اُس مریض کو اغذیۂ کثیر الغذا دن بھر میں تین چار دفعہ کھلائیں تاکہ معدہ پر ثقیل نہ ہو اور جلدی ہضم ہو جائے اور اُسکے بدن کے مسامات کو بند کردیں تاکہ کوئی چیز تحلیل نہ ہو جیسے ٹھنڈے پانی سے حمام کرنا اور پھٹکری پانی میں جوش دیکے اُس پانی میں نہانا اور مواضع باردہ میں بیٹھنا اور روغن آس اور روغن گل اور روغن بید سے بدن پر مسح کرنا اور ابن الیاس کہتا ہے کہ اگر یہ مرض استفراغ یا بہت دنوں بھوکے رہنے سے عارض ہو اور جملہ اعضا غذا طلب کریں اور دُبلے آدمیوں کی بھوک بھی اسی قسم میں داخل ہے تو چاہیئے کہ بیمار کو تعب اور چلنے اور سوار ہونے اور حرکات بدنی اور نفسانی اور کُل محللات بدنی اور نفسانی سے پرہیز کرائیں اور تلیین سے طبیعت کی حفاظت کریں اور خضر کہتا ہے کہ اگر یہ مرض استفراغ کی زیادتی یا تحلیل کی کثرت سے عارض ہو جیسا کہ دُبلے اور کمزور آدمیوں کو اکثر ہو جاتا ہے تو لازم ہے کہ میٹھی اور چکنی چیزیں مسکہ اور ادہان کی قسم سے خصوصاً مرغابی اور مرغی کا روغن اور گائے کی چربی نافع ہے اور ترطیب میں افراط نہ چاہیئے کیونکہ لہیموس نہ پیدا ہو اور اسی سبب سے جس کا بیان اعضا کے سوء مزاج گرم میں ہوا ہے شہوت کلبی عارض ہو لیکن بدن میں حرارت نہو اور سوء مزاج کا اثر نہو اس صورت میں بیماری آسان ہوتی ہے اُس صورت کے خلاف کہ بدن کے مسامات کھلے ہوں اور داخل یا خارج سے گرمی شریک ہو تو اس صورت میں بیماری بہت سخت ہوتی ہے اس لیئے کہ دو سبب جمع ہو گئے ہیں اور اس قسم میں سبب کے مختلف ہونے سے کتنی ہی علامتیں ہیں ایک تو یہ کہ اسباب گرم جو مسامات کو کھولدیں موجود ہوں یا گذر چکے ہوں سو جو اسباب کہ مسامات کھولتے ہیں یہ ہیں ہوا کی حرارت اور جاگنا اور جماع کی کثرت اور غضب اور حد سے زیادہ بھوکا رہنا اور ہمیشہ حمام کرنا اور سخت حرکتیں دوسرے یہ کہ ہضم سلامت ہو تیسرے یہ کہ براز غذا کی نسبت بہت کم آئے اور یہ ظاہر ہے کہ جب غذا اعضا کی طرف زیادہ جذب ہو گی تو فضلہ بہت کم آئیگا چوتھے یہ کہ پیاس کا غلبہ ہو خصوصاً جبکہ بدن میں حرارت ہو پانچویں یہ کہ بدن کو غذا سے نفع نہ ہوا اور روز بروز دُبلا ہو چھٹے یہ کہ اکثر طبیعت میں قبض رہا کرے اسلیئے کہ اعضا غذا کی شدت سے محتاج ہیں اور معدہ میں گرانی محسوس ہو کیونکہ فضلے کی کثرت ہے اور معدہ میں دیر تک ٹھیرتا ہے علاج پہلے تو غور کریں کہ بدن میں جو تحلیل ہوا ہے یعنے مسامات کھل گئے ہیں اُس کیساتھ حرارت بھی ہے یا نہیں اگر حرارت ہے تو منہ تلخ ہو گا حرکت اور ریاضت سے روکدیں اور شربت فالودہ جیسے شربت سیب ترش اور شربت بہ ترش اور شربت غورہ شربت انار پلائیں تاکہ حرارت ساکن ہو اور مسامات بند ہو جائیں اور حصرمیہ اور سماقیہ اور تازہ خیار اور زردہ بیضۂ مرغ نیمبرشت اور اسی قسم کی چیزیں کھلائیں اور سرد مکان میں رکھیں اور تاکید کریں کہ سرد پانی میں بیٹھے اور روغن حب الآس تمام بدن پر ملیں خصوصاً اگر اس روغن میں ترشی کا پانی دو چند ملا کر جوش دیں یہانتک کہ روغن باقی رہے اور اگر روغن حب الآس میں موم پگھلا کر اُسکو سبق پانی میں ہاتھ سے ملیں یہانتک کہ ہی کہ پانی کی قوت اُسمیں آجائے تو خوب عمل کرتا ہے اور مسامات کو بند کرتا ہیں یہ موم روغن سب دواؤں سے زیادہ مفید ہے اور مناسب ہے کہ غذا کم کم اور کئی دفعہ دیں اور جو چیز کثیر الغذا ہے بہت مفید ہے جیسے برہ کے گوشت کا مصوص کہ ایک قسم کا سالن ہے اور اگر اُس کیساتھ حرارت نہو تو غذا اور بھی لغو ذکر ہے جیسے گائے کی اوجھڑی اور ہریسہ اور ہریسہ گیہوں اور پائے اور خبیصہ اور فالودے اور لوزینہ کھلائیں تاکہ خون غلیظ پیدا کرے اور مسامات میں چمٹ جائے اس سبب سے جلد غذا اعضا کی طرف نہ کھینچے اور یہ ظاہر ہے کہ جب معدہ کھانے سے بھرا رہیگا تو فم معدہ رگوں کے چوسنے کا اثر اور اعضا کا تقاضا نہ مانیگا اور باقی تدابیر جیسے مسامات بند ہوں خواہ داخلی خواہ خارجی اس قسم میں کہ حرارت کے ساتھ ہو اس کا بیان

مفصل گذر چکا ہے احتیاج کے موافق اختیار کریں ف خبیصہ اور لوزینہ ایک قسم کا حلوا ہے تنبیہ جبکہ اس قسم میں طبیعت خود بخود بعد دون مسہل کے کھل
جائے یعنے دست آئیں تو صحت کی علامت ہے کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعضا مستغنی ہو گئے اور کھٹی ڈکار کا آنا بھی اچھی علامت ہے کیونکہ اس
بات پر دلالت کرتا ہے کہ غذا معدہ میں ٹھیرتی ہے اور یہی مقصود ہے اور جان لینا چاہیئے کہ کھانیکی آرزو جو ایسے نقاہت والونکو کہ مدت تک تپوں میں بیمار رہے ہوں
عارض ہو جاتی ہے وہ اسی قسم سے ہوتی ہے کہ اعضا غذا کے مشتاق ہوتے ہیں تنبیہ جو چیز تیز اور شور ہو اور جو چیز منضج اور مفتح اور مسخن یعنے گرم اور سدہ کشا ہو ایسی
چیزیں اس قسم میں پرہیز واجب سمجھیں کیونکہ تحلیل کا باعث ہوتی ہے ف شراب سیب کی ترکیب کہ اس قسم میں مفید ہے سیب اصفہانی چھلکے اور بیج صاف
کرکے پتھر لکڑی کے ہاونمیں کوٹکے دس من پانی نکالیں اور پکائیں جب دو من رہجائے تو قند سفید ملائیں جب شربت کے قوام پر آجائے تو اتار لیں بعضے طبیب سیب کے
پانی کو جوش دیتے ہیں اور اسکا آدھا سفید قند ملاتے ہیں اور اگر قوام کیوقت تھوڑا سا گلاب ملالیں تو بہتر ہوگا چوتھی قسم وہ ہے کہ خلط باطنی دماغ سے فم معدہ پر گرے اور
اسیجگہ معدہ کی حرارت ضعیف سے ترش ہو جائے اور ترشی کے سبب سے فم معدہ میں دغدغہ پیدا کرے اور شہوت کلبی پیدا ہو اس قسم کی یہ علامت ہے کہ ترش ڈکار آئیگے
اور نزلہ پہلے ہو چکے اور براز مقدار میں زیادہ اور رطوبت دار ہو اور پیاس کم ہو اور جو کچھ کھائیں اکثر تو اسی وقت مندفع ہو اور اسیطرح طبیعت غذا پر مائل ہو علاج
پہلے تو نزلہ کو بند کریں تاکہ سبب منقطع ہو پھر معدہ کے تنقیہ کیواسطے ایارج فیقرا اور جب صبر کئی مرتبہ دیں اور غذا کیلئے مرغ فربہ اور مرغ چکنا شوربا دار جیسی صعتر کمون
قلفل ملاکر کھلایا کریں اور کمونی مفید ہے اور جب طبیعت نرم ہو یعنے دست آئیں تو پھر جوارش مفید ہے اور سر کے امراض میں نزلے کے بند کرنیکی تدبیر کا بیان ہو چکا ہے
اسیلئے یہاں مکرر ذکر نکیا پانچویں قسم وہ ہے کہ معدہ میں اور آنتوں میں کرم اور حیات کبار یعنے بڑے کیڑے جو سانپ کی مانند ہوتے ہیں پیدا ہوں پھر طعام
جو کچھ کھائے اسکو کرم اپنی طرف کھینچ لیں اور معدہ خالی رہے اور بدن کو غذا نہ ملے پھر اعضا غذا چاہیں اور اشتہا موجود ہو اس قسم کی علامت اور علاج
کو فصل دیدان سے کہ باب امراض امعا میں اسکا بیان آئیگا تلاش کریں اور یہ بات ظاہر ہے کہ اکثر ناگاہ شکم سے کرم کا نکل آنا اور اسکی حرکت کا محسوس ہونا
قوی دلیل ہے اور اسکا تدارک ان کا مار ڈالنا اور نکال دینا ہے نویں فصل جوع البقر کے بیان میں یہ ایسا مرض ہے کہ تمام اعضا تو غذا کے محتاج ہوں
اور معدہ غذا سے کراہت اور نفرت کرے اور بھوک یعنے معدہ کا تقاضا کچھ نہو اسیواسطے اطبا کہتے ہیں کہ حقیقت میں مرض مذکور جوع کا ضد ہے اور
جوع کا لفظ اس نظر سے بولا جاتا ہے کہ اعضا غذا کے محتاج ہیں ورنہ جبتک فم معدہ میں طلب نہو جوع کے نام سے نہیں بولتے اور یونانی اس مرض کو بولیموس کہتے
ہیں بولیموس کا ترجمہ جوع ہے اور بولی کے معنے بزرگ چیز اور کلاں اسوجہ سے کہ اعضا کی بھوک اور احتیاج بہت بڑی اور نہایت شدید ہوتی ہے اسکو بقر سے
تشبیہ دی ہے یعنے اتنی بڑی بھوک کہ بڑائی میں بیل کے برابر ہے اور یہ محاورہ میں آتا ہے کہ بڑی چیز اور اونچی چیز کو بیل سے یا گھوڑے سے تشبیہ دیتے ہیں اور
سبب کے موافق اس مرض کی تین قسمیں ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ سوء مزاج بارد بافراط فم معدہ کے سب اجزا میں اس شدت سے عارض ہو کہ اسکی قوت حس اور قوت
جاذبہ کو باطل کر دے اور یہ خرابی تمام معدہ میں پھیل جائے یہی وجہ ہے کہ اس قسم کا بیمار ایک لقمہ حلق سے نیچے نہیں اتار سکتا اسلیئے کہ جبتک معدہ کی جاذبہ
دافعہ سے امداد و تائید لینا ممکن نہیں اور وہ باطل ہو چکی ہے اور اس سبب سے کہ قوت ماسکہ بھی باطل ہو جاتی ہے لوگوں کے چوسنے سے اور سوداکے
لذع سے فم معدہ خبردار نہیں ہوتا تاکہ کھانیکی اشتہا پیدا ہو اور اس قسم کی یہ علامت ہے کہ روز بروز ضعف زیادہ ہو اور قوت ساقط ہو نگے
اور بدن دبلا ہوتا جائے اسلیئے کہ بدل ما یتحلل مفقود ہے یعنے تحلیل کا بدلہ نہیں آتا اور کھانیکی اشتہا باطل ہو جائے اور جب فم معدہ پر ہاتھ رکھیں
تو اور بدن کی نسبت سرد معلوم ہو لیکن یہ علامات انتہا میں ظاہر ہوتی ہے کیونکہ سردی غلبہ کر آتی ہے اور حرارت غریزی مغلوب ہو جاتی ہے اور
غشی بھی اس مرض کو لازم ہے اس جہت سے کہ روح تحلیل ہوتی ہے اور غذا نہیں پہنچتی اور معدہ کی مشارکت سے دل ایذا پاتا ہے ف انطاکی کہتا ہے
کہ غشی سے ہوش میں لانے کی یہ تدبیر ہے کہ ٹھنڈے پانی وغیرہ کا منہ پر چھینٹا دیں اور چھینک لانیوالی خوشبودار چیزیں جیسے قلفل نسرین میں ملا کے
سونگھنا نافع ہے اور افاقہ کے بعد کاسنی شراب ریحانی اور گلاب اور آب سیب اور آب بہی اور آب انارین ملا کے طاقت کے موافق پلانا مفید ہے
اور اس مرض میں گوشت کی خوشبو کو سونگھنے کی ہوا سے ناک میں پہنچانا تا آگاہی خواہش طعام کے واسطے فائدہ مند ہے اور آبہائے مذکورہ کو ملا کے

بدن میں حرارت قوی واقع ہو اس لئے کہ جب اعضا گرم ہو گئے تو تقاضا اور تحلیل زیادہ ہوگا اور اس سبب سے کہ معدہ ضعیف ہے رگوں کے چوسنے سے ایذا پائیگا اور چونکہ دل فم معدہ سے شرکت رکھتا ہے اُس کی ایذا سے ایذا پائیگا اور بالضرور غشی طاری ہوگی اور اُس کی علامت یہ ہے کہ جب بھوکا ہو اور کھانے میں دیر لگے تو غشی عارض ہو اور پیاس کی شدت اور طبیعت میں خشکی اور جو کچھ معدے کے سوء مزاج گرم میں مذکور ہے ظاہر ہو علاج غشی کی حالت میں وہی تدبیر کریں کہ ہوش آنے کے لئے جسکا بیان ہو چکا ہے اور ہوش آنے کے وقت سبب زائل کرنے میں کوشش کریں اور جو غذائیں کہ بالفعل اور بالقوہ بھی سرد ہوں اور فم معدہ کی مقوی ہوں کھلائیں جیسے کہ روٹی انار میخوش کے پانی میں اور سیب کے پانی میں اور سماق کے مانند کریں اور لازم ہے کہ غذا تیار رہے تاکہ اشتہا کے وقت توقف نہ ہو اور چاہیئے کہ علاج میں سستی نہ کریں تاکہ دوسرے امراض میں نہ ڈالے اور اطبا کہتے ہیں کہ اگر جلد تدارک نہ کیا جائیگا تو انجام میں صرع کی نوبت پہنچیگی اور طبری کہتا ہے کہ جس شخص کو تخمہ بہت عارض ہو اور اس کا بدن غذا کی طرف محتاج ہو اور غذا نہ پاوے اس وجہ سے قوت اس کی ضعیف ہوگی اور اس قسم کا مریض مضطر ہوتا ہے چاہیئے کہ خوشبودار چیزوں سے معدہ کی تقویت کریں اور جب معدہ قوت پائیگا اور فم معدہ کا مزاج اعتدال پر آجائیگا تو اشتہا حالت اصلی پر آجائیگی اور تقویت پائے گی اور جب بدن غذا کا محتاج ہو اور غذا نہ پائے تو اس وجہ سے معدے کے قوی ضعیف ہو جائیں گے اور بھوک زیادہ ہو جائیگی اور بسا اوقات قلب گرم ہو جاتا ہے اور اس کے بخارات حارہ دماغ کی طرف چڑھتے ہیں پس نزدیکی کی جہت سے قلب کی گرمی کے بعد وجع اور التہاب فم معدہ میں پہنچتا ہے اُس سے غشی جوعی پیدا ہوتی ہے اور اس کا یہ علاج ہوتا ہے کہ جب کسی شخص کو یہ حالت پیدا ہو تو چاہیئے اُس کے ہاتھ اور پاؤں نرمی کے ساتھ باندھیں اور مالش کریں اور پارچہ عرق کیوڑہ وغیرہ میں تر کر کے قلب اور فم معدہ پر رکھیں اور تھوڑی سی شراب بہت سی خوشبودار چیزوں میں ملا کے گھونٹ گھونٹ پلائیں یا تھوڑی تھوڑی حلق میں ٹپکائیں اور اشیائے خوشبودار معتدل الحرارۃ سونگھائیں کہ غشی سے افاقہ پائے اور جان لینا چاہیئے کہ اسباب و علامات کے ماتن نے اس مرض کو جوع البقر کے اقسام میں شمار کیا ہے اور شارح نے اُس کے بیفائدہ ہونے میں اشارۃً کہا ہے کہ وَالشَّیْخُ قَدْ وَضَعَ لَہٗ بَابًا مُسْتَقِلًّا لِاَنَّ الْمَعِدَۃَ لَا یَکُوْنُ عَائِفَۃً لِلْغِذَاءِ کَمَا فِیْ بُوْلِیْمُوْس یعنی شیخ نے اُس کے واسطے علاحدہ باب لکھا ہے اسلئے کہ معدہ اس جوع میں غذا سے متنفر نہیں ہوتا جیسا کہ بولیموس میں ہوتا ہے گیارھویں فصل عطش مفرط کے بیان میں یعنی حد سے زیادہ پیاس اس کے تیرہ سبب ہیں اور ہم ہر ایک سبب کو علیحدہ قسم میں بیان کرتے ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ خلط غلیظ مالح جیسے بلغم شور یا بہت خشک خلط جیسے بلغم جصی اور سودائے احتراقی معدے میں جمع ہو جاوے پھر طبیعت پانی طلب کرے تاکہ رطوبت کی امداد سے خلط خشک اور غلیظ کو تراش ڈالے اس قسم کو عطش کاذب کہتے ہیں یعنی جھوٹی پیاس کیونکہ عطش صادق وہی ہے کہ پانی کی طلب بدن کی احتیاج اور اعضا کی حاجت سے اور رطوبت کے عوض میں ہو سو یہ ایسی نہیں اور اس قسم کی یہ علامت ہے کہ ہر چند سرد پانی پئیں پیاس موقوف نہ ہو اور جیسا مادہ ہو اُسی کے موافق منہ کا مزہ ترش یا کھاری ہوگا اور متلی اور جی کی ایذا ہو اور شاید کہ قے میں بلغم نکلے اور جب بیمار پانی پینے سے رکا رہے یا سو جائے تو پیاس کم ہو جائے اسلئے کہ پیاس کے رک جانے سے احشا کی حرارت بڑھتی ہے۔ اس سبب سے پیاس لانے والا خلط لطیف ہو کر بہ جاتا ہے علاج خلط کے لطیف اور قطع کرنے میں کوشش کریں مثلاً گرم پانی اور سکنجبین سے قے اور حب ایارج سے اسہال کریں اور بادیان کا پانی پلائیں اور لسن شہد میں ملا کے کھائیں اور غذا مرغ کا بھنا ہوا گوشت اور نخود آب خشتیا کریں اور ترید با جات شکر اور روغن بادام سے بنے ہوئے مفید ہیں اور جو چیزیں مادے کو غلیظ کرتی ہیں جیسے ہریسہ اور کلہ پایہ اور غلیظ میوے وغیرہ اُن سے پرہیز واجب سمجھیں اور جان لیں کہ اس باب میں اطبا کا اتفاق ہے کہ جس عطش کا سبب بلغم شور ہو کہ معدہ میں پیدا ہو یا سارلیقا میں سُدہ پڑتا اسکا باعث ہو تو اسکے قطع کرنے میں لسن مخصوص ہے اور صاحب ذخیرہ نے لکھا ہے کہ پیاس کا سبب یا تو سوء مزاج اندامی ہوتا ہے یعنی سارے بدن کا سوء مزاج پیاس پیدا کرتا ہے یا اسباب بیرونی سے کوئی سبب عطش مفرط کا باعث ہوتا ہے لیکن سوء مزاج اندامی کہ جس میں پیاس کا غلبہ ہو مرکی تا اور مسلول اور رودہ کہ جس کو

امعائے صائم کہتے ہیں اور جگر اور گردہ اور دل اور پھیپھڑا اور سوء مزاج بیرونی کی چار قسمیں ہیں۔ ایک تو غذائے غلیظ شور کو کھانا دوسرے دریائے شور کا پانی پینا اور گرم دواؤں کا استعمال تیسرے پرانی شراب پینا۔ چوتھے گرم ہوا میں مقام کرنا امعاء صائم کی وجہ سے جو پیاس پیدا ہو تو پہلے باسلیق کی فصد کھولنا چاہئے اور مطبوخ ہلیلہ کے ساتھ ماء الجبن اور تین درم ہلیلہ زرد اور ایک دانگ نمک ہندی اور شکر اور سقمونیا ملا کے استفراغ کرنا اس قسم کا علاج ہے اور استفراغ کے بعد دو ہفتے تک دوغ کا استعمال کرنا مفید ہے اور سدید کازرونی کہتا ہے کہ اگر پیاس خلط غلیظ یا لزج سے ہو تو ماء العسل یا آب گرم اور شکر یا جلاب اصل السوس اور انیسون اور سکنجبین بزوری خلط کی ترقیق اور تقطیع اور نضج اور تحلیل کے لئے دیں۔ اور اگر خلط مالح موجب عطش ہو تو ماء الشعیر تنقیہ اور غسل اور تسکین لذع اور لہیب اور جلا کے واسطے دیں اور اسی قسم کی سب چیزیں اسہال یا قے سے تنقیہ کرنے کے بعد استعمال کریں اور قیصر بن علی نے کہا ہے کہ کبھی خلط غلیظ لزج کے لئے مربائے زنجبیل کی حاجت ہوتی ہے اور شربت لیموں اور سکنجبین بہت نافع ہے اور یہ قسم عطش کاذب کی قسم ہے اور اطبا کہتے ہیں کہ لہسن کا کھانا مسکن عطش ہے اور ابن ہبۃ اللہ کہتا ہے کہ جو پیاس بلغم مالح عفن سے حادث ہو تو گرم پانی سے قے کریں اور تنقیہ کے بعد سکنجبین یا گلقند استعمال کریں اور غذائے لطیف جیسے زیرباج حلو شکر اور روغن بادام اور دراج اور مرغی کا بھنا گوشت کھلائیں اور صاحب حاوی و ترویح کا قول ہے کہ مولی کا پانی اور سکنجبین سادہ اور گرم پانی یا آب اصل السوس ملا کے پی کر دو تین بار قے کریں اور غذا زیرباج معمول [illegible] اور مغز بادام اور شکر اور سرکہ سے بنا کر کھلائیں دوسری قسم وہ ہے کہ معدے میں حرارت عارض ہو جیسی تپوں میں عارض ہوتی ہے یا معدے میں آجائے یا حرارت اور خشکی دونوں میں لاحق ہوں پھر تبرید کے لئے یا ترطیب کے واسطے یا دونوں کی وجہ سے پانی کی طلب پیدا ہو اور جو عطش کہ حرارت اور یبوست کے اجتماع سے عارض ہو سب اقسام سے زیادہ سخت ہے تیسری قسم وہ ہے کہ سینہ اور ریہ میں یا دل میں حرارت عارض ہو اس سبب سے طبیعت کو پانی مطلوب ہو اور سینہ اور ریہ اور دل کے سوء مزاج کے علامات اور معالجات ہر ایک کے باب میں مذکور ہیں اسی کے موافق تدارک کریں اور جاننا چاہئے کہ یہ فرق کرنا کہ پیاس معدے کی حرارت سے ہے یا جگر کی گرمی سے یا سینہ اور ریہ اور دل کی حرارت سے اس طرح پر ہے کہ اگر سرد ہوا کے اندر جانے سے پانی پینے کی نسبت زیادہ نفع ہو تو سینہ اور دل کی حرارت پر گواہ ہے اور اگر اس کے برعکس ہو یعنی سرد پانی سے زیادہ نفع ہو تو معدہ اور جگر کی حرارت کا نشان ہے اور دوسری علامات جو ہر ایک عضو کے سوء مزاج سے مخصوص ہیں و جس عضو میں کہ آفت موجود ہو وہ اس پر گواہی ہیں اور جان لینا چاہئے کہ سرد پانی پینا دل کی حرارت تسکین میں سرد ہوا کی نسبت کم اثر رکھتا ہے۔ مگر جس قدر معدے کی حرارت کو ہوا سے زیادہ نفع پہنچتا ہے اس سے زیادہ اثر رکھتا ہے یعنی سرد پانی کا نفع دل کی حرارت میں اس سے زیادہ ہے کہ جتنا سرد ہوا معدے کی حرارت کو تسکین کرتی ہے چوتھی قسم وہ ہے کہ جگر میں ورم پیدا ہوا اور راستوں کو دبا لے اس سبب سے پانی جگر میں نفوذ نہ کر سکے اور پانی کا اشتیاق باقی رہے باوجودیکہ کثرت سے پینے کا اتفاق ہو خصوصاً اگر یہ ورم گرم ہو کیونکہ اس صورت میں جگر کی گرمی سے پانی کی احتیاج زیادہ ہو گی پانچویں قسم وہ ہے کہ جگر میں سوء مزاج گرم یا سرد عارض ہو اور پیاس کی زیادتی کا باعث ہو سوء مزاج گرم میں تو پانی کی طلب کا ہونا ظاہر ہے لیکن سردی میں اس سبب سے ہے کہ سردی جاذبہ کو ضعیف کرتی ہے اور جبکہ جاذبہ ضعیف ہو گی تو کھانا اور پانی جگر کی طرف جیسا چاہئے جذب نہ ہو گا پھر اس سبب سے کہ غذا اور پانی اعضا میں نہیں پہنچتا اعضا میں گرمی عارض ہو اور پانی کا اشتیاق پیدا ہو چھٹی قسم وہ ہے کہ جگر میں سدہ پڑے اور ورم کے طور پر پانی کو اعضا کی طرف جانے سے مانع ہو جیسا استسقا میں ظاہر ہوتا ہے ساتویں قسم وہ ہے کہ سوء مزاج گرم گردے میں عارض ہو اور اس کے سبب سے گردہ جگر سے مائیت کو اندازے سے زیادہ جذب کرے اور ویسا ہی اس کو مثانے کی طرف دفع کرے اسی طور پر ہمیشہ جذب اور دفع میں مصروف رہے اور جبکہ مائیت جگر میں نہ ٹھہر سکے اور بدن میں نفوذ نہ کرے اور اس کی طرف نہ جا سکے پانی کی طلب باقی رہے اور پانی پینا اور ہوا کا ناک میں جانا کچھ فائدہ نہ دے جیسا ذیابیطس میں ہوا کرتا ہے اور اس قسم کے علامات اور معالجات کا بیان اس عضو کے امراض میں ہے۔ آٹھویں قسم وہ ہے کہ پرانی شراب پینے سے یا کھاری پینے سے یا لہسن یا پیاز کے کھانے سے یا ایسی غذا سے جو بالفعل گرم ہو تشنگی عارض ہو اور ظاہر ہے کہ یہ چیزیں معدے کو گرم کرتی ہیں لیکن کھاری پانی باوجودیکہ اس کی تلخی اور شوری کے سبب سے طبیعت چاہتی ہے کہ سرد پانی سے معدے کو دھو ڈالے اکثر یہ پانی شکم کو نرم اور رطوبات کا استفراغ کرتا ہے اور خشکی بڑھاتا ہے کہ پھر طبیعت زیادہ پانی طلب کرتی ہے علاج ماء الشعیر پلائیں۔

اور اُس کے مانند جو چیز حرارت کو تسکین دے جیسے اسپغول اور بہیدانہ کا لعاب اور کدو اور تربوز اور خیار کا پانی اور شیرۂ خرفہ رب سیب بیخوش کے ساتھ
اور آب آلو اور رب غورہ اور اگر ان دواؤں کو برف میں سرد کرکے دیں تو زیادہ مفید ہوں اور اگر یہ جانیں کہ خون میں شدت کی حرارت آگئی اور تدبیر سے
پیاس ساکن نہ ہو تو فصد کھولیں جبکہ سن و سال اور فصل اور عادت موافق اور معاون ہوں نویں قسم وہ ہے کہ مسہل کی دواؤں سے حد سے
زیادہ دست آئیں اور اس سبب سے کہ استفراغ کی کثرت رطوبات اصلی کو تحلیل کرتی ہے اور خشکی لاتی ہے ترطیب کے لئے پانی کی طلب پیدا ہو علاج
حصرمیات برف میں سرد کرکے دیں اور اسہال کے بند کرنے میں کوشش کریں اس طرح پر کہ آشوقہ یعنی ستو کے اقسام اور کعک انار کے پانی میں
ملا کے استعمال کریں اور ترتیب کے لئے روغن بنفشہ وغیرہ کام میں لائیں اور بدن پر روغن ملیں اور روغن ملنے سے پہلے حمام میں لیجائیں اور ترکیب
بدن میں نرمی آسکے نہلائیں اس کے بعد روغن ملیں تاکہ ترطیب نہایت جلد حاصل ہو اور یہ احتیاط کریں کہ حمام گرم نہ ہو اور پسینہ نہ آسکے کیونکہ اس قسم میں
عرق آنے سے مرض بڑھتا ہے اور تدبیر کے خلاف ہوتا ہے اور اسی طرح جو چیز محلل اور خشک کرنیوالی ہو خواہ کھانے میں یا پینے میں اور جو کچھ امور
بدنیہ یا نفسانیہ میں ہو اُس سے پرہیز کریں فیثاغورث کہتا ہے کہ پرانی شراب پیاس پیدا کرتی ہے سو اگر پینے والی کا مزاج حار رطب ہے تو رطوبت کرتی ہے اس وجہ سے
کہ بدن کو رطوبت محللہ کے عوض پانی کی حاجت پڑتی ہے اور جس شخص کا مزاج حار یابس یا بارد یابس یا بارد رطب ہے تو ان امزجہ میں شراب سے پیاس پیدا
نہیں ہوتی اس وجہ سے کہ بارد کی تسخین اور رطوبت کی تعدیل کرتی ہے اور مزاج حار میں عطش کے پیدا ہونے سے پہلے صداع اور التہاب پیدا کرتی ہے
اور اس شخص کا علاج جس کو پرانی شراب یا فقط شراب کے پینے سے عطش مفرط عارض ہو یہ ہے کہ ماء الشعیر سرد پئیں اور شراب کا پینا قطعاً موقوف
کریں اور یہ نسخہ مفید ہے بزر خشخاش سفید تین درم عناب سپستان ایک ایک مٹھی عدس مقشر آدھی باقلی بزرقطونا تین تین درم پوٹلی میں باندھ کر مطبوخ کی طرح
سے جوش دیں پھر چھان کر ستر درم کے مقدار اس میں ڈال کر روغن بنفشہ بیس درم سفیدی رقیق بیضۂ مرغ پانچ درم لعاب اسپغول پانچ درم ملا کے حل کریں
جب ایک ذات ہو جائے تو ہر روز صبح شام ایک ایک مرتبہ حقنہ کریں اور یہ علاج اُس وقت میں ہے کہ پیاس کے سوا اور مرض نہ ہو جیسے حرارت دل و جگر
اور اُن اعضا میں حرارت آجائے تو پہلے اُس کا ازالہ کریں پھر عطش مفرط کی طرف متوجہ ہوں اور عضو کی اصلاح اس طرح پر ہے کہ اگر بدن میں خون
زیادہ ہو اور قوی قوی ہوں اور سبب فصد کے قوانین موجود ہوں تو فصد کھولیں دسویں قسم وہ ہے کہ اس قسم کے گوشت جن سے پیاس پیدا ہوتی ہے کھانے کا
اتفاق پڑے اور چونکہ اُن کی صحبت دل میں اور تمام اعضائے اصلیہ میں گرانی پیدا ہوتی ہے اور اُن میں تلخی اور کھاری پن ہے اس سبب سے پیاس پیدا ہو
سکتی ہے حالانکہ سننے میں آیا کہ آدمی ایک لحظہ پانی پی نہ رہ سکے اور باوجود اسکے پیشاب بند ہو کیونکہ اس کے سبب قوتیں ضعیف ہو جاتی ہیں اور جتنا پانی پئیں پیٹ پھٹا
جائے اور کچھ نکلے اور یہ اکثر ہلاک کرتا ہے گیارھویں قسم وہ ہے کہ زیتون کے کھانے کا اتفاق ہو اور اس کے کھانے سے اس لئے پیاس پیدا ہوتی ہے کہ زیتون
شدت کی گرم ہے اور رطوبات اصلی کو تحلیل کرتی ہے اور باوجود اسکے مزاج انسانی کے مناسب نہیں علاج ان دونوں قسموں کی یہ تدبیر ہے کہ دودھ
اور گھی اور آش جو روغن بنفشہ کے ساتھ اور خیار اور کدو اور تربز کا پانی اور جو چیز رطوبت پیدا کرے پلائیں اور دل کی تقویت کے لئے مفرح سرد دیں تاکہ زہر کی
ایذا دفع ہو اور جاننا چاہئے کہ گائے کا گھی سب روغن سے بہتر ہے فیثاغورث نے اختیار کیا جس کو عربی میں ماء الخیار کہتے ہیں پیاس کو تسکین دیتا ہے تازہ کھیرا
لے کے کپڑے میں لپیٹیں اور اس پر مٹی گوندھ کر لگائیں اور رات کو تنور میں رکھیں کہ پکا رہے صبح کو مٹی سے صاف کرکے اُس کا پانی نچوڑ کر استعمال کریں
بارھویں قسم وہ ہے کہ کوئی غلیظ لزج چیز جیسے تازی مچھلی اور ہریسہ اور کلہ پایہ وغیرہ کھائیں اور ان چیزوں سے پیاس پیدا ہونے کی کئی وجہ ہیں ایک تو
یہ کہ طبیعت حرارت کو معدہ کی طرف غذائے غلیظ کی تقطیع اور تلطیف کے لئے متوجہ کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ جب حرارت معدہ کی طرف متوجہ ہوتی ہے
تو پانی کی خواہش پیدا ہوتی ہے دوسرے یہ کہ کوئی غلیظ لزج چیز ماساریقا میں چمٹ جائے اور پانی کو نفوذ سے مانع آئے پھر طبیعت اپنے خالق کے حکم سے
پانی طلب کرے کہ پانی کی امداد سے اسکو منزلش ڈالے اور جگر کی طرف نافذ کرے کیونکہ پانی رقیق کرنے میں مخصوص ہے سو جب تک وہ سب غذا صورت
نہیں بدلتی پانی کی طلب باقی رہتی ہے اور یہ اکثر بدون علاج کے خود بخود کئی دفعہ کے پانی پینے سے ساکن ہوتی ہے اور کبھی علاج کی حاجت

پڑتی ہے اور علاج یہ ہے کہ تقطیع اور تلطیف میں کوشش کریں جس طرح عطش بلغمی کا علاج بیان کیا گیا ہے اور سکنجبین گرم پانی میں ملا کے پینا عمدہ تدبیر ہے
تیرھویں قسم وہ ہے کہ برف کھانے سے پیاس پیدا ہو اور برف سے جو پیاس ہوتی ہے اس کی وجہ میں اطبا کے اقوال مختلف ہیں حاصل کلام
جو کچھ مجھ کو پسند آتا ہے وہ قرشی کا قول ہے اور استاد علامہ قرشی کا قول اس طرح پر ہے کہ برف اگرچہ بالفعل سرد ہے مگر بالقوہ گرم ہے اسلئے
کہ اجزائے دخانی سے مرکب ہے سو جب بدن میں وارد ہوتی ہے تو بدن کی گرمی سے اس کی سردی عارضی زائل ہو جاتی ہے اور اس کی
گرمی پلٹ کر پھر آتی ہے۔ اس کی ایسی مثال ہے کہ جیسے گرم دوا کو حکمت عملی سے سرد کر کے کھائیں جب بدن کی حرارت سے سردی فعلی زائل ہو تو
گرمی پلٹ آئے اور استاد علامہ کے نزدیک یہ ہے کہ برف معدے کے بلغم اور رطوبات کو کثیف کرتی ہے اس وجہ سے حرارت رک جاتی ہے جیسا کہ
اوپر بیان کیا ہے اور ہر ایک طبیب دوسروں کے قول پر اعتراض کرتا ہے علاج سکنجبین پیں اور گرم پانی تھوڑا تھوڑا کر کے پینا اور زنجبیل کھا لیے اور آملہ مربے
اور شربت لیموں اور شربت نارنج وغیرہ اس پیاس کو ساکن کرتے ہیں معلوم واضح ہو کہ جب برف معدے میں وارد ہوتی ہے تو رطوبات معدہ کو کثیف
کرتی ہے اور رطوبات بوجہ تکثیف کے معدے میں ٹھیر جاتی ہے اور معدے کی جھلیوں میں پانی کو نفوذ کرنے سے روکتی ہے اور چونکہ معدے میں بہت
حرارت پیدا ہو جاتی ہے التہاب اور حرارت کی تسکین کے لئے طبیعت پانی کی مشتاق ہوتی ہے پھر شدت کی پیاس پیدا ہو جاتی ہے بارھویں فصل
ورم معدہ کے بیان میں اس کی چار قسمیں ہیں پہلی قسم اور دوسری قسم وہ ہے کہ خون سے یا صفرا سے پیدا ہو خونی کو فلغمونی معدہ کہتے ہیں
اور ان دونوں قسموں کی یہ علامت ہے کہ معدے میں درد اور سوزش اور جلن پیدا ہو اور تپ ہر وقت رہے اور شدت کی پیاس اور کرب اور قے
پیدا ہو اور اشتہا ساقط ہو اور زبان اور منہ سرخ یا زرد اور اطراف سرد ہوں اور بیہوشی پیدا ہو یہ عوارض ہیں جو خونی اس پاشے
سے زیادہ مخصوص ہے اسی کی شدت سے پہچانا جاتا ہے جیسے درد بوجھ کے ساتھ اور سرخی خون پر اور جلن اور پیاس کی زیادتی اور زردی
صفرا پر گواہ ہے اور اسی طرح دوسرے اعراض اور جان لینا چاہئے کہ اگر معدے کے سوا جدا میں ورم ہوگا تو اعراض نہایت سخت اور زیادہ
خوفناک ہونگے۔ اور اگر ورم معدے کی اگلی طرف میں ہوگا تو نظر آئیگا جیسے ... بیمار جت لیٹا ہو ... سے ضعیف ہو۔ اور جس بیمار کے ورم معدہ
کی پچھلی طرف میں ہو تو نظر نہیں آتا لیکن اختلاج سے خالی نہیں علاج پہلے باسلیق فصد کھولیں ورم خواہ خونی ہو خواہ صفراوی مگر خونی میں
بہت زیادہ نکالیں اور صفراوی میں تھوڑا اور اگر کوئی امر فصد سے مانع ہو تو دونوں شانوں کے بیچ میں پچھنے لگائیں اور اگر ورم پچھلی طرف میں ہو
تو معدے کے اوپر بھی پچھنے لگائیں اور اگر اگلی طرف میں ہو تو گردن کی جگہ پر بھی لگائیں اور خون نکالنے کے بعد انارین کا پانی دیں تاکہ اور
مادہ نہ پڑے اور قرص طباشیر آب عنب الثعلب کے ساتھ اور شربت بنفشہ شربت تمر ہندی اور کاسنی کا پانی اور شیرۂ تخم کاہو سب مفید ہیں اور ایسا ہی
ابتدا میں رادعہ دوائیں جن میں خوشبو اور قبض ہو جیسے صندل اور مامیثا اور ... اور ... کا پانی اور اس کے مانند معدے پر ورم کی
جگہ ضماد کریں مثلاً اگر ورم اگلی طرف میں ہو تو دوائیں معدے پر لگائیں اور اگر پچھلی طرف میں ہو تو گردن کی جگہ پر رکھیں اور تین دن کے بعد
جو کا آٹا اور خطمی اور زرد ورد گلاب میں یا کاسنی کے پانی میں ضماد کریں اور غذا ... سے ماء الشعیر پر اکتفا کریں اور جب تک تزاید یعنی بڑھنے
کا زمانہ آخر ہو یہی تدبیر کرتے ہیں اور اگر طبیعت میں قبض ہو تو اناس کے ... کاسنی کے پانی میں یا عنب الثعلب اور تخم کاسنی اور تمر ہندی
اور گل سرخ کے جوشاندے میں دیں اور ان دواؤں کا وزن معین کرنا طبیب کی منشا پر موقوف ہے اور اس سبب سے کہ املتاس
شکم کو نرم اور مادے کو خشک کرتا ہے اور احتشا کے اور ام کو نرما بہت مفید ہے اس کام میں اس کی تعریف کرتے ہیں۔ اور
کبھی تھوڑا سا ہلیلہ اس کے ساتھ ملا دیتے ہیں تاکہ قبض کے سبب معدے کی قوت کی حفاظت کرے قسا سویدی اور قس
اور جیلانی وغیرہ سے نقل کرتا ہے کہ آب عنب الثعلب اور جو کا آٹا اور گلاب کا ... سب کو ملا کر ضماد کرنا اور اسی طرح حضض کی
او سفرجل برنیان کا ضماد کرنا اور کافور اور زرشک کا پینا اور ... کا ضماد کرنا اور پینا اور خالی شربت کا ... کہ ورم حار معدہ میں بہت مفید ہے

باسلیق کے بعد آب کاسنی سبز اور آب عنب الثعلب سبز دس دس تولہ رات سے وقت ایک برتن میں رکھیں صبح کے وقت اس کا زلال لے کر گلقند دو تولہ ملا کے دیں اور تین چار دن کے بعد مغز فلوس خیار شنبر چھ تولہ لعاب اسپغول روغن بادام ملا کے پلائیں تاکہ مادہ خارج ہو اور صندل سفید آب برگ عنب الثعلب سبز ملا کے ضماد کریں اور اگر صفرا غالب ہو تو گل بنفشہ گل نیلوفر سپستان عنب الثعلب خطمی خبازی کاسنی زرشک آلو بخارا مویز منقی گاؤزبان گلقند منضج کی طرح پلا کے آبہا سے مذکور میں مغز فلوس خیار شنبر ترنجبین تمر ہندی بھی ملائیں اور نضض مکی عنب الثعلب گل سرخ گل بنفشہ ماشہ ماشہ پھر باریک پیس کر آب عنب الثعلب میں ملا کے ضماد کریں حاصل کلام مسہل قوی اور قے سے پرہیز لازم سمجھیں تاکہ ورم نہ بڑھ جائے اور انتہا میں اگرچہ انحطاط کے قریب ہو کوئی ایسی چیز کہ تحلیل اور نرم کردے جیسے خطمی حلبہ السی بابونہ بازرد سنبل سعد آرد جو ضماد کریں اور سنبل لینا چاہئے کہ اگرچہ انحطاط میں فقط تحلیل کی زیادہ احتیاج ہے لیکن اس سبب سے کہ فقط محللات معدہ کو سست اور ضعیف کرتے ہیں اور معدہ کی قوت کے ضعیف ہونے سے جگر اور عروق کی قوت ضعیف ہوتی ہے اور یہ امور ہلاکت کے باعث ہیں مصلحت اس میں ہے کہ زمانہ انتہا کے بعد انحطاط کے آخر تک قوابض خوشبودار مرخیات کے ساتھ جمع کر کے استعمال کریں تاکہ صحت کی نعمت بے رنج و مشقت حاصل ہو قرشی نے لکھا ہے کہ اگر ورم معدہ درد کے ساتھ ہو اور درد کی شدت سے اختلاط ذہن اور مالیخولیا پیدا ہوا اور بدن دبلا ہو اور آنکھیں اندر کی طرف دھنس جائیں اور نبض دیر میں ظاہر ہو اور اگر ورم کے ساتھ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے اور معدے میں خراج پیدا ہو تو یہ علامت ردی ہیں تنبیہ جبکہ معدہ کا ورم تحلیل نہ ہو اور خراج ہو تو جو کچھ دبیلۃ المعدہ میں کہا جائیگا استعمال کریں تیسری قسم وہ ہے کہ بلغم سے پیدا ہو اور اسکی یہ علامت ہے کہ تپ نرم ہو اور لعاب کی کثرت اور ورم کا نرم ہونا اور اشتہا کا ساقط ہونا اور معدے میں نفخ بدون سختی کے ہونا اور زبان میں شدت کی سفیدی اور منہ پر تہبج یعنی ورم کھوکھلا اور رصاصی رنگ یعنی سیسہ کا رنگ ہونا اور اس آماس کا یہ سبب ہے کہ ہضم کے فساد سے اور محلل یا ضمنوں کے ترک کرنے سے معدہ میں رطوبت جمع ہو جائے علاج بلغم کے نضج اور تلطیف کے لئے ماء الاصول پلائیں اور تلطیف اور نضج اور تقویت کے واسطے تریاق اربعہ اور مثرودیطوس کھلائیں اور غذا میں کمی کریں اور غذاؤں میں سے جو چیز الطف ہو اختیار کریں اور نخود آب سب غذاؤں سے بہتر ہے تھوڑی سی دارچینی فلفل اور زیرہ ملا کر دیں اور اگر تپ نہ ہو تو مرغ کا شوربا جس میں چقندر اور کرنب پکا ہو دینا ممکن ہے اور پانی کے عوض اگر بن پڑے تو عرق بادیان یا ماء العسل پر جس میں پانی ملا ہوا اکتفا کریں اور معدہ پر روغن گل سرکے میں ملا کر ملیں اور درخت انگور کی خاکستر اور سعد اور اذخر اور سنبل سرکے میں ملا کے تمام معدے پر ضماد کریں اور روغن سنبل ملنا مفید ہے پھر اگر ورم تحلیل ہوا تو یہی مقصود ہے اور نہیں اگر بن پڑے تو مادے کا استفراغ اسہال سے کریں اور جو مسہل یہاں دے سکتے ہیں وہ اللناس کے فلوس ہیں کہ زوفا کے مطبوخ میں مل کر یا صبر کے ثقیع میں دینا اور لازم ہے کہ قے سے پرہیز کریں کیونکہ اس کی جہت سے مادہ معدے میں جمع ہوتا ہے اس سبب سے ورم بڑھتا ہے ماء الاصول کی ترکیب جو یہاں مفید ہے بیخ کاسنی بیخ بادیان بادیان اصل السوس بادیاں لے کر جوش دیں اور گلقند ملا کے پئیں قرشی ایلاقی اور جرجانی کہتے ہیں کہ ابتدائے ورم میں ہر روز صبح کے وقت دو درم آب کرفس میں روغن بادام ملا کے دیں اور سات دن کے بعد مطبوخ اکلیل الملک دینا چاہئے اور بیخ بادیان انیسوں ہر ایک تین درم فقاح اذخر مصطکی تخم کرفس دو دو درم پرسیاؤشان پانچ درم جوش دے کے چھان کر ہر روز صبح کے وقت چار اوقیہ کے مقدار اور روغن سپید انجیر دو درم اور روغن بادام تین درم ملا کے استعمال کریں اور شربت زوفا جس میں اکلیل الملک کا جوشاندہ ملا ہو بہت نافع ہے اور سویدی ابن ماسویہ والنفی و تمیمی و ابن حنبل سے نقل کرتا ہے کہ مصطکی اور حب بوا اور اذخر اور شکاعی اور غافث کا ضماد کرنا اور پینا نافع ہے اور اسی طرح سے مرہم سائکہ اور آس اور اکلیل الملک اور قصب الذریرہ اور سعد اور قندریوں کا ضماد کرنا سب کو ملا کر یا فقط ایک ایک دوا نافع ہے چوتھی قسم وہ ہے کہ سوداوی ہو اور [illegible] علامت یہ ہے کہ ورم میں سختی اور صلابت ہو اور رنگ میں تغیر اور [illegible] خشکی ہو اور یہ ورم اکثر انتقالی ہوتا ہے یعنی کوئی سا مادہ [illegible] آخر میں سودا ہو جاتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ابتدا ہی سے سوداوی عارض ہو علاج پہلے تو مزاج کی رعایت سے

ناسے کے تنقیح میں کوشش کریں مثلاً اگر مزاج میں گرمی ہو تو بادیان کا پانی اور کرفس کا پانی خیار شنبر ملا کر تھوڑا سا روغن بادام چڑھا کر دیں اور اگر
حرارت نہ ہو تو روغن بید انجیر اور ماءالاصول استعمال کریں اور تنقیح کامل کے بعد ایارج فیقرا کام میں لائیں کہ مسہل قوی تنقیح کے پہلے مرض
کو بڑھاتا ہے اور ورم کی غلظت اور سختی کو زیادہ کرتا ہے اور جو دوائیں کہ ضماد کے لئے اختیار کریں چاہیئے کہ نرم اور تحلیل کرنے والی
خوشبودار ہوں اور ان میں کچھ قبض بھی ہو جیسے حلبہ اور سنبل اور میعہ اور تخم کتان اور بابونہ اور مغز قرطم اور مقل اور افسنتین اور زعفران کرنب کے پانی میں
اور مرغیوں کی چربی اور مغز ساق گاؤ روغن اور موم میں ملا کے استعمال کریں فائدہ حکما نے کہا ہے کہ معدے کے ورم صلب میں تین مثقال روغن
بید انجیر المتاس کے مطبوخ میں یا ماءالاصول کے ساتھ اگر تین دن تک دیں تو بہت فائدہ بخشتا ہے اور اگر ورم مزمن ہو جائے یعنی زمانہ دراز
گذر جائے تو اس کے قرص سنبل بہت مفید ہے۔ جان لینا چاہیئے کہ طبری کہتا ہے کہ کبھی معدے میں ورم سرطانی پیدا ہوتا ہے اور اکثر جاہل لوگ
گمان کرتے ہیں کہ معدے میں سرطان نہیں پیدا ہوتا کیونکہ معدے میں رگیں کم ہیں۔ انکا یہ زعم باطل ہے۔ اس واسطے کہ اس ورم کا پیدا ہونا رگوں
کی کثرت پر موقوف نہیں اور حال یہ ہے کہ معدے میں اوردہ اور شرائین بہت ہیں قرص سنبل کی ترکیب کہ معدے اور جگر کے ورم صلب کو مفید ہے
سنبل فقاح اذخر دارچینی قصب الذریرہ ہر ایک تین درم زعفران انیسون قسط تلخ ہر ایک ایک درم مقل مصطگی ہر ایک دو دو درم افتیموں آدھا درم اشق اور
مقل کو شراب میں حل کریں اور باقی دواؤں کو کوٹ اور چھانکے اس میں ملا کے قرص بنا لیں خوراک دو درم معدے کے لئے مثلث کے ساتھ اور
ورم جگر کے واسطے سکنجبین کے ساتھ دیں تنبیہ کبھی معدے میں سختی ورم کے طور پر پیدا ہوتی ہے اس کو حجارۃ المعدہ کہتے ہیں اور علیحدہ فصل میں
اس کا بیان آئے گا تیرھویں فصل دبیلۃ المعدہ کے بیان میں دبیلہ اسے کہتے ہیں کہ عضو کے باطن میں ایک جگہ ہو کہ اس میں مادہ جمع ہو جائے
اور پک کر پیپ بن جائے اور یہ گرم آماس سے اکثر عارض ہوتا ہے اور جو دبیلہ کہ گرم مادے سے ہو جاتا ہے اس کا نام خراج ہے اور معدے
کے ورم کے پکنے کی اور خراج ہونے کی یہ علامت ہے کہ تپ کا غلبہ ہو اور درد شدت پکڑے پھر جب تنقیح کامل ہو جائے اور مادہ پیپ بن جائے
تو یہ عوارض زائل ہوں اور اس دبیلہ کے پھوٹنے کی یہ علامت ہے کہ اعضا میں قشعریرہ اور نافض واقع ہوں یعنی کانپنے لگیں اور لرزہ اور اسہال
میں یا قے میں یا دونوں میں پیپ اور لہو نکلے اور آماس دب جائے علاج اگر دبیلہ خود بخود نہ پھوٹے اور پک کر تیار ہو چکا ہو تو چاہیئے کہ تازہ
دودھ پلائیں اور گرم پانی کے پینے سے بھی بآسانی پھوٹ جاتا ہے پھر دبیلہ پر ہاتھ رکھ کر آہستہ آہستہ دبائیں اور بیمار کو تاکید کریں کہ سخت بستر پر
اوندھا لیٹے تاکہ پھوٹنے میں مدد پہنچے اور پھوٹنے کے بعد ماءالعسل دیں تاکہ پیپ کی تنقیہ ہو اور اگر ضرورت پڑے تو ایلوا کاسنی کے پانی میں
اور ایارج فیقرا دے سکتے ہیں تاکہ معدے سے تمام پیپ پاک ہو جائے اور اس وقت غذاؤں میں سے ماءالشعیر اور حریرے کے اقسام جو
جو موافق ہیں قناعت کریں اور مرغ کا شوربا شبت اور حلبہ کے ساتھ آخر میں دے سکتے ہیں اور جبکہ تمام پیپ پاک ہو جائے اور کچھ باقی نہ رہے
تو زخم کے بھرنے میں کوشش کریں اس طرح پر کہ جو دوائیں زخم کو بھر لاتی ہیں جیسے دم الاخوین گلنار کہربا گل ارمنی گل سرخ لیکر کوٹ لیں اور کھلائیں
مگر دواؤں کو بہت باریک نہ کریں تاکہ معدے میں بہت دیر تک نہ ٹھیریں جیسا کہ جوارشات کی دواؤں میں دستور ہے کہ معدے میں بہت دیر تک
ٹھیرنے کے لئے باریک نہیں کرتے تنبیہ جبکہ معدے میں آماس پیدا ہو تو اسکے تحلیل کرنے میں کوشش کریں جس طرح پر کہ اورام کی فصل میں بیان
کیا گیا تاکہ دبیلہ نہ ہو جائے اور اگر تحلیل نہ ہو اور مادہ جمع ہونے لگے تو پکانے اور پھوڑنے اور پاک کرنے میں کوشش کریں اور پھوٹنے اور پاک
کرنے کی تدبیر کا ذکر ہو چکا ہے۔ لیکن پکانے کی یہ تدبیر ہے کہ ضماد منضج معدے پر رکھیں تاکہ نضج میں توقف نہ ہو اور اگر آماس سخت ہو جائے تو اسکو
نرم کریں ضماد منضج کی ترکیب تخم خطمی تخم کنوچہ مغز بادام تلخ کوٹ لیں اور روغن بید انجیر میں ملا کے ضماد کریں دوسرا نسخہ کہ نرم کرنے اور پکانے
کے واسطے مجرب ہے۔ طرحیقون دس درم حلبہ پندرہ درم تخم کنوچہ بیس درم کوٹ لیں اور تازے دودھ میں جوش دیں جب نرم ہو جائے تو
تھوڑا سا روغن کنجد یا روغن گل اس میں ملا کے نیم گرم کام میں لائیں۔ فائدہ جب بیمار کو پیپ اور خون قے میں آئے تو صحت کی نسبت

طرف متخیل ہو جاویں اور شکم کو پھولا دیں جس طرح کہ مشک ہوا سے بھری ہوتی ہو اور یہ سبب معدہ کی جہت سے ہے دوسرا سبب یہ کہ کھانے کی جہت سے ہو یہ
اس طرح ہوتا ہے کہ ایسا کھانا نہ کھائیں کہ معدہ کی حرارت اُس کے نضج کامل سے عاجز ہو اور جب کہ نفخ پیدا ہوا اور وہ کھانا چار طرح پر ہوتا ہے ایک تو مقدار میں زیادہ دوسرے
یہ کہ اُنہیں رطوبت زیادہ ہو جیسے کدو اور کھیرا اور یہ ظاہر ہے کہ جب غذا اندازے سے زیادہ ہوگی تو طبیعت اُس کو ہضم نہ کر سکے گی اور معدے
کے جوف میں نہ سمائی ہوگی اور غذا میں رطوبت حد سے زیادہ ہوگی اور ہر چند کہ اندازے کے موافق کھائیں جب اُس میں حرارت کا عمل ہو تو
اُس میں سے غلیظ ابخرے اُٹھیں اور حرارت اِن کو تحلیل نہ کر سکے اور نفخ پیدا ہو تیسرے یہ کہ وہ غذا خود نفاخ ہو جیسے مسور اور لوبیا چوتھے
یہ کہ کھانے میں بدبو ہو اور یہ بات تو معلوم ہے کہ ایسے کھانے کی طرف معدہ متوجہ نہیں ہوا کرتا اسی واسطے حکما نے کہا ہے کہ معدے کی حس ایسی ہی
ہے جیسے دماغ اور رحم کی حس ذکی ہے خوشبو کی چیزوں سے اُس کو نفع ہوتا ہے اور بدبو کی چیزوں سے ضرر پاتا ہے تیسرا سبب وہ ہے
کہ اخلاط کی جہت سے ہو یہ اس طرح پر ہے کہ معدے میں خلط بلغمی یا سوداوی یا صفراوی دفعۃً جمع ہو کر نفخ پیدا کرے ان تینوں اقسام
کی علامت اور علاج معدے کے تینوں سوء مزاجوں اور ضعف ہضم میں ہم کہہ چکے ہیں احتیاج کے موافق استعمال کریں۔ حاصل کلام
چھوڑ دینے کی چیز چھوڑ دیں اور جس کی اصلاح منظور ہو اس کی اصلاح کریں سادہ میں تو تعدیل اور مادی میں تنقیہ اور تحلیل فائدہ حاوی
میں لکھا ہے کہ سداب شہد میں پیس لیں تاکہ غلوق کی صورت ہو جائے اور اس کا نصف زیرۂ سیاہ اور چوتھائی وزن نطرون ملا کے لگائیں
یا اس میں تھوڑا کا ٹکڑا بھر کے ڈبر میں اٹھائیں ضرور اس دوا سے ریاح کا اخراج نیچے کی طرف بہت ہوگا ف واضح ہو کہ غلوق
ایک قسم کی خوشبو ہے جوارش کمونی صدر کی ترکیب کہ نفخ اور ریاح اور تقویت معدہ کے لئے مفید ہے اور اس کے رطوبات کو دفع کرتی
ہے۔ زیرہ سیاہ مدبر سو مثقال زنجبیل تین مثقال فلفل برگ سداب سائے میں سوکھے ہوئے بورۂ ارمنی دو دو مثقال کوٹ لیں۔ کف گرفتہ شہد مصفی دواؤں
سے سہ چند سب دواؤں کو اس میں ملا کر معجون بنائیں خوراک ایک مثقال حب حلتیت کی ترکیب کہ ریاح معدہ کے واسطے عجیب التاثیر ہے زنجبیل
دو دو درم سہاگہ بریاں پوست ہلیلہ زرد نمک لاہوری حلتیت ایک ایک درم کوٹ کر آب برگ سہجنہ میں ملا کے جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنائیں خوراک
ایک گولی ایسے سفوف کی ترکیب جو نفخ معدہ اور کبد اور طحال اور قراقر اور درد معدہ اور جگر اور تلی کی پیچ کو نافع ہے اور مقوی معدہ اور رافع فساد
ہضم اور درد گردہ اور قولنج ریحی اور ریاح بواسیری کو مفید ہے اور ہاضم اور مشتہی طعام ہے زیرہ سیاہ و سفید مدبر پانچ پانچ درم نانخواہ بادیان
چھ چھ درم آملہ سیاہ سعد کوفی قرنفل دانہ الائچی کندر پوست ہلیلہ اشخار دو دو درم سہاگہ بریاں اجمود دار فلفل تخم گندنا سونٹھ گندھک تین تین درم
پودینہ چار درم کپور کچری پانچ پانچ درم سنبل الطیب ایک درم نوشادر مصطگی تین تولہ تربد سفید چار تولہ زنجبیل انار دانہ ترش نو نو درم کوٹ پیس کے
مقل ازرق حلتیت تین تین درم آب گندنا حل کر کے ملائیں پوست بیخ مدار صحرائی سہجنہ سات سات درم باریک پیس کے نمک طعام
نمک لاہوری پانچ پانچ تولہ گندنا سبز نو تولہ دواؤں کو تھوڑا تھوڑا خمیر کی طرح ملا کر دھوپ میں رکھیں سوکھنے کے بعد باریک پیس کے ایک ماشہ
سے تین ماشہ استعمال کریں سولھویں فصل جشا کے بیان میں اس کو فارسی میں آروغ ہندی میں ڈکار کہتے ہیں اور نفخ میں اکثر آیا کرتی ہے اور وہ
ایسی آواز ہے کہ جب معدے کی ہوا منہ کی طرف چڑھ آتی ہے تو ڈکار پیدا ہوتی ہے قال الشارح ہو حالة تحدث عند خروج ريح من
المعدة الى طريق الفم یعنی شارح نے کہا کہ یہ ایک ایسی حالت ہے کہ معدے کی ریح سے جو منہ کے راستے نکلتی ہے پیدا ہوتی ہے اور ڈکار کی دو قسمیں ہیں
طبیعی اور غیر طبیعی طبیعی تو وہ ہے کہ اعتدال پر ہو اور تھوڑی سی ہو کہ معدے میں جمع ہو گئی ہو اس باعث سے اور اس کے سبب معدے کی کشش
زائل ہو اور ہضم اچھا ہو اور جو ڈکار کہ پانی کے آہستہ اور کھینچ کر پینے سے اور کھانے کے جلد کھانے سے آتی ہے وہ اسی قسم کی ہوتی ہے اس واسطے
کہ ان دونوں صورتوں میں پانی اور کھانے کے ساتھ ہوا بھی کھینچ کر حلق میں ساتھ چلی جاتی ہے اور فم معدہ میں جمع ہوتی ہے پھر اس کو طبیعت
منہ کے راستے سے کہ وہی خود ایک رستہ ہے دفع کرتی ہے اور اس کے ساتھ معدے کی ہوا بھی مندفع ہوتی ہے اور جو ڈکار کہ غیر طبیعی ہے وہ بھی

ایسی ہے جیسے کھینچکر پانی پینے سے آتی ہے اور ناطبیعی انہیں اسباب سے عارض ہوتی ہے جنکا بیان نفخہ میں گذر چکا اور اس کا یہ ضرر ہے کہ ہضم میں
فساد آجائے جیساکہ اطبا کہتے ہیں کہ الجشاء اِذا اَکثَرَ اَفسَدَ الہضم لانہ یُطفیءُ الطعام یعنے ڈکار جب بڑھجاتی ہے تو ہضم کو بگاڑدیتی ہے کیونکہ غذا کو ابھارتی
ہے ف مسیحی کہتا ہے کہ اگر ڈکار کی کثرت معدہ میں ریاح کے زیادہ ہوجانے سے ہو تو قے کریں اور انیسوں اور صعتر برگ سداب کرویا پودینہ نانخواہ
زیرہ سیاہ نمک زیرہ سفید مصطگی قرنفل کے مطبوخ کا پینا نافع ہے اور ہمیشہ مصطگی گلقند میں ملا کے کھانا نافع ہے اور شیخ کہتا ہے کہ جس شخص کو کھٹی
ڈکار آئے تو شراب کے ساتھ فلافلی کا کھانا نافع ہے اور کبھی ایک مثقال کشنیز خشک کھائے اسپر فقط شراب کا پینا فائدہ مند ہے اور بعضے طبیب کہتے
ہیں کچا تا مرغی کی بیٹ ملا کر معدہ پر ضماد کرنا نافع ہے اور اگر جشا [illegible] نافع نہ ہو گر مادہ ہے تو افسنتین اور ایارج کا استعمال کرنا نافع ہے اور اگر
بلا مادہ ہے تو جو چیزیں سرد اور مطفی ہوں جیسے فواکہ باردہ کے ربوب اور غذا یہ سرد کا کھانا مفید ہے ستر ہویں فصل تثاؤب کے بیان میں
اس کو فارسی میں دہن دره اور فاژه اور ہندی میں جماہی کہتے ہیں یہ حالت جب پیدا ہوتی ہے تو منہ بے اختیار کھل جاتا ہے کما قال الشارح ہو حالۃ
یضطر معہا الانسان الی انفتاح الفم یعنی جیساکہ شارح نے کہا کہ وہ ایسی حالت ہے کہ جس میں آدمی بے اختیار منہ کھولتا ہے اور اسکے پیدا ہونیکا
یہ طریقہ ہے کہ بخارات غیر منہضم سر کی طرف چڑھکر جبڑوں کے اور مونڈھوں کے عضلات میں جمع ہوجائیں اور وہاں کی سردی اور کثافت اور کم تحلیل ہونے
کے سبب غلیظ ہوجائیں پھر طبیعت ان کے دفع کرنیکا ارادہ کرے چونکہ وہ غلیظ ہیں تو فقط طبیعت کے دفع کرنے کا اثر نہ پائیں ناچار طبیعت قوت
ارادی سے امداد چاہے اس وجہ سے منہ کھل جائے اٹھارویں فصل تمطی کے بیان میں اسکو فارسی میں خمیازہ اور ہندی میں انگڑائی کہتے ہیں
اسکا سبب بھی وہی بخار ہے مگر اتنی بات ہے کہ سر میں مخصوص نہیں بلکہ تمام عضلات میں عام ہوا کرتا ہے علاج تینوں یعنی جشا اور تثاؤب اور تمطی طبیعیہ ہیں
تنقیہ کریں اور تقویت اور ہضم کی درستی کریں اُن چیزوں سے جنکا بارہا ذکر کیا ہے اور ان اعراض کے دفع کرنے میں گلقند سب چیزوں سے زیادہ مفید ہے
اور بادیاں اور گلاب اور الائچی اور فوتنج اور اسکے مانند فائدہ ان دواؤں کے ذکر ہیں کہ معدہ کی ریح اور نفخ کے دفع کرنے میں مفید ہیں افسنتین
یا سنبل رومی کھائیں اور انیسوں مفید ہے انجوسن نافع ہے اذخر کھانا اور تناول کرنا خوب ہے تخم کرفس اور شبت اور کندر اور کرویا اور کمون اور سنبل
سب بہتر ہیں اور جلاب سکری نفخ کو ساکن کرتا ہے اور مشک کا کھانا تمام بدن سے ریاح کو نکالتا ہے اور دار فلفل ریاح کے مادے کو اکھیڑ
ڈالتا ہے اور لہسن کے برابر کوئی چیز نہیں اور مصطگی شہد میں ملا کر کھانا معدہ کے نفخ کو تحلیل اور اسکے درد کو جسکا سبب ریاح غلیظ ہو
تسکین کرتا ہے اور ہیرا اور اجوائن کو سرکہ میں کھانا اور طلا کرنا نہایت مفید ہے ف واضح ہو کہ جُشا جیم کے ضمہ اور شین کے فتحہ اور الف ممدودہ ہے
اور تثاؤب بفتح اول وثانی اور واؤ کے ضمہ سے ہے اور تمطی تا سے فوقانیہ اور میم اور طا سے مہملہ اور یای تحتانیہ سے ہے اور ہر ایک
کے معنے ان کی فصل میں گذر چکے ہیں انیسویں فصل قے اور غثیان اور تہوع اور انقلاب النفس کے بیان میں جان لینا چاہیئے کہ قے معدہ کی
اس حرکت کو کہتے ہیں جس کے سبب سے جو کچھ کہ اس میں ہو منہ کے راستہ سے دفع ہو اور تہوع ایسی حرکت ہے کہ قے کی حرکت کے طور پر معدہ میں
واقع ہو لیکن کوئی چیز دفع نہ ہو سو قے میں تو دافعہ بھی حرکت کرتی ہے اور مادہ بھی اور تہوع میں دافع حرکت کرتی ہے مگر مادہ جنبش نہیں کرتا سو قے
کی حرکت کے اعتبار سے تو دونوں یکساں ہیں اور مادہ کے حرکت کرنے اور نہ کرنے سے اس میں تفاوت ہے اور ممکن ہے کہ حرکت قوی کو
قے کے ساتھ اور حرکت ضعیف کو تہوع سے مخصوص کہیں اسلئے کہ جب حرکت قوی ہوگی تو ضرور مادہ کو حرکت میں لائے گی اور نکال دیگی اور غثیان طبیعت کے
بگڑنے اور برہم ہونے سے مراد ہے وہ ایسی حالت ہے کہ قے اور تہوع کے آنے پر طبیعت آمادہ ہوجائے اور انقلاب النفس لازم ہر وقت کے غثیان کو
کہتے ہیں اور غثیان کو بھی بولتے ہیں اور اسکا ہر وقت ہونا نہ ہونا مادہ کے احوال پر موقوف ہے مثلاً اگر مادہ معدہ میں پیدا ہوتا ہے تو غثیان ہر وقت
رہیگا اور اگر کسی اور عضو سے اُسپر گرتا ہے تو کبھی ہوگا اور ہوسکتا ہے کہ دوسرے عضو سے اُسپر گرے مگر اس سبب سے کہ فم معدہ کے بلیغ قوتی
اسکو کھینچ لیں اور تحلیل نہ ہو اسلئے ہمیشہ غثیان ہے سو اسکا لازم ہونا نہ ہونا معدہ میں پانے کے ہونے اور نہ ہونے پر منحصر ہے خواہ معدہ سے

میں ہی پیدا ہو یا کسی اور عضو میں اور بعضے اطبّا تقلّب النفس کو ذہاب شہوت کی جگہ بھی بولتے ہیں یعنی اشتہا کا باطل ہونا اور جاننا چاہیئے کہ ان حالات کا سبب یا تو اخلاط فاسد ہیں یا بُری غذا کہ بُری کیفیت سے معدے کو ایذا دے یا اخلاط یا مقدار سے زیادہ کھانا کہ زیادتی کے سبب سے معدے پر گراں ہو پھر طبیعت کا جیسا مقتضی ہو اُسی کے موافق انہیں حرکات میں سے کوئی حرکت پیدا کرے ظاہر ہو کہ اگر مادہ معدے کے جوف میں ہوتا ہے تو قے آتی ہے اور اگر طبقات کے اندر بھر جاتا ہے تو تہوّع اور بہت درد کرتا ہے اور اگر فم معدہ کی جانب مائل ہوتا ہے تو غثیان عارض ہوتا ہے اور جو چیزیں قے اور غثیان لاتی ہیں جیسے مکھی کا کھانا اور اس کے مانند اور چیزیں اس حالت کے اسباب میں داخل ہیں اور طبیعت کی کراہت سے اکثر عارض ہوتی ہیں بعضے چیزوں کا خیال اور نجاست اور پلید مکانوں کی بدبو اور مکروہ غذائیں اور ان کے سوا اور اس حالت کے جیسے جیسے اسباب باطنی اور خارجی ہیں اُن کے موافق اُسکی نو قسمیں ہوتی ہیں اور ہم ہر ایک کو علیحدہ بیان کرتے ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ خاص معدے میں ہی صفرا پیدا ہوا ور کسی اور عضو میں سے وہاں نہ گرے اُس کی یہ علامت ہے کہ صفرا کے نشان ظاہر ہوں جیسے پیاس اور معدہ میں بہت گرمی اور جو کچھ قے میں نکلے وہ تلخ اور اُس کے سوا اور علامتیں علاج تنقیۂ معدہ کے لئے قے اور اسہال اور نرم حقنہ میں سے جو کچھ بیمار کے مزاج کے مناسب اور آسان ہو استعمال کریں سو قے کے واسطے تو سکنجبین اور گرم پانی پلائیں اور اسہال کے لئے مطبوخ ہلیلہ اور سقمونیا کے ساتھ ایارج فیقرا کھلائیں اور جان لینا چاہیئے کہ جب مادہ قعر معدہ کی طرف مائل ہوا اور طبقات میں بھی نہیں کھنچا ہو تو اس کے لئے اسہال اور حقنہ نافع ہیں مگر جو مادہ معدے میں ہے اُس کے نکالنے میں قے ہر طرح مفید ہے خاصکر جب فم معدہ کی جانب مائل ہو اسی واسطے قے کی تدبیریں کرتے ہیں کہ ایسے حالات کو منقطع کرتی ہے اور اس کا نفع ظاہر ہے اور تنقیہ کے بعد اگر یہ جانیں کہ کچھ مادہ باقی ہے اور اُس کا نکالنا ممکن نہیں تو اس صورت میں مناسب دواؤں سے اور غذاؤں سے تعدیل کریں اور جو شربت یہاں کام آتے ہیں یہ ہیں شربت نیلوفر شربت بہ خصوصاً جبکہ عود اور صندل اور گلاب اُن میں ہو اور شربت انار ترش پودینہ کے ساتھ اور شربت غورہ اور شربت ریباس گلاب میں ملا کر مفید ہیں اور یہ دوائیں معدے پر طلا کریں سیب کا پانی اور صندل اور کافور اور یہ غذائیں کام آتی ہیں سماقیہ اور زرشکیہ اور حصرمیہ عود اور سیب اور گلاب سے قوت دیکر اور اُن کے مانند جو کچھ اس خلط کی اصلاح کرے اُن دواؤں کا ذکر جو قے کو زائل کرتی ہیں آملہ قے کو ساکن کرتا ہے کہربا آدھا درم گلاب میں پیس کے دینا قے کو روکتا ہے تمر ہندی مجرب ہے غرفہ اور جو کا ستو اور طباشیر اور نارنج کی ترشی اور پودینہ اور بارزد ہر ایک مفید ہے تنبیہ جب ان تدبیروں سے کہ جن کا ذکر کیا ہے قے نہ ساکن ہو تو نافہ کے نزدیک اور شانوں کے بیچ میں بدون پچھنے کے حجامت کریں اور ہاتھ اور پاؤں کا ملنا اور سہلانا بہتر ہے شربت کہ قے صفراوی اور درد دیگر کو ساکن کرتا ہے اور اُس کی ترکیب یہ تمر ہندی کا پانی آلو سیاہ ہر ایک بیس درم لک مغسول ایک درم زعفران دو دانگ یہ سب ایک خوراک ہے سفوف کہ قے صفراوی کو روکے دینا ہے اور قوت کی حفاظت کرتا ہے طباشیر تخم حماض ہر ایک پانچ درم گل سرخ چار درم گل نیلوفر ہر ایک دس دس درم عود صمغ عربی ہر ایک تین درم اقاقیا ساک ہر ایک ڈیڑھ درم خوراک دو مثقال فقط حکیم علی نے شرح اسباب میں لکھا ہے کہ میں نے یہ سفوف بنا کر سفوف حب الآس نام رکھا اور تجربہ کیا پایا اس کی ترکیب حب الآس دس درم طباشیر دو درم سماق گلنار انار دانہ پودینہ بستانی عود خام گل سرخ صندل سفید ایک ایک درم بیس کے بیٹھے پانی کے ساتھ استعمال کریں انشاء اللہ تعالیٰ پہلے ہی روز کے استعمال میں قے کو روکتا ہے اور جالینوس کہتا ہے کہ شدت التہاب کے سبب سے قے جاری آئے تو اطراف ٹھنڈے پانی میں رکھیں اور معدہ پر سرد اشیا طلا کریں اور اسی کا قول ہے کہ جس شخص کو کھانا کھانے کے بعد درد معدہ عارض ہو تو چاہیئے کہ اسہال سے اس کی اصلاح کریں اور میں نے اس قسم کے مریضوں کو اس طرح مسہل دیا کہ جس شخص کو صبر کا استعمال کرا سکتا اُسکو تو صبر کا سفوف ملا کے اور جس شخص کو نہ کھلا سکتا تو خیار شنبر اور آب آلو بخارا میں ملا کر پلایا اور اسہال کے بعد گلقند یا شربت انار ترش استعمال کرایا اور بعض کو شربت سماق دیا اور دو درم ...

بلغم پیدا ہوا اور بلغم کے پیدا ہونے کی علامت نفخ اور قراقر اور اُن کے سوا جو کچھ اس کے لوازم ہیں پھر اگر بلغم شور ہوگا تو جو کچھ قے میں نکلے وہ شور ہوگا اور پیاس سے خالی نہ ہوگا۔ مگر اس کی پیاس صفراوی کے برابر نہ ہوگی اور پیاس کے روکنے سے نفع نہ ہوگا۔ اور اسی طرح قے کا میٹھا ہونا میٹھے بلغم پر اور قے کا ترش ہونا ترش بلغم پر گواہی دیتا ہے اور یہ دونوں قسمیں پیاس سے خالی ہونگی۔ اور یہ بلغم کی ترشی ہضم کے قصور سے ہے۔ علاج جس بیمار سے کہ مادہ فم معدہ کی جانب مائل ہو تو مطبوخ شبت اور سکنجبین عسلی پی کے قے کریں۔ اور اگر یہ دوا کفایت نہ کرے اور مادہ طبقات میں گھسا ہوا ہو تو تخم ترب اور نمک اور خردل اور شہد اس میں بڑھائیں اور جس بیمار کے مادہ قعر معدہ میں ہو تو مسہل پلائیں اور اس کام کے واسطے حب صبر اور حب مصطگی اور ایارج فیقرا اور حب الافاویہ مناسب ہیں اور تنقیہ کے بعد شربت انار نعنعی قرنفل عود گل سرخ سے خوشبودار کرکے پلائیں۔ تاکہ معدے کی تقویت ہو اور ہلیلہ مربے اور زنجبیل مربے اور گلقند بادیان کے ساتھ مفید ہے اور جوارش عود اور جوارش مصطگی اور دواء المسک شیریں فائدہ مند ہے۔ ف علاج الامراض میں حب الافاویہ کی ترکیب اس طرح لکھی ہے۔ زنجبیل۔ قرنفل۔ دارفلفل۔ زرشک۔ مصطگی مقل دنیا ہے یہ سب دوائیں ایک ایک مثقال کوٹ اور چھان کے چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ خوراک ایک گولی۔ فائدہ اگر مادہ طبقات میں نہیں کھینچا تو بہت جلد ہلکی دواؤں سے اکھڑ سکتا ہے اور نہیں تو بدوں قوی دواؤں کے نہ ٹلے گا۔ گولیوں کی ترکیب کہ معدے کے خمل کو بلغم لزج سے پاک کردیں ایارج فیقرا چھ درم ہلیلہ سیاہ ہلیلہ کابلی مصطگی ہر ایک دو درم قرص گل نمک ہندی ہر ایک تین درم پودینہ خشک جوز بوا انیسون نانخواہ زیرہ سیاہ قرنفل ہر ایک ایک درم زبد سات درم تک شربت افسنتین یا بہیہ کے پانی میں ملا کے گولیاں بنا کے ایک درم سے سات درم تک شربت افسنتین یا بہیہ کے ساتھ استعمال کریں سفوف کہ معدے کو قوت دیتا ہے عود قرنفل مصطگی پودینہ خشک ہر ایک دو درم کوٹ اور چھان کے ایک درم کے اندازے سے دس درم گلقند میں ملا کے کھلائیں ضماد کہ معدے کو قوت دیتا ہے اور قے کو روکتا ہے سُک قصب الذریرہ مصطگی سنبل عود قرنفل جا نفل اور تھوڑی سی زعفران کوٹ کر میسوسن میں گوندھ کر معدے پر ضماد کریں ف واضح ہو کہ ظاہر میں میسوسن کی ترکیب اس طرح پر لکھی ہے کہ سوسن کو گلاب میں جوش کریں جب تھوڑا اسارہ جائے تو اس کو میسوسن اور میبی کہتے ہیں تنبیہ باد کے قطع ہونے سے پیشتر غذا اور شربت قابض و عفص یعنی جس کا مزہ کسیلا ہے نہ دیں کہ نقصان پہنچتا ہے تیسری قسم وہ ہے کہ سودا معدے میں پیدا ہو اس کی یہ علامت ہے کہ ترش قے ہو اور پیاس نہ ہو اور معدے میں اور طحال میں قراقر اور نفخ اور جو کچھ سوء مزاج بادی میں مذکور ہوا ظاہر ہو اور جو سودا کہ قے میں نکلے زمین اس سے پھد پھدا جائے اور مکھیاں اس پر نہ بیٹھیں علاج جو کچھ کہ بلغمی کے لئے مذکور ہوا ہے استعمال کریں اور مادے کو تھوڑے تھوڑے حقنے سے نیچے کی جانب اتاریں اور تنقیہ کے پہلے قابض چیزوں سے پرہیز کریں اور طحال کی آفت کو زائل کریں اور اس کے تنقیے میں کوشش کریں اور بلغمی اور سوداوی قے کے دفع کرنے میں قرص ایلاؤ سے بہتر کوئی چیز نہیں ف تھوڑے تھوڑے حقنے کی ترکیب یہ ہے حلبہ تخم کتان بابونہ خشک گل خطمی ہر ایک ایک مٹھی انجیر تیس عدد سپستان عناب بیس بیس عدد سبوس گندم برگ چقندر برگ کرنب شبت سداب ہر ایک ایک مٹھی سکنجبین جاوشیر مقل ارزق تربد تین درم پانی میں جوش کریں اور چھان کے نمک ہندی بورہ ارمنی شحم حنظل ہر ایک دو دو ماشہ آب کامہ شکر سرخ بیس بیس درم میٹھا تیل ضرورت کے موافق اضافہ کرکے بطریق مشہور حقنہ کریں ضماد کہ سوداوی قے کو مفید ہے۔ لادن اشنہ اکلیل الملک برگ مورد شراب قابض میں ملا کے معدہ اور طحال پر ضماد کریں ف ایلاقی اور جرجانی لکھتے ہیں کہ اگر تہوع اور غثیان مادہ بلغمی سے ہو تو سکنجبین عسلی اور مولی کا پانی اور طبیخ او شبت پی کر یا ماہی شور کھا کے قے کریں اور ایارج فیقرا سکنجبین عسلی میں ملا کے مسہل دینا نافع ہے اور تنقیہ کے بعد شربت بہیہ اور شربت پودینہ اور شربت افسنتین پلائیں اور اگر پرانی شراب پلائیں تو بلغم کو قطع کرتی ہے اور جلا دیتی ہے اور تندرو اور کبک اور چڑیا کا گوشت اور مُلہی اور اسکے مانند کھانا اور معدے پر ضماد کرم کا استعمال کرنا مفید ہے اور اگر قے میں بلغم نکلے اور

مادہ معدہ میں جمع ہوتا ہو تو غور کریں کہ قعر معدہ میں ہے یا فم معدہ کے قریب ہے اگر فم معدہ کے قریب ہو تو طبیخ شبت میں سکنجبین ملا کے قے کرنا مفید ہے اور
قے کے بعد جوارش عود اور عیبہ اور شربت پودینہ اور دواء المسک مر سے معدہ کی تقویت کرنی چاہئے اور اگر مادہ کا میل قعر معدہ کی جانب ہو تو حب
صبر اور ایارج فیقرا اور حب افاویہ سے تنقیہ کریں اور تنقیہ کے بعد جوارشات مقوی معدہ سے معدہ کی تقویت کریں چوتھی قسم وہ ہے کہ اخلاط مذکورہ
معدے میں پیدا نہ ہوں بلکہ دوسرے عضو سے جیسے پتہ اور طحال سے اس پر گریں اور ان حالات کا باعث ہوں اور یہ قسم پہلے اقسام سے بدتر
ہے کیونکہ دو عضو کی آفت پر دلالت کرتی ہے ایک تو وہی عضو جس میں اسکی پیدائش ہوتی ہے دوسرے وہ عضو جس میں مادہ دفع ہو کر آجاتا ہے
یعنے معدہ اور یہ ظاہر ہے کہ اگر معدہ ضعیف نہ ہوتا تو مادے کو قبول نہ کرتا اور اس قسم کی یہ علامت ہے کہ اعضاے مذکورہ سے کسی عضو میں
آفت موجود ہو اور قے کے بعد آرام معلوم ہو جب تک کہ اور مادہ آکر گرے اور جو کچھ پہلی قسم میں مذکور ہے اس سے پہچان سکتے ہیں کہ کس نوع کا
مادہ ہے علاج اسی عضو آفت رسیدہ کے تنقیہ اور تعدیل میں کوشش کریں جیسا اس کے مقام میں لکھا ہے اور اس صورت میں باسلیق کی فصد
مقابل کی رعایت سے کھولنا بہت مفید ہے اور لازم ہے کہ معدے کو بھی قوت دیں میووں کے پانی سے اور ربوب سے خوشبو دار دوائیں ملا کے
جیسا کہ ذکر ہوا ہے فائدہ عضو ماؤف کے تنقیے سے پہلے معدے کی تقویت نہ چاہئے اس واسطے کہ معدہ مادے کو قبول نہ کریگا تو ممکن ہے کہ وہی مادہ
عضو رئیس کی طرف پھر جائے اور آفت قوی برپا کرے پانچویں قسم وہ ہے کہ مادہ تمام بدن سے نچڑ کر پھر معدے پر گرے اور یہ قسم اکثر حمیات میں عارض
ہوتی ہے اور اس کا یہ نشان ہے کہ تپ کے ساتھ پیدا ہو اور اس کے زائل ہونے سے زائل ہو اور ان حالات کا ظہور مادے کے انصباب پر موقوف
ہے علاج تمام بدن کا تنقیہ کریں اور اس کے ساتھ تپ کی رعایت رکھیں چھٹی قسم وہ ہے کہ غذا کے فساد سے قے اور غثیان پیدا ہو اور غذا کا
فساد تین طرح پر ہے ایک تو یہ کہ مقدار کے سبب سے ہو جیسے معدے کی قوت سے زیادہ کھانا دوسرے یہ کہ کیفیت کی وجہ سے ہو
جیسے کھانا نمکین یا تیز یا شور یا ترش کہ معدے کو ایذا دے تیسرے یہ کہ کھانے میں سوء تدبیر واقع ہو جیسے غلیظ کے بعد لطیف کھانا کیونکہ لطیف
جو غلیظ پر کھایا ہے وہ فاسد ہو کر غلیظ کو بھی فاسد کر دیگا اور اس سبب سے معدے کو ایذا ہوگی تب ناچار معدہ اس کو دفع کرنا چاہیگا اور غلیظ کے
اوپر لطیف کھانے سے جو فساد پیدا ہوتا ہے اس کی وجہ ہم فساد ہضم میں کہہ چکے ہیں اور اس قسم کی علامت ہے کہ سوء تدبیر واقع ہو علاج غذا
کے اترنے سے پہلے قے کرائیں غرضکہ غذائے فاسد کو معدے سے نکال دیں جسطرح سے بن پڑے اور اسکے بعد معدے کو قوت دیں اور
ان فاسد تدبیروں سے بچتے رہیں ف گیلانی لکھتا ہے کہ اکثر معدہ میں غذا فاسد ہو جاتی ہے اس وجہ سے اسکے تنقیہ کی ضرورت ہوتی ہے چاہئے کہ گرم
پانی پی کر کئی مرتبہ قے کریں اور سر پر روغن ٹپکائیں اور پیٹ اور پہلو پر گرم کپڑے سے تکمید کریں اور ہاتھ اور پاؤں زیت سے ملیں اور ان پر گرم پانی
سے تریڑا دیں اور بہت سونے کی تاکید کریں اور قے کی زیادتی ہو تو سارے دن کچھ نہ کھلائیں اور حمام میں لیجائیں اور دو تین دن تک
کھلانے پلانے میں کمی کریں تاکہ حالت اصلی پر آجائے اور اگر اس اثنا میں کچھ ضعیف ہو جائے تو اغذیہ موافقہ کے کھلانے سے قوت
دیں اور جوارش سفرجلی کھلائیں اور عیسے کہتا ہے کہ اگر کسی قے آور چیز کھانے سے قے آئے تو جو چیزیں مسکن غثیان اور مقوی معدہ ہوں استعمال کریں اور وہ
ایسی چیز ہو کہ جسمیں قبض اور خوشبو دونوں صفتیں موجود ہوں جیسے بہ اور امرود اور سیب یہ تینوں چیزیں بارد ہیں اور بالشل مصطگی اور نعنع خشک اور دارچینی اور یہ تینوں چیزیں حار ہیں
پھر اگر اس تدبیر سے قے نہ موقوف ہو تو گرم پانی پیکر قے کریں تاکہ معدہ کا تنقیہ ہو ساتویں قسم وہ ہے کہ معدہ میں سوء مزاج اور ضعف عارض ہو اس سبب سے جو چیز اس پر
وارد ہو اس کی برداشت نہ کر سکے اور اس کے ٹھہرانے کی قوت نہ ہو یہاں تک کہ اس کو وہاں سے جلد دفع کرنے لگے اور معدہ کے سوء مزاج کی علامات اور علاج کا
بیان مفصل مذکور ہوا ہے فائدہ قے اور غثیان کہ معدہ کے ضعف سے عارض ہو اسکے لئے شربت لیموں پینا اور مصطگی چبانا مفید ہے فائدہ واضح ہو کہ اگر سوء مزاج سادہ
ہے تو آلوے بخارا زرشک [illegible] پانی میں بھگوئیں پھر چھان کے عرق کیوڑہ اور شربت نیلوفر ضرورت کے موافق ملا کے تھوڑا [illegible]
تھوڑا تھوڑا پلائیں [illegible]

موافق استعمال کریں چٹنی کی ترکیب زہرمہرہ خطائی طباشیر کہربا گل سرخ سماق پوست بیروں پستہ زرد آلو باریک پیس کے شربت انار نعناعی میں ملا کے تھوڑا تھوڑا
سا چاٹیں آٹھویں قسم وہ ہے کہ بحران کے طریق پر عارض ہو یعنی طبیعت مرض کے مادے کو معدے سے پر دفع کرے اسکی یہ علامت ہے
کہ ایام باحوری میں پیدا ہوا ہو اور یہ امراض گرم میں اکثر اتفاق ہوتا ہے اسلیئے کہ سرد مواد کا میلان طبعی نیچے کی جانب ہے طبیعت اوپر کی جانب اسکو کم
دفع کرتی ہے کیونکہ ہر ایک مادے کا طریق طبعی سے نکلنا زیادہ آسان ہے علاج مناسب چیزوں سے قے کی امداد کریں تاکہ معدے میں مادہ باقی
نہ رہے پھر اگر تپ ہو تو اسکو شربت نیلوفر سے تسکین کریں اور پانی میں شربت انار اور پودینہ دیں نویں قسم وہ ہے کہ معدے میں کرم ہونے کے سبب یہ حال پیدا ہو
اور کرم کی علامت اور علاج امعا کے امراض میں دیدان کی فصل میں مذکور ہیں **بیسویں فصل قے الدم کے بیان میں** یعنی خون کی قے اسکی کئی قسمیں ہیں۔
پہلی قسم تو وہ ہے کہ معدے کی رگوں میں سے کوئی رگ پھٹ جائے یا قطع ہو یا اُس رگ کا منہ کھل جائے اور خون کی قے آئے سو پھٹ جانیکے تین سبب ہیں
ایک سقطہ یا ضربہ یا تمدد یا زور سے چیخنا دوسرے مادے کی کثرت اور یہ پھٹنے کا باعث اُسوقت ہوتا ہے کہ رگ نرم یا رقیق ہو تیسرے شدت کی خشکی اور جن اسباب سے رگوں کے
منہ کھل جاتے ہیں وہ تین ہیں ایک تو گرم فصلیوں میں موسم میں کہ صفرا کی کثرت ہو اور خون میں ملے دوسرے یہ کہ ماسکہ ضعیف ہو کر رطوبت کے سبب سے رگوں کے منہ ڈھیلے
ہو کر کھل جائیں تیسرے مواد کی کثرت کہ اُسکے سبب سے رگیں بھر کر ایسی طرح کھنچیں کہ انکا منہ کھل جائے اور وہ قے الدم کہ امتلا کے وقت اور خون کی زیادتی میں
عارض ہوتا ہے اسی قسم سے ہوتا ہے اور اس قسم کی یہ علامت ہے کہ مری میں یا معدے میں درد ہو مگر دونوں شانوں کے بیچ میں بھی درد ہوتا ہے کہ مری
میں زخم ہو علاج باسلیق کی فصد کھولیں پھر اگر خون کی کثرت ہو تو یکبارگی بہت سا خون نکالیں اور کبھی وزن میں سیر بھر نکالا جاتا ہے اور اگر خون کی شدت نہ ہو تو
تھوڑا تھوڑا کئی دفعہ میں نکالیں کیونکہ یہاں فقط یہ بات منظور ہو کہ مادہ ادھر سے پھر جائے اور امتلا میں فصد بھی ضروری ہے اسلیئے کہ یہاں کم کرنا بھی
مقصود ہے اور پھیر دینا بھی مگر قوت کی رعایت ہر حال میں ضروری ہے اور مادے کے واسطے ہاتھ اور پاؤں کا باندھنا بہت مؤثر ہے اور قبض کے واسطے
مہی کے پانی میں تھوڑا سا گلنار قشر کندر صمغ عربی گل ارمنی ملا کر پلائیں اور بلوط اور خرنوب اور سماق وغیرہ کھلائیں اور اس کام کے لیئے موم دانہ سمیت کھانا
مفید ہے اور رگوں کے منہ بند کرنے میں نہایت مؤثر ہے تنبیہ اگر آفت معدے میں ہو تو دوا ایک بارگی کھلائیں اور اگر مری میں ہو تو کم کم ٹھہرا ٹھہرا کر پلائیں بلکہ
تھوڑی سی منہ میں لیکر آہستہ حلق میں جانے دیں اور پشت تکیہ پر لگائیں جیسے چت لیٹتے ہیں یہ سب امور اسلیئے ہیں کہ جس جگہ مقصود ہے وہاں دوا کچھ ٹھہرے اور
اوپر مذکور ہوا ہے کہ جب یہ منظور ہو کہ دوا معدے میں بہت دیر تک ٹھہرے تو نہایت باریک نہ کریں اور رالہ کے لیئے حقنہ استعمال کرنا اور پنڈلیوں پر
سینگیاں لگانا مفید ہے اور یہ قسم خطرناک نہیں ف تیسیر میں لکھا ہے کہ قبض اور حبس خون کے لیئے یہ قرص بہت مفید ہیں اسکی ترکیب کندر تخم حماض
تین تین درم گلنار سماق صندل سفید چار چار درم اقاقیا کہربا ایک ایک درم کوٹ اور چھان کے سماق یا گلاب میں ملا کے قرص بنالیں اور شیرہ تخم خرفہ سیاہ
میریاں کے ساتھ ایک درم استعمال کریں دوسری قسم وہ ہے کہ جگر میں یا طحال میں یا سر میں کوئی آفت پہنچے اور وہاں سے خون معدے میں اُتر آئے اور
قے میں نکلے اور اس قسم کی یہ علامت ہے کہ ان اعضا میں سے کسی عضو میں آفت موجود ہو اور اُسی عضو کا حال تباہ ہو پھر اگر جگر سے خون آتا ہے
تو اُسمیں بدبو ہو گی اور اس قسم کا ذوسنطاریا یعنی اسہال کبدی میں اکثر اتفاق ہوتا ہے اور یہ قے الدم ذوسنطاریا سے کبدی میں عارض ہوتی ہے اکثر
اکثر دفعہ کم ہوتی ہے اور اگر طحال سے خون آتا ہے تو رنگ سیاہ ہو گا اور اکثر اوقات میں طحال کا خون باوجود سیاہی کے کچھ غلیظ بھی ہوتا ہے اور ترش ہوتا
ہے مگر خون سر سے معدے میں بدون رعاف کے نہیں آسکتا اور اس قسم میں پہلے رعاف کا ہونا لازم ہے اور ایسا ہی قے الدم دماغی کا یہ نشان ہے
کہ کبھی کبھی کھنکار کے وقت نتھنوں سے اور منہ سے بھی خون بہے ف دستور العلاج میں لکھا ہے کہ سپرز کا خون اکثر اوقات میں باوجود سیاہی کے مائل
بغلاظت ہوتا ہے کیونکہ سپرز کا خون اکثر اوقات میں سوداوی ہوتا ہے اور جاننا چاہیئے کہ اگر قے الدم کے ساتھ تپ بھی ہو تو نہایت ہی اندیشہ ناک اور ردی ہے اور
اگر تپ نہ ہو تو کچھ اندیشہ نہیں ہے علاج جس عضو میں آفت ہو اُسی عضو کا علاج کریں اور مادے کو جانب مخالف سے نکال دیں اور اُس میں ان باتوں
اور قوانین کا لحاظ رکھیں جنکو پہلی قسم میں کہہ چکے ہیں اور ان امراض میں فصد سے بہتر کوئی چیز نہیں اور جبکہ امتلا کے قوی نہ ہو ہرگز زیادہ خون نہ نکالیں بلکہ تھوڑا سا کئی دفعہ میں لینا

چاہیئے تاکہ کام نکل آسئے اور ضرر نہ ہو اور کسی وجہ سے فصد میں دیر نہ کریں بشرطیکہ کوئی امر مانع نہ ہو اسلیئے کہ جب ابتدا میں فصد کا اتفاق نہیں ہوتا تو
اس سے زیادہ نفع نہیں حاصل ہوتا اور قے الدم کبدی میں قرص زراوندین اور جو دوائیں جگر کو قوت دیتی ہیں جیسے صندل اور تر زردار اور جو کا آٹا کاسنی
کے پانی میں ملا کے جگر پر رکھیں اور اسی طرح جس عضو میں آفت ہو اُسی کی تقویت میں کوشش کریں جسطرح پر اس کی جگہ میں مذکور ہے اور اکثر ایسا
ہوتا ہے کہ جگر یا طحال پر پچھنے لگائیں یا نہ لگائیں قے الدم کو جو ان اعضا کے سبب ہو اور امتلا سے قوی بھی نہ ہو روک دیتا ہے قے کبھی کہتے ہیں کہ اسکے علاج میں
پہلے باسلیق کی فصد کھولیں اور تھوڑا تھوڑا خون کئی مرتبہ نکالیں پھر قرص کہربا یا دوسرے قرص کہ نفث الدم میں مذکور ہوئے ہیں بارتنگ یا آب عصی الراعی کے ساتھ
گل مختوم اور گل ارمنی ملا کے کھلائیں یا یہ دوا استعمال کریں صمغ عربی نیم درم کہربا بسد طباشیر گلنار گل سرخ سماق تخم خرفہ گلنار عصارہ لحیۃ التیس نشاستہ
ہر ایک دس درم شاخ گوزن سوختہ مغسول اقاقیا مغسول گل ارمنی گل مختوم [illegible] درم شب یمانی تین درم افیون ایک درم کوٹ چھان کے قرص بنائیں
مقدار خوراک تین درم آب خرفہ کے ساتھ اور یا یہ دوا استعمال کریں مازو گلنار ہر ایک ایک جزو گل سرخ تین جزو صمغ کہربا گل ارمنی دو دو جزو مقدار خوراک تین درم ایک قیراط
افیون آب بارتنگ آب خرفہ کے ساتھ اور معدہ اور جگر پر یہ ضماد کریں صندل [illegible] آب بہی آب سیب آب کاسنی گلاب کا قطرہ آب عصی الراعی آب بارتنگ
سب کو ملا کے اور غذا میں عدس مقشر آب حصرم یا آب سماق میں پکا کے کھلائیں فائدہ جگر کا خون جب دفع ہوتا ہے تو قے میں یا اسہال میں یا ادرار میں [illegible]
مگر یہ ممکن نہیں کہ ریہ کی طرف ٹپک کر کھانسی میں نکلے اسواسطے کہ ریہ کے اور جگر کے بیچ میں حجاب حائل ہے اور یہ رطوبات کو انہیں اعضا سے کھینچتا ہے
جو اس سے متصل ہیں نہ کہ حجاب اور کبھی معدہ میں قروح اور تاکل ہوتا ہے اس سبب سے قے میں خون آتا ہے اس کا یہ نشان ہے کہ قے میں کم اور تھوڑا نکلیں
اور قروح معدہ کے دوسرے آثار ظاہر ہوں اور ہم اس کی علامت اور علاج اوپر کہہ چکے ہیں تنبیہ جبکہ سینے پر صدمہ یا ضرب پہنچے اور قے میں خون آئے وہ
مری کی رگوں کے پھٹ جانے پر گواہی دیتا ہے فصد کے بعد اس کی یہ تدبیر ہے کہ ماش اور مغاث اور اقاقیا اور گل ارمنی اور صبر مورد کے پانی میں
ملا کے ضربہ کی جگہ پر طلا کریں اور قرص کہربا ایک مثقال شیرۂ تخم خرفہ بریاں کے ساتھ دیں اور ممکن ہے کہ فصد کھولیں اور یہی تدبیر کافی ہو اور جب
مزاج مرطوب ہونے کے سبب اور رطوبت افزا غذاؤں کے استعمال سے رگیں سست اور نرم ہو کر کھل جائیں تو فلونیائے فارسی اور سنجرنیا اور دھمر شادین اور
اس وجہ سے کہ فصد خشکی پیدا کرتی ہے اگر حاجت پڑے تو اس کا کھولنا بھی ممکن ہے اور جس بیمار کو رگوں کی خشکی سبب ہو تو پینے کی دواؤں سے
اور طلا سے ترطیب کریں اور جب تک مادے کا ازالہ بدون اخراج کے ہو سکے استفراغ نہ کریں مگر جب یہ جانیں کہ مادے کے سبب خشکی ہے اور یہ
بات یاد رکھیں کہ جب قے الدم میں فصد کھولیں اور خون کے نکلنے سے بیمار کو آرام معلوم ہو تو بند نہ کریں اور زیادہ نکالیں جیسا کہ بیان کیا ہے اور
اکثر ایسا ہوتا ہے کہ قے الدم میں معدے میں خون جم جاتا ہے جیسا اور جم جاتا ہے ہم اسکو علیحدہ فصل میں بیان کرینگے حکما کا [illegible] ذکر کیا
کہتا ہے کہ میں نے ایک بیمار کو دیکھا کہ ایک گوشت کا ٹکڑا انگشت سے بڑا اُس کی قے میں نکلا اور سلامت رہا پھر سے گمان میں یہ آتا ہے کہ شاید
کوئی بڑا مسہ یا ناسور تھا اور اُس کی جڑ باریک ہو گئی تھی قے کے زور سے ٹوٹ کر نکل آیا ایک دوا کی ترکیب کہ قے الدم میں نہایت مفید ہے
اور معدہ کی صحت کو حفاظت کرتی ہے مانند گلنار ہر ایک دو درم افیون ایک قیراط بارتنگ کے پانی میں ملا کے ہر روز نہار منہ تھوڑی سی کھا لیں
دوسرا نسخہ منہ غالب کا خون ایک رطل اور اُسکے برابر سرکہ ملائیں اور ہلکا جوش دیں اور تین دن نہار منہ پئیں قے الدم کے لیئے مجرب ہے اور انگور کی پتی کا
پانی پینا مفید ہے اور عصی الراعی کا پانی اور بارتنگ کا پانی اور بادروج کا پانی اور خرفہ کی پتی اور شاخوں کا پانی اور قرص کہل رگوں کے پھٹ جانے میں
مفید ہے قرص کہل کی ترکیب مروارید ناسفتہ صندل دم الاخوین ہر ایک تین درم گلنار مازو ہر ایک دو درم شاخ گوزن سوختہ ہر ایک ایک درم زعفران افیون
ہر ایک آدھا درم پرسیاوشان ایک درم سب دواؤں کو کوٹ چھان کے بارتنگ کے پانی میں ملا کے قرص بنالیں خوراک جوان کے لیئے ایک درم اور یہ
مذکورہ بہت سی دوا کے پانی [illegible] ایک معجون کثیر النفع اکثر بیماریوں میں یعنی معدہ اور جگر اور سینہ [illegible]
[illegible] استعمال کی جاتی ہے [illegible] اسطرح لکھی ہے تخم [illegible] زعفران [illegible]

سنبل الطیب فلفل سیاہ دس دس درم ریوند چینی زراوند طویل زراوند مدحرج بیس بیس درم انیسون زنجبیل قسط تلخ سلیخہ ہر ایک نو استار قرنفل چھ درم
خربق سفید گل سرخ شونیز چھ چھ استار صبر سقوطری چودہ درم باریک پیس کے ضرورت کے موافق شہد لیکے اس میں دوائیں ملا کے معجون تیار کر لیں اور حاجت کے وقت استعمال
کریں **اکیسویں فصل معدہ اور امعا میں خون اور دودھ جم جانے کے بیان میں** جاننا چاہئے کہ کبھی کسی عضو میں سے خون نکلتا ہے
اور جب معدے میں آتا ہے تو حرارت کے ضعف سے وہاں جم جاتا ہے اور اس میں کیفیت سمیہ آجاتی ہے۔ اور اسی طرح کبھی معدے میں دودھ معدے
کی سردی سے جم جاتا ہے یا اس سبب سے کہ کوئی جما دینے والی چیز اس کے ساتھ استعمال کریں اور معدے میں خون اور دودھ کے جم جانیکی یہ علامت ہے
کہ غشی پیدا ہو اور سرد پسینہ آنے لگے اس کا یہ سبب ہے کہ مادے میں سمیت ہے اور قوت تحلیل ہوتی ہے اور شاید کہ لرزہ بہت زور سے آئے یہاں تک کہ
حرارت کو ظاہر سے دل کی طرف الٹا دے اور یہ علامت ردی ہے ف اس وجہ سے غشی پیدا ہوتی ہے کہ کیفیت سمیہ معدے سے دل اور دماغ کی
طرف پہنچتی ہے **علاج** سنبت اور پودینہ کو جوش دے کے سکنجبین ملا کے گرما گرم پلائیں تاکہ خون یا جما ہوا دودھ بہ جائے اور خرگوش کا
پنیر مایہ پینا اس باب میں نہایت مفید ہے۔ خصوصاً اگر بالنگو یا برنجاسف کے پانی میں ملا کے دیں اور جاننا چاہئے کہ سب حیوانات کا پنیر مایہ
اس مرض میں مفید ہے مگر خرگوش کا سب سے زیادہ فائدہ مند ہے وَقَالَ جَالِينُوسُ قَدْ جَرَّبْنَا ذَالِكَ فَوَجَدْنَاهُ نَافِعًا یعنے اور جالینوس کہتا ہے کہ ہم نے اسکا
تجربہ کیا تو اس کو نافع پایا ف شیخ الرئیس کہتا ہے کہ معدہ اور امعا میں جو خون منجمد ہو کر محتبس ہو جائے اور اسکے بہانے کے لئے حرف سفید یعنی
حب الرشاد دو درم یا تین درم کوٹ کے گرم پانی کے ساتھ کھلائیں یا آب مطبوخ حاشا دیں اور خجندی کہتا ہے کہ خردل سفید دو درم پنیر مایہ خرگوش
آدھا درم گرم پانی کے ساتھ استعمال کرنا جمے ہوئے خون کے بہانے کو نافع ہے اور پنیر مایہ خرگوش آب زوفا یا آب حاشا کے ساتھ جمے ہوئے
دودھ کے بہانے کو مفید ہے اور فقط گرم پانی گھونٹ گھونٹ پینا فائدہ مند ہے اور جاننا چاہئے کہ جب طفل شیر خوار کے معدے میں دودھ
جم جائے تو پہلے اس کو بہا دیں جس طرح کہ بیان کیا ہے اور اس کی ماں کا دودھ یا دایہ کا دودھ موقوف کر کے اس کے عوض اونٹنی
کا دودھ یا گائے کا دودھ یا بکری کا دودھ دیں اور مناسب ہے کہ ان حیوانات کو گھانس کے عوض سداب اور قیصوم اور حماض کی پتی کھلائیں
اگر لڑکا اپنی ماں کا دودھ یا دایہ کا دودھ چھوڑے تو دودھ پلانیوالی کو ملطف اور مقطع غذائیں دیں اور مغلظات سے روک دیں اور کبھی کبھی تھوڑا سا
تریاق فاروق دایہ کو بھی اور بچے کو بھی دیا کریں اور دودھ تھوڑا تھوڑا دیں اور ہرگز پیٹ بھر کر نہ پلائیں اور کبھی کبھی رولائیں اور پیٹ کو ڈھانکیں رہیں
اور لازم ہے کہ دودھ پلانے والی جماع سے اور رات کے وقت کھانے سے اور ان چیزوں سے جو خون کو فاسد اور غلیظ کرتی ہیں پرہیز
کرے ان دواؤں کا ذکر ہے جو اس باب میں مفید ہیں سرکہ اس خون کو جو معدے اور امعا میں اور مثانہ میں منجمد ہو جاتا ہے تحلیل کرتا ہے بکری کا دودھ
اس خون کو جو سینے اور پیٹ میں بستہ ہو جاتا ہے بہا دیتا ہے پودینہ کوٹ کر اسکا پانی شکر میں ملا کے پلائیں تو دودھ کی مضرت کو اور اسکے منجمد ہونے کو
روک دیتا ہے ہینگ سکنجبین ملا کے پلائیں تو دودھ کے انجماد کو نافع ہے اگر خشک پودینہ پانچ درم کسی کو کھلائیں تو اسی وقت جمے ہوئے دودھ کو
بہا دیتا ہے انفحہ ارنب یعنی پنیر مایہ خرگوش جسکو چیتہ کہتے ہیں تجربہ کر کے کھلانا اسکی قے کے لئے جو دودھ کے منجمد ہونے سے عارض ہوتی ہے روک دیتا ہے اور اوپر
ذکر ہو چکا ہے کہ جمے ہوئے خون اور دودھ کے بہا دیتے ہیں کوئی چیز انفحہ کے برابر نہیں انجیر کی لکڑی کی راکھ پانی میں ڈالدیں جب بیٹھ جائے تو صاف
پانی ایک برتن میں لیں اور دوسری دفعہ اور راکھ اس میں ڈالیں اسی طرح کئی مرتبہ کریں پھر وہ پانی پئیں تو دودھ کو بہا دیتا ہے قرطم کہ فارسی میں
تخم کافشہ کہتے ہیں یعنے کوٹ کر نرم کریں اور کھلائیں اگر دودھ معدے میں بستہ ہو گیا ہے تو بہ جائیگا۔ اور اگر بہتا ہے تو تھم جائیگا **بائیسویں فصل
فواق کے بیان میں** یعنے ہچکی وہ اصطلاح میں یہ ہے کہ فم معدہ کی حرکت کے ساتھ معدے کے طبقہ داخلی کے اجزا اوپر کی طرف حرکت کریں اور اسلئے کہ فم معدہ فم معدہ کی
طرف حرکت کرتا ہے اسکا نام فواق رکھا اور جاننا چاہئے کہ یہ حرکت تشنج امتلائی اور تمدد انبساطی سے مرکب ہے اس طرح پر کہ پہلے تو معدے کا تمام جرم اور
اسکے طبقے منقبض ہوتے ہیں اسلئے کہ موذی چیز نکالنا چاہتی ہیں پھر ویسی ہی سرعت سے اسکے دفع کرنے کے لئے اسکے تمام اجزا میں اور طبقوں میں تمدد انبساطی عارض ہوتا ہے سو حقیقت

میں فواق دو حرکتوں سے مرکب ہے اور سبب کے اعتبار سے اس مرض کی آٹھ قسمیں ہوتی ہیں **پہلی قسم** وہ ہے کہ گرم اور تیز اخلاط میں سے کوئی خلط یا غذا یا دوا جس کی کیفیت تیز ہو اس سبب سے کہ فم معدہ میں جلن اور سوزش پیدا کرے ہچکی لائے خصوصاً اگر فم معدہ کی حس تیز ہو اور اسکی **علامت** یہ ہے کہ فم معدہ میں جلن ہو اور اس کے اسباب پہلے گذر چکیں جیسے زرد قے یا سبز یا سیاہ کا اتفاق ہو یا کوئی تیز دوا جیسے فلافلی وغیرہ یا تیز غذا کھانے میں آئے اور جس بیمار کو تیز مادہ سبب ہو تو وہ سب علامتیں جو اُس کو لازم ہیں ظاہر ہونگی اور یہ عام ہے کہ مادہ معدے میں پیدا ہوا یا کسی اور عضو سے اس پر آگرے جیسے جگر وغیرہ سے اور فواق کی کمی اور زیادتی سبب کے موافق ہوتی ہے جیسا قے میں بیان کیا گیا **علاج** پہلے سکنجبین اور گرم پانی پی کر قے کریں پھر اسپغول روغن بادام اور روغن گل اور روغن بنفشہ گلاب کیساتھ پلائیں تاکہ معدے کے مزاج کی اصلاح اور سوزش کو تسکین ہو اور غذا کے لئے ماء الشعیر کھلائیں اور اُس کو برف میں سرد کر کے استعمال کریں تو بہتر ہے اور جو دوائیں سردی پہنچاتی ہیں اور گرمی کو بجھاتی ہیں مفید ہیں اور جس بیمار کی طبیعت نرم ہو تو جو کے ستّو شکر کے ساتھ کھلائیں اور اکثر اس قسم میں گرم پانی اور روغن بادام ٹھہرا کر پینا اور کھانے میں مسکہ کھانا دوسری تدبیروں سے بے پروا کر دیتا ہے۔

دوسری قسم وہ ہے کہ فم معدہ میں یا معدے کے طبقات میں یا مری میں ریاح غلیظ رک کر اُس کو کھینچیں پھر معدہ اس کے دفع کرنے کے لئے حرکت فواقی کرنے لگے اور اس قسم کی یہ **علامت** ہے کہ تخمہ اور بدہضمی کے بعد پیدا ہو اور یہ فواق بچوں کو بہت سے دودھ پینے کے بعد عارض ہوا کرتی ہے اور ایسا ہی بادانگیز غذاؤں کا کھانا اس کا گواہ ہے **علاج** جو چیز فم معدہ کو قوت دیتی ہے اور اس کو گرم کرتی ہے اور ریاح کو توڑ کر تحلیل کرتی ہے اور ڈکار لاتی ہے استعمال کریں جیسے مصطگی زیرہ پودینہ زنجبیل وغیرہ کھانا اور چبانا اور اس کا پانی نگلنا اور گرم مقوی روغن خوشبودار فم معدہ پر ملنا اور لطیف غذاؤں کا کھانا اور مغلظ اور نفاخ چیزوں سے پرہیز کرنا لازم ہے کہ ڈکار کے لانے میں بہت کوشش کریں کیونکہ ڈکار معدے کے ریاح کے دفع کرنے میں سب چیزوں سے آسان اور زیادہ مفید ہے صاحب دستور العلاج میں لکھا ہے کہ روغن خوشبودار سے روغن افسنتین اور روغن زیت مراد ہے **روغن افسنتین کی ترکیب** ڈھائی سیر افسنتین لیکر آدھ من روغن جوز یا روغن بادام تلخ یا روغن خستہ زرد آلو میں ملاکے شیشے میں بھر کر چالیس دن تک آفتاب کے سامنے رکھیں **روغن زیت کی ترکیب** روغن زیت مقل ازرق سنبل الطیب رومی مصطگی ملک بلسم ہر ایک تین مثقال اسارون اشق قصب الذریرہ اذخر ہر ایک دو مثقال روغن بابونہ روغن گل سرخ ہر ایک تین رطل دواؤں کو جوکوب کر کے ضرورت کے موافق روغن کنجد لیکر اُس میں دواؤں کو ملاکے اگر گرمی کا موسم ہو تو دس دن تک دھوپ میں رکھیں اور روز ہلاتے رہیں اور اگر جاڑا ہو تو بھوبل میں دبائیں اور شیخ کہتا ہے کہ فواق معدہ یا مری میں محتبس ہونے سے عارض ہو تو اس کے لئے حمام کا استعمال اور تھوڑا سا کندر گرم پانی میں گھس کے چاٹنا پھر اُس پر تھوڑا تھوڑا گرم پانی پینا مفید ہے اور راسن خشک اس مرض میں بہت نافع ہے اور مسیح کہتا ہے کہ اگر ریح غلیظ سے فواق عارض ہو تو سداب اور نانخواہ شراب میں جوش دے کے پلائیں اور اگر ریح کے ساتھ رطوبت بھی ہو تو بورق ماء العسل میں ملاکے کھلائیں اور صاحب حاوی و تردیج کہتا ہے کہ گلقند میں پودینہ کوہی یا مصطگی یا زیرہ یا زنجبیل یا نانخواہ جو مل سکے آدھا درم ملاکے کھائیں اور مصطگی اور کندر چبائیں اور اس کا پانی نگلیں یا جوارش کمونی ایک درم یا جوارش مصطگی یا عود یا عنبر ایک مثقال یا سنجرنیا یا تریاق اربعہ کھائیں اور ہچکی کا مادہ اکھیڑنے میں چھینک نہایت عظیم التاثیر ہے **تیسری قسم** وہ ہے کہ معدے میں رطوبت زیادہ ہو اور اُس پر چمٹ جائے پھر معدہ اُس کے دفع کرنے میں کوشش کرے اُسکی یہ علامت ہے کہ منہ میں پانی بھر آئے اور معدے میں گرانی ہو اور ہضم بگڑ جائے اور کھانا ترش ہو جائے اسلئے کہ ہضم میں نقصان ہے علاج معدے کے تنقیے کے واسطے مقیات مناسبہ سے قے کریں اور مسہل دیں اور یہاں سب مسہلات سے بہتر ایارجات ہیں اور جاننا چاہئے کہ فواق کے مادے کے اکھیڑنے میں چھینک کا لانا بہت مؤثر ہے **چوتھی قسم** وہ ہے کہ غلیظ غذا زیادہ کھائیں اور زیادتی کے سبب معدہ گراں ہو اور معدہ اُس کے دفع کرنے میں کوشش کرے اور ہچکی آنے لگے اسکی یہ علامت ہے کہ غذا سے مذکور کھائی جاوے اور اسکے کھانے کے بعد فواق عارض ہو

آب انار میں شربت دینار ملا کے پلائیں ساتویں قسم وہ ہے کہ معدے کا ورم فواق کا باعث ہو اس کی علامت اور علاج کو معدے کے آماس
میں دیکھ لیں آٹھویں قسم وہ ہے کہ فم معدہ میں شدت کی خشکی آ کر اس کو کھینچ ڈالے اس سبب سے طبیعت معدے کو حرکت دے اور فواق
پیدا ہو اور یہ ذکر اوپر ہو چکا ہے کہ فواق تشنج انقباضی اور تمدد انبساطی سے مرکب ہے سو دوسرے اقسام میں تو انقباض کا سبب
یہ ہے کہ معدہ موذی سے بھاگتا ہے اور انبساط کا سبب یہ ہے کہ اس کو دفع کرتا ہے اور اس قسم میں انقباض کا سبب خشکی ہے یہ نہیں کہ بھاگتا
ہے اور انبساط کا سبب یہ ہے کہ اس کی اصلاح کرنا چاہتا ہے اور جان لینا چاہیئے کہ فواق کی یہ قسم ردی ہے اسلئے کہ معدے کے اور اسکے لیفوں
اور پٹھوں کی رطوبت کے فنا ہونے سے پیدا ہوتی ہے سو اگر اسکو تھوڑا عرصہ گذرا ہے اور استفراغ بدت بھی کم ہے تو اسکا تدارک ہو سکتا ہے اور اگر
بہت عرصہ گذر چکا اور استفراغ قوی ہوا ہے تو ہلاک ہے اور تدارک نہیں ہو سکتا ہے اسواسطے کہ اعضائے اصلیہ میں نقصان آگیا ہے اور قوتیں
ضعف کا قائل ہوا ہے اس کے تدارک کیلئے عرصہ دراز چاہیئے اور بیمار اتنی مدت تک کب بچیگا علاج داخل اور خارج سے ترطیب کی کوشش کریں مثلاً
تازہ دودھ اور پینے کی نرم چیزیں اور کشکاب اور آب کدو شکر اور روغن بادام کے ساتھ دیں اور بہت سا میٹھے انار کا پانی اور لعاب اسپغول تازہ
بہیدانہ شیریں روغن بنفشہ یا روغن بادام کے ساتھ مفید ہے اور روغن بنفشہ ناک میں ٹپکانا اور گردن کے فقروں پر کہ اعصاب کا مبدا ہیں اس کا رکھنا مفید ہے
اور کھانے کیلئے ماء اللحم اور بیضۂ مرغ نیم برشت اور کشکاب غلیظ دیں اور جو کچھ تشنج یابس میں مذکور ہے کام میں لائیں ف صاحب کامل کہتا ہے کہ جب
فواق کثرت حرارت یا استفراغ سے عارض ہو تو گلاب شہد و لعاب بزرقطونا روغن گل یا روغن بنفشہ ملا کے پلائیں اور تربوز کا پانی یا ماء الخیار یا ماء القرع
یعنی کدو سے اور لوکی کا پانی شیرۂ تخم خرفہ تھوڑا سا جلاب اور روغن بنفشہ جید روغن مغز تخم کدو یا روغن بادام یا اس کے مانند ملا کے پلائیں اور غذا
میں ماء الشعیر روغن بادام اور شکر طبرزد ملا کے دیں اور سعید کہتا ہے کہ جو فواق استفراغ سے پیدا ہو تو اس سے مریض کو بہت کم نجات ہوتی ہے
اور اس کا یہ علاج ہے کہ روغن بادام آش جو میں ملا کے پلائیں اور لعاب اسپغول شربت خشخاش کے ساتھ اور مرغ کے چوزوں کا اسفیدباج غذا میں
دیں یہاں سے فواق کی دواؤں کا ذکر ہے ۔ کسنیر کوٹ کر اس کا پانی پلائیں فواق کو تسکین کرتا ہے پودینہ کا پانی یا ترش انار کا پانی پلائیں تو فواق
کو روک دیتا ہے زراوند مدحرج کوٹ کر پانی کے ساتھ پھانکنا مفید ہے ۔ بندق گلے میں لٹکاویں تو ہچکی کو دبا دیتا ہے ۔ پانی کہ نہایت سرد ہو
فواق کو زائل کرتا ہے ۔ فودنج نافع ہے جند بیدستر سرکے کے ساتھ مفید ہے دارچینی اور مصطگی دونوں کو جوش دیکر اس کا پانی پلائیں تو ہچکی کو
دور کرتا ہے اور چونکہ اقسام کی تحقیق میں بخوبی ذکر ہو چکا ہے جو دوا جس قسم کے فواق کو موافق ہو کام میں لائیں ف علاج الامراض میں لکھا ہے کہ یہ دوائیں
فواق کو مفید ہیں ہر قسم کے موافق اختیار کریں ۔ تخم کرفس دوقو پوست لسپتہ فج انیسون پودینہ اسارون فطراسالیون سعد کوفی جند بیدستر
زنجبیل زراوند سداب نانخواہ کندر زاتفن صعتر تمام لعاب اسپغول آش جو روغن بادام شیریں **تئیسویں فصل انقلاب معدہ
کے بیان میں** یہ ایسا مرض ہوتا ہے کہ جو کچھ کھائیں ہضم ہونے کے بعد قے میں نکل جائے حکما اس کی وجہ تسمیہ میں دو باتیں کہتے ہیں
ایک تو یہ کہ نیچے کی جانب سے اوپر کی طرف انقلاب ہوتا ہے یعنے الٹ جاتا ہے دوسرے یہ کہ معدے کی طبیعت کے مقتضی سے اس کا
فعل الٹ کر برعکس ہو جاتا ہے اور اس بیماری کا یہ سبب ہے کہ اس آنت میں جس کا نام اثنا عشری ہے اور معدے سے متصل ہے
یا اس آنت میں جس کا نام صائم ہے اور اثنا عشری سے کسی سبب سے خراش ہو جائے اور خراش کے اسباب اپنی جگہ پر مذکور
ہیں ۔ جبکہ غذا معدے میں ہضم ہو کر اس آنت میں آتی ہے اس وجہ سے کہ اس غذا میں عفونت ہے یا کوئی تیز کیفیت جیسے سوزش اور
ترشی اور نمکینی اور تلخی اس تیزی کے سبب سے آنتوں میں ایذا پہنچے اور اس غذا کو طبیعت پھر معدے کی طرف دفع کرے اور
اس بیماری میں اور بعض ایلاوس میں کہ قولنج کی ایک قسم ہے یہ فرق ہے کہ جو کچھ ایلاوس کی قے میں نکلتا ہے بدبودار اور پاخانہ سا ہوتا ہے
اسواسطے کہ امعائے دقاق یعنی باریک آنتوں میں غذا بہت دیر ٹھہر چکی ہے اور صاف کیلوس کو ماساریقا نے اپنی طرف کھینچ لیا اور انقلاب معدہ کی

قے میں یہ بات نہیں کیونکہ وہ بدبودار پاخانے کی صورت نہیں ہوتی اسواسطے کہ یہاں آنتوں میں غذا نہیں ٹھہرتی بلکہ خراش کی جگہ تک پہنچتی ہے - پھر معدے کیطرف پلٹ جاتی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جب تک غذا آنتوں میں نہیں ٹھہرتی اور عروق ماساریقا اُس میں سے صاف ہے اسکو نہیں کھینچتیں اسوجہ سے اُس میں بدبو نہیں آتی اور پاخانے کی صورت نہیں بنتی اور اسی طرح باریک باریک پوست کے ٹکڑوں کا نکلنا اور ترش چیزوں کے کھانے سے ناف کے گرد درد اور جلن کی شدت کا ہونا اس مرض کا نشان ہے کیونکہ خراش کے ہونے پر گواہی دیتا ہے علاج چیپ دار چیزیں یعنی جن دواؤں میں رطوبت لزجہ ہو جیسے تخم کنوچہ استعمال کریں تاکہ خراش کی اصلاح ہو چنانچہ امعا کے امراض میں سحج کی فصل میں بیان کیا جائیگا

چوبیسویں فصل معدے کے قلق اور کرب کے بیان میں یہ مرض ایسا ہوتا ہے کہ معدے میں ناخوشی اور بےچینی پیدا ہو اور آدمی نہایت بےچینی سے ایسا ہو جائے گویا بھوبھل میں پڑا ہے اور ایک شکل سے دوسری شکل بدلے اور غمگین ہو اور شاید کہ باوجود اس حالت کے جی متلاسے یا قے آنے لگے اور اس مرض کی دو قسمیں ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ صفراوی مادہ معدے میں پیدا ہو یا جگر سے اُس میں گرے اور یہ مرض اکثر تو اسی مادے سے پیدا ہوتا ہے اور جاننا چاہیئے کہ جو مادہ معدے کے جرم میں گھس جاتا ہے قلق اور اضطراب لاتا ہے اور تہوع کا باعث ہوتا ہے اور جب فم معدہ میں پیدا ہوتا ہے تو غثیان پیدا کرتا ہے - جان لینا چاہیئے کہ جب معدہ ضعیف ہوتا ہے یا مادہ قلیل یا رقیق ہو یا جرم میں گھس جاتا ہے - اُس کا نکلنا آسان نہیں اور قے میں نہیں نکلتا اور حرارت معدہ کی علامت کا بیان اسکے سوء مزاج میں اور قے اور تہوع کی فصل میں مفصل مذکور ہوا علاج تنقیہ معدہ کے لئے نیم گرم پانی اور سکنجبین پیکر قے کریں اور خیار کے پانی میں شربت بہ یا شربت سیب ملاکے پلائیں تاکہ حرارت کی تسکین کرے اور جو کے ستو میں تھوڑی سی طباشیر اور جلاب ملاکر کھلائیں اور صندل اور گلاب اور کافور اور کدو کا پوست معدے پر ضماد کریں اور باقی تدبیر قے کی بحث میں سے حاجت کے موافق اختیار کریں تنبیہ جو مادہ معدے کے جوف میں جمع ہوتا ہے قے میں نکلتا ہے اور نہیں تو نہیں سو جس مریض کے مادہ طبقات کے اندر ہے وہاں حرارت کے بجھانے پر اکتفا کریں اور قے سے باز رہیں اور اگر یہ جانیں کہ حرارت کا بجھانا نافع نہیں ہوتا کوئی اور ایسی وجہ اختیار کریں کہ معدے کے طبقات کو پاک کردے چنانچہ قے کے باب میں اُس کا بیان ہوا ہے اور اگر مادہ جگر سے گرا کرتا ہے تو قے کے بعد جگر کی اصلاح کریں جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں دوسری قسم وہ ہے کہ سرد مادہ جس میں بری کیفیت ہو جیسے نمکینی اور ترشی اور شوربت اور عفونت معدے میں جمع ہو کر قلق اور اضطراب پیدا کرے اُس کی علامت سوء مزاج معدہ اور قے بلغمی اور سوداوی کی تفصیل سے ظاہر ہوگی علاج تنقیہ کے واسطے جو چیزیں مقطع ہیں جیسے سکنجبین عسلی مطبوخ شبت میں ملاکے پلائیں اور قے کرائیں اور ملطف چیزیں جیسے آب بادیان اور شربت افسنتین کام میں لائیں تاکہ مواد تحلیل ہو اور چونکہ کرب معدہ اور غثیان اور قے کے اسباب یکسان ہیں اُس کی تدبیر وہاں سے دیکھ لیں ف اس قسم میں قے کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ تخم ترب پانی میں جوش کرکے اور پی کر قے کریں پھر شربت لیموں شربت انارین منعنع عرقیات مناسبہ کے ساتھ استعمال کریں تو بہت نافع ہے پچیسویں فصل اختلاج معدہ کے بیان میں اس سے یہ مراد ہے کہ خفقان کی سی حرکت معدے میں عارض ہو نہ کہ ویسا اختلاج ہو جو اعضاء عضلانی میں پیدا ہوتا ہے اور اس بیماری کا سبب خلط سرد ہے یا گرم خلط کہ معدے میں پیدا ہو یا جگر سے اُس میں آگرے پھر اگر یہ حرکت فم معدہ میں یا معدے کے اوپر کے اجزا میں ہوگی تو ممکن ہے کہ غشی اور خفقان پیدا ہو اور غثیان اور تہوع کی تکلیف بھی ہو اور اس مرض کی علامت اور علاج سبب کے موافق پہلے فصول سے ظاہر ہیں اور قے اور اسہال اور تعدیل کا مفصل بیان قے کی فصل میں گذر چکا ہے دوسری قسم وہ ہے کہ آنتوں میں گرم ہونے سے عارض ہو اور یہ اس طرح ہوتا ہے کہ طبیعت میں قبض ہو اور صفراوی مادہ آنتوں پر گرے اور صفرا کی لذع کے سبب سے

کرم حرکت کریں اور قبض کے سبب سے جب نیچے نہ اتر سکیں تو معدے میں چڑھ جائیں اور اختلاج پیدا کریں اس لئے کہ طبیعت کو ان سے نفرت
آتی ہے اور اس کی یہ علامت ہے کہ طبیعت میں قبض اور آنتوں میں درد اور معدے میں دغدغہ اور اسکے اجزا میں انقباض اور ہر وقت
طبیعت کا متلانا علاج حقنہ کریں تاکہ طبیعت نرم ہو یا مسہل دیں غرض جیسا قبض کا حال ہو اس کے مناسب استعمال کریں۔
اور جب قبض کھلے تو ایسی تدبیر کریں کہ کرم نکل جائیں چنانچہ اس کی فصل میں کہا جائیگا ف مولف طب اکبر نے پہلی قسم کا لفظ نہیں
لکھا اور اس دوسری قسم کے شروع پر دوسری قسم کا لفظ لکھا لہذا ترجمہ میں اسی کا لحاظ کیا گیا اور حکیم شریف خان لکھتے ہیں کہ اگر اختلاج
خلط بلغمی سے پیدا ہو تو آب و سکنجبین عسلی یا عنصلی میں ملا کے پیکر قے کریں اور حب قوقایا اور ایارج سے مسہل دیں پھر جوارش جالینوس
کے استعمال سے معدہ کی تقویت کریں اور اگر سوداوی ہو تو ماء الاصول پلائیں اور جب نضج ظاہر ہو تو اسہال کیلئے مطبوخ افتیمون اور اسکی
گولیاں ماء الجبن کے ساتھ استعمال کریں اور جو حبوب اور اشربہ مناسبہ مریض کی حالت کے موافق ہوں کام میں لائیں اور اگر خلط لذاع
ہو تو آب گرم اور سکنجبین پیکر قے کریں اور فصد اور مطبوخ ہلیلہ اور فلوس خیار شنبر اور ماء الجبن سے تنقیہ کریں اور تنقیہ کے بعد
مفرحات اور معاجین سے معدے کی تقویت کریں **چھبیسویں فصل وجع الفواد کے بیان میں** یعنے فم معدہ میں بہت
شدت کا درد ہونا چونکہ فم معدہ قلب سے نہایت نزدیک ہے اور ایک بڑی شریان دونوں کے بیچ میں آئی ہے جو ایذا فم معدہ کو پہنچتی ہے دل
اسکا اثر جلد مانتا ہے یہانتک کہ عوام فم معدہ اور دل کے الم میں فرق نہیں کرتے اسی وجہ سے فم معدہ کو مجازاً دل اور وجع الفواد کہتے ہیں اور
اس مرض کے دو سبب ہیں پہلا سبب تو سوء مزاج گرم کہ فم معدہ میں عارض ہو دوسرا سبب خلط صفراوی کہ درد کی شدت میں
اور کھانے کے دیر ہونے میں اس پر گرے اور اس کی یہ علامت ہے کہ فم معدہ میں شدت کا درد پیدا ہو اور ہاتھ اور پاؤں سرد ہو جائیں
اور اس قدر غشی عارض ہو کہ ہوش نہ آسکے اور ہلاکت کے قریب پہنچا دے علاج جب تک علاج کے قابل ہو سبب کے زائل کرنے میں
وہ چیزیں استعمال کریں کہ وجع معدہ میں اور اسکے سوء مزاج میں مذکور ہیں خواہ سادہ ہو یا مادی **ستائیسویں فصل حرقت
معدہ کے بیان** یعنے معدے میں سوزش اور جلن کا ہونا اور یہ تین طرح پر ہے ایک تو یہ کہ غلیظ غذائیں جیسے فطیری روٹی اور کچے
میوے کھائیں اور غلاظت اور ضعف معدہ کے سبب سے قعر معدہ میں نہ اتریں فم معدہ کے اوپر رہیں اور معدے کی حرارت سے متعفن ہو کر ترشی
کے سبب سے فم معدہ میں سوزش پیدا کریں اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ قے میں نکل آئیں دوسرے یہ کہ رطوبت خام فم معدہ میں رک کر حرارت ضعیفہ
کے سبب سے ترش ہو کر سوزش پیدا کرے تیسرے یہ کہ خلط سودا جس میں ترشی اور سوزش اور جلن اور مقدار میں زیادہ طحال سے فم معدہ پر گرے وار
اور سوزش پیدا کرے اور تینوں میں یہ فرق ہے کہ جو حرقت غلیظ غذاؤں کے کھانے سے اور رطوبات کے رک جانے سے پیدا ہو غلیظ اور غلو
چیزوں کا پہلے کھانا اس پر گواہی دے اور بھوک میں تخفیف معلوم ہو کیونکہ معدے کی حرارت قوی ہوتی ہے اور جو حرقت کہ طحال کی سودا سے
عارض ہو خلو معدہ میں غلبہ کرے اور جب شکم سیر ہو اور چکنی چیزیں کھائیں تو ساکن ہو اسلئے کہ کھانا اسکے ساتھ ملجاتا ہے علاج اگر غلیظ
غذائیں اور کچے میوے کھانا یا رطوبت خام سوزش کا سبب ہو تو شبت کے پانی اور مولی کے پانی میں شہد اور نمک ملا کر قے کریں اور غذاؤں
میں سے ہلکا بھنا ہوا گوشت مصالحہ دار اختیار کریں اور معاجین مقویہ کے استعمال سے ہضم کی درستی اور اگر بیماری کا سبب سودا ہے
کہ طحال سے گرتا ہے تو فصد اسلیم یا باسلیق بائیں ہاتھ سے کھولیں اسکے بعد معدے کی تقویت اور مواد کے دور کرنے کیواسطے سکنجبین دینار پلائیں
اور ہلیلہ مربی اور آملہ مربی کھانے اور دواء المسک جیسی چیزیں غذا ایں کھلائیں ف معجون مقویہ سے مثل اس معجون کے مراد ہے کہ اسکی ترکیب یہ ہے جوز بوا الائچی قرنفل
دارچینی سنبل الطیب سعد ہندی آملہ مقشر دانہ ہیل سیاہ دوائیں وزن میں برابر قند سفید اور شہد دواؤں کے ہموزن قوام کرکے ادویا مذکورہ
کو ملاکے معجون تیار کریں علاج الامراض میں لکھا ہے کہ ہلیلہ مربی مقوی معدہ ہے طبیعت کو نرم کرتا ہے بواسیر کو نافع ہے اطبا کہتے ہیں کہ اگر ایک

سال برابر اس کا استعمال کریں اور اس درمیان میں ترش چیزوں سے پرہیز رکھیں تو بال سفید نہیں ہوتے اور جو دوا کے سبز نانے ہلیلہ سے بنائی جاتی ہے خشک ہلیلہ کی نسبت زیادہ مقوی ہے اور تینوں قسموں کی تشخیص کا یہ طریقہ ہے کہ مریض سے پوچھیں ابتدائے ہضم میں سوزش ہوتی ہے یا خلا میں اگر بھوک کی حالت میں خفت اور ابتدائے ہضم میں حرکت ہوتی ہے تو پوچھیں کہ کیا کھایا ہے اگر اس سے پہلے طعام غلیظ ذی رطوبت کھایا ہوگا تو وہی اسکا سبب ہے اور نہیں تو یہ مرض رطوبت خام سے پیدا ہوا ہے اور منہ سے پانی بہت جاری ہونا اور غثیان اور دوسری علامات اسپر گواہی دینگے اور اگر بیمار منہ خلا کی حالت میں سوزش زیادتی بیان کرے اور کھانا کھا لینے اور لقمہ چرب نگلنے سے ہو تو التہاب سودا کے سبب سے ہے

اٹھائیسویں فصل حکاک اور دغدغہ معدہ کے بیان میں

یعنے معدہ میں خارش پیدا ہو اسکے دو سبب ہیں ایک تو یہ کہ کوئی ایسی تیز خلط سوزش والی کہ خارش پیدا ہونا اُس سے ممکن ہو کسی عضو سے معدہ پر گرے جیسے سر سے نزول معدہ پر گرتا ہے دوسرے یہ کہ چھوٹی چھوٹی پھنسیاں خارش اور جرب کی صورت معدہ کے سطح داخلی میں پیدا ہوں اور ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ جو حکاک اور دغدغہ پھنسیوں کے پیدا ہونے سے عارض ہو غذا بے ہضم رہتے ہیں یا اسہال میں نکلے اور جو کچھ بثور معدہ کی فصل میں کہا جائیگا ظاہر ہو اور غذا کے ہضم ہونے کا یہ سبب ہے کہ معدہ پھنسیوں کی ایذا کے سبب سے غذا کو نہیں دباتا اور جس مریض کے معدہ میں خلط گرنے سے پیدا ہو اسکے آثار اس پر گواہ ہونگے اور غذا ہضم ہوکر نکلے گی علاج خلطی میں خلط کا استفراغ کریں اور معدہ کو قوت دیں جس طرح پر کہ بارہا ذکر ہوچکا ہے اور جس بیمار کہ اس کا سبب بثور ہوں تو قرص طباشیر جس میں زعفران نہو استعمال کریں اور سفوف حب الرمان اور سفوف مزلق الامعاء بثوری مفید ہے اور باقی تدبیریں فصل ذرب بثوری میں سے اختیار کریں اور بثور معدہ میں بھی اس کا بیان ہوا ہے ف قرابادین قادری میں سفوف حب الرمان کی ترکیب یوں لکھی ہے انار دانہ بریاں دس درم بلوط سماق زیرہ کرمانی مدبر حب الآس کنجد مقشر کشنیز خشک بادیان آرد کنار پانچ پانچ درم عود خام آدھا درم آملہ ڈیڑھ مثقال باریک پیس کے سفوف تیار کریں **سفوف مزلق الامعاء بثوری کی ترکیب** ہلیلہ زرد ہلیلہ آملہ تینوں کو روغن زیت میں بھون لیں ہلیلہ سیاہ مدبر حب الرشاد بریاں سات سات درم تخم کرفس ایک درم سب دواؤں کو باریک پیس کے سرکے میں بھگو کر سکھا لیں مقدار خوراک صبح وشام دو درم

انتیسویں فصل استرخائے معدہ اور اُس کی بناوٹ کے سست ہونے کے بیان میں

یہ مرض اس طرح پر ہوتا ہے کہ معدہ سست اور اسکی بناوٹ ڈھیلی ہوجائے ہم اس فصل کو دو قسموں میں بیان کرتے ہیں پہلی قسم استرخائے معدہ کے بیان میں اس کا یہ سبب ہے کہ معدہ فضول رطوبی سے تر ہوجائے اور یہ دو طرح پر ہے ایک تو یہ کہ خود معدہ ہی سست ہوجائے اس سبب سے کہ بناوٹ ڈھیلی ہوجائے دوسرے یہ کہ وہ رباط جس سے معدہ دوسرے اعضا کے ساتھ بندھا ہوا ہے ڈھیلے ہوجائیں اس سبب سے معدہ کے بعض اجزا بعض پر جمع ہوجائیں اور ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ جس شخص کا معدہ خود ہی ضعیف ہوجاتا ہے تو اسی سبب سے اسکے لیف بھی سست ہوجاتے ہیں اس صورت میں بیمار کا پیٹ بڑا ہوجاتا ہے اور پشت بیٹھ جاتی ہے اور ہضم میں فساد آتا ہے اور جس شخص کو رباط کا استرخا اس بیماری کا سبب ہو تو جس طرف ان رباطات کا میلان ہوگا اُسی کے موافق عوارض ظاہر ہونگے مثلاً اگر استرخا اس رباط میں موجود ہو جو حلق اور معدہ کے درمیان بندھی ہے تو معدہ نیچے کو جھک جائیگا اور چونکہ اسکے نیچے ہونے سے بوجھ پڑتا ہے تو اوپر کے اعضا میں نیچے کو کھنچا کھنچنے گا اور تناؤ کی بوجھ معلوم ہوگا اور اگر استرخا اس رباط میں ہو جو معدہ کے اور داہنی جانب کے اعضا میں بندھی ہوئی ہے تو معدہ بائیں جانب جھک جائیگا اور اسکی اتباع جو اعضا اسکی داہنی طرف اور متصل ہیں اُن میں بھی کچھ درد ظاہر ہوگی اور اگر استرخا بائیں طرف کی رباط میں ہوگا تو جو کچھ داہنی طرف کے استرخا میں بیان کیا ہے اس کا الٹا ظاہر ہوگا اور یہ جان لینا چاہیئے کہ معدہ چاروں طرف سے رباطات کے وسیلے سے خیمہ کی طرح قائم ہے اور اُس کا فضا وسیع رہتا ہے جیسا خیمہ طنابوں کے سبب سے رہتا ہے سو جس وقت کہ ایک طرف کی بندش ڈھیلی ہوگی تو اسکی جانب مخالف میں سب طرف اسکے جھک جائیگا علاج جو تدبیر فالج اور استرخا میں مذکور ہے کام میں لائیں اور جو دوا خوشبودار اور قابض ہو اختیار کریں اور جو غذا سریع الہضم اور تھوڑی خشکی اور قابض ہو کھلائیں

اور دوسری قسم میں مفصل بیان کیا جائیگا دوسری قسم معدے کی بناوٹ سست ہونیکے بیان میں اس کا سبب علاج سے زیادہ سوء تدبیر اور درد شدید
یا مشقت اور سخت محنت کرنے کی شدت اور اسہال کی کثرت سے معدے پر پڑے اور یہ ایسا مرض ہے کہ اسمیں معدے کے سب کام بگڑ جاتے ہیں اور معدے کی
کوئی بیماری اس سے زیادہ بدتر نہیں کہ اس کی بناوٹ سست ہوجائے اور اس قسم کی یہ علامت ہے کہ کھانا ہضم نہو اور اچھی غذا اور ترتیب سے شاید رفع
نہو اور براز دقت سے آئے اور شاید کہ اسقدر قبض کی نوبت پہنچے کہ بدوں حقنوں کے استعمال اور مسہل پینے کے بغیر نہ رفع ہو اور سوء مزاج اور آماس کی
کوئی علامت ظاہر نہو اور بدن نحیف اور ناتوان اور مراق دُبلا ہوجائے اور اشتہا سے ضعیف ہو اور جو کچھ کھائیں معدے پر گران ہو علاج شربت حب الآس اور اطریفل
کبیر اور اطریفل صغیر اور یہ جوارش عود وغیرہ جو کچھ قابض اور خوشبودار ہو استعمال کریں اور روغن مصطگی وغیرہ معدے پر ملیں اور تیتر اور تیہو کا گوشت اور جو چیز سبک اور جلد ہضم
ہو کھلائیں لیکن تیتر اور تیہو معدے کے تمام امراض کو مفید ہیں خاصکر استرخا اور سست ہونیکو اور جاننا چاہئے کہ سنگدان مرغ خانگی کا اندرونی پوست
اس بیماری میں مجرب ہے اسکو گوشت سے الگ کرکے لٹکادیں کہ خشک ہوجائے اور کوٹ کے آدھے مثقال کے اندازے سے اطریفل میں یا شراب
میں یا شراب حب الآس میں ملاکر کھلائیں اور سنگ یشب معدے پر لٹکانا بالخاصیت مفید ہے اور اسکو پیس کے آدھے درم کے اندازے کسی مناسب چیز میں ملاکے
کھلائیں تو نافع ہوگا اور جو چیز معدے کی بناوٹ کے سست ہونیکو مفید ہے اسکے استرخا کو بھی فائدہ مند ہے تنبیہ اس مرض کا علاج محال ہے اگر اس
میں سے کسی نوع کا علاج ہوسکتا ہے تو بڑی دقت اور محنت سے ہوتا ہے ف جوارش عود کی ترکیب عود ہندی پانچدرم قرنفل تین درم قاقلہ
صغار و کبار سنبل الطیب دو دو درم زعفران ایک درم دواؤنکو باریک پیس کے شہد میں ملالیں اگر سنگ یشب معدے پر لٹکائیں تو بہت مفید ہے اور اگر آدھا
درم کسیکہ اس معجون کے ساتھ استعمال کریں تو بہت بڑی منفعت رکھتا ہے اور طبری کہتا ہے کہ کبھی تیل کے پینے اور چکنی چیزوں کے استعمال اور لزج غذاؤں
کے کھالینے سے معدہ مسترخی ہوجاتا ہے اور اسکا علاج ایسی غذائیں ہیں کہ جو خوشبودار مقوی معدہ اور قابض ہوں جیسے بہی اور سیب کی شراب خوشبودار
قابض اور اغذیہ سے قلایائے محرقہ اور کباب اور اسکے مانند اور اگر استفراغ کے ساتھ تلطیف کی حاجت ہو تو سماقیہ اور اسکے مانند دیں اور ابن ماسویہ کہتا ہے
کہ اطریفل صغیر مع خبث الحدید استعمال کریں اسلئے کہ الیاف کی تقویت کرتا ہے اور انطاکی کہتا ہے کہ یہ دوا ہماری ترکیب ہے اس باب میں مجرب ہے جو کا ستو
ایک جز مغز پستہ مغز چلغوزہ آدھا جز مغز بادام چوتھائی جز باریک پیس کے کبھی سماق اور کبھی تمر ہندی اور کبھی سفرجل کے ساتھ پکا کے دیں اور روغن مصطگی
اور اسکے مانند معدہ پر ملیں تنبیہ میں فصل تشنج معدہ کے بیان میں جاننا چاہئے کہ جیسا تشنج امتلائی یا استفراغی تمام اعضا میں ہوجاتا ہے
ویسا ہی کبھی معدے کے اعضاء عصبیہ اور اسکے رباطات میں عارض ہوتا ہے سو اگر تشنج خاص معدے میں ہوگا تو اسکا یہ نشان ہے کہ معدہ غذا سے خوب بٹے
سکے اس سبب سے غذا ابدا ہی ہضم کے قابل آئے اور شاید کہ غذا پر آبھی سکے مگر یہ طبعی طریق پر نہ ہو اس سبب سے کچھ غذا ہضم ہو کر ادا نہ بدوں ہضم کے نکل جاوے
اسکا غذا سے ملنا نہ ملنا تشنج کی کمی اور زیادتی کے موافق ہوتا ہے اور اگر تشنج رباطات میں ہو تو وہ آثار کہ رباطات کے ہر طرف تشنج کے مخصوص ہیں ظاہر
ہونگے مثلاً اگر تشنج اس رباط میں ہو جسکے سبب سے معدہ فقرات سے بندھا ہوا ہے تو معدے سے میں کھانا ٹھیرنگا اور کھانا تھے ہی تو نہیں اترنے پائیگا اور بیمار
داہنی طرف یا بائیں جانب مائل کا ہوا ہوگا اور اگر اس رباط میں ہو جو جگر اور معدے کے درمیان ہے تو بیمار ایک طرف کو اکڑا ہوگا اور کمر سیدھی نہ کرسکیگا علاج جو تدبیر تشنج
امتلائی یا استفراغی میں مذکور ہے سب کے موافق کام میں لائیں ف واضح ہو کہ کبھی تشنج معدہ امتلاء اور کبھی دست آنے سے پیدا ہوتا ہے جیسا کہ
تمام اعضا میں عارض ہوتا ہے علاج اس قسم میں شربت بزوری حار نافع ہے دوسرا نسخہ بادیان مصطگی قند سفید ملاکے کھائیں پھر اسپغول عرق دیا
گلاب میں ملاکے پئیں التیسویں فصل صلابت معدہ کے بیان میں یعنے معدے میں یا ان عضلات میں کہ معدے کے اوپر مراق البطن میں لگے ہوئے ہیں
سختی پیدا ہو اور ہم اس فصل کو دو قسموں میں بیان کرتے ہیں پہلی قسم معدے کی صلابت کے بیان میں اس کا سبب خلط غلیظ سوداوی ہے کہ معدے کے اوپر چڑھ
آگیا ہے اور یہ صلابت خواہ فم معدہ میں پیدا ہو یا معدے کے اور اجزا میں مگر فم معدہ میں اکثر پیدا ہوتی ہے اور اس مرض کی یہ علامت ہے کہ دونوں
آنکھوں کے کویوں میں تشنج ہو اور کھوک کی کثرت سے آئے اور شاید کہ اسقدر بڑھے کہ نظر آنے لگے اور بیمار پیٹ پر تکیہ نہ کرسکے اور معدے کو وقت الم پیدا

اور شاید کہ لقمے کے نگلنے سے تھوڑا سا درد معلوم ہو اور ورم جیسا جیسا کم یا زیادہ ہوگا اسی کے موافق اعراض میں شدت یا تخفیف ہوگی علاج اگر مزاج گرم اور قارورہ رنگین ہو تو فصد باسلیق کھولیں اور گوشت کا کھانا ترک کریں اور جو چیزیں ملین اور محلل ہوں انکو سرد چیزوں میں ملا کر ضماد کریں جیسے عنب الثعلب بابونہ بنفشہ آرد جو خطمی اصل السوس موم سفید روغن گل روغن بنفشہ خوب ملا کے ضماد کریں اور اگر مزاج سرد اور قارورہ سفید ہو تو ان چیزوں سے حقنہ کریں کہ اخلاط غلیظہ کو تحلیل کر دیں جیسے افتیموں بسفائج اصل السوس ریشہ خطمی مغز قرطم جوش دیکر مغز املتاس اور شہد اور روغن کنجد اسمیں ملا کے حقنہ کریں اور جو چیزیں ملین اور محلل ہیں جیسے بنفشہ بابونہ سنبل اذخر تخم میتھی حب البان مقل بادام تلخ لعاب تخم کتان روغن بادام مرغ کی چربی سبکو ملا کے ضماد کریں اور جان لینا چاہئے کہ کبھی طحال کی صلابت کے سبب سے معدہ کے اُن اجزا میں بھی جو طحال سے متصل ہیں سختی پیدا ہو جاتی ہے علاج طحال کا علاج کریں کہ آفت کی جگہ وہی ہے اور معدے میں بھی اسکی نزدیکی کے سبب سے آفت پہنچی ہے دوسری قسم عضلات کی سختی کے بیان میں اُس کا سبب بھی خلط سودا وہی ہے کہ عضلات میں آجاتے اور معدے کی صلابت میں اور جو عضلات اسپر لگے ہوئے ہیں انکی سختی میں تین طرح فرق ہوتا ہے ایک شکل سے دوسرے جگہ سے تیسرے افعال سے شکل یہ ہے کہ معدہ کی صلابت گول اور عریض ہوتی ہے اور شکم کے عضلات کی صلابت دراز ہوتی ہے ایک طرف سے موٹی اور دوسری طرف سے باریک ہوتی ہے جیسے چوہے کی دم اور جگہ کی وجہ سے یہ فرق ہے کہ معدہ کی جگہ غضروف خنجری سے ناف تک ہے اور عضلوں کی چار جوڑیاں ہیں ایک تو شکم کے عرض میں اور ایک طول میں اور دو ترچھی اور انکے نیچے سے موجب ہیں کہ افعال سلامت ہوں تو اسمیں سختی نہوگی پھر اگر سختی ظاہر ہو اور معدہ کے افعال سالم ہوں تو جان لیں کہ عضلات میں آفت ہے اور اگر معدہ کے افعال میں آفت ہوگی تو صلابت معدہ میں ہوگی علاج اگر مزاج گرم ہو تو تنقیہ کیلئے شاہترہ مہندی خیار سنبر ترنجبین ملا کر پلائیں اور بنفشہ خشک اور گل سرخ اور بابونہ اور اکلیل الملک اور ریشہ خطمی اور موم سفید اور روغن گل سبکو ملا کے ضماد کریں اور شاید کہ فصد باسلیق کی حاجت پڑے اور اگر مزاج سرد ہو تو تنقیہ کیواسطے ایسی چیزیں پلائیں کہ اخلاط غلیظہ کو نکال ڈالیں جیسے افتیموں اور غاریقون کا مطبوخ اور ضماد کے لئے اشق اور مقل اور بیخ کرنب کی خاکستر اور جندبیدستر اور زعفران اور میتھی کا لعاب روغن زیت اور پرانی چربی میں ملا کے کام میں لائیں اور اسی طرح روغن ملنے میں اور نطولوں میں اور غذا میں گرمی اور تری کی رعایت رکھیں فصل جساءة المعدہ جیم کے ضمے اور سین مہملہ کے سکون اور ہمزہ کے فتحے سے ایک مرض ہے کہ بدون ورم کے عضلات معدہ اور تار اور عروق کھنچ جاتے ہیں اور شیخ کہتا ہے کہ اکلیل الملک زعفران مصطکی بلسان کندر مقل سنبل قردمانا مخاشی موم اور روغن گل ملا کے معدہ پر ضماد کریں اور معالجات اور ام صلابہ معدہ خصوصاً جو ضعف معدہ کو صلابت سے ہو اُس کا اور اس مرض کا ایک علاج ہے اور جالینوس کا ضماد مجرب ہے موم سات درم علک الانباط صبر قند تیس تیس درم زنجبیل جاوشیر بیس بیس درم روغن سوسن دوسو چالیس درم مرہم بنا کر ضماد کے طریقہ استعمال کریں اور گیلانی کہتا ہے کہ مرہم اشق جو جالینوس کی طرف منسوب ہے نہایت قوی التحلیل ہے اور اس قسم کے صلابات کیلئے مفید ہے اور برگ خطمی پانی اور گلاب میں جوش کر کے معدہ پر ضماد کرنا بہتر ہے اور اسی طرح سے برگ خطمی سبز تازہ معدہ پہ باندھیں اور چونکہ یہ مرض بہت کم علاج پذیر ہوتا ہے سو بہتر یہ ہے کہ جو دوا استعمال کریں وہ ایک مہینے اسی پر مداومت کریں تئیسویں فصل ذرب اور خلفہ کے بیان میں یہ دونوں لفظ معدے کے اسہال پر بولے جاتے ہیں ذرب لغت میں تین معنوں پر آیا ہے ایک تو معدے کا فساد جیسا کہ ذرب المعدہ بولا جاتا ہے جب معدہ میں فساد آجائے دوسرے تیزی کے معنے پر آیا ہے جیسے لسان ذرب اور سیف ذرب کہتے ہیں یعنی تیز زبان اور تیز تلوار تیسرے اچھے ہونے میں بولتے ہیں جیسا اُس زخم کو جو علاج پذیر نہو کہتے ہیں کہ ذرب الجرح اور اطبا کی اصطلاح میں شکم کے جاری ہونے سے مراد ہے کہ برابر جاری رہے اور اطبا کہتے ہیں کہ معدہ کے وہ اسہال کہ کھانا ہضم ہونیکے بعد تمام بدن میں پہنچنے سے پہلے ہی علی الاتصال اسہال میں نکل جائے ذرب اُسکو بولتے ہیں حاصل کلام یہ مرض دیر پا ہے کہ مدت میں جاتا ہے اسی سبب سے ہیضہ میں اور اُس ذرب جو قے کے ساتھ ہو فرق کر سکتے ہیں کیونکہ ہیضہ مرض حادہ ہے یعنی تیز جلد گذر جاتا ہے اسی وجہ سے ہیضہ میں اور اُس ذرب میں جو قے کے ساتھ ہو فرق کر سکتے ہیں اور خلفہ وہ ہے کہ کھانا عادت کے موافق معدے میں نہ ٹھیرے اور کبھی اسمیں شکم جلد جاری ہو اور کبھی دیر میں اور کبھی بہت دفعات میں اور کبھی دفعات قلیل میں اور کبھی ہضم ہو کر اور کبھی فاسد ہو کر لیکن اسباب اور علامات کا ما بین خلفہ اور ذرب میں کچھ فرق نہیں کرتا اور ہر ایک کے انواع کو جدا جدا بیان کیا ہے

چونکہ ہیضہ مدر کو مانع نہیں اسلئے ہمنے کبھی اسکی مخالفت نہ کی اور جاننا چاہئے کہ خلفہ اور اختلاف بعضوں کے نزدیک تو ہم معنی ہیں مگر جمہور اُن اسہال کو جو دوری کے ساتھ آئیں اختلاف کہتے ہیں اور جو اسہال رنگ برنگ کے ہوں اُنکو خلفہ بولتے ہیں اب جان لینا چاہئے کہ اسہال معدی کی چودہ قسمیں ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ سوء مزاج سرد ساذج معدے میں عارض ہو اس سبب سے معدہ بیگ کر ڈھیلا ہو جائے اور ذریعہ اپنا ادراسکی یہ علامت ہے کہ پیاس اور سوزش نہو اور جب غذا کھائیں تو کچھ صورت بدل کر جلد نکل آئے کیونکہ ہضم میں قصور اور ماسکہ میں ضعف ہے اور کھٹی ڈکار آئے اور قے اور اسہال میں بلغم نہو اسواسطے کہ وہ مزاج ساذج ہے علاج گرمی اور خشکی کے لئے کمونی اور فلافلی اور جوارش عود کھلائیں اور باقی تدبیر معدے کی سوء مزاج ساذج ہے فـ عجائب الانتخاب میں لکھا ہے کہ اس قسم میں ایسی تدبیر عمل میں لائیں جو اندر اور باہر سے معدے میں گرمی پہنچائے اوپر سے تو گرمی پہنچانے کی یہ صورت ہے کہ روغن مصطگی اور روغن سوسن کے مانند اور روغن معدے پر طلا کریں دوسری تدبیر سعد کوفی گلنار کندر جوز سرو اقاقیا باریک پیس کے شراب میں ملا کے معدے پر ضماد کریں اور وہ تدبیر کہ معدے کو اندر گرمی پہنچائے اسکے لئے جوارش اور معجون گرم استعمال کریں دوسری قسم وہ ہے کہ بہت سا بلغم معدے میں جمع ہوکر ذرب پیدا کرے اسکی یہ علامت ہے کہ منہ میں بہت سا پانی بھر آیا کرے اور کھانے کے ساتھ بلغم ملا ہوا اسہال میں اور قے میں نکلے اور معدے میں غذا بہت کم ہضم ہو اور جو کچھ اُس خلط کو مخصوص ہے ظاہر ہو علاج قے کریں اُسکے بعد ایسی جوارشین جن میں گرم اور قابض دوائیں ہوں استعمال کریں تاکہ اسہال بھی زائل ہوں اور بلغم کی تقطیع بھی حاصل ہو تیسری قسم وہ ہے کہ رطوبت لزج معدے کی سطح پر چمٹ کر اس کی چینٹوں کو بھردے اس سبب سے سطح صاف ہو جائے اور جو کچھ کھائیں معدے کی سطح سے پھسل جائے اور جو مرض چینٹوں کے بھر جانے اور ضعف ماسکہ سے اُس میں نہ ٹھیرنے کے سبب سے ہو اسکی یہ علامت ہے کہ معدے میں غذا نہ ٹھیرے اور اسمیں آتے ہی امعا کی طرف اتر جائے اور صورت نہ بدلے خصوصاً اگر غذا کھانے کے بعد حرکت کا اتفاق ہو کیونکہ حرکت اسکے اترنے میں امداد کرتی ہے اور اکثر بیمار کو ایسا معلوم ہوا کرتا ہے کہ غذا ایکبارگی معدے سے آنتوں میں اسطرح گر پڑے جیسے پتھر یے لاگ گر پڑتا ہے علاج جوارش خرنوب اور جوارش کندر کھلائیں اور گرم پانی سے پرہیز کریں کیونکہ وہ معدے کو ڈھیلا کرتا ہے اور صفائی کو بڑھاتا ہے اور خشک چیزیں جو رطوبت کو چوس لیں جیسے بیر کا آٹا اور چاول کا آٹا اور زعرور کا آٹا بھون کر اور اسکے مانند کھلائیں جوارش خرنوب کی ترکیب خرنوب نبطی لیکر اُسکا تخم نکال ڈالیں اور زیرہ سیاہ سرکے میں بھگو کر بھون لیں اور ساق حب الآس بیر کا آٹا بلوط کشنیز بریاں مصطگی یہ آٹھ دوائیں ہیں سبکو برابر لیکر چھان لیں مگر بہت باریک نہ کریں بلکہ اجزا دردرے رہیں جیسے جوارش کو کیا کرتے ہیں پھر شہد میں ملا کے احتیاج کے موافق کام میں لائیں ۔ جوارش کندر کی ترکیب کندر گلنار دس دس درم فلفل نانخواہ سنبل کا تخم انیسون دو دو درم ان سات دواؤں کو جس طریق پر کہ اوپر مذکور ہوئے کوٹ چھان کر پکائے شہد میں ملائیں فـ انطاکی کہتا ہے کہ اس قسم میں قوابض کا استعمال اور جو چیز رطوبت کی جلا کرے بہت مفید ہے جیسے فنجنوش اور حب الآس اور قوقایا نافع ہے اور تریاق اربعہ کھانا اور آب آہن تاب پینا فائدہ مند ہے اور رب لیموں کہتا ہے کہ جب قوت ماسکہ ساقط ہو جائے تو اسکے انعاش کے لئے تریاق کبیر عجیب خاصیت رکھتا ہے اور اگر میسر نہو تو تریاق اربعہ استعمال کریں اور جوارش خرنوب اور جوارش کندر نافع ہے اور گرم پانی سے پرہیز کرنا اور زعرور اور چاول تینوں کو بھون کر سفوف کے طریق پر استعمال کرنا رطوبت لزجہ کو مفید ہے اور برودت اور رطوبت ساذج کی تسکین اور تجفیف کے لئے کمونی اور فلافلی فند ادیقون اور جوارش عود وغیرہ اور جو کچھ معدے کے سوء مزاج رطب میں گذرا کام میں لائیں اور جب کہ بلغم کثیر معدے میں جمع ہو جائے تو قے کے بعد جو جوارشات کہ اوپر بیان ہوئیں استعمال کریں چوتھی قسم وہ ہے کہ صفرا جگر سے معدے پر گرے اور اسوقت ہوتا ہے کہ بدن میں صفرا کی کثرت ہو اور اسکو معدے کی طرف دفع کریں اور اس قسم کی یہ علامت ہے کہ حرارت قوی ہو صفرا دیر اور غذا کے بعد یا گرم دوا اور گرم غذا کھانے کے بعد یا دوا شراب پینے

کے بعد پیدا ہو اور جلن اور پیاس عارض ہو اور اسہال میں صفرا ظاہر ہو اور شاید کہ اسکے ساتھ تپ بھی شریک ہو علامت غور سے دیکھیں اگر دست
مقدار میں تھوڑے تھوڑے آتے ہیں تو مناسب ہے کہ مواد فاسد کے نکالنے میں اُن چیزوں سے امداد کریں کہ مسہل صفرا اور مقوی معدہ ہوں اور انکے فعل
کی انتہا میں قبض ہو جیسے انار ترش اور انار شیریں کا پانی شکر ملا کے اور شربت ورد مکرر یا ہلیلہ زرد شکر کے ساتھ جو کچھ مریض کے حال کے مناسب
ہو استعمال کریں اور جبکہ اس تدبیر سے تمام مواد فاسد پاک نہوں اور مواد صالح کے استفراغ سے اسکی طبیعت میں ضعف اور غشی کا خوف پیدا
ہو تو مناسب ہے کہ قبض کے لئے قرص حماض اور قرص طباشیر قابض دیں فائدہ اس بیماری میں جبتک قوت باقی ہے ہرگز اسہال بند نہ کریں
بلکہ مواد فاسد کے نکالنے میں مدد کریں جسطرح پر بیان کیا گیا ف جاننا چاہئے کہ اس قسم میں اگر دست تھوڑے تھوڑے آئیں تو جان لیں کہ مادّہ
رگوں اور اعضا میں جمع ہوتا ہے اور طبیعت اسکے دفع پر قادر نہیں پس طبیب کو لازم ہے کہ ایسی دوا سے طبیعت کی امداد کرے کہ مادّہ بالکل دفع
ہو جائے اور اخراج فضول کے بعد قبض پیدا کرے اور تقلیل غذا اور ریاضت معتدلہ لازم سمجھیں اور مرض کو بڑھانے والی غذاؤں سے پرہیز واجب
جانیں جوارش آملہ کی ترکیب جو مؤلف اکسیر اعظم کے معمولات سے ہے مقوی معدہ و قلب نافع اسہال صفراوی ہے اور جو حمیات کہ اسہال
کے ساتھ ہوں انہیں مفید ہے دودھ میں پکا ہوا آملہ دس درم صندل سفید گلاب میں گھسکر زرشک گلاب میں حل کرکے گل سرخ کشنیز خشک طباشیر
بہلگری دو دو درم پوست بیرون پستہ زہر مہرہ خطائی گلاب حل کیا ہوا صمغ عربی حب الآس گل گاؤزبان ایک ایک درم قند دوا کے سہ چند اور اگر بیٹھا
میں ملائیں تو بہتر ہے ورق نقرہ ایکدرم ورق طلا آدھا درم اضافہ کرکے جوارش تیار کریں اور اگر کھانسی بھی ہو تو زرشک موقوف رکھیں جوارش
زرشک کی ترکیب کہ مقوی معدہ اور جگر حار قاطع اسہال صفراوی اور صفرا کو معدہ پر گرنے سے مانع ہے زرشک پانچ درم تخم خرفہ مقشر بریاں
حب الآس طباشیر گل سرخ سماق کشنیز مقشر بریاں تین تین درم زہر مہرہ گھسکے دو درم رب ریباس رب حماض رب سیب ترنج قند سپید دوا کے برابر بطریق
معلوم جوارش بنائیں پانچویں قسم وہ ہے کہ بہت سا سودا طحال سے فم معدہ پر گرے اور اس سبب سے کہ سوزش اور لذع پیدا کرتا ہے طبیعت
اسکے دفع کرنے پر آمادہ رہے حالانکہ اسمیں بھی ترشی کی جہت سے ایک ایسی قوت ہے کہ تقطیع اور تنقیح پیدا کرتی ہے اور اس قسم کی یہ علامت ہے کہ بھوک
زیادہ ہو جائے اور فم معدہ میں ترشی کی لذع ہمیشہ معلوم ہوا کرے اور بعد دن کھانا کھانے یا تھوڑے روغن پینے کے ساکن ہو علاج بائیں ہاتھ سے باسلیق
کی فصد کھولیں اور مطبوخ افتیمون سے اسہال کریں اور گرم اور قابض چیزوں کے طحال پر ضماد کریں تاکہ اسمیں مادّہ نکل سکے اور طحال کو کھرکھرے بالوں سے
ملیں اور اگر سینگی لگا کر کھینچیں یا محجمہ ناری استعمال کریں تو بہتر ہوگا اور صبح کے وقت اس سے پہلے کہ سودا فم معدہ پر گر کر بھوک پیدا کرے مناسب ہے کہ چکنا
حریرہ پلائیں کہ اگر سودا فم معدہ پر گرے تو اسکو ایذا نہ پہنچے جیسے شکر اور روغن بادام اور بکری کے گردے کی چربی کا حریرہ بنا کر دیں اور اگر روغن بادام
کے عوض روغن کنجد ملائیں تو وہی تاثیر رکھتا ہے چھٹی قسم وہ ہے کہ معدہ اور امعا کے باطن داخلی میں بثور یا قروح پیدا ہوں پھر جب کھانا کھائیں اور
قروح اور بثور کے نزدیک پہنچے تو سوزش پیدا کرے خصوصاً اگر اس کھانے کا مزہ ترش یا نمکین ہو پھر اسوجہ سے قوت دافعہ اسکو دفع کرے یہانتک
کہ معدہ میں کچھ باقی نہ رہے اور معدہ اُس غذا سے بالکل پاک ہو جائے اور اس قسم کی یہ علامت ہے کہ منہ میں پھنسیاں پیدا ہوں کیونکہ اسکی سطح
معدہ کی سطح سے متصل ہے اور حرارت اور خشکی اور بدبو منہ میں پیدا ہو اور غذا کھانے کے بعد معدہ میں درد اور جلن پیدا ہو جائے خصوصاً اگر تیز
غذا ہو اور جس جگہ معدہ میں کھانے کا بوجھ معلوم ہو لذع اور سوزش بھی اسی جگہ معلوم ہو اور جسقدر غذا نیچے جانے لگے درد بھی نیچے کی جانب
اترنے لگے یہانتک کہ وہ غذا صورت نہ بدلنے پائے اور سب نکل جائے اسمیں تھوڑا تغیر آئے اور تغیر کا ہونا نہ ہونا بثور کی کمی اور زیادتی پر موقوف ہے
کیونکہ معدے میں جس جگہ بثور اور قروح ہیں وہ غذا سے خوب نہیں ملتی اور جو جگہ سالم ہے وہ غذا پر آ ملتی ہے اور کھانا بھی اسی جگہ جاتا ہے اسی قدر اسکو
ہضم کرتی ہے لیکن چونکہ دافعہ کے دفع کرنے سے تغیر نہیں سکتا پورا ہضم نہیں ہوتا سو تنقیح کامل کسی صورت سے نہیں ہو سکتا خواہ کسی چیز میں یا کسی غذا میں
اگرچہ معدے کی بعض جگہ میں بھی بثور اور قروح ہوں جیسا ہمنے ذکر کیا ہے اور زرد آب رقیق بھی ان اسہال میں نکلتا ہے خصوصاً قروح اور بثور زخمی ہے

علاج قرص طباشیر جسمیں زعفران نہو اور سفوف حب الرمان اور سفوف زلق الامعاء بثوری کھلائیں اور جو چیز حرارت کو ساکن کرے اور قابض اور ترش ہو غذا میں استعمال کریں جیسے چاول اور مسور مقشر اور جو سو چیزیں سے پکائیں مناسب ہے کہ اسکے پہلے جوش کئے پانی کو گرا دیں پھر پکا کر روغن یا مسکہ کے ساتھ نوش فرمائیں اور غذا میں ترشی کے استعمال کو یا ترش غذ کو اسلئے منع کیا ہے کہ اسمیں لذع اور سوزش کا خوف ہے اور نہیں تو سماقیہ اور زرشکیہ کے کھانیکو بعضے طبیب اجازت دیتے ہیں غرض کہ اگر شے کی ابتدا پر تحمل ہو تو سماقیہ اور زرشکیہ بڑی نافع غذا ہے کیونکہ انکے استعمال سے مواد گرنیسے رکتا ہے اور مواد کا تنقیہ ہوتا ہے اور جاننا چاہیئے کہ عمدہ تدبیر اس مرض میں خاصکر ابتدا میں فصد باسلیق ہے اور اگر کوئی امر مانع نہو تو پنڈلیوں پر پچھنے لگانا مفید ہے قرص طباشیر کی ترکیب جو یہاں کام آتا ہے گل سرخ تخم حماض ایک ایک درم صمغ عربی نشاستہ طباشیر کتیرا دو دو درم یہ چھ دوائیں میں کوٹ کر اسپغول کے لعاب میں قرص بنالیں سفوف زلق الامعاء بثوری کی ترکیب جسکا نام چہار تخم ہے یعنی اسپغول تخم کنوچہ ریحان بارتنگ ایک ایک حصہ لیکر جسقدر چاہیں مٹی کے برتن کو گرم کرکے اسمیں بھون لیں اور گرم پانی اسپر ڈالیں اور سب کو ملائیں پھر اسمیں روغن گل ملا کر کھلائیں سفوف حب الرمان کی ترکیب انار دانہ ترش بیس درم کرویا کشنیز ہر ایک چار درم کزمازج خرنوب نبطی ہر ایک دو درم گلنار سماق ہر ایک تین درم یہ سب سات دوائیں ہیں انار دانہ کو بھون لیں اور کرویا اور کشنیز کو سرکے میں بھگو کر خشک کریں اور بھون کر سفوف بنالیں خوراک تین درم لیکن اگر جگر میں ضعف ہو تو یہ سفوف نہ دیں واضح ہو کہ ذرب بثوری کیجو دوائیں نافع ہیں عجائب الانتخاب سے انکے نسخے لکھے جاتے ہیں پہلا نسخہ اسپغول بریاں شربت حب الآس کے ساتھ استعمال کریں دوسرا نسخہ تخم اسپغول تخم ریحان پانی میں جوش کریں جب پھول جائے تو روغن بادام یا روغن گل چھڑک کر استعمال کریں ضماد کا نسخہ کہ اس مرض میں مفید ہے اسکی ترکیب پانی کو سرکے میں جوش کریں اور حب الآس گل سرخ گلنار مازو صندل باریک پیس کے اُس جوش کئے پانی میں ملاکے ضماد کریں ساتویں قسم وہ ہے کہ سر سے نزلہ اوتر کر معدے میں آکر غذا کو فاسد کرے پھر اسکو طبیعت اسہال میں دفع کرے اسکے ساتھ غذا بھی نکل جائے اسکو اسہال دماغی کہتے ہیں اور اسکا یہ سبب ہے کہ دماغ میں فضول کی کثرت ہے اور حلق کی راہ سے معدے میں اتر گئے اور جاننا چاہیئے جب دماغ میں مادہ جمع ہو جاتا ہے تو اسکو طبیعت دفع کرتی ہے سو اس میں سے کچھ تو ناک کے راستہ سے نکلتا ہے اور تھوڑا حلق میں آتا ہے اُس میں سے کچھ تو منہ کے راستے آدمی کے ارادہ سے نکل آتا ہے اور کچھ جو رقیق ہے ریہ کی طرف آتا ہے اور جو غلیظ ہے معدے پر گرتا ہے اور یہ مرض جب پیدا ہو جاتا ہے تو معدے کے مزاج کو فاسد کرتا ہے اور ہضم میں قصور اور قوت میں ضعف آتا ہے اسکے بعد ذبول پیدا ہوتا ہے اور موت آتی ہے اور اس قسم کے اسہال کو عوام طبیب نہیں پہچانتے اس سبب سے بیمار ہلاک ہو جاتا ہے اور اس قسم کی یہ علامت ہے کہ سونے کے بعد دست پے در پے آئیں اور جب معدہ نزلات سے پاک ہو تو دست موقوف ہو جائیں یہانتک کہ پھر جب معدے میں نزلات جمع ہو جائیں ہمیشہ یہی حال رہے اور نزلی کے اور آثار بھی سبب کے موافق ظاہر ہوں مثلاً اگر نزلہ کا مادہ صفرا ہو تو دماغ اور معدے میں لذع اور سوزش پیدا ہو اور پیاس اور منہ میں تلخی اور تالو اور گرمی اور خم معدہ میں خارش ہو اور اگر بلغم ہو تو بلغم سے کھو روغن اور مکدر نیبر کی سی بو آئے اور منہ کا لعاب غلیظ اور لیسدار ہونا اُسکی گواہی دے اور اگر سودا ہو تو منہ میں اور حلق میں ترشی اور سر میں گرانی اور دماغ کو بھی کی سی بو آتی اسکی گواہ ہو اور اگر نزلہ کا مادہ خون ہو تو آنکھیں سرخ اور حواس گراں اور منہ کا ذائقہ میٹھا اور تھوک کے ساتھ اور ناک کا ہونا اسپر دلالت کرا و فساد دماغ کی جو کچھ علامتیں بارہا مذکور ہوئی ہیں سبب کے موافق ظاہر ہوں علاج حال کے مناسب فصد اور اسہال اور حجامت دماغ کا تنقیہ کریں اور تنقیہ کے بعد اسکے مزاج کی اصلیت کے لئے شمومات اور نطوسات یعنی سونگھنے کی اور چھینک لانیوالی دوائیں اور ضمادات اور نطولات مناسب جنکا ذکر دماغ کے امراض میں بارہا ہوا ہے استعمال کریں اور مادے کو جانب مخالف میں جذب کریں اور یہ اسطرح ہوتا ہے کہ سر منڈائیں اور اُس کو کھر کھرے کپڑے سے ملیں اور زرشک اس پر ضماد کریں اور اسی طرح پاؤں اور پنڈلیوں کو روغن اور نمک سے ملیں اور بابونہ اور اکلیل جوش کرکے پاشویہ کریں اور دماغ پاک ہو جانیکے بعد پیچ دیں کہ مادے کو معدے پر نہ گرنے دے جیسا کہا جائیگا اور اسی طرح نزلہ روکنے کیلئے ... کام میں لائیں یہ اسطرح ہے کہ بیمار کو حکم کریں کہ چت لیٹے اور بطرز اونچا نہ کرے بلکہ اگر ایسا ہو سکے کہ منہ نیچا کرکے لیٹے اور سر کو ڈھانپا ہو سکے اور بدنکی نسبت نیچا رکھے تو بہتر ہے کہ تمام مادہ ناک کی راہ سے نکل آئے اور حلق کی طرف نہ جائے یا اور اگر

احیاناً آجائے تو بہت کم ہوئے مسہل دواؤں کا ذکر ہے جو سبب کی رعایت سے اس مرض میں کام آتی ہیں نقوع صبر اور ہلیلۂ زرد اور گلسرخ اور
ایارج فیقرا اور حب قوقایا وغیرہ مفید ہے فائدہ شیخ کہتا ہے کہ اس مریض کو واجب ہے کہ چت نہ لیٹے اور نہ چت سوئے اور جب سو کر اٹھے تو ایسی دوا
استعمال کرے جو اس خلط کو کہ سر سے معدے کیطرف ٹپک کر اسہال معدی پیدا کرتی ہے نکالے اور سر منڈانا اور کھر کھرے کپڑوں اور اسی قسم کی
چیزوں سے سر کو ملنا اور ادویہ محمرہ اور کادیہ کا اسپر استعمال کرنا اور اسکے مزاج کی اصلاح کرنا اور جو تدبیر کہ نزلے کے باب میں مذکور ہیں کام میں لائیں
اور کبھی دماغ کی حاجت پڑتی ہے اور ادویۂ قابضہ سے ان دستوں کا بند کرنا خطرے کا موجب ہے بلکہ واجب ہے کہ جو کچھ معدے کے اوپر کی جانب جمع
ہوا اسکو قے سے خارج کریں اور جو کچھ امعا کی طرف مندفع ہو اسکو حقنہ وغیرہ سے استفراغ کریں ان دواؤں کا ذکر ہے جو نزلے کو روکتی ہیں
گلنار کثیرا صمغ عربی عصارہ لحیۃ التیس سماق اقاقیا زعفران شربت خشخاش ملا کر دیں دوسرا نسخہ نشاستہ مازو گلنار عصارہ لحیۃ التیس سماق اقاقیا لیسکر
لعوق بنائیں تیسرے نسخہ کی ترکیب گل سرخ خشخاش گوندر بیۃ السوس نشاستہ کثیرا زعفران تخم کاہو قرص بنائیں نزلے کے روکنے میں مفید
ہے تنبیہ اس بیماری میں ہرگز اسہال کو بند نہ کریں اور نہایت توجہ سے خشک کریں اور تنقیۂ دماغ اور نزلے کے روکنے میں مصروف رہیں کیونکہ
ذرب نزلہ کے سبب سے ہے جب وہ ہی منقطع ہو گا تو دست خود بخود بند ہو جائینگے حکایت رازی کہتا ہے کہ میرا ایک دوست اس مرض میں مبتلا تھا
اور اسکی بیماری پرانی ہو گئی کوئی دوا مفید نہ ہوتی تھی ہر وقت مجھسے جھگڑتا تھا لیکن چونکہ میں اسکی بیماری کے سبب سے واقف نہ تھا تدبیر سے
کچھ فائدہ نہ تھا بہت دنوں کے بعد میں نے دیکھا کہ پے در پے کئی بار قضائے حاجت کیلئے جاتا ہے اور اسکے بعد بہت عرصہ تک اچھا رہتا ہے
میں نے اس سے پوچھا کہ سونے کے بعد بھی یہی حالت پیش آتی ہے کہا البتہ سو میں نے جان لیا کہ گرم نزلہ دماغ سے گرتا ہے تب میں نے کہا کہ سر منڈا کر خردل اور
فرفیون کا ضماد کر پہلے ویسا ہی کیا اسہال منقطع ہو گیا فائدہ جبتک کہ آدمی جاگتا ہے جو کچھ دماغ سے حلق میں گرتا ہے فوت ارادیہ اسکو کھنکار کر تھوک
میں نکالتا ہے اور معدے کی طرف جانے سے روکتا ہے یہی وجہ ہے کہ جاگنے کے وقت اس قسم کے ذرب کی تکلیف نہیں ہوتی جبتک کہ پہلے سوئے کا اتفاق
نہ ہو قسطا ابن لوقا کہتا ہے کہ تنقیہ کے بعد غرغرے جو نزلے کی بحث میں مذکور ہیں استعمال کریں اور پیاس پر صبر کرنا چاہئے اور جب سو کر اٹھے تو قے مناسب
ہے اور دن کا سونا خاصکر جاڑے کے موسم میں نزلہ پیدا کرتا ہے اور سر منڈانا اور کھر کھرے کپڑوں سے ملنا نافع ہے اور صابون اور بورق سر پر ملنا
مفید ہے اور اگر مریض کا دماغ حار ہے تو شربت خشخاش اور یہ لعوق مناسب ہے اسکی ترکیب آدھ من خشخاش کوٹ کے پانچ رطل پانی میں ایک رات دن
بھگو دیں پھر ملائم آنچ پر جوش دیں کہ جب آدھا رہ جائے تو ملکر چھان کے آدھ من شکر طبرزد اور شہد اور ایک رطل مویز منقی ملا کے قوام کریں اور پانچ درم کثیرا
باریک پیس کے ملا کے لعوق بنائیں آٹھویں قسم وہ ہے کہ غذا کی سوء تدبیر خلفہ کا سبب ہے اور یہ عام ہے کہ برائی غذا کی کمیت میں ہو یا اس کی کیفیت
میں یا کھانے میں سوء ترتیب ہو سو کمیت میں برائی اس طرح ہوتی ہے کہ غذا انداز سے سے زیادہ کھائیں اور کیفیت میں برائی چار طرح پر ہوتی ہے ایک تو
کہ غذا لطیف اور سریع الاستحالہ ہو یعنی جلد صورت بدل جائے جیسے دودھ اور مچھلی دوسرے یہ کہ مزلق ہو یعنی جلد پھسلنے والی اور ہضم ہونے سے
پہلے ہی پھسل جائے جیسے آلو تیسرے یہ کہ بدبودار اور بدمزہ ہو اور اس میں لزوجت ہو کہ اس قسم کی غذا کو طبیعت مکروہ جانکر ہضم سے پہلے دفع کرے چوتھے
یہ کہ نفاخ ہو اور ریاح پیدا کرے اس قسم کی غذا اس سبب سے کہ معدہ اسپر خوب نہیں ملتا جلد نکل آتی ہے اور ہر ایک کو پہلے اسباب سے پہچان
سکتے ہیں سوء ترتیب کا سبب کھانیکی سوء ترتیب ہو تو یہی سوء تدبیر اس کی گواہ ہے اب جان لینا چاہئے کہ اس باب میں اطبا کا اختلاف ہے کہ سوء ترتیب کیا
ہے اکثر کے نزدیک تو اس طرح پر ہے کہ نرم سبک اور مزلق غذا پہلے کھائیں اور غذا ئے قابض اسکے بعد یا ایسی غذا کو جو دیر میں صورت بدلے اس غذا پر جو جلد
صورت بدلے مقدم رکھیں اور بعض طبیبوں کے نزدیک لطیف کو غلیظ پر مقدم رکھنا سوء ترتیب ہے اور ہر ایک طبیب اپنے قول کو دلیل سے ثابت کرتا ہے
ان لوگوں کی دلیل جو غلیظ کو لطیف پر مقدم کرنے کو منع کرتے ہیں یہ ہے کہ اگر پہلے غلیظ کھائیں اسکے بعد لطیف تو جلد تحلیل ہو جائے اور اس سبب سے کہ غلیظ
اسکے نیچے ہے لطیف کا کیلوس جگر کی طرف نہ جا سکے اور وہیں ٹھہر جائے اور معدے کی حرارت فاسد ہو کر اپنے ماتحت کو بھی فاسد کرے اور جن لوگوں کے

نزدیک لطیف کا مقدم کرنا غلیظ پر منع ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر پہلے لطیف چیز کھائیں اوس کے بعد غلیظ چونکہ قعر معدہ میں حرارت زیادہ ہے
وہ لطیف جلد ہضم ہوکر اوس کا کیلوس جگر میں جائے اوس کا ثقل امعا کی طرف آئے اس سبب سے غلیظ کے ہضم میں قصور پڑے کیونکہ طبیعت
متحیر ہوتی ہے اور اس ثقل کے ساتھ کچھ تھوڑا انتوں کی طرف گرے اور وہاں بھی فساد پیدا کرے حاصل کلام جو کچھ تجربے سے دیکھنے میں آیا
ہے وہ یہ ہے کہ ہر ایک بیمار کا حال یکساں نہیں سو عادت پر اعتماد ہے اور شارح کہتا ہے کہ اَلْحَقُّ اَنَّ التَّفَاوُتَ بَیْنَ الْغَلِیْظِ وَاللَّطِیْفِ فِیْ قَبُوْلِ الْهَضْمِ
اِنْ کَانَ عَلٰی مِقْدَارِ تَفَاوُتِ قُوَّةِ هَضْمِ قَعْرِ الْمِعْدَةِ وَاَعْلَاهَا لَمْ یَکُنْ فِیْ تَقْدِیْمِ الْغَلِیْظِ ضَرَرٌ وَاِذَا کَانَ التَّفَاوُتُ بَیْنَهُمَا فِی الْاِنْهِضَامِ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ لٰکِنَّ الزَّمَانَ
الَّذِیْ بَیْنَهُمَا یَتَدَارَکُ ذٰلِکَ التَّفَاوُتَ لَمْ یَکُنْ هٰهُنَا اَیْضًا فِیْ تَقْدِیْمِهٖ ضَرَرٌ وَاَمَّا اِذَا کَانَ التَّفَاوُتُ بَیْنَهُمَا اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ وَالزَّمَانُ اَقَلَّ مِنْ اَنْ یَتَدَارَکَ
التَّفَاوُتَ کَانَ فِیْ تَقْدِیْمِهٖ ضَرَرٌ بِالضَّرُوْرَةِ یعنی سچی بات یہ ہے کہ اگر غلیظ اور لطیف کے درمیان ہضم کے قبول کرنے میں اوسی قدر فرق
ہے کہ جسقدر معدے کے قعر اور اوپر کی جانب کی قوت اور ہضم میں فرق ہے تو غلیظ کے مقدم کرنے میں ضرر نہ ہوگا اور اگر ایسا ہی ان
کے ہضم ہونے میں اس سے زیادہ فرق ہے مثلاً غلیظ زیادہ دیر کو ہضم ہوتا ہے لیکن ان دونوں کے بیچ میں اتنا زمانہ ہونا چاہیئے کہ
اس فرق کا تدارک کرے تو اس صورت میں یہاں بھی اوسکے مقدم کرلینے میں ضرر نہ ہوگا اور جبکہ ان دونوں میں فرق ہو تو زیادہ
یعنے غلیظ زیادہ بطئ الہضم ہے اور بیچ کا زمانہ کم ہے کہ اس تفاوت کا تدارک نہیں کرسکتا تو اوسکے مقدم کرنے میں یقیناً ضرر ہوگا ف
واضح ہو کہ ہر چند شارح کے قول کا ترجمہ خوب واضح کردیا مگر چونکہ مضمون دقیق ہے پھر بھی دیر میں سمجھ میں آتا ہے اسلیئے چند مثالیں لکھی جاتی ہیں
جاننا چاہیئے کہ معدے کے قعر میں اوپر کی جانب سے قوت ہضم زیادہ ہے اب مثلاً اوپر کی جانب سے قعر میں قوت دوچند ہے
اور لطیف مثلاً ایک ساعت میں ہضم ہوتا ہے اور غلیظ دو ساعت میں تو غلیظ مقدم کرنے سے قعر میں پہنچا اور لطیف اوپر رہا اس صورت
میں دونوں برابر ہضم ہونگے کیونکہ قعر معدہ میں دوچند قوت ہے اور اگر اُن میں زیادہ فرق ہے مثلاً لطیف ایک ساعت میں ہضم ہوتا ہے اور
غلیظ تین ساعت میں مگر غلیظ ایک ساعت پہلے کھایا ہوا اس صورت میں بھی ضرر نہ ہوگا کیونکہ ایک ساعت پہلے کھانا اوسکے فرق کا تدارک کرتا
ہے اور اگر ان دونوں میں فرق زیادہ ہے اور بیچ کا زمانہ تو اس فرق کا تدارک نہ کریگا مثلاً غلیظ تین ساعت میں ہضم ہوتا ہے اور ایک ساعت پہلے
مقدم نہ کیا بلکہ ایک ساعت سے کم زمانہ بیچ میں گذرا اس صورت میں یقیناً ضرر ہوگا کیونکہ غلیظ کا ہضم ابھی پورا نہ ہوا کہ لطیف فاسد ہوکر اُسکو فاسد
کریگا فائدہ سخت حرکات غذا کھانے کے بعد ہضم کو فاسد کرتی ہیں کیونکہ غذا کو حرکت دیتی ہیں اور ہضم سے پہلے اُس کو اُتارتی ہیں اور
اسی طرح سے بہت سا پانی کیونکہ غذا اسکے اور جرم معدہ کے بیچ میں آجاتا ہے اور یہ تو ظاہر ہے کہ جب غذا خود معدے ہی سے نہ ملے کامل ہضم نہ ہوگا
علاج بری عادت کو پلٹ دیں خواہ غذا میں خواہ ترتیب میں جیسا فساد ہضم میں مفصل مذکور ہے اور جتنا ضرر ہو اوسی کے موافق اُسکا تدارک کریں
جس طرح سے بارہا ذکر ہوا ہے نویں قسم بدن اور رگوں کو امتلا اور کم تحلیل ہونا بیماری کا سبب ہوا ہو ظاہر ہے کہ جب اعضا میں امتلا ہو اور غذا کے
راستے بند ہوں تو جو غذا معدے میں اور امعا سے دقاق یعنی باریک آنتوں میں ہضم ہو جگر کی طرف نفوذ نہ کرسکے اس ضرورت سے اسہال ہوں دفع نہ ہو
اسی واسطے ان اسہال میں رطوبت زیادہ ہوا کرتی ہے اور اس قسم کی یہ علامت ہے کہ بیمار جسیم اور قوی ہو اور کھانے کی خواہش نہ ہو اور فضلہ منہضم ہو
اور اُس میں رطوبت زیادہ ہو اور بہت سا آئے اور جن ریاضتوں کی عادت ہے اُن کا چھوڑ دینا اور آرام میں رہنا اوسکی گواہی دے علاج فصد
کھولیں اور ریاضتیں کیا کریں اور بدن کو مالش کریں اور حمام معرق یعنی جسمیں پسینا آئے استعمال کریں اور بدن کے خالی کرنے میں کوشش کریں
اور عمدہ تدبیر یہ ہے کہ غذا کم کریں اور روزہ رکھنا اور گھوڑے کی سواری کرنا اور اسکے مانند دوسری ریاضتیں جیسا اُس شخص کے حال کے مناسب
ہوں دسویں قسم وہ ہے کہ جگر ضعیف ہو اس سبب سے صاف کیلوس کو جذب نہ کرسکے اور کیلوس ثقل کے ساتھ آنتوں کی طرف نکل جائے اور اس قسم کی علامت
ہے کہ روز بروز بدن گھٹنے لگے اور دبلا ہو اور بدن کی رگیں خالی اور بے خون معلوم ہوں اور بدن کا رنگ سپیدی یا زردی مائل ہوجائے اور دست

سفید آئیں جیسے کسا ب کا پانی ہو یا سبز ہوں اور جان لینا چاہئے کہ دستوں کی سفیدی سے پہچانا جاتا ہے کہ کیلوس میں سے کچھ بھی ماساریقا میں نہیں
گیا اور اگر گیا تو وہاں نہ ٹھہرا اور اسی طرح پلٹ کر آنتوں میں گرا اور اسہال کا سبز ہونا باوجودیکہ کوئی سبزی نہ کھائیں اس بات کا نشان ہے کہ ماساریقا
میں جاتا ہے اور وہاں ٹھہر کر اون عروق کی حرارت غریبہ سے سبز ہو جاتا ہے اور جگر کے ضعف سے اوسکی طرف جذب نہیں ہوتا معدہ اور
امعا کی طرف پھر آتا ہے اور اوپر گذر چکا ہے کہ جیسا معدہ اور جگر میں ماساریقا صاف کیلوس جانے کیلئے واقع ہیں امعاے دقاق یعنی اوپر کی
آنتوں میں اور جگر میں بھی ویسا ہی موجود ہیں تاکہ غذا کا خلاصہ آنتوں میں سے جذب ہو علاج ایسے جوارشات کھلائیں کہ غذا کو بدن
میں پہنچائیں جیسے جوارش فندیقون اور جوارش مصطگی اور ہر طرح معدے کی تقویت میں مصروف رہیں اون ضمادات اور کمادات وغیرہ سے کہ ضعف جگر
کے لئے مخصوص ہیں اور اوسکی فصل میں آئینگے **ف** واضح ہو کہ قرابادین قادری میں **جوارش مصطگی کی ترکیب** اس طرح لکھی
ہے تیس درم گلاب میں ایک من قند ملاکے قوام کریں پھر تین مثقال مصطگی باریک پیس کے اوس قوام میں ملاکے جوارش تیار کریں۔
جوارش فندیقون کی ترکیب زنجبیل فلفل سنبل الطیب چھ چھ درم مصطگی نانخواہ چار چار درم تخم کرفس فودنج بری پانچ پانچ درم
لونگ سلیخہ حب بلسان عاقرقرحا دو دو درم ساذج ہندی ایک درم دواؤں کو باریک پیس کے شہد میں ملاکے جوارش بنالیں اور صاحب
خلاصہ لکھتا ہے کہ جس شخص کو حرارت کا غلبہ ہو تو تفتیح سدہ کے بعد صندل سفید ورد خشک انار دانہ ورد چار چار درم آب کاسنی یا آب بارتنگ
یا آب گرم میں رات کو بھگو کے صبح کو چھان کر شیرۂ تخم خرفہ سیاہ بریان شربت سیب ملاکے پیئیں اور اگر حرارت غالب نہ ہو تو جوارش خوزی
اور سفوف مقلیاثا اور جوارش آملہ اور اوسکے مانند دیں اور سعید کہتا ہے کہ اگر ذرب انسداد عروق کے سبب سے ہو تو مریض کو آب زیرہ
کرمانی سکنجبین سادہ یا سکنجبین بزوری میں ملاکے پلائیں اور اگر حرارت غالب نہ ہو تو ماء الاصول پلائیں اور اغذیۂ غلیظہ سے پرہیز کریں۔
اور مزورہ لیموں ماچ غذا میں دیں گیارھویں قسم اول اسہال معدہ کے بیان میں جسکا نام دوار البطن اور اسہال دوری ہے۔ وہ اسطرح پر ہے
کہ اسہال معین دورے پر آئیں مگر یہ شرط ہے کہ غذا کی مقدار میں اور کھانے کے اوقات میں اختلاف نہ پڑے کیونکہ اگر غذا کی مقدار میں
کمی اور بیشی آئیگی اور اوس کی اوقات معین پس و پیش ہو جائینگے جو طبیعت کی اجابت نوبت میں برہم ہوگی چنانچہ یہ پوشیدہ نہیں اور
اجابت کا دورہ معین پر ہونا اس سبب سے ہے کہ فضلہ اعضا سے ایک عضو میں جیسے اعور میں یا دماغ کے بطون میں اور قعر معدہ
میں اور جگر میں یا بہت اعضا میں جس طرح رگوں میں رفتہ رفتہ جمع ہوتا ہے جیسے دورہ کی تپوں کا مادہ پھر جب وہ عضو بھر جاتا ہے۔ تو
وہاں سے امعا کی طرف دفع ہوکر نکل جاتا ہے اور اخلاط کی نوع کو اسہال کے رنگ سے اور دورے کے ہونے سے پہچان سکتے ہیں۔
مثلاً اگر اسہال کا دورہ تیسرے دن پڑے اور رنگ زرد ہو تو صفرا کا نشان ہے اور اگر چوتھے دن دورہ پڑے اور رنگ سیاہ ہو تو سودا کا نشان
ہے اور اگر تپ بلغمی کے دورے پر عارض ہو یعنی ہر روز اور اسہال کا رنگ سفید ہو تو بلغم کا نشان ہوگا اور اگر اسہال کے دورے کی مدت معین
نہیں اور کسی عضو میں ہمیشہ درد رہے اور اسہال کے بند ہونے پر غلبہ کرے تو یہ خون کا نشان ہوتا ہے اور اوس کی وجہ حمیات میں بیان
کیجائیگی کہ اخلاط کو دورہ کیوں مخصوص ہے اور یہ پہچاننا کہ کونسے عضو میں آفت ہے اس طریق پر ہے کہ جس عضو میں پہلے درد چبھن کے ساتھ
ہو جیسے سوئی کی سی چبھن پیدا ہوا اس کے بعد اسہال جاری ہوں اور اسہال کے بعد درد میں تخفیف ہو تو جاننا چاہئے کہ اسی عضو میں آفت ہے
اور اس قسم کے اسہال دورہ کی تپوں میں بھی بعضی جگہ نوبت کے دن ہوا کرتے ہیں اسلئے کہ طبیعت فضلہ کو دفع کرتی ہے علاج خلط غالب
سے بدن کا تنقیہ فصد اور اسہال سے کریں اور اسہال کے لئے تیز حقنہ اور حبوب قوی استعمال کریں خصوصاً اگر مادہ معدے میں نہ ہو کسی
دوسرے عضو میں ہو اور بیمار کے ضعف اور لاغری سے نہ ڈریں کیونکہ جب سبب منقطع ہوگا تو بہت جلد تندرست ہوگا اور جس عضو میں مادہ جمع ہوتا
ہو اوسکو قوت دیں تاکہ پھر فضلہ کو قبول نہ کرے اور جو ادویہ میں موجود ہے اپنے اندازے سے دور کریں اور اس قسم میں ہرگز قابض چیزیں نہ دیں خصوصاً استفراغ

کامل ہے پہلے کیونکہ اگر مادّہ اوس میں موجود ہوگا تو رک کر بُری آفتیں بر پا کرےگا جیسے دبیلہ اور بڑے بڑے اورام قاتلہ اور حمیات مزمنہ اور دوسرے سخت امراض ف۔ صاحب کامل کہتا ہے کہ اگر درست مقدار میں تھوڑے تھوڑے مختلف المادہ یا دورہ سے آئیں تو جاننا چاہئے کہ مادّہ رگوں میں یا بعضے اعضاء میں مجتمع ہے اور طبیعت اون فضول کے پورے دفع پر قادر نہیں سو لازم ہے کہ جو مسہل ان فضول کے اخراج میں خاص ہو اوس سے طبیعت کی امداد کریں اگر فضول صفراوی ہوں تو آب انار مع اوسکے زرد گودے کیساتھ اور شکر ضرورت کے موافق استعمال کریں یا شربت ورد مکرر چار اوقیہ سکنجبین کے ساتھ پلائیں اور اس سے افضل ہلیلہ زرد اور شکر ضرورت کے موافق کہ وہ خلط کا استفراغ اور بدن کا تنقیہ اور آخر میں امساک اور قبض پیدا کرتی ہے اور اگر خلط بلغمی ہو تو ہلیلہ سیاہ اور شکر حاجت کے موافق کھلائیں کہ یہ مادہ کو رگوں اور منافذ سے نچوڑ کر نکالتی ہے اور اس قسم کے مریض کو غذا معتدل اور کم اور لطیف کھلائیں اور ریاضت معتدل کرنے کی تاکید کریں اور دفع فضولات کے بعد جیسا کہ انواع سابقہ میں گذرا اور اوسی طرح سے معدہ کی تقویت کریں بارھویں قسم وہ ہے کہ اون رگوں میں جنکا نام جداول مشہور ہے سدہ پڑنے سے ذرب پیدا ہوا اور یہ رگیں ماساریقا کی جدولیں یعنی نہریں ہیں اور باب کبد سے نکل کر کے جرم میں پھیل گئی ہے اور جو سدہ ان رگوں میں پڑتا ہے دو طرح کا ہوتا ہے ایک تو یہ کہ کامل نہ ہو اس صورت میں جسقدر سدہ میں نقصان ہے اوسکے موافق صاف کیلوس تھوڑا سا جگر کی طرف نفوذ کر سکتا ہے اور اس قسم کی یہ علامت ہے کہ رفتہ رفتہ بدن دبلا ہو جائے دوسرے یہ کہ سدہ کامل ہو اس صورت میں بہت جلد بدن دُبلا اور ناتوان ہو جاتا ہے کیونکہ صاف کیلوس جگر کیطرف مطلق نہیں جاتا اور اس سبب سے کہ سدہ جداول میں ہے اور معدہ سالم ہے کھلانے کے ہضم میں کچھ فتور نہیں آتا خواہ سدہ ناقص ہو خواہ کامل ہو جبکہ سدہ کامل ہو تو جسقدر غذا کھائیں اوسیقدر فضلہ آتا ہے کم یا زیادہ نہیں ہوتا اور جب سدہ ناقص ہو تو جیسا صاف کیلوس جگر کی طرف نفوذ کرے اوس کے موافق فضلہ غذا کی نسبت کم نکلتا ہے اور ایک قسم کا سدہ ہے کہ انہیں دورہ مخصوص ہے کہ اس صورت میں ہے کہ سدہ جگر کے محدب میں ہو تو صاف کیلوس جگر میں جاتا ہے اور جمع ہوتا ہے اور چونکہ نفوذ کے راستہ کے سبب سے اوسکا کیطرف نہیں جانے پاتا پلٹ آتا ہے اور اسہال میں نکلجاتا ہے اور جب تک کہ رگیں دوبارہ بھریں اسہال کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا اور اوسکا نام قیام دوری ہے لیکن اگر سدہ جگر کے مقعر میں باب کے نزدیک ہوگا تو کیلوس میں سے کچھ بھی جگر کی طرف نہ جائیگا بلکہ اوسمیں سے صاف بھی براز کے ساتھ ویسا ہی نکلا کرتا ہے اور جگر کے محدب میں سدہ ہونے کی یہ علامت ہے کہ بیمار کو داہنی پسلی کے نیچے گرانی معلوم ہو اور دُبلا اور ناتوان ہو جاسکے اور رنگ میں فساد آئے علاج اون چیزوں سے جو سدۂ کبد کی فصل میں مذکور ہونگی سدہ کے کھولنے میں کوشش کریں ف جاننا چاہئے کہ جب یہ بیماری سدہ کے سبب سے ہو تو اوسکی یہ تدبیر ہے کہ دوائیں اور غذائیں جو سدہ کو کھولیں استعمال کریں اور غلیظ اور قابض دواؤں اور غذاؤں سے پرہیز کریں اسلئے کہ یہ چیزیں قبض اور سدہ کی امداد کرتی ہیں کما قال صاحب الکامل واحذر ان تعطیہ الاغذیۃ والادویۃ الغلیظۃ القابضۃ فانہما یزیدان فی سدتہ یعنی جیسا کہ صاحب کامل نے کہا ہے کہ اغذیہ اور ادویہ غلیظہ قابضہ کے استعمال سے سدہ اور قبض میں زیادتی ہوتی ہے پس انکے استعمال سے پرہیز بہتر ہے تیرھویں قسم وہ ذرب ہے کہ معدہ کی چینٹوں کے نہ رہنے سے پیدا ہو اور ظاہر ہے کہ جب معدہ کی چینٹیں صاف ہو جائینگی تو اوسمیں غذا نہ ٹھہرے گی اور ہضم ہونے سے پہلے پھیل جائیگی جیسا سطح معدہ کے صاف ہونیکے بیان میں ذکر ہو چکا ہے اور معدہ کی چینٹوں کے جانے کے تین سبب ہیں ایک تو خلط اکال کہ خلط خبیثہ میں معدے پر گرے اور معدے کی سطح کو چھیل ڈالے کہ اوسکی خشونت یعنی چینٹیں صاف اور معدوم ہو جائیں دوسرے یہ کہ ورم گرم جیسے فلغمونی اور حمرہ معدے میں پیدا ہو اور اوسکے جرم کو جلا کر خشونت کو خراب کر دے کما قال فی التحفہ اذا کان الورم الحار فی المعدۃ یحرق جرمہا یعنی جیسا کہ تحفہ میں کہا ہے کہ جبتک ورم حار معدے کے جرم کو جلا دیتا ہے تیسرے گرم تیز چیزوں کا کھانا جیسے فرفیون اور تھوہر کا دودہ اور دوسری اپنی کیفیت کیونکہ یہ چیزیں اپنی تیزی سے معدے میں خراش کرتی ہیں اور اوسکی چینٹوں کو قطع کرتی ہیں اور معدے کی حمل لینی چینٹیں فنا ہونے کی یہ علامت ہے کہ غذا بے ہضم نکلے اور درد اور مروڑ اور لذع

بالکل نہ ہو اور ہمارے نزدیک پیپ اور رطوبت اور بدبو نہ ہو اور اس قسم کی علامات ہیں اور تیسری قسم میں کہ معدے کی سطح پر رطوبات کا چمٹ جانا قرب کا سبب ہو پہلے اسباب سے جو ہر ایک کے لئے الگ الگ ہوتے ہیں فرق ہوسکتا فائدہ اسباب و علامات کا شارح اس قسم میں ماتن کے قول پر اعتراض کرتا ہے یعنے درد وغیرہ کا نہ ہونا باوجودیکہ جرم معدے میں خراش ہو یا اوس میں گرم ورم پیدا ہو محالات سے ہے اور اس فقیر کے نزدیک اس شارح کا زعم ماتن کی مراد کے برخلاف ہے اسواسطے کہ جن علامات کو ماتن نے ذکر کیا ہے وہ خمل کے فنا ہونے سے مخصوص ہیں اسطرح پر کہ سبب کی ایذا اوسمیں باقی نہ ہو مثلاً خلط اکّال یا گرم ورم کے سببسے معدہ کے سطح میں خراش ہو اور اوسکے خمل صاف ہوجائیں پھر اوسکا سطح درست ہوکر خراش کا اثر کچھ باقی نہ رہے مگر خمل فنا ہوچکے ہوں جو کچھ ماتن نے کہا ہے وہ اس حالت سے مخصوص ہے اور نہیں تو ظاہر ہے کہ معدے میں خراش موجود رہے اور درد وغیرہ نہ ہو یہ خلاف واقع ہے علاج جبتک سبب باقی ہے اوسکے زائل کرنے میں مصروف رہیں جیسا کچھ اپنی اپنی جگہ مذکور ہے اور اوسکے بعد معدے کی تقویت اور خمل جم آنے کیلئے سرد اور قابض اور مقوی دوائیں جیسے سُماق گل سرخ چھالیا طباشیر صندل لوبیت انار رسوت عصارہ لحیۃ التیس آس کے پانی میں یا برگ انگور کے پانی میں ملاکر معدے پر ضماد کریں اور بھنے ہوئے جو کا آٹا اور خشک بہی کا آٹا روغن بادام کے ساتھ کھلائیں اور اگر مزاج میں حرارت ہو تو سبک گوشت کا شوربا جیسے کبک اور تیہو اور تیتر کا گوشت اور اونکے مانند کھلائیں تاکہ معدے پر سالن اور جلد جگر کی طرف نفوذ کرے اور کھانے کے بعد دیرتک داہنی کروٹ پر لیٹے رہیں اور کچھ حرکت نہ کریں کہ غذا پھسل نہ جائے اور اطبّا کہتے ہیں کہ دودھ اور سمید یعنی میدے کی روٹی کا حریرہ بناکر پلانا بالخاصیت خمل کو جما لاتا ہے اور جان لینا چاہیئے کہ بعضوں کے نزدیک یہ ہے کہ خمل بال اور ناخن کیطرح فضلہ سے پیدا ہوتی ہیں اس صورت میں انکا جم آنا ممکن ہے اور جو لوگ خمل کا پیدا ہونا نطفہ سے جانتے ہیں اونکے نزدیک خمل کے جم آنیسے یہ مراد ہے کہ ایک چیز خمل کی صورت معدہ کی سطح پر پیدا ہو جیسے وشید ٹوٹی ہوئی ہڈی پر جم آتے ہیں کیونکہ جو کچھ نطفے سے پیدا ہوتا ہے منقطع ہونیکے بعد پھر نہیں پیدا ہوتا چودھویں قسم وہ ہے کہ مسہل دواؤں کے پینے سے ذرب پیدا ہو اوسکا علاج یہ ہے کہ اون چیزوں سے جن کا ذکر کیا ہے آگے آئیگا دستوں کو بند کریں اور دوغ سرد اوسی گھڑی طبیعت میں قبض پیدا کرتا ہے قبض جرجانی اور ایلاقی لکھتے ہیں کہ کبھی ضعف اسکے سببسے دوا مسہل کی قوت معدے میں باقی رہجاتی ہے اس سببسے اسہال پیدا ہوتا ہے چاہیئے کہ اسپغول روغن گل میں چرب کرکے ٹھنڈے پانی کے ساتھ کھلائیں اور اگر مریض مرطوب المزاج ہو تو حب الرشاد بریاں تین درم روغن گل میں چرب کرکے ٹھنڈے پانی کے ساتھ کھلائیں اور اگر دہی یا مٹھے میں جوش کرکے دیں تو بہتر ہے اور اگر سحج پیدا ہوجائے تو جو کچھ سحج کے علاج میں مذکور ہوگا کام میں لائیں اور فقط دم الاخوین روغن گاؤ میں حل کرکے اوس سے حقنہ کرنا نافع ہے

تینتیسویں فصل اوس شخص کی تدبیر کے بیان میں جس کا معدہ چھوٹا پیدا ہوا ہے اس مرض کی یہ علامت

ہے کہ لڑکپن سے ہی یہ حال ہو کہ جب غذا کھائیں تو ہضم نہ ہو اور کوئی نیا سبب ظاہر نہ ہو اور زیادہ غذا اگرچہ لطیف ہو لیکن ضرر کرے اور کم غذا اگرچہ غلیظ ہو ہضم ہوجائے یعنی جسم زیادہ یا کم ہو اور ہمیشہ یہی حال رہے اور اوسکی یہ تدبیر ہے کہ جو غذا مقدار میں کم اور غذائیت زیادہ رکھتی ہو کھلائیں اور اگر معدہ اسلئے چھوٹا ہوگیا کہ اوسکے نزدیک کے اعضا میں ورم پیدا ہوا ہے تو اوسی عضو کے ورم کو زائل کریں اور اوسکے بعد معدے کی قوت کی بھی رعایت رکھیں اور واضح ہو کہ دوائیں معدے کو بڑا نہیں کرسکتیں سوا اسکے کہ ایسے آدمی کے علاج میں معدہ کی تقویت اور غذا کی غذائیت کو کثیر الغذا ہو ملحوظ رکھیں اور اگر ورم کے سببسے معدہ چھوٹا ہوگیا ہو تو اوسکی فصل ہیں سے تدابیر مذکورہ مع مراعات مزاج فصل و سن وغیرہ کام میں لائیں۔ فقط

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ جدید مصرا باہتمام ترجمہ اردوی طب اکبر کی فارسی کی پہلی جلد نہایت اہتمام و تصحیح تمام کے ساتھ اگرچہ سو اسکے اس کے دوسرا ترجمہ بھی مطبع اودھ اخبار لکھنؤ میں بارہا چھپ چکا ہے مگر اس ترجمہ جدید کی پوری پوری حقیقت اور فارسی طب اکبر کی اصل عبارت عربی کا صحیح ترجمہ اردو داخل کرنیکی سچی کیفیت عنوان کتاب کے دیباچہ جلد بدست درج ہے مطبع مفید عام لاہور میں بخط حق تعالی ریٹ چھاپی گئی فقط ۱۳۱۲ھ

حکیم مطلق عز شانہ کی توفیق اور شافی حقیقی کی تائید سے

نسخہ صحیحہ طب اکبر اردو

۱۹۱۲ء

مفید عام پریس لاہور میں باہتمام لالہ موہن لعل کے چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تیرھواں باب امراض جگر کے بیان میں

اس باب میں کئی فصلیں ہیں جان لینا چاہیئے کہ جگر عضو رئیس ہے روح طبعی اُسی میں پیدا ہوتی ہے اور جو رگیں کہ دسنے والی نہیں ہیں اور اوردہ کہلاتی ہیں وہ اس ہی سے نکلی ہیں اور کیلوس کا جگر میں خون بنتا ہے لیکن کیلوس میں تغیر ماساریقا میں بھی آتا ہے کیونکہ ماساریقا میں بھی ایسی ہی طبعی جگر کی قوت اور جگر ایک سُرخ گوشت ہے جیسے جما ہوا خون اور گوشت اور اوردہ اور شرائین سے مرکب ہے اور بذات خود اس میں حس نہیں مگر جو غشائے عصبانی کہ اس کے گرد لگی ہوئی ہے اور اُس کی شکل کی نگہبان ہے اس میں حس زیادہ ہے اور جگر میں انگلیوں کی صورت جسم زائد ہیں انہیں کے سبب معدے کے گرد لگا ہوا ہے جیسے کوئی کسی چیز کو انگلیوں میں پکڑے اور ان اجسام زائدہ کو عربی میں زوائد بولتے ہیں اور بعضوں میں یہ زوائد چار ہوتے ہیں اور بعضوں میں پانچ اور بعضوں میں دو اور بڑے زائد پر پتا رکھا ہوا ہے اور جگر کی جگہ داہنی طرف ہے حجاب سینہ کے مقابل سے شروع ہے اور خاصرہ تک یعنی تہیگاہ جس کو کھیاں بولتے ہیں اُس کی انتہا ہے اور اُس کا محدب یعنی اوپر کی طرف کہ بیچ میں سے اونچا ہے مضبوط رباطوں سے پچھلی طرف کی پسلیوں میں بندھا ہوا ہے اور اس کا مقعر یعنی گہری طرف معدے کے مقعر سے متصل ہے اور مقعر میں سے ایک رگ نکلی ہے اس کو باب کہتے ہیں اس میں سے کچھ تو تمام جگر میں پھیل گئی ہے اور کچھ باہر آکر معدہ اور امعاء میں مل گئی ہے یہ شاخیں جو نکل آئی ہیں اُن کا نام ماساریقا ہے اور یہی غذا کے جذب کا آلہ ہے یعنی انہیں سے جذب ہوتی ہے اس طرح پر کہ معدہ اور امعا سے ان رگوں میں جذب ہو کر اندر کی رگوں میں کہ جگر کے جرم میں پھیلی ہوئی ہیں آتی ہے چنانچہ کیلوس کے سبب سے جگر کے تمام اجزا سے ملنا پڑتا ہے اور یہ بات نہیں کہ جیسا معدے میں جوف ہے کہ اُس میں کیلوس جمع ہوتا ہے جگر میں بھی اُسی طرح کی خالی جگہ ہے اور جگر جو صاف کیلوس کو کھینچتا ہے اُس کی ایسی مثال ہے جیسا اسفنج پانی کو پیتا ہے اور اسی طرح جگر کے محدب سے بھی ایک رگ نکلی ہے اُسکو اجوف کہتے ہیں اُس کی بعضی شاخیں تو جگر میں ہی پھیل گئی ہیں اور باقی باہر نکلکر دو شاخیں ہو کر ایک تو اوپر کی طرف چڑھکر اوپر کے بدن میں پھیل گئی ہے اور دوسری اُتر کر نیچے کے بدن میں متفرق ہو گئی ہے اور کیلوس کا جگر میں خون ہو کر انہیں شاخوں کے وسیلے سے تمام بدن میں جاتا ہے اور یہ اجوف اوردہ کی اصل

ہے۔ اور اس کی دونوں شاخوں سے جن کا ذکر کیا ہے۔ اور بھی دو شاخیں گردوں کی طرف پانی نکلنے کے لئے نکلی ہیں۔ ان دونوں شاخوں کو طالبین
کہتے ہیں۔ اور مقعر کی جانب میں باب کے اوپر ایک راستہ ہے کہ پتے کی طرف آتا ہے تاکہ صفرا یعنی خون کا کف اس میں مندفع ہو اور مقعر کی جانب
سے ایک اور راستہ بھی طحال کی طرف آیا ہے تاکہ سودا یعنے خون کی تلچھٹ اس میں سے نکل جائے۔ اور اسی طرح جگر سے ایک رگ دل میں آئی ہے
تاکہ دل کو جگر سے اور جگر کو دل سے فائدہ پہنچے اور ایک گروہ کے نزدیک یہ ہے کہ رگ دل میں سے نکل کر جگر میں جا ملی ہے غرض ہر صورت سے دل
اور جگر میں اس رگ کے واسطے سے اتصال ہے۔ اور دل اور جگر کے غشاؤں میں اتصال نہیں ہر چند کہ جگر میں کوئی عصب نہیں لیکن ایک عصب معدے
سے جگر میں آیا ہے اور چونکہ وہ عصب نہایت باریک ہے معدے میں جگر کی شرکت سے بیماری کم پیدا ہوتی ہے مگر جب کوئی قوی الم جگر میں پیدا
ہو تو پھر ہو سکتا ہے کہ معدے میں بھی شرکت کے سبب سے ایذا پہنچے۔ ف۔ عجائب الانتخاب میں لکھا ہے کہ اعضائے رئیسہ تین ہیں دل
جگر دماغ قوت روح حیوانی دل میں ہے اور قوت روح نفسانی دماغ میں، اور قوت روح طبعی جگر سے مخصوص ہے اور جگر ایسا عضو ہے
کہ معدے سے کیلوس کو طبخ کے لئے کھینچتا ہے اور اس کشش کا آلہ عروق ماساریقا ہیں کہ مقعر سے اُگے ہیں جس کو باب الکبد کہتے ہیں
اور جگر کا گوشت فرد ہے اور اس میں کوئی تجویف نہیں ہے کہ اس میں کیلوس جمع ہو بلکہ باریک رگیں گوشت میں ملی ہوئی اور پھیلی ہوئی ہیں۔
اور اجزائے کیلوس کو اجزائے جگر سے ملا دیتی ہیں تاکہ حرارت جگر کی قوت تمام اجزائے کیلوس کو ہضم کر کے خون بنا دے اور جب کیلوس بالکل
پک جاتا ہے اور خون ہو جاتا ہے تو جگر اس کو ہر عضو پر تقسیم کرتا ہے۔ اور یہ کام اس رگ کا ہے کہ محدب سے پیدا ہوئی ہے۔ اور خون
کو دوسرے اخلاط سے علاحدہ کرتی ہے اور دوسری رگ کہ جگر سے نکل کر گردوں میں ملی ہے توالد اور تناسل اس سے ہوتا ہے
کہ منی اس میں پیدا ہوتی ہے اور جان لینا چاہئے کہ کوئی عضو فضلے کو ایسا دفع نہیں کرتا جیسا جگر دفع کرتا ہے۔ اس لئے کہ جگر کی
قوت دافعہ سب اعضا سے قوی ہے۔ اور اس کی جگہ پہلو کی ہڈی کے نیچے داہنی جانب ہے اور اسکی قطع پہلی رات کے چاند کی صورت
ہے اور حجاب میں ملا ہے اور میل اس کا پیٹھ کے مہروں کی طرف ہے اور طبیعت اس کی گرم ہے اور کام اس کا اعضا کی پرورش
کے لئے خون پیدا کرنا ہے اور واضح ہو کہ ورم کبد حرارت اور خون کے غلبے سے ہوتا ہے اور فقط حرارت اور برودت کی زیادتی سے
بھی پیدا ہوتا ہے **پہلی فصل سوء مزاج جگر کے بیان میں** اس کی چار قسمیں ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ گرم ہو اسکی علامت پیاس کی شدت
اور منہ کا تلخ ہونا اور زبان میں خشکی اور اشتہا کا کم ہونا اور شکم میں قبض اور نبض میں سرعت اور قارورہ سرخ اور جگر کی
جگہ لمس گرم ہونا اور تپ ہونا اور جگر میں درد نہ ہونا اور جان لینا چاہئے کہ ہر ایک علامت سبب پہچاننے کے لئے کہ ساذج ہے یا
مادی اور کونسا مادہ ہے کفایت کرتی ہے چنانچہ بار بار ذکر ہو چکا ہے اور اسی طرح اگر مادہ فاسد خون ہو تو اعضا کا گران ہونا اور منہ کا مزہ شیرین
یا شور ہونا اس کا نشان ہے اور اگر مادہ صفرا ہو تو زرد رنگ اور قے اور اسہال صفراوی اس کا گواہ ہے علاج اگر سوء مزاج ساذج ہو
تو تبرید کافی ہے اور اگر مادی ہے تو اسی مادے کے موافق تنقیہ کریں چنانچہ دموی میں فصد کھولیں خاصکر باسلیق اور ابطی میں سے خون
نکالیں اور اگر کوئی امر فصد کا مانع ہو تو حجامت کریں اور طبیعت کو مطبوخ ہلیلہ میں املتاس ملا کر نرم کریں اور اس کے سوا جو کچھ مناسب
ہو جیسے تمر ہندی اور آلو کا پانی سکنجبین یا شکر ملا کے اور اس کے مانند اور جو کچھ دموی میں مذکور ہے وہی صفراوی میں کام آتا ہے مگر فصد
کی حاجت نہیں لیکن اگر ضرورت ہو تو کیا مضائقہ اور صفراوی میں دموی کی نسبت تسکین حرارت کی زیادہ احتیاج پڑتی ہے اور جو کچھ
جگر کی تبرید کے لئے کام آتا ہے یہ ہے کاسنی کا پانی اور سکنجبین اور آب انارین اور شربت صندل اور شیرہ تخم خیارین اور لعاب اسبغول سکنجبین
کے ساتھ اور ان کے مانند جو سرد اور تر اور جگر سے مخصوص ہے پلائیں اور کدو اور کھیرے کا پانی اور جو اور مسور کا آٹا اور چھلیا اور صندل
گل سرخ وغیرہ جگر پر ضماد کریں اور تبرید کی کمی اور زیادتی حاجت کے موافق اندازے پر موقوف ہے اور جہاں کہیں زیادہ تبرید

مطلوب ہو تو دوغ سرد اور جو کا پانی کہ اس میں سرطان نہری پکائیں دیں اور شیرۂ تخم خرفہ طباشیر کے ساتھ فائدہ مند ہے اور جاننا چاہیے کہ فقط
آب کاسنی یا مغز فلوس خیار شنبر یا دونوں کو ملا کے کہ جگر کے امراض میں نفع کلی رکھتے ہیں دیں۔ اور جہاں سدہ سمجھیں۔ تو شربت بزوری اور
شربت دینار اور مغز فلوس کے استعمال سے کھول دیں اور جہاں کہیں طبیعت نرم ہو تو قرص طباشیر قابض رب ترش سیب کے ساتھ دیں
اور شربت حماض اس صورت میں نہایت موافق ہے اور جاننا چاہیے کہ جو غذا قابض ہو وہ اس مرض میں نہ دینی چاہیے کہ مقصود تنقیہ
اگرچہ [illegible] کا توقف ہو مگر زرشک اور آب انار کہ جگر کو مفید ہیں لیکن جبکہ طبیعت نرم ہو اور قبض کی حاجت پڑے تو ماش اور برنج بھنے ہوئے
زرشک اور سماق کے ساتھ دے سکتے ہیں اور اگر طبیعت میں قبض ہو تو غذا کے لئے مزورات اختیار کریں کہ زرشک اور تمر ہندی وغیرہ کے ساتھ
پکائیں اور جب تک ممکن ہو گوشت کے کھانے سے پرہیز کریں اور ضرورت میں مرغ کا گوشت یا حلوان اصلاح کر کے دے سکتے ہیں۔
فائدہ جب کہ حرارت کا غلبہ ہو اور مالیخولیا اور جرب یعنی خارش اور زخم پیدا کرے اور ثقل ایسا آئے جیسے شراب کی تلچھٹ یا
گوشت کا زرد آب اور اشتہا ساقط ہو تو ضعف جگر پر دلالت کرتا ہے۔ اور ثقل کا سیاہ ہونا جگر کی عفونت کا نشان ہے فصل شیخ نے
امراض کبد میں کہا کہ جوہر ذات کبد میں امراض سوء مزاج اور امراض ترکیب اور اورام اور تفرق اتصال عارض ہوتے ہیں خصوصاً عضلات کبد
کے نزدیک اور کبد دوسرے اعضا کی نسبت خلاف عادت کا متحمل ہے اسی وجہ سے اس کے امراض میں یکایک موت نہیں آتی مگر جبکہ
ان کے ساتھ کسی بڑی رگ سے خون جاری ہو دوسری قسم وہ ہے کہ سوء مزاج سرد ہو اور جگر کی برودت کی یہ علامت ہے کہ شہوت کے
نقصان میں فساد آتا اور [illegible] بھر جاتا اور پیاس کی کمی اور زبان کا اور لبوں میں اور قارورہ میں سفیدی اور [illegible] سست ہوتا۔ پھر اگر
اس کے ساتھ مادہ بلغم ہو گا تو قارورہ کا غلیظ ہونا اور سینہ کا ساکن ہونا اور [illegible] سرد اور غثی [illegible] کا آنا اس کی گواہی دے گا اور
اس قسم میں اکثر شکم جاری رہا کرتا ہے علاج سادہ میں تسخین یعنی گرمی پہنچانا کافی ہے اور جگر کی تسخین کے لئے آتاناسیا اور دواء المسک وغیرہ
دیں اور اگر ہر روز صبح کے وقت بادیان عنب الثعلب [illegible] کے پانی میں [illegible] ملا کر پلائیں۔ تو بہتر ہو گا اور مناسب ہے کہ
افسنتین اور سنبل الطیب [illegible] گل سرخ زعفران روغن سوسن روغن ناردین ملا کر جگر پر ضماد کریں اور مادی میں ان چیزوں سے بلغم کا
تنقیہ کریں کہ مسہل ہوں جیسے اسہال اور [illegible] بارد الاصول اور [illegible] صبر اور ایارج وغیرہ اور مطبوخ [illegible]
مفید ہے اور [illegible] زوفا ایک مثقال دواء المسک کے ساتھ اس مرض میں مخصوص ہے اور تیتر اور تیہو کا گوشت کہ خوشبو دار [illegible]
کے ساتھ پکا ہو یہاں سب غذاؤں سے بہتر ہے اور [illegible] اور اطریفل اس بیماری میں مناسب ہے اور چاہیے کہ [illegible] کے
دفع کرنے میں مبالغہ نہ کریں [illegible] اور اگر [illegible] آئیں تو تخم [illegible] جس کو عربی میں [illegible] کہتے ہیں
اور تخم ریحان اور [illegible] تین درم [illegible] گلاب میں تر کر کے [illegible] آتاناسیا اور دواء المسک دونوں مرکب
ہیں ان کے بنانے کی ترکیب علاج الامراض وغیرہ کتابوں میں لکھی ہے تیسری قسم وہ ہے کہ سوء مزاج خشک ہو اور جگر میں
خشکی ہونے کی یہ علامت ہے کہ تشنگی اور زبان میں خشکی اور [illegible] میں [illegible] اور خون کی قلت اور بدن کا کم ہونا پھر اگر مادہ
سودا کے ساتھ ہو تو خوف اور غم اور فکر فاسد بھی پیدا ہو علاج سادہ میں ترطیب کافی ہے اور مادی میں مطبوخ افتیمون یا ایارجین
وغیرہ سے تنقیہ ضروری ہے اور ترطیب کے لئے شیرۂ تخم خرفہ شربت نیلوفر شربت خشخاش کے ساتھ پلائیں اور روغن بنفشہ روغن کدو
بادام موم آب کاسنی آب خرفہ کی قیروطی بنائیں جیسا دستور ہے اور جگر پر ملا کریں اور غذا کے لئے حلوان کا مغز اور پالک اسپغول اور
کشک جو اور پالک اور برگ خطمی اور کاہو اختیار کریں اور روغن کی جگہ روغن بادام کام میں لائیں اور کدو بکری کے گوشت
کے ساتھ مفید ہے اور تازی مچھلی فائدہ مند ہے۔ اور اگر ہر روز صبح کے وقت شیرۂ [illegible] اور [illegible] اور روغن بادام سے

حریرہ بنا کر پلائیں تو بہتر ہے مگر لازم ہے کہ ترطیب میں افراط نہ کریں تاکہ سوء القنیہ اور استسقا میں نہ ڈالے چوتھی قسم وہ ہے کہ سوء مزاج
رطب ہو اور جگر میں رطوبت ہونے کی علامت منہ اور پلکوں کا بھر بھرا جانا اور سراشیف کا گوشت ڈھیلا ہونا اور نیند اور لعاب کی کثرت
اور حواس کا کند ہونا اور قارورہ سفید اور ہضم کا بگڑنا اور زبان میں رطوبت اور طبیعت کا نرم ہونا اور پیاس کا نہ ہونا اور خشک غذاؤں سے نفع
پانا علاج تجفیف یعنی خشکی پہنچانے کے لئے ہر روز بادیان تخم کرفس اصل السوس گلقند سے جلاب بنا کر دیں اور اطریفل کبیر اور دوا الکرکم اور
گرم جوارشات حاجت کے موافق کام میں لائیں اور ریاضت کریں اور غذا میں کمی کی تاکید کریں اور کباب اور تیہو اور تیتر کا گوشت قلفل
دار چینی مصطگی زعفران سے خوشبودار کر کے کھلائیں اور اسی طرح کباب اور بھنے گوشت مصالحہ دار اور نارنج مفید ہے اور مناسب ہے کہ تجفیف
میں افراط نہ کریں کہ ذبول میں نہ پہنچا دے اور جہاں کہیں سوء مزاج رطب کے ساتھ بلغم ہو تو بلغم کا تنقیہ لازم سمجھیں فائدہ اور جب سوء مزاج
مرکب جگر میں عارض ہو جیسے حار یابس یا حار رطب یا بارد یابس یا بارد رطب ان کی علامت اور علاج بسائط مذکورہ سے یعنی جہاں ہر ایک کا
مذکور ہے تلاش کریں دوسری فصل ضعف جگر کے بیان میں وہ اس طرح پر ہے کہ جگر کی چاروں قوتوں میں یا اُن میں سے
کسی ایک میں آفت اور خلل پیدا ہو اور ضعف کے اسباب بہت ہیں پہلا سبب تو یہ کہ سوء مزاج سادہ یا مادی جگر میں آکر اُس
کی قوتوں کو ضعیف کر ڈالے دوسرا سبب یہ کہ جو ایسے اعضا جگر سے نزدیک ہیں اور معدہ اور مرارہ اور طحال اور رحم اور سینہ
اور گردہ اور ریہ ہیں کوئی آفت پیدا ہو اور اس کی شرکت سے جگر میں ضعف عارض ہو مثلاً معدے میں فساد پڑے اور اس
میں سے بگڑا ہوا کیلوس جگر میں جائے اور جگر کی قوتیں اُس کو ہضم نہ کر سکیں اس سبب سے ضعف پیدا ہو اور اسی طرح جب مرارہ میں
فساد آئے تو صفرا کو جگر سے اچھی طرح جذب نہ کرے اور جب صفرا اپنی عادت کے موافق نکلنے کی جگہ سے نہ نکلے تو قوتوں میں ضعف پیدا
ہو اور طحال اور رحم اور دوسرے اعضا کا بھی یہی حال ہے کہ جب اُن میں فساد آیا کرتا ہے تو اپنا حصہ جگر سے نہیں لیا کرتے اس وجہ
سے اُن میں ضعف آتا ہے تیسرا سبب یہ کہ امراض آلیہ جیسے امتلا اور تحجر اور سل اور حصاة اور سدہ یا ورم یا انشقاق خاص جگر میں
عارض ہو اس سبب سے اُس میں ضعف آ جائے اور یہ ظاہر ہے کہ اگر سبب قوی ہے تو ضعف چاروں قوتوں میں سرایت کر جائیگا اور نہیں تو
کسی کسی قوت میں جیسا جیسا سبب قوی یا ضعیف ہو گا آئیگا اور جان لینا چاہئے کہ جاذبہ اور ہاضمہ اکثر تو سردی اور تری کے سبب سے ضعیف ہوا
کرتے ہیں اور ماسکہ تری سے اور دافعہ خشکی سے اور ہر ایک کے ضعف کا بیان آگے آئیگا اب ضعف جگر کی علامات خواہ کسی سبب سے
ہو اس کے اکثر انواع اس طرح ہیں کہ براز بہت کم آئے اور رنگ میں ایسا ہو جیسے گوشت کا دھوون ہوتا ہے اور بدن ناتوان
اور اشتہا کم اور غذا بالکل ساقط ہو جائے کیونکہ اشتہا کا ساقط ہونا ضعف جگر کے لوازم میں سے ہے اور داہنی طرف سے جہاں
جگر کی ابتدا ہے چھوٹی پسلی تک کہ سب پسلیوں کے نیچے ہے ایک نرم سا درد ہو اکثر سے خصوصاً جب غذا جگر کی طرف نفوذ کرے
اور منہ کا ترش ہونا اور بدن کا زردی یا سپیدی یا تیرگی مائل ہو جائے اور اکثر امر میں تو سبزی اور سفیدی مائل ہو جاتا ہے اب اُن علامات
کا بیان ہے جو ہر ایک قوت کے ضعف سے مخصوص ہیں جان لینا چاہئے کہ ضعف جاذبہ کا یہ نشان ہے کہ براز سفید اور نرم [illegible]
زیادہ ہو اور بدن ناتوان ہو پھر اگر ابھی تک بول رنگین اور قوام میں معتدل ہے تو جاننا چاہئے کہ جاذبہ ہی میں آفت ہے اور دوسری قوتیں
سالم ہیں خصوصاً اگر معدہ صحیح ہو اور اگر بول کا قوام اور رنگ اپنے حال پر نہیں تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آفت ہاضمہ میں بھی ہے
خصوصاً اگر معدے میں بھی آفت ہو اور علامات ضعف ہاضمہ کا نشان بدن کا ڈھیلا ہونا اور منہ کا بھر بھرانا اور رنگ میں فساد آنا اور براز
کا غسالی ہونا یعنی جیسے گوشت کا دھوون اور بول کا سفید ہونا اور خون کا رقیق ہونا یعنی فصد میں خون رقیق نکلے وقال فی الموجز البراز
الدال علی الجاذبۃ والبول [illegible] الیها یعنی اور موجز میں لکھا ہے کہ براز جاذبہ کے حال پر دلالت کرتا ہے اور بول ہاضمہ کے حال کو

زیادہ بتاتا ہے اور ضعف ماسکہ کا یہ نشان ہے کہ جگر کی طرف کیلوس کے جذب ہونے پر غذا کے امتلا سے کچھ تھوڑا سا بوجھ جو جگر میں
محسوس ہوا کرتا ہے وہ تھوڑی سی دیر میں زائل ہو اور جتنی دیر بحالت صحت میں تفتیح کے پورے ہونے تک معلوم ہوا کرتا تھا اب معلوم
نہ ہو کیونکہ وہ بوجھ کیلوس کے امتلا سے جگر میں معلوم ہوا کرتا ہے اور جب ماسکہ ضعیف ہو تو کیلوس کو ہضم کے پورے ہونے تک نہ ٹھہرا سکے
اور جلد چھوڑ دے اس وجہ سے وہ ہلکا سا بوجھ جو جگر میں کیلوس کے ٹھہرنے سے معلوم ہوا کرتا ہے محسوس نہ ہوگا مگر تھوڑی سی دیر تک اور
جس قدر ماسکہ کے چھوڑ دینے میں جلدی ہوگی اسی قدر ہضم میں نقصان ہوگا اور جو کچھ ضعف ہاضمہ میں بیان کیا ہے اس میں سے اکثر ضعف ماسکہ
میں پایا جائیگا اور ضعف دافعہ کا یہ نشان ہے کہ بول و براز کم رنگ اور مقدار میں کم آئے اور بدن ڈھیلا ہو جائے اور اس کا رنگ ایسا نظر آئے کہ گویا
زردی اور سیاہی اور سفیدی مل گئی ہے اور شکم میں قبض ہو اور جب فصد میں خون نکلے تو سودا اور صفرا اور مائیت اس میں معلوم ہو اور اشتہا بافراط نہو
کیونکہ سودا طحال کی طرف متوجہ نہیں اور دافعہ ضعیف ہے اس سبب سے اکثر استسقا یا قولنج یا یرقان کی نوبت پہنچے اور شاید کہ جرب اور حکہ اور قوبا
وغیرہ پیدا کرے اور ہر قوت کے ضعف کے آثار جیسے جیسے قوی یا ضعیف ہوں ظاہر ہوا کرتے ہیں اور جو امراض کہ جگر میں عارض ہوتے
ہیں ان کی علامات اپنی جگہ مذکور ہے اور اسی طرح جو کچھ کہ مشارکت کے سبب سے واقع ہو اس عضو میں آفت کا مقدم ہونا اور اس میں
فساد کا موجود ہونا اس کا گواہ ہوگا مثلاً جو کچھ کہ سینہ اور آلات تنفس کی مشارکت سے پیدا ہو تو سرفہ خشک اور سوء تنفس پیدا ہو اور جب
مرارہ یا طحال کی مشارکت ہو تو یرقان زرد یا سیاہ پیدا ہوا اور رحم کی مشارکت میں حیض کا بند ہونا یا اس کا بہت جاری ہونا گواہی دے اور ضعف معدہ
اور ضعف گردہ اپنے اپنے مقام میں بتفصیل مذکور ہیں علاج جو کچھ سوء مزاج کے سبب سے ہو سادہ اور مادی کے تمام اقسام کا ذکر کئی
فصل میں ہو چکا ہے اسی کے مطابق عمل کریں اور جو کچھ سدہ یا امراض آلیہ یا ورم یا انشقاق سے واقع ہوا ان میں سے ہر ایک کو جدا جدا فصل
میں بیان کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ اور جو مرض کسی عضو کی مشارکت سے ہو تو پہلے اسی عضو کی تدبیر کریں ان چیزوں سے جو اس کو مخصوص
ہیں اور جگر کی رعایت بھی لازم سمجھیں اور چونکہ ضعف جگر اکثر سردی اور رطوبت سے پیدا ہوا کرتا ہے حکما نے اس کا ایسا اہتمام کیا ہے
کہ ضعف جگر کا علاج ان گرم چیزوں سے ہے کہ قابض اور خوشبودار ہوں جیسے دارچینی تفاح اذخر زعفران وغیرہ کھانے اور طلا کرنے میں
اور سوریہ مع تخم کوٹ کر دارچینی وغیرہ سے خوشبودار کر کے کھلانا مفید ہے فائدہ جالینوس اس شخص کو کبودی یعنی ضعف جگر والا کہتا ہے
کہ اس کے جگر کے افعال میں ورم یا شق یا دبیلہ کے سبب سے ضعف پیدا ہو اب ہم ان چیزوں کا بیان کرتے ہیں جو ہر ایک قوت کے
ضعف سے مخصوص ہیں جان لینا چاہیے کہ قوت ہاضمہ کو تریاق اربعہ اور سکنجبینا کا کھانا اور قرص گلنار پستہ انار دانہ مویز کوٹ
اور چھان کر گلاب میں ملا کر جگر پر طلا کرنا قوت دیتا ہے اور جگر کی قوت جاذبہ کو افسنتین اور مصطگی اور گل سرخ اور مورد کے پانی میں ملا کر
ضماد کرنا قوت دیتا ہے اور یہاں قابض دوائیں نہیں دے سکتے مگر تقویت جگر کے لئے اس طرح سے کہ کھلنے سے
غافل نہ ہوں اور کبک اور مرغ اور تیہو کا گوشت آب غورہ ملا کر کھائیں اور جگر کی قوت ماسکہ کو [illegible] کے ساتھ قوت
دیتی ہے اور قابض خوشبودار دوائیں مفید ہیں اور زیرہ آسیب کے ساتھ طلا کر ضماد کرنا مفید ہے اور دافعہ کو ماء الجبن اور سکنجبین اور
ہلیلہ مربے قوت دیتے ہیں اور یہاں اسہال کی ضمد مفید ہے اور ہلکا گوشت اور بیضہ نیم برشت کی زردی کا کھانا نافع ہے
اور دارچینی اور فلفل اور زنجبیل کا کھانے میں ملانا فائدہ مند ہے ف واضح ہو کہ قوت ماسکہ میں ضعف تری سے ہوتا ہے
اس وجہ سے کہ ماسکہ کا فعل قبض ہے اور قبض یبوست کے بغیر حاصل نہیں ہوتا اور تری کا کام ارخا و تلیین ہے تو لامحالہ تری قوت
ماسکہ کو ضعیف کرے گی اور جب قوت جاذبہ میں ضعف ہوگا تو بدن دبلا ہو جائیگا اس وجہ سے کہ غذا تمام بدن میں پوری پوری طرح جذب
نہ ہوگی بلکہ معدے سے جگر کی طرف اچھی طرح سے نہ کھنچیگی تو پھر سارے بدن میں کیونکر پہنچیگی اور جب بدل ما یتحلل نہ ہوگا تو بدن دبلا

ہو جائیگا اور عجائب الانتخاب میں لکھا ہے کہ اگر ضعف کبد معدے کی مشارکت سے ہو تو اس کا یہ علاج ہے کہ تخم کاسنی بیخ منک عنب الثعلب
تین تین درم رازیانہ ایک درم مصری دو مثقال **دوسرا نسخہ** مصطگی انیسون گلقند میں ملا کے گلاب اور آب کاسنی کے ساتھ استعمال کریں۔
تیسرا نسخہ تخم کرفس نانخواہ رازیانہ پوست بیخ کاسنی مصری جو نسخہ چاہیں مزاج کی رعایت سے استعمال کریں اور دستور العلاج میں لکھا ہے
کہ اگر ضعف کبد جاذبہ کے ضعف سے ہو تو دارچینی انیسون زعفران اور اس کے مانند استعمال کرنا اس کا علاج ہے اور یہ ضماد مناسب
ہے اس کی ترکیب افسنتین مصطگی گل سرخ حب الآس کے پانی میں ملا کے طلا کریں **تیسری فصل سدۂ کبد کے بیان میں** اسکے کئی
سبب ہیں پہلا سبب تو یہ ہے کہ جگر کی رگیں اصل خلقت میں باریک اور تنگ ہوں سوا اس کے سبب بند ہو جائیں دوسرا سبب یہ کہ جگر میں ورم
پیدا ہو تیسرا سبب یہ کہ خلط غلیظ لزج پیدا ہو۔ اور سدہ ڈالے یہ اکثر وقوع میں آتا ہے اور جان لینا چاہیئے کہ کھانے کے بعد حرکت کرنا
خصوصاً اگر غلیظ اور لزج اور شیرین ہو اور حمام کرنا اور غذا کے بعد شراب کا پینا سدۂ جگر کے اسباب میں سے ہے اور اسی طرح بڑے
بڑے پانی کا پینا اور فاسد چیزوں کا کھانا جیسے مٹی اور چونا اور کوئلہ اور جو چیزیں نہایت قابض ہوں جیسے زعرور وغیرہ انکا کھانا اور جان لینا چاہیئے
کہ سدۂ جگر کی کئی علامتیں ہیں ایک تو یہ کہ جگر کی جگہ میں گرانی معلوم ہو خصوصاً اگر سدہ محدب میں ہو اور جگر کے محدب میں اس کے
مقعر کی نسبت سدہ ہمیشہ کم پڑتا ہے۔ اس واسطے کہ جو کچھ محدب میں پہنچتا ہے وہ صاف ہوتا ہے اور باوجود اس کے محدب کی رگیں کشادہ
اور فراخ ہیں۔ دوسرے یہ کہ تپ نہ ہو مگر یہ ابتدا میں ہوتا ہے کیونکہ جب سدہ ایک مدت تک رہیگا اور بڑھ جائیگا تو اس میں عفونت آجائیگی
اور تپ پیدا ہوگی اور اسی طرح جہاں آماس سبب ہو تیسرے یہ کہ درد نہ ہو اور یہ بھی اس وقت ہوتا ہے کہ سدہ تام ہوا اور ورم نہ ہو چوتھے
یہ کہ اسہال غسالی ہوں پانچویں یہ کہ براز بہت سا آئے اور اس میں رطوبت زیادہ ہو اور یہ اس وقت ہوا کرتا ہے کہ سدہ مقعر میں ہو اس
واسطے کہ جب سدہ مقعر میں ہوگا تو کیلوس جگر کی طرف نہ جائیگا اور کشکاب سا ہو کر ویسا ہی نکل آئیگا اور کبھی محدب سدہ میں براز کم آتا ہے
چھٹی یہ کہ بول رقیق اور مقدار میں کم ہو یہ اس وقت ہوگا کہ سدہ محدب میں ہو اور بول کا شدت سے رقیق اور قلیل ہونا سدے کی کثرت کے موافق
ہوتا ہے اور جان لینا چاہیئے کہ یہ بات سدہ جگر کے لوازم سے ہے کہ بیمار کے بدن میں خون کم ہو اور اس کا رنگ ایسا زردی ہو جیسا یرقان
والے کا رنگ ہوتا ہے اور اکثر سانس میں تنگی آجائے کیونکہ جگر اعضائے تنفس کے ساتھ شرکت رکھتا ہے اور جہاں کہیں رگوں کا اصل خلقت
میں تنگ پیدا ہونا سدے کا سبب ہو تو اکثر ادنے مخالفت سے سدے کا پڑنا اس پر لڑکپن سے گواہی دے **علاج** اگر سدہ محدب
میں ہو تو مدر دوائیں دیں یعنی جو دوائیں مادے کو بول کی راہ سے نکال دیں سو جس مریض کا مزاج گرم ہو تو تخم خیارین تخم کشوث تخم کاسنی
پرسیاؤشاں سکنجبین سادہ ملا کر دینا چاہیئے اور ایسا ہی آب بارتنگ آب بادیان سکنجبین ملا کر اور جس بیمار کا مزاج سرد ہو تو اسارون اسلیخہ
افتیمون تخم کرفس آب کاسنی میں ملا کر ضماد کریں اور اگر سدہ جگر کے مقعر میں ہو تو مسہل دیں سو جس بیمار کے مزاج میں حرارت ہو
تو آب فواکہ ریوند ملا کر دیں اور اس جگہ املتاس کا مغز کاسنی کے مطبوخ میں یا اس کے سوا حل کر پلانا نہایت مفید ہے۔ اور ایسا ہی
نرم دواؤں سے حقنہ کرنا اور جس بیمار کے مزاج میں سردی ہو تو اسہال کے لئے بیخ کبر بادیان تخم کرفس اذخر کاسنی کا مطبوخ شراب
افسنتین ملا کر دیں اور گرم دواؤں سے حقنہ کریں اور ضماد کرنے میں بھی مزاج کی رعایت رکھیں اور اسی طرح غذا میں بھی مثلاً جب حرارت
ہو خواہ سدہ محدب میں ہو یا مقعر میں تو زیرباجات یہ مصالحہ کھلائیں اور کاسنی سرکہ اور روغن بادام کے ساتھ پکا کر کھانا مفید ہے اور
جب سردی ہو تو زیرباجات گرم مصالحہ سے خوشبودار کر کے کھلائیں اور آب نخود کہ کاسنی کی پتی اور کچھ سرکے کے ساتھ پکائیں مفید ہے
اور چڑیوں کا گوشت فائدہ مند اور جب قابض چیزوں کا کھانا سدے کا سبب ہو تو مرطب چیزیں دیں جیسے دودھ اور شکر اور روغن بادام
کا حریرہ مرغ فربہ کا شوربا اور کدو کا قلیہ اور انار اور خربوزا اور جب رگوں کا تنگ ہونا سبب ہو تو ایسی چیزیں دیں جو سدے کو کھول

دیں اور شربت بزوری جس میں زیادہ نہ ہوا اور جب زیادہ نہ استعمال کریں تو غلیظ چیزوں سے اور جن چیزوں سے سدہ پڑتا ہے پرہیز کریں اور
جب سدے کا سبب ورم ہو تو اُس کی فصل میں رجوع کریں اور سدہ اور ورم میں یہ فرق ہے کہ بوجھ سدہ میں کم اور ورم میں زیادہ ہوتا ہے
خاصکر جب ورم گرم ہو اور تپ بھی ورم کو لازم ہے اگرچہ ابتدا میں ہو اور سدہ اس کے برخلاف ہے کہ جب پرانا ہو جاتا ہے اور اس میں عفونت
آتی ہے تو جب تپ پیدا ہوتی ہے تنبیہ کبھی تو جگر کے گوشت کی خلوتوں میں سدہ اس سبب سے ہوا کرتا ہے کہ جو خون غذا میں صرف ہوتا ہے
وہ غلیظ ہے اور دافعہ ضعیف اور جاذبہ قوی ہے۔ اور کبھی سدہ جگر کی رگوں میں ہوا کرتا ہے اس سبب سے کہ وہ اصل خلقت سے ہی تنگ
پیدا ہوتی ہیں یا کسی اور سبب سے کہ ذکر ہو چکا ف اس مرض میں ان دواؤں کے استعمال سے یہ دوائیں مراد ہیں بادیان خارخسک تخم خربزہ
عنب الثعلب خشک تخم کشوث پرسیاوشاں بیخ کاسنی پانی میں بھگو کے چھان کے سکنجبین بزوری ملا کے پئیں **چوتھی فصل سدہ**
ماساریقا کے بیان میں ماساریقا میں سدہ ہونے کی یہ علامت ہے کہ سدہ اور شکم میں اور جہاں کہ جگر کا مقعر ہے وہاں بار
کو گرانی میں تمدد اور بوجھ معلوم ہو اور براز کبھی سی آئے اور سدۂ جگر اور آماس اور ضعف کے آثار بالکل نہ ہوں اور بدن گھٹتا جائے اور
ناتوان ہو جائے کیونکہ اُس کی طرف غذا نہیں پہنچتی ہے پھر اگر سدہ ناتمام ہے تو رفتہ رفتہ ناتوانی ظاہر ہو اور اگر سدہ کامل ہے تو جلد ضعف
اور ناتوانی پیدا ہو **علاج** جو کچھ مقعر جگر کے سدے کے لئے مخصوص ہے اس جگہ کام میں لائیں اور مزاج کی رعایت بھی کریں اور ہر طرح سے
لازم ہے کہ پہلے منضجات اور مقطعات دیں اس کے بعد مسہلات مرادہ شدہ مقرر ہیں تو اس مقام میں قرابادین دستور العلاج میں لکھا ہے کہ منضجات
اور مقطعات سے یہ دوائیں مراد ہیں بیخ بادیان بیخ کاسنی خارخسک تخم خربزہ عنب الثعلب خشک تخم کشوث پھٹکری بادیان تخم ترب
تخم کرفس انیسون عرق بادیان میں جوش دے کے چھان کر سکنجبین سادہ ملا کر پلائیں اور اگر تنقیہ کی ضرورت ہو تو عنب الثعلب بادیان تخم
کاسنی خارخسک بیخ کاسنی و بنفشہ مویز منقی پرسیاوشاں کو عرق میں بھگو کے چھان کے مغز فلوس خیار شنبر ترنجبین شیر خشت ملا کر
عنب الثعلب سبز عرق روغن مغز بادام شیر اضافہ کر کے پلائیں **پانچویں فصل نفخ الکبد کے بیان میں** یعنی جگر میں نفخ ہونا
اس کا یہ سبب ہے کہ جگر کے اجزا میں یا اس کی غشا میں یا دونوں میں غذا سے غلیظ کے انجرے جمع ہو جائیں اور کثرت کے سبب سے
بند ہو جانے سے نہ نکل سکیں پھر کثیف ہو کر ریاح بنکر نفخ پیدا کریں اور اس کی یہ علامت ہے کہ داہنے پہلو کے نیچے درد تمددی پیدا
ہو مگر بہت بوجھ اور تپ بالکل نہ ہو اور بدن میں تغیر فاحش ظاہر ہو اور کھانا ہضم ہونے کے بعد نفخ کا غلبہ ہو اور جب اس جگہ ہاتھ رکھکر
دبائیں تو قراقر ہو اور یہ قراقر اس بات کا نشان ہے کہ جگر میں ریاح ہیں اور تمدد کثرت سے معلوم ہوتا اس بات کی علامت ہے کہ ریاح جگر کی غشا میں ہیں اور
یہ بھی غشا کے نفخ کی علامت ہے کہ جب اس پر ہاتھ سے مالش کریں یا کوئی محلل چیز رکھیں تو تحلیل ہو **علاج** کمونی اور دواء الکرکم اور دواء اللک دیں
اور شربت دینار نہایت مفید ہے اور تھاریت حمام میں جائیں اور اُس جگہ اور تمام بدن کو ملیں مگر اعتدال کے ساتھ اور سرد پانی کا استعمال بہت کم کریں اور گلاب
عرق کاسنی عرق بادیان ہمیشہ استعمال کرنا سب سے بہتر ہے اور اس جگہ نمک اور گاورس اور خاکستر سے تکمید کرنا بہت نافع ہے اور غذا کیلئے قلیہ یا نخود
اور کباب وغیرہ جو چیزیں رطوبت کو خشک کرتی ہیں بہت مفید ہیں اور اگر آنت کی طرف درد کا میلان ہو تو پہلے مسہل دیں اس کے بعد محلل دوا لگائیں
اور اگر درد کا رخ حجاب اور پسلیوں کی طرف ہو یا پچھلی طرف تو ذرارت استعمال کریں اور مزاج کی رعایت جس طرح بن پڑے اور یہ کہہ چکا ہے ہر حال میں لازم ہے جیسا
مناسب ہے ف بقائی میں معجون کمونی کی ترکیب اس طرح لکھی ہے زیرہ سیاہ مرسیاہ زنجبیل فلفل نوزہ سب اجزا برابر لیں کے شہد
میں ملا کر معجون تیار کریں اور یونانی زبان میں اس نسخے کا نام دیاسقولیطوس ہے اور یہ معجون رومی اور قوی الاثر ہے اطبا اس کے بھی ہیں جو ناکام
ہوسکے **چھٹی فصل وجع الکبد** یعنی درد جگر کے بیان میں اس کے کئی سبب ہیں ایک تو سوء مزاج دوسرا سدہ تیسرا نفخ
چوتھا ورم پانچواں شق چھٹا ضماد اور درد یعنی پتھری اور درد تواں شرقتا اور ہر ایک کی علامت اور علاج اُس کی فصل میں

مذکور ہے اسی جگہ دیکھ لیں قے واضح ہو کہ اگر درد کبد شدت سے ہو تو ازالہ مرض کے لئے باسلیق کی فصد کھولیں اور نمک اور گیہوں
کی بھوسی اور باجرے سے تکمید کریں اور صعتر فارسی اور اکلیل الملک گل بابونہ بنفشہ مرزنجوش اور اس کے مانند جوش کر کے نطول کریں

ساتویں فصل شرقہ کے بیان میں وہ اس طرح پر ہے کہ بیمار شدہ یا ریاضت قوی کے بعد یا جیسے کہ حرکت کی حرارت سے بدن گرم
ہو یا حمام سے نکل کر سرد پانی پینے کا اتفاق ہو پھر وہ پانی جگر میں پہنچے حالانکہ ابھی تک معدے کی حرارت سے گرم نہیں ہوا۔ اور
جگر میں رہ جائے اور اس سے درد شدید پیدا ہو اور یہ مرض جلد زائل ہوا کرتا ہے اگر جلد تدارک کریں اور اگر طبیب اس کے علاج
میں غلطی کرے تو انجام میں استسقا یا ورم جگر کی نوبت پہنچتا ہے اور اس کی یہ علامت ہے کہ جن امور کا ذکر کیا ہے جب ان
کے بعد سرد پانی کے پینے کا اتفاق ہو تو دفعتاً ایسا درد شدید پیدا ہو کہ طاقت سے باہر ہو اور اس کی یہ تدبیر ہے کہ اسی وقت ایک
کپڑا گرم پانی میں بھگو کر جگر پر رکھ دیں اور سنبل اور مصطگی کا ضماد کریں اور گرم پانی سے نطول کریں اور شراب گرم پانی میں ملا کے
پلائیں اسی دن اللہ جلشانہ کی امداد سے مریض صحت پائیگا **آٹھویں فصل ورم کبد کے بیان میں** اس کی کئی قسمیں ہیں اور اس کی
علامت تپ اور پیاس اور بوجھ اور درد اور جلن اس جگہ میں اور اشتہا کا جانا اور سرا شیف کے ورم کا ظاہر ہونا اور زبان اور منہ کا سرخ
ہونا اور خشک کھانسی کا ہونا اور ہچکی کا آنا اور ہچکی اس وقت آتی ہے کہ ورم اتنا بڑا ہو کہ فم معدہ کو دباسکے اور یہ علامت ورم مقعری
اور محدبی میں مشترک ہے اور خاص ورم مقعر کا یہ نشان ہے کہ قے صفراوی اور غشی اور اطراف میں سردی ظاہر ہو اور شکم میں قبض ہو
مگر یہ امر اکثری ہے اور شاید کہ قبض نہ ہو بلکہ اسہال یعنی دست آئیں لیکن جان لینا چاہیئے کہ دست اس بیمار کو آتے ہیں کہ بدن قوی ہو اور غذا کو
جذب کیا کرے اور ورم اتنا بڑا نہ ہو کہ غذا کے راستوں کو روک دے اور کیلوس کے نفوذ کا مانع ہو اور اس حالت میں قبض کی شدت سے
ورم جگر قولنج کے مشابہ ہوا کرتا ہے اسلئے کہ اس حالت میں درد قولون کی طرف معلوم ہوا کرتا ہے اور رقت اور ثقل کی ایذا ہوتی ہے اور جس صورت
میں کہ بدن کی قوت اس قدر ضعیف ہو جائے کہ غذا کو جذب نہ کر سکے اور ورم کے بہت بڑے ہونے سے راستے بند ہو جائیں اور کیلوس
جگر کی طرف نہ آسکے تو لازم ہے کہ شکم جاری ہو وَهُوَ رَدِيٌّ لِأَنَّهُ يَدُلُّ عَلَى شِدَّةِ الْوَرَمِ وَضُعْفِ الْقُوَّةِ وَلِهٰذَا قَالَ الشَّيْخُ وَرَمُ الْكَبِدِ إِذَا تَبِعَهُ
الْإِسْهَالُ فَهُوَ رَدِيٌّ یعنی اور یہ برا ہوتا ہے کیونکہ اس بات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ورم شدید اور قوت ضعیف ہے اور اسی واسطے شیخ
نے کہا کہ جب ورم جگر کے ساتھ دست آئیں تو وہ مہلک ہوتا ہے اور خاص ورم محدب کا یہ نشان ہے کہ کھانسی کی شدت اور سانس
میں تنگی اور بول کا بند ہونا اور سانس کا ہنسلی کی طرف کھینچنا اور ورم ہلالی جگر کی جگہ میں پیدا ہوتا ہے اور جبکہ ورم مقعر اور محدب دونوں کو شامل
ہوگا تو کام دشوار ہوگا اور دونوں کے اعراض ظاہر ہونگے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ورم محدب میں ہو یا مقعر میں اور کثرت سے ان
علامات خاص سے جن کا ذکر کیا ہے دوسری قسم میں ظاہر ہوں لیکن اس درجہ کو نہ پہنچے جو اس سے مخصوص ہے مثلاً ہچکی کا آنا اور اشتہا کا
جانا اور درد اور سختی کے سبب سے مزاحمت اور شدت کہ محدب کے ورم میں ہوتے ہیں اگرچہ مقعر کے ورم میں پیدا ہوں مگر اس درجہ کا غلبہ
نہ ہوا اور اسی طرح کھانسی اور ضیق نفس اور پیشاب کا بند ہونا اگر بالفرض مقعر کے ورم میں پیدا ہو مگر ایسا نہ ہو جیسا محدب کے ورم میں ہوا کرتا ہے **علاج**
پہلے باسلیق یا اکحل کی فصد کھولیں اور کئی دفعہ قوت کے موافق خون نکالیں اور اس کے بعد آب کاسنی آب مکو آب انار میں سکنجبین شکری ملا کر دیں
لیکن ترش آب انار اور دوسری قابض چیزیں شروع میں جیسے آبی اور سیب تاکہ رگوں کے منہ تنگ نہ کرے اور ورم نہ بڑھائے اور مناسب ہے کہ
ابتدا میں کاسنی اور کشنیز تر کا پانی اور تراشہ کدو اور شیرہ برگ خرفہ اور صندل اور گلاب اور روغن گل ملا کر ضماد کریں اور کامل تنقیہ کر چکے ہوں تو
کافور کبھی اس ضماد میں داخل کریں اور جب تیسرا دن گزر چکے تو ادویہ مذکورہ میں بابونہ اکلیل اور جو کی ملائیں تاکہ ردع کے ساتھ تحلیل بھی
حاصل ہو بلکہ ورم دموی میں صرف رادع نہ استعمال کریں خصوصاً بافراط اور فصد کے پہلے تاکہ مادے کو سخت نہ کرے اور اسی طرح

تنقیہ ہو چکے تو جگر میں گرمی پہنچانے کے لئے گل سرخ انیسون تخم کرفس فقاح اذخر مصطگی سنبل اسارون راوند اسنتین قوہ زعفران کے قرص
بنا کر کھلائیں اور نیم گرم پانی اور سدرابح کو نخود اور زبیب اور مری اور دار چینی کے ساتھ پکا کر کھلائیں لیکن تنقیہ کے پہلے غذا کے لئے بجز نخود آب یا مونگ یا شیرۂ
مغز بادام کے اور کچھ نہیں کھلا سکتے حقنہ کی ترکیب کہ ورم مقعری میں کام آتا ہے بیخ کرفس بیخ بادیان بیخ اذخر فقاح اذخر انیسون غافث تودری
بابونہ غاریقون تربد قنطوریون انجیر جوش دیکر چھان لیں اور شکر سرخ ملا کے حقنہ کریں اور جگر پر طلا کرنے کے واسطے سب دواؤں سے مشک اور
زعفران روغن سوسن میں ملا کر بہتر ہے ف قرابادین قادری میں قرص افسنتین کی ترکیب اس طرح لکھی ہے افسنتین تخم کرفس اسارون مغز بادام تلخ
باریک پیس کے خالص پانی میں قرص بنالیں چوتھی قسم ورم سوداوی ہیں اس کا یہ سبب ہے کہ اس استسقا میں جو جگر اور طحال کے بیچ میں ہے
اور سودا نکلکر طحال میں اسی کے وسیلہ سے جاتا ہے سدہ پڑ جاتا ہے اور اس کی یہ علامت ہے کہ داہنی طرف پسلیوں کے سرے کے نیچے
ایک سخت چیز ظاہر ہو اور درد اور تپ نہ ہو اور بدن لاغر ہو اور بدن کا رنگ فاسد ہو جائے اور زبان کھر کھری ہو جائے اور کبھی ایسا بھی ہوتا
ہے کہ اس ورم کے ساتھ مزاج میں حرارت پیدا ہو اس کے سبب سے ورم زیادہ سخت ہو اور متغیر ہو جائے اور کبھی ضربہ کے سبب سے
ورم سخت جگر میں پیدا ہو جاتا ہے اور جو ورم جگر ضربہ یا سقطہ کے سبب سے ہوتا ہے اس کا بیان علیحدہ قسم میں آئیگا علاج پہلے مادہ نکالنے
کے لئے ہیرونہ بادیان تخم کاسنی تخم کرفس کاسنی بان نہایت جوش دیکر پلائیں اور اس قسم کی اور چیزیں اور مرغ کی چربی اور مغز ساق گاؤ اور
سنبل کا مرہم بنا کر ضماد کریں تا کہ ورم نرم ہو جائے اور دوسرے ضماد جو صلابت کے نرم کرنے میں مخصوص ہیں اور یہ ضماد نہایت مفید ہے اور
حلبہ کرنب انجیر مقل اشق اکلیل الملک بابونہ صندل سنبل الطیب موم سفید روغن گل ان سب کو ملا کر جگر پر ضماد کریں اور جب سختی نرم ہو اور مادہ کے
نضج ہو جائے تو مادہ کے استفراغ میں کوشش کریں اور استفراغ کے لئے ماء الاصول اور سکنجبین بزوری اور سکنجبین عنصلی پلائیں اور
اور اسی طرح افتیمون اور بسفایج اور ہلیلہ کابلی اصل السوس گاؤزبان تخم کاسنی جوش دیکر شکر ملا کر پلائیں اور فقط معجون نجاح یا اسطوخودوس کے ساتھ بھی مفید
ہے اور شاید فصد کی حاجت پڑے اور اس کا نفع جلد ظاہر ہو اور تنقیہ کے بعد دواء الکرکم اور اتاناسیا اور اقراص مقل اور قرص زرشک کبیر دیں
کہ اس مرض میں نہایت مفید ہے اور جس بیمار کے مزاج میں حرارت ہو تو اس کی رعایت ضروری ہے اور اس قسم کے جزئیات کا لحاظ طبیب
حاذق کی تشخیص پر موقوف ہے جیسا حال کہ مناسب سمجھے عمل کرے خواہ دوائیں خواہ غذائیں لیکن اگر حرارت نہ ہو تو پرہیز یا جانب سے غذاؤں
سے بہتر ہیں کہ پیاز اور ترہ صالحون کے ساتھ اور زیرہ اور مری اور شکر سفید اور زیرہ اور دار چینی سے بنائیں اور جب حرارت نہ ہو تو اونٹنی
کا دودھ پلانا جگر کے ورم صلب کو نہایت مفید ہے خصوصاً اس طریق سے کہ اونٹنی کا دودھ ایک پیالہ میں لیکر قند سے میٹھا کر کے
سفوف ہلیلہ کابلی ہلیلہ سیاہ ہر ایک تین درم تخم کرفس انیسون بادیان ہر ایک ایک درم بنا کر دو مثقال اس سفوف میں سے کھلا کر اس کے
اوپر دودھ پلائیں دواء الکرکم کی ترکیب سنبل زعفران ہر ایک دو درم دار چینی مر صافی قسط تلخ فقاح اذخر ہر ایک ایک درم
یہ سب چودہ دوائیں ہیں ان کو کوٹ چھان کر شہد صاف میں ملائیں اور کرکم زعفران کو کہتے ہیں اتاناسیا کی ترکیب تیمہ زعفران قسط تلخ سنبل
مر صافی عود بلسان افیون سلیخہ ہر ایک ایک درم عصارہ غافث دو درم پنج درمک تین درم یہ سب دس دوائیں ہیں کوٹ چھان کے بوزن شہد ملا دیں
ملائیں اور اتاناسیا کے معنی بقاء حیات دینے والا اور امراض کو توڑنے والا اور نسخہ اس کا ترجمہ دواء الذہب کرتے ہیں اسلئے کہ اس ترکیب
میں بھیڑیئے کا جگر پڑتا ہے اس کو اتاناسیا کبیر کہتے ہیں اور ذئب عربی میں بھیڑیئے کو کہتے ہیں ف یہاں اتاناسیا صغیر کا نسخہ لکھا ہے اس میں بھیڑیئے
کا جگر داخل نہیں ہاں اتاناسیا کبیر میں داخل ہے قرص مقل کی ترکیب گل سرخ پانچ درم سنبل الطیب دو درم مصطگی زعفران ہر
ایک ایک درم قسط بادام تلخ ہر ایک ڈیڑھ درم مقل تین درم یہ سب آٹھ دوائیں ہیں شہد میں ملا کے قرص بنائیں قرص زرشک
کی ترکیب عصارہ غافث [illegible] مغسول راوند تخم کشوث رب السوس طباشیر تخم کاسنی مصطگی سنبل الطیب ہر ایک تین درم زرشک منقی مغز تخم

کہ تپ اور درد اور تمام اعراض جیسے پیاس اور استسقا کا جانا اور منہ کا سرخ ہونا اور جلن اور جگر میں چبھن یہ سب بڑھ جائیں اور شدت پکڑ جائیں
اور چت نہ لیٹ سکے اور کروٹ سے لیٹنا مشکل ہو اور جس وقت تمام مادہ جمع ہو کر پک جائے تو تمام اعراض میں تخفیف آئے اور اس کے پھوٹ
جانیکا یہ نشان ہے کہ بدن میں لرزہ ہو اور اس جگہ سے مادہ نکلے اس سبب سے جگر میں ہلکی معلوم ہو اور جو مادہ جگر سے نکلے چار حال سے باہر نہ ہوگا
یا تو اسہال میں دفع ہوگا یا قے میں اور یہ اکثر مقعر کے ورم میں ہوتا ہے یا ادرار میں نکل جائیگا یہ اس صورت میں ہوگا کہ ورم محدب میں ہو
اور گردن کی طرف پھوٹے یا شکم کی اس فضا میں اتر جائے جو ترب اور امعا کے بیچ میں واقع ہے اور استسقائے زقی کا پانی اس جگہ جمع
ہوا کرتا ہے اس صورت میں بول اور براز اور قے میں پیپ کا بالکل نشان ظاہر نہ ہوگا مگر جہاں کہیں کہ کچھ مادہ اس جگہ میں آ جائے اور
کچھ معدہ یا امعا یا کلیہ کی طرف نکل جائے لیکن جب تمام مادہ اس فضائے مذکور کی طرف متوجہ ہو اور بول اور براز میں بالکل پیپ کا نشان
ظاہر نہ ہو ایسی حالت میں ورم کے پھوٹنے کو تشخیص پیٹ کے پیدا ہونے اور اعراض کے خفیف ہونے اور آماس کے دب جانے سے پہچان
سکتے ہیں اور اسی طرح معدے کے اوپر اس فضا کی ایک جانب سے مادے کے گرنے سے گرانی محسوس ہو اور جاننا چاہیئے کہ جہاں کہیں
بول و براز میں مادہ باہر نکلے اگر پیپ سفید ہے تو مادے کے پک جانے کی علامت ہے اور اگر تلچھٹ کی صورت ہو تو تفتح کے قصور کا نشان
ہے علاج جب یہ جانیں کہ مادہ جمع ہونے لگا تو جلد فصد کھولیں اور حجامت کریں اور طبیعت کو نرم کریں اور رادعات استعمال کریں تاکہ مادہ
نکل جائے اور جمع ہونے سے رک جائے [illegible] کیونکہ مادے کا جمع ہونا اعضائے فاصلہ کو
خطرے میں ڈالتا ہے اور جب یہ تدبیر نافع نہ ہو یا اعراض بڑھ جائیں اور مادہ جمع ہو تو پکانے والی چیزوں کا ضماد کریں تاکہ جلد پک
جائے اور جب پک جائے اور پھوٹ جائے اور بول یا براز یا قے میں پیپ آئے تو مدد کریں کہ وہ عضو بالکل پاک ہو جائے اور یہ چیزیں اس کام
میں آتی ہیں شربت قند گلاب میں ملا کر یا سکنجبین یا فقاع یا ماء الشعیر یا شہد کے ساتھ سب مفید ہیں اور ایسا ہی شیرہ تخم خیارین شیرہ
تخم خربزہ شربت عناب شربت خشخاش شربت نیلوفر میں ملا کر اور اسی طرح زد فانیج کرفس بادیان انیسون نبات کا جلاب بنا کر اور ادویہ
مذکورہ میں سے ہر ایک کو بقیہ حرارت کے اندازے اور تپ کے ہونے اور نہ ہونے کی رعایت سے اور بیمار کے حال کے مناسب دیکھ
کر دیں اور جب ان دواؤں کے پینے پر دو ساعت گذریں تو کوئی ایسی چیز جو شکم کے قروح کو بھر لائے ایسی چیزوں کے ساتھ ملا کر پلائیں کہ اس کو جگر
میں پہنچائیں اور زخم کو بھر لانیوالی اور گوشت جمانے والی دوا کندر ہے اور دم الاخوین وغیرہ اور یہ دوا نہایت مفید ہے اس کی ترکیب یہ ہے گل
مختوم کاسنی گل ارمنی ہر ایک ایک مثقال کندر دم الاخوین گل مختوم طباشیر ہر ایک دو مثقال کوٹ چھان کر سفوف بنالیں خوراک دو درم اور بدرقہ کی
دوا [illegible] بھر لانیوالی دوا کو جگر میں پہنچانے والی ہے تخم کاسنی تخم کرفس وغیرہ سکنجبین یا ماء العسل میں ملا کر اور اسی طرح قبض اور یہ
تقویت جگر کے لئے صندل لسان الحمل مصطگی کا ضماد کریں اور حفظ تقویت کے لئے خوشبودار قابض چیزیں جیسے عود اور زعفران
اور اس کے مانند شربت اور طلا اور روغن موافق میں استعمال کریں اور جو غذا اس مرض میں کھلا سکتے ہیں بقدر پیلے پانی کی مچھلی ہے اور
[illegible] سفید ریوڑی کے گوشت اور روغن بادام اور شکر سے پکا کر اور شہد بیضہ کی زردی کبھی اور پرند جانور کا گوشت اور تازہ
دودھ شیر سے میٹھا کر کے شیرہ ہے اگر مادہ آنتوں کی طرف مائل ہو تو مسہل دیں تاکہ تخفیف ہو اور اگر گردہ اور مثانہ کی طرف مائل ہو
تو مدرات دیں اور اگر شکم کے فضا کی طرف متوجہ ہو تو استسقائے زقی کے علاج سے تدارک کریں اور یہ بہت مشکل اور دشوار ہے چنانچہ
ظاہر ہے [illegible] دافع ہو کر دبیلہ کبد کے علاج میں فصد [illegible] باسلیق کی فصد مراد ہے اور فصد میں تاخیر بہتر نہیں ہے اور اگر
کوئی امر مانع ہو تو حجامت کریں اور طبیعت کی تلیین اور مادہ [illegible] کوشش کریں اور اکلیل الملک بابونہ تخم
سوسن [illegible] خطمی [illegible] ضماد کریں دوسرے نسخہ کی ترکیب کہ وہ [illegible]

بیخ سوسن بیخ خطمی پودینہ انجیر سویا منقیٰ پاربریان روغن خشک دانہ سب اجزا ہموزن ضماد کریں تیسرے نسخے کی ترکیب کہ
دبیلہ کبد کو پھوڑ دیتا ہے کندر مصطگی دو دو درم سرگین کبوتر بورہ ارمنی تین تین درم بابونہ اکلیل الملک بنفشہ خشک آرد شلیم غبار بیجے
سات سات درم حلبہ تخم کتان تخم مرپیاز نرگس دو دو درم سوکھی دواؤں کو پیس کے تر دواؤں میں ملا کے روغن بنفشہ روغن خیری کہ
اس میں تھوڑا سا موم ڈالا ہو ملا کے ضماد کریں چوتھے نسخے کی ترکیب کہ دبیلہ کبد کو پھوڑ دیتا ہے پوست بیخ کبر افسنتین
پودینہ صعتر سرکے اور پانی میں جوش کرکے نمد سے سینک کر شبے پر رکھکر کبد کی جگہ پہ باندھ دیں اور جب سرد ہو جائے تو اور باندھیں
اسی طرح سے اکیس مرتبہ عمل کریں اور اس اثنا میں کھانا نہ کھائیں **گیارھویں فصل سطح کبد پہ بثور کے نکل آنیکے**
بیان میں یہ بیماری بہت کم وقوع میں آتی ہے اور اس کی یہ **علامت** ہے کہ جگر میں جلن اور سوزش پیدا ہو اور جو کچھ سوء مزاج
گرم میں مذکور ہے ظاہر ہو اور شاید کہ اس جگہ پوست پہ بھی بثور پیدا ہوں اور شاید کہ قشعریرہ اور لرزہ عارض ہو **علاج** جو کچھ سوء مزاج
گرم مادی میں مذکور ہے یعنی فصد اور اسہال اور ادویہ اور تبرید اس کی بھی وہی تدبیر ہے اور مناسب ہے کہ شربت اور غذا ایسی
کہ موافق کام میں لائیں واللہ اعلم بالصواب **بارھویں فصل خفقان الکبد کے بیان میں** یہ ایسی بیماری ہے کہ جگر تڑپے اور
اختلاج کے طور پہ حرکت کرے اور یہ بیماری کبھی کمتر وقوع میں آتی ہے اسی واسطے اکثر کتابوں میں ان دونوں مرضوں کا ذکر نہیں اور
اس بیماری کا یہ سبب ہے کہ جگر میں سُدہ پڑ جاتا ہے اور اس کی یہ **علامت** ہے کہ بعضے اوقات آدمی کو اپنا جگر اچھلتا معلوم ہو اور
ایسا معلوم ہو جیسے اس میں کوئی شخص انگلی مارتا ہے اور یہ کیفیت ایک لحظہ ہے اور زائل ہو اور جس وقت وہ حالت زائل ہونے لگے
تو سر کی طرف انگلیوں کا چڑھنا محسوس ہو اور شاید کہ معدہ میں ایک الم ممتد کے طور پہ جگر میں پیدا ہو اور شاید کہ پیشانی پہ پسینہ آجائے
علاج سُدہ جگر کھولنے کے لئے سکنجبین بزوری مامیران اور زعفران وغیرہ جس میں مفتحات مناسب داخل ہوں دیں اور خلط کے
تنقیہ کے لئے افتیمون کشوث اقحوان شاہترہ افسنتین غافث کام میں لائیں اور جو کچھ پہلے سے میں مذکور ہوا حاجت کے موافق استعمال کریں
تیرھویں فصل حصاۃ الکبد کے بیان میں یعنی جگر میں پتھری کا پیدا ہونے کا سبب امراض حصاۃ الکلیہ کی تفصیل میں بیان کیا جائیگا
اور اس کی یہ **علامت** ہے کہ جس وقت کھانا معدہ میں سے ہضم ہو اور صاف کیلوس جگر کی طرف جانے لگے تو قے آنا شروع ہو اور جگر
میں خلش اور درد معلوم ہوتا ہے اور ورم اور صلابت حادث نہ ہو اور صلابت وغیرہ کی قید اس واسطے لگائی کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جگر کے بعض اجزاء
میں صلابت معلوم ہو اور وہی پتھری اور ریت کی جگہ ہوتی ہے اور اسی طرح جب فصد کھولیں تو داہنی طرف باسلیق کی فصد
کھولیں اور فصد کرنے کے بعد خون کے نیچے ریت سی معلوم ہو قال الرازی انی وجدت فی دمی رملا کثیرا ففتشت واستنجعت
وما اوتیت کنت احد هذه العلامات فی کبدی فایقنت ان الرمل یتولد فیه یعنی اور رازی کہتا ہے کہ میں ان علامات کو اپنے جگر میں پاتا
تھا تو میں نے فصد کھلوائی اور اپنے خون میں بہت سی ریت دیکھی اور اس کو دھو کر امتحان کیا تو چمکتی ہوئی ریت دیکھی تب مجھے
یقین ہوا کہ اس میں ریت پیدا ہوتی ہے **علاج** پہلے حصاۃ کے پاک کرنیوالی چیزیں دیں جن کا بیان حصاۃ الکلیہ میں آئیگا اور
اس کے بعد پیشاب آور دوائیں پلائیں تاکہ پاک کر دیں اور جو کچھ حصاۃ الکلیہ میں کہا جائیگا وہی اس کا علاج ہے **چودھویں فصل تصغر الکبد**
یعنی جگر کے چھوٹے ہونے کے بیان میں جاننا چاہیئے کہ بعضے آدمیوں میں کسی سبب سے جگر چھوٹا ہوتا ہے چنانچہ ممکن
ہے کہ گردہ کے برابر ہو سو جب غذا عادت سے زیادہ کھائیں اس وجہ سے کہ جگر کا حجم چھوٹا ہے صاف کیلوس اس میں نہ سمائے
اور ... اور الم اور تمدد پیدا کرے اور اس سبب سے اس کی قوتیں ضعیف ہو جائیں اور ہضم میں خلل پڑے اور شاید کہ انجام
میں قے ہو اور اختلاف پیدا ہو اور اس مرض کی یہ **علامت** ہے کہ گرانی اور رنج اور سُدہ اور نفخ جگر میں اکثر پیدا ہو اور غذا

کہ اسباب مذکورہ کے سبب سے ہاضمہ اور دافعہ کبد ضعیف ہوئیں تو کیلوس کبد میں ہضم نہ ہوا اور باوجودیکہ وہ دفع کا آلہ ہے مگر ضعف ہاضمہ اور دافعہ کے
سبب سے کبد میں امعا کی طرف اُس کے دفع کی قوت نہیں پھر کیلوس جگر میں بھر جاتا ہے اور کچھ ایسا کہ عروق ماساریقا میں جاکر امعا کی طرف آکر اسہال
غسالی پیدا کرتا ہے **تیسری قسم** یہ کہ کبد کا ورم پھوٹ جائے یا کبد کی رگوں میں سے کوئی رگ کٹ جائے یا پھٹ جائے اور بسبب آفات داخلی یا
خارجی کے مادہ امعا کی طرف متوجہ ہو تو کبھی یا دموی دست آئینگے۔ **علاج** مناسب ہے کہ اسہال کو بند نہ کریں جب تک کہ ضعف نہ پیدا ہو اس لئے کہ بند
کرنے میں یہ خوف ہے کہ مادہ کبھی ایسے دوسرے عضو پر جا پڑے گا جو امعا سے زیادہ شریف ہو جیسے دل اور دماغ سو بہتر یہ ہے کہ ضعف
ہونے سے پہلے فصد کھولیں تاکہ طبیعت سبک ہو اور جبکہ ضعف پیدا ہو چکا اور اُس وقت حکیم نے بیمار کو پایا تو چاہیئے کہ مادہ کو کسی جگہ کو مائل کرے
اور نہ نکالے اور اگر اس وقت بھی مصلحت دیکھے تو فصد کھولے لیکن خون اس قدر نکالے کہ جو اسہال میں آتا ہے اس کی نسبت بہت کم نکلے تاکہ
بے ضرر فائدہ بخشے اور مادہ کو پھیر دینے کا یہ طریقہ ہے کہ دونوں ہاتھ اور پاؤں اور چھاتیاں اور خصیے زور سے باندھیں اور جاننا چاہیئے کہ
جب یہ جانیں کہ خون میں تیزی ہے اور امعا میں خراش کریگا تو اُسی وقت استفراغ اور امالہ یعنی پھیر دینے میں کوشش کریں۔ اگر ضعف کا
خوف ہو اور جب استفراغ اور امالہ کر چکیں اور اسہال باقی رہیں تو قابضات دیں جیسے قرص کہربا شیرہ تخم خرفہ آب بارتنگ میں ملا کے
اور اُس کے مانند اور غذا کا کم کرنا اس مرض میں واجب ہے خاصکر ابتدا میں کہ تپ کے ساتھ ہو تو غذا بالکل منع ہے اور جو اسہال تفرق
اتصال کے سبب سے پیدا ہوں تو پہلے سبب کو زائل اور اُس کی ایذا کو دفع کریں پھر قرص قابض اور ملحم دیں قرص مذکور کی ترکیب
طباشیر نشاستہ دم الاخوین گل ارمنی راوند گلنار عصارہ لحیۃ التیس ہر ایک دو ماشہ مقدار بنانے کے لئے کہ قرص بنا کے حاجت کے
موافق آب بارتنگ میں دیں **چوتھی نوع** قیام صفراوی کے بیان میں اور اس کا سبب صفرا کی کثرت اور دافعہ کی قوت ہے
اور ظاہر ہے کہ اگر دافعہ قوی نہ ہو تو طبیعت فضول کو دفع نہ کرسکے اور اسہال صفراوی کبدی کی یہ علامت ہے کہ جگر میں گرمی
اور جلن ہو اور کچھ سوء مزاج حار صفراوی کبدی میں مذکور ہے ظاہر ہو اور اکثر یہ اسہال خالی معدہ میں ہوا کرتے ہیں اور جب
غذا کھائیں تو بند ہو جایا کرتے ہیں اس واسطے کہ راستہ بند ہو جاتا ہے اور پھر ہضم کے آخر میں جاری ہوتے ہیں اس لئے کہ کیلوس
جگر میں جاتا ہے اور وہ اُس کو معدہ اور آنتوں کی طرف دفع کرتا ہے اور اسہال کبدی کا یہ نشان ہے کہ امعا میں سحج کے علامات نہ ہوں مگر یہ
شرط ہے کہ اسہال کبدی بہت دنوں میں امعا میں جاکر خراش نہ کریں **علاج** ہرگز بند نہ کریں اور قابضات نہ دیں کہ ان اسہال کا بند کرنا
جلد ہلاک کر ڈالتا ہے سو بہتر یہ ہے کہ جگر کے تنقیہ میں کوشش کریں اور اس کے مزاج کی تعدیل میں توجہ فرمائیں اُن چیزوں سے
کہ سوء مزاج میں مذکور ہیں اور اس جگہ ماء الشعیر نہایت خوب ہے اور اسی طرح دوسرے سرد شربت جن میں قبض نہ ہو جیسے شربت انار شیریں
اور شربت عناب اور تنقیہ اور تعدیل کے بعد اگر اسہال باقی ہوں تو شربت خشخاش اور شربت انجبار تخم خطمی کے مطبوخ کے ساتھ دیں۔
پانچویں نوع قیام کبدی صدیدی کے بیان میں اور صدید زرد آب کو کہتے ہیں اس کا سبب یہ ہے کہ جگر میں خون جل گیا ہے اور دوسرے
اخلاط کا جلنا کبھی اس کے تابع ہے اور ظاہر ہے کہ جب جگر میں احتراق پڑا تو جوہر مائی جوہر خشک ارضی سے الگ ہو کر امعا کی طرف مندفع ہوتا
ہے اور یہی جوہر مائی صدید ہے اور اُس کی علامت اور **علاج** وہی ہیں جن کا صفراوی میں ذکر کیا ہے اور صندل و گلاب دل اور جگر پر
رکھنا اور ہوا کا تبدیل کرنا ضروری ہے تاکہ اخلاط کے احتراق سے جگر اور دل بچے اور اس جگہ ضماد الیم و لینہ ہاتھ سے نہایت مفید ہے
اور ان اسہال کو بھی رفتہ رفتہ بند کرنا چاہیئے **چھٹی نوع** قیام خاثری کبدی کے بیان میں اور خاثر غلیظ چیز اور گاڑھی چیز کو کہتے ہیں [illegible] اور
قوام میں تلچھٹ کے مشابہ ہو اور اس کے تین سبب ہیں ایک تو یہ کہ دنبلہ کبد پختہ ہونے سے پہلے کچھ پھوٹ جائے کیونکہ اگر پختہ ہو کر
ہو کر پھوٹے تو جو کچھ اس میں نکلتا ہے اس کا قوام معتدل ہوگا دوسرا یہ کہ جگر میں کوئی سدہ ہو اور نکلا کر اسہال میں نکلے اور ظاہر ہے کہ [illegible]

سدہ بہت ٹھہرنے کے سبب سے وہاں کی حرارت سے تلچھٹ سا ہو جاتا ہے تیسرا یہ کہ حد سے زیادہ احتراق کیموس میں پڑنے سے جیسا عطش مفرط شدید سے پیش آتا ہے اور ظاہر ہے کہ احتراق کی شدت سے صاف کیلوس میں جو کچھ لطیف ہے فنا ہوتا ہے اور جو غلیظ ہے بدبودار کیچڑ سا جیسا تلچھٹ ہو باقی رہ جاتا ہے اور سبب کا پہلے ہونا اس کی علامت ہے اور تحقیق پس کہ امعا کی آفت کو لازم ہے سو کہ علاج سبب کے موافق تدارک کریں اور بند کرنے میں جلدی نہ کریں جب تک ضعف شدید کا خوف نہ دیکھیں اور جو کچھ صفراوی میں ہے وہی اس کا علاج ہے اور اطبا کہتے ہیں کہ اس جگہ معجون پودینہ مفید ہے اور شراب قلیل اور مثلث غذا ہضم ہو لینے کے بعد نافع ہے اور کفر کھرنے کے پیسنے سے اعضا کا ملنا مفید ہے اور کلیجی کے کباب بھی نافع ہیں فائدہ قیام کبدی کہ صفرا اور صدید اور خاش سے آتے ہیں جب مدت گذر جاتی ہے تو انجام کار امعا میں خراش لاتے ہیں اور اس کا نشان یہ ہے کہ کبھی اخلاط مذکورہ خون کے ساتھ ملکر آئیں اور کبھی نہ ملیں اور کبھی بیمار کو قیام کے بعد راحت ہو اور کبھی الم کی شدت سے کہ امعا کے زخم پر اخلاط کے گذرنے سے درد شدید امعا میں ہوتا ہے غشی کے قریب ہو جاوے اور جاننا چاہئے کہ جب قیام کبدی کے ساتھ مغص پیدا ہو تو یہ تدبیر ہے کہ جگر کی رعایت اور اس کے مزاج کی اصلاح کے ساتھ جس طرح پر کہ ذکر ہو چکا ہے امعا کے خراش کے لئے چیپ دار چیزیں دیں چنانچہ صحیح میں مذکور ہیں اور یہ دوا مفید ہے اس کی ترکیب اسپغول تخم بارتنگ تخم خرفہ مقشر بنفشہ تخم خبازی مقشر ایک ایک درم نشاستہ صمغ عربی دو دو درم گل ارمنی ڈیڑھ درم اسپغول اور بارتنگ کے سوا سب دواؤں کو نرم کوٹ کے سب کو ملاکر اور جتنا چاہیں اس سفوف میں سے لیکر گرم پانی میں لت کر کے روغن گل ملا کر پلائیں تنبیہ اکثر ایسا ہوا کرتا ہے کہ اسہال کبدی ہوں اور لوگ یہ جانیں کہ امعا کے اسہال ہیں اور اس سبب سے جگر کی رعایت سے غافل رہیں اور بیمار ہلاک ہو جاوے چنانچہ جالینوس کہتا ہے کہ رأیت کثیراً ممن عرض لہ ہذا المرض فلم یکن الطبیب یعرف ان علتہ بالکبد فہلکوا بانہم من الذین بہم ذوسنطاریا یعنی میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا کہ اس مرض میں مبتلا ہوئے اور اطبا کے پہچان کے قصور سے کہ ذوسنطاریا کی دونوں قسموں میں فرق نہ سمجھا ہلاک ہوئے سو طبیب پر واجب ہے کہ ذوسنطاریا سے کبدی اور معوی میں فرق کرے تاکہ غلطی نہ پڑے اب جان لینا چاہئے کہ ذوسنطاریا لفظ یونانی ہے اور آنتوں کا زخم اس کا ترجمہ ہے مگر اطبا کی اصطلاح میں ایسا ٹھہرا ہے کہ اسہال دموی کو خواہ کبد کے ہوں خواہ امعا کے اس نام سے بولتے ہیں اور عضو آفت رسیدہ کی طرف نسبت کرتے ہیں اور جو دست کبد سے ہوں انکو ذوسنطاریا کبدی کہتے ہیں اور جو امعا سے آتے ہیں انکو ذوسنطاریا امعائی بولتے ہیں اور کئی وجہ سے ان دونوں میں فرق ہے ایک تو یہ کہ کبدی میں درد نہیں ہوتا مگر شاذ و نادر اور کبھی جگر کے نواح میں درد خفیف ہو جاتا ہے بخلاف معوی کے کہ درد شکم اس کو لازم ہے اگر پیچ انکے ساتھ ہو دوسری یہ کہ کبدی میں خون اکثر دورہ سے آتا ہے وقال فی الشروح قد یکون لہ فترات یوم او یومین یعنی اور شروح میں لکھا ہے کہ کبھی اس میں سکون ہوتا ہے ایک دن یا دو دن خصوصاً جبکہ قیام کبدی کا سبب تفرق اتصال نہ ہو اور شاید کہ دو تین دن آئیں اور پھر بند ہو جائیں بسبب درازی کے کہ جگر میں مادہ جمع ہو جاوے پھر جاری ہو جائیں بخلاف معوی کے کہ اس میں طبیعت کی اجابت اکثر بے دورہ اور بے سکون ہوا کرتی ہے تیسری یہ کہ اسہال کبدی کا لازمہ ہے کہ بدن گھٹ جائے اور روز بروز دبلا پن اور ضعف زیادہ ہونے لگے اور معوی اس کے خلاف ہے کہ اس میں جب اسہال مزمن ہو جائیں اور افراط کو پہنچیں تو اس وقت بدن دبلا ہو جاتا ہے چوتھی یہ کہ اسہال کبدی خصوصاً جبکہ دموی ہوں تو جگر کی حرارت اور رطوبت کے سبب سے بدبودار ہوتے ہیں بخلاف معوی کے کہ بہت بدبودار نہیں ہوتے کیونکہ امعا میں سردی اور خشکی ہے مگر جبکہ امعا میں تاکل پیدا ہو پانچویں یہ کہ کبدی میں ابتدا سے مرض سے آخر تک خالص خون آتا ہے یا غسالی اور شاید کہ غسالی آئے پھر دموی اور کسی طرح پر کہ ہو اس میں خراطین یعنی رطوبت غلیظ امعائی نہیں ہوتی مگر جبکہ

مزمن ہو اور مدت دراز میں سطح امعا بھی چھل جائے تب کبد کا خون امعا کے خراط کے ساتھ ملکر آئے بخلاف معوی کے بھی کہ اس میں پہلے
صفرا آتا ہے اور چند روز کے بعد خراط اور جرادہ یعنی چھلکے سے اور اس کے بعد خون اور اجسام غشائی یعنے جھلی کے سے ٹکڑے اور اس کے
بعد پیپ اور پیل اور کبھی معوی میں بھی ابتدا ہی میں خون خالص آتا ہے اس سبب سے کہ امتلا کی شدت سے امعا کی رگوں کا منہ کھل
گیا لیکن یہ خون بہت زیادہ نہیں آیا کرتا بلکہ تھوڑا تھوڑا سا آتا ہے چنانچہ جہال کو وہم ہوتا ہے کہ بواسیر کا خون ہے حالانکہ وہ نہیں غرض
اسہال کبدی میں اور معوی میں فرق اظہر من الشمس ہے سولھویں فصل سوء القنیہ کے بیان میں وہ استسقا کا مقدمہ ہے اور
اس کا ترجمہ فساد مزاج اور ضعف جگر اور اس کا سوء مزاج اس مرض کا سبب ہے اور شاید کہ معدے کے ضعف اور فساد سے عارض ہو
اور علت مذکور کی یہ علامت ہے کہ منہ اور ہاتھ پاؤں اور خصوصاً پلکیں پھر پھرا جائیں اور بدن اور منہ کے رنگ میں زردی مائل بسفیدی ہو
اور شاید کہ تمام بدن میں آماس ہو کر خمیر سا ہو جائے اور اسی طرح نفخ اور قراقر کی کثرت اور عادت کے خلاف طبیعت کی اجابت اس کا
نشان ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دانتوں کی جڑوں میں پھنسیاں نکل آئیں اور لب زخمی ہو جائیں اور سونے اور جاگنے کا حال
طریق طبعی پر نہ ہے اور عادت کے خلاف طبیعت کی اجابت سے یہ مراد ہے کہ کبھی طبیعت میں قبض ہو اور کبھی طبیعت نرم ہو اور کبھی کھانے
کے بعد جلد تقاضا ہو اور کبھی دیر کے بعد اور کبھی براز خشک آئے اور کبھی تر فائدہ قنیہ قاف کے فتحہ اور نون کے سکون اور یائے
مثناۃ تحتانیہ کے فتحہ اور ہائے مختفیہ کے سکون سے ہے علاج پہلے ایسی تدبیر کریں کہ فضلوں کا پیدا ہونا موقوف ہو اور تنقیے کے
لئے ایارج فیقرا دیں کئی دفعہ میں اور اگر خلط لزج اور غلیظ ہو اور مسہل قوی کی حاجت ہو تو غاریقون راوند وغیرہ قوت کے انداز سے
پر استعمال کریں اور اس مرض میں سب چیزوں سے بہتر قرص افسنتین ہیں - اور شربت دینار اور شربت ورد ہے اور جو استسقا کے مرض میں مستعمل
ہوتا ہے وہی اس کا علاج ہے مگر تھوڑے سے فرق کے ساتھ اور وہ یہ ہے کہ چونکہ سوء القنیہ میں سبب ضعیف ہوا کرتا ہے وہ دوائیں استعمال
کریں کہ نہایت قوی نہوں اور جاننا چاہئے کہ تنقیے کے بعد مفتحات اور مدرات دینا چاہئے اور ہر حال میں سرد پانی پینے سے روک
دینا مناسب ہے اور میٹھے پانی والے حمام میں جانے سے منع کر دیں مگر جس پانی میں قوت بورقی اور قوت شبی ہو اور دریائے شور
کا پانی مفید ہے اور اگر ممکن ہو تو پانی کی جگہ عرق کاسنی اور عرق بادیان پر اکتفا کریں اور اگر ممکن نہو تو ملا کر دیں اور غذا کے لئے ان
چیزوں کو اختیار کریں کہ لذیذ اور مقوی جگر ہوں جیسے دراج اور کبک اور نیز یہ بات کہ قرنفل مصطکی دارچینی سے خوشبودار کیا ہو فائدہ واضح
ہو کہ ایارج فیقرا کا نسخہ بحث صداع میں مذکور ہے اور اس جگہ مولف رحمہ اللہ نے ایارج فیقرا اسلئے اختیار کیا کہ رطوبات فضلیہ کو بدن سے
پاک کرتا ہے اور رطوبات اصلیہ کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے نفل کے آخر میں قبض ہے اور مناسب ہے کہ معدے اور جگر کو لطیف
دواؤں کی تکمید سے گرم رکھیں جیسے سنبل سلیخہ دارچینی نیز اونہ مدحرج اور میووں میں سے انار شیریں اور سیب مناسب ہیں فائدہ اس
مرض میں علاوہ تنقیہ علاج ریاضت ہے خصوصاً سفر کے طور پر چلنا اور فصد کے باب میں احتیاط واجب ہے جبتک کہ ضرورت نہو ہرگز اس کی
دلیری نہ کریں اور جس ضرورت سے کہ اس جگہ فصد کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ خون حیض اور خون بواسیر وغیرہ کا بند ہونا بیماری کا سبب
ہو اور امتلا سے خون کے آثار اور بیمار کے سن و سال اور مزاج اس پر گواہی دیں اور مناسب یہ ہے کہ جب فصد کی ضرورت جانیں
تو پہلے مسہل خفیف دیں جیسے ایارج فیقرا اور اقلیمون اور افسنتین کا مطبوخ اس کے بعد تھوڑا سا خون نکالیں اور حیض کے بند ہونے
میں اگر کھول سکیں وہ اسہال مدرات دیں اور فصد کی حاجت نہ پڑے تو بہتر ہے اور اسی طرح اگر خون بواسیر مقعد میں منہ والی سے جاری
ہو جائے تو بہت مناسب ہے مگر فصد بڑی احتیاط سے کر سکتے ہیں کیونکہ اس بیماری میں بے ضرورت خون کا نکالنا سبب کو
بڑھاتا ہے اور وہ چند ضعف لاتا ہے اور آفات پیدا کرتا ہے تنقیہ اس مرض میں تنقیہ بعد فاصلہ کریں اور مسہل بھی خوشبودار دوائیں جیسے عود

مصطگی سنبل داخل کریں تاکہ معدے کو تقویت ہو کیونکہ اس مرض میں معدے کی تقویت امر ضروری ہے اگر معدے میں بھی ضعف ہو اور
جب یہ جانیں کہ سوء القنیہ مستحکم ہوگیا اور استسقا میں پہنچا چاہتا ہے تو شیر شتر اعرابی بکری کے پیشاب یا ایک دانگ سکنجبین کے ساتھ دیں
اور اطباء دو دانگ تک اور آدھے درم تک بھی لکھتے ہیں اور میوؤں میں سے انار اور بہیہ مناسب ہیں اور سلیخہ اور سنبل اور دارچینی اور
بورہ اور زراوند مدحرج گلاب میں پیسکر جگر پر طلا کرنا مفید ہے اور روغن مصطگی اور روغن سوسن اور روغن سبنت معدے پر ملنا فائدہ مند
ہے **سترھویں فصل استسقا کے بیان میں** وہ مرض مادی ہے اس کا مادہ اوپری اور سرد ہوتا ہے کہ اعضائے ظاہری
یا باطنی کی خلوتوں میں آکر اعضا کی اصلیت کو بدل ڈالتا ہے اور اُس میں آماس پیدا کرتا ہے اور استسقا کی تین قسمیں ہیں۔
لحمی اور زقی اور طبلی اور ہر ایک کا ذکر علیحدہ قسم میں آتا ہے **فائدہ** جس استسقا میں مادہ اعضائے ظاہری میں ہوتا ہے وہ لحمی
ہے اور جس میں مادہ اعضائے باطنی میں ہوتا ہے وہ زقی ہے اور طبلی اور ان اعضائے باطنیہ سے فضائے شکم مراد ہے
کہ سب احشا کو شامل ہے چنانچہ زقی میں بیان کیا جائیگا **پہلی قسم لحمی کے بیان میں** اور اس جگہ مادہ گوشت کی خلوتوں میں اور
چھیدوں میں ٹھہرتا ہے اس واسطے لحمی کہتے ہیں اور اس کی یہ علامت ہے کہ تمام بدن ڈھیلا اور سست ہو اور پھول جاے اور جب
انگلی سے دبائیں تو دب جائے اور ایک لحظہ دبانے کا نشان ویسا ہی نمودار رہے پھر رفتہ رفتہ برابر ہوکر ہیئت اصلی پر پلٹ آئے اور بول سفید
اور طبیعت جاری اور منہ میں ترشی اور پیاس میں کمی ہو لیکن اگر اس کے ساتھ حرارت ہو تو حرارت کے نشان ظاہر ہوں جیسے پیاس کی
شدت اور بول میں سرخی اور منہ میں تلخی وغیرہ اور جاننا چاہئے کہ لحمی کا سبب کلی یہ ہے کہ جگر کی قوتیں ضعیف ہوگئیں اور اُس کے مزاج
میں سردی آگئی اکثر ایسا ہوتا ہے کہ شاید جگر کی گرمی سے پیدا ہوا اسلئے کہ جب جگر ضعیف ہو اور سوء مزاج گرم یا سرد میں مبتلا ہو تو غذا
خوب ہضم نہ ہو اور اسی طرح بدوں ہضم کے جگر میں آئے اور اس میں تغیر نہ آئے اور خون نہ بنے کہ اعضا میں اور گوشت کے چھیدوں
میں آئے اس سبب سے بدن پھول جائے اور اس سبب سے کہ بدن رطوبات لزج کے سبب سے پھول جاتا ہے تو دبانے کے وقت
جب متفرق ہو جائیں پھر عود نہ کرسکیں اس وجہ سے کہ غلیظ ہیں جیسا کہ کہہ چکے ہیں بخلاف زقی اور طبلی کے کہ ان میں دبانے کی
جگہ گڑھا دیر تک نہیں رہتا اسلئے کہ مائیت اور ریح سریع الحرکت اور لطیف ہیں لطافت کے سبب سے جیسا دبانے وقت دب
جاتے ہیں جب دبانا موقوف کریں تو پھر اسی وقت بلا مہلت عود کر آئیں اور ضعف اور سردی جگر کے اسباب جزئیہ بہت ہیں ایک
تو بدن میں سے خون کا بہ جانا اور افراط سے نکل آنا دوسرے خون معتاد کا بند ہونا تیسرے شدت کا سرد پانی پینا خاصکر حمام
میں اور گرم بستر میں اور حرکت بدنی یا نفسانی کے افراط کے بعد چوتھے یہ کہ جگر کے نزدیک اعضا میں سے کسی عضو میں آفت پیدا
ہو جیسے طحال اور معدہ اور ریہ میں اور اُس کے سبب سے جگر کے افعال ضعیف ہو جائیں مثلاً طحال ورم کر آئے یا ضعیف
ہو جائے پھر جگر سے سودا کو نہ جذب کر سکے اور سودا کی کثرت سے جگر کی قوتیں ضعیف ہو جائیں اور اس کا ہضم بگڑ جائے
یہاں تک کہ معدے میں سردی آئے اور ضعیف ہو جائے اور ہضم کے قصور سے کچا کیلوس جگر میں جائے اور جگر بھی خوب
ہضم نہ کرسکے اور ویسا ہی اعضا کیطرف جذب ہو اور رخامی کے سبب سے جزو بدن نہو یعنی بدن میں خوب نہ ملے اور گوشت
کی خلوتوں میں رہجائے اور اسی طرح ریہ کی سردی اور ضعف گردے سے اکثر جگر میں سردی اور ضعف آجاتا ہے پانچویں یہ کہ تمام
بدن کا سوء مزاج یا مغص اور بچپن یا کمر کا درد یا حجاب کی آفت استسقا میں ڈالے چنانچہ اس فصل کے آخر میں مفصل
بیان کرینگے **علاج** پہلے تو سبب سابق کا ازالہ کریں یعنی اسباب جزئیہ جن کا ذکر کیا ہے اس کے بعد سبب واصل کی تدبیر کریں یعنی جگر
کی سردی اور ضعف کا علاج اُن چیزوں سے کریں جن کا ذکر جگر کے سوء مزاج بارد میں گذر چکا ہے جیسے معجونات اور ضمادات اور گرم غذائیں اور جب

جگر کا مزاج درست ہو جائے اور اس میں گرمی آجائے تو خشک دواؤں کا ضماد کریں تاکہ رطوبات کو جذب کرلیں اور تعریق اور اندفان کی تدبیر عمل میں لائیں یعنی پسینا آنے کی تدبیر اور ریت وغیرہ میں دبانا اور جن مریضوں کو استسقا کے ساتھ حرارت ہو جو کچھ سوء مزاج گرم میں مذکور ہے کام میں لائیں تاکہ حرارت ساکن ہو پھر استسقا کے علاج پر متوجہ ہوں اور اسہال اور ادرار اور عرق لانا اور رطوبات کا خشک کرنا اسکا علاج ہے لیکن واجب ہے کہ جو کچھ شدت سے گرم ہو اس سے پرہیز کریں اور اگرچہ اسباب جزئیہ کا تدارک اور سوء مزاج کی تعدیل ہر ایک اپنی اپنی جگہ مفصل مذکور ہے لیکن اسجگہ بھی آسانی کے لئے ہم اس کو مفصل بیان کرتے ہیں اللہ جل شانہ کی عنایت سے سو اسباب سابقہ یعنے پہلے اسباب کی طرف اس طرح پر ہے کہ اگر معدے کا ضعف اور اس کی سردی سبب ہو تو پہلے قے کرائیں اور پھر گلقند اور انیسون کھلائیں اور اسہال کے لئے حب مسطگیون دیں اور تعدیل کے لئے معجون کرکم اور اسی طرح دوسرے اسباب کا تدارک کر سکتے ہیں چنانچہ ہر ایک اپنی اپنی جگہ مذکور ہے اور اس فصل کے آخر میں بھی استسقا کی تینوں قسموں کے ذکر کے بعد بطور متفرقات کے ذکر آئیگا اور سبب واصل کی تدبیر وہی ہے کہ جگر کے سوء مزاج سرد میں جس کا بیان کیا ہے اور مسہلوں میں سے نافع حب راوند ہے اور اس جگہ بارہا اس کا تجربہ ہوا ہے اسکی ترکیب راوند آدھا درم تربد سفید دو درم ترنجبین زراوند مدحرج دو دانگ گل آدھا درم انیسون ایک دانگ دو خوراک کریں اور اجوائن اور انیسون کا مطبوخ پینا نہایت مفید ہے لیکن اگر حرارت ہو تو پہلے حرارت کو زائل کریں اسکے بعد استسقا کے علاج پر آئیں لیکن اس صورت میں کسی وجہ سے شدت کی گرم چیزوں کو اختیار نہ کریں اور اس جگہ استسقال صفرا کے لئے مطبوخ ہلیلہ اور شربت ورد مکرر اونٹنی کا دودھ آب کاسنی اور شربت بنفشہ کے ساتھ دے سکتے ہیں اور کھانسی ہو تو شربت نیلوفر مفید ہے اور شربت بزوری اور عنب الثعلب کا جوش کیا پانی ہمیشہ استعمال فائدہ مند ہے اور اس جگہ انار کا کھانا سب دواؤں سے زیادہ مفید ہے چنانچہ موجز میں لکھا ہے کہ قد عرض للمرأة استسقاء مع الحرارة فاکلت من الرمان ما اشتہت من ذلک فبرأت یعنی ایک عورت کو استسقا حرارت کے ساتھ عارض ہوا اور اس نے اسقدر انار کھائے کہ اس کے ذکر سے شرم آتی ہے سو اچھی ہوگئی اور جب اطراف میں ورم ہو جائے تو بتریدہ سے بچنا لازم ہے اور غذا پر قناعت کرنا مناسب ہے اور غذا کیلئے مرغ کا گوشت یا جوان بکری کا گوشت نخود کے ساتھ پکائیں اور سماق سے ترش کرکے کھلائیں اور تعریق کا یہ طریقہ ہے کہ بورہ ارمنی روغن بابونہ میں ملاکے بدن پر ملیں یا نمک یا بکری یا بیل کے اوجھڑی کی چربی میں ملاکر یا زراوند طویل اور مدحرج روغن بان یا روغن خار میں ملاکر یا دار چینی اور سلیخہ اور قصب الذریرہ روغن سوسن میں ملاکر ان میں سے جو کچھ مل سکے ملا کریں کہ پسینا لاتے ہیں اور پانی کے جذب کرلینے میں یکساں خاصیت رکھتے ہیں اور اندفان یعنی ریت میں دبانے کا یہ طریقہ ہے کہ بیمار پاؤں پھیلا کر لیٹ جائے اور اس کے تمام بدن پر گرم ریتا ڈالیں چنانچہ تمام بدن کو ڈھانک دے اور ریتا میں گرمی معتدل ہو تاکہ خشکی سے ضرر نہ پہنچے ضماد کی ترکیب کہ بدن میں سے پانی کو جذب کرلے اور خشک کرڈالے حلبہ پنوال کندر حنظل علک البطم پرانی چربی میں ملاکر تمام بدن پر ضماد کریں دوسرا نسخہ گائے کا سوکھا گوبر اور بکری کی مینگنیاں اور چوب انگور کی راکھ نطرون سب دواؤں کو سرکے میں ملا کے ضماد کریں اور اگر تحلیل یا زیادہ خشکی منظور ہو تو گندھک بھی اس ضماد میں داخل کریں۔ اور یہ ضماد استسقا کے تینوں اقسام میں مفید ہے لیکن لحمی تو تمام بدن پر استعمال کریں اور زقی میں شکم پر اور طبلی میں دونوں پہلوؤں اور دونوں پاؤں پر اور جاننا چاہئے کہ خشکی کے حماموں میں جانا تاکہ پسینا آئے بدون استعمال پانی کے مفید ہے اور جو پسینا آئے تو کپڑے سے پونچھتے رہیں۔ تاکہ فی الفور نکلتا رہے آئے۔ اور اسی طرح حمام میں گرم فرش پر لیٹنا اور آفتاب کی طرف پشت کرکے حمام میں بیٹھنا اور گندھک وغیرہ کے

چشموں کے پانی میں بیٹھنا اور دریا کے پانی سے بدن دھونا اور گرم تنور میں بیٹھنا فائدہ دیتا ہے اور نمک کو پانی میں ڈالکر ملاکر کوئی [illegible]
میں رکھدیں تو دریا کے پانی کے قائم مقام ہے فائدہ سوء القنیہ میں جو نسخے قوانین کا ذکر کیا ہے وہ سب جگہ مفید ہیں اور مٹی میں تریاق [illegible]
مار العسل میں ملاکر کھانا سب سے بہتر ہے اور اگر تریاق فاروق میسر ہو تو زیادہ بہتر ہے دیں ایک مثقال کے برابر کم اور زیادہ تھوڑا تھوڑا پانی کے پینے سے پرہیز رکھیں
اور اگر صبر نہ کر سکیں تو ایک چھوٹے منہ کے آبخورے میں پانی ڈالکر اس سے چوسنے کے طور پر پانی پئیں اور مناسب ہے کہ اس پانی کو جوش دیکر [illegible]
اور جان لینا چاہیئے کہ اطبائے محققین کے نزدیک استسقائے طبلی اور قسموں سے زیادہ سالم ہے اور یہی بات ٹھیک اور سچ ہے [illegible] دستور العلاج
میں اس پہلی قسم کے علاج کا یہ طریقہ لکھا ہے کہ پہلے بدن کو فضول غذا سے پاک کریں اور جگر کے سوء مزاج کو اعتدال پر لائیں اور اس کا یہ طریقہ ہے
کہ غذا نہ دیں اور مکو کے عرق پر اکتفا کریں اور حتے الوسع پانی کے پینے سے پرہیز کریں اور پیاس پر صبر کریں اور استفراغ بسہولت کریں اور [illegible]
اسقدر چاہیئے کہ حرارت غریزی کو نہ بجھا دے اور اگر استسقاء مع الحرارت ہو تو اُسکی علامت بدن میں سوزش اور رنگ میں زردی اور [illegible]
ہونا اور اشتہا ساقط ہو جائے اور قے زرد آئے اور سینہ ابھر آئے اور پیشاب میں شدت کی تیزی ہو اور جاننا چاہیئے کہ استسقا لغت میں
پانی کی طلب کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں جیسا مصنف رحمۃ اللہ نے بیان کیا اور حاصل کلام اس مرض کا سبب حرارت غریزی کا
ضعف ہے اور ضعف حرارت غریزیہ ضعف رطوبت غریزیہ اور زیادتی برودت کا سبب ہے کہ اعضا سے غذا میں غالب ہو جاتی ہے [illegible]
کو کچی رکھتی ہے اور مائیت زیادہ پیدا کرتی ہے اور ہضم نہ ہونے کے سبب سے فضولات جگر میں جمع ہو کر استسقا پیدا کرتی ہیں ساحر طبیب کا
قول ہے کہ اس مرض میں بہت لوگوں کو مولی کے پانی سے صحت ہوئی اور صاحب دستور العلاج کہتا ہے کہ اس قسم کے مریض کو آب انار
آب ترنج سکنجبین سادہ ملاکر دیا اور تھوڑے دنوں اُسکی مداومت کی تاکید کی اُنہوں نے صحت پائی اور جاننا چاہیئے کہ اگر استسقا [illegible]
سے ہو تو وہ دوائیں استعمال کریں جو دوسرے درجہ میں سرد ہوں تاکہ حرارت جگر برطرف ہو اور جالینوس کہتا ہے استسقا [illegible]
ایسی دوائیں دیں کہ مزاج کو اعتدال پر لائیں اور اُسکا یہ طریقہ ہے کہ آب بادیان آب کاسنی یا سکنجبین بزوری عرق بادیان میں ملا کے
استعمال کریں دوسری قسم زقی کے بیان میں وہ اس طرح پر ہے کہ احشا میں پانی جمع ہو جائے خواہ صفاق اور [illegible]
خواہ ثرب اور امعا کے درمیان جمع ہو اور استسقا کا سبب اور اصل یہ ہے کہ بدن میں مائیت کی کثرت ہے اور اسکی جگہ جمع ہو گئی ہے
لیکن اسباب سابقہ بہت ہیں ایک تو یہ کہ جگر کی دافعہ اور گردہ کی جاذبہ دونوں یا اُن میں سے ایک ہی ان اعضا میں کسی آفت کے
آنے سے ضعیف ہو جائے جیسے آماس وغیرہ کہ ہر ایک کے ضمن میں مذکور ہے پھر مائیت خون سے الگ نہ ہو اور اُسکو بدن قبول
نہ کرے اور ناچار مقداریں بڑھ جائے اور کسی سبب سے اس جگہ میں اتر آئے اور اُسکی جگہ کو گھیر لے دوسرے یہ کہ سرد پانی بہت
پینے کا اتفاق ہو تیسرے یہ کہ بدن کے رطوبات میں ذوبان ہو یعنی پگھلنے لگیں اور حال یہ ہے کہ عادت کے راستے آماس وغیرہ
کے سبب سے بند ہوں اور اس سبب سے یہ رطوبات ذوبانی اسجگہ آ جائیں اور یہ استسقا سب اقسام میں بہت برا ہے اور
رازی کے نزدیک بھی یہی ہے اور استسقائے زقی کی علامت شکم کا بھاری ہونا اور بڑھ جانا اور شکم کا پوست کھنچنا اور صاف اور براق
ہونا اور چھونے سے شکم ایسا معلوم ہو جیسا پانی بھری مشک ہے اور اسی طرح جب پیٹ پر ہاتھ ماریں یا بیمار کروٹ بدلے تو پانی کی حرکت کی
آواز آئے جیسے پانی کی موج کی آواز ہوتی ہے اور شاید کہ ہاتھ اور پاؤں اور آنکھ کی پشت اور خصیہ اور قضیب پر آماس
پیدا ہو اور جب شکم ہو تو کھانسی اور سانس میں تنگی پیدا ہو پھر اگر اس کے ساتھ حرارت نہ ہو تو پیاس کا نہ ہونا اور رنگ اور
بول کا سفید ہونا اور سردی کا معلوم ہونا اُسکا گواہ ہے جیسے پیاس اور بول اور رنگ میں زردی اور اسکے سوا [illegible]
[illegible] باقی رہے [illegible] استسقا [illegible] جمع ہو جاتی ہے [illegible]

عفونت آتی جواب رطوبت میں تعفن آنیکی یہ شرط ہے کہ ایک ہی مقام میں ٹھہرے اور اُسکی گردش کیلئے راستہ نہ ہو جیسا حوض میں ٹھہرا ہوا پانی جب خرچ نہیں ہوتا اور دوسرا پانی اس میں نہیں آتا اس سبب سے بدبودار ہو جاتا ہے اور بُری بُری چیزیں اسمیں پیدا ہو جاتی ہیں اور اس جگہ ایسا نہیں بلکہ پانی حرکت کرتا ہے اور کم اور زیادہ ہو جاتا ہے اسی واسطے اس میں تغیر اور تعفن نہیں آتا علاج اگر ورم جگر اسکا سبب ہو خواہ ورم گرم ہو خواہ ورم صلب اس کی تدبیر کا بیان اُسی کی بحث میں گذر چکا اسکے موافق تدارک کریں اگر دوسرا اسباب ہو تو گرمی اور سردی کی رعایت سے جگر کے مزاج کی تعدیل کریں اور استفراغ وغیرہ میں بھی یہی رعایت رکھیں مثلاً اگر حرارت ہو تو سکنجبین آب کاسنی وغیرہ سے اُس کی تعدیل کریں اور اسہال کیلئے کلکلانج بارد دیں اور اگر نہ ہو تو تعدیل کیلئے سکنجبین بزوری اور شربت دینار اور شربت اصول اور شربت افتیمون دیں اور اسہال کیلئے کلکلانج حار اور دونوں حال میں قبض رفع کرنے کیلئے مغز فلوس جلاب اور روغن بادام کے ساتھ مناسب ہے اور بعض اطبا استسقاء زقی کے زرد آب کو ہلیلہ زرد اور تمر ہندی کے مطبوخ اور آب شاہترہ سے دفع کرتے ہیں اور جاننا چاہیئے کہ ہلیلہ زرد استسقاء زقی کے دفع کرنے میں جسکے ساتھ حرارت ہو کلی نفع دیتا ہے جیسے سکنجبین استسقا میں جو سردی سے ہو عمدہ مسہل ہے استفراغ کے بعد جگر کی تقویت کیلئے قرص زرشک اور قرص گل اور شربت انار اور شربت سیب وغیرہ دیں اور ادرار کیلئے قرص ماذریون وغیرہ جیسے جوب اور مطبوخات کہ اسارون یا دیاں نانخواہ تخم کرفس سنبل وج انجدان پودینہ طیون کا کنج سے بنا کر استعمال کریں اور ادرار کا یہ نفع ہے کہ مائیت بول میں دفع ہو اور شکم کی فضا میں جمع نہ ہو لیکن ایک ہی دوا پر اکتفا نہ کریں بلکہ مدارات کو از سر نو بدلتے رہیں تاکہ طبیعت ایک چیز سے مالوف نہ ہو کیونکہ جب طبیعت کو کسی چیز کی عادت ہو جاتی ہے تو اسکا اثر نہیں مانتی ہے قرص ماذریون کی ترکیب ماذریون مدبر پوست ہلیلہ زرد اور جو سب ایک برابر لے کر نبات میں قرص بنا کے ایک مثقال جلاب کے ساتھ دیں دوسرا نسخہ تخم کاسنی دس درم تخم ماذریون یا اُسکی پتی غاریقون عصارہ غافث ایک ایک درم اور چار دانگ گل سرخ تخم خیار ڈھائی ڈھائی درم کوٹ اور چھان کے دس درم قرص بنا کے ہر روز ایک قرص دیں فائدہ جبتک ماذریون کو پرورده نہ کریں کھانے کی دواؤں میں استعمال نہ کریں کیونکہ سموم کے اقسام سے ہے اور پرورده کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ دو رات دن سرکے میں تر کریں چنانچہ سرکہ اُس کے اوپر رہے اس کے بعد میٹھے پانی سے تین مرتبہ دھوئیں اور سائے میں سکھائیں اور اگر کوئی ضرورت ہو تو دھوپ میں رکھدیں کہ جلد خشک ہو جائے اور بہتر یہ ہے کہ تازہ ماذریون اور اسکی بڑی بڑی پتی ہو اور بعضے سات دن تک سرکے میں رکھتے ہیں اور بعضے ایک ہی دن پر قناعت کرتے ہیں اور جاڑوں میں دھوپ میں سکھاتے ہیں اور گرمیوں میں سایہ میں کلکلانج بارد کی ترکیب برگ ماذریون کے سات دن سرکے میں بھگو کر خشک کر لیں پوست ہلیلہ زرد پانچ پانچ درم عصارہ افسنتین تین درم ریوند سوسن گل سرخ تخم کاسنی مغز تخم خیار رب السوس دو دو درم ترنجبین مغز فلوس خیار شنبر شکر طبرزد پندرہ پندرہ درم یہ سب گیارہ دوائیں ہیں ترنجبین اور مغز فلوس اور شکر طبرزد کو گرم پانی میں حل کریں اور چھان کے جوش دیں یہانتک کہ غلیظ ہو جائے پھر دوسری دوائیں کوٹ چھان کے اُس میں ملائیں کلکلانج حار کی ترکیب ہلیلہ بلیلہ آملہ فلفل سویا بادیان تخم کرفس شیطرج ہندی لسان العصافیر زیرہ کرمانی ریوند چینی نمک اندرانی نمک خیبر نمک ہندی نمک سرخ نانخواہ تین تین درم تربد ایک رطل آملہ منقی تین رطل یہ سب اٹھارہ دوائیں ہیں آملہ کو چوبیس رطل پانی میں جوش دیکر جب آٹھ رطل رہ جائے تو صاف کریں اور اُس چھنے ہوئے پانی میں چار رطل قند ڈال کے پھر جوش دیں کہ شہد کا سا قوام ہو جائے پھر ایک رطل میٹھا تازہ تیل اُس میں ڈالکر ملائیں کہ خوب ملکر یکساں ہو جائے باقی دواؤں کو کوٹ چھان کر اُس میں ملائیں اور استسقا کا پانی نکالنے میں دواء الکرم اور معجون لک صغیر اور کبیر بھی ویسی ہی تاثیر رکھتی ہیں اور جاننا چاہیئے کہ استسقا میں جو دوا استعمال کریں مناسب ہے کہ اسکو خوب باریک

کریں تاکہ جلد اسکی قوت ضعیف ہونے سے پہلے جگر کے محدب میں پہنچے اور عمدہ تر غذا چوزۂ مرغ فربہ کا شوربا اور زیرباج اور چیتھو گرم
مصالحہ ملا کر اگر حرارت نہ ہو اور نمک اور سرکہ سے ترش کریں اور جان لینا چاہئے کہ سرکہ مستسقیوں کی پیاس کو دباتا ہے اور سدہ کھولتا
ہے اور گرم استسقا کو فائدہ دیتا ہے اور جب تک مادہ مستحکم نہ ہو تو اونٹنی کا دودھ نہ دیں اور انار کا پانی اور مولی کے پتوں کا پانی شربت سکنجبین
میں ملا کے ہمیشہ پینا اس مرض میں کلی فائدہ رکھتا ہے اور بوعلی کہتا ہے کہ ایک استسقا والی عورت بہت ضعیف ہوگئی تھی اُس نے اتفاقاً
بہت سے انار کھالئے اور اس بیماری سے بچ گئی طلا کی ترکیب جو یہاں کام آتا ہے بورہ ارمنی بیخ سوسن تین تین درم تخم کرنب ساٹھ
درم بکری کی مینگنیاں پچاس درم آرد جو سرگین گاو ساٹھ ساٹھ درم سب کو پیس لیں پس اور بادیان اور کاسنی کے پانی میں ملا کر شکم پر طلا کریں
تنبیہ بعض اطبا اس قسم میں شگاف دے کر پانی نکالتے ہیں جیسا کہ مدرسے کے لئے کرتے ہیں لیکن اس عمل میں بڑا خوف ہے اسی
واسطے اکثر کتابوں میں اس کے بیان سے تعرض نہ کیا تیسری قسم طبلی کے بیان میں وہ اس طرح پر ہے کہ ہوا سے غلیظ جس کا
تحلیل ہونا دشوار ہو چکہ تھوڑی سی رطوبت کے ساتھ ملکر اُس جگہ جمع ہو جائے جہاں استسقاء زقی کا پانی جمع ہوا کرتا ہے اور اس قسم کے استسقا
کو بقراط نے استسقاء یابس کہا ہے اور اس علت کا سبب جگر کے مزاج کی گرمی ہے یا معدے کی شدت سے سردی اور رطوبت
اور صاحب اقسرائی کہتا ہے کہ معدے کے ہضم کا فساد طبلی کا سبب ہے خواہ معدے کے ضعف ہضم میں فساد ہو خواہ مادۂ غذائی
کی غلظت کے سبب سے اور ظاہر ہے کہ جب غذا معدے میں خوب ہضم نہ ہو تو جگر کی ہاضمہ بھی اس سے عاجز آتی ہے اور
حرارت کے اثر کے قصور سے غذا کے ریاح بن جاتی ہیں اور کبھی معدہ یا جگر کی قوت حرارت سے ریاح پیدا ہوتی ہیں کیونکہ
حرارت کی افراط سے بھی ہضم ضعیف ہوتا ہے اور ضعف ہضم سے ریاح پیدا ہوتی ہیں -- اور استسقاء طبلی کی یہ علامت
ہے کہ زقی کی گرانی سے اس میں گرانی بہت کم ہو کیونکہ مادہ ہلکا ہے اور تمدد اور کشش محسوس ہو اور شکم ایسا معلوم ہو جیسا مشک کے
پھونک کر پھولایا ہے اور جب اُس پر ہاتھ ماریں تو نقارے کی سی آواز آئے اسی واسطے طبلی کہتے ہیں اور اس استسقا کا خاصہ
ہے کہ ناف زیادہ باہر نکل آئے یعنی اونچی ہو جائے اور اس قسم کا ناف کا اونچا ہونا لحمی اور زقی میں نہیں ہوتا علاج اُن
رطوبات غیر منہضم کے لئے جن سے احشا میں ریاح پیدا ہوتی ہیں تنقیہ کی چیزیں دیں جنکا ذکر ہو چکا ہے اور اس کے ساتھ مزاج کی
رعایت بھی رکھیں اور مناسب ہے کہ آسانی اور نرمی سے استفراغ کریں اور ایسی چیز اختیار کریں کہ جگر کو زیادہ گرم نہ کرے کیونکہ
جگر کے زیادہ گرم ہو جانے سے ابخرے اٹھتے ہیں اور پیاس پیدا ہوتی ہے خصوصاً گرم مزاج میں اسی واسطے اطبا کہتے ہیں - کہ جب
گرم چیزیں استعمال کریں تو احتیاطاً سرد چیزیں جگر پر طلا کریں تا ابخرے کا خوف نہ رہے اور اسہال اور مادے کے تنقیے کے بعد
ریاح کے تحلیل کرنے میں کوشش کریں اور اسکا یہ طریقہ ہے کہ کندر اور زیرہ وغیرہ چبائیں تاکہ ڈکار آئے اور معجونات بادشکن
جیسے سنجرنیا اور فندادیقون کھلائیں اور گاورس اور نمک اور سبوس سے تکمید کریں اور وہ ضماد جو کہ لحمی میں ذکر کیا ہے اطراف پر
کریں اور صاحب خلاصہ تخم حرمل بادیان تخم کرفس پودینہ شکر سرخ آب سداب سے چھوٹا شیاف بناکے دبر میں رکھیں حقنہ جاننا چاہئے کہ اس
قسم کے علاج میں ادویات مسہل اور مدرات کا استعمال بہت نہ کریں بلکہ بالتدریج تھوڑا تھوڑا تنقیہ کریں اور ادرار کی کثرت سے ابخرے
پیدا کرتی ہے اور وہ تشنگی کا باعث ہوتے ہیں اور ظاہر ہے کہ اس مرض میں زیادہ پانی پینا سخت نقصان کرتا ہے اور گیہوں کی بھوسی
اور نمک اور ارزن سے تکمید کریں اور انہیں دواؤں کا ضماد کریں اور محجمہ ناری پیٹ پر لگائیں چوتھی قسم استسقاء
طبلی کے بیان میں جسکو جین کہتے ہیں واسطے مطلب اور باعث معدہ سے جان لینا چاہئے کہ جب استسقاء طبلی میں رطوبات
اور ریاح رقیق اور تحلیل ہو جاتے ہیں اور وہ غلیظ ریاح جنکا تحلیل ہونا دشوار ہے باقی رہ جاتے ہیں اور اس سبب سے

صلابت زیادہ ہو جاتی ہے تو اس وقت طحال کا نام صبن رکھا جاتا ہے اور صبن لغت میں استسقائے طبلی کا ہم معنے ہیں اور مستسقی کو مجبون کہتے ہیں
ہیں خواہ کسی قسم کا ہو مگر اطبا کی اصطلاح میں ایسا ہی چلا آتا ہے اور جاننا چاہیے کہ طبلی سے صبن بن جانے کا یہ نشان ہے کہ جیسی سختی تھی
اس سے بڑھ جائے اور جگر کا اور بیمار کا حال اچھا ہو جائے اور ہضم کامل ہو جائے اور بدن خوب غذا پائے اور اس سبب سے قوت
پلٹ آئے اور پیٹ کی سختی کے سوا کوئی اور برائی ظاہر نہ ہو علاج ملین چیزوں کا ضماد کریں تاکہ مادہ اسہال کے قابل ہو جائے کہ
کو اس میں دوا کا اثر تاثیر کرے پھر تلطیف اور تحلیل کے لئے آب کبریت اور آب نطرون سے تطول کریں اور بابونہ اکلیل الملک مرزنگوش
صعتر تخم سداب جند بیدستر جاؤشیر فاسے تطول کریں اور نطرون پیس کر سداب کے پانی میں اور اونٹ کے بول میں ملا کر شکم پر ضماد
کریں فائدہ جلیلہ کہ استسقا کے سب اقسام میں کام آتا ہے جاننا چاہیے کہ جہاں کہیں کہ استسقا کے ساتھ تپ اور حد سے زیادہ تشنگی ہو تو گرم
چیزیں ہرگز کسی قسم میں استعمال نہ کریں اور عنب الثعلب تخم کاسنی کے پانی پینے پر قناعت کریں اور بزوری باردہ ادام کے ساتھ کھلائیں
اور تپ کے لئے یہ مطبوخ دیں اسکی ترکیب یہ ہے کہ اسارون درم ہلیلہ کابلی بلیلہ آملہ پانچ پانچ درم بنفشہ نیلوفر تخم کاسنی تین تین درم
مویز منقی پندرہ درم آلو سیاہ عناب دس دس عدد سپستان بیس درم فلوس خیار شنبر ترنجبین دس دس درم اور جس شخص کو فقط اطلاق
کی ضرورت عمل کرنا ہے تو اسکے لئے فلوس شیرہ تخم کاسنی کے ساتھ سب مسہلات سے زیادہ نافع ہے اور تنقیہ کے بعد آب کاسنی اور سکنجبین
دیں تاکہ حرارت معتدل ہو اور تینوں قسموں میں آب کبریتی اور آب نطرونی وغیرہ میں نہانا اور حمام میں بدون استعمال پانی کے پسینہ لانا سب
چیزوں سے زیادہ نافع ہے کیونکہ میٹھے پانی سے نہانا استسقا میں نہایت مضر ہے اور پسینہ لانے کی تدبیر یہ ہے کہ مریض حمام میں جائے
اور حمام میں پانی ڈالنے سے پہلے خشک فرش پر بیٹھے تاکہ پسینہ آئے اور اس پسینے کو کپڑے سے پوچھتے رہیں اور جبتک کہ بیمار کی طبیعت
میں برداشت ہو بیٹھا رہے اور اگر تنور گرم کریں اور جب سرد ہونے کے قریب ہو اور آدمی اس میں جا سکے تو بیمار اس میں آکر
بیٹھے تاکہ پسینہ آجائے اسی قسم کی تدبیر کرنا ہے بلکہ یہ کام حمام سے افضل ہے کیونکہ حمام کی ہوا میں مائی ابخرہ ملے ہوتے ہیں اور تنور کی
ہوا میں یہ بات نہیں وہ بالکل خشک ہے دوسرا فائدہ اونٹنی کا دودھ خصوصاً اعرابی کہ شیح اور قیصوم کے جنگل میں چرتے ہوں استسقا
میں عجیب فائدہ دیتا ہے خصوصاً اگر غذا اور پانی کے عوض اسی پر اکتفا کریں اور پہلے دن چالیس درم سے شروع کریں اور ہر روز دس درم
بڑھائیں جسقدر طبیعت برداشت کر سکے اور بعض اطبا جو کہتے ہیں کہ استسقا میں دودھ مضر ہے تو اس واسطے کہ سرد ہے اس قول پر اعتماد
نہ کرنا چاہیے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس کا نفع بالخاصیت ہو جیسے کاسنی سرد ہے اور جگر کے سرد امراض میں اس کو دیتے ہیں اور اسی طرح
سنا کہ گرم ہے اور صفراوی بیماریوں میں استعمال کرتے ہیں لیکن چاہیے کہ دودھ کے استعمال کرتے وقت احتیاط کریں کہ شکم میں
دودھ بستہ نہ ہو اور احتیاط یہ ہے کہ اس سے پہلے اور اس کے بعد کوئی ایسی چیز دیا کریں کہ اس کو بستہ نہ ہونے دے جیسے حب
سکنجبین وغیرہ اور جان لینا چاہیے کہ اونٹ کا بول اور بکری کا بول بھی مفید ہے پانچویں نوع میں اس استسقا کا بیان ہے کہ شرکت
عارض ہو ہر چند یہ نوع تینوں قسموں کے اسباب کے تحت میں مذکور ہو چکی لیکن آسانی اور بعض مطالب کے اظہار کے لئے جداگانہ
انواع میں اس کا ذکر کیا جاتا ہے پہلی نوع وہ استسقا ہے کہ طحال کے ضعف سے پیدا ہو علاج سودا کے تنقیہ پر توجہ کریں اور
طحال کو ان چیزوں سے قوت دیں جن کا ذکر ضعف طحال میں آئیگا دوسری نوع وہ استسقا ہے جو ریہ کی سردی سے پیدا ہو اس
کی علامت ہمیشہ خشک کھانسی کا رہنا اور پاؤں کا ورم کر آنا علاج شربت زوفا اور گلقند دیں تیسری نوع وہ استسقا کہ جگر کے
ماساریقا سے مشارکت ہو یعنی اس کے مرض کے سبب سے ہو جائے اسکی علامت طبیعت کا نرم رہنا اور امعا سے فضول کا نکلنا علاج شربت
بزوری اور آب انار دیں اور جگر کی تقویت میں کوشش کریں چوتھی نوع وہ استسقا کہ گردہ کی شرکت سے یا مثانہ کی شرکت سے ہو اسکی حرارت کے سبب اسکی علا

اور علاج اُسی کے موافق ہیں پانچویں نوع وہ استسقا کہ رحم کی شرکت سے ہو یعنی اختناق کے سبب یا خون حیض بند ہونے سے ہو جائے اور اس کی علامت اُس کی بحث میں دیکھیں اور اوپر بھی بیان کیا ہے چھٹی نوع وہ استسقا کہ بدن میں خون زیادہ ہونے سے عارض ہو اُس کی یہ علامت ہے کہ خون بواسیر بند ہو جائے اور فصد سے خون نہ نکلا ہو علاج خون کم کریں اور اُس جگہ شربت زرشک اور شربت لیموں آب تمر ہندی آب انار مفید ہے ساتویں نوع وہ استسقا کہ بہت خون نکلنے سے پیدا ہو علاج اس قسم کے شربت اور غذا جن سے خون بڑھے تناول کریں جیسے شربت بہی اور بیضۂ مرغ کی زردی اور گوشت آٹھویں نوع وہ استسقا کہ تمام بدن میں سوء مزاج کے گرم ہونے سے پیدا ہو اُسکی علامت تپ تیز یا تپ دراز مثلاً مزمن اور بقراط نے کہا ہے کہ جو استسقا امراض حار کے سبب سے عارض ہو تو بہت برا ہے خصوصاً مزمن یعنی تپ دراز لازمی کہ کسی وقت مفارقت نہ کرے اور بعضے نسخوں میں نائبہ دیکھا گیا یعنی دراز نائبہ نویں نوع وہ کہ مغص اور زحیر کے سبب سے ہو اُس کی علامت ناف کے نواح میں ہمیشہ الم کا رہنا اور بقراط نے کہا جس شخص کو ہمیشہ مغص رہے اور مسہل سے زائل نہ ہو تو انجام کار اسکو استسقا طبلی ہوگا علاج پہلے مغص کی تدبیر کریں اسکے بعد استسقا کو دیکھیں دسویں نوع وہ استسقا کہ درد کمر کے تابع ہو اُس کی علامت ہمیشہ پشت میں درد رہنا اُسکا علاج وہی ہے جو وجع الظہر کا علاج ہے گیارھویں نوع وہ استسقا کہ حجاب کے سبب سے ہو جائے اُس کی علامت سانس میں تنگی اور کھانسی علاج حجاب کا معالجہ کریں اور وہ اس طرح ہے کہ شربت بزوری جس میں بنفشہ اور نیلوفر اور پر سیاؤشان ہو پلائیں اور باقی تدبیر حسب اسباب مرکب ہوں اور جیسا حال مقتضی ہو طبیب کی رائے پر منحصر ہے

چودھواں باب یرقان کی بیماری اور طحال کے امراض میں

چونکہ اطبا یرقان کو جگر اور مرارہ اور طحال کی بیماریوں سے بھی شمار کرتے ہیں لہٰذا اس کا ذکر امراض جگر کے بعد اور امراض طحال کے پہلے مناسب معلوم ہوا اور اس باب میں دو فصلیں ہیں پہلی فصل یرقان کے بیان میں وہ اس طرح پر ہے کہ بدن کے رنگ میں زردی یا سیاہی سے جیسا خلط کا رنگ ہو اسی کے موافق تغیر فاحش آ جائے اور جاننا چاہئے کہ اکثر یرقان میں مادہ بے عفونت ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ تپ غب یا ربع اسکے لوازم میں سے نہیں اور زرد یرقان اکثر جگر اور مرارہ سے ہوتا ہے اور سیاہ اکثر طحال سے پیدا ہوتا ہے اور ان دونوں کو دو قسموں میں بیان کرتے ہیں پہلی قسم یرقان زرد کے بیان میں یہ کئی طرح پر ہے ایک تو وہ ہے کہ طبیب بحران کے طریقہ پر مرۂ صفرا کو ظاہر بدن کی طرف دفع کرے اُس کی علامت حمیات صفراوی کا پہلے ہونا اور اس کے سوا جو کچھ بحران کو لازم ہے جیسے غشیاں اور منہ تلخ ہونا اور شکم میں قبض رہنا اور احشا میں الم محسوس ہونا اور بحران کے دن یرقان کا پیدا ہونا فائدہ جو یرقان ساتویں دن سے پہلے بحران کے طور پر عارض ہوتا ہے ردی ہے علاج ظاہر کی طرف مادے کے دفع کرنے پر طبیعت کی امداد کریں اور اسکا یہ طریقہ ہے کہ بیمار گرم پانی میں داخل ہو اور حمام کرے اور تھوڑا سکنجبین یا شیرۂ کاسنی میں ملا کے پلائیں اور اس قسم کا علاج سہل ہے فق عجائب الانتخاب میں یرقان کے پیدا ہونے کا یہ سبب لکھا ہے کہ جاڑے کے زمانے میں شمالی ہوا چلنے کے وقت اکثر پیدا ہو جاتا ہے اس وجہ سے کہ مسامات بند ہو جاتے ہیں اور گرمی کے زمانے میں جنوبی ہوا چلنے کے وقت حادث ہو جاتا ہے اور کبھی گرم چیزوں کے کھانے پینے سے پیدا ہوتا ہے اور تھوڑا زمانہ رہتا ہے اور جو یرقان گرم دواؤں سمی کے کھانے سے پیدا ہوتا ہے جیسے فلفل دراز فلفل موئیہ خیر دل دار چینی اسکا یہ سبب ہے کہ تیز حدت کی وجہ سے سب صفرا کو خون سے صاف کر کے جذب نہیں کرتا اور جگر سے خون کے ساتھ سب اعضا میں جا کر بدن اور خون کے رنگ کو زرد کر دیتا ہے اور پہلے زردی آنکھوں سے ظاہر ہوتی ہے پھر سارے بدن میں رنگ آتی ہے دوسری قسم یرقان کے بیان میں جو سوء مزاج گرم سے عارض ہو اس سے غذا صفرا سے غیر طبعی بن جاتی اور خون کے ساتھ تمام بدن میں پھیل جائے

اسکی وہی علامت ہے جو جگر کے سوءمزاج میں مذکور ہے اور قے صفراوی اور بول میں شدت سے زردی یا سیاہی اور بول پر جھاگ زرد ہو اور یہ قسم اکثر حمی سونوخس کے ساتھ ہوا کرتی ہے اس سبب سے کہ صفرا خون میں ملتا ہے **علاج** جگر کی تبرید کے لئے آب انارین اور ماءالشعیر اور اسکے سوا شربت اور غذائیں اور طلا کہ جگر کے سوءمزاج گرم میں مذکور ہیں استعمال کریں اور تنقیہ صفرا کے لئے مطبوخ ہلیلہ اور آب دوغ سقمونیا سے قوت دیکر کام میں لائیں اور مطبوخ فواکہ یا نقوع فواکہ حال کے موافق شیرخشت یا ترنجبین کے ساتھ ملین موافق ہے اور تنقیہ کے بعد پھر جگر کی تبرید پر متوجہ ہوں جب تک کہ مقصود حاصل ہو تیسرے یہ کہ مرارہ میں سوءمزاج گرم پیدا ہوا ہو اور اس سبب سے مرارہ کی طرف بہت سا صفرا کھنچ آئے اور مقدار کی کثرت سے اور اُس مقام کی حرارت کے سبب جوش مارے اور بدن میں پھیل جائے اور اس کی **علامت** یہ ہے کہ یکبارگی پیدا ہو حالانکہ کوئی سبب خارج سے نہ ہو اور بول ابتدا میں سفید ہو اسکے بعد زرد ہو جائے پھر سیاہ ہو جائے اور آخر میں غلیظ ہو جائے اور اس قسم اور اُس قسم میں کہ جگر کے سوءمزاج گرم سے عارض ہو یہ فرق ہے کہ کبدی میں اشتہا کم ہو جاتی ہے اور پیاس زیادہ اور قارورہ بھی ابتدا ہی سے سُرخ ہوتا ہے اور تمام بدن کے رنگ میں زردی آجاتی ہے البتہ منہ کا رنگ تیرگی مائل ہوتا ہے اور قے صفراوی کی ایذا رہتی ہے اور اس قسم میں اور اُس یرقان میں کہ سدہ جگر کے سبب سے عارض ہوتا ہے یہ فرق ہے کہ سدے سے رفتہ رفتہ ظاہر ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ کمال کو پہنچتا ہے اور یہ اُس قسم کے خلاف ہے کہ دفعتاً ہو جاتا ہے اور جگر کے سوءمزاج کے آثار اور سدے کے نشان سے خالی ہوتا ہے **علاج** مرارہ کے مزاج کی اصلاح کے واسطے شربت آلو شربت انار سکنجبین سادہ ترش شیرہ کاسنی شیرہ لبلاب میں ملا کر دیں اور تنقیہ کے لئے ہلیلہ زرد شاہترہ افسنتین آلو کا مطبوخ استعمال کریں اور جان لینا چاہیئے کہ مرارہ جسکو فارسی میں زہرہ اور تلخہ اور ہندی میں پتا کہتے ہیں وہ ایک تھیلی کی صورت عصبانی ایک تہ والا ہے جگر کے زوایہ پر لٹکا ہوا ہے اور جگر کے مقعر میں سے ایک راستہ مرارہ میں کھلا ہوا ہے تاکہ صفرا اسے جگر سے نکلکر مرارہ میں جائے اور ایک راستہ مرارہ سے اثنا عشری آنت کی طرف کھلا ہوا ہے تاکہ کچھ صفرا زائد اس راہ سے آنتوں میں اتر آئے اور طبیعت کو فضل کے دفع کرنے سے خبردار کردے اور آنتوں کو دھو ڈالے اور اکثر آدمیوں میں آدمیوں میں ان دونوں راستوں سے زیادہ نہیں ہوتا مگر بعضوں میں زہرہ سے قعر معدہ میں بھی ایک بڑا راستہ ہوا کرتا ہے اور اُس سے بڑا ہوتا ہے جو آنتوں کی طرف جاتا ہے اور اس سبب سے صفرا معدہ میں زیادہ آتا ہے اور معدہ کو ایذا دیتا ہے اور اسکا نشان ہمیشہ منہ تلخ رہنا اور بدہضمی اور صفراوی قے کا اکثر آنا اور یہ بھی انہیں بیماریوں میں سے ہے جنکو سوءہیئت اعضائے آلیہ کہتے ہیں چوتھے وہ ہے کہ زہرہ ورم کر آئے اس سبب سے اُسکے فعل میں نقصان آئے یعنی جگر سے صفرا کے جذب کرنے میں اور اُسکو آنتوں کی طرف دفع کرنے میں ضعف آجائے اسوجہ سے صفرا بدن میں بڑھ جائے اور ناریت کے سبب سے کہ محیط کا طالب ہے جلد کی طرف متوجہ ہو اور اسکی یہ **علامت** ہے کہ تپ وقتی اور نرم ہر وقت رہے اور زبان کھُرکھُری ہو جائے اور تہوع کی ایذا ہو اور جگر کے مزاج میں گرانی محسوس نہ ہو اور اگر محسوس ہو تو کم بخلاف جگر کے کہ اُس میں بوجھ بہت کم ہوا کرتا ہے **علاج** جو کچھ ورم جگر میں لکھا ہے وہی اس کی دوا ہے پانچویں یہ کہ سوءمزاج گرم تمام بدن میں اور رگوں میں عارض ہو اس سبب سے رگوں کا خون صفرا ہو جائے اُسکی یہ **علامت** ہے کہ بدن چھونے سے گرم معلوم ہو اور طبیعت میں قبض اور براز خشک ہو اور تمام بدن کھجلائے اور گرمی کے جوش سے بدن میں دانے نکل آئیں اور قے صفراوی سے ایذا رہے اور براز زرد آئے اور تشنگی حد سے زیادہ ہو اور بیمار دبلا ہو جائے اور اس قسم کا یرقان رفتہ رفتہ پیدا ہوتا ہے اور کبھی تپ بھی ہو جاتی ہے اور جہاں حرارت غالب ہو اور صفرا جل جائے تو منہ کا رنگ زردی آمیز سیاہی مائل ہوتا ہے **علاج** اگر سوءمزاج سادہ ہے تو تبرید کافی ہے اور اُسکے ساتھ مادہ ہو تو فصد کھولیں اگر کوئی امر مانع نہ ہو اور مطبوخ ہلیلہ اور خیارشنبر اور چہار شربت وغیرہ سے طبیعت کو نرم کریں اور تنقیہ کے بعد پھر تبرید دیں تاکہ مزاج کی تعدیل ہو یعنی سرد شربت جنکا بارہا ذکر کیا ہے استعمال کریں اور مناسب غذائیں یہ ہیں پتلے پانی کی مچھلی سرکہ میں پکا کر اور چوزہ مرغ آب غورہ آب انار ترش ملا کر اور

احتیاط اس میں یہ ہے کہ سونگ کے مزورہ اور کدو پر قناعت کریں اور لیموں سے ترش کریں خاصکر جبکہ تپ ہو اور تنقیہ کے بعد حمام کرنا اور کھیرے
اور کدو بنفشہ خبازی گل خیرو گل نیلوفر کے آبزن میں بیٹھنا اور اسکے بعد روغن بادام روغن نیلوفر بدن پر ملنا فائدہ مند ہے ف اس قسم میں
اسہال کے بعد مبردات کے استعمال سے یہ مراد ہے کہ جب تنقیہ کامل سے فرصت پائیں تو مبردات کا استعمال کریں تاکہ تبرید کے ساتھ
مزاج کی تعدیل حاصل ہو جیسے تخم کاسنی تخم خیارین آلو سے بخارا تمر ہندی بیج کاسنی مغز تخم کدو سے شیرین عرق بید سادہ عرق عنب الثعلب
میں کھنگو کے چھان کر شربت نیلوفر شربت بزوری بارد آب برگ عنب الثعلب سبز مروق اضافہ کرکے پئیں چھٹے وہ ہے کہ سرد یا گرم ہوا
میں پھرنے سے یا بدن پر گرد و غبار بیٹھنے سے خواہ سفر میں خواہ حضر میں مسامات بند ہو جائیں اور یہ اکثر جاڑوں میں ہوتا ہے اور جبکہ
شمالی ہوا چلتی ہے علاج حمام کریں اور بنفشہ اکلیل الملک بابونہ گل خیرو جوش کر کے اسکا آبزن کریں اور نخود اور سبوس گندم پانی میں جوش
کر کے اُس سے بدن دھوڈالیں ساتویں یہ کہ حرارت ہوا کی شدت سے جس سے صفرا پیدا ہو بدن کے خون کا صفرا بن جائے اور اُس کی
علامت صفراوی قے اور تشنگی اور ضعف اشتہا اور معدے میں الم کا ہونا اور اکثر اس قسم کے ساتھ تپ غب دائمہ محرقہ ہوتی ہے اور اکثر
لڑکوں اور عورتوں کو عارض ہوتا ہے کیونکہ اُن کے بدن نرم ہیں علاج اس مکان کو سرد کریں اور جس جگہ اچھی ہوا ہو وہاں قیام کریں اور
سرد میووں کا پانی جیسے انار سیب تربوز خیار کدو پلائیں اور سرد غذائیں جیسے ربائیہ ریباسیہ اور کشکیہ کھلائیں آٹھویں وہ کہ جگر
میں ورم ہو اس سبب سے وہ راستہ جس میں سے صفرا مرارہ کی طرف جاتا ہے بند ہو اور صفرا جگر میں رک کر بدن میں پھیل جائے اور
اُسکی علامت اور علاج کو ورم الکبد میں تلاش کریں نویں وہ ہے کہ خاص جگر میں ہی سدہ پڑے اور صفرا کو مرارہ سے بالکل روک
دے پھر صفرا بدن میں منتشر ہو اور اسکی یہ علامت ہے کہ بول اور براز سفید ہو اور جو کچھ جگر کے سدوں میں مذکور ہے ظاہر ہو اسکا
علاج سدہ کبد میں دیکھیں دسویں یہ کہ بدن میں حرارت غریب سمی اثر کرے اور بعض اخلاط کو جو اس کام میں مستعد ہیں مرۂ صفرا
بنا دے جیسا کہ رتیلا زنا بیر جیبشہ اور افاعی اور دوسرے حیوانات سے جنکا زہر گرم ہوتا ہے عارض ہو یا کسی دوائے قاتل تیز کے کھانے
سے جیسے افعی اور پلنگ کا پتہ اور صداء الحدید سے پیدا ہو اور اس یرقان کی علامت جو زہر دار جانور کے کاٹنے سے ہو یہ ہے کہ
کاٹنے کے بعد اچانک یرقان پیدا ہو اور کوئی اور سبب نہ ہو اور جب دوائے قاتل کے کھانے سے ہو تو اُس کی یہ علامت ہے کہ
یرقان کے ساتھ شدت کی گرمی اور منہ پر سرخی اور منہ میں بدبو اور پیاس اور بیقراری اور مروڑ اور پیچش ہو اور اعضائے باطنی کٹنے لگیں
علاج آب انار اور لعاب اسپغول اور شیرۂ کاسنی اور قرص کافور اور ماء الشعیر اور روغن بادام اور جس چیز میں تریاقیت ہو پلائیں اور
گل سرخ کشنیز اقاقیا اور تھوڑا سا کافور گلاب میں ملا کے جگر پر رکھیں اور قے اور تلیین مفید ہے اور اگر مشاہدہ سے ضروری معلوم ہو
تو باسلیق یا اکحل کی فصد کھولیں تاکہ زہر کو دل وغیرہ کے اطراف سے کھینچ لائے اور تلیین کے لئے ماء الجبن اور سفوف ہلیلہ زرد خیار شنبر
شیر خشت اور آب کاسنی اور عنب الثعلب کے ساتھ مفید ہے اور شاید ہوقرہ کہتا ہے کہ جالینوس نے اس قسم میں تریاق کبیر دیا اور
بیمار اچھا ہو گیا ف واضح ہو کہ صداء الحدید لوہے پر زنگ آجانے کو کہتے ہیں اور یہاں لوہے چون سے مراد ہے گیارھویں وہ ہے
کہ جو جرم مرارہ سوء مزاج کے آنے سے ضعیف ہو جائے اور ضعیف کے سبب صفرا کو جگر سے جذب نہ کر سکے اور صفرا بدن میں پھیل جائے
اور یہ قسم بدون شرکت ضعف جگر بہت کم ہوتی ہے اور اسکی علامت غثیان اور صفراوی قے اور جگر میں گرانی کا نہ ہونا اور
ضعف جگر کے آثار کا اکثر ظاہر ہونا علاج جو کچھ ضعف جگر کے لئے لکھا ہے وہی اُس کی دوا ہے اس واسطے کہ جگر کی مشارکت
سے مرارہ کو نقصان پہونچا ہوگی بارھویں وہ ہے کہ جو نسا راستہ کہ مرارہ اور جگر کے بیچ میں ہے اور جگر سے مرۂ صفرا مرارہ میں
اسی راستے سے جاتا ہے اس میں سدہ پڑ جائے اور ظاہر ہے کہ جب صفرا خون سے جدا نہ ہوگا تو اُس کے ساتھ رگوں میں جائیگا

اور اعضا میں پھیل جائیگا اور بدن کو زرد کر ڈالیگا اور اسکی علامت علامت صفراوی قے اور منہ میں تلخی اور جگر میں کچھ تھوڑی گرانی محسوس ہو
اور براز رفتہ رفتہ سفید ہو یعنی روز بروز براز کا رنگ کم ہوتا ہے یہاں تک کہ جتنا صفرا مرارہ میں ہو تمام نکل جائے اور اس میں کچھ باقی نہ رہے
تو براز اپنے رنگ پر آجائے کیونکہ براز صفرا سے رنگین ہوتا ہے جو کہ مرارہ سے امعا پر گرتا ہے اور اسکے آنیکا راستہ خود بند ہوچکا ہے اور یہ کچھ براز
کے رنگین نہ ہونیکا بیان کیا ہے اس صورت میں ہے کہ سدہ کامل ہو اور بالکل صفرا مرارہ کی طرف نہ آئے کیونکہ اگر سدہ ناقص ہو اور صفرا کے آنے
کا راستہ رہا تو براز صفرا کے رنگ سے خالی نہ ہوگا لیکن اکثر یہ سدہ پورا ہی ہوا کرتا ہے اسلئے کہ راستہ تنگ ہے اور فرق اس راستے کے سدہ میں اور
اس راستے کے سدہ میں جو مرارہ اور امعا کے بیچ میں ہے یہ ہے کہ جو یرقان مرارہ اور امعا کی راہ کے سدہ سے پڑتا ہے اس میں دفعتہً براز سفید ہوجاتا
ہے کیونکہ سبب منقطع ہوجاتا ہے بخلاف اس یرقان کے کہ جگر اور مرارہ کے راستے میں سدہ پڑنے سے عارض ہوچکا تھا اس کا بیان گذرچکا **علاج**
مسہلات مناسب سے صفرا کو بدن سے نکالیں اور تنقیہ کے بعد سدہ کے کھولنے میں کوشش کریں یعنی مفتحات مناسب سے مثلاً اگر حرارت
ہو تو آب کاسنی آب عنب الثعلب اور سکنجبین دیں اور جب حرارت نہ ہو تو آب کرفس اور آب کرنب اور آب بادیان اور سکنجبین بزوری وغیرہ
اور سب قسم کے سدہ میں مغلظات سے پرہیز واجب ہے **تیرھویں** وہ ہے کہ اس راستہ میں جو مرارہ اور امعا کے بیچ میں مرارہ سے امعا میں
صفرا آنے کے لئے ہے سدہ پیدا ہو اس کی یہ **علامت** ہے کہ براز دفعتہً سفید ہوجائے اس واسطے کہ دفعتہً سبب منقطع ہوگیا اور براز دشواری
سے آئے خصوصاً اگر مریض ایسی چیز کھائے جس میں رطوبت اور تیزی نہ ہو اور کبھی قولنج ہوجائے اور قے نہ ہو **علاج** جو کچھ بارھویں
قسم میں مذکور ہے وہی اس کی تدبیر ہے اور حرارت اور برودت کی رعایت بھی ضرور ہے لیکن لازم ہے کہ اس قسم میں جونسی دوا زیادہ
قوی ہو استعمال کریں کیونکہ علت کی جگہ دور ہے اور اسی طرح تیز حقنہ استعمال کریں کہ اس جگہ حقنے کا اثر پینے کی دواؤں سے زیادہ قوی ہے کیونکہ
یہاں دوا کا اثر نزدیک سے پہنچتا ہے ف علاج الامراض میں اس قسم کے لئے حقنہ حادہ کی ترکیب اسطرح لکھی ہے اسطوخودوس تربد
سفید مغز حب الخروع برگ چقندر قنطوریون دقیق شبت دو دو مثقال غاریقون ہشت سفید ایک ایک مثقال سناء مکی چار مثقال مغز حب
القرطم پانچ مثقال تخم حنظل ڈیڑھ مثقال بیخ کرفس تخم کرفس جوش کریں چھان کے مغز فلوس خیارشنبر پندرہ مثقال شکر سرخ پانچ
مثقال حل کریں کہ ملاکر روغن حب الخروع دس مثقال اضافہ کرکے اس سب کے دو حصے کریں ہر حصہ میں ایک مثقال بورہ ارمنی ملا کے
حقنہ کریں **فائدہ** ان دونوں قسموں کے سدہ میں سب چیزوں میں سے زیادہ یہ مفید ہے کہ مغز فلوس کو کرنب کے پانی میں حل کرکے
روغن بادام تلخ ڈال کر پلائیں **چودھویں قسم** وہ ہے کہ ان دونوں مذکورہ راستوں میں سے کسی میں گوشت یا مسہ جم آئے اور یرقان
ہوجائے جیسا انہیں راستے کے سدہ سے یرقان ہوجاتا ہے اور اس کی یہ علامت ہے کہ کوئی دوا فائدہ نہ دے اور یرقان اسی
طرح رہے اور اس قسم کا علاج نہیں ہوسکتا کیونکہ زائد گوشت اور مسہ کا قطع کرنا لوہے کے سوا ممکن نہیں اور وہ اس جگہ میں کام
نہیں کرسکتا **پندرھویں** وہ ہے کہ قولنج یعنی یرقان کا سبب ہوجائے وہ اسطرح پر ہے کہ بلغم لزج امعا کے سطح پر چمٹ جائے اس
سبب سے اس راستے کا دہانہ جہاں سے صفرا گرتا ہے بند ہوجائے اور صفرا نہ نکل سکے اور انجام کار بدن میں صفرا کی کثرت سے یرقان
پیدا ہو **علاج** قولنج بلغمی کی تدبیر کریں اور جگر کی اصلاح سے کبھی غافل نہ رہیں **فائدہ عامہ** اس تدبیر کا بیان ہے جس سے
آنکھ کی زردی جو سبب دور ہونے کے بعد باقی رہ جائے زائل ہو پہلا سرکہ حمام میں کئی دفعہ ناک سے سڑکیں اور افسنتین
پانی میں جوش کرکے اور اس پانی میں سکنجبین ملاکے غرغرہ کریں اور شونیز اور تخم حنظل باریک کرکے سونگھیں اور دودھ میں
ملاکر ناک میں ڈالیں تاکہ چھینکیں آجائیں اور چقندر کا پانی روغن زیتون میں جوش کرکے ناک میں ٹپکانا بھی مفید ہے
اور سرکہ اور گلاب یا آب انار ترش آنکھ میں ڈالیں اور اگر یہ جانیں کہ مادہ بہت غلیظ ہے تو جیسا ایارہ اور حب قوقایا سے

دفع کریں **دوسری قسم یرقان اسود کے بیان میں** یعنی سیاہ اسکو یرقان سندھی بھی کہتے ہیں اور سندھ ایک جگہ ہے کہ وہاں کے باشندے سیاہ ہیں اور یہ کئی نوع کا ہوتا ہے ایک تو وہ ہے کہ اس راستے میں جو جگر اور طحال کے بیچ میں ہے سدہ پڑے اور اس سبب سے سودا جگر سے طحال میں نہ جاسکے اور خون میں ملکر بدن میں پھیل جائے دوسرے یہ کہ جو راستہ فم معدہ اور طحال کے بیچ میں ہے اُس میں سدہ پڑے اسلئے سودا طحال سے فم معدہ پر نہ گرے اور طحال میں بہت جمع ہوکر پھر جگہ طحال کی طرف پلٹ آئے اور خون کے ساتھ بدن میں سرایت کرے اور بدن کے رنگ کو سیاہ کردے اور ان دونوں نوع سدہ کی یہ علامت ہے کہ رفتہ رفتہ یرقان پیدا ہو اور داہنی یا بائیں طرف بوجھ اور کھچاوٹ محسوس ہو اور ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ پہلی قسم میں رفتہ رفتہ اشتہا ساقط ہوتی ہے اور بوجھ داہنی طرف ہوتا ہے اور دوسری قسم میں اشتہا دفعۃً ساقط ہوجاتی ہے کیونکہ اشتہا کا سبب دفعۃً فاسد ہوجاتا ہے اور غلظت اور بوجھ بائیں طرف ہوجاتا ہے **علاج** سدہ کھولنے کے لئے سکنجبین بزوری دیں اور دوسرے شربت اور قرص اور معاجین کہ تفتیح میں زیادہ قوی ہوں اور تنقیہ کیواسطے مطبوخ افتیمون ماء الجبن کے ساتھ کہ افتیمون ملک لفظی اور غاریقون سے قوی کرلیا ہو حال کے موافق استعمال کریں اور آب کاسنی سکنجبین کے ساتھ مناسب ہے، غذا بزغالہ اور مرغ کا گوشت کبر کا سرکہ ملاکر دینا چاہئے اور جب کوئی مانع نہ ہو تو بائیں ہاتھ سے باسلیق یا اسلیم کی فصد سب تدبیروں سے زیادہ نافع ہے تیسرے یہ کہ جگر میں حرارت قوی عارض ہو اور خون کو جلاکر سودا بنا دے اور رنگ سیاہ ہوجائے اور اسکی یہ علامت ہے کہ بدمزاجی اور غم اور وسواس کے سبب ظاہر ہو اور تمام اعراض کہ سوداوی مزاج سے مخصوص ہیں ظاہر ہوں اور اس یرقان میں یہ فرق جگر کے سبب سے ہے یا طحال کے ضعف سے اس طرح پر ہے کہ کبدی میں سیاہی خفیف ہوتی ہے اور منہ کا رنگ زردی مائل اور براز بھی زرد ہوتا ہے اور جگر میں آفت کا ہونا اور طحال کا سلامت رہنا گواہی دیتا ہے اور طحالی میں سیاہی غلیظ اور شدت سے ہوتی ہے اور طحال کی آفت جیسے تمدد اور گرانی اور درد اور سختی کا بائیں طرف ہونا اور جگر کا سلامت رہنا گواہ ہوتا ہے اور شاید کہ بول اور براز بھی سیاہ ہو لیکن جس مریض کو کہ یرقان جگر اور طحال کی شرکت سے ہوتا ہے تو علامات بھی مرکب ہوتے ہیں **علاج** باسلیق یا اسلیم کی فصد کھولیں تاکہ خون فاسد نکلے اور افتیمون اور شاہترہ کے مطبوخ سے طبیعت کو نرم کریں تاکہ خلط سوداوی خون سے علیحدہ ہوکر نکل جائے اور جگر کی اصلاح کے لئے سرد شربت اور غذائیں اور طلا استعمال کریں کہ مقصود حاصل ہو چوتھے وہ ہے کہ طحال کی جاذبہ یا اسکی ماسکہ یا دونو قوتیں ضعیف ہوجائیں اس سبب سے سیاہ یرقان پیدا ہو اور طحال کے ضعف جاذبہ کی علامت آنکھ کی سفیدی میں کدورت کا آنا اور اشتہا کا ساقط ہونا اور اُس کے ضعف ماسکہ کا نشان قے اور اسہال میں سودا کا نکلنا **علاج** طحال کو ان چیزوں سے قوت دیں کہ ضعف الطحال میں ان کا ذکر آئیگا پانچویں وہ ہے کہ ورم طحال خواہ حار ہو یا صلب یرقان کا سبب ہو اور اُس کا علاج ورم الطحال میں آئیگا چھٹے وہ ہے کہ امراض طحال کو بحران کے طور پر طبیعت کے دفع کرنے سے یرقان عارض ہو اور اُس کی یہ علامت ہے کہ امراض طحال کے بعد پیدا ہو اور اُس کے وقوع میں آنے سے آرام اور تخفیف حاصل ہو **علاج** طبیعت کی مدد کریں اس طرح پر کہ میٹھے پانی سے حمام کریں اور اُس کے سوا جو کچھ یرقان زرد بحرانی میں بیان کیا گیا اور اسی طرح روغن شبت روغن بابونہ روغن سوسن بدن پر ملنا مفید ہے ساتویں وہ ہے کہ سوء مزاج سرد بافراط جگر میں عارض ہو اس سبب سے خون تلچھٹ سا اُس میں بستہ ہوکر سیاہ ہو جائے۔ اور یرقان لائے اور ایسا کم وقوع میں آیا کرتا ہے اور سردی جگر کی علامت اور علاج گذر چکے **تنبیہ** جب یرقان زرد اور سیاہ دونو جمع ہوجائیں تو علاج یہ ہے کہ دونو ہاتھوں سے فصد کریں اور فصد کے بیچ میں تین دن فاصلہ دیں اور اس مطبوخ سے طبیعت کو نرم کریں جو صفرا اور سودا کے استفراغ میں مخصوص ہو اور جب کہ سودا زیادہ ہو تو طحال کی تدبیر پر زیادہ توجہ کریں اور جب صفرا غالب ہو تو جگر کی زیادہ امداد کریں **فائدہ** اس بات کے پہچاننے میں کہ سدہ دونو جگہ میں ہے یا فقط طحال میں اگر بول کا ایسا رنگ ہو جیسا کہ پختہ کلاں رنگ کہ اس میں تغیر ملائم ہو تو اس بات کی دلیل ہے کہ مادہ دونو جگہ ہے اور اگر بول میں زردی

نہ ہو تو جاننا چاہیے کہ مادہ فقط طحال میں ہے اور اسی طرح کپڑے کے رنگ سے مادہ کی جگہ پہچانی جاتی ہے جب کہ بیمار کے بدن پر ملیں۔ ف واضح ہو کہ طحال طائے مہملہ کے کسرہ اور ہائے مہملہ کے فتحے سے ہے اُس کی شکل انار کے مشابہ ہے اور اس میں شریانی رگیں بہت ہیں اور شریان کی گرمی سے سودا کی سردی طحال کو ضرر نہیں پہونچاتی ہے بلکہ اعتدال پیدا کرتی ہے اور ایک غشا اسکی محافظت کے لئے اُس پر چھائی ہوئی ہے۔ کہ گرمی اور سردی کی حس اُس سے ہوتی ہے اور جب سودا کو جذب نہ کر سکے تو مالیخولیا اور بہق اسود اور بعض اور جذام اور قوبا اور دوالی اور داء الفیل اور اُسکے مانند بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور اگر سودا مقدار سے زیادہ فم معدہ پر گرے تو جوع البقر اور جوع الکلب پیدا کرے اور جب آنتوں پر گرتا ہے تو اسہال سوداوی اور بعض بیماری عارض ہوتی ہے اور جب طحال کی قوتیں اپنے حال پر ہوتی ہیں تو آدمی صحیح و سالم ہوتا ہے اور جب اُس میں کچھ تغیر یا اسکے مزاج میں فساد آجاتا ہے تو طرح طرح کی بیماریاں اور ضرر پیدا ہوتے ہیں دوسری فصل امراض مخصوصہ طحال کے بیان میں جو مرض کہ طحال سے مخصوص ہیں اور ہر ایک کا علیحدہ قسم میں بیان ہوتا ہے اور طحال جسکو فارسی میں سپرز اور ہندی میں تلی کہتے ہیں ایک عضو ہے کہ گوشت اور بہت سی شرائین سے مرکب ہے اور اس کا گوشت متخلل ہے یعنی مسامات دار اور جگر کی نسبت اس کا رنگ تیرہ اور سیاہ ہے اور بذاتہ اُس میں حس نہیں لیکن جو غشا اُس پر چھپا ہے اُس میں زیادہ حس ہے اور اسکی جگہ معدہ کی بائیں طرف اور اُس میں سے بہت سی معدہ کے نیچے ہے اور تھوڑی سی باہر کو معلوم ہوتی ہے اور اسکے سرے سے ایک دراز راستہ نکلکر جگر کے قعر میں کھلا ہوا ہے اور طبیب اسکو طحال کی گردن کہتے ہیں اور جگر سے سودا کے کھینچنے میں اسکا آلہ اُس کی طرف سودا کے دفع ہونے میں جگر کا آلہ یہی راستہ ہے اور یہ راستہ مرارے کے راستے سے نیچے ہے اور طحال کے اندر کی جانب سے ایک راستہ معدہ میں کھلا ہوا ہے تاکہ تھوڑا سا سودا اسکے زائد اسی راستے سے معدے میں آئے اور فم معدہ کو کھلاتے اور ترشی اور کسیلے پن کے سبب سے اشتہا لائے اور طحال مرہ سودا کے رہنے کی جگہ ہے اور اُسکا یہ فائدہ ہے کہ مرہ سودا کو جگر سے جذب کرے پہلی قسم طحال کے سوء مزاج کے بیان میں اور یہ کئی طرح پر ہے ایک تو وہ ہے کہ گرم ہو اسکی علامت پیاس کی زیادتی اور طحال کی جگہ میں حرقت اور سوزش اور قارورہ اور براز میں سرخی سیاہی مائل ہو علاج بادی میں بائیں ہاتھ سے باسلیق یا اسیلم کی فصد کھولیں اور آب کاسنی آب کدو دیں اور تلیین کے لئے مطبوخ ہلیلہ مغز فلوس وغیرہ استعمال کریں اور آردجو آب برگ طرفہ اور سرکے میں ملا کے طحال پر رکھیں اور لبلاب سرکہ میں جوش کر کے آردجو میں ملا کے اُس پر رکھنا مفید ہے اور سبوس گندم یا انجیر سرکے میں جوش دیکر علیحدہ علیحدہ طلا کرنا مفید ہے اور سادہ میں تبرید اور تعدیل کافی ہے اور اسہال کی کمتر حاجت پڑتی ہے قرص کافور کی ترکیب جو اس مرض میں کام آتا ہے گل سرخ چار درم طباشیر مغز تخم خربزہ مغز تخم خیارین تخم خرفہ ہر ایک تین درم ریوند چینی اسقولوقندریون ہر ایک ڈیڑھ درم زعفران کافور آدھا درم سب کو دوائیں کوٹ چھان کر بیدمشک یا کاسنی کے پانی میں قرص بنالیں دوسری وہ ہے کہ بارد ہو اسکی علامت اشتہا کا ساقط ہونا اور پیاس کا نہ ہونا اور قراقر اور ڈکار کی کثرت اور منہ سے پانی بہت آنا علاج سکنجبین اور وہ قرص کہ بزور اور اصول گرم سے مرکب ہوں استعمال کریں اور انجیر قسط برگ سداب پوست بیخ کبر ثمرہ طرفا اسقولوقندریون بادام تلخ برگ غرب سرکے میں ملا کے طحال پر رکھیں اور نہار منہ مثلث کا کھانا اور مولی کا پانی اور تریاق اربعہ اور گلقند سب مفید ہیں اور بہتر غذا مرغ کا گوشت جس میں گرم دوائیں ہوں اور سرکہ کبر اُس میں ملائیں سکنجبین بزوری اصولی کی ترکیب جو یہاں کام آتی ہے تخم کرفس بادیان انیسون تخم کشوث فرنجمشک تخم سداب تخم شلغم بیخ کرفس بیخ بادیان بیخ سوسن ہر ایک سات سات درم لیکر جو کوب کریں اور سو درم سرکے میں اور پانی جسقدر کفایت کرے بھگو دیں اور ایک رات دن کے بعد جوش دیں جب آدھا باقی رہے تو چھان کر سیر بھر قند ملا کر قوام کریں قرص کی ترکیب جو یہاں کام آتے ہیں پوست بیخ کبر اور اسقولوقندریون اسارون تخم فرنجمشک فلفل قسط سداب اشنہ ایرسا سا فرج ہندی سنبل سب بارہ دوائیں ہیں کوٹ چھان کر سرکہ اور برگ کبر اور برگ طرفا کے پانی میں ملا کر قرص بنالیں اور جب طبیعت میں قبض ہو تو مطبوخ موافق سے رفع کریں ف واضح ہو کہ اس قسم میں مطبوخ موافق سے مطبوخ ہلیلہ مراد ہے

سنا ے مکی پانچ درم ہلیلہ سیاہ سات درم اذخر تجافت تخم کاسنی تین تین درم بنفشہ دو درم آلوی سیاہ دس دانہ سپستان بیس دانہ مغز فلوس خیار شنبر
پندرہ درم ترنجبین شکر سرخ بیس بیس درم املتاس کے سوا سب دواؤں کو جوش کرکے چھانکر روغن مغز بادام شیریں ایک درم اضافہ کرکے پلائیں
تیسری وہ ہے کہ خشک ہو اسکی علامت طحال کا سخت ہونا اور خون میں غلظت اور سیاہی اور بدن میں ضعف علاج ترتیب کے لئے شربت
بنفشہ شربت نیلوفر شربت خشخاش آب کدو آب خیار کے ساتھ دیں اور تخم کدو مقشر اور تخم خربزہ اور تخم خرفہ اور خطمی لعاب تخم کنوچہ اور
جو عورتیں لڑکیاں جنتی ہوں انکے دودھ میں اور روغن بنفشہ میں ملا کر طحال پر رکھیں اور تر غذائیں کھلائیں اور جہاں کہیں مادے سے ہوست
ہو تو فصد باسلیق یا فصد اسیلم مقدم رکھیں اور ماء الجبن اور مطبوخ افتیموں سے استفراغ کریں چوتھی وہ ہے کہ رطب ہو اُسکی
علامت طحال کی جگہ نرم اور گرانی اور پیاس کی کمی اور بدن سست ہونا اور منہ کا رنگ سفید ہونا جیسا شیشے کا رنگ ہوتا ہے علاج خشکی کے
لئے وہ قرص دیں جنکا ذکر آئیگا اور پودینہ بورہ ارمنی سداب ثمرۂ طرفا پرانے سرکے میں ملا کر طحال پر رکھیں اور نخود آب اور بھنے ہوئے گوشت مصالح دار
کھلائیں اور جہاں کہیں تلیین کی حاجت پڑے تو حب افتیموں اور ایارج کام میں لائیں قرص کی ترکیب گل سرخ بیخ کبر زراوند سنبل لک
مغسول زرشک ان چھ چیزوں کو باریک پیسکر آب طرفا میں ملا کر قرص بنائیں پانچویں حار رطب اسکی علامت بائیں پہلی میں بوجھ کا معلوم ہونا
اور التہاب اور تشنگی کا نہ ہونا اور شاید کہ بدن میں ڈھیلاپن اور تیرگی اور سستی ظاہر ہو علاج جو کچھ گرم مفرد اور رطب مفرد میں مذکور ہے
مرکب کرکے استعمال میں لائیں اور سکنجبین بزوری جس میں پوست بیخ کبر ہو اُسکا پینا اور گل سرخ ثمرۂ طرفا مغاث اور صندل آب طرفا سرکے
میں ملا کے ضماد کرنا مفید ہے اور اسی طرح جو کچھ سرد اور خشک ہو چھٹی حار یابس اسکی علامت طبیعت میں قبض اور پاؤں اور پنڈلیوں
کا گرم ہونا اور پیاس کی شدت اور جلن اور قارورہ صاف اور سُرخ ہونا اور اُس میں رسوب نہ ہونا علاج سرد تر چیزیں جیسے برگ عنب الثعلب
برگ عصی الراعی برگ لسان الحمل و اسپغول وغیرہ ضماد کریں اور مناسب شربت اور موافق غذائیں اور جو کچھ حار مفرد اور یابس مفرد میں گذر چکا
وہ سب کام میں لائیں ساتویں وہ ہے کہ سوء مزاج بارد رطب ہو وہ سرد اور تر کے علامات سے مرکب ہوتا ہے اور اس کی تدبیر گرمی اور خشکی کا
پہونچانا آٹھویں وہ ہے کہ بارد یابس ہو اور اس سے طحال میں سختی اور غلظت پیدا ہوتی ہے اور طحال کی سختی اور غلظت کا علیحدہ قسم میں
ذکر آئیگا اور اُسکے مفرد اقسام سے بھی جن کا بارہا ذکر ہو چکا ہے تدارک ہو سکتا ہے دوسری قسم ورم طحال کے بیان میں یہ کئی طرح پر
ہے ایک تو حار دموی اس کی علامت درد اور جلن اور بوجھ طحال کی طرف اور تشنگی اور تپ نیز کہ جو تپ کے دورہ پر شدت پکڑے
اور قارورہ میں سیاہی اور کبھی شکم کے پوست پر جہاں طحال کی جگہ ہے سرخی ظاہر ہو جاتی ہے علاج بائیں ہاتھ سے باسلیق یا حبل الذراع یا اسیلم
کی فصد کھولیں اس کے بعد تلیین کے لئے فلوس خیار شنبر آب کاسنی آب عنب الثعلب وغیرہ حل کرکے دیں اور تبرید کیلئے قرص طباشیر
اور قرص زرشک بنفشہ گل سرخ بیخ کبر کا مطبوخ مفید ہے اور آب تمر ہندی اور شیرہ خرفہ نافع ہے اور آرد جو اور برگ کزمازو اور
گل سرخ اور صندل اور آب حی العالم آب عنب الثعلب شیاف ماميثا اقاقیا کشنیز تر جو کچھ میسر ہو سرکے میں ملا کر طحال پر ضماد کرنا مفید
ہے دوسری صفراوی اور اُس کی علامت طحال میں اندر اور باہر جلن اور غب کے دورہ پر تپ کا غلبہ ہونا اور آنکھ اور زبان اور تمام
بدن میں زردی مائل بسیاہی ہو اور شاید کہ یرقان اسود پیدا ہو علاج تنقیہ صفرا کے واسطے آب فواکہ جیسے تمر ہندی اور آلو وغیرہ کا پانی
اور شاہترہ ہلیلہ تخم کشوث کا مطبوخ سکنجبین ملا کر دیں اور دو درم تخم خرفہ سکنجبین کے ساتھ طحال کے ورم صفراوی کو بالخاصیت مفید
ہے اور سرد دوائیں جیسے آرد جو اور خطمی آب کاسنی اور سرکے میں ملا کر ضماد کرنا فائدہ بخشتا ہے اور یہ سفوف طحال کے سوء مزاج گرم میں نفع
دیتا ہے اُس کی ترکیب زرشک تخم خرفہ مغز تخم خیار مغز تخم کدو مغز تخم خربزہ ہر ایک تین درم صمغ عربی ایک درم گل سرخ دو درم
طباشیر صندل سفید ہر ایک آدھا درم تخم کاسنی چار درم زرشک کو سرکے میں یا گلاب میں ملیں اور اُس کے پانی میں باقی دوا کو کوٹ

چھپا ئمگ آب بادرنگ ملا کر رکھیں سب سات خوراکیں ہیں سات دن کے لئے آب کاسنی یا سکنجبین کے ساتھ پلائیں ف اس قسم میں یہ ضماد مفید ہے اسکی ترکیب حضض ہندی گل ارمنی انجیر زرد مغز فلوس خیارشنبر سبوس گندم آب برگ عنب الثعلب سبز اور سرکے میں دواؤں کو پیس کے ضماد کریں ورم صلب کو مفید ہے جو حرارت اور صفراویت کے ساتھ ہو تیسری وہ ہے کہ ورم طحال نرم بلغمی ہو اور اسکو تہیج طحال کہتے ہیں یعنی طحال بھر بھرانا اور اس کی علامت طحال کے حجم کا بڑھ جانا اور اس میں تھوڑا تھوڑا درد ہونا اور زبان اور منہ اور آنکھ کا سفید ہونا اور پلکوں میں تہیج ہونا اور قارورہ اور براز سفید سیاہی مائل یعنی شیشے کا رنگ ہونا علاج تنقیہ بلغم کے لئے حبوب اور مطبوخ اور حقنہ استعمال کریں اور تنقیے کے بعد قرص کبر اور قرص فنجنگشت اور قرص فوہ وغیرہ دیں جو طحال سے مخصوص ہیں اور موافق دوائیں طحال پر ضماد کریں جیسے چوب انگور کی خاکستر روغن گل میں ملا کر یا انجیر سرکے میں جوش دیکر یا بورہ اور سداب اور اکلیل الملک نرم پیس کر اور شہد اور سرکے میں ملا کر اور اُن دواؤں میں سے جسکا ضماد کریں تو چاہیئے کہ جس قدر برداشت ہو رکھیں اُس کے بعد اٹھا لیں اور گرم پانی سے جس میں شبت اور سبوس گندم جوش کر لیا ہو دھوئیں اور اگر بکری کی مینگنیوں کی راکھ تین حصہ اور خاکستر بیخ کبر ایک حصہ سرکے میں ملا کے طلا کریں تو بہتر عمل کرتا ہے اور عمدہ تر غذا نخود آب اور مرغ اور کبک کے کباب اور پانی بہت کم پینا اور جو چیزیں ریاح پیدا کرتی ہیں اور رطوبت بڑھاتی ہیں اُنکو چھوڑ دینا کامل فائدہ دیتا ہے حب مسہل کی ترکیب جو یہاں کام آتی ہے افتیمون اسقولوقندریون تربد غاریقون ایارج انشق ہر ایک میں سے ایک مقدار مناسب لے کے کوٹ چھان کر شہد میں گولیاں بنا لیں اور مطبوخ ہلیلہ زرد کہ اُس میں تربد اور غاریقون بڑھایا ہو فائدہ مند ہے اور جو چیزیں طحال کو پاک کرتی ہیں اُن میں سے پوست بیخ کبر ہے اور افتیمون وزن میں برابر کوٹ اور چھان کر شہد میں ملائیں اور دو درم دیں اور بیخ سوسن برگ سداب زراوند طویل افسنتین زراوند کو کوٹ چھان کر سفوف بنا لیں اور ایک مثقال سے دو مثقال تک سکنجبین یا آب تربد کے ساتھ دیں تو یہی تاثیر کرتا ہے اور اطبا کہتے ہیں کہ اگر جھاؤ کی لکڑی کا پیالہ بنائیں اور کھانا اور پانی اُس میں کھائیں پئیں تو طحال کو گلا دیتا ہے اور بوعلی کہتا ہے کہ اگر پرسیاؤشان اور زوفائے خشک اور تخم فنجنگشت برابر لیں اور کوٹ چھان کر شہد میں معجون بنائیں اور دو درم دیں تو طحال پگھل جاتی ہے حقنہ مسہل کی ترکیب جو یہاں کام آتا ہے پوست بیخ کرفس پوست بیخ کبر بیخ بادیان اذخر انیسون انجیر مویز تربد جوش دیکر صاف کریں اور شکر اور بورہ نمک اور آب کامہ اور روغن بادام ملا کر حقنہ کریں۔

فائدہ جالینوس کہتا ہے کہ اکثر طحال کی سختی اور ورم سر کے رطوبات سے جو نزلے میں اُتر آتے ہیں عارض ہوتے ہیں اور جگر کے رطوبات سے بہت کم پیدا ہوتے ہیں کیونکہ جو رطوبت طحال سے جگر میں آتی ہے اس میں خون رقیق ملا ہوتا ہے اور اس قسم کے رطوبت سے سختی اور ورم نہیں ہو سکتا ہاں اگر نہایت کثرت سے ہو اور نہایت کثرت سے غلیظ ہو جائے بخلاف رطوبت دماغ کے کہ سرد اور غلیظ اور خام ہے اور ایسی رطوبت سے ورم جلد ہوتا ہے اور اس بات کی دلیل کہ سر کی رطوبت سے طحال میں ورم ہوتا ہے یہ ہے کہ غرغروں کے استعمال سے اور نزلے کے رطوبات کو روک دینے سے ورم طحال زائل ہو جاتا ہے چوتھی وہ ہے کہ صلب سوداوی ہو اور اُس کی علامت پیٹ کا پھول جانا اور طحال کا شدت سے سخت ہونا اور اپنی جگہ سے اُبھر آنا چنانچہ اُس کا اُبھر آنا نظر آنے لگے اور سانس بیچ میں منقطع ہونا یعنی دم ایک دفعہ میں نہ کھنچے اور بھوک کے وقت میں آرام رہنا اور امتلا کی حالت میں ضرر پانا اور ہضم میں فساد آنا اور بدن دُبلا ہونا اور رنگ میں سیاہی اور نبض میں سرعت اور طبیعت کا نرم ہونا اور اُن دونوں شریانوں میں کہ حلقوم کے دونوں طرف ہیں ضربان کا ظاہر ہونا یعنی اُن کا دھڑکنا اور جاننا چاہیئے کہ بدن کا دُبلا ہونا طحال کے بڑھ جانے کے تابع ہے چنانچہ بقراط کہتا ہے اِذَا عَظُمَ الطِّحَالُ هَزَلَ الْبَدَنُ وَاِذَا ضَمُرَ الطِّحَالُ خَصَبَ الْبَدَنُ یعنی جب طحال بڑھ جائے تو بدن دُبلا ہو جاتا ہے اور جب طحال گھٹ جائے تو بدن فربہ

ہوتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ طحال کے بڑھنے سے جگر لاغر ہو جاتا ہے اور اس کی قوتیں نہایت ضعیف ہو جاتی ہیں اور جگر کا لاغر ہونا اور اسکا
ضعف بدن کو ضرور لاغر کرتا ہے **علاج** باسلیق یا اسیلم کی فصد کھولیں اگر کوئی امر مانع نہو اور تفتیح کے لئے سکنجبین بزوری وغیرہ دیں اور
اسہال کے لئے مطبوخ افتیمون اور بسفائج اسقولوقندریون یا ماء الجبن کے ساتھ یا سفوف مسہل سودا کے ساتھ استعمال کریں اور سفوف مسہل
سودا یہ ہے اس کی ترکیب ہلیلہ زرد ہلیلہ سیاہ ہلیلہ کابلی تین تین درم تربد گل سرخ ایک ایک درم کاسنی چار درم تخم کشوث افسنتین انیسون
بادیان ایک ایک مثقال افتیمون دو درم راوند دو مثقال سنگ ارمنی ایک درم سب دواؤں کو کوٹ چھان کر دو درم لیکر شربت بزوری
کے ساتھ یا قند کے جلاب کے ساتھ کھلائیں اور اسکے بعد ماء الجبن ایک پیالہ پلائیں اور ورم تحلیل کرنیکے لئے سرکہ سداب پودینہ سب کو
ملاکر اور اشق سرکے میں حل کر کے ضماد کریں اور اگر سبوس گندم سرکے میں جوش دیکر اسمیں اشق حل کر کے طحال پر رکھیں تو جلد تحلیل کرتا ہے
اسواسطے کہ سبوس طحال کے گلا دینے میں اور پاک کرنے میں جلد اثر کرتا ہے اور اشق اساس صلابت کے پکانے اور نرم اور تحلیل کرنے میں
بہت نفع رکھتا ہے اور سرکہ دوا کی قوت کے پہنچانے میں مخصوص ہے اور اسی طرح اگر طحال پر شہد ملیں اور خردل باریک پیسکر اسپر چھڑک
دیں تو جلد تحلیل کرتا اور تنقیے کے بعد قرص پنجکشت اور قرص کبر کھانا کامل نفع دیتا ہے اور انجیر سرکے میں اور کبر سرکے میں رچا ہوا مفید ہے
اور اطبا کہتے ہیں کہ اگر مطحول یعنے طحال والا ہر روز صبح کے وقت اپنے بول کے تین چلو پئے تو دس دن سے کم میں اچھا ہو جاتا ہے اور مطحول
اسکو کہتے ہیں جس کی طحال سخت ہو جائے خواہ ورم ہو یا نہ ہو اور عمدہ غذا ایسی پیاجات ہیں کہ چوزہ مرغ کے گوشت اور تیتر وغیرہ کے گوشت
جن کا ہضم ہونا آسان ہو بنائیں اور چاہئے کہ سب غذاؤں میں کبر کا سرکہ اور زیرہ سیاہ اور زعفران اور دارچینی ڈالیں تاکہ کامل فائدہ ہو اور
جان لینا چاہئے کہ ورم ریحی جو طحال میں ہوتا ہے اسکا نام نفخ طحال ہے اور ہم اس کو علیحدہ قسم میں بیان کرتے ہیں صاحب علاج الامراض
میں لکھا ہے کہ اس قسم میں پہلے کبر سے پر ضماد نہ کریں اور جو ضماد کہ طحال کی صلابت کو نافع ہے اس کی یہ ترکیب ہے مقل ازرق اکلیل الملک
سنبل الطیب رومی مصطکی تین تین درم افسنتین رومی چار درم صبر سقوطری دو درم گل سرخ تین درم گل بابونہ [illegible] دو درم قصب الذریرہ
ایک مثقال سب کو باریک پیس کے آب برگ عنب الثعلب سبز اور سرکے میں ملاکے ضماد کریں **تیسری قسم تقیح الطحال کے بیان میں**
یعنے طحال میں پیپ کا پڑنا وہ اس طرح پر ہوتا ہے کہ طحال کا ورم پک کر پیپ ہو جائے اور پھوٹ جائے اور جان لینا چاہئے کہ شاذ و نادر
ورم طحال میں پیپ پڑتی ہے اور اکثر یا تو تحلیل ہو جاتا ہے یا سخت ہو جاتا ہے اسکی علامت طحال میں درد چبھن کے ساتھ جبکہ مادہ
پیپ ہونے لگے اور اس کا ہلکا ہونا اور بول پیپ آمیز ہو اور دوسری اجسام کا بول میں ظاہر ہونا اور شاید کہ معدے کی طرف پھوٹ جائے
اس سبب سے قے اور براز میں بھی اجسام پیپ کی صورت ظاہر ہوں **علاج** بادیان تخم کاسنی تخم کشوث تخم خیار کا شیرہ نکال کر اونٹنی
کے دودھ میں یا گدھی کے دودھ میں ملاکر دیں تاکہ طحال پیپ سے پاک ہو جائے اور ماء العسل کامل فائدہ دیتا ہے اور ان دواؤں میں سے جو
استعمال کریں مزاج کی حرارت اور برودت کی رعایت رکھیں اور جبکہ تقیح یعنے پیپ پڑنے کے بعد صلابت باقی ہو تو سبوس سرکے میں
جوش کر کے اور اشق اسمیں ملاکر ضماد کریں تاکہ وہ بھی تحلیل ہو اور دوسرے ضماد کہ ورم سوداوی میں مذکور ہوئے کام میں لائیں غرضکہ جو کچھ
قابض ہو اس سے پرہیز واجب جانیں اور جان لینا چاہئے کہ جس بیمار کی طحال سخت ہو اور دوا سے زائل نہ ہو خواہ اسمیں پیپ پڑے یعنے اطبا
داغ کا حکم کرتے ہیں بشرطیکہ متحمل ہو **چوتھی قسم ضعف الطحال کے بیان میں** یہ کئی طرح پر ہے ایک تو وہ ہے کہ جاذبہ ضعیف ہو جائے
اور اس کی علامت آنکھ کی سفیدی میں کدورت کا آنا اور اشتہا کا ساقط ہونا اور بدن کا رنگ سیاہی مایل ہونا اور شاید کہ یرقان اسود
ہو جائے اور دوسرے سوداوی امراض جیسے قوبا اور داء الفیل اور دوالی اور مالیخولیا اور جذام اور بہق اور برص سیاہ پیدا ہوں —
اور دوسرے یہ کہ ماسکہ ضعیف ہو جائے اسکی علامت اسہال اور سوداوی قے کا آنا اور آنکھ کی سفیدی میں کدورت کا ظاہر ہونا

تیسری یہ ہے کہ ہاضمہ ضعیف ہو اُس کی علامت اشتہا کی زیادتی اگر سودا معدے پر گرے یا اسہال سوداوی اگر آنتوں پر گرے یا ورم سوداوی اگر کسی دوسرے عضو پر گرے چوتھی یہ کہ طحال کی دافعہ ضعیف ہو جائے اسکی علامت طحال کا آماس کر آنا اور بڑھ جانا اور جو کچھ ضعف جاذبہ میں کہا ہے اسکا لحاظ رہنا **علاج** طحال کی تقویت کے لئے ضماد مقوی استعمال کریں اور ریاضت کریں اور تلی پر بدون پچھنوں کے سینگی کھچوائیں اگر معجون ناری جس کا نسخہ طحال میں بیان آئیگا استعمال کریں تو بہتر ہے اور کھر کھرے کپڑے سے طحال کو ملیں یہ جو کچھ کہا ہے طحال کی تقویت کا علاج ہے اور دوسرے اعراض جو ضعف کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں جیسا کہ اُنکے مناسب ہو اُس سے تدارک کر سکتے ہیں **ضماد کی ترکیب** کہ طحال کو قوت دیتا ہے افسنتین سنبل کزمازو قردمانا فقاح اذخر بیخ کبر گل سرخ مقل کوٹ کر برگ جھاؤ کے پانی میں یا شراب کے پانی میں ملاکر سرکہ بڑھا کر ضماد کریں **پانچویں قسم سُدہ طحال کے بیان میں** فضلات غلیظہ کا اُس میں جمع ہو جانا اُس کا سبب ہے اور اسکی **علامت** طحال میں گرانی کا معلوم ہونا اور آماس کے آثار نہ ہونا پھر اگر سدہ اُس راستے میں ہے کہ جس میں سے وہ سُدہ جگر سے طحال میں جاتا ہے تو یرقان اسود اور دوسرے امراض سوداوی پیدا ہوں اور جو اُس راستے میں سُدہ ہے کہ جس راہ سے سودا طحال فم معدے پر آتا ہے تو اشتہا کا باطل ہونا اور ورم صلب کے اقسام کا طحال میں فضلات ردی کے بند ہونے سے عارض ہونا **علاج** جو کچھ سُدہ جگر میں مذکور ہے وہی استعمال کریں لیکن چاہیئے کہ مفتحات میں سے جو نہایت قوی ہو اختیار کریں کیونکہ جگہ دور ہے اور مادہ غلیظ اور اس جگہ سکنجبین بزوری اور قرص کبر استعمال کریں نہایت مفید ہے اور ایسا ہی جلاب بادیان نانخواہ عنب الثعلب انیسون نبات سے بناکر دیں صرف اس قسم میں یہ جلاب بہت نافع ہے اسکی **ترکیب** تخم کرفس بادیان اذخر کاشم تخم سداب عرق بادیان میں بھگو کے مل کے چھانکے مصری ملا کے پیئیں دوسرے نسخہ کی ترکیب پوست بیخ کبر افتیمون سب دوائیں ہم وزن باریک پیس کے سرکہ شہد میں ملائیں **چھٹی قسم نفخہ طحال کے بیان میں** وہ طحال کا ورم ریحی ہے اور اُسکا سبب طحال کی برودت اور اُسمیں سودا کی کثرت ہے اور وہ ہاضمہ اور دافعہ کے ضعف سے عارض ہوتا ہے اور اُسکی **علامت** ورم کا نرم ہونا اور بائیں پسلی کے نیچے جہاں طحال کی جگہ ہے کھنچاوٹ کا معلوم ہونا اور دبانے سے دب جانا اور قراقر ہونا اور ڈکار ہونا **علاج** وہ تدبیر اور وہ دوا استعمال کریں جس سے ریاح تحلیل ہوں اور بکھر جائیں مثلاً پیاس پر صبر کریں اور سرد پانی اور نفاخ چیزوں سے پرہیز کریں اور ماء الاصول اور سکنجبین بزوری گرم یا سکنجبین عنصلی آب بادیان وغیرہ کے ساتھ ملاکر پلائیں اور فقط تخم سداب فنجنکشت زیرہ نانخواہ یا مرکب سب مفید ہیں اور سفوف حرف اور قرص فنجنکشت کامل فائدہ دیتے ہیں اور کچھ تھوڑا اثاناسیا کا دینا مفید ہے اور سبوس کا ورس نمک سے تکمید کرنا اور معجون ناری استعمال کرنا اور پودینہ سداب سرکے اور شہد میں ملاکر ضماد کرنا اور سبوس سرکے میں جوش دیکر طحال پر رکھنا اور اس سے پہلے طحال پر روغن گل مل لینا بہتر تدبیر ہے اور اسی طرح روغن شبت یا روغن بابونہ ملنا اور شدت گرم کرکے یا سداب کے مطبوخ میں اور سرکے میں تر کرکے زور سے باندھنا اور اشق سرکہ میں حل کرکے طلا کرنا اور علاج الامراض میں لکھا ہے کہ اس قسم کے لئے یہ طلا نہایت مفید ہے اسکی ترکیب بورہ ارمنی سداب کبر بیخ کبر اشنہ سرکے میں جوش دیکے طلا کریں سفوف حرف کی ترکیب حرف کے قاضی میں تر کر کے تیز سرکہ میں ایک رات دن سرکہ انگوری میں تر کریں اور سقوطرا سا جو کا آٹا انمیں ملاکر ٹکیہ بناکر تنور میں کہ بہت گرم نہو لگائیں یہانتک کہ بالکل پک جائے پھر خشک ہو جائے اور نہ جلے پھر نکال لیں اور کوٹ چھانکر دوسرے اجزا کے ساتھ اسی طرح پر کہا جائیگا سفوف بنالیں اُس روٹی کا مقدار جس کا ذکر کیا ہے چالیس درم اسطوخودوس فنجنکشت پوست بیخ کبر ہر ایک پانچ درم تخم گندنا بھنا ہوا زیرہ سیاہ ایک رات دن سرکہ میں تر کرکے بھنا ہوا ہر ایک ساڑھے چھ درم کوٹ چھانکر سفوف بنائیں خوراک تین درم سے پانچ درم تک قرص فنجنکشت کی ترکیب جو طحال کے نفخ اور درد کو حرارت کے ساتھ نفع کرتا ہے تخم فنجنکشت کزمازو ہر ایک دس درم تخم کاسنی تخم خرفہ ہر ایک پانچ درم کوٹ کر سکنجبین کے ساتھ قرص بنائیں اور جہاں حرارت نہو

سفوف مفید ہے اسکی **ترکیب** تخم گندنا زیرہ سرکہ میں رچا ہوا تخم کتان مصطگی ہلیلہ سیاہ ایک ایک درم راوند دو درم کوٹ چھانکر دو درم سے دو مثقال تک سکنجبین کے ساتھ دیں محجمہ ناری کی **ترکیب** ایک بڑا قدح لیں کہ انبیق کی شکل ہو اور اسمیں ایک ٹونٹی لگی ہو اور ٹونٹی کے سر میں ایک چھوٹا سا سوراخ کریں اور دھنی ہوئی روئی جلا کر ٹونٹی میں رکھیں اور قدح کے کناروں کے گرد خمیر لگا دیں اور ٹونٹی کے سوراخ کو روئی سے یا کسی اور چیز سے بند کر دیں تاکہ اس میں ہوا نہ جانے پائے اور آگ بجھ جائے ضرور قدح ہر طرف سے عضو کو پکڑ لیگا اور اسکو دیر تک رکھیں اور جب چھوڑانا چاہیں تو اس ٹونٹی کا سوراخ کھولدیں تاکہ ہوا داخل ہو اور قدح سست ہو کر گر پڑے اور جہاں کہیں یہ آلہ موجود نہو تو ایک قدح عریض لیں جس کے کنارے باریک اور برابر ہوں اور آٹے کی ایک روٹی سی ہلکی بنائیں کہ قدح کے منہ سے زاید نہ ہو اور اس روٹی کو اس عضو پر رکھ دیں اور روئی وغیرہ اس روٹی پر رکھکر روشن کریں اور فی الفور قدح کو اس روٹی پر رکھ کر ہاتھ سے دبائیں پوست اور گوشت اس قدح کے جوف میں کھنچ آئیگا اور دو ساعت تک رکھیں اگر پوست کے جلنے کا خوف نہ ہو اور نہیں تو جلد جدا کریں اور جدا کرنیکے بعد اسجگہ کو ہاتھ سے ملیں اور کچھ دیر کے بعد پھر اسی طرح استعمال کریں اور اس پچھلے عمل کا ہندوستان میں بہت رواج ہے خصوصاً عورتوں میں کہ درد شکم وغیرہ کے لئے استعمال کیا کرتی ہیں **ساتویں قسم حجارہ طحال کے بیان میں** وہ اس طرح پر ہے کہ طحال میں بہت ریت خاکی رنگ اور سیاہ جس کے اجزا صغیر ہوں پیدا ہو اور یہ مرض شاذ و نادر ہوتا ہے اسکی علامت بول میں یا بواسیر میں یا فصد کے خون میں ریت کا نکلنا اور طحال میں درد اور چبھن کا پیدا ہونا اور دوسرے اعضا سے آلات بول جیسے گردہ اور مثانہ اور وہ اعضا جنمیں پتھری پیدا ہوتی ہے جیسے جگر وغیرہ یہ تمام صحیح اور سالم ہوں **علاج** بزور منقی اور بدرقہ جیسے تخم کاسنی تخم کشوث بادیان کا بیخ تخم کرفس تخم ہلیون ان کا شیرہ نکالکر پلائیں تاکہ ریت سے پاک ہو جائے اور انجیر سرکے میں رچا کر کھلائیں اور طحال پر ضماد کریں کہ انجیر تحلیل کرتا ہے اور رگوں کے منہ کو کھولتا ہے اور طحال کا تنقیہ اور اس کی صفائی کرتا ہے اور دوسرے شربت اور طلا اور مناسب غذائیں استعمال کریں جن کا اس فصل میں کئی جگہ ذکر کیا ہے ٭

پندرھواں باب امراض امعا کے بیان میں

امعا معا کی جمع عربی میں آنت کو کہتے ہیں اور وہ ایک جسم عصبانی دو تہ والا ہے کہ عصب اور عروق اور شرائین سے مرکب ہے اور انہیں حس زیادہ ہے اور آنتیں چھ ہوتی ہیں ایک تو اثنا عشری دوسری صائم تیسری دقیق ان تینوں کو علیا کہتے ہیں دوسری آنتوں کے اوپر ہیں انہیں دقاق کہتے ہیں اس لئے کہ ان کا جسم زیادہ باریک ہے چوتھی اعور پانچویں قولون چھٹی مستقیم ان تینوں کو سفلی کہتے ہیں کیونکہ نیچے کی جانب ہیں انکو غلاظ بولتے ہیں اسواسطے کہ ان کا جرم غلیظ ہے اور جاننا چاہیئے کہ پہلی آنت یعنی اثنا عشری قعر معدہ کے متصل ہے اور اس کی درازی بارہ انگشت ہے اسی آدمیوں کی انگلیوں سے اسیواسطے اثنا عشری کہتے ہیں اور آنت کا یہ منہ جو معدہ سے ملا ہوا ہے اسکا نام بواب ہے مذہب صحیح کے رو سے اور جیساکہ مری جذب کے لئے ہے ویسا ہی یہ آنت دفع کیواسطے ہے اور اس آنت کی لیفیں اور آنتوں سے زیادہ وسیع ہیں مگر مری سے زیادہ تنگ ہیں اور حکمت الٰہی ہے کہ اس آنت کا منہ نہیں کھلتا جبتک کہ معدے کی دافعہ غذا کے ہضم کے بعد حرکت نکرے اور اسکے بعد صائم ہے صائم اسواسطے کہتے ہیں کہ اکثر خالی رہا کرتی ہے اور اکثر خالی رہنے کے دو سبب ہیں ایک تو یہ کہ یہ آنت جگر سے بہت نزدیک ہے اور ماساریقا اس میں زیادہ آتی ہے جو کچھ اس میں آتا ہے اس میں صاف جلد جگر کی طرف کھنچ جاتا ہے دوسرے یہ کہ مرارہ کا راستہ اسی میں کھلا ہوا ہے اور صفرا کہ مرارہ میں سے ثقل

یعنی بھنے ہوئے آٹے اور دوسری موافق غذائیں کہ یابس ہوں کھلائیں **ف** نفاع الاستقام میں اس قسم کے لئے یہ قرصوں کا نسخہ لکھا ہے گلنار گل ارمنی سلیخہ صمغ عربی چار چار درم گل سرخ اقاقیا تین تین درم کتیرا دو درم باریک پیس کے گلنار کے پانی میں قرص بنالیں طلاء کہ اس باب میں مفید ہے سعد اقاقیا مرکی کندر کعاب جوز السرو مازو گل سرخ آملہ گل ارمنی گاورس سرنج عدس بلوط گلنار تخم البنج سفید صندل مورد کے پانی میں پیس کے طلا کریں **پانچویں** وہ ہے کہ خلط لذاع صفراوی امعا پر دوسرے اعضا سے آپڑے اور اسکے لذع کے سبب سے جو کچھ اُن میں ہے اسکو دفع کرے جیسا کہ خلفہ میں بھی گذر چکا اور اسکی **علامت** براز میں صفرا آنا اور براز آنے کے وقت مقعد میں سوزش اور خلش کا ہونا اور یہ صفرا کبھی زرد ہوتا ہے اور کبھی نیلہ پن سے یا سیاہی مائل **علاج** قے اور اسہال سے بدن کا تنقیہ کریں اور مسہل کے لئے ایسی چیز دیں کہ مسہل بالعصر ہو یعنی قبض سے اور نچوڑ کر اسہال لائے جیسے ہلیلہ زرد شکر میں ملا کر اور اسکے مانند اور جاننا چاہیئے کہ اسجگہ قے اسہال سے افضل ہے اور تنقیہ کے بعد تقویت کے لئے قرص طباشیر قابض اور اسکے سوا جو کچھ قابض اور سرد اور مقوی احشا ہو پینے میں اور طلا میں استعمال کریں **فائدہ** ہلیلہ زرد باوجودیکہ اسہال صفرا کرتا ہے اور اپنی قوت قابضہ سے امعا کو قوت دیتا ہے اس سبب سے فضول کو اُن پر گرنے سے روک دیتا ہے اور عمدہ غذا بکری کے پائے اور مرغ کے کباب اور سماق مویز کے ساتھ کوٹ کر اُس سے ترش کرنا اور گاورس اور ارزن مقشر اور چاول بکری کے گردے کی چربی میں بھنے ہوئے مفید ہیں لیکن اگر تپ ہو تو گوشت اور چربی نہ دیں **چھٹی** وہ ہے کہ اعصاب جو امعا میں آئے ہیں اُن میں ایک قسم کا فالج ہونے سے امعا میں ضعف آئے اور اُن اعصاب میں فالج ہونیکا سبب یا تو یہ ہے کہ خود اعصاب میں اور اُنکے مبداء میں بلغم سے امتلاء آیا یا سقطہ اور ضربہ ان اعصاب کے مبداء پر پہنچا اور علامت اور علاج وہی ہیں کہ فالج میں گذر چکے **ساتویں** وہ ہے کہ صفراء اور بلغم زلق الامعاء کا سبب ہو اور اُسکی **علامت** براز کا زرد ہونا اور بلغم کا آنا اور شکم میں قراقر کا ہونا اور کبھی غثیان بھی ہو جاتا ہے اور یہ قسم اکثر میووں کے بہت کھانے سے عارض ہوتی ہے **علاج** جو کچھ صفراوی اور رطوبی میں ہے استعمال کریں اور یہ سفوف مفید ہے اُس کی **ترکیب** ہلیلہ زرد دو مثقال حب الرشاد حب الاس سماق کزمازو ہر ایک ڈیڑھ مثقال حب الرشاد کے سوا سب کو باریک کرلیں خوراک دو درم اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دواے مسہل قوی العمل جیسے سقمونیا کہ اُسکو تہ بھونیں اور اُسکے سوا زلق الامعا پیدا کرے اور اُسکی پہچان **علامت** یہ ہے کہ مسہلات پینے کے بعد عارض ہو **علاج** چار تخم بھون کر روغن گل میں ملاکر دیں اور سفوف گل ارمنی مفید ہے اور مرطوب مزاج کو حب الرشاد روغن گل یا روغن زیت میں چرب کرکے دینا مفید ہے تین درم سرد پانی کے ساتھ دیں اور اگر حب الرشاد دو دوغ میں جوش دیں یہانتک کہ خوب غلیظ ہو جائے تو خوب تاثیر ہوتی ہے **تنبیہ** جو کچھ اس فصل میں غذا کے غیر منہضم کے آنیکا بیان کیا ہے اس ہضم کے نہ ہونے سے یہ مراد نہیں کہ دانہ ویسا ہی بے ہضم ہوئے نکلے اسواسطے کہ جب معدہ سالم ہوتا ہے تو ہضم کامل ہوتا ہے لیکن اس سبب سے کہ امعا میں بھی ہضم ہوتا ہے تاکہ جو کچھ غذا کے قابل ہو جگر کیطرف جذب ہو ظاہر ہے کہ جب آنتوں کا ہضم باطل یا ناقص ہوگا تو اُسی کے موافق براز میں بھی کیلوس آئیگا اور اُس کا قوام معتدل نہ ہوگا مگر جبکہ معدے میں بھی آفت ہو اور بعضے اطبا کہتے ہیں کہ زلق الامعا سے یہ مراد ہے کہ معدے کا ہضم باطل یا ناقص ہو اور زلق الامعا اس لئے اُس کا نام ہوتا ہے کہ یہ اُسکو لازم ہے

دوسری فصل

اسہال خون کے بیان میں کہ خاص آنتوں میں سے آئے فقط اور اسہال کی دوسری نوع دموی اور غیر دموی امراض جگر اور امراض معدہ اور زلق الامعا میں تفصیل اُنکے ابواب میں گذر چکی اب جان لینا چاہیئے کہ اسہال امعا خونی ہوں یا مدی یا خراطی مطلقًا ذوسنطاریا کہلاتے ہیں اور جان لینا چاہیئے کہ اسہال دموی معائی کی دو قسمیں ہیں ایک تو وہ ہے کہ امعا میں خراش ہو جائے اور اُس کو سحج کہتے ہیں دوسری وہ ہے کہ آنتوں کی رگیں خون سے بھر جائیں اور اُن کا منہ کھل جائے اور خون نکلے حالانکہ امعا میں سحج نہ ہو پہلی قسم **اسہال دموی امعائی** کے بیان میں کہ آنت کی رگوں کے منہ کھلنے سے عارض ہو اور یہ بھی

دو طرح پر ہیں ایک تو یہ کہ امعاے غلاظ کی رگیں کھل جائیں اسکی یہ علامت ہے کہ قیام میں اوّل خون براز کے ساتھ ملا ہوا آئے اسکے بعد
فقط براز آئے اور بواسیر کی بھی کوئی علامت نہ ہو مثلاً مقعد میں درد گرانی اور خارش اور براز کے بعد خون کے قطرات کا آنا اور اس سے
پہلے براز میں ملکر نہ آنا دوسرے یہ کہ امعاے دقاق کی رگوں کے منھ کھل جائیں اور اس کی یہ علامت ہے کہ پہلے براز آئے اسکے
بعد خون میں ملا ہوا اور سحج کے آثار مثلاً درد اور مروڑ اور خراط اور قیام کبدی کے آثار مثلاً دورہ پر خون کا آنا اور دورہ میں پڑنا اور خون کا
غسالی ہونا یا خون خالص اور اسکے سوا جو کچھ لازم ہے اور ذوسنطاریا ے کبدی میں مذکور ہے بالکل ظاہر نہ ہو اور ذوسنطاریا ے کبدی
اور معوی میں جو فرق ہے اسہال کبدی میں مذکور ہے **علاج** اگر خون زیادہ ہو اور قوت قوی تو باسلیق کی فصد کھولیں اسکے بعد قبض کے
لئے رب ریباس رب حب الآس رب سیب رب بہ قرص طباشیر قابض قرص کہربا وغیرہ دیں اور اگر امعاے غلاظ یعنی نیچے کی آنتوں میں
سبب ہو تو قابض دواؤں سے حقنہ کریں اور مناسب یہ ہے کہ دواے مخدر جیسے افیون استعمال نکریں کہ اُسمیں بہت خوف ہے اور اگر ضرورت
ہو تو شیاف کے طریق پر استعمال کریں خصوصاً اُس شخص کے لئے جسکی نبض ضعیف ہو اور اگر اُس سے کام نہ چلے اور دوا پلانے کی حاجت پڑے
تو جب تک افیون کو جندبیدستر اور زعفران کے ساتھ نہ ملائیں استعمال نہ کریں اور اس مرض میں گل ارمنی آدھا درم شربت حب الآس اور
شربت انجبار کے ساتھ بہت مفید ہے اور یہ حب مجرب ہے پوست انار کزمازو گل ارمنی ہر ایک برابر خوراک دو درم اور شکم پر مجیہ لگانا اور چار ساعت
رکھنا اسہال کے روکنے میں مخصوص ہے اور جو کچھ کہ افیون کے استعمال کو بدون زعفران اور جندبیدستر کے کہا گیا ہے یہ احتیاطاً ہے ورنہ
اکثر تجربے افیون بدون زعفران اور جندبیدستر کے تجربہ میں آئے ہیں اور کچھ ضرر نہیں ہوا **ف** واضح ہو کہ اس قسم میں ادویہ قابضہ
کے حقنہ سے یہ حقنہ مراد ہے اُس کی **ترکیب** گاورس مقشر گلنار نشاستہ عدس مقشر برنج جفت بلوط حب الآس عفص تین رطل پانی
میں جوش دیں جب ایک رطل باقی رہے تو چھان کر گل ارمنی آدھا درم رب آس قراطیس اسفیداج ایک ایک درم زردی بیضہ بریان
آدھا اوقیہ روغن گل ضرورت کے موافق اضافہ کر کے دو مرتبہ حقنہ کریں **دوسری قسم سحج کے بیان میں** وہ اس طرح
پر ہے کہ امعا کے سطح اندرونی میں خراشش ہو جائے اور وہ اسباب کے موافق چھ نوع پر ہے **پہلی نوع** وہ ہے کہ صفرا امعاء
پر گرے اور اُس کی سطح کو اپنی تیزی کے سبب سے چھیل ڈالے اور اُس کی علامت اسہال صفراوی کا پہلے ہونا اور
صفرا کے اعراض کا ظاہر ہونا اور آنتوں کا درد تو سحج کے سب اقسام کو لازم ہے اور ان اسہال میں پہلے صفرا خراط ساتھ
ملا ہوا آتا ہے اور اُس کے بعد خون اور لزوجات اور خراطہ کے ساتھ پھر اگر سحج امعاے علیا میں ہو تو ناف کے اوپر درد اور
کرب اور بیقراری اور پیاس کا غلبہ اور خون اور لزوجات کا نکلنا اور براز میں ملا رہنا اور امعا میں دوا کم ٹھیرنا اور جس قدر
سحج کا مکان مقعد سے دور یا نزدیک ہوگا اُسی کے موافق ان اعراض میں شدت یا تخفیف ہوگی اور اگر خراشش
امعاے سفلی میں ہو گا اُس کی علامت ناف کے نیچے درد کا ہونا اور براز سے پہلے خون اور خراطہ کا آنا اور اگر براز کے ساتھ
آئیں تو شدت سے ملے ہوئے نہ ہوں اور کبھی فقط براز آتا ہے اُس کے بعد خون اور خراطہ خواہ براز میں مختلط ہوں یا نہ ہوں
اور خون اور خراطہ کا پہلے یا پیچھے آنا اور براز میں ملکر آنا یا نہ ملنا سحج کے حال پر موقوف ہے کہ امعاء کے اجزا میں اوپر کی جانب
ہے یا نیچے کی طرف چنانچہ پوشیدہ نہیں لیکن سحج کہ امعاے مستقیم میں ہو اس کے خاص علامات یہ ہیں کہ خون اور خراطہ
چکنائی اور چربی میں ملا ہوا ہو اور قولون اور اعور کے سحج کے خاص علامات یہ ہیں کہ خون اور خراطہ میں رطوبت لزج شامل ہو
اور چکنائی نہ ہو اور یہ جاننا چاہیئے کہ امعاے علیا کے سحج میں شدت سے درد ہوا کرتا ہے اور اُنکے جرم کے خراطہ اور قشور باریک
ہوتے ہیں اور یہ سحج بدتر ہے خصوصاً اگر صائم میں ہو کیونکہ اس میں عروق بہت ہیں اور جگر سے بہت نزدیک اور صفرا اسپر

زیادہ گرتا ہے اور نیچے کے امعا کے سحج میں یہ بات نہیں کہ اُن میں درد شدید نہیں ہوتا اور جسم غریب قشور ہی کے مانند کہ اُسکے جرم سے جدا ہوتا ہے البتہ غلیظ ہوا کرتا ہے یہ سحج زیادہ سالم ہے اور جاننا چاہیئے کہ اسہال صفراوی میں ایک ہفتہ کی مدت میں سحج کی نوبت پہونچتی ہے اور دو ہفتہ سے کم میں امعا زخمی ہو جاتے ہیں اور کبھی قرحہ گہرا ہو جاتا ہے اور آنت میں سوراخ کرتا ہے اور ثفل سوراخ کی راہ سے نکل کر شکم میں جمع ہوتا ہے اور کبھی ثفل کے جمع ہونے سے شکم بہت بڑھ جاتا ہے جیسے استسقاء میں اور اکثر تو اس سے پہلے موت آتی ہے اور جبکہ ایک ایسی چیز جیسے شراب کی تلچھٹ امعا سے نکلے تو موت کی دلیل ہے **ف** عوارضات صفرا کے یہ **علامات** ہیں رنگت کی زردی منھ کی تلخی پیاس کی زیادتی زبان کی خشکی اسہال میں صفرا کا نکلنا براز آتے وقت مقعد میں سوزش ہونا اور اشتہا باطل ہونا اور امعا میں سوزش اور خلش **علاج** اگر ابھی تک صفرا گرتا ہو تو پہلے اس کو روک دیں کہ وہی سحج کا سبب ہے اور اُس کا یہ طریقہ ہے کہ ربوب ترش دیں جیسے رب غورہ رب انار رب ریباس رب سیب ترش رب آبی ترش اور غذا کے لئے حصرمیات استعمال کریں یعنے جن غذاؤں میں انگور ترش کا پانی ہو اور اگر مادہ اعضاے رئیسہ میں ہو تو اُس کے تنقیے کو مقدم رکھیں اور مناسب چیزوں سے تنقیہ کریں اور اُس عضو کی تقویت میں اکثر مصروف رہیں اور مزاج کی رعایت رکھیں اور جب سبب منقطع ہو تو سحج کے علاج پر متوجہ ہوں اور اُس کا یہ طریقہ ہے کہ تخم کے سرد اقسام اور لعاب دار بھون کر اور چیپ دار چیزیں جیسے سفوف مقلیاثا وغیرہ استعمال کریں اور سفرجات سرد سے حقنہ کریں اور مقری چیپ دار چیز کو کہتے ہیں کہ امعا کی سطح پر چپٹ جائے اور اُن کی رگوں کے منھ بند کر دے اور جاننا چاہیئے اگر امعائے علیا میں سحج ہو تو پینے کی دواؤں کا زیادہ نفع ہے اور اگر نیچے کی آنتوں میں ہو تو حقنہ جلد اثر کرتا ہے کیونکہ دوا کا اثر موضع مقصود میں جلد پہنچتا ہے سفوف مقلیاثا کی ترکیب اسبغول بیس درم تخم ریحان تخم کنوچہ بارتنگ صمغ عربی گل ارمنی تخم خشخاش ہر ایک پندرہ درم تخم حماض تخم خرفہ نشاستہ ہر ایک سات درم تخم کے اقسام کو بھون لیں اور چار تخم کے سوا سب دواؤں کو کوٹ کر ملائیں اور حاجت کے موافق سرد پانی سے کھلائیں اور جاننا چاہیئے کہ مقلیاثا لفظ یونانی ہے دو معنوں میں آتا ہے ایک تو سفوف سردی اور اس جگہ یہی معنی مراد ہیں دوسرے حب الرشاد کو کہتے ہیں اسی واسطے بعض نسخوں میں حب الرشاد جو مقلیاثا کہلاتا ہے حقنہ حابس کی ترکیب یعنے قابض حقنہ جو کاآتا ہے پنج عدس مقشر گلنار پوست انار حب الآس برابر جوش کر کے چھان لیں اور صمغ عربی نشاستہ دم الاخوین عصارہ لحیۃ التیس کاغذ سوختہ سعد سوختہ ارزیز باریک کر کے اُس میں ملائیں اور چربی گردہ بکری زردی بیضہ ملا کر حقنہ کریں **ف** حقنہ مقری کی ترکیب قرابادین قادری میں اس طرح پر لکھی ہے عدس مقشر گل سرخ پنج گلنار تخم خشخاش جو مقشر ریشہ خطمی بہدانہ پانی میں جوش دے کر چھان لیں دم الاخوین کندر سفیدہ ارزیز اقاقیا صمغ عربی کے پانی میں قرص بنائیں اور چار درم یہ قرص اس پانی کے تین اوقیہ میں ملا کے روغن گل آدھا اوقیہ اضافہ کر کے حقنہ کریں۔ **فائدہ** خوش آواز اور ملائم ساز اور دلکا باتیں عجیب اور دل فریب کا سننا اور باغات اور جو اہرات اور خوبصورتوں کو دیکھنا اس مرض میں بڑی تاثیر رکھتا ہے اور اکثر دوا کا ترک کرنا شفا کا سبب ہوتا ہے اور غذا کی احتیاط اور معدہ اور اعضاے رئیسہ کی تقویت سب تدبیروں سے بے پروا کرتی ہے اور اگر ابتدا میں کہ سحج کا اثر معلوم ہو چار درم صمغ عربی باریک پیس کر سرد پانی میں ملائیں کہ شہد سا ہو جائے پھر اگر اُس کو پلائیں تو نفع کلی دیتا ہے اور اگر امعا میں درد کی شدت ہو تو چار تخم ہر ایک ایک درم لے کر گرم پانی میں لت کریں۔ اور ایک مثقال روغن گل قسم اول اُس میں ملا کر پلائیں تو درد ساکن ہو جاتا ہے اور ان تخموں کا لعاب دیں تو زیادہ

لطیف ہے اور جاننا چاہیئے کہ ریوند چینی کی خاصیت اسہال دموی اور سحج میں عجیب ہے آدھے درم کے اندازے سے کوٹ کر آب
بارتنگ یا آب کاسنی یا آب سیب ترش یا دوغ آہن تاب کے ساتھ دیں اور یہ سفوف مفید ہے اُس کی ترکیب ریوند چینی اسپغول
بریان تخم ریحان ہر ایک آدھا درم صمغ عربی نشاستہ بریاں ہر ایک ایک درم سب ایک خوراک ہے سرد پانی میں یا شیرۂ بارتنگ کے
ساتھ پلائیں اور اگر زیادہ قوی کیا چاہیں تو تھوڑی سی افیون یا بزرالبنج بڑھائیں اور جہاں کہیں پیاس کا غلبہ ہو تو شیرۂ خرفہ سب سے زیادہ مفید ہے
اور جاننا چاہیئے کہ سحج میں اور شکم سے خون آنے میں مطلقاً گوشت مضر ہے اور جہاں ناچاری ہو تو ہلکے پرند جانوروں کا گوشت اور
بزغالے کے پائے کہ رب غورہ رب ریباس اور آب لیموں سے ترش کر کے کھلا سکتے ہیں **دوسری نوع** وہ ہے کہ بلغم سحج کا سبب
ہو جائے اور یہ بلغم یا تو نمکین اور شور ہوتا ہے کہ شوریت سے آنت کے سطح میں خراش کرے یا شدت سے چیپ دار کہ امعا کے
سطح پر شدت سے چپٹ جائے اور جب جدا ہونے لگے تو امعا پر سے تمام لزوجات کو کھینچ کر اُس کو چھیل ڈالے اور اُسکی **علامت**
اسی بلغم کے اسہال کا پہلے آنا اور ریاح اور قراقر کی کثرت اور خراط اور خون کے ساتھ بلغم نکلنا اور لوہو کے ساتھ درد ہر وقت
رہنا اور نیچے کی جانب نہ آنا اور تیز نہ ہونا اور بلغم کے دوسرے آثار اُسکے گواہ ہوں اور یہ اسہال اکثر نزلہ اور زکام کے بعد
عارض ہوا کرتے ہیں اور ایک مہینے میں امعا میں قرحہ ڈالتے ہیں **علاج** پہلا سبب کا ازالہ کریں یعنے استفراغ کریں اور مادے کو
روک دیں اس کے بعد سحج کے لئے تخم کے اقسام چیپ دار نرم کہ اس سحج کے مناسب ہوں جیسے تخم ریحان تخم بادروج
بارتنگ وغیرہ دیں اور بلیلہ سیاہ روغن میں بھون کر اور کوٹ چھان کر ایک درم کے اندازے سے قند سفید برابر میں ملا کر کھلائیں
تو نہایت مفید ہے اور یہ حقنہ نافع ہے اُس کی ترکیب حب الآس پوست انار جفت بلوط پانی میں جوش کر کے اور چھان کے اور [illegible]
اور کاغذ سوختہ اور زعفران اور سفیدۂ ارزیز باریک پیس کر اُس میں ملا کے حقنہ کریں اور ملانے کی دواؤں کا وزن جوش دینے والی دواؤں
کی نسبت ایک تہائی چاہیئے اور دوا اور وزن کی کمی اور زیادتی طبیب کی رائے پر موقوف ہے مریض کے حال کے موافق تصرف کرے
اور جہاں کہیں درد سخت اور سحج زیادہ اور بیمار مضطرب ہو اگر آدھے حبہ کے برابر افیون اس حقنہ میں ملائیں تو کچھ مضائقہ نہیں فی الفور
درد تھم جاتا ہے **تیسری نوع** وہ ہے کہ سودا امعا پر گرے اور سحج پیدا کرے اور جاننا چاہیئے کہ یہ سودا سوختہ سے ہی عارض
ہوا کرتی ہے اُس کی لذع کے سبب سے اور علی الاطلاق یہ سودا چالیس دن میں آنت کو زخمی کر ڈالتا ہے اُس کی علامت [illegible]
ہمیشہ رہنا اور شدت کی بیچینی اور خون اور خراط اور براز کے ساتھ سودا کا آنا اور اُس براز کا رنگ ایسا ہونا جیسے شراب کی تلچھٹ
سیاہ ہوتی ہے اور اس سحج میں کبھی درد کی شدت سے غشی آتی ہے اور اس سودا کا جس سے کہ سحج ہوتی ہے یہ نشان ہے کہ جب
زمین پر پڑے تو اُس کی ترشی سے زمین پھد پھدا جائے غرض کہ یہ سحج مہلک بیماریوں میں سے ہے **علاج** پہلے سبب کو قطع کریں
اور سودا کو روک دیں پھر اُن چیزوں سے طحال کو قوت دیں کہ ضعف الطحال میں اُن کا بیان گذر چکا اور مولدات سودا کو ترک کریں
اور سحج کے تدارک کے لئے سفوف الطین اور بذور نرم مناسب کھلائیں اور نشاستہ صمغ عربی کتیرا گل ارمنی دم الاخوین باریک پیس
کے چاول کی پیچ میں ملا کے زردی بیضہ اضافہ کر کے حقنہ کریں اور غذا میں کمی کریں اور ترشی کے کھانے سے منع کر دیں **چوتھی نوع**
وہ ہے کہ ثفل غلیظ خشک یعنی کھر کھرا امعا پر گذرے اور آنت کو چھیل ڈالے اُس کی **علامت** پہلے شکم میں درد رہنا اور خشک قابض
چیزوں کا کھانا اور امعا سے ثفل خشک کا تکلیف سے آنا **علاج** شکم نرم کرنے کے لئے مزلقات دیں جیسے لعاب بہدانہ لعاب
اسپغول شربت بنفشہ وغیرہ اور اس قسم کے لعاب اور شربت زیادہ مفید ہیں اس واسطے کہ شکم کو بھی نرم کرتے ہیں اور درد کو
بھی تسکین دیتے ہیں اور خیار شنبر بھی دے سکتے ہیں لیکن دوسرے مسہلات جیسے ہلیلہ وغیرہ قوی العمل مناسب نہیں اور جب تک

امعا ثفل مذکور سے بالکل پاک نہ ہوں ہرگز قابضات نہ دیں کہ نہایت مضر ہے اسی واسطے صاحب اسباب وعلامات نے کہا ہے وَرُبَّمَا كَانَتِ الطَّبِيعَةُ يَابِسَةً وَسَبَبُ السَّحْجِ بَاقٍ فِي الْأَمْعَاءِ وَيَسِيلُ مِنْ مَوْضِعِ السَّحْجِ دَمٌ وَخُرَاطٌ فَيَعْمَلُ الطَّبِيبُ الْجَاهِلُ فِي إِمْسَاكِهِ بِالْقَوَابِضِ فَتَزِيدُ احْتِبَاسَ الْبِرَازِ وَجَفَافَهُ وَتُؤَدِّي إِلَى الْقُولَنْجِ وَزِيَادَةِ السَّحْجِ فَيَهْلِكُ الْعَلِيلُ یعنے ایسا اتفاقات ایسا ہوتا ہے کہ ابھی تک طبیعت میں خشکی ہے اور امعا میں سحج کا سبب باقی ہے اور سحج کی جگہ سے خون بہتا ہے اور خراط آتا ہے پھر طبیب جاہل قوابضات سے بند کرتا ہے اس سبب سے براز زیادہ بند ہوتا ہے اور خشکی بڑھ جاتی ہے اور قولنج کی نوبت پہنچتی ہے اور سحج بڑھ جاتی ہے اور بیمار ہلاک ہوتا ہے لیکن جبکہ ثفل خشک سے امعا پاک ہو جائیں اور خون اور خراط آتا رہے تو قابضات کا استعمال کر سکتے ہیں کہ اس صورت میں ضرر نہیں ہوتا پانچویں نوع وہ ہے کہ سمی دواؤں کا کھانا جیسے ہرتال اور نوشادر اور چونہ وغیرہ سحج کا موجب ہو اور اس کی علامت اُن چیزوں کے کھانے کے بعد سحج کا پیدا ہونا اور اُن چیزوں کے کھانے کا نشان ہے کہ کوئی چھپا کر دے - باب شرب سموم میں کہا جائے گا علاج تے کریں اور زہر کی تسکین اور شکم کی تلیین کے لئے تازہ دودھ دیں اور چرب دار حریرے کہ نشاستہ وغیرہ سے بنائیں مفید ہیں چھٹی نوع وہ ہے کہ مسہل دواؤں کے کھانے سے سحج عارض ہو اور مسہلات سے جو سحج پیدا ہوتی ہے یا تو دوا کی کیفیت کی تیزی سے ہوتی ہے یا مادے کی تیزی سے کہ اعضا سے امعا پر آئے اور یہ سحج زیادہ سالم ہے اکثر چاروں سے زیادہ تجاوز نہیں کرتی اگر بدپرہیزی اور سوء تدبیر واقع نہ ہو علاج سرد مغری دوائیں جیسے سفوف الطین مقلیاثا وغیرہ دیں اور فقط دوغ تو تش آہن تاب یعنے لوہے سے داغ کرکے دیں - سب دواؤں سے مفید ہے یا چاول کے ساتھ کھلائیں اور جان لینا چاہئے کہ جو سحج امراض حادہ کے بعد ہو جاتی ہے اُس میں بیمار کم بچتا ہے سفوف الطین کی ترکیب اسپغول تخم ریحان تخم کنوچہ نشاستہ تخم حماض بری بریان صمغ عربی گل ارمنی طباشیر سب برابر لیں اور کم زیادہ کرنے کا اختیار ہے جیسا مناسب ہو عمل کریں اور اسی طرح بعض چیزوں کے بھوننے نہ بھوننے کا اختیار ہے جیسا مناسب ہو عمل کریں پھر تخم کے سوا سب کو باریک کر لیں اور روغن بادام یا روغن گل میں چکنا کریں اور گلاب میں تر کرکے تین درم یا کم زیادہ کھلائیں تیسری

فصل پیپ اور زرداب کے خاص امعا سے آنے کے بیان میں یہ دو طرح پر ہے ایک تو یہ کہ ورم ہو وہ پیپ اگر پھوٹ جائے دوسری یہ کہ خراش امعا کا قرحہ ہو جائے اور یہ اکثر امعائے غلیظ میں ہوتا ہے اور بہت سالم ہے اور امعائے دقاق میں کمتر ہوتا ہے - اور پیدا ہو تو بیشتر تو ہلاک ہے - خُصُوصًا بِالْمَعِدَةِ وَالْكَبِدِ کیونکہ وہ معدہ اور کبد سے نزدیک ہیں خصوصاً اگر صائم میں ہو لِأَنَّهُ أَقْرَبُ وَجِرْمُهُ دَقِيقٌ جِدًّا یعنی اس واسطے کہ وہ جگر سے بہت قریب ہے اور اس کا جرم بہت باریک ہے اور خاص امعا سے پیپ آنے کی یہ علامت ہے کہ اُس میں پہلے سے ورم ہو یا سحج موجود ہو اور ہر ایک کے خاص آثار ظاہر ہوں علاج پہلے صفائی امعا کے لئے صاف کرنے والی دواؤں سے حقنہ کریں حقنہ کی ترکیب کہ صاف کرتا ہے ساق پوست انار عدس بیخ شعیر نیم کوب کرکے پانی میں جوش دے کر صاف کریں اور تھوڑا اکچا چوند یعنے پن سجا ملا کر حقنہ کریں اور اگر بڑی سیب اور بدبودار نکلے تو آکل کی دلیل ہے اور صاحب موجز کہتا ہے کہ الْجُرَادَةُ وَالْخُرَاطَةُ يَدُلَّانِ قَطْعًا عَلَى الْقُرُوحِ فَإِنْ كَانَتْ مُنْتِنَةَ الرِّيحِ دَلَّتْ عَلَى آكِلَةٍ یعنے جراوہ اور خراطہ سے قطعاً معلوم ہوتا ہے کہ قرحہ ہے پھر اگر اُن میں بدبو ہو تو آکل معلوم ہوتا ہے سو اس صورت میں لازم ہے کہ بیخ اور عدس اور جو کچلا کر اور ایک درم یا آدھ درم قرص زرنیخ اس مطبوخ میں ملا کر حقنہ کریں تاکہ اجزا سے آکل اور متعفن کو تراش دے اور قرص کے وزن میں کم اور زیادہ کرنا اور اس مطبوخ کے ساتھ استعمال کرنا طبیب کی رائے پر منحصر ہے اگر عفونت کمتر ہو تو آدھے درم سے بھی کم ملائیں اور تعفن زیادہ ہو تو ایک درم سے بھی زیادہ استعمال کریں اور حاصل کلام جبکہ امعا پیپ اور زرداب سے پاک ہوں تو ادویہ مدملہ سے حقنہ کریں تاکہ قرحہ اچھا ہو جائے اور وہ اس طرح پر ہے کہ صمغ عربی گل ارمنی قیم الاخوین

عصارۂ لحیۃ التیس کاغذ سوختہ باریک پیسکر بارتنگ اور توت خام کے شیرہ میں ملا کے حقنہ کریں **قرص زرنیخ کی ترکیب** زرنیخ سرخ
زرنیخ زرد شب یمانی ناز و مس سوختہ نورۂ سرد ناکردہ ہر ایک چھ درم افیون زعفران ہر ایک چار درم سب دواؤں کو باریک پیسکر شیرۂ بارتنگ
میں ملا کے قرص بنا کر خشک کریں اور ضرورت کے وقت استعمال کریں جیسا کہ بیان کیا گیا ہے اور اگر قرص مذکور کے اجزا سے مطبوخ
بنائیں تو زیادہ لطیف ہوگا اور جاننا چاہیئے کہ یہ دوائیں داغ کا حکم رکھتی ہیں اور اس سبب سے کہ امعا کے اندر لوہے سے داغ
کرنا غیر ممکن ہے اس کی جگہ ان دواؤں کا استعمال مقرر کیا ہے لیکن چاہیئے کہ ابتدا میں اُن کو ہرگز استعمال نہ کریں اور اسیطرح
اگر اسہال دموی اور صفراوی ہوں یا تپ ہو بلکہ اُنکو اُس وقت استعمال کریں کہ مادہ غلیظ اور بلغم ہو اور امعا سے چرک یعنی زخم کا میل آتا
ہو اور تپ نہ ہو اور باوجود اس کے کہ اگر اُسکے استعمال سے لذع شدید پیدا ہو تو روغن گل سے حقنہ کریں اور لذع نہ پیدا ہو تو مکرر
استعمال کریں اور اگر مریض اُسکی برداشت نہ کر سکے تو پہلے کوئی مخدر چیز دیں اُس کے بعد استعمال کریں اور اس حقنہ کے بعد گل ارمنی
صمغ عربی شیرہ خرفہ کے ساتھ حقنہ کرنا مفید ہے اور مدہ اور بلغم میں یہ فرق ہے کہ مدہ پانی کے نیچے بیٹھ جاتی ہے اور ہلانے سے اُسکے
اجزا علیحدہ ہو جاتے ہیں اور سِل میں تفصیل اُس کا ذکر کیا ہے **فائدہ** صاف کرنیوالی چیزوں کا پینا مثل ماء العسل اور شربت نبات
اور ایارج کے قرحہ کو دھوتا ہے اور گوشت پیدا کرتا ہے کئی مرتبہ دیں اور دودھ اور دہی لوہے سے یا پتھریوں سے داغ کیا ہوا بہت مفید
ہے اور جہاں کہیں غذا کی زیادہ حاجت پڑے تو جو کے آٹے سے کہ اُسمیں بھوسی موجود ہو شیرہ لیں اور دودھ میں پکا کر نبات ملا کر
دیں اور بکری کے پائے صمغ عربی کے ساتھ مفید ہیں **تنبیہ** جہاں کہیں مدہ کے نکلنے سے سحج ہو اور ابھی باقی ہو تو مناسب ہے کہ پہلے
سبب کو قطع کریں اُن چیزوں سے کہ اپنی جگہ مذکور ہیں اُس کے بعد مدہ اور قرحہ امعا کے پاک کرنے میں کوشش کریں **تیسری فصل**
زحیر کے بیان میں اسکو علۃ الزحاجی بھی کہتے ہیں وہ معاء مستقیم کی حرکت بے اختیارانہ قضاء حاجت دفع کرنیکے لئے ہے کہ اسکے ترک
کرنے میں اختیار نہیں ہوتا اور اُس کے ساتھ اور کچھ نہیں نکلتا مگر رطوبت مخاطی یعنی رینٹھ کی صورت چیپ دار قلیل المقدار اور شاید
کہ خون خالص میں ملکر آئے اور اسکی کئی قسمیں ہیں **پہلی قسم** وہ ہے کہ رطوبت شور سوزشناک معاء مستقیم پر آئے اور لذع کے سبب سے
بیراز کے دفع کرنے پر آمادہ کر دے اور اسکی **علامت** رطوبت مذکور کا رطوبت مخاطی کے ساتھ نکلنا اور نفخ اور قراقر اور پیاس کی کمی اور
مقعد میں سوزش کا ہونا **علاج** جو کچھ سحج بلغمی میں گذرا استعمال کریں اور یہ سفوف مفید ہے مغز چار مغز بریاں دو مثقال جوانی ایک درم
کندر آدھا درم ان تینوں کو باریک کر کے نیم گرم پانی کے ساتھ کھلائیں اور جہاں کہیں تقاضا بہت ہو اور کوئی نہ نکلے اور درد زیادہ ہو
تو گندھک بکری کی چربی میں کوٹ کر آگ پر رکھیں اور ایک طباخ سوراخ دار اُسپر ڈھانک دیں اور مقعد اُس سوراخ پر رکھیں تاکہ
اُس کا دھواں آنت پر پہنچے اور شیاف زحیر مفید ہے اسکی **ترکیب** کندر مر زعفران شبت ہر ایک برابر کوٹ اور چھانکر شیاف
بنائیں اور ضرورت کے وقت اُنمیں سے ایک کو استعمال کریں **دوسری قسم** وہ ہے کہ مادۂ صفراوی زحیر پیدا کرے اسکی **علامت**
صفرا کا آنا اور مقعد میں سوزش حرارت کے ساتھ اور درد اور پیاس اور سرد پانی سے آرام پانا **علاج** جو کچھ سحج صفراوی میں گذرا استعمال
کریں اور جان لیں کہ حقنہ اور شیاف زحیر میں پینے کی دواؤں کی نسبت سریع الاثر ہیں چنانچہ پوشیدہ نہیں **حقنہ کی ترکیب** اگر سحج
حد سے زیادہ اور حرارت غالب ہو تو اُس کے استعمال سے ساکن ہو گل ارمنی سفیدہ اسفیداج شادنج عدسی باریک پیسکر شیرۂ بارتنگ یا شیرہ
خرفہ میں ملائیں اور زردہ بیضۂ مرغ اور تھوڑا اسرکہ ملا کر عمل کریں **حمول کی ترکیب** کہ سحج کا درد ساکن کرتا ہے زردۂ بیضہ مرغ روغن
میں ملائیں اور مردار سنگ گلاب میں پیسکر اور سکہ ملا کر اُسمیں ملا کر دیں اور روئی اُس میں بھر کر شیاف بنا کر اٹھائیں اور یہ شیاف
نافع ہے کندر زعفران رسوت صمغ عربی ہر ایک برابر اور تھوڑی افیون اُس میں ملا کر شیاف بنا کر اٹھائیں اور گل سرخ اقاقیا

دونوں کو کوٹ کر روغن گل میں ملا کے ناف کے تلے طلا کریں اور مقعد پر لگائیں اگر زیادہ قرحہ ہو **تیسری قسم** اُس زحیر کے بیان میں کہ معائے مستقیم میں گرم ورم کے پیدا ہونے سے عارض ہو اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں بیمار خیال کرتا ہے کہ آنت میں ثقل رُک گیا ہے اس تخیل اور تمدد دیکھنے کہ ورم کو لازم ہے بے اختیار ہر وقت براز کے دفع کرنیکا ارادہ کرتا ہے اور اُس کی **علامت** نیچے کی جا جہاں معائے مستقیم ہے ضربان اور درد اور بوجھ کا محسوس ہونا اور شاید ورم کی شدت سے تپ عارض ہو اور بول کا آنا دشوار ہو **علاج** باسلیق کی فصد کھولیں اگر کوئی امر مانع نہو تاکہ وہ مادہ منقطع ہو اور کمر کے نیچے پچھنے لگائیں اور غذا کم کریں اور خون کی حرارت اشیائے مناسبہ سے فرو کریں اور جبکہ مادہ گرنے سے رُک جائے تو جو مادہ وہاں آچکا ہے اُسکے نضج اور تحلیل اور درد کی تسکین کے لئے کوشش کریں اور اُس کا یہ طریقہ ہے کہ تخم خطمی تخم خبازی تخم کتان برگ کرنب بابونہ بنفشہ پانی میں جوش کرکے مقعد اور شکم پر نطول کریں اور اگر اس مطبوخ کا آبزن کریں تو بہتر ہے اور حقنہ کریں تو زیادہ مفید ہے خصوصاً جہاں کہیں کہ ورم نیچے کے اجزاء میں ہو اور اگر اس مطبوخ کے اجزا کا شیاف بنا کر اُٹھائیں تو بہتر ہے خاص کر جہاں کہیں کہ ورم نیچے کے اجزا میں ہو اور اگر قئے کا آنا آسان ہو تو حکم کریں کہ مفید ہے اور جبکہ مادہ تحلیل نہ ہو اور جمع ہونے لگے تو حلبہ اکلیل الملک اور کرنب اور پیاز دونوں کو آگ میں دبا کر بھلا لیں اور تھوڑا سا مقل سب کو ملا کر مقعد پر لگائیں تاکہ نضج میں امداد کرے پھر اگر خود بخود پھوٹ جائے تو فبہا نہیں تو شیاف مفجرہ یعنے پھوڑنیوالے استعمال کریں تاکہ پھوٹ جائے اور جبکہ پھوٹ جائے تو جو کچھ خروج المادہ من الامعاء یعنے آنتوں سے پیپ آنے کے بیان میں ہم کہہ آئے ہیں کام میں لائیں اور جب پیپ پاک ہو جائے تو زخم کے بھرنے میں کوشش کریں **طلا کی ترکیب** کہ ابتدا میں مفید ہے اور حرارت کو ساکن کرتا ہے صندلین آب کاسنی آب عنب الثعلب میں پیس کر کافور ملا کر مقعد پر طلا کریں اور زردۂ بیضۂ مرغ اور روغن گل دونوں کو ملا کر اور تھوڑا سا مردار سنگ ملا کر مقعد پر رکھنا اور شافہ کرنا درد کی تسکین کے لئے مجرب ہے اور سرد مادے سے امعا میں ورم کمتر عارض ہوتا ہے اور قولنج ورمی میں ورم امعا بتفصیل مذکور ہے **چوتھی قسم** وہ ہے کہ براز خشک امعائے رقاق میں بند ہو اور دشواری سے نکلے اور زحیر کا باعث ہو یعنے کونتھنے کی ضرورت پڑے اور ریاح غلیظ اس سے نکل کر درد شدید پیدا کرے اور کونتھنے کے سبب سے خراط اور رطوبت آنت سے نکلے اور اُس کی **علامت** شکم میں گرانی اور ہمیشہ درد رہنا اور مروڑ اُٹھنا اور ثقل خشک مقدار میں کم کم آنا جیسے چنے ہوتے ہیں اور پہلے خشک غذاؤں کا کھانا قائم کبھی اس زحیر کو جاہل طبیب اسہال سمجھتے ہیں اس سبب سے کہ رطوبت اور خراط نکلتے ہیں اور اس سبب سے قابضات استعمال کرتے ہیں اور یہ امر ہلاک کا موجب ہوتا ہے سو لازم ہوا کہ اس نوع میں جس کا نام زحیر کاذب ہے اور باقی انواع میں جن کا نام زحیر صادق ہے ہم فرق بیان کر دیں تاکہ خطا واقع نہ ہو اور ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ اسپغول یا دوسرے بزور بیمار کو پلائیں پھر اگر وہ بزور امعا سے نہ نکلیں اور شکم میں رہیں تو جاننا چاہئے کہ زحیر کاذب ہے اور رُکا ہوا ثقل بزور کے نکلنے کو مانع ہوتا ہے اور اگر بزور براز کے ساتھ باہر نکل آئیں تو زحیر صادق کا نشان ہے **علاج** مزلقات دیں یعنے جن چیزوں سے ثقل پھسل جائے جیسے شربت بنفشہ اور خیارشنبر روغن بادام ملا کر اور اُس کے مانند کہ خشک ثقل جو رُکا ہو نکل جائے اور نرم حقنہ استعمال کریں اور کبھی فقط گرم پانی کا پینا دوسری تدبیروں سے بے پروا کر دیتا ہے کیونکہ اعضاء کو ڈھیلا اور طبیعت کو نرم کرتا ہے **تنبیہ** قاعدۂ کلی یہ ہے کہ زحیر کی خواہ کوئی قسم ہو اُس کے بند کرنے میں دلیری نہ کریں مگر جبکہ تحقیق ہو جائے اور سبب زائل ہو چکے ف واضح ہو کہ زحیر کاذب کے علاج میں مصنف رحمۃ اللہ نے اختصار کیا اس لئے دستور العلاج سے کچھ بڑھا کر لکھا جاتا ہے جاننا چاہئے کہ زحیر کاذب میں پہلے

طبیعت کو نرم کریں تاکہ رکا ہوا براز نکل جائے **ملیّن کی ترکیب** جو اس کام میں مخصوص ہے لعاب ریشہ خطمی ایک تولہ لعاب بہدانہ
چھ ماشہ پانی میں نکال کر مغز فلوس خیار شنبر سات درم حل کر کے روغن بادام ایک درم اضافہ کر کے اسپغول تولہ بھر چھڑک کر پئیں اور
اور شام کے وقت شبانہ کھائیں اور دوسرے دن یہ تبرید پئیں اسکی ترکیب ریشہ خطمی کا لعاب مناسب عرقوں میں نکال کر اسپغول
کو روغن گل یا روغن بادام میں چرب کر کے چھڑک کر پئیں **حقنہ کی ترکیب** انجیر دس عدد اصل السوس دو درم سپستان بیس دانہ
کشک جو ایک مٹھی بنفشہ نیلوفر پانچ پانچ درم بابونہ ایک مٹھی سب دواؤں کو تین من پانی میں جوش کریں جب ایک من باقی رہے
تو چھان لیں لعاب بزر قطونا دس درم روغن بنفشہ بیس درم روغن بادام دس درم اضافہ کر کے بیس درم شکر سرخ اسمیں حل کر کے
حقنہ کریں **پانچویں قسم** وہ ہے کہ حد سے زیادہ سردی مقعد میں پہنچے خواہ داخل ہے یا خارج ہے اس سبب سے اسمیں تشنج عارض ہو اور
امعائے مستقیم میں تمدد پیدا ہو پھر آدمی کو اس تمدد کے سبب سے یہ وہم ہو کہ ثفل ہے اور بے اختیار براز دفع کرنے پر آمادہ ہو اور اُس کی
علامت پہلے مقعد میں سردی کا پہنچنا اور گرم پانی کے استعمال سے اور گرم جگہ بیٹھنے سے آرام پانا **علاج** گرم پانی سے تکمید کریں
اور روغن قسط گرم کر کے اور روغن گل اور روغن بابونہ گرم کر کے ملیں اور بابونہ شبت اکلیل الملک عنب الثعلب جوش کر کے آبزن
کریں اور گرم اینٹ پر بیٹھنا مفید ہے اور اگر دو درم حب الرشاد بریاں گرم پانی کے ساتھ نہار منہ دیں تو نفع کلی ہوتا ہے **چھٹی قسم** وہ ہے
کہ مقعد اور امعائے مستقیم کو ثفل سخت کے نکلنے سے یا کسی سخت چیز پر دیر تک بیٹھنے سے مثلاً سوار ہونے میں ایذا پہنچے پھر مقعد اور معائے
مستقیم کی تکلیف سے زحیر عارض ہو اور اسکی **علامت** سبب کا پہلے ہونا **علاج** نرمی کے لئے موم اور روغن بابونہ اور مقل سے قیروطی
بنا کر ملیں اور روغن کنجد اور زیت سے حقنہ کریں اور زردہ بیضہ روغن میں ملا کر حمول کریں **ساتویں قسم** وہ ہے کہ معدہ اور امعاء
کے خالی ہونیکے وقت ترشی کھانیکا اتفاق ہو اور اس سبب سے زحیر پیدا ہو **علاج** جلاب خام اور زردہ بیضہ مرغ نیم برشت اور صمغ عربی
اور گل ارمنی دیں اور تنویع الارواح میں لکھا ہے وَقَدْ شَاهَدْنَا فِي الْاِسْتِهْلَاكَاتِ الَّتِي كَانَتْ مَعَهَا زَحِيرٌ شَدِيدٌ خَرَجَ شَيْءٌ كَالْمِعَاءِ
مقدار شبر مِنَ الْمَقْعَدَةِ فَبَقِيَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْوَدَّ وَسَقَطَ وَقَدْ بَرِءَ مِنْهُ الشَّخْصَانِ وَهَلَكَ مِنْهُ ثَلَاثَةُ اَشْخَاصٍ وَاَرَى اَنَّهُ وَغَلَبَةُ الظَّنِّ اَنَّهُ كَانَ مِنَ
الطَّبَقَةِ الدَّاخِلَةِ مِنَ الْمِعَاءِ الْمُسْتَقِيمِ وَقَالَ فِي الْحَاوِي الْكَبِيرِ ذَكَرَ قَوْمٌ مِنْ اَصْحَابِ الزَّحِيرِ اَصَابَهُمْ وَجَعٌ شَدِيدٌ وَخَرَجَتْ بِعَقِبِهِ ذَاَيَات
حِجَارَاتٌ مِنَ الْمَقْعَدَةِ یعنے اور اسہال کی بیماری میں جس کے ساتھ زحیر کی شدت تھی ہم نے دیکھا ہے کہ ایک ایسی چیز جیسے آنت ہوتی ہے
بالشت کے برابر مقعد سے نکلی اور تین دن کے بعد سیاہ ہو کر گر پڑی اور اُس عارضہ سے دو آدمی اچھے ہو گئے اور تین چار آدمی ہلاک ہوئے
اور ظن غالب یہ ہے کہ وہ معائے مستقیم کا طبقہ داخلی تھا اور حاوی کبیر میں لکھا ہے کہ ایک قوم اطبا نے ذکر کیا ہے کہ زحیر والوں میں سے
بہت آدمیوں کو درد شدید ہوا اور اُسکے بعد اُن کی مقعد سے سنگریزے نکلے یعنے پتھریاں بر آئیں **چوتھی فصل مغص کے بیان**
میں یعنے آنتوں کا درد جس کو مروڑا کہتے ہیں اور اس کے اقسام نو ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ امعا میں ریح غلیظ بند ہو جائے اور تمدد کے
سبب سے درد پیدا ہو اور اُس کی **علامت** نفخ اور قراقر اور بدن کی گرانی کے شکم میں تمدد اور ریح کے نکلنے سے فائدہ ہونا **علاج**
حب ایارج اور حب سکبینج اور معجون شہریاراں وغیرہ دیں تاکہ خلط خام جو کہ ریاح کا مادہ ہے امعاء پاک ہو جائیں اور ریاح کے
تحلیل کے لئے تخم کرفس انیسون بادیان اجوائن وغیرہ جو کچھ بادشکن ہو استعمال کریں اور اگر ضعف معدہ کے سبب سے
ریاح پیدا ہوا ہو تو معجون کمونی اور معجون حب الغار استعمال کریں اور سرد پانی اور نفاخ چیزوں سے پرہیز کریں دوسری
قسم وہ ہے کہ امعا پر صفرا گرے اور لذع کے سبب سے الم پیدا کرے اور اُس کی علامت درد و سوزش کے ساتھ
ہونا اور تشنگی اور براز میں زردی اور مقعد میں سوزش اور آنت میں گرانی کا کم ہونا علاج مزور سرد نہالی مثلاً اسپغول تخم

ریحان بادرنگ وغیرہ روغن گل میں چرب کر کے سرد پانی کے ساتھ دیں اور مناسب ہے کہ بزور کو بدون بھونے استعمال کریں پھر اگر اسی تدبیر سے صحت ہو جائے تو بہتر ورنہ صفرا کے تنقیے کے لئے خیار شنبر شیر خشت وغیرہ آب کاسنی یا آب مکو میں حل کر کے پلائیں ۔ **تیسری قسم** وہ ہے کہ سوء مزاج گرم سادہ امعا میں عارض ہو اور اپنی کیفیت سے مغص پیدا کرے اور اسکی **علامت** شدت سے سوزش اور گرمی اور پیاس کا ہونا اور گرانی کا اور براز میں دردی کا نہ ہونا اس واسطے کہ گرانی اور براز میں رنگ بدون مادے کے نہیں ہوا کرتے **علاج** مزاج کی تبدیلی کے لئے جو کچھ سرد ہو اور حرارت کو ساکن کرے اور صفراوی میں مذکور ہے استعمال کریں اور یہ دوا بہت مفید ہے اس کی **ترکیب** اسپغول گلاب میں لت کر کے روغن گل اس میں ملا کر انار میخوش کا پانی اضافہ کر کے پلائیں اور اگر انار میخوش کا پانی موجود نہ ہو تو آب انارین کافی ہے **چوتھی قسم** وہ ہے کہ بلغم شور امعاء پر گرے اور کیفیت لورقیہ سے مغص پیدا کرے اور اس کی **علامت** براز میں بلغم کا آنا اور نکلنے کے وقت مقعد میں سوزش کا ہونا اور صفراوی کی نسبت پیاس کا کم ہونا اور گرانی کا اس سے زیادہ ہونا **علاج** تنقیہ امعاء کے لئے حقنہ کہ مذکور ہوتا ہے استعمال کریں اور ناف کے گرد روغن گل ملیں **حقنہ کی ترکیب** کہ اس جگہ مناسب ہے منا پانچ درم بنفشہ بسفائج سبز یا دیان تخم کاسنی عنب الثعلب ہر ایک تین درم عناب دس دانہ سپستان بیس دانہ تربد دو درم مغز خیار شنبر پندرہ درم ترنجبین دس درم شکر سرخ نو درم جیسا کہ مشہور ہے اسی طریق سے جوش کر کے حقنہ کریں اور دوسرے نرم حقنے بھی موافق ہیں لیکن جہاں کہیں کہ حقنے کا استعمال نہ ہو سکے تو وہ مطبوخ کہ حقنے کے لئے مذکور ہوا پلائیں **پانچویں قسم** وہ ہے کہ خلط خام غلیظ بلغمی امعا پر چمٹ جائے اور غلظت اور ضعف قوت کے سبب سے دفع نہ ہو اور مغص پیدا کرے اور اس کی **علامت** کثرت سے گرانی اور ہمیشہ ایک جگہ درد کا رہنا اور کبھی کبھی براز میں بلغم لزج کا نکلنا اور درد کی جگہ چھونے سے سرد معلوم ہو **علاج** اگر خلط اوپر کی آنتوں میں ہو تو شبت اور شہد وغیرہ جو کچھ مقی بلغم ہو ان کے مطبوخ سے قے کریں اور اگر خلط نیچے کی آنتوں میں ہو تو حقنہ کریں اور دونوں صورتوں میں ادویہ مسہل بلغم کا پینا فائدہ مند ہے اور تنقیے کے بعد گرم جوارشیں جیسے کمونی اور فلافلی وغیرہ کہ ریح میں مذکور ہیں دیں تاکہ جو کچھ باقی ہے وہ تحلیل ہو اور یہ حب بلغمی اور ریح میں مفید ہے اس کی **ترکیب** نانخواہ ایک درم اور حب بلسان تین درم دونوں کو باریک کر کے گرم پانی یا عرق بادیان کے ساتھ کھلائیں آدھے درم کے برابر صبح اور اسی قدر شام اور عمدہ غذا بلغمی اور ریحی میں لوٹے مرغ کا شوربا اور چڑیوں کے گوشت کا شوربا فلفل قرنفل زیرہ دارچینی ملا کے خارپشت کا گوشت بھونا ہوا بلغمی اور ریحی کے درد کو ساکن کرتا ہے **ف** ابلاقی میں لکھا ہے کہ اگر ضعف امعا اور ضعف حرارت مادہ ریاح کے پیدا ہونے کا باعث ہو تو یہ دوا مفید ہے اس کی **ترکیب** تخم سداب زیرہ سیاہ نانخواہ حب الغار تخم کرفس انیسون باریک پیس کے قند سفید ملا کے ہر روز صبح کے وقت ایک جو کے برابر کھائیں اور اگر امعاء بارد اور دماغ گرم ہو تو یہ دواء اور اس قسم کی گرم دواؤں کا استعمال ہرگز جائز نہیں اور اس قسم میں یہ حقنہ مفید ہے اسکی **ترکیب** قنطوریون دقیق زیرہ سیاہ حلبہ تخم کرفس شبت سداب خشک دو دو درم پانی میں جوش کر کے چھان کے سکنجبین عنصلی اور زیت آدھا درم حل کر کے روغن سداب دو درم اضافہ کر کے حقنہ کریں اور درمیان دوسرے حقنے کے چھ گھڑی کا فاصلہ ہو **چھٹی قسم** وہ ہے کہ براز خشک امعاء میں منجمد ہو جائے اور کوشش سے نہ نکلے اسکی علامت درد اور اس کا علاج قولنج ثفلی سے ظاہر ہوگا **ساتویں قسم** وہ ہے کہ امعاء میں ورم عارض ہو اور مغص پیدا ہو اور یہ بھی قولنج ورمی سے روشن ہوگا **آٹھویں قسم** وہ ہے کہ حیات کبار اور حب القرع مغص کے سبب ہوں اور دیدان کا بیان علیحدہ آئیگا **نویں قسم** وہ مغص ہے کہ مسہل دواؤں کے پینے کے بعد پیدا ہو **علاج** گرم پانی پلائیں تاکہ

کی امداد کرے اور اگر اسہال میں نہ نکلے اور معدہ اور امعاء میں درد شدت پکڑے تو قے کریں اور اگر دست آچکے ہوں مگر درد اکی تیزی سے درد باقی ہو تو لعاب اسبغول لعاب خطمی وغیرہ استعمال کریں اور روغن گل ملیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دوا ے مسہل بالکل عمل نہ کرے اور درد شدت پکڑے اور شدت سے کرب پیدا ہو تو اس صورت میں ناچار فصد کی احتیاج پڑتی ہے ف دستور العلاج میں لکھا ہے کہ اگر مسہل قوی دیں اور عمل نہ کرے تو مغص اور بیہوشی پیدا ہوتی ہے لازم ہے کہ فوراً قے کرے اور قے سے مطلب حاصل نہ ہو تو باسلیق یا اکحل کی فصد کھولیں کہ نفع تام اس سے حاصل ہوتا ہے اور اگر اس سے بھی کام نہ نکلے تو حقنہ ملینہ استعمال کریں اور گلاب تھوڑا تھوڑا پلائیں جاننا چاہئے کہ مغص اور پیچش امعا کے درد کو کہتے ہیں کہ ریح یا فضول خشک یابس کے اور تیز اور چرپری چیزوں کے کھانے یا خلط مالح کے گرنے کے سبب پیدا ہوتا ہے — **پانچویں فصل تخمۂ امعا اور قراقر کے بیان میں** اس کی دو قسمیں ہیں ایک تو وہ ہے کہ نفاخ غذائیں جیسے لوبیا وغیرہ کھائیں یا غذا مقدار میں زیادہ ہو یا اسکی کیفیت بری ہو جیسے بھینس کا گوشت کھائیں اور اس سبب سے نفخ اور قراقر پیدا ہو اور اس کی علامت سبب کا پہلے ہونا علاج اچھی غذا کھائیں اور عادت کو بدل ڈالیں اور گلقند اور گلاب مفید ہیں دوسرے وہ ہے کہ معا میں ضعف اور سردی پیدا ہو اس سبب سے ہضم میں نقصان آجائے اور غذا اگرچہ مقدار میں اور کیفیت میں خوب ہو اچھی طرح ہضم نہ ہو اور اس کی علامت قراقر کا ہونا باوجودیکہ غذا موافق ہو علاج کھانے میں کمی کریں اور امعا کی تسکین اور تقویت کے لئے فلافلی اور کمونی کھلائیں اور اگر ضعف ہضم کے ساتھ اسہال بھی ہوں تو جوارش خوزی استعمال کریں **چھٹی فصل قولنج کے بیان میں** یہ آنت کا مرض دردوالا ہے کہ اس میں طبیعت کی اجابت دشوار ہو اور شاید کہ کچھ نہ آئے اور یہ مرض نیچے کی آنتوں میں اکثر عارض ہوتا ہے خصوصاً قولون میں یہی وجہ ہے کہ لفظ قولنج کو قولون سے نام سے نکالا ہے لیکن جب اوپر کی آنت میں عارض ہوتا ہے تب ایلاؤس کہلاتا ہے اور اس فصل کے آخر میں ایلاؤس کے معنے اور علاج اور جو کچھ اس میں اور انقلاب معدہ میں فرق ہے سب مفصل بیان کئے جائینگے اب جان لینا چاہیئے کہ قولنج یا ذاتی ہے یا عرضی اور ہر ایک اقسام کے ذکر میں معلوم ہوگا پہلی قسم وہ ہے کہ بلغم غلیظ لزجی ثفل کے ساتھ ملکر اعور یا قولون میں رک جائے اور قولنج پیدا کرے اور اس کی یہ علامت ہے کہ طبیعت میں احتباس اور شدت سے درد ہو اور اطراف سرد ہوں اور نیچے کے اعضا میں درد ہو اور قولنج کے پہلے پیدا ہونے سے اشتہا کا ساقط ہونا اور تخمہ اور غلیظ غذاؤں کا کھانا اور ثفل میں بلغم کا آنا اور براز کا کم آنا عارض ہو اور مطلقاً ریح کا اخراج نہ ہو اور نفخ پیدا ہو اور ترش اور تیز چیزوں کو دل چاہے اور شاید کہ آنت کے درد کی شدت سے جگر گرم ہو اور عطش عظیم پیدا ہو اور بول سرخ آئے اور جاہل طبیب کو یہ گمان ہو کہ قولنج ورمی یا صفراوی ہے اور حال یہ کہ بلغمی ہے سو قولنج میں پیاس اور قارورہ پر نظر نہ کریں دوسرے عوارض کی تلاش کریں تاکہ غلطی نہ پڑے علاج پہلے شیافات اور حقنے سے طبیعت کو نرم کریں اور جب تک شیافات سے کام نکلے حقنہ نہ کریں اور جب طبیعت کھل جائے تو کوئی ایسی چیز دیں کہ جلد اسہال لائے مثل سفرجلی مسہل اور شیر باراں وغیرہ کہ شحم حنظل سقمونیا غاریقون سے تقویت دیں اور اسہال کے لئے عمدہ تر دوا سفرجلی ہے کہ غثیان کو دفع کرتی ہے اور معدہ کو قوت دیتی ہے اور قے کو روکتی ہے اور شیر باراں بھی اسی قسم کی ہے اور جاننا چاہیئے کہ جب تک شیافات اور حقنے سے بند کھل جائے مسہلات کا پینا منع ہے اور اس میں بڑا خوف ہے اسی طرح آبزن اور کمادات اور ضمادات لیکن طبیعت کے کھلنے کے بعد آبزن وغیرہ بہت مفید ہیں اور جب قولنج کھل جائے تو ایک رات دن کھانا نہ دیں بلکہ اگر بیمار زیادہ برداشت کر سکے تو بہتر ہے کیونکہ نہ کھانا استفراغ کے قائم مقام ہے اور اس بلغم کو تحلیل کرتا ہے کہ تنقیہ کے بعد باقی رہے اور اس جگہ غذا ماء الشعیر یا آب کدو ہے

مرغ یا کبک یا گنجشک یا جوان بکری کے گوشت سے بنائیں اور اُسمیں دارچینی زنجبیل زیرہ لبنفاج اور پودینہ ڈالیں کھانیکے ساتھ دینا
مناسب ہے اور اُسکے بعد ایک گھونٹ آبکامہ کا مفید ہے اور شیرۂ سبوس کہ اُس میں اجوائن اور کرویا اور شونیز ہو گاے کے گھی کے
ساتھ نافع ہے اور کھانیکے بعد حرکت اور سواری معتدل اور غذا میں کمی کرنا مفید ہے اور پانی کم پینا ضروری ہے اور اگر پانی کی جگہ
ماء العسل پئیں یا عرق بادیان اور گلاب تو بہتر ہے **شیاف کی ترکیب** کہ اس جگہ کام آتا ہے تربد تخم حنظل انزروت بورۂ ارمنی نمک
شکر سُرخ سب برابر لیکر چار انگشت کا شیاف بنائیں اور بعضے اطبا کہتے ہیں کہ چھ انگشت کا بنانا چاہیئے تاکہ جلد کھول دے **دوسرا نسخہ**
کہ قولنج کو کھولتا ہے اور درد ولپٹ کو ساکن کرتا ہے بورہ انزروت جاؤشیر مقل صابون زنجبیل نمک ہندی سداب تخم سپند محمودہ
سب برابر لیکر شیاف بنائیں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ فقط صابون کو شیاف کی صورت تراش کے دبر میں رکھیں **حقنہ کی ترکیب**
کہ قولنج بلغمی اور ریحی کو فی الحال برطرف کرتا ہے بورہ یا نمک پانچ مثقال لیں اور آب سداب یا آب برگ چقندر آب کرنب اور سات
مثقال روغن زرد گاوی یا چار مثقال روغن بادام ملا کے نیمگرم عمل کریں اور اگر چھ بھر آبکامہ بڑھائیں تو بہتر ہے اور جس قدر سبب قوی
اور اعراض کی شدت ہو اُسی قدر حقنہ کے لئے قوی یا ضعیف دوائیں اختیار کریں چنانچہ یہ ظاہر ہے **ضماد کی ترکیب** کہ قولنج کو
دور کرتا ہے شونیز ہو بیزرج ہر ایک بقدر مناسب لیکر نرم کریں اور بیل کے پتے میں ملا کر ناف پر طلا کریں اور روغن شبت اور روغن
خردل شکم پر ملنا مفید ہے خصوصاً اگر اُسمیں تھوڑا روغن فرفیون ملائیں **تنبیہ** جاننا چاہیئے کہ قولنج کا درد کبھی تو مغص کے ساتھ مشتبہ
ہو جاتا ہے اور کبھی درد گردہ یا درد رحم یا درد جگر یا درد معدہ یا درد طحال یا درد دیدان کے مشابہ ہوتا ہے اسواسطے لازم ہوا کہ قولنج میں اور
ان دردوں کے اقسام میں فرق بیان کیا جائے تاکہ اشتباہ رفع ہو جائے سو قولنج بلغمی اور مغص میں یہ فرق ہے کہ اس قولنج کا درد ثقیل ہوتا
ہے اور تخمہ کا پہلے ہونا اور اشتہا کا ساقط ہونا اور تر سبزیوں کا اور تر میووں کا اور غلیظ غذاؤں کا کھانا اُس پر گواہی دے اور قولنج
خواہ کسی طرح کا ہو لازم ہے کہ طبیعت کا کھلنا دشوار ہو اور مغص اُس کے خلاف کہ اُسمیں طبیعت کی اجابت دشوار نہیں بلکہ اُسمیں شکم
نرم ہوتا ہے خصوصاً اگر درد اُٹھنے سے ایک ساعت کے بعد خاص کر اگر گرم پانی پئیں پھر اگر مغص کا سبب خلط لذاع بورقی یا مراری ہو
تو دردوا کا لذع بھی اُس کا گواہ ہے اور درد قولنج اور درد گردہ میں یہ فرق ہے کہ درد گردہ گردہ کی جگہ ٹھہرا ہوتا ہے اور وہاں سے جگہ نہیں چھوڑتا
اور بیمار کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اُسکے قطن حوالی دو زلیعنی در زمین گڑا ہوا ہے اور اسیطرح پیشاب کی بندش یا کمی اور ریت بول میں آنا اور
ورم گردہ کی اور علامتیں گواہی دیں اور قولنج ایسا نہیں کہ اُس کا درد ایک جگہ نہیں ٹھہرتا بلکہ کھینچتا ہے اور پھیل جاتا ہے کبھی تو اوپر کی جانب
اور کبھی برابر پہلوؤں میں اور کبھی پچھلی طرف قطن کے فقرات کے مقابل وقال جالینوس ان مبدا قولون یبلغ نہایات القطن فلذالک اوجاعہ
یبلغ الجہات کلہا یعنی اور جالینوس کہتا ہے کہ ابتداء قولون قطن کے اطراف میں پہنچتی ہے سو اسی طرح اُس کا درد سب اطراف میں پہنچتا ہے
اور درد قولنج کا یہ بھی خاصہ ہے کہ داہنی طرف نیچے سے اُٹھتا ہے کیونکہ قولون کی ابتدا اسی جگہ سے ہے اور اس شدت سے ہوتا ہے کہ غشی اور
سرد پسینہ لاتا ہے اور یہ درد اسہال سے ساکن ہو جاتا ہے بخلاف درد گردہ کے کہ حقنے سے آرام ہوتا ہے اور درد قولنج میں اور درد رحم
اور درد جگر اور درد طحال اور درد معدہ اور درد دیدان میں عضو کی جگہ سے اور درد کی مقدار سے اور ہر ایک
کے عوارض لازمہ سے فرق ظاہر ہے مثلاً درد رحم نیچے کی جانب عانہ یعنی پیڑو کی طرف مائل ہوتا ہے اور حیض کا بند ہونا اُس کی گواہی
دیتا ہے اور اُسکے سوا جو کچھ اُسکے باب میں مذکور ہے بخلاف درد قولنج کے کہ اکثر خاصرہ کے درمیان اور ناف اور پیڑو کے درمیان ہوتا ہے
اور درد دیدان نہایت خفیف ہوتا ہے اور دیدان کی جگہ بدلنے کے موافق جگہ بدلتا ہے اور اسی طرح کرم کا گرنا اور اُس کے سوا جو کچھ اُسکو
لازم ہے اُس پر گواہی دے اور درد معدہ اور درد جگر اور درد طحال میں ان اعضاء کی دوری جو فرق ظاہر ہوتا ہے بیان کا محتاج نہیں اور

جان لینا چاہیے کہ اشتہا کا ساقط ہونا اور قے اور نفخ اور پنڈلیوں میں درد قولنج ثفلی کی خاص علامات ہیں۔ **فائدہ** اکثر ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ قولنج دوسرے امراض سے بدل جاتا ہے جیسے فالج اور درد مفاصل اور درد پشت اور بواسیر اور مالیخولیا اور صرع اور استسقا اور بعضے طبیب اس بات کے قائل ہیں۔ کہ قولنج ایک شخص سے دوسرے شخص کو ہو جاتا ہے جیسے وبا **ف** علاج الامراض میں معجون شہریاراں کی ترکیب اسطرح لکھی ہے **قرنفل** قرفہ۔ دارچینی۔ سلیخہ۔ سنبل الطیب۔ جوزبوا۔ ہیل۔ مصطگی۔ قاقلہ۔ حب بلسان۔ زعفران ساڑھے چار چار درم سقمونیا تین درم تربد سفید۔ حب النیل آٹھ آٹھ درم قند سفید دواؤں کے برابر سب کو باریک پیس کے شہد میں ملا کے معجون بنائیں مقدار خوراک چار مثقال گرم پانی کے ساتھ۔

دوسری قسم وہ ہے کہ ہوا سے غلیظ امعا کے طبقات میں رک جائے۔ اور اس سبب سے کہ امعا میں تمدد اور راستے میں تنگی لاتی ہے قولنج پیدا کرے۔ اور اسکی **علامت** درد چبھن کے ساتھ اور درد کا جگہ بدلنا اور فراغت سے ڈکار نہ آنا اور اس سے پہلے نفاخ اور بہت سرد غذائیں اور تر میووں کا کھانا جیسے انگور اور خیار وغیرہ اور پہلے قراقر اور نفخ ہونا اور اسیطرح اسکے خواص میں سے ہے کہ جب کسی گرم چیز سے تکمید کریں یا ملیں تو درد زیادہ ہو اور کچھ دیر کے بعد ساکن ہو سو زیادہ ہونیکی تو یہ وجہ ہے کہ انجرۂ غلیظ ریاحی رطوبت زجاجیہ سے نکلتے ہیں۔ اس واسطے کہ اس میں تکمید کرنے اور ملنے سے گرمی پہنچتی ہے اور ساکن ہونیکا یہ سبب ہے کہ ریاح لطیف اور تحلیل ہوتے ہیں کیونکہ تکمید اور ملنے کی یہی علت غائی ہے اور کبھی اس مرض میں ایسا ہوتا ہے کہ جہاں ہوا اٹکی ہوئی ہے۔ وہ جگہ ابھر آتی ہے۔ یہاں تک کہ نظر آتی ہے۔ اور کبھی براز نرم بھی آ جاتا ہے۔ اور یہ براز اسفنج کی طرح پھولا ہوا ہوتا ہے۔ جیسے گائے بیل کا گوبر اور جب پانی پر ڈالیں۔ تو اوپر ٹھہرتا ہے۔ اور تہ میں نہیں بیٹھتا۔ **علاج** شیاف اور حقنہ ریاح شکن سے طبیعت کو نرم کریں۔ **شیافہ کی ترکیب** کہ اسجگہ مفید ہے۔ بورۂ ارمنی بیقل جاؤشیر تخم سداب جند بیدستر حنظل ہر ایک مقدار مناسب لیکر شکر سرخ کے قوام میں ملا کے شیاف بنالیں۔ **حقنہ ریاح شکن کی ترکیب** یعنی ریاح کو توڑتا ہے۔ سداب ناخونہ بابونہ قیصوم مرزنگوش تخم کرفس۔ بادیان۔ تانخواہ۔ انجیر جسقدر چاہیں لیکر پانی میں جوش دیں۔ اور شہد ملا کے نیم گرم حقنہ کریں۔ اور جب کہ حقنہ کر چکیں۔ اور ریح اور بلغم زجاجی کہ ریح کا مادہ ہے نکل چکے اور پھر بھی درد باقی رہے تو جاننا چاہیئے۔ کہ آنتوں میں سردی آگئی ہے سو فقط میں امعا کے مزاج کی تسخین اس حقنہ سے کریں اسکی ترکیب بابونہ۔ اکلیل۔ مرزنجوش۔ سداب۔ تانخواہ۔ سیاہ دانہ نیم کوفتہ سب دواؤں کو پانی میں جوش کر کے صاف کریں۔ اور روغن زیت اور شونیز اور جند بیدستر ملا کر حقنہ کریں اور بعض کو حکم کریں۔ کہ دوا کو بڑی دیر تک آنتوں میں ٹھہرا رکھے تا کہ خوب گرمی پہنچے کیونکہ اس حالت میں گرمی کا پہنچنا مطلوب ہے۔ تنقیہ اور قولنج ریحی میں سب چیزوں سے زیادہ مفید کمونی اور فلافلی اور لقوق اور سنجرینیا اور تریاق کبیر کھانا اور گاورس اور نمک سے تکمید کرنا اور روغن سداب اور روغن شبت اور روغن یاسمین ملنا اور سرد پانی زیادہ پینے سے پرہیز کرنا۔ اور پانی کی جگہ ماء العسل اور عرق بادیان اور گلاب پر اکتفا کرنا **ف** صاحب الانتخاب میں لکھا ہے۔ کہ جب تک شیاف اور حقنہ سے کام نکلے مسہل نہ دیں۔ اس لئے ممکن ہے کہ سدہ راہ نہ دے۔ اور مسہل ثفل کو اوپر سے نیچے اتارتا ہے۔ جب راہ نہ پائیگا۔ تو موجب ضرر عظیم اور الم جلیل کا ہوگا۔ اور قولنج ریحی کی ایک قسم ہے۔ کہ شکم پر سودا کے گرنے سے اور نفخ پیدا ہونے سے عارض ہوتی ہے۔ جیسا مالیخولیا مراقی میں بعضوں کو پیش آتا ہے۔ اور اس کی علامت ترش ڈکار آنا اور شکم میں نفخ و قرقرہ ہونا اور درد شدید نہ ہونا **علاج** تنقیہ سودا کے لئے مطبوخ افتیموں اور تحلیل ریاح کے لئے جو کہ حقنہ اور شیافات اور روغن ملنے کا بیان کیا ہے استعمال کریں **فائدہ** کمادات اور ضمادات اور اس کے سوا معاجین اور قرابادین کی کتابوں میں مذکور ہیں ریح دینے میں کوئی فائدہ مند ہیں اور تجربہ نانا تی کا یہاں بڑا فائدہ ہے اور جب درد کی شدت ہو تو فلونیا دو تین درم کے ہمراہ زیادہ دیں **شیاف کی ترکیب** کہ بادنجو ایک دن میں لیا جاتا ہے اور درد کی تسکین کرتا ہے اور نیند آنے کیلئے [illegible] ہے جند بیدستر زعفران سکبینج افیون سب برابر لیکر شیاف بنائیں **تیسری قسم قولنج ورمی** کے بیان میں یہ کئی طرح پر ہے ایک تو وہ ہے

کہ ورم دموی امعا میں پیدا ہو اور راستہ تنگ کرے۔ اور ثفل اور ریح کے نکلنے کو مانع ہو۔ اور قولنج پیدا ہو۔ اسکی **علامت** تیز تپ اور تشنگی اور رگوں کا ابھر آنا۔ اور ورم کی جگہ بوجھ اور درد اور ضربان کا محسوس ہونا۔ اور رفتہ رفتہ قولنج پیدا ہونا جس طرح پر کہ مادہ گرتا ہو اور ورم بڑھتا ہو اور شاید کہ بڑا درد ہو۔ اور پیشاب کا راستہ بند کرے۔ اور بول بند ہو جائے **علاج** داہنے ہاتھ سے فصد باسلیق یا فصد اکحل کھولیں اور تھوڑا تھوڑا خون کئی دفعہ میں نکالیں اور اگر پیشاب بند ہو تو فصد صافن بھی کھولیں۔ اور ہر روز ملین چیزیں دیں تاکہ ثفل آنتوں سے ٹل جائے اور امعا میں جمع نہ ہو۔ اور درد زیادہ نہ ہو اور اسی واسطے شارح اسباب علامات نے کہا ہے **وَقَدْ يَحْدُثُ مِنْهَا عِنْدَ احْتِبَاسِهَا قُولَنْجٌ ثُفْلِيٌّ** یعنی اور کبھی باوجود قولنج ورمی کے بند ہونے سے قولنج ثفلی بھی پیدا ہوا ہو اور تلیین کے لئے آب آلو مغز فلوس خیار شنبر اور شیر خشت اور شربت بنفشہ کے ساتھ پینا نہایت مفید ہے اور اسی طرح آب مکو آب کاسنی آب کاکنج آب انار کہ اس میں مغز فلوس کریں اور روغن بادام شیریں ملائیں۔ اور یہ حقنہ مفید ہے اسکی **ترکیب** حلبہ تخم کتان بابونہ پانی میں جوش کر کے اور ماء الشعیر آب عنب الثعلب مغز خیار شنبر اس میں ملا کر نیم گرم استعمال کریں اور اگر درد کے ساتھ حرارت کی شدت اور لذع اور خارش ہو۔ تو یہ حقنہ نفع کامل دیتا ہے۔ اسکی **ترکیب** عناب دس دانہ سپستان بیس دانہ تخم خطمی تین درم تلبوں کو پانی میں جوش دیکر چھان لیں۔ اور آب خیار آب کدو آب خیارزی شیرۂ جو لعاب اسپغول ہر ایک پندرہ درم روغن بنفشہ یا روغن بادام دس درم اس میں ملائیں۔ اور نیم گرم حقنہ کریں۔ اور اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ کہ جب تک حقنے سے قبض کھلے مسہلات کا پینا مناسب نہیں۔ اور چاہیئے کہ ورم کی ابتداء میں ایک کپڑا گلاب اور سرکہ میں بھگو کر درد کی جگہ رکھیں یا صندلین گلاب میں پیسکر ضماد کریں۔ اور جبکہ سوزش ساکن ہو اور تزائید کے دن گزر جائیں۔ تو محلل اور ملین دوائیں ضماد کریں۔ مثلاً بنفشہ خطمی آرد جو۔ بابونہ موم روغن لعاب تخم کتان سب کو ملا کر نیم گرم استعمال کریں اور روغن بابونہ کے عوض روغن بادام یا روغن کنجد یا روغن گاؤ ملائیں۔ تو جائز ہے اور روغن بنفشہ اور روغن بابونہ نیم گرم ملنا اور محلل اور ملین دواؤں کے مطبوخ سے نطول کرنا فائدہ مند ہے اور جان لینا چاہیئے کہ اس قسم کے علاج میں جلدی کریں۔ تاکہ ایلاوس میں نہ پہنچ جائے **دوسرے** وہ ہے کہ امعا میں ورم صفراوی عارض ہو اور قولنج پیدا کرے۔ اور اس کی **علامت** غم اور سوزش اور تشنگی اور قے صفراوی اور منہ میں تلخی اور درد سوزش کے ساتھ ہونا۔ **علاج** جو کچھ دموی میں گذرا وہی اس کی تدبیر ہے۔ مگر فصد کی حاجت نہیں اور جہاں کہیں کہ صفرا غالب ہو اور زیادہ ہو تو پینے کی دواؤں میں یعنی مزلقات میں سقمونیا بھی داخل کریں۔ اور اس مقام میں شربت بزوری اور شربت بنفشہ اور شربت ورد مکرر اور آب تمر ہندی قند کے ساتھ اور گلقند اور گلاب عرق بادیان کے ساتھ مفید ہے **تیسرے** وہ ہے کہ ورم بلغمی نرم امعا میں پیدا ہو۔ اور قولنج عارض ہو۔ اور یہ قسم شاذ و نادر ہوتی ہے۔ اور اسکی **علامت** بدن میں سستی اور آنتوں میں بہت گرانی اور تپ اور سوزش اور پیاس کا نہ ہونا اور اس سے پہلے بلغمی براز آنا **علاج** شبت اذخر اکلیل الملک قیصوم شکم پر درد کی جگہ ضماد کریں۔ اور جو حقنہ کہ بلغم کو پاک کرنیوالا ہو۔ استعمال کریں۔ اور معجون تربد کھانا مفید ہے۔ اور سرد پانی اور مثلثات سے خصوصاً کدو اور خیار وغیرہ سے پرہیز کرنا واجب سمجھیں۔ اور جو کچھ قولنج بلغمی میں مذکور ہے۔ وہی اسکی تدبیر ہے۔ اور جو کچھ اعضائے باطنی کے سرد اورام کو مخصوص ہے وہی اسکا علاج ہے **ف** علاج الامراض میں **معجون تربد** کی **ترکیب** اسطرح لکھی ہے سقمونیا دو درم قاقلہ کبار قاقلہ صغار زنجبیل دارچینی قرفہ ناگرمشک قرنفل فلفل سیاہ پانچ پانچ درم شکر سرخ تربد سفید مجوف سو سو مثقال شہد ضرورت کے موافق دواؤں کو باریک پیس کے شہد میں ملا کے معجون تیار کریں **چوتھے** وہ ہے کہ امعا میں ورم صلب سوداوی عارض ہو۔ اور قولنج پیدا ہو اور اسکی **علامت** بوجھ اور ہلکا درد اور پیاس کی کمی اور پہلے طحال میں فساد کا ہونا **علاج** مرغ کی چربی اور روغنوں سے اور نفخ کی توڑنیوالی دواؤں سے حقنہ بنا کر استعمال کریں۔ اور محلل اور ملین دوائیں جوش کر کے آبزن کریں۔

اور مطبوخ افتیمون پلائیں۔ اور چکنا شوربا غذا میں دیں اور جو ضماد کہ قولنج بلغمی اور ورمی میں مذکور ہے مفید ہے اور یہ قسم بھی شاذ و نادر ہوتی ہے۔

چوتھی قسم قولنج التوائی کے بیان میں اور فتق بھی التوائی کی ایک قسم ہے اور التوائی وہ ہے کہ آنت اپنی جگہ سے ٹل جائے یا اسطرح پر پیچ کھائے کہ اسمیں گرہ سی پڑ جائے اور التوا اکثر اُس آنت میں ہوا کرتا ہے جسکا نام اعور ہے۔ اور التوا تین طرح پر ہے ایک تو وہ ہے کہ آنت بل کھائے۔ اور اسمیں گرہ پڑ جائے۔ اور دوسرے یہ کہ بعض رباط کہ پشت سے اُن کا ربط ہے ٹوٹ جائیں۔ تیسرے یہ کہ صفاق پھٹ جائے۔ اور آنت اپنی جگہ سے ٹل کر اُسطرف آجائے۔ پھر اگر یہ صفاق کنج ران یعنی چڈھوں کے قریب پھٹ گیا ہے تو آنت خصیوں کی تھیلی میں اترآتی ہے خصوصاً اعور جیسا اسکی تشریح میں ہم نے کہا ہے اور خصیوں میں آنت کا اترآنا قرد کہلاتا ہے اور قولنج التوائی کی یہ علامت ہے کہ سخت حرکت یا کودنا یا بوجھل چیز کا اُٹھانا یا اونچی جگہ سے گرنا یا فتق کا اتفاق پڑے یعنی صفاق پھٹ جائے۔ اور اُسکے بعد فی الفور قولنج پیدا ہو۔ اور حالانکہ بیمار مذکور کو اس سے پہلے قولنج کی عادت نہ ہو۔ اور اس قولنج کا خاصہ ہے کہ درد ایک جگہ ٹھہرا رہے۔ اور حال یکساں رہے یعنی جگہ نہ بدلے۔ اور بہت شدت سے نہ ہو بلکہ ایک حالت پر رہے۔ اور ریحی اور ثفلی اس کے خلاف ہیں کہ ریحی میں درد جگہ بدلتا ہے۔ اور ثفلی میں بعض اوقات بہت غلبہ کرتا ہے۔ اور جہاں کہیں کہ التوا یعنی بل کھانے کا فتق ہو۔ اُسی جگہ مراق کا اونچا ہونا اور کیس انثیین یعنی خصیوں کی تھیلی کا بڑھ جانا گواہی دے جسطرح پر کہ فتق پیدا ہوا ہو چنانچہ امراض صفاق میں ذکر آئیگا۔ **علاج** بیمار کو حکم کریں کہ چت لیٹے۔ اور اپنے بدن کو برابر رکھے۔ پھر اُسکا شکم اور پکھیاں آہستہ آہستہ ملیں۔ جیسا مناسب جانیں۔ تاکہ آنت اپنی جگہ پر آجائے۔ اور اگر یہ تدبیر کفایت نہ کرے تو شکم ملنے کے بعد اُسکی ہنڈلی کو مضبوط باندھ دیں۔ اور چار آدمی اُسکے ہاتھ اور پاؤں کو پکڑ کے اسی طرح پر اٹھائیں کہ اُسکی پشت خم کھائے۔ اور شکم اندر کی طرف جائے۔ اور اسی شکل پر اس کو دونوں طرف ہلائیں تاکہ آنت وضع اصلی پر پلٹ آئے۔ اور اگر اس طریقہ سے بھی آنت اپنی ہیئت پر نہ پلٹے۔ تو چاہیئے کہ سیماب زندہ یعنی کشتہ نہ ہو۔ لیکر دھوئیں۔ اور ایک اوقیہ کے برابر کہ کچھ اوپر دس درم ہوتا ہے۔ یا دو اوقیہ بیمار کو پلائیں۔ اور حکم کریں کہ چند قدم ٹہلے۔ پھر شکم کو اپنے دونوں ہاتھوں سے زور سے پکڑ لے اس طرح پر کہ اوپر سے نیچے کی طرف دبائے۔ اور اُس وقت میں چاہیئے کہ بیمار کھڑا ہو اور دبائے اور نیچے کی جانب آہستہ دباتا رہے تاکہ سیماب اتر جائے۔ اور آنت اپنی جگہ پر آجائے۔ اور جب سیماب شکم سے نکل جائے تو شوربا سے اسفیداج چکنا دیں چند روز اسی شوربا پر قناعت کریں۔ اور دوسری غذاؤں سے پرہیز کریں۔ تاکہ جو کچھ سیماب کے بوجھ سے کوفتگی آئی ہو۔ بالکل زائل ہو۔ اور یہ ضرور ہے کہ سیماب کے پینے سے ایک دن یا دو دن پہلے غذا میں بھی شوربا سادہ چکنا دیں۔ تاکہ اُس کے پینے کا اثر بھی ظاہر ہو اور ضرر کچھ نہ ہو۔ **تنبیہ** کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ سیماب پینے کے بعد شکم کے دبانے سے نہیں نکلتا ہے۔ اس سبب سے درد زیادہ اور گرانی کا غلبہ ہوتا ہے۔ اور بیمار بیقرار ہو جاتا ہے۔ اُس وقت کی تدبیر یہ ہے کہ بیمار کو اُلٹا لٹکائیں۔ کہ سر نیچے اور پاؤں آسمان کی طرف ہوں اور دیر تک اسی طرح رکھیں تاکہ تمام سیماب مُنہ سے نکل آئے۔ اور ہرگز سیماب کشتہ جس کو مقتول کہتے ہیں استعمال نہ کریں کہ ہلاکت ہے۔ کیونکہ رگوں میں چڑھ جاتا ہے اور بے دھوئے بھی استعمال نہ کریں کہ مضر ہے اور سیماب کے دھونے کا یہ طریقہ ہے کہ سیماب کو کھری کھرل میں ڈالیں اور درخت بیدانجیر یعنی ارنڈ کا پانی اُس پر ڈال کر ملیں۔ یہاں تک کہ سیاہی اور میل سیماب سے جدا ہو۔ پھر اُس پانی کو دور کریں اور مکوے سبز کا پانی اُس پر ڈالیں اور کچھ دیر تک ملیں۔ پھر اس پانی کو بھی گرا کر سیماب کو کام میں لائیں۔ اور جہاں کہیں کہ بیدانجیر اور مکو کا پانی میسر نہ ہو تو ہلیلہ بلیلہ آملہ لے کر ایک رات دن میٹھے پانی میں تر رکھیں۔ پھر اُس کا پانی لیکر اُس پانی میں سیماب کو ملیں۔ جب تک کہ پاک ہو جائے۔ اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سیماب نوے مثقال اور پانی ایک رطل لیکر ہانڈی میں ڈال کر کوئلے کی آگ پر جوش دیں اور جسقدر پانی کم ہو اور ڈالیں۔ اور اسی طرح جوش دیں کہ پانی میں سیماب کی سیاہی کا رنگ آجائے اور سیماب

میں جو کچھ بری چیزیں اور تراب مالک یعنی قاتل معدنی مٹی وغیرہ ہیں ان سے پاک ہو جائے فائدہ درد قولنج کہ فرد اور فتق کے سبب سے
عارض ہو جب ان حیلوں سے جن کا ذکر کیا ہے آنت کو جگہ پر لائیں پھر وہی تدبیر ہے کہ فتق اور فرد میں بیان کرینگے۔ اور رفائد مربع کا امعا
پر ایسی طرح باندھنا کہ آنت کو جگہ سے نہ نکلنے دے ضروری ہے اور فتق کی جگہ پر قابض دواؤں کا رکھنا اور اُس جگہ کو باندھنا بڑا فائدہ
ہے۔ **پانچویں قسم قولنج ثفلی کے بیان میں** اور ظاہر ہے کہ جب ثفل امعا میں رک جاتا ہے تو قولنج لاتا ہے۔ اور ثفل
بند ہونے کے نو سبب ہیں۔ ایک تو یہ کہ غذا بذاتہ خشک ہو۔ جیسے گاورس اور بلوط اور جوارسا اور دوسرے یہ کہ بہت کم کھانیکا اتفاق ہو اور
کم ہونے کے سبب سے دافعہ دفع نہ کرے تیسرے یہ کہ حرارت یا یبوست امعا میں عارض ہو۔ اس سبب سے ثفل آنتوں میں پتھرا جائے
اور نہ نکلے۔ اور یہ اس طرح پر ہوتا ہے کہ مرارہ کی گرمی امعا میں آکر اُن کو گرم کرتی ہے چوتھے یہ کہ بدن سے بہت مائیت اور
ادرار بول کے طور پر یا اسہال وغیرہ کے طریقے پر نکلے۔ اور بدن خشک ہو جائے۔ پھر اعضا غذا میں بالکل مائیت کو جذب کریں۔
اور ثفل خشک آنتوں میں رہ جائے اور ظاہر ہے کہ جبتک ثفل کا قوام رطوبت مائل نہیں ہوتا نہیں نکلتا۔ پانچویں یہ کہ بدن
کے مسامات کھلنے سے یا ہوا کی گرمی سے یا نہایت محنت اور مشقت سے اور اس وجہ سے کہ مائیت کے نکلنے میں بیان کیا ہے
بدن میں زیادہ تحلیل واقع ہو۔ اور ثفل میں بند ہو جائے چھٹے یہ کہ مخدرات کے پینے سے یا سوء مزاج بارد بافراط کے سبب سے
کہ امعا میں عارض ہو۔ اور امعا کی حس تباہ ہو جائے۔ اور شاید کہ امعا میں ناسور پیدا ہو۔ اور اسکی حس کو زائل کردے ساتویں یہ
کہ اُس راستے میں جو مرارہ اور امعا کے بیچ میں ہے اور اسی راستے سے صفرا امعا میں آتا ہے سدہ پڑے اور صفرا کو کہ امعا کی دافعہ
کو چونکاتا ہے۔ آنے سے روک دے۔ بالضرور ثفل بند ہو جائے۔ آٹھویں یہ کہ امعا میں کرم پیدا ہوں۔ اور ثفل کی رطوبت کو کھا جائیں۔
اور ثفل خشک رک جائے۔ اور قولنج پیدا ہو۔ نویں یہ کہ معاے قولون ضعیف ہو جائے اور فضلہ دفع نہ کر سکے۔ الحاصل جو ثفلی کے
نو اقسام ہیں اُن میں سے ہر ایک کا بیان مفصل کیا جائیگا سو قولنج ثفلی کی کلیۃ یہ علامت ہے کہ بوجھ اور گرانی اور درد اس مقام
کا ہوتا ہے کہ گویا آنت پھٹ جائے۔ پھر جس کا سبب غذا کی خشکی ہو اُس کا نشان پہلے خشک غذاؤں کا کھانا جیسے برنج اور گاورس
وغیرہ اور جو کھانے کی کمی سے عارض ہو تو پہلے کھانے میں کمی کا کرنا اُس کا گواہ ہے اور جہاں امعا کی حرارت سے عارض ہو اُس کی
علامت پیاس کی شدت اور جلن اور مراق کا دبلا ہونا اور قولنج سے پہلے ثفل میں خشکی اور بدبو ہوتی ہے اور براز سیاہی مائل اکثر
آتا ہے پھر اگر اُس کا سبب مرارہ کی حرارت ہو تو مُنہ میں تلخی اور کبھی کبھی تپ آئے۔ اور شاید کہ یرقان ہو جائے۔ اور جہاں امعا کی
یبوست سبب ہو اُس کی وہی علامت ہے کہ امعا کی حرارت میں کہہ چکے۔ مگر مراق میں جلن اور براز میں بدبو اور سیاہی نہ ہو اور جو امعا
کی پیچش ہونے سے عارض ہو اُس کا نشان یہ ہے کہ طبیعت براز کے دفع کا تقاضا نہ کرے اگرچہ تیز چیزیں کھائیں جیسے خردل اور
لہسن اور کرفس وغیرہ اور آنتوں میں ایسا معلوم نہ ہو اگرچہ چیز حاد مثلاً بورہ اور نمک اور صابون کا شافہ اٹھائیں اور جو کچھ کھائیں شکم
میں نفخ پیدا کرے اور جہاں ادرار بول کی کثرت سے یا زیادہ مائیت کے نکلنے سے پیدا ہو اُس کا نشان یہ ہے کہ قولنج ادرار بول اور مائیت
نکلنے کے بعد پیدا ہو اور اگر بدن میں کثرت سے تحلیل عارض ہو اُسکا نشان اسباب محللہ کا موجود ہونا جیسے ہوا کے گرم اور مسامات کا کھلنا
اور عرق کی کثرت اور ہمیشہ لیسے کام اور پیشہ میں رہنا جس میں تحلیل ہو جیسے لوہار وغیرہ کا کام ہوتا ہے اور جہاں اُس راستے کا
سدہ کہ مرارہ اور امعا کے بیچ میں واقع ہے سبب ہو اُسکی علامت براز میں سفیدی اور شکم میں نفخ اور یرقان کا ظاہر ہونا جیسا یرقان
کے باب میں اُس سدے کے آثار کا ذکر مفصل ہو چکا ہے اور جو دیدان کے سبب سے عارض ہو اسکا نشان درد کا ہیجان اور غشیان معدہ ہیں اور
باقی علامات اسکے باب میں آئینگے۔ اور اگر قولون کے ضعف سے پیدا ہو تو اُسکا نشان یہ ہے کہ بدون استعمال شافہ یا حقنہ کے براز نہ آئے علاج

کلی طور پر علاج یہ ہے کہ پہلے سبب طبیعت کا قبض کھولیں اور ثفل دفع کریں اور یہ اسطرح پر ہے کہ آب کامہ اور روغن بادام ملا کر گرم کر کے پئیں۔
اور چکنا شوربا گرم مزلق کہ ثفل کو وہاں سے ٹالے جیسے مرغ اور فربہ مرغی کا شوربا کھلائیں۔ اور جہاں امعا میں حرارت اور خشکی ہو تو بنفشہ عنب الثعلب
تخم کاسنی ترنجبین نبات کا جلاب مفید ہے اور شربت بنفشہ گرم پانی میں اور لعاب بہدانہ میں اور آب کدو اور شیرہ تخم خرفہ اور ترنجبین گل سفید میں اور
روغن بنفشہ اور لعاب خطمی اور لعاب کتیرا شکم پر ملنا فائدہ مند ہے اور اس جگہ چکنے شوربے کے عوض چکنے حریرے پلائیں اور جب مزلق
چیزیں استعمال کریں اور ثفل میں نرمی آجائے۔ تو چاہئے۔ کہ بیمار آہستہ آہستہ ایک پاؤں سے کودے تاکہ ثفل نکل آئے۔ اور اگر اس تدبیر سے
نہ کھلے تو اس مطبوخ سے حقنہ کریں اسکی ترکیب بنفشہ سبوس جو خطمی انجیر مغز قرطم یعنی خسکدانہ ہر ایک سے قدر مناسب لیکر پانی میں جوش
کر کے صاف کریں اور روغن کنجد اور شکر سرخ اور آب کامہ اور مغز خیارشنبر اسمیں ملا کر نیم گرم حقنہ کریں اور جہاں کہ امعا میں حرارت اور خشکی سبب
ہوں تو یہ حقنہ مفید ہے اسکی ترکیب بنفشہ عنب الثعلب نیلوفر اور تخم خیارین تخم خطمی بابونہ سبوس جو ہر ایک سات درم عناب دس دانہ سپستان
۲۰ دانہ جوش دیکر صاف کریں اور ترنجبین اور لعاب اسپغول اور روغن بنفشہ یا روغن بادام یا روغن کنجد اور مغز فلوس خیارشنبر ہر ایک دس درم
اسمیں ملا کر حقنہ کریں۔ اور جب طبیعت نرم ہو لیکن استفراغ کی حاجت باقی رہے تو کوئی چیز سریع الاسہال استعمال کریں مثلاً بورہ اور سقمونیا
اور تخم حنظل لیکن اگر حرارت ہو تو ان چیزوں کو استعمال نہیں کر سکتے اور جب قولنج زائل ہو تو اسکا نہیں کا جیسا سبب ہو اسکے موافق تدارک
کریں مثلاً اگر غذا کی خشکی اور مقدار کی کمی سبب ہو تو جو کچھ کمیت میں اور کیفیت میں اسکے ضد ہو استعمال کریں اور اگر امعا کی حرارت اور خشکی
سبب ہو تو سرد و تر میوے جیسے آلو اور زرد آلو اور شفتالو کھلائیں اور شربت بنفشہ شربت نیلوفر پلائیں۔ اور شیرہ گندم چرب کر کے کھلائیں
اور دوسرے شربت اور مرطب اور ملین غذائیں کہ بارہا ذکر کیا ہے استعمال کریں اور جہاں کہیں مرارہ کی گرمی سے امعا میں حرارت ہو
تو فصد مفید ہے اگر کوئی امر مانع نہ ہو اور اگر امعا کا بحس ہو جانا سبب ہو۔ تو تریاق کبیر اور مثرودیطوس اور حندیقون اور ایسوسن کھلائیں۔
اور روغن مقوی مثلاً روغن قسط روغن بید انجیر پینے میں اور حقنہ میں اور ملنے میں استعمال کریں۔ اور طلاء سے مقوی شکم اور خاصرہ پر رکھیں
اور غذا گنجشک اور کبوتر کا شوربا دیں اور اس قسم میں ایارج لوغاذیا سب مسہلات سے عمدہ تر ہے فائق حندیقون ہا سے حملہ یا مجہ سے
پرانی شراب کو کہتے ہیں۔ کہ اس میں زنجبیل فلفلین اور قرنفل اور شہد ہو اور نیز سوسن شراب سوسن ہے اور اگر ادرار بول کی کثرت
سبب ہو۔ اور یہ مدرات کے استعمال سے ہوتا ہے تو خرما اور مویز اور حلوا نشاستہ اور مسکہ سے بنا کر کھلائیں اور جو چیز بول کو کم کر دے
اور براز کو نرم کرتی ہو جیسے شربت بنفشہ اور خیارشنبر وغیرہ کھلائیں۔ اور انجیر فائدہ مند ہے۔ اور اسپغول اور تخم ریحان مفید اور
عمدہ تر غذا مرغ فربہ کا گوشت ہے۔ اور اگر کثرت سے تحلیل ہونا اسکا سبب ہو تو سرد جگہ میں بیٹھیں اور ایک قیروطی گلنار روغن سے
جیسے روغن گل روغن آس بنا کر بدن پر ملیں۔ اور چکنی غذائیں کھلائیں اگر یہی کو کوٹ کر اس کا پانی لیکر اس پانی کا ۱/۴ دوچار روغن
گل ملائیں۔ اور جوش دیں۔ کہ روغن باقی رہے۔ پھر اس میں موم سفید ملائیں اور ملیں تو خوب ہے اور اگر اس واسطے کا سدہ کہ
مرارہ اور امعا کے بیچ میں امعا پر صفرا کے گرنے کے لئے واقع ہے قولنج کا سبب ہو۔ تو سدہ کے کھولنے میں کوشش کریں جیسا کہ اسطرح پر
یرقان میں گزرا۔ اور اگر دیدان سبب ہوں تو انکو مار ڈالیں اور نکالدیں۔ جیسا کہ اس کے باب میں ذکر آئیگا۔ اور اگر امعا کا ضعف
اسکا سبب ہو۔ تو جو کچھ امعا کے بحس ہو۔ نہیں ہم کہ آسکتے ہیں کام میں لائیں اور ترش اور قابض چیزوں سے اور سرد پانی سے پرہیز
کریں۔ اور سلیخہ دار چینی بسباسہ جوز بوا سنبل پشتہ تخم کرفس کا مطبوخ روغن بادام ملا کر پلائیں۔ اور اسہال کے لئے ایارج فیقرا مفید ہے
اور بہتر غذا مرغ فربہ کے گوشت کا شوربا ہے (پانچویں قسم) قولنج صفراوی کہ مادۂ صفرا امعا کے جوف میں جمع ہو کر قولنج پیدا کرے۔
اور وہ شاذ و نادر ہوتا ہے۔ کیونکہ مادۂ صفرا اس قدر نہیں ہوتا۔ کہ جس سے آنت بھر جائے اور اس قسم کی علامت اور علاج کو

مقعد صفراوی میں تلاش کریں قولنج ذاتی کے تو تمام اقسام یہی تھے اور **ساتویں قسم** وہ ہے کہ کسی عضو کی شرکت سے پیدا ہو اُسکو قولنج عرضی کہتے ہیں اور اُسکے انواع میں ایک تو وہ ہے کہ ورم مثانہ کی شرکت سے پیدا ہو۔ دوسرے یہ کہ ورم گردہ کی شرکت سے عارض ہو تیسرے یہ کہ ورم جگر اور ورم طحال اور حجاب کی مشارکت سے ہوجائے چوتھے یہ کہ رحم کی مشارکت سے عارض ہو اور اس قسم کی علامت اور علاج کو ان اعضا میں سے ہر ایک کے باب میں تلاش کریں اور یہ بھی اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ کبھی درد قولنج ان اعضا کے درد سے مشتبہ ہوجاتا ہے اور جو کچھ اُس میں فرق ہے۔ وہ مفصل بیان کیا گیا **تنبیہ** اور قولنج کی ایک قسم ہے کہ ایلاؤس کہلاتا ہے۔ اور اُس کا ترجمہ رب ارحم کر یعنی الہی رحم کر اور وہ قولنج کے سب اقسام میں بُرا ہے اور اس سے کمتر مخلصی ہوتی ہے۔ خصوصاً جب براز قے میں نکلنے لگے۔ اور بدن میں اور ڈکار میں بدبو آئے اور یہ مرض امعاے دقاق میں اوپر کی آنتوں میں پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ مرض انہیں اسباب سے جن کا قولنج میں ذکر کیا ہے کبھی ابتدا عارض ہوتا ہے اور کبھی قولنج سے ایلاؤس ہوجاتا ہے۔ اور ایلاؤس کی یہ **علامت** ہے کہ ناف کے اوپر درد ہو اور نیچے سے کوئی چیز نہ نکلے۔ اور حقنہ فائدہ نہ دے اور تہوّع اور قے ہمیشہ رہے اور یہ مرض قے کے سبب انقلاب معدہ سے مشتبہ ہوجاتا ہے اور دونو میں یہ فرق ہے کہ ایلاؤس میں جو کچھ قے کے راستے آتا ہے عفونت سے خالی نہیں ہوتا بلکہ براز ہی ہوتا ہے اور باریک باریک پوست قے میں آئیں۔ اور ترشیوں کے کھانے سے درد کی شدت نہ ہو بخلاف انقلاب معدہ کے کہ اسکے برعکس ہے جیسا امراض معدہ میں گذر چکا اور کبھی یہ مرض گرم دواؤں سے اور سرد قابض دواء سے بھی پیدا ہوتا ہے اور اُس کا نشان سبب کا پہلے ہونا **علاج** چونکہ قولنج کے اور اس مرض کے اسباب یکساں ہیں سبب کے موافق جو کچھ کہ ہم وہاں کہہ آئے ہیں وہی استعمال کریں اور جان لیں کہ اس بیماری کی ابتدا میں فصد بہت مفید ہے خصوصاً اگر ورم کا خوف ہو۔ یا ورم موجود ہو بشرطیکہ کوئی امر فصد سے مانع نہ ہو اور دوسری تدبیریں مثلاً تکمیدیں اور ضماد وغیرہ طبیب حاذق کے مشاہدے پر موقوف ہیں اور جہاں کہیں کہ دوا یا غذاے نامناسب سبب ہو تو چاہئے کہ جلد نیم گرم پانی روغن کنجد یا روغن بادام ملا کر پئیں۔ اور قے کر ڈالیں۔ تاکہ وہ فاسد چیز نکل جائے۔ اُسکے بعد طبیعت کو نرم کریں **فائدہ** اُن دواؤں کا ذکر ہے کہ اُن کا کھانا بالخاصیت قولنج کے انواع کو مفید ہے۔ ہُدہُد کا شوربا اور اُس کا گوشت اور سوکھائے ہوئے خراطین اور بھونا ہوا بچھو اور شاخ گوزن سوختہ نہایت مفید ہے بلکہ شاخ گوزن سوختہ ایک ساعت میں درد سخت کو ساکن کرتا ہے اور بھیڑیے کا سرگین کہ ہڈیاں کھانے کے بعد حاصل ہو لیکر شراب میں یا ماء العسل میں ملا کر چاٹ لیں۔ تو عجیب نفع دیتا ہے۔ اور یہ پہچاننا کہ بھیڑیے کا سرگین ہڈیاں کھانے سے ہوا ہے اس طرح ہے کہ بالکل سفید ہو اور یہ سرگین اگر کانٹوں پر پڑا ہو تو نہایت خوب ہوتا ہے اور کبھی بھیڑیے کے سرگین میں ثابت ہڈی ملتی ہے وہ نہایت عجیب الاثر ہے۔ اور اس ہڈی کے خواص میں لکھتے ہیں کہ اُس کا لٹکانا کھانے سے بڑھ کر مفید ہے گلے میں لٹکائیں۔ یا کمر پر باندھیں لیکن یہ ہڈی امعا کے برابر رہنی چاہئے۔ اور اگر اس ہڈی پر پوست پلنگ کا یا گوزن کے پوست کا یا اُس بینڈھے کے پوست کا جس کو بھیڑیے نے پھاڑ ڈالا ہو۔ غلاف چڑھائیں تو خوب تاثیر ہوتی ہے **ساتویں فصل حصر کے بیان میں** وہ اس طرح پر ہے کہ شکم میں قبض رہے۔ ایک مدت دراز تک خواہ اُس کے ساتھ درد ہو یا نہ ہو۔ سو حصر قولنج سے عام ہے **علاج** اُن چیزوں سے کہ قولنج میں مذکور ہے قبض میں رفع کریں۔ اور مزاج کی رعایت بھی رکھیں اور یہ دوا مفید ہے اُس کی ترکیب انجیر زرد۔ بنفشہ۔ مویز منقیٰ اصل السوس ہر ایک سے ایک مقدار لیکر جوش کر کے صاف کریں۔ اور مغز فلوس خیارشنبر اور روغن بادام ملا کے دو ہفتہ تک دیں۔ طبیعت کی خشکی زائل ہوگی اور مناسب ہے کہ تربد اور بسفائج بھی داخل کریں اگر کوئی امر مانع نہ ہو **فائدہ** واضح ہو کہ حصر بالضم احتباس کو کہتے ہیں۔ اور میزان الطب کے محشی نے بحر الجواہر کی سند سے فتح کیساتھ بیان کیا یہ محض غلط ہے اس لئے کہ بالفتح ضیق صدر کے

معنوں میں مستعمل ہے - اور وہ معنے اس جگہ مصنف رحمۃ اللہ کے بیان کے خلاف ہیں - اور اس ہیچمدان نے کہ اس لفظ کی تحقیق میں یہ
چند کلمے لکھے الزام کی راہ سے نہیں بلکہ اسلیئے کہ شبہ باقی نہ رہے اور دو نو لفظوں کے معنے واضح ہو جائیں **آٹھویں فصل دیدان کے
بیان میں** یعنی شکم کے کرم اور یہ کرم رطوبت بلغمی سے کہ امعا میں متعفن ہو جاتی ہے پیدا ہوتے ہیں اور انکی چار قسمیں ہیں -
پہلی قسم وہ ہے کہ حیات کہلاتے ہیں یعنی سانپ کی وضع کے ہوتے ہیں - اور وہ ایک بالشت بلکہ ایک ہاتھ کے برابر دراز ہوتے ہیں
اور یہ قسم اوپر کی آنتوں میں پیدا ہوتی ہے - اسکی **علامت** مغص اور نبض میں ضعف اور اطراف میں سردی اور خشک کھانسی
اور کاہلی اور نیند کی حالت میں دانتوں کا پیسنا اور فم معدہ میں دغدغہ اور لذع کا محسوس ہونا اور بھوک کی حالت میں معدہ کی طرف
چڑھتے وقت انکی حرکت کو ادراک کرنا اور کبھی قے میں یا براز میں انکا نکل آنا اور براز کم ہونا اور طبیعت میں خشکی اور جلد بھوک لگنا اور
پیٹ کا ابھرنا جیسا استسقا میں ہوتا ہے اور کبھی حیات کی حرکات موذی اور بخارات متعفن کے سبب بُرے بُرے اعراض صرع کے مشابہ
جیسے گر پڑنا اور تشنج اور التوا یعنی اعضا کا کھینچنا اور بل کھانا ظاہر ہوتے ہیں اور کرم کے سب اقسام کا خاصّہ ہے کہ دونوں ہونٹ خشک
ہو جائیں اور رات کے وقت تر رہیں - اور مُنہ سے لعاب بہنے لگے **علاج** اُن کے مار ڈالنے اور نکال دینے میں کوشش کریں اور اس کا
یہ طریقہ ہے - کہ تین دن برابر ایک رطل تازہ دودھ قند سے میٹھا کر کے پلائیں - اور چوتھے دن جو دوا کہ کرم کو مار ڈالے اور نکال دے -
دودھ میں ملا کر بھوک کے وقت کھلائیں اور دوا پینے کے وقت ناک بند کریں تا کہ دوا کی بو دماغ میں نہ پہنچے اور کرم نفرت نہ کریں -
دوائے مذکور کی ترکیب برنگ کابلی مقشر سرخس تربد قنبیل ہر ایک پانچ درم ترمس قسط تلخ ہر ایک سات درم شیح دس درم
نمک ہندی ایک درم کوٹ چھان کر تین درم نہار مُنہ کھلائیں **دوسرا نسخہ** برنگ کابلی مقشر دو درم درمنہ ترکی ایک درم خربادانہ برآورد؟
دو عدد مغز چار مغز تین درم باریک کوٹ کر سوتے وقت کھلائیں - اور اگر بیمار کو دوا کا کھانا مکروہ معلوم ہو - تو حقنہ کریں - اور سماق اقاقیا گل
مختوم شراب میں ملا کر شکم پر ضماد کریں - اور یہ شیاف مفید ہے اُسکی **ترکیب** شحم حنظل ڈیڑھ درم قنبیل آدھا درم کوٹ کر بیل کے پتے
میں ملا کر شیاف بنا کے استعمال کریں اور جہاں کہیں حقنہ اور شیاف استعمال نہ کر سکیں تو بادام تلخ اور قنبیل اور کبرا و ترمس اور کرنب
سرکے میں ملا کر شکم پر رکھیں اور درمنہ ترکی اور ایلوا اور قسط اور سیاہ دانہ ہر ایک دو مثقال باریک کر کے برگ شفتالو کے پانی میں ملا کے
ناف پر طلا کریں اور اگر مزاج گرم ہو تو گرم دوائیں ہرگز نہ دیں اور سرد چیزیں کہ اس کام میں مخصوص ہیں - اُن پر اکتفا کریں مثلاً آب
کاسنی آب خرفہ اور آب شاہ توت اور خرنوب مثلّث میں ملا کر اور کشنیز خشک ایک مثقال ہر روز مثلّث میں یا سکنجبین میں ملا کے تین
دن تک کھانا مفید ہے اور آب برگ شفتالو اور پوست درخت شاہ توت مفید ہیں اور درخت انار ترش کا پوست اور اُسکی جڑ لیکر جوش دیں -
اور اُسکا پانی پئیں تو معدے کے کرم کو ہلاک کرتا ہے اور باہر نکال لاتا ہے - اور مجرب ہے - اور اگر سماق کو پانی میں ملیں اور اُسکا پانی پئیں -
تو کرم کو مار ڈالتا ہے اور استفراغ کے بعد آبکامہ چار درم دس مثقال تک پینا کلی نفع دیتا ہے - اور کرم کے مادے کو جڑ سے اکھیڑ ڈالتا ہے -
اور اس مرض میں تنقیے کے بعد مٹھائی اور چکنائی اور غلیظ چیزوں کے کھانے سے پرہیز ضروری ہے تا کہ اُسکا مادہ آنتوں میں سے سب پاک
ہو جائے - اور مدد نہ پائے اور عمدہ غذا بھُنے ہوئے گوشت اور کباب گرم مصالحہ کیساتھ اور غذا سے پہلے آبکامہ کھانا مفید ہے اور مولی اور زیرہ اور
بادام تلخ اور چار مغز فائدہ مند ہیں - اور پنیر اور فطیری روٹی مضر ہیں - ایسی دوا کی **ترکیب** کہ گرم مزاج کو فائدہ کرتی ہے حقنے کے طور پر اور
پینے میں درخت شاہ توت کا پوست اور درخت انار ترش کا پوست دونوں کو ایک رات دن پانی میں تر رکھیں - اُسکے بعد تنور میں رکھ دیں
تا کہ جوش ہو جائے پھر صاف کریں - اور برگ شفتالو کا پانی دو قاشق یعنی دو چمچہ اُس میں ملا کر عمل کریں یا پلائیں **فائدہ** سدید العلاج میں لکھا
ہے - کہ اگر رات کو سوتے وقت یہ دوا استعمال کریں - تو دیدان شکم کا اخراج کرتی ہے اُسکی **ترکیب** برنگ کابلی آٹھ درم تربد مجوف روغن بادام

میں چرب کیا ہوا دہ درم مغز جوز خرما گٹھلی نکالکر دس دس درم دواؤں کو باریک پیس کے سوتے وقت کھلائیں۔ اور اگر بیمار کو دوا کھانے سے نفرت ہو تو یہ حقنہ استعمال کریں اسکی ترکیب سیاہ دانہ ترمس بابونہ پانچ پانچ درم افسنتین سات درم برگ شفتالو ایک مٹھی ایک کاسہ پانی میں جوش کریں۔ جب آدھا باقی رہے تو چھان کے آبکامہ اور روغن ملا کے عمل کریں **دوسری قسم** وہ ہے کہ عریض ہوں جیسے کدو کے بیج اسیواسطے کدو دانہ اُن کا نام رکھا گیا ہے **تیسری قسم** وہ ہے کہ مدوّر یعنی گول ہوں اور جاننا چاہیئے کہ یہ دونوں قسمیں قولون اور اعور میں پیدا ہوتی ہیں اور سب اقسام سے بڑی ہیں۔ اور اُنکی **علامت** اشتہا کی کثرت اور احیاناً براز میں کرم نکل آنا اور رنگ میں زردی اور لعاب کا بہنا اور دن میں ہونٹھوں کا خشک رہنا اور رات کے وقت تر رہنا اور حیّات اور اس قسم کی پہچان یہ ہے کہ بیمار حمّام میں اگر بہت دیر بیٹھے یہاں تک کہ بدن گرم ہو۔ اور پیاس غلبہ کرے پھر ایک برف کا ٹکڑا یا ایک ہلکا برتن بہت ٹھنڈے پانی سے بھر کر اسے شکم پر رکھیں اور ملیں اور دیکھیں کہ سو اگر ناف کے اوپر سے جگہ اونچی ہو جائے۔ اور حرکت کا اثر اس جگہ معلوم ہو تو حیّات کا نشان ہوگا۔ اور اگر ناف کے نیچے کی جگہ اونچی ہو جائے تو حب القرع کی علامت ہے **علاج** اُنکے قتل اور اخراج میں اُن چیزوں سے کہ حیّات کے علاج میں مذکور ہیں کوشش کریں۔ اور اور دواؤں سے جو بہت قوی ہوں اُسکو استعمال کریں۔ کیونکہ اُنکی جگہ حیّات کی جگہ سے بہت نیچی ہے۔ اور پینے کی دوا اگر قوی نہ ہوگی تو امعا سے غلاظ میں پہنچنے تک اُسکی قوت ٹوٹ جائیگی۔ اور خوب عمل نہ کریگی۔ اسی واسطے اس جگہ حقنہ زیادہ نفع کرتا ہے اور جب کرم نکل آئیں تو اُن کے بعد آبکامہ نہار مُنہ پئیں۔ تاکہ رطوبت لزج جو کرم کا مادہ ہے منقطع ہو۔ اور ہریسہ اور پائچہ اور پنیر تر اور دودھ وغیرہ سے جو چیز کہ رطوبت پیدا کرتی ہے۔ پرہیز کریں۔ اور اگر ہر روز رات کے وقت فقط سرکہ خصوصاً عنصلی یا بعض مفید دواؤں کا زُلال اس میں نکال کر پلائیں۔ تو دیدان کے مادے کو قطع کرتا ہے ایسی دوا کی ترکیب جو حب القرع اور کرم کی تیسری قسم کو مفید ہے۔ درمنہ ترکی ٹرنگ، کابلی مقشر ہر ایک ایک مثقال نمک ہندی ڈیڑھ دانگ تربد ایک درم شحم حنظل ایک دانگ باریک کریں۔ اور اس طریقہ پر کہ حیّات میں کہا گیا دودھ میں ملاکر یا کسی اور چیز میں دیں ایسی دوا کی ترکیب کہ کدو دانہ کو اور رطوبات لزجہ فاسدہ کو امعا سے باہر نکالتی ہے ٹرنگ کابلی مقشر سات درم تربد دو درم سویز پانچ درم سیاہ دانہ ایک درم سب کو ملا کے بقدر حاجت کھلائیں اور جو کچھ پہلی قسم میں مزاج کی رعایت کا ذکر کیا گیا ہے۔ اُسکی رعایت رکھیں **چوتھی قسم** وہ ہے کہ چھوٹے کرم ہوں جیسے سرکہ اور پنیر کے کرم ہوتے ہیں اور یہ اس قسم کے امعا کے مستقیم میں پیدا ہوتے ہیں اور اگرچہ دیدان کا لفظ کرم کے سب اقسام پر بولا جاتا ہے لیکن اکثر جگہ اسی قسم کے کرم سے مراد ہوتا ہے۔ اور اُسکی **علامت** مقعد میں خارش اور دغدغہ ہونا اور ثفل کے ساتھ اُن کا نکل آنا۔ **علاج** ایسی چیزوں سے حقنہ کریں کہ امعا کو پاک کردیں اور روغن خستہ زردآلو تلخ میں روئی بھر کر یا سداب کے پانی میں بھگو کر حمول کریں اور ایسا ہی افسنتین کے پانی میں یا برگ شفتالو کے پانی میں یا قطران میں حل کیا ہو۔ روئی اُس میں بھر کر اٹھائیں۔ تو ویسی ہی تاثیر کرتا ہے۔ اور اگر بیمار لڑکا ہو۔ تو درمنہ ایک مثقال صبر سقوطری آدھا درم کوٹ چھان کر برگ شفتالو کے پانی میں ملا کے شکم پر طلا کریں حقنہ کی ترکیب کہ چوتھی قسم میں بہت موثر ہے۔ اور سب قسموں میں مفید ہے۔ بابونہ اکلیل الملک درمنہ برنجاسف ایک ایک مٹھی برگ سداب برگ شفتالو دس دس درم برگ چقندر ایک دستہ سب کو جوش دیکر صاف کرکے شحم حنظل ایک دانگ اُسمیں ملا کے حقنہ کریں اور یہ مرض لڑکوں کو اکثر ہو جاتا ہے۔ اور جلد جاتا رہتا ہے۔ اور بڈھوں کو بہت کم ہوتا ہے اور بہت سخت ہوتا ہے خصوصاً اگر بہت مدت تک رہے اسیواسطے علاج میں عجلت کو منع کیا ہے۔ اور اُن کے اخراج کیلئے اچھا حیلہ یہ ہے کہ موم اور حنا دونوں کو ملا کے شافہ بناکر اُٹھائیں اور پھر اُسکے بعد بچّے کی مقعد کے سوراخ کو چراغ کے سامنے رکھیں اور آہستہ آہستہ مقعد کے کنارے کو انگلی سے کھجائیں۔ اور دیکھیں اور جب کرم نزدیک آئے تو پکڑ کے نکال لیں اور اگر مقعد کے حوالی کو کھایا ہو۔ تو مغز خستہ شفتالو اور اسکی سبز پتی دونوں کو کوٹ کر طلا کریں اور شکر اور ناریل

کاکھانا لڑکوں کو اس بیماری میں مفید ہے اور الکی مقعد کو چکنا رکھنا کرم کے کھانے سے بچاتا ہے اور خارش کو نفع دیتا ہے اور کچا زیتون کرم کے سب اقسام نکالنے میں اس بیماری میں فائدہ کرتا ہے کھلائیں یا مقعد پر ملیں **فت** واضح ہو کہ اس چوتھی قسم میں حقنہ اور شیاف بہت مفید ہیں اس لئے کہ علت کا موضع معائے مستقیم ہے اور وہ یہاں سے بہت قریب ہے اس سبب سے دوا کا اثر جلد ہو گا ایسے **شیاف کی ترکیب** جو لڑکوں کیلئے نافع ہے اور امعائے ثقلی کے کرم کو نکالتا ہے شحم حنظل قنطوریون دقیق نمک ہندی مغز استخوان زردآلو کے تلخ باریک پیسکر شیاف بنائیں۔

سولھواں باب امراض مقعد کے بیان میں اسمیں کئی فصلیں ہیں

پہلی فصل بواسیر کے بیان میں اسکی دو قسمیں ہیں **پہلی قسم** وہ ہے کہ مقعد کی رگوں کے سرے پر زائد چیزیں خون غلیظ سوداوی سے پیدا ہوں اور زائد چیزیں سات طرح پر ہوتی ہیں ایک تو وہ ہے کہ سفرہ کا سر پھول جائے اور کچھ مواد اس میں سے ٹپکے۔ دوسرے یہ کہ اس میں شاخیں اور جڑیں ہوں اسکو نخلی کہتے ہیں تیسرے یہ کہ مدور اور عریض ہو۔ جیسے انگور کا دانہ اسکو عنبی کہتے ہیں چوتھے یہ کہ انجیر کے مشابہ ہو اسکو تینی بولتے ہیں پانچویں یہ کہ صغیر اور صلب ہو جیسے مسور اور چنا اسکو لولوئی کہتے ہیں چھٹے یہ کہ دراز اور سخت ہو جیسے خستۂ خرما اسکو تمری کہتے ہیں۔ ساتویں یہ کہ دراز اور نرم توت کی صورت ہو اسکو توتی کہتے ہیں۔ اور توتی کا سر مدور اور دانہ کی صورت ہوتا ہے اور جڑ باریک اور ان اقسام میں سے ہر ایک یا تو عمیا ہوتی ہے یعنی جس سے مواد نہ رسے یا دامی یعنی جس سے مواد رسے اور باوجود اسکے یا تو حلقہ مقعد سے باہر ہوتی ہے یا اندر کی جانب اور جو حلقہ مقعد میں داخل ہو اسکا علاج مشکل ہے۔ اور عمیا وہ ہے کہ سوراخدار نہ ہو اور اس میں سے کچھ نہ نکلے اور دامی وہ ہے کہ سوراخدار ہو۔ اور اس میں سے زرد آب اور خون نکلا کرے اور اس میں درد کم ہوتا ہے۔ کیونکہ مادۂ موذی نکلتا رہتا ہے۔ اور نخلی بواسیر کے سب اقسام سے بدتر ہے اسکے بعد تینی اس کے بعد وہ ہے کہ بلند ہو اور اس کا سر نیچے کی جانب یا پچھلی طرف مائل ہو۔ اور کبھی بول کو روک دے۔ اور شدت سے درد پیدا کرے۔ اور جاننا چاہئے۔ کہ سوزش اور درد شدید لذع کے ساتھ باسور میں ہونا خون صفراوی کا نشان ہے اور چبھن اور بہت گرانی خون غلیظ کی علامت ہے **علاج** اگر خون کا غلبہ ہو تو باسلیق یا صافن یا مابض کی فصد کھولیں جس طرح پر کہ احتیاج ہو اور دونوں سرین کے درمیان حجامت کریں۔ اور تلیین کے لئے ہلیلہ اور ہمدباد کا مطبوخ دیں اور جگر اور طحال کی اصلاح میں کوشش کریں۔ اور جس غذا سے خون صالح پیدا ہو۔ جیسے اسفید باجات کہ مرغ فربہ کے گوشت سے بنا کے کھلائیں اور جو کچھ غلیظ یا کھاری چیز ہو اس سے پرہیز کریں۔ جیسا گائے اور گھوڑے اور ہرن کا گوشت اور بینگن اور مسور اور کرنب اور شیر خرما اور ماہی شور وغیرہ غذائیں اور میوے اور دوائیں کہ اس بیماری کو ضرر کرتی ہیں۔ اور ہر طرح اس بات میں کوشش رکھیں کہ طبیعت نرم رہے اور تلیین کے لئے ہلیلہ مربے اور آملہ مربے اور اطریفل صغیر اور اطریفل مقل وغیرہ استعمال کریں۔ مگر جہاں کہیں کہ اس کے ساتھ دست آتے ہوں۔ تو اس وقت میں قبض کی حاجت ہو گی جس قدر ضرورت ہو۔ اور جب تنقیہ اور اصلاح ہو چکے تو بواسیر کے احوال کو دیکھیں۔ اور اسکے موافق تدارک کریں مثلاً اگر بواسیر ابتدائے میں ہے۔ اور ورم کرے تو کوئی چیز کہ اسکو گرادے۔ استعمال کریں۔ اور اگر بواسیر مواد سے بھری ہوئی اور درد کرتی ہو۔ اور کچھ رطوبت وغیرہ اس میں سے نہ بہتی ہو۔ تو کوئی ایسی چیز استعمال کریں کہ مقعد کے رگوں کے منہ کو کھولدے اور انمیں سے خون کو نکالدے اور درد کو ساکن کردے۔ اور اگر بواسیر میں بہت خون بہتا ہے اور خون سرخ اور صاف اور رقیق آتا ہے اور ضعف پیدا ہو تو خون کو بند کرنیوالی چیزیں استعمال کریں۔ لیکن جہاں کہیں کہ حرارت کی شدت ہو۔ اور ضعف قوی کا خوف نہ ہو۔ اور خون سیاہ آتا ہو۔ تو یہ مناسب ہے کہ بند کرنے میں جلدی نہ کریں۔ کیونکہ اس خون کے نکلنے میں کتنے ہی امراض سوداویہ سے امن ہے جیسے مالیخولیا اور خفقان اور صداع سوداوی اور وجع الورک اور درد گردہ اور درد رحم وغیرہ اسی واسطے حکما نے کہا ہے کہ بواسیر کا خون بمنزلہ خون حیض کے ہے کہ کتنی ہی بیماریوں سے امن میں رکھتا ہے۔ اور اگر بیوقوف بند کریں۔ تو انہی بیماریوں کی نوبت پہنچے۔ اور اگر تدبیرات مذکورہ اور ان زوائد کا اکھاڑ دینا نفع نہ کرے

تو قطع کر ڈالیں جس طریق سے کہ بیان کیا جائیگا اور علاج کامل یہی ہے اب ان حالات میں سے ہر ایک کی دوا کا ذکر مفصل کیا جاتا ہے بعون
اللہ تعالےٰ **ان دواؤں کا ذکر** جو بواسیر کو خشک کرتے اور گرا دینے کے لئے کام میں آئیں برگ آس جوز السرو یا دنجان کی بونڈی پوست
بیخ کبر مر شحم حنظل سلخ الحیہ یعنی سانپ کی کینچلی مقل لیکر تبخیر کریں یعنی دھونی دیں فقط ایک ایک دوا یا سب ملا کے اور تبخیر کا یہ طریقہ ہے
کہ اونٹ کی مینگنیاں جلا کر ان دواؤں میں سے جو میسر آئے اُس پر ڈالیں اور ایک طباق یا کونڈا کہ اُس میں نیچے کی طرف سوراخ
ہو اس آگ پر ڈھانک دیں اور بیمار کو اس پر بٹھائیں اس طرح پر کہ اسکی مقعد سوراخ پر رہے اور دھوآں اُٹھ کر مقعد میں آئے اور چاہیئے
کہ بیمار بڑی دیر تک دھونی لے تاکہ بواسیر یعنی مسے خشک ہوجائیں **دوسری دوا کہ بواسیر کو خشک کرتی ہے** پوست انار کندر
جفت بلوط جوز السرو چاروں کو کوٹ کر انگور کے پانی میں جوش دے کر کھرل میں پیس کے صبح اور شام بواسیر پر طلا کریں۔ اور
مقل ازرق اور کندر اور راتینج اور حرمل اور بیخ کبر سے تبخیر کریں **ان دواؤں کا ذکر** جو مقعد کی رگوں کا مُنہ کھولنے میں کام
آتی ہیں۔ اور خون کو جاری کرتی ہیں۔ آب پیاز اور زہرہ گاؤ اور حوطیسان لا کر صوف بار دی اُس میں بھر کر حمول کریں۔ اور کبوتر کی
بیٹ اور بہروزہ اور بخور مریم کا بھی ویسا ہی اثر ہے۔ اور جاننا چاہیئے کہ سب مفتحات مذکورہ کا استعمال کرنا چاہئیں تو پہلے حمام کریں اور روغن
مغز خستہ شفتالو اور مغز ساق گاؤ اور کوہان شتر کی چربی بواسیر پر ملیں تاکہ نرم ہوجائے اور مفتحات سے جلد کھلجائے کیونکہ اگر بواسیر
کے نرم کرنے سے پہلے مفتحات استعمال کریں۔ تو بہت درد ہوتا ہے۔ اور بیمار کو بیقرار کردیتا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ صافن اور باسلیق کی
فصد کھولنے سے خون بواسیر جاری ہو اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ خون کے کھولنے میں تاپین پر اکتفا کریں۔ اور مفتحات کے استعمال
کی حاجت نہ ہو۔ غرض کہ جب مفتح دوائیں استعمال کریں اور درد شدید پیدا ہو۔ اور درد بواسیر کی شدت سے خوف ہو کہ عضو
ناسوری ورم کر آئیگا اور قوت ساقط ہوجائیگی۔ تو وہ دوائیں کہ درد کو ساقط کرتی ہیں ضماد کریں۔ اُسکی **ترکیب** اکلیل الملک
افیون خطمی زعفران تخم کتان زردۂ بیضہ مرغیوں کی چربی مقل پیاز میعہ سائلہ مغز کوہان شتر جو چیز کوٹنے کے لائق ہے اُس کو
کوٹ لیں۔ اور جو چیز پگھلانے کے لائق ہے اُس کو پگھلا کر سب کو ملائیں۔ تاکہ مرہم سا ہوجائے۔ اور ضماد کریں کہ اس سے کبھی
درد ساکن ہوجاتا ہے۔ اور رگوں کا مُنہ بھی کھلتا ہے **دوسری دوا کی ترکیب** جو درد کو ساکن کرتی ہے برگ کرنب
لے کر جوش دیں۔ یہاں تک کہ گل جائے اور روغن گل سفید۔ بیضہ مرغ اور تھوڑی افیون ملا کے ضماد کریں اور مرہم اسفیداج
درد کے ساکن کرنے میں مخصوص ہے اُسکی **ترکیب** سفیدہ ارزیز موم سفید روغن گل سب کو ملا کر حل کریں کہ یکساں ہوجائیں
پھر استعمال کریں اور پیاز کو گائے کے گھی میں تل کر نیم گرم مقعد پر لگائیں۔ تو درد کو ساکن کرتی ہے اور گندنا روغن گاؤ یا روغن
جوز میں بھون کر کھرل میں رگڑ کے لگانا ایسی ہی تاثیر کرتا ہے اور کوہان شتر کی چربی بواسیر کے گلانے میں اور درد کے ساکن کرنے
میں کامل نفع دیتی ہے۔ اُس پر ملیں یا حمول کریں۔ اور زردۂ بیضہ روغن گل کے ساتھ بہت مفید ہے **اُن دواؤں کا**
ذکر جو خون بواسیر کے بند کرنے میں کام آتی ہیں قرص کہربا حب مقل ممسک یعنی قابض معجون خبث الحدید کھلائیں اور
شیاف کحلی اُٹھائیں۔ اور مازو پوست انار مورد تخم گل اقاقیا وغیرہ کے مطبوخ سے مقعد پر تڑیڑا دیں اور آبزن کریں۔ اور اگر
خرگوش کی اون اور مکڑی کا جالا آب بارتنگ میں یا فقط پانی میں تر کر کے زرور قابض یا مرداسنگ اور سفیدہ پیسکر اُس پر چھڑک کر
مقعد پر رکھیں۔ اور پٹی سے باندھ دیں۔ تو خونی بواسیر کو فی الفور بند کرتا ہے۔ **حب مقل ممسک کی ترکیب** ہلیلہ سیاہ
پوست ہلیلہ کابلی پوست ہلیلہ آملہ منقشر مقل دو دو درم مرجان کہربا صدف سوختہ ایک ایک درم مقل کو لوہاروں کے پانی میں
حل کر کے دوسری دوائیں کوٹ اور چھان کر اس میں ملا کر گولیاں بنائیں۔ مقدار خوراک دو درم **دوسرا نسخہ** ہلیلہ کابلی تین درم

روغن گاؤ میں بھون لیں اور کہربا دس درم مقل چالیس درم مقل کو آب گندنا میں حل کر کے دوسری دوائیں کوٹ اور چھان کر اُس میں ملا کے گولیاں بنالیں خوراک دو درم **شیاف کحلی کی ترکیب** گلنار کندر مازو سرمہ پھٹکڑی اقاقیا صمغ عربی برابرلے کر شیاف بنا کے استعمال کریں۔ اب ہم کاٹنے کی تدبیر کو بیان کرتے ہیں۔ سننا چاہیئے۔ کہ کاٹ ڈالنا کامل علاج ہے۔ اور اُس میں خوف بھی ہے۔ سو جب تک کہ ضرورت قوی نہ ہو کاٹنے کا ارادہ نہ کریں۔ اور کاٹنا یا تو لوہے سے ہوسکتا ہے۔ یا اکال دواؤں کے لگانے سے۔ جیسے دیگ بر دیگ اور فلدفیون اور زرنیخ غرض کسی طرح پر ہو بہتر یہ ہے کہ سب مسوں کو نہ کاٹیں۔ بلکہ ایک کو چھوڑ دیں۔ کہ احیاناً اگر اس طرف مادہ آئے تو اُسکے نکلنے کا راستہ رہے اور آفات مذکورہ کا خوف نہ ہو جیسا وصایائے بقراط میں لکھا ہے وَلَا یَجُوْزُ اِسْقَاطُ کُلِّ الْبَوَاسِیْرِ بَلْ یَجِبُ اَنْ یُتْرَکَ وَاحِدٌ مِنْهَا یعنی اور سب بواسیر کا قطع کرنا اور گرانا جائز نہیں بلکہ واجب ہے۔ کہ اُن میں سے ایک کو چھوڑ دیں۔ اور ایسا بھی کہتے ہیں۔ کہ بہتر یہ ہے۔ اگر بواسیر متعدد ہوں۔ تو پہلے ایک کو قطع کریں۔ جب وہ اچھا ہو جائے تو دوسرے کو قطع کریں اسی طرح ایک ایک کو جدا جدا قطع کریں۔ یہاں تک کہ ایک باقی رہ جائے اُس کو رہنے دیں تاکہ خون فاسد نکلتا رہے۔ اور اگر دواؤں سے قطع کرنا چاہئیں۔ تو مناسب ہے کہ کاٹنے والی دوا اُنہیں زوائد پر رکھیں تاکہ سیاہ ہوکر گر پڑیں۔ اور اچھا گوشت نکل آئے۔ پھر مرہم مدمل سے تدارک کریں۔ اور لوہے سے قطع کریں یا دوا سے بیمار کے حال کی رعایت واجب ہے مثلاً اگر دل کا قوی اور درد کا متحمل ہو۔ تو یکبارگی قطع کریں۔ اور نہیں تو رفتہ رفتہ قطع کریں۔ اور اس اثنا میں مرہم مسکن سے تدارک کریں اور اسی طرح کرتے رہیں یہاں تک کہ بواسیر ساقط ہو **تنبیہ** جو بواسیر کہ گہراؤ میں اور اندر کی طرف ہو اور اُسکو کاٹنا چاہیں تو چاہیئے کہ سینگی مقعد پر رکھ کر کھینچیں یعنی دم کے ساتھ تاکہ مقعد اُلٹ جائے اور مسے نظر آنے لگیں۔ پھر اُن کو لوہے سے۔ یا تیز دوا سے اس طریق پر کہ مذکور ہوا۔ کاٹ ڈالیں **اطریفل صغیر کی ترکیب** کہ معدے کے استرخا اور بواسیر کو مفید ہے۔ پوست ہلیلہ کابلی پوست ہلیلہ زرد پوست ہلیلہ سیاہ پوست بلیلہ آملہ مقشر برابر لے کر کوٹ چھان کر روغن بادام سے چکنا کر کے شہد میں یا قند کے قوام میں ملائیں۔ خوراک دو درم **اطریفل مقل کی ترکیب** کہ شکم کو نرم کرتا ہے۔ اور بواسیر کو بہت فائدہ دیتا ہے۔ پوست ہلیلہ کابلی پوست بلیلہ آملہ مقشر دس دس درم مقل ازرق تیس درم مقل کو آب گندنا میں حل کریں اور سہ چند شہد لے کے جوش دیں جب کہ قوام آجائے تو دوائیں کوٹ اور چھان کر اس میں ملائیں خوراک تین مثقال دوسری قسم وہ ہے جو ریاحی بواسیر کہلاتی ہے یہ ایک ہوائے غلیظ ہے کہ وہ سوداوی سے تحلیل ہوتی ہے اور قولنج کا سا درد مقعد میں پیدا کرتی ہے اور وہاں سے کبھی پشت اور سرانثیین کی طرف چڑھتی ہے اور خصیتین اور قضیب اور قطن اور مقعد کے حوالی میں اُتر جاتی ہے۔ اور شکم میں قراقر پیدا کرتی ہے اور شاید کہ خون کے اسہال لائے یا شکم میں قبض کرے اور کبھی دوسرے اعضا مثلاً ہاتھ اور پاؤں کی طرف حباب پڑتی ہے۔ اور اس کے نیچے زانو اور مفاصل میں بیٹھنے اُٹھنے کے وقت آواز آتی ہے اور مثال کی اُس آواز کو عربی میں قرقعہ اور ہندی میں چٹخنا کہتے ہیں۔ اور اس بیماری کا سبب خلط سوداوی ہے کہ گردہ پر گرتا ہے یا اُس میں پیدا ہوتا ہے یہ گردہ کی حرارت سے ہوا سے غلیظ بن جاتا ہے۔ اور غلظت کے سبب سے تحلیل نہیں ہوتا۔ اور گردہ کے نواح میں پھرتا ہے اور جو کچھ کہ مذکور ہوا اسکو پیدا کرتا ہے۔ اور اگرچہ یہ مرض مقعد سے کچھ نسبت نہیں رکھتا۔ کیونکہ اسکا مبدا گردہ ہے اور اُسکا مقام آنت لیکن اس سبب سے کہ لفظ باسور میں دونوں شریک ہیں۔ اس باب میں لکھا **علاج** مطبوخ افتیمون اور حب افتیمون سے سودا کا تنقیہ کریں۔ اور اُس کے بعد جوارشات ریاح شکن وغیرہ کھلائیں۔ اور جاننا چاہیئے کہ ریاح شکن نوع اول میں مدرات ملائیں تاکہ دوا کا اثر جلد گردہ میں پہنچے۔ اور جو چیز ریاح پیدا کرتی ہے جیسے دودھ کے اقسام اور میوے اور اُنکے مانند اُن کو چھوڑ دیں۔ **گولیوں کی ترکیب** کہ بادی بواسیر کو مفید ہیں۔ زرنباد درونج عقربی ہلیلہ سیاہ ہلیلہ زرد شیطرج ہندی

عاقرقرحا فلفل دار فلفل تخم گندنا مقل سب برابر اور تھوڑا اسا نوشادر باریک کوٹ کر مویز کے پانی میں اور گندنا کے پانی میں گولیاں بنالیں خوراک دو درم **دوسرا نسخہ** ریاح بواسیر کو دفع کرتا ہے۔ پوست بیخ کبر ایک جزو صعتر فارسی آدھا جزو خوراک دو درم **فائدہ** کبھی باسلیق کی فصد باسور ریحی میں نفع کامل دیتی ہے۔ اس واسطے کہ مادہ سودا کو جو اس مرض کا منشا ہے نکالتی ہے اور مالش کرنا اور حمام اور ہمیشہ گھوڑے کی سواری مفید ہے۔ اس لیئے کہ فضول تحلیل ہوتے ہیں۔ اور حرارت صاف ہوتی ہے **ف** علاج الامراض میں بواسیر وغیرہ کا علاج مشکل ہونے کے جو اسباب لکھے ہیں۔ فوائد کی زیادتی کے لیئے یہاں تحریر ہوتے ہیں جاننا چاہیئے۔ کہ مقعد کی بیماریوں سے صحت پانا بہت دشوار ہے اور اس کی سات وجہ ہیں۔ ایک تو ایک کہ پاخانہ کا راستہ ہے ہر وقت ثقل اس پر گذرتا رہتا ہے اور تحریک کرتا ہے۔ اور درد کی زیادتی کا باعث ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ مقعد شدید الحس ہے۔ تھوڑی سی چیز درد کا سبب ہوتی ہے۔ اور درد مواد کو کھینچ لیتا ہے تیسرے یہ کہ مقعد کی جگہ بہت نیچی ہے اس سبب سے فضولات بآسانی مقعد پر اُتر آتے ہیں چوتھے یہ کہ مقعد عضو معکوس یعنی اُلٹی ہے نیچے سے اوپر کی طرف مائل ہے اس وجہ سے دوا کا لگانا مشکل ہے۔ پانچویں یہ کہ مقعد میں رگیں بہت ہیں۔ سو فضول ان میں کثرت سے نفوذ کرینگے۔ اور فضول کا کثرت سے نفوذ کرنا مرض کی درازی کا باعث ہے۔ چھٹے یہ کہ اُس میں ہوا مستور ہے۔ اس سبب سے جو فضول اس میں جمع ہیں۔ متعفّن ہو جائینگے ساتویں یہ کہ ریح اور براز وغیرہ کے اخراج کی وجہ سے اُس کو سکون نہیں۔ اس سبب سے طبیعت دوا کے منافع کو پورا پورا ظاہر نہیں کرتی۔

دوسری فصل ناسور مقعد کے بیان میں - یہ ایک گہرا قرحہ ہے کہ اُس کا اچھا ہونا دشوار ہے مقعد میں معاے مستقیم کی جانب پیدا ہوتا ہے۔ اور اُس میں سے ہمیشہ زرد آب نکلتا ہے۔ اور یہ قرحہ دو طرح پر ہوتا ہے۔ ایک تو وہ کہ معاے مستقیم میں نفوذ کرے۔ اور اُسکی **علامت** اس قرحہ کی ضد ہے کہ نفوذ کر جائے **علاج** قرحہ کو دبا کر سب زرد آب نکال ڈالیں۔ پھر دیکھیں کہ اس میں سلائی جا سکتی ہے۔ یا نہیں اگر نہ جا سکے تو شیاف عرب پیس کر صبح اور شام دو تین قطرے ٹپکائیں اور ٹپکانے کے وقت بیمار کو چت لٹائیں۔ اور اُس کے سرین کے نیچے تکیہ رکھیں تاکہ اُبھرے رہیں۔ اور اُسی ہیئت پر رہے۔ جب تک کہ دوا خشک ہو اور اگر سلائی جا سکے۔ تو ایک سلائی ناسور کے سوراخ سے بہت باریک لے کر اُس پر روئی لپیٹ دیں۔ اور صمغ عربی کے پانی میں بھگو کر شیاف کی پیسی ہوئی دواؤں میں بھر کر قرحہ میں رکھیں **شیاف عرب کی ترکیب** ایلوا کندر دم الاخوین سرمہ پھٹکری گلنار ایک ایک درم زنگار دو سرخ کوٹ اور چھان کے گلاب میں شیاف بنائیں **دوسرے** یہ کہ آنت کے اندر پہنچ گیا ہو۔ اور اُسکی **علامت** ہے کہ ہوا اور براز بے ارادہ اس ناسور کے راستہ سے نکل آئے۔ اسی طرح اگر سلائی ڈالیں۔ اور مقعد میں اُنگلی لے جائیں۔ تو دونوں آنت میں مل جائیں۔ لیکن اگر یہ راستہ نہایت تنگ ہو۔ کہ سلائی نہ جا سکے۔ اور تنگی کے سبب سے براز بھی اس طرف سے نہ نکل سکے اور شبہ پڑے کہ نفوذ کر گیا ہے۔ یا نہیں تو ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ روئی وغیرہ بیمار کی مقعد میں ایسی طرح رکھیں کہ ہوا کو داخل نہ ہونے دے اور حکم کریں کہ سانس کو روک کر نیچے کی طرف زور کرے جیسے کہ براز کے اخراج کے لیئے کرتے ہیں اور قرحے پر اُنگلی رکھے پھر اگر ہوا کے نکلنے کی حرکت اُنگلی میں محسوس ہو تو قرحہ نفوذ کر گیا ہے۔ اور نہیں تو نہیں اور دوسرا طریقہ ہے کہ ایک قمع یعنی ایک چیز کہ نلکی کی وضع پر اندر سے خالی ہوتی ہے کہ اُس کا سرا اس قرحہ پر لگا دیں۔ اور اُس کی دوسری طرف کوئی چیز جلائیں۔ اس طرح پر کہ دھواں اس نلکی میں جائے۔ پھر اگر بیمار کو اپنے اندر دھوئیں کے آنے کی حرارت معلوم ہو تو نفوذ کر گیا ہے۔ اور نہیں تو نفوذ نہیں کیا۔ **علاج** مناسب یہ ہے کہ اس قسم کے علاج سے دست کشیدہ رہیں۔ کیونکہ اس کے علاج کی ایذا اُس کے ہونے سے زیادہ ہے

اس لئے کہ اُس کا تدارک دستکاری سے ہوسکتا ہے یا اکّال دواؤں سے اور ان دونوں میں خوف ہے۔ **تیسری فصل** اورام
مقعد کے بیان میں اسکی دو قسمیں ہیں **پہلی قسم** ورم گرم کے بیان میں اور اکثر یہی قسم عارض ہوتی ہے اور تین حال سے
باہر نہیں یا تو ابتداً پیدا ہو گرم دواؤں کے استعمال کے بعد یا خارش کے بعد یا شقاق یا قروح کے بعد یا قطع بواسیر کے بعد عارض ہو اور اُسکی
علامت درد اور جلن اور بول قطرہ قطرہ آنا اور اُسکے اسباب کا پہلے ہونا اور یہ ورم ابتداً بہت کم ہوتا ہے **علاج** ابتدا میں فصد باسلیق کھولیں
اگر کوئی امر مانع نہ ہو اور نہیں تو قطن پر حجامت کریں۔ اور ردع کیلئے مرہم اسفیداج وغیرہ ضمادات اور سرد چربیاں استعمال کریں۔ اور اگر بیضہ
کی سفیدی کو روغن گل میں ملائیں اور قلعی یا سیسے کے ہاون میں گھسکر ورم پر رکھیں تو کامل فائدہ ہوتا ہے اور جہاں کہیں شدت سے درد ہو تو
تھوڑی افیون بڑھائیں تاکہ جلد درد کو ساکن کرے اور مزاج کی اصلاح کیلئے سرد شربت جس میں اسپغول اور تخم ریحان ہو۔ اور عناب اور آلو کا
نقوع نبات کے ساتھ پلائیں اور جو غذا مناسب ہو کھلائیں۔ اور جان لیں کہ قے نہایت مفید ہے اور جب مادہ تنقیہ سے اور رادعات سے دفع نہ ہو
اور جمع ہونے لگے تو واجب ہے کہ اسکو جلد چیر ڈالیں اور ہرگز پکنے کا انتظار نہ کریں کیونکہ اگر جلد نہ شگاف دیں تو مادہ اندر کی طرف جائیگا اور ناسور
ہوجائیگا اور جب حرارت ساکن ہوجائے مگر درد باقی رہے اور مقعد باہر نکلتی رہے تو یہ ضماد مفید ہے اُسکی **ترکیب** برگ چقندر روغن میں
تل کر آرد ملاکر کام میں لائیں **ضماد** کہ ورم سخت کو مفید ہے اُسکی **ترکیب** اکلیل الملک خطمی سفید عدس مقشر برگ عنب الثعلب
بنفشہ سب برابر لے کر روغن گل روغن بنفشہ زردہ بیضۂ مرغ آب برگ کاسنی آب حی العالم ملاکر استعمال کریں۔ **طلا** کہ ورم نرم کے لئے
فائدہ مند ہے اُسکی **ترکیب** عدس گل سرخ برابر لے کر کوٹ چھان کر آب مکو روغن گل ملاکر طلا کریں اور اگر میدہ کی روٹی کو پانی میں جوش
دیں اور زردۂ بیضۂ مرغ اور روغن گل ملاکے ضماد کریں تو بہت مفید ہے۔ **دوسری قسم** مقعد کے ورم سرد کے بیان میں۔ اگر بلغمی
ہے تو ورم کا سست ہونا اور گرمی کے آثار کا نہ ہونا اُس کا گواہ ہے **علاج** قے کریں اور شاید کہ فصد کی احتیاج پڑے۔ اور مرہم
محلل استعمال کریں۔ اور جب پک جائے تو چیر ڈالیں اور جہاں کہیں کہ ورم سخت ہو تو اُس کے نرم اور تحلیل کے لئے بط اور
مرغ کی چربی اور بیضہ مرغ کی زردی اور روغن گل اور زفت طلا کریں۔ اور اگر ورم ایک عرصہ تک رہے تو مقل بڑھائیں اور محلل
دواؤں کے مطبوخ میں بیٹھنا اور مرہم داخلیون روغن کیسا تھ یا مرہم باسلیقون زردۂ بیضۂ مرغ کے ساتھ فائدہ مند ہیں **چوتھی**
فصل شقاق مقعد کے بیان میں۔ یہ ایک خشکی ہے کہ مقعد میں عارض ہوتی ہے جیسا شقاق ہاتھ اور پاؤں میں
عارض ہوتا ہے۔ اُسکے اقسام میں ایک تو وہ ہے کہ مقعد میں حرارت اور خشکی آکر شقاق پیدا کرے اور یہ اکثر ہوتا ہے اور اُسکی **علامت**
حرارت اور یبوست کا غالب ہونا **علاج** مرہم ابیض طلا کریں اور یہ قیروطی مفید ہے اُسکی **ترکیب** روغن گل سفیدہ مرداسنگ اقلیمیا نقرہ نشاستہ
غبار الرحے کتیرا لعاب خطمی اسپغول بہدانہ چربی بط موم سفید مرہم بنالیں جیسا مشہور ہے اور غذا میں چکنا شوربا دیں۔ اور اگر مادہ صفراء یا خون سوختہ
اس حرارت کا سبب ہو اور سوزش اور مقعد کی گرمی اور اُنکے دوسرے آثار گواہی دیں۔ تو تنقیہ کے لئے مطبوخ ہلیلہ اور مطبوخ خیارشنبر دیں۔
اور شربت بنفشہ اور شربت نیلوفر گلاب اسپغول قند شیرہ خرفہ کے ساتھ مفید ہیں۔ اور مراہم مذکور کا استعمال فائدہ مند ہے۔ دوسرے یہ کہ
مقعد کا ورم گرم شقاق کا باعث ہو اُسکی **علامت** ورم کا ہونا اور اُسجگہ کا اونچا ہونا اُس کے ساتھ درد کی شدت **علاج** ورم مقعد کی تدبیر
کا ذکر ہوچکا ہے اُسی کے موافق کام کریں۔ اور جان لیں کہ باسلیق اور مابض اور صافن کی فصد اور قطن کی حجامت اس جگہ مفید ہے تیسرے یہ
ثفل خشک غلیظ نکلنے وقت شقاق پیدا کرے۔ چوتھے یہ کہ بواسیر شقاق کا سبب ہو اور ہر ایک کی علامت سبب کے پہلے ہوجانے سے ظاہر ہے
پانچویں یہ کہ مقعد کی رگوں کا خون سے بھرنا اور کثرت سے شکم جاری ہونا شقاق کا باعث ہو اور رگوں کے امتلا کی علامت شقاق میں سے
بہت سا خون بہنا **علاج** پہلے سبب کو قطع کریں۔ جیسا کہ بارہا ذکر کیا ہے اُس کے بعد شقاق زائل کرنے کیلئے روغن گل اسفیداج مرداسنگ

زفت مفرزباق گاو سے مرہم بناکر ملیں۔ اور جہاں کہیں کہ شقاق سے خون جاری ہو اور فصد بھی کرچکے ہوں اور خون کے بند کرنیکی حاجت پڑے۔
تو اقراص قابضہ ہیں۔ اور مازو اُس گلنار پوست انار گل سرخ جوزالسرو ثمرۂ طرفا کے مطبوخ میں بٹھائیں۔ اور صدف سوختہ قنبار کندر غبار الرحے
سرمہ باریک کرکے شقاق پر چھڑکیں اور علاج الامراض میں لکھا ہے کہ اقراص قابضہ سے یہ قرص مراد ہیں اُسکی ترکیب زیرۂ سفید سنبل الطیب
قرنفل مصطکی پانچ پانچ درم صندل کندر دم الاخوین صمغ عربی لاک مغسول سندروس گل ارمنی نشاستہ افیون ایک ایک درم ہلیلہ سیاہ بلیلہ
آملہ خبث الحدید بدبرکز مازج دو دو درم برز البنج تین درم باریک پیس کے قرص بنائیں فائدہ شقاق والے کو لازم ہے کہ بہت سرد پانی سے
اور جو چیزیں بہت ترش اور قابض ہیں اُن سے پرہیز کرے۔ اور اسی طرح شکم کا قبض نقصان رکھتا ہے۔ اسی واسطے کہتے ہیں کہ بیمار مذکور
ہر روز صبح کے وقت شربت بنفشہ لعاب بہدانہ کیسا کتہ پئے۔ اور جو غذا ملین ہو کھائے۔ **پانچویں فصل استرخاء شرج کے بیان**
میں اور اُس کو استرخاء مقعد بھی کہتے ہیں۔ اور شرج شین معجمہ اور راء مہملہ اور جیم سے اُس عصبہ کا نام ہے کہ خصیہ اور حلقۂ مقعد
کے بیچ میں واقع ہے۔ اور اسکے استرخاء کی یہ علامت ہے کہ ثفل اور ریح بے ارادہ نکلے۔ اور یہ اسباب مختلف ہونے سے کئی طرح پر ہے۔ ایک
تو وہ ہے کہ جو پٹھا اس عضلہ پر کہ جو مقعد کے گرد لگا ہوا ہے۔ اور مقعد کو ٹھہراتا ہے اثر کر آیا۔ یہ ضربہ کے سبب یا سقطہ کی وجہ سے کٹ جائے یا
ٹوٹ جائے۔ اس سبب عضلہ مذکور ایذا پائے اور شرج میں استرخاء آئے دوسرے بواسیر کے قطع کرنے سے عضلہ کو ایذا پہنچے۔ اسوجہ سے شرج میں
استرخاء آئے اور ان دونوں قسموں کی یہ علامت ہے۔ کہ پشت پر ضربہ یا سقطہ آنیکے بعد یا قطع بواسیر کے بعد دفعۃً پیدا ہو۔ اور ان دو قسموں کو
لاعلاج کہتے ہیں تیسرے یہ کہ سردی اور تری باطنی یا خارجی اس بیماری کا سبب ہو اور اسکی یہ علامت ہے کہ رفتہ رفتہ پیدا ہو اور سردی اور تری کے اسباب
کا پہلے اتفاق ہوچکے مثلاً پتھر پر بیٹھنا یا پانی میں یا سرد و تر جگہ بیٹھنا یا بہت سا سرد پانی پینا اور اسکے سبب ہوا ہو رباطی اور اس قسم رطوبی کی خاص
یہ علامت ہے کہ مقعد میں ترہل یعنی استرخاء ظاہر ہو۔ اور یہ قسم دوسرے اقسام کی نسبت اکثر پیدا ہوتی ہے **علاج** جو مادہ کہ استرخاء کا باعث
ہے اُس کے استفراغ کے لئے اور تبدیل مزاج کے واسطے جو کچھ فالج میں گذرچکا استعمال کریں۔ اور روغن قسط جندبیدستر اور فرفیون ملا کے
مقعد پر اور پشت کے نیچے مہروں پر ملیں۔ اور گرم قابض دواؤں کے مطبوخ سے آبزن کریں جیسے سنبل الطیب قسط تلخ جوزالسرو وغیرہ جیسے
یہ کہ ورم مقعد۔ اس مرض کا باعث ہو اور اُسکی علامت اور دو اور جو کچھ ورم کے لوازم ہیں اُن کا ظاہر ہونا اور ورم مقعد کا علاج بیان کیا گیا **چھٹی**
فصل خروج مقعد کے بیان میں یعنی مقعد کا باہر نکل آنا یہ دو طرح پر ہے۔ ایک تو وہ ہے کہ اس کے سبب عارض ہو۔ اور ورم کی علامت
اور علاج کا بیان ہوچکا اُسکے موافق تدارک کریں۔ اور مقعد متورم اس حیلہ سے داخل ہوتی ہے کہ جو چیزیں ورم کو نرم اور درد کو ساکن کرتی ہوں
جیسے بنفشہ خطمی۔ بابونہ برگ کرنب شلغم تخم کتان جوش دے کر اُسکے پانی میں بیمار کو بٹھلائیں۔ اور روغن شبت روغن بابونہ موم کی قیروطی بناکر
مقعد پر ملیں تاکہ نرم ہوکر اندر کی طرف جائے۔ اور جب داخل ہوچکے تو قابض چیزوں کے مطبوخ سے استنجا کریں جیسے شاہ بلوط برگ مورد
مازو گلنار زرورد اس مطبوخ کی دواؤں کا ثفل نرم کوٹ کر جب مرہم سا ہو جائے۔ تو ضماد کرکے باندھ دیں۔ تاکہ پھر نہ نکلے۔ اور جہاں
کہیں مزاج سرد ہو تو مناسب ہے۔ کہ دار چینی شاہ بلوط۔ مرزنجوش۔ مازو برادۂ آہن پرانی شراب میں ایک رات تر کریں۔ اور صاف کرکے
بیمار کو اُس میں بٹھائیں اور روغن خستہ زردآلو شفتالو مقعد پر ملیں۔ دوسرے یہ کہ جو عضلہ مقعد کو ٹھہراتا ہے وہ رطوبت کے غلبہ سے ڈھیلا
ہوجائے اور اسکو نہ ٹھہراسکے اُسکی یہ علامت ہے کہ مقعد آسانی سے داخل ہوجائے اور اسی طرح اُس کا نکلنا بھی آسان ہو۔ بخلاف ورمی کے
کہ اُس کا پلٹ جانا اور نکل آنا دشوار ہوتا ہے۔ **علاج** روغن گل خام مقعد پر ملیں۔ اور اُس پر سفیدہ ارزیز گلنار مازو پھٹکری سرمہ پوست
انار صدف سوختہ اقاقیا عصارہ لحیۃ التیس غبار سا کرکے چھڑک دیں۔ اور گدی رکھ کر پٹی سے مضبوط باندھیں۔ اور قابضات کا مطبوخ
کہ ورمی میں مذکور ہوا۔ اس میں بیمار کو بٹھائیں تاکہ پھر نہ نکلے۔ اور روغن قسط بابونہ کہ اُس میں فرفیون اور جندبیدستر حل کرلیا ہو

مقعد میں ملنا اور حقنہ کرنا کامل فائدہ رکھتا ہے اور عصب کو قوت دیتا ہے اور جب نکلی ہوئی مقعد میں زخم ہو جاتا ہے تو زرد و مرداسنگ سماق مہر
باریک پیس کے مقعد پر چھڑکیں پھر اسکو اندر کی طرف پلٹائیں اور مقعد پر روغن شفتالو کا ملنا لازم ہے ساتویں فصل قروح مقعد کے
بیان میں یعنی مقعد کے زخم علاج جو چیز بہت خشکی پیدا کرے اسکو استعمال کریں جیسے جلا اور موہوا پتوا اسفیدہ اور مردار درخت سماق
کی گٹھلی اور آس کی ٹہنی باریک پیسکر زخم پر چھڑک دیں اور اس مرض میں مرہم اسود مفید ہے تنبیہ اگر درد کی شدت ہو تو لازم ہے کہ حس کو کم
کرنے کے لئے افیون ملیں آٹھویں فصل حکۂ مقعد کے بیان میں یعنی مقعد میں خارش کا ہونا اور اسکی کئی قسمیں ہیں ایک تو یہ کہ
چھوٹے چھوٹے کرم مقعد میں پیدا ہو جائیں اس سبب سے خارش ہو۔ اور شاید کہ کدو دانہ کے سبب سے ہو۔ اور دیدان کی علامت اور علاج
کا بیان گزرا دوسرے یہ کہ خون سوداوی حاد لذاع مقعد پر گرے اور یہ بواسیر کا مقدمہ ہوتا ہے اور اسکی علامت مقعد میں سوزش اور سر مقعد
تک گرانی معلوم ہو اور دیدان کے آثار نہ ہوں علاج فصد باسلیق کھولیں۔ یا دونوں سرین کے بیچ میں حجامت کریں اور اسہال کیلئے
مطبوخ افتیمون دیں اور غذا کی اصلاح میں کوشش کریں یعنی بارد رطب اور ہمزہ دوائیں اور غذائیں استعمال کریں اور مثقال روغن خستہ
زردآلو میں حل کرکے مقعد پر ملنا مفید ہے تیسرے یہ کہ خلط حاری یا بورقی خارش کا سبب ہو اور اسکی علامت اخلاط مذکورہ کا زحیر کیساتھ
براز میں آنا علاج غور کریں کہ مادہ خاص مقعد میں ہے یا کسی عضو سے آتا ہے اگر کسی عضو سے آتا ہے تو بدن اور اس عضو کا تنقیہ کریں۔
اور اگر خاص مقعد میں رکا ہوا ہے۔ تو اسی کا تنقیہ کریں جیسا زحیر میں بیان کیا گیا۔ اور قے بہت مفید ہے اور شیافت فائدہ مند ہیں۔ اور شاید
کہ قطن پر حجامت کی حاجت پڑے اور جاننا چاہئے کہ سب اقسام میں ٹھوڑی پر چمہ رکھنا اور خون کھینچنا اور سرکہ اور روغن مقعد پر ملنا بھی
فائدہ دیتا ہے۔ اور اسی طرح انار دانہ روغن شفتالو کیساتھ یا بلو اشراب میں ملاکر موم اور روغن گل کے ساتھ یا روغن خستہ زردآلو
طلا کرنا تنبیہ امراض مقعد کا اچھا ہونا دشوار ہے کیونکہ بالطبع فضلات کے گرنے اور نکلنے کا راستہ ہے اس لئے کہ نیچی جگہ میں واقع ہے۔
اور اسی طرح اس میں عصب زیادہ ہیں اور اسکی حس قوی ہے اور تھوڑی ایذا سے اسکو درد پہنچتا ہے اور درد کی کثرت سے مواد جذب ہوتا ہے
اور عصعص اس ہڈی کو کہتے ہیں جس پر بیٹھتے ہیں۔ اور اسکو عظم العصعص بھی بولتے ہیں فائدہ جاننا چاہئے کہ حکۃ المقعد کے لئے یہ فتیلہ بہت مفید
ہے۔ اسکی ترکیب شب یمانی زوفا دو وزن کو ملاکے بط کی چربی میں لت کرکے فتیلہ بنا کے مقعد میں رکھیں ٭

اٹھارہواں باب امراض کلیہ یعنی گردہ کے بیان میں

جان لینا چاہئے کہ گردے دو ہیں ایک داہنی طرف اور دوسرا بائیں طرف اور ہر ایک ایسا رہا ... اپنی جگہ یعنی پشت
کے نیچے مضبوط بندھا ہوا ہے۔ اور گوشت اور چربی اور رگوں اور شریانوں سے مرکب ہے اور بذات خود اسمیں حس نہیں مگر جو غشا اس کے اوپر
ہے اسمیں حس زیادہ ہے اور ہر ایک گردہ اس رگ کے وسیلہ سے جسکو گردہ عرق الکلیہ کہتے ہیں جگر کے ساتھ ربط رکھتا ہے اور بعض کے
نزدیک یہ دونوں رگیں کہ جگر اور گردہ کے درمیان واقع ہیں ان کا نام طالعین ہے پہلا گروہ اس رگ کو گردہ کے اجزا سے شمار کرتا ہے اور کہتا ہے
کہ گردہ سے نکلکر جگر میں گئی ہے اور دوسرا گروہ کہتا ہے کہ یہ دونوں رگیں اسی بڑی رگ سے جو جگر کے حدبہ سے نکلی ہے پیدا ہوئی ہیں اور گردہ
میں جاکر ملی ہیں بہر تقدیر جو پانی خون میں ملا ہوا جگر سے نکل کر گردوں میں آتا ہے اسی رگ کے راستے سے آتا ہے اور پانی کو خون سے جدا کر کھینچنے والی
یہی دو رگیں ہیں اور جیسا کہ گردہ میں پانی کے جذب کرنے کے لئے جاذبہ ہے ویسی ہی ان رگوں میں بھی جاذبہ ہے کہ جگر کی بڑی رگ سے پانی کو
جذب کرکے گردہ میں کھینچتی ہے اور اسیطرح دونوں گردوں میں ایک ایک رگ نکلکر مثانہ میں گئی ہے تاکہ مابہت واقع ہو اور ان رگوں کو حالبین کہتے ہیں یعنی
موریاں اور جاننا چاہئے کہ ہر ایک گردہ کی آدھی شکل ہے جیسے نصف دائرہ اسکی پشت اونچی ہے۔ اور اس کا گوشت سخت اور غلیظ ہے تاکہ ادنے
سی حرارت اسمیں اثر نہ کرسکے۔ فائدہ امراض گردہ میں اکثر منہ کی بو بری ہو جاتی ہے اور شاید کہ گردہ کی بیماری سے سل اور یہ اور آلات تنفس کی بیماریاں

پیدا ہوں اور یہ سب امور اسلئے ہوتے ہیں کہ عنق کلیہ اور جگر میں مشارکت ہے اور گردہ کے امراض بہت ہیں اس جہت سے علیحدہ علیحدہ فصل میں بیان کیا جاتا ہے **پہلی فصل سوء مزاج کلیہ کے بیان میں** اور اسکی کئی قسمیں ہیں **پہلی قسم** سوء مزاج حار ساذج کے بیان میں اور اسکی **علامت** نبض میں سرعت اور پیاس کی کثرت اور قوت باہ اور قارورہ میں سرخی یا زردی جلن اور بدبو کے ساتھ اور گردہ کی جگہ گرمی معلوم ہونا اور پیشاب کیلئے جلد جلد اٹھنا چنانچہ روکنے کی طاقت نہ ہو اور بول پر چکنائی معلوم ہونا اس سبب سے کہ گردہ کی چربی پگھل کر آتی ہے اور شاید کہ تپ ہو جائے اور جب گرمی افراط کو پہنچے تو ذیابیطس حار پیدا ہو اور اسکو ہم علیحدہ بیان کرینگے **علاج** مبرد اور سرد چیزیں کھائیں اور ارنہ ہو پلائیں جیسے شربت انار شربت ریباس شربت خشخاش لعاب اسپغول لعاب بہدانہ وغیرہ اور آب انارین نبات کیساتھ اور شیرہ تخم خرفہ قرص طباشیر لبن کیساتھ اور شیرہ تخم کاہو شربت صندل کیساتھ بہت مفید ہیں۔ اور دوغ ترش فائدہ مند ہے۔ اور جاننا چاہیئے کہ سرد پانی اور کافور گردہ کی حرارت کے ساکن کرنے میں بہت مفید ہیں لیکن چاہیئے کہ کافور کے کھانے میں افراط نہ کریں کیونکہ باہ کو قطع کرتا ہے اور اسیطرح اقاقیہ عصارہ لحیۃ التیس صندل گلنار شاخ انگور کے پانی میں یا برگ آس کے پانی میں ملا کر گردہ پر ضماد کریں اور صندل گلاب میں پیسکر طلا کرنا جلد نفع کرتا ہے اور بہتر غذا آش غورہ اور سفاناخ اور عدس کا بنا ہوا۔ **دوسری قسم** سوء مزاج حار دموی کے بیان میں اور اسکی **علامت** گردہ میں بوجھ اور درد کا محسوس ہونا اور خون کے غلبہ کا نشان ظاہر ہونا اور شاید کہ پشت کے نواح میں گردہ کی جگہ سرخی ظاہر ہو **علاج** فصد باسلیق کھولیں اور مزاج کی اصلاح کے لئے جو کچھ کہ ساذج میں بیان کیا ہے کام میں لائیں **تیسری قسم** سوء مزاج حار صفراوی کے بیان میں اور اسکی وہی **علامت** ہے جیسا کچھ کہ ساذج میں بیان کیا ہے اور صفرا کے غلبہ کا نشان ظاہر ہونا **علاج** تنقیہ صفرا کے لئے مغز فلوس خیارشنبر کا جلاب دیں اور آب انارین شیر خشت شربت بنفشہ کے ساتھ اور باقی تدبیر کہ ساذج میں مذکور ہے اسکو اختیار کریں **چوتھی قسم** سوء مزاج بارد کے بیان میں اور یہ بہت سرد پانی کے پینے سے اور سرد دواؤں اور غذاؤں کے کھانے سے اور سرد ہواؤں سے عارض ہوا کرتی ہے اور اسکی **علامت** قارورہ میں سفیدی اور منہ کا رنگ سفید اور گردہ کی جگہ سردی اور ضعف باہ اور پیاس کا نہ ہونا اور ضعف اور پشت میں ضعف اور اس کا جھک آنا **علاج** گلقند عسلی گلاب عرق بادیان کیساتھ کھلائیں اور معجون کمونی تناول فرمائیں۔ اور فندق پستہ حبۃ الخضرا مغز بادام شکر کیساتھ چبائیں اور گرم روغن جیسے روغن بادام تلخ روغن پستہ روغن قسط وغیرہ گردہ پر ملیں۔ اور انہیں روغنوں سے حقنہ کریں اور ترشیوں سے اور سرد میووں سے پرہیز واجب جانیں اور غذا کبھنے ہوئے گوشت کا اسفیدباج اور گوشت بریان اور کبوتر اور گنجشک کا گوشت گرم مصالحہ کیساتھ اور جہاں کہیں کہ سوء مزاج بارد بلغمی ہو اور اس جگہ میں درد اور بلغم کے آثار ظاہر ہوں تو قے اور اسہال کو دوسری تدبیروں پر مقدم رکھیں **دوسری فصل ہزال کلیہ کے بیان میں** یعنی گردہ کا دبلا ہونا اور اسکے تین سبب ہیں ایک تو سوء مزاج گردہ میں عارض ہو خواہ گرم ہو یا سرد یا مادی یا ساذج لیکن حرارت سے اکثر ہوتا ہے دوسرے حد سے زیادہ جماع تیسرے بہت سا استفراغ اور ادرار سے ہو یا اسہال سے اور گردہ کے دبلے ہونیکی **علامت** علی العموم بول میں سفیدی اور بدن میں ناتوانی اور باہ میں کمی اور نرم سا درد ہمیشہ کمر میں رہنا اور کمر کیطرف دبلا رہنا اور سبب کو اسکے پہلے ہو جانیسے پہچان سکتے ہیں کہ کون سبب ہے **علاج** جو امر دبلے ہونیکا سبب ہے پہلے اسکو زائل کریں اسکے بعد گردہ کی فربہی کے لئے مسمن غذائیں یعنی جن سے فربہ ہو کھلائیں اور مغز بادام مغز پستہ مغز فندق نارجیل شکر کے ساتھ کثرت سے چبایا کریں۔ اور مرغابیوں کی چربی اور بطخ کی چربی کا کھانا بہت مفید خصوصاً اگر گیہوں کی روٹی کیساتھ کھائیں۔ لیکن مناسب ہے کہ اسکو گرم کرکے کھائیں اسلئے کہ اگر سرد ہو گی تو معدہ میں رہ جائیگی۔ اور گرانی لائیگی اور گردہ تک نہ جاسکیگی۔ اور ہریسہ اور پایہ اور بیضہ مرغ نیمبرشت فائدہ مند ہیں اور دواء القرنجبین نہایت مفید ہے اور یہ حقنہ نہایت نافع ہے اسکی ترکیب یہ ہے کامیش یعنی بھینس کا کا گیہوں نخود لوبیا باقلا پکا کر چھان لیں اور روغن اور مغزیات مذکورہ اور روغن قرطم حبۃ الخضرا کنجد مغز ساق گاؤ و شتر اس مطبوخ میں ملا کے نیم گرم حقنہ کریں **دوا القرنجبین کی ترکیب** ترنجبین سفید کانٹے اور مٹی سے پاک کرکے تین درم لیکے دو رطل تازے دودھ میں جوش دیں کہ قوام آجائے ہر رات دو ملعقہ کھائیں **تیسری فصل ضعف گردہ کے بیان میں** اسکے بھی تین سبب ہیں پہلا

سبب تو اُسکا سوء مزاج دوسرا سبب اسکا دبلا پن تیسرا سبب یہ کہ مدرات کے زیادہ استعمال سے یا جماع کی افراط سے یا ضربہ اور سقطہ سے کہ گردہ پر پہنچے یا بہت چلنے سے اور سفر کی تکلیف سے اور دوسری سواریوں سے اور تکلیفوں سے کہ اسمیں نکان پیدا کریں گردہ کا جرم سست اور اُسکے مجاری فراخ ہوجائیں اور ضعف گردہ کی یہ **علامت** ہے کہ کبھی کبھی درد کمر خاصکر جھکنے کیوقت اور سیدھا ہونیکے وقت اور جب ایک کروٹ سے دوسری کروٹ بدلیں اور قوت باہ کا اور بول کا نہایت کم تقاضا ہو اور بول غسالی آئے جیسے تازے گوشت کا دھوواں ہوتا ہے اور اگر بول کو دیر تک رکھیں تو رسوب بیٹھ جاتے اور بول کے اوپر کف دریا سا ظاہر ہو **انتباہ** بول غسالہ کیطرح اُسوقت ہوتا ہے کہ غذا جگر میں ہضم ہوچکی ہو اور نہیں تو اس ہضم کے پہلے بول مائی یعنی پانی سا ہوتا ہے ایسا ہی شارح اسباب نے کہا ہے اور سبب کو جو اس امر کا باعث ہے اُسکے موجود ہونے یا مقدم ہونیسے پہچان سکتے ہیں **علاج** اگر سوء مزاج سبب ہو تو مزاج کی تبدیل میں کوشش کریں اور حرارت اور برودت کا لحاظ رکھیں اور مادی میں تنقیہ کو مقدم رکھیں جیسا مادہ ہو اور اس بیماری میں فصد باسلیق اور قے سب قسم کے تنقیہ سے بہتر ہے بخلاف اسہال اور مدرات کے کہ فضلت کو بول کے مجاری میں لاتے ہیں اور خراش کرتے ہیں لیکن اگر مادہ کا تنقیہ کر چکیں اور تھوڑا اسی عضو میں باقی رہے تو مدرات بہت مفید ہوتے ہیں اور ایسا ہی مسہل کا حال ہے کہ جب تک ضرورت قوی نہ ہو نہ دیں کیونکہ اگرچہ مسہل مادہ کو مجاری بول سے امعا میں لے آتا ہے مگر چونکہ اُسکے بعض اجزا اور اس سے خالی نہیں تھوڑا مادہ بدن میں ہے مجاری بول میں لے جاتا ہے۔ چنانچہ ظاہر ہے **وہ ادویہ کہ ضعف مع الحرارت کو مفید ہیں** دم الاخوین گلنار گل ارمنی عصارہ لحیۃ التیس صمغ عربی باریک پیس کر شیرہ بارتنگ کے ساتھ پلائیں۔ اور سرکہ روغن گل کمر اور پشت پر ملیں۔ اور صندل گل سرخ اقاقیا رُب آس سکاآس کے پانی میں ملاکر ضماد کریں اور جہاں کہیں کہ سردی سے ضعف ہو تو گرم چیزیں دیں۔ جیسا سوء مزاج میں ذکر کیا ہے۔ مگر کسی وجہ سے گرمی پہنچانے میں افراط نہ کریں کیونکہ اس سبب سے ضعف بڑھتا ہے۔ بلکہ مرتبہ اعتدال کی رعایت رکھیں تاکہ نفع بے ضرر حاصل ہو اور یہ ظاہر ہے کہ بہت گرمی مجاری کو فراخ اور خون کو جذب کرتی ہے اور یہ دونوں امر گردہ کو ضعیف کرتے ہیں اور اگر دبلے ہونیسے گردہ میں ضعف ہو تو اُس کا علاج فصل ہزال سے تلاش کریں اور اگر ضعف گردہ کا سبب ہو کہ مجاری فراخ ہوگئے اور اس کے گوشت کی سختی میں سستی آگئی ہو تو اس کا یہ **علاج** ہے کہ اس باب کے روکنے میں کوشش کریں اور اس کے بعد غذائیں چیپ دار قابض کھلائیں تاکہ گوشت میں سختی اور تقویت حاصل ہو اور قبیط کہ ایک قسم کا خرما ہے چیپ دار اور زعرور اور کبھی کھلائیں اور حقنہ کہ ہزال الکلیہ میں گذرا عمل میں لائیں اور دبانا چاہیئے کہ معجون لبوب فائدہ کامل دیتی ہے اور کوئی چیز بھینس اور اونٹ کے دودھ سے بہتر نہیں خصوصاً اگر گل ارمنی اور اس کے مانند کوئی چیز قابض شیر فارکور میں ملائیں اور اطبا کہتے ہیں کہ فلونیا سے رومی یا شامی شیر شتر کے ساتھ نہایت مفید ہے۔ اور محمد بن زکریا نے کہا ہے کہ اگر شاخ انگور میں کو چھ دے کر اس پانی میں تھوڑا نمک ڈال کر نو دن تک پلائیں تو گردہ کی سب بیماریوں کو دفع کرتا ہے اور ضعف گردہ میں سب غذاؤں سے بہتر ریانہ ہے کہ دانہ مویز اور چربی گردہ بز کے ہمراہ بنائیں اور کلہ پایہ کو زیرہ کیساتھ پکائیں اور ایسا ہی دودھ اور چاول اور ستو کہ گیہوں اور جو کا بنائیں **ف** علاج الامراض میں **معجون لبوب کی ترکیب** اس طرح لکھی ہے مغز بادام۔ مغز کدو کان۔ مغز حب الخضرا مغز چلغوزہ۔ مغز حب الزلم۔ مغز فندق۔ مغز پستہ۔ مغز حب القلقل خشخاش سفید تودری سرخ وزرد کنجد مقشر۔ تخم جرجیر۔ تخم پیاز۔ تخم شلغم۔ تخم شبت بہمن فرفرہ زنجبیل دار فلفل عاقرقرحا کبابہ دارچینی بسفائج خولنجان تخم بلیون وزن میں برابر سب دواؤں کو باریک پیس کر سہ گنہ شہد میں ملا کر معجون تیار کریں **چوتھی فصل ریح الکلیہ کے بیان میں** وہ ایک ہوا ہے غلیظ ہے کہ گردہ کے نواح میں اخلاط غلیظہ سے پیدا ہوتی ہے اور اس ہوا سے ایک درد تمدد کے ساتھ پشت اور کمر میں ہوجاتا ہے اور اس کی **علامت** درد اور تمدد کمر کے حوالی میں بدون گرانی کے اور سنگ گردہ کے آثار بھی نہ ہوں۔ اور اس ہوا کا یہ بھی خاصہ ہے کہ خالی شکم میں اور بھوک کی حالت میں اور جب کہ ہضم

خوب ہو تو درد اور تمدد کم ہو جائے **علاج** جو چیزیں اور ریاح کرنے والی ہوا اور ہوا کے مادے کو نکالنے والی اور تحلیل کرنے والی اور بابونہ کو شدت سے گرم ہو پلائیں اور اسی سے حقنہ کریں اور زیرہ شبت تخم سداب بابونہ گردہ پر ضماد کریں۔ اور روغن قسط خیری روغن سداب وغیرہ ملیں اور نمک اور سبوس اور راکھ سے تکمید کریں ایسی دوائی ترکیب ہے جو اس جگہ مفید ہے تخم بادیان سداب گل سرخ نیبوں پوست بیخ بادیان پوست بیخ کبر جوش دیں اور قند سے میٹھا بنا کر یا ماء العسل ملا کر پلائیں اور شربت بزوری مفید ہے۔ **پانچویں فصل وجع الکلیہ کے بیان میں** یعنی درد گردہ یہ درد تو گردہ کی ریاح سے پیدا ہوتا ہے یا اس کے ضعف سے یا اس کے ورم سے یا اس کے خراج سے یا اس کے قروح سے اور ان میں سے ہر ایک علامت اور علاج اپنی اپنی جگہ مذکور ہیں۔ اور سب اقسام میں جو چیزیں کہ ملین ہوں اور درد کو ساکن کریں مفید ہے اور سب چیزوں سے زیادہ اس کام میں آبزن فائدہ مند ہے خاص کر اگر بابونہ شبت خطمی برگ کرنب کے مطبوخ سے بنائیں **چھٹی فصل ورم الکلیہ کے بیان میں** کئی قسم پر ہے **پہلی قسم** یہ ہے کہ گرم ہو اور اس کا سبب خون غلیظ یا خون صفراوی ہوتا ہے اور اس کی **علامت** تپ مختلط ہے اور تشنگی اور صداع اور بیخوابی اور اس جگہ اور پشت میں جلن اور درد اور گرانی اور قے میں صفرا اور بول اور براز دشواری سے آنا پھر اگر مادہ خون غلیظ ہے تو بوجھ کی زیادتی اور درد وغیرہ امور کہ خون سے مخصوص ہیں ظاہر ہوں۔ اور اگر صفراوی ہے تو پیاس کی شدت اور بول میں زردی وغیرہ جو کچھ اس سے مخصوص ہے ظاہر ہو اور جاننا چاہیئے کہ آماس کبھی ایک گردہ میں ہوتا ہے اور کبھی دونوں گردوں میں اور کبھی ایک کے اجزا میں یا دونوں کے اجزا میں اور کبھی گردہ کے باطن میں اور کبھی اس کے خارج میں اس غشا کے متصل جو اس پر لگا ہوا ہے یا علائق کے متصل اور کبھی اس منفذ میں ہوتا ہے کہ گردہ اور جگر کے بیچ میں ہے اور کبھی اس مجریٰ میں ہوتا ہے کہ گردہ اور مثانہ کے بیچ میں ہے۔ اور جس جس طرح ورم کی جگہ مختلف ہوگی اور جس قدر اس میں کمی بیشی ہوگی اسی کے موافق اعراض کی شدت اور خفت ہوگی اور بعض ظاہر ہوں گے اور بعض نہ ہوں گے مثلاً اگر ورم داہنے گردہ میں ہوگا تو درد بھی اسی طرف جگر کے نزدیک ہوگا۔ اور اگر بائیں گردہ میں ہو تو درد بھی اسی طرف مثانہ کی جانب مائل ہوگا اور داہنے گردہ کا درد اونچا اور بائیں کا نیچا ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ داہنا گردہ بائیں سے اونچا ہے اور اگر ورم گردہ غشا اور علائق کے نزدیک ہو تو اس کا یہ نشان ہے کہ درد نہایت شدید ہو اور اگر اس نواح میں ہو جو امعا کی جانب ہے تو اس کا یہ نشان ہے کہ گہرا درد یعنی اندر کی جانب ہو اور شاید کہ قولنج پیدا کرے اور طبیعت کو اجابت سے روک دے یعنی قبض ہو اور اگر ورم مجاری میں ہو تو دشواری سے بول کا آنا اس کا گواہ ہے اور کبھی ورم گردہ بڑھ جاتا ہے اور درد شدت کرتا ہے اور اس کی ایذا دماغ کے حجابوں میں پہنچتی ہے۔ اور ذہن میں اختلاط پیدا ہوتا ہے **فائدہ** تپ مختلط تپ لازمہ کو کہتے ہیں کہ ٹوٹ جائے اور پھر آ جائے بے انتظام اور چونکہ غیر معین ہے اس کا نام نہیں رکھا **علاج** باسلیق یا صافن کی فصد کھولیں اور ماء الشعیر اور شربت بنفشہ اور لعاب اسپغول اور لعاب بہدانہ اور لعاب تخم خطمی پلائیں اور آرد جو صندل ماپشا آب مکوہ آب کاسنی روغن بنفشہ سب کو ملا کے گردہ پر ضماد کریں اور اگر قبض ہو تو مغز فلوس اور روغن بادام سے یا آب انارین اور شیرخشت سے یا مطبوخ ہلیلہ سے کہ اس میں عناب سپستان آلو بنفشہ کاسنی عنب الثعلب وغیرہ ہو نرم کریں اور جب ایک ہفتہ گذرے اور مادہ تحلیل نہ ہو اور گرانی اور درد زیادہ ہو اور قارورہ رقیق ہو تو جان لیں کہ مادہ جمع ہوتا ہے اور پکتا ہے۔ ایسی حالت میں چاہیئے کہ پینے کی دواؤں سے اور ضماد سے نضج کی مدد کریں۔ مثلاً لعاب تخم کتان لعاب تخم خطمی لعاب تخم میتھی پلائیں اور اکلیل خطمی السی حلبہ آرد جو گرم پانی اور روغن کنجد ملا کے ضماد کریں اور اسی طرح نیم گرم پانی اور منضج دواؤں کے مطبوخ سے عضو پر ترشح دیں اور جب درد ساکن ہو اور بوجھ معلوم ہو تو جان لیں کہ بالکل پک گیا ہے۔ سو اگر پھوٹ جائے تو فبہا ورنہ پھوٹنے میں امداد کریں اور یہ اس طرح پر ہے کہ پھوٹنے والی دوائیں

پیپ سرگین کی مانند آرد کرسنہ غبار آسیا آب پیاز میں ملاکر یا دوسری منضج دوائیں ملا کے ضماد کرنے کے بعد قطن کو ایسی طرح حرکت
دیں کہ ورم کے اوپر کا پوست پھٹ جائے اور پیپ بول کی راہ سے باہر نکل آئے اور جب ورم پھوٹ جائے اور پیپ پیشاب میں
ظاہر ہو تو چاہیئے کہ شیرہ تخم خیارین شیرہ تخم خربزہ شیرہ تخم کدو شیرہ بادیان میں قند ملاکر دیں تاکہ پیپ پاک ہو جائے اور شربت بنفشہ اور
شیرخشت مفید ہیں خصوصاً ہر روز مدرہ مذکورہ کے ساتھ دیں اور جب ریم کا مادہ تمام نکل آئے اور اس کو بول کی صفائی اور گرانی کے ظاہر
ہونے سے پہچان سکتے ہیں تو مناسب ہے کہ التحام کی دوائیں دیں تاکہ زخم بھر آئے اور التحام کی یہ دوائیں ہیں تخم السی بریان کا تخم
خشخاش گل ارمنی نشاستہ قرص کاکنج ہر ایک سے ایک مقدار مناسب لیکر دیں اور جب تک کچھ بھی گرانی محسوس ہو یہ دوائیں نہ
دیں کیونکہ گرانی اس بات کا نشان ہے کہ گردہ میں پیپ موجود ہے۔ اور جب تک پیپ موجود رہے مدملات کا پینا مضر ہے کیونکہ یہ چیزیں قبض
سے خالی نہیں **فائدہ** ورم گردہ کہ ایک عرصہ تک رہے اس کو فصد مابض مفید ہے۔ ایسے شربت کی **ترکیب** کہ ابتدائے ورم میں
مفید ہوتا ہے۔ عناب پچاس دانہ خشخاش سفید تیس درم کشنیز خشک دس درم عدس مقشر بیس درم جوش دیں اور دو سو درم قند کے ساتھ قوام کریں اور دس
درم کے مقدار پانی کے ساتھ یا خرفہ اور خیارین کے شیرہ کے ساتھ پلائیں ایسے سفوف کی **ترکیب** کہ ابتدا میں بھی اور جب پیپ نکلنے لگے
تو اس وقت بھی مفید ہے۔ مغز تخم خیار مغز تخم خربزہ تخم خرفہ تخم کاسنی تخم خشخاش برابر لیکر باریک کوٹ لیں اور برابر قند ملا کے
ہر روز صبح کے وقت دو مثقال کھلائیں۔ اور اس کے بعد شربت بنفشہ پانی کے ساتھ پلائیں اور اس مرض میں آش سماق اور آش عدس
سب غذاؤں سے بہتر ہے بشرطیکہ طبیعت میں قبض ہو۔ اور ابھی مادہ پیپ نہ ہوا ہو **دوسری قسم** وہ ہے کہ ورم سرد بلغمی ہو
اور اس کی یہ علامت ہے کہ قطن میں خصوصاً خاصرہ کے پاس گرانی اور تمدد محسوس ہو اور شدت کے درد جلن نہ ہو اور جو کچھ بلغم
سے مخصوص ہے مثلاً جیسے نبض کا لین ہونا اور منی میں سردی اور بول و براز میں سفیدی اور مریض کھڑا نہ ہو سکے اور شاید کہ منہ پر اور
آنکھوں پر اور تمام بدن پر خصوصاً جہاں کمر بند بندھا کرتا ہے ترہل ظاہر ہو۔ **اشتباہ** درد گردہ درد قولنج سے مشتبہ
ہو جاتا ہے چنانچہ ان دونوں میں جو فرق ہے وہ قولنج میں گذرا غرض جاننا چاہیئے کہ درد گردہ کا خاصہ ہے کہ جب حقنہ استعمال کریں
تو درد بڑھ جائے بخلاف قولنج کے کہ حقنہ انہیں کامل فایدہ دیتا ہے **علاج** بابونہ تمام برگ غار مرزنگوش گرم پانی میں ملاکے
ضماد کریں۔ اور تخم کرفس خشک انیسوں پرسیاوشان بلیون جوش دے کر صاف کریں۔ اور گلقند عسلی ملاکے پلائیں اور اس بیماری
میں قے بہت مفید ہے۔ اور مغز فلوس خیار شنبر احشا کے اورام باطنی کو تحلیل کرنے میں نہایت نافع ہے پینے بھی اور حقنہ کے
طریق پر بھی اور اطبا کہتے ہیں کہ اگر بول غلیظ ہو تو کئی رات تک سوتے وقت ایک درم ایارج فیقرا کا کھانا اور بعد اس کے گرم پانی
چار چمچہ پینا مادے کو نکالتا ہے اور اگر کافی نہ ہو تو یہ گولیاں بنائیں اس کی **ترکیب** جوانی زیرہ ہر ایک آدھا درم مصطگی ایک درم
صبر دو درم آب بادرنجبویہ میں یا گلاب میں ملاکر گولیاں بناکر دیں بدن کو رطوبت سے اور ورم کے مادے سے پاک کرتی
ہیں۔ اور اس مرض میں غذا نخود آب اور پرند جانوروں کا بھنا ہوا گوشت کہ اس میں پودینہ کرفس زیرہ ہو مناسب ہے۔
ف جاننا چاہیئے کہ ورم گردہ حار ہو یا بارد اگر اس کے علاج میں خطا ہوتی ہے تو امراض ردیہ کی طرف پلٹ جاتا ہے
اس لئے کہ گردہ ایسا عضو ہے کہ جو مادہ اس میں تھوڑی مدت رہتا ہے۔ تو سنگ گردہ اور ریگ پیدا کرتا ہے۔
اور ورم بلغمی کا علاج اس طرح کریں۔ کہ مادہ سخت نہ ہو اور تخم ... تخم شبت پانی میں جوش کرکے ملکے چھان کے سکنجبین اضافہ
کرکے قے کریں **تیسری قسم** وہ ہے کہ ورم گردہ صلب سوداوی ہو۔ اور یہ اکثر ورم گرم اور ورم بلغمی کے
بعد ہو جاتا ہے کسی خطا کی وجہ سے کہ علاج میں واقع ہو۔ اور کبھی ابتداً پیدا ہوتا ہے۔ اور اس کی **علامت**

بوجھ کی شدت سے اور بول میں کبودی اور رقت اور درد کی کمی اور دونو طرف کمربند کی جگہ اور دونوں سرین میں خدر کا ہونا اور دونوں پنڈلیوں میں ضعف اور یہ مرض اکثر استسقا میں جا ملتا ہے اور بیمار کی پشت میں ورم رہتا ہے اور سیدھی نہیں ہو سکتی اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دق پیدا کرے قَالَ الطَّبَرِیُّ قَدْ یَعْرِضُ مِنْهُ الدِّقُّ بِسَبَبِ انْقِطَاعِ الْغِذَاءِ عَنِ الْقَلْبِ فَضْغَطِ الْعِرْقِ الصَّاعِدِ مِنَ الْکُلْیَةِ اِلَیْهِ الَّذِیْ یَجْرِیْ فِیْهِ غِذَاؤُهٗ یعنی طبری نے کہا کہ کبھی اس ورم صلب کے سبب سے دق عارض ہوتی ہے اس سبب سے کہ جو رگ گردہ سے نکلکر قلب کی طرف آئی ہے اور اس میں سے قلب کی غذا جاتی ہے وہ اس ورم کے سبب سے دب جاتی ہے اور قلب کی غذا منقطع ہوتی ہے **علاج** بابونہ اکلیل تخم کتان حلبہ خطمی مقل اشق چربی خرس مغز ساق گاؤ سب کا ملاکر قطن اور کمرگاہ پر ضماد کریں۔ اور روغن بابونہ روغن قرطم روغن غار ملیں اور روغن نفط اور شبت اور گرم پانی سے تکمید کریں اور بابونہ خشک تخم کتان بنفشہ بسفائج انجیر حلبہ کے مطبوخ سے نطول اور آبزن کریں اور صبح کے وقت بزوریا جیسے تخم خطمی تخم کتان تخم حلبہ کوٹ چھان کر شیرہ تخم خیارین شیرہ تخم خربزہ کے ہمراہ پلائیں اور کاشکہ جو شربت خشخاش اور شربت بنفشہ کے ساتھ فائدہ مند ہے **تنبیہ** اگر کوئی امر مانع نہ ہو۔ تو باسلیق کی فصد کھولیں اور مطبوخ افتیمون اور خیار شنبر مفید ہیں اور جہاں کہیں کہ قوت نہایت ضعیف ہو تو ماء الجبن سکنجبین افتیموفی کے ساتھ دیں اور اطریفل کبیر مفید ہے اور بہتر غذا شیرہ سبوس گندم روغن بادام اور نخود اور آب قلیہ اور اسفاناخ حرارت کے ہونے نہ ہونے کی رعایت سے اور جب کہ حرارت میں کمی ہو تو مسکہ اور شہد کھانا نہایت مفید ہے۔ وَلَا یَخْفٰی اَنَّ عِلَاجَ هٰذَا الْوَرَمِ مُتَعَسِّرٌ جِدًّا یعنی اور یہ بات ظاہر ہے کہ اس ورم کا علاج دشوار ہے

ساتویں فصل قروح الکلیہ کے بیان میں

اس قرحہ کا وہی سبب ہے کہ قرحہ مثانہ میں کہا جائیگا۔ اور قرحہ تفرق اتصال کو کہتے ہیں کہ عضو میں واقع ہو۔ اور پیپ جاری ہو جائے۔ اور یہ اکثر گوشت میں اور عضو لحمی میں پیدا ہوتا ہے اور اس کی **علامت** پشت میں اور گردہ میں درد اور بوجھ اور تمدد کا نہ ہونا اور بول میں ریم اور خون اور پوست کے چھلکوں کا آنا اور کبھی پوست کے ٹکڑے سخت اور غلیظ جیسے گوشت کے ریشے آتے ہیں اور قرحہ مثانہ اور قرحہ گردہ میں یہ فرق ہے کہ قرحہ گردہ میں درد قطن سے تجاوز نہیں کرتا اور خاصرہ میں نہیں پہنچتا اور سلس البول اور پوست کے سرخ ٹکڑوں کا آنا بول میں پیپ کا خوب ملجانا اور بول میں بدبو کا کم ہونا اور بول دشواری سے نہ آنا بھی اسی کے خواص میں سے ہے۔ بخلاف قرحہ مثانہ کے کہ بول کا مشکل سے آنا اور قشور کا سفید ہونا اور مثانہ میں درد اور بول میں شدت کی بدبو اس کے لوازم میں سے ہے اور ایسا ہی پیپ بول میں خوب نہ ملے اور درد کی شدت ہو اور یہ فرق کہ زخم گردہ کے گوشت میں ہے یا اس کے پردہ میں اس طرح پر ہے کہ اگر غشا میں ہے تو درد سخت ہوگا اور سوزش زیادہ اور اگر گردہ گوشت میں ہوگا تو درد کمتر ہوگا اور سوزش بھی کم ہوگی اور جاننا چاہئے کہ اگر قرحہ اس منفذ کے نزدیک ہوگا جو گردہ اور جگر کے بیچ میں ہے تو درد کنجنین تک پہنچے گا۔ اور پیاس کا غلبہ ہوگا۔ اور اگر اس مجرے کی طرف ہوگا کہ گردہ اور مثانہ کے بیچ میں ہے تو شاید درد زانو تک آئیگا اور یہ فرق کہ پیپ گردہ سے آتی ہے یا اوپر کے اعضا سے تو اسی عضو کی آفت سے ظاہر ہے حاصل کلام جس قدر کہ پیپ دور کے اعضا سے آئے گی۔ اسی قدر بول میں زیادہ مختلط ہوگی **علاج** پہلے اخلاط کی تعدیل کریں۔ تاکہ مرارت اور بورقیت خلط سے زائل ہو۔ اور شیرینی مائل ہو جائے۔ اور شربت اور غذائیں ہر خلط کی تعدیل کے لئے بارہا مذکور ہوئیں اور بہتر یہ ہے کہ اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو باسلیق کی فصد درد کی طرف سے کھولیں اور اگر دونوں طرف درد ہو تو دونوں ہاتھوں کی فصد کھولیں۔ اور جان لیں کہ اس بیماری میں قے نہایت مفید ہے کیونکہ مادہ جانب مخالف سے

نکلتا ہے۔ بخلاف اسہال کے جس قدر زیادہ قوی ہوں زیادہ مضر ہوتے ہیں لیکن اطبا ملیّن خفیف کی اجازت دیتے ہیں تاکہ مادے کو اس طرف سے امعاء کی جانب مائل کر دے۔ اور باوجود اس کے اخلاط کو نہ اُبھارے اور جب بدن کا تنقیہ اور اخلاط کی تعدیل کر چکیں تو مدرات پلائیں تاکہ قرحہ پاک ہو۔ اور مدرات کا استعمال مزاج کے موافق ہوتا ہے مثلاً اگر حرارت نہ ہو تو پوست بیخ کرفس۔ پوست بیخ بادیان۔ اذخر بادیان جوش دے کر شہد ملا کر پلائیں اور اگر حرارت ہو تو شیرہ تخم خیارین شیرہ تخم خربزہ تخم کتان وغیرہ شہد یا قند ملا کر دیں اور کبھی پاک ہونے سے پہلے پیپ جم جاتی ہے اور خار خشک، بابونہ پرسیاؤشان خیاری کے مطبوخ سے آبزن کرنا اور ایسا ہی گرم پانی سے کمر اور گردہ پر تریڑا دینا مفید ہوتا ہے اور درد آپ منجمد کو بہاتا ہے اور یہ سفوف مفید ہے تخم کرفس بادیان انیسون تخم فاہرا ایک ایک درم کندر چار درم خوراک ایک دو مثقال بیس درم ماء العسل کے ساتھ اور اگر درد زیادہ ہو تو قدرے تخم بیخ لفاح افیون بڑھائیں اور آبزن میں پوست خشخاش اور روغن گل گرم کرکے ملیں اور جب قرحہ پاک ہو جائے تو اس کے اندمال میں کوشش کریں اور اس کا یہ طریق ہے کہ ادویہ مدملہ جیسے دم الاخوین گل ارمنی کاغذ سوختہ کندر وغیرہ اور قرص کہربا اور قرص خشخاش وغیرہ مغری یعنی چیپ دار دواؤں کے ساتھ جیسے نشاستہ صمغ عربی کتیرا اور ادویہ مدرہ ملا کے جیسے تخم خیارین تخم خربزہ تخم کاسنی بادیان مرکب کرکے کھلائیں اور چاہیئے کہ اس قرحہ کے علاج میں بڑی سعی اور کوشش فرمائیں کیونکہ اس کا بھرنا پانچ وجہ سے دشوار ہے ایک تو یہ کہ گردہ معدہ سے بہت دور ہے دوا کا اثر پورا پورا نہیں پہنچ سکتا دوسرے یہ کہ گردہ بول کی راہ اور اس کی گذرگاہ ہے اسمیں دوا دیر تک نہیں ٹھہر سکتی تیسرے یہ کہ گرم نفطے جن قرحہ پیدا ہوتا ہے بول کے راستے سے ہمیشہ گردہ پہ گرتے ہیں چوتھے یہ کہ گردہ کا جرم سخت ہے اور چونکہ جرم سخت ہوتا ہے اسکا زخم دیر میں اچھا ہوتا ہے پانچویں یہ کہ گردہ اپنے کام میں مصروف ہے اسکو سکون نہیں اور اندمال کیلئے سکون شرط ہے اور ایسا ہی قرحہ مثانہ کا اچھا ہونا دشوار ہے لیکن انہیں اسباب سے کہ مذکور ہوئے ہیں بلکہ اس کے اور بھی دو سبب ہیں ایک تو یہ کہ مثانہ ہمیشہ بول سے بھرا رہتا ہے دوسرے یہ کہ مثانہ عصبانی ہے اور عضو عصبانی کا قرحہ عضو لحمانی کی نسبت دیر کر بھرتا ہے چنانچہ ظاہر ہے قرص کاکنج کی ترکیب قرحہ گردہ اور مثانہ کو نافع ہے گل ارمنی صمغ عربی کندر دم الاخوین تخم خشخاش مغز بادام رب السوس نشاستہ کتیرا ہر ایک ایک درم تخم کرفس افیون ہر ایک ایک ایک درم کاکنج سات درم سب دواؤں کو کوٹ کر لعاب بہدانہ میں قرص بنائیں ہر قرص دو درم خوراک ایک قرص شربت بنفشہ کے ساتھ اور چاہیئے کہ غذا ہائے نمکین غذا ثقیل ورجماع اور مشقت سے پرہیز واجب ہیں وقت جاننا چاہیئے کہ قرحہ گردہ کے علاج میں پوری پوری کوشش کریں تاکہ اسکے زخم کا بھرنا دشوار نہ ہو اور تساہل نہ کریں کہ آفات عظیمہ کا موجب ہے اور اگر زخم سیپ اور پیپ درد سے پاک ہوا ہو تو بیمار کو اس آبزن میں بٹھائیں اسکی ترکیب گو کھرو پیاز دشتی ششیم سبوس گندم برسیاوشان ورتھوڑی سی کبوتر کی بیٹ پانی میں جوش کرکے آبزن کریں درموے زہار اور ران کے رونگٹوں کو تیل سے چکنا رکھ کر نہایت مفید ہے آٹھویں فصل جرب کلیہ کے بیان میں وہ اسطرح پر ہے کہ چھوٹی پھنسیاں گردہ میں پیدا ہوں اور تیزی اور شوریت کے سبب خارش پیدا کریں اور خارش اسوقت ہوتی ہے کہ شور مذکور پھوٹ جائیں اور یہ بیماری ایسی چیزوں کے کھانے سے پیدا ہوتی ہے کہ خون کو گرم کریں یا اُن سے صفرا یا بلغم پیدا ہوا اور اسکی یہ علامت ہے کہ گردہ میں درد اور خارش اور سوزش محسوس ہو اور اطراف سرین اور پوست کے باریک چھلکے کچھ وغیرہ بول اور ریم کے ساتھ بول میں نکلیں اور یہ پھنسیوں کے پھوٹنے کا نشان ہے اور جہاں کہیں کہ شور گردہ سے باہر کی جانب ہوں تو ہمیشہ درد کی شدت رہتی ہے اور اگر اندر کی طرف بول کے راستوں میں ہوں تو بول آنیکے وقت سوزش زیادہ ہو اور اسکے بعد سکون ہو اور جاننا چاہیئے کہ جس قدر شور کم یا زیادہ اور چلنے خروج فراخ اور وسیع ہونگے اسی کے موافق درد کی کمی بیشی ہوگی علاج تنقیہ کے بعد فصد یا باسلیق کھولیں یا گردہ کے جگہ پر حجامت کریں ورشامترہ آآ وسپستان کا مطبوخ ترنجبین ملا کر پلائیں کہ طبیعت نرم ہو اور رقیق اور حقنہ نرم مفید ہے اور جس شخص کو رفع کرنا آسان ہو تو چاہیئے کہ تین دن تک کرو رشتے لعاب اسبغول اور ریحان لینا چاہیئے کہ شربت بنفشہ اور شربت خشخاس اور بنادق بزور کھانا خوب ہے تنقیہ کے بعد اور شیرہ خطمی اور نقلہ بہانی اور اسفاناخ اور کشنیز کھانا مفید ہے اور روغن بادام شیاف سبغول میں ملا کر احلیل یعنی ذکر کے سوراخ میں ٹپکانا اور چشمہ شور اور

گندھک کے چشمہ کے پانی میں داخل ہونا اور لوہے کا بجھا ہوا پانی پینا فائدہ مند ہے **بنادق بزور کی ترکیب** تخم خربزہ دس درم مغز تخم کدو تخم خطمی بذر البنج خرفہ مغز بادام نشاستہ رب السوس خشخاس سفید ہر ایک دو درم نرم کوٹ کر لعاب اسپغول میں ملا کر گولیاں بنائیں اور حسب استعمال کیا چاہیں تو اسمیں گل ارمنی ملا لیں تاکہ خشکی پہنچے اور زخم بھر آئے **نویں فصل ذیابیطس کے بیان میں** یہ ایسا مرض ہے کہ جیسا پانی پئیں ویسا ہی بول کی راہ سے کچھ تھوڑی دیر میں باہر آئے مگر ارادہ کے ساتھ اور اسی بات سے اسمیں اور سلس البول میں فرق کرتے ہیں اور اس مرض کے اور بھی کئی نام ہیں جیسے زلق الکلیہ اور سلس البول اور دولابیہ اور دواریہ اور برکاریہ اور استسقاے اتمش یہ یونانی زبان میں مثانہ کا نام ہے اور استسقا کا لفظ اسکے ساتھ اسلیے ملایا کہ جیسا استسقا میں پانی احشا میں جمع ہوتا ہے ویسا ہی اس مرض میں پانی مثانہ میں جمع ہوتا ہے سو گویا کہ وہی مادہ ہے کہ اس عضو میں جمع ہوتا ہے اور اسکی دو قسمیں ہیں **پہلی قسم** وہ ہے کہ سوء مزاج گرم مفرط گردہ میں عارض ہو اس سبب سے اسکے جاذبہ پانی کو زیادہ جذب کرے اور ماسکہ اس سبب سے کہ ضعیف ہے اور ظرف تنگ ہے اس کو ٹھہرا سکے اور دافعہ مثانہ کی طرف دفع کرے اور گردہ پھر مائیت کو جگر سے اور جگر ماساریقا سے اور معدہ سے جذب کرے اس سبب سے تشنگی کا غلبہ ہو اور تسلی نہ ہو اور یہ ہوا عضا ایک دوسرے سے پانی کو کھینچتے ہیں اس کو یونان کے لغت میں ذیابیطس کہتے ہیں یعنی دولاب اور اسکی **علامت** پیاس کی شدت اور پانی پیتے ہی پیشاب کرنا اور اس میں تغیر اور سوزش کا نہ ہونا اور یہ مرض جب پرانا ہو جاتا ہے تو جگر کو ضعیف کرتا ہے اور دق لاتا ہے **علاج** گردہ کی حرارت کی تسکین میں کوشش کریں ان چیزوں سے کہ اس کے سوء مزاج میں مذکور ہیں - اور جان لیں کہ ماء الشعیر اور شربت انار ترش اور شربت غورہ اور شربت لیموں اور شربت حماض اور قرص کافور اور قرص ذیابیطس اور قرص طباشیر کھلانا اور شیرہ خیارین اور لعاب اسپغول وغیرہ پلانا اور صندل گلنار اقاقیا گل ارمنی جو کے ستو کاہو کے پانی میں ملا کر قطن اور گردہ پر ضماد کرنا اور ریاحین سرد جیسے نیلوفر بنفشہ گل سرخ شگوفہ سفرجل شگوفہ سیب شگوفہ بید بیدمشک پر چھڑکا کر چت لیٹنا اور غذاؤں میں سے خرفہ اور اسپاناخ وغیرہ پر جو چیز کہ سرد قابض ہو اکتفا کرنا فائدہ کلی دیتا ہے اور اطبا کہتے ہیں کہ تھوڑا باسلیق فائدہ دیتا ہے **قرص کافور کی ترکیب** طباشیر صندل سفید کشنیز خشک تخم حماض تخم کاہو مغز تخم خیار مغز تخم کدو صمغ عربی گل ارمنی کافور ریاحی ہر ایک قدر مناسب لیکر باریک کوٹ کر قرص بنائیں **قرص طباشیر کی ترکیب** - طباشیر تخم کاہو تخم خرفہ گل ارمنی گل سرخ گلنار برابر لیکر کوٹ چھان کر قرص بنائیں **قرص ذیابیطس کی ترکیب** طباشیر رب السوس ہر ایک پانچ درم تخم خرفہ تخم کاہو ہر ایک پندرہ درم کشنیز خشک تخم حماض گل ارمنی ہر ایک تین تین درم صندل سفید گلنار سماق صمغ عربی ہر ایک دو درم کافور آدھا درم کوٹ اور چھان کر خرفہ یا کاہو یا انار ترش کے پانی میں قرص بنائیں **دوسری قسم** وہ ہے کہ شدت کی سردی پہنچنے سے یا سرد پانی پینے اور دوسرے اسباب سے سوء مزاج سرد تمام بدن پر یا فقط گردہ پر غالب آئے اور ذیابیطس بارد شاذ و نادر ہوتا ہے اور اس کی **علامت** حرارت کے آثار نہ ہونا مگر پیاس کیونکہ ذیابیطس اگرچہ سرد ہو مگر پیاس سے خالی نہیں ہوتا اور جاننا چاہیے کہ اگر فقط سردی گردہ میں ہوگی تو پیاس زیادہ ہوگی - اس کی نسبت تمام بدن میں سردی ہو غرضکہ جس طرح سے ہو ذیابیطس بارد کی پیاس ذیابیطس حار کی تشنگی کو ہرگز نہ پہنچے گی اور ان دونوں میں فرق ظاہر ہے اس لیے کہ ان کے خصائص جنکا ذکر کیا ہے بہت ہیں **علاج** گردہ اور بدن میں گرمی پہنچانے کیلیے مشروبات اور معاجین گرم دیں اور روغن مقوی اور گرم جیسے قسط اور ساذج اور سوسن کا روغن جندبیدستر عاقرقرحا ملا کے گردہ اور پشت پر ملیں اور گندھک کے چشمہ میں داخل ہونا مفید ہے اور جہاں کہیں تنقیہ کی حاجت پڑے تو مطبوخ ترمس اور سکنجبین عسلی پلا کر قے کرائیں اور ملین دواؤں کا حقنہ کرائیں - اور بہتر غذا کنجشک کا گوشت اور بھنا ہوا گوشت اور پرند جانوروں کا خشک قلیہ **معجون کی ترکیب** جو اس جگہ مفید ہے اور اس کا نام ماسک البول کہلاتا ہے کندر ریشہ بلوط سعد خولنجان قرفہ عود ان چھ دواؤں کو لیکر شہد میں ملائیں خوراک دو مثقال - قرابادین کبیر میں لکھا ہے کہ ذیابیطس ذال معجمہ اور یائے مثناہ تحتانیہ کے فتحہ اور الف اور بائے موحدہ کے کسرہ اور یائے مثناۃ کے سکون اور طائے مہملہ اور سین مہملہ کے ضمہ سے مشتق ہے یونانی زبان میں ڈول کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے اس لیے کہ ایک

طرف سے پانی کو جذب کرتا ہے۔ اور دوسری طرف سے دفع کرتا ہے اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا ہے اور مولانا نفیس نے کہا کہ اس کو سلسل البول کہتے ہیں اور صاحب بحر الجواہر کا قول مولانا نفیس کے قول کو رد کرتا ہے اسلئے کہ سلسل البول میں پیشاب بے ارادہ دفع ہوتا ہے۔ اور ذیابیطس میں ارادہ کے ساتھ پیشاب آتا ہے اور تحقیق یہ ہے کہ مولانا نفیس کا قول بے اصل نہیں اس واسطے کہ جب [illegible] کی زیادتی ہوگی اور آلات بول میں برودت آجائیگی تو حبس اور امساک بول کا نہ ہو سکیگا۔

دسویں فصل حصاۃ اور رمل کے بیان میں یعنی پتھری اور ریت کہ گردہ میں پیدا ہو اس بیماری کا سبب مادی رطوبت غلیظ لزج ہے۔ کہ پتھرا جائے پھر اگر اس میں غلظت اور لزوجت بشدت ہے تو پتھری پیدا ہو اور اگر اس قدر غلیظ نہیں تو ریت پیدا ہو اور کبھی شاذ و نادر ریم اور خون سے پتھری پیدا ہوتی ہے اور حصاۃ اور رمل کا سبب فاعلی حرارت قوی خشک کرنے والی ہے۔ کہ رطوبت لزج کو ایک زمانہ کے بعد سخت کر ڈالے اور جان لیں کہ یہ بیماری اکثر موروثی ہوتی ہے۔ اور اس کی کئی علامتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ اول بول گدلا اور غلیظ آئے اس کے بعد صاف دوسرے یہ کہ گرانی اور تمدد قطن میں اور پشت میں محسوس ہو۔ گویا اس جگہ کوئی چیز لٹکائی ہے اور یہ کیفیت اس وقت زیادہ ہوتی ہے کہ بیمار جھکے تیسرے کہ جب امعا میں ثقل بھر جائے۔ تو درد گردہ غلبہ کرے۔ چوتھے یہ کہ بول سرخ یا زرد ہو اور ریت سرخی مائل یا زردی مائل آئے۔ پانچویں یہ کہ کبھی درد گردہ اس خصیہ تک کہ گردہ آفت زدہ کے مقابل ہے پہنچے۔ چھٹے یہ کہ کبھی اس طرف کے پاؤں میں درد خدر کے ساتھ پیدا ہو اور جاننا چاہیئے کہ سنگ گردہ کا درد قولنج سے بہت مشابہ ہے۔ اور ان دونوں کا فرق قولنج میں گذرا۔ اور اکثر یہ بیماری بچوں کو دایہ کے دودھ میں فساد آنے سے ہوتی ہے۔ اور بعضے آدمیوں کو یہ مرض نوبت معین پر ہوتا ہے۔ چنانچہ ہفتہ اور مہینوں کے بعد ہوتا ہے۔ اور شاید تمام سال میں ایک بار عارض ہو۔ اور گردہ کے سنگ اور ریگ میں اعراض کی شدت اور خفت سے اور بول میں ریگ کے آنے سے فرق ہو سکتا ہے۔ **علاج** پہلے تنقیہ بدن کے لئے قے کریں۔ کہ نہایت مفید ہے۔ اور اس کے بعد مدرات اور مسہلات کہ مزاج کے مناسب ہوں اور بہت گرم نہ ہوویں۔ اور اگر خون غالب ہو تو فصد کھولیں اور جو کچھ حصاۃ کے پیدا ہونے کا باعث ہو اس سے روک دیں جیسے رات کے وقت غذا کھانا اور غلیظ غذائیں مثلاً دودھ کے اقسام اور اونٹ کا گوشت اور بھینسے کا گوشت اور تنا دری فطیری روٹی اور حلواری اور ہریسہ اور لاکشہ اور حلویات اور فواکہات دیر ہضم جیسے سیب اور شفتالو اور زردآلو وغیرہ اور مشقت اور جماع مفرط وغیرہ اور جب بدن کا تنقیہ ہو چکے اور مادہ منقطع ہو تو اسی عضو کا تنقیہ ادویہ منقیہ کے استعمال سے کریں۔ چنانچہ ان کا ذکر آئے گا اور جب درد غلبہ کرے اور خون غالب ہو تو باسلیق کی فصد کھولیں اور اگر قبض ہو تو ملین اور چکنی اور نرم کرنے والی دواؤں سے حقنہ کریں اور حقنہ مقدار میں کم ہونا چاہیئے تاکہ درد نہ بڑھے اور ایسا ہی جو دوائیں کہ مجاری کو نرم اور درد کو ساکن کرتی ہیں مثلاً خشک بابونہ خطمی شبت کرفس کرنب پرسیاوشاں رطبہ قرطم نیم کوفتہ حلبہ بیخ کبر اسپغول خرفہ بنفشہ برگ کنجد جوش دے کر مریض کو اس مطبوخ میں بٹھائیں کہ پانی کمر تک رہے اور اس مطبوخ کی دواؤں کا ثفل قطن اور عانہ اور حالبین پر ضماد کرنا مفید ہے۔ اور جان لیں کہ جب بیمار آبزن میں ہو تو مدرات کا پینا جلد اثر کرتا ہے۔ چنانچہ یہ بات ظاہر ہے اور جب آبزن سے نکالیں تو روغن خیری۔ روغن بنفشہ روغن شبت ملا کر پشت اور کمر اور گردہ پر ملیں اور مزاج کی حرارت اور برودت کی رعایت جمیع امور میں واجب سمجھیں۔ **اشتباہ** اگر ریت گردہ میں ہے۔ تو قوی العمل دواؤں کی حاجت نہیں۔ اور تدبیرات مذکورہ سے زایل ہو جاتا ہے لیکن سنگ گردہ دو حال سے خالی نہیں ایک تو یہ کہ شقی

اور مفتت یعنی توڑنیوالی دواؤں سے بوسیدہ ہوکر ریزہ ریزہ ہوکر باہر آئے دوسرے یہ کہ اسی طرح ثابت بول کی راہ سے خود بخود نکل
جائے یا اُن حیلوں سے کہ اُس کے نکالنے میں مخصوص ہیں - اسی واسطے اطبا نے کہا ہے کہ جب بیمار آبزن سے نکلے تو اس کے
قطن پر روغن ملیں اور حکم کریں کہ چند قدم چلے اور اپنے سرین کو ہلائیں اور ایک پاؤں سے کودے اور زینہ سے اُترے یہ سب
امور اس لیئے ہیں کہ پتھری نکل آئے سو اگر نکل آئے تو فبہا اور اگر اُس راستہ میں کہ گردہ اور مثانہ کے بیچ میں ہے رُک جائے
تو حیلہ کریں اور حیلہ یہ ہے کہ جس جگہ پتھری رکی ہوئی ہے اس کے نیچے محجمہ رکھکر زور سے کھینچیں تاکہ پتھری ادھر آجائے اور
پھر محجمہ اس جگہ سے اٹھاکر نیچے کی جانب رکھیں اور ایسا ہی کریں اور نیچے کی طرف کھسکاتے جائیں یہاں تک کہ پتھری مثانہ میں
آجائے اور اگر اس اثنا میں نرمی کے لیئے تخم خطمی السی میتھی کا لعاب لیکر روغن قرطم ملاکے امعا میں حقنہ کریں اور مغز فلوس پانی میں
یا طبیخ خطمی میں حل کرکے روغن بادام ملاکے پلائیں تو بہتر ہے اور جب پتھری مثانہ میں آجائے اور خود بخود نہ نکلے اور قضیب کے مجرے
میں رُکجائے تو اُس وقت یہ تدبیر ہے کہ قضیب کو گرم پانی میں رکھیں اور لعاب مناسب اور روغن موافق کہ مذکور ہوئے ہیں احلیل
میں ٹپکائیں اور آہستہ آہستہ ہتھیلی سے اپنے قضیب کی اگلی طرف کو ملیں تاکہ پتھری نکل آئے اور اگر اس وقت مجاری میں پتھری
کے رُکجانے سے درد غلبہ کرے - اور بیمار بیقرار ہو تو فلونیا دیں - اور اس کے سوا جو چیز کہ مخدر ہو مثلاً دواے لقاحی اور برشعثا
اور پرانا تریاق کہ اس میں افیون کی قوت باقی نہیں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ پتھری قضیب کی راہ سے کسی حیلہ سے نہیں نکلتی اور
درد کی شدت اور بول کی سختی سے ہلاکت کا خوف ہوتا ہے ایسی حالت میں دستکاری کے سوا چارہ نہیں شگاف دیکر پتھری
کو نکال لیں اور شگاف دینے کو جراح جانتے ہیں **ان دواؤں کا ذکر ہے** کہ اسہال کے لیئے اس مرض میں کام آتی ہیں
سپستان انجیر خطمی اصل السوس جوش دیکر مغز فلوس اور ترنجبین ملاکے دیں **ان دواؤں کا ذکر ہے** کہ ادرار کے لیئے کام آتی ہیں
جو نسی گرم ہیں یہ ہیں تخم کرفس بادیان انیسوں سعد مویز بلیون اور سرد یہ ہیں تخم خیارین خشک سہدانہ تخم کدو اور معتدل یہ ہیں پرسیاؤشاں
نوہ تخم خربزہ اور ان میں سے جو کچھ حال کے مناسب ہو دیں لیکن مدرات کو کبھی کبھی دینا چاہیئے نہ کہ ہمیشہ کیونکہ ہمیشہ دینا مضر ہے **ادویہ
مفتتہ کا بیان ہے** یعنی توڑنیوالی بنفشہ خشک پودینہ فرنجمشک کرفس بیخ بلیون بیخ فاوانیا بادیان سداب بری تخم خیار
شنبر پرسیاؤشاں مفید ہیں خواہ ان دواؤں کی معجون بنائیں خواہ قرص اور سکنجبین عنصلی کہ اس میں اصول اور بذور حصاۃ
کے پاک کرنیوالے اور نکالنے والے داخل ہوں بہت مفید ہے اور وہ دوا کہ ید الحصیٰ کا نام ہے اور حصاۃ مثانہ میں اس کا ذکر
آئیگا - اور خاکستر عقرب اور خاکستر ارنب اور آبگینہ کہ غبار ساکریں اور طاغوابیہدوس کا گوشت جس کا نام ابوفضیل ہے وہ ایک جانور
لمبی دم والا ہے - اور جب زمین پر بیٹھتا ہے جب تک کہ بیٹھا رہے دُم کو زمین پر مارا کرتا ہے اُن میں سے ہر ایک حصاۃ کے توڑنے کے لیئے
مفید ہے جس طرح مناسب معلوم ہو استعمال کریں اور معجون حجر الیہود و شیرہ تخم خیارین شیرہ خربزہ کے ساتھ کلی فایدہ کرتا ہے -
اور معجون عقرب نہایت مفید ہے **معجون حجر الیہود کی ترکیب** کہ سنگ گردہ اور ریگ مثانہ کو توڑکر نکالتی ہے مغز تخم کدو مغز
تخم خیارین مغز تخم خربزہ حب قاکنج پانچ پانچ درم حجر الیہود اصلیل پچاس درم کوٹ چھان کر شہد میں ملائیں خوراک دو درم نہایت تین درم
معجون عقرب کی ترکیب خاکستر عقرب ساڑھے تین درم جنطیانا ڈیڑھ درم زنجبیل ایک درم فلفل دو درم دارفلفل دو درم
کاکنج ساڑھے پانچ درم جند بیدستر چار درم کوٹ چھان کر شہد میں ملائیں شربت ایک دانگ آب کرفس کے ساتھ اور بچے کے لیئے آدھا
دانگ **فائدہ** سرد پانی کھانا کھانے کے بیچ میں اور کبھی کبھی نہار منہ پینا حصاۃ کو نہیں پیدا ہونے دیتا اور کتان کے بستر پر لیٹنا مفید ہے
اور ابریشم کے بستر پر ضرر کرتا ہے اور عمدہ تدبیر یہ ہے کہ ہضم کی درستی کریں اور معدہ کو قوت دیں اور شکم کے خلو میں ریاضت کرنا

اور حمام معتدل میں داخل ہونا اور لطیف غذائیں جیسے تیہو اور چوزۂ مرغ اور بزغالہ کا گوشت کہ بطور اسفید باج کے پکائیں اور نان
خشکار یعنی اس آٹے کی روٹی جس میں کچھ بھوسی ملی ہو۔ اور حصرمیہ اور اسفاناخیہ کدو اور خیار کے ساتھ بنا کر کھانا اور اطبا کہتے ہیں کہ طبیخ خطاطیف
(یعنی ابابیل) نے بہت سی خلقت کو حصاۃ اور بول کی دشواری سے مخلصی دی اس کی ترکیب خطاطیف کو لیکر اس کے بازو اور پر کو دور
کر کے ہانڈی میں ڈال کر روغن بادام میں پکائیں اور آب کرفس اس پر ڈال کے کشنیز اور دارچینی اور خولنجان ملائیں اور تنقیہ
کے لیے اس دوا کا کھانا بہت مفید ہے خاکستر عقرب کی ترکیب ایک ڈالدار شیشہ میں بچھو رکھ کر گل حکمت کریں اور گرم تنور میں
ایک رات یا کچھ کم رکھیں اور صبح کو نکال کر کام میں لائیں اور جان لیں کہ شیشہ اور آبگینہ عقرب کے جلانے کے لیے مٹی کے برتن سے بہتر
ہے کیونکہ مٹی کا برتن جذب کر لیتا ہے اور قوت اپنا ہے اس وجہ سے خاکستر کا عمل ضعیف ہو جاتا ہے اور دوسرا طریق یہ ہے کہ عقرب
کو لوہے کی ہانڈی میں بند کر کے تنور معتدل میں چھ ساعت رکھیں ۰

اٹھارھواں باب امراض مخصوص مثانہ کے بیان میں

اور وہ امراض گردہ سے بھی عارض ہوتے ہیں اور مثانہ سے بھی تعلق رکھتے ہیں اور مثانہ ایک تھیلی ہے بلوطی شکل یعنی دونوں سرے تیز
اور بیچ میں سے فراخ اور اس کے دو طبقہ ہیں طبقہ باطنی تو عصبی ہے اس لئے کہ بول کی تیزی محسوس ہو۔ تاکہ دافعہ حرکت کرے اور
طبقہ خارجی صفاقی ہے حفاظت کے واسطے تاکہ طبقہ باطنی امتلا اور کھنچنے سے نہ پھٹ جائے اور مثانہ میں ایک گردن ہے قبل یعنی پیشاب گاہ
کی طرف بول آنے کا راستہ ہے اور یہ مثانہ کی گردن مردوں میں تین خم رکھتی ہے اور عورتوں میں ایک خم ہوتی ہے اور گردہ سے مثانہ
کی طرف دو رگیں جن کو حالبین کہتے ہیں اتر کر آتی ہیں تاکہ پانی گردہ سے مثانہ میں آئے اور ایسا نہیں کہ یہ دونوں رگیں مثانہ میں
آتے ہی اس میں کھل گئی ہیں بلکہ یہ دونوں منفذ دونوں طبقوں کے بیچ میں چلکر مثانہ کی درازی تک آکر مثانہ کے منفذ کے
نزدیک کہ پانی کا مخرج ہے ایک ہو کر اندر کے طبقہ میں کھلا ہے اور پانی گردہ سے مثانہ میں اس طریق سے داخل ہوتا ہے
اور مثانہ کی منفعت یہ ہے کہ بول کو جمع رکھے اور وقتاً اس کو دفع کرے اور اس باب میں کئی فصلیں ہیں پہلی فصل اورام
مثانہ کے بیان میں اور اس میں کئی قسمیں ہیں پہلی قسم حار یعنی ورم بالفعل [illegible] پیدا ہوتا ہے یا کہ کبھی پتھری کے خراش
سے ہو جاتا ہے یا ضرب اور سقطہ سے پیدا ہوتا ہے اور ورم گرم مثانہ کے چار علامات ہیں۔ ایک تو یہ کہ عانہ میں درد شدید
اور جلن اور گرانی اور انتفاخ معلوم ہو دوسرے یہ کہ تپ گرم محرق اور تشنگی پیدا ہو اور ہاتھ اور پاؤں سرد رہیں اور
ہتھیلیاں اور [illegible] ظاہر ہو تیسرے یہ کہ پیشاب قطرہ قطرہ دشواری سے آئے یا ہرگز نہ نکلے یا بالکل بند ہو جائے اور
یہ سبب ہوتا ہے کہ [illegible] بہت زیادہ ہو اور [illegible] اور جاننا چاہیے کہ عانہ پر سرخی کا ظاہر ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ
ورم مثانہ اگلی طرف کو مائل ہے علاج باسلیق کی فصد کھولیں کہ قوت کے موافق خون نکالیں اور جو ورم ابتدا سے گذر جائے
تو پاؤں کی فصد کھولیں اور فصد کے بعد آب عنب الثعلب کہ اس میں [illegible] ملا لیا ہو اور حقنہ نرم مفید ہے اور [illegible]
کہ [illegible] کا [illegible] شکر [illegible] بنایا ہو۔ اور شربت بنفشہ اور [illegible] خشخاش کے ساتھ نافع ہے
اور فصد کے پہلے اور اس کے بعد ہرگز [illegible] نہ دیں اور کبھی [illegible] اضمادات [illegible] کریں تاکہ مادہ [illegible]
نہ کرے کیونکہ مثانہ عصبی اور سرد مزاج ہے [illegible] قبول کرتا ہے [illegible] ایسا رادع جو [illegible]
استعمال کریں [illegible]

نرم کوٹ کر دودھ اور روغن بنفشہ ملا کر ضماد کریں اور شلغم اور برگ کرنب اور بابونہ اور خشک کا اچھا ضماد ہے اور آرد جو بنفشہ خطمی آب کاسنی مکو کا پانی ملا کے ضماد کرنا مفید ہے اور احتیاط کریں کہ جب اس پچھلے ضماد کو کہ اس کے سب اجزا سرد ہیں استعمال کریں تو اس کے بعد قیروطی یعنی موم روغن ضماد کے طور پر ملیں تاکہ عضو کو نرم کرے اور جو کثافت سرد چیزوں سے آتی ہے اس کو زائل کرے اور اگر روغن بنفشہ میں تھوڑا سا روغن بابونہ ملا کے ہمیشہ عانہ پر ملیں تو بہتر ہے اور جب مرض گھٹنے لگے اور ایک ہفتہ گذر جائے تو فقط سرد چیزوں کا ضماد نہ کریں بلکہ محلل ملین چیزیں کہ بہت گرم نہ ہوں ان پر اکتفا کریں جیسے بابونہ تخم کتان آرد باقلا منفتح میں ملا کے اور ان کے مانند اور چاہیے کہ جس قدر مادے میں نرمی اور جمع ہونے کی استعداد ہو ہر روز تحلیل کی دوائیں بڑھائیں پھر اگر تحلیل ہو جائے تو بہتر اور اگر جلد جمع ہونے لگے تو جیسا ورم کلیہ میں پکانے اور پھوڑنے اور پیپ پاک کرنے اور زخم بھرنے کی تدبیر کا بیان کیا ہے وہی عمل میں لائیں۔ **فائدہ**

جب بول بند ہو جائے تو شیرہ تخم خیارین شیرہ تخم کدو لعاب اسپغول دو ماشہ اور تخم خطمی اور تخم خبازی دو دو درم کو شکر کے شربت بنفشہ کے ساتھ کھلائیں اور اس وقت میں دودھ اور گنجد دال الاضماد جو مذکور ہوا نہایت مفید ہے اور باقی اس مرض کی تدبیر وہی ہے کہ ورم گردہ میں گذر چکی اور احلیل میں دواؤں کا ٹپکانا بہت مفید ہے اس لئے کہ وہ جگہ نزدیک ہے اور قطور کہ اس جگہ مفید ہے یہ ہے لعاب اسپغول اور عورت کا دودھ ملا کے استعمال کریں اور جہاں کہیں کہ درد کی شدت ہو تو تخدیر کے لئے کاہو کو کوٹ کے اور ایک دانگ افیون اور آدھا دانگ زعفران اس میں ملا کے روغن یا دام کے ساتھ ضماد کریں اور جب درد ساکن ہو جائے تو جلد اٹھا لیں اور شاید کہ دودھ سے تناول کرنا درد کی تسکین کرے اور یہ فرق کہ ورم مثانہ حار دموی ہے یا صفراوی پیاس اور درد کی شدت وغیرہ سے کہ صفراوی کو مخصوص ہے اور بوجھ کی زیادتی اور مثانہ کے انتفاخ وغیرہ سے کہ خون کو مخصوص ہے پوشیدہ نہیں اور جان لیں کہ اطبا صفراوی کی ابتدا میں صرف رادعات کا ضماد کرنا جائز رکھتے ہیں اور احتیاط یہی ہے کہ ایسا نہ کریں کہ اس کے وجہ کو ہم نے ابھی ذکر کیا ہے **ف** اورام مثانہ کے لئے جو نسخے مفید ہیں اس پہلی قسم کے تحت میں لکھے جاتے ہیں پہلے نسخہ کی ترکیب بنفشہ اکلیل الملک تخم شبت جلبہ آرد جو دو دو درم ان دواؤں کو پیس کے روغن بابونہ ملا کے ضماد کریں دوسرے نسخہ کی ترکیب کہ پک جانے کے بعد کام آتا ہے خطمی اکلیل الملک حلبہ بنفشہ شبت لعاب انجیر اور روغن بابونہ میں ملا کے ضماد کریں تیسرے نسخہ کی ترکیب جو ورم کے پھوڑنے کے واسطے مستعمل ہے مازو کرسنہ کبوتر کی بیٹ ہنڈول کو ضماد کی طرح بنا کے اوپر کے ضماد میں اضافہ کر کے استعمال کریں **دوسری قسم** وہ ہے کہ مادہ رطوبت بلغمی سے عارض ہو اس کی علامت مثانہ میں بوجھ اور بول دشواری سے آنا اور پنڈلیوں میں ضعف ہونا **علاج** قے کریں اور تنقیہ حقنہ استعمال میں لائیں اور مرزنجوش بابونہ تمام برگ غار وغیرہ کے مطبوخ میں بٹھائیں اور شربت بزوری گرم اور ماء العسل اور خیار شنبر کے ساتھ پلائیں اور اگر بول دشواری سے آئے تو تخم کرفس اور مغز تخم خربزہ ربّ السوس قند کے سفوف بنا کے ہر روز ایک مثقال کھلائیں اور اس کے بعد سکنجبین یا جلاب بنفشہ یا نیم گرم پانی کے ساتھ پلائیں اور محلل دوائیں اور روغن محلل احلیل میں ٹپکائیں اور مرغ بریاں اور نمک کالہ کے کباب اور نخود کھلائیں **ف** قرابادین قادری میں روغن محلل کی ترکیب اس طرح لکھی ہے قصب الذریرہ ورق الغار سعد عود بلسان لک ساذج ہندی برگ مورد یعنی سنبل رومی اذخر راسن اکلیل قردمانا مرزنجوش سب دوائیں وزن میں برابر پانی اور شراب میں ایک رات دن بھگو کے چہار کے برابر تیل ملا کے جوش دیں تاکہ پانی جل کر تیل باقی رہے **تیسری قسم** وہ ہے کہ ورم صلب مثانہ میں پیدا ہو اور یہ ورم اتفاقا کم پیدا ہوتا ہے اکثر تو ورم گرم کے بعد یا ضربہ اور سقطہ کے بعد پیدا ہوتا ہے اور اس کی علامت بول اور براز دشواری سے آنا اور اس کے اسباب کا پہلے ہو جانا اور شاید کہ ورم بڑھ جائے تو حس باہ

علاج تخم خیارین بلبوت انیسون پرسیاوشان فلوس خیارشنبر سے جلاب بنا کے روغن بادام ملا کے دیں اور مناسب ہے کہ ادرار میں مبالغہ نہ کریں اسلئے کہ جو کچھ صاف ہے نکل جائیگا اور جو باقی ہے بہت غلیظ ہو جائیگا سو بہتر یہ ہے کہ ادرار کے ساتھ تفتیح اور تلیین کی رعایت لازم سمجھیں مثلاً آب کرنب اور آب نخود دیا ہیں اور بابونہ اکلیل تخم کتان حلبہ خطمی مغز خسک اور پرسیاوشان خسک کے مطبوخ سے آبزن کریں اور ایسا ہی طبیخ مذکور سے نطول کریں اور روغن غار اور روغن زنبق چربی بط عانہ پر ملیں اور بابونہ تخم کتان اشق اور مقل مغز ساق گاؤ میں اور روغن قسط اور روغن زیت میں ملا کے ضماد کریں اور اگر کوئی امر مانع نہ ہو اور محلل ملیں دواؤں کے استعمال سے آماس میں کسی قدر نرمی آگئی ہو تو صافن یا باسلیق کی فصد مفید ہے **دوسری فصل قروح مثانہ کے بیان میں**

اور اس کے تین سبب ہیں ایک تو خلط مراری اکال کہ مثانہ پر آکر اپنی تیزی سے اس کو چھیل ڈالے دوسرے کھر کھرے سنگریزے کہ خراش کریں تیسرے ورم مثانہ کہ پھوٹ جائے اور قرحہ مثانہ کی یہ علامت ہے کہ بول دشواری اور جلن سے نکلے اور بدبودار ہو اور اس میں ایسی چیزیں ہوں جیسے صاف چھلکے اور سبوس اور قرحہ کلیہ اور قرحہ مثانہ کا فرق قرحہ کلیہ میں گذرا وَلَا یَخْفٰی اَنَّ وَجَعَ قُرُوْحِ الْمَثَانَۃِ اَصْعَبُ لِاَنَّہَا عَصَبِیَّۃٌ قَوِیُّ الْحِسِّ یعنی یہ بات ظاہر ہے کہ مثانہ کے قروح کا درد بہت سخت ہوتا ہے کیونکہ وہ عصبی ہے اور اسکی حس قوی ہے علاج اخلاط بدن کی تعدیل اور تنقیے کے بعد جو کچھ کہ قروح کلیہ میں گذرا مثانہ کے تنقیہ کے واسطے کام میں لائیں یعنی ماء العسل اور ماء السکر وغیرہ قرحہ کی پاک کرنے والی چیزیں کہ وہاں مذکور ہیں دیں اور جب زرد آب پاک ہو جائے اور بول صاف آنے لگے تو اندمال کے لئے قرص طباشیر اور قرص کاکنج اور قرص کہربا شربت خشخاش کے ساتھ پلائیں اور جب درد کی شدت ہو تو شیاف ابیض عورتوں کے دودھ میں ملا کے قضیب کے سوراخ میں ٹپکائیں اور جہاں کہیں کہ درد بہت زیادہ ہو تو گل ارمنی اور شادنج کوزن اور شادنج اور کندر اور اسفیداج عورتوں کے دودھ میں ملا کے قضیب کے سوراخ میں ٹپکانا التیام کے لئے بہت مفید ہے اور جہاں کہیں کہ زخم میں میل زیادہ ہو تو فقط ماء العسل اعلیٰ ڈالنا قرحہ کو میل سے پاک کرتا ہے اور نہایت مفید ہے **قرص کاکنج کی ترکیب** یہ ہے کہ قروح مثانہ کو مفید ہے مغز تخم خیار دس درہم تخم کاکنج تین درہم تخم کرفس [illegible] گل ارمنی دم الاخوین صمغ عربی بزرالبنج [illegible] درہم افیون ایک درہم کوٹ چھان کے قرص بنا کے شربت خشخاش کے ساتھ دیں [illegible] ایک درہم شربت ایک مثقال اور جان لیں کہ جو کچھ قروح گردہ میں کہا ہے اس جگہ بھی اسی کی رعایت رکھیں اور جو کچھ وہاں مضر ہے یہاں بھی ضرر کرتا ہے اور جو کچھ وہاں مفید ہے اس جگہ بھی فائدہ دیتا ہے واضح ہو کہ بو علی سینا نے قانون میں لکھا ہے۔ کہ گھوڑی کا دودھ امراض مجاری بول کے لئے بہت مفید ہے اور [illegible] کے دودھ سے اس کو فضیلت دی ہے چنانچہ عربی عبارت [illegible] قُرُوْحِ مَجَارِی الْبَوْلِ [illegible] یعنی ہم نے قروح مجاری بول کے لئے [illegible] کے واسطے [illegible] کے ساتھ تجربہ کیا ہے بہت نافع ہے [illegible] گھوڑی کا دودھ [illegible] قروح کا [illegible] **تیسری فصل [illegible] مثانہ کے بیان میں** - اس کا سبب [illegible] اور اس کی علامت [illegible] سوزش اور [illegible] اور مثانہ میں درد [illegible] اور [illegible] کی قسم سے یا زرد آب کی قسم سے [illegible] قطرہ قطرہ آتا ہے اور کبھی خون [illegible] اس جگہ [illegible] کے ساتھ [illegible] ہو۔ علاج [illegible] صمغ عربی [illegible] کے ساتھ پینا اور [illegible] اور دودھ اور روغن بادام [illegible] مفید ہے۔ [illegible]

مسخن چیزیں جیسے سداب بر سنجاسف شبت پودینہ قیصوم اجمود بیدستر اور حلتیت ملا کے ضماد کریں اور بابونہ قیصوم بنفشہ اکلیل الملک
مرزنجوش کے مطبوخ میں آبزن کریں اور نخود آب گوشت بریاں اور کبوتر کے بچہ کا گوشت کھلائیں اور گلقند عسلی اور اطریفل صغیر اور
تریاق کبیر اور مثرودیطوس اور انجیر کا کھانا اور روغن سوسن اور روغن نرگس اور روغن فرفیون مثانہ پر ملنا اور شیر گرم پانی سے مثانہ پر تریڑیا دینا
مفید ہے۔ اور درد مثانہ کا ساتواں سبب یہ ہے کہ طبیعت مادہ کو بحران کے طریقہ پر مثانہ کی راہ سے نکالے اور اس کی علامت
بحران کے دن اس کا وقوع میں آنا اور بول کا اور رہونا علاج اور ادرار کی مدد کریں **چھٹی فصل خلع المثانہ کے بیان میں** یعنی مثانہ
جگہ سے بیجگہ ہو جائے اور بیجگہ ہونے اور ٹل جانے کا سبب ضربہ ہے یا سقطہ کی پشت پر پہنچے پھر اگر عضلہ مرخی رباط ورسقطہ کے پہنچے تمدد
آئیگا تو اس کا یہ نشان ہے کہ بول بند ہو جائے اور اگر عضلہ میں سستی آئے تو سلسل البول پیدا ہوگا علاج خرگوش کا خصیہ سکھا کر شراب
ریحانی میں ملا کے کھلائیں اور مرغ کا طفہ جلا کر نیم گرم پانی کے ساتھ مفید ہے اور غالیہ کا طلا کرنا فائدہ مند ہے اور اس مرض میں یہ سب
دوائیں باخاصیت عمل کرتی ہیں اور جہاں کہیں کہ عضلہ میں تمدد ہو اور کوئی امر مانع نہ ہو تو صافن کی فصد کر سکتے ہیں انتباہ اکثر ایسا
ہوتا ہے کہ خلع مثانہ اس کے دوسرے امراض کے ساتھ شریک ہوتا ہے جیسے ورم وغیرہ اس صورت میں پہلے دوسرے امراض عارضی کا ازالہ
کریں پھر خلع کے دفع کرنے پر متوجہ ہوں **ساتویں فصل انتفاخ و ریح مثانہ کے بیان میں** یعنی مثانہ کا پھولنا اور اس میں ریح کا ہونا
اور یہ ہر چند کہ ورم نہیں مگر ورم کے مشابہ ہے اور یہ دو وجہ سے ہوتا ہے ایک تو یہ کہ نفاخ غذائیں جیسے لوبیا اور باقلا وغیرہ
کھائیں اور نفخ پیدا کریں دوسرے یہ کہ مثانہ میں رطوبت پیدا ہو اور اس کے نضج کی طاقت نہ ہو اور اس کی علامت مثانہ میں تمدد
ہونا پھر اگر نفاخ غذائیں سبب ہیں تو نفخ جگہ بدلتا رہیگا اور پوشیدہ ہوگا اور اگر رطوبت سبب ہے تو تمدد کے ساتھ بوجھ معلوم ہوگا
اور نفخ ایک جگہ سے نہ ٹلیگا۔ علاج تین دن تک یا زیادہ جیسا حال کے مناسب ہو نقطہ ماء الاصول جاریں یا کتھورٹا روغن بیدانجیر
ملا کر اور اس کے بعد روغن بیدانجیر دو مثقال بطور شربت کھلایا کریں اور روغن بان اور روغن زنبق میں قلیت اور تانبا ملا کے مثانہ
پر ملیں اور ایسا ہی روغن مذکورہ سے اطفال ہو تو کیا ری لیں اور سداب پودینہ جعدہ ... بیدستر وغیرہ جو کچھ کہ ریاح کو
توڑے اسکے ضماد کریں اور نفاخ چیزیں اور پھولوں کو تشویش کرنیوالی چیزوں سے پرہیز کریں اور وہاں لیں کہ روغن زعفران کا کھانا
اور مثانہ پر ملنا بہت مفید ہے اور صحیح بول کے اعضا میں قوت ہو تو پوست خشخاش کچھ نرم کوٹ کر تنہ کے ساتھ کھلا دیں اور
آبزن کریں اور جہاں کہیں رطوبت غالب ہو تو مثانہ پر سنگ کو لانا فائدہ مند ہے اور شربت ... اور انجیر فائدہ مند
ہے۔ فصد اس مرض میں شافہ بہت مفید ہے اس کی ترکیب تخم کرفس انیسون بادیان سعتر پہاڑی ابہل ملا کے شافہ بنا کے
دبر میں حمول کریں اور تچھون کھونی اس بیماری میں مجرب ہے اور بادیان انیسون کرویا تخم کرفس اذخر قند کا پانی ملا کے
استعمال کریں **آٹھویں فصل حصاۃ مثانہ کے بیان میں** اور مثانہ کی ریگ اور پتھری کا وہی سبب ہے کہ کلیہ کے باب
میں گذرا اور جاننا چاہیئے کہ سنگ مثانہ لڑکوں اور بچوں اور ... آدمیوں کو اکثر ہوتا ہے اور سنگ گردہ کہول اور بڈھوں
موٹے آدمیوں میں اکثر پیدا ہوتا ہے۔ اور اس کی وجہ ... اور لڑکوں میں سنگ مثانہ شاذ و نادر پیدا ہوتا
ہے۔ اس واسطے کہ ان کے مثانہ کی گردن زیادہ فراخ ہے اور اس میں ایک خم سے زیادہ نہیں ہے اسی واسطے اس میں مادہ کم
ٹھہرتا ہے بخلاف مردوں کے کہ ان کے مثانہ کی گردن زیادہ تنگ اور دراز ہے اور اس میں تین خم ہیں اور اس میں مادہ ٹھہرتا ہے
اور پھر اکر حصاۃ بن جاتا ہے اور سنگ مثانہ کی علامت بول میں سفیدی اور ریت اور ... کا غلبہ اور وقتہ قضیب میں سختی
کا آنا اور پھر اسی طرح سے سست ہو جاتا اور قضیب کی جڑ میں خارش کا ہونا اور بول کے بعد کچھ دیر میں پھر اس کا تقاضا ہونا

اور جان لیں کہ مثانہ کی ریت کا رنگ اکثر خاکستری ہوتا ہے یا سفید بخلاف سنگ گردہ کے جو سرخ ہوتا ہے اور حرارت میں کمی بیشی ہو اس کے موافق ہوتا ہے اور بول کا بند ہونا اور دشواری سے آنا اور مثانہ میں درد اس وقت ظاہر ہوتا ہے کہ پتھری مثانہ کے منہ پر پڑے اور جبکہ درد گردہ اور چند دنوں میں ہو کر ساکن ہو جائے تو اس بات کی علامت ہے کہ پتھری مثانہ میں اتر آئی اور سنگ گردہ اور سنگ مثانہ کے رسوب میں یہ فرق ہے کہ سنگ گردہ کا رسوب سرخ یا زرد ہوتا ہے اور سنگ مثانہ کا رسوب خاکستری رنگ یا سپید ہوتا ہے اور سنگ مثانہ کا خاصہ ہے کہ جب اس میں بول دشواری سے آئے یا بند ہو جائے اور بیمار کو چت لٹائیں اور اس کے دونوں پاؤں اٹھائیں اور کمر کو نیچے سے مثانہ پر تھپکیاں دیں اور پیڑو کو نیچے سے اوپر کی جانب ملیں تو پیشاب کھل کر آئے اس واسطے کہ پتھری مثانہ کے منہ سے ٹل گئی علاج جو کچھ کہ ہم حصاۃ الکلیہ میں کہہ آئے ہیں استعمال کریں اور اس سبب سے کہ مثانہ عضو بعید المکان اور سرد مزاج ہے اور اس میں بڑی پتھری پیدا ہوتی ہے مناسب یہ ہے کہ جو لطیف دوا بہت قوی ہو کام میں لائیں اور اطبا اس پتھری کے مقدار میں کہتے ہیں کہ کبھی مرغی کے انڈے سے بڑی ہوتی ہے اور اس مرض میں سب سے زیادہ مفید یہ ہے کہ روغن مفتت الحصاۃ جیسے روغن عقرب اور روغن خسک اور روغن بابونہ وغیرہ عانہ پر ملیں اور احلیل میں ٹپکائیں مقعد میں اٹھائیں اور پتھری کو توڑنے والی دوائیں جیسے تریاق اور مثرودیطوس اور سنجر نیلیا اور وہ دوا کہ نہایت منفعت کرتی ہے ید اللہ اس کا نام ہے اور معجون مفتت الحصاۃ کھلائیں پھر اگر مقصود حاصل ہو تو بہتر ورنہ ضرورت کے وقت دستکاری کریں اور ان سب کی تفصیل کی جاتی ہے **معجون مفتت الحصاۃ کی ترکیب** جو بلسان حب القلت تخم اسفنج خاکستر عقرب بیخ کلانی ان پانچوں دواؤں کو گوشت چپان کر خشک کر کے پانی میں گوندھ کر سایہ میں خشک کریں پھر خسک کے پانی میں تر کریں اور خشک کریں اسی طرح سات دفعہ کریں پھر اگر چاہیں تو سفوف یا شہد میں ملا کے معجون بنائیں اور معجون بہتر ہے اور اگر دوا کو خسک کے پانی میں تر کر کے اور استعمال کریں تو جائز ہے لیکن خسک کا پانی ملانے سے بہت قوی ہو جاتی ہے اور اس دوا میں سے خوراک ایک ماشہ نہایت تین ماشہ ہے اور حال کے موافق کمی زیادتی ممکن ہے ید اللہ کی ترکیب اس میں یعنی بکری لائیں اور مناسب ہے کہ چار سالہ ہو اور جبکہ انگور پر رنگ آنے کا موسم ہو اس کو ذبح کریں اور پہلا اور پچھلا خون جانے دیں اور بیچ کا خون لیکر رکھ چھوڑیں کہ جم جائے پھر اسکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹ کر چھلنی میں رکھکر اوپر کپڑا ڈھانک دیں کہ غبار اور گرد اس میں نہ پہنچے اور دھوپ میں رکھدیں یہاں تک کہ خشک ہو جائے پھر اٹھا کر رکھ لیں اور اس میں سے تھوڑا سا بقدر ایک ماشہ آب کرفس کے ساتھ کھلائیں اور جان لیں کہ [illegible] اس باب میں [illegible] روغن عقرب کی ترکیب [illegible] خطمیا نا [illegible] پوست بیخ کبر ایک ایک اوقیہ لیں اور کوٹ چھان کر شیشہ میں بھر کر رکھیں اور ایک رطل روغن بادام تلخ اس میں ڈالیں اور اگر اس کی جگہ روغن کنجد ڈالیں تو مضائقہ نہیں پھر اس شیشہ کو آفتاب کے روبرو رکھیں گرمیوں کے موسم میں ایک ہفتہ اور جاڑوں میں دو ہفتہ اس کے بعد صاف کریں اور دس عقرب نکال اور زندہ اس روغن میں ڈالیں اور شیشہ کا منہ بند کر کے دو ہفتہ دھوپ میں رکھیں پھر صاف کریں اور دو تین قطرے ٹپکائیں اور تھوڑا سا عانہ پر ملیں اور اگر اس روغن سے ملتے ہی اس روغن کو احلیل میں ٹپکائیں تو خوب عمل کرتا ہے اور جلد اثر ہوتا ہے اور دستکاری کا یہ طریقہ ہے کہ مثانہ کی گردن میں شگاف دیکر پتھری کو نکال لیں اور احتیاط کریں کہ جرم مثانہ میں شگاف نہ آئے کیونکہ مثانہ کا جرم عصبی اور باطنی ہے اور ایسے عضو کا زخم ملنا دشوار ہے بلکہ غیر ممکن ہے اور اس کی گردن کا یہ حال نہیں کیونکہ وہ گوشتی ہے اسی سبب سے اس کا زخم آسانی سے بھر جاتا ہے [illegible] ہوائی سے [illegible] ڈالنا اور شگاف دینا [illegible] اور اس کے پہلے پاخانہ [illegible] خوف کی بات ہے [illegible]
[illegible] الی [illegible] الشق [illegible]

وَ اِلّا فَخَطَرُہٗ عَظِیْمٌ اَمَّا فِی الشُّبَّانِ فَلِمَا یُسْرِعُ اِلَیْہِمْ الْوَرَمُ الْحَارُّ الْمُہْلِکُ وَاَمَّا فِی الشُّیُوْخِ فَلِاَنَّ الْقُرُوْحَ فِیْ اَبْدَانِہِمْ لَا تَنْدَمِلُ وَاَمَّا فِی الْکُہُوْلِ فَلِاَنَّہُمْ
قَدْ یَبْرَءُوْنَ بِالنُّدْرَۃِ لِمَا لَا یَحْدُثُ بِہِمْ الْوَرَمُ وَلِمَا یَبْقٰی اَجْسَادُہُمْ اَیْضًا بَارِدَۃً یَابِسَۃً بِحَیْثُ لَا یَلْتَئِمُ وَاَمَّا الصِّغَارُ فَاِنَّہُمْ یَکُوْنُوْنَ لِضُعْفِ قُوَاہُمْ
وَیَسْلَمُوْنَ یعنی جیسا کہ شارح کہتا ہے کہ یہ کام لڑکپن میں دس دس برس کی عمر تک بن پڑتا ہے کیونکہ اس عمر میں بیکار شگاف کا متحمل ہوتا ہے اور
اس کے درد کی برداشت کر سکتا ہے اس لئے کہ اس کے بدن میں قوت ہے اور گوشت کی تازگی سے زخم جلد بھرتا ہے اور اس کے بعد اندیشہ
ہے کیونکہ جوانوں میں تو جلد ورم گرم مہلک عارض ہوتا ہے اور بڈھوں کے بدن میں زخم نہیں بھرتا لیکن شاذ و نادر اور کہول یعنی ادھی
عمر کے لوگ اچھے ہو جاتے ہیں کیونکہ ان میں ورم پیدا نہیں ہوتا اور اس واسطے کہ ان کے بدن ابھی اتنے سرد اور خشک نہیں کہ زخم نہ بھرے
اور بہت چھوٹے لڑکے تو اکثر ہلاک ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کے قوی ضعیف ہیں۔ اور صاحب اقسرائی نے کہا ہے کہ وَفِیْ شَقِّ خَطَرٌ مُعَظَّمٌ
وَفِعْلُ مَنْ لَا عَقْلَ لَہٗ یعنی اور شگاف میں بڑا خوف ہے اور اس کا کام وہ شخص کرتا ہے کہ ناقص العقل ہو۔ الغرض جب تک کہ ضرورت
قوی نہ ہو یہ کام ہرگز نہ کریں وَاعْلَمْ اَنَّ الْحَصَاۃَ قَدْ تَنْشَأُ لَہٗ فِی الْکَبِدِ وَغَیْرِہَا وَقَدْ یَنْشَأُ لَہٗ فِی الْمِعَاءِ الْاَعْوَرِ وَفِی الرِّئَۃِ وَفِی الْمَفَاصِلِ وَقَالَ
مُحَمَّدُ زَکَرِیَّا قَدْ رَاَیْنَا غُلَامًا قَدْ صَارَتْ اَصَابِعُہٗ کُلُّہَا حِجَارَۃً وَقَدْ رَاَیْتُ اَنَّ الْحَصَاۃَ قَدْ تَنْشَأُ لَہٗ فِی الْعُنُقِ فَقَطَعْنَاہُ وَاَخْرَجْنَاہُ یعنی اور جان لینا چاہئے
کہ کبھی پتھری جگر میں ہوتی ہے چنانچہ اس کا بیان گذر چکا ہے اور کبھی سوائے اعور اور ریہ اور مفاصل میں اور محمد زکریا نے کہا کہ ہم نے ایک
لڑکا دیکھا کہ اس کی تمام انگلیاں پتھر ہو گئی تھیں اور ہم نے دیکھا کہ پتھری نالوں میں ہوئی اور ہم نے اس کو شگاف دے کر نکال ڈالا۔

نویں فصل حرقۃ البول کے بیان میں یعنی پیشاب سوزش سے آنا اس کی پانچ قسمیں ہیں **پہلی قسم** وہ ہے کہ جرب گردہ
یا جرب مثانہ کے سبب یا پیپ کی سوزش سے کہ گردہ اور مثانہ کے قرحہ سے آئے پیدا ہو اور گردہ اور مثانہ کے جرب اور قرحہ کا ذکر
ہو چکا ہے۔ اسی کے موافق تدارک کریں **دوسری قسم** وہ ہے کہ جگر گرم ہو کر صفرا غالب ہو اس سبب سے بول میں تیزی اور
بورقیت آ جائے اور سوزش پیدا کرے اور اس کی یہ علامت ہے کہ بول قلیل ہو اور رنگین اور شور نہ ہو اور حرارت کے تمام
آثار ظاہر ہوں اور گرم ادویہ اور اغذیہ کا استعمال گواہی دے **علاج** لعاب اسپغول لعاب بہدانہ شیرہ تخم کدو شیرہ کاہو شیریں
خشخاش شربت بنفشہ اور بنادق بزور اور ماء الشعیر اور شیرہ تخم خیارین وغیرہ پلائیں اور بیضہ نیم برشت اور روغن بادام اور روغن کدو وغیرہ جس میں [illegible]
کا مزہ غالب نہ ہو کھلائیں اور جو چیز کہ شور اور ترش اور تیز اور شراب سے گرم ہو اس سے پرہیز کریں اور جان لیں کہ جماع نہایت ضرر کرتا
ہے اور اس مرض کے علاج میں کوشش کریں کیونکہ اگر رہ جاتا ہے تو مثانہ اور قضیب میں قرحہ پیدا کرتا ہے اور جہاں کہیں مادہ زیادہ
ہو اور تعدیل کافی نہ ہو تو فصد اور قے اور تلیین سے حاجت کے موافق تنقیہ کریں اور جو کچھ کہ جگر کے سوء مزاج میں مذکور ہوا اختیار کریں اور
شیاف ابیض عورتوں کے دودھ میں حل کر کے روغن بادام یا روغن گل میں ملا کے احلیل میں ٹپکانا مفید ہے اور جب درد کی شدت
ہو تو تھوڑی سی افیون اور بزر البنج بنادق البزور وغیرہ کی دواؤں میں دے سکتے ہیں **تیسری قسم** وہ ہے جو چیپدار رطوبت
کہ بول کی تعدیل اور رطوبت کی اصلاح کے لئے مجاری بول میں لگی ہوتی ہے مفقود ہو جائے اس سبب سے کہ مدت تک گرم کے
پینے کا اتفاق ہوا ہے یا کوئی دوسرا امر پیش آئے کہ اس رطوبت کو تحلیل کر ڈالے مثلاً جماع کی کثرت وغیرہ اور اس کی علامت پہلے
سبب کے وقوع میں آنا اور بدن میں خشکی اور مزاج میں حرارت کے آثار نہ ہوں **علاج** لیکن قطور بسبب شیاف ابیض عورتوں کے
دودھ میں ملا کے احلیل میں ٹپکائیں تا کہ جھلی میں چیپدار رطوبت حاصل ہو اور دوسری دوائیں اور چیپدار دوائیں کہ ان کا ذکر
ہو چکا ہے کھلائیں **چوتھی قسم** وہ ہے کہ قضیب کے گچھے میں قرحہ ہو اور اس کے سبب سے بول میں سوزش ہو اور ظاہر ہے کہ بول
جب قرحہ پر گذرتا ہے تو سوزش پیدا کرتا ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ پیپ بول میں آئے اور قضیب میں کہیں ایک جگہ درد پایا جائے یعنی جس جگہ

مادۃ الحیوۃ کھلائیں اور روغن ناردین یا روغن قسط یا روغن سداب یا روغن بید انجیر یا روغن سوسن مثانہ پر ملیں اور اگر تھوڑا سا جند بید ستر اور فرفیون ان روغنوں میں ملالیں تو کامل فائدہ ہوتا ہے اور دارچینی سعد سلیخہ قرنفل بسباسہ کا مطبوخ گھونٹ گھونٹ کرکے پینا اور مثانہ پر تنڑیڑا دینا فائدہ کرتا ہے ف واضح ہو کہ معجون فلاسفہ کو معجون مادۃ الحیوۃ بھی کہتے ہیں۔ اس کا مخترع حکیم اندرد ماخس ہے کہ اس زمانے کے حکما کی رائے سے ترتیب دی ہے فرمادیں قادری میں اس کی ترکیب اس طرح لکھی ہے زنجبیل فلفل دارفلفل دارچینی آملہ پوست ہلیلہ شیطرج ہندی زردا و ند مدحرج خصیۃ الثعلب مغز چلغوزہ بیخ بابونہ نارجیل تازہ دس دس درم تخم بابونہ پانچ درم مویز منقٰے تیس درم عسل مصفٰے دو چند سے سہ چند تک دواؤں کو باریک پیس کر شہد میں ملا کے معجون بنائیں **چوتھی قسم** وہ ہے کہ خلط لزج اس راستہ میں جو مثانہ سے قضیب میں آیا ہے چمٹ جائے اور سدہ پیدا کرے اور اس کی یہ علامت ہے کہ بیمار کو عانہ میں کچھ بوجھ معلوم ہو اور حصاۃ اور ورم اور جمود الدم اور جمود المدہ اور گوشت زائد کے جم آنے کے علامات میں سے کچھ نہ ہو اور آرام اور سکون کا پہلے ہونا اور لزج چیزوں کا کھانا جیسے گائے کا گوشت اور کلہ اور پایہ اور پنیر وغیرہ گواہی دے اور بول میں بلغم خام ظاہر ہو **علاج** مدرات قویہ دیں تاکہ غلط لزج کہ مجاری میں چمٹ گیا ہے نکل آئے اور برگ تمام برگ غار مرزنجوش بابونہ شبت اکلیل حلبہ کرفس کے مطبوخ میں آبزن کریں اور روغن خسک روغن شبت روغن عقرب احلیل میں ٹپکانا اور عانا پر ملنا نہایت مفید ہے اور ابزن میں مدرات کا ملانا اور نکلنے وقت احلیل میں روغنوں کا ٹپکانا بہت جلد اثر کرتا ہے اور وہ ضماد کہ جمود الدم میں گذرا مفید ہے اور تقے اور حقنہ بھی شاید کہ مفید ہوں **ادویہ قوی الادرار کا ذکر** تخم کرفس انیسون شلغم بری دو دو کوٹ چھان کر طبیخ شبت کے ساتھ پلائیں **دوسرا نسخہ** سنگدانہ مرغ سکھایا ہوا ایک مثقال نمک ہندی ایک درم کوٹ چھان کے گرم پانی یا شیرخر کے ساتھ دیں **دوسرا نسخہ** آب کرفس اب ترب روغن بادام کے ساتھ پلائیں **پانچویں قسم** وہ ہے کہ خلط حاد مثانہ پر گرے اور اپنی تیزی سے مثانہ اور مجری بول کی جھلی دار رطوبت کو چھیل ڈالے اور اس سبب سے کہ بول کے گذرنے سے الم زیادہ ہوتا ہے طبیعت درد کے خوف سے دفع پر متوجہ نہو اس وجہ سے بول دشواری سے اور قطرہ قطرہ آئے اور اس قسم کی نوبت اسر بول تک نہیں پہنچتی یعنی بالکل بند نہیں ہوتا اور اس کی علامت بول میں اور قضیب کے مجرے میں جلن اور اس سے پہلے گرم تدبیریں گذر چکیں اور گرم چیزوں کے کھانیکا اتفاق ہوا ہو اور اس قسم کا خاصہ ہے کہ اگر بیمار دل قوی رکھے اور اس درد پر جو بول کے آنے وقت ہوتا ہے صبر کرے تو پیشاب نکل کر آئے کیونکہ اس جگہ بجز اتفاقی دافع کے کوئی اور امر اس کے نکلنے کا مانع نہیں **علاج** خلط کی اصلاح کے لئے لعاب اسپغول لعاب بہدانہ لعاب تخم مر اور شربت نیلوفر شربت خشخاش شربت عناب اور روغن کدو روغن بادام شیریں روغن بنفشہ اور آش جو وغیرہ کھلائیں اور جو چیزیں گرم ہیں اور ان میں ادرار کی قوت ہے ان سے پرہیز کریں تاکہ رطوبت زیادہ فنا ہو اور لعاب اسپغول اور لعاب صمغ عربی احلیل میں ٹپکائیں تاکہ مجاری میں چھپ دار رطوبت حاصل ہو اور شیاف ابیض عورتوں کے دودھ میں حل کرکے تھوڑا سا روغن بادام یا روغن کدو اس میں ملا کے ڈالنا کلی نفع دیتا ہے اور اگر بدن میں سے زیادہ مادہ آئے تو تنقیہ کو مقدم رکھیں **چھٹی قسم** وہ ہے کہ مدت دراز تک بول مثانہ میں ٹھیرے خواہ نیند کے سبب سے یا کسی اور شغل سے کہ آدمی کو اس کا اتفاق پڑے اور اس سبب سے کہ مثانہ میں بول کا امتلا ہے اور اس کے استفراغ کو روک دیا ہے مثانہ میں تشنج اور تمدد عارض ہو اور اس کی قوت دافعہ مردہ ہو جائے اسی واسطے اس کا صورت قوت نام رکھا ہے یعنی قوت کا مردہ اور اس کی یہ علامت ہے کہ پیشاب رد کنے کے بعد پیدا ہو **علاج** تخم کتان حلبہ قرطم برگ کرنب خطمی جوش دیکے اس کے پانی میں بیمار کو بٹھائیں اور اس کے بعد مثانہ کو ہاتھ سے دبائیں تاکہ بول آجائے ولاجتنی ان النمزبالید لیقوم مقام عصرہا علی مافیہما من القوۃ الدافعۃ الطبیعۃ التی لہا یعنی اور یہ بات ظاہر ہے کہ ہاتھ سے دبانا مثانہ کے نچوڑنے کے قائم

مقام ہے حالانکہ اس کی قوت دافعہ طبیعیہ بھی اس میں موجود ہے اور دافعہ کو ابھارنے کے لئے روغن بلسان روغن قسط عانہ پر ملیں اور اگر اس حیلہ سے بھی پیشاب نہ آئے تو قاثاطیر استعمال کریں اور ایسے مریض کے لئے ضرور ہے کہ اس کے پاس بزرگ آدمی جن سے اس کو ادب لحاظ ہو اور جو امر کہ بول کو مانع ہو موجود نہوں **ساتویں قسم** وہ ہے کہ مجاری بول میں قرحہ یا بثرہ پیدا ہوں چونکہ اس پر بول کے گذرنے سے درد ہوتا ہے طبیعت بول کے دفع پر متوجہ نہو اس وجہ سے بول مشکل سے اور قطرہ قطرہ آئے لیکن اگر بیمار بول کے آنے کی ایذا پر صبر کرے تو اس صورت میں بول فراغت سے آئیگا جیساکہ قروح رطوبت میں ہم بیان کر چکے ہیں اور اس کی یہ علامت ہے کہ قروح اور بثور کے آثار موجود ہوں اور اگر بیمار اس کی آفت پر صبر کرے تو بول آسانی سے آئے اور اس صورت میں کہ مجاری کی رطوبت فنا ہونے سے عارض ہو حرارت کے نہ ہونے سے فرق ظاہر ہے **علاج** جو کچھ قروح مثانہ کے لئے گذرا استعمال کریں اور جان لیں کہ انیسون اور بذر البنج وغیرہ احلیل میں ٹپکانا تسکین کرتا ہے اور درد کو زائل کرتا ہے اور لعاب اسپغول اور صمغ عربی وغیرہ کا ٹپکانا مجاری کی سطح پر چپچپ دار رطوبت پھیلاتا ہے **آٹھویں قسم** وہ ہے کہ مثانہ کی پشت پر ضربہ واقع ہو یعنی چوٹ لگے اور مثانہ کی قوتوں کو ضعیف کر ڈالے اس وجہ سے مثانہ میں ورم پیدا کرے یا اس کے لیفوں میں تشنج یا سستی لائے جہاں ورم کی نوبت پہنچے تو اس کی علامت اور علاج کو ورم المثانہ میں تلاش کریں اور جس جگہ تشنج پیدا یا لیفیں سست ہو جائیں تو فصد باسلیق مفید ہے اور روغن گل ملنا نافع ہے اور ایسا ہی الیاف کے سست ہونے میں ابتدا ت ملیں مسکن قابض کا استعمال نفع کرتا ہے اور بہرصورت بول کے نکالنے کا حیلہ ضروری ہے خواہ قاثاطیر سے ہو خواہ کسی دوسری تدبیر سے اور جان لیں کہ اگر مثانہ کے الیاف کی بناوٹ کے سست ہونے سے عارض ہو تو اس سے بہت کم مخلصی ہوتی ہے **نویں قسم** - وہ ہے کہ بول کے راستے میں شدت کی حرارت سے جیساکہ تپ محرقہ میں اور ذوبانی بیماریوں میں ہوتا ہے قبض اور خشکی عارض ہو اور اس کی یہ علامت ہے کہ اگر تھوڑا سا بول ہو نہ نکلے اور اگر زیادہ ہو تو آسانی سے نکلے اور بول کی تیزی اور جلن اور مرطبات کا مفید ہونا گواہی دے **علاج** لعاب اسپغول اور لعاب بہدانہ میں شربت بنفشہ اور روغن گل ملا کے پلائیں تاکہ ترطیب حاصل ہو اور ماء الشعیر اور اسفاناخ اور کدو اور مغز بادام وغیرہ کھلائیں اور ادویہ مرخیہ کے مطبوخ میں ابزن اور اسی سے نطول کریں اور مرطب روغن جیسے روغن بنفشہ روغن کدو مثانہ پر ملیں۔ **دسویں قسم** وہ ہے کہ اعصاب اور رباطوں میں بلغم آنے سے مثانہ میں اور مجاری بول میں تشنج پڑے اس کی یہ علامت ہے کہ تشنج کے آثار ظاہر ہوں اور اگر کبھی بول آئے بھی تو اچھلکر نکلے اور ادرار کے طور پر نہ آئے اور جہاں مثانہ میں استرخا ہو وہ اس کے خلاف ہے **علاج** تشنج کا ازالہ کریں **گیارھویں قسم** وہ ہے کہ خصیہ کے اوپر چڑھ جانے سے احتباس ہو جائے - اور ارتفاع الخصیہ کا ذکر آئیگا **بارھویں قسم** وہ ہے کہ مثانہ کی حس ضعیف ہو جائے اور بول کی لذع سے خبردار نہو تاکہ بول کو دفع کرے اور مثانہ کی حس میں ضعف یا تو اس سبب سے آتا ہے کہ مثانہ میں یا مثانہ کے عضلہ میں یا مثانہ کا جو عضلہ ہے اس کے اعصاب کے مبداء میں آفت پہنچے یا دماغ میں کہ تمام اعصاب کا مبدا ہے جیساکہ لیثارغس اور لیثرغس میں ظاہر ہوتا ہے اور حس معدوم ہونے کی یہ علامت ہے کہ آدمی کو معلوم کی تیزی اور سوزش معلوم نہو **علاج** روغن سوسن روغن نرگس روغن یاسمین روغن زعفران روغن بلسان جو کہ مسا میں مشک اور جند بیدستر ملاکر احلیل میں ٹپکائیں اور عانہ پر ملیں اور خوشبودار اور مقوی چیزیں مثلاً برگ قیصوم برگ پودینہ برگ سوسن شبت ملاکریں اور تریاق کبیر اور مثرودیطوس اور سنجر نیا اور معجون مادۃ الحیوۃ کھلائیں اور ماء الاصول روغن بید انجیر کے ساتھ پلائیں اور اگر بدن میں امتلا ہو تو تنقیہ کرائیں قرابادین قادری میں ماء الاصول کی ترکیب اس طرح لکھی ہے کہ پوست بیخ کرفس پوست بیخ رازیانہ دس دس درم پوست بیخ کبر پانچ درم کرفس انیسون تخم رازیانہ بیخ اذخر چار درم اسارون حب بلسان دو دو درم جنطیانہ سلیخہ ڈھائی ڈھائی درم عود بلسان بوزیدان ہزار اسپند تین تین درم مویز منقے بیس درم سب دواؤں کو دس پانی

ہیں ہوش دیگر چھان لیں مقدار خوراک تین مثقال **تیرھویں قسم** وہ ہے کہ خلع مثانہ احتباس کا باعث ہو اور اس کا بیان کیا گیا **چودھویں قسم**
وہ ہے کہ اعضا مثانہ کے نزدیک ہیں مثلاً امعا اور رحم اور مقعد یا ورناف اور خصا ہیں ان میں ورم عظیم عارض ہو یا رحم جگر سے ٹلجائے یا نکل آئے اور نزدیک
ہونیکی سبب سے بول کا راستہ دب جائے اور بند ہوجائے اور اس قسم کی علامت اور علاج اسی عضو آفت رسیدہ کی فصل میں تلاش کریں **پندرھویں قسم**
وہ ہے کہ فقرات مثانہ کے مقابل ہیں جگہ سے ٹلجائیں اس سبب سے بول بند ہوجائے اور اس کو سلس البول میں بیان کرینگے فائدہ قاثاطیر کے بیانمیں
وہ ایک آلہ ہے کہ پیشاب کے نکالنے کے لئے مخصوص ہے وہ اس طرح پر ہے کہ سیسا یا پیتل یا رانگ سے یا چاندی سے ایک آلہ جوفدار بنائیں جس قدر کہ
بیمار کی ذکر کی درازی اور احلیل کی تنگی اور فراخی ہو اس کے موافق ہو اور اس کے ایک سر میں کئی سوراخ کریں اسمیں یہ فائدہ ہے کہ اگر خون
غلیظ کے سبب سے ان میں سے ایک بند ہوجائے تو باقی پیشاب کے نکلنے کے لئے کھلے رہیں اور اس کے استعمال کا یہ طریقہ ہے کہ صوف کے بیچ میں
ابریشم کا دھاگا مضبوط باندھیں پھر اس صوف کو اس نلکی کے جوف میں جس کا ذکر کیا ہے لائیں اور صنعت سے ایسا بند کریں کہ ان میں ہوا
نہ جاسکے اور اس نلکی کو جس کا نام قاثاطیر ہے احلیل میں اس طرف سے لیجائیں جس طرف میں سوراخ ہیں اور قضیب کی درازی تک پہنچائیں اس
کے بعد ابریشم کے دھاگے کو جس کا ایک سرا صوف میں باندھا ہے اور دوسرا سرا باہر ہے بہت زور سے دفعتہً کھینچیں تاکہ خلا کی وجہ سے صوف
کے نکلتے ہی پیشاب باہر آجائے اور مناسب ہے کہ قاثاطیر کے استعمال سے پہلے آبزن کریں تاکہ نرمی آجائے اور اگر مجری قسم سے کوئی چیز وجود ہو
کہ گاڑھا یا پیپ ہو تو شاید جو پیشاب کا گلی طرف بند ہوگیا ہے نکل آئے اور یہ عمل پہلے کی نسبت زیادہ آسان ہے ف جاننا چاہئے کہ قاثاطیر میں ثائے
مثلثہ کی جگہ نون بھی آیا ہے یعنی قاثاطیر اور صحیح ذکر یاکا قول ہے کہ جب ورم شدت سے ہو تو قاثاطیر استعمال نہ کریں کہ ورم کی شدت سے
بیمار ہلاک ہوگا **گیارھویں فصل تقطیر البول کے بیان میں** یعنی بول قطرہ قطرہ آنا اس کی بھی قسمیں ہیں **پہلی قسم** وہ ہے کہ
اخلاط گرم کے سبب سے بول میں تیزی آجائے اس کی علامت بول میں سوزش اور زردی اور لحظہ لحظہ پیشاب کو اٹھنا اور یہ قسم جماع کی کثرت
سے اور گرم غذا اور گرم دوا کے کھانے سے اور مشقت اور ریاضت سے پیدا ہوتی ہے اور اکثر گرم اوقات میں اور گرم مزاج میں اور مردوں
کو عارض ہوتی ہے **علاج** بزور بارد کے شیرجات مثلاً تخم خرفہ تخم خرپزہ تخم کدو تخم کاسنی تخم کاہو تخم خیارین تخم بنگ قرص کافور قرص ماسک البول
بارد ملا کے پلائیں اور ماء الشعیر اور لعاب بہیدانہ اور کاسنی اور کاہو اور کدو وغیرہ کھلائیں اور شربت بنفشہ اور شربت خشخاش کا پینا مفید ہو قرص
ماسک البول کی ترکیب طباشیر کشنیز تخم خرفہ گل ارمنی صندل گلنار صمغ عربی کوٹ چھان کر کاہو کے پانی میں قرص بنائیں **دوسری**
قسم وہ ہے کہ مثانہ کے جرم میں ضعف آجانے سے یا اس کے مزاج میں سردی پہنچنے سے یا اس عضلہ سے جو مثانہ کے گرد لگا ہوا ہے اور اس کو رفع حاجت سے روکتا ہے
ماسکہ ضعیف ہوجائے اور اس کی علامت بول میں سفیدی اور پہلے سرد تدبیروں کا گذرنا اور پیاس کا نہ ہونا اور کبھی بے اختیار پیشاب نکل جانا **علاج**
معاجین گرم مثلاً مثرودیطوس اور اطریفل کبیر اور جوارش کندر اور سنجر نیا بعض قابضات جیسے جفت بلوط اور حب الآس ملا کر کھلانا بہت مفید ہے اور اطریفل
صغیر تین درم بیکر ادھا درم سنجر نیا ملا کے نہایت فائدہ مند ہے اور ماسک البول بھی ایسا ہی ہے اور انجیر اور مویز مثانہ کو گرم اور صاف کرنے میں مخصوص
ہیں اور روغن بید انجیر کھانا اور ملنا اور موسیائی روغن زنبق میں یا روغن بادام میں حل کرکے احلیل میں ٹپکانا اور ٹب میں اٹھانا بہت نافع ہے
قرص ماسک البول حار کی ترکیب بلوط کندر ہر ایک دس درم سعد قرفہ خولنجان راسن درج کہربا ایک ایک مثقال باریک کوٹ کے دو درم شراب کہنہ یا شلث
کے ساتھ دیں اور فافلہ بلادر ایک مثقال ہر روز کھانا مفید ہے اور نخود آب کہ گرم دواؤں میں پکائیں فائدہ مند ہے **تیسری قسم** وہ ہے کہ ورم یا حصاة
یا جمود الدم یا مثانہ کے جرب یا قروح یا مثانہ کی حس کا معدوم ہونا اور اس کے سوا کہ عسر البول میں بیان کیا گیا تقطیر کا باعث ہو اور اس کی علامت
اور علاج کو عسر البول میں تلاش کریں **بارھویں فصل سلس البول کے بیان میں** وہ اس طرح پر ہے کہ بول بے ارادہ نکلے اور یہ مرض کئی قسم
ہوتا ہے **پہلی قسم** وہ ہے کہ مثانہ یا وہ عضلہ کہ اس پر لپٹا ہے برودت اور رطوبت کے غلبہ سے ڈھیلا ہوجائے اور اس کی یہ علامت ہے

سلسل البول میں سفید ہی ہو اور جلن نہ ہو اور سوء مزاج بارد کی تمام علامات ظاہر ہوں اور یہ قسم اکثر سرد تر بیماریوں کے آخر میں عارض ہوتی ہے **علاج** گرم
قابض دوائیں جیسے سعد کندر خولنجان وغیرہ جو کچھ کہ مثانہ میں گرمی پہنچائے اور رطوبات فضلی کو خشک کرے سرد قابض چیزوں میں جیسے جفت بلوط حب الآس
گلنار وغیرہ ملا کے دیں اور مشک اور عنبر سید سنگرم روغنوں میں ملا کے مثانہ پر ملیں اور سب سے بہتر اطریفل کبیر کا کھانا اور خاصکر اطریفل کی دواؤں کو روغن
گاؤ میں چرب کر کے بھون لیں اور شاہ بلوط مصطگی سعد بلیلہ سیاہ قند سفوف بنا کے کھانا نفع کرتا ہے اور اطبا کہتے ہیں کہ روباہ کا بھنا ہوا گوشت اس بیماری
کو اور درد پشت کو بالخاصیت فائدہ مند ہے **دوسری قسم** وہ ہے کہ جو فقرات مثانہ کے برابر ہیں ضربہ یا سقطہ کے سبب سے باہر کی طرف یا اندر کی جانب ٹل جائیں اور
جاننا چاہیئے کہ جس صورت میں فقرات باہر کی طرف ٹل جائینگے تو وہ دو حال سے باہر نہیں ایک تو یہ کہ مثانہ کے رباط منقطع ہو جائیں اس کی یہ علامت ہے کہ
فقرات ابھر کر اوپر نیچے ہو جائیں اور اس کا علاج غیر ممکن ہے کیونکہ ٹوٹے ہوئے رباط درست نہیں ہو سکتے دوسرے یہ کہ وہ رباط اپنے حال سے باہر ہوں اور ٹوٹے ہوں
مگر رباطوں کے تمدد سے کہ زوال فقار کو لازم ہے وہ کھنچ کے مثانہ کو دباتا ہے ایذا پاتے **علاج** فقرات کو اپنی جگہ بٹھلائیں اور کبھی فقرات کا زائل ہونا اعصاب بول کا باعث
ہو جاتا ہے اور جہاں زوال فقرات اندر کی جانب ہو تو اس کا یہ علاج ہے کہ حجام کے کھینچنے سے بارفت کے ضماد سے فقرات کو کھینچ کر جگہ پر لائیں **تیسری قسم** وہ ہے کہ
سوء مزاج گرم بافراط مثانہ میں عارض ہو اور اس کی یہ علامت ہے کہ مزاج میں حرارت ہو اور قارورہ رنگین اور گرم چیزوں سے ضرر پہنچے **علاج** طباشیر گلنار گل ارمنی خرفہ
تخم کاہو لیکر قرص بنا کے استعمال کریں اور جو کچھ دیابیطس گرم میں گذرا اور جو کچھ سرد اور قابض ہو کام میں لائیں **چوتھی قسم** وہ ہے کہ جو اعضا مثانہ سے نزدیک
ہیں مثلاً رحم اور ناف ان میں ورم عظیم پیدا ہوا اور اس سبب سے مثانہ دب جائے یا امعا میں بہت سا ثفل جمع ہو کر مثانہ کو تنگ کرے اور اسی قبیل سے ہے جو حمل میں پیش
آتا ہے **علاج** سبب کے زائل کرنے پر متوجہ ہوں **پانچویں قسم** وہ ہے کہ مدرات کا استعمال مثلاً شراب اور خربزہ وغیرہ سلس البول کا باعث ہو **علاج** سبب کو ترک کریں
اور اس کے بعد اگر باقی ہو تو موافق چیزوں سے تعدیل کریں **چھٹی قسم** وہ ہے کہ جلع المثانہ اس بیماری کا سبب تھا اور اس کا ذکر علیحدہ فصل میں ہو چکا ہے **تیرھویں فصل**
فراش البول کے بیان میں یعنی نیند میں پیشاب خطا ہو جانا اور یہ بیماری اکثر لڑکوں کو عارض ہوتی ہے **علاج** جو کچھ کہ اس قسم کے سلس البول میں جسکا سبب مثانہ
کی سردی اور عضلہ کا استرخا ہوتا ہے بیان کیا گیا ہے استعمال کریں اور جان لیں کہ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ مرض علاج پذیر نہ ہو اور جب لڑکا بالغ ہو تو خود بخود زائل ہو اور اسی
طرح کے حیلے سے بہتر یہ ہے کہ نیند سے جگا کر پیشاب کرائیں اور رات کو وقت کھانا اور پانی نہ دیں اور سرد تر چیزوں کے کھانے سے منع کریں اور روغن سوسن اور روغن بان میں تھوڑا
مشک اور فرفیون ملا کے عانہ پر ملیں اور گلقند عسلی کھلائیں اور فلفلہ خشک اور بھنا گوشت دیں اور یہ دوا مفید ہے زیرہ کندر حب الآس پانچ پانچ مثقال چالیس مثقال شہد میں
ملائیں خوراک دو درم **چودھویں فصل بول الدم کے بیان میں** یعنی خون کا پیشاب آنا اور اس کی تین قسمیں ہیں **پہلی قسم** وہ ہے کہ کوئی رگ گردہ میں سے
کھل جائے یا پھوٹ جائے اور اس قسم کی یہ علامت ہے کہ خون صاف بغیر درد کے نکلے اور زرد آب اور سیل کچھ نہ ہو پھر اگر رگوں کا منہ کھلا ہے تو تھوڑا تھوڑا خون نکلے اور اگر رگ پھٹ
گئی ہے تو دفعتہ بہت سا خون آئے اور اگر وہ ضربہ کا پہنچا اور تیز گرم غذاؤں اور دواؤں کا کھانا اس کی گواہی دے اور جاننا چاہیئے کہ جو بول الدم رگ گردہ کے کھلنے یا
پھٹ جانے سے ہوتا ہے کبھی خون بہ کثرت اوقات معین پر آتا ہے اور جب بند ہو جاتا ہے تو عروق گردہ کے امتلا سے قطن کی جانب درد محسوس ہوا کرتا ہے پھر جب خون جاری
ہوتا ہے تو درد کم ہو جاتا ہے یہاں تک کہ پھر رگیں بھر جائیں **علاج** باسلیق اور صافن کی فصد کھولیں اور قرص کہربا اور قرص بول الدم قرص نفث الدم دیں اور
شربت عناب گشنیز خشک کے ساتھ اور شربت خشخاش اور شربت ریواج اور گل گنج مفید ہیں اور اطبا کہتے ہیں کہ منفعہ اور عانہ پر حجامت کرنا مفید ہے اور جہاں خون
کی تیزی اس کا سبب ہو تو سرد پانی سے مثانہ پر ترشح دیں اور ترش غذاؤں کا کھانا اور حمام کرنا اور سخت حرکات اور گھوڑے وغیرہ کی سواری اور جلد چلنا بول الدم میں
بہت ضرر کرتا ہے **قرص بول الدم کی ترکیب** مغز تخم خیار چار درم نشاستہ کتیرا گلنار ہر ایک تین درم دم الاخوین صمغ عربی ہر ایک ایک درم کوٹ کر آب خرفہ
یا آب بارتنگ میں قرص بنا کے احتیاج کے موافق آب خرفہ یا آب بارتنگ وغیرہ کے ہمراہ دیں **دوسری قسم** وہ ہے کہ گردہ یا جگر ضعیف ہو جائے اس سبب
سے خون مائیت سے اچھی طرح سے جدا نہ ہو اور بول کے ساتھ نکلے اس کی یہ علامت ہے کہ بول غسالی ہو یعنی اس پانی کے رنگ سے مشابہ ہو جس میں گوشت
دھوئیں پھر جو ضعف گردہ سے ہو گا تو سپیدی مائل اور کچھ غلیظ ہو گا اور جو ضعف جگر سے ہو گا تو سرخی مائل اور رقیق ہو گا **علاج** جو کچھ

ضعف جگر اور ضعف گردہ میں مذکور ہے سبب کے موافق استعمال کریں **تیسری قسم** وہ ہے کہ اعضائے بول کی رگوں میں ثالیل واقع ہوں سبب سے بول الدم پیدا ہو اور ان عروق میں زخم ہونیکے بعد ہی ثالیل پیدا ہوتا ہے اور اس کی یہ علامت ہے کہ ریم کے ساتھ آئے اور بدبودار اور تھوڑا تھوڑا متفرق نکلے خصوصاً جہاں کہیں کہ ثالیل مثانہ کی رگوں میں ہو **علاج** جو کچھ کہ قرح گردہ اور قروح مثانہ کیلئے بیان کیا گیا استعمال کریں اور گل ارمنی اور قرص کاکنج سفید ہے اور کندر گل ارمنی قرص طباشیر ممسک سب اقسام میں فائدہ مند ہیں۔

انیسواں باب ان امراض کے بیان میں جو مردوں سے مخصوص ہیں۔

اور اس باب میں کئی فصلیں ہیں **پہلی فصل نقصان باہ کے بیان میں** جاننا چاہئے کہ مجامعت کا طبعی ہے اور اس فعل کا کمال اعضائے رئیسہ کی صحت پر موقوف ہے اور عضو رئیس چار ہیں ایک تو دل دوسرا دماغ تیسرا جگر اور یہ تینوں ابقائے وجود کیلئے بھی اور بقائے نوع کیواسطے بھی ہیں چوتھے قضیب اور اوعیہ منی اور یہ فقط بقائے نوع کیواسطے ہیں اور ظاہر ہو کہ باہ کا نقصان دو طرح پر ہے ایک تو یہ کہ شہوت جماع ضعیف ہو جائے دوسرے یہ کہ آلت سست ہو جائے اور ان میں سے ہر ایک کو ہم ایک قسم میں بیان کرتے ہیں **پہلی قسم** نقصان باہ کہ ضعف شہوت اس کا سبب ہو اور ضعف کے اسباب بہت نوع پر ہیں **نوع اول** یہ کہ غذا کی کمی سے بدن ضعیف اور ناتوان ہو اور اس سبب سے منی اور خون کہ شہوت کا مادہ ہے کم ہو جائے اور اسکی علامت بدن میں لاغری اور قوت میں ضعف اور رنگ میں زردی اور غذا میں کمی **علاج** عمدہ غذا کھائیں اور بہت سویا کریں اور جماع ترک کریں اور لہو و راگ اور خوشبو کے استعمال میں مشغول رہیں اور جو غذا اپنے حال کے مناسب جانیں کھائیں اور معجون لبوب نہایت مفید ہے **دوسری نوع** یہ کہ منی کم ہو جائے اور ظاہر ہے کہ جب جماع کے اعضا میں منی زیادہ نہ ہوگی تو شہوت کو تحریک نہ کریگی اور جاننا چاہئے کہ منی چوتھے ہضم کا فضلہ ہے کہ جب اعضا میں تقسیم ہو جاتی ہے تو اس کا فضلہ عروق سے ٹپک کر منی پیدا ہوتی ہے اور وہ اس رطوبت طبیعیہ کے قبیل سے ہے کہ قریب انعقاد ہو کر اعضا کی صورت پکڑ جاتی ہے اور اعضائے اصلی جیسے عظم اور غضروف اور عصب اور وتر اور رباط اور شریان اور وریدہ اور غشا اس سے پیدا ہوتے ہیں اور منی اس طریق سے حاصل ہوتی ہے کہ اس کا خمیر اصل دماغ ہے ان دو رگوں میں جو دونوں کانوں کے پیچھے ہیں اتر کر آتا ہے اور یہ دونوں رگیں نخاع کے ساتھ ملکر اتر آتی ہیں اور عضو رئیس اور غیر رئیس سے ایک شعبہ ان رگوں میں آ ملتا ہے اور یہ سب انثیین یعنی خصیتین میں پہنچی ہیں اور صانع مطلق کی قدرت اس طرح جاری ہے کہ جب وہ مادہ مستعد انثیین میں آتا ہے تو سفید اور کچھ غلیظ ہو جاتا ہے جیسے پستان میں خون کا دودھ بن جاتا ہے اور جمہور اطبا کا اتفاق ہے کہ مرد اور عورت میں منی ہے اور نص قرآنی بھی اس پر دلالت کرتی ہے چنانچہ حق سبحانہ و جل شانہ ارشاد فرماتا ہے فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ مِمَّ خُلِقَ خُلِقَ مِن مَّاءٍ دَافِقٍ يَخْرُجُ مِن بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ یعنی اب دیکھنا چاہئے کہ آدمی کا ہے سے بنا بنا ایک اچھلتے پانی سے جو نکلتا ہے پیٹھ اور چھاتی میں سے اور اس بات کی دلیل کہ منی کا خمیر کان کی پچھلی رگوں سے آتا ہے یہ ہے کہ تجربہ سے معلوم ہوا کہ ان رگوں کے قطع کرنے سے قطع تناسل ہوتا ہے اور ایسا ہی ان رگوں کا خون دودھ کا منشا ہوتا ہے اور اس بات کی دلیل کہ منی ہر عضو سے ٹپک کر آتی ہے یہ ہے کہ جس قدر ضعف اسکے کم نکلنے سے ہوتا ہے اسقدر خون کے نکلنے سے اگرچہ اس سے دو چند نکلے نہیں ہوتا اور یہی وجہ ہے کہ باپ کا جو نسا عضو ضعیف ہوتا ہے بیٹے کا بھی اکثر ضعیف ہوا کرتا ہے اور منی کے کم ہونیکی یہ علامت ہے کہ مشکل سے نکلے اور تھوڑا ہو پھر اگر منی کی کمی کا یہ سبب ہے کہ آلات منی خشک اور لاغر ہیں تو اس کا یہ نشان ہے کہ منی غلیظ ہو اور حمام مرطب اور مرطب غذاؤں سے اور پانی میں داخل ہونے سے فائدہ معلوم ہو اور اگر کمی کا سبب یہ ہے کہ آلات منی میں سردی ہے تو اس کی یہ علامت ہے کہ منی بہت غلیظ اور بستہ اور سرد ہو اور بہت سے صدمات اور ہمیشہ حرکات کے بعد دشواری سے نکلے اور بچھو کا رہنے سے اور حرکات مستند لا اور گرم دواؤں اور گرم ہوا سے نفع پہنچے اور اسی قسم کی بات ہے کہ بعضے آدمیوں کو دخول کے بعد انعوظ کامل ہوتا ہے کیونکہ اس مکان اور حرکات کی حرارت پہنچتی ہے اور اگر اس سبب کمی ہے کہ منی کے آلات میں حرارت ہے تو اس کا یہ نشان ہے کہ منی زرد اور غلیظ ہو اور آسانی سے نکلے اور سرد چیزوں سے فائدہ ہو اور خصیتیں بڑے ہو سکے اور قضیب کی رگیں ابھری ہوئی ہوں **فائدہ** منی صورت میں غلیظ ہوگی جبکہ حرارت بافراط ہو کیونکہ زیادہ حرارت رطوبت کو خشک کر دیتی ہے اور جہاں حد سے زیادہ نہو تو رقیق ہونا ضروری ہے اسلئے حرارت پگھلاتی ہے اور رقیق کرتی ہے جب تک حد سے زیادہ نہو اور اگر کمی کا سبب یہ ہو کہ آلات منی میں رطوبت ہو تو اس کا یہ نشان ہے کہ منی رقیق اور زیادہ ہو اور قضیب میں سستی اور پانی وغیرہ ضرر کرے

اور خشک چیزیں مفید ہوں اور فاردو اور سفید اور غلیظ ہو اور اگر برودت اور یبوست یا برودت اور رطوبت یا حرارت اور یبوست کمی کا باعث ہوں تو اس کا علاج اس بیان سے جو بسائط یعنی کیفیت مفرد میں گذرا ظاہر ہے اور جاننا چاہیے کہ حرارت اور رطوبت کے جمع ہونے سے منی میں کمی نہیں پڑتی بلکہ زیادہ ہو جاتی ہے جیسا کہ شارح اسباب کہتا ہے کہ المزاج الحار الرطب فھو السبب الفاعلی للدم النضیج الصالح المستلزم لکثرۃ تولد المنی والروح الشھوانی ونفخ المنبعث دلا یمکن ان یکون سببا لقلۃ المنی یعنی مزاج حار رطب عمدہ ہے اور پکے ہوئے خون کا سبب فاعل ہے جس سے بہت سی منی اور روح شہوانی اور نفخ یعنے جس سے مقوظا ہو پیدا ہوتی ہے اور ممکن نہیں کہ قلت منی کا سبب ہو **علاج** اگر آلات منی کی خشکی اور لاغری سبب ہو تو مرطب غذائیں مثلاً لبنیات اور سفید باجات وغیرہ کھلائیں اور پینے کی چیزیں جن سے رطوبت پہنچے پلائیں اور جان لیں کہ وہ ماء الانجبین کلی مفید ہے اور ایسا ہی حمام کرنا اور خوش رہنا اور لہو لعب اور روغن ملنا اور جو چیز کہ فرحت لائے اور رطوبت بڑھائے اور اگر برودت سبب ہو تو زنجبیل مربے اور معجون لبوب کہ منی کو بڑھاتی ہے اور معجون گرم کہ شہوت کو تحریک کرتی ہے اور جو چیز کہ گرمی پہنچائے اس کو کھاتے ہیں اور طلا میں مفید جانیں اور بہتر غذا قلیہ ہے وار چینی کبابہ خولنجان ملا کر اور نخود ایک گرم دوا اونکے ساتھ اور کنجشک یا کبوتر کا بچہ او مغز وغیرہ **معجون لبوب کی ترکیب** بادام مغز پنبہ مغز چلغوزہ مغز حب الصنوبر مغز حب الزلم مغز فندق مغز پستہ مغز نارجیل تازہ حب الفلفل تخم خشخاش سفید تودری کنجد مقشر تخم جرجیر تخم گزر تخم پیاز تخم شلغم تخم رطبہ بہمنین زنجبیل دار فلفل کبابہ قرفہ دار چینی شقاقل تخم بلیون خولنجان دوا ئیں وزن میں برابر ستے شہد میں ملا کے معجون بنائیں **معجون گرم کی ترکیب** زنجبیل شقاقل خولنجان تخم انجرہ تخم گزر تخم جرجیر تخم بلیون دوائیں برابر لیکر کوٹ لیں اور چھاکر دکھ چھوڑیں اور شہد اور سفید پیاز کا پانی ملا کے جوش دیں یہاں تک کہ پانی خشک ہو جائے پھر ادویہ کو اس پکے ہوئے شہد میں ملائیں اور تر پانی کہیرا و معجون حلتیت اور نوشا در مفید ہیں اور شہد بیل کے پتے میں ملا کر اور شہد اور بورہ قضیب پر طلا فائدہ مند ہے اور عنبر کی چربی ذکر کے قوت دینے میں کلی مفید ہے اور ایسا ہی دوسرے ضماد اور طلا کہ اس کام میں مخصوص ہیں اور آدھا درم حلتیت پانچ بیضہ نیم برشت کی زردی ملا کے کھانا باہ کو قوی کرتا ہے اور انعوظ لاتا ہے **ضماد** واضح ہو کہ یہ طلا بہت مفید ہے اس کی ترکیب کبابہ دار چینی کٹ عاقرقرحا پوست بیخ کبر سفید ایک ایک درم لیکر سب کو نیم کوب کرکے ایک رات دن سیر بھر پانی میں بھگو کے جوش کریں جب تین حصہ جل جائے اور ایک حصہ باقی رہے تو چھان کے اس کا آدھا وزن میٹھا تیل ملا کے پھر جوش دیں یہاں تک کہ پانی جل جائے اور تیل باقی رہے پھر ٹھنڈا کرکے رکھ چھوڑیں اور مالش کریں کہ قوت دیتا ہے اور ذکر کو بڑھاتا ہے اور اگر حرارت سبب ہو تو جو چیز کہ آلات منی کی حرارت ساکن کرے استعمال کریں مثلاً دودھ اور دہی اور شیرہ تخم خرفہ اور اسکے مانند پلائیں اور گرم غذاؤں سے اور گرم دواؤں سے پرہیز کرائیں اور خصیہ کو روغن بنفشہ اور بادام سے چکنا رکھیں اور غذا کے لیے قلیہ خیارا اور گوشت بزغالہ اور اسفاناخ وغیرہ کھلائیں اور اگر آلات کی رطوبت سبب ہو تو خشک دوائیں جیسے اطریفل وغیرہ کام میں لائیں اور بھنے گوشت اور کباب اور مصالحہ دار کھلائیں اور دراج اور مرغ اور کنجشک کا گوشت سب قسم کے گوشت سے بہتر ہے اور دار چینی زیرہ صعتر سداب سب قسم کے مصالحہ سے عمدہ ہے اور اطبا کہتے ہیں کہ جو شخص ہمیشہ چڑیوں کا گوشت کھائے اور پانی کے عوض دودھ پیے تو اس کی منی زیادہ ہو جائے اور بہت سا انعوظ ہمیشہ رہتا ہے اور روغن قسط کو اس میں فرفیون اور سعد حل کریں قضیب پر ملنا مفید ہے اور اسی طرح اور گرم اور خشک چیزیں اور یہ طلا فائدہ بخشتا ہے بورہ ایک مثقال باریک کریں اور دودھ میں ملا کے ایک رات دن رکھ دیں اور سایہ میں خشک کریں اور بیل کا پتہ اور شہد ملا کے حاجت کے وقت قضیب پر اور اس کے حوالی میں ملیں اور مرطبات سے پرہیز کریں اور اگر اسباب مرکب اس کا سبب ہوں تو جس طرح پر کہ مرکب ہیں اس کے موافق جو کچھ بسائط یعنی مفردات میں ذکر کیا ہے اس سے تدارک کریں اور اکثر تو ایسا ہوتا ہے کہ دو سبب ہوں تو جس طرح پر کہ مرکب ہیں کمتر ہوتے ہیں **تیسری نوع** وہ ہے کہ منی ٹھہر جائے اور حرکت نہ کرے اور اس میں سے لذع اور دغدغہ جس سے شہوت کا ہیجان ہوتا ہے معدوم ہو جائے بالطور ضعیف باہ پیدا ہو اور یہ نوع اکثر ان لوگوں میں عارض ہوتی ہے جو افیون اور بھنگ اور پوست خشخاش وغیرہ مخدرات کھاتے ہیں اس کی یہ علامت ہے کہ منی کی مقدار بہت ہو تھکنے اور باوجود اس کے غلیظ اور افسردہ ہو اور انعوظ کامل نہ ہو مگر بعد صدمات اور حرکات کے جس سے کان اور سب جلیمی حاصل ہو

علاج۔ جو چیز کہ منی کو گرم کرتی ہے اور اس کو جوش میں لاتی ہے اور تیزی اور لذع پیدا کرتی ہے استعمال کریں مثلاً زرعونی اور معجون لبوب اور معجون بزور کھلائیں اور خسک اور زنجبیل جوش دیکر اس کے پانی میں تازہ دودھ اور اخروٹ کا تیل ملاکے حقنہ کریں اور مغز بنبہ دانہ اور عاقرقرحا اور قنہ اور شیر کی چربی اور روغن نارجیل ملاکے ایک کپڑا اس میں بھر کر دبر میں اٹھائیں **زرعونی کی ترکیب** فلفل زنجبیل دارفلفل قرفہ دارچینی قرنفل خولنجان ہر ایک ایک جزو تودریین بہمنین بوزیدان لسان العصافیر قسط شیر بن سعد سنبل ہر ایک تین جزو کوٹ چھان کر شہد مصفی میں معجون بنائیں **چوتھی نوع** وہ ہے کہ ایک مدت دراز تک جماع کا اتفاق نہ ہو اور یہاں تک نوبت پہنچے کہ طبیعت منی کا پیدا کرنا چھوڑ دے جیسا کہ دودھ چھڑانے کے بعد دودھ کا بننا چھوڑ دیتی ہے اور اس کی یہ علامت ہے کہ ایک مدت دراز سے جماع نہ کیا ہو اور احتلام بہت کم ہو اور جماع سے خوش نہ ہو **علاج** جو کچھ طبیعت کو جماع کی اور شہوت کو ابھارے اختیار کریں مثلاً خوش آواز عورتوں کا راگ اور تنبورا اور جماع کی حکایات کا سننا اور حیوانات کو جفت ہوتے اور خوب صورت تصویروں کا دیکھنا اور جن کتابوں میں جماع کا بیان اور معشوقوں کے اوصاف ہوں ان کا پڑھنا اور اغذیہ باہیہ کا کھانا مثلاً زردہ بیضہ مرغ اور حلوا اور چوزوں کا گوشت اور ہریسہ اور کلہ پایہ وغیرہ اور روغن سوسن اور روغن خیری اور موم اور بیل کا پتہ ملاکے ذکر اور خصیتین پر عانہ پر ملنا اور ایسا ہی عاقرقرحا جو کہ تیل میں ملاکے ف ایسے طلا کی ترکیب کہ قضیب کو سخت کرے فرفیون مشک عاقرقرحا ماشہ ماشہ بھر روغن زنبق یا روغن یاسمین میں ملاکے طلا کریں دوسرے طلا کی ترکیب کہ قضیب کو تقویت دینے میں پورا پورا اثر رکھتا ہے بیخ نرگس چار عدد ایک رات دن دودھ میں بھگو کے عاقرقرحا موبیج دارچینی تین تین درم سب کو ملاکے بیل کے پتے یا شراب میں لت کر کے طلا کریں اور اگر گرم پانی میں ملاکے استعمال کریں تو بھی جائز ہے **پانچویں نوع** وہ ہے کہ دل پر مفعولہ کا دبدبہ یا اس کی کراہت بیٹھ جائے یا اس کے پاس جانے سے پہلے خیال کرے کہ اس پر قادر نہ ہوگا یعنی مجھ سے کچھ نہ ہوگا اور خجالت کے وہم سے شہوت ساقط ہو یا وہم کرے کہ کسی نے باندھ دیا ہے اور جس قدر دل میں خیالات فاسد اور توہمات باطل لائے اکا ایسا ہی حکم ہے سو اس صورت میں باوجودیکہ منی کی کثرت ہے اور آلات میں صحت ہے لیکن طبیعت جماع پر راغب نہیں ہوتی اور ظاہر ہے کہ بدن میں امور نفسانیہ کا اثر سب قسم کے اثر سے جلد اور زیادہ ہوتا ہے **انتباہ** کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعضے آدمیوں کی ایک ہی عورت کے ساتھ جماع کا شغل بکثرت رہتا ہے اس لئے جب دوسری سے اتفاق پڑتا ہے تو شہوت نہیں ہوتی خصوصاً جبکہ معشوقہ نئی اور باکرہ ہو کیونکہ ازالۂ بکارت کی ہیبت ناآزمودہ کار جوانوں میں اس درجہ کو ہے کہ اسکے خوف سے انکی شہوت اصلی بھی گم ہو جاتی ہے سو علاج اس کا اگر بمقتضائے طبیعت کبھی شہوت نہ ہو یا کام کے درمیان سست ہو جائے یا باکرہ اپنے بچانے کیلئے نہ ٹھہرے اور حرکات کرے تو مناسب ہے کہ دل میں شرمندہ نہ ہوں کیونکہ اندیشہ اور خجالت زیادہ تر سست کرتی ہے بلکہ دل کی تسلی کریں کہ ہر وقت طبیعت کا کام یکساں نہیں ہوتا **علاج** خیالات فاسد اور وسواس باطل کہ دل میں جم گئے ہیں جس حیلہ سے کہ مناسب ہو دفع کریں اور دل اور دماغ کی تقویت میں مشغول ہوں کہ جب دل اور دماغ قوی ہونگے تو خیالات فاسد اور اندیشہ باطل کا اندیشہ جلد دفع ہونگے **چھٹی نوع** وہ ہے کہ بہت سی مشقت کے سبب یا بہت دنوں بیمار رہنے کے باعث یا بہت بھوکا رہنے سے اور اس کے سوا جو کچھ روح اور حرارت غریزی کو تحلیل کرے اور قوت کو ضعیف کرے دل میں ضعف پیدا ہو اور ظاہر ہے کہ کہ جب دل اور دماغ ضعیف ہونگے تو روح شہوانی اور ریح ناشرہ یعنی جس سے انتشار ہوتا ہے پیدا نہ ہونگے اور بالضرور آلات میں ضعف آئیگا اور اسکی یہ علامت ہے کہ نبض میں نرمی اور ضعف ہو اور قضیب میں سستی ہو اور جماع بہت کم کر سکے اور جماع سے کچھ زیادہ نشاط نہ ہو اور جماع کے بعد غشی کی سی حالت پیدا ہو اور جہاں کہیں کہ حرارت ہو تو تشنگی اور خفقان بھی اس مرض کو لازم ہیں اور اس بیماری والے کا خاصہ ہے کہ شرم اور خوف اور اندیشہ کے سبب اس کام سے بچتا ہے **علاج** ضعف کا جیسا سبب اس کے موافق دل کی تقویت اور تعدیل میں کوشش کریں یعنی مفرحات یاقوتیہ وغیرہ کہ ابواب امراض دل میں مذکور ہیں استعمال کریں اور ساز خوش آواز میں مشغول رکھیں اور فکر اور غم سے بچائیں اور معشوقہ جمیلہ کو ہم بستر کریں کہ محبوبہ کی صحبت تقویت اور شہوت اور باہ بڑھانے میں ہر کسی سے بہتر ہے اور کوئی چیز اس کے برابر نہیں **ساتویں نوع** وہ ہے کہ معدہ یا جگر ضعیف ہو جائے اس سبب سے خون صالح

جس سے منی پیدا ہوتی ہے بہت کم پیدا ہوتی اور اس سبب سے باہ میں ضعف آجاتے اور اس کی یہ علامت ہے کہ غذا اور جماع کی خواہش کم ہوجائے اور ہضم
ضعیف ہو اور سوء مزاج کے دوسرے آثار کہ اس عضو کو مخصوص ہے ظاہر ہوں **علاج** سب کے موافق اعضائے آفت رسیدہ کے مزاج کی تقویت اور اصلاح
کریں جیسا کہ بجائے خود مذکور ہے **آٹھویں نوع** وہ ہے کہ دماغ ضعیف ہوجائے پھر قوت نفسانیہ حساسہ کا مادہ اعضائے تناسل سے منقطع کرے
اس سبب سے اعضائے مذکورہ منی کی حرکت اور لذع اور دغدغہ سے خبردار نہ ہوں اور ظاہر ہے کہ جب تک اعضائے تناسل میں منی کے دغدغہ کا اثر
محسوس نہیں ہوتا باہ اور انتشار ممکن نہیں اس کی یہ علامت ہے کہ حواس مکدر رہیں اور حرکات دشواری اور سستی سے ہوں اور جماع کی خواہش کمتر
ہو خصوصاً اگر دماغ کو جاگنے سے یا اور سبب سے ضرر پہنچیگا اور گرمی سے فائدہ ہوگا اور اگر حرارت سے ہو تو اس کے برعکس ہوگا اور اگر رطوبت سے ہوگا تو
ترطیب سے ضرر ہوگا اور حمام میں جماع کی قدرت نہ ہوگی اور خشک چیزوں سے نفع ہوگا اور اگر دماغ کی خشکی سبب ہو تو اسکے برعکس ہوگا **علاج** جو چیزیں کہ
سبب کے مضاد ہوں ان سے تبدیل مزاج کی کوشش کریں اور اگر مادہ سبب ہو تو اس کا تنقیہ مقدم رکھیں جیسا اس کے موافق ہو اس کے بعد تبدیل
میں رجوع کریں اور بہرصورت تقویت دماغ کیلئے معاجین مقویہ اور شمومات اور اطلیہ وغیرہ حرارت اور برودت کی رعایت سے استعمال کریں جیسا کہ امراض
دماغ میں ذکر کیا ہے **نویں نوع** وہ ہے کہ ضعف یا کوئی دوسری آفت گردہ میں پہنچے اس سبب سے شہوت طبعی میں نقصان آجائے اور ظاہر
ہے کہ شہوت طبعی کامل نہیں ہوسکتی جب تک کہ گردہ میں قوت نہ ہو قال شارح الاسباب لان مادۃ المنی تاتی من الکبد الی الکلیتین فی شعب من
الاجوف النازل والصفن انہما من الانثیین ثم منہا الی المجری الذی بینہما وبین الانثیین وہو عرق کثیر المعاطف والاستدارۃ لطول المسافۃ بینہما فینضج فیہ
المنی ویبیض بعد احمرارہ ثم منہ الی الانثیین فیما نقصان علی اتمام نکون المنی باسخانہما الدم النافذ فی ہذہ العروق ولذا کان صاحب الکلیۃ الشحمۃ
باعتدال یکون کثیر المنی قویا علی الجماع یعنی اور شارح اسباب کہتا ہے کہ منی کا مادہ جگر سے گردوں کیطرف اجوف نازل کے شعبوں میں گرتا ہے اور ان
میں مائیت سے صاف ہوتا ہے پھر انہیں سے اس مجرے میں کہ گردوں کے اور خصیوں کے بیچ میں ہے جاتا ہے اور وہ مجرے ایک رگ ہے جس میں
بہت سے پیچ گول وضع کے پڑے ہیں تاکہ ان دونوں کے بیچ میں مسافت زیادہ ہو اور اس میں منی پک جائے اور پہلی سرخی چھوڑ کر سفید ہوجائے
پھر اس میں سے خصیوں میں آتا ہے اور ان کی حرارت سے مدد پاکر منی خالص بن جاتا ہے اور اسی سبب سے جس شخص کے گردوں میں حرارت معتدل
ہوتی ہے وہ زیادہ منی والا اور جماع پر قوی ہوتا ہے اور آفات گردہ کے علامات اور علاج بجائے خود مذکور ہیں وہاں رجوع کریں **دوسری قسم** وہ نقصان باہ کہ
استرخائے آلہ اس کا سبب ہو یہ چار نوع پر ہے **پہلی نوع** وہ ہے کہ بدن کے ضعف اور لاغری سے آلہ میں سستی اور استرخا ہو اور اس کی علامت اور
علاج وہی ہیں کہ اس فصل کی پہلی قسم کی پہلی نوع میں ہم بیان کرچکے ہیں **دوسری نوع** وہ ہے کہ آدمی مدت دراز تک جماع نہ کرے اس سبب سے قضیب
دبلا ہوکر سکڑ جائے اور ظاہر ہے کہ سب اعضا ایک عمل اور ایک ریاضت سے جو ان کے واسطے مخصوص ہو قوت پاتے ہیں اور اس کے چھوڑ دینے سے
ضعیف ہوجاتے ہیں لہذا قال الاطباء العمل یقوی ویغلظ والعطلۃ تذیب وتہزل یعنی اسی واسطے اطبا نے کہا ہے کہ عمل قوی اور غلیظ کرتا ہے اور
نکمے رہنے سے ضعیف اور دبلا ہوجاتا ہے **علاج** نیم گرم پانی قضیب پر ڈالیں تاکہ مسامات کھلیں اور نرم ہوکر ڈھیلا ہو اور طراوت پہنچے اس کے
بعد ایک مدت تک آہستہ آہستہ بھیڑ کا دودھ ذکر پر اس کے گرد ملیں اور زفت رومی استعمال کریں تاکہ اس طرف خون کھنچ آئے اور یہاں
تک تحلیل نہ ہو اور ایسا ہی جب تک کہ فائدہ معلوم ہو **تیسری نوع** وہ ہے کہ افراط کی سردی یا حرارت یا یبوست کے سبب نیچے کے بدن میں
نفخ اور ریح بہت کم پیدا ہو اس سبب سے آلت سست رہے اور اس سے کام نہ چلے اور اس کی یہ علامتیں ہیں کہ بدن کے قوی قوی اور اعضا سالم
ہوں اور نفخ نہو اور نفاخ غذا دل سے اور بدہضمی ہونے سے فائدہ معلوم ہو اور منی بہت نکلے اور ایسے آدمی کا انتشار بالکل باطل نہیں ہوتا
کم اور ضعیف ہوتا ہے اور کبھی حرارت کی کمی اور رطوبت کے نقصان سے نفخ نہیں پیدا ہوتا اس کا یہ نشان کہ کھانے اور پینے کے بعد خصوصاً
اگر اس چیز میں رطوبت اور زیادہ حرارت ہو تو انتشار قوی ہوجاتا ہے اور کبھی حرارت کے نہونے سے نفخ نہیں پیدا ہوتا اور یہ اکثر ہوتا ہے

زیادہ حرارت ہو تو انتشار قوی ہو جاتا ہے اور کبھی حرارت کے نہ ہونے سے نفخ نہیں پیدا ہوتا اور یہ اکثر ہوتا ہے اور اس کا یہ نشان ہے کہ بھوک کی حالت میں اور جبکہ معدہ خالی ہو اور جب کہ نیز حرکات کا اتفاق ہو یا گرم غذائیں اور گرم دوائیں استعمال کریں تو انتشار قوی ہو جائے **علاج** اگر رطوبت کی کمی کا سبب ہو تو ترطیب کے لئے حمام کریں اور روغن ملیں اور اس کے مانند دوسری تدبیریں کام میں لائیں اور غذاؤں میں سے باقلا اور نخود تازہ دودھ تھوڑی دارچینی ملا کے کھلائیں اور میٹھی دواؤں میں سے جو بہت گرم نہ ہوں اختیار کریں اور جو دوا شدت سے گرم ہو اس کو ہرگز نہ کھائیں کیونکہ افراط کی حرارت شدت سے خشکی لاتی ہے اور یہ امر نفخ کے پیدا ہونے کو مانع ہوتا ہے اور اگر حرارت کے معدوم ہونے سے یہ امر ہو تو تسخین کیلئے گرم معاجین اور روغن کے اقسام وغیرہ جو کچھ کہ مناسب ہوں استعمال کریں **چوتھی نوع** وہ ہے کہ اعصاب میں فضلہ بلغمی کے گرنے یا سرد پانی میں بہت ٹھہرنے سے یا برف وغیرہ پر بیٹھنے سے اور اسکے سوا اعصاب مذکورہ میں ایک قسم کا فالج عارض ہو اور ظاہر ہے کہ جب اسباب مذکورہ کی وجہ سے اعصاب کا مزاج فاسد ہوگا تو قوت محرکہ اور حساسہ کا اس عضو میں اثر نہ ہوگا اور اسکی یہ علامت ہے کہ منی زیادہ اور رقیق ہو اور بغیر انتشار جلد نکل آئے اور قضیب کی حس و حرکت ضعیف ہو اور روز بروز دبلا اور باریک ہوتا جائے اور جب سرد پانی لگے تو جمع منقبض نہ ہو یا حس کے نقصان اور بطلان کے موافق کمتر ہو جائے اور جان لیں کہ مرض مذکورہ اگر زیادہ قوی ہو گیا ہو اور اس پر ایک زمانہ دراز گذر چکا ہو اور آلہ تناسل بہت ضعیف اور لاغر ہو گیا ہو تو علاج کی توقع نہیں اور اس نوع کو عنہ کہتے ہیں اور اس بیماری والے کو عنی بولتے ہیں لیکن اگر تھوڑا عرصہ گذرا ہو اور سبب قوی نہیں اور سرد پانی لگنے سے عضو تناسل سکڑتا ہے اور منقبض ہوتا ہے اور نہایت باریک نہیں ہوا تو علاج پذیر ہوتا ہے **علاج** جو کچھ فالج میں گذرا عمل میں لائیں اور جان لیں کہ اس مرض میں حقنہ اور حمولات اور مالش کی چیزیں بہت مفید ہیں **ف** جاننا چاہئے کہ فوائد کی زیادتی کیلئے اس فصل کے متعلق تھوڑے سے نسخجات قرابادین قادری سے لکھے جاتے ہیں اور ایسی گولیوں کی ترکیب کہ اگر جماع کے بعد استعمال کریں تو قوت اصلی پلٹ آئے گویا کہ جماع نہیں کیا ہے مصطگی تین درم تخم بادنجان ایک درم باریک کر کے اگر کے جوہ میں ملا کے کالی مرچ کے برابر گولیاں بنالیں خوراک جماع کے بعد دو گولیوں سے چار گولیوں تک اور یہ دوا اعضا کو بھی قوت دیتی ہے حب ممسک کی ترکیب کہ جس میں افیون داخل نہیں ہے عاقرقرحا ایک درم تخم ریحان آٹھ درم قند سفید نو درم باریک پیسیں کے گولیاں بنائیں اور جب تک آب لیموں نہ پیئیں انزال نہ ہو حب ممسک کی ترکیب کہ سہل الوجود کثیر الاثر ہیں تخم تمر ہندی دو چار دن پانی میں بھگو کے چھیل کے دو چند قند سیاہ کہنہ میں ملا کے کوٹ کے چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور دو گولیاں کھائیں اور اگر انزال ہو تو ترش لیموں کا پانی پئیں ایسے طلا کی ترکیب کہ ایک ساعت میں قضیب کو جنبش دے اگرچہ مدت سے حرکت میں نہ آیا ہو مورچہ بزرگ سو عدد کوٹ کے پانچ دام روغن بلسان روغن سوسن اضافہ کر کے ایک شیشہ میں بھر کے گرمی کے موسم میں آٹھ دن تک دھوپ میں رکھیں اور حاجت کے وقت مرغ کے پر سے دوا کو تلوؤں اور پاؤں کی انگلیوں پر ملیں اور قدرت مشاہدہ کریں **دوسری فصل عظمات قضیب اور دقائق جماع کی کیفیت اور تدارک مضرت کثرت جماع کے بیان میں** اس فصل کو ہم تین قسم میں بیان کرتے ہیں **پہلی** ان چیزوں کے بیان میں کہ قضیب کو دراز کریں جاننا چاہئے کہ طول میں نہیں بڑھ سکتا مگر بچپن اور نمو کے ایام میں جب سن نمو گذر جاتا ہے تو طول ممکن نہیں مگر عرض و عمق میں زیادہ ہو جاتا ہے اور بڑھنے کے بہت اسباب ہیں ایک تو یہ کہ قضیب کو کئی مرتبہ کھرکھرے کپڑے سے ملیں کہ سرخ ہو جائے اسکے بعد جو نیم گرم روغن مناسب ہیں خاص کر روغن ہو رچہ طلا کریں تاکہ مسامات بند ہو جائیں اور جو خون کہ کھنچ آیا ہے تحلیل نہ ہو سکے اور اسکے بعد زفت طلا کریں تاکہ اس جگہ خون بستہ ہو جائے اور اس کام کو مکرر کریں تاکہ زیادتی ظاہر ہو دوسرا یہ ہے کہ قضیب کو کئی مرتبہ گرم پانی میں دھوئیں اور روغن بلسان کئی دفعہ ملیں ایک اور تدبیر یہ ہے کہ روغن [illegible] مالش کریں ایک اور تدبیر یہ ہے کہ کرفس کے پانی میں کئی مرتبہ دھوئیں ایک اور تدبیر یہ ہے کہ روغن گوسفند سے کئی بار چکنا کریں اور جراد البحر خشک یا [illegible] خشک روغن سوسن میں پیس کر ملیں اور شیخ الرئیس علق یعنی جونک کے استعمال میں کہتا ہے کہ علق کو نارجیل میں یعنی اس کا جو پانی موجود ہو ڈالیں اور ایک ہفتہ یا زیادہ رکھیں پھر نکال کر پیس لیں اور اطبا نے کہا ہے کہ جس عضو کو فربہ کرنا چاہیں تو پہلے اس

یکساں نہیں بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ ایک روز بھی نہیں رک سکتے اور اس پر بھی کچھ ضعف نہیں ہوتا بلکہ آرام اور لذت پاتے ہیں سو منی کے امتلا پر اور شہوت پر اعتماد کرنا چاہیئے اور جس شخص کو اس کام کی ہوس اور کچھ ضعف ہونے پر بھی اس کام سے باز نہ آئے تو اسکو چاہیئے کہ اپنے حال کو دیکھتا رہے کہ جب دل میں تپش اور اعضا اور قوی میں سستی پیدا ہو اور سانس حالت طبعی سے بدل جائے اور انزال عادت سے دیر کر ہوئے اسوقت اپنے آپ کو بچائے اور آرام کی فکر کرے کیونکہ اگر ایسا نہ کریگا اور جماع سے باز نہ آئیگا تو امراض مہلک میں گرفتار ہو گا سو واجب ہے کہ جب ایسے اعراض معلوم ہوں تو جماع سے باز آئے فائدہ ہوس نا جماع کہ بہت لاگ اور چپٹنے اور زور کی حرکات سے کیا جاتا ہے آخر باہ میں ضعف لاتا ہے اور ایسا ہی حائضہ عورتوں سے اور نابالغہ اور بائرہ سے اور ان عورتوں سے کہ مدت سے جماع نہ کیا ہو جماع کرنا منع ہے لیکن اگر باکرہ بالغہ خوش وضع کہ کبھی کبھی میسر ہو اکسیر کے برابر ہے چنانچہ تجربہ والے خوب جانتے ہیں لیکن حیض میں جماع کرنا باوجودیکہ شریعت میں حرام ہے اور طبیعت میں مکروہ حکما کے نزدیک بھی مضر ہے اور موجز میں لکھا ہے کہ جو شخص اپنی زوجہ سے لواطت کرتا ہے اس بات سے امن نہیں پا سکتا کہ اس کی اولاد کو علت ابنہ ہو شیخ قدس سرہ نے تشنیم مضرت جماع کے تدارک میں اور وہ حیلہ کہ جماع ضعف ہو جبکہ جماع کی کثرت سے ضعف اور ناتوانی پیش آئے تو اس کو ترک کریں اور تسکین اور ترتیب اور آرام اور خوشی میں کوشش کریں اور جس امر میں فرحت حاصل ہو مصروف ہوں اور گائے کا دودھ اور بھیڑ کا دودھ پیا کریں کہ شہوت کو ابھارتا ہے اور قوت دیتا ہے اور ایسا ہی بیضہ مرغ نیمبرشت اور دوسری غذائیں اور حلویات مقوی اور مبہی اور جبکہ جماع کی کثرت سے رعشہ پیدا ہو تو دماغ پر روغن ملیں اور جو کچھ رعشہ کے مناسب ہو استعمال کریں اور روغن بان اور روغن سعد وغیرہ بدن پر ملیں اور چونکہ جماع کی کثرت حرارت کو ضعیف کرتی ہے اور اسکے سبب سے مادہ رطوبی میں کثرت محسوس ہو تو استفراغ کو مقدم رکھیں اور جان لیں کہ جن لوگوں کے عصبا میں ضعف ہوتا ہے ان میں جماع کا ضرر زیادہ تر ہوتا ہے اور جب کہ مباشرت کی کثرت سے بینائی میں ضعف آجائے تو دماغ پر روغن ملیں اور روغن بنفشہ روغن بادام اور روغن کدو ناک میں ڈالیں اور میٹھے پانی میں حمام کریں اور میٹھے پانی میں آنکھیں کھولیں اور آنکھ میں گلاب ٹپکائیں اور جب تک ضعف بالکل دور نہ ہو جماع کو زہر قاتل سمجھیں اور ہریسہ اور کلہ پایہ تناول فرماویں فائدہ اگر کوئی شخص جماع کے بعد چند لقمہ چرب و شیریں کھانے کی عادت کرے تو جماع سے اس کو ضرر نہ ہوگا اور ایسا ہی جو کچھ کہ تدارک ضعف کیلئے گذرا اگر حالت صحت میں استعمال کرتے رہیں تو ضعف نہ ہو گا اور اس باب میں شیر گاؤ اور شیر میش سب چیزوں سے عمدہ ہیں خصوصًا اگر تھوڑی سی سونٹھ اس میں ڈال کے جوش دیں اور بہت عمدہ اور زیادہ مفید طریقہ یہ ہے کہ جب اس کو دوہیں تو ویسا ہی تازہ بتازہ پئیں بشرطیکہ طبیعت کے موافق ہو اور اسی قسم کی بات ہے کہ بیضہ روغن خوشبودار سوتے وقت بدن پر ملنا اور سوتے وقت پنڈلی اور تلوؤں کو روغن سے مالش کرنا اور جاننا چاہیئے کہ دفع و شوخ اچپل جوان معشوقوں سے جماع کرنا فرحت لاتا ہے اور حرارت کو ابھارتا ہے اور قوتوں کو قوی کرتا ہے اس واسطے کہ زیادہ لذت حاصل ہوتی ہے اور رغبت نہایت پہنچتی ہے اس صورت میں ہر چند کہ منی زیادہ نکلے لیکن ضعف بہت کم آتا ہے کیونکہ منی اور روح زیادہ پیدا ہوتی ہے اور شوق بڑھتا ہے معلوم جاننا چاہیئے کہ اگرچہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس فصل میں بہت کچھ لکھا ہے لیکن فوائد کی زیادتی کے لئے تحفۃ الملوک سے چند فوائد لکھے جاتے ہیں واضح ہو کہ جو فواعد اس امر میں مصنف نے لکھے ہیں اگر اس کے خلاف کیا جائے تو طرح طرح کے امراض پیدا ہوتے ہیں اور اگر اس کام کی کثرت فصل بہار میں کی جائے تو اور زمانہ کی نسبت اس فصل میں نقصان بہت کم ہوتا ہے اب ایام جماع یعنی کس دن جماع کرنا بہتر ہے اگرچہ شریعت میں کوئی دن ممنوع نہیں لیکن حکما اور علما نے جن ایام کو افضل لکھا ہے ان کی رعایت بھی ضروری ہے تاکہ مقصود بے ضرر حاصل ہو شب دوشنبہ شب پنجشنبہ شب جمعہ جماع کے لئے بہتر اور افضل ہے جاننا چاہیئے شب شنبہ

یا روز شنبہ میں کہ جماع کرے تو بیمار ہو کیونکہ اس دن میں زحل کی بادشاہت ہے لازم ہے کہ سفر اور نیا کام اور نیا مکان بنانا اور جماع سے پرہیز کرے
اور روز یکشنبہ کا مالک آفتاب ہے اور عطارد وزیر اگر عورت سے صحبت کرے تو تپ سوم اور چہارم میں مبتلا ہو اور اگر لڑکا پیدا ہو تو شجاع اور زبرا
ہو اور ماں کو اس سے ایذا پہنچے اور دوشنبہ کا مالک ماہتاب ہے اور مشتری وزیر اس دن میں صحبت کرنا بہتر ہے اور اگر لڑکا پیدا ہو تو صابر اور
ہنرور ہو اور ماں اس کے افعال سے رضامند رہے اور روز سہ شنبہ کا مالک مریخ اور زہرہ وزیر ہے جماع کرنا چاہیئے اور اگر کرے اور حمل رہے
تو لڑکا مرا ہوا پیدا ہو اور روز چہارشنبہ کا مالک عطارد اور زہرہ وزیر ہے عورت سے چھیڑ چھاڑ اور جماع سے پرہیز کرے اور پنجشنبہ
کا مالک مشتری اور وزیر آفتاب ہے یہ دن جماع کے لیے بہت مبارک ہے اور جمعہ کا مالک زہرہ اور وزیر ماہتاب ہے اس دن نکاح کرنا
مبارک ہے اور انبیاء اور اولیاء اور علماء اور صلحا نے شب جمعہ میں جماع کی طرف رغبت کی ہے اور اگر اولاد پیدا ہو تو مصلح یا عابد یا عالم جیسا کہ
اکثر لوگوں نے آزمایا ہے اب دو ایک نسخہ مفید مطلب لکھے جاتے ہیں **معجون بقراطی کی ترکیب** کہ معدے کو قوت دیتی ہے اور بلغم کو زائل کرتی
ہے اور منہ سے رطوبت بہنے کو روکتی ہے اور کرم شکم کو مار ڈالتی ہے اور باد ہائے خام کو کھولتی ہے اور گردہ کو تقویت دیتی ہے اور بقراط کہتا ہے کہ
اگر سال بھر میں ایک ہفتہ یہ معجون کھائے اور پھر کسی حکیم کی اسکو حاجت ہو تو بڑے تعجب کی بات ہے یا ہفت اندام سے کسی اندام میں نقصان آئے
اور اگر دس عورتیں ہوں تو سب کی مراد بر لائے نانخواہ ایک سیر تخم گزر ایک درم مصطگی ڈیڑھ درم قرنفل ایک درم عاقرقرحا ایک درم پھٹکری آدھا
درم عود خام ایک درم بسباسہ شہدانہ دو دو درم سب کو باریک پیس کے سہ گنے شہد میں ملا کے معجون بنائیں مقدار خوراک ہر روز تین درم
نسخہ ملذذ کی ترکیب کبابہ دارچینی عاقرقرحا بہمن سرخ باریک پیس کے شہد میں ملا کے جماع سے ایک گھڑی پہلے ذکر پر طلا کریں اور جب
صحبت کا ارادہ کریں تو کپڑے سے صاف کر کے مشغول ہوں بہت لذت حاصل ہوگی

تیسری فصل سرعت انزال کے بیان

میں یہ کئی طرح پر ہوتا ہے ایک تو یہ کہ قوت ماسکہ رطوبت اور برودت کے سبب سے ضعیف ہو جائے اور اس کی یہ **علامت** ہے کہ
منی زیادہ اور سفید اور رقیق نکلے اور گرمی کے آثار بالکل نہ ہوں **علاج** تنقیہ کے لیے ایارج جات دیں اور مقیات سے قے کریں اور معجان
یعنی سیبون اور خصیہ پر روغن زعفران روغن آس روغن نرگس روغن قسط وغیرہ ملیں اور چاٹ لیں کہ شراب فلنجموش اور معجون خبث الحدید بھی
مفید ہیں اور قے اس جگہ نہایت فائدہ مند ہے کیونکہ مواد جہت مخالف میں جذب ہوتا ہے اور بہتر غذا قلیہ خشک اور مطنجن اور دارچینی اور صعتر
اور زیرہ کے ساتھ **شراب فلنجموش کی ترکیب** انگور خام کا پانی چھ رطل سماق ماذو گلنار گل سرخ کندر کشنیز خشک صعتر سعد ہر ایک دس
درم زعفران مرتب ہر ایک ایک درم خبث الحدید مدبر تین مثقال ادویہ کوٹ کر آب انگور میں ملا کے جوش دیں جب ایک تہائی پانی رہ
جائے تو صاف کر کے رکھ چھوڑیں اور جس قدر حال کے مناسب ہو پلائیں اور فلنجموش خبث الحدید کو کہتے ہیں **معجون خبث الحدید کی
ترکیب** ہلیلہ سیاہ ہلیلہ آملہ فلفل زنجبیل دارفلفل سعد تسبطرج ہندی سنبل ہر ایک دس درم تخم گندنا تخم شبت ہر ایک چار درم خبث الحدید مدبر سو
درم ان سب کو کوٹ چھان کر روغن بادام میں چرب کر کے شہد مصفےٰ ملائیں اور اس کے بعد دو درم مشک ملا کے چینی کے مرتبان میں اٹھا
رکھیں اور چھ مہینے کے بعد استعمال کریں خوراک دو دو درم یا زیادہ قوت اور مزاج کے موافق اور خبث الحدید کے مدبر کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ
اس کو چودہ رات دن سرکہ انگوری میں ڈال کر ایسی جگہ کہ خاک و خاشاک سے محفوظ ہو رکھیں اسکے بعد کام میں لائیں دوا کہ نہایت مفید ہے
شہدانہ جوش دیکے شہد اس میں ملا کے پیئیں **دوسری قسم** وہ ہے کہ منی کی زیادتی اور خون کا غلبہ سرعت کا باعث ہو اور اسکی
علامت منی کی کثرت اور اس کے قوام میں اعتدال اور قضیب میں قوت **علاج** فصد کھولیں اور غذا میں کمی کریں اور جو چیز کہ خون
کہ خون کو بڑھاتی ہے جیسے گوشت اور شراب وغیرہ اس کو چھوڑ دیں اور سکنجبین اور آب انار پئیں اور شربت نارنج اور شربت غورہ وغیرہ پلائیں اور جماع زیادہ
کریں کہ نہایت مفید ہے خاصکر اگر مدت دراز تک جماع کا اتفاق نہ پڑا ہو **تیسری قسم** وہ ہے کہ منی میں گرمی اور تیزی آجائے جو حرکت

جماع کے سبب سے یا فوراً مباشرت فاحشہ سے یا نعوظ کے ہوتے ہی سبب کے ضعف اور قوت کیموافق گرمی اور تیزی شدت پکڑے اور اس سبب سے
ادعیہ منی ابتدا پاکر منی کو جلد دفع کریں اور اس کی **علامت** ہے کہ نکلنے کے وقت لذع اور جلن پیدا ہو اور منی کا رنگ زرد اور قوام تنگ اور
سبک ہو **علاج** جس چیز میں تبرید اور ترطیب کیساتھ قبض ہو استعمال کریں مثلاً شربت خشخاش شیرۂ تخم خشخاش شیرۂ تخم حماض شیرۂ تخم خرفہ تخم کاہو وغیرہ
کے ساتھ پلائیں اور چاول اور مسور شیرۂ خشخاش میں ملاکر کھلائیں اور سرد و تر دواؤں کا ضماد کریں **چوتھی نوع** وہ ہے کہ اعضائے
رئیسہ ضعیف ہو جائیں اور ان کے سبب سے تمام اعضاء میں ضعف آجائے اس وجہ سے سرعت انزال پیدا ہو اور جان لیں کہ
اس قسم کی سرعت نقصان باہ کے ساتھ عارض ہوتی ہے اور اس کی علامت و علاج کو ضعف باہ میں تلاش کریں اور اسکے موافق تدارک کریں
انتباہ جیسا کہ باہ کے ضعف میں فروج کو ایک خاصیت ہے ویسا ہی سرعت اور امساک میں بھی دخل تمام ہے لیکن اکثر تو یہ ہے کہ جو کچھ امساک لاتا ہے
باہ کو ضعیف کرتا ہے اسی واسطے اہل تجربہ کہتے ہیں کہ جو شخص مرض سرعت میں مبتلا ہو تو چاہیے کہ بری شکل کی عورتوں سے اور زیادہ عمر والی
سرد مزاج سے مقاربت کرے اور تحقیق یہ ہے کہ اس کام میں مزاج فرجین کا اختلاف شرط ہے مثلاً اگر سرعت کا سبب حرارت ہو تو مفعولہ کا مکان
مخصوص سرد ہونا چاہیے تاکہ حرارت کا تدارک کرے اور ایسا ہی بالعکس **فائدہ** جہاں کہیں کہ اختلاف کی حاجت پڑے اور ایک کے سوا اور میسر نہ
تو ہو سکتا ہے کہ تبدیل کیلئے ادویہ مناسب قضیب پر طلا کریں اور عورت کو حکم کریں کہ انہیں دواؤں کو حمول کیا کرے سو تبرید کیلئے تو صندل اور کافور
وغیرہ کافی ہیں اور تسخین کیلئے کبابہ عاقرقرحا وغیرہ مناسب ہیں **ف** یہاں پر چند متفرق نسخے رقت اور سستی وغیرہ کے لئے قرابادین قادری سے لکھے
جاتے ہیں ضرورت کے موافق استعمال کریں ایسے نسخہ کی ترکیب کہ سوزاک اور جریان منی کے لئے مجرب ہے تخم تمر ہندی کو بھوبھل میں بھونکے چھلکا لیں
باریک پیس کے قند سفید برابر ملاکے ایک ہفتہ تک ایک کف دست کے مقدار استعمال کریں ایسے نسخہ کی ترکیب کہ کامل نعوظ پیدا کرتا ہے اور
کثیر الاثر ہے کابیچل بشرطیکہ پرانا ہو بھینس کے دودھ میں حل کرکے قضیب پر طلا کریں اور صبح اور شام گرم پانی سے دھوئیں ایسی گولیوں
کی ترکیب کہ باہ کو قوت دیتی ہیں اور نعوظ کامل پیدا کرتی ہیں شقاقل دو تولہ یا پشترا عرابی بہمن سفید ڈھائی ڈھائی تولہ دواؤں کو باریک
باریک پیس کے شہد میں ملاکے اکیس گولیاں بنائیں اور گائے کے دودھ کے ساتھ ایک گولی کھائیں **چوتھی فصل کثرت شہوت
جماع کے بیان میں** یہ کئی طرح پر ہے ایک تو یہ کہ بدن میں امتلا ہو اور خون اور منی زیادہ ہو جائے اور اس کی **علامت** بدن میں
قوت اور رنگ میں سرخی اور ضعف میں کمی باوجودیکہ منی احتلام اور جماع میں کثرت سے نکلے **فائدہ** اگر کثرت شہوت کے ساتھ بدن میں
قوت اور مزاج صحیح ہو اور اس کے بعد ضعف اور ضرر نہ ہو تو اس کے توڑنے میں کوشش نہ کریں جب تک کہ ضرورت نہ ہو کیونکہ
بغیر ضرورت کے شہوت کا توڑنا مزاج کو ضعیف کرتا ہے اور قوت کو سست کرتا ہے لیکن جب کہ کثرت شہوت سے آفت
پیدا ہو اور کثرت جماع سے ضعف پیدا ہو تو اس وقت علاج ضروری ہوتا ہے **علاج** فصد کھولیں اور مسہل دیں
اور غذا کم کریں اور غذاؤں میں سے جو غذا ترشی مائل ہو اکثر کھلائیں اور آب عناب اور آب عدس آب غورہ آب
انگور آب انار ترش اور سرکہ پلائیں اور تخم کاہو بذر البنج شہدانہ کشنیز خشک آرد بلوط نیلوفر تخم خرفہ صندل سماق گلنار
طباشیر عدس مقشر گل سرخ کافور وغیرہ سے جو کچھ کہ منی کو کم کرے سفوف بنا کے کھلائیں اور گردہ اور ادعیۂ منی کی تبرید کے لئے
اقاقیا گل ارمنی طراثیث گل نار آس کے پانی میں ملاکے گردہ اور پشت پر ضماد کریں اور کتان کا بستر رکھیں اور برگ بید اور
برگ نیلوفر وغیرہ فرش پر ڈالیں اور بیمار اس فرش پر پشت برہنہ چت لیٹے اور اسرب کا پترا پٹھوں پر باندھنا یا لگانا
شہوت کو تسکین دیتا ہے دوسرے یہ کہ منی میں حدت آجائے اور اس کے جوش کھانے اور نکلنے پر مستعد ہونے
سے شہوت بھڑک جائے اور اس کی علامت بول میں سوزش اور سرعت اور اسکے لذع اور جوش کھانے اور نکلنے سے

شہوت بھڑک جائے اور سرعت انزال اور منی کے نکلنے کے وقت جلن اور سوزش پیدا ہو اور اسکے بعد بدن میں ضعف عارض ہو علاج سرد و تر چیزیں ہیں مثلاً کدو خرفہ کاہو شیرہ برنج کھلائیں اور جو چیز سرد ہو اور منی کو کم کردے اور اس میں کچھ تخدیر بھی ہو مفید ہے مثلاً پوست خشخاش اور دوغ ترش کا پینا اور برگ قنب سب دواؤں سے زیادہ نافع ہے اور ایسا ہی سرد پانی میں داخل ہونا اور جو ضماد اور طلا کہ اوپر گذر چکے سب اس جگہ مفید ہیں تیسرے یہ کہ جو رطوبات کہ منی بن جانے کی ان میں استعداد ہے وہ زیادہ ہو جائیں اور باوجودیکہ بدن میں ضعف اور خون میں کمی اور قوت میں فتور ہو شہوت غالب ہو اور اسکی یہ علامت ہے کہ منی زیادہ اور سفید ہو اور نفخ کی کثرت علاج جو منی گرم دوائیں کہ منی کو کم کرتی ہیں مثلاً کلونجی تخم سداب تخم پنج انگشت پودینہ مرزنجوش وغیرہ استعمال کریں اور جوارش کمون اس جگہ بہت موثر ہے اور جو غذا کہ بادشکن ہو کھلائیں مثلاً دراج اور تیہو اور کبک وغیرہ چوتھے یہ کہ منی کے اعضا قوی ہو جائیں اور حال یہ ہے کہ دوسرے اعضائے رئیسہ ضعیف ہوں اور رطوبت کم لیکن بدن اپنی حالت پر ہو گا اور منی کے اعضا میں قوت ہو گی تو شہوت کی زیادتی ممکن ہے اگرچہ بعض عضو میں ضعیف ہوں لیکن چونکہ عضو میں ضعیف ہے منی کے استفراغ سے ضرر پہنچتا ہے مثلاً ایک شخص کا دماغ اور اعصاب ضعیف ہیں اور منی کے اعضا قوی وہ اگر جماع چھوڑتا ہے تو بہت سی منی جمع ہوتی ہے اور چونکہ مادہ رطب کی کثرت ہے اس میں ضرور حرارت عمل کرتی ہے اس سبب سے ابخرے اٹھتے ہیں اور چونکہ عضو ضعیف ضرور اثر پاتا ہے دماغ ابخرے کے قبول کرنے سے ضرور فاسد ہوتا ہے اور اگر ہمیشہ جماع کیئے جاتا ہے تو دماغ اور اعصاب میں ضرر پہنچتا ہے اور اس قسم کی یہ علامت ہے کہ اعضائے رئیسہ میں سے کسی عضو میں ضعف موجود ہو اور منی کے اعضا قوی ہوں پس اگر ضعف دماغ میں ہے تو حواس میں سستی اور نسیان و فکر وغیرہ ظاہر ہو اور ایسا ہی دوسرے آثار کہ ہر عضو کے ضعف سے مخصوص ہیں جب اس عضو میں ضعف پیدا ہو تو اس کے آثار ظاہر ہوں علاج اگر اس صورت میں کہ منی کے اعضا قوی ہیں کسی قسم کی سردی اور نفخ نہ ہو تو نیلوفر کاہو کے پانی میں پیس کے ضماد کریں اور ایسا ہی نیلوفر کے پانی سے نطول کریں اور منی کے اعضا کی حس کم کریں اور چاہیئے کہ سرد و خشک دوائیں اور ادویہ باہیہ کے ساتھ ملا کے استعمال کریں کہ سرد دوا کا اثر بھی دوا کے ساتھ عضو مقصود میں پہنچے پانچویں یہ کہ منی کے اوعیہ اور مجاری میں غلیظ ریاح پیدا ہوں اور دغدغہ کے سبب سے شہوت زیادہ ہو اور اس کی یہ علامت ہے کہ جماع سے شہوت زیادہ ہو اور انزال جلد اور بہت لذت سے ہو اور اگرچہ انزال ہو جائے مگر شہوت قائم رہے اور جبکہ نفوذ زخمی ہو جائیں تو اس کا نشان ہے کہ وہ معلوم ہو خاص کر انزال کے بعد اور قروح کے دوسرے علامات جیسے قشور اور ریم کا بول میں آنا علاج اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو فصد کریں اور مسہل دیں تاکہ صفرا دفع ہو اور تعدیل مزاج کے لیئے شیرہ خرفہ شیرہ تخم کاہو شیرہ تخم خشخاش لعاب اسپغول شربت بنفشہ میں ملا کے پلائیں اور بیمار کو حکم کریں کہ تنفس اکثر بہت سرد پانی میں رکھے چھٹے یہ کہ بدن میں نفخ زیادہ پیدا ہو اور شہوت کا باعث ہو جیسا کہ مراق والوں میں ظاہر ہے اور اس قسم کی علامت نفوذ کی شدت اور پہلے نفاخ چیزوں کا کھانا اور باوجود اس امر کے اگر نفخ اصل مزاج میں ہو گا یعنی اس بیماری والا سودا سے مراقی میں مبتلا ہو گا تو اس قسم کے وجود کی دلیل قوی ہے علاج اگر حرارت کی شدت سے بخار اور نفخ پیدا ہوا ہے سرد اشیاء دیں مثلاً شیرہ تخم خرفہ تخم کاہو کاسنی ذب میں ملا کے اور اگر اس کا یہ باعث ہو کہ حرارت میں ضعف اور رطوبت میں کثرت ہے تو جو چیز رطوبت کو خشک اور ریاح کو تحلیل کر ڈالے استعمال کریں اور اگر سودا کی کثرت اس کا سبب ہو تو اس کے استفراغ کے لیئے باسلیق کی فصد کھولیں اور مطبوخ افتیمون وغیرہ کہ بارہا ذکر کیا ہے دیں پانچویں فصل کثرت مذی و ودی کے بیان میں یعنی جریان مذی وغیرہ جاننا چاہیئے کہ مذی وہ رطوبت ہے کہ نعوظ کے وقت سر ذکر پر اور اس مجرے پر کہ جہاں سے منی سے اوپر ہے آجاتی ہے اور ودی اس طرح سے نکلتی ہے کہ پیشاب

پیدا ہوتی ہے اور قضیب کے اجزا حرکت میں آتے ہیں اور لغوظ ہوتا ہے اور وہ غدہ کہ مثانہ کی گردن میں ہے دیکھا جاتا ہے بالفعل اس غدہ میں سے
رطوبت نکلتی ہے اور یہی مذی ہے اور ہر چند کہ اس کا ظہور اکثر مردوں میں ہوتا ہے اور اس سے کچھ ضرر نہیں پہنچتا لیکن کبھی زیادہ آتی ہے اور
لغوظ میں فتور پیدا ہوتا ہے اس صورت میں اس کا تدارک واجب ہے اور ودی ایک رطوبت لزج ہے منی کے مشابہ کہ بول کے ساتھ اتفاقاً آتی ہے اور کبھی
بول کے بعد آیا کرتی ہے اور یہ اس غدہ میں پیدا ہوتی ہے کہ گردن مثانہ کے قریب لگا ہوا ہے اور مذی اور ودی کا ایک ہی مجرے
ہے اور اس کے نکلنے کا ایسا طریق ہے کہ جب بول حرکت کرتا ہے تو غدہ مذکور اس سے دبجاتی ہے تو بجہ رطوبت مذکور نکلتی ہے اور یہ غدہ اگر چہ دونوں
میں موجود ہے لیکن اس میں سے رطوبت کا آنا اسباب پر موقوف ہے اور منی کو ہم قوت باہ کے باب میں شرح لکھ آئے ہیں اب جاننا چاہیئے
کہ سیلان منی کی کئی قسمیں ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ مولدات منی کے کھانے سے اور جماع کے چھوڑ دینے سے منی زیادہ ہو جائے اور اس کی یہ علامت
ہے کہ جماع کے وقت منی زیادہ نکلے اور قوام میں برابر ہو اور اس پر بھی ضعف نہ پیدا ہو گو جوان کہیں کہ بدن اصلی خلقت میں ضعیف
ہو اور اوعیہ منی قوی کیونکہ جیسا کہ اعضا بہت قوی ہونگے تو منی کو بدن سے زیادہ جذب کریں گے اور جب کہ منی زیادہ نکلتی ہے
تو ضعیف بدن میں ضعف زیادہ ہوتا ہے علاج جماع کریں تاکہ اوعیہ سے منی کا تنقیہ ہو اور اگر بدن قوی ہو تو غذا بھی کم کریں اور جو چیز
کہ منی کو کم کرتی ہے مفید ہے مزاج کی سردی اور گرمی کی رعایت سے استعمال کریں فقط جاننا چاہیئے کہ اس قسم میں باسلیق کی فصد
چاہیئے ہے اور جو غذائیں کہ منی اور خون کو کم پیدا کرتی ہیں قلت کے ساتھ استعمال کریں جیسے مسور اور سرکہ اور آب کاہو اور آب
کشنیز تر پئیں اور روغن بنفشہ اور روغن کدو ملا کے قطن پر طلا کریں دوسری قسم وہ ہے کہ منی میں گرمی اور تیزی آجائے اور
انزعاج کے سبب سے اس کو طبیعت دفع کرنا چاہے اور اس کی یہ علامت ہے کہ منی زرد ہو اور نکلتے وقت سوزش پیدا ہو اور اسباب
سابقہ گواہی دیں اور شاید کہ پیشاب جل کر آنے لگے علاج سرد تر شربت مثلاً شربت نیلوفر شربت عناب شربت بنفشہ پلائیں
اور دوا کے لئے تخم کاہو تخم کاسنی کشنیز اور نیلوفر سے بنائیں اور منی کے سرد کرنے میں بہت مفید ہے فقط موافق قول
شیخ الرئیس کے یہ سفوف اس قسم میں بہت مفید ہے اس کی ترکیب تخم کاہو بذر البنج تخم خیار تخم کاسنی کشنیز خشک گل نیلوفر کوٹ
چھان کر سپغول مسلم اضافہ کریں استعمال کریں دیگر بذر الخس تخم کاسنی گلیوں ایک ایک درہم تباشیر چند بید سفید بذر البنج
سفید دو درہم الایچی طبا شیر دو دو درہم گلنار گل سرخ تین درہم باریک پیس کے ٹھنڈے پانی کے ساتھ استعمال کریں تیسری قسم وہ ہے
کہ برودت اور رطوبت کے سبب اوعیہ میں استرخا آجائے اس سبب سے اس کی ماسکہ ضعیف ہو جائے اور منی کو نہ ٹھہرا سکے اور منی خود بخود
باہر نکل آئے اور اس کی یہ علامت ہے کہ منی رقیق اور بغیر لغوظ کے نکلے اور یہ دو قسم کے دوسرے علامات ظاہر ہوں فائدہ اگر ماسکہ میں
ضعف عادت سے زیادہ ہوگا تو جب منی اوعیہ میں آئیگی بغیر لغوظ باہر نکل آئیگی لیکن اگر ضعف حد سے زیادہ نہ ہوگا تو ادنیٰ حرکت کی
محتاج ہوگی اور اس صورت میں بھی جیسا ضعف کے درجات میں تفاوت ہوگا ویسا ہی اس کے حال میں ہوگا سو کبھی تو ایسا ہوتا ہے
کہ لغوظ کے شروع میں ہی انزال ہو جاتا ہے اور کبھی لغوظ کامل کے بعد یا مباشرت فاحشہ کے وقت یعنی جب دونوں عضو
مخصوص میں ملاقات ہو اور ابھی تک دخول کی نوبت نہ پہنچے غرض کہ اس مرض میں شدت کا لغوظ نہیں ہو سکتا علاج گرم دوائیں کہ
منی کو کم کرتی ہیں مثلاً تخم پنجنکشت برگ بادروج سعد گلنار زیرہ تخم سداب سیاہ زیرہ ہیل شہد انہ شونیز ابیتہ بالسم وغیرہ دوا بنا کے کھلائیں اور
گرم غذائیں تناول فرمادیں اور چیزوں کو جو منی کو سیال بناتی ہیں ترک کریں چوتھی قسم وہ ہے کہ اوعیہ منی کے عضلہ میں تشنج عارض ہو اور اس کے واسطے سے
منی بہنے لگے اور اس کی یہ علامت ہے کہ منی لغوظ اور سرعت کے ساتھ نکلے اور تشنج باہیں اس وقت سختی آجائے علاج جو کچھ
تشنج میں گذرا استعمال کریں اور رعشہ اور عصب پر روغن ملیں پانچویں قسم وہ ہے کہ گردہ ضعیف ہو جائے اور

اور اس کی چربی حرارت و شہوت کی شدت سے یا جماع کی کثرت سے پگھل کر بہنے لگے اور یہ حقیقت میں منی نہیں بلکہ گردہ کی چربی ہے کہ منی کی صورت نکلتی ہے اور مجازاً سیلان منی کہتے ہیں اور اس کی یہ **علامت** ہے کہ جماع کے بعد جب پیشاب کریں تو ایک چیز غلیظ سفید بہت سی نکلے اور کچھ لذت نہ ہو اور نہ کود کر نکلے اور انزال کے وقت بھی منی زیادہ نکلے اور جو کچھ کہ ضعف کلیہ اور اس کے سوء مزاج گرم سے مخصوص ہے سب ظاہر ہو **علاج** جو کچھ ضعف گردہ اور اسکے سوء مزاج کے لئے بیان کیا گیا استعمال کریں اور معجون لبوب نہایت مفید ہے اور یہ قسم سب اقسام سے بدتر ہے تھوڑی سی مدت میں آدمی کو ناتوان کرتی ہے **چھٹی قسم** وہ ہے کہ جماع کے حکایات سننے سے اور جماع کی فکر کی کثرت سے جریان منی و مذی و ودی عارض ہو اور یہ اس طرح پر ہوتا ہے کہ جب آدمی اس کا اندیشہ زیادہ کرتا ہے تو اعضائے منی بھی حرکت میں آتے ہیں پھر اگر حرارت ضعیف ہے تو مذی اور اگر قوی ہے تو منی جاری ہوگی مگر اس امر کے کامل ہونے میں یہ شرط ہے کہ منی زیادہ ہو یا اوعیہ کی ماسکہ ضعیف ہو یا منی میں حدت ہو کیونکہ بغیر ان امور کے فقط اعضا منی کی حرکت سے مذی نہیں نکل سکتی **علاج** حکایات جماع کے سننے سے یا اس کی فکر سے منع کریں اور اگر مجرد ہو تو قبیلہ دار کر دیں پھر اگر منی زیادہ ہو تو کثرت جماع مفید ہے اور مقللات منی فائدہ مند اور اگر ماسکہ ضعیف ہو تو اس کو پینے کی دواؤں سے اور ذکر اور عانہ پر روغن ملنے سے قوت دیں اور روغن مقوی جیسے روغن فرفیون اور اس کے مانند اور اگر منی میں حدت ہو تو اس کی تدبیر میں کوشش کریں **انتباہ** کبھی جریان منی عورتوں کو پیدا ہوتا ہے انہیں اسباب سے کہ مردوں میں بیان کیا گیا اور کبھی فم رحم میں استرخا اس علت کا باعث ہوا کرتا ہے **علاج** سبب کے موافق علاج کرنا چاہئے جیسا کہ مردوں کے سیلان منی کا بیان کیا گیا لیکن فم رحم میں استرخا ہو تو آبزنات قابض میں بیٹھنا اور مقویات کا پینا اور کبھی کبھی قے کرنا نہایت مفید ہے دوا کہ ودی کو مفید ہے تخم سداب تخم پنجنکشت گلنار ہر ایک برابر کوٹ چھان کر دو درم سکنجبین کے ساتھ دیں **دوسرا نسخہ** کہ ودی اور مذی کو روکتا ہے شہدانج بریان شہد میں ملا کے دیں اور نسخہ کہ سیلان منی کو قطع کرتا ہے اور سرعت کے لئے مفید ہے تخم سداب تین درم تخم پنجنکشت بیخ سوسن ہر ایک دو درم گلنار برگ گل ہر ایک ڈیڑھ درم کوٹ چھان کر دو درم دوغ میں یا آب غورہ میں حل کر کے پئیں **دوسری ترکیب** کہ سیلان منی اور مذی اور بول کے سیلان کو مفید ہے بزرالبنج کبیلا سک زبیدہ ہر ایک دو درم بلوط تخم کاہو سعد ہر ایک تین درم جند بیدستر ایک درم تخم خرفہ چار درم پوست ہلیلہ کابلی آملہ مقشر ہر ایک سات درم سفوف بنا کے شہد میں ملائیں خوراک پانچ درم **ف** قرابادین قادری میں روغن فرفیون کی ترکیب اس طرح لکھی ہے قسط تلخ دس درم عاقرقرحا سات درم مویزج تین درم سب دواؤں کو چالیس درم شراب میں جوش دیں جب چوتھائی رہ جائے تو چھان کے روغن خیری ملا کے پھر جوش دیں تا کہ شراب جل جائے اور روغن باقی رہے تو دو درم فرفیون حل کر کے داخل کریں اور آگ سے اتار کر رکھ چھوڑیں اور حاجت کے وقت استعمال کریں **چھٹی فصل منی الدم کے بیان میں** کبھی منی کی جگہ خون آیا کرتا ہے اس کا یہ سبب ہے کہ خصیہ کے ہاضمہ میں ضعف آگیا ہے اسی وجہ سے بالکل سفید نہیں کرتا ویسا ہی اوعیہ منی میں بھیجتا ہے **علاج** گردہ اور خصیہ کی تقویت کریں اور اس کام کے لئے خصیتین کو روغن مصطگی سے چکنا رکھنا نہایت فائدہ کرتا ہے اگر ضعف کا باعث حرارت نہ ہو **فقط** بقائی میں روغن مصطگی کی ترکیب اس طرح لکھی ہے رومی مصطگی دس درم پچاس درم روغن زیت یا روغن گل یا روغن کنجد میں ملا کے شیشہ میں بھر کے پانی بھری دیگ میں رکھیں اور نیچے آگ جلائیں تا کہ مصطگی پگھلے اور بعضے طبیب مصطگی کو پانی میں جوش کر کے اس پانی کو تیل میں ملا کے جوش دیتے ہیں یہاں تک کہ تیل باقی رہتا ہے اور اگر ضعف کا سبب حرارت ہو تو روغن مصطگی سے نقصان ہوگا۔ کیونکہ وہ حار ہے اس کے عوض روغن بادام استعمال کریں اور صبح کے وقت صمغ عربی طباشیر کبود گلنار زہر مہرہ ختائی دم الاخوین گل سرخ وزن برابر پیس کے شربت بزوری میں ملا کے استعمال کریں **ساتویں فصل کثرت احتلام کے بیان میں** اس مرض کے وہی علامات و علاج ہیں کہ درد منی میں گذر چکے اور سبب کا قطرہ پشت پر گرنے کے مقابل

باندھنا بہت فائدہ کرتا ہے اور ایسا ہی خوابگاہ کا بستر کتان سے بنانا اور برگ بید اور برگ سمبالو وغیرہ اس پر بچھانا اور داہنی کروٹ پر لیٹنا
اور مناسب ہے کہ حریر کے فرش پر لیٹا کرے اور چت لیٹنے سے احتراز کرے کیونکہ چت لیٹنے سے گردہ اور شرائین میں گرمی آتی ہے
اور ابریشم کا فرش بھی ایسا ہی ہے **ف** کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص کو دیر میں انزال ہوتا ہے اور شہوت ضعیف ہے اور باوجود
اس کے احتلام زیادہ ہوتا ہے اس کی یہ وجہ ہے کہ اس کی منی جم جاتی ہے اور ٹھہر جاتی ہے اور نیند میں گرم ہوتی ہے اور جب منی گرم
ہو جاتی ہے تو طبیعت پر اس کا دفع کرنا ضروری ہوتا ہے اس سبب سے کہ اس کا حجم زیادہ ہو گیا یا اس میں سوزش آ گئی **آٹھویں فصل**
فریسموس کے بیان میں یہ لفظ یونانی زبان میں ایک مورت کا نام ہے کہ اس کا ذکر ایستادہ ہے اور روم میں یہ رواج
تھا کہ جس گھر میں شادی ہوتی تھی وہاں اس سے کھیلا کرتے تھے اسی واسطے جس بیماری میں کہ ہمیشہ قضیب ایستادہ اور سخت رہتا
ہے یہ نام ہوا اور کبھی مرض مذکور کے ساتھ جماع کی آرزو بھی ہوتی ہے اور کبھی شہوت نہیں ہوتی اور کبھی روز بروز قضیب طول میں
اور زیادتی میں بڑھتا ہے اور اس مرض کا جلد تدارک کرنا چاہئے تاکہ ورم گرم کی نوبت نہ پہنچے اور ہلاکت کا باعث نہ ہو اس سبب سے
کہ دل اور دماغ سے بہت مشارکت رکھتا ہے خصوصاً جس صورت میں کہ بڑھتا ہے اور اس مرض کا سبب ریح غلیظ ہے کہ جماع کے اعضا
میں جمع ہوتی ہے اور قضیب کے مجاری میں آتی ہے اور چونکہ شدت سے غلیظ ہے تحلیل نہیں ہوتی **علاج** اگر فریسموس کے ساتھ حرارت
اور خون غالب ہو تو فصد کھولیں اور غذا میں کمی کریں اور پشت اور عانہ پر اسرب کے ٹکڑے باندھیں اور ادویہ سرد مجفف منی کثرت شہوت
اور سیلان منی میں مذکور ہیں پلائیں اور اگر سردی ہو اور منی کا رنگ سفید اور قوام رقیق ہو تو مقیات بلغم سے قے کریں اور بادشکن چیزیں مثلاً
روغن سداب وغیرہ پشت و عانہ پر ملیں اور جو کچھ کہ سیلان رطوبی بلغمی میں مذکور ہے کام میں لائیں اور اسہال سے احتراز کریں کہ اس میں
یہ خوف ہے کہ مادہ اسفل میں گرے اور سبب زیادہ ہو جائے **فائدہ** جہاں کہیں کہ خاص قضیب میں ریح ہوتی ہے انعوظ کے ساتھ
اختلاج ہوتا ہے اور جہاں کہ ریح عروق اور مجاری میں ہوتی ہے انعوظ کے ساتھ اختلاج نہیں ہوتا اور جان لینا چاہئے کہ کبھی ایک مدت
ایک جماع کے ترک کرنے سے اوعیہ میں منی زیادہ ہو جاتی ہے اس سبب سے انعاظ شدید ہوتا ہے اور اس کی وہی تدبیر ہے کہ کثرت شہوت
میں اس کا بیان گذرا اعمال کے مناسب سمجھ کر عمل میں لائیں **نویں فصل عذیوط کے بیان میں** یہ لفظ عین مہملہ کے فتحہ اور ذال معجمہ کے کسرہ
اور یائے تحتانی کے سکون اور طائے مہملہ کے فتحہ اور یائے موقوف سے ایک مرض ہے کہ جب جماع کریں تو انزال کے وقت بے ارادہ براز
بھی نکلے اور مقعد اس کو نہ روک سکے اور یہ بیماری ان لوگوں کو عارض ہوتی ہے کہ جماع سے بہت لذت اٹھاتے ہیں اور ان کی منی نہایت
رقیق اور تیز اور خون رقیق اور اعصاب سست اور ارواح بہت کم اور عضلات نہایت ضعیف ہوتے ہیں اور طبیعت کثیف اور شہوانیہ
لمسی سے ان کو لذت زیادہ ہوتی ہے اور ایسے بیمار کی اولاد کم عقل پیدا ہوتی ہے اور کبھی یہ بیماری عورتوں کو عارض ہوتی ہے جاننا چاہئے
کہ اس قسم کے مریضوں کو عذیوط کہتے ہیں عین مہملہ کے کسرہ اور ذال معجمہ کے سکون اور یائے تحتانی کے فتحہ اور واؤ کے سکون اور طائے مہملہ کے
ساتھ قرطعب کے وزن پر یعنی لہذا تو مرض ہوتا ہے اور عذیوط مرض والا کام کی تحقیق تو اس طرح پر ہے اگرچہ بعض کتابوں میں لفظ
عذیوط سے سودا پایا جاتا ہے **ف** عجائب الانتخاب میں لکھا ہے کہ جن لوگوں کو جماع میں لذت زیادہ آتی ہے یہ مرض ان کو اکثر
عارض ہوتا ہے اور اولاد ان کی بیوقوف پیدا ہوتی ہے بخلاف حکما اور علما کے کہ وہ جماع سے نفرت رکھتے ہیں اس وجہ سے ان کی اولاد
صحیح الفکر اور سالم العقل ہوتی ہے اور تمامی قوے بہت اچھے اور قوی ہوتے ہیں **علاج** دل اور دماغ اور اعصاب کی تقویت کریں
اور جماع کی حرص سے دل کو روکیں اور جب جماع کیا چاہیں تو پہلے استنجا سے فارغ ہوں تاکہ آنت خالی ہو جائے اور شکم خالی ہونا
چاہئے اور اس مرض میں قابض چیزیں مناسب ہیں مثلاً کباب میں زیرہ ملا کے اور تندرو اور کرد ناج اور برنج بریاں مخصوص کے روغن

کے ساتھ پکا کر اور اقاقیا ایک گلنار صمغ عربی کندر سے شافہ بنا کے ہمیشہ استعمال کریں خاص کر جماع کے وقت اور روغن بہی اور روغن اہل اور روغن ناروین مقعد پہ ملنا اور مرہم قابض سفرہ پہ رکھنا فائدہ مند ہے اور اس سبب سے کہ افراط کی لذت اس مرض کی معاون ہے اور حس لمس کی صفائی سے جماع کی لذت زیادہ ہوتی ہے جو عورت کہ مزاج کو مرغوب نہ ہو اور اس کا رحم بارد ہو اُس کے ساتھ جماع کرنا نفع دیتا ہے اور تجذیر منفیہ ہے اور جس تدبیر کا بیان کیا ہے وہی عورتوں میں بھی استعمال کریں۔ اور علیلہ شاذ و نادر ہوتا ہے خاصکر عورتوں کو قوف عجائب الانتخاب میں روغن ابہل کی ترکیب اس طرح لکھی ہے ابہل تخم جوزالسرو برگ بید عاقر قرحا مرزنجوش اکلیل الملک قردمانا اذخر سلیخہ سب دوائیں وزن میں برابر لے کے نیمکوب کر کے پانی میں جوش دیں جب آدھا رہ جائے تو چھان کے چوتھائی حصہ پانی کا روغن سداب ملا کے نرم آنچ پر جوش دیں یہاں تک کہ روغن باقی رہے پھر ابہل اور جند بیدستر ضرورت کے موافق باریک پیس کے ملا کے اتار لیں ضرورت کے وقت استعمال کریں مرہم قابض کی ترکیب روغن بہی روغن حنا میں اقاقیا باریک پیس کے حل کریں تاکہ مرہم کی طرح سے ہو جائے حاجت کے وقت کام میں لائیں **دسویں فصل ابنہ کے بیان میں** اس کو علت المشائخ بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ مرض بڈھوں کو اکثر ہو جاتا ہے۔ یہ مرض ایسا ہے کہ مریض دُبر میں جماع کرانے کی آرزو کرتا ہے اور جب تک کوئی چیز اس کی دبر میں نہیں داخل ہوتی تسکین نہیں ہوتی اور یہ مرض کئی وجہ سے ہوتا ہے اوّل تو یہ کہ کسی شخص کو لڑکپن سے حیز و نامردوں کی صحبت میں رہنے کا اتفاق ہو اس سبب سے اس کار ناشائستہ میں مبتلا اور عادی ہو دوسرے یہ کہ کبھی بعض مردوں میں مزاج انوثی غالب ہوتا ہے اس سبب سے آلات تناسل اندر کی جانب کو مائل ہوتے ہیں۔ جیسے عورتوں کے اعضائے تناسل اندر کی طرف ہیں اور جب منی زیادہ ہوتی ہے یا زیادہ گرم ہو جاتی ہے تو معائے مستقیم کے نواح میں دغدغہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ وہ اُن آلات سے نزدیک ہے جو بطن کی طرف مائل ہیں اور اس خارش کی وجہ سے طبیعت چاہتی ہے کہ اس میں کوئی چیز داخل ہو اور اس وجہ سے کہ معائے مستقیم اُن آلات سے نزدیک ہے جو ادھر کو مائل ہیں اس کے کھجلانے سے آلات میں بھی تسکین پیدا ہوتی ہے اور جب تک کہ اس فعل کا اثر باقی رہتا ہے اس شخص کو آرام رہتا ہے اور اس امر کی دلیل کہ آلات باطن کی طرف مائل ہیں یہ ہے کہ ابنہ والے کا قضیب اور خصیتین نہایت صغیر ہوا کرتے ہیں تیسرے یہ کہ معائے مستقیم میں کسی خلط کے آنے سے ایک بڑی خارش پیدا ہو اور یہ خلط اکثر تو بلغم شور ہوتا ہے تنبیہ حکما نے لکھا ہے کہ جو شخص اپنی عورت سے لواطت کرتا ہے اس کو خوف کرنا چاہیئے کہ اس کی اولاد ابنہ والی نہ ہو جائے۔ **علاج** اگر عادت پڑ جائے یا مزاج میں انوثیت یعنی زنانہ پن غالب ہو تو مار پیٹ اور زجر کرنے سے اور ذلیل کرنے سے اور قضیہ اور جھگڑوں میں ڈالنے سے اس کام سے باز رکھیں اور طرح طرح کے غم اور اندیشہ اور فکر میں پھنسائیں کہ اس کام سے بچا رہے اور اگر امعا میں مادہ کے آنے سے خارش ہو کر پیدا ہو اور یہ بلغم شور سے اکثر ہو جاتا ہے تو چاہیئے کہ اس مادہ کے تنقیہ میں کوشش کریں اور ایسی چیزوں سے حقنہ کریں کہ خارش کو ساکن کریں جیسے روغن بنفشہ اور لعاب کے اقسام جیسے مناسب ہوں اور ان کے سوا اور یہ قسم بڈھوں کو اکثر ہو جاتی ہے کیونکہ ان میں رطوبت غریبہ غالب ہے اور جلد علاج پذیر ہوتی ہے اور پہلی قسم اس کے خلاف ہے کہ بہت کم جاتی ہے **گیارھویں فصل اورام انثیین کے بیان میں** یعنی خصیوں کا ورم اور یہ کئی قسم کا ہوتا ہے جان لینا چاہیئے کہ خصیتین گوشت سفید غدودی سے مرکب ہیں اور ان میں بہت سے منفذ ہیں۔ اور وہ اوردہ اور شرائین اور اعصاب ان میں آکر ملے ہیں اور ایک غشا ان پر کھنچا ہے اور منی ان میں جمع ہو کر پکتی ہے اور چونکہ جوہر انثیین سفید ہے اس سبب سے ان میں منی بھی سفید ہو جاتی ہے جیسا خون حیض پستان میں دودھ ہو جاتا ہے اور منی کے پیدا ہونے اور حاصل ہونے کی کیفیت کا بیان باب کی ابتدا میں گذرا اور جاننا چاہیئے کہ مردوں کے انثیین بڑے بڑے اور گول باہر کی جانب ہیں اور عورتوں کے انثیین چھوٹے چھوٹے اور چپٹے

ہوئے ہیں اور فرج کے دونوں طرف میں چھپے ہوئے **فائدہ** جو منافذ بیضوں میں سے مؤی کی طرح نکل کر آئے ہیں پہلے خصیوں سے کچھ فراخ ہوگئے ہیں۔ چنانچہ کہیں تجویف پیدا ہوئی۔ اور کہیں تنگی آگئی۔ اور ان منافذ کو عربی میں اوعیۃ المنی کہتے ہیں اور یہ اوعیہ خصیوں کے نزدیک سے آکر مثانہ کی گردن کی طرف مائل ہوکر قضیب میں آتے ہیں۔ اور بول کا راستہ ان کے اوپر ہے اور قضیب کی تشریح آگے فروج میں بیان کی جائیگی **پہلی قسم** اماس گرم کے بیان میں خواہ اسکا سبب خون ہو یا صفرا یا محل جماع میں منی کا بند ہوجانا اسکی **علامت** سرخی اور درد اور لمس کا گرم ہونا پھر اگر دموی ہے تو ورم بڑا ہوگا اور بوجھ معلوم ہوگا اور اگر صفراوی ہے تو گرمی اور جلن کی شدت ہوگی اور جاننا چاہیئے۔ کہ یہ دو طرح پر ہے ایک تو یہ کہ ورم فقط خصیہ کے پوست میں ہو۔ اور اس کا یہ نشان ہے کہ اعراض میں کمی ہو اور چھونے سے معلوم ہو۔ دوسرے یہ کہ جوہر خصیہ میں ہو اور اسکا یہ نشان ہے۔ کہ اعراض میں شدت ہو اور تپ اور تشنگی کیونکہ ان کو دل سے اتصال ہے **علاج** باسلیق یا صافن کی فصد کھولیں۔ اگر کوئی امر مانع نہ ہو اور نہیں تو ساق اور پشت پر پچھنے دیکر سینگی لگائیں اور ایک کپڑا سرکہ اور گلاب اور لعاب اسپغول اور آب کشنیز سبز یا آب عنب الثعلب یا آب کاہو یا آب کدو میں بھگو کے خصیہ پر رکھیں۔ اور اگر ضربان اور درد کی شدت ہو تو برگ کاہو اور برگ خشخاش فائدہ کرتے ہیں اور یہ رادعات زمان ابتدا تک استعمال کریں۔ اور اسکے بعد انتہا کے زمانہ تک رادعات مذکور میں آرد جو آرد باقلا نخود اور تھوڑی سی زعفران ملائیں تاکہ ردع کے ساتھ تحلیل حاصل ہو اور اسکے بعد صرف محللات کا ضماد کریں مثلاً بابونہ اکلیل الملک زیرہ وغیرہ روغن گل اور زردہ بیضہ میں ملاکر اور لعاب تخم کتان اور برگ کرنب اور حلبہ آب شہد اور مثلث کے ساتھ طلا کرنا فائدہ کرتا ہے اور جہاں کہیں طبیعت میں قبض ہو تو نرم چیزوں سے رفع کرسکتے ہیں اور مناسب کہ مدرات سے کچھ اسہال [illegible] دستور العلاج میں لکھا ہے۔ کہ جماع کیوقت منی حرکت میں آتی ہے۔ اگر قصداً انزال نہ کرے یا کوئی امر انزال سے مانع ہو جیسے وہاں کسی کے آجانیکا خوف ہو یا عورت دخول کے بعد ہی علٰحدہ ہوجائے تو منی حرکت کرچکی ہے بالضرور اماس پیدا ہوگا یا عورت سے محبت آمیز باتیں کرے اور مساس وغیرہ سے منی کو حرکت ہو اور مطلب حاصل نہ ہو تو لازم ہے کہ جماع کرے تاکہ اماس سے بچا رہے اور جہاں کسی کے آجانیکا خوف ہو یا کوئی وقت پر آجائے تو ایسی جگہ جماع میں مشغول نہ ہو ورنہ اماس میں مبتلا ہوگا یا کسی وجہ سے کہ مذکور ہوئی خصیہ میں گرانی معلوم ہو تب بھی جماع کرنا ضروری ہے کہ خصیہ کی گرانی اماس کا مقدمہ ہے اور اس وقت میں منی کا استفراغ اسکا علاج ہے **دوسری قسم** اماس سرد کہ بلغم کی کثرت سے عارض ہو اور اسکی علامت رنگ میں سفیدی اور لمس میں نرمی اور درد میں کمی **علاج** کئی مرتبہ منقیات بلغم پی کے قے کریں اور تنضیج کے لیئے بادیان اصل السوس جوش دیکے گلقند ملاکے پلائیں اور حب قوقایا اور وہ مطبوخ جس میں تربد اور انیسون داخل ہو پلائیں تاکہ اسہال سے تنقیہ ہو اور محلل دواؤں کا ضماد کریں جیسے آرد باقلا اور آرد نخود خام اور انکو مانند شہد میں یا پرانی شراب میں ملاکے استعمال کریں **فائدہ** تحلیل میں افراط نہ کریں تاکہ مادہ سخت نہ ہوجائے بہتر یہ ہے کہ محلل ملین استعمال کریں اور دواؤنکو روغن کنجد یا زردہ بیضہ مرغ میں ملاکے ضماد کریں اور نخود آب اسب غذاؤں سے بہتر ہے **ف** دستور العلاج میں لکھا ہے کہ اگر گل پلاس کو جوش کرکے اسکے پانی میں تر یڑا دیں اور اسکے ثفل کو نیم گرم کرکے خصیہ پر باندھیں تو جمیع اقسام اورام کو مفید ہے دوسرا نسخہ برگ شبت برگ کرنب حلبہ تخم کتان باریک پیسکے انجیل میں ملاکے طلا کریں **تیسری قسم** اماس صلب سوداوی اسکی یہ علامت ہے کہ عضو میں سختی اور کچھ سیاہی ہو اور درد نہ ہو **علاج** منقیات سودا سے قے کریں اور تنضیج کے لیئے منضجات سودا پلائیں۔ جیسے بالنگو اور بادیان اور اصل السوس کا جلاب اور گلقند عسلی وغیرہ اور ادویہ محلل میں مثلاً بابونہ اکلیل اور برگ کرنب مغز ساق گاؤ اور مغز کوہان شتر اور چربی بط اور مرغ اور اشق اور میعہ سائلہ میفختج کیساتھ ملاکے ضماد کریں اور ان میں سے جونسی دوا میسر ہو کفایت کرتی ہے اور جب ورم میں نرمی آجائے تو مطبوخ افتیموں اور حب افتیموں وغیرہ سے مادہ کا استفراغ کریں۔ اور میفختج وہ ہے کہ صرف شیرہ انگور کو جوش کرلیں **چوتھی قسم** ورم ریحی کی کہ کبھی خصیہ میں عارض ہو یعنی اس کے پوست میں اس کی یہ علامت ہے کہ وہ عضو پھول جائے اور اس میں سرخی اور بوجھ اور

اس بات کے کہ سردی سے اوپر کی طرف چڑھے اور یہ سردی کے سبب سے عارض ہوتا ہے **علاج** ہمیشہ حمام کریں تاکہ نرمی آئے اور گرمی پہنچے اور بابونہ تخم کتان اکلیل سبوس سے مطبوخ میں آبزن کریں اور گرم دوائیں کہ جاذب خون ہوں جیسے روغن فرفیون اور بیل کا پتا اور ہینگ اور مرزنگوش اور حلبہ اور کاپیں الملک اور بابونہ ماء العسل میں ملا کے طلا کریں تاکہ خصیہ او پر کھنچ آئے اور اگر حمام کے بعد ایک ٹھنڈی سینگی اسجگہ پر رکھ کر آہستہ سے کھینچیں تو خصیہ کھنچ آتا ہے اور دوبارہ بہ غذائیں مفید ہیں اور صغر الخصیہ کے لئے اس کا تسخین کافی ہے یعنی نرم اور گرم کرنا اور جاننا چاہئے کہ کبھی خصیہ اندر کی طرف چڑھ جاتا ہے اور باہر سے بالکل گم ہو جاتا ہے اور یہ شاذ و نادر ہے اور وہی اسکے اسباب و علاج ہیں کہ ارتفاع خصیہ میں مذکور ہیں

سولھویں **فصل دوالی وصلابت صفن کے بیان میں** جاننا چاہئے کہ صفن خصیہ کی جلد ہے اور اسکی دوالی وہ ہے کہ خصیوں کی جلد پر اور اسکے حوالی میں بہت سی رگیں پیچیدہ دوالی کے مانند ظاہر ہوں اور صلابت صفن وہ ہے کہ خصیوں کی جلد سخت اور کھردری ہو جائے فقط **فائدہ** کبھی خصیوں کی جلد میں ہوا کے غلبہ سے ورم ہو جاتی ہے اس کے سبب سے کشش اور اختلاج عارض ہوتا ہے اور کبھی کشش اور اختلاج خصیہ کے جرم میں عارض ہوتا ہے اور چلنا دشوار ہوتا ہے **فائدہ** اکثر صلابت اور دوالی بائیں خصیہ میں عارض ہوتی ہے کیونکہ بائیں جانب زیادہ سرد اور ضعیف ہے اسلئے کہ جگر سے دور ہے **علاج** دوالی صفن کے لئے جو کچھ کہ پاؤں کی دوالی میں کہا جائیگا کام میں لائیں اور صلابت صفن کے لئے جو کچھ خصیہ کے ورم صلب میں مذکور ہے استعمال کریں اور رقیق اور محلل جو دوائیں ہیں ان دواؤں کا ضماد دونوں میں فائدہ مند ہے۔ سترھویں

فصل استرخاء الصفن کے بیان میں وہ اسطرح پر ہے کہ خصیہ کی جلد لٹک جائے اور بعضے اپنے حال پر رہیں اور کبھی یہ استرخا اس حد کو پہنچتا ہے کہ اٹھتے وقت پاؤں کے نیچے رہ جائے **علاج** سرد اور قابض دوائیں مثلاً مازو آس گل سرخ عدس قرط گلنار حنظل بلوط کر کے ضماد کریں اور ان کے پانی سے نطول کریں اٹھارھویں **فصل قضیب اور خصیہ اور ان کے حوالی کے قروح کے بیان میں** ان اعضا کے زخم برے ہوتے ہیں جلد متعفن ہو جاتے ہیں اکثر پھیلا کرتے ہیں۔ اسیواسطے اس کے علاج میں جہالت کرنا سخت ممنوع ہے **علاج** اگر قرحہ تازہ ہو تو ابلوا مرداسنگ اقلیمیا مغسول شراب کے ساتھ ورق یا مرداسنگ سوختہ مس سوختہ شادنج گلنار استعمال کریں ضماد کے طور پر یا مرہم بنا کے یا ذرور کے طریق پر اور اگر قرحہ ایک مدت سے ہو اور پرانا ہو جائے تو دقاق کندر کا غذ سوختہ پوست درخت صنوبر سوختہ مر وغیرہ جو چیز کہ خشک کرنے میں قوی ہو استعمال کریں اور یہ مرہم فائدہ مند ہے کندر دم الاخوین مر ہر ایک دو مثقال ابلوا مرداسنگ انزروت ہر ایک دو درم روغن گل میں ملا کے مرہم بنائیں اور اگر قرحہ آکلہ کی قسم سے ہو تو فلفیون وغیرہ جو چیز کہ مردار گوشت کو کھانے والی اور قرحہ کو خشک اور پاک کرنے والی ہو کام میں لائیں مثلاً آدمی کے بالوں کی راکھ اور ابلوا اور کندر اور دم الاخوین اور انزروت باریک بنا کے چھڑک دیں اور صاف ہونے کے بعد گوشت پیدا لانے والے مرہموں سے زخم کا اندمال کریں **فائدہ** جو قرحہ قضیب کے اندر ہوتا ہے اسکا یہ نشان ہے کہ پیشاب جل کر مشکل سے آئے اور خون اور پوست کے ریزے اس میں ظاہر ہوں **علاج** جو کچھ قروح تازہ میں گذرا عمل میں لائیں اور جو کچھ بہت ملائم ہو اختیار کریں تاکہ درد زیادہ نہ ہو اور باقی وہی تدبیر ہے کہ مثانہ کے قروح میں ہم کہہ چکے ہیں اور جان لینا چاہئے کہ قضیب اعصاب اور شرائین اور اوردہ اور رباطات سے مرکب ہے اور اسکی خلاؤں میں گوشت بھرا ہوا ہے اور اسکی اصل ایک رباط ہے کہ عظم عانہ سے نکلا ہے اور اس رباط میں بہت سی خلائیں ہیں اور قضیب میں تین راستے ہیں ایک تو بول کا راستہ دوسرا منی کا تیسرا ودی کا تشریح اور مذی کا مجرے اس کی جڑ میں الگ الگ ہیں اور اس کے بعد ہی ایک راستہ ہے کہ حشفہ تک آیا ہے اور ... ہے اور شرائین بہ روح اور ارادہ ... ہیں اور اسکے اٹھنے کی قوت دل سے آتی ہے اور اسکی حس ... دماغ کی اصل ہے اور غذا جگر سے آتی ہے اور ... مباشرت کا ... اور گردہ کی

مشارکت سے ہوتا ہے اور دل سب کی اصل ہے اور حشفہ میں حس زیادہ ہے تاکہ آدمی کو جماع سے لذت [illegible] کامل حاصل ہو اور آلت کا فائدہ اظہر من الشمس
ہے کہ بغیر اس کے اولاد کی پیدائش ممکن نہیں اور بدوں اسکے مرد کو اپنا جینا خوش نہیں آتا۔ اور شیخ [illegible] سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے شعر
ایں ہمہ زینت زناں باشند + مرد را کیر و خایہ زینت و بس ف اس قسم کے زخم ہیں کہ قرحہ پیپ [illegible] غیرہ سے صاف ہو جائے پھر مرہم مندمل خاصکر
مرہم جالینوس کہ اسکو مرہم ازرق اور مرہم اسود بھی کہتے ہیں اور پرانے زخم کے [illegible] نے اور قروح خبیثہ کے اندمال میں سریع الاثر ہے
اس کی ترکیب مردار سنگ ایک رطل باریک پیسیں کے زیت کہنہ دو رطل [illegible] رطل سب کو ملا کے لوہے کے برتن میں رکھ کر نرم آنچ
پر پکائیں اور نیم کی لکڑی سے ہلاتے رہیں تاکہ مرہم کے قوام پر آجائے [illegible] اور مردار سنگ سوختہ اور بستہ نہ ہونے پائے اور اس کے پورے
پک جانے کی یہ علامت ہے کہ سیاہ ہو جائے اور ایک نسخہ میں [illegible] مردار سنگ زیت کی چوتھائی اور سرکہ برابر لکھا ہے اور اگر چاہیں کہ
قوی التجفیف ہو تو تھوڑی ہلدی گھس کر ملا دیں اور اگر حرارت [illegible] زیادہ ہو تو روغن زیت کے عوض روغن گل ملائیں۔ اور زرد چوبہ یعنی ہلدی
کا ملانا موقوف رکھیں۔ دوسرے نسخہ کی ترکیب دم الاخوین [illegible] دو دو مثقال صبر مردار سنگ انزروت دو درم روغن گل ملا کے مرہم بنائیں
یہ دونوں نسخے مصنف نے بیان کیے ہیں انیسویں فصل [illegible] اس حکہ اور خارش کے بیان میں کہ قضیب اور خصیتین
میں پیدا ہو اور اس کا یہ سبب ہے کہ اس جگہ [illegible] مادہ اتر آیا ہے۔ علاج باسلیق کی فصد کھولیں۔ اور بیمار کی پنڈلیوں پر
اور زانو پر حجامت کریں۔ اور ہلیلہ اور شاہترہ کے مطبوخ [illegible] سے طبیعت کو نرم کریں۔ اور اگر مادہ میں بورقیت ہو تو روغن گل میں تھوڑا
سا مابیشا اور آب کرفس تازہ اور سرکہ ملا کے طلا کریں [illegible] اور اگر بورقیت نہ ہو تو آب کرفس کے عوض آب کشنیز تازہ ملائیں۔ اور گرم پانی میں
قضیب کو دھوئیں تاکہ جلد صفائی اور [illegible] ۔ اور مسامات کھل جائیں۔ اور سوزش کو تسکین ہو۔ اور اس کے بعد بیضہ مرغ کی سفیدی
طلا کریں تاکہ مادہ ادھر [illegible] رک جائے۔ اور عضو قوت پائے۔ یہ نہایت فائدہ کرتا ہے۔ اور جہاں کہیں کہ مادہ غلیظ ہو۔ اور تدبیر مفید
[illegible] ران کی جڑ کے نزدیک یعنی چڈھوں میں حجامت کریں۔ اور قضیب پر یا خصیتین پر جونکیں لگائیں۔ اور جو طلا
کہ [illegible] جرب کے باب میں آئینگے استعمال کریں۔ بیسویں فصل اورام قضیب کے بیان میں اسکی علامات
اور علاج وہی ہیں کہ ورم خصیہ میں گزر چکے سبب کے موافق تدارک کریں۔ اور یہاں اس قدر جان لیں کہ اگر ورم قضیب گرم ہو
تو پوست انار نشاستہ عدس گل سرخ آب کشنیز یا آب عنب الثعلب یا خالص پانی میں جوش دے کر اور روغن گل ملا کے ضماد کرنا بہت
مفید ہے۔ اور اگر ورم سرد ہے تو خشخاش کو کوٹ چھان کے اور خطمی دونوں کو سرکہ میں ملا کے ضماد کرنا مفید ہے۔ اکیسویں فصل
شقاق قضیب کے بیان میں یہ خشکی سے عارض ہوتا ہے۔ علاج جو کچھ شقاق مقعد میں گزرا استعمال کریں
اور جو مرہم کہ قیمولیا اور توتیا اور کتیرا اور موم اور روغن گل اور زردہ بیضہ مرغ سے بنایا ہو۔ طلا کرنا نہایت مفید ہے
اور اگر زردہ بیضہ مرغ روغن گل میں ملائیں۔ اور مردار سنگ کوٹ چھان کے اس میں ملا کے طلا کریں۔ تو وہی تاثیر کرتا ہے۔ بائیسویں
فصل ثالیل قضیب کے بیان میں یعنی قضیب کے ثالیل جو کچھ کہ مطلق ثالیل میں کہا جائیگا۔ استعمال کریں
اور یہ طلا مفید ہے بورہ شرقی خاکستر چوب انگور اور ان کے مانند جو چیز کہ محلل اور رطوبت غلیظ کو صاف کرنے والی ہو۔ اور اگر سیاہ
دانہ اور سرکہ مرغ کی چربی میں ملا کے طلا کریں تو ثالیل گرا دیتا ہے۔ اور جب ان تدبیروں سے دور نہ ہو تو کاٹ ڈالیں۔ اور خون
بند کرنے کے لئے پھٹکڑی اور زنگار باریک کر کے چھڑکیں تئیسویں فصل ابن سدہ کے بیان میں کہ قضیب
کے مجرے میں پڑتا ہے۔ یہ تین قسم کا ہوتا ہے پہلی قسم وہ ہے کہ قضیب کے مجرے میں تھوڑا پیدا ہوں اور اسکی
علامت دشواری سے پیشاب چل کے آئے علاج باسلیق کی فصد کھولیں اور شربت بنفشہ۔ لعاب اسپغول اور شیرہ خرفہ

اور شیرہ خیارین میں ملا کے پلائیں اور شیرہ تخم خرپزہ شربت خشخاش کے ساتھ فائدہ کرتا ہے اور اسپغول اور روغن بنفشہ اور روغن بادام قضیب پر رکھیں۔ اور جب پھنسیاں پھوٹ جائیں تو شیاف ابیض ان عورتوں کے دودھ میں جو لڑکیاں جنتی ہیں اور روغن گل میں حل کرکے احلیل میں ٹپکائیں اور اگر درد کو ساکن کرنا منظور ہو تو افیون بھی شیاف میں داخل کریں وَهٰذِهِ الْقُرْحَةُ تَنْدَمِلُ بِسُهُوْلَةٍ لِاَنَّ مُرُوْرَ الْبَوْلِ عَلَيْهَا يُنَقِّيْهَا مِنَ الْوَسَخِ وَيُجَفِّفُهَا یعنی اور یہ قرحہ آسانی سے بھرتا ہے کیونکہ اس پر بول گزرتا ہے۔ اسلئے اُسکو صاف کرتا ہے اور خشک کر دیتا ہے دوسری قسم وہ ہے کہ خلط غلیظ لزج قضیب کے مجرے میں چمٹ جائے اُسکی یہ علامت ہے کہ بول دشواری سے آئے اور خلط غلیظ بول میں ظاہر ہو علاج انیسوں تخم کرفس تخم خرپزہ بلیون بادیان وغیرہ جو کچھ کہ مدر ہو پلائیں۔ اور تلطیف کے لئے نخود اور شبت اور کمون کا پانی روغن زیت اور شیرہ قرطم ملا کے پلائیں۔ اور بابونہ اکلیل الملک برنجاسف مرزنگوش پودینہ صعتر کے مطبوخ سے قضیب پر تریڑا دیں اور ایسا ہی تھوڑا سا روغن بابونہ مطبوخ مذکور میں ملا کے احلیل میں مزرقہ یعنی پچکاری سے پہنچائیں۔ اور مزرقہ ایک نلکی ہوتی ہے۔ کہ چاندی یا سونے کی بناتے ہیں اور قضیب کے سوراخ میں رکھ کر دواؤں کا پانی اس میں ڈال کے دوسری سلائی سے نیچے ڈال دیتے ہیں۔ تاکہ وہ پانی قضیب کی انتہا میں پہنچے تیسری قسم وہ ہے کہ قضیب کے مجرے میں مسّہ پیدا ہو اُس کا یہ نشان ہے کہ بول دشواری سے نکلے اور سوزش نہ ہو اور بول میں بلغم نہ ظاہر ہو علاج اگر مسّہ نزدیک ہو اور نظر آئے۔ تو ایلوا روغن گل اور سفیدہ ارزیر میں حل کرکے ٹپکائیں تو مسّہ کھل جاتا ہے اور اگر درد کی شدت ہو۔ تو صافن کی فصد کھولیں اور اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو حجامت مفید ہے چوبیسویں

فصل اعوجاج قضیب کے بیان میں یعنی قضیب کا کج ہونا۔ اس کا سبب یا تو خلط غلیظ ہے۔ کہ قضیب کے عضلوں میں سے کسی عضلہ میں چمٹ جائے۔ اور اُس کو اسی طرف کھینچ لے یا ورم کہ عضلہ میں پیدا ہو اور ٹیڑھا کر دے یا تشنج خشک یا امتلا کہ ان اعصاب میں سے جو قضیب کی طرف آئے ہیں کسی عصب میں واقع ہو کر آلت کو ٹیڑھا کر ڈالے۔ فائدہ اگر تشنج اس عصب میں ہوگا جو عانہ سے آیا ہے۔ تو اوپر کی جانب میں ٹیڑھا پن ہوگا۔ اور اگر اس عصب میں سے کہ قطن سے آیا ہے۔ تو نیچے کی جانب ہوگا۔ غرض کسی طرح پر ہو اُس کا ضرر یہ ہے کہ آلت کا سر افم رحم کے مقابل نہیں رہتا۔ اور منی سیدھی راہ پر کو دکر رحم کے قعر میں نہیں جاتی۔ علاج اوّل سبب کو زائل کریں۔ اسکے بعد روغن سوسن روغن نرگس اور مرغی اور بط کی چربی اور مغز ساق گاؤ اور موم اور راتینج قضیب پر استعمال کریں تاکہ وہ جگہ نرم ہو جائے اور بابونہ اکلیل بنفشہ جوش دیکے اُسکے گرم پانی سے آلت کو کئی مرتبہ دھوئیں اور جب نرم ہو جائے تو ہاتھ سے درست کریں تاکہ سیدھا ہو جائے اور کجی موقوف ہو ۔۔

بیسواں باب امراض صفاق اور ثرب اور مراق کے بیان میں

پہلی فصل فیل اور فتق کے بیان میں۔ ظاہر ہو کہ شکم کی پوشش ایک پوست ہے۔ اور غشائے خارجی جسکو مراق کہتے ہیں اور عضلی اور دو غشا کہ ان دو غشا میں سے ایک تو داخلی ہے اور معدہ اور آنتوں سے لگا ہوا ہے اس غشا کو ثرب کہتے ہیں اور یونانی زبان میں ابلیس بولتے ہیں اور ابلیس کا ترجمہ طافی یعنی اوپر آیا ہوا اور طاوی یعنی لپیٹنے والا اور دوسرا غشا خارجی ہے اُس غشا کو صفاق کہتے ہیں۔ اور باریطارون کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ اوعیہ جوف پر کھنچا ہوا ہے اور باریطارون کا ترجمہ ممتد ہے یعنی کشیدہ اور یہ غشا تہیگاہ اور کنج ران تک آیا ہے یعنی کوکو اور چڈھو تک اور اسجگہ دو منفذ بنکر ہر ایک ایک طرف سے ایک ایک خصیہ کے پاس تک اُتر گیا ہے اور اسجگہ کشادہ ہو کر ایکدوسرے سے ملگیا اور ان خصیوں کے گرد اگرد ایک تھیلی سا ہو گیا شکم کے پردوں کی حقیقت یہ ہے اب فیل اور فتق کی ماہیت کو سنئے وہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص کودتا ہے یا چیختا ہے یا بستہ بوجھ اٹھاتا ہے یا اُسکے مانند اُس سے غشا کو صدمہ پہنچتا ہے جیسے شکم سیری پر جماع اور قے سختی سے اور ثفل کا احتباس اور کھینچنے والی ریح وغیرہ وقوع میں آئے اور ضعف کے سبب حجاب باریطارون کو ایذا

پہنچے اور دو حال سے باہر نہیں ایک تو یہ کہ باریطارون ناف کی جگہ سے یا اوپر یا اس سے نیچے پھٹ جائے اور شکم کا پوست سالم
رہے پھر ثرب اور آنت کہ اس کے نیچے ہے اس شگاف میں آجائے اور اپنی جگہ چھوڑ دے اور اس جگہ پوست شکم کو اپنے حجم کے
موافق اونچا کردے اسکو فتق مراق البطن کہتے ہیں اور فتق کے معنے پھٹ جانا اور مراق پوست شکم کو کہتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ دو منفذ
کہ باریطارون کے آخر میں پیدا ہوئے ہیں ان میں سے ایک یا دو کسی سبب سے کھل جائیں خاصکر جہاں کہیں کہ رطوبت
مرخی امداد کرے یہی وجہ ہے کہ یہ قسم اکثر لڑکوں کو عارض ہوتی ہے لاکثرۃ رطوبۃ مزاجہم وضعف اعصابہم واغشیتہم وکثرۃ حرکاتہم العنیفۃ
یعنی اسواسطے کہ ان کے مزاج میں رطوبت زیادہ ہے اور ان کے اعضا اور اغشیہ ضعیف ہیں اور ان کو سخت حرکات کا اتفاق پڑتا ہے باریطارون
اسجگہ سے پھٹ جائے جہاں دو منفذ مذکور ہیں غرض کہ خواہ منفذ کھل جائے خواہ اس جگہ سے پھٹ جائے لیکن کوئی چیز اوپر سے
کیس انثیین میں اتر آئے اس کو مطلق قیلہ کہتے ہیں اور یہ مردوں میں مخصوص ہے پھر اگر ثرب اتر آیا ہے تو قیلۃ الثربی
کہتے ہیں اور اگر آنت اتر آئی ہے تو قیلۃ الامعائی بولتے ہیں اور اگر ہوا ہوتی ہے تو قیلۃ الریح اور اگر پانی ہوتا ہے
تو قیلۃ الماء کہتے ہیں اور جمہور اطبا قیلہ کو ادرہ اور قرو بھی بولتے ہیں اور جہاں کہیں کہ مادہ غلیظ انثیین میں اتر آتا ہے اور زیادہ
غلیظ ہو جاتا ہے تو اسکو قرو اللحمی کہتے ہیں اور بعضے قیلہ کو نزول ثرب اور نزول امعا اور ریاح غلیظ سے مخصوص کہتے ہیں اور رطوبت مائی
اور رطوبت دموی وغیرہ کے اتر آنے کو ادرہ بولتے ہیں انتہٰی اس کلام سے قیلہ اور فتق میں فرق عموم وخصوص ظاہر ہوا کہ فتق
عام ہے اور قیلہ خاص کیونکہ اطبا کی اصطلاح میں فتق وہ ہے کہ وہ دو مجرے جو انثیین کے اوپر ہیں فراخ ہو جائیں اور کیس میں
کوئی چیز اتر آئے یا باریطارون کسی جگہ سے پھٹ جائے سو اگر ناف کے حوالی میں پھٹ گیا ہے تو فتق مراق البطن کہلاتا ہے اور اگر کنج ران
کے نزدیک پھٹ گیا اور کوئی چیز اوپر سے آکر اسی جگہ رک گئی اور خصیہ میں نہ گئی تو فتق الاربیہ کہلاتا ہے اور اگر خصیہ میں اتر آئے تو قیلہ بھی
کہتے ہیں سو قیلہ فتق کی ایک قسم ہے اور جان لینا چاہیئے کہ فتق الاربیہ اور فتق مراق البطن اکثر عورتوں کو عارض ہوتا ہے اور قیلہ اور فتق
کے اقسام ہیں اور ہر ایک علیحدہ قسم میں آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ اور اس جگہ مقصود قیلہ ہے اور قیلہ مراق البطن اور فتق الاربیہ کا بیان بھی علیحدہ
قسم میں لکھا جائیگا **پہلی قسم قیلۃ الامعا کے بیان میں** اس کی یہ علامت ہے کہ رفتہ رفتہ پیدا ہوا اور آسانی سے جگہ پر
نہ آئے اگرچہ بیمار چت لیٹے اور اس کو ہاتھ سے ابھارے تو بہت وقت سے وہاں سے پلٹے اور پلٹتے وقت قراقر کرے اور
جب کبھی نفاخ اور دیر ہضم غذا کے کھانے کا اتفاق ہو تو آنت خصیہ میں اتر آئے اور خصیہ ایسا سخت معلوم ہوگا کہ پتھر ہے اور
اگر اس حالت میں پھر پلٹائیں تو بہت مشقت اور تکلیف سے پلٹے اور شاید کہ قیلۃ الامعا میں سبب کے قوی ہونے سے ایک قولنج
کا سا درد پیدا ہو چنانچہ ہم قولنج میں کہہ آئے ہیں اور یہ اکثر ہلاکت کو پہنچاتا ہے اسلئے کہ قولنج نہیں کھلتا ہے **فائدہ** آنت کہ خصیہ میں
اتر آتی ہے ثرب کہ اس کے اوپر ہے وہ بھی اسکے ساتھ اتر آتا ہے مگر جب کہ ثرب پھٹ جائے تو اسوقت صرف آنت ہی اتر
آتی ہے اسواسطے کہ ثرب حائل نہیں ہوتا **علاج** آہستگی اور نرمی سے اسکو اس کی جگہ پر لائیں اور شدت اور سختی نہ کریں کہ درد شدید اور مجرا
فراخ ہوتا ہے اور اگر اس تدبیر سے اپنی جگہ پر نہ چڑھے تو گرم پانی کا اسپنج پڑا دیں اور گرم پانی میں بٹھلائیں اور روغن بابونہ گرم کر کے ملیں
اور جب اپنی جگہ پر آجائے تو یہ ضماد استعمال کریں تاکہ پھر عود نہ کرے مصطگی انزروت کندر جوز السرو برگ سرو اقاقیا گلنار دم الاخوین
مر شب یمانی صمغ ہندی ہر ایک برابر لیں اور کوٹ چھان کے سریشم ماہی لیکر عنب الثعلب کے پانی میں حل کر کے اس میں
ملائیں اور ایک کپڑے پر لگا کر اسجگہ پر رکھ کر پٹیوں سے مضبوط باندھ دیں اور تین دن تک نہ کھولیں اور چاہیئے کہ بیمار چت لیٹا رہے اور غذا
کے ملائم چیزوں پر قناعت کرے اور جب شگاف بند ہو جائے یعنی تین دن گذر جائیں تو اجازت دیں کہ آہستگی سے اٹھے اور آہستہ آہستہ

پہلے لیکن نفاخ غذاؤں سے اور بادانگیز میووں سے مثلاً باقلا لوبیا عدس امرود سیب خیارین وغیرہ سے پرہیز کرے اور ایسا ہی جماع سے اور کودنے اور چیخنے سے اور پیٹ بھرے پر چلنے سے اور تیز گھوڑے پر سوار ہونے سے اور جو چیز کہ تکلیف دے اور کھانسی اٹھائے اس سے پرہیز کریں اور ہمیشہ جوارش زبرجد اور معجون حب الغار کھایا کریں اور ہمیشہ اس شگاف کو حریر اور لجام سے کہ اس کام میں مخصوص ہے بندھا رکھیں خاص حرکت اور جماع کے وقت اور کبھی بات دیر تک جماع اور سخت حرکات کی دلیری نہ کریں کہ نہایت مضر ہے **دوسرا ضماد** کہ اول کا قائم مقام ہے اشق کندر ابلوا مر ایک ایک درم لیکر کوٹ لیں اور ایک رات دن سرکہ میں تر کریں پھر کھرل میں رگڑیں اور تھوڑا سا اہل ہار یک کر کے اسمیں ملا کے کام میں لائیں جس طریق سے گذر چکا اور یہ ضماد فتق مراق اللبطن فتق اربیہ کے لئے بھی فائدہ مند ہے **ف** جوارش زبرجد کی ترکیب جو مصنف رحمۃ اللہ نے قرابادین قادری میں لکھی ہے۔ اور جوارش کمون اکبر اسکا نام رکھا ہے زیرہ کرمانی عاریرہ پچاس درم فلفل سفید اصیل فلفل سیاہ سات سات درم سداب پندرہ درم دارچینی بورۂ سرخ پانچ پانچ درم زنجبیل مربے چالیس درم ہلیلہ مربے خستہ دور کر کے ساٹھ درم گلقند سو درم گلقند اور زنجبیل مربے اور ہلیلہ مربے کو کوٹ لیں اور دواؤں کو باریک کر کے اسمیں ملائیں اور اگر منظور ہو کہ لذیذ بنے تو قند سفید اور شہد سو سو درم قوام نرم کر کے ملائیں۔ **دوسری قسم قیلۃ الثرب کے بیان میں** اس کی **علامت** بھی وہی ہے کہ دشواری سے اپنی جگہ پر آئے مگر قراقر نہ کرے اور معائی اور ثربی میں بھی فرق ہے اور پہلے معلوم ہوچکا۔ کہ جب صفاق پھٹ جاتا ہے یا اسکا منفذ کھل جاتا ہے کبھی تو فقط ثرب ہی آنت کے ساتھ خصیہ میں اتر آتا ہے اور کبھی ثرب بھی پست جاتا ہے اس صورت میں فقط آنت اُتر آتی ہے۔ لحاصل علاج وہی ہے کہ قیلۃ الامعا میں گذرا اور جہاں کہیں کہ فقط ثرب ہی اُتر آتا ہے تو چنداں خوف نہیں ہوتا اور خصیہ زیادہ سخت نہیں ہوتا اور قولنج نہیں پڑتا **تنبیہ** جہاں کہیں کہ قیلہ مجرے کے فراخ ہونے اور کھل جانے سے ہوتا ہے تو بہل درست ہو جاتا ہے بخلاف اس قیلہ کے کہ صفاق کے پھٹ جانے سے عارض ہو کیونکہ اسکے شگاف کا ملنا مشکل ہے بلکہ ناممکن اور اس صورت میں ضمادوں کا اثر اس سے زیادہ نہیں کہ شگافوں کو منقبض اور اسکے لبوں کو ملا ہوا رکھے۔ **تیسری قسم قیلۃ الریح کے بیان میں** اور اس کی یہ **علامت** ہے کہ آسانی سے جگہ پر آجائے خواہ بیمار چت لیٹے یا نہ لیٹے اور اسمیں قراقر شدید نہو **علاج** اس جگہ کو باندھے رکھیں اور نفاخ غذاؤں اور میووں سے اور سب حرکات سے خاص کر امتلا پر جماع سے پرہیز کریں اور جوارش کمون اور معجون حب الغار اور سفوف بینا وغیرہ کھلائیں اور پنجنکشت سداب وج قونیج مرزنجوش شبت وغیرہ ضماد کریں اور روغن قسط روغن زنبق روغن ناردین وغیرہ ملیں اور روغن زنبق ایک اوقیہ اور مشک اور جند بیدستر سب کو ملا کے رکھیں اور اسمیں سے چند قطرہ ہر روز احلیل میں ٹپکائیں اور جو تسی دوائیں استسقا کے طبلی میں مذکور ہیں کام میں لائیں اور جہانتک ہوسکے جماع سے پرہیز کریں اور ضرورت میں جبتک کہ شکم غذا سے خالی نہو اُس پر دلیری نہ کریں اور جماع اور حرکت کے وقت پہلے ایک بندش باندھ دیں پھر مشغول ہوں **حب ریاح کی ترکیب** کہ ریاح کو توڑ ڈالیں تخم کرفس انیسوں ہزار اسپند مصطگی زعفران ہر ایک دو درم ہلیلہ کابلی بلیلہ آملہ ہر ایک تین درم سکبینج مقل ہر ایک ایک درم پودینہ قسط زرنباد درونج اسارون ہر ایک آدھا درم سکبینج اور مقل کو آب بادیان وغیرہ میں حل کریں اور باقی دوائیں کوٹ اور چھان کے اسمیں ملائیں۔ اور گولیاں بنا کے ہر روز صبح کے وقت ایک مثقال کھلائیں **چوتھی قسم قیلۃ الماء کے بیان میں** اس کی یہ **علامت** ہے کہ قراقر نہ کرے اور بیضہ کا پوست چمکتا ہوا اور پانی سے بھرا ہوا معلوم ہو اور جب خصیہ کو ہاتھ میں لیں تو بوجھل معلوم ہو اور کبھی خصیہ تھوڑی سی مدت میں سخت ہو جائے اور بڑھ جائے اور جب خصیہ کو ہلائیں تو پانی کے ہلنے کی آواز کان میں آئے اور اگر اسکو ہٹانا چاہیں تو کسی طرح سے نہ ٹلے اور بول تھوڑا تھوڑا اور بار بار آئے **تنبیہ** کیس انثیین میں پانی اور رطوبت دو طرح پر جمع ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ طبیعت اسکو دفع کرے دوسرے یہ کہ کیس انثیین کی مزاج کی برودت کے سبب سے اسی جگہ پیدا ہو اور ظاہر ہے کہ جب

کیس انثیین میں برودت آگئی تو جو غذا کہ اسمیں پہنچیگی اسکی مائیت بخار ہو جائیگی اور جب ایسا ہوگا اگرچہ صفاق سالم ہوا اور مجرے فراخ ہونگے کیس انثیین بڑھ جائینگے ۔ اور چونکہ یہ اور وہ تدبیریں یکساں ہیں اسکو بھی مجازاً قیلہ کہتے ہیں ورنہ حقیقت میں قیلہ وہ ہے کہ کوئی چیز اوپر سے کیس انثیین میں اُتر آئے یا ادرہ البطون یہ کہ پیٹ جلنے سے اُسکے مجرے کے کھل جانے سے جیسا کہ اوپر بیان کیا ہے **علاج** اس تدبیر ہے کہ استسقاے زقی میں گذری رطوبت کو خشک کریں اور پانی بہت کم پیا کریں اور معجون کندر مفید ہے اور یہ دوائیں فائدہ مند ہیں خاکستر چوب کرنب خاکستر چوب بلوط روغن زیت میں ملا کر طلا کریں **دوسرا نسخہ** سعد آرد جو پشک گاؤ سب کو ملا کے ضماد کریں ۔ اور نسخہ فلفل حب الغار بورق زہرہ زیت میں یا شراب میں یا سرکہ میں ملا کے طلا کریں اور روغن زیت کو ان دواؤں میں ملائیں تو مناسب ہے ۔ کماذریوس کو جوش دیں تاکہ غلیظ ہو جائے پھر دواؤں کے ساتھ ملائیں اور نسخہ آرد جو سعد گل ارمنی زہرہ برگ مورد سرگین گوسفند کہنہ سب برابر لیں اور باریک کریں اور آب مورد اور سرگین ملا کے طلا کریں یہ سب تدبیریں وہاں کام آتی ہیں جہاں سبب قوی نہوا اور پانی بہت سا جمع نہو اسلیے کہ اگر سبب بہت قوی ہوگا تو بزل اور داغ کے سوا نفع نہوگا اور بزل وہ ہے خصیہ کے پوست میں شگاف دیکر پانی نکال ڈالیں اور بزل کا طریق اس طرح پر ہے کہ ایک نشتر عریض لیں اور کیس کو درز کے برابر داہنی یا بائیں طرف چیر ڈالیں اور درز میں ہرگز نہ شگاف دیں اور شگاف کے بعد پانی نکال لیں اور ممکن ہے کہ ایک نلکی لگا کر جس طرح سے گھوڑوں کا زرد آب اور استسقاے زقی کا زرد آب نکالتے ہیں نکال لیں لیکن اگر پانی زیادہ ہو تو ایک بارگی نہ نکالیں تاکہ اُس سے غشی اور ہلاکت کی نوبت نہ پہنچے بلکہ تھوڑا تھوڑا دو تین دن میں نکالیں اور تقویت میں کوشش کریں تاکہ دولت صحت حاصل ہو اور جب تمام پانی نکل آئے تو داغ دیں تاکہ پھر نہ آجائے اور اگر کیس انثیین کے مزاج کی برودت سے جمع ہوا ہو ۔ تو داغ کی گرمی سے اُسکے مزاج میں گرمی آجائے اور دوبارہ رطوبت پیدا نہ ہو اور داغ کا یہ طریق ہے کہ جب تمام پانی نکل جائے تو چاہیے کہ بیضتین کو بہت فاصلہ پر لیجائیں جہاں تک کہ ممکن ہو پھر لوہے کا وہ آلہ کہ باریک اور قلم دار ہوتا ہے اور اس کام میں مخصوص ہے لیکن آگ میں سُرخ کر کے بزل کی جگہ میں لا کر کیس میں پہنچائیں تاکہ کیس اور ادرہ البطون کو اپنا پہنچے اور فتق کی جگہ کھینچکر تنگ ہو جائے اور دوبارہ پانی نہ آنے پائے اور جمع ہونے کی نوبت نہ پہنچے اور داغ کیوقت بہت احتیاط کریں کہ داغ کا آلہ بیضہ تک نہ پہنچے اور داغ کے بعد ایسا علاج کریں کہ کھرنڈ بند ہو جائے اور زخم بھر آئے **فائدہ** بزل بغیر داغ کے اگرچہ چند روز کو فرصت دیتا ہے لیکن پھر مرض عود کر آتا ہے **پانچویں قسم قیلہ لحمی کے بیان میں** اس سے یہ مراد ہے کہ مادۂ غلیظ سوداوی خصیہ میں اُتر آئے اسکی یہ **علامت** ہے کہ غلظت اور صلابت اور تمدد ہو اور اسمیں اور انثیین کے ورم صلب میں ظاہر کے اعتبار سے یہ فرق ہے کہ آیا اس کا مادہ عضو کے جرم میں نفوذ کرتا ہے خواہ کیس میں ہو خواہ خصیہ میں اور یہ مادہ ایسا نہیں کیونکہ کیس کے جوف میں ہوتا ہے علاج تنقیہ سودا کے لیے مطبوخ افتیمون پلائیں اور جو کچھ کہ انثیین کے ورم صلب میں مذکور ہے یعنی ملینات اور محللات استعمال کریں اور جند بیدستر اور فرفیون روغن یاسمین روغن بابونہ لاکے ملنا اور تحلیل میں بڑا فائدہ مند ہے اور معجون کندر اور مادۃ الحیواۃ ہمیشہ استعمال کرنا قیلہ اور فتق کے سب اقسام میں مفید ہے ۔ ضماد کہ فتق کے سب اقسام میں نافع ہے گلنار برگ مورد مازو صبر مرکی کندر جوز سرو دقت مقل ابہل سرنقیم ماہی کے ساتھ استعمال کریں ۔ **چھٹی قسم فتق مراق البطن اور فتق اربیہ کے بیان میں** باب کی ابتدا میں اُن کو خوب تحقیق کر چکے ۔ اور اگرچہ یہ مرض اچھا نہیں ہوتا لیکن اسواسطے کہ زیادہ نہ ہو تدبیر کی جاتی ہے علاج ہمیشہ اُس جگہ کو مضبوط پٹیوں سے بندھا رکھیں اور اس جگہ کے پٹیوں کو مربع خواہ مثلث بنائیں اور دوا دویہ وغیرہ کہ قیلہ ریحی اور قیلہ رطبی میں مذکور ہیں کام میں لائیں ۔ اور جو کچھ وہاں منع ہے یہاں بھی اُسکی ممانعت سمجھیں ۔ **فائدہ** فتق کے اقسام میں چاہیے کہ بیمار غذا کھانے کے بعد چت

لیٹے بلکہ چت لیٹ کر کھائے اور بیٹھتے اور اُٹھتے اور چلتے وقت فتق کو بندھا رکھے **فائدہ جلیلہ** اس داغ کے بیان میں جو ہند کے
حکما نے فتق اور قیلہ کے لئے مقرر کیا ہے چاہیئے کہ بیمار کو چت لٹائیں اور فتق کی جگہ پر نشان کریں اور اُس چیز کو جو اُتر آئی ہے ۔
اُسکی جگہ پر لیجائیں اُس تدبیر سے کہ جسکا ذکر ہو چکا ہے پھر اُس نشان پر لوہے کے آلہ سے فتق کے موافق داغ کریں ۔ اور جبتک کہ
داغ اچھا نہو حرکت منع ہے اور اکثر حال میں بیمار کو چاہیئے کہ چت لیٹا رہے اور بعضے جراح داغ کے عوض اسجگہ کو چیر ڈالتے ہیں ۔ اور
فتق والے حجاب کو دھاگے سے سیتے ہیں اور مرہموں سے اچھا کرتے ہیں اور اسوقت میں جب تک کہ اچھا نہو شوربا مونگ
کے سوا کوئی اور چیز نہیں دیتے اور حرکت سے منع کرتے ہیں اور بعضے اطبا نے کہا کہ اگر مرض کی ابتدا میں دونو پاؤں کی انگلیوں
کو اوپر کی طرف طول میں گرم سیخ سے خوب داغ کریں ۔ تو بیماری زیادہ نہیں ہوتی اور بعضوں کے نزدیک یہ ہے کہ دونو
پاؤں کے داغ کی حاجت نہیں بائیں سے داہنے میں اور داہنے سے بائیں یعنی جدھر مرض ہو ۔ اُس کے مخالف میں کافی
ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ ہاتھ کی موٹی رگ اُس جگہ کہ انگوٹھے کی جڑ میں پہنچتی ہے بند نبضہ کے اوپر داغ کریں بائیں سے داہنے
میں اور داہنے سے بائیں میں کفایت کرتا ہے ۔ اور یہ سب ابتدا میں اور جہاں کہیں کہ صفاق کم پھٹا ہو فائدہ کرتا ہے ۔ اور جب
مدت گذر جاتی ہے تو شگاف زیادہ ہو جاتا ہے سینے سے بغیر کوئی چیز نہیں لیکن بدون اس بات کے کہ شگاف دیں سینا ممکن
نہیں اور شکم کے پوست میں شگاف دینا خوف سے خالی نہیں جب تک کہ بہت ضرورت نہو اس امر میں ارتکاب نہیں کر سکتے بلکہ
انگلیوں کا داغ یا ہاتھ کی رگ کا داغ یا اس بیماری کے شروع ہوتے ہی چاہیئے کہ اگر فائدہ ہوا تو فبہا اور نہیں تو کچھ نقصان کی
بات نہیں **ف** جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے آدمی کے پیٹ میں دو حجاب پیدا کئے ہیں ۔ ایک تو اندر ہے اس کو حجاب
الداخل کہتے ہیں ۔ اور وہ معدہ اور امعا سے ملا ہوا ہے اور عربی میں اُس کو لفیفت الامعا کہتے ہیں ۔ اور دوسرا حجاب پوست
سے پیدا کیا جو خارج شکم ہے اور اُس کو حجاب خارج کہتے ہیں ۔ اور لغت یونانی میں باریطون ہے ۔ اور عربی میں ممتد کہتے
ہیں اور یہ حجاب بمنزلۂ گھر کی دیوار کے ہے اور شکم کو اس سے یہ منفعت ہے کہ حرارت شکم کی حفاظت کرے ۔ اور
حرارت کو باہر نہ نکلنے دے ۔ تاکہ احشا گرم رہیں ۔ اور اس حرارت کے سبب سے اپنا اپنا کام پورا کریں ۔

دوسری فصل نتوء السرہ کے بیان میں ۔ یعنی ناف کا اونچا ہونا یہ دو طرح پر ہے ایک تو وہ ہے کہ پیدائش
کے دن سے ظاہر ہو سوء تدبیر کی جہت سے کہ ناف کو کھینچے اور اُس کو نہیں دونوں میں گدیوں کے باندھنے سے اور چیزوں سے
اصلاح کر سکتے ہیں لیکن جب کہ مستحکم ہو جاتا ہے تو دوا کا اثر نہیں ہوتا ۔ دوسری قسم کے پانچ سبب ہیں ایک تو یہ کہ اس جگہ کسی
سبب سے صفاق پھٹ جائے اور ثرب امعا سے نکل آئے اور ناف کو اونچا کر دے دوسرے یہ کہ رطوبت بلغمی ناف میں آ جائے
جیسا کہ استسقائے زقی میں ہوتا ہے تیسرے یہ کہ ناف میں ہوا جمع ہو جیسے استسقائے طبلی میں چوتھے یہ کہ اس پوست کے
نیچے جو ناف کے اوپر ہے زائد گوشت پیدا ہو پانچویں یہ کہ کوئی رگ یا شریان کہ ناف کے متصل ہے پھٹ جائے اور اس میں سے خون
نکلکر پوست کے نیچے ناف کے مقابل جمع ہو جائے اور ہر ایک سبب کی ایک علامت ہے مثلاً اگر صفاق کے پھٹنے سے ناف
اونچی ہو تو اُس کا یہ نشان ہے کہ ناف بدن کے رنگ سے مشابہ ہو اور چھونے سے نرم معلوم ہو اور درد نہ کرے ۔ اور دبانے
سے دب جائے اور حمام کرنے سے بڑھ جائے لیکن جہاں کہیں کہ ثرب بھی پھٹ گیا ۔ اور صرف آنت ہی اُبھر آئے تو ضروری
بات ہے کہ درد کرے خاص کر امتلا پر اور جب اپنی جگہ کی طرف پھیرے اُسمیں قراقر ہو اور اگر رطوبت بلغمی اُس کا سبب ہو ۔ تو
اُس کا یہ نشان ہے کہ درد نہو اور ہاتھ لگانے سے نرم اور رطوبت دار معلوم ہو اور اگرچہ بدن کے ہمرنگ ہو لیکن اُس میں صفائی

اور بڑا قیمت ہوا ور کسی حالت میں اندر کی جانب نہ جائے اور جس قدر امتلا اور رطوبت کا اجتماع اور جلد کی گنجائش ہو اُس کے موافق ہو سکتا ہے کہ اسمیں ترقی اور زیادتی ہوا ور اگر رگ نفس بان کے پھٹ جانے سے ہو تو اُسکا یہ نشان ہے کہ اسجگہ کا رنگ بنفشی یا سیاہ ہوا ور اگر زائد گوشت اسکا سبب ہو کہ وہاں پیدا ہوا ہو تو اُسکا یہ نشان ہے کہ نہایت سخت ہو اور اُسمیں کمی نہ آئے اور اگر ہوا اُسکا سبب ہے تو اُسکی یہ علامت ہے کہ نرم معلوم ہو اور نفاخ چیزوں سے ضرر پہنچے اور اُبھر جائے اور بادشکن چیزوں سے کم ہو جائے اور ایسا ہی بھوک اور ریاضت سے **علاج** اگر قیل اور فتق کے سبب سے ہو تو فتق مراق البطن کے علاج میں رجوع کریں اور اگر رطوبت یا ریح کے سبب سے عارض ہو تو جو کچھ کہ قیلہ مائی اور ریحی میں ہے اُس میں توجہ فرمائیں اور اگر رگ کے کھل جانے سے پیدا ہو تو جونکیں لگا کے اسجگہ سے خون نکالیں پھر وہ دوائیں کہ قابض ہیں اور رگوں کے منہ کو بند کرتی ہیں استعمال کریں تاکہ پھر نہ نکلے اور اگر زائد گوشت کے پیدا ہونے سے عارض ہو تو بہتر یہ ہے کہ اسکو ویسا ہی چھوڑ دیں لانہ یحتاج الی قطع وفیہ خطر کیونکہ اسمیں کاٹنے کی حاجت پڑتی ہے اور اسمیں خوف ہے **فائدہ** ذخیرہ میں لکھا ہے کہ جونکیں لگانے کے بعد یہ دوا استعمال کریں اُسکی ترکیب مصطگی کندر مائیثا گلنار دم الاخوین مر سر شیم ماہی سب کو باریک پیس کے سریشم ماہی ہری مکو کے پانی میں حل کرکے دواؤں کو اُسمیں ملا کے ضماد کریں دوسرا نسخہ اقاقیا جوز السرو انار خام پوست انار سب کو باریک پیس کے صمغ عربی کے پانی میں حل کرکے ضماد کریں تیسرا نسخہ جوز السرو سعد مرزنجوش مازو سبز اقاقیا کندر صمغ عربی پہلے صمغ عربی کو شراب میں حل کرکے دواؤں کو باریک پیس کے اُسمیں ملا کے ضماد کریں اور اگر شراب قابض ہو تو بہت مفید ہے۔

اکیسواں باب ان بیماریوں کے بیان میں جو عورتوں سے مخصوص ہیں اور رحم میں پیدا ہوتی ہیں۔

رحم ایک عضو ہے کہ لیفات عصبانی سے مرکب مثانہ کی شکل اور اُسکا جرم سفید اور نرم اور بےحس ہے اور بےحس ہونے کی یہ وجہ ہے کہ جنین کے بوجھ سے اور کشش سے کہ جنین کے بڑھتے وقت ہوا کرتی ہے اسکو ایذا نہو اور اسکے دو طبقے ہیں اور اندر کے طبقے میں رگیں اور نشیب بہت ہیں جیسے معدہ کی چنتیں اسلیے کہ جنین کو ٹھہرا سکے اور اس طبقہ میں دو تجویف ہیں گویا دو تھیلیاں ہیں لیکن گردن ایک ہی ہے اسی واسطے انسان کے پیٹ میں دو بچہ ممکن ہیں مگر اور حیوانات کے رحم کے تجاویف تھنوں کے شمار پر ہوتے ہیں۔ اور اکثر اسی شمار پر بچہ دیتے ہیں جیسے کتا اور بلی اور اُن کے سوا اور یہ طبقہ اندرونی لیفہا سے جاذبہ اور ماسکہ اور دافعہ سے بنا ہوا ہے یعنی جو لیفیں جاذب کرتی ہیں۔ اور ٹھہراتی ہیں اور دفع کرتی ہیں۔ اور باہر کا طبقہ اندر کے طبقہ کے لئے غلاف کے طور پر ہے تاکہ اسکی حفاظت کرے اور اسکا ایک ہی جوف ہے اور رحم کی جگہ امعا کے اوپر اور مثانہ کے نیچے ہے اور اسکی درازی ناف کے قریب سے فرج تک ہے اور فرج کی درازی چھ انگشت سے کم نہیں ہوتی یعنی اُن انگشتوں کی انگلیوں سے اور گیارہ انگشت سے زیادہ نہیں ہوتی اور اُسکی کوتاہی اور درازی آلت مرد کے اندازہ پر ہوتی ہے۔ اور جماع کی کثرت سے بھی دراز اور گہری ہو جاتی ہے **فائدہ** جاننا چاہیئے کہ رحم کی گردن عضلہ کی وضع پر نہ بنا ہوتی ہے تاکہ دراز ہو سکے اور رحم کو منی کے جذب کرنے کا شوق ہے یہی وجہ ہے کہ مجامعت کے وقت فرج کی طرف جھک پڑتا ہے اور رحم سب کا سب بیضہ اور قضیب کی صورت ہے کہ اندر کی جانب منقلب ہو گیا ہے اُسکی گردن تو بجائے قضیب کے ہے اور تن بجائے کیس انثیین کے اور مادینہ کے بیضے بھی ایسے ہوتے ہیں جیسے مرد کے بیضے لیکن مرد کے بیضے بڑے اور گول ہوتے ہیں اور کچھ درازی مائل اور دونوں ایک تھیلی میں ہیں اور عورتوں میں چھوٹے اور گول اور چپٹے ہوتے ہیں۔ اور فرج کے دونوں طرف رحم کے باہر رکھے ہوئے ہیں اور پھر ایک خصیہ پر ایک جدا غشا ہے اور ایک سے دوسرا الگ اور جیسا مردوں میں خصیہ اور قضیب کے بیچ میں ایک راستہ دراز ہے اور اُسکو اوعیہ منی کہتے ہیں عورتوں میں بھی ایسا ہوتا ہے لیکن مردوں میں تو خصیہ سے اوپر آکر مثانہ کی گردن کی طرف مائل ہو کر دونوں خم کھا کر قضیب میں سے ہو آیا ہے اور عورتوں میں یہ اوعیہ خصیہ سے شرمگاہ کی طرف مائل ہوا ہے تا اُسمیں منی رحم میں

آئے اور عورتوں کے بیضہ کا دوسرا نفع یہ ہے کہ جماع کے وقت سخت ہوکر رحم کی گردن کو ٹھہرائے رکھیں تاکہ مرد کا نطفہ اُسمیں جا پڑے **فائدہ** نابالغ اور کواری عورتوں کا رحم بہت چھوٹا ہوتا ہے اور جبتک بالغ نہیں ہوتیں اسکی تجویف پوری نہیں ہوتی اور جننے کے بعد زیادہ فراخ ہو جاتا ہے اور نطفہ ٹھہرنے کے بعد بند رہتا ہے اور پیدائش کے بعد فراخ ہو جاتا ہے اور فضلات طمثی حمل کے دنوں میں جنین کی غذا بنتے ہیں اور دودھ پلانے کے ایام میں دودھ بنجاتے ہیں۔ **فائدہ** ایک ہلکی سی جھلی سخت رگوں سے کہ فرج کے بیچ میں کھینچی ہے۔ بکارت اسی سے مراد ہے اور ازالہ بکارت اسکے ٹوٹ جانے اور پھٹ جانے سے مقصود ہے۔ **فائدہ** دماغ سے ایک پٹھا رحم میں آملا ہے۔ اُسی کے وسیلے سے رحم کو دماغ سے مشارکت ہے لیکن مشارکت قوی نہیں کیونکہ عصب مذکور اُسمیں کچھ زیادہ نہیں اور اس باب میں کئی فصلیں ہیں

پہلی فصل عقر کے بیان میں

یعنی بچہ نہ ہونا اور حمل نہ رہنا اسکی دو قسمیں ہیں ایک تو یہ کہ عورت کی طرف سے ہو دوسری وہ ہے کہ مرد کی جانب سے ہو **پہلی قسم** وہ ہے کہ عورت کی جانب سے ہوتا ہے اور اسکے بہت انواع ہیں۔ **نوع اول** وہ ہے کہ سوء مزاج سرد رحم میں عارض ہوا اور منی اور خون سرد اور رقیق ہو جائے اسکی یہ **علامت** ہے کہ خون حیض دیر میں اور کم آئے اور سرخ اور رقیق ہو اور جب آنے لگے اگرچہ کم ہو مگر بہت دنوں میں موقوف ہو کیونکہ خون بلغمی جلد دفع نہیں ہوتا اور ایسے آدمی کے موئے نہانی کم ہوتے ہیں۔ اور جہاں کہیں کہ مزاج سرد تمام بدن میں پھیل جاتا ہے تو رنگ میں سفیدی اور لمس میں سردی ہوتی ہے اور اُسکے سوا جو کچھ برودت کے لوازم ہیں ظاہر ہوتے ہیں۔ **علاج** اگر سوء مزاج سادہ ہو تو گرم دواؤں سے اُسکی اصلاح کریں اور اگر مادۂ بلغم ہو تو اوّل اُس کو ایارجات اور حقنوں سے نکال ڈالیں اور اسکے بعد تبدیل میں کوشش کریں اور جو کچھ اس کام میں آتا ہے یہ ہے مثرودیطوس اور سنجرنیا اور دواء المسک وغیرہ کھلانا اور زعفران سنبل الکلیل ساذج ہندی قردمانا اور بط اور مرغی کی چربی اور بیضہ کی زردی اور روغن ناردین یہ سب ملاکر اور صوف میں بھرکر فرزجہ کرنا اور حیض سے پاک ہونے کے بعد زرنیخ سرخ اور مر اور جوز سرد اور میعہ اور قنہ اور حب الغار تبخیر کرنا یعنی دھونی لینا اور تبخیر کا طریق یہ ہے کہ دواؤں کو ایک برتن میں رکھ کر اسمیں آگ ڈالیں اور نلکی کے وسیلے سے رحم میں دھواں پہنچائیں اور ممکن ہے کہ ایک طباق میں سوراخ کرکے ان دواؤں پر ڈھانک دیں اور عورت اپنے مکان مخصوص کو اس سوراخ کے مقابل رکھ کر اس طباق پر بیٹھے تاکہ دھواں اندر پہنچے اور فرج کو حنظل کے مطبوخ سے دھونا نہایت مفید ہے اور ایسا ہی رحم پر محجمہ ناری لگانا اور بہتر غذا قلیہ اور مطنجنہ پرند جانوروں کے گوشت کا اور اُسکے سوا گرم مصالحہ ملاکے اور زردۂ بیضہ مرغ نیم برشت دارچینی یا تخم الجزرہ باریک پیس کے اسپر چھڑاک کے **دوسری نوع** وہ ہے کہ سوء مزاج گرم رحم میں آجائے اور منی کو جلاکر فاسد کر ڈالے اور اسکی یہ **علامت** ہے کہ خون حیض میں گرمی اور غلظت اور سیاہی ہو اور عانہ پر بال زیادہ ہوں پھر اگر تمام بدن میں حرارت ہے تو بدن ڈبلا اور رنگ زرد ہوگا **علاج** تبریدیہ کے لئے شربت بنفشہ شربت نیلوفر شربت خشخاش شربت سیب شربت لیموں شربت صندل شربت فواکہ پلائیں اور چوزہ مرغ اور بیرہ اور بزغالہ کا گوشت اور کدو اور اسفاناخ کھلائیں اور زردہ بیضہ اور مرغی اور بط کی چربی روغن بنفشہ میں ملاکے فرزجہ کریں اور جہاں کہیں صفرا بھی غالب ہو تو اُسکے تنقیہ میں کوشش کریں جیساکہ اُسکے مناسب ہو **تیسری نوع** وہ ہے کہ سوء مزاج خشک رحم میں عارض ہوا اور منی کو خشک کر ڈالے اسکی یہ **علامت** ہے کہ حیض نہ آئے مگر بہت کم اور اگر خشکی عام ہو تو بدن ڈبلا اور ناتوان ہو اور فرج ہمیشہ خشک رہے اور شاید کہ نہایت خشکی سے ایسا معلوم ہو کہ پوست خشک ہے **علاج** ترطیب کے لئے چکنے چکنے اسفیدباجات اور فالودجات کھلائیں اور تازہ دودھ اور شربت بنفشہ اور شربت نیلوفر پلائیں اور روغن بنفشہ روغن کدو روغن نیلوفر اور بط اور مرغیوں کی چربی مثانہ پر اور فرج پر ملیں۔ اور مغز ساق گاؤ اور روغن گاؤ اور عورتوں کا دودھ یا سب ملاکے ایک کپڑا اُس میں بھرکر فرزجہ کریں۔ **چوتھی نوع** وہ ہے کہ سوء مزاج تر رحم میں پیدا ہو اور اسکی ماسکہ کو ضعیف کر ڈالے اور اس میں ایک صفائی آجائے اس سبب سے اکثر

اس میں منی نہ ٹھہر سکے اور اسکی یہ **علامت** ہے کہ ہمیشہ رحم سے رطوبت بہے اور اگر حمل ٹھہرے تو ساقط ہو جائے اور اکثر تین مہینے سے زیادہ نہ ٹھہرے **علاج** تنقیہ رطوبت کے لئے ایارجات کھلائیں اور قے اسجگہ بہت نفع دیتی ہے اور خشک غذائیں جیسے کباب گرم اور خشک مصالحہ ملا کر کھلائیں اور تخم حنظل انزروت نبست سماق مر زعفران عود بار یک بنا کر شہد میں ملائیں اور صوف اسمیں بھر کر فرزجہ کریں اور خشک دواؤں کے مطبوخ سے مثلاً گل شیخ اظفار الطیب صعتر سنبل سک سلیخہ رحم میں حقنہ کریں **پانچویں نوع** وہ ہے کہ خلط بلغمی یا صفراوی یا سوداوی رحم پر گرے اور رحم اور منی کو فاسد کرے اور اسکی **علامت** بلغمی میں رطوبت سفید اور صفراوی میں زرد اور سوداوی میں سیاہ نکلنا اور یہ نوع اگرچہ پہلے انواع میں گذرچکی مگر تنبیہ کے لئے علیحدہ نوع میں بیان کی جاتی ہے **علاج** تنقیہ عام کے لئے پینے کی چیزوں سے خلط غالب کا تنقیہ کریں اور رحم پاک کرنے کے لئے حقنہ کریں پھر شیافات اور ضمادات اور حقنجات کہ قابض اور خوشبودار ہوں استعمال کریں تاکہ رحم کو قوت حاصل ہو پھر نئے مادہ کو قبول نہ کرے **چھٹی نوع** وہ ہے کہ عورت حد سے زیادہ فربہ ہو جائے اور بدن میں اور رحم میں چربی زیادہ ہو جائے اسکی **علامت** ہے کہ شکم جیسا چاہئے اس سے بڑا اور اونچا ہو اور ہلنے اور چلنے میں سانس تنگ ہو اور تھوڑی سی ریح اور بیاز شکم میں جمع ہو تو ایذا پہنچے اور فرج تنگ رہے اور اگر حمل ٹھہر جائے جب بچہ بڑا ہو تو گر پڑے **علاج** بدن دبلا کرنے کے لئے فصد کھولیں اور مسہل دیں اور غذا بہت کم کریں اور اطریفل صغیر اور کمونی اور جو چیز خشکی لائے ہمیشہ کھلائیں اور دواء اللک کی اسباب میں عجیب خاصیت ہے **دواء اللک کبیر کی ترکیب** لک مغسول دو تو تخم کرفس کوہی زیرۂ کرمانی زنجبیل ہر ایک آٹھ درہم کما فیطوس زوفا سے خشک ہر ایک چار درہم اور چار دانگ جنطیانا زراوند مدحرج ہر ایک ایک درہم صبر سقوطری سنبل ہر ایک پانچ درہم قوہ پندرہ درہم حب بلسان سلیخہ مصطگی قصب الذریرہ اسارون مقل ہر ایک چھ درہم کندر چار درہم دارفلفل بزر آونند طویل ہر ایک ساڑھے تین درہم رب السوس اطہائیس درہم راوند چینی اذخر ہر ایک دو درہم فلفل قسط ہر ایک دس درہم سیسالیوس تین درہم یہ سب اٹھائیس دوائیں انکو کوٹ چھان کے شہد میں ملائیں خوراک ایک مثقال اور اس دوا کی یہ خاصیت ہے کہ جگر اور طحال اور معدے کی سختی دور کرتی ہے اور استسقا کو اور امعا کو فائدہ دیتی ہے اور سدہ کھولتی ہے اور بول کا ادرار کرتی ہے اور بدن کو بہت جلد دبلا کر ڈالتی ہے اور سنگ گردہ اور سنگ مثانہ کو توڑ کر نکال دیتی ہے **دواء اللک صغیر کی ترکیب** اسکے منافع دواء اللک کبیر کے قریب ہیں لک مغسول قسط تلخ فقاح اذخر تخم حب القار رصاص فلفل ہر ایک دس درہم ریوند چینی پندرہ درہم یہ سب آٹھ چیزیں ہیں انکو کوٹ چھان کے شہد میں ملائیں خوراک ایک درہم مطبوخ افسنتین کے ساتھ یا گرم پانی کے ساتھ **ساتویں نوع** وہ ہے کہ عورت نہایت لاغر ہو یہاں تک کہ اعضاء کی غذا کا فضلہ نہ رہے کہ خون حیض پیدا ہو تاکہ اس سے بچہ کی غذا بنے **علاج** فربہی کے لئے مسمن غذائیں اور دوائیں کھلائیں اور آرام اور سکون اختیار کریں اور فربہ کرنے کی تدبیر کتاب کے آخر میں آئیگی **آٹھویں نوع** وہ ہے کہ جنین کی غذا یعنی خون حیض کسی وجہ سے بند ہو جائے اور اسکی **علامت** حیض کا بند ہونا ہے **علاج** جو چیز کہ مدر طمث ہے یعنی خون حیض کا ادرار کرتی ہے اور احتباس حیض میں آئیگی استعمال کریں **نویں نوع** وہ ہے کہ رحم میں ورم گرم یا صلابت یا قروح رو یہ عارض ہوں اس سبب سے حمل نہ ٹھہر سکے وَلَا یَخْفٰی اَنَّ الْحَمْلَ لَایَکُوْنُ اِلَّا مَعَ صِحَّۃِ الرَّحِمِ وَسَلَامَۃِ اَفْعَالِہٖ یعنی اور یہ بات ظاہر ہے کہ حمل تب ہی رہتا ہے کہ رحم صحیح اور اسکے افعال سالم ہوں۔ اور ان امراض میں سے ہر ایک کی علامت اور علاج انکے فصول میں تلاش کریں **دسویں نوع** وہ ہے کہ باد غلیظ رحم میں پیدا ہو اور نطفہ کو اور جنین کو نہ ٹھہرنے دے اسکی یہ **علامت** ہے کہ عانہ یعنی پیڑو پھیلا پھولا ہوا رہے اور نفاخ چیزوں سے ایذا پہنچے اور اگر حمل ٹھہر جائے تو بڑا ہونے سے پہلے گر جائے اور مجامعت کے وقت فرج سے ہوا کی آواز آئے جیسے مقعد سے آیا کرتی ہے **علاج** ماء الاصول روغن بنفشہ انجیر میں ملا کے پلائیں اور جو چیز کہ نفخ دفع کرتی ہے مثلاً گلاب عرق بادیاں اور گلقند وغیرہ کہ رحم بارد کی تدبیر میں کو ہے جیسے

محاجم ناری یعنی گلاس لگانا اور معجونات گرم اور حقنہ اور فرزجہ اور روغن اور طلا اور غذائیں اور ریاح کی توڑنے والی دوائیں استعمال کریں اور بادانگیز چیزوں سے پرہیز کریں۔ **فائدہ** ماء الاصول اور روغن بیدانجیر اسوقت دینا چاہئے کہ حمل نہو اور جب کہ حمل ظاہر ہو تو اس سے پرہیز ضروری ہے تاکہ اسقاط نہو جائے کیونکہ وہ رحم کا تنقیہ کرتا ہے۔ **جوارش** کہ ریاح کو دفع کرتی ہے زرنباد درونج جوز بوا ہیل افاقیا قرنفل اجوائن تخم کرفس زنجبیل ہر ایک دو درم زیرہ سرکہ میں مدبر کیا ہوا پانچ درم جند بیدستر آدھا درم کوٹ چھان کے قند میں یا شہد میں ملائیں خوراک ایک مثقال نیم گرم پانی کے ساتھ **گیارھویں نوع** وہ ہے کہ فم رحم میں ورم صلب یا رتقہ یا ثولول وغیرہ جو کچھ فم رحم کو بند کرے اور منی کو رحم میں جانے سے مانع ہو عارض ہو اور عقر کی اس نوع کو انغلاق الرحم کہتے ہیں اور اُن میں سے ہر ایک محسوس ہوتا ہے اور پہچانا جاتا ہے **علاج** اگر ممکن ہو تو سبب کا ازالہ کریں اور نہیں تو چھوڑ دیں۔ کہ کوئی اور آفت برپا نہ کرے کیونکہ ان امراض کا استیصال نہیں ہوسکتا مگر لوہے کے آلات یا ادویۂ حادۂ اکالہ سے اور اسمیں خوف ہے **بارھویں نوع** وہ ہے کہ فم رحم فرج کے مقابل سے پھر جائے اس سبب سے اُسمیں منی نہ پہنچے اور اسکی یہ **علامت** ہے کہ جماع کے وقت رحم میں درد ہو اور جب دائی انگلی سے ٹٹولے تو معلوم ہو جائے کہ کسطرت مائل ہے اور شاید کہ زحیر عارض ہو اور بول اور غائط بند ہو جائے اور سبب کے موافق دوسرے آثار پوشیدہ نہیں اور اسکا سبب یا تو ورم صلب ہے کہ تکاثف اور قبض کہ ورم کی ایک شق میں عارض ہو یا امتلا کہ اُسکی ایک شق کی رگوں میں پیدا ہو یا تمدد کہ ایک شق کی رباط اور لیفوں میں واقع ہو اس سبب سے کہ اخلاط غلیظ اُس کے رباطات اور الیافات میں آپڑیں۔ اور بہت بوجھ کا اُٹھانا اور کودنا اور دوڑنا اور بوجھل چیز کا کھینچنا اور اسکے سوا کہ نتوء الرحم میں آئیگا۔ یہ سب امور اس مرض کو پیدا کرتے ہیں۔ **علاج** اگر ٹیڑھا ہونے کا سبب رگوں کا امتلا اور تمدد ہو تو صافن کی فصد کھولیں اس جھکی ہوئی طرف کے مقابل ہے اور اگر صرف قبض اور تکاثف اُسکا سبب ہے تو بہ پانی زیادہ نواخیز بابونہ حلبہ مغز تخم قرطم تخم السی کے مطبوخ میں روغن گل ملا کے قبل میں حقنہ کریں اور روغن بابونہ اور بط اور مرغابیوں کی چربی ملیں اور برگ کرنب جوش دیکے اور روغن گل اور مرغی کی چربی ملا کے اور صوف اُس میں بھر کر حمول کریں اور حمام مرطب اور آبزن بھی رحم کے قبض اور تکاثف کے زائل کرنے میں بہت مفید ہیں اور اگر رحم پر رطوبات کے گرنے سے یہ مرض پیدا ہو تو تنقیہ کے لئے ایارجات استعمال کریں۔ **انتباہ** جبکہ سبب زائل ہو اور میلان باقی رہے تو چاہئے کہ دائی اُسکو انگلی سے سیدھا اور درست کر دے تاکہ رحم فرج کے مقابل آجائے اور چاہئے کہ دائی اپنی انگلی پر قیروطی یا چربی کی قسم سے کچھ لگائے کہ رحم کو صدمہ نہ پہنچے اور بآسانی اپنی جگہ پر آجائے۔ **ف** دستور العلاج میں رحم کے سیدھا کرنے کی تدبیر اسطرح لکھی ہے کہ تنقیہ کے بعد چاہئے جو دائی کہ ہوشیار ... واقف ہو اسکو مناسب ہے کہ روغن گل بدن میں انگلی چرب کرکے بائیں سے رحم کو سیدھا کرے اور اسکی رگوں کو کھینچیں اس طرح سے چند روز عمل میں لائے اور جب کہ رحم فرج کے مقابل آجائے تو مناسب ہے کہ جس وقت دائی دستکاری سے فراغت پائے عورت اسی طرح سے لیٹی رہے اور اُسکا شوہر اس سے جماع کرے خدا کے حکم سے حمل رہے **تیرھویں نوع** وہ ہے کہ رحم میں کوئی علت نہو اور بدن سالم ہو لیکن امور خارجیہ یا نفسانیہ میں سے کوئی امر پیش آئے کہ نطفہ کو یا جنین کو نہ ٹھہرنے دے اور یہ کئی طرح پر ہوتا ہے ایک تو یہ کہ عورت انزال کے بعد جلد اٹھے اور منی ابتک رحم میں نہ ٹھہری ہو دوسرے یہ کہ سخت حرکت کا اتفاق ہو یا شدت سے بھوکا رہنے کا اتفاق ہو اس سبب سے یا نفسانی کے سبب الم پہنچے تیسرے یہ کہ خلط کے استفراغ یا جماع کی زیادتی یا حمام کی کثرت کا اتفاق ہو اس سبب سے جنین ساقط ہو استفراغ کا ضرر تو اسلئے ہوتا ہے کہ اعضا کو ضعیف کرتا ہے۔ اور بھوکے رہنے کے سبب سے رحم میں بھی ضعف آتا ہے اور جماع کی کثرت سے اسلئے ضرر ہوتا ہے کہ رحم باہر کی طرف حرکت کرتا ہے اسلئے کہ اُسکی طبیعت میں منی کے جذب کرنیکا اشتیاق ہے اس سبب سے جنین ہل جاتا ہے۔ اور گر پڑتا ہے اور حمام کی کثرت اسلئے مضر ہے کہ رحم نرم ہو کر جنین

پھسل جاتا ہے اور جنین کو سرد ہوا کی حاجت پڑتی ہے۔ اور رحم باہر کی طرف حرکت کرتا ہے **فائدہ** امور نفسانیہ غضب ہے اور خوف اور غم اور خوشی اور یہ امور عقر اور سقوط کے باعث نہیں ہوتے مگر جب کہ افراط کو پہنچیں خاص کر خوشی کہ اسمیں شاذ و نادر ساقط ہونے کی نوبت پہنچتی ہے اور امور بدنی کہ اسقاط کرتے ہیں سو جو نسا مرض کہ رحم کی ماسکہ کو ضعیف کر ڈالے **علاج** ان اسباب سے جو اسقاط کرتے ہیں اور نطفہ کے قرار کو مانع ہوتے ہیں پرہیز کریں اور جو کچھ کہ حامل کے لئے مضر ہے انکی تدبیر میں آئیگا اگرچہ تفریباً بیان کیا گیا ہے۔ **دوسری قسم** وہ عقر کہ مرد کی جانب سے ہو اور یہ مردوں کے امراض میں داخل ہے لیکن چونکہ اسکا ظہور عورتوں پر موقوف ہے لہذا اس باب میں لکھا جاتا ہے اور اکثر عوام اس مقام سے غافل ہیں اس صورت میں عورتوں ہی کے استقام میں رجوع کرتے ہیں سو طبیب کو لازم ہے کہ اول دریافت کرے کہ مرد میں عیب ہے یا عورت میں اور اسکے موافق تدارک کرے اور یہ قسم تین طرح پر ہے۔ **نوع اول** وہ ہے کہ مرد کی منی کا مزاج بگڑ جائے اور پیدا کرنے کی استعداد اسمیں سے معدوم ہو جائے گرمی کے سبب سے یا سردی کے باعث سو حرارت کو اسلئے کہ جلاتی ہے اور سردی اسواسطے کہ سرد کرتی ہے اور جماد بنتی ہے اور جاننا چاہیئے کہ منی کے مزاج کی رطوبت اور یبوست حمل کو مانع نہیں ہوتی مگر جہاں کہیں ایسے مرد کو ایسی عورت سے اتفاق پڑے کہ اسکے رحم کا یا منی کا مزاج مرد کی منی کے مزاج سے برابر ہو کہ اس صورت میں بگاڑ زیادہ ہوتا ہے اور منی کی حرارت کا یہ نشان ہے کہ منی زرد اور کم ہو اور نکلتے وقت جلن معلوم ہو اور مزاج میں حرارت ہونے کے اور علامات ظاہر ہوں اور شاید کہ منی میں بو آئے یہ بات اسوقت ہے کہ حرارت غریبہ حد سے زیادہ ہو اور ٹھہر جائے اور منی کے بارد ہونے کی یہ علامت ہے کہ منی سفید اور رقیق ہو اور برودت کے اور علامات کہ بارہا انکا ذکر کیا ہے ظاہر ہوں **علاج** حرارت اور برودت کے موافق غذائیں اور دوائیں جیسا مناسب ہو مزاج کی تعدیل کریں اور ایسی عورت سے نکاح کریں کہ اسکا مزاج مرد کے مزاج کے متضاد ہو تاکہ دونوں کی منی مل کے معتدل ہو جائے اور رحم میں ٹھہر جائے **دوسری نوع** وہ ہے کہ کمرہ کی رباط کوتاہ ہو اس سبب سے منی رحم کی انتہا میں نہ پہنچے اور اسکا یہ نشان ہے کہ کمرہ خمدار اور جھکا ہوا ہو۔ یعنی خصیتین کی طرف جھکا ہو اور بول بھی سیدھا اور تیزی سے نہ نکلے بلکہ نیچے کی جانب دھار کا رخ ہو اور کمرہ فتحہ سے قضیب کے سر کے نیچے ہیں۔ **علاج** چربیاں اور مغز اور لعابات اور روغن ملیں تاکہ اسمیں نرمی آئے پھر آلت کو کھینچکر سیدھا کریں اور کسی سیدھی چیز پر سیدھا باندھ دیں تاکہ سیدھا ہو جائے اور اگر اس تدبیر سے فائدہ نہ ہو تو حشفہ میں خم ہے وہاں پر تھوڑا سا رباط کو کاٹ ڈالیں اور کسی سیدھی چیز پر باندھ کر اسی طرح رکھیں جب تک کہ زخم اچھا ہو جائے **تیسری نوع** وہ ہے کہ مرد کے آلات منی میں فتور پڑے مثلاً خصیتین کی رگیں کٹ جائیں یا دونوں کانوں کے پیچھے کی رگیں کٹ جائیں کما قال ابقراط فی کتاب الجراحات و الکی قطعہما یبطل النسل یعنی جیسا بقراط نے کتاب جراحات اور کے میں کہا ہے کہ ان رگوں کا قطع کرنا نسل کو باطل کرتا ہے اسکا علاج غیر ممکن ہے اور جان لینا چاہیئے کہ کبھی مرد و عورت کی منی میں اصل پیدائش سے ہی ایک ایسی خاصیت ہوتی ہے کہ انعقاد کے قابل نہیں ہوتی اور اسکے سوا کوئی اور سبب نہیں ہوتا۔ جیسا کہ بعض درختوں کو پھل نہیں آتا اور عقر حقیقی یہی ہے اور اسکا تدارک نہیں ہو سکتا کیونکہ اسکا سبب معلوم نہیں لیکن جو دوائیں کہ انکی خاصیت حمل کے لئے مفید ہیں۔ ممکن ہے کہ مشیت الٰہی کے موافق فائدہ کریں **فائدہ** اس بات کے امتحان میں کہ عقر مرد کی طرف سے ہے یا عورت کی طرف سے دونوں کی منی کو الگ الگ پانی میں ڈالیں جونسی پانی پر ٹھہر جائے اور تہ میں نہ بیٹھے عقر اسکی طرف سے ہے دوسرا طریق یہ ہے کہ ہر ایک کا پیشاب درخت کا ہو یا کدو کی جڑمیں الگ الگ ڈالیں سو جسکا پیشاب کہ اس درخت کو خشک کر دے عقر اس کی طرف سے ہے ایک طریق یہ ہے کہ گیہوں اور جو اور باقلا کے سات سات دانے لیں اور مٹی کے برتن میں ڈال کر حکم کریں کہ اسپر پیشاب کیا کریں۔ اور مرد اور عورت دونوں کا برتن جدا جدا ہو جسکے برتن میں دانے نہ اگیں اسی کی طرف سے عقر ہے اور یہ امتحان خاص اسی عقر کے لئے ہوتا ہے کہ منی میں اصل خلقت سے وہ خاصیت ہو جس سے پیدائش نہ ہو سکے اور اوس کا یہ امتحان نہیں **ان دواؤں کا بیان**

کہ بالخاصیت حمل کے رہنے پر امداد کرتی ہیں برادہ ہاتھی دانت ایک مثقال کھانا مفید ہے دوسرا نسخہ بول فیل جماع کے وقت یا اُس سے پہلے پلانا بہت مؤثر ہے اور نسخہ زبر الاسیجان کہ اُس کو بزر سیسا لیوس بھی کہتے ہیں۔ اُس کا کھانا مجرب ہے اور نسخہ پنیر مایہ کے اقسام خاصکر پنیر مایہ خرگوش کا طہر کے بعد حمول مفید ہے نسخہ فرزجہ کہ سک اور سنبل اور خصیۃ الثعلب اور روغن بلسان اور روغن بان اور روغن سوسن سے بنائیں اس باب میں مفید ہے ایک اور ترکیب خاوزہر حیوانی دوغ کے ساتھ کھلانا لڑکا ہونے کے حمل پر امداد کرتا ہے

دوسری فصل علامات حمل اور نر و مادہ کا فرق اور تدبیر حبالے کے بیان میں

یعنے حوامل اور کثرت اسقاط اور عسر ولادت اور احتباس مشیمہ اور جنین میت اور احتباس نفاس اور تدبیر تسکین درد رحم کہ ولادت کے بعد پیدا ہوتا ہے اور حمل ساقط کرنے کا حیلہ اور وہ حیلہ جس سے حمل نہ ٹھہرے اور ہر ایک علیحدہ قسم میں بیان کیا جاتا ہے

پہلی قسم علامات حمل اور فرق نر و مادہ کے بیان میں سو حمل کی تو یہ علامت ہے کہ فرج تنگ اور خشک ہو جائے اور رحم کا منہ بند ہو جائے اور فرج اور ناف کے درمیان تھوڑا سا درد پیدا ہوا اور عورت جماع سے کراہیت کرے اگر حمل میں لڑکا ہو اور تجامعت سے اُس کو الم پہنچے اور دوسرے آثار جماع کے بعد قشعریرہ اور حیض کا موقوف ہونا اور سر پستان میں سیاہی اور آنکھ کی سفیدی میں تیرگی اور غثیان اور بُری چیزیں کھانے کی رغبت جیسے کوئلہ اور مٹی اور ان کے سوا ظاہر ہوں اور نرینہ کی یہ علامت ہے کہ عورت کا رنگ خوب اور صاف معلوم ہو اور پیشاب رنگین ہو اور اکثر اوقات داہنا پستان بائیں سے زیادہ ہو اور سر پستان سرخی مائل ہو جائے اور جنین کی حرکت داہنی طرف محسوس ہو اور عورت پر حرکت گراں نہ ہو اور لطیف چیزوں کے کھانے کی خواہش رکھے اور حکما نے کہا ہے کہ اگر درد عورت کی کمر سے اُٹھے پھر شکم میں آئے تو لڑکا ہوتا ہے اور اگر درد ناف اور فرج کے درمیان سے اُٹھتا ہے تو لڑکی پیدا ہوتی ہے اور مادینہ کی یہ علامت ہے کہ رنگ کی رونق جاتی رہے اور حرکت سست ہو جائے اور سینہ کا سر سیاہ اور بایاں پستان داہنی سے بڑا ہو جائے اور قارورہ سفید اکثر احوال میں اور اکثر جنین کی حرکت بائیں طرف محسوس ہو اور پیٹ بہت بڑا نہ ہو اور عورت کو اکثر بُری چیزوں کی خواہش ہو مثلاً مٹی وغیرہ اور اشتہا سے کا ذب پیدا ہو اور امتحان کے لیے بقراط نے کہا ہے کہ اگر حمل میں شک پڑے تو پانچ مثقال شہد پانی میں ملا کے سوتے وقت عورت کو پلائیں اگر ناف میں مروڑ اور پیچش پیدا ہو تو حاملہ ہے اور نہیں تو نہیں دوسرا طریق یہ ہے کہ حکم کریں کہ روزہ رکھے شام کے وقت افطار سے پہلے عود یا اُس کے سوا ایسے برتن میں رکھ کر جلائیں کہ اس کی بو نہ نکلے اور اُس برتن میں ایک ٹونٹی لگا کر اس کا دوسرا سر فرج میں لائیں سو اگر اُس کی بو عورت کی ناک میں پہنچے تو حاملہ ہے اور نہیں تو نہیں اور بعض اطبا یہ طریق کہتے ہیں کہ زرا وند کو ٹ کے شہد میں ملائیں اور صوف میں لگا کر نہار منہ فرزجہ کریں اور دو پہر تک کچھ نہ کھلائیں سو اگر اُس کے منہ میں کچھ مزہ نہیں معلوم ہوتا تو حاملہ نہیں اور اگر مزہ معلوم ہوتا ہے تو حاملہ ہے پھر اگر میٹھا مزہ معلوم ہو تو حمل میں لڑکا ہے اور اگر منہ کا مزہ تلخ ہے تو حمل میں لڑکی ہے مؤلف دستور العلاج میں لکھا ہے کہ حمل کی تین نشانیاں ہیں ایک تو یہ کہ عورت کو اپنا حال خود معلوم ہو جیسے شکم میں گرانی اور کمر میں بوجھ اور دوسرے طبیب اور دائی کو معلوم ہو جاتا ہے تیسرے ہر کو اُس کا حال معلوم ہو جیسے جماع سے نفرت اور اگر جانوں کو دے تو اُن کے زبان میں کچھ درد ہوتا ہے دوسری قسم حاملہ عورتوں کی تدبیر کے بیان میں جبکہ حمل معلوم ہو تو واجب ہے کہ عورت کو دے اور بہت بوجھ اُٹھانے سے اور دوڑنے اور چیخ مارنے سے اور ایسی چیزوں سے اور امتلا اور تشنج اور قے اور خوف اور غم سے اور چیزیں کہ اورام پیدا کرتی ہیں اُن کے کھانے سے بچنا چاہیے اور فصد اور مسہل سے پرہیز کرے خاص کر چوتھے مہینے سے پہلے اور ساتویں مہینے کے بعد اور جہاں تک ممکن ہو اسہال کی ضرورت پیش آئے تو ملین سے کام لینا چاہیے ... ان کا نقصان ہو سکے تو [illegible]

اور اگر فصد کھولیں تو تھوڑا تھوڑا خون کئی دفعہ میں نکالیں اور حاملہ کو چاہیئے کہ ہر وقت بیکار پڑی نہ رہے بلکہ چلتی پھرتی رہے تاکہ فضول تحلیل ہوں اور حامل کو جماع ضرر کرتا ہے خاصکر اگر اُس کا مرد جماع میں قوی اور دراز آلت ہو کہ ہر دفعہ قضیب کا سر رحم کے منہ پر ٹکرائے اور ایسا ہی نفاخ چیزیں مثلاً لوبیا اور کرکر اور باقلا اور نخود اور کنجد اور کرفس مضر ہیں اور چاہیئے کہ بچہ کی حفاظت کے لیئے تاکہ اسقاط سے محفوظ رہے ادویہ قلبیہ جیسے مفرحات یاقوتیہ وغیرہ اور تریاق اور شرودیطوس اور دواء المسک اور درونج اور زرنباد کھلایا کریں مزاج کی حالت اور برودت کی رعایت سے اور پاکیزہ روٹی اور یکسالہ بکری کا گوشت اور بہی اور سیب اور امرود اور انار اور موبیز اور شراب ریحانی نافع ہیں لیکن جہاں کہیں رطوبت مزلقہ زیادہ ہو اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے تو لازم ہے کہ شوربا اور اسفیدباج اور میوؤں سے اور حمام سے پرہیز کریں اور اگر کچھ قبض ہو تو اُس کے تلیین پر موافق چیزوں سے اعانت رکھیں الحاصل حاملہ کی طبیعت میں قبض اچھا نہیں کیونکہ امعا کا امتلا رحم کے نزدیک ہونے کے سبب جنین کو ایذا پہنچاتا ہے اور رطوبت مزلقہ کے دفع کرنے کے لیئے اورار اور تعریق یعنی عرق لانا اور حقنہ اور اسہال خوب ہیں اور جب تک تعریق سے کام چلے اورار نہ کریں اور جب تک نرم حقنہ سے قبض رفع ہو مسہلات نہ پلائیں اور جو عوارض اُن کو اکثر پیش آتے ہیں اُن میں سے ہر ایک کی تدبیر لکھی جاتی ہے **قے اور غثیان کی تدبیر** اور حامل کو اکثر یہی بات پیش آتی ہے کیونکہ معدے میں اخلاط جمع ہوتے ہیں اسی واسطے کہتے ہیں کہ جب تک حد سے زیادہ نہ ہو اُس کو نہ روکیں خاصکر اگر ابھی تک چار مہینہ نہ گذرے ہیں کیونکہ وہ حیض کا مواد ہے کہ دفع ہوتا ہے مگر جب کہ ضعف کا خوف ہو اور قے کی حرکت سے یہ خوف ہو کہ جنین کو الم پہنچیگا یا چار مہینہ گذر چکے ہوں تو لازم ہے کہ اُس کو اُن چیزوں سے ساکن کریں کہ امراض معدہ میں قے اور غثیان کے باب میں مذکور ہیں اور غثیان دفع کرنے کے لیئے شبت اور تخم ترب کے جوشاندے سے قے کرنا مفید ہے جس وقت کہ قے آسان ہو اور ریاضت معتدل مثلاً کچھ چلنا اور کبھی کبھی سوار ہونا مفید ہے اسلیئے کہ اخلاط تحلیل ہوتے ہیں **بُری چیزوں کی اشتہا کی تدبیر** امراض معدہ میں جدا فصل میں لکھی گئی جو کچھ احوال حوامل کے مناسب ہوں وہاں سے اخذ کریں **خفقان کی تدبیر** کبھی حاملہ کے فم معدہ میں کوئی خلط اگر خفقان پیدا کرتی ہے اس صورت میں گرم پانی اور گلاب گرم کر کر پینا اور ریاضت معتدل کرنا بہتر ہے اور اگر اس تدبیر سے دور نہ ہو تو امراض قلب کے باب میں رجوع کریں **ہیضہ کی تدبیر** کہ معدہ میں اور آنتوں میں بھرتے ہیں اُن کو دفع کرے معجون کمونی اور سفوف مقوی وغیرہ کھانا کھانے کے بعد تھوڑا دینا مفید ہے اور کھانا کم کھانا اور حرکت معتدل نہایت نفع دیتی ہے اور جاننا چاہیئے کہ سفوف مقوی سے یہ سفوف مراد ہے پودینہ چھوٹی الائچی کچری سادج ہندی بادیان کشنیز خشک انار دانہ ترش کرویا فلفل سیاہ گل سرخ دار فلفل نمک سیاہ نمک لاہوری موافق مزاج کے ملا کے سفوف بنائیں اور اگر مزاج میں حرارت اور گرمی کا زمانہ ہو تو فلفل سیاہ اور دار فلفل موقوف رکھیں **ورم کی تدبیر** پانوں کی پشت پر پیدا ہو روغن اور سرکہ ملا کے طلا کریں اور نمک سرکہ میں بھی مفید ہے اور برگ کرنب جوش کر کے ضماد کرنا اور ریسوت کرنب کے پانی میں ایلوا صندل اور فوفل عنب الثعلب کے پانی میں طلا کرنا فائدہ مند ہے **خارش اور جوشش کی تدبیر** کہ فرج کے اندر یا باہر پیدا ہو لعاب خطمی اور گل سرشو طلا کرنا اور گل سرشو وغیرہ میں اور شیرہ عنب الثعلب میں اور تربوز اور کاسنی کے پانی میں جو سہاان میں سے میسر آئے ملا کے اس میں بیٹھنا اور فرج کے اندر اور باہر دواے مذکور کا لگانا فائدہ کرتا ہے **اس بات کی تدبیر کہ پشت اور شکم** کے عضلات جنین کے بوجھ اور سہارات سے بھر کر کھینچ جائیں اور اُن میں نہایت تکان اور ماندگی پیدا ہو اس صورت میں روغن ملنا اور بکری کی مینگنیاں اور جو کا آٹا لیکہ اُس کی روٹی پکا کر ایک کپڑے میں باندھ کر اُس سے تکمید کرنا اور لطیف غذائیں کھلانا اور پشت اور گردن اور کتفوں اور بازو کے عضلات کو زور سے ملنا فائدہ دیتا ہے **اُس خون کی تدبیر** کہ حاملہ عورتوں سے بے محل اور بے دستور جاری ہو عدس مقشر اور انجبار خشک ہلیلہ پانی اور سرکہ میں جوش کر کے اُس کے پانی میں آبزن کریں اور اس کا ثفل بار بار پیسکر عانہ پر طلا کریں اور اگر ہمیشہ ساقوں کے نزدیک

کھر یا اور جو کچھ افراط طمث میں آئیگا انشاءاللہ تعالےٰ وہ استعمال کریں **فائدہ** جبکہ نواں مہینہ شروع ہو تو چاہئیے کہ حاملہ ہمیشہ تین درم روغن بادام شیریں نہار منہ کھلائے اور جو چیز کہ ترش اور قابض اور غلیظ ہو اس سے پرہیز کرے کیونکہ اگر ایسا کریگی تو بچہ بے زحمت پیدا ہوگا نہایت پاکیزہ اور ایسا ہی جبکہ ولادت کے دن نزدیک آجائیں تو چاہئیے کہ حمام اور آبزن میں جسمیں کہ نبات حلبہ السی شبت جوش دیا ہو بیٹھے اور اُس کے شکم اور پشت پر روغن شبت روغن بابونہ روغن گل ملیں اور چکنی غذائیں یا زرفندا اور روغن بادام کا حلوا کھلائیں تاکہ آسانی سے جنے اور عسر ولادت کی تدبیر کا بیان آگے آئیگا

تیسری قسم کثرت اسقاط کے بیان میں

یعنی کثرت سے حمل گرانا اُس کے اسباب بہت ہیں ایک تو خارجی مثلاً چوٹ لگنا اور گر پڑنا اور زور سے اچھلنا خاصکر پیچھے کی طرف دوسرا النفسانی جیسے غضب حد سے زیادہ اور غم حد سے زیادہ اور حمام میں بہت ٹھہرنا اور ہوا کی حرارت اور برودت کی افراط اور ایسی غذاؤں کی خوشبو کا سونگھنا جن پر طبیعت راغب ہو اور میسر نہ ہوں اور رنج حد سے زیادہ خوشی میں شاذونادر اسقاط کی نوبت پہنچے تیسرا بدنی مثلاً بیماریاں اور حد سے زیادہ زیادہ خلو خواہ بھوک کے سبب خواہ استفراغ کی وجہ سے اور بہت امتلا اور تخمہ اور جماع کی کثرت چوتھا یہ کہ جنین کے حال میں فساد آنے سے اسقاط ہو جائے مثلاً جنین ضعیف ہو جائے یا مر جائے اور طبیعت اُس کو دفع کرے اور جنین کی بیماریوں کا یہ نشان ہے کہ اُس کی ماں اکثر بیمار رہے اور استفراغات کی کثرت اور حیض کا جاری ہونا اور شروع حمل میں دودھ کا بہنا اور ضعف کی علامت کا خاصہ یہ ہے کہ جنین حرکت نہ کرے یا حرکت ضعیف کرے اس فقیر کے زمانہ میں ایک عورت کو حمل رہا اور چار مہینے تک جنین کی حرکت اُس کو خوب معلوم ہوتی تھی اُس کے بعد بدون عارضہ ظاہری جنین کی حرکت موقوف ہو گئی اور شکم جو بڑھتا تھا دب گیا اس چار مہینے میں جو کچھ نشو و نما کی نوبت پہنچی تھی اُس میں بھی کمی آگئی اسی حالت میں آٹھ مہینے گذر گئے اور نواں مہینا تھا کہ یکبارگی اُس کے شکم میں درد شدت سے اٹھا اور بچہ ایک غشا میں لپٹا ہوا نکلا جب غشا کو پھاڑ کر بچہ کو نکالا تو خلقت میں پورا تھا اور تمام اعضا جیسے نویں مہینے کی پیدائش میں ہونا چاہئیں پورے پورے تھے مگر منہ اور سر کہ انمیں فتور پڑا تھا اور تمام سر کچلا ہوا تھا گویا اُسمیں ہڈی نہ تھی اور تمام چہرہ میں بجز منہ کے اور ناک کے دو سوراخ بہت چھوٹے چھوٹے کے سوا اور کچھ نہیں معلوم ہوتا تھا خواہ آنکھ یا ناک کی جڑ وغیرہ اور دونوں کان گردن کی جڑ میں لگے ہوئے تھے اور گردن بہت فربہ تھی اور اگلے دو دانتوں کی جگہ سخت نیش کے مانند اُبھرے ہوئے گویا دانت ہیں اور جب پیدا ہوا دم نہ تھا اور اس مدت حمل میں اُس کی ماں کو کچھ بیماری اور تکلیف نہ تھی اس حکایت سے بہت فائدے نکلتے ہیں پانچواں سبب کہ اسقاط کا باعث ہوتا ہے یہ ہے کہ رحم کا منہ بہت فراخ ہو یا اُس میں رطوبت زیادہ ہو اس سبب سے بچہ رحم میں نہ ٹھہر سکے اور پھسل جائے چھٹا سبب یہ ہے کہ سوء مزاج حار محرق یا بارد منجمد یا ریاح رحم میں اگر اسقاط کے باعث ہوں ساتواں سبب یہ کہ حیض کا بند ہونا جو حمل کو لازم ہے اس سے اسقاط کی نوبت پہنچے اور یہ اسطرح ہوتا ہے کہ خون زیادہ ہو اور جنین کی غذا میں تھوڑا صرف ہو پھر وہ خون زیادہ ہو کر جنین کو پھسلائے آٹھواں سبب یہ کہ عورت نہایت لاغر ہو اور اُس کے اعضا بھوکے رہیں چنانچہ اُسکی غذا میں سے کچھ نہ بچے کہ جنین تک جنین کی غذا میں صرف ہو پھر جنین ضعیف ہو اور طبیعت اُس کو دفع کرے پانچویں سبب سے ساتویں سبب تک اگرچہ امور بدنیہ میں داخل ہیں لیکن کثرت فوائد کے لئے جدا لکھے گئے **فائدہ** جس عورت کا بدن اعتدال کے درجہ میں ہوتا ہے اور دوسرے تیسرے مہینے میں اُس کا حمل گرتا ہے معلوم کر سکتے ہیں کہ اُس کے تقعر رحم یعنی رحم کی رگوں کے منہ کہ چھینٹوں کی صورت میں رطوبت خالی سے بھر گئے اس سبب سے سنبھال سکے جنین کو نہیں روک سکتی اور جہاں اسباب خارجیہ یا نفسیہ اُس کے باعث ہوں تو اُسکی علامت ظاہر ہے اور اُن سے بچنا اُس کا علاج ہے اور جہاں اسباب بدنیہ ہوں تو اسکا نشان بھی ظاہر ہے **علاج** جلد اُس کا ازالہ کریں موافق چیزوں سے مثلاً اگر رطوبت اسکا سبب تھا کہ رحم سست ہو گیا ہے اور اُس کو سیلان رطوبت رحم ہے اور پلک کے آس پاس اور منہ میں پانی بھر آئے

سے پہچان سکتے ہیں تو شربت بالنگو اور ماءالاصول اور اذا قہ شربت بزوری پلائیں اور کباب مصالحہ دار اور جانور زعفران اور دارچینی کھلائیں اور سیر کیا کریں اور اختیاج پڑے تو حبوب اور ایارج سے تنقیہ کریں اور دواءالمسک اور سنجر پینا مفید ہے اور رحم میں غالیہ اور روغن خلوق اور روغن زنبق سے حقنہ کرنا مفید ہے اور یہ معجون نفع کرتی ہے اس کی ترکیب زرنباد درونج عقربی ہر ایک ۲ درم فرنجمشک کبابہ عود ہر ایک تین درم افتیمون سنبل ہر ایک آدھا درم کوٹ چھان کے شہد میں ملائیں خوراک ایک مثقال سفوف کہ ایسا ہی اثر کرتا ہے جند بیدستر آدھا درم تخم کرفس بادیان انیسوں نانخواہ مصطکی خولنجان ہر ایک تین درم کوٹ چھان کے ایک درم کھلائیں فائدہ افزا دوا بن قادری میں مصنف رحمۃ اللہ نے دواءالمسک کی ترکیب اس طرح لکھی ہے مروارید ناسفتہ کہربا ابریشم خام مقرض زرنباد درونج عقربی ایک ایک مثقال بہمن سفید قاقلہ سنبل الطیب قرنفل ساذج ہندی اشنا ایک ایک درم جند بیدستر دار فلفل زنجبیل آدھا آدھا درم اور بعض طبیب جند بیدستر ایک درم مشک اٹھ دانگ ملاتے ہیں سب دواؤں کو کوٹ پیس کے دو چند سے چہارچند عسل آتش ندیدہ یعنی کچے شہد میں ملا کے دواءالمسک تیار کریں مقدار خوراک ایک مثقال چالیس دن کے بعد اور بعض طبیب کہتے ہیں کہ جب چھ مہینے اس دوا کو بنے ہوگئے گزر جائیں تو استعمال کریں اور جاننا چاہئے کہ اس دوا کے اجزا کے اوزان میں اکثر کتابوں میں بہت تفاوت ہے چونکہ معتمد علیہ یہی نسخہ ٹھیک اور درست تھا لکھا گیا اگر ہوائے غلیظ رحم میں ٹھہر جائے اور اس کو پیٹ کے پھیلنے سے اور قراقر اور نفخ معدہ و سوء ہضم سے اور نفاخ غذا کے ضرر پہنچانے سے پہچان سکتے ہیں علاج بادیان انیسوں تخم کرفس اور گلقند کا جلاب بنا کے پلائیں اور ماءالاصول فائدہ کرتا ہے اور سنجر اور آب شیر مشک ملا کے کے ساتھ اور کپاس اور شیرہ کا گوشت اور روغن زنبق اور روغن قسط روغن ناردین سوسن اور عاقرقرحا اور فلفل ملیں اور معجون مفید ہے زرنباد درونج عقربی جند بیدستر مازو ملا شیر ایک ایک درم زنجبیل دو درم مشک ایک دانگ کوٹ چھان کے شہد میں ملا کے ایک مثقال کھلائیں اور شکر اور نارجیل کھانا مفید ہے اور اگر عورت کا لاغر ہونا اس کا سبب ہو اور بدن کے ضعف اور لاغری سے ظاہر ہے علاج سمن غذائیں جیسے ہریسہ اور مچھلی اور روغن گاؤ اور شکر کھلائیں اور روغن بنفشہ اور روغن بادام بدن پر ملا اور غذا کھا کے حمام معتدل کرنا فائدہ مند ہے اور اگر کوئی اور سبب ہو تو اس کا ازالہ کریں اور اس کے ساتھ وقت اور مزاج کی رعایت رکھیں نتیجہ اکثر احوال میں اسقاط کے وہی سبب ہیں کہ عقر میں گذر چکے لیکن اس سبب کی تلاش کے وقت مطلب آسانی سے نکل آئے قسم علیحدہ ہیں بھی ان کو لکھا غرض کہ جو مقاصد باقی ہیں اور اسقاط سے تعلق رکھتے ہیں ان کے لئے عقر میں رجوع کریں چوتھی قسم عسر ولادت کے بیان میں یہ کئی طرح ہے ایک تو لڑکہ عورت کے فربہ ہونے اور رحم کے چھوٹا ہونے سے اور راستہ کی تنگی اور دافعہ کے ضعف سے پیدائش دشوار ہو سو فربہی کا نشان تو ظاہر ہے اور رحم کا چھوٹا ہونا بچے کے جثہ کی کمی سے اور راستہ کی تنگی کو فم رحم کے خوب فراخ نہ ہونے سے اور ضعف دافعہ عورت کو حرکت اخراج کے خوب محسوس نہ ہونے سے جان سکتے ہیں علاج روغن بنفشہ روغن زنبق روغن زیتون اور مرغ اور بط کی چربی اور مغز ساق گاؤ شکم اور پشت پر ملیں اور بابونہ اور شبت حلبہ تخم کتان اکلیل پانی میں جوش دے کے حاملہ کو اس پانی میں بٹھائیں کہ پانی ناف تک رہے اور مشکطرامشیع اور پرسیاوشاں جوش دے کے نبات ملا کر پلائیں اور شونیز اور جند بیدستر اور کندش چھینک آنے کے لئے استعمال کریں اور جب چھینک آنے لگے تو ناک اور منہ بند کر لیں تاکہ دفع کی قوت اندر کی جانب جا پڑے اور بچہ کے نکالنے پر امداد کرے اور گھوڑے اور گدھے اور خچر کے سم کا دھواں دینا نفع کرتا ہے اور مرغ فربہ کا شوربا پلانا مفید ہے دوسرے یہ کہ ہوا سرد یا کسی اور سردی سے فم رحم کثیف اور منقبض ہو جائے اور اس کو رحم میں سردی اور کثافت کے ہونے سے جان سکتے ہیں علاج گرم حمام میں لے جائیں اور نیم گرم پانی میں بٹھلائیں اور گرم ادویہ ملیں روغن مذکورہ ملیں اور شہد کا فرزجہ کریں نیز سے کہ مشیمہ

کا دیر ہونا دشواری کا باعث ہو جانا چاہیئے کہ مشیمہ ایک پردہ ہے کہ رحم میں جنین کے گرد پیدا ہوتا ہے تاکہ اُس کی حفاظت کرے
جیسے کدو دانہ کی تھیلی ہوتی ہے لیکن اس سے زیادہ سخت اور فراخ ہوتا ہے اور جنین جب نکلنے کے لیئے حرکت کرتا ہے اور قوی ہوتا
تو یہ پردہ پھٹ جاتا ہے اور جنین اُس میں سے نکل آتا ہے اس کے بعد باہر نکلتا ہے سو اگر یہ پردہ نہایت موٹا ہوتا ہے تو جلدی نہیں پھٹتا ایسی تدبیر کریں
کہ جنین ہلاک نہ ہو کیونکہ خروج کی حرکت سے اُس کو مشقت پڑتی ہے اور نکل نہیں سکتا اس لیئے ہلاکت کا خوف ہے اور اکثر آدمی اسی سبب سے
ہلاک ہوئے کیونکہ اسباب کو کسی نے نہ سمجھا پس دائی کو چاہیئے کہ مشیمہ کو بائیں ہاتھ سے کھینچے اور نیز اُسترا لیکے اُس کو چیر ڈالے اور اس کام
کے لیئے ہوشیار دائی چاہیئے کہ مشیمہ کاٹنے کے وقت حاملہ اور جنین کو ایذا نہ پہنچے فائدہ حاملہ کے حق میں خاصکر جس کو ولادت دشوار ہو جملہ
طریق یہ ہے کہ جب پیدائش کے آثار ظاہر ہوں تو گرم حمام میں لیجائیں اور بہت سا گرم پانی اُس کے سر پر ڈالیں اور آبزن میں بٹھلائیں
اور روغن ملیں اور حکم کریں کہ چند قدم چلے پھر پاؤں پر یعنی اکڑوں بیٹھے اور ایک دفعہ ہی وہاں سے کود سے اور کئی مرتبہ ایسا کرے اس وقت دائی
لعاب تخم کتان یا روغن بادام یا شیرہ تخم خیارین بادام یا مرغ کی چربی یا بط کی چربی یا روغن بنفشہ میں ملا کے فم رحم میں ملے اور اسمیں لگائے اور عورت
کو چاہیئے کہ غلبہ درد سے پہلے بول اور غائط سے خالی اور فارغ ہو اور اگر شکم میں قبض ہو تو حمام میں نرم حقنہ سے رفع کریں اور کئی دن پہلے
شوربا سے نرم و چرب پر قناعت کرے اور غذا میں کمی کرے اور سرد پانی اور ترشیوں سے اور سرد چیزوں سے پرہیز کرے اور گرم مکان
میں رہا کرے اور کسی وجہ سے بچے کے بدن میں سردی نہ پہنچنے دے اور جب درد اُٹھے تو اس پر صبر کرے اور غل نہ مچائے اور پاؤں پر زور
دے تاکہ زور کا اثر اندر پہنچے اور جبتک اندر کی جانب میں زور کا میلان معلوم ہو ہرگز نکالنے میں زور نہ کرے اور بعضوں کا قول اطبا اس کو مجرب کہتے ہیں استعمال
کرے چند بید مشک ہر ایک ایک مثقال دارچینی اصل ہر ایک آدھا مثقال کوٹ چھان کے شہد میں ملائیں اور بقدر ضرورت گرم پانی میں یا
ماءالعسل میں یا پرانی شراب میں حل کر کے کھلائیں چونکہ یہ کہ مزاج اور ہوا کی حرارت مزاج کا باعث ہو جاتے اور یہ بات گرمی کے ہونے اور درد وغیرہ
اسباب کے نہ ہونے سے معلوم ہوتی ہے علاج روغن بنفشہ اور صندل ہرتی اور گلاب شکم اور پشت پر ملیں اور آب انار بہی شکر کے ساتھ
پلائیں اور گرم چیزوں سے پرہیز کریں اور مکان معتدل میں رکھیں اور اس وقت میں سب تدابیر جو منع ہیں فائدہ ان دواؤں کے بیان
کہ بالخاصیت عسر ولادت کو مفید ہیں جاننا چاہیئے کہ سنگ مقناطیس بائیں ہاتھ میں لینا اور سپید ولیف گھٹنے پر باندھنا مفید ہے اور اگر
پوست خیار شنبر چار مثقال کوٹ کے جوش دیں اور شربت بنفشہ یا تخم داتب میں ملا کے پلائیں تو فی الفور جنین اور مشیمہ کو نکالتا ہے اور مجرب ہے اور اگر
فوفل اُس کو کوٹ کے جوش دیکے پلائیں تو ویسا ہی عمل کرتا ہے اور دارچینی کو کھانا پیدائش کو آسان کرتا ہے اور حلتیت بید مشک میں ملا کے دینا بہت
موثر ہے اور ہمیشہ خوشبو سونگنے سے حاملہ کو منع کریں خاصکر وضع حمل کے وقت کیونکہ خوشبو کو سونگنا ولادت کو دشوار کرتا ہے اثناء ملح الجبہ کا فرج کے
نیچے دھواں کرنا بچے کے نکالنے میں مجرب ہے مگر اُس کو استعمال کرنا مناسب نہیں اسلیئے کہ کبھی اُسکی ولادت سے جنین ہلاک ہوتا ہے فائدہ جبکہ
درد زہ چار دن تک برابر رہے تو جاننا چاہیئے کہ جنین ہلاک ہوا جلد اُس کا تدارک کرنا چاہیئے **پانچویں قسم اخراج مشیمہ** و جنین مردہ کے
بیان میں یعنی رکے ہوئے بچہ دان اور مرے ہوئے بچے کا نکالنا جبکہ بچہ شکم میں مر جاتا ہے یا بچہ شکم سے نکل آئے مگر بچہ دان نہ نکلے اور
اُس دانہ کی طرح اس میں بچہ رہتا ہے لوٹ جائے تو اُس کے نکالنے میں جلدی کریں کہ ہلاکت کا خوف ہے اور جنین کے مرجانے کی
یہ علامت ہے کہ شکم میں حرکت محسوس نہ ہو اور حاملہ کے اطراف سرد ہو جائیں اور دم متواتر آئے **علاج** مشکطرامشیع ابہل پرسیاوشاں ہر ایک تین
درم ... پودینہ ہر ایک دو درم جوش دیکے دس مثقال شہد ملا کے پلائیں اور کنگنی اور کلونجی سونگھائیں کہ چھینک آنے لگے پھر اُس کا منہ
اور ناک بند کریں تاکہ اُس کی قوت باطن میں پہنچے اور جو کچھ رحم میں ہے اُس کو نکال ڈالے اور زراوند اور ترمس اور ہیرا قرفا اور ابہل کوٹ کر
بیل کے پتے میں ملا کے استعمال کریں اور تخم حنظل اور قسط اور سداب خشک ہر ایک تین درم مر ایک درم کوٹ چھان کے بیل کے پتے

میں ملا کے ناف اور عانہ پر طلا کریں اور مر اور بارزد اور جاؤ شیر اور جند بیدستر اور کرنب بیل کے پتے میں گوندھ کر قرص بنائیں اور انگیٹھی میں جلا کے سر پوش سوراخ دار کے وسیلے سے اُسکا دھواں فرج میں پہنچائیں **دوسرا نسخہ** مر جاؤشیر سکبینج برابر لیکر گولیاں بنائیں اور تین درم اُن میں سے کھلائیں جو کچھ رحم میں ہوتا ہے نکل آتا ہے **دوسرا نسخہ** قطران عود سداب تخم حنظل ہر ایک برابر کوٹ کے فرزجہ کریں بچہ گر پڑتا ہے **دوسرا نسخہ** جاؤشیر جند بیدستر قند سفید زہرہ گاؤ برابر لیکر سب کو ملا کے ایک درم گرم پانی میں دیں اور کچھ دیر کے بعد چھینک آنے کی تدبیر کریں کہ ذکر کیا ہے فی الفور جنین اور مشیمہ نکل آتا ہے **دوسری تدبیر** فقط پوست مار سرگین کبوتر یا دونوں کو ملا کے اگر تبخیر کریں تو بچہ جلد نکلتا ہے اور جب اس تدبیر سے کام نہ نکلے تو چاہیئے کہ دائی ہاتھ اندر ڈالکر اس طرح پر باہر کھینچ لے کہ دوسرے عضو میں آفت نہ پہنچے **فائدہ** جہاں کہیں کہ مرے بچے کے نکال لینے میں کوئی حیلہ مفید نہ ہو تو اُس کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے باہر نکال لیں چنانچہ اِس کام سے دائیاں واقف ہیں اور اس کام میں بہت بڑا خوف ہے سو جب تک اور تدبیروں سے مطلب حاصل ہو اس کام پر متوجہ نہوں

چھٹی قسم احتباس نفاس کے بیان میں یعنی نفاس کا خون بند ہونا جاننا چاہیئے کہ جو خون بچہ جننے کے بعد آتا ہے اُس کو نفاس کہتے ہیں اور اس کی مدت نر و مادہ کے اعتبار سے مختلف ہے نرینہ میں پندرہ دن سے تیس دن تک اور مادینہ میں پینتالیس دن سے چالیس دن تک ہوتا ہے اور جہاں اس وطیرہ پر نہ آئے حالانکہ اس کا دفعہ ہونا ضروری اور واجب ہے وہی بڑے بڑے امراض کہ حیض کے بند ہونے سے عارض ہوتے ہیں پیدا کرتا ہے اس صورت میں لازم ہے کہ ادرار میں اُن چیزوں سے کہ احتباس طمث میں مذکور ہیں کوشش کریں اور یہ دوا فائدہ کرتی ہے تخم کرفس بادیان پرسیاوشاں خشک اطریشیبح جوش دیکے نبات ملا کر پلائیں اور فصل اور زوفا اور حرمل اور علک البطم اور خردل کا بخور کرنا فائدہ مند ہے اور جاننا چاہیئے کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ عورت ضعیف اور لاغر ہے اور اُس کے بدن میں خون زیادہ نہیں کہ پیدائش کے بعد نکلے اُسکا ضرر کم ہے اور تدبیر کی حاجت نہیں **فائدہ** جاننا چاہیئے کہ عورتوں کو جلنے کے بعد خون اور قے ظاہر ہوتے ہیں اور یہ خون بقیہ ہے کہ زمان حمل میں جنین کی غذا سے بچ رہا تو اوپر کی طرف متوجہ ہو کر چھاتیوں میں دودھ بنجاتا ہے اور اس وجہ سے کہ اُس کا میلان اوپر کی طرف ہے قے آتی ہے اور کچھ حیض کی طرف دفع ہوتا ہے اُس کو نفاس کہتے ہیں

ساتویں قسم درد رحم ساکن کرنے کی تدبیر جو کہ ولادت کے بعد عارض ہوتا ہے شربت ماء الاصول اور شوربا سے کشک جو پلائیں اور بچھرا اور گدھے کے سم کا دھواں کریں اور تخم کتان جوش دے کے اُس پانی سے رحم میں حقنہ کریں یا فرج کو دھوئیں رحم کی سوزش کو بٹھلاتا ہے اور گدھی کے دودھ سے قُبل کو دھونا اور رحم میں حقنہ کرنا نفع کرتا ہے اور اقحوان جوش دیکے اُس کا پانی پلائیں اور صعتر کا پانی پلائیں سلیخہ کا مطبوخ پلائیں اور اُس سے رحم میں حقنہ کریں درد کہ پیدائش کے بعد اور حیض آنے سے پہلے ہوتا ہے زائل ہو جاتا ہے اور جو کا ستو کھانا اس درد کو کہ گرمی سے ہوتا ہے زائل کرتا ہے اور طبیخ خبازی کا پلانا اور رحم میں حقنہ کرنا درد کو دور کرتا ہے اور روغن [illegible] ملنا اور قبل میں اُٹھانا فائدہ کرتا ہے خاصکر اگر فم رحم میں سختی بھی موجود ہو **دوسری ترکیب** پوست خشخاش کا پانی پلائیں شدت کے درد کو فی الفور ساکن کرتا ہے لیکن جب تک کسی اور دوا سے کام نکلے اُس کو استعمال نہ کریں کیونکہ اگرچہ درد کو ساکن کرتا ہے مگر خون کو بند کرتا ہے اور شاید کہ اس سبب سے اول درد کو ساکن کرے اسکے بعد نفاس بند ہونے کے سبب سے پہلے دفعہ سے بہت زور سے درد پیدا ہو دوا کہ درد کو اور فم رحم کی سختی کو فائدہ کرتی ہے اور نفاس اور رطوبت کو نکالتی ہے اور رحم کے زخم کو پاک کرتی ہے صاف کیا ہوا شہد ایک حصہ گدھی کا دودھ یا عورت کا دودھ دو حصہ دونوں کو ملا کے چنگاریوں کی آگ پر جو بہت تیز نہوں رکھیں تاکہ دودھ رفتہ رفتہ شہد میں [illegible] ہو جائے پھر ایک کپڑا یا صوف یا روئی بھر کر فرزجہ کریں **فائدہ** حیض کے آنے سے پہلے اور ولادت کے وقت جو درد رحم میں پیدا ہوتا ہے اُس کو بھی اسی طرح ساکن کرتے ہیں جیسا اس قسم میں گذر چکا

آٹھویں قسم حمل گرانے اور بچہ ڈالنے کے بیان میں جاننا چاہیئے کہ جب تک ضرورت قوی نہ ہو اِس امر کا ارتکاب نہ کریں خاصکر اگر اسمیں جان پڑ گئی ہے اور اس کام سے کہ لازم جو کچھ کہ جنین مردہ اور مشیمہ نکالنے کے لیے

کہا گیا کفایت کرتا ہے اور اگر کاغذ کی بتی بناکے فم رحم میں پہنچائیں تو اسی وقت بچہ ساقط ہوتا ہے خصوصاً اگر اس بتی کو قطران میں یا آب حنظل میں یا اس کے طبیخ میں یا ہیں کے پتے میں بھگولیں **دوسری ترکیب** تخم ہزار اسپند کا کھانا اور فرزجہ کرنا اور روغن بلسان کا فرزجہ بچہ کو گراتا ہے اور انگزہ اور بارزد اور بخور مریم مجرب ہے اور اطبا کہتے ہیں کہ اگر حاملہ بخور مریم پر پاؤں رکھے تو اس بات کا خوف ہے کہ بچہ گر پڑے اور اگر عصارہ بخور مریم شکم پر طلا کریں یا اس میں روئی بھر کر فرج میں اٹھائیں تو بچہ گر پڑتا ہے اور عصارۂ برگ حنظل رحم میں حقنہ کرنا اور صوف اسمیں بھر کر فرزجہ کرنا مجرب ہے اور عصارۂ عرطنیثا حقنہ اور حمول کے طور پر بھی یہی تاثیر رکھتا ہے اور اشنان فارسی پیس کر تین درم کھلائیں تو فی الفور بچہ ساقط کرتا ہے اور افسنتین اور شاہترہ کئی دن تک کھلائیں اور یہ دوا گرم مزاج کے موافق ہے **دوسرے مرکب** انگزہ آدھا درم سداب خشک تین درم ہر ایک درم سب ایک خوراک ہے صبح و شام مطبوخ ابہل کے ساتھ دیں بچہ ساقط ہوتا ہے اور تریاق اربعہ اس امر میں مجرب ہے۔

شیافہ کہ فائدہ کرتا ہے اور نہایت قوی ہے نوشادر دس درم اشق تین درم کو پانی میں یا اور جس چیز میں کہ مناسب ہو حل کریں اور نوشادر اسمیں ملاکے شیاف بنائیں کہ چھوہارے کی گٹھلی سے زیادہ دراز ہوں اسمیں سے ایک شیاف لیکے فم رحم میں رکھیں اور تمام رات اسی طرح رکھیں اور رانوں کو تکیہ پر رکھ کر تمام رات سونا چاہئے اور پوست مار کو جلا کے اس کا دھواں فم رحم میں پہنچانا البتہ ساقط کرتا ہے اور یہ دوا گرم مزاج کے لئے مفید ہے خطمی ایک اوقیہ لیکے پیس کے آدھ سیر سرد پانی میں ملا کے پلائیں بچہ پھسل جاتا ہے فائدہ جب اسقاط کرنا چاہیں تو پہلے حمام میں لیجائیں اور شکم پر روغن بید انجیر یا روغن کنجد ملیں اور چکنا شوربا دیں اور فاقہ بھوک کے استعمال سے منع کریں اس کے بعد حمل گرانے والی چیزیں استعمال کریں تاکہ بے مشقت مطلب حاصل ہو اور تھوڑا سا سقمونیا سداب کے پانی میں تر کریں اور پیس لیں اور مرد اپنے قضیب پر طلا کر کے جماع کرے تو حمل گر پڑتا ہے اور کنجد کوٹ کے بیس درم لیکر پانی میں ایک رات تر کریں اور صبح صبح اس پانی کو چھان کے پلائیں بچہ پھسل جاتا ہے **دوا** کہ بچہ زندہ اور مردہ اور مشیمہ کو نکالتی ہے مشکطرا مشیع برنجاسف اگر تر کی قسط تلخ سلیخہ نانخواہ فوتنج مرزنجوش تخم بلیون حلبہ فراسیون جعدہ عود بلسان اسارون ہر ایک ایک حصہ لیکر پانی میں خوب جوش کر کے عورت کو اسمیں بٹھائیں اور اسقاط کے بعد واجب ہے کہ مقل زوفا حرمل صعتر علک البطم خردل جو نسا موجود ہو لیکر جلائیں اور اس کا دھواں رحم میں پہنچائیں تاکہ خون جاری ہو جائے اور غلیظ **خوف** جاننا چاہئے کہ بے ضرورت بچہ گرانا نہ چاہئے اور ضرورت یہ ہے کہ حاملہ خرد سال ہو اور خوف ہو کہ درد زہ سے ہلاک ہوگی یا کسی سخت بیماری میں مبتلا ہو کہ جس میں حمل کے سبب ہلاکت کا خوف ہو یا رحم میں کوئی ایسا مرض ہو کہ بچے کے بڑے ہونے سے پہلے حاملہ کی ہلاکت متصور ہو تو اسقاط کی تدبیریں کریں اور جاننا چاہئے کہ جب درد زہ چار دن تک رہے اور بچہ نہ پیدا ہو تو جان لیں کہ ہلاک ہو گیا فوراً حاملہ کی رہائی کی فکر کریں اور جو تدبیریں مذکور ہو چکیں کام میں لائیں اور یہ دوا نہایت قوی العمل ہے بچہ مردہ اور مشیمہ کو نکالتی ہے اسکی ترکیب تخم حنظل فنجنکشت برگ سداب دو درم سب کو بار یک کر کے بیل کے پتے میں ملا کے ناف سے لیکر پیڑو اور فرج وغیرہ تک طلا کریں اور بچے کے پیٹ میں مر جانے کی یہ علامت ہے کہ پیٹ میں سخت ہو جائے اور جب کہ حاملہ پہلو بدلے تو یہ معلوم ہو کہ ایک پتھر ادھر سے ادھر گرتا ہے اور سابق کی نسبت ناف ٹھنڈی ہو جائے اور چھاتیاں لاغر ہو جائیں اور آنکھ کی سفیدی میں تیرگی آ جائے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کان اور سر اور ناک سفید ہو جائیں اور ہونٹوں کا رنگ سرخ ہو **نویں قسم منع حمل کی** تدبیر اسکا کلیہ یہ ہے کہ مرد جماع کے وقت عورت کو بہت نہ لپٹائے اور رانوں کو اونچی نہ اٹھائے اور انزال کے وقت جہاں تک ہو سکے آلت کو باہر کی طرف کھینچا رکھے اور اس بات میں کوشش کرے کہ اسکو اور عورت کو برابر انزال نہو اور انزال کے بعد جلد الگ ہو جائے اور عورت بھی جلد اٹھے اور سات دفعہ یا نو دفعہ اگلی طرف کودے اور چھینکے تاکہ منی رحم میں سے نکل پڑے اور اگر قضیب کا سر روغن کنجد سے چکنا کریں تو منی کو پھسلاتا ہے اور رحم میں نہیں ٹھہرنے دیتا اور انار کے دانوں میں جو زرد گودا ہوتا ہے اس کو کوٹ کر درشب پہائی بیکر

انکھیں ملاکر شیاف بنائیں اور عورت جماع سے پہلے اور اُس کے بعد حمول کرے تو حمل کو ہونے سے روکتا ہے اور جماع کے بعد فلفل کو قبل میں رکھنا اور نفناع معاشرت سے پہلے قبل میں اٹھانا اور زبل الفار کو شہد میں ملاکر فرزجہ کرنا حمل کو روکتا ہے اور اگر خچر کا بول اور لوہے کا بجھا پانی ملاکر پلائیں تو ہرگز حمل نہیں رہتا اور اگر سرگین فیل تھنک شہد میں ملاکر عورت کو کھلائیں تو تمام عمر حاملہ نہیں ہوتی اور سرگین فیل کا فرزجہ بھی حمل کو مانع آتا ہے اور اطبا کہتے ہیں کہ اگر حنظل یا حنا میں ملائیں اور عورت کے ہاتھ پر لگائیں تو حمل کو روکتا ہے اور حیض کو بند کرتا ہے اور اگر عورت پہلی دفعہ کے جننے میں خون نفاس اپنے تمام بدن میں ملے تو مدت العمر حاملہ نہ ہو اور سب حیلوں سے بہتر اور آسان یہ حیلہ ہے کہ انزال کے وقت ایک باریک کپڑا قضیب پر لپیٹے اور دخول کرے اور فراغت کے بعد اُس کو کھینچ لے تاکہ منی اُس کپڑے میں نکل آئے **تیسری فصل رجا کے بیان میں** وہ اس طرح پر ہے کہ عورت کو ایک ایسی حالت پیش آئے کہ حاملہ عورتوں کے احوال سے مشابہ ہو اس طرح پر کہ حیض بند ہو اور رنگ میں تغیر آجائے اور اشتہا ساقط ہو اور جماع کی آرزو نہ ہو اور فم رحم بند ہو جائے اور چھاتیاں پھول جائیں اور شاید کہ پیٹ بڑا ہو جائے جیسا کہ حاملہ عورتوں کا ہوتا ہے اور سختی محسوس ہو اور حرکت معلوم ہو جیسی بچے کی حرکت ہوتی ہے اور جب اُسے ہاتھ سے دبائیں تو داہنے یا بائیں ہو جائے اور اس مرض کے احوال مختلف ہوتے ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کسی علاج سے نہیں جاتا اور آخر عمر تک رہتا ہے اور کبھی استسقا میں پہنچتا ہے اور کبھی درد زہ کا سا درد اٹھتا ہے اور ایک گوشت کا ٹکڑا رطوبات اور فضلات کے ساتھ نکل آتا ہے یا بہت سی ہوا نکل جاتی ہے یا کچھ نہیں نکلتا اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ رجا کا مادہ حرارت غریبی کے سبب سے متعفن ہوتا ہے اور اس میں ایک ایسا مزاج پیدا ہوتا ہے جس سے جاندار چیزوں کے بننے کی استعداد ممکن ہو اور اس میں جان پڑ جائے پھر اُس مادے میں صورت حیوانی آجائے چنانچہ بعضوں نے دیکھا ہے کہ ایک عورت نے بچھو کی صورت بچہ جنا اور وہ کئی ساعت تک حرکت کرتا رہا اور ایک عورت نے مرغ کی صورت بچہ جنا کہ دو بازو رکھتا تھا اور اسی طرح بہت نقلیں سننے میں آتی ہیں غرضکہ اکثر وہ مواد متعفن انسان ناقص الخلقت کی صورت پکڑتا ہے اور بچے حمل میں اور رجا یعنی جھوٹے حمل میں یہ فرق ہے کہ اس بیماری میں شکم سخت اور ہاتھ پاؤں سست اور ڈھیلے رہتے ہیں اور اسکی حرکت جنین کی سی نہیں ہوتی بلکہ جب شکم پر ہاتھ رکھیں تو ایک جگہ سے دوسری جگہ ہو جائے اور بچہ جو اپنے آپ حرکت کرتا ہے وہ اور طرح کی ہوتی ہے اور پیدائش کا وقت گذر جائے اور چار پانچ برس تک رہے بلکہ بعض عورتوں کو تمام عمر رہتا ہے اور علاج پذیر نہیں ہوتا اور یہ مرض علاج میں دیر ہونے سے اور مدت گذرنے سے استسقا کی نوبت پہنچاتا ہے اور رجا اور استسقا میں فرق ظاہر ہے یعنی سختی اور صلابت کے ہونے سے کہ رجا کو مخصوص ہے اور استسقا کی خاص علامات کے ہونے سے اور یہ مرض کئی قسم کا ہوتا پہلی قسم وہ ہے کہ فم رحم میں یا رحم کی جرم میں ورم صلب پیدا ہو اس سبب سے حیض بند ہو جائے اور جو عوارض کہ اُس کے مناسب ہیں پیدا ہوں اور اُس کی علامت و علاج وہی ہیں کہ رحم کے ورم صلب میں آئیں گے دوسری قسم وہ ہے کہ بہت سے اخلاط شدید الحرارت رحم پر گرتے ہیں اور جو کچھ کہ لطیف ہے تحلیل ہو جاتا ہے اور باقی غلیظ اور کثیف ہو کر رہ جاتا ہے اور شاید کہ یہ مادہ کثیف حرارت کے عمل سے تھوڑے گوشت کے ٹکڑے کی صورت ہو جاتا ہے اور اُسکی یہ علامت ہے کہ رحم میں سوء مزاج گرم آ جائے اُس کے بعد رجا پیدا ہو اور رحم کے اطراف میں گرمی کا ہونا اس قسم کی علامت ہے علاج اگر حرارت اور امتلاء دموی ہے تو باسلیق اور صافن کی فصد کھولیں اور جب حرارت زائل ہو جائے یا اور قسم کا مادہ ہو تو تنقیح کے لئے ہر روز ماء الاصول روغن بید انجیر ملاکر دیں اور بادیان اور تخم کاسنی اور تخم کشوث اور انیسوں کا مطبوخ گلقند ملاکر مفید ہے اور تنقیح کے بعد جب ایارج اور حب منتن اور حب کبنج سے کئی دفعہ مادہ کا استفراغ کریں اور ایارج لوغاذیا اور ایارج جالینوس فائدہ مند ہے اور [illegible] پھلاوہ حب [illegible] الکرکم اور تریاق اربعہ مطبوخ ترمس اہلیل شکوطراشیج [illegible] کے ساتھ [illegible] مردہ اور زندہ نکال ڈالے دیں کہ [illegible] کی جڑ اکھڑ جاتی ہے اور بہرہ [illegible] تودہ مانا بابونہ جاوشیر کرفس کے پانی میں ملا کے شکم پر ضماد کریں اور روغن یاسمین اور روغن سداب ملیں اور [illegible] رکھیں [illegible] کریں [illegible] پانی کے ساتھ کھانا مفید ہے اور جو کچھ احتباس طمث میں کہا گیا تھا پینے کی چیزوں اور حمولات [illegible]

کا ادرار کرتے ہیں فائدہ مند ہے اور اطبا کہتے ہیں کہ اگر دو درہم ابہل لیکر ایک پیالہ ابہل کے پانی کے ساتھ عورت کو پلائیں تو جنین اور رجا کو اسقاط
کرتا ہے **تیسری قسم** وہ ہے کہ ہوائے غلیظ رحم کے طبقات میں رک جائے اور تحلیل نہ ہونے پائے اور اس کی **علامت** انتفاخ اور تمدد یعنے پھولنا
اور کھنچنا اور استسقائے طبلی کی علامت کا ظاہر ہونا **علاج** شربت بزوری اور بالاصول دیں اور نفخ کی توڑنے والی چیزیں یعنی ضماد اور معجون اور حقنہ
اور شیافہ استعمال کریں اور جو کچھ کہ استسقائے طبلی اور قولنج ریحی میں گذرا کام میں لائیں اور غذا نخود آب گرم مصالحہ ملا کر اور مرغ اور کبوتر کا بھنا ہوا
گوشت کھلائیں اور یہ سفوف مفید ہے اسکی **ترکیب** تخم کرفس دس درہم زیرہ سرکہ میں رچا ہوا نو درہم نانخواہ زنجبیل انیسوں ہر ایک چار درہم کوٹ
چھان کر قند برابر ملا کر دو درہم سے تین درہم تک استعمال کریں **چوتھی قسم** کا رجا اس جماع کے سبب سے عارض ہو کہ اس میں رحم فقط عورت کی منی
کو ٹھہرا لے اور ظاہر ہے کہ رحم عورت کی منی کو ٹھہرا لیگا اور غذا کا حصہ پہنچائیگا اور حال یہ ہے کہ مادہ قوت ذکوریہ یعنے قوت مردیت سے خالی ہے
اس میں صورت ناقص یعنی ادھوری پیدا ہوتی ہے اور اسکی یہ **علامت** ہے کہ جو کچھ تینوں قسموں سے مخصوص ہے موجود نہ ہو **علاج** جو
کچھ مشیمہ اور جنین کے اخراج میں کہا گیا ہے استعمال کریں دوا کہ بچہ کو نکالتی ہے اور رجا اور حیض کو بہاتی ہے اور پیدائش کی دشواری کو
آسان کرتی ہے مرفقہ جاؤ شیر ہر ایک برابر خوراک دو درہم آب کرفس یا آب بادیان کے ساتھ **دوسرا نسخہ** تخم کرنب یا اس کا نشاستہ دو درہم لیکر فرزجہ کرے
جو کچھ رحم میں ہوتا ہے نکل پڑتا ہے **دوسری دوا** پھٹکری مٹی کے برتن میں رکھ کر آگ پر رکھیں یہانتک کہ جوش آجائے پھر اسکو باریک کر کے پھٹکری
پر کہ ابھی اسی میں جوش آیا ہے چھڑک کے ملا دیں اور آگ کے اوپر سے اتار کر شیاف بنائیں کہ طول میں خنصر کے برابر ہو اور عورت کو حکم کریں کہ ایک شیاف
رحم کے اندر اس طرح پر رکھے کہ تین حصہ شیاف رحم کے اندر ہو اور ایک حصہ باہر رہے اور تین دن تک رکھے رہے اور اس درد اور تکلیف
سے خوف نہ کرے کہ جو کچھ رحم میں ہے تیسرے دن بالکل باہر آجائیگا۔ اور مجرب ہے **دوسرا نسخہ** مرمکی جاؤ شیر فرفیون ہر ایک برابر بیل کے پتے میں
شیاف بنائیں **چوتھی فصل کثرت طمث کے بیان میں** یعنے حیض کثرت سے جاری ہو یہ دو طرح ہے ایک تو وہ ہے کہ حیض کے ایام میں زیادہ
خون آئے دوسرے یہ کہ اگرچہ حیض کے ایام گذر چکیں مگر خون بہتا رہے یا ایام حیض کے سوا پیدا ہو اور جاری رہے اس کو استحاضہ کہتے ہیں اور
اس باب کے اختلاف سے اس مرض کی کئی قسمیں ہیں **پہلی قسم** وہ ہے کہ خون زیادہ ہو جائے اور طبیعت اس کو اس راہ سے دفع کرے اور اس
کی **علامت** بدن اور منہ پر امتلا اور سرخی کا معلوم ہونا اور رگوں کا بھرا رہنا اور باوجود زیادہ نکلنے کے بدن کی قوت اور جلد کے رنگ میں تغیر نہ آنا
بلکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جتنا خون نکلتا ہے تازگی اور قوت بڑھتی ہے اسی وجہ سے اس کا بند کرنا منع ہے جبتک کہ قوت میں ضعف اور رنگ میں تغیر
نہ آئے اور یہ قسم اکثر اسکو عارض ہوتی ہے جس کو دولت و فراغت میسر ہو **علاج** باسلیق کی فصد کھولیں تاکہ خون کم ہو جائے اور اس طرف سے پھر جائے
اور حاجت کے موافق خون نکالیں ایک دفعہ میں یا دو دفعہ میں یا دفعات میں اور دونوں چھاتیاں کس کے باندھ دیں اور ان کو ملیں اور چھاتیوں
کے نیچے بڑی قسم کے گلاس لگائیں اور خون روکنے کے لئے قرص کہربا دیں اور شیاف ممسک حیض استعمال کریں قرص کہربا کی **ترکیب** نشاستہ
صمغ عربی مغز تخم خیارین ہر ایک تین درہم گلنار دو درہم اقاقیا کہربا ہر ایک ایک درہم کوٹ چھان کے بارتنگ کے پانی میں قرص بنائیں خوراک
ایک مثقال شیرہ خرفہ یا شربت انجبار کے ساتھ **شیاف ممسک کی ترکیب** تمر ہندی گلنار پھٹکری شادنج صناعی یعنے سماق قتار کندر مازو اقاقیا برابر
لیکر کوٹ چھان کے شیاف دراز بنائیں اور حکم کریں کہ ان میں سے ایک کو رحم کے منہ میں رکھے اور جب وہ بہ جائے تو دوسرا رکھ لے یہانتک
کہ خون بند ہو جائے اور اگر مازو کوٹ کر جوش دیں اور اس میں صوف بھر کر اور سرمہ اس پر چھڑک کے حکم کریں کہ فرزجہ کرے تو فائدہ
کرتا ہے اور آزمائی فالیں مفید ہیں **انتباہ** شادنج دو قسم کا ہوتا ہے معدنی اور صناعی معدنی لوہے کی قسم سے ہے اور اس کا مزہ کھاری
تلخی مائل ہوتا ہے اور صناعی بنایا کرتا ہے اس کی ترکیب اس طرح پر ہے کہ نمک اور قلعی اور نطرون گائے کے دودھ میں جوش
اور اسی کا رواج ہے اور اسی شیاف میں بھی یہی قسم مستعمل ہے **فائدہ** رحم کی رگیں اور دونوں چھاتیوں کی رگیں آپس میں مشارکت رکھتی ہیں۔

یعنی مراق میں چھاتیوں کے نیچے اسی واسطے اس جگہ کو محاجم لگانے کے لئے مخصوص کیا ہے اور اس سبب سے کہ خون حیض کی حرکت بالطبع نیچے کی جانب میں ہے اور طبیعت بھی اس کے دفع کرنے پر امداد کرتی ہے کوئی مانع قوی ہونا چاہئے کہ اس کو رحم کی طرف سے روک سکے سو اطبّا محجمہ ناری کے لئے فرماتے ہیں اور اسی واسطے بڑی قسم کے محجمہ کو اچھا بتاتے ہیں کہ بہت سی جگہ وہ رگیں کھینچیں اور زور سے جاذب ہوں مگر حجامت خاص چھاتیوں پر اور ان سے اوپر مفید نہیں کیونکہ اس جگہ رگوں میں مشارکت نہیں **دوسری قسم** وہ ہے کہ خون رقیق اور تیز ہو جائے اور رقت اور لطافت کے سبب سے رحم کی باریک رگوں کے منہ سے جاری ہو جائے اور اس کی **علامت** خون رقیق ہو اور زرد اور جلن سے آئے اور جلد نکلے اور بدن میں ضعف اور رنگ میں زردی پیدا ہو **علاج** تنقیہ صفرا کے لئے ہلیلہ زرد اور شاہترہ کا مطبوخ دیں کہ ان دواؤں میں باوجود قوت مسہلہ کے قوت قابضہ بھی ہے اور مادے کو اس طرف سے پھیرنے کے لئے جو کچھ پہلی قسم میں لکھا ہے عمل میں لائیں اور خون کو سرد اور غلیظ کریں تاکہ بند ہو جائے یعنی پینے کی دوائیں اور غذائیں اور طلا اور آبزن ایسے کہ بارد اور قابض ہوں استعمال کریں پینے کی چیزوں سے شربت عناب شربت انار شربت زرشک شربت حماض ربّ ریباس ربّ بہی ربّ سیب اور غذاؤں میں سے حصرمیہ اور زرشکیہ اور رمّانیہ چاول اور مسور کے ساتھ مفید ہیں اور قرص کہربا ریباس اور شربت زرشک اور شربت انار کے ساتھ خون کے بند کرنے میں قوی ہے اور گلنار آس گل سرخ مازو پوست انار کے مطبوخ میں بیٹھنا اور اس سے آبدست کرنا اور صندل اقاقیا گل سرخ سماق پوست انار کو کوٹ کر عانہ پر طلا کرنا اور شیاف کحل اٹھانا نہایت مفید ہے **فائدہ** چاہئے کہ تنقیہ صفرا کے بعد دم الاخوین اور تنور کی ٹھیکری باریک پیس کر شربت انار ترش میں ملا کے چٹائیں اور تیند اسپغول تخم خرفہ سیاہ تخم کاہو مقشر بہیکو زرشک کے پانی میں بھگو کے چھان کر شربت انجبار ولایتی ملا کے پلائیں **تیسری قسم** وہ ہے کہ رطوبت مائی بدن میں غالب ہو اس سبب سے خون کا قوام رقیق ہو جائے اور رگوں کے منہ ہو جائیں اس وجہ سے بہنے لگے اور اس کی **علامت** خون کا رقیق اور سفید ہونا اور دوسرے اقسام کی علامات کا نہ ہونا اور بلغم کی سب علامتوں کا ظاہر ہونا **علاج** کئی بار قے کریں اور ایارجات دیں اور غذائیں اور پینے کی چیزوں میں سے جو چیز خشکی پیدا کرتی ہو مفید ہے اور ایسا ہی طلا اور آبزن اور شیافات کے اس کے مناسب ہوں **چوتھی قسم** وہ ہے کہ خلط صفراوی غالب ہو اور رحم کی رگوں کے منہ کھولدے اور اس کے علامات و علاج وہی ہیں کہ دوسری قسم میں یعنے جہاں خون رقیق اور تیز ہو جاتا ہے ان کا بیان ہو چکا ہے **پانچویں قسم** وہ ہے کہ خلط حار سوداوی ان رگوں کے منہ کھولدے اس کی یہ **علامت** ہے کہ خون سیاہ ہو اور شاید کہ تیرہ رنگ یا سبز آئے **فائدہ** اگر صاف اور نئی روئی آنچ پر گرم کر کے اس کو عورت قبل میں اٹھائے اور تمام رات اٹھائے رکھے اور صبح کے وقت اس کو نکال کر سایہ میں خشک کرے اس روئی کا رنگ سبب کے پہچاننے میں دلیل قوی ہے مثلاً اگر سفید ہے تو رطوبت بلغمی ہے اور اگر سیاہ یا تیرہ رنگ یا سبز ہو تو سوداوی ہے اور اگر زرد ہو تو صفراوی ہے اور روئی گرم کرنے کے لئے اس واسطے حکم کیا کہ خلط کا رنگ اس پر خوب آ جائے اور اس تحقیق کی احتیاج جب ہوتی ہے کہ سبب مشتبہ اور قلیل ہو اور دوسرے امراض سے امتیاز کر سکیں اور نہیں تو جہاں کہیں کہ ہر ایک کے آثار خوب ظاہر ہوں تو ہر ایک کے سبب کے وجود پر دلیل روشن ہے اور سفید روئی اٹھانے کی حاجت نہیں **علاج** تنقیہ سودا کے لئے مطبوخ افتیموں پلائیں اور ممکن ہو تو فصد باسلیق کھولیں اگر کوئی امر مانع نہ ہو اور دوسری غذائیں اور دوائیں اور شیافات کہ گذر چکے کفایت کرتے ہیں **چھٹی قسم** وہ ہے کہ بواسیر الرحم خون بہنے کے جاری ہونے کا سبب ہو اس کو فصل علیحدہ میں بیان کرینگے اور یہ خون قطرہ قطرہ آیا کرتا ہے اور اس کا بیمار کبھی درد سے خالی نہیں ہوتا اس سبب سے کہ رحم دماغ سے مشارکت رکھتا ہے **ساتویں قسم** وہ ہے کہ قروح رحم اس مرض کے باعث ہوں اور اس کی یہ **علامت** ہے کہ خون رقیق اور زرد کثرت سے آئے اور بدبودار ہو اور درد اور جلن ہو اس کو بھی جدا فصل میں بیان کرینگے **آٹھویں قسم** وہ ہے کہ عسر ولادت کے سبب سے رحم ضعیف ہو جائے اور اس کی رگیں پھٹ جائیں اور غشا ٹوٹ جائے اس سبب سے بہت ساخون آتا ہے **علاج** جو کچھ کہ قروح الرحم اور شقاق الرحم میں کہا گیا استعمال کریں

انتہاہ ولادت کے بعد اکثر بہت سا خون آتا ہے اس سبب سے کہ رحم میں خون کی کثرت ہے اور رحم کے اجزا سلامت رہتے ہیں ایسے خون کا بند
کرنا نہایت مضر ہے اور ہلاک کر ڈالتا ہے مگر جہاں کہیں کہ ضعف کا خوف ہو تو اس تدبیر سے کہ پہلی قسم میں گذری اُس کو بند کر سکتے ہیں لیکن
جہاں کہیں کہ رحم کی رگیں پھٹ جائیں یا اس کی غشائیں ٹوٹ جائیں اور مادہ کا دفع ہونا واجب ہو تو وہاں بھی اسکو بند نہ کریں اور درد کی تسکین پر
اکتفا کریں ان تدابیر سے کہ رحم کے قروح اور شقاق میں مذکور ہیں اور اگر واجب الدفع نہیں تو اُس کو ان تدابیر سے بند کر سکتے ہیں کہ گذر چکے
ثابت بن قرہ کہتا ہے کہ ان شیافوں کا لگانا مفید ہے سرمہ گلنار عفص بلوط کوٹ پیسکے آب گرم مورد میں ملا کے شیاف بنائیں اور اسی کا طلا کرنا بھی
نافع ہے **نویں قسم** وہ ہے کہ زوال بکارت کے سبب رحم سے خون جاری ہو جان لینا چاہئے کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بکارت زائل ہوا اور قضیب کے بڑے
ہونے سے رحم کو ایذا پہنچے اور اس کی رگیں پھٹ جائیں اور بہت سا خون نکلے اور غشی کا خوف ہو **علاج** شراب قابض میں بٹھائیں اور مازو
شاہ بلوط گلنار گل سرخ کے مطبوخ سے آبدست کریں اور روغن زیتون یا روغن گل سے ہر لحظہ اس جگہ کو چکنا رکھیں اور درخت انگور کی راکھ
کپڑے پر رکھ کر گدی کی طرح فرج پر باندھ دیں اور قاذ زہر حیوانی دوغ میں پیس کر پلائیں کہ بالخاصیت مفید ہے اور شقاق کا ان چیزوں سے
تدارک کریں جو فصل شقاق الرحم میں مذکور ہیں

پانچویں فصل ان قروح اور جراحت کے بیان میں

کہ اسباب خارجیہ یا داخلیہ سے رحم میں عارض ہوں سو خارجیہ جیسے ضربہ اور سقطہ کہ رحم کی جگہ پہنچے اور اس کی رگوں کو اور غشا
کو توڑ ڈالے اور داخلیہ جیسے عسر ولادت اور درد زہ کی شدت اور مشیمہ اور جنین مردہ کو کھینچنا جس سے عروق اور اغشیہ کے پھٹنے اور ٹوٹنے
کی نوبت پہنچے اور ورم اور بثور کہ رحم میں ہو اور پھوٹ جائیں اور حار دوائے مقطع اکال یعنے قطع کرنے والا اور کھانے والا کہ رحم میں لگایا جائے
اور اس کے اجزا کو کھا جائے اور رحم کے قرحہ اور جراحت کی یہ **علامت** ہے کہ ہر حال میں درد رہا کرے اور خون اور ریم الگ الگ
یا ملکر نکلیں پھر اگر خون سرخ اور خالص آتا ہے تو رگوں کے پھٹنے کی علامت ہے اور جان لینا چاہئے کہ ابھی زخم میں پیپ نہیں پڑی
اور اگر خون بہت سیاہ اور بدبودار آتا ہے اور درد شدید ہوتا ہے تو آکلہ کی علامت ہے اور اگر گوشت کے پانی کی صورت کچھ ٹکڑے
درد کے ساتھ نکلتا ہے تو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ قرحہ متعفن ہو گیا اور رحم کے گوشت میں فساد ہونے لگا اور جو کچھ کہ رحم سے آتا ہے
اگر وہ مقدار میں زیادہ ہے اور تلذیع سا ہے تو یہ دلالت کرتا ہے کہ زخم بڑا ورم گرم نضج کے تمام ہونے سے پہلے پھوٹ گیا اور اگر پیپ
سفید اور غلیظ اور مقدار میں قلیل سوزش کے ساتھ آتی ہے اور اس میں بدبو نہیں تو اس بات کی علامت ہے کہ قرحہ جلد اچھا ہو جاتا ہے
لِاَنَّ بَیَاضَ الْمِدَّۃِ وَغِلَظَہَا اِنَّمَا یَکُوْنُ مِنْ تَصَرُّفِ الْحَرَارَۃِ الْغَرِیْزِیَّۃِ فِیْہَا وَاِنَّمَا تُشَبِّہُہَا لِمُشَابَہَۃِ الْاَعْضَاءِ الْاَصْلِیَّۃِ فِی اللَّوْنِ وَالْقَوَامِ یعنے پیپ
واسطے کہ پیپ میں سفیدی اور غلظت جبھی ہوتی ہے کہ اس میں حرارت غریزی تصرف کرتی ہے اور اس کو اعضائے اصلیہ کے مشابہ قوام
اور رنگ میں بناتی ہے **علاج** جو کچھ کہ ضربہ یا سقطہ سے یا عسر ولادت اور درد زہ کی شدت سے یا مشیمہ اور جنین مردہ کے کھینچنے سے پیدا
ہوتا ہے اور صرف خون ہوتا ہے تو قابض کے پانی میں بیٹھنا اور اس سے استنجا کرنا اور فرزجہ جالینوس اٹھانا چاہئے اور ضربہ میں اگر کوئی امر
مانع نہ ہو تو فصد باسلیق کی مقدم رکھیں اور اگر زخم رحم کے قعر میں ہے تو گل ارمنی اقاقیا مازو رامک آب حماض میں ملا کر رحم میں حقنہ کریں تا کہ
دوا قعر میں پہنچے اور قرص کہربا آب بارتنگ کے ساتھ خون بند کرتا ہے اور جان لیں کہ حقنہ اور فرزجہ مشروبات کی نسبت اس مرض میں بہت جلد تاثیر
کرتے ہیں **فرزجہ جالینوس کی ترکیب** کندر انزروت دم الاخوین جر ساگ شب یمانی پوست انار جوز سرو کوٹ چھان کر عصا الراعی کے پانی
میں یا بارتنگ یا اس کے پانی میں ملا کے صوف اس میں بھر کر فرزجہ کریں اور اس کام میں اطبا صوف کو اس واسطے پسند کرتے ہیں کہ وہ
نرم ہے رحم کو ایذا نہیں دیتا اور اس میں قوت قابضہ اور ملحمہ بھی ہے اور زخم کے خشک کرنے اور جلد بھرنے میں امداد کرتا ہے **فائدہ**
یہ جو کچھ کہا گیا ہے اس زخم کی تدبیر ہے کہ ابھی اس میں پیپ نہ پڑے اور جب پیپ پڑ گئی اور قرحہ ہو گیا تو پہلے قرحہ کو پاک صاف کریں اس کے

بعد زخم بھرنے کی تدبیر میں مصروف ہوں اور جبکہ ورم گرم یا بثور کے پھوٹنے سے عارض ہو تو روغن گل اور روغن بنفشہ اور گنے کا رس سب کو ملا کر رحم میں حقنہ کریں تاکہ درد ساکن ہو اور سوزش موقوف ہو اور قرحہ پاک ہو جائے اور جب قرحہ پاک ہو جائے تو اس کے بعد مرہم باسلیقون روغن گل میں ملا کر رحم میں حقنہ کریں تاکہ گوشت پیدا ہو اور زخم بھر جائے اور باقی تدبیر گردہ اور مثانہ کے قروح سے اخذ کریں **مرہم باسلیقون کی ترکیب** زفت راتینج موم ہر ایک بیس مثقال قنہ چار درم روغن زیت تیس درم موم کو زیت میں پگھلا کر دوسری دوائیں کوٹ چھان کر ملائیں اور جہاں کہیں بدبودار پیپ یا کوئی چیز مثل اللحم کی صورت آئی ہو تو سرد اور قابض چیزیں مثلاً چانول اور مسور اور پوست انار اور گلنار اور حب الآس اور گزمازو اور جفت بلوط جوش دے کے اس کے مطبوخ میں روغن گل ملا کر رحم میں حقنہ کریں تاکہ قرحہ کو عفونت سے اور رحم کے جرم کو دوبان سے بچائے اس کے بعد زخم کے بھرنے کی تدبیر کریں **انتباہ** کبھی رحم کی پیپ مثانہ کی طرف آ کر بول کے ساتھ نکلتی ہے اور کبھی امعا کی طرف آ کر براز میں نکلتی ہے سو جب اس کا میلان مثانہ پر معلوم ہو تو اس باب میں کوشش کریں کہ پیپ مثانے میں نہ ٹھہرے اور جلد پیشاب میں نکل جائے اور مثانے کو زخمی نہ کرے اور اس کام کے لئے یہ دوا سے مدر نہایت مفید ہے مغز تخم خربزہ مغز تخم خیارین مغز تخم کدو تخم خشخاش ہر ایک چار درم صمغ عربی کتیرا نشاستہ رب السوس ہر ایک ایک درم کوٹ کر رکھیں اور تین درم کے انداز سے لیکے شربت خشخاش اور تھوڑی سی قیروطی کے ساتھ کہ موم اور روغن گل سے بنائی ہو دیں مدرات کا یہ نفع ہے کہ پیپ کو مثانے سے تراش ڈالیں اور قیروطی کا یہ فائدہ ہے کہ مثانے کے جرم پر چمٹ جائے اور پیپ کے ضرر سے اسے بچائے اور جب پیپ کی آمد امعا مستقیم پر ظاہر ہو تو اس کے ہٹانے میں کوشش کریں تاکہ پیپ الٹی پھر کر رحم کی طرف چلی جائے اور آنت پر نہ پڑے اس واسطے کہ رحم کا جرم سخت زیادہ ہے پیپ کی سوزش پر امعا کی نسبت زیادہ صبر کر سکتا ہے کیونکہ رحم حس نہایت ہی کم رکھتا ہے یہی وجہ ہے کہ اطبا نے پیپ کو آنتوں کی طرف سے ہٹا کر رحم کی طرف مائل کرنا اچھا جانا ہے حقنہ کہ پیپ کو آنتوں پر گرنے نہ دے برنج عدس پوست انار جوش دے کے اس کے طبیخ میں گل ارمنی دم الاخوین صمغ عربی اور زردہ بیضہ مرغ کہ سرکہ میں پکایا ہو روغن گل ملا کر آنت میں حقنہ کریں اور جہاں اس میں تاکل ہو گیا ہو اور پیپ سبز یا سیاہ یا تلچھٹ کی صورت یا زرد آب کی وضع پر آتی ہو تو مناسب ہے کہ اس کے تنقیہ میں مبالغہ کریں تاکہ اجزائے فاسدہ بالکل دور ہو جائیں اور اس کام کے لئے کشک جو اور شہد سے یا صابون کے پانی میں سے یا اصل السوس کے مطبوخ سے رحم میں حقنہ کرنا فائدہ کرتا ہے اور شہد دودھ میں جوش دے کے صوف یا روئی اس میں بھر کر اس کا فرزجہ کرنا ہر ایک قرحہ کے لئے کہ اس میں حرارت نہ ہو بہت مفید ہے جب قرحہ پاک ہو جائے تو ادویہ مدملہ کہ جن کا ذکر ہو چکا ہے حقنہ کریں فائدہ جبکہ درد شدید بار قرحہ میں پیدا ہو تو افیون اور زعفران عورتوں کے دودھ میں حل کر کے فرزجہ کریں تاکہ درد ساکن ہو اور اگر قرحہ گہرا ہو ۔ تو اسی دوا سے رحم میں حقنہ کریں تاکہ رحم کے قعر میں پہنچ جائے اور درد کو ساکن کرے اور اگر خطمی تازہ اور بقلہ یمانی جوش کر کے شہد اور روغن گل میں ملا کر رحم پر ضماد کریں تو درد ساکن ہو جاتا ہے اور دوسری تدبیرات کہ رحم کے درد کو ساکن کرتی ہیں فصل گذشتہ میں جہاں کہ نہ بہ احوال وغیرہ کا مذکور ہے گذر چکے وہاں سے اخذ کریں **چھٹی فصل شقاق رحم کے بیان میں** اس کے پیدا ہونے کے اسباب بہت ہیں اور خشکی سے اکثر ہوتا ہے اور شاید کہ جماع کی کثرت سے پیدا ہو اور اس کی علامت ہر وقت درد رہنا اور جماع کے وقت اور رحم پر انگلی رکھنے سے درد زیادہ ہونا اور ذکر پر خون آلودہ نکلنا خاص کر اگر شقاق اس کی گردن میں ہو اور جہاں کہیں کہ شقاق رحم کی گردن میں ہو تو چھونے سے اور نظر سے معلوم ہوتا ہے ۔ لیکن اگر اس کے جوف میں ہو تو اس کے دیکھنے کا یہ حیلہ ہے کہ رحم کا منہ جس قدر ممکن ہو کھول کر دیکھیں اور اگر نظر نہ آئے تو رحم کا منہ کھولنے کے بعد ایک بڑا آئینہ فرج کے سامنے لائیں تاکہ رحم کا عکس آئینہ میں پڑے اور معلوم ہو کہ شقاق کس جگہ ہے **علاج** جو کچھ کہ شقاق متعدد

میں مذکور ہے یہاں بھی کام آتا ہے اور یہ دوائیں کہ لکھی جاتی ہیں ان کا فرزجہ اور طلا کرنا مفید ہے مرہم باسلیقون میں تھوڑی سی بط
اور مرغی کی چربی اور روغن بنفشہ ملاکر **دوسرا نسخہ** مغز ساق گاؤ روغن بنفشہ اور زفت میں ملاکر **دوسری ترکیب** روغن سوسن اور
زفت اور علک الانباط میں ملاکر اور رحان بنیا چاہیئے کہ شقاق القبل کا علاج بھی ایسا ہی ہے **فائدہ** کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ولادت یا ازالہ بکارت کے وقت قبل
اس طرح پھٹ جائے کہ دبر میں جا سب نہ سہے اور اس کا علاج یہ ہے کہ مغز ساق گاؤ اور موم سفید اور چربی گردہ بز لیکر مرہم بنائیں اور اسی جگہ رکھیں
اور ایک مہینے تک ہمیشہ استعمال کریں اور جماع اور سخت حرکات سے منع کریں تو اچھا ہو جاتا ہے اور اگر سنگ جراحت باریک کرکے مرہم میں ملائیں
تو اور بہتر ہے **ساتویں فصل اس حکہ اور خارش کے بیان میں** کہ رحم میں پیدا ہو اس کا سبب خلط حاد صفراوی ہے یا مالح
بورقی اکال سوداوی اور شاید کہ منی میں حدت آ جائے اور خارش پیدا ہو اور حیض کے رنگ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ سبب کی کون قسم ہے اسطرح
پر کہ فرج میں روئی رکھکر اس کے رنگ سے دریافت کریں جیسا کہ سیلان طمث میں گذرا اور مدت دراز تک منی کا استفراغ نہ ہونا اسکی حدت
پر دلالت کرتا ہے اور دوسرے آثار کہ ہر ایک کے لئے مخصوص ہیں پوشیدہ نہیں اور جاننا چاہیئے کہ رحم کی خارش کبھی اس مرتبہ کو غالب ہوتی ہے
کہ قوت ساقط ہو جاتی ہے اور اس بیماری کا خاصہ ہے کہ بیمار کو جماع سے تسلی نہیں ہوتی اور جس قدر زیادہ کریں خواہش اور حرص زیادہ ہو
علاج فصد کھولیں اور سبب کے موافق مسہل دیں اور ہر قسم میں صندل آبیشا عصارہ کمنیۃ الثعلب کشنیز سبز خرفہ کا عرق طلا کریں اور روغن گل اور روغن بنفشہ
ملنا مفید ہے اور یہ دوا اس باب میں مجرب ہے برگ پودینہ پوست انار عدس تنشہر کوٹ کر مثلث میں پانی یا سرکہ میں ملاکے جوش دیں اور صاف
اس میں کپڑا کرکے اٹھائیں اور جہاں کہیں کہ منی کی حدت سبب ہو تو سرد و تر دوائیں جن میں تھوڑی تسخین ہو اور بیان امراض مختصہ مردان فصل گذشتہ
شہوت میں مذکور ہیں فائدہ مند ہیں اور قبل کی خارش کا بھی ایسا ہی علاج کریں جیسا کہ گذر چکا **آٹھویں فصل بواسیر الرحم
کے بیان میں** جاننا چاہیئے کہ جیسے مقعد میں زائد چیزیں پیدا ہوتی ہیں ویسی ہی رحم کی گردن میں بھی خلط سوداوی سے پیدا ہوتی
ہیں اور یہ زائد چیزیں اگر باہر کی طرف ہوتی ہیں تو آسانی سے نظر آتی ہیں اور اگر اندر کی جانب گہراؤ میں ہوتی ہیں تو جب رحم کا منہ
کھول لیتے ہیں معلوم ہو جاتی ہیں۔ خاص کر اگر اس کے مقابل آئینہ رکھیں پھر اگر خون کے جوش اور امتلا کا وقت ہو یا بند ہو جائے
تو بواسیر الرحم میں بھی امتلا اور سرخی اور درد ہو اور نہیں تو ایک رطوبت پیپ کی صورت سیاہی مائل جاری ہو اور بواسیر مقعد کی طرح زرد اور باریک
ہو اور اس میں درد نہ ہو **علاج** تنقیہ سودا کے لئے فصد کھولیں اور مطبوخ افتیمون دیں اور تر غذائیں جیسے بره اور بزغالہ کا گوشت اور اس کے
مانند کھلائیں تاکہ خون کی اصلاح ہو اور روغن نرگس اور روغن سوسن ملیں تاکہ تحلیل اور خشکی ہو اور یہ مرہم استعمال کریں اس
کی **ترکیب** اقلیمیا زر د چوب مرداسنگ تین تین درم سفید پانچ درم روغن خستہ زرد آلو یا شفتالو بیس درم مرہم بنائیں جیسا کہ مشہور
ہے اور باقی وہی تدبیریں ہیں جو بواسیر مقعد میں گذر چکی اور جس مریض کو جہاں کہیں کہ دوا فائدہ نہ کرے تو اس کو لوہے یا ابریشم سے کاٹ
ڈالیں بشرطیکہ وہ زوائد باہر کی جانب ہوں اور عریض نہ ہوں اور اگر گہراؤ میں ہوں یا عریض ہوں تو کاٹنے کا قصد نہ کریں اور کاٹ ڈالیں
کے سوا کہ ان میں کچھ سوزش نہ ہو اور کچھ استعمال نہ کریں اور لوہے سے قطع کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ زوائد کو اس آلہ سے کہ اس کام میں مخصوص
ہے پکڑ کر کاٹ ڈالیں اس کے بعد منقراض سے اس کی جڑ قطع کریں اور اس کے بعد گل ارمنی کو یا شاخ گاؤ کو جو کاغذ سوختہ اس پر چھڑکیں
اور ابریشم سے قطع کرانے کا یہ طریقہ ہے کہ باسور کی جڑ کو ابریشم کے دھاگے سے مضبوط باندھکر چھوڑ دیں اس کے بعد ایک کپڑا روغن بادام
میں کپڑا کرکے اس پر رکھیں پھر بعد سیتم کتان اور روغن بادام اور زعفران ضماد کریں یہاں تک کہ ساقط ہو اور لوہے سے قطع کرنے کو بھی اسی طرح سے قطع کرتے
ہیں **نویں فصل بثور الرحم کے بیان میں** بثور خون ردی یا صفرا سے کہ خون میں ملا ہوا ہو پیدا ہوتے ہیں اور یہ اکثر رحم
میں عارض ہوتے ہیں اور ان کی یہ علامت ہے کہ انگلی کے رکھنے سے محسوس ہوں اور جب قبل کو کھولیں اور فم رحم کو دیکھیں تو

نظر آئیں اور شاید کہ ان میں خارش ہو **علاج** فصد باسلیق کھولیں اور شربت نارنج اور سکنجبین اور شیر خرفہ ورکشک جو دیں تاکہ صفرا کی حرارت ساکن ہو
اور غذا آش غورہ اور سماق اس کے مناسب ہے پھر اگر بثور ظاہر ہوں تو مرہم اسفیداج یا ایک مرہم گل سرخ طین قیمولیا جبنۃ الفضہ مرداسنگ سفیدہ
افزرہ موم سفید روغن گل سے بنا کر ان پر طلا کریں تاکہ مادہ خشک ہو اور سوزش ساکن ہو اور اگر بثور ظاہر نہ ہوں تو انہیں ادویہ کو آب آس تنگ اور
روغن گل اور عورتوں کے دودھ میں ملا کر رحم میں حقنہ کریں **دسویں فصل ثالیل رحم کے بیان میں** یعنے رحم کا مسّا اور اس کی شناخت
بھی اسی طرح ہو سکتی ہے جس طرح کہ بثور کو پہچانتے ہیں **علاج** مطبوخ افتیموں سے یا حب ایارج سے بدن کا تنقیہ کریں اور جن غذاؤں سے
خلط غلیظ پیدا ہو ان سے پرہیز کریں اور ہمیشہ روغن سوسن دانہ شفتالو ملیں اور بابونہ اکلیل الملک حلبہ تخم کتان کے مطبوخ میں بٹھلائیں اور
چاہئے کہ جب مریضہ پیشاب سے فارغ ہو تو اسی مطبوخ سے آبدست کرے یا جب چاہے آبدست کرے۔ **گیارھویں فصل ناسور
رحم کے بیان میں** ناسور اس وقت بولتے ہیں کہ قرحہ پر ایک مدت گذر چکے وقال شارح الاسباب والعلامات الناسور لا یطلقون علی القرحۃ
الا اذا بعد عہدہا وصارت علیہا مدۃ دون وقت الانفجار واقفلہا لا یقفون یعنے اور شارح اسباب و علامات کہتا ہے کہ قرحہ کو
ناسور اس وقت بولتے ہیں کہ جب پھوٹنے کے وقت سے اس پر ایک مدت گذر چکی اور بہت عرصہ کا ہو جاوے اور جن [illegible]
کم سے کم چالیس دن ہوں اور اس کی یہ **علامت** ہے کہ ہمیشہ زرد آب جاری رہتا ہے اور درد ہمیشہ رہتا ہے **علاج** منقی اور مجفف دوائیں
کہ قروح رحم میں گذر چکیں استعمال کریں اگر جو دوا زیادہ قوی ہو اختیار کریں اور ہرگز لوہے سے دستکاری نہ کریں کہ اس میں کزاز اور اختلاط عقل اور
غشی کا خوف ہے اور اگر بدن میں فضول سے امتلا ہو تو احتیاج کے موافق فصد اور مسہل استعمال کریں تاکہ زیادہ خشکی پہنچے **بارھویں فصل
سیلان رحم کے بیان میں** وہ اس طرح ہے کہ ہمیشہ رحم سے رطوبت آیا کرے اور اس کا یہ سبب ہے کہ غاذیہ ضعیف
ہو اور یہ فضول کہ رحم سے آتے ہیں یا تو بلغمی ہوتے ہیں یا صفراوی یا سوداوی یا دموی یعنے خون غالب ہو کیونکہ اگر خون خالص آتا ہے
تو اس کو استحاضہ کہتے ہیں نہ کہ سیلان رحم اور ہر خلط کے غلبہ کی علامت اس کے رنگ وغیرہ سے ظاہر ہے اور یہ بیان ہو چکا ہے کہ عورت ایک
کپڑا رکھ لے اور جب کپڑا خشک ہو جاوے تو اس کے رنگ کو دیکھیں اور جس عورت کو سیلان الرحم ہوتا ہے اس کی اشتہا ساقط ہوتی ہے اور رنگ میں
تغیر پیدا ہوتا اور آنکھوں پر ورم ہوتا ہے **علاج** پہلے سبب کے موافق فصد یا مسہل اور قے سے بدن کا تنقیہ کریں اس کے بعد تنقیہ رحم کے
لئے ایرسا اذخر اصل السوس فو اسپغول تخم سداب پانی میں جوش دیکر اور ایارج فیقرا ملا کر رحم میں حقنہ کریں بشرطیکہ حرارت نہ ہو تو یہ دوا
ہرگز استعمال نہ کریں اور تقویہ رحم کے لئے گلنار تخم ورد برادہ کے شیرہ بنا کر پلائیں اور انہیں کا رحم میں حقنہ کریں اور جب بدن اور رحم
پاک ہو جاوے تو اس کی تقویت کے لئے قرص قابض اور قابض دوائیں استعمال کریں جیسا کہ اقراص [illegible] میں مذکور ہیں **تیرھویں
فصل سیلان منی کے بیان میں** کہ رحم سے آتا ہے اس کے اسباب اور علاج وہی ہیں کہ مردوں کے سیلان منی میں گذرے
اور منی اور رطوبت میں یہ فرق ہے کہ منی رنگ میں سفید اور قوام میں غلیظ اور بے عفونت ہوتی ہے اور رطوبت فضلیہ اس
کے خلاف ہیں شیخ نے کہا ہے کہ یہ مرض عورتوں کو بھی شاذ و نادر ہوتا ہے اور اس کی تدبیر وہی ہے کہ جو مردوں کے لئے گذر چکی
چودھویں فصل احتباس طمث کے بیان میں یعنے حیض بند ہو جانا اس کے اقسام ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ بدن میں خون
کم ہو جاتا ہے اس کی یہ **علامت** ہے کہ بدن لاغر اور ناتوان اور رنگ زرد ہو اور اس سبب سے پہلے حد سے زیادہ مشقت یا کوئی مرض کا
اتفاق پڑے یا امراض حادہ اور استفراغات یعنی ایسی خاص کر خون کا استفراغ **علاج** غذائے مقوی مثلاً گوشت مرغ نیم برشت اور مرغ فربہ
کا شوربا اور اس کا گوشت اور جوان بکری کا گوشت اور دودھ اور مٹھائی زیادہ کھلائیں تاکہ بدن کو قوت ہو اور خون پیدا ہو اور خواب
راحت میں مشغول رہیں اور حمام رطب استعمال کریں **دوسری قسم** وہ ہے کہ خون سردی کے سبب اخلاط غلیظ کے ملنے

سے غلیظ ہو جاتا ہے اور اسکی علامت بدن کی سستی اور سفیدی اور رگوں میں نیلاہٹ اور بول زیادہ آنا اور براز بلغمی ہونا اس سبب سے
کہ معدے کے ہضم میں قصور ہے اور نبض میں گرانی معلوم ہو اور خون اگر آئے تو رقیق ہو **علاج** ادویہ ملطفہ دیں مثلاً ایارہ اور اس کے سوا
تاکہ اخلاط غلیظ کا تنقیہ ہو اس کے بعد تخم کرفس انیسوں پودینہ بادیان مشکطرامشیع وغیرہ جوش دیکر شہد میں یا قند میں معجون بنا کر کھلائیں
تاکہ خون رقیق ہو کر آسانی سے جاری ہو اور تشبت مرزنگوش پودینہ سداب بابونہ اکلیل الملک صعتر کے مطبوخ میں آبزن کریں اور سنبل دارچینی
سلیخہ حب بلسان عود بلسان جز بوا قاقلہ خرفسلا وغیرہ سے جس چیز میں کہ عطریت اور تفتیح اور تلطیف اور تسخین ہو تکمید کریں اور یہی خوشبودار
مذکورہ دوائیں آگ پر ڈال کر اس کا دھواں رحم میں پہنچائیں اور جب خون رقیق ہو جائے تو صافن اور باسلیق کی فصد اور پنڈلیوں کی حجامت
نہایت مفید ہے اور حیض کی نوبت سے دو دن پہلے استعمال کریں لِئَلَّا یَتَّصِلَ النَّوْعَانِ مِنَ الْاِسْتِفْرَاغِ فَیَحْدُثَ الضَّعْفُ وَسُقُوْطُ الْقُوَّۃِ یعنے تاکہ دوا
استفراغ اکٹھے نہ ہو جائیں اور ضعف پیدا ہو اور یہ فصد اور حجامت اس شخص کے حق میں جس کا بدن فربہ اور لحمانی ہوں نہایت مفید ہیں اور
اگر طبیب مناسب جانے تو خون کے رقیق ہونے سے پہلے بھی استعمال کرے **تیسری قسم** وہ ہے کہ رحم کی رگوں کا منہ بند ہو جائے
اس سبب سے حیض نہ آئے اور یہ کئی طرح پر ہے اول تو یہ کہ رحم پر حرارت غالب ہو اور خشکی اور قبض پیدا کرے اور رحم میں جلن اور
خشکی کا ہونا اس کا گواہ ہے **علاج** تخم خشخاش اور سماق اور نشاستہ اور مغز تخم کدو اور خیارزی اور بادیان کوٹ کر شہد اور زردہ بیضہ میں ملا کر
فرزجہ بنا کے کئی دن تک استعمال کریں اور شیرہ خرفہ مفید ہے اور رحم کی حرارت زائل ہونے کی دوسری تدابیر عقر میں تلاش کریں **دوسری**
سردی کی شدت کہ رحم میں عارض ہو اور رنگ میں سفیدی اور نبض میں تفاوت اور رگوں میں سردی کا ہونا اور اس کے سوا اس کا گواہ ہے
فائدہ سوء مزاج اگرچہ رحم میں عارض ہوتا ہے لیکن اس مزاج کے آثار تمام بدن میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اس واسطے کہ رحم عضو شریف
ہے اس کا مزاج تمام بدن میں سرایت کرتا ہے **علاج** گرم اور ملطف دوائیں استعمال کریں تاکہ رحم میں گرمی پہنچے اور وہ عقر میں مفصل مذکور
ہیں اور فرزجہ مریم کے گرم کرنے میں اپنا نظیر نہیں رکھتا اس کی ترکیب مرتین درم ترمس پانچ درم برگ سداب پودینہ مشکطرامشیع قوۃ
الشوق ہاشمیت سگبینج جاؤشیر ہر ایک دو درم جو چیزیں حل کرنے کے لائق ہیں ان کو حل کریں اور کوٹنے کی دوائیں کوٹ لیں اور فرزجہ بنا کر
روغن [illegible] کے ساتھ پلائیں **تیسری** خشکی کہ رحم میں عارض ہو اور کثافت پیدا کرے اور فرج اور رحم کی خشکی اور بدن کی لاغری
اور رگوں کا خالی ہونا اس کی علامت ہے **علاج** مرطبات استعمال کریں جیسا کہ عقر میں مذکور ہیں **چوتھی قسم** وہ ہے کہ ورم رحم احتباس حیض
کا باعث ہو اور اسکی علامت اور علاج اورام کی فصل میں مذکور ہیں **پانچویں قسم** وہ ہے کہ رحم کے زخم بھر جائیں اور اس کی رگوں
کا منہ بند ہو جائیں اگرچہ اس بیماری کا جانا ممکن نہیں لیکن اس واسطے کہ احتباس کے ضرر سے احتباس والے کو ضرر نہ ہو فصد کھولا
کریں اور ہمیشہ تنقیہ اور ریاضت لازم سمجھیں **چھٹی قسم** وہ ہے کہ رتق حیض آنے کو مانع ہو یعنے فم رحم اور فرج پر ایک ایسی چیز پیدا ہو کہ جماع
کو مانع ہو اور اس سبب سے کہ اس میں کوئی راستہ نہیں اطراف کو بھی روکتا ہے اور جب حیض کی نوبت آتی ہے تو شدت کا الم اور بہت بڑا انجماد
پیدا ہو **علاج** جو کچھ رتق کی فصل میں کہا جائیگا عمل میں لائیں اور اگر اس کا زائل ہونا ممکن نہ ہو تو جو کچھ اس قسم میں جو زخم کے بھرنے سے عارض
ہوتی ہے بیان کیا ہے یعنے فصد وغیرہ استعمال کریں تاکہ احتباس کی آفات سے بچے رہیں **ساتویں قسم** وہ ہے کہ بہت فربہی کے سبب رحم کے رستے
دب کر بند ہو جائیں **علاج** فصد کھولیں اور فربہ بدن کے لاغر کرنے میں کوشش کریں اور جب وقت نوبت قریب آ پہنچے تو فصد صافن
کھولیں اور دوائیں اور شربت مدر دیں اور کھانے سے پہلے حرکت اور نہار منہ حمام کرنا اور اطریفل صغیر اور کمونی اور گلقند اور بادیان
ودی کا ہمیشہ استعمال کرنا کافی فائدہ کرتا ہے اور اگر حرارت ہو تو گرم چیزیں استعمال نہ کریں **آٹھویں قسم** وہ ہے کہ رحم کسی طرف پھر
جائے اس طرح پر کہ رحم کا منہ فرج کے مقابل سے ایک طرف ہو جائے اس سبب خون نہ نکلے اور اس کو عقر میں مفصل بیان کر چکے ہیں

کرتا ہے اور رحم کے نکلنے کی یہ علامت ہے کہ عانہ اور مقعد اور قطن اور پیٹ میں درد عظیم پیدا ہو اور کزاز اور رعشہ اور خوف بلا سبب عارض ہو اور فرج میں ایک نرم چیز اتر آئے پھر اگر رطوبت بلغمی ہے تو نتوء الرحم کا سبب ہو تو رحم سے رطوبت بہنا گواہی دے اشتباہ اکثر جاہل طبیبوں کو رحم اور مشیمہ میں فرق سمجھنا مشکل پڑتا ہے! اور فرق یہ ہے - اور فرق یہ ہے کہ بچہ دان تنگ جسم اور باریک ہے اور رحم اسکی ضد ہوتا ہے
علاج خواہ کسی سبب سے عارض ہو پہلے امعا کو ثفل سے پاک کریں یعنی نرم حقنہ استعمال کریں تاکہ اسکا بوجھ رحم پر کم پڑے اور ایسا ہی مدرات کے استعمال سے مثانے کا تنقیہ کریں اور جہاں کہیں کہ رطوبت بلغمی سبب ہو استفراغ کے لئے ایارجات کو تربد سے تقویت دیکے کھلائیں اور ہر صورت میں امعا اور مثانہ کے تنقیہ کے بعد چاہیئے کہ روغن زنبق یا روغن گل لیکے اور تھوڑا سا روغن خلوق اور تھوڑا سا غالیہ اس میں ملا کے نیم گرم کئی قطرہ رحم میں ٹپکائیں اگر سوراخ اس کا بند نہیں ہوا ہے یعنی رحم منقلب نہیں ہوا اور نہیں تو وہی دوائیں اسپر ملیں اور اس کے بعد وہ تدبیر کریں کہ رحم اپنی جگہ پر آجائے اور تدبیر یہ ہے کہ عورت چت لیٹے اور رانوں کو اٹھا کر کشادہ رکھے اور دایہ اس فرزجہ سے کہ لکھا جائیگا اسکو آہستہ آہستہ دبا کے ہٹائے یہاں تک کہ اپنی جگہ پر آکر ٹھیرے اور فرزجہ یہ ہے قرط اثنیت مازو خرنوب چاروں برابر لیکر پانی اور تھوڑی سی شراب میں جوش کرکے چھان کر اقاقیا سک رامک باریک کرکے اس طبیخ میں ملا کر تیار رکھیں اور ایک نرم ابریشم کا ٹکڑا کہ اسکو مرحدی کہتے ہیں اس کو لپیٹ کر گدی فرزجہ کے مانند بنائیں اور اس طبیخ میں بھگو کر رحم کو اس گدی یعنی فرزجہ سے آہستہ آہستہ اوپر لیجائیں اور جب اپنی جگہ آجائے تو قابض دوائیں عانہ اور فرج کے گرد ضماد کریں اور مریضہ کو کروٹ پر لٹا کر اس کے کمر بند کی جگہ ناف کے تلے محجمہ بلا شرط رکھ کر کھینچیں اور اگر پستان کے نیچے محاجم لگائیں تو بہتر ہے اور اس حالت میں خوشبودار چیزیں سونگھائیں اور بدبو کی چیزوں سے اور چھینک اور حرکت وغیرہ سے جو چیز کہ رحم کو جگہ سے ٹالتی ہے پرہیز کریں اور یہ امور اس واسطے ہیں کہ رحم اوپر کی جانب مائل ہو اور چاہیئے کہ رحم کے پلٹانے کے بعد فرزجہ مذکورہ کو اسی جگہ چھوڑ دیں اور کتان کا ٹکڑا اسی تہ بنا کر یا روئی کی گدی کی طرح فرج میں رکھیں اور اسکے اوپر لنگوٹ باندھدیں اور دو دن تک اسی طرح چت لٹا رکھیں اور اگر غذا نہ کھائے تو بہتر اور نہیں تو کوئی ایسی چیز جس میں مائیت کم اور سبک ہو تھوڑی سی دے سکتے ہیں مثلاً زردہ بیضہ نیمبرشت اور اس کے مانند اور تیسرے دن لنگوٹ کھولیں اور فرزجہ نکالیں اور سیاہ صوف لیکر اس شراب میں جس میں برگ مورد گل سرخ اقاقیا پوست انار وغیرہ قابضات جوش کئے ہوں بھگو کر نیم گرم فرزجہ کرالیں اور استعمال کے وقت اسی شکل پر کہ گذر چکی لیٹیں اور دوسرا صوف اس شراب میں بھر کر فرج اور عانہ پر رکھیں اور محکم کریں اور رانوں کو سیدھا کرکے کروٹ پر لیٹے اور کمر بند کی جگہ محجمہ لگائیں اور دیر تک رکھیں پھر شراب میں قابضات مذکور جوش کرکے اس میں بٹھلائیں اور جب آبزن سے نکلے تو قابض دوائیں عانہ پر اور فرج کے گرد ضماد کریں اور لنگوٹ باندھدیں جس طرح پر کہ گذر چکا اور چاہیئے کہ ہمیشہ ضماد اور قابض لگاتے رہیں اور چند روز کے بعد ایک ساعت مورد گل سرخ اقاقیا کے طبیخ میں بٹھلائیں اور دو دن کے بعد یہی تدبیر از سر نو بدلتے رہیں یہاں تک کہ ایک ہفتہ پورا ہو جائے اور اس اثنا میں ہرگز چلنا پھرنا نہ چاہیئے اور جو کچھ کہ اوپر مذکور ہے مثلاً چھینک وغیرہ منافیات اُن سے پرہیز لازم سمجھیں اور مضائقہ نہیں کہ کبھی کبھی لنگوٹ باندھے تکیہ لگا کر بیٹھیں اور لنگوٹ نہ کھولیں مگر حاجت ضروری کے سبب سے فائدہ اس مرض میں بدبو کی چیزوں کا سونگھنا سب سے زیادہ ناموافق ہے کیونکہ رحم بالطبع خوشبو کی الفت رکھتا ہے اور بدبو سے نفرت کرتا ہے جیسا کہ جگر میٹھی چیزوں سے رغبت رکھتا ہے اور کڑوی چیزوں سے نفرت کرتا ہے جان لینا چاہیئے کہ مرعزی پشم ملایم کو کہتے ہیں کہ بھیڑ اور بکری کے بالوں کی جڑ میں نکلتی ہے اور فارسی میں اس کو کرکینہ کہتے ہیں ۔

سترھویں فصل میلان رحم کے بیان میں

وہ اس طرح پر ہے کہ رحم ایک طرف جھک جائے اور اس کے اسباب و علاج عقر میں بیان کئے گئے اور جاننا چاہیئے کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جب رحم پھر جاتا ہے تو زحیر عارض ہوتی ہے یا عسر بول ہو جاتا ہے یا دونوں عارض ہوتے ہیں اور مرض کی تحقیق میں اشتباہ پڑ جاتا ہے کہ علت کون سے عضو میں ہے تو طبیب کو لازم ہے کہ مرض اور اسباب فارقہ میں خوب تامل کرے

تاکہ خطا نہ واقع ہو اور رحم کے پھر جانے کی علامت عورتیں انگلی لگا کر جان لیتی ہیں تصریح کی حاجت نہیں سو جب عورتوں کو میلان الرحم کے
اسباب بعید زحیر عارض ہو مثلاً بہت بوجھ کے کھینچنے یا اٹھانے یا کودنے یا گرنے کا اتفاق ہو لازم ہے کہ اول دریافت کریں کہ رحم میں انحراف ہے
یا نہیں پھر زحیر کا معالجہ کریں۔ اٹھارھویں فصل اورام رحم کے بیان میں اس کی تین قسمیں ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ ورم گرم رحم میں عارض
ہو اور اس کے اسباب بہت ہیں اوّل تو ضربہ اور سقطہ کہ رحم پر پہنچے دوسرے حیض کا رک جانا تیسرے جنین کا ساقط ہونا اور عسر ولادت اور
جماع کا افراط اور ازالہ بکارت چوتھے مادہ دموی یا صفراوی کہ بدن یا ان حادثات کے باعث بخود رحم پر گرے اور رحم کے ورم گرم کے علامات بہت ہیں
ایک تو تپ تیز اور ہذیان یعنی بیہوشی دوسرے درد سر خاص کر تارک میں تیسرے ناف اور عانہ میں درد لیکن تارک اور عانہ کا درد جب ہوتا ہے کہ
آماس اور رحم کے مقدم میں ہو چوتھے قطن اور پشت میں درد اگر رحم کے موخر میں ورم ہو پانچویں درد خاصرتین اگر ورم رحم کی دونوں جانبوں میں ہو اور
کبھی درد ناف میں یا قطن میں ہوتا ہے اور وہاں سے ران اور سرین اور خاصرتین کی جانب آکر اس شدت سے منہ کرتا ہے کہ اٹھنا دشوار ہوتا ہے
اور اکثر تو ایسا ہوتا ہے کہ جو درد ناف کے نیچے ہوتا ہے ران میں اتر آتا ہے اور جو درد قطن میں ہوتا ہے سرین میں آجاتا ہے چھٹے عسر بول
اگر ورم رحم کے مقدم میں اوپر کی جانب مائل ہو ساتویں براز کا دشواری سے آنا اگر ورم رحم کے موخر میں نیچے کی طرف مائل ہو اور ظاہر ہے کہ بول
اور غائط کی دشواری شدت اور تخفیف ورم کی سختی اور گرانی کے موافق ہوتی ہے آٹھویں نبض اور نفس میں تواتر نویں معدہ اور دماغ میں
فساد ہونا علاج باسلیق اور صافن کی فصد کھولیں اور ابتدا میں جو اور یا باقلا اور چنے کا آٹا اور بنفشہ اور کشنیز تر اور کاسنی کا پانی ملا کر تھوڑا سا
کافور پیس کر عانہ اور ناف پر ضماد کریں اور لعاب اسپغول اور روغن اور عصارات سرد رحم میں ٹپکائیں اور شیرہ خرفہ اور شربت بنفشہ اور آب انار میخوش
اور آش جو روغن بادام اور قند کے ہمراہ لعاب بہدانہ وغیرہ جیسا مناسب ہو پلائیں اور جہاں تک ممکن ہو سرد پانی کے پینے سے منع کریں اور اگر طبیعت
میں قبض ہو تو بنفشہ و سپستان اور عناب اور آلو بخارا وغیرہ خالص اس میں حل کر کے شیرخشت اور روغن بادام ملا کر دیں اور دواؤں کے
وزنوں کی مقدار طبیب کی رائے پر موقوف ہے جو اس کے موافق سمجھ کر استعمال کرے اور مغز فلوس شربت بنفشہ کے ساتھ یا آب کاسنی یا آب
عنب الثعلب کے ہمراہ پلانا قبض کو رفع کرتا ہے اور امتلا کے ورم کو بہت مفید ہوتا ہے تنبیہ اگرچہ یہ ورم ابتدا میں محض مادہ حاصل کو ہرگز ضماد
نہ کریں تاکہ مادہ منجمد نہ ہو جائے اور جبکہ انتہا میں پہنچے تو بابونہ اور خطمی وغیرہ جو کچھ کریں اور معتدل ہو استعمال کریں ضماد کے طور پر اور اس کا
معالجہ فصل کے طریق پر اور جاننا چاہئے کہ جب انتہا میں پہنچے تو دو وجہ سے خالی نہیں ایک تو یہ کہ تحلیل ہو جائے دوسرے یہ کہ پیپ پڑ
جائے اور پیپ ہونے اور پکنے کی یہ علامت ہے کہ درد شدید ہو جائے اور مختلف تپ ہو اور قشعریرہ پیدا ہو اور ضربان وغیرہ اور تمام اعراض غلبہ کریں
اس وقت میں چاہئے کہ گرم لعاب مثلاً لعاب حلبہ لعاب تخم کتان لعاب انجیر وغیرہ نیم گرم رحم میں حقنہ کریں اور بابونہ حلبہ تخم کتان خطمی بنفشہ
آرد باقلا انجیر کے طبیخ میں ملا کر عانہ پر ضماد کریں اور نیم گرم پانی میں بٹھلائیں اور یہ سب امور اس لئے ہیں کہ نضج میں امداد کریں اور جب
پک جائے تو دو وجہ سے خالی نہیں یا تو پھوٹ جائے یا ویسا ہی رہے اور دبیلہ ہو جائے سو اگر پھوٹ جائے تو چاہئے کہ اس کے اخراج
میں امداد کریں اور اس کام کے لئے ماء العسل سے رحم میں حقنہ کرنا اور مدرات خفیفہ مثلاً تخم خربزہ تخم خیارین تخم کاسنی کا شیرہ پلانا فائدہ مند ہے
اور گاسنے کا دودھ نبات ملا کر ریم کے تنقیہ کے لئے مقرر ہے اور چاہئے کہ ہمیشہ ہی تک بہیر کھیں جب تک کہ قرحہ پاک ہو اور مدرات
قوی ہرگز نہ دیں کیونکہ مدرات مواد کو کھینچ لاتے ہیں اور قرحہ زیادہ ہو جاتا ہے اور جب قرحہ ریم سے پاک ہو جائے تو اس کا اندمال
پر متوجہ ہوں یعنی وہ تدبیر کہ فصل قروح میں گذر چکی اور دبیلہ کی فصل علیحدہ میں آئیگی استعمال کریں فائدہ جب ورم رحم پھوٹتا ہے کبھی تو
امعا یا مثانہ کی طرف اسکا مواد جھک پڑتا ہے اور براز یا بول کے ساتھ دور آب نکلتا ہے اور اس وقت میں مناسب ہے کہ مادے کو اقتضا
رحم کی طرف پھرائیں چنانچہ رحم کے قروح میں اسکا ذکر ہو چکا ہے دوسری قسم وہ ہے کہ ورم سرد بلغمی رحم میں پیدا ہو اور اسکی علامت عانہ کے

علاج میں ثقل ہونا علاج پہلے قے کریں اور جو کچھ کہ مثانے کے سرد ورم میں مذکور ہے استعمال کریں **تیسری قسم** وہ ہے کہ ورم صلب سوداوی
رحم میں عارض ہو اور یہ ورم اکثر ورم گرم کے بعد عارض ہوتا ہے اور شاید کہ ابتداءً ہی خون حیض سوختہ یا کسی اور سبب سے پیدا ہو حالانکہ اس سے پہلے
ورم گرم نہ ہو اور یہ ورم سرطان ہو جاتا ہے اور علاج کے دیر ہونے میں استسقا میں پہنچاتا ہے اور رحم کے ورم سوداوی کی پانچ علامتیں ہیں
ایک تو یہ کہ رحم کی جگہ بوجھ معلوم ہو اور مریضہ کو حرکت سے تکان ہو۔ دوسرے یہ کہ صلابت ظاہر ہو پھر اگر عانہ میں ہے تو رحم میں ورم ہونے کا
نشان ہے اور یہ اکثر ہوتا ہے تیسرے یہ کہ چلتے وقت پنڈلیاں کانپنے لگیں پھر اگر ورم رحم کی ایک جانب میں ہے تو اسی طرف کی ساق میں اضطراب
پیدا ہو اور اگر رحم کی دونوں جانب میں ہے تو دونوں ساق میں اضطراب ہو چوتھے یہ کہ درد کمر ہو اور یہ اس صورت میں ہے کہ مادہ بہت غلیظ ہو اور
ابھی سرطان نہیں ہونے لگا۔ اس واسطے کہ اگر مادہ بہت غلیظ نہ ہوگا تو درد شدت سے ہوگا اور ایسا ہی اگر سرطان ہو جائے چنانچہ اسکا
بیان آئیگا۔ پانچویں یہ کہ رحم کسی طرف جھک جائے اور کبھی رحم ورم کی جانب مخالفت میں مائل ہوتا ہے مثلاً اگر ورم رحم کی داہنی طرف میں ہے
تو بائیں طرف جھک جائے اور اسکے برعکس اور اگر اگلی طرف میں ہو تو پیچھے کی جانب رحم کا میلان ہو اور اسکے برعکس اور اگر پیچھے کی جانب میں ورم ہو تو
اوپر کی طرف میلان ہو اور اسکے برعکس اور یہ اس صورت میں ہوتا ہے کہ ورم نہایت بڑا ہو۔ فَاِنَّ الْعُضْوَ ثَقِيلَةٌ تَمِيلُ اِلٰى جِهَتِهِ الْمُخَالِفَةِ یعنے اسلئے کہ
عضو بوجھ کے سبب سے جانب مخالف میں مائل ہوگا۔ اور کبھی رحم ورم کی طرف مائل ہوتا ہے اور یہ اس صورت میں ہوتا ہے کہ ورم چھوٹا سا ہو فَيَمِيلُ الرَّحِمُ
بِالتَّمَدُّدِ اِلٰى جَانِبِ الْوَرَمِ یعنے رحم کھنچاوٹ کے سبب ورم کی جانب مائل ہوگا علاج جلد باسلیق کی فصد کھولیں اور اسہال سودا کیلئے ماء الجبن
اور مطبوخ افتیمون اور گلقند وغیرہ آہستہ آہستہ اور دفعات میں دیں اور مرہم داخلیون اور مرہم باسلیقون اور مقل اور چربیاں اور
مغز اور روغن نرگس روغن سوسن روغن شبت روغن بابونہ روغن بید انجیر سکباری اور حمول اور فرزجہ کے طور پر رحم میں استعمال کریں تاکہ ورم
نرم ہو اور ایسا ہی مقل مصطگی اشق حلبہ بابونہ برگ کرنب روغن موم اور لعاب اسپغول لعاب تخم السی کے ساتھ ملاکر ورم پر ضماد کریں اور
رات دن میں دو بار شبت کرنب اکلیل خطمی بنفشہ بابونہ مرزنجوش وغیرہ ملطفات کے مطبوخ میں بٹھلائیں۔ انیسویں **فصل**
سرطان الرحم کے بیان میں یہ اکثر رحم کے ورم گرم کے بعد عارض ہوتا ہے جبکہ وہ تحلیل نہیں ہوتا۔ اور پھوٹکر
مادہ نہیں نکلتا اور اس کی علامت صلابت اور حرارت اور ضربان اور سینہ کے حجاب تک درد کا آنا اور شاید کہ درد چشم اور درد شقیقہ
اور ضعف اور لاغری خاص کر پنڈلیوں میں پیدا ہو اور پاؤں کی پشت پر ورم ظاہر ہو اور شکم ایسا ہو جائے جیسا کہ استسقا والے کا شکم ورم
کرتا ہے اور شاید کہ استسقا ہو جائے گا اور جاننا چاہیئے کہ ورم سرطانی ظاہر ہوا کرتا ہے اور رگیں ابھر آتی ہیں اور اسکا رنگ کبودی اور سیاہی
مائل ہوتا ہے اور کبھی سرطان رحم میں زخم بھی ہوتا ہے اور اسکے زخم کا یہ نشان ہے کہ پیڑو اور چڈھوں میں اور شکم کے پیچھے اور پشت میں
درد شدید ہوتا ہے اور اکثر اس میں سے رطوبت بودار جسکا نضج برابر اور یکساں نہیں ہوتا بہا کرتی ہے اور اس رطوبت کا رنگ سفیدی یا سیاہی
یا سرخی یا سبزی مائل ہوتا ہے۔ لیکن سیاہی مائل تو اکثر ہوتا ہے اور سفید بہت کم علاج سرطان زخم سادہ ہو یا اس میں زخم بھی ہو علاج پذیر
نہیں لیکن اس لئے کہ اس کے ضرر سے کوئی دوسری آفت پیدا نہ ہو لازم ہے کہ اسکی اصلاح میں کوشش رکھیں مثلاً جبکہ حرارت اور ضربان کی شدت
ہو تو سرد مرہم جن سے کہ درد ساکن ہو جاتا ہے اور سرد لعاب استعمال کریں اور جب حرارت ساکن اور درد کم ہو تو نرم چیزیں کہ تحلیل کرتی ہیں مثلاً داخلیون
اور مقل اور روغن بابونہ اور بط کی چربی کام میں لائیں اور ایسا ہی حلبہ بابونہ تخم کتان برگ کرنب کے مطبوخ سے نطول کریں آبزن [illegible]
اور کبھی کبھی فصد کھولیں اور مسہل سودا دیں تاکہ سودا کم ہو جائے اور بدن کا تنقیہ ہوتا رہے اور لازم ہے کہ مزاج کی ترتیب میں امداد کرتے رہیں اور
جہاں کہیں کہ سرطان میں زخم ہو تو چاہیئے کہ برگ خطمی برگ کرنب بنفشہ تخم السی جوش دیکر اس کے پانی میں بیمار کو بٹھلائیں اور اسی طرح شیاف افیون
اور افیون عورتوں کے دودھ میں رگڑ کر رحم میں حقنہ کریں تاکہ درد ساکن ہو اور اس شیاف میں تھوڑی سی عنبر بھی داخل کریں تاکہ افیون کی مضرت کو موقوف کرے اور

سرطان کے علاج میں سب سے بہتر یہ ہے کہ اسرب کو دھنیئے کے پانی میں یا کاہو یا کاسنی کے پانی میں رگڑ کر ملیں اور رحم میں حقنہ کریں اور مرہم رسل اس مرض میں عجیب خاصیت رکھتا ہے اور خشخاش اور کشنیز تر اور عنب الثعلب اور سفیدی بیضہ مرغ اور روغن گل اور شراب ضماد کریں اور بارتنگ اور عورتوں کا دودھ اور روغن گل سے رحم میں حقنہ کرنا بہت مفید ہے اور جہاں کہیں بہت سا خون آتا ہے تو عصارۂ لحیۃ التیس کا پانی اور گل ارمنی اور سفیدہ اور دبہ اور آب بارتنگ سے رحم میں حقنہ کریں خون موقوف ہو جاتا ہے **بیسویں فصل دبیلہ رحم کے بیان** میں جاننا چاہیئے کہ جب رحم کا ورم پک جاتا ہے اور نہیں پھوٹتا تو اس کو دبیلہ کہتے ہیں۔ اور اس کی علامت کا بیان ورم میں آچکا ہے علاج اگر دبیلہ فم رحم میں ہو تو شگاف دیکر ریم اور آب نکال ڈالیں اور اگر رحم کے قعر میں ہو تو تخم خربزہ تخم خیارین تخم کاسنی فاختہ کا مطبوخ چند روز تک پلائیں اور حلبہ تخم السی بابونہ اکلیل الملک خطمی آرد جو تخم کتوچہ آرد باقلا بیخ خطمی گرم پانی میں اور انجیر کے پانی میں اور روغن کنجد ملا کے ضماد کریں اور ہمیشہ یہی ضماد کیا کریں جب تک کہ پھوٹ نہ جائے اور اگر دیر لگے اور یہ خوف ہو کہ تاکل کی نوبت آپہنچے تو انجیر خردل جوش دیکے اس کا پانی پیکے رحم میں حقنہ کریں اور اس جوشاندہ کی دواؤں کو عانہ پہ رکھیں اور جہاں کہیں کہ ورم ہو جب پھوٹ جائے تو قرحہ کے پاک کرنے میں اور رحم کے بھرنے میں کوشش کریں جیسا کہ اس کا بیان رحم کے اورام میں گذرا۔ **اکیسویں فصل اختناق الرحم کے بیان میں** یہ ایسی بیماری ہے کہ صرع اور غشی کے مشابہ ہے یعنی اس میں صرع کے علامات بھی ظاہر ہوتے ہیں مثلاً دورہ اور بعض اعضا میں تشنج اور گرپڑنا اور غشی کے علامات بھی پیدا ہوتے ہیں مثلاً اطراف سرد اور رنگ زرد اور نبض اور نفس کا صغیر ہونا جاننا چاہیئے کہ اگرچہ اس بیماری کا مبدا رحم ہے لیکن چونکہ رحم اور دماغ اور دل میں مشارکت قوی ہے رحم کی آفت دماغ میں اور دل میں پہنچتی ہے یہی وجہ ہے کہ ضیق النفس اور غشی اور صرع اور خفقان عارض ہوتے ہیں اور منہ میں کف نہیں آتا اور اس مرض کے دو سبب ہیں ایک تو یہ کہ استفراغ نہ ہونے سے منی زیادہ ہو کر اوعیہ میں جمع ہو جائے اور اس میں کیفیت سمیہ آجائے اور رحم موذی کے خوف سے بھاگ کر اوپر کی طرف سمٹ کر سکڑ جائے اور اسکے بخارات ردیہ دل اور دماغ کی طرف آئیں اس وجہ سے مرض مذکور پیدا ہو دوسرا خون حیض بند ہو جائے اور اسکی کثرت سے رحم میں وہی کیفیت جسکا ذکر اوپر گذرا آجائے اور یہ بیماری دورہ اور نوبت پر آتی ہے جیسا کہ صرع آتا ہے اور جب مواد زیادہ ہوتا ہے تو ہر روز پیدا ہوتا ہے اور بعض بعض آتا ہے اور اسکی نوبتیں سابق کے دور کے نزدیک ہوتی ہیں تو قاتل اور مہلک اور اسکی یہ علامت ہے کہ جب نوبت نزدیک آپہنچے تو ذہن میں خلل اور فکر میں فساد آجائے اور سر میں درد آنکھوں میں اندھیرا اور رنگ میں زردی اور اعضا میں کسل پیدا ہو اور آنکھوں میں پانی سا بھر آئے اور پنڈلیوں میں ضعف پیدا ہو اور جب وقت بہت نزدیک آجائے تو شاید کہ بیمار کو معلوم ہو کہ کوئی چیز عانہ کے اطراف سے دل کی طرف چڑھکر آتی ہے اور منہ اور ناک میں حرکات مضطربہ بے ارادہ ظاہر ہوں پھر ذہن مختلط ہو جائے اور بیہوش ہو کر گر پڑے اور حس باطل اور آواز منقطع ہو جائے جیسا کہ سب حرکات ارادی منقطع ہو جاتے ہیں اور اس بیماری اور صرع مفرد میں یہ فرق ہے کہ اس بیماری میں عقل بالکل زائل نہیں ہوتی یہی وجہ ہے کہ جب اس بیماری والوں کو ہوش آتا ہے تو جو باتیں کہ گذر چکیں ان میں سے اکثر باتوں کو بیان کیا کرتے ہیں اور ایسا ہی منہ سے کف نہ آنا اور بدن میں اضطراب ہونا اسکا نشان ہے اور صرع اس کے خلاف ہے کہ کف آنا اور اضطراب اور عقل کا زائل ہونا اسکو لازم ہے علاج نوبت کے ہاتھ اور پاؤں مضبوط باندھ دیں اور تلوؤں پر خردل اور نمک زور سے ملیں اور گرم پانی سے یا بابونہ کے مطبوخ سے پاشویہ کریں اور ٹھنڈے پانی کا منہ پر چھینٹا دیا اور پلائیں اور بدبو کی چیزیں مثلاً جند بیدستر اور قطران وغیرہ سونگھائیں اور گوگل یا گندھک ناک کے آگے جلائیں اور خوشبودار چیزیں مثلاً روغن گرم خوشبودار کہ اس میں مشک اور عنبر ملا لیا ہو رحم پر ملیں اور اسی میں حقنہ کریں اور ناف کے تلے اور گھٹنوں اور پنڈلیوں اور رانوں میں اندر کی جانب اور چوتڑوں میں سینگیاں بغیر پچھنوں کے لگائیں۔ اور اس کے کان کے پاس بہت زور سے چیخیں اور

اس کا نام لیکے پکاریں اور اسی طرح گرم دوائیں کہ دغدغہ کرتی ہیں مثلاً نمام زنجبیل فلفل روغن زنبق میں ملاکے حمول کریں اور رحم میں مشک اور عنبر کا سبخور کریں اور دوائی کو حکم کریں کہ روغن زنبق یا روغن بان یا روغن بادام یا روغن گل میں کہ عنبر اور مشک اس میں حل کیا ہو اپنی انگلی پھیر کر فم رحم کو اس سے کھجلائے اور سلے اور یہ سب امور اس لئے ہیں کہ منی منجمد اور رطوبت نکل جائے اور ہوش آجائے اور اگر ایسے وقت میں جماع میسر ہو تو بہت مفید ہے اور جہاں کہیں کہ حیض کا بند ہونا اس کا سبب ہو تو فربیون اور فلفل کا حمول کرنا نہایت فائدہ دیتا ہے اور ہوش کی حالت میں یہ تدبیر ہے کہ حب اصطمخیقون اور ایارج لوغاذیا سے بدن کا تنقیہ کریں اسکے بعد دحمرثا اور مثرودیطوس اور معجون غیاثی وغیرہ انیسون کے مطبوخ میں دیں اور تنقیہ حالت کے موافق کرنا چاہیئے اور بہتر یہ ہے کہ ہر تنقیے میں ایکبار ایارجات دیں اور ایک وزن دیبا دیکے معجون سجاح استعمال کریں اور حمام کرنا مفید ہے اور گندھک کے پانی میں بیٹھنا فائدہ مند ہے اور یہ دوا نفع کرتی ہے فاریقون ایک درم آدھا درم دواءالمسک یا شہد میں ملاکر کھلائیں اور یہ جو کچھ کہا ہے اس جگہ مناسب ہے کہ مادہ غلیظ ہو اور حرارت نہ ہو اور برودت کا نشان یعنی حرکت میں گرانی اور نیند کا غلبہ اور کاہلی اور سبات اور نسیان ظاہر ہو اور اگر اختناق الرحم میں حرارت ہو اور رخساروں میں سرخی اور دوار اور غشیان اور ایک زور کی حرارت رحم سے سر کی طرف آتی ہوئی محسوس ہو اور کبھی کبھی تپ کا ہونا اس کا نشان ہے اس صورت میں گرم چیزوں کے استعمال کی اجازت نہیں سو اس حالت میں ہوش کے وقت باسلیق کی فصد کھولیں اور پنڈلیوں پر پچھنے لگاکر شاخیں کھینچیں یا مطبوخ افتیمون سے طبیعت نرم کریں اور شکم سیر ہوسے لے پر مطبوخ شبت پلاکے قے کرائیں اور سرد چیزیں جو منی کو کم کرتی ہیں۔ اور شہوت کو توڑتی ہیں مثلاً شربت نیلوفر اور شیرہ خرفہ پلائیں اور نوبت کے وقت کافور اور صندل اور نیلوفر سونگھائیں اور دوسری تدبیریں وہی ہیں جو گذر چکی۔ مگر گرم چیزوں کا استعمال خواہ پلاتے ہیں یا سونگھاتے ہیں جائز نہیں وقال الثابت لا یفصد صاحب اختناق الرحم ان وجب الفصد قالوا فلا یفصد من الصافن فان ذالک ردیٔ فی جمیع علل الارحام ولا ضرر فی الصافن وقال ابن ماسویہ وضع المحاجم اسفل السرۃ یجذب الرحم الی اسفل والحجامۃ علی الالیتین یستاصل ہذہ العلۃ یعنی اور ثابت نے کہا کہ اختناق رحم میں فصد نہ کھولیں اور اگر ضرورت پڑے تو ساعد میں نہ کھولیں کیونکہ یہ رحم کی تمام بیماریوں میں برا ہے اور صافن میں کچھ ضرر نہیں اور ابن ماسویہ نے کہا کہ ناف کے تلے محجمہ کا رکھنا رحم کو نیچے کی جانب کھینچتا ہے اور صلب یعنی کمر پہ حجامت کرنا اس علت کی جڑ اکھیڑتا ہے۔ فائدہ جو اختناق کہ حیض کے بند ہونے سے عارض ہو نوبت کے وقت اسکی تدبیر وہی ہے کہ مع رعایت حرارت اور برودت کے گذر چکی اور ہوش کی حالت میں فصد کھولیں اور مدرات حیض دیں جیسا کہ احتباس طمث میں ذکر کیا ہے لیکن اگر یہ بیماری حاملہ عورت کو ہو جائے تو فصد اور اسہال مناسب نہیں سو اگر وضع حمل کے ایام قریب ہوں تو توقف کریں کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد خود بخود زائل ہو جائیگی اور اگر وضع حمل کے ایام دور ہوں تو تلطیف غذا اور روغنوں کے ملنے پر اکتفا کریں اور مزاج کی حرارت اور برودت کی رعایت رکھیں اور نوبت کے وقت ہوش آنے کے لئے اطراف کے باندھنے اور سونگھنے کی چیزوں پر اور ایسے سوا کہ بچہ کو مضرت نہ ہو قناعت کریں اور ہوش کی حالت میں گلقند حاملہ کو نفع کامل دیتا ہے کہ جنین کی حفاظت بھی کرتا ہے اور بیماری کو بھی دفع کرتا ہے اور جہاں کہیں کہ خون کی نہایت کثرت ہو اور بیماری کی نوبت جلد جلد آئے تو فصد کھول سکتے ہیں اور ہلکا سا جلاب ہو سکتا ہے خصوصاً جبکہ حمل پہ تیسرا مہینہ گذر چکے اور آٹھواں مہینہ شروع نہ ہوا ہو اور اس مرض میں غذا مزاج کے مناسب دیں مثلاً اگر حرارت کا غلبہ ہو تو قلیہ کدو اور اسفاناخ اور ماش مقشر اور برنج مناسب ہیں اور اگر برودت غالب ہو تو کباب اور گنجشک اور تیہو اور دراج کا گوشت زیرہ اور دارچینی ملا کے مناسب ہے

بائیسویں فصل رحم میں پانی جمع ہونے کے بیان میں

اس کی یہ علامت ہے کہ حیض بند ہو جائے اور حرکت کے وقت شکم بلبلا قراقر ہو اور ایک حالت استسقا سے زق کے مشابہ پیدا ہو اور شاید کہ کبھی رحم سے رطوبت نکلے علاج

جو دوائیں کہ حیض کے ادرار میں مخصوص ہیں استعمال کریں اور بدن اور رحم کے تنقیے میں کوشش کریں اور جو ضماد کہ استسقا سے زقی میں گذر سے استعمال کریں اور جو کچھ کہ سوء القنیہ اور استسقاے زقی اور سیلان رحم کے لئے مفید ہے کام میں لائیں اور قے بہت مفید ہے اور بھوکا رہنا اور ریاضت کرنا فائدہ مند ہے اور اطبا کہتے ہیں کہ خربق سفید کو تیل میں اوٹھانا فائدہ کرتا ہے

تئیسویں فصل نفخ رحم کے بیان میں

اس کا یہ سبب ہے کہ رحم کی قوتوں میں ضعف آگیا ہے اور سوء مزاج سرد کہ با فراط نہ ہو۔ یا عسر ولادت یا جاڑے کی سردی کہ رحم کو سرد کر ڈالے اس کی قوتوں کے ضعف کا موجب ہے اور ظاہر ہے کہ جب رحم کی قوتیں ضعیف ہو جاتی ہیں تو جو غذا کہ اس میں پہنچتی ہے بضعف حرارت کے سبب ریاح بنجاتی ہے اور وہ ریاح رحم کے عمق میں یا اسکے زاویوں میں یا اجزا کی خلووں میں یا لیفوں کے بیچ میں رکجاتے اور نفخ پیدا کرتے ہیں انتباہ سوء مزاج سرد با فراط حرارت کو مردہ کرتا ہے اور نفخ کا باعث نہیں ہو سکتا لان النفخ لا یتکون الا بالحرارۃ القاصرۃ یعنے کیونکہ نفخ ہلکی ہی حرارت سے پیدا ہوتا ہے اور اس مرض کی علامت یہ ہے کہ عانہ میں اور اس کے قریب شکم کے اسفل میں ورم ہو بھی اور نفخ اور درد پیدا ہو اور شاید کہ چڑھوں تک اور فم معدہ اور حجابات تک درد پہنچے اور جب ورم پر ہاتھ ماریں تو نقارے کی سی آواز نکلے۔ اسی واسطے بعضے طبیبوں نے اس کی تعریف میں کہا ہے کہ ایک حالت استسقاے طبلی کے مشابہ ہے اور شاید کہ اس کا درد جگہ جگہ پھرتا ہے اور قراقر اور ضربان ہو اور شاید کہ آخر عمر تک یہ بیماری ہے اور علاج پذیر ہو۔ علاج تنقیہ بدن کے لئے ایارج حب دیں اور جوارش کمونی اور سکنجبین اور ماء الاصول اور بزور کھلائیں تاکہ رحم میں گرمی پہنچے اور ریاح کو لطیف بنا کر توڑ ڈالیں اور جو دوائیں گرمی پہنچاتی ہیں اور ریاح کو توڑ کر نکالتی ہیں مثلاً بابونہ شبت مرزنجوش پودینہ سداب تخم کرفس بادیان برنجاسف زیرہ نانخواہ استعمال کریں حقنہ اور فرزجہ اور ضماد اور تکمید اور آبزن کے طریق پر اور مناسب یہ ہے کہ روغن سداب اور روغن شبت ناف کے تلے اور مو سے نہانی پر ملیں اور جو کچھ کہ استسقاے طبلی میں مذکور ہے یہاں مفید ہے اشتباہ حیا یتوں کے امراض کے بعد امراض قلب کے لکھے گئے۔

بائیسواں باب امراض پشت اور اطراف کے بیان میں

مثلاً حدبہ اور ریاح افرسہ اور وجع الظہر اور وجع خاصرہ اور وجع مفاصل اور نقرس اور عرق النسا اور وجع ورک اور داء الفیل اور وجع عقب اور ہر ایک مرض علیحدہ فصل میں بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالی

پہلی فصل حدبہ کے بیان میں

اس لفظ سے زوال فقرات یعنے فقرات کا ٹل جانا مراد ہے اگلی طرف یا پچھلی طرف یا دونوں طرف میں سے ایک جانب ہو اگر اگلی طرف فقرات ٹل جائیں تو تقعیر کہتے ہیں اور حدبۃ المقدم بولتے ہیں اور حدبۂ حقیقی یہی ہے اور اگر استخوان بھی شریک ہوں تو قعس بھی کہتے ہیں اور اگر فقرات پچھلی جانب دب جائیں تو حدبۃ المؤخر بولتے ہیں اور حدبۂ حقیقی یہی ہے اور اگر دونوں جانب میں سے ایک طرف میں فقرات ٹلجائیں تو التوا کہتے ہیں الغرض اگر بادغلیظ زوال فقرات کا سبب ہو تو اسکا نام ریاح افرسہ ہے اور زوال فقرات کے پانچ سبب ہیں اور ہر ایک کا بیان علیحدہ قسم میں آتا ہے پہلی قسم وہ ہے کہ ورم گرم اس عضلہ میں کہ فقرات کے متصل ہے عارض ہو خارج سے خواہ اندر سے اور اسکی یہ علامت ہے کہ پہلے پشت میں درد عارض ہو اور تپ تیز اسکے ہمراہ پیدا ہو اور ضیق عظیم اور شدت کی حرارت ہر وقت رہے۔ اور جبکہ مادہ پیپ بنجائے اور ورم منفجر ہو جائے اور تپ ساکن ہو تو بیمار کو پوچھ اور درد تمدد کی پشت میں معلوم ہو اور حدبہ بڑھتا جائے علاج ورم کی ابتدا میں فصد کریں اور حلیہ اور تخم الجز کا لعاب اور مرغی کی چربی اور مغز ساق گاؤ اور بنفشہ اور خطمی ورم پر ضماد کریں اور روغن گرم کرکے ملیں اور نطول کریں اور فلوس خیارشنبر روغن بادام میں ملا کر پلائیں اور روغن میں بنفشہ خطمی اور السی جوش کرکے گرم گرم حقنہ کریں دوسری قسم وہ ہے کہ ہوا سے غلیظ فقرات کے تلے رک جائے اور تمدد کی شدت سے فقرات کو انکی جگہ سے ٹلادے اس قسم کی حدبہ کو ریاح افرسہ بولتے ہیں اور افرسہ فرسہ کی جمع ہے و ہو ریح تاخذ من العنق فیفرسہ ای یکسرہ یعنی وہ ایک قسم کی ریح ہے کہ گردن میں آکر اسکو توڑ ڈالتی ہے اور اسکی یہ علامت ہے کہ درد پشت کے بعد حدبہ ہو اور تپ اور گرانی نہ ہو

اور کبھی درد بڑھ جاتا ہے اور آخر میں کم ہو جاتا ہے **علاج** بیخ بادیان بیخ کرفس بیخ اذخر انیسون زیرہ تخم سداب نانخواہ جوش دیکے چھانکے
روغن بید انجیر ملا کے پلائیں اور ماء الاصول اور روغن بید انجیر کا اندازہ حال کے موافق کرنا چاہئے بعضوں نے کہا ہے کہ ایک مثقال
روغن بید انجیر سات مثقال ماء الاصول وغیرہ میں کافی ہے اور گلقند میں انیسون مصطگی ملا کے کھانا مفید ہے اکثر تو اسی تدبیر سے فائدہ ہوتا ہے
اور اگر نہ ہو تو بدن کا تنقیہ حب سورنجان یا حب سکبینج یا حب منتن وغیرہ سے کریں اور بتیہ یا بسد اور قسط اور قصب الذریرہ اور عسل لبنی اور اکلیل اور
فرفیون بادیان اور سداب کے پانی میں اور روغن بابونہ یا روغن ناردین میں ملا کے ضماد کریں اور مرزنجوش سداب اذخر قیصوم نام کے مطبوخ
سے درد کی جگہ پر نطول کریں اور پچھنے ناری لگائیں جسجگہ کہ گڑھا پڑ گیا ہے نہ اس جگہ کہ ابھر آئی ہے اور ریاح کو توڑنے والی چیز فائدہ کرتی ہے
تیسری قسم وہ ہے کہ رطوبت مائی فقار کے رباطات کے جوڑ میں آ کر ان کو سست کر دے اس وجہ سے فقرات اپنی جگہ سے ٹل جائیں اسکی علامت
رنگ میں سفیدی اور ملمس میں سردی اور مرطب تدبیروں کا پہلے گذر جانا اور اگر اسجگہ روغن ملیں تو جلد بدن میں جذب نہ ہو **علاج** جو کچھ کہ رباع
افرسہ میں گذرا استعمال کریں اور روغن مقوی گرم مثلاً روغن سداب اور سرو اور عاقرقرحا ملنا اور قابض دواؤں کا مثلاً جوز سرو گلنار برگ خار گل سرخ
شبہ ضماد کرنا فائدہ کرتا ہے **چوتھی قسم** وہ ہے کہ رطوبت غلیظ لزج کے سبب سے کہ نخاع میں آ جائے فقرات کے رباطات کھینچ جائیں یا پیچ
کی وجہ سے لگیں یہ بہت کم ہوتا ہے اور اس میں خوف ہے اور اس کا علاج دشوار ہوتا ہے اور اسکی علامت اور علاج کو تشنج کے باب میں تلاش
کریں **پانچویں قسم** وہ ہے کہ ضربہ یا سقطہ زوال فقرات کا باعث ہو **علاج** اگر زوال باہر کی طرف میں ہو یا ایک جانب میں تو فقرات کو ہاتھ سے ملکے
اس کی جگہ ہٹا لائیں اور اگر زوال اندر کی جانب ہو یا کسی طرف ہیں تو اسکو سینگیوں سے باہر کی جانب کھینچ لائیں یا محاجم ناری لگائیں اور زفت اور مقل اور
عاقرقرحا ملا کے طلا کرنا حدبہ کے لئے مفید ہے اور جب فقرات اپنی جگہ آ کر ٹھہر جائیں تو قابض دواؤں کا ضماد کریں۔ تاکہ ان کو اسی شکل پر قائم رکھے

دوسری فصل وجع الظہر یعنی درد پشت کے بیان میں

اس کے اقسام بہت ہیں **پہلی قسم** وہ ہے کہ سوء مزاج
بارد سادہ پیچ پشت میں عارض ہو اور اس کی علامت درد و ٹھیر گرانی اور سردی کا محسوس ہونا اور گرم چیزوں سے اور حرکت کرنے سے تسکین پانا
پہونچنے سے اور مالش کرنے سے نفع پانا اور درد تھوڑا تھوڑا پیدا ہوتا ہے اور مدت تک رہتا ہے **علاج** تبدیل مزاج کے لئے
ماء الاصول وغیرہ اور تنقیہ کے لئے ایارج فیقرا اور تریاق اربعہ اور مثرودیطوس وغیرہ کھلائیں اور روغن قسط اور روغن سداب اور روغن بابونہ طلا اور مقل ازرق
حلبہ بابونہ اور حب الغار لعاب تخم السی روغن بید انجیر میں ملا کے ضماد کریں اور تنزہ آب اور ہر چند جانوروں کا گوشت گرم مصالحوں کے ساتھ پکا کر کھلائیں۔
دوسری قسم وہ ہے کہ پشت کے عضلات اور فقرات میں خلط بلغم خام پیدا ہو یا خلط بلغمی کہ بدن میں ٹھہرا ہوا ہے غضب یا درشتی اور
جماع کے سبب سے حرکت کرے اور پشت کے عضلات اور رباطات اور اوتار میں آ کر جم جاوے۔ یا غلیظ کہ ان سبب ہو کہ فضول
میں اتنا ہوتی تھی اس خلط کی حرکت میں جوش مار کر ان عضلات اور رباطات اور اوتار میں آ جاوے اور تمدد کے باعث سے درد پیدا
کرے سو بلغم خام کے پیدا ہونے کی علامت تو یہ ہے کہ جو چیزیں بلغم افزا ہیں وہ کھائی جائیں یا پہلے ان کے کھانے کا اتفاق ہوا ہو
اور پشت میں درد بوجھ کے ساتھ پیدا ہو اور جس قدر کہ مادہ پیدا ہوتا ہے اسی کے موافق درد اور بوجھ تھوڑا تھوڑا بڑھتا رہے اور زیادہ ہوا ہے
ٹھہرے ہوئے بلغم کی حرکت کرنے اور پشت میں آنے کی یہ علامت ہے کہ درشتی یا غضب یا جماع سخت کے بعد پیدا ہو پھر اگر
مادہ حرکت میں آ کر یکدم یہاں آ گیا ہے تو پشت میں درد اور بوجھ بلغم برابر رہا کرے اور اگر اس مادے میں سے ہوا اٹھ کر پشت میں
آ گئی اور وہ مادہ نہیں آیا تو درد تھوڑی ہوگا اور پھرتا رہیگا اور بوجھ بہت کم ہوگا **علاج** اگر بلغم خام کے پیدا ہونے سے درد ہوا ہے
تو بلغم کے منضجات استعمال کریں اس کے بعد حب سورنجان وغیرہ دیں تاکہ بلغم کا استفراغ ہو اور قے نہایت مفید ہے اور تبدیل
کے لئے دوسرے تدابیر وہی ہیں کہ بارد سادہ میں مذکور ہیں اور پیشاب آور فائدہ مند ہیں اور اس جگہ غذا کا کم کرنا سب تدبیروں

جیسا کہ سوء مزاج ساذج کے سبب اقسام میں اور کبھی ورم ہوتا ہے مادی کے اکثر اقسام میں اور اطبا کی اصطلاح میں ایسا ٹھہر گیا ہے کہ جو درد ہاتھ اور پاؤں کے جوڑوں میں ہوتا ہے اس کو وجع مفاصل کہتے ہیں۔ اور جو سرین کے مفصل میں ہوتا ہے اسکو وجع الورک بولتے ہیں اور جو سرین کے مفصل سے اٹھ کر پاؤں کی طرف اتر کر آتا ہے اس کو عرق النسا بولتے ہیں اور جو نسا کعب کے مفصل میں یعنی ٹخنے کے جوڑ میں یا پاؤں کی انگلیوں کے جوڑ میں خاص کر انگوٹھے میں پیدا ہوتا ہے نقرس کہلاتا ہے اور ظاہر ہو کہ درد مفاصل اکثر مادہ سے پیدا ہوتا ہے اور مادہ مذکور اس گوشت میں ہوتا ہے جو مفاصل کے گرداگرد ہے اور شاید کہ رباطات کی جانب بھی نفوذ کر جائے لیکن اعصاب اور اوتار میں نہیں آتا یہی وجہ ہے کہ اس علت میں تشنج نہیں ہوتا ہے اور اس ورم کا یہ خاصہ ہے کہ نہ پکتا ہے اور نہ پھیلتا ہے جیسا کہ دوسرے اورام میں یہ ہوتا ہے اور درد مفاصل مادی کا سبب کلی یہ ہے کہ مفاصل میں ضعف آتا ہے اور مادہ اس میں جمع ہوتا ہے یا اور جگہ سے وہاں آکر گرتا ہے اور مفاصل کے ضعف کا سبب یا تو سوء مزاج مستحکم ہے یا بہت سی مشقت یا ضرب ہے اور مفاصل میں مادہ کے جمع ہونے اور آجانے کے بہت اسباب ہیں ایک تو یہ کہ ریاضت معتاد چھوٹ جائے اس سبب سے مفصل میں فضلات جمع ہو جائیں دوسرا یہ کہ معدے کا ہضم ضعیف ہو جائے اس سبب سے اخلاط خام پیدا ہوں اور مفصل میں آئیں تیسرا یہ کہ سوء ترتیب کا اتفاق پڑے مثلاً ایک غذا پر دوسری غذا کھائیں اور ناموافق غذائیں بے ترتیب کھائیں اور شراب حد سے زیادہ پئیں اور کھانے کے بعد ریاضت اور جماعت کریں اور نہار منہ اور حمام میں پانی پئیں اور شکم سیر ہونے پر حمام کریں اور گرم پانی میں غسل کریں اس سبب سے مادہ مفاصل پر آپڑے چوتھا یہ کہ زکام اور نزلہ بکثرت عارض ہو اور اس کا مادہ مفصل پر جا پڑے پانچواں یہ کہ کسی شخص کو استفراغات معتاد کے ترک کا اتفاق ہو اور مادہ زیادہ ہو کر مفاصل پر آپڑے چھٹا یہ کہ قولنج کا معالجہ ایسا کیا جائے کہ امعا قوی ہو جائیں اور فضلات اطراف میں مندفع ہو کر مفاصل پر آپڑیں ساتواں یہ کہ حرکات بدنیہ یا نفسانیہ کے سبب سے اخلاط جوش کھا کر مفاصل پر گریں فائدہ درد مفاصل کا سبب فاعلی یا تو سوء مزاج ساذج ہے یا مادی عام ہے کہ مادہ قوام دار یعنی غلیظ ہو یا قوام دار نہ ہو مثلاً ریح اور یہ مرض اکثر تو بلغم سے پیدا ہوتا ہے اور خون سے بھی بہت پیدا ہوتا ہے اور ریح اور صفرا سے بہت کم اور سودا سے شاذ و نادر عارض ہوتا ہے اور ان مادوں میں فقط ہر ایک مادہ اس بیماری کا سبب ہوتا ہے یا دوسرے مادے کے ساتھ مرکب ہو کر لیکن بلغم سودا کے ساتھ نہایت ہی شاذ و نادر مرکب ہوتا ہے مگر صفرا اور بلغم اکثر مرکب ہو کر اس مرض کو پیدا کرتے ہیں اور اگرچہ سب مفاصل کا درد سبب اور علامات اور علاج میں یکساں ہے لیکن چونکہ بعض معالجات بعض سے مخصوص ہیں ان سب کو علیحدہ علیحدہ قسم میں بیان کرتے ہیں **پہلی قسم وجع مفاصل کے بیان میں** اس سے وہی مراد ہے جو اطبا کی اصطلاح میں ٹھہرا ہے یعنی وہ درد اور ورم کہ ہاتھ کے جوڑوں اور پاؤں میں اور رانوں کے جوڑ میں پیدا ہو اور اس کے انواع ہیں **پہلی نوع** وہ ہے کہ سوء مزاج سادہ گرم یا سرد یا خشک مفاصل میں یا تمام بدن میں عارض ہو اور سادی کی یہ **علامت** ہے کہ رفتہ رفتہ اور تھوڑا تھوڑا پیدا ہوا اور بوجھ اور آماس بالکل نہ ہو اور عضو کا رنگ بدن کے ہمرنگ ہو لیکن لمس اور مزاج کی حرارت پر اور اسکی برودت برودت پر اور یبوست یبوست پر گواہی دیتی ہے **علاج** اگر سوء مزاج گرم ہو تو اسکی اصلاح کے لئے مبردات دیں اور شربت لیموں اور سکنجبین رمانی مفید ہیں اور ہو سکتا ہے کہ فصد کھولیں اور تھوڑا سا خون نکالیں اور مسہل صفرا دیں اور یہاں جو استفراغ کا ذکر کیا ہے حالانکہ ساذج کا بیان ہے اس کا یہ سبب ہے کہ جو مادہ گرنے پر مستعد ہو نکل جائے اس باعث سے کہ درد کی جگہ یعنی مفاصل میں گرنے سے محفوظ رہیں فی الحاجة ان الالم یجذب الیہ المواد فاخصہا ماکان منہا مستعدا یعنی اور یہ بات ظاہر ہے کہ الم مواد کو جذب کرتا ہے خاص کر اس مواد کو جو مستعد ہوتا ہے اور اگر سوء مزاج سرد ہو تو گرم دواؤں کے استعمال سے اور جو امور کہ گرمی پہنچاتے ہیں ان سے گرمی پہنچائیں اور اگر حقنہ اور مطبوخ سے تھوڑے سے بلغم کا استفراغ کریں تو مناسب ہے اسواسطے کہ جب بلغم کم ہو گا تو صفرا غالب آئیگا اور حرارت کا غلبہ ہو گا اور احتیاط اس میں ہے کہ یہاں استفراغ نہ کریں تو مناسب ہے لان عند استفراغ البلغم یمکن ان یتحرک الصفراء ایضا ویخرج الصفراء وان کان قلیلا یبرد البدن کثیرا یعنی کیونکہ ممکن ہے کہ جب بلغم کا استفراغ ہو تو صفرا بھی نکلے اور صفرا اگرچہ کم ہی نکلے مگر اسکے نکلنے سے بدن میں زیادہ سردی آتی ہے اور اگر سوء مزاج خشک ہو اور یہ بہت کم ہوتا ہے تو چاہئے کہ رطب ...

کوشش کریں اور اس جگہ روغن بادام روغن کدو روغن گل اور قیروطی مرغ اور بط کی چربی اور مغز ساق گاؤ اور موم سے بنا کر مالش کرنا اور تر غذاؤں کا کھلانا مثلاً گائے کا دودھ وغیرہ نفع کرتا ہے انتباہ سوء مزاج رطب سے درد والم نہیں ہوتا چنانچہ صداع میں اس کا ذکر گذرا ہے دوسری نوع وہ ہے کہ خون کی زیادتی سے پیدا ہوا اور اس کی علامت اس جگہ کا سرخ ہونا اور بھر آنا اور پھول جانا اور درد اور تمدد اور ضربان اور ملمس میں حرارت لیکن دموی کی حرارت نہایت تیز نہیں ہوتی بخلاف صفراوی کے اور بیمار کا مزاج گرم و تر اور بدن لحیم ہونا اور سن و سال کا عین شباب میں ہونا اور فصل ربیع کا ہونا اور ایسی غذاؤں اور شربتوں کا استعمال کرنا جنسے خون پیدا ہو اسپر گواہی دے علاج اگر بائیں طرف علت ہو تو داہنے ہاتھ کی فصد کھولیں اور اگر داہنی جانب میں ہو تو بائیں ہاتھ کی اور دونوں ہاتھوں کی فصد اگر دونوں طرف میں ہو اور جہاں کہیں کہ مرض ہاتھ میں ہے تو اکحل کی فصد کھولنی چاہیئے اور جہاں پاؤں میں ہو تو باسلیق کی فصد مناسب ہے اور بیمار کی طاقت کے موافق خون ایکبار یا کئی دفعہ میں نکالیں جسقدر نکالنا چاہیں اور اگر کوئی امر فصد کا مانع ہو تو خون نکالنے کے لئے درد کی جگہ سے نیچے حجامت کریں تاکہ خون کا استفراغ بھی ہو جائے اور جانب مخالف میں اسکا امالہ ہو جائے اور فصد و حجامت کے بعد جب دو یا تین دن گذر چکیں تو آب برگ خیارین اور سکنجبین اور گرم پانی پی کے قے کریں اور اگر سکنجبین گرم پانی میں ملا کے دو درم خربزہ کی جڑ کوٹ چھان کر اس میں ملا کر پییں اور قے کریں تو بہتر ہے اور فقط سکنجبین گرم پانی کے ساتھ بھی کافی ہے اور قے بہت ہی مفید ہے خاصکر جہاں کہیں کہ مرض پاؤں میں ہو اور اگر مسہل کی حاجت ہو تو پہلے بنفشہ شاہترہ تمر ہندی آلو بیہ ہلیلہ کے مطبوخ میں خیارشنبر ملا کے دیں اور ان دواؤں کے وزن کا اندازہ بیمار کے حال کے مناسب رکھنا چاہیئے اور ممکن ہے کہ شیر خشت یا ترنجبین بڑھائیں اور بعض طبیب اقتباج کے وقت سنا کی بھی داخل کرتے ہیں اور ہر صورت میں احتیاط کریں کہ بحران کے دن مسہل پینے کا اتفاق نہ ہو اور جہاں کہیں کہ جلن اور گرمی کی شدت ہو تو آش جو یا آب انار یں اور روغن بادام نافع ہے اور آب تمر ہندی آب آلو بخارا اور سکنجبین سادہ اور بزوری مفید ہے فصد کے پہلے یا اسکے بعد اور فصد کے بعد جبتک ابتدا اور تزاید ہے مادہ ٹالنے کے لئے صندلین گل سرخ نوفل مامیثا اقاقیا سرکہ اور آب کاسنی اور آب کشنیز سبز وغیرہ میں ملا کر مفصل آفت رسیدہ پر طلا کریں اور درد کی شدت میں افیون اور بیر وج اور دوسرے مخدرات آب کاہو میں ملا کر طلا کریں تاکہ درد ساکن ہو فائدہ جہاں کہیں کہ بہت سا مادہ اور قوی الحرکت ہو تو جلد استفراغ کریں اور کچھ انتظار نہ کریں اور اس حالت میں رادعات قویہ بھی طلا نہ کریں اس میں دو غرضیں ہیں ایک تو یہ کہ جب مادہ قوی الحرکت ہو اور رادعات استعمال کریں تو مادہ حرکت سے رکجائیگا اور رگوں کے اور جوڑوں کے دبنے سے درد زیادہ ہوگا دوسرے یہ کہ جب درد بشدت سے ہوگا اور رادعات قویہ استعمال کریں تو شاید کہ مادہ وہاں سے پھر کر اعضاء رئیسہ کی طرف جائے اسی وجہ سے فصد کے پہلے سرد طلاؤں سے پرہیز کرنا لازم جانتے ہیں خاصکر جہاں کہیں کہ مادہ قوی الحرکت ہو اور اگر جیاناً ایسی خطا سرزد ہو اور اس سبب سے درد زیادہ ہو اور اس بات کا خوف ہو کہ مادہ اعضاء رئیسہ کی طرف جائیگا اور یہ امر اعضاء رئیسہ میں کسی طرح کے تغیر آنے سے معلوم ہو سکتا ہے تو اس صورت میں چاہیئے کہ نیم گرم پانی یا بابونہ اور بنفشہ کے مطبوخ سے درد والے جوڑ پر نطول کریں تاکہ مادہ اسی طرف میں پھر آئے اور اعضاء رئیسہ پہنچائے اور ایسا ہی مفرحات یا قویہ اعضاء کی تقویت کے لئے کھلائیں تاکہ اعضاء رئیسہ اسکا اثر نہ مانیں اور مادہ کو اسی جگہ پر دفع کریں اور مادہ جب انتہا کے قریب پہنچے تو طلائی رادع موقوف کریں اور جو دوائیں کہ قوی التحلیل ہیں مثلاً بنفشہ اور خطمی وغیرہ استعمال کریں اور جب انتہا میں پہنچے اور مادہ بالکل حرکت سے رک جائے تو جو چیزیں کہ قوی التحلیل ہیں مثلاً بابونہ اور اکلیل وغیرہ ضماد کریں اور نطول کے طور پر کام میں لائیں ضماد محلل کہ درد مفاصل حار کے بقیہ کو مفید ہے لعاب تخم کتان لعاب تخم حلبہ اور ان دونوں کا آٹا روغن بابونہ اور موم زرد میں ملا کر استعمال کریں اور عمدہ غذا اس جگہ آش سماق ہے اور آش غورہ اور نخود آب اور ماش مقشر خصوصاً آب تمر ہندی سے ترش بنا کر اور گوشت کے اقسام سے پرہیز کرنا لازم ہے خاص کر گائے اور بکری کے گوشت سے اور انکے مانند اور ایسا ہی شراب اور حلوا اور شہد اور دودھ اور خرما سے لیکن کوہی پرند جیسا تیتروں کا گوشت اور ہرن کے بچے کا اور خرگوش اور چوزہ مرغ کا گوشت دے سکتے ہیں خصوصاً جہاں کہیں کہ بیمار ضعیف ہو

تیسری نوع وہ ہے کہ خون صفراوی سے یا صفراوی خالص سے پیدا ہوا ور درد مفاصل اور نقرس صفراے خالص سے بہت کم ہوتا ہے کما قال
الشارح الصفراء الصرف لرقتها وحدتها ولطافتها لا تحتبس في المفاصل بل تحلل عنها بسرعة یعنی جیسا کہ شارح نے کہا کہ صفراے خالص اپنی
رقت اور حدت اور لطافت کے سبب سے مفاصل میں نہیں رکتا بلکہ ان میں سے جاتا ہے لیکن خون صفراوی سے اکثر عارض ہوتا ہے اسکی
علامت رنگ میں زردی اور درد اور جلن کی شدت اور نبض میں سرعت اور بدن میں ناریت اور درد ظاہر جلد میں مائل ہونا اور بوجھ
اور تمدد اور سرخی اور انتفاخ کا کمتر ہونا خصوصا صفراوی خالص میں اور سرد چیزوں سے فائدہ معلوم ہونا اور دوسرے علامات مادہ کے موافق
ظاہر ہوں اور پہلی تدبیریں اور سن اور مزاج اور شہر اور عادت گواہی دے اور یہ قسم اکثر ان لوگوں کو عارض ہوتی ہے جنکے بدن ضعیف اور
مزاج گرم اور خشک ہوں اور اس قسم میں اکثر تپ ہوتی ہے اور اگر طبیب نادان قوت عضو کا لحاظ نہ کرے اور رادعات کے استعمال سے مادہ کو
مفاصل سے دفع کرے تو ہلاکت کا باعث ہو اس جہت سے کہ مادہ دل اور دوسرے اعضا رئیسہ کی طرف جھک پڑتا ہے چنانچہ دموی
میں اس کا ذکر مع تدارک اس خطا کے ہو چکا ہے اور ظاہر ہو کہ اس نوع میں تنقیہ کے پہلے رادعات قویہ کے استعمال سے اعضائے رئیسہ پر
مادے کے پھر جانے کا خوف اس سبب سے زیادہ تر ہے کہ سبب اسکا خون صفراوی ہے کیونکہ صفرا اور خون صفراوی سریع الحرکت ہے اور طبیعت سے زیادہ
مخالف **علاج** اگر خون صفراوی ہو تو پہلے فصد کھولیں اور نضج ظاہر ہونے کے بعد استفراغ صفرا کے لئے مطبوخ ہلیلہ وغیرہ دیں مادہ اور بیمار کے ضعف
اور قوت کی رعایت سے اور اگر طبیعت نرم ہو تو منضجات پر اکتفا کریں اور مادے کو تحریک نہ کریں اور اس مرض میں سرد چیزیں جن میں قبض تھوڑا ہو
اور نطول میں استعمال کریں مثلاً اسپغول سرکہ میں ملا کے اور پوست کدو اور آب خیارا اور آب حی العالم اور آب کاہو اور کافور وغیرہ اور جب درد کا غلبہ و غشی
کا خوف ہو تو ادویہ مخدرہ جسقدر کہ درد کی تسکین میں کافی ہوں ضماد کریں اور درد کی ساکن کرنیوالی دوائیں کہ اس نوع کے آخر میں لکھی جائینگی انکا کھانا لازم
سمجھیں اور یاد رکھیں کہ اس نوع میں ضمادات محللہ کی حاجت نہیں خاص کر جہاں کہیں کہ صفراوی خالص سبب ہو کیونکہ صفرا لطیف اور بہت گرم ہے
اور جلد تحلیل ہوتا ہے اور ایسا ہی خون صفراوی اور اسہال کے بعد مناسب ہے کہ مدرات سرد مثلاً فقط تخم کاسنی اور تخم خیارین وغیرہ دیں یا سکنجبین ملا کے
اور مدرات کا نفع ان امراض میں خصوصاً تنقیہ کے بعد زیادہ ہے کیونکہ اس علت کا مادہ دوسرے اور تیسرے ہضم کا فضلہ ہے اور جگر کہ ہضم ثانی کا
مکان ہے اسکے تنقیہ کے لئے اور رگوں کے تنقیہ کے واسطے جو ہضم ثالث کے مکان ہیں ادرار کرنیوالی دوائیں مخصوص ہیں اور سکنجبین خواہ دموی خواہ صفراوی
ہو کلی تاثیر رکھتی ہے مگر چاہئے کہ بہت ترش نہ ہو اور مدرات گرم مثلاً بادیان اور کرفس ہرگز نہ دیں کہ مدرات گرم مادہ کو جلاتے ہیں اور اسکی رطوبت کو
فنا کرتے ہیں اس سبب سے زیادہ ٹھہرا جاتا ہے **فائدہ** جبکہ مسہل کی حاجت ہو اور قوت وفا کر سکتی ہو تو بدن کو ایکبار گی خلط زائد سے
پاک کریں اور ضعیف مسہلوں پر توجہ نہ کریں اور اس کام کے لئے مطبوخ سورنجان نہایت مفید ہے بشرطیکہ تپ نہ ہو تو مسہلوں سے یہ
زیادہ نافع ہے اُس کی ترکیب مغز فلوس خیارشنبر تمرہندی خشک کے مطبوخ یا آب کاکنج یا آب کاسنی یا آب لبلاب میں جو ان میں سے
میسر ہو حل کر کے تھوڑی سی شکر ملا کے دیں اور اگر تپ نرم اور بہت کم ہو تو ہلیلہ دس درہم لیکے سو درہم پانی میں ایک رات دن تر رکھیں
پھر مل کر صاف کر کے دس درہم اسپغول اُس میں ملا کے لعاب نکال لیں اور نبات سے میٹھا بنا کر پلائیں اور جو کچھ دموی خالص میں لکھا ہے
یہاں کام آتا ہے اور جہاں کہیں کہ فقط صفرا ہی بیماری کا مادہ ہو تو قے نہایت مفید ہے اور فصد کی حاجت نہیں اور دوسرے تدابیر وہی
ہیں جنکا ذکر ہو چکا ہے **اُن دواؤں کا ذکر جو درد کو ساکن کرتی ہیں** - عدس مقشر استخوان سوختہ سورنجان [illegible] سفید بلوط سرکہ میں
بھیگا ہوا تخم کشنیز خشک یہ سب چیزیں درد کو ساکن کرتی ہیں فقط ایک ایک دوا یا مرکب مریض کے حال کے موافق کھلائیں اور جبکہ سورنجان
کا استعمال کریں تو روغن ملنے سے مفاصل کی رعایت رکھیں جیسا بلغمی میں بیان کیا ہے اور مفاصل پر سرد پانی ڈالنا اور اسپغول کو گرم پانی میں
ڈال کر جب پھول جاوے تو روغن گل ملا کے طلا کرنا درد کو ساکن کرتا ہے اور دوسری مخدر چیزیں دوسری نوع میں مع تدارک ان کے

ضرر سے اوپر گذر چکیں اور یہ سفوف درد کو ساکن کرتا ہے سورنجان شکر طبرزد برابر لے کے تین درم سرد پانی کے ساتھ دیں دوسرا نسخہ اتخاذاً
سوختہ سورنجان ہر ایک ایک درم عدس مقشر دو درم باریک کر کے چھان کے ہر روز ایک درم کے برابر گلقند یا شربت بزوری میں ملا کر کھانا
بھی درد کو ساکن کرتا ہے دوای مخدر کہ درد کی شدت میں دے سکتے ہیں نسخہ کاہو تخم بنج سفید ہر ایک پانچ درم شیطرج افیون ہر ایک ایک درم
لیکر چلغوزہ کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی دیں ف خجندی کہتا ہے کہ اگر اس مرض کا باعث صفرای خالص نہ ہو یعنی خون صفراوی ہو تو فصد کے بعد
اور مقیات صفراوی کے قے کریں اور ہر روز صبح کے وقت شربت نیلوفر یا شربت بنفشہ یا شربت حصرم یا سکنجبین پلائیں اور غذا جیسے آش جو یا
مزورات شیرہ خشخاش کے ساتھ زلال تمر ہندی سے ترش کر کے یا کھٹے انگور کا پانی یا لاک کا پانی یا لوکی یا کھیرے کا پانی ملا کے اور تنقیہ کے بعد
تلیین طبیعت کے لئے حقنہ نرم استعمال کریں جیسے ترنجبین بنفشہ عناب سپستان اور جو نیم کوب کر کے اور تنقیہ کے بعد منقوعات یا مطبوخات جیسے
سنا مکی ہلیلہ زرد عناب سپستان تمر ہندی شاہترہ کاسنی آلو کشمش شیر خشت ترنجبین داخل ہو کام میں لائیں اور جو دوائیں کہ مسکن وجع ہیں جیسے سفوف اتخاذ نسخہ
سورنجان سب برابر پیس کے سفوف بنائیں خوراک تین درم اور یہ طلای مخدر درد کو ساکن کرتا ہے روٹی کا گودا انڈے کی زردی میں تخم شوکران افیون
یا بزرالبنج باریک پیس کے ملا کر زعفران خالص اضافہ کر کے طلا کریں اور باقی تدابیر طبیب حاذق کی رائے پر ہیں مناسب وقت سمجھ کر استعمال کرے
چوتھی نوع وہ ہے کہ بلغم سے عارض ہو اسکی یہ علامت ہے کہ بوجھ زیادہ معلوم ہو اور گرمی اور جلن نہ ہو اور درد متوسط ہر وقت رہے اور ورم بدن کے
ہمرنگ ہو اور شاید کہ رصاصیت مائل ہو یعنی جستے کا سا رنگ ہو جائے اور یہ ورم تھوڑا سا نرم اور پھیلا ہوا ہوتا ہے اور درد اسکا عریض اور عمیق ہوتا ہے
اور بلغم کے دوسرے علامات ظاہر ہوتے ہیں اور مزاج اور سن اور ہوا اور بلغم اور تدابیر کا پہلے گذرنا اسپر گواہ ہوتے ہیں اور گرم چیزوں سے نفع ہوتا ہے علاج پہلے
شبت اور اصل السوس کے مطبوخ میں شہد ملا کر پلائیں اور قے کرائیں بشرطیکہ فصل گرم نہ ہو اور کوئی مانع نہ ہو اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ جب قے
میں بلغم بہت سا نکل جائے تو دوسری تدبیر کی حاجت نہ پڑے اور نہیں تو مسہل دیں اور جب مسہل دینا چاہیں تو پہلے مادہ کا نضج کریں یعنی چار دن تک گلقند عسلی
کا کہا یا عرق بادیان گل سرخ اصل السوس کے مطبوخ میں ملا کر استعمال کریں اور نخود آب کا پینا اس باب میں بہت مفید ہے اور اگر چار دن میں نضج کا اثر بول میں ظاہر نہ ہو تو
تین دن اور ماء الاصول روغن بید انجیر ملا کر دیں اور چوتھے دن صرف ماء الاصول بدون روغن بید انجیر کے ساتھ دیں اور جبکہ نضج کا اثر ظاہر ہو تو ایک مثقال
ایارج اور ایک مثقال تربد شہد میں ملا کر دیں اور جب نضج کامل ظاہر ہو تو حب سورنجان اور حب شیطرج یا حب منتن سے بدن کا تنقیہ کرنا چاہئے اور چونکہ
بلغمی مادہ بدن میں زیادہ ہوتا ہے اور اسکا تنقیہ پے در پے ایکبار کرنا ضعف قوت کا باعث ہے چاہئے کہ مسہلوں میں فاصلہ دیں اور دو مسہلوں کے بیچ
منضجات پر قناعت کریں اور اسی طرح کئے جائیں جبتک کہ تمام مادہ نکلجائے اور جبکہ مادہ رگوں میں تھوڑا سا رہ گیا ہو تو مدرات مثل بادیان تخم خربزہ وغیرہ کا
استعمال کریں تاکہ مادہ کو رگوں میں سے نکال دیں اور ایسا ہی تحلیل کے لئے جو دوائیں کہ سہل اور ملین ہیں مثل بابونہ شبت خطمی میعہ مرصیبر حلبہ سعتر فرفیون
لعاب حلبہ لعاب تخم کتان وغیرہ ضماد کریں اور روغن گرم مثلاً روغن بید انجیر روغن ناردین روغن قسط روغن بادام تلخ ملیں اور فقط مخدرات ہرگز طلا
نہ کریں کہ اس میں مادہ کے پھیلانے اور ٹھہرانے کا خوف ہے اور جاننا چاہئے کہ اگر بلغمی مادہ کچھ تھوڑے صفرا کے ساتھ مرکب ہو تو فقط مسہلات
اور مدرات گرم کہ لکھے گئے استعمال نہ کریں اور طریقہ اعتدال کو نہ بدلیں اور جیسی مادہ کی ترکیب ہو اسکے موافق دوا سے مرکب دیں تاکہ ضرر کا اندیشہ نہ رہے اور جو
دوائیں کہ مفاصل سے بلغم نکالنے میں منفرد ہیں یہ ہیں اسکی ترکیب شحم حنظل بوزیدان سورنجان تربد ماہی زہرہ قنطوریون جھرا ہمی حب النیل اور
جاننا چاہئے کہ اس مرض میں فصد کی حاجت نہیں لیکن کچھ مضائقہ بھی نہیں اگر طبیب دانا خشکی کے لئے اور مادہ کم کرنے کے لئے بیمار کا حال اور
مادہ کا قوام لحاظ کر کے تجویز کرے فائدہ جلیلہ کہ سب جگہ اور درد مفاصل مادی کے اقسام میں کام آتا ہے ظاہر ہو کہ سورنجان کا کھانا اور طلا کرنا
وجع مفاصل کے انواع کو نفع کرتا ہے خاصکر بلغمی میں اور یہ دوا یعنی سورنجان دو جوہر سے مرکب ہے ایک تو مسہل دوسرا قابض جوہر مسہل کے سبب درد کے مادے
کو جلدی سے نکالتی ہے اور مفاصل کو پاک کرتی ہے اور جوہر قابض کی جہت سے کہ جوہر مسہل کے بعد عمل کرتا ہے مجاری اور مسامات مفاصل کو سخت کرتا ہے

اور ان میں قبض پیدا کرتی ہے تاکہ دور مادہ ان پر نہ آپڑے لیکن باوجود اس خاصیت کے معدے کو ضرر پہنچاتی ہے اور عضلات اور مفاصل کو سخت کرتی
ہے سو بہتر یہ ہے کہ سورنجان میں زیرہ اور زنجبیل ملا کے کھائیں تاکہ معدے کو نقصان نہ پہنچے اور ایسا ہی صبر اور سقمونیا سے قوت دیں تاکہ اس سے
خوب دست آئیں اور سدد سے جلد گذر جائے اور جب اسکو استعمال کریں تو چاہیے کہ مفاصل پر موم روغن اور بط اور مرغ کی چربی وغیرہ ملیں تاکہ عضلات
اور مفاصل اسکے ضرر سے محفوظ رہیں ف ابوسہل لکھتا ہے کہ اگر یہ مرض خلط بلغمی سے ہو تو اسکی تلطیف کے بعد حب شیطرج اور حب منتن اور
جو حب کہ تربد غاریقون ایارج فیقرا شحم حنظل سورنجان ماہی زہرج بوزیدان شیطرج صبر حب النیل فوہ نمک ہندی اشق جاؤشیر سکبینج سے مرکب ہو کھلائیں
یا بزور اکلیل الملک بابونہ السی برگ غار حرمل برگ کرنب بیخ مفاشت صمغ البطم روغن سنبل ضماد کے طور پر استعمال کریں اور صبر دو درم مر تین درم زعفران
ایک درم برگ غار پانچ درم قسط زراوند مدحرج تین درم کوٹ پیسکے میفختج میں ملا کے طلا کریں اور فقط حنون کو آب کرنب میں باریک پیسکے طلا کرنا
نافع ہے۔ پانچویں نوع وہ ہے کہ مادہ سودا درد مفاصل کا باعث ہو اور اسکی یہ علامت ہے کہ درد اور شدت بہت کم ہو اور ورم میں صلابت اور
اسکے رنگ میں نیلا پن ظاہر ہو اور کھانے کی طرف رغبت زیادہ ہو اور سودا کی سب علامتیں ظاہر ہو اور علاج بہت کم مفید ہو اور گرم و تر چیزیں
نافع ہوں علاج اگر یہ جانیں کہ سودا خون میں نکل آئیگا تو فصد کھولیں اور نضج کامل کے بعد مسہل دوا دیں مثلاً مطبوخ افتیمون وغیرہ اور معجون افتیمون
اور جوارش کمونی منقی یقیناً یا ہی سودا کے لئے مفید ہے اور چاہیے کہ بابونہ آرد حلبہ تخم کتان مقل جاؤشیر راتینج اور انجیر بکری کی چربی اور زیت اور
روغن بادام میں ملا کے ضماد کریں تاکہ ورم کو نرم اور تحلیل کرے اور روغن سوسن اور روغن قسط اور روغن بید انجیر اور روغن ترکم اور روغن بابونہ اور موم
اور چربی گردہ بط اور مرغی اور بط کی چربی سے قیروطی بنا کے استعمال کریں کہ ان میں بھی وہی تاثیر ہے اور گرم و تر روغن ملنا اور بابونہ مرزنجوش
پودینہ حاشا نانخواہ حلبہ کے طبیخ سے نطول اور آبزن کرنا نفع کرتا ہے اور ہر طرح طحال کی اصلاح میں کوشش رکھیں اور بدن کی ترطیب سے غافل نہ ہیں
اور ہرگز تحلیل میں افراط نہ کریں اور جو چیز کہ محلل اور ملین ہو استعمال کریں اور حمام معتدل اور ریاضت معتدل اور غذا کھانے سے پہلے فائدہ مند
ہے انتباہ اس نوع میں فصد اسوقت مفید ہوگی کہ سودا کے نکلنے کی توقع ہو یعنی نہایت غلیظ نہ ہو اور اسکا یہ نشان ہے کہ اگر فصد میں خون سیاہ
اور کدر اور غلیظ آتا ہو تو آنے دیں کہ مادۂ سودا ہے اور اگر خون سرخ اور صاف اور قوام میں معتدل ہو تو جان لیں کہ مادہ سودا نہایت غلیظ ہے
نہیں آتا اس صورت میں واجب ہے کہ اسی وقت خون بند کریں اور نہ نکلنے دیں کہ اس سے مادہ زیادہ منجمد ہوگا اور تمام امراض سوداوی میں فصد کشادہ کھولیں
اور بڑی رگ مثلاً باسلیق اور ہفت اندام جونسی رگ کا کھولنا مناسب جانیں اور جان لینا چاہیے کہ رگ کو تنگ کھولنا مفید نہیں خاصکر امراض سوداوی
میں اور جبکہ درد مفاصل سوداوی میں فصد کی حاجت پڑے اور فصد میں خون صاف آئے اور مادہ سودا نہ نکلے تو چاہیے کہ پہلے سودا کے نضج اور
تلطیف اور اسہال پر توجہ ہوں پھر فصد کھولیں کہ جب نضج اور تنقیہ کے سبب سے سودا لطیف ہو جائیگا تو فصد میں نکل آئیگا بلکہ احتیاط کی یہ بات ہے
کہ امراض دموی کے سوا تمام امراض میں جب فصد کی حاجت پڑے تو چاہیے کہ پہلے اس خلط کا نضج کریں پھر فصد کھولیں اور یہ جو کہتے ہیں
کہ خون کے نکالنے میں نضج کا انتظار نہ کرنا چاہیے اس سے مقصود یہ ہے کہ فقط امراض دموی میں انتظار نہیں ف شیخ لکھتا ہے کہ اوجاع مفاصل سوداوی
میں واجب ہے کہ طحال کی اصلاح میں مصروف رہیں اور سودا کا استفراغ اور بدن کی ترطیب کریں اور اغذیہ اور مرطبات اور اسکے مانند سے تلیین
کریں اور تلیین کے بغیر فقط تحلیل میں نہ کوشش کرنا چاہیے اور حکیم شریف خان لکھتے ہیں کہ بغیر نضج تام کے مسہل نہ دیں اور اس قسم میں
ماء الاصول کہ افتیمون اور بسفائج اور اسکے مانند سے مقوی کر لیا ہو اور نضج کی یہ علامت ہے کہ درد میں کمی ہو اور اسہال کے لئے حب افتیمون اور سورنجان
اور مطبوخ افتیمون استعمال کریں اور معجون سنجاح نافع ہے نیز موصوف الیہ لکھتے ہیں کہ ایک عورت اسی قسم کے مرض میں مبتلا تھی اور مرض پر ایک مدت گذر گئی تھی ہرچند
بہت علاج کیا مگر نفع ظاہر نہ ہوا پھر میرے استاد نے اسکا علاج ماء الجبن مع ادویہ مناسبہ کے استعمال سے کیا تو اسکو صحت ہوگئی اور سودا ہی احتراقی اس
مرض کا سبب تھا اور مؤلف اکسیر اعظم لکھتا ہے کہ میرے زمانہ میں ایک عورت کو بھوپال میں یہ مرض عارض ہوا اطبا سے شہر نے ہر طرح کا

علاج کیا سنئے کہ جب سم الفار تک استعمال کیا کچھ بھی نفع نہ ہوا بلکہ اُس دن سے یہ ہوا کہ ہر روز ا جیروں سے جمع اعضا میں شدت کے درد کا دورہ مقرر ہو گیا اُسکے اعزہ نے میری طرف رجوع کی مجھے معلوم ہو گیا کہ سودا مرض کا سبب ہے میں نے اسکا یوں علاج کیا کہ ماء الجبن کے ساتھ سفوف سودا پھنکایا اور پانی پینے کو قطعاً منع کیا اور عرق گاؤزبان اور بکواس کے بدلے پلایا بفضل اللہ تعالے صحت ہوئی **چھٹی نوع** وہ ہے کہ مادہ ریحی ہو درد مفاصل کا باعث ہو اسکی **علامت** شدت کا تمدد ہونا اور درد کا جگہ جگہ پھرنا **علاج** گلقند اور گلاب اور عرق بادیان اور شربت بزوری دیں اور روغن مقوی مثلاً روغن گل وغیرہ ملیں اور بلغم کے تنقیہ سے غافل نہ ہوں اور کبھی مادۂ ریحی میں نہایت تیزی اور گرمی ہوتی ہے اور چونکہ نہایت فساد لاتا ہے استخوان میں گھس جاتا ہے اور اُس کو فاسد کرتا ہے اور توڑ ڈالتا ہے اور ریح الشوکہ اسکا نام ہے اور اس کی یہ تدبیر ہے کہ خون نکالیں اور صفرا کا استفراغ کریں **ساتویں نوع** وہ ہے کہ درد مفاصل دو خلط یا زیادہ کے مرکب ہونے سے پیدا ہو اور یہ مرض بلغم اور صفرا کی ترکیب سے اکثر عارض ہوتا ہے اور وجع المفاصل مرکب کی یہ **علامت** ہے کہ ہر ایک کے اعراض اُس کی کمی اور بیشی کے موافق ظاہر ہوں اور گرم مفردات اور سرد مفرد کمتر مفید ہو اور شاید کہ دوا کبھی نفع کرے اور پھر کبھی وہی دوا اختلاف مواد کے سبب سے ضرر کرے **علاج** غور سے دیکھیں کہ کتنی خلطیں مرکب ہیں پھر اسی کے موافق دوا بھی اجزا مختلفہ سے کہ ہر ایک خلط کے لئے مخصوص ہو کھلانے میں یا طلا کے طور پر یا اس کے سوا مرکب کریں اور اس ترکیب میں ہر ایک خلط کے غلبہ کا لحاظ رکھیں کہ جو خلط غالب ہو جونسی دوا کہ اس سے مخصوص ہے وہ بھی دوسرے اجزا پر غالب ہو اور جب تک کہ نضج کامل ظاہر نہ ہو فصد اور مسہل پر متوجہ نہ ہو اور ترکیب اجزا کے یہ سب تصرفات طبیب کی رائے پر موقوف ہیں لکھنے کی حاجت نہیں لیکن چونکہ تمام اجناس بسیطہ اور مرکبہ کی نسبت اکثر بلغم اور صفرا کے مرکب ہونے سے درد مفاصل پیدا ہوتا ہے تو اس کی تدبیر علیحدہ لکھی جاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ نضج کے بعد اسہال کے لئے حب سورنجان یا مطبوخ سورنجان دیں اور ریوند اور ایلوا صندل سفید ماہیثا زعفران ہر ایک دو درم گل ارمنی ایک درم کرنب سوختہ چار درم لیکر باریک کوٹ کر عنب الثعلب کے پانی میں ملا کے ضماد کریں اور جہاں کہیں درد کی شدت ہو تو زعفران اور افیون برابر لیکر دودھ میں گھس کے موم اور روغن گل یا روغن کنجد میں ملا کر طلا کریں اور لوبیا پانی میں جوش کرکے اور کوٹ کر ضماد کرنا مادہ کو تحلیل کرتا ہے اور درد کو بھی ساکن کرتا ہے حبوب درد مفاصل کو جو بلغم اور صفرا سے عارض ہو مفید ہیں صبر ایک درم سورنجان چار دانگ ہلیلہ زرد چار دانگ گل سرخ مصطگی ہر ایک ایک دانگ یہ سب ایک خوراک ہے کوٹ چھان کر پانی میں یا گلاب میں گولیاں بنا کر کھلائیں اور اگر صبر کے عوض ایارج فیقرا ملائیں تو بہتر ہے حب سورنجان صبر سقوطری ماہیزہرج ایک ایک درم سورنجان تربد سفید ایک ایک مثقال کتیرا ایک دانگ حب النیل آدھا درم شحم حنظل ڈیڑھ دانگ کوٹ چھان کر کرفس کے پانی میں گولیاں بنائیں خوراک تین درم اور اگر بیمار قوی ہے اور اسکو دست جلد نہیں آتے تو ان سب کی ایک خوراک کریں درد مفاصل اور نقرس اور عرق النسا اور وجع الورک کو کہ سردی سے عارض ہو مفید ہیں **مطبوخ سورنجان کی ترکیب** ہلیلہ زرد بیس درم بنفشہ گل سرخ ہر ایک پانچ درم تخم کاسنی تین درم سورنجان نیم کوفتہ دو درم پودینہ کی چند شاخیں اور اگر پودینہ موجود نہ ہو تو اس کے عوض مصطگی لیں اور ان سب دواؤں کو تین رطل پانی میں جوش دیں جب ایک رطل باقی رہے تو صاف کریں خوراک دو اوقیہ شکر ملا کر اور اگر شکر کے عوض ترنجبین ملائیں تو تلیین زیادہ ہوتی ہے اور باقی علاج نوع صفراوی اور بلغمی سے اخذ کریں اور مرکب کر کے استعمال کریں۔ اور جو چیزیں درد ساکن کرتی ہیں اُنکا ذکر اوپر مکرر ہو چکا ہے حاجت کے موافق استعمال کریں **ف** مسیحی کہتا ہے کہ جب مادہ صفرا اور بلغم یا رطوبت صدید یہ سے مرکب ہو تو یہ دوا طلا کریں حضض صندل زعفران صبر مرشیاف ماہیثا دو دو درم کرنب سوختہ چار درم کوٹ چھان کر آب عنب الثعلب یا آب کاسنی میں ملا کے ضماد کریں اور مجوسی کہتا ہے کہ اگر وجع مفاصل بلغم اور سودا سے ہو تو یہ مطبوخ نافع ہے۔ ہلیلہ زرد ہلیلہ سیاہ پانچ درم مویز دس درم شاہترہ سات درم بسفائج فاریقون کوفتہ کرکے بلیلہ آملہ اسطوخودوس دو دو درم پوست بیخ کبر برگ حنا ایک ایک درم قنطوریون تین درم سب کو تین رطل پانی میں جوش دیں جب ایک رطل باقی رہے تو تین درم افتیمون ڈال کے چھان کر آدھا رطل

پیلے ایک مثقال ترید اور ایک درم ایارج فیقرا اور آدھا درم نمک نفطی ملا کر پلائیں **دوسری قسم نقرس کے بیان میں** یعنی جو درد کہ کعب کے مفصل میں یعنی ٹخنے کے جوڑ میں اور پاؤں کی انگلیوں میں پیدا ہو اور یہ درد اکثر پاؤں کی انگلیوں سے خاص کر انگوٹھے سے شروع ہوتا ہے اسی واسطے ابن سہل نے کہا کہ وَمَفْصَلُ اِبْهَامِ الرِّجْلِ یُسَمّٰی نِقْرِسًا وَمِنْ هٰذَا اللَّفْظِ اُخِذَ اِسْمُهٗ النِّقْرِسُ لِتَسْمِیَةِ الْحَالِ بِاسْمِ الْمَحَلِّ یعنی پاؤں کے انگوٹھے کا جوڑ نقورس کہلاتا ہے اور اسی لفظ سے نقرس کا نام نکلا ہے اس طور پر کہ حال کا نام محل کے نام پر رکھا اور کبھی قدم کے نیچے سے یا قدم کے برابر سے اٹھتا ہے اور تمام قدم میں پھیل جاتا ہے اور شاید کہ درد یہاں سے اوپر چڑھے اور زانوں میں پہنچے اور زانو آماس کر آئے اور شاید کہ یہی درد ران کی طرف چڑھ جائے اور بعضوں کے نزدیک یہ ہے کہ اگر ہاتھ کے جوڑ میں اور اس کی انگلیوں کے جوڑ میں درد اور ورم پیدا ہو تو اسکو بھی نقرس کہتے ہیں غرضکہ درد نقرس سخت شدید ہوتا ہے خاصکر جو نسے انگوٹھے میں ہوتا ہے اور یہی اکثر ہوتا ہے کیونکہ انگوٹھے کا جوڑ تنگ ہے اور مادہ اس میں آتا ہے تحلیل نہیں ہوتا اور شدت سے تمدد کرتا ہے اور اس کے کثیر الحس ہونے سے درد سخت ہوتا ہے اور اس کی صلابت کے سبب سے جو اس میں آتی ہے آسانی سے نہیں ٹلتا سو اس ضرورت سے اگرچہ ادنٰے سبب ہوتا ہے تب بھی بہت ایذا دیتا ہے اور نقرس ان امراض میں سے ہے کہ باپ سے بیٹے کو میراث پہنچتا ہے اور جان لینا چاہیئے کہ اس کے اسباب اور علامات اور معالجات اور کسی مادے سے اس کا اکثر اور کسی مادہ سے کم پیدا ہونا بعینہ اسی طرح پر ہے کہ وجع المفاصل میں گذر چکا اسی واسطے شارح اسباب نے دونوں کو ایک ہی جانا اور اسکے بیان کو دوبارہ تحصیل حاصل اور مکرر سمجھ کر اس پر التفات نہ کیا اور چند فوائد پر کہ اس جگہ مناسب تھے اکتفا کیا فائدہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سرد دواؤں کے پلانے اور طلا کرنے سے نقرس کا علاج کریں اور سردی میں افراط کریں اور بیمار صفراوی مزاج ہے پھر جو فضلہ کہ مفاصل میں آتا ہے الٹا پھر کر دل اور دماغ کی طرف جائے اور ہلاک کر ڈالے سو اگر اس قسم کی بے تدبیری سرزد ہو تو اس کا تدارک اس طرح پر کریں کہ مادہ کو مفاصل آفت رسیدہ میں کھینچ لائیں یعنی جو دوائیں کہ عضو کو نرم اور مادے کو جذب کرتی ہیں انکے مطبوخ سے نطول کریں چنانچہ وجع المفاصل میں اس کا بیان کیا گیا **تیسری قسم وجع الورک کے بیان میں** یعنی درد اور ورم کہ سرین کے مفصل میں پیدا ہو اور یہ درد جب تک سرین میں ٹھہرا رہتا ہے وجع الورک کہلاتا ہے اور جب یہاں سے بڑھ کر پاؤں کی طرف اتر آتا ہے تو عرق النسا بولا جاتا ہے اور وجع الورک اگر ایک مدت تک رہتا ہے تو عرق النسا ہو جاتا ہے اور اس بیماری کے اسباب اور علامات وہی ہیں کہ وجع المفاصل میں گذر چکے مگر چونکہ مرض کا مادہ سرین کے مفصل میں ہے اور یہ مفصل گہراؤ اور گوشت میں چھپا ہوا ہے اس کا نشان اس جگہ میں چنداں ظاہر نہیں ہوتا مگر جہاں کہیں کہ مفصل میں مادہ کی کثرت سے امتلای شدید ہو کہ اس صورت میں اس خلط کی نوعیت پر اس جگہ کا رنگ بھی گواہی دیگا اور وجع الورک کا سبب خاص یہ ہے کہ سخت چیزوں پر بیٹھنے کا اور ہمیشہ سواری کرنے کا اتفاق پڑے۔ **علاج** اگر خون کی علامت ظاہر ہو اور کوئی امر مانع نہ ہو تو پہلے اسی طرف کے ہاتھ میں فصد باسلیق کھولیں اور ہرگز اس بیماری میں اور عرق النسا میں رادعات اور قابضات طلا نہ کریں کیونکہ مادہ گہرے جوڑ میں ہے اور رادع کے سبب سے اسی جگہ رک جائیگا اور تحلیل نہ ہوگا بلکہ کبھی اس وجہ سے مفصل اکھڑنے پر آمادہ ہو جاتا ہے سو ان امراض میں مناسب یہ ہے کہ ابتدا میں درد کی تسکین کے لئے مرخیات کہ بہت گرم نہ ہوں ضماد کریں مثلاً تخم کتان اور بابونہ اور روغن شبت وغیرہ اور اگر غلطی سے رادعات استعمال ہو گئیں اور اس سبب سے مفصل کے اکھڑ جانے کا خوف ہو تو جلد تدارک کریں اس طور پر کہ حمام نیمگرم میں لیجائیں اور ادویات مرخیہ کا مطبوخ نیمگرم ڈالیں اور تازہ دودھ نیم گرم میں بٹھلائیں اور باقی علاج وہی ہے کہ وجع مفاصل دموی میں گذرا اور اگر بلغم کی علامت ظاہر ہو تو پہلے تخم ترب تخم شبت کے مطبوخ میں شہد ملا کر پلائیں پھر قے کرائیں اور اسہال کے لئے حب شبیطرج اور حب منتن وغیرہ دیں اور نضج کے بعد حقنہ گرم اور شافہ کہ وجع خاصرہ میں گذرا استعمال کریں اور روغن فرفیون میں جند بیدستر ملا کر ملیں اور محلل چیزوں کا ضماد کریں اور انہیں کے مطبوخ سے نطول کریں اور اگر مرض کی ابتداء میں قے کا استعمال خوب کیا جاتا ہے تو اتنی ہی تدبیر سے سب مادہ اکھڑ جاتا ہے اور کبھی قے اور اسہال کے بعد مدرات کی حاجت پڑتی ہے اور عمدہ مدرات

کہ وجع الورک بلغمی میں کام آتے ہیں کمادریون جنطیانا ہر ایک دو وقیہ زراوند مدحرج ایک وقیہ تخم سداب ایک رطل بغدادی انکو کوٹ چھان کر اس میں سے تین درم لیکر تین درم شکر ملاکر پانی یا عرق بادیان کے ساتھ دیں اور سب تدبیروں سے بہتر یہ ہے کہ فاقہ کریں اور جو شخص ریاضت کرتا ہو اس سے ریاضت کرائیں مگر تنقیہ کے بعد تاکہ ریاضت کی حرکت سے سبب زیادہ نہ ہو اور جب ان تدبیروں سے نفع معلوم نہ ہو تو اس بات میں کوشش کریں کہ مادہ مفصل کے اندر سے باہر کی طرف کھنچ آئے اور اس کام کے لئے محجمہ ناری استعمال کرنا اور گندھک کے پانی میں بیٹھنا فائدہ کرتا ہے اور اگر بیخ کبر عاقرقرحا فرابیخ سرگین کبوتر اور بلبوس اور عسل بلادر سرین پر جہاں کہ مادہ ہے ضماد کریں اور چھوڑ دیں یہانتک کہ دانے پیدا ہوں اور وہ جگہ زخمی ہو جائے پھر اس کو اچھا نہ ہونے دیں جب تک کہ مادہ اسی راستہ سے رفتہ رفتہ نکلجائے اور درد ہلکا پڑ جائے تو بہتر ہے اور صاحب ذخیرہ لکھتا ہے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اس مرض میں چند مرتبہ سینگیوں کا لگانا اور ان سے بہت سا خون نکالنا مادے کو مفصل کے عمق میں سے نکالتا ہے اور تدابیر اور تکالیف سے بے پروا کرتا ہے اور جہاں کوئی دوا نفع نکرے اور تدابیر مذکورہ مفید نہ ہوں اور بیماری پر مدت گذر جائے اور مفصل کے اکھڑ جانے کا خوف ہو یعنی جوڑ کا نکلنا ظاہر ہو تو ورک پر داغ دینا چاہیئے اور اس داغ کا یہ طریقہ ہے کہ لوہے کا ایک ہالہ پیالہ کی صورت بنائیں کہ آدھے بالشت کے برابر فراخ ہو اور خستہ خرما کے برابر اس کے کنارے چوڑے ہوں اور اس قدح کے اندر تین دائرے اور بھی لگائیں چنانچہ انکے کنارے بھی ویسے ہی چوڑے ہوں جیسا کہ پہلے اور چاروں دائروں کے بیچ میں فاصلہ برابر ہے اور اس قدح کے نیچے ایک دنبالہ دراز لگائیں اور حاجت کے وقت اس قدح کا سرا آگ میں سرخ کریں اور دنبالہ سے اٹھاکر قدح ورک پر رکھ دیں یعنی اس گڑھے پر جس میں ران کے استخوان کا سر رہتا ہے کہ چار داغ مستدیر ایک ہی دفعہ آجائیں اور داغ دینے کے وقت بیمار جانب صحیح پر تکیہ رکھے وبعض الاطباء یجعل الکی علی موضع المفصل ویثبتہ تثبیتا صالحا لتجفیف الرطوبات المزلقۃ التی ہناک یعنی اور بعض طبیب مفصل کی جگہ ہی داغ دیتے ہیں اور خوب گہرا رکھتے ہیں تاکہ جو رطوبات مزلقہ اس جگہ ہیں خشک ہوجائیں فائدہ داغ اور ادویہ محرقہ اور جاذبہ کو اسوقت استعمال کر سکتے ہیں کہ پہلے فصد اور اسہال اور حقنہ اور قے سے استفراغات کر چکیں اور اسی طرح جب تک کہ ضرورت قوی ہو یہ علاج کیا اور جاننا چاہیئے کہ وجع الورک اور عرق النسا اگر بائیں طرف پیدا ہوں تو بہت برے ہوتے ہیں اور جو نسا ان میں سے بلغم سے پیدا ہو اور سرد ملک اور سرد موسم میں اور تازہ اور فربہ آدمیوں میں پیدا ہو تو بہت مشکل ہے **چوتھی قسم عرق النسا کے بیان میں** - وہ ایک درد ہے کہ سرین کے مفصل سے اٹھتا ہے باہر کی جانب اور ران کی طرف اترتا ہے اور شاید کہ اندر کی جانب سے اتر آئے مگر ایسا کم اتفاق ہوتا ہے الحاصل اکثر ایسا ہوتا ہے کہ یہ درد جب ران میں اتر آتا ہے تو اسی جگہ ٹھہر جاتا ہے اور کبھی گھٹنے تک آتا ہے اور ممکن ہے کہ ٹخنے تک اور پاؤں کی چھنگلیہ تک اتر آئے اور نسا نون کے فتحہ اور سین مہملہ اور الف مقصورہ سے اس رگ کا نام ہے کہ اس جگہ واقع ہے اور اطبا کی عادت ایسی ٹھہر گئی ہے کہ وجع النسا کو عرق النسا بولتے ہیں اور اصل کلام اس طرح پر ہے کہ اس رگ کا درد جس کا نام نسا ہے اور جو اسباب اور علامات اور علاج اور دواؤں کے استعمال سے پرہیز کرنا کہ وجع الورک میں گذر چکے ہیں یہاں بھی اسی طرح سمجھیں مگر اتنی بات ہے کہ عرق النسا کی موی میں فصد باسلیق کے بعد عرق النسا کی فصد بھی کھولنی چاہیئے اور جالینوس نے کہا کہ صافن کی فصد کھولنا عرق النسا سے زیادہ مفید ہے اور مابض صافن سے زیادہ نافع ہے غرضکہ اگر درد اندر کی جانب سے اتر کر آتا ہو تو فصد صافن نہایت مفید ہے اور اس جگہ فصد اس حالت میں بہتر ہے کہ بدن خالی ہو اسی واسطے اطبا نے کہا ہے کہ دو دن روزہ رکھیں اور غذا کم کھائیں پھر صافن کی فصد کھولیں کہ بہت نافع ہو اور اس مرض کے علاج میں جلدی کریں کہ اگر زیادہ عرصہ تک رہیگا تو قوت پا جائیگا اور پاؤں اور زانو اسکے الم سے لنگ کرنے لگے اور شاید کہ پاؤں اور زانو پھر جائے اور ایسا ہی استفراغات میں بہت فاصلہ نہ دیں کہ اسکا مادہ جلد عود کرتا ہے بخلاف دوسرے اوجاع مفاصل کے کہ انکا مادہ دیر میں عود کرتا ہے اور بہت مجرب ہے کہ حمام میں گرم پانی سے غسل کریں اور مرطب غذا کھلائیں اور روغن اور مرغ اور بط کی چربی وغیرہ ایک ہفتہ تک ملیں اسکے بعد فصد عرق النسا پاؤں کی

کی خنصر اور بنصر یعنی دونوں چھوٹی انگلیوں کے بیچ میں سے جانب مقابل میں کھولیں اور اسکے بعد فصد باسلیق اور جہاں کہیں کہ درد
کی شدت ہو تو روغن شبت اور روغن گل اور روغن کنجد گرم کرکے ملیں تو درد ساکن ہو جاتا ہے اور اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ تنقیہ کے بعد داغ دیا
اور صحت کلی حاصل ہوئی اور داغ کا طریق اس مرض میں اسطرح پر ہے کہ ایک سیخ آہنی گرم کریں اور ٹخنے سے آٹھ انگشت اوپر رگ عرق النساء کو
ڈھونڈھ کر اسپر داغ دیں اور اکثر ہندوستان کے جراح اس سبب سے کہ اس رگ سے واقف نہیں پنڈلی میں داغ عریض خط کی صورت کھینچتے ہیں اس نظر
سے کہ وہ رگ اس سے باہر نہوگی پس اگر داغ رگ پر پہنچ گیا تو کبھی مفید ہوتا ہے اور اگر رگ پر نہ لگا تو کبھی مفید نہیں پڑتا اور اس رگ کا نشان یہ ہے کہ گردا
ہوتی ہے اور جب ران کو زانو تک باندھتے ہیں تو ظاہر ہو جاتی ہے اور اگر پنڈلی میں یہ رگ ظاہر نہو تو پانوں کی خنصر اور بنصر کے بیچ میں ایک خط عریض سیخ
آہنی سے کھینچ دیں اور اس سبب سے کہ اسجگہ گوشت بہت کم ہے اکثر تو یہ ہے کہ داغ نفع دے کیونکہ رگ پر پہنچ جائیگا اور احتیاط کی یہ بات ہے کہ اسجگہ
بھی داغ دیں اور پنڈلی میں بھی ٹخنے سے آٹھ انگشت اوپر اوسی بیمار کی انگلیوں سے ناپکر اور اگر داغ فائدہ نہ دیں تو ساق میں شگاف دیں اور
اس رگ کو موچنے سے اٹھا کر کاٹ ڈالیں اور داغ دیں کہ اللہ کے حکم سے مرض زائل ہوگا اور جماع اور ترشی سے پرہیز لازم سمجھیں۔ **پانچویں فصل
دوالی کے بیان میں۔** وہ ایسا مرض ہے کہ ساق کی رگیں بڑی بڑی اور موٹی ہو جائیں اور ان میں گرہ پڑ جائیں اور سبز معلوم ہوں
اور خون سوداوی اسکا سبب ہے کہ ساق کی رگوں میں آپڑے اور یہ بیماری اکثر قاصدوں اور بوجھ اٹھانے والوں اور پیادہ چلنے والوں اور ان
لوگوں کو جو حکام کے سامنے اکثر کھڑے رہیں اور ان لوگوں کو جن کے پانوں اکثر مشقت میں رہیں اور کھڑے رہیں عارض ہوتی ہے فائدہ
کبھی یہ مرض خون بلغمی سے پیدا ہوتا ہے اور اس صورت میں رگوں کا رنگ سبز نہوگا اور کبھی امراض حادہ کے بعد مواد کے انتقال سے عارض
ہوتا ہے اور کبھی حرارت مزاجی یا عارضی کے سبب سے زخم ہو جاتا ہے غرض کسی طرح سے ہو اور دیر تک رہے تو مشکل سے علاج پذیر
ہوتا ہے علاج فصد باسلیق کھولیں اور سبب کے موافق سودا یا بلغم کے مسہلات دیں اور قے کرائیں اور سر تنقیہ میں ایارج فیقرا کے ساتھ
تھوڑی گل ارمنی ملا کے کھلائیں اور ماء الجبن پلائیں اور تنقیہ تمام کے بعد پنڈلی کی اُن رگوں میں جو ابھر آئی ہیں فصد کھولیں اور ضرورت کے
موافق خون نکالیں اور حرکت سے منع کر دیں اور اغذیہ مولدہ سودا سے پرہیز کریں اور جبکہ فصد کھولیں اور خون نکالیں تو مناسب ہے کہ ساق کو
ہاتھ سے ملیں تاکہ خون غلیظ حرکت کے سبب سے بالکل نکل جائے اور تنقیہ کے بعد پنڈلی کو پٹیوں سے بندھا رکھنا نفع کرتا ہے اور مادہ کو نہیں گرنے دیتا
مگر چاہیئے کہ بہت کسکر نہ باندھیں اور بندش تلووں سے شروع کریں اور گھٹنے تک باندھیں اور جب پیادہ چلنے کی ضرورت پڑے تو پہلے اس تدبیر کو
کہ داء الفیل میں آئیگی عمل میں لائیں پھر آہستہ آہستہ چلیں اور اس مرض کا علاج اور داء الفیل کا یکساں سمجھیں۔ ف مصنف اقتباس
لکھتا ہے فصد باسلیق یا صافن کے بعد ایک دن کا فاصلہ دیکے برابر قے کرتے رہیں پھر ماء الجبن اور مطبوخ فواکہی علو یخان اور سفوف لاجورد اور
حب لاجورد اور معجون نجاح سے تنقیہ کریں یا تنقیہ کیلئے ایارج فیقرا اور حجر ارمنی اور لاجورد مغسول اور مطبوخ افسنتین تر بدی اور حب غاریقون
علو یخان استعمال کریں پھر روغن ہائے محللہ قابضہ عضو پر ملیں اور جب مرض پر زمانہ گذر جائے تو رگوں کو کاٹ دیں۔ اور اگر مرض کے
پلٹ آنے کا خوف ہو تو شگاف کے بعد داغ دیں پھر ادویہ قابضہ باردہ جیسے مورد مازو جوز السرو اقاقیا عصارہ لحیۃ التیس رامک اور
اس کے مانند ضماد کریں تاکہ پھر مرض نہ پلٹے اور پنڈلی اور قدم کو تقویت دیں اور ضعیف اور دبلے ہونے سے بچائیں اور ابن الیاس کہتا ہے کہ اس
مرض میں باسلیق کی فصد کھولیں اور قوت اور ضرورت کے موافق خون نکالیں اور ہر روز صبح کیوقت یہ جلاب پلائیں عناب دس عدد عنب الثعلب تین
درم شکر سفید دس ۱۰ اور غذا مزورہ ماش اور نخود شیرہ بادام ملا کے اور جب فارورہ میں نضج ظاہر ہو تو خلط سودا کا تنقیہ مطبوخ افتیمون یا حب افتیمون
سے کریں اور جب بدن کا تنقیہ ہو چکے تو چند روز کے بعد اُن رگوں کی فصد کھولیں اور ملایمت سے ملیں تاکہ رگیں باریک ہوں اور مضبوط پٹیوں سے
باندھ دیں اور اس قسم کے مریض کو اغذیہ مولدہ سودا سے قطعاً پرہیز لازم ہے خصوصاً گرنب اور بینگن اور بیل کا گوشت اور اسی قسم کی چیزیں

چھٹی فصل داء الفیل یعنی پیل پایہ کے بیان میں وہ اسطرح پر ہے کہ ہاتھ اور پاؤں بسطبر ہوکر ہاتھی کے پاؤں کی صورت ہو جائے
اور اسی واسطے اسکا یہ نام رکھا گیا اور اس مرض کا مادہ رگوں میں اور پنڈلی اور تلوے کے عضلات اور غشئیہ میں بھی ہوتا ہے اور دوالی کا مادہ ایسا
نہیں کیونکہ وہ رگوں میں ہی رکا رہتا ہے اور یہ مرض دو طرح پر ہے **پہلی قسم** وہ ہے کہ خون غلیظ سوداوی سوختہ پالوں پر گرے اسکی **علامت** ورم
سخت اور لمس میں گرمی اور اس کا رنگ پہلے تو سرخ ہوتا ہے پھر نیلگون اور سبزی مائل ہو جاتا ہے اور شاید کہ اس جگہ تھوڑا سا انشقاق بھی پیدا ہو
یعنی پھٹ جائے اور وہ شقاق قرحہ ہو جاتا ہے اور مادہ اُسمیں سے ٹپکتا ہے اور اس کا خاصہ ہے کہ جب مستحکم ہو جاتا ہے تو پاؤں کی حس کو باطل
کرتا ہے اس وجہ سے کہ روح کے مجاری کو روک دیتا ہے **علاج** اسی آفت رسیدہ پاؤں کی جانب سے جلد فصد باسلیق کھولیں اور تنقیہ سودا کے
لئے طبیخ افتیمون اور ماء الجبن دیں اور اس سبب سے کہ ماء الجبن سودا بہت غلیظ ہے اور باوجود اس بات کے ایسی جگہ جا پڑا ہے کہ دور اور نیچے کی جانب ہے
ایک ہی دفعہ میں اس کا اخراج ممکن نہیں چاہئے کہ بدفعات تنقیہ کریں اور اسہال کے لئے بہت گرم چیزیں نہ دیں کہ سبب بڑھ جاتا ہے اور جبکہ بدن پاک
ہو جائے اور مادہ گرنے سے رکجائے تو مابض کی فصد کھولیں تاکہ اسی عضو کا تنقیہ ہو اور پچھنے لگائیں اور اسکے بعد اقاقیا اور عصارہ لحیۃ التیس طلا کریں تاکہ
عضو کی تقویت ہو اور چاہئے کہ اس مرض والا اور صاحب دوالی اغذیہ مولدہ سودا سے اور ان چیزوں سے اور ان امور سے کہ پالوں پر مادہ سودا کے آنیکا
باعث ہوں پرہیز کرے اور ہمیشہ پاؤں کو تکیہ پر رکھے اور تا بمقدور حرکت نہ دے اور اگر اٹھنا اور سوار ہونا اور پیادہ چلنا ضرور ہو تو قابض دوائیں مثلاً
مازو اور کزمازج اور صمغ عربی اور اقاقیا پہلے ساق اور قدم پر طلا کریں اور ساق سے قدم تک باندھ دیں مگر کسکر نہ باندھیں پھر حکم کریں کہ آہستہ آہستہ
حرکت کرے اور اگر چلے تو عصا ہاتھ میں لے کے زور اسپر ڈال کے راستہ چلے اور اسی تدبیر میں مشغول رہے جبتک کہ مادہ کے گرنے سے خاطر جمع ہو اور عضو میں کامل
قوت حاصل ہو اور دوالی والے کو بھی یہی تدبیر کرنی چاہئے **دوسری قسم** وہ ہے کہ خلط غلیظ بلغمی پالوں میں جمع ہوکر داء الفیل پیدا کرے اسکی
علامت ورم کا نرم ہونا اور ملمس میں سردی اور ساق اور قدم موٹا ہونا اور جو کچھ کہ دموی میں مذکور ہے یہاں نہو **علاج** ہر ہفتہ میں ایک بار یا دوبار
قے کرائیں اور ہر روز صبح کیوقت دو درم اطریفل صغیر اور آدھا درم زنجبیل ملا کے دیں اور اس مرض میں بھوکا رہنا بہت فائدہ کرتا ہے اور تنقیہ کامل کے بعد تقویت
عضو کے لئے صبر اور مر اور اقاقیا اور جوز السرو شراب میں ملا کے طلا کریں اور آب برگ سرو اور آب لحیۃ التیس پر آدھے سرکہ میں ملا کے پٹیوں سے مضبوط
باندھ دیں اور خشک دوائیں استعمال کریں اور جو کچھ کہ بلغم افزا ہو اور پالوں کو حرکت دے اس سے منع کریں اور جب حرکت کریں تو وہ تدبیر کہ پہلی قسم میں گذر چکی
استعمال کریں اور یہ دوا قے کے بعد طلا کریں کہ مادہ کو تحلیل کرتی ہے تخم کرنب ترمس نطرون بکری کی مینگنیاں آرد حلبہ خاکستر چوب انگور برابر لیکر مرہم بناکر
طلا کریں اور ایک دن یا دو دن چھوڑ دیں یعنی **فاصلہ** سے **انتباہ** جو داء الفیل کہ مستحکم ہو اسکو اسیطرح چھوڑ دیں اگر ایذا نہ دے تو علاج نہ کریں اور اگر زخم ہو جائے
اور آکلہ کا خوف ہو اور تنقیہ نافع نہو تو کاٹ ڈالنے سے بہتر کوئی علاج نہیں **ف** شیخ کہتا ہے کہ داء الفیل مرض خبیث ہے بہت کم اچھا ہوتا ہے اگر ایذا
نہ دے تو لازم ہے کہ اسکو اسکے حال پر رہنے دیں اور جبکہ دموی ہو اور منقرح ہو جائے اور خوف آکلہ کا ہو تو سوائے جڑ سے کاٹ ڈالنے کے اور کوئی علاج نہیں
اور جب ابتدا میں اس کا تدارک کریں تو ممکن ہے کہ استفراغات خصوصاً سخت قے نافع ہو اور کبھی بلغم اور سودا کا استفراغ کرتے ہیں اور اگر ضرورت ہوتی ہے
تو فصد کھولتے ہیں پھر ادویہ قابضہ پالوں پر ضماد کرتے ہیں اور جب مستحکم ہو جاتا ہے تو علاج سے بہت کم اچھا ہوتا ہے اور جاننا چاہئے کہ جملہ علاج اس مرض کا
کہ جسمیں صحت کی امید ہے دوالی کے علاج میں بہت مبالغہ کریں اور محللات قویہ کا استعمال کریں اور اطبا کہتے ہیں کہ قطران کا لیپ کرنا بہت مفید ہے اور
کبھی سوبلی پالوں میں پیدا ہوتی ہے اور بڑھکر داء الفیل کے مشابہ ہو جاتی ہے اسکا علاج قطع کرنے سے ہوتا ہے اور جالینوس کہتا ہے کہ جس شخص کو فساد خون ہو
اور خون سوداوی اُسمیں بھرا ہو اگر اسکو بہت پیادہ چلنے کا اتفاق ہو تو دوالی یا داء الفیل پیدا ہوتا ہے اسلئے کہ انکو زیادہ مسہلہ کے استعمال کا تحمل نہیں
ساتویں فصل وجع العقب کے بیان میں یعنی ایڑیوں میں درد ہونا یہ کئی طرح ہوتا ہے اول تو یہ کہ ایڑی پر زخم لگے یا کوئی صدمہ پہنچے ضربہ اور سقطہ سے
دوسرے یہ کہ تنگ موزے سے ایڑی دبکر کھنچ جائے تیسرے یہ کہ گرم یا سرد مادہ اسپر آگرے **علاج** اگر زخم اسکا سبب ہے تو مرہم استعمال کریں اور اگر ضربہ یا سقطہ اسکا باعث

ہو تو بیشا اور گل ارمنی لیکر ہر ایک علیحدہ پانی میں یا گلاب میں حل کر کے ملیں اور بہت سرد پانی اسپر ڈالنا مفید ہے اور شاید کہ حجامت کی ضرورت پڑے اور اگر موذ پسے دبجا دا اسکا سبب ہے تو سرد پانی کا ڈالنا اور ما بیشا اور گل ارمنی کا طلا کرنا نفع کرتا ہے اور اگر مادیگا گرنا اسکا باعث ہوا ہے اور وہ مادہ خون ہو تو فصد کھولیں اور روغن گل ملیں اور اگر مادہ سرد ہو تو قے کریں اور بلغم اور سودا کا مسہل مفید ہے اور روغن بابونہ اور روغن فرفیون اور روغن قسط ملنا فائدہ دیتا ہے

تیئیسواں باب حمیات یعنی تپوں کے بیان میں

اطبا کی اصطلاح میں تپ اس حرارت غریبہ سے مراد ہے کہ دل میں بھڑکے یا اور کسی عضو میں مشتعل ہو کر وہاں سے دل میں آئے اور دل میں سے بوسیلہ روح اور خون اور شرائین کے تمام بدن میں پھیل جائے بشرطیکہ کوئی مانع نہو اور اسکا خاصہ ہے کہ تمام افعال طبعی یا بعض میں ضرر پہنچائے جیسا جیسا سبب قوی یا ضعیف ہو اور افعال طبعی یہ ہیں کہ غذا اور پانی کی اشتہا اور غذا کا ہضم اور بیٹھنا اور اٹھنا اور چلنا اور سونا اور بات کرنا اور جماع کرنا وغیرہ موافق طبیعت کے جاننا چاہیے کہ غضب اور مشقت اور غم وغیرہ کی حرارت تپ نہیں مگر جب اس مرتبہ کو پہنچے کہ افعال طبعی میں نقصان ڈالے اور روح یا اخلاط یا بدن میں لگجائے اور حرارت غریبہ کے پیدا کرنے سے حمی کا سبب ہو جائے ورنہ حرارت امور نفسانی کی غریزی ہے نہ غریبی **فائدہ** جو حرارت کہ حیوانات سے علاقہ رکھتی ہے وہ تین طرح کی ہوتی ہے غریزی اور اسطقسی اور غریبی سو جالینوس کے نزدیک حرارت غریزی وہ حرارت ناریہ عنصریہ ہے کہ مزاج سے حاصل ہوتی ہے اور قوام بدن اور سردی اور حرارت عارضی کا زائل کرنا اوسی سے حاصل ہوتا ہے اور تا مدت حیات بدن میں رہتی ہے اسکے بیان سے اس میں اور حرارت غریبی میں ماہیت کی وجہ سے فرق نہیں بلکہ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ غریزیہ مرکب کا جزو ہے اور بدن کی اصلاح کرتی ہے اور غریبیہ اس کی ضد ہے اور ارسطو اور دوسرے محققین کے نزدیک یہ ہے کہ حرارت غریزیہ مرکب مستعد پر آتی ہے جبکہ نفس کا فیضان ہوتا ہے جیسے کہ نفس اور قوی آتے ہیں اور اس صورت میں اسمیں اور دوسری حرارتوں میں نوعیت اور حقیقت کی وجہ سے مغایرت ثابت ہوتی ہے اور حرارت اسطقسیہ غریزی کا ایک جزو ہے کہ اس کے لئے دوسرا حکم ہے اور وجود کے رہنے تک باقی ہے حیات میں بھی اور اس کے بعد بھی اسی وجہ سے مردہ سیاہ اور متعفن ہو جاتا ہے اگرچہ اسے برف میں دبا دیں اور حرارت غریبیہ حرارت ناطبعی ہے کہ مرکب زندہ میں پیدا ہوتی ہے اور بدن کو ایذا بھی دیا کرتی ہے اب جان لینا چاہیے کہ آدمی کا بدن ایک مرکب چیز ہے اور اس ترکیب میں سب چیزیں تین جنس ہیں پہلی جنس ۔ اعضاے اصلی کہ بدن کی اصلی اور بنیاد ہیں اور جو کچھ اسمیں ہے رطوبات یا ارواح اسکو گھیرے ہوئے ہیں مثلاً استخوان اور عروق وغیرہ دوسری جنس اخلاط ہیں اور رطوبات کہ بدن کی خالی جگہوں میں ہیں جیسے استخوان کا مغز اور منی وغیرہ رطوبات اصلیہ کہ ان کی تفصیل دق میں آئیگی تیسری جنس ارواح ہیں اور بخارات کہ ہوا کی طرح بدن میں پھیلے ہوئے ہیں اور منافذ میں ترکیب بدن کو حمام سے تشبیہ دیتے ہیں اس طرح پر کہ پہلی جنس یعنی اعضاے اصلی ایسے ہیں جیسے حمام کی دیواریں اور اینٹیں اور پتھر اور دوسری جنس کہ اعضاے اصلی وغیرہ میں گھرے ہوئے ہیں وہ حمام کے پانی کی مثال ہے اور تیسری جنس کہ روح اور بخار ہے وہ بجاے حمام کی ہوا کے ہے سو جب تپ کی حرارت ٹھہر کر اعضاے اصلی میں لگ جاتی ہے تو ایسا ہوتا ہے جیسا آگ کی گرمی حمام کی دیوار اور اینٹ اور پتھر میں لگ گئی اور اس جنس کا نام حمی دقیہ ہے اور جب تپ کی حرارت اولاً اخلاط اور دوسری دفعہ رطوبات میں لگتی ہے پھر اعضا میں پہنچتی ہے اس کی ایسی مثال ہوتی ہے کہ گرم پانی حمام کے طاس میں ڈالیں اور حمام کی اینٹیں اور پتھر اور دیواریں اس سے گرم ہو جائیں اور اس جنس کا نام حمی خلطیہ ہے اور یہاں خلط سے بدن کی تمام رطوبات مراد ہیں نہ کہ فقط وہی چاروں اخلاط کما قَالَ الْقَرْشِيُّ الْمُرَادُ هٰهُنَا بِالْخَلْطِ مَا يَعُمُّ رُطُوْبَاتِ الْبَدَنِ لَا مَا يَخْتَصُّ بِاسْمِ الْخَلْطِ اِذَا الْحُمّٰى قَدْ يَحْدُثُ عَنْ عُفُوْنَةِ الْمَنِيِّ وَنَحْوِهٖ مِنْ اَقْسَامِ الرُّطُوْبَاتِ الثَّانِيَةِ چنانچہ قرشی لکھتا ہے کہ خلط سے یہاں وہ چیز مراد ہے کہ رطوبات بدن کو عام ہو یہ نہیں کہ خلط کے نام ہی سے مخصوص ہو اس واسطے کہ کبھی حمی منی کی عفونت سے پیدا ہوتا ہے ۔ اور جب حرارت پہلے ارواح اور بخرے میں لگ جاے پھر اُن میں سے اعضا اور اخلاط میں تو اس کی ایسی مثال ہے کہ حمام میں آگ جلائیں اور اس کی ہوا

گرم ہو جائے پھر ہوا کی گرمی سے پانی اور دیواریں گرم ہو جائیں اور یہ جلسن حمی یوحیہ کہلاتی ہے **التنبیاہ** یہ جو بیان کیا گیا ہے کہ بدن کی ترکیب میں تینوں چیزوں سے حرارت متعلق ہوتی ہے اور اس کے موافق ہو ایک تپ کا نام ہوتا ہے اس متعلق سے یہ مراد ہے کہ حرارت چمٹ جائے اور ٹھہر جائے ورنہ حرارت کہ روح میں یا خلط میں لگتی ہے تو اوروں میں بھی پہنچ جاتی ہے مگر جسمیں کہ پہنچتی ہے جبتک کہ اسمیں نہیں ٹھہر جاتی اور خوب نہیں جمجاتی ہے تب تک اس نام سے نہیں کہلاتی ہے مثلاً حرارت کہ اخلاط میں لگ جاتی ہے اعضا کو بھی گرم کر دیتی ہے حالانکہ فقط حمی عفنی ہے لیکن جب اعضا میں خوب جمجاتی ہے تو دق ہو جاتی ہے اور اوروں کو بھی اسی پر قیاس کرنا چاہیئے اور چونکہ تپ کے اجناس کلیتہً تین ہیں ہر ایک جلسن فصل علیحدہ میں لکھی جاتی ہیں انشاء اللہ تعالے **ف** جاننا چاہیئے کہ اطبا نے حمی کو دو قسم پر منقسم کیا ایک تو حمی مرض دوسرا حمی عرض اور حمیات اورام کو جلسن حمیات عرض میں شمار کیا اور حمی مرض وہ ہے کہ سبب اور مرض کے درمیان میں کوئی اور چیز واسطہ نہو اور خود بھی مرض نہو جیسے حمی عفونت کہ درمیان عفونت اور حمی کے اور کوئی چیز واسطہ نہیں سوا ے عفونت کے اور خود عفونت مرض نہیں بخلاف حمی عرض کے جیسے حمی ورم کہ جب ورم ہوتا ہے تو حمی ہو جاتا ہے اور یہ حمی تابع مرض ہے اور ورم بالذات۔ **پہلی فصل حمی یوم کے بیان میں** ۔اس کا یہ نام اس وجہ سے ہے کہ اکثر یہ تپ ایک رات دن میں گذر جاتی ہے بشرطیکہ کسی جلسن سے نہ بدل جائے اور کبھی شاذ و نادر تین دن ٹھہرتی ہے اور حمی یوم ہی ہوتی ہے پھر اگر اس تعداد سے گذر جائے تو اس کی اور جلسن سے بدل جانے کی علامت ہے اور بعضوں کے نزدیک یہ ہے کہ چھ دن تک رہتی ہے اور یہ تپ تین طرح پر ہوتی ہے ایک تو یہ کہ بدن کے احوال سے منسوب ہو دوسرے یہ کہ جو احوال بدن سے خارج ہیں ان سے منسوب ہو تیسرے یہ کہ روح سے منسوب ہو سو جونسی تپیں نفس یعنے روح سے تعلق رکھتی ہیں وہ تپیں ہیں کہ غم اور اندیشہ اور غصہ اور خوف سے عارض ہوں اور جونسی بدن سے تعلق رکھتی ہیں وہ تپیں ہیں کہ رنج اور ریاضت اور استفراغات اور اورام اور سدہ اور پیاس اور بھوک سے پیدا ہوں اور جونسی خارج سے علاقہ رکھتی ہیں وہ تپیں اس قسم کی ہیں کہ آفتاب اور سردی اور ہوا کی کثافت سے اور بعض چشموں کے پانی میں غسل کرنے سے مثلاً زاج اور گندھک وغیرہ کے پانی میں نہانے سے پیدا ہوں۔ **فائدہ** یہاں تپ کا روح ہی سے علاقہ ہوتا ہے خواہ تپ کا سبب خاص روح کی حرکت ہو جیسے غم کی حالت میں ہوتی ہے اور خواہ بدن کی حرکت اور خواہ اسباب خارجیہ جیسا کہ گذر چکا اور اس سبب سے کہ یہ تپ روح سے تعلق رکھتی ہے اور ارواح تین ہیں طبیعی اور حیوانی اور نفسانی مثلاً حمی یوم طبیعیہ اور حمی یوم حیوانیہ اور حمی یوم نفسانیہ اور اس بات کی پہچان کہ حمی یوم کونسی روح سے متعلق ہے یہ ہے کہ جو لیے امور پہلے وقوع میں آئے ہیں ان میں غور کریں مثلاً پہلے تخمہ اور بدہضمی کا ہونا اور اغذیہ اور اشربہ اور ادویہ گرم کا استعمال کرنا اس بات کا نشان ہے کہ اسکا تعلق اس روح طبیعی سے ہے جو جگر میں ہے اور پہلے غم اور خوشی کا ہونا اور حمام کی حرارت کا پہنچنا اس بات کی علامت ہے کہ اسکا تعلق روح حیوانی سے ہے جو دل میں ہے اور ہم پہلے اہتمام اور فکر اور بیخوابی کا پہلے ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ روح نفسانی جو دماغ میں ہے اس سے اسکا علاقہ ہے اب جان لینا چاہیئے کہ ہم اس تپ کو دو قسموں میں بیان کرینگے ایک تو یہ کہ جمیع انواع علامات اور معالجات پر بطریق کلی شامل ہو دوسری یہ کہ اسکی ہر ایک نوع بطریق جزئی مخصوص ہو **پہلی قسم تپ حمی یوم کے علامات اور معالجات کا بطریق کلی بیان** ہے۔ جاننا چاہیئے کہ مطلقاً اسکی تو علامتیں ہیں ایک تو یہ کہ اسمیں ناقص یعنے لرزہ نہو اور اگر ہو تو ایسا ہی ہوتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ تھوڑا قشعریرہ یعنے پھریری ہو جائے اور شاذ و نادر لرزہ بھی ہو جائے دوسرے یہ کہ ہاتھ اور پاؤں سرد ہو جائیں تیسرے یہ کہ اس کے شروع میں بدن کا ٹوٹنا اور تکان اور انگڑانا بہت کم ہو اور اس تپ والا جب حمام میں جائے تو اسکو قشعریرہ نہ آئے اور اگر آ جائے تو جاننا چاہیئے کہ حمی عفنی ہے چوتھے یہ کہ نبض میں کچھ عظم اور تواتر ہو اور اسمیں صغر اور اختلاف نہو اور اگر اختلاف بھی ہو تو اس میں انتظام ہو مگر یہ کہ تپ سے پہلے کوئی ایسا امر وقوع میں آئے کہ اس کے باعث سے انتظام میں فرق پڑ جائے مثلاً مشقت اور اعضا کی سوزش اور

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سرد ہوا کی شدت سے یا اُن اسباب کی جہت سے جو خشکی بڑھاتے ہیں نبض صلب ہو جائے اور ممکن ہے کہ نبض کی حرکت
انبساطی زیادہ سریع اور حرکت انقباضی بہت بطی ہو جائے اگر نبض کا حال مشکل سے معلوم ہو تو سانس کے احوال میں غور کریں پانچویں یہ کہ اسکی حرارت
بہت تیز نہیں ہوتی بلکہ برابر سی ہوتی ہے جیسا کہ حرارت ریاضت معتدل سے پیدا ہوتی ہے اور جیسا مست آدمیوں کو شراب پینے سے پیدا
ہو جاتا ہے چھٹی یہ کہ بول میں نضج کا اثر پہلے دن ظاہر ہو ساتویں یہ کہ چہرے کا رنگ اور نبض معتدل اور برقرار ہو مگر جہاں کہیں کہ تپ کا سبب غشی
اور غم اور تخمہ ہو آٹھویں یہ کہ ابتدا میں ہلکی اور نرم ہو اور تزاید کا زمانہ دو ساعت سے زیادہ نہو اور بڑے بڑے اعراض مثلاً زبان میں کھرکھراہٹ
اور تدارک نفس وغیرہ کہ حمی عفنی کے لوازم ہیں بالکل ظاہر نہوں اور اگر درد سر یا کوئی اور درد اُس کے ساتھ عارض ہو تو تپ کے اترتے ہی زائل
ہو اور حمی یوم کا خاصہ ہے کہ تھوڑے سے پاکیزہ پسینے آنے سے جیسا صحیح آدمی کو آتا ہے اتر جائے اور حدت سے زیادہ پسینا آئے تو حمی یوم نہوگا
نویں یہ کہ ایک رات دن سے زیادہ نہ ٹھہرے مگر شاذو نادر اور شاید کہ تین دن رہے اور جب اس حد سے گذر جائے تو حمی یوم نہیں بلکہ دقی یا
عفنی ہو گیا اور یہ جو لفظ جالینوس نے کہا ہے کہ کبھی چھ دن تک رہتا ہے اور حمی یوم ہی ہوتا ہے تو یہ اکثر محققین کے برخلاف ہے **علاج
حمی یوم بطریق کلی** جان لینا چاہئے کہ اس قسم کی تپ والوں میں سے کسی کی غذا بند نکریں مگر جس تپ کا سبب تخمہ ہو اور اس تپ میں غذا کوئی
ایسی چیز دیں کہ لطیف اور سریع الہضم ہو اور جو شخص صفراوی مزاج ہو یا تپ کی ابتدا میں اس کو قشعریرہ معلوم ہو یعنی بدن کے بال کھڑے ہوں
اگر اسکو شروع میں روٹی کے چند لقمہ پانی یا گلاب میں یا آب انار میں یا شراب ممزوج میں بھگو کر کھلائیں تو بہتر ہے اور شراب کہ پانی میں ملائیں
جلد ہضم ہوتی ہے اور جہاں کہیں کہ تپ کا سبب ریاضت اور تعب اور بھوک ہو تو آرام پہنچانے اور غذا دینے پر متوجہ ہوں اور جو کسی تپ
سدہ اور مسامات کے رکنے اور جلد کی کثافت سے پیدا ہو تو ریاضت معتدل کریں اور سخت کپڑوں سے اور کھرکھرے ہاتھوں سے مالش
کریں پھر حمام میں لیجائیں اور انحطاط کے وقت یعنی تپ گھٹنے پر غذا دیں اور جب پیاس لگے تو ٹھنڈا پانی پینے سے منع نہ کریں مگر در صورتیکہ
احشا میں ضعف ہو اور تپ سردی سے عارض ہو کہ اس صورت میں پانی بہت کم اور تپ کے پیچھے دینا چاہئے اور حمی یوم میں تین شخصوں کے
سوا کسی شخص کا استفراغ نکرنا چاہئے اول وہ شخص جس کی تپ سدہ امتلائی سے پیدا ہو دوسرا وہ شخص جس کو جلد کی کثافت اور مسامات
کے بند ہونے سے تپ عارض ہو اور اس کے اندر امتلا ہو تیسرا وہ شخص جس کو تخمہ سے تپ ہو جائے اور جان لیں کہ حمی یوم کے آخر میں
حمام بہت فائدہ کرتا ہے خاص کر جہاں کہیں کہ مسامات کا رک جانا اور جلد کی کثافت اس کا سبب ہو۔ مگر زکام والے کو نہ چاہئے ہاں
جس وقت کہ تپ ہلکی پڑ جائے اور نزلہ پک جائے اور تخمہ والے کو کبھی حمام جائز نہیں جب تک کہ غذا ہضم نہ ہو جائے۔ اور سبب
حمی یوم والوں کو حمام کی ہوا میں ٹھہرنا مناسب نہیں لیکن اُس کے پانی میں جب تک چاہے ٹھہرے بلا مشقت روا ہے مگر جس شخص
کو جلد کی کثافت سے تپ پیدا ہوئی ہو تو اس کو حمام کی ہوا میں زیادہ ٹھہرنا اور عرق لانا بہت نفع کرتا ہے۔ ف جاننا چاہئے کہ
علاج جمیع امراض کے علاج میں غذا کے دینے اور نہ دینے اور ٹھنڈا پانی پلانے اور نہ پلانے اور استفراغ کرنے اور نکرنے اور حمام جانے اور نہ
جانے پر ہے سوا ان امور کی تمامی بیان کی جاتی ہے لیکن اس قسم کے مریض کو غذا سے نہ روکیں ہاں جس شخص کو تپ کا سبب تخمہ ہو اس کے سوا
دوسرے مریضوں کو ایسی غذا دینی چاہئے جو جلدی ہضم ہو اور اُس سے اچھا خلط پیدا ہو خاص کر صفراوی مزاج والوں کو

دوسری قسم میں حمی یوم کے علامات اور معالجات کا بہ سبیل تفصیل بیان ہے۔ اور اس قسم میں
چند انواع ہیں پہلی نوع وہ ہے کہ بہت سے غم کے باعث پیدا ہو اور جاننا چاہئے کہ حد سے زیادہ غم روح کو اندر کی جانب حرکت
دیتا ہے پھر رکے رہنے کے باعث سے گرم ہو جاتی ہے اور تپ پیدا ہوتی ہے اور اس کی علامت غم کا پہلے ہو جانا اور آنکھوں کا گڑھ جانا
اور منہ پر زردی یا خشکی یا سپیدی کا ہونا اور نبض میں ضعف یعنی صغر اور بول میں ناریت یعنی بول آتشیں ہونا اور تیزی کے ساتھ

آنا علاج دل کی امداد میں زیادہ کوشش کریں کیونکہ غم روح حیوانی سے تعلق رکھتا ہے اور دل اُسکا معدن ہے اور اس بات کا یہ طور ہے
کہ ہنسی کی باتوں اور کہانیوں سے اور نئے نئے کھیل اور تماشے سے اور اچھی آوازوں سے بیمار کا دل خوش کریں اور مفرحات سرد کھلائیں اور
سینے پر صندل اور گلاب اور لعاب اسپغول اور برگ خرفہ اور برگ بنفشہ کا پانی جو کچھ کہ میسر آئے کسی قدر کافور ملا کر طلا کریں اور سرد و تر عطریات
سونگھائیں اور جب تپ ساکن ہو تو ایسے حمام میں لے جائیں جسکی ہوا معتدل اور پانی میٹھا اور نیم گرم ہو اور نہلائیں اور آبزن نیم گرم میں بٹھلائیں
اور جب استحمام اور آبزن سے فارغ ہوں تو روغن بنفشہ یا روغن نیلوفر یا روغن مغز تخم کدو اس کے تمام بدن پر آہستہ آہستہ ملیں اور
بستر نرم بچھائیں اور اقسام اقسام کے پھول جیسے مناسب ہوں موجود رکھیں اور جماع سے منع کردیں اور لطیف چیزوں سے کہ جلد ہضم
ہو جائیں اور رطوبت بڑھائیں غذا بنا کر دیں مثلاً بز غالہ اور چوزہ مرغ خانگی فربہ کا گوشت اور بیضہ مرغ نیمبرشت اور چھوٹی تازی
مچھلی اور قلیہ کہ کدو یا خیار یا پالک کے ساتھ پکائیں اور مونگ کی دال اور آش جو اور تازہ دہی اور پالودہ اور غذا کئی مرتبہ کر کے دیں اور
اُن میں سے جو کچھ کہ حال بیمار کے مناسب ہو اختیار کریں اور یہ جو کہا ہے کہ غذا کئی دفعہ کر کے دیں اُس کی وجہ یہ ہے کہ معدہ پر گران نہو اور
ہمیشہ یہی تدبیر کئے جائیں جب تک کہ اپنی حالت پر آجائے اور تپ کے بدل جانے سے محفوظ ہو جائے۔ **ف** ایلاقی اور جرجانی لکھتے
ہیں کہ اس قسم کے مرض میں دل کی طرف زیادہ عنایت مصروف رکھیں اور ایسے حکایات کہ ہنسی لائیں اور عجیب کھیل اور اچھی آوازوں
اور اُس کے مانند میں مصروف رکھیں اور اغذیہ سریع الہضم مرطب جیسے بیضہ مرغ نیمبرشت اور چھوٹی تازی مچھلی اور قلیہ کدو اور خیار اور
پالک اور ماش مقشر اور آش جو اور تازہ دہی مریض کے مناسب حال تھوڑا تھوڑا اور کئی دفعہ میں دیں اور ابن الیاس کہتا ہے کہ سینے
پر صندل گلاب میں گھس کے ضماد کریں اور صبح کے وقت شربت سیب شربت نارنج شربت بہی جو کچھ وقت پر ملے اس کی مقدار سے لیکر
دس درم گلاب میں ملا کر برف سے ٹھنڈا کر کے مفرح بارد ایک مثقال ملا کر پلائیں اور تربوز وغیرہ غذائیں دیں اور کھیل میں مشغول رکھیں۔
جیسے شطرنج اور باغوں کی سیر جہاں پانی جاری ہو وہاں بیٹھنا مفید ہے **دوسری نوع** وہ ہے کہ ہم قوی سے پیدا ہو اور جان لینا چاہیے
کہ ہم قوی یعنے اندیشہ سخت روح کو زور سے حرکت دیتا ہے کبھی تو اندر کی جانب اور کبھی باہر کی طرف اس سبب سے روح گرم ہو کر
تپ لاتی ہے اور اُس کی **علامت** وہی ہے کہ غمی میں گذر چکی مگر اتنی بات کہ اس جگہ نبض بہت قوی ہوتی ہے **علاج** اس کی بھی ویسی
ہی تدبیر ہے جیسے گذر چکی لیکن جیسا کہ غمی میں دل کی امداد کرتے ہیں یہاں دماغ کی اعانت کریں کیونکہ ہم اور فکر روح نفسانی سے
علاقہ رکھتے ہیں اور اس کا معدن دماغ ہے اور اس تدبیر کا طور یہ ہے کہ عطریات اور ریاحین تازہ اور خوشبودار سونگھائیں اور قصوں
اور کہانیوں میں اور کتابوں میں اور خوبصورت عورتوں کے راگ میں مشغول رکھیں اور معشوق پری پیکر رشک قمر حاضر کریں غرضکہ وہ
کام کریں جس سے اندیشہ زائل ہو اور ہم اور غم میں یہ فرق ہے کہ غم تو ایک ایسا حال ہے کہ جب آدمی کے ہاتھ سے کوئی چیز
ضروری نکل جائے یا اس پر رسائی نہو یا کوئی برا کام دیکھے کہ اس کو منع نہ کر سکے اور نہ اُس میں ملامت کر سکے اور نہ تدارک کر سکے
پیدا ہو اور ہم نفس کا ایک ایسا حال ہے کہ جب آدمی کسی کام کو کرنا چاہتا ہے اور ہر طرف سے ہمت اس پر لگائے یہاں تک کہ اسی
کی تلاش میں مصروف ہو تب پیدا ہو اور جاننا چاہیئے کہ غم والے کا مقصود یا تو ہاتھ سے نکل جائے اور اس کا ملنا ممکن نہیں یا اس سے عاجز اور لاچار
ہے یعنی اس پر قابو نہیں چل سکتا اور ہم والے کا مطلوب ایسا نہیں کیونکہ اس کا حاصل ہونا ممکن ہے اگرچہ دشواری سے حاصل ہو **تیسری
نوع** وہ ہے کہ خوف سے پیدا ہو اس سبب سے کہ روح اندر کی جانب رجوع ہوتی ہے اور اُسکی **علامت** بھی وہی ہے کہ غمی میں مذکور ہے
مگر اختلاف نبض اس میں غمی سے زیادہ ہوتا ہے **علاج** جو قانون کہ غمیہ میں لکھا گیا ہے اس کی رعایت رکھیں اور خوف کا دفعیہ
کریں اور شربت بنفشہ اور شربت صندل اور عرق بید مشک اور شراب نفع کلی رکھتی ہے۔ **چوتھی نوع** وہ ہے کہ فکر کی کثرت سے

پیدا ہوا اور اسکا سبب بھی یہی ہے کہ روح اندر کی طرف رجوع ہوتی ہے اور اس باعث سے گرم ہو جاتی ہے اور اُس کی **علامت** بھی وہی ہے
کہ غمی میں گذر چکی **علاج** جو کچھ ہمیہ میں گذر چکا عمل میں لائیں کیونکہ فکر اور ہم روح نفسانی سے متعلق ہیں پس یہاں دماغ کی رعایت بھی ضروری ہے
پانچویں نوع کہ غضب شدید کے سبب سے پیدا ہو اس سبب سے کہ روح غصہ سے باہر کی جانب حرکت کرتی ہے اور گرم ہو جاتی ہے اور اس کی
یہ **علامت** ہے کہ بیمار کا منہ بلکہ تمام بدن لال ہو جائے اور پھول جائے اور آنکھیں بھی لال ہو جائیں اور باہر نکل آئیں اور نبض عظیم اور بول
سرخ ہو اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہاتھ اور اعضا کانپنے لگیں اور نبض شاہق اور متواتر اور ممتلی ہو جائے اور اگر غصہ کسی ایسے کام کے سبب
سے ہو جس میں اندیشہ اور خوف ہو تو منہ کا رنگ زرد معلوم ہو **علاج** اول تو نرمی اور دلداری اور عذر اور نرم باتیں اور مزاج کے
موافق کلام کریں کہ اس کا غصہ دبے اور جن باتوں میں ہنسی آتی ہو اور جس کھیل اور تماشے میں خوشی حاصل ہو اور جن نرم آوازوں
سے راحت ہو اُن میں مشغول رکھیں اور گلاب اور کافور اور صندل اور بنفشہ اور نیلوفر سونگھائیں اور سینہ پر طلا کریں اور گلاب سینہ
اور منہ اور سر پر چھڑکیں اور شربت انارین اور شربت غورہ اور شراب ریواج اور شراب سیب اور شراب صندل جو کچھ میسر ہو پلائیں
اور غذا سرد و تر کھلائیں ترشی ملا کے پھر جب کہ حرارت کم ہو جائے تو حمام معتدل میں کہ وہاں کی ہوا موافق اور پانی میٹھا ہو لیجائیں
اور آبزن میں بٹھلائیں اور جو شخص کہ مرد جوان و قوی الجثہ ہو اور گرمی کا موسم ہو اس کے لئے یہ عمدہ تدبیر ہے کہ جب حمام کے آبزن
سے نکلے تو دفعۃً سرد پانی میں جا پڑے اور جلد نکل آئے اور اس تپ والے کو شراب پینے سے منع کر دیں اور اس بات میں
کوشش رکھیں کہ نیند آجائے اور آرام پائے **چھٹی نوع** وہ ہے کہ حد سے زیادہ خوشی اس کا سبب ہو جائے اور جاننا چاہیئے
کہ حد سے زیادہ خوشی روح کو باہر کی طرف حرکت دیتی ہے اس سبب سے اکثر روح گرم ہو جاتی ہے کیونکہ روح گرم اور لطیف
ہے ادنیٰ حرکت سے خاص کر جب کہ قوی ہو اور دفعۃً ہو گرم ہو جاتی ہے اور پھر لطافت کے سبب سے اپنی حالت پر آتی ہے یہی وجہ ہے
کہ یہ جلد گذر جاتا ہے اور اس کی علامت بھی وہی ہے کہ غضبی میں گذر چکی مگر اتنی بات ہے کہ آنکھ کی ہیئت یہاں غصہ والے کی آنکھ کے
برخلاف ہو اور ایسا ہی نبض کا تواتر بھی اس جگہ کمتر ہوتا ہے **علاج** جو کچھ کہ غضبی میں ذکر کیا ہے عمل میں لائیں اور سیر اور فرحت کو بے اصل
اور ناچیز سمجھیں **ساتویں نوع** وہ ہے کہ سہر مفرط سے پیدا ہو اس واسطے کہ بہت جاگنا روح کے واسطے ایسا ہے جیسا بدن کیلئے ریاضت
اور اس کی یہ **علامت** ہے کہ آنکھیں گڑ جائیں کیونکہ رطوبات تحلیل ہو گئے اور آنکھ کی پشت پر اور منہ پر بھر بھراہٹ اور بدن پھولا پھولا
معلوم ہو کیونکہ غذا کے ہضم نہ ہونے سے کچھ بخارات اوٹھتے ہیں اور بول تیرہ ہو یعنی بدہضمی کی جہت سے اور منہ کا رنگ زرد معلوم ہو اور بدن ٹوٹنے
لگے اور تکان معلوم ہو اور نبض صغیر ہو **علاج** کوئی ایسا حیلہ کریں کہ نیند آجائے اور نیند آنے کیلئے روغن بنفشہ اور روغن کدوے شیریں ناک
میں ملیں اور بابونہ نیلوفر اور کشک جو اور پوست خشخاش کا مطبوخ نیم گرم سر پر ڈالیں اور ایسا ہی مطبوخ مذکور ایک طاس میں ڈالیں اور
تھوڑا سا روغن بنفشہ یا روغن مغز تخم کدوے شیریں اس میں ملا کے اس کی بھاپ پر سر جھکائیں اور ایک چادر سر پر ڈھانک لیں جیسا کہ مشہور
ہے تاکہ بخار نکلے اور دماغ میں پہنچے اور جو کچھ کہ سہر میں گذر چکا عمل میں لائیں تاکہ نیند آجائے اور جب تپ کم ہو جائے تو حمام میں جانا اور نیم گرم
میٹھا پانی سر پر بہت سا کئی مرتبہ ڈالنا اور آبزن میں بیٹھنا نافع ہے اور چاہیئے کہ احتیاط کریں تاکہ پسینا نہ آجائے اور جلد حمام سے نکل آئے
اور جب حمام سے نکلے تو غذا سبک اور لطیف کھلائیں مثلاً چوزۂ مرغ اور روغن مرطب بدن پر ملیں اور نبات اور گلاب اور عرق بید مشک
کا جلاب بنا کر پلانا نہایت مفید ہے اور جماع اور جو چیز خشکی پیدا کرے مضر ہے ف شیخ کہتا ہے کہ اگر اس قسم کے مریض کو صداع نہ ہو تو بے
خوف شراب پلائیں کہ بہت نافع ہے اور ابن الیاس کہتا ہے کہ ایسے مریض کو جس تدبیر سے ممکن ہو سلائیں اور روغن بنفشہ اور روغن
کدو ناک میں ٹپکائیں اور بنفشہ نیلوفر خشخاش پوست خشخاش جو نیمکوب کے مطبوخ سے سر کی تکمید کریں تاکہ نیند آجائے اور دماغ میں

ترطیب پہنچے اور جبکہ تپ میں تھوڑی سی خفت ہو تو خانہ اوسط حمام میں داخل کریں اور سر اور تمام بدن پر گرم پانی ڈالیں اور بدن پر خوب مالش کریں اور نیمگرم میٹھے پانی کے آبزن میں داخل ہو کے برابر پے درپے پانی بدن پر ڈالیں پھر تھوڑی دیر آرام کر کے عمدہ اور لطیف غذائیں جیسے مرغ کے چوزہ کا گوشت اور کبک کا گوشت غذا میں دیں اور اگر شراب پینے کی عادت ہو تو تھوڑی سی شراب بہت سے پانی میں ملا کے پلائیں اس لئے کہ غذا ہضم ہو جائے کیونکہ سہر کے سبب سے غذا دیر میں ہضم ہوتی ہے اور اس طرح شراب کا استعمال کرنے سے بدن میں ترطیب حاصل ہوتی ہے اور جماع سے پرہیز چاہیے کہ مجفف بدن ہے **آٹھویں نوع** وہ ہے کہ خواب طویل یعنی بہت سونا یا حمام یا ریاضت معتاد کا ترک کرنا اس تپ کا باعث ہوا اور ظاہر ہے کہ بہت سونے سے اور جس چیز کی کہ عادت پڑ گئی اسکے ترک کرنے سے بخارات زائد بدن میں جمع ہو جاتے ہیں اور روح میں ملکر اسکو گرم اور مکدر کر دیتے ہیں اور اسکی یہ **علامت** ہے کہ سبب پہلے وقوع میں آئے اور نبض میں امتلا ہو **علاج** حمام میں لیجائیں اور پسینا لائیں اور نیمگرم پانی بدن پر ڈالیں اور ریاضت معتدل میں مشغول رکھیں اور بہت سونے نہ دیں اور مختلف ہاتھوں سے بدن پر مالش کریں اور اگر سبوس گندم اور تخم تربوز اور کسی قدر نمک باریک بنا کر بدن پر ملیں تو بہتر ہے اور غذا لطیف اور سریع الہضم اور مقدار میں کم دیں اور شراب سے پرہیز کریں کیونکہ بخار اٹھاتی ہے اور اس نوع کا نام حمی یوم کششی ہے **نویں نوع** وہ ہے کہ تعب یعنی مشقت سے پیدا ہو اور ظاہر ہے کہ بدن کی حرکت مفاصل اور دوسرے اعضا کو گرم کرتی ہے اس سبب سے حرارت بھڑک اٹھتی ہے اور ارواح کو گرم کر دیتی ہے اور اس کی یہ **علامت** ہے کہ پہلے بدنی محنت اور مشقت ہو اور جلد میں خشکی اور نبض جنبش مائل بہ صلابت اور مفاصل دوسرے اعضا کی نسبت زیادہ گرم ہوں اور تکان معلوم ہو اور شاید کہ خشک کھانسی اور بول میں رنگ ظاہر ہو **علاج** آرام اور راحت دینے اور سلانے میں کوشش کریں جتنا ہو سکے اور جب تپ کم ہو جائے تو نیمگرم میٹھے پانی میں حمام کرائیں اور بدن کو آہستہ آہستہ ملیں اور جب حمام سے فارغ ہوں تو بدن کو رومال سے خشک کریں اور روغن بنفشہ یا روغن نیلوفر یا روغن گل وغیرہ بدن پر اور ہاتھ سے مختلف وضع پر نرم مالش کریں اور پھر حمام میں لیجائیں اور آبزن میں بٹھلائیں اور پانی رومال سے خشک کر کے روغن ملیں پھر کوئی تر غذا سردی مائل جیسے چوزوں کا گوشت اور پایہ اور بزغالہ کا گوشت اور زردہ بیضہ نیمبرشت کھلائیں اور شکر اور گلاب کا جلاب پلائیں اور جماع سے اور جن چیزوں سے کہ خشکی زیادہ ہوتی ہے پرہیز کریں اور نرم کپڑوں کا پہننا اور نرم بستر پر سونا اور تر میووں سردی مائل کا کھانا منع ہے اور اگر شراب خوار شراب پینے کی خواہش کرے تو جلاب کے عوض شراب پانی میں ملا کر دے سکتے ہیں۔ اور احتیاط کریں کہ پسینا نہ آئے خواہ حمام کے اندر خواہ باہر **دسویں نوع** وہ ہے کہ استفراغ سے پیدا ہو اور مقرر نہیں کہ یہ استفراغ خون کا ہو یا کسی اور خلط کا اور خود بخود عارض ہو یا آرادہ سے جیسا کہ ادویہ مسہلہ اور مقیہ کے بعد اور فصد کے بعد پیدا ہو سو اسہال اور قے کے بعد تو اس لئے تپ پیدا ہوتی ہے کہ روح گرم ہو جاتی ہے اور اخلاط کی حرکت سے مشقت اور محنت اٹھاتی ہے اور خون نکلنے کے بعد اس وجہ سے ہو جاتی ہے کہ صفرا غالب آتا ہے اور باقی خون زیادہ گرم ہو جاتا ہے اس واسطے کہ جو رطوبت اسکا مقابلہ کرتی تھی وہ زائل ہو گئی اس سبب سے ابخرہ دخانی پیدا ہوتے ہیں اور روح کو گرم کرتے ہیں اور تپ پیدا ہوتی ہے اور اس کی یہ **علامت** ہے کہ استفراغ کے بعد پیدا ہو **علاج** اگر اسہال اور قے کے سبب سے تپ ہو جائے اور سبب باقی ہو تو اس کو ان چیزوں سے روک دیں کہ اس کے مناسب ہیں اور قے اور اسہال کی بحث میں مذکور ہیں اور ایک صوف کا ٹکڑا روغن مصطگی یا روغن سنبل میں ڈبو کر گرما گرم فم معدہ پر رکھنا بہت فائدہ رکھتا ہے اور اسی طرح دوسرے ضمادات گرم کر کے رکھیں کیونکہ جو چیز نیم گرم ہے فم معدہ کو سست کرتی ہے اور جہاں کہیں کہ سخت گرمی ہو اور پیاس پیدا ہو تو صندل اور گل سرخ اقاقیا اور زرشک اس کے پانی میں اور گلاب میں ملا کر دل اور جگر پر ضماد کریں تو حرارت ساکن ہوتی ہے اور اسہال اور قے رک جاتے ہیں اور غذا چاول دیں انار دانہ زرشک یا سماق ملا کر اور جہاں کہیں کہ اسہال اور قے کی کثرت سے ضعف پیدا ہو تو ماءاللحم سب چیزوں سے زیادہ مفید ہے اور شراب رقیق کو بھی مفید کہتے ہیں اور اس جگہ ماءاللحم وہ بہتر ہے جو صاحب ذخیرہ نے اس بحث میں لکھا ہے اور اگر تپ فصد یا تکمید وغیرہ کے بعد پیدا

ہوئی ہے اس بات میں کوشش رکھیں کہ صفرا کا زور دب جائے اور اس کام کیلئے جو چیز سرد و تر ہے مفید ہے **فائدہ** کبھی ایسا ہوتا ہے
کہ فصد کھولیں اور خون جسقدر کہ نکالنا چاہئے اُس سے کم نکالیں اس سبب سے بیٹھے ہوئے ابخرے اور اخلاط اُٹھ کر روح کو گرم کر دیویں اور حمی یوم
پیدا ہو ایسے وقت میں چاہئے کہ جلد فصد کھولیں اور خون زیادہ لیں تاکہ حمی یوم حمی عفنہ نہ ہو جائے **گیارھویں نوع** وہ حمی یوم ہے
کہ وجع یعنی درد کے سبب سے پیدا ہو اور جاننا چاہئیے کہ شدت کا درد حرارت کو ہلاتا ہے اور روح کو گرم کرتا ہے اس سبب سے تپ پیدا ہوتی
ہے اور اُسکی یہ **علامت** ہے کہ پہلے سر میں یا کان میں یا آنکھ میں یا دانت میں یا اور کہیں درد اُٹھے اُس کے بعد تپ ہو جائے **علاج** عضو
آفت رسیدہ کی مرض کا ازالہ اور درد کی تسکین کریں کیونکہ تپ درد کا عرض ہے اور درد اُسکا سبب ہے جب وہ زائل ہوگا تو عرض بھی زائل ہوگا لیکن اگر
درد موقوف ہو جائے اور تپ باقی رہے تو حمی یوم تعبی کے قبیل سے ہوگی اس صورت میں جو کچھ تعبیہ میں لکھا ہے اُس پر عمل کریں **ف** ایلاقی
اور جرجانی نے یہ نسخہ ماء اللحم کا لکھا ہے کہ مینڈھے کی پٹھ کا گوشت کہ اسی وقت ذبح کیا ہو چربی وغیرہ سے صاف کر کے چھوٹی چھوٹی بوٹیاں بنائے
گلاب پانچ درم آب بہی اور آب سیب ترش پانچ پانچ درم گوشت کیساتھ پتیلہ میں ڈالیں جبکہ گوشت گرم ہو کے پانی چھوڑے اُس پانی کو کفگیر سے
نکال کے پھر آبہا ہے مذکورہ ڈالیں جب گوشت کا رنگ سفیدی مائل ہو جائے تو اس پانی کو دوسرے پتیلہ میں ڈال کے آب کاہو آب کشنیز بریان
آب کدوئے سبز اور تھوڑا سا نمک اُس میں ملا کے جوش دیں پھر صمغ عربی نشاستہ بریان طباشیر باریک پیس کے ملا کر دیں اور اگر قوت میں
بہت ضعف ہو تو آب فواکہات کے عوض شراب ریحانی ڈالیں کہ قوت بڑھاتی ہے **بارھویں نوع** وہ ہے کہ غشی کے باعث پیدا ہوئی ہو
جان لینا چاہئے کہ کبھی غشی کے سبب سے روح گرم ہو جاتی ہے کیونکہ اُس میں حرکت مضطربانہ ہوتی ہے اس سبب سے حمی یومیہ پیدا کرتی ہے
اور اس کی یہ **علامت** ہے کہ دوسرے تپوں کے نشان کچھ نہ ہوں اور غشی کے بعد پیدا ہو اور قوت ساقط ہو اور نبض ضعیف ہو اور ظاہر ہو کہ گرمی
اور سردی کی وجہ سے غشی میں نبض کے احوال مختلف ہوتے ہیں جبکہ سردی غالب آتی ہے نبض بطی ہو جاتی ہے اور جب گرمی کی زیادتی ہوتی ہے
تو سریع ہو جاتی ہے اور اکثر احوال میں اُس کی نبض صلب اور دوی ہوا کرتی ہے **علاج** جو کچھ کہ غشی کے لئے امراض قلب میں گذرا اُس
پر عمل کریں اور ماء اللحم اور بیضۂ مرغ نیمبرشت وغیرہ جو کچھ کہ جلد ہضم ہو جائے کھلائیں اور اگر ماء اللحم شراب میں ملا کر دیں تو اُسی وقت قوت کو پھیر
لاتا ہے اور اُس وقت میں تپ کی حرارت سے اندیشہ نہ کریں کیونکہ اس حالت میں قوت کی رعایت واجب ہے اور جبکہ بیمار غشی سے ہوش
میں آئے اور قوت آجائے مگر تپ باقی رہے تو اُس کی گرمی کو اس طرح پر تسکین دیں کہ شربت اور سرد و تر غذائیں خوشبودار استعمال کریں ؀
تیرھویں نوع وہ ہے کہ جوع مفرط سے پیدا ہو اُس کی **علامت** یہ ہے کہ نبض ضعیف اور صغیر ہو اور شاید کہ مائل بصلابت ہو **علاج**
کشک جو اور کدو اور پالک روغن بادام ملا کر تھوڑا تھوڑا کھلائیں اور جب یہ سریع ہضم ہو جائے تو اسفید باج اور دوسری غذائیں سرد و تر دیں
اور چاہئے کہ حمام میں لے جائیں اور آبزن میں بٹھلائیں اور اُس کے بعد روغن مرطب ملیں **چودھویں نوع** وہ ہے کہ عطش مفرط سے پیدا ہو اور
یہ بات ظاہر ہے کہ شدت کی بھوک اور پیاس کے سبب سے جگر میں گرمی ہوتی ہے اور بخارات تیز ہو جاتے ہیں اور روح کو گرم کرتے ہیں **علاج**
حکم کریں کہ سرد پانی سے کلی اور غرارہ کرے پھر تھوڑا تھوڑا پیئے اور شیرۂ خرفہ اور آب تمر ہندی اور آب آلو بخارا اور آب اناریں اور
آب خیار بادرنگ اور امرود نفع کرتے ہیں خصوصاً اگر برف میں جمائیں اور اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو سرد پانی سے نہانا بہت ہی خوب ہے اور چاہئے
کہ آرام و خواب میں رہے اور غذا سرد و تر کھائے **پندرھویں نوع** وہ ہے کہ جو باریک باریک رگیں کہ تمام بدن میں لیف کے مانند پھیلی ہوئی
ہیں انہیں سدہ پڑ جائے اور ان رگوں کے راستے بند ہو جائیں اس سبب سے بخارات اکٹھا ہو کر گرم ہو جائیں اور روح بھی گرم ہو جائے اور
تپ پیدا ہو اور ان رگوں کے سدہ کا سبب یا تو یہ ہے کہ خلط غلیظ اور لزج اُن میں اٹک جائے یا خون میں امتلا آجائے اور راستوں کو تنگ
کر دے غرضکہ یہ تپ حمی یوم سُددی کہلاتی ہے اور اُس کا پہچاننا دشوار ہے کیونکہ حمی عفنی سے بہت ہی مشابہ ہوتی ہے اور شاید

بدون عفونت کے آتی ہے تو حمی یوم پیدا ہوتا ہے لیکن اگر اس میں عفونت کا اثر ہوتا ہے تو حمی عفنی پیدا ہوتا ہے اور اعضائے ظاہری کی قید ہم نے اسواسطے لگائی ہے کہ اعضائے باطنیہ کے آماس سے حمی عفنی ہی پیدا ہوتا ہے اور حمی یوم ورمی کی یہ **علامت** ہے کہ پہلے ران یا بغل یا کان کے پیچھے ورم پیدا ہو اُس کے بعد تپ آئے اور منہ سُرخ اور چڑھا ہوا اور نبض سریع اور عظیم مائل بصلابت اور قارورہ سپید ہو **علاج** جونسی رگ کہ عضو آفت رسیدہ کے موافق ہے اُس کی فصد کھولیں مثلاً اگر ورم چڈھے میں ہو تو باسلیق کی فصد کھولیں اور اگر بغل میں ہو تو اکحل کی فصد اور اگر کان کے پیچھے ہو تو قیفال کی فصد کھولیں اور اُس کے بعد مناسب دواؤں سے طبیعت کو نرم کریں اور غذا کم کریں اور جن چیزوں سے خون بڑھتا ہے مثلاً گوشت وغیرہ اُسکو چھوڑ دیں اور ابتدا میں ضمادات سرد اور قوی استعمال کریں اور جب اُن کو استعمال کریں تو چاہیئے کہ شربت انار اور شربت سیب ترش اور شربت لیموں اور شربت ترنج اور میووں کا پانی جو چیز میسر ہو بیمار کو پلائیں اور عطریات سونگھائیں تاکہ دل اور فم معدہ اور دماغ کو قوت حاصل ہو اور جو بخارات کہ اورام کی جگہ سے استعمال رادعات کے باعث اُٹھتے ہیں اُن پر نہ آپڑیں اور ایسا ہی سرد ضمادات میں افراط نہ کریں کہ مادہ خام نہ رہ جائے اور کشک آب اور اسپغول شکر میں ملا کر انجرہ کو دباتا ہے اور قلب کو قوت دیتا ہے اور جب کہ تپ ساکن ہو مگر ورم باقی ہو تو تحلیل اور نضج کے لئے محللات اور منضجات استعمال میں لائیں اور شراب سے منع کریں کہ اس نوع میں کل تنہ کرتی ہے **انیسویں نوع** اُس حمی یوم کے بیان میں ہے کہ آفتاب اور آگ اور حمام کی گرمی سے پیدا ہو اس سبب سے کہ گرم ہوا دماغ میں پہونچتی ہے اور وہاں سے دل میں اور اُس جگہ سے شریانوں میں بکھر کے روح کو گرم کرتی ہے پھر یہ تپ پیدا ہوتی ہے اور یہ تپ آفتاب کی حرارت سے اکثر پیدا ہوتا ہے اور جاننا چاہیئے کہ آفتاب کی حرارت کا اثر روح نفسانی اور دماغ میں زیادہ ہوتا ہے خصوصاً اگر بدن میں فضلہ ہو کیونکہ وہ آفتاب کی گرمی سے پگھلتا ہے اور اُس کے بخارات دماغ میں آتے ہیں اور درد سر لاتے اور حمام اور آگ کی گرمی کا اثر دل میں زیادہ ہوتا ہے اور اس تپ کی علامت پہلے آفتاب یا آگ کی گرمی کا پہنچنا یا بہت گرم حمام میں دیر تک رہنا اور نبض کا سرعت اور صغر پر دلالت کرنا اور روشنی کو بُرا جاننا اور آنکھ میں سُرخی اور دوسرے اعضا کی نسبت سر میں جلن اور گرمی کا ہونا پھر اگر آفتاب کی گرمی اُس کا سبب ہے تو باطن کی نسبت بدن ظاہر میں گرم زیادہ معلوم ہو اور تشنگی زیادہ نہ ہو اور سانس اپنے ٹھکانے پر رہے اور آگ اور حمام کی گرمی اُس کا سبب ہو تو تشنگی سخت پیدا ہو اور بڑی بڑی سانس آنے لگے **علاج** روغن گل اور سرکہ برف میں سرد کر کے سر پر تریڑا دیں اور صندل اور گلاب اور آب کشنیز تر کا لخلخہ بنا کر سونگھائیں اور ایک کپڑا اُس میں بھگو کر سینہ اور سر پر رکھیں اور شربت بنفشہ شربت نیلوفر شربت غورہ شربت ریواج شربت بہی شربت ترنج جونسا میسر ہو اور آب انار میں سرد کر کے تھوڑا سا روغن گل اُس میں ڈال کر پلائیں تاکہ تشنگی اور درد سر کو تسکین دے اور کشکاب سرد شکر ملا کر اور جو کا ستو شکر ملا ہوا اچھی غذا ہے اور اگر گرم پانی میں پاشویہ کریں خصوصاً اگر اُس میں بابونہ اور اذخر اور بنفشہ اور نیلوفر اور شاہسفرم اور شگوفہ بید جوش کر لیں تو بہتر ہے کہ صداع کو فی الفور زائل کرتا ہے اور دوسرے مبردات کی رعایت رکھیں مکان میں بھی اور فرش میں بھی اور استعمال میں بھی اور جب تپ کم ہو جائے تو حمام کریں اگرچہ نزلہ اور زکام کیوں نہ ہو اور نیمگرم میٹھا پانی بہت سا اُس کے سر پر ڈالیں اور آبزن نیمگرم میں بٹھلائیں اور اگر آبزن میں بنفشہ نیلوفر اور تھوڑا سا بابونہ جوش کیا ہوا ہو تو بہت بہتر ہے پھر اُس کے سر پر روغن بنفشہ روغن نیلوفر لگائیں بشرطیکہ زکام کا اثر نہ ہو + **بیسویں نوع** وہ ہے کہ گرم غذاؤں اور گرم دواؤں کے کھانے سے پیدا ہو جاننا چاہیئے کہ اس تپ کو روح طبعی سے تعلق ہوتا ہے کیونکہ جیسا آفتاب کی گرمی دماغ کو اور حمام کی گرمی دل کو گرم کرتی ہے اور اُس کے اثر سے دماغ کی یا دل کی روح گرم ہو جاتی ہے ویسا ہی اس تپ میں غذا اور دوا کی گرمی سے جگر گرم ہو جاتا ہے اور اُس کی یہ **علامت** ہے کہ دوائے گرم یا غذائے گرم کھانے کا اتفاق ہو اور پیاس کی شدت اور منہ میں خشکی اور آنکھوں میں اور منہ پر سُرخی اور جگر کی طرف حرارت کا زیادہ معلوم ہونا اور اکثر اس کے ساتھ صداع ہُوا کرتا ہے

علاج پہلے شیرۂ تخم خیارین شیرۂ تخم خرپزہ اور شیرۂ تخم خرفہ اور سکنجبین سادہ پلا کر اور ارکریں اسکے بعد شیر خشت اور تمر ہندی یا آب انار میں سے تلیین کریں کہ اور جگر میں جو گرمی ہے اس کیلئے صندل اور گلاب کا ضماد کریں غرضکہ مناسب چیزوں سے جگر کی اصلاح کریں اور جب تپ کو تسکین ہو تو آش غورہ اور سماق اور لیموں کھلائیں **اکیسویں نوع** وہ ہے کہ نزلہ اور زکام سے پیدا ہو ظاہر ہے کہ جب ابخرہ گرم نارسی دماغ میں آتے ہیں اور اس سبب سے کہ سر کے مسامات بند ہیں اور دماغ ضعیف ہے نہیں نکل سکتے اور تحلیل نہیں ہوتے اُسی جگہ رُکے رہتے ہیں وہاں سے پھر کر روح نفسانی گرم کرتے ہیں اور حمی یوم پیدا ہوتا ہے اور اُس کی **علامت** دماغ میں ضعف اور نزلہ یا زکام موجود ہونا ہے **علاج** اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو فصد کھولیں اور فقرہ پر حجامت کریں اُس کے بعد مطبوخ خفیف سے طبیعت کو نرم کریں اور اگر کھانسی ہو تو اُسکی تسکین کریں اور گوشت اور شراب سے پرہیز کریں اور جو کچھ کہ نزلہ اور زکام میں گذرا عمل میں لائیں اور تپ کم ہولے کے بعد حمام میں جائیں اور علاج میں دیر نہ کریں تاکہ برسام میں نہ پہونچائے **بائیسویں نوع** وہ ہے کہ شراب کے پینے سے پیدا ہو **علاج** آب انار میں اور شربت غورہ سرد کر کے پلائیں اور جو چیز خمار کو دفع کرے استعمال میں لاویں ہاتھ اور پاؤں کی مالش کریں اور معتدل مکان میں لٹائیں اور اگر اس تدبیر سے فائدہ نہ ہو اور دردسر پیدا ہو تو میووں کے پانی سے طبیعت نرم کریں یا فصد کھولیں یا حجامت یعنی پچھنے لگائیں غرضکہ جو کچھ مناسب سمجھیں جب تپ کم ہو جائے تو حمام میں لیجائیں اور نیمگرم پانی سر پر ڈالیں اور غذا میں دراج اور تیہو اور چوزۂ مرغ خانگی کا گوشت آب غورہ یا آب انار دانہ یا زرشک سے ترش کر کے کھلائیں **تیئسویں نوع** وہ ہے کہ زحیر شدید یا خلفہ متواتر سے حمی یوم پیدا ہو اور زحیر اور خلفہ سے جو پیدا ہوتا ہے اُس کی وہی وجہ ہے کہ وجعی اور استفراغی میں لکھی گئی **علاج** زحیر کی تسکین اور خلفہ کے بند کرنے میں کوشش کریں اور تپ اوترنے کے بعد حمام کریں **انتباہ** اس بات کا پہچاننا کہ حمی یوم دوسری تپ سے بدل گئی جبکہ تپ لوٹ جائے اور کچھ پسینا نہ آئے یا پسینا تو آئے مگر تپ کا اثر بدن اور رگوں میں باقی رہے اور تپ کے انحطاط کی مدت دراز ہو اور دشواری سے لوٹے اور دردسر کہ پیدا ہوا تھا زائل نہ ہو تو جاننا چاہیئے کہ دوسری جنس ہو گئی پھر اگر شرائیں گرم ہوں اور باقی حرارت تمام بدن میں برابر اور نرم ہو اور غذا کھانے کے بعد تپ کی حرارت ظاہر ہو اور نبض مستوی اور انتظام سے ہو اور کچھ صغیر اور صلابت اُس میں پائی جائے تو اس بات کا نشان ہے کہ حمی یوم بدل کر دق ہو گئی ہے اور اگر آنکھیں اور منہ اور رگیں پھولی ہوئی اور بھری ہوئی معلوم ہوں اور نبض عظیم اور رخساروں میں چمک ہو تو اس بات کی **علامت** ہے کہ حمی یوم سے مطبقہ دموی ہو گئی جس کو سونوخس کہتے ہیں اور اگر قشعریرہ پیدا ہو اور نبض مختلف اور صغیر ہو اور باطن میں سوزش اور جلن اور بدن میں بوجھ ہو اور لکالیف سُرخی جائیں تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حمی یوم حمی عفنی ہو گئی غرضکہ جب حمی یوم بدلتی ہے اُس کی نوبت کی انتہا یا انحطاط میں دوسری تپوں کی کوئی علامت ظاہر ہوتی ہے اور اس کے موافق تدارک کریں **دوسری فصل حمیات خلطیہ کے بیان میں** اُس کے اقسام میں ایک تو یہ ہے کہ ایک خلط سے پیدا ہو اُس کو بسیط کہتے ہیں دوسری یہ کہ دو خلط سے یا زیادہ سے پیدا ہو اُس کو مرکبہ کہتے ہیں اور مرکبہ دو طرح پر ہے ایک تو وہ ہے کہ اسکا کچھ نام ہو مثلاً غب غیر خالص و شطر الغب دوسرے یہ کہ اُس کا کوئی نام نہ ہو سو جونسی بسیط اور مرکبہ کا نام ہے اُن کو ہم ایک مقالہ میں بیان کرینگے اور جس مرکبہ کا نام نہیں اُس کو دوسرے مقالہ میں لکھتے ہیں اور اسی جونسی تپ کہ اورام کے تابع ہو اور جدری اور حصبہ اور وبا سے پیدا ہو اور وہ تپ کہ جب آئے غشی لائے ہر ایک علیحدہ مقالہ میں لکھی جائینگی انشاء اللہ تعالیٰ **پہلا مقالہ حمیات بسیطہ اور مرکبہ کے بیان میں** اور اس سبب سے کہ خلطیں چار ہیں اس مقالہ کو ہم چار قسم کرتے ہیں اور اول بطور تمہید کے ایک ایسا فائدہ کلی کہ جمیع اقسام خلطی جامع ہو بیان کیا جاتا ہے جاننا چاہیئے کہ اخلاط سے تپ کا پیدا ہونا دو طرح پر ہے ایک تو یہ کہ خلط میں عفونت آجائے اور کسی سبب سے گندہ ہو جائے اس سبب سے تپ پیدا ہو دوسری یہ کہ اگرچہ خلط متعفن نہ ہو لیکن گرم ہو کر جوش کھائے اور تپ پیدا کرے اور یہ بات فقط خون میں ہی ہوتی ہے کیونکہ خون کے سوا اور کوئی خلط

اسوجہ سے کہ اُس کا مزاج بارد ہے یا مقدار میں کم ہے حرارت غلیانیہ کے سبب سے تپ نہیں پیدا کرتی ہے جبتک کہ اُسمیں عفونت نہیں آتی اور
خون کا حال ایسا نہیں کیونکہ وہ مزاج میں گرم اور مقدار میں زیادہ ہے جبکہ زیادہ گرم ہوتا ہے اور جوش مارتا ہے تو تمام اخلاط اور ارواح اور اعضا
کو گرم کرتا ہے اور اخلاط میں جو تعفن آتا ہے وہ دو حال سے باہر نہیں یا تو رگوں کے اندر ہوگا یا رگوں سے باہر مثلاً دماغ میں یا معدہ میں یا امعا میں
یا کبد میں یا طحال میں یا سینہ یا ریہ وغیرہ میں سو اگر خلط رگوں کے اندر متعفن ہو تو تپ لازم ہوگی اور ہر وقت رہیگی اور اگر رگوں سے خارج متعفن ہو تو
تپ نوبت اور دورہ پر آئیگی مگر خلط خام متورم کردہ اگرچہ رگوں کے باہر متعفن ہو مگر اُس کے ساتھ تپ لازم ہوتی ہے اور رگوں کے خارج خون کے متعفن
ہونیکی کوئی صورت نہیں مگر بڑے بڑے اورام میں خاص کر اورام باطنی اور عفونت اُس فساد کو کہتے ہیں کہ جسم رطب میں حرارت غریبہ کے اثر سے آجائے
اور وہ جسم اپنی استعداد اور خاصیت سے نکل جائے مگر اُس کی نوعیت باقی رہے یعنی اس فساد سے پہلے اُسکا جو کچھ نام تھا تعفن کے آنے پر بھی وہی
نام رہے اور عفونت آنے کیلئے رطوبت بالفعل ضروری ہے اگرچہ بالقوہ خشک ہو جیسے صفرا یا سودا یا برگ مورد تر اور برگ گل تر کے اوپر نیچے جمع کرکے
رکھدیں اگرچہ بالقوہ خشک ہیں مگر گندے ہو جاتے ہیں اور ظاہر ہو کہ جو خلط رگوں کے باہر گندہ ہوتا ہے اور کوئی سبب ایسا نہ ہو کہ اس سے عفونت
کے بخار دل میں پہونچیں مثلاً اعضا سے اندرونی کا آماس تو اُس کی تپ نوبت پر آتی ہے اور ٹوٹ جاتی ہے مگر تپ بلغمی کہ اگرچہ ٹوٹ جاتی ہے
لیکن کچھ چھپی ہوئی رہ جاتی ہے اور جو خلط رگوں کے اندر متعفن ہوتا ہے خواہ کوئی خلط ہو اُس کی تپ لازم ہوتی ہے اور ٹوٹتی نہیں لیکن کبھی
نرم ہو جاتی ہے اور کبھی زیادہ گرم اور اگر عفونت بھی تمام رگوں میں پہونچ جاتی ہے یا اُن رگوں میں کہ دل سے نزدیک ہیں تو تپ لازم یکساں رہتی
ہے گھٹتی بڑھتی نہیں مگر جبکہ مادہ رگوں کے اندر بھی متعفن ہو اور رگوں کے باہر بھی ایک ہی جنس کا ہو یا مختلف الجنس **فائدہ** جو مادہ
رگوں میں متعفن ہوتا ہے اگر وہ بدن میں زیادہ موجود ہوتا ہے جیسا کہ بلغم تو اُس کی تپ ہر روز آتی ہے اور اگر وہ مادہ بدن میں بہت کم ہے مثلاً سودا
تو اُس کی تپ دو دن زیادہ چھوڑکر آتی ہے اور اگر اُس مادہ کی پیدایش اس کے اور اُس کے درمیان ہے جیسا کہ صفرا تو اُس کی تپ ایک دن بیچ کر آتی ہے
مگر اُس صورت میں کہ بلغم اُس میں مل جائے یا صفرا بدن میں زیادہ ہو جیسے دو غب مرکب کہ مواظبہ کی طرح ہر روز آتی ہیں اور جاننا چاہیے کہ
جو مادہ رگوں کے باہر متعفن ہو اور اُس سے ورم بھی نہ پیدا ہو تو اُس کی تپ دورہ پر آتی ہے اسوجہ سے کہ تمام مادہ ایک ہی جگہ نہیں بلکہ جس جگہ
بڑا خلط متعفن رہتا ہے وہاں تھوڑا تھوڑا آکر جمع ہوتا ہے اور یہ جو مادہ خلط متعفن میں آکر رہتا ہے اُس کے اجزا بھی شیئاً فشیئاً متعفن
ہوتے ہیں یہاں تک کہ اسقدر جمع ہوتا ہے کہ اُس کے بخار دل میں آتے ہیں اور وہاں سے روح اور شرائین میں جمع ہوتے ہیں اور تپ میں نہایت گرمی
ہوتی ہے پھر حرارت غریزی بھی تپ کی حرارت سے تیز ہوکر مادہ اور حرارت غریبہ کے تحلیل کرنے پر متوجہ ہوتی ہے یہاں تک کہ بالکل زائد چیز کو
صاف کر ڈالتی ہے اور تپ اُس جگہ پر پہونچتی ہے جہاں بڑا خلط ہے اُسکو اس سبب سے کہ وہ زیادہ یا غلیظ اور لزج ہے تحلیل کر سکتی ہے
لیکن اس سبب سے کہ جو کچھ وہاں سے نکلا تھا تمام ہو چکا تپ ٹوٹ جاتی ہے جبتک کہ پھر اُسی قدر مادہ جمع ہو جائے تپ کے چڑھنے اور
اترنے کا یہ دلیل ہوتا ہے لیکن جب وہ مادہ جو اصل فساد ہے جب تمام ہو جاتا ہے تو تپ کی نوبتیں منقطع ہو جاتی ہیں اور مادہ جیسا جیسا
کمی اور زیادتی اور رقت اور غلظت میں ہوتا ہے اُسی کے موافق تپ کی نوبتیں جلد یا دیر میں منقطع ہوتی ہے اور اگر مادہ رقیق ہوتا ہے اور
سوء تدبیری سے غلیظ ہو جاتا ہے اور اس کے برعکس غرضکہ تپ کی نوبتیں جو دراز ہوتی ہیں اُسکا سبب یا تو یہ ہے کہ مادہ غلیظ اور لزج یا زیادہ
ہے یا قوت حرارت غریزی میں ضعف ہے یا مسامات بند ہیں اور تحلیل نہیں ہوتے اور نوبت کی کوتاہی کا سبب اسکی ضد ہوگا سو جہاں
کہیں کوتاہی کے اسباب زیادہ جمع ہوں تو اُن کے موافق تپ بھی جلد گزر جاتی ہے اور جس جگہ درازی کے اسباب بہت جمع ہو جاتے ہیں تو اُنہیں
کے مطابق تپ بھی دیر لگاتی ہے **پہلی قسم حمی دموی** کے بیان میں اسکو مطبقہ کہتے ہیں اور اُس کی دونوں قسمیں ہیں پہلی نوع وہ ہے
کہ بدوں عفونت کے خون گرم ہو جائے اُسکو سونوخس کہتے ہیں اس مطبقہ کا سبب امتلا اور سدہ ہے اور اکثر یہ تپ اُس شخص کو عارض ہوتی ہے

کہ ریاضت یا استفراغ کا معتاد ہو جائے اور اُس کو چھوڑ دے اور یہ تپ اکثر سرسام اور محرقہ اور جدری سے بدل جاتی ہے اسلیئے کہ خون رقیق ہو جاتا ہے اور جوش کھاتا ہے اُس کی یہ **علامت** ہے کہ آنکھیں اور منہ سُرخ ہو جائیں اور رگیں پھول کر کھنچ جائیں اور ناک اور بھوین اور فصد کی جگہ کھجلائیں اور نبض عظیم اور بول سرخ اور غلیظ ہو اور تپ سے پہلے بدن میں بوجھ اور کسل اور تمدد معلوم ہو اور لرزہ اور قشعریرہ نہ ہو اور یہ تپ لازم ہوتی ہے اور اس میں پسینا نہیں آتا اور اُس کی گرمی محرقہ اور غب خالص کی گرمی سے بہت کم ہوتی ہے اور جب بدن پر ہاتھ رکھیں تو اُس کی گرمی ایسی معلوم ہو جیسا حمام سے نکلنے کے بعد بدن گرم ہوتا ہے اور یہ تپ حمی یوم اور حمی عفنی کے درمیان میں ہوتی ہے یعنی دونوں کے اعراض پائے جاتے ہیں اور حقیقت میں نہ یہ ہے اور نہ وہ اور اُس میں اکثر حلق یا تالو اور لوزتین آماس کر آتے ہیں اور سانس تنگی سے آتی ہے اسی واسطے بعضے اطبا سونوخس کو حمی الربو کہتے ہیں اور ربو کے معنی سانس کا تنگ ہونا اور اس تپ میں سانس اس وقت تنگ ہوتی ہے جبکہ جگر اور دل اور اُس کے حوالی بہت گرم ہو کے جوش میں آتے ہیں اور اُن کا بخار ریہ اور سینہ میں جمع ہوتا ہے اور سانس کو تنگ کرتا ہے اور اکثر تو اس تپ کا بحران ساتویں دن ہوتا ہے **فائدہ تکسّر اور قشعریرہ اور نافض کے معنی کے بیان میں** سو تکسّر تو وہ ہے کہ آدمی اپنے بدن کو ایک ایسی حالت میں پائے کہ گویا اس کے مفاصل اور استخوان کو کسی بھاری چیز سے کوٹ دیا ہے اور یہ قشعریرہ کا مقدمہ ہے اور قشعریرہ ایک ایسی حالت ہے کہ جلد میں اور عضلوں میں مختلف سردی محسوس ہو اور بدن پر بال کھڑے ہو جائیں اور اس سے پہلے تکسر ہوتا ہے اور برد فقط سردی ہے جو آدمی کو اپنے اعضا میں معلوم ہوتی ہے اور نافض حرکت غیر ارادیہ ہے کہ اعضائے ظاہری اور باطنی میں اہتزاز اور بچاؤ کے طور پر ہوتی ہے نہ کہ اختلاج کے طریق پر اور اُس کو ضبط کرنا ممکن نہیں اور نافض کا ترجمہ لرزہ ہے یعنی کانپنا اور نافض کے اسباب بہت ہیں ایک تو یہ ہے کہ مادہ مقدار میں زیادہ ہو دوسرا یہ کہ تیزی اور لذع تیسرا یہ کہ جس عضو پر مادہ گذرتا ہے اُس کی حس قوی ہو چوتھا یہ کہ اُس عضو کی دافعہ قوی اور مادہ غلیظ اور لزج ہو اور جیسی جیسی مادہ میں رقت یا غلظت اور شدت اور کمی ہوتی ہے اُسی کے موافق مرض میں سختی اور آسانی اور جلدی اور دیر ہوتی ہے سو جہاں کہیں کہ مادہ غلیظ بارد یا رقیق حار ہوتا ہے اور دافعہ قوی ہوتی ہے تو نافض نہایت قوی ہوتا ہے اور اس کے برعکس اور اگر مادہ لذاع گرم ہو جیسا کہ غب خالص میں اُس میں اگرچہ نافض قوی ہوتا ہے لیکن جلد زائل ہوتا ہے اور اگر غلیظ اور لزج ہوتا ہے جیسا مواظبہ میں تو دیر میں زائل ہوتا ہے **علاج** اُسی وقت اکحل یا باسلیق کی فصد کھولیں اور زیادہ خون نکالیں اور اگر کوئی امر مانع نہ ہو اور فصل اور سال اور سن اور اُس کی عادت کے مناسب سمجھیں تو اتنا خون نکالیں کہ غشی کے قریب پہنچے بلکہ غش آجائے کیوں غشی یکبارگی حرارت کو زائل کرتی ہے اس سبب سے فی الفور طبیعت مادہ پر غالب آتی ہے یہی وجہ ہے کہ غشی کے بعد اکثر پسینا یا قے یا اسہال پیدا ہوتے ہیں اور چاہیئے کہ خون کے نکالنے میں نضج کا انتظار نہ کریں کیونکہ خود ہی پکا ہوا ہے لیکن اگر تپ کے ساتھ تخمہ بھی ہو تو جب تک کہ تخمہ اور بدہضمی زائل نہ ہو فصد نہ کرنی چاہیئے اور اس تپ میں فصد سب علاجوں سے بہتر ہے اگرچہ سات دن یا دس دن کے بعد بیمار پر پہونچیں تو بھی اُس کو موقوف نہ رکھیں خصوصاً اگر امتلا کے آثار موجود ہوں اور قوت وفا کر سکتی ہو لیکن جب ان دنوں میں فصد کا اتفاق پڑے کہ تیسرا دن گذر چکا ہے اور بیمار نے کچھ کھایا بھی نہیں تو خون کے نکالنے میں افراط نہ کرنا چاہیئے اور دو تین دفعہ میں لینا چاہیئے اور اسی طرح اگر ابتدا کا زمانہ ہو اور قوت میں ضعف ہو اور ایسا بھی نہ کرنا چاہیئے کہ بحران کے دن فصد کا اتفاق ہو اور جہاں کہیں کوئی امر فصد کو مانع ہو تو دونوں شانوں کے بیچ میں یا دونوں مونڈھوں پر حجامت کریں اور اگر بیمار لڑکا ہے اور حجامت کی تاب نہیں لا سکتا تو جونکیں لگائیں اور اکثر برف اور ٹھنڈے پانی کا استعمال اور علاجوں سے بے پرواہ کرتا ہے اور جالینوس کہتا ہے کہ جہاں کوئی امر فصد اور حجامت سے مانع ہوا تو میں سرد پانی سے علاج کرتا ہوں اگر احشا میں کوئی ایسی آفت نہ ہو کہ سرد پانی سے اُسکو

ضرر کلی پہونچے اور رب ریباس اور حصرم اور حماض اور اترج پلانا اور عدس سرکہ میں پکا کر کھلانا خون کے جوش کو بٹھلاتا ہے اور جو
کچھ کہ مطبقہ عفنہ میں کہا جائیگا عمل میں لاسکتے ہیں **ف** انطاکی نزہت میں لکھا ہے کہ تپ دموی کا علاج فصد ہے اور خون بہت نکالنا اگرچہ کئی
مرتبہ میں نکالا جائے مگر بیمار کی قوت کا لحاظ ضروری ہے اور فصد کے بعد مبردات کا استعمال ضرور ہے جیسے ماءالشعیر اور ریباس اور فواکہ خصوصاً
عناب اور آلو اور تدہین روغن بنفشہ اور سرکہ اور صندل سے اور جو غذائیں مطبقہ سے مخصوص ہیں جیسے نیم باش مسور زرشک اور دوسری چیزیں
جیسے شربت عناب اور مطبوخ فواکہ اور ماءالقرع اور ماءالشعیر لیکن فصد کے بعد استعمال کریں **دوسری نوع** اس مطبقہ کے بیان میں کہ خون کی عفونت
سے پیدا ہو یہ بھی دو طرح ہے ایک تو یہ کہ خون رگوں کے باہر گندہ ہو اور یہ وہ تپ ہے کہ اورام دموی سے پیدا ہو اور یہ تپ اُن عرضی تپوں کے قبیل سے
ہوتی ہے کہ آماس کے سبب سے پیدا ہوں اُسکا علاج یہ ہے کہ اُس عضو کے آماس کا علاج کریں اور اُسی فصل کے آخر میں ایک جدا مقابلہ میں عرضی
تپوں کا ذکر آئیگا وہاں رجوع کریں دوسرے یہ کہ خون رگوں کے اندر متعفن ہو مطبقہ حقیقی یہی ہے اور چونکہ خون کے اجزا میں تعفن قلیل یا کثیر ہوتا ہے
اسلیئے یہ تپ تین حال سے باہر نہیں اور ہر ایک حال کا ایک نام ہے ایک تو یہ کہ اول میں بہت سخت ہو اور رفتہ رفتہ نرم ہو جائے اُسکو تناقصہ اور منحطہ کہتے
ہیں یعنی گھٹنے والی اور اُس کے اعراض نہایت شدید نہیں ہوتے اور بہت سالم اور آسان ہے اور اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جسقدر خون کے اجزا
تحلیل ہوتے ہیں اُس کی نسبت اور اجزا کم متعفن ہوتے ہیں دوسرے یہ کہ ہر ساعت تپ زیادہ اور سخت ہوتی ہے اور اکثر ساتویں دن بحران
ہوتا ہے اور یہ تپ نہایت ہی بُری ہے اور اُسکا علاج بہت ہی مشکل ہوتا ہے اور اُسکو متزائدہ اور زائد العفونۃ کہتے ہیں اور اس بات پر دلالت
کرتی ہے کہ جسقدر خون کے اجزا تحلیل ہوتے ہیں اُنکی نسبت زیادہ متعفن ہوتے ہیں تیسرے یہ کہ اول سے آخر تک ایکسان ہے اور اُسکی شدت اور
نرمی کا حال پہلے اور دوسرے حال والے تپ کے درمیان ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سات دن تک ایک طرح پر رہے اُسکو متشابہ اور متساویہ
اور واقف کہتے ہیں اور اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ خون کے اجزا برابر متعفن ہوتے ہیں یعنی جسقدر تحلیل ہوتے ہیں اُسی قدر گندہ ہوتے ہیں اور
جاننا چاہیئے کہ تمام بدن کا خون جب ہی متعفن ہوتا ہے کہ موت قریب ہو غرضکہ مطبقہ عفنہ کی یہ علامت ہے کہ تپ مذکور سونوخس سے زیادہ گرم
اور اُس کے اعراض سخت ہوں اور اُس میں اضطراب اور بیچینی ہوتی ہے اور نبض بہت مختلف ہوتی ہے اور بول کدر ہوتا ہے اُس کی
بو اچھی نہیں ہوتی اور شاید کہ لرزہ آجائے اس سبب سے عفونت کا مادہ رگوں سے باہر نکل آئے اور وہ تین درجے جو اوپر گذر چکے
اُن کے موافق اُس کے اعراض کی سختی یا سختی کی شدت ہوتی ہے اور ہر طرح پر سونوخس سے شدید ہوتی ہے
اور بول اسونوخس میں ہرگز متعفن نہیں مگر جب امر عارض ہو علاج فصد کھولیں اور حاجت اور قوت کے اندازہ
پر خون نکالیں جیساکہ لکھا گیا اور خون نکالنے کے وقت خون کو دیکھیں کہ رقیق اور مائی ہے یا صفراوی یا غلیظ اگر رقیق یا صفراوی ہو تو
شربت عناب اور شربت انار اور طفیشل وغیرہ دیں کہ اُس کا قوام درست کریں اور اگر غلیظ ہو تو سکنجبین سادہ اور بیخ کاسنی اور بیخ
ہمک کے مطبوخ وغیرہ سے اُس کی تلطیف کریں تاکہ جلد تحلیل ہو جائے اور جب فصد اور خون کے قوام کی اصلاح کر چکیں تو آب انار میں
آب تمرہندی اور شربت خشخاش اور لعوق آلو نیلوفر کاسنی تمرہندی بنفشہ اور شربت نیلوفر شربت آلو شربت عناب اور
سکنجبین قندی شیرہ تخم خیارین میں ملاکے اور شربت غورہ اور شربت ریواج شربت حماض شربت اترج وغیرہ حاجت کے
موافق دیں اور طبیعت کی نرمی اور قبض کی رعایت رکھنا چاہیئے جو چیز کہ مناسب ہو اور آب تربز میں شیرخشت ملا کے پلانا خون کے
جوش کو دباتا ہے اور طبیعت نرم کرتا ہے اور بہت مفید ہے اور خوب ٹھنڈا پانی حرارت کے بجھانے اور عفونت کے دفع کرنے میں اور خون
رقیق کے غلیظ کرنے میں نہایت مفید ہے اور موسم گرما میں گرم مزاج والوں کو اُن شربتوں میں سے جو شربت دیں چاہیئے کہ برف اور یخ میں سرد کرلیں
مگر شربت ریواج کہ بدون برف کے پینا بہتر نہیں ہے کیونکہ اُسکی سردی اور برف اور یخ کی سردی معدہ کو ایذا دیتی ہے اور اسی وقت غشی لاتی ہے اور

اقراص کافور حرارت شدید کے ساکن کرنے میں مخصوص ہیں اور غذا مطبقہ میں دو دن تک فقط ماء الشعیر ہیں اگر ممکن ہو اور نہیں تو ماش مقشر اور سبز بیج اور کدو اور پالک سے مزورہ بنا کر دیں اور ترشیوں میں سے جونسی کہ لائق ہو داخل کریں اور بیمار کو اگر ضعف ہو تو مرغ یا حلوان کا شوربا ترشیوں اور سبزیوں سے اصلاح دیکر دیسکتے ہیں اور طفیشل یہ ہے کہ مسور کو سرکہ میں جوش دے لیں اس تپ میں نافع ہے مگر جس شخص کا خون غلیظ ہو اُسکو اس سے اور سب مغلظات سے پرہیز کرنا ضروری ہے اور غذا حال کے موافق دیکھ کر ایک مرتبہ یا دو مرتبہ دے سکتے ہیں **فائدہ** جس مطبقہ عفنیہ میں صفرا کا ملاؤ نہ ہو اُس میں تبرید کی افراط منع ہے کیونکہ اکثر حال بیشتر غشی ہو جاتا ہے لیکن اگر صفرا اور خون کی عفونت مرکب ہو تو تبرید میں مبالغہ کا خوف نہیں اس صورت میں جو کچھ کہ محرقہ میں کہا جائیگا عمل میں لائیں اور چاہیئے کہ ایسی حالت میں یعنی جبکہ صفرا خون میں شامل ہو تو خون زیادہ نہ نکالیں کہ ضرر کرتا ہے اور صفرا کو زور دیتا ہے اور ہر جگہ فصد کے وقت قوت بیمار کی رعایت واجب سمجھیں کہ خون کے نکالنے میں قوت پر اعتماد کرنا سب سے بڑی بات ہے اسواسطے کہ بہت لوگ فصد سے کمزور ہو کر ہلاک ہوئے ہیں اور قوت کے نہ ہونے سے یہ مراد ہے کہ مرض کی درازی اور بدن کے خالی ہونے سے اور تحلیل اخلاط اور روح کے سبب سے قوت کا اصل مادہ معدوم ہو یعنی کہ کوئی شخص حرارت اور درد کے غلبہ سے ناتوان ہو اور جب نضج کے بعد مسہل کی حاجت ہو تو ہلیلہ زرد اور شاہترہ اور خیار شنبر کے مطبوخ میں اور جہاں کہیں کہ احشا میں ورم ہو تو مغز خیار شنبر آب کاسنی میں یا عناب اور آلو کے مطبوخ میں حل کرکے اور ترنجبین ملا کے پلائیں تو نہایت خوب ہے اور طباشیر آدھا درم لعاب اسپغول کے ہمراہ شدت کی حرارت اور تشنگی فرو کرتی ہے **انتباہ** جبکہ بحران کے بعد تپ کا باقی مادہ رگوں میں رہجائے تو چاہیئے کہ سبز کاسنی کوٹ کر بیس درم کے مقدار اُسکا پانی لے کے جوش دیں اور کف اتار ڈالیں اور پندرہ درم سکنجبین ملا کے پلائیں اسی طور سے تین دن یا پانچ دن دیں تاکہ باقی مادہ بالکل پاک ہو جائے اور آب کشوث سکنجبین کے ساتھ یہی تاثیر کرتا ہے اور آلو اور زرد آلو کا پانی طبیعت کی تلیین کرتا ہے اور رفتہ رفتہ رگوں کو پاک کرتا ہے اور بہت ہی مفید ہے **دوسری قسم حمیات صفراویہ بسیطہ و مرکبہ کے بیان میں** یہ دو طرح پر ہے ایک تو یہ کہ مادہ رگوں کے اندر متعفن ہو اُس کو غب لازمہ کہتے ہیں خواہ خالص ہو خواہ غیر خالص پھر اگر یہ مادہ جگر یا قلب کے نواح میں زیادہ ہو تو محرقہ بولتے ہیں دوسری یہ کہ مادہ رگوں کے باہر گندہ ہو اُسکو غب دائرہ کہتے ہیں اور چونکہ اس کا حال مختلف ہے اس لئے یہ تین طرح پر ہے ایک تو اُن میں سے غب خالص ہے یہ وہ ہے کہ مادہ رگوں کے باہر گندہ ہو اُسکو غب دائرہ کہتے ہیں اور چونکہ اسکا مادہ صفرا بلغم ملا ہوا ہو اور ایسی طرح پر ملے کہ دونوں ایک ہو جائیں دونوں میں امتیاز نہ ہو تیسری شطر الغب ہے یہ وہ ہے کہ مادہ صفراوی اگرچہ بلغم کے ساتھ مرکب ہو مگر ہر ایک کے تعفن کی جگہ الگ الگ ہو اور ہر ایک کا فعل علیحدہ علیحدہ ظاہر ہو اور اُن پانچوں اقسام میں سے ہر ایک کو ایک نوع میں بیان کرتے ہیں **پہلی نوع غب لازمہ دائمہ کے بیان میں** اسکا یہ سبب ہے کہ تمام بدن کی رگوں میں صفرا کا تعفن ہو اور اُس کی علامت وہی ہے کہ غب خالصہ اور محرقہ میں بیان کی جائیگی لیکن اس تپ میں اعراض غب خالص کی نسبت زیادہ ہوتے ہیں اور محرقہ کی نسبت کمتر اور نافض اس میں نہیں ہوتا مگر بحران کے طریق پر اور پسینا نہیں آتا مگر آخر میں یا بحران میں اور غب دائمہ اور محرقہ میں اعراض کی رو سے فرق کئی طرح پر ہے ایک تو یہ ہے کہ محرقہ میں حرارت اور لذع غب دائمہ سے بہت شدید ہوتی ہے دوسری یہ کہ فترات اُسمیں ظاہر ہوتے ہیں یعنی گھٹنا بڑھنا تیسری یہ کہ کرب اور غشیان اور عقل اور ذہن میں اختلاط اور خفقان اور غشی اور زبان میں سیاہی نہ ہو اور محرقہ میں یہ عوارض ہوتے ہیں **فائدہ** غب دائمہ کا مادہ اگر صفرا سے خالص ہو اور علاج میں خطا سرزد نہ ہو تو ایک ہفتہ سے زیادہ نہیں رہتی اور صفرا کے خالص اور غیر خالص ہونے پر اعراض کی کمی اور شدت موقوف ہے **علاج** جو کچھ کہ غب دائرہ خالصہ میں لکھا جائیگا عمل میں لائیں اور غب خالصہ دائرہ کی نسبت نضج میں زیادہ کوشش کریں اور سرد چیزوں کے دینے میں چنداں دلیری نہ کریں خصوصاً جبکہ خالص نہ ہو اور جبتک کہ نضج کا نشان ظاہر نہ ہو استفراغ نہ کریں اور ابتدا میں نرم حقنہ یا میووں اور پھولوں کے پانی اور شربت بنفشہ

وغیرہ کے سوا طبیعت کو حرکت نہ دیں اور حمام سے منع کریں اور شراب لیموں شربت نارنج اور شیرہ تخم کاسنی اور آب تمر ہندی اور آب آلو بخارا دیں بہت نفع کرتے ہیں **فـ** شیخ کہتا ہے کہ غب لازمہ اور دائرہ کا ایک ہی علاج ہے لیکن غب دائرہ کی نسبت اس میں نضج مادہ کی رعایت زیادہ ہے اور تخم خیارین اور تخم کاسنی نیمکوب کر کے سکنجبین ملا کے تبرید کے لیے استعمال کریں اور اُس کے دو ساعت کے بعد ماء الشعیر دیں اور غذا میں تلطیف کریں اور ابتدا میں حقنہ لینہ استعمال کریں اور ادرار میں کوشش کریں اور چاہیے کہ مسہلات سخت کام میں لائیں اور انتہا میں مسہلات نہ دینا چاہیے لیکن شربت بنفشہ اور آب فواکہ جیسے آلو تمر ہندی اور حقنہائے قوی العمل کی ضرورت نہیں لیکن حقنہ لینہ کا مضائقہ نہیں

دوسری نوع تپ محرقہ کے بیان میں اوپر گذر چکا ہے کہ جب تیز مادہ رگوں میں اس طرح پر متعفن ہو جائے کہ دل اور معدہ اور جگر کے نواح میں زیادہ ہو تو محرقہ بولتے ہیں اور اس کا مادہ یا تو صفرا ہے یا بلغم شور اور یہ عام اس سے کہ فقط صفرا ہو یا بلغم مالح کے ساتھ مرکب ہو اور جاننا چاہیے کہ بلغم شور صفرا کے حکم میں ہوتا ہے کما قال صاحب السدیدی ان البلغم المالح فی حکم الصفراء علی ما مر فی بحث الاخلاط فاذا عفن فی قرب القلب وفی الشرایین والاوردۃ القریبۃ منہ اشتعل اشتعالا عظیما کاشتعال الصفراء یعنی جیسا کہ صاحب سدیدی نے کہا ہے کہ بلغم مالح صفرا کے حکم میں ہوا کرتا ہے چنانچہ اخلاط کی بحث میں گذرا سو جب قلب کے نزدیک اور شرائین اور اوردہ میں جو نزدیک ہیں متعفن ہوتا ہے تو گرم ہو کر اس قدر بھڑکتا ہے جیسا کہ صفرا کی آگ بھڑکتی ہے غرض کہ تپ محرقہ ایک شدید تپ ہے اور اُس کے اعراض قوی اور اکثر لڑکوں اور جوانوں کو عارض ہوتی ہے اور بڈھوں کو بہت کم اور اگر عارض ہوتی ہے تو ہلاک کر ڈالتی ہے کیونکہ سبب قوی ہے اس واسطے کہ جب تک سبب بہت قوی نہیں ہوتا تپ محرقہ بڈھوں کو عارض نہیں ہوتی اور چونکہ اُن کے قویٰ ضعیف ہیں سبب قوی سے برابری نہیں کر سکتے اور اس تپ کی چند علامات ہیں ایک تو یہ کہ تپ لازم ہو یعنی برابر رہے اور ظاہر سے باطن میں جلن زیادہ ہو اس سبب سے نہایت تشنگی ہو دوسرے یہ کہ ابتدا میں لرزہ اور قشعریرہ اور پسینا کچھ نہ ہو مگر بحران کے دن اور بحران کے قریب ابتدا میں قشعریرہ پیدا ہو اور آخر میں پسینا بھی آئے تیسرے سرفہ قلیل اور قشعریرہ شاید کہ پیدا ہو اور بقراط نے کہا کہ اگر محرقہ میں سرفہ پیدا ہو تو تشنگی زائل ہو چوتھے یہ کہ اُس کی حرارت غب لازمہ سے بہت زیادہ ہو پانچویں یہ کہ زبان سیاہ یا کھرکھری ہو سو سیاہ ہونا تو بہت برا ہے اور کھرکھرا پن سالم اور سہل اور زردی متوسط چھٹے یہ کہ بڑے اعراض مثلاً سہر اور اختلاط عقل اور قلق اور دردسر اور رعاف اور آنکھوں کا گڑ جانا اور کرب اور اشتہا کا ساقط ہونا اور سینہ میں حرارت کا افراط سے پیدا ہونا اور یہ اعراض وہاں پیدا ہوتے ہیں کہ جہاں صفرا سے خالص سبب ہوتا ہے اور غشیان اس بات کا نشان ہے کہ مادہ معدہ کے حوالی میں ہے اور جس محرقہ کے اعراض شدید ہوتے ہیں اُس کا نام حسادہ ہے اور جاننا چاہیے کہ محرقہ کا بحران قے کے ساتھ ہوتا ہے یا اسہال سے یا رعاف یا پسینے سے پڑتا ہے کہ اُس میں ناس کم ہوتا ہے یعنی بیماری اُلٹ کر نہیں آتی اور اگر ہوتا ہے تو اوروں سے زیادہ خفیف ہوتا ہے بشرطیکہ تدبیر میں خرابی نہ پڑے

اشتباہ محرقہ مطبقہ سے بہت مشابہ ہے اور دونوں میں یہ فرق ہے کہ محرقہ غب کی نوبت پر زیادہ سخت ہو جاتی ہے اور منہ اور آنکھیں اس قدر سرخ نہیں ہوتیں کہ جیسی مطبقہ میں ہوا کرتی ہیں اور اسی تمدد بدن اور ضیق نفس اور ربو یعنی بدن کا کھینچنا اور سانس کا تنگ ہونا محرقہ میں نہیں ہوتا اور محرقہ اور غب لازمہ کا فرق غب لازمہ میں گذرا اور ان میں فرق اعراض کی شدت اور تخفیف ہی سے ہوتا ہے **فائدہ** لڑکوں کی محرقہ زیادہ سہل ہے کیونکہ لڑکوں کا مزاج تری مائل ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ چھوٹے لڑکے کو تپ محرقہ میں سبات پیدا ہوتا ہے یا کوئی اور حال اسی طرح کا اور شیر خوار بچہ اس تپ میں دودھ نہیں پیتا اور جس قدر پیتا ہے اُس کے معدہ میں ترش ہو جاتا ہے **علاج** غور سے دیکھیں کہ حرارت زیادہ غالب ہے یا مادہ اگر حرارت غالب ہے تو پہلے اُس کی تسکین

کریں اور جان لیں کہ محرقہ میں غب خالصہ سے زیادہ حرارت کا ساکن کرنا ضروری ہے اور تبرید میں یہاں افراط کرنا ضروری ہے کہ دق میں نہ جا پڑے اور تسکین حرارت کے لئے شربت آلو اور تمر ہندی اور سکنجبین سادہ اور لعاب اسپغول اور ماء الشعیر اور شربت نارنج اور شیرہ خرفہ وغیرہ حاجت کے موافق دے سکتے ہیں خاص کر حرارت دل کے لئے شربت صندل ترش اور شربت صندل شیریں اور شربت تفاح اترج پلانا اور ایک کپڑا صندل اور گلاب میں اور تھوڑے کافور میں تر کر کے چند مرتبہ سینہ پر رکھنا بہت نافع ہے اور قرص کافور حرارت قوی کو دباتا ہے وَقَالَ الرَّازِيُّ اَلْكَافُوْرُ فِي الْبَدَنِ كَرِيْحِ الشِّمَالِ فِي الْعَالَمِ لِشِدَّةِ وَتَخْفِيفِهِ لِقُوَّةٍ وَمُصَادَقَةِ الْعُفُوْنَةِ یعنی اور رازی نے کہا کہ جیسے شمالی ہوا عالم میں سردی اور خشکی زیادہ کرتی ہے ویسا ہی بدن میں کافور بقوت سردی اور خشکی پہونچاتا ہے اور عفونت کو زائل کرتا ہے اور جہاں کہیں کہ احشا میں کوئی آفت قوی نہ ہو تو ٹھنڈا کیا ہوا پانی نہایت ہی مفید ہے اور اگر کوئی آفت ہو تو ٹھہرا کر گھونٹ گھونٹ دینا کم ضرر کرتا ہے اور اگر حرارت مادہ پر غالب ہو تو پہلے مناسب چیزوں سے اسکا نضج کریں پھر مسہل دیں اور آخر میں حرارت کی تسکین کریں اور ابتدا میں مسہل نہ دینا چاہیئے اور یہ سب تدابیر طبیب دانا کی رائے پر موقوف ہیں اور تلیین کیلئے آب آلو اور آب تمر ہندی وغیرہ شیر خشت ملا کر نفع کرتے ہیں اور اگر حاجت پڑے تو مغز خیار شنبر بھی اس پانی میں کہ میوؤں کا نکالا ہے بڑھا دیں اور جہاں کہیں کہ طبیعت نرم ہو تو آب انار کو مع تخم کوٹکر نکالیں نفع کلی رکھتا ہے اور غذا جو چیز کہ موافق ہو اور جو کچھ کہ بالفعل سرد ہو طبیعت کی نرمی اور قبض کی رعایت سے فائدہ مند ہے اور جہاں کہیں کہ قوت بھی ساقط ہو ہر چند کہ تپ سخت ہو اور طبیعت کو غذا کی طرف میلان نہ ہو غذا دینا چاہیئے اور فصد کھولنا محرقہ میں جائز ہے بشرطیکہ قارورہ غلیظ و سرخ ہو اور نہیں تو فصد نہ چاہیئے کیونکہ صفرا بہت تیز اور تپ بہت گرم ہو جاتی ہے اور جبکہ تپ کم ہو جائے تو حمام نیمگرم اور نیمگرم پانی میں کہ سردی مائل ہو غسل کرنا جائز ہے خصوصاً اگر تپ کا سبب بلغم شور ہو اور جہاں کہیں کہ مادہ فم معدہ کے حوالی میں ہے تو غشیان اور بیچینی کی زیادتی ہوتی ہے پھر اگر قے بھی فراغت سے آتی ہو تو آنے دیں کہ مادہ دفع ہوتا ہے اور اگر قے فراغت سے نہیں آتی ہے تو سکنجبین اور نیمگرم پانی پلائیں تاکہ مادہ کے نکالنے میں مدد کرے اور اگر مادہ غلیظ ہو یا معدہ کے طبقات میں گڑا ہوا ہو تو چاہیئے کہ ایارج فیقرا سے اوس کا استفراغ کریں مگر اس ایارج میں صبر مغسول داخل ہو یا حب صبر دیں اور تنقیہ کے بعد آب انار میخوش یا آب انار میں پلائیں تاکہ ایارج کی حرارت کا تدارک کرے اور اگر تنقیہ کے بعد بھی قے باقی ہو اور افراط اور ضعف لائے تو اُس کو بند کر سکتے ہیں اور اسی طرح ہر ایک استفراغ بحرانی کو اوّل نہ روکنا چاہیئے مگر جب کہ حد سے زیادہ بڑھ جائے اور ضعف کا اندیشہ ہو اور اس تپ کا بحران کبھی پسینے یا رعاف سے ہوتا ہے سو اگر پسینا حد سے زیادہ آئے اور روکنا چاہیں تو چاہیئے کہ ہلکا سا کپڑا بدن پر رکھیں اور اُس مکان میں ہوا آنے دیں اور بدن سے پسینا نہ پوچھیں کیونکہ جتنا پونچھتے ہیں زیادہ آتا ہے اور اگر اُسی طرح چھوڑ دیں تو خشک ہو جاتا ہے اور پھر نہیں آتا اور پسینا روکنے کے لئے بہت سی تدابیر ہیں اور بہدانہ اور اسپغول کا لعاب اور صمغ عربی کا پانی ملا کر نا اور ہاتھ اور پاؤں کو برف اور یخ میں رکھنا عرق شدید الافراط کو روکتا ہے اور اگر رعاف بند کرنے کی احتیاج پڑے تو یخ سر اور پیشانی پر رکھیں اور ہاتھ پاؤں باندھ دیں اور ایک بتی سرگین خر کے پانی میں تر کر کے ناک میں رکھیں یا اُسکا ایک قطرہ ناک میں ٹپکائیں اور دوسری دوائیں جو رعاف کو بند کرتی ہیں اُنکی بحث میں مذکور ہیں اور صاحب ذخیرہ کہتا ہے کہ ایک شخص کی نکسیر کسی تدبیر سے بند نہ ہوتی تھی میں نے اُسی طرف کے ہاتھ میں فصد کھولی اور بیس درم کے اندازہ سے خون نکالا اُسی وقت خون بند ہو گیا اور اکثر محرقہ میں سبات پیدا ہوتا ہے اس سبب سے کہ ابخرات دماغ میں جاتے ہیں اور بیمار غافل ہو جاتا ہے اور اگرچہ پیاسا ہوتا ہے پانی نہیں مانگتا ایسے وقت میں چاہیئے کہ بیمار کو چونکاتے اور اونچی آواز سے باتیں کرتے رہیں اور پاؤں ران کی جڑ سے قدم تک زور سے باندھ دیں کہ اُس کی تکلیف سے خبردار ہو اور اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو شیاف لطیف استعمال کریں تاکہ قبض کھلے اور مہرہ گردن اور شانوں کے بیچ میں حجامت کریں

اور غفلت کے سبب سے پانی نہ مانگے تو ہر گھڑی ایک گھونٹ بھر پانی اُس کے منہ میں ڈالیں تاکہ حلق خشک نہ ہو اور اگر حاجت پڑے تو لعاب اسپغول رقیق یا جلاب خام یا آب انار ملا کر دے سکتے ہیں اور تھوڑا سا مغز تمر ہندی منہ میں رکھنا منہ کو تر رکھتا ہے اور پیاس کو بجھاتا ہے **انتباہ** جو بخار کہ محرقہ میں دماغ پر آتا ہے صفراوی ہوتا ہے یا رطوبی اور دونوں میں یہ فرق ہے کہ صفراوی بخار میں نیند نہیں آتی اور ناک خشک رہتی ہے اور تر بخار ناک کو تر رکھتا ہے اور سر میں گرانی اور سبات اور غفلت لاتا ہے اور مقصود یہ ہے کہ جو بخار دماغ میں جاتا ہے اگر وہ تر ہو تو سر کے اوپر دودھ کا ڈالنا اور روغن گل یا روغن نیلوفر برف میں سرد کر کے سر پر ڈالنا کہ پیاس کے بجھانے میں مخصوص ہے نہ چاہیئے کیونکہ اسبات کا خوف ہے کہ سرسام پیدا کرے لیکن اگر بخار صفراوی ہو تو روغن اور سرد پانی اور دودھ یہ سب سر پر استعمال کرنے سے نفع کرتے ہیں اور جب بخار تر ہو اور ناک اور منہ میں سرخی ظاہر ہو تو چاہیئے کہ نکسیر کھولیں یا مادہ کو پاؤں کی جانب جذب کریں تاکہ دماغ کو ضرر نہ پہونچائے اور جب محرقہ میں تشنج خشک کے سبب سے کہ اعصاب اور اعضلات میں پڑتا ہے ضیق النفس پیدا ہو یعنی سانس تنگ ہونے لگے تو چاہیئے کہ سینہ اور گردن پر روغن بنفشہ کا موم روغن بنا کر لیں اور اگر بنفشہ اور خطمی خشک کوٹ اور چھانکر موم روغن میں ملا کر استعمال کریں تو بہت بہتر ہے اور تراشہ کدو اور برگ خرفہ کو ٹکر روغن گل ملا کر سینہ اور گردن پر ضماد کرنا فائدہ کرتا ہے اور کبھی محرقہ والے کو شہوت کلبی عارض ہوتی ہے اس حالت میں ترنجبین مغز تخم کدو مغز تخم خیار اور روغن بادام کا حلوا بنا کر کھلانا اُسکو زائل کرتا ہے اور جبکہ پے در پے چھینک آنے لگے اور اس کے سبب سے دماغ میں ضعف اور قوت میں ضعف پیدا ہو تو مناسب ہے کہ بیمار کی آنکھیں اور ناک اور پیشانی ملیں اور حکم کریں کہ زبردستی سے ڈکار لے اور اُسکی گردن اور اطراف پر خوب مالش کریں خصوصاً روغن بنفشہ سے اور اگر روغن بنفشہ کے چند قطرے نیمگرم کان میں ڈالیں تو بہتر ہے اور نمدہ کے ٹکڑے گرم کر کے گردن کے پیچھے رکھنا اور گرد اور دھوئیں سے بچانا مفید ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب محرقہ میں تپ بہت گرم ہوجاتی ہے تو غشی آتی ہے کیونکہ صفرا فم معدہ پر گرتا ہے اور دل کو اُس سے ایذا پہونچتی ہے اُسوقت چاہیئے کہ فی الحال سرد پانی کا منہ اور سینہ پر چھینٹا دیں اور گلاب اور صندل اور کافور سونگھائیں اور مریض کو ہوا دیں اور شکم ملیں اور اطراف باندھیں تاکہ مادہ اتر آئے اور کبھی اس بات کی حاجت پڑتی ہے کہ بیمار کی ناک کو کچھ دیر تک بند کر دیں اور ہاتھ اُس کے منہ پر رکھیں تاکہ حرارت اندر کی طرف پھر جائے اور قوت کو اُبھارے اور اگر سکنجبین گرم پانی میں ملا کر حلق میں ڈالیں تو دو بات میں سے ایک بات ہوتی ہے یا تو مادہ فم معدہ سے ملکر اجابت کرے یا قے میں نکل آئے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو تین درم شراب ریحانی سرد پانی میں ملا کر حلق میں ڈالیں فی الفور ہوش آجاتا ہے اور جب ہوش میں آجائے تو جو کا ستو اور انار دانہ دیں اور جب بیمار کی عادت ایسی ہی ہو گئی ہو تو چاہیئے کہ اس سے پہلے کہ تپ کے گرم ہونیکا وقت آپہونچے پاکیزہ روٹی کے چند لقمے آب غورہ یا آب انار ترش یا آب لیموں میں بھگو کر کھلائیں تاکہ غشی سے امن رہے اور جو اعراض کہ پیدا ہوتے ہیں اُن کی تدبیر اپنی اپنی جگہ میں لکھی ہے احتیاج کے موافق وہاں تلاش کریں **حبوب کی ترکیب** کہ تشنگی کو بجھاتی ہیں مغز تخم خیارین تخم کاہو رب السوس اصل السوس ترنجبین سب برابر لے کے کوٹ چھانکر لعاب بیدانہ یا لعاب اسپغول میں گولیاں بنا کے منہ میں رکھیں **دوائی ترکیب** کہ پیاس کو بجھاتی ہے اور نیند لاتی ہے شربت خشخاش کشکاب میں ملا کر دیں اور جس بیمار کو چت لیٹنے کی عادت ہو تو اُس کو حکم کریں کہ عادت بدل ڈالے کیونکہ چت لیٹنے سے منہ خشک ہوتا ہے اور زبان کی خشونت کے لئے عمدہ تدبیر یہ ہے کہ ہر روز صبح کے وقت روغن بادام منہ میں لیں اور ایک ساعت ٹھہرا کر ڈال دیں اور زبان کو کسی کھُرکھُری اور پاکیزہ چیز سے ملیں تاکہ سختی اُس کے اوپر سے صاف ہوجائیں اُس کے بعد تھوڑا سا اسپغول یا جلاب گھونٹ گھونٹ پلائیں تاکہ حرارت کو دبا دیں **فائدہ** محرقہ خالص کہ جبکہ حادہ ہو تو اُس کی حرارت کے ساکن کرنے میں کوتاہی نہ کریں اور یہ جو جہال کا قول ہے کہ اُس میں مبالغہ کرنا بحران کو دیر لگاتا ہے اُس پر التفات نہ کریں کہ تجربہ والوں کے نزدیک حرارت کے دبانے میں اندیشہ نہیں اور بہت سالم ہے سو چاہیئے کہ تین چار وقت مبردات مختلفہ دیں جیسا کہ محمد زکریا نے کہا صبح کیوقت آب آلو دیں اور صبح کے بعد کشکاب اور دوپہر کو آب خیار اور آب تربوز اور سوتے وقت

لعاب اسپغول اور علی ہذا القیاس اور جہاں کہ سر میں گرانی معلوم ہو تو بابونہ اور بنفشہ جوش دیکے ہلکی بھاپ پر سر جھکائیں اور پاؤں اُس میں رکھیں تو سر ہلکا ہو جائیگا اور مکان اور بستر کی تدبیر دق میں بیان کی جائیگی انشاء اللہ تعالے **ف** ثابت کہتا ہے کہ اس تپ میں جن مریضوں کو اپنے سر میں ثقل معلوم ہو تو اُن کے سر پر دودھ کا دوہنا یا روغن وغیرہ ملنا یا پانی ڈالنا نہ چاہیئے البتہ طبیخ بابونہ سے انکباب کریں اور ہاتھ پاؤں اُسمیں رکھیں ابن زکریا کہتا ہے کہ اگر مریض آب سرد اور ربوب فواکہ ترش پینے کا قصد کرے تو اُس کو نہ روکیں اور تبطیب و تبرید میں سعی کریں ورنہ خوف ہلاکت کا ہے اور ساہران کہتا ہے کہ اگر حمی محرقہ میں سکنجبین اور ماء الشعیر پینے کی ضرورت ہو تو ابتدا سکنجبین سے کریں اور ماء الجبن بھی اُس کے مانند ہے اور دوائے مخرج صفرا کا مسہل بہت نافع ہے **تیسری نوع غبّ خالصہ دائرہ کے بیان میں** اس تپ کا سبب صفرائے خالص ہے کہ رگوں کے باہر متعفن ہو جاتا ہے اور اس تپ کا خاصہ ہے کہ ایک دن درمیان میں چھوڑ کر آتی ہے مگر اس صورت میں کہ دو غب ہوں تو پھر ہمیشہ آتی ہے جیسا کہ اطبا نے کہا جب دو غب جمع ہو جائیں تو اُن کا دورہ ہر روز ہوتا ہے یا تین غب مرکب ہوں کہ اس صورت میں ہمیشہ تپ آتی ہے مگر ایک دن کم اور دوسرے دن زیادہ جیسے شطر الغب آتی ہے اور اُسکا مادّہ صفرا اور بلغم دائرہ کے اقسام سے ہوتا ہے اور یہ تپ ایکدن بیچ میں چھوڑ کر کیوں شدت پکڑتی ہے اس کی یہ وجہ ہے کہ تین غب جمع ہو جاتے ہیں ایک دن تو ایک غب کی نوبت ہوتی ہے اور دوسرے دن دو غب کی نوبت اور دو غب کے جمع ہونے سے اعراض کی زیادتی ہوتی ہے اور اس تپ میں اور شطر الغب مذکورہ میں فرق اعراض لازمہ سے ہو سکتا ہے اور غبّ خالص کی چند علامتیں ہیں اول تو یہ کہ جب شروع ہوتا ہے تو پشت میں سردی پیدا ہو پھر سخت لرزہ پیدا ہو اور ایسا محسوس ہو کہ گویا سوئیاں سی چبھتی ہیں اور لرزہ جلد ساکن ہو دوسرے یہ کہ بدن بہت جلد گرم ہو جائے اور اسکی گرمی محرقہ کے سوا سب تپوں سے زیادہ تیز ہو اور جب بدن پر ہاتھ رکھیں تو تپ کی تیزی سے ہاتھ جلنے لگے اور اگر دیر تک اُسی طرح رکھیں تو وہاں کی گرمی کم ہو جائے تیسرے یہ کہ بول ناری اور بدبو دار اور رقیق ہو اور ممکن ہے کہ اُسمیں تھوڑا قوام ہو یعنی خلط باعث مرض پیشاب میں آئے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پہلے یا تیسرے دن نضج کا اثر بول میں پیدا کرے چوتھے یہ کہ نوبت کی ابتدا میں نبض صغیر اور ضعیف اور متفاوت ہوتی ہے اور تھوڑی دیر میں بدل جاتی ہے اور عظیم اور سریع اور مختلف ہو جاتی ہے پانچویں یہ کہ جب سے آتی ہے اور جبتک کہ اتر جاتی ہے بارہ ساعت سے زیادہ اور چار ساعت سے کم اُس کی مدت نہیں ہوتی اور یہ خاص علامت ہے اور جو ایسی نہ ہو تو غبّ خالصہ نہ ہوگی چھٹے یہ کہ تپ کی نوبتیں سات سے زیادہ نہ ہوں بشرطیکہ کوئی خطا واقع نہ ہو اور شاید کہ چار نوبت میں ٹلجائے اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک نوبت میں ہی پسینا یا بول کے اور اسے یا قے اور اسہال صفراوی کے سبب سے گذر جاتی ہے ساتویں یہ ہے کہ جب تپ اترنے لگے تو پسینا بہت آئے اور جب تپ میں پانی پینے کا اتفاق ہو تو جلد پر تری ظاہر ہو گویا پسینا آئیگا آٹھویں یہ کہ بیخوابی اور بیقراری اور پیاس کی زیادتی اور غثیان اور قے اور اسہال صفراوی صداع اور اس کے مانند اور کلام سے نفرت اور غصہ وغیرہ زیادہ ہو لیکن غب لازمہ کی بیقراری اور اعراض کے برابر نہیں نویں یہ کہ صداع کے ساتھ سر میں گرانی نہ ہو اور اگر ہو تو نہایت کم ہو اور زبان اور منہ خشک ہو اور مزہ کڑوا ہو اور پہلی دوسری نوبت لرزہ اور جاڑا بہت زور سے ہو پھر جتنا زمانہ گذرتا جائے ہلکا پڑتا جائے مگر جبکہ بدپرہیزی اور سوء تدبیری کے سبب سے مادّہ کی مدد پہونچتی رہے اور اکثر یہ تپ جوان عمر والوں کو اور گرم ہواؤں اور اُن لوگوں کو جنکا مزاج خشک ہو اور سخت مشقت اٹھائیں اور مدت دراز تک روزہ رکھیں اور اُن لوگوں کو جنکے کھانے اور پینے میں گرم اور خشک چیزیں بہت آئیں عارض ہوتی ہے **علاج** ہر روز صبح کیوقت سکنجبین دیں یا شراب غورہ یا شراب ریواج یا شراب آلو اور اگر پیاس کا غلبہ ہو تو شیرۂ خرفہ وغیرہ سے جو کچھ سرد و تر ہو تسکین کریں اور اس تپ میں آب انار ترش و شیریں سب چیزوں سے بہتر ہے کہ گودا سمیت نچوڑیں اور تھوڑی سی شکر ملا کر دیں تاکہ حرارت کو بھی دبائے اور گودا کی قوت سے طبیعت کو نرم کرے اور اگر چہ یہاں سب کام سے ضروری یہ ہے کہ مزاج کی تباہی کی اصلاح کریں اور حرارت غریبہ کو بجھائیں لیکن اُس کے ساتھ مادّہ سے بھی غافل نہ ہوں یعنی ایسی تدبیر کرتے رہیں کہ مادہ کم ہو اور استفراغ نضج کے بعد کرنا چاہیئے اور استفراغ میں مادّہ اور طبیعت کے میلان کی رعایت کریں اور اگر دیکھیں کہ طبیعت خود بخود مادّہ کو جیسا کہ چاہیئے دفع کرتی ہے تو تحریک نہ کریں بلکہ

اگر ہر روز طبیعت کو فراغت سے ایک دفعہ یا دو دفعہ اجابت ہوتی ہے تو تلیین طبیعت کی تدبیر کرنا کچھ ضرور نہیں اور نہیں تو ضروری ہے جیسا کہ حکما نے کہا ہے کہ اگر قوت و فاکرے جبتک اول طبیعت کو نرم نہ کریں کشکاب اور جو کچھ غذا کی جنس سے ہو نہ دیں اور جہاں کہیں کہ تپ کے سبب سے صداع اور بیقراری ہو تو نرم حقنہ سے یا شیافات ملائم سے طبیعت کا نرم کرنا بہتر ہے اور استفراغ میلان مادّہ کے موافق اسطرح ہوتا ہے کہ اگر غثیان ہو تو قے کرائیں بشرطیکہ کوئی امر مانع نہ ہو اور قے کرنا آسان ہو اور اگر امعا میں نفخ اور قراقر ہو تو مسہل دیں اور اگر بول کا تقاضا ہوتا ہے اور ادرار کامل نہیں ہوتا تو مدرات پلائیں اور اگر پوست پہ بخار تر ظاہر ہو اور پسینا کامل نہ آئے تو پسینا لانے میں کوشش کریں اور اگر میلان مادّہ کا کسی طرف کو معلوم نہ ہو اور استفراغ کی ضرورت ہو تو اسہال کو موافق سمجھیں اور اس تپ کی تدبیر میں اصل یہ ہے کہ نوبت کے دن جو چیز کہ غذا کے مشابہ ہو جیسے کشکاب وغیرہ کچھ نہ دیں اور آب تخم خرفہ اور سکنجبین یا آب تمر ہندی اور آب تربوز پر قناعت کریں اور اگر نہایت قوی ہو تو تھوڑی طباشیر بھی ان چیزوں میں بڑھائیں اور جب جاڑا اور لرزہ شروع تو سکنجبین گرم پانی میں ملا کر دیں کہ شاید قے آجائے اور مادّہ صفرا نکلجائے اور اگرچہ قے نہ آئے مگر تھوڑی کی قوت سے تپ کا مادہ بہ نکلے غرضکہ ہر صورت میں جلد لرزہ کو تسکین ہو اور جبکہ تپ اُتر جائے تو پاؤں گرم پانی میں رکھیں اور مالش کریں تاکہ تپ کی حرارت کا بقیہ سر میں سے کھینچ آئے اور اسوقت میں سکنجبین ہی موافق ہے اور سکنجبین کہ پانچویں اور چھٹی نوبت کے دن دیں ضروری ہونی چاہیئے اور اس تپ میں سرد پانی لرزہ اور جاڑا دور ہونے کے بعد دے سکتے ہیں کہ مفید ہے خاص کر اس صورت میں کہ احشا میں کوئی مانع نہ ہو اور تپ ٹوٹنے کے بعد کشکاب مناسب ہے اور تپ کے شروع سے لیکر جب ساتواں دن گذر جائے تو حمام کرنا جائز ہے اگرچہ نضج کے آثار ظاہر نہ ہوں مخصوصاً جس شخص کو حمام کی عادت ہو **فائدہ** ابتداءً تدبیر میں افراط نہ کریں مگر جہاں کہیں کہ حرارت حد سے زیادہ ہو اور خوف ہو کہ محرقہ نہ ہو جائے اور اگر ممکن ہو تو نوبت کے دن کھانا نہ دیں اور شکم خالی رکھیں لیکن اگر ظہر کے بعد مثلاً آتی ہو تو ممکن ہے کہ صبح کے ہی وقت تھوڑا کشکاب رقیق دیں اور اگر بیمار بالکل حریص ہو یا لڑکا ہو کہ غذا سے صبر نہ کر سکے اور کشکاب پر اکتفا نہ کرے تو ناچار مزورہ دے سکتے ہیں مگر جسقدر نوبت کے وقت سے پہلے دیں بہتر ہے اور کشکاب یہاں سب غذاؤں سے زیادہ مفید ہے اور دوسرے مزورات کہ تمر ہندی اور زرد آلو اور انار اور ملیشوق اور کدو اور کاہو اور کشنیز تر اور پالک اور مونگ مقشر اور چاول وغیرہ سے جو کچھ کہ مناسب ہو اور ہر غذا میں ترشی کا ملانا لازم سمجھیں اگر سرفہ اور زکام مانع نہ ہو خاص کر مزورہ کدو میں ترشی نہ کھانا چاہیئے کیونکہ اس بات کا خوف ہے کہ لطافت کے سبب سے صفرا نہ بن جائے جیسا کہ حکما نے کہا ہے کہ اگر معدہ میں کچھ بھی صفرا ہوتا ہے تو اُس میں کدو صفرا ہی بن جاتا ہے مگر جب کہ کسی ترش چیز سے خاص کر غورہ سے اصلاح کریں **انتباہ** اگر سوء تدبیر نہ ہو تو اس تپ کی نوبتیں سات سے زیادہ نہیں بڑھتیں اور جس دن سے کہ آتی ہے اور جسدن تک کہ بالکل ٹوٹ جاتی ہے سب چودہ دن ہوتے ہیں اگر بیمار سے کوئی بدپرہیزی اور طبیب سے کوئی غلطی سرزد نہ ہو سو چاہیئے کہ پانچویں نوبت کے بعد غذا بہت کم اور بہت سُبک دیں اور چھٹی نوبت کے بعد کہ آرام کا تیرھواں دن ہے اس دن میں کشکاب یا آب انار پر قناعت کریں اور کوئی دوسری غذا نہ دیں تاکہ ساتویں نوبت میں بحران کامل ہو اور بعنایت الٰہی سے تپ موقوف ہو اور جاننا چاہیئے کہ نوبت کے دن کسی تپ میں مسہل نہ دیں تاکہ گرم ہوں میں جب تک کہ میووں کے پانی سے کام نکلے اور کوئی چیز استعمال نہ کریں کہ بعض طبیبوں نے کہا ہے کہ جس دوا میں گرمی اور سختی یعنی اُس میں خشونت ہو یہاں اُس سے بچنا لازم ہے تاکہ تپ محرقہ نہ ہو جائے اور سرسام نہ پیدا کرے اور مغز فلوس تمر ہندی کے ساتھ یا آب کاسنی حل کر کے یا کشک جو کے پانی میں ملا کر دینا مسہل مبارک ہے اور اگر تھوڑا روغن بادام یا روغن گل بھی اضافہ کریں تو امعا کے لئے بہتر ہے اور گرم تپوں میں اولی یہ ہے کہ ترنجبین نہ دیں اور اگر ضرورت پڑے تو بدون تمر ہندی اور آب آلو کے نہ دیں اور اگر ترنجبین کے بدلے شیر خشت داخل کریں تو بڑی احتیاط کی بات ہو کیونکہ ترنجبین بھی کدو کی طرح گرم معدہ میں صفرا ہو جاتی ہے اگر ترشی سے اس کی اصلاح نہ کریں اور محمد زکریا کہتا ہے کہ اگر قوت مددگار ہو تو بنفشہ درم ہلیلہ مقشر جوش کئے ہوئے پانی میں ایک رات دن تر رکھیں

پھر مل کر چھان کر بہیں اور تخم خرفہ تخم کاہو اُنھیں ملاکر آرام کے دن صبح کیوقت بہتر ہے اور احتیاط کی بات ہے کہ تھوڑا سا آب آلو یا آب تمر ہندی بھی داخل کریں جیسا کہ ہم اُس کی وجہ کہہ چکے ہیں اور اگر شیرہ خشخاش اُس کی عوض لیں تو بہت مستحسن ہے اور جب بحران کے بعد کچھ حرارت کا بقیہ رہے تو سکنجبین شیرۂ کاسنی شیرۂ تخم خیارین کے ساتھ دیں اور پرہیز کا سلسلہ نہ توڑیں جبتک کہ حرارت بالکل زائل ہو اور زائل ہونے کے بعد اور تین دن تک اُسی طرح پر لحاظ رکھیں پھر رفتہ رفتہ غذا کو بڑھاتے بڑھاتے عادت پر آجائیں اور باقی تدابیر مثلاً منہ کی خشکی اور پیاس وغیرہ کا ازالہ محرقہ میں مفصل گذر چکا احتیاج کے موافق وہاں تلاش کریں

چوتھی نوع غب واقعہ غیر خالصہ کے بیان میں یہ تپ اُس صفرا سے پیدا ہوتی ہے کہ رطوبات میں ملا ہوا ور اس قدر مل جائے کہ دونوں میں امتیاز نہ ہو سکے اور اُس کی چند علامتیں ہوتی ہیں ایک تو یہ کہ اُس میں جاڑہ اور لرزہ غب خالصہ کے جاڑے سے بہت دیر تک رہے اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ لرزہ بہت نہیں آتا اور حرارت بہت تیز نہیں ہوتی اور خالصہ کی حرارت سے بہت کم ہوتی ہے دوسرے یہ کہ نوبت کیوقت میں انتظام نہ ہو اور اُس کی نوبت بارہ ساعت سے زیادہ ہوتی ہے اور شاید کہ چوبیس یا تیس ساعت تک بیمار تپ میں مبتلا رہے اور آرام کا زمانہ بھی دراز ہوتا ہے اور شاید کہ اڑتالیس ساعت آرام رہے اور اس سبب سے گمان پڑے کہ تپ ربع ہے اور حال یہ ہے کہ غب غیر خالصہ ہے تیسرے یہ کہ اُس کی نوبتوں کی حد اور تعداد معین نہیں لیکن سات نوبت سے تو البتہ زیادہ ہی ہوتی ہے اگرچہ تدبیر میں درستی اور خوبی ہو چوتھے یہ کہ نضج بہت دیر میں ظاہر ہو اور پسینا خالصہ کی نسبت کم آئے اور سر میں گرانی ہو اور بدن بہت دبلا نہ ہو اور کرب اور کاہلی اور بیخوابی ہو لیکن حد سے زیادہ نہ ہو اور ضعف معدہ اور منہ میں بیمزگی پیدا ہو پانچویں یہ کہ بول غلیظ اور رنگین ہو اور کبھی اس سبب سے کہ سر میں گرانی ہوتی ہے اور مادہ دماغ کی طرف جاتا ہے کم رنگ یا سفید ہوتا ہے اور نبض نوبت کے آغاز میں ضعیف اور صغیر متفاوت ہوتی ہے اور آخر میں مختلف ہوجاتی ہے اور عظم اور قوت میں اس قدر نہیں ہوتی ہے جیسے کہ خالصہ میں ہوتی ہے اور جاننا چاہیئے کہ اگر صفرا رطوبت پر غالب ہوگا تو اُس کی علامت خالصہ علامت سے قریب قریب ہوگی مثلاً نوبت کی کوتاہی اور نافض کی شدت اور پسینے کی کثرت اور بول براز کی زردی اور منہ کی تلخی اور خشکی اور پیاس کا غلبہ اور خواہ کسی طرح پر ہو اس کے اعراض کی شدت خالصہ کے اعراض کی شدت سے گھٹ کر رہتی ہے اور اگر رطوبت صفرا پر غالب ہو تو اُس کی علامت بلغمی کی علامت سے قریب قریب ہوتی ہے اور اگر دونوں مادے قوت میں برابر ہیں تو علامات بھی ویسے ہی اُس کے بیچ میں ہونگے سو جس قدر اُس کی نوبت بارہ ساعت سے زیادہ ہوگی اسی قدر غب خالصہ سے اُس کو دوری ہوگی **علاج** غور سے دیکھیں کہ کونسا مادہ غالب ہے اسی کے موافق معالجہ کریں مثلاً اگر صفرا غالب ہو تو اس کا علاج غب خالصہ کے قریب قریب سمجھیں اور اگر رطوبت غالب ہو تو اس کا علاج نائبہ بلغمی کے قریب ہے غرضکہ غیر خالصہ کے علاج کو خالصہ سے اُسی قدر فرق ہے کہ جس قدر اسکو اور اُس کو دوری ہے اور جان لیں کہ اگر قارورہ غلیظ اور رنگین ہو تو پہلے فصد بہتر ہے اور اکثر جب فصد کی جاتی ہے تو تلیین کی حاجت نہیں پڑتی اور اگر کوئی امر فصد کو مانع ہو تو تلیین طبیعت کے سوا کوئی چارہ نہیں اور جب تک کہ نضج کا اثر ظاہر نہ ہو تب تک مسہل قوی نہ دیں بلکہ رطوبت غالب ہو تو مسہل خفیف بھی مناسب نہیں جب تک کہ نضج ظاہر نہ ہو مگر اُس صورت میں کہ خلط جگہ بدلنے لگے اور قلق پیدا کرے اس حالت میں ناچار اسہال کی ضرورت پڑتی ہے اور جان لیں کہ اس تپ میں سرد شربتوں اور سرد غذاؤں کے دینے میں بہت دلیری نہ کریں بلکہ چاہیئے کہ نضج اور اسہال اور ادرار اور قے اور تفتیح مسامات اور تعریق اور مادہ کے تنقیے میں زیادہ کوشش کریں خصوصاً اگر رطوبت غالب ہو یا صفرا کے برابر ہو اور اس حالت میں عمدہ تر تدبیر یہ ہے کہ وقت نیں دن کے بعد خصوصاً نوبت کی ابتدا میں قے کرائیں اور جو مادہ کہ غالب ہو اُس کا دفع کرنا زیادہ تر ضروری ہے اور اسی طرح حرارت کی رعایت اور نضج کی امداد اور مسہل کی تجویز حاجت کے موافق کر سکتے ہیں مثلاً اگر تسکین منظور ہے تو جو کچھ کہ خالصہ

میں ہے مفید ہوگا ضرورت کے موافق کام میں لائیں اور سکنجبین سادہ اور بزوری بارد فائدہ کرتی ہے اور اگر رطوبت کی تلطیف اور نضج کی حاجت پڑے تو کشکاب میں نخود اور تخم بادیان اور صعتر اور زوفا اور پودینہ اور سنبل جو کچھ کہ مناسب ہو جوش کرکے دیں اور اگر جو اور نخود برابر لیکر کشکاب بنائیں تو بہت خوب ہوتا ہے اور سکنجبین بزوری معتدل یا حار یا گلقند یا سکنجبین ملا کر اور آب بادیان گلقند ملا کر نضج کیلئے مخصوص ہے اور اگر گلقند عسلی بادیان کے مطبوخ میں یا اُس کے عرق میں ملکر چھان کر اور سرکہ ملا کر سکنجبین بنائیں تو مادّہ کی تلطیف اور نضج میں جلد اثر کرتا ہے جہاں کہیں کہ رطوبت غالب ہو اور جہاں کہیں کہ رطوبت برابر یا کم ہو تو چاہیئے کہ گلقند قندی گرم پانی میں ملیں اور تھوڑا سا تخم بادیان اُس میں جوش کرکے چھان کے اور سرکہ ملا کر سکنجبین بنالیں اور جب نضج کا اثر ظاہر ہو اور طبیعت میں قبض ہو تو بآہستگی مسہل دیں اور یہاں سب سے بہتر یہ مسہل ہے کہ گلقند سکنجبین میں ملائیں اور تھوڑا مغز خیار شنبر اُس میں حل کرکے دیں اور ممکن ہے کہ تھوڑا تر بد بھی اُسمیں بڑھائیں ؞ اور قرص بنفشہ اور شراب افسنتین موافق ہے اور اگر آدھا درم تربد سفید یا آدھا درم غاریقون یا آدھے درم کے برابر سقمونیا لے کر اور شربت ورد مکرر میں یا گلقند میں ملا کر دیں تو مسہل لطیف اور سُبک ہو جاتا ہے اور اگر تربد اور غاریقون ہر ایک آدھے درم کے برابر اور ایک دانگ سقمونیا تینوں کو جمع کرکے شربت سکنجبین یا شربت گلاب میں گوندھ لیں تو خوب عمل کرتے ہیں اور اگر زیادہ قوی چاہئیں تو معجون خیار شنبر دیں اور جان لیں کہ جب تک چودھواں دن نہ گذرے مسہل قوی نہ دینا چاہیئے اور استفراغ کے بعد قرص گل نہایت خوب ہیں ؞

فائدہ لرزہ کے وقت گرم پانی کپڑوں کے نیچے رکھ کر ہاتھ اور پاؤں اُس میں رکھنا بہت فائدہ کرتا ہے اور حمام نضج کے بعد مناسب ہے اور نضج سے پہلے مضر ہے اور اطبّا کہتے ہیں کہ شراب سفید اور رقیق غب خالصہ اور غیر خالصہ میں اُس کے طالبوں کو مفید ہے بشرطیکہ اُس بیماری میں پیاس اور سر یا آنکھ میں درد نہ ہو اور نہیں تو ضرر کرتی ہے خاص کر خالصہ میں اور جہاں کہیں کہ مادّہ محدب جگر کی طرف مائل ہو اور داہنی پسلی کے سرے میں بوجھ معلوم ہو تو اس صورت میں مدرات کا استعمال کرنا بہتر ہے مگر وہ مدر کہ بہت قوی اور نہایت گرم نہ ہو اور شیرۂ تخم کاسنی بادیان خیارین خربزہ اور سکنجبین مدر موافق ہے اور تخم کرفس کا بھی مضائقہ نہیں اگر صفرا کا غلبہ نہ ہو اور دوسرے تدابیر جیسے نوبت کے دن غذا کا بند کرنا اور اُس دن میں مسہل نہ دینا اور سر سے بخار کا جذب کرنا اور غذاؤں کا اختیار کرنا اور اُس کے سوا ان کا وہی حال ہے کہ خالصہ میں گذرا **قرص بنفشہ کی ترکیب** بنفشہ خشک دس درم تربد سفید ایک درم رب السوس آدھا درم سقمونیا ایک دانگ کوٹ چھان کر پانچ درم شکر سرخ ملا کر گرم پانی کے ساتھ کھلائیں **شراب افسنتین کی ترکیب** افسنتین رومی پانچ درم تربد سفید مقشر نیم کوفتہ دو درم سنبل ایک درم گل سرخ پندرہ درم تین سیر پانی میں جوش دیں جب سیر بھر باقی رہے تو صاف کریں اور ہر صبح چالیس درم لے کر دس درم شکر ملا کر دیں اور اگر ایک درم صبر بھی اُس کے ساتھ دیں تو زیادہ قوی ہوتا ہے **معجون خیار شنبر کی ترکیب** تربد سفید چالیس درم بنفشہ تیس درم نمک ہندی رب السوس ہر ایک سات درم بادیان انیسون مصطگی ہر ایک پانچ درم سقمونیا دس درم لب خیار شنبر سو مثقال روغن بادام چالیس درم قند اور شہد ہر ایک سو مثقال لب خیار شنبر کو شہد اور قند میں ملا کے باقی دوا کوٹ چھان کے روغن بادام سے چکنا کریں اور اُنھیں ملائیں خوراک پانچ مثقال نہایت سات مثقال **قرص گل کی ترکیب** جہاں کہیں کہ صفرا رطوبت پر غالب ہو نفع کرتا ہے گل سرخ دس درم سنبل تین درم تخم کاسنی مغز خیار بادرنگ بویا ہر ایک چار درم اصل السوس پانچ درم کوٹ چھان کے قرص بنائیں خوراک ایک مثقال **دوسرا نسخہ** اگر صفرا اور بلغم برابر ہوں تو فائدہ کرتا ہے گل سرخ دس درم سنبل دو درم تخم کاسنی پانچ درم مصطگی ایک درم خوراک ایک مثقال **انتباہ** جسقدر انتہا کا زمانہ نزدیک ہونے لگے تو غذا زیادہ لطیف دیں اور آرام کے دن زیر باج غورہ اور انار اور دراج اور تیہو اور چوزہ مرغ خانگی دینا چاہیئے اور حرکت اور ریاضت مناسب نہیں اور اگر ممکن ہو تو نوبت کے دن کشکاب اور غذا کچھ نہ دیں اور سکنجبین پر قناعت کریں اور اگر ممکن نہ ہو تو تپ کے آخر میں آش جو شکر ملا کر سبوس کا پانی روغن بادام اور شکر ملا کر یا تھوڑا سا بھنا ہوا گیہوں کا آٹا سر د پانی

ہیں اور شکر ملا کے دے سکتے ہیں اور خمیری روٹی کا ٹکڑا شربت مناسب کے ساتھ دینا میرے نزدیک بھنے آٹے سے بہتر ہے اور ظاہر ہو کہ غب غیر خالصہ کبھی چھ مہینے تک باقی رہتی ہے خواہ کتنا ہی عمدہ علاج ہوتا ہے اور اسی طرح اسمیں طحال بڑھ جاتی ہے اور تہبج اور سستی پیدا ہوتی ہے **پانچویں نوع شطر الغب کے بیان میں** یہ تپ بلغم اور صفرا کی ترکیب سے پیدا ہوتی ہے مگر ہر ایک کے تعفن کا مکان علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے اور ان میں فرق ظاہر ہوتا ہے اور جو کہ ان دونوں خلطوں کی کثرت اور قلت اور رقت اور غلظت خوب پکنے نہ پکنے کی وجہ سے اس تپ کی کوئی حد معین نہیں اور اعراض مختلف ہوتے ہیں اس سبب سے علامات کا بیان جیسا کہ چاہیئے ہرگز نہیں ہو سکتا کیونکہ کبھی تو غب دائرہ بلغمی دائمہ کے ساتھ ملجاتی ہے اور بعض اسکو شطر الغب خالص کہتے ہیں اور کبھی غب لازمہ بلغمی دائرہ سے اور کبھی غب دائرہ بلغمی دائرہ کے ساتھ اور کبھی غب لازمہ بلغمی لازمہ کے ساتھ اور باوجود اسکے کبھی صفرا بلغم پر غالب ہوتا ہے یا دونوں برابر غرضکہ کھلی اور پکی یہ **علامت** ہے کہ ایک دن تو تپ بہت دراز اور نرم ہوتی ہے اور ایک دن بہت سبک لیکن بہت گرم ہوتی ہے اور بھڑکاتی ہے اور یہ اس صورت میں ہوتا ہے کہ دونوں مادے دائرہ ہوں کیونکہ بلغمی تو خود ہی ہر روز آتی ہے اور صفراویہ دائرہ ایک دن چھوڑ کر آتی ہے سو جس روز کہ صفراوی اور بلغمی جمع ہوتی ہیں اعراض بھی شدت سے ہوتے ہیں پھر ایک دن فقط تپ بلغمی کے اعراض ہوتے ہیں اور دوسرے دن بلغمی کے اعراض اور صفراوی کے دونوں جمع ہو جاتے اور بہ تحقیق ترکیب مبادلہ میں ہو سکتی ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک نوبت میں دو دفع یا تین دفعہ قشعریرہ پیدا ہو کیونکہ ابھی ایک تپ کی نوبت تمام نہیں ہوئی کہ دوسری تپ شروع ہوگئی یا تپ کے اندر ہی دونوں مادے زور کرتے ہیں اور دوسرے آثار تپ کے موافق اُن کے اعراض لازمہ سے کہ گذر چکے تلاش کریں مثلاً اگر بلغم غالب ہو تو نوبتیں زیادہ دراز ہونگی اور قشعریرہ اور لرزہ بہت ضعف اور نبض بہت دبی ہوئی اور اطراف سرد ہوں اور بہت دیر میں گرم ہوں اور اگر صفرا غالب ہو تو نوبت بہت کوتاہ اور پیاس زیادہ ہوتی ہے اور پسینا زیادہ آتا ہے اور لرزہ اور جاڑا بہت قوی ہوتا ہے اور جلد گذر جاتا ہے اور بول بہت رنگین ہوتا ہے اور اگر صفرا اور بلغم دونوں برابر ہوں تو اعراض بھی برابر ظاہر ہوں اور کبھی شطر الغب میں مادہ بلغمی صفرا میں زیادہ سختی پیدا کرتا ہے اور اس سبب سے صفرا کی نوبتیں زیادہ دراز ہو جاتی ہیں اور بحران میں بہت دیر لگتی ہے اور کبھی مادۂ صفرا بلغم کو لطیف کرتا ہے اور جلد پکاتا ہے اس سبب سے بلغمی کی نوبتیں بہت ہلکی ہو جاتی ہیں اور بحران جلد ہوتا ہے غرضکہ حمیات مرکبہ ہر حالت میں بہت سخت ہیں اور دیر میں اچھے ہوتے ہیں اور کبھی شطر الغب نو مہینے تک یا زیادہ رہتی ہے اور شاید کہ حادّہ ہو جائے یا دق میں آجائے **ف** جاننا چاہیئے کہ اگر اس تپ میں بلغم کی زیادتی ہے تو مرض کی مدت دراز ہو جاتی ہے جیسا کہ مصنف رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے اور اگر صفرا کی زیادتی کے ساتھ بلغم شوریت کی طرف مائل ہو تو حدت مادّہ یا دق کی طرف یہ مرض منتقل ہوگا اور شطر الغب کی وجہ تسمیہ میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا ہے کہ جب صفرا اور بلغم جمع ہو کر ایک دوسرے کا مقابلہ کرے پس جبکہ بلغمیہ دائمہ اور غب دائرہ متفاوتہ جمع ہوں تو ایک کی قوت دوسرے کے ساتھ مساوات کی ہوگی اس وجہ سے کہ تھوڑا سا صفرا بہت سے بلغم کا مقابلہ کرتا ہے پس یہ معنے ہوں گے کہ یہ تپ شطر الغب خالصہ ہے یعنی نصف اُس کا اور بعضوں نے لفظ شطر کو بعض کے معنوں میں کہا ہے۔

علاج دوا اور غذا کا وہی طریق ہے کہ غیر خالصہ میں گذرا اور اُسی جگہ رعایت اوقات اور غلبہ اخلاط کا لحاظ بیان کیا گیا اور واجب ہے کہ حرارت کے ساکن کرنے سے استفراغ میں زیادہ کوشش کریں اور یہ عام ہے کہ استفراغ اسہال سے یا قے یا ادرار یا پسینے سے ہو لیکن جب تک کہ نضج ظاہر نہ ہو مسہل سے استفراغ نہ کریں گے جبکہ طبیعت میں قبض ہو تو ملینات دے سکتے ہیں اگرچہ نضج ظاہر نہ ہوا ہو اور تلیین طبیعت کے لئے آب لبلاب نہایت عمدہ ہے سو اگر بلغم غالب ہو تو گلقند کے ساتھ اور اگر صفرا کا غلبہ ہو تو ترنجبین یا شیر خشت کے ہمراہ دیں اور اگر دونوں برابر ہوں تو مغز فلوس خیار شنبر اور آب تمر ہندی ہندی اور تھوڑا سا نبات ملا کے دیں اور پسینا اور

غذا اور تنقیح اور اسہال اور ادرار کی وہی تدبیر ہے کہ غیر خالصہ میں گذری اور جالینوس کہتا ہے کہ آش جو میں تھوڑی سی فلفل ملا کر دینا اس تپ میں مفید ہے خصوصاً اگر بلغم غالب ہو قرص گل کہ اس تپ میں نفع کرتا ہے خاصتہً اگر صفرا غالب ہو گل سرخ چھ درم تخم خماض صمغ عربی ہر ایک چار درم نشاستہ زرشک جہدانہ یا اس کا عصارہ طباشیر تخم خرفہ ہر ایک دو درم کتیرا زعفران سنبل ریوند چینی ہر ایک ایک درم کافور ایک دانگ خوراک ایک درم **دوسرا نسخہ** کہ جب اس تپ کے ساتھ سعال اور اسہال ہوں نفع کرتا ہے سنبل عود زعفران ہر ایک تین درم عصارۂ زرشک دو درم ریوند چینی غنچہ گل سرخ لک مغسول طباشیر صمغ عربی بریاں کہربا ہر ایک پانچ درم تخم خرفہ بریان چھ درم گل ارمنی سات درم خوراک ڈیڑھ درم **دوسرا نسخہ** کہ پرانے تپوں کے آخر میں نفع کرتا ہے گل سرخ اصل السوس ہر ایک چار درم ترنجبین تین درم سنبل افسنتین رومی طباشیر ہر ایک دو درم خوراک دو درم حب مسہل کہ تنقیح کے بعد پیتے ہیں ایارج فیقرا ایک درم شحم حنظل آدھا درم سقمونیا ڈیڑھ دانگ کتیرا دو دانگ مقل ایک دانگ معمول کے موافق گولیاں بنالیں **دوسرا نسخہ** کہ پرانے تپوں میں ہر روز دو درم کے مقدار دیں مصطکی ہلیلہ زرد ریوند چینی عصارۂ غافث عصارہ افسنتین گل سرخ ہر ایک ایک درم زعفران آدھا درم کاسنی کے پانی میں ملا کر گولیاں بنالیں اور بعضے نسخوں میں ہلیلہ زرد کی عوض صبر سقوطری لکھا ہے اور اگر عصارۂ غافث اور عصارۂ افسنتین میسر نہ ہو تو غافث اور افسنتین اسکے عوض لے سکتے ہیں **فائدہ** طب اعلائی میں لکھا ہے کہ اگر تپ ایک دن آئے اور دوسرے دن اسکا بالکل اثر نہ ہو تو غب خالصہ ہوتی ہے بشرطیکہ دوسری خالصہ سے مرکب نہ ہو اور اگر دوسرے دن تپ نہ آئے اور ضعیف سا اثر ظاہر ہو تو غب غیر خالصہ ہوتی ہے اور اگر ایک دن تپ شدت سے آتی ہے اور دوسرے دن بھی آتی ہے مگر اس سے بہت کم ہو تو شطر الغب ہوتی ہے اور کبھی تین غب خالص مرکب ہو جاتی ہیں اور شطر الغب کی طرح ایک دن کم اور ایک دن زیادہ آتی ہیں اس لئے کہ ایک دن ایک غب کی نوبت ہوتی ہے اور دوسرے دن دو غب کی نوبت اور دو غب کے جمع ہونے سے اس دن تپ کی شدت ہوتی ہے جیسا کہ غب میں بیان کیا گیا جاننا چاہئے کہ غب غیر خالصہ اور شطر الغب جمیع امور میں باہم یکساں ہیں کیا علامات میں کیا معالجات میں اور مرکب تپوں میں سے ان دونوں کے سوا کسی اور تپ کا نام نہیں **تیسری قسم حمیات بلغمیہ بسیط کے بیان میں** اور اس سبب سے کہ بلغم کبھی رگوں کے اندر اور کبھی رگوں کے باہر متعفن ہوتا ہے ہم اس کو دو نوع میں بیان کرتے ہیں **پہلی نوع** وہ ہے کہ بلغم رگوں کے باہر متعفن ہو مثلاً معدہ اور دماغ اور یہ وغیرہ اعضاء میں جو نسا عضو کہ خالی ہو اس کو نائبہ اور مواظبہ کہتے ہیں کیونکہ اس کی نوبت ہر روزہ ہوتی ہے اور بلغمی تپ کی چند علامتیں ہیں ایک تو یہ کہ بول سفید اور رقیق پانی سا ہو مگر مرض کی انتہا میں سرخ اور تیز ہو جاتا ہے دوسری یہ کہ نبض ضعیف اور صغیر مختلف ہو اور آخر میں متواتر شدید الاختلاف ہو جائے تیسری یہ کہ پیاس نہ ہو مگر جبکہ بلغم شور ہو کیونکہ پیاس اس کو لازم ہے لیکن صفرا کی پیاس کے برابر نہیں ہو سکتی چوتھی یہ کہ تپ کے شروع میں اکثر غشی ہوتی ہے کیونکہ تپ بلغمی کسی حالت میں ضعف معدہ سے خالی نہیں ہوتی یہی وجہ ہے کہ اس میں غذا کی اشتہا باطل ہو جاتی ہے تو قال بعض الاطباء اِنَّ ضُعْفَ الْمَعِدَةِ خَاصَّةٌ لَازِمَةٌ لِهٰذَا كَمَا اَنَّ عِلَّةَ الطِّحَالِ لَازِمَةٌ الرَّابِعِ وَوَجْعُ الرَّأْسِ لِلْغِبِّ یعنے بعض اطبا نے کہا ہے کہ ضعف معدہ اس تپ کا خاصہ لازم ہے جیسا کہ ربع کو علت طحال لازم ہے اور درد سر غب کو پانچویں یہ کہ بدن کا رنگ ایسا ہو جائے جیسا سیسے کا ہوتا ہے اور منہ پر تہبج اور بدن پر ترہل پیدا ہو اور اکثر پہلو میں نفخ ہوتا ہے اور طحال بھی بڑھ جاتی ہے چھٹی یہ کہ منہ تر ہو اور تلخ نہ ہو اور براز نرم اور رقیق آئے اور قے یا اسہال بلغمی پیدا ہوں ساتویں پسینا بہت کم آئے اور اگر آئے تو ہمیشہ نہ آئے لیکن کبھی کبھی ترنجار پوست پر معلوم ہو گویا پسینہ آنے والا ہے اور یہ پسینے کی کمی ابتدا ہی میں ہوتی ہے اور جب مادہ پک کر لطیف ہو جاتا ہے تو پسینہ آتا ہے آٹھویں یہ کہ اس کی حرارت صفراوی کے برابر ہرگز نہیں ہوتی اور اس کی نوبت اٹھارہ ساعت سے زیادہ ہوتی ہے اور آرام چھ ساعت ہوتا ہے

اور یہ تپ اگرچہ ٹوٹ جاتی ہے لیکن تپ کا اثر تھوڑا باقی رہتا ہے یہاں تک کہ پھر غلبہ کر آتی ہے اور تپ مزمن اور دیرپا ہے کہ مہینوں رہا
کرتی ہے نوبتیں یہ کہ جاڑے اور لرزے سے شروع ہو اور جس قسم کا بلغم ہوگا اسی کے موافق جاڑے اور لرزہ میں شدت اور تخفیف ہوگی مثلاً
اگر زجاجی ہوگا تو لرزہ شدید ہوگا اور اگر ترش ہوگا تو جاڑا اشدت سے ہوگا اور اگر مالح ہوگا تو ابتدا میں قشعریرہ ہو اور لرزہ ہلکا سا ہو اور جاڑا
بھی شدت سے نہ ہوگا اور اگر بلغم حادث تپ کا مادہ ہے اکثر یہ ہے کہ کئی نوبت میں قشعریرہ اور نافض بالکل نہ ہوں غرض ہر صورت میں اس کا
جاڑا دوسری تپوں سے کمتر ہوگا اس لئے کہ یہ طبعی کے قریب قریب ہے اور جاننا چاہئے کہ بلغم طبعی ایک رطوبت سفید قوام دار اور بیمزہ ہے
اور بلغم ناطبعی کا مزہ یا تو شیریں ہوتا ہے یا شور یا ترش اور اگر بہت گرم ہو جائے اور شور سے زیادہ تیز ہو جائے تو اس کو بورقی کہتے ہیں اور
وہ صفرا کے حکم میں ہوتا ہے اور کبھی بلغم کا قوام ایسا ہو جاتا ہے جیسا گلا ہوا شیشہ یعنے سفید کانچ ہوتا ہے اسکو زجاجی کہتے ہیں دسویں یہ کہ
جب بدن پر ہاتھ رکھ کر دیکھیں تو حرارت برابر نہ ہو اور جب کسی جگہ پر ہاتھ رکھے رہیں تو وہ جگہ زیادہ گرم ہو جائے گویا کوئی بہت گرم چیز
بدن کے اندر سے اوپر آتی ہے فائدہ یہ تپ اکثر لڑکوں اور عورتوں اور خصی اور مرطوب اور اُن لوگوں کو کہ بلغم افزا چیزیں زیادہ کھائیں
اور استفراغ کم کریں اور سرد و تر ہوا میں پیدا ہوتی ہے اور اس کی نوبت اکثر دوپہر سے پہلے ہوتی ہے اُس کے بعد دن کے درمیان
میں ہوتی ہے علاج اچھی تدبیر یہ ہے کہ ایک ہفتہ تک سکنجبین سادہ عسلی اور گلقند تھوڑی بادیان اور تخود میں جوش دیکے
اور ماء العسل زوفا میں جوش کیا ہوا دیتے ہیں اور اسی طرح سکنجبین اور گلقند یا گلقند اور گلاب اور بادیان وغیرہ کے ہمراہ جن چیزوں میں کچھ لطیف
ہو اور ایک ہفتہ کے بعد قے کرائیں اگر کوئی امر مانع نہ ہو اور قے کرنا اسوقت بہتر ہے کہ نوبت شروع اور سکنجبین عسلی یا قندی مادہ کی
رعایت سے گرم پانی میں ملا کے دینا سب مقیات سے بہتر ہے لیکن مناسب ہے کہ سکنجبین اور گرم پانی بہت سا دیں اور جو کچھ
آسانی سے نکل آئے اسی پر اکتفا کریں اور قے میں بہت لاگ نہ کریں کیونکہ اگر سکنجبین نہ نکلے تب بھی مفید ہے اور تپ کے
مادے کو لطیف کرتی ہے اور امعاء میں اوتار دیتی ہے اور اگر مادہ غلیظ ہو تو سکنجبین آب ترب یا طبیخ تخم ترب میں ملا کے قے کے
لئے دیں اور فم معدہ کی تقویت کا زیادہ خیال رکھیں اور تقویت کے لئے گلقند میں تھوڑا انیسون ملا کے کھانا اور پودینہ اور
مصطگی چبانا اور سک کا ضماد فم معدہ پر کرنا مفید ہے اور جہاں کہیں کہ قے خود بخود بے تکلف آتی ہو تو اس کو ہرگز نہ روکنا چاہئے
خاص کر ابتدا میں مگر جبکہ قے کی افراط سے ضعف کا خوف ہو یا خشکی پیدا ہو اور جب اُس کو بند کرنا چاہیں تو شربت پودینہ
اور بیہ مناسب ہیں اور ابتدا میں گلقند اور سکنجبین کے سوا تلیین طبیعت کے لئے اور کچھ مناسب نہیں لیکن اگر قوت قوی
اور طبع میں قبض ہو اور ایک ہفتہ گذر چکے تو ہر رات میں دواء التربد کا دینا نہایت مفید ہے اگرچہ نضج کا اثر ظاہر نہ ہو اور جس رات
میں دواء التربد دیں چاہئے کہ اُس کی صبح کو پانچ درم گلقند کھلائیں اور اُس کے بعد دس درم سکنجبین عسلی پلائیں اور اگر
طبیعت کو ہر روز دو بار بفراغت اجابت ہوتی ہو تو یہ دوائیں دے سکتے ہیں جو قانون کہ شطر الف میں گذر چکا ہے
اُس پر عمل کریں اور جب تک چودہ دن نہ گذریں سکنجبین بزوری اور قرص دینا نہ چاہئے فائدہ اگر اس تپ
میں بول رنگین اور غلیظ ہو اور کوئی امر مانع نہ ہو تو فصد کھولیں اور جس قسم کا بلغم ہو اُسی کے موافق دوائیں اور
غذائیں اختیار کریں مثلاً اگر بلغم شور تپ کا مادہ ہے تو گرم چیزیں نہ دوائیں بلکہ سرد دواؤں میں ملا کے دیں
چنانچہ برودت غالب رہے کیونکہ بلغم شور صفرا کے حکم میں ہوتا ہے اور اگر بلغم شیریں ہو تو ایسی چیزیں دیں کہ گرمی
اور لطافت میں معتدل ہوں مثلاً گلقند سکنجبین سادہ میں ملا کے اور اُس کے مانند اور اگر بلغم ترش یا زجاجی ہو تو بہت
قوی اور گرم اور ملطف چیزیں استعمال کریں مثلاً فلافلی اور کمونی وغیرہ اور اسہال اور ادرار میں بھی یہی قانون یاد رکھیں

ف ایسی دوا کی ترکیب کہ تپ خونی و بلغمی و صفراوی مرکبہ کو نافع ہے گلو کی نیب طباشیر سفید دانہ الائچی خرد آدھ آدھ تولہ نبات سفید ڈیڑھ تولہ مقدار خوراک چار ماشہ سے چھ ماشہ تک جاننا چاہئے کہ گلو خصوصاً تازہ درخت نیب پر چڑھی ہے ہر قسم کی تپوں کو نافع ہے یہاں تک کہ دق میں بھی اس سے زیادہ کوئی مفید ہے اور اُس سے زیادہ کوئی مفید دوا نہیں بلکہ مجرب ہے اور اسہال اور بے اسہال دونوں میں صورتوں میں دے سکتے ہیں اور کھانسی کو بھی مفید ہے اور اُس کا ست زیادہ لطیف اور سریع الاثر ہے اور اُس کا مزہ اگرچہ کڑوا ہے لیکن مزاج اُس کا سرد ہے جیسے افیون اور ریوند اور اس کا نفع اگرچہ امراض مختلفہ میں محسوس ہوا اگر خاص کر تپ دق میں اُس کا نفع زیادہ مشہور ہے اور جس مریض کا دماغ زیادہ ضعیف ہو اُسکو سکنجبین نہ دینا چاہئے اور جان لیں کہ بھوکا رہنا اور ریاضت کرنا نفع کرتا ہے اور اختلاط کے بعد حمام نافع ہے اور نضج کے بعد شراب خوار کو شراب فائدہ کرتی ہے اور اس تپ میں غذا کا یہ حال ہے کہ اگر مادہ بلغم شور ہے تو جو کچھ کہ غب میں دیتے ہیں دیں اور نہیں تو حمصیہ اور زیرباج اور کشکاب نخود بکوفتہ اور ماش مقشر کہ زیرہ اور گندنا اور شبت کے ہمراہ پکائیں خصوصاً اگر بلغم حامض لزج ہو اور اگر غذا زیادہ قوی چاہیں تو تیہو اور مرغ اور کباب اور تیتر وغیرہ کا گوشت بھنا ہوا بہتر ہے اور مناسب یہ ہے کہ غذا میں کوئی ایسی چیز ڈالیں کہ بلغم کو قطع کرے مثلاً آبکامہ اور سرکہ اور دارچینی اور پودینہ وغیرہ اور جو چیز کہ رطوبت بڑھائے جیسے ترسبزیاں اور تر میوے اور دودھ اور تازی مچھلی وغیرہ ان سے پرہیز کریں اور برف کا ٹھنڈا کیا پانی ضرر کرتا ہے مگر بلغم شور میں اور تمر ہندی اور آلو اور عناب وغیرہ اس تپ میں ضرر کرتے ہیں خاصکر جو چیز کہ معدے میں ضعف پیدا کرے لیکن اگر عناب وغیرہ میں اُن کے مصلحات ملا کے دیں تو نہیں ضرر کرتے اور بہتر یہ ہے کہ غذا نوبت کے کم ہونے پر کھائیں اور اگر نوبت سے پہلے ضرورت پڑے تو چاہئے کہ کھانے کے وقت سے نوبت کے وقت تک چھ ساعت کا فاصلہ ہو اور کم سے کم چار ساعت دواء التربد کی ترکیب تربد سفید موصوف دس درم زنجبیل مصطگی ہر ایک پانچ درم قند سب کے برابر خوراک ہر رات میں ایک مثقال جس طور سے کہ اوپر گذر چکا ضماد کی ترکیب کہ فم معدہ کو قوت دیتا ہے سک تین درم لادن دو درم گل سرخ قصب الذریرہ ہر ایک پانچ درم زعفران ایک درم اقاقیا کوٹ کر مرزنگوش اور نمام کے پانی میں ملا کے گرم گرم فم معدہ پر رکھیں قرص گل کی ترکیب پرانی تپوں میں کہ لرزہ سخت ہوتا ہے اور پاؤں کی پشت اور منہ پر ورم ہو جاتا ہے فائدہ مند ہے انیسون چار درم سافج ہندی اسارون افسنتین سنبل مغز بادام تلخ ہر ایک تین درم صبر چار درم عصارۂ غافث تین درم تخم کرفس ایک کوٹ چھان کے آب کرفس میں ملا کے قرص بنائیں اور آب بادیان اور سکنجبین کے ساتھ دیں اور اگر نانخواہ کوٹ چھان کے شہد میں ملا کے تین درم کے اندازہ سے دیں تو تپ بلغمی کہنہ کہ زور سے ہلاتی ہے اور دیر میں گرم ہوتی ہے دفع ہو جاتی ہے اور غاریقون ایک درم سے ایک مثقال تک شہد میں ملا کے دینا بھی تاثیر رکھتا ہے اور بزر الانجرہ ایک مثقال تک شہد میں ملا کے کھائیں تو اس قدر فائدہ دے کہ تعجب آئے اور اگر فلفل گرد اور دانہ الائچی کلاں اور نبات برابر لیکر کوٹ چھان کے تین ماشہ نہایت چھ ماشہ کھلائیں تو تپ لرزہ بلغمی دفع ہوتی ہے فائدہ جہاں کہیں کہ تپ بلغمی میں کوئی امر مسہل سے مانع نہ ہو تو چاہئے کہ تعریق اور ادرار میں بہت کوشش کریں لیکن اس سے پہلے منضجات اور ملطفات کے استعمال سے بلغم میں تلطیف اور نضج آ چکے اور نہیں تو ضرر کرتا ہے کیونکہ رقیق نکل جاتا ہے اور غلیظ باقی رہتا ہے ماء الاصول کی ترکیب کہ نضج کے بعد نفع کرتا ہے اور بول کا ادرار لاتا ہے بیخ کرفس بیخ بادیان بیخ اذخر پرسیاؤشان انیسون ہر ایک ایک مٹھی مصطگی تخم کرفس ہر ایک دو درم ان کو سیر بھر پانی میں جوش دیں جب آدھا رہے تو چھان کے ہر روز صبح کے وقت چالیس درم لے کے گرم کریں اور دس درم گلقند اُسمیں ملا کے صاف کر کے دیں اور جہاں کہیں کہ مادہ بہت

غلیظ اور نہایت سرد ہو تو استفراغ قوی کے بعد تریاق فاروق یا مثرودیطوس یا تریاق اربعہ دے سکتے ہیں لیکن بشرطیکہ بیمار جوان اور گرمی کا موسم اور بلغم شور نہ ہو اور نہیں تو ان میں سے کچھ نہ دینا چاہیئے اور سکنجبین بزوری اور گلقند اور قرص گل پر قناعت کرنا چاہیئے دوسری نوع وہ ہے کہ بلغمی مادہ رگوں کے اندر متعفن ہو اور یہ دو طرح پر ہے ایک تو یہ کہ بلغم شور اور بہت گرم معدہ اور جگر اور دل کے نواح کی رگوں میں گندہ ہو اور اس کو بھی محرقہ کہتے ہیں جیساکہ محرقہ میں گذرا دوسرے یہ کہ ایسا نہ ہو اور یہاں اسی سے مقصود ہے اور تپ لازمۂ بلغمی کا نام لثقہ ہے لام کے کسرہ سے اور اسکی علامت بھی وہی ہے کہ نائبہ میں گذری مگر اتنی بات ہے کہ اس تپ کی ابتدا میں ہرگز لرزہ نہیں ہوتا مگر دونوں میں کبھی کبھی قشعریرہ ہوتا ہے اور اسکے ٹوٹنے کا حال بھی خوب نہیں کھلتا۔ بلکہ معلوم ہونا دشوار ہے اور پسینا نہیں آتا مگر جس روز کہ تپ بالکل چھوڑ جائے اور جاننا چاہیئے کہ یہ تپ تھوڑی دق سے مشابہ ہے کیونکہ اس کی نرم حرارت ہر وقت رہتی ہے اور جب بدن پر ہاتھ رکھیں تو حرارت محسوس نہیں ہوتی مگر جبکہ دیر تک ہاتھ رکھیں رہیں اس سبب سے اطبائے جاہل اسکو دق جانتے ہیں وَقَالَ شَارِحُ الْاَسْبَابِ وَقَدْ رَاَیْتُ کَثِیْرًا مِنَ الْمَدْقُوْقِیْنَ عَالَجَهُمُ الْجُهَّالُ بِهٰذَا الْاِشْتِبَاهِ بِعِلَاجِ اللِّثْقَةِ مِنِ اسْتِعْمَالِ الْمُسَخِّنَاتِ الْقَوِیَّةِ وَالْمُسْهِلَاتِ الْحَادَّةِ وَغَیْرِهَا فَقَتَلُوْهُمْ یعنے اور شارح اسباب نے کہا کہ میں نے بہت سے دق والوں کو دیکھا کہ اسی اشتباہ سے جہال نے انکا لثقہ کے علاج سے علاج کیا اور مسخنات اور مسہلات حادہ کا استعمال کیا اور ان کو زبردستی مار ڈالا سو واجب ہوا کہ ہم ان دونوں میں فرق بیان کریں تاکہ طبیب ناواقف غلطی نہ کرے اور ظلم سے بچا رہے ورنہ ان دونوں میں فرق اطبا کے نزدیک اظہر من الشمس ہے کَمَا قَالَ شَارِحُ الْمُوْجَزِ حُمَّى اللِّثْقَةِ تَحْدُثُ عَنْ عُفُوْنَةِ الْبَلْغَمِ وَفِیْهَا اَعْرَاضُ الْعُفُوْنَةِ وَالْاِمْتِلَاءِ ظَاهِرَةٌ وَفِی الدِّقِّ عَلَامَاتُ الْجَفَافِ وَعَدَمِ الْاِمْتِلَاءِ ظَاهِرَةٌ فَکَیْفَ یَشْتَبِهُ اَحَدُهُمَا بِالْاٰخَرِ اَللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ یَّقَعَ هٰذَا الْاِشْتِبَاهُ رُبَّمَا یَقَعُ عِنْدَ اَوَائِلِ الدِّقِّ وَاَوَائِلِ اللِّثْقَةِ لِاَنَّ فِیْ اَوَائِلِهِمَا لَا تَظْهَرُ اٰثَارُهُمَا ظُهُوْرًا بَیِّنًا یعنے جیسا شارح موجز نے کہا کہ حمی لثقہ بلغم کی عفونت سے پیدا ہوتا ہے اور اس میں عفونت اور امتلا کے اعراض ظاہر ہیں اور دق میں خشکی کے آثار اور امتلا نہ ہونے کے علامات روشن ہیں پھر یہ کیونکر اس سے مشابہ ہے اے اللہ مگر یہ کہا جاتے کہ یہ اشتباہ دق اور لثقہ کے اوائل ہی میں ہوتا ہے اسلئے کہ دونوں کے اوائل ہی میں دونوں کے آثار خوب ظاہر نہیں ہوتے غرضکہ فرق یہ ہے کہ لثقہ غذا کھانیکے بعد شدید نہیں ہوتی اور بدن بھرا بھرا اور پھولا پھولا ہوتا ہے اور نبض صغیر اور نرم ہوتی ہے اور ایسا ہی اس سے پہلے تدابیر بلغم افزا مثلاً بہت کھانا اور پینا اور استفراغ اور حمام نہ کرنا انہیں گواہی دیں اور مواظبہ کے دورہ پر تپ کی شدت ہو اور سال و سکونت اور وقت اسکے گواہ ہیں اور دق اس کے خلاف ہے کہ اس میں نبض سخت اور کھچی ہوئی رہتی ہے اور بدن روز بروز دبلا ہوتا ہے اور غذا کھانیکے بعد حرارت بھڑکتی ہے اور امتلا کے آثار بالکل ظاہر نہیں ہوتے علاج جو کچھ کہ نائبہ میں بیان کیا گیا یہاں بھی استعمال کریں اور اگر خون میں امتلا معلوم ہو تو فصد کھولیں مگر منضجات اور ملطفات کے استعمال میں جس قدر کہ نائبہ میں دلیری کرتے ہیں یہاں نہ چاہیئے کیونکہ اسبات کا خوف ہے کہ نزلہ میں مادہ زیادہ لطیف ہوکر دماغ پر نہ آپڑے اور سرسام نہ پیدا کرے خاص کر جب کہ صداع یا ضعف دماغ بھی اس کے ساتھ ہو لیکن سکنجبین اور گلقند ملا کے اور سکنجبین کہ اسمیں تھوڑی بیخ بادیان یا آب کرفس جوش کیا ہو یا جلاب تقویت معدہ اور تلطیف خفیف کے لیئے مفید ہیں اور اگر دماغ ضعیف ہو تو سکنجبین نہ دیں گلقند پر اکتفا کریں خواہ فقط گلقند خواہ عرق بادیان میں ملا کے اور اسکے مانند جیسی ضرورت ہو دیکھیں اور مغز خیار شنبر سے طبیعت کو نرم کریں اور اگر دماغ قوی ہو اور صداع نہ ہو اور تپ نرم ہو تو بلغم کا استفراغ ان گولیوں سے کریں جن میں شحم حنظل ہو اور ادرار بول کے لیئے ماء الاصول دیں اور استفراغ اور ادرار تنقیہ کے بعد چاہیئے اور قرص غافث یہاں مفید ہیں اور استفراغ کے بعد قرص گل نفع کرتے ہیں فایدہ اکثر آخر میں یہ تپ استسقا میں ڈالتی ہے سو جب اس کے علامات ظاہر ہوں

تو اُس کے علاج میں مشغول ہوں ماء الاصول کی ترکیب کہ بول کا ادرار کرتا ہے اور مزاج کو اصلاح پر لاتا ہے بیخ بادیان بیخ کرفس بیخ مہک ہلیلہ زرد ہر ایک دس درم انیسون تین درم مصطگی دو درم غافث افسنتین ہلیلہ سیاہ بیخ اذخر ہر ایک سات درم بادآورد بانجدرم شکاعی چار درم مویز منقیٰ بیس درم معمول کے موافق جوش کریں قرص غافث کی ترکیب غافث تیس درم گل سرخ ساٹھ درم طباشیر چالیس درم خوراک دو درم دوسرا نسخہ عصارۂ غافث چھ درم گل سرخ سنبل طباشیر ترنجبین ہر ایک دو درم خوراک ایک مثقال قرص گل کی ترکیب یہاں بہت نفع کرتا ہے گل سرخ چھ درم اصل السوس سنبل ہر ایک چار درم مصطگی کہربا ہر ایک تین درم خوراک ایک مثقال قرص افسنتین کی ترکیب اسارون افسنتین انیسون تخم کرفس مغز بادام تلخ شکاعی بادآورد عصارۂ غافث مصطگی سنبل ہر ایک دو درم خوراک ایک مثقال پانچ درم گلقند یا پندرہ درم سکنجبین سادہ کے ساتھ دیں اور جہاں کہیں کہ سینہ میں خشونت ہو تو بنفشہ اور سپستان اور پرسیاوشان کا جلاب فایدہ کرتا ہے اور نضج کے بعد حمام کرنا بہت مفید ہے بشرطیکہ دماغ میں ضعف نہ ہو اور صداع نہ ہو اور حمیٰ بلغمی کی ایک قسم ہے کہ جس کو افقیالوس کہتے ہیں وہ اس طرح ہے کہ اندر سرد اور باہر گرم ہو اور اس تپ کا سبب بلغم زجاجی ہے کہ باطن میں بہت سا جمع ہو کر متعفن ہو اور اسکے ابخرے گرم بدن کے ظاہر میں بکھر جاتے ہیں پھر اس سبب سے کہ باطن میں مادہ سرد ہے باطن میں سردی محسوس ہوتی ہے اور اس سبب سے کہ گرم ابخرے اٹھ کر ظاہر میں آ گئے ہیں ظاہر میں گرمی معلوم ہوتی ہے اور ایک قسم اور ہے جسکو حمی لیفوریا کہتے ہیں وہ اسطرح پر ہے کہ اندر گرمی اور باہر سردی معلوم ہوتی ہے اور یہ اکثر نائبہ ہوتی ہے اور جاننا چاہیئے کہ لیفوریا اکثر مادۂ بلغمی سے پیدا ہوتی ہے اور کبھی مادۂ غلیظ صفراوی سے بھی عارض ہوتی ہے سو جو کہ بلغمی ہوتی ہے وہ اسطرح پر ہوتی ہے کہ بلغم بدن کے قعر میں متعفن ہوتا ہے اور گرم ہو جاتا ہے اس سبب سے کہ مسامات بند ہیں یا حرارت غریزی باطن کی طرف متوجہ ہے یا کسی اور سبب سے اُس کا بخار بدن کے ظاہر میں کم پہنچتا ہے سو ظاہر سرد اور باطن گرم ہوتا ہے اور صفراوی اسطرح پر ہوتی ہے کہ صفرا عروق کے اندر متعفن ہوتا ہے۔ اس سبب سے کہ دیر میں تحلیل ہوتا ہے اور اُسکے ابخرے ظاہر میں بہت کم پہنچتے ہیں سو ظاہر سرد ہوتا ہے اور باطن جلتا ہے اور لیفوریا ئے بلغمی کی یہ علامت ہے کہ بول خام اور نبض بطی اور متفاوت ہو اور اکثر نائبہ ہوتی ہے اور لیفوریا ئے صفراوی کی یہ علامت ہے کہ تپ لازم ہوتی ہے اور غب کے دورہ شدت پکڑتی ہے اور صفرا کے دوسرے آثار ظاہر ہوتے ہیں علاج ان دونوں قسموں کی تدبیر افقیالوس اور لیفوریائے بلغمی کے قریب قریب ہے اور کلیہ یہ ہے کہ شروع مرض سے سات دن تک تخم ترب کا مطبوخ اور سکنجبین ملا کے قے کریں اور ہر روز صبح کیوقت سات درم گلقند کھلائیں اور اُس کے بعد جب دو ساعت گذریں تو بیس درم سکنجبین سادہ پلائیں اور جہاں کہیں جاڑا بہت زور سے ہو تو گلقند عسلی استعمال کریں اور ہر صورت میں ایک ہفتہ کے بعد مسہل دیں اور ادویۂ مسہلہ کے استعمال میں اور غذا وغیرہ دینے میں وہی قانون کہ لثقہ اور نائبہ میں مذکور ہے رعایت رکھیں اور گلقند مصطگی انیسون ملا کے سب بلغمی تپوں میں تقویت معدہ کے لیئے کلی نفع کرتا ہے اور لیفوریا کہ صفرائے غلیظ سے پیدا ہو اسکا علاج ادویۂ بلغمی اور صفراویہ سے جیسا کہ شطر الغب میں مذکور ہے مرکب کریں اور سکنجبین گلقند کے ساتھ نہایت خوب ہے اور حمی بلغمی کی ایک اور قسم ہے کہ اُسمیں حرارت اور برودت ظاہر اور باطن پر اکٹھی معلوم ہوتی ہیں اور اُس کا سبب بلغم عفن کثیر البخار ہے کہ ظاہر اور باطن گرم کرتا ہے اُس کا علاج بھی وہی ہے کہ پہلے انواع میں لکھا ہے فایدہ کبھی بلغم زجاجی بدن کے گہراؤ میں بہت پیدا ہو جاتا ہے مگر گندہ نہیں ہوتا اسکی یہ علامت ہے کہ فقط باطن میں ہی سردی معلوم ہو اور ظاہر بدن اپنے حال پر رہے اور کبھی بلغم زجاجی بدن میں پھیل جاتا ہے اور متعفن نہیں ہوتا اسکی علامت یہ ہے کہ دورہ سے بدن میں لرزہ ہو اور تپ اور حرارت بالکل نہ ہو اور لرزہ کا سبب یہ ہے کہ مادہ عضلات پر پڑتا ہے علاج تلطیف و تبرید کریں اور بلغم کو نکالیں خاص کر قے سے اور یہاں ادرار اور تعریق اور حقنہ اور ریاضت سے اسہال کی نسبت بہت بہتر ہے اور ایک اور قسم ہے اُسکو

نہاری کہتے ہیں وہ اس طرح پر ہے کہ دن کو نوبت آتی ہے اور رات کو کم ہو جاتی ہے اور ایک قسم ہے اُسکو لیلی کہتے ہیں وہ اس طرح پر ہے کہ
رات کو آ دبائے اور دن کو چھوڑ جائے اور یہ دونوں بہت بُری ہیں سو نہاری تو بہت دراز ہوتی ہے اسوجہ سے کہ اُسکا سبب قوی ہے
اور ان دونوں تپوں میں دق کا خوف ہے **علاج** جو کچھ کہ بلغمی تپوں میں ذکر کیا ہے۔ اُسی قانون کی رعایت سے جو لکھا گیا استعمال کریں اور
کبھی تپ نہاری اور لیلی اُس بلغم زجاجی سے کہ بدن میں پھیل جائے اور بہت کم متعفن ہو پیدا ہوتی ہیں **علاج** تلطیف و تبرید کریں اور جو چیز
کہ بالکل بلغم پیدا کرے اُس کے کھانے سے منع کریں اور تخم خیارین شربت بزوری سے ادرار کرنا اور حمام زور مشقت اور ریاضت سے پسینہ
لانا نفع کرتا ہے اور بلغم کا تنقیہ ضروری ہے **چوتھی قسم حمیات سوداویہ کے بیان میں** اسکے اقسام ہیں مثلاً ربع اور خمس اور سدس اور
سبع اور ثمن اور تسع اور عشر وغیرہ اور چونکہ ربع اور اقسام کی نسبت زیادہ عارض ہوتی ہے نوع علیحدہ میں بیان کی جاتی ہے اور ہرچند کہ دوسر
اقسام کی بھی وہی تدبیر ہے جیسی ربع کی تدبیر لیکن بعض فوائد کی جہت سے اُنکو نوع علیحدہ میں بیان کیا جائیگا انشاءاللہ تعالیٰ **پہلی نوع ربع
کے بیان میں** یعنی چوتھیا یہ دو طرح پر ہے ایک تو وہ ہے کہ مادہ رگوں سے باہر متعفن ہو اُسکو ربع دائرہ کہتے ہیں دوسری یہ کہ رگوں کے
اندر متعفن ہو اُسکو ربع لازمہ بولتے ہیں اور ہر ایک ایک صنف میں بیان کیا جاتا ہے **پہلی صنف ربع دائرہ کے بیان میں** وہ اسطرح پر ہے کہ
دو روز بیچ میں چھوڑ کر نوبت آتی ہے اور جو کہ اُسکے آنیکا دن چھوڑنیکے دن سے چوتھا دن ہوتا ہے اسلئے اسکا نام ربع رکھا گیا اور یہ تپ اکثر دوسر
حمیات عفنیہ کیجا پیدا ہوتی ہے اور کبھی ابتداءً بھی عارض ہوتی ہے اور اکثر تپ ربع میں اندیشہ کم ہوتا ہے اور ممکن ہے باوجود اچھی تدبیر کے
ایک سال رہے اور آدمی اس تپ کے سبب سے امراض سوداویہ مثلاً صرع اور مالیخولیا اور تشنج سے نجات پاتے ہیں اور اگر اچھا علاج نہ بن پڑے
یا کوئی خطا سرزد ہو یا مادہ نہایت غلیظ اور خام ہو تو اسکی مدت دراز ہو جاتی ہے اور شاید کہ بارہ برس تک رہے اور جہاں دراز ہونیکی نوبت
پہنچتی ہے تو اکثر اوقات میں استسقا ہو جاتا ہے اور اُسکی علامت کلی یہ ہے کہ پہلے نوبت میں لرزہ اور جاڑا کم ہو اور ہر نوبت میں بڑھتا جائے
یہانتک کہ انتہا نزدیک آ لگے اور انتہا کے بعد اسی طرح رفتہ رفتہ کم ہو جائے اور اس تپ کے جاڑے کا خاصہ ہے کہ اُسکے ساتھ ہڈیاں درد کرتی ہیں
اور ٹوٹی جاتی ہیں اور زور سے ہلاتا ہے اور کپکپاتا ہے چنانچہ دانت سے دانت بجنے لگتے ہیں اور دیر کے بعد بدن گرم ہوا کرتا ہے اور ربع خالص
کی چوبیس ساعت ہوتی ہے اور آرام کی مدت اڑتالیس ساعت سو نوبت کی ابتدا سے لیکے دوسری نوبت کی ابتدا تک بہتر ساعت ہوتی ہیں
اور علامات جزئیہ کہ اختلاف مادہ کے موافق ظاہر ہوتے ہیں چونکہ تپ ربع کے پانچ اصناف ہیں اُنکو بھی ہم پانچ طرح سے بیان کرتے ہیں ظاہر
کہ تپ ربع یا تو سوداے طبیعی کی عفونت سے ہوتی ہے یا سوداے غیر طبیعی کی عفونت سے اور سوداے غیر طبیعی یا تو خون کے احتراق سے
ہوتا ہے یا صفرا کے احتراق سے یا بلغم کی احتراق سے یا سودا کے احتراق سے جیسا کہ حکما نے کہا ہے کہ جو نسا خلط جلتا ہے سوداے غیر طبیعی بنجاتا
ہے اور خلط کے جلنے سے یہ مراد نہیں کہ جلکر راکھ ہو جائے بلکہ یہ مطلب ہے کہ اُسکے اجزا میں سے رطوبت فنا ہو کر باقی غلیظ رہجائے
سو اس بات کی علامت کہ سوداے طبیعی کی عفونت سے عارض ہوئی ہے یہ ہے کہ نبض صغیر ہو اور پہلے وہ اسباب پیش آئیں جنسے سودا پیدا ہو مثلاً
مسور اور گائے کا گوشت اور کرنب اور مچھلی نمک اور بینگن وغیرہ کھانا اور یہ اکثر سن کہولت یعنی ڈھلتی ہوئی عمر میں اور سرد و خشک
مزاج میں اور فصل خریف میں پیدا ہوتی ہے اس تپ کی علامت جبکہ خون کے احتراق سے عارض ہوئی ہے یہ ہے کہ خون کا غلبہ ظاہر ہو اور
بول سرخ اور منہ میٹھا اور بدن میں گرانی اور یہ اکثر جوان اور فربہ بدن بہت کھانے والوں کو اور فصل ربیع کے ایام میں عارض ہوتی
ہے اور اس تپ ربع کی علامت کہ صفرا کے احتراق سے پیدا ہوئی ہے یہ ہے کہ نوبت کوتاہ اور پیاس زیادہ اور منہ کڑوا اور پسینہ کی زیادتی
اور نبض میں سرعت اور تواتر اور پھڑکنا اور غشی آنا اور ابتدا میں قشعریرہ وغیرہ کہ غلبہ صفرا کو لازم ہے ہونا اور یہ اکثر جوان آدمی کو
جنکا مزاج گرم خشک ہوتا ہے اور غذائیں اور دوائیں گرم و خشک کھاتے ہیں اتفاق پڑتا ہے اور حمیات صفراویہ کے بعد [illegible]

آتا ہے اور اُس تپ ربع کی علامت کہ بلغم کے احتراق سے عارض ہوئی ہے کہ پہلے بول سفید اور غلیظ ہو اور لمس میں سردی اور نبض بطی
اور کاہلی اور پیاس میں کمی اور نیند کی زیادتی وغیرہ کہ بلغم کے لوازم ہیں ظاہر ہوں اور حمیات بلغمیہ کے بعد پیدا ہو اور اکثر مرطوب مزاجوں کو
پیش آئے اور اُس تپ ربع کی علامت سودا کے احتراق سے پیدا ہوئی ہے کہ بڑی بڑی فکر اور خوابہائے پریشان اور وسواس
اور بدن کا سرخی اور سیاہی اور نیلگون مائل ہونا اور بدن کا دبلا ہونا اور رنگ تیرہ ہونا اور اشتہا کی زیادتی اور جو کچھ سودائے
طبعی کی عفونت میں لکھا جا چکا ظاہر ہو فائدہ ربع کے جمیع انواع میں اوّل بول سفید اور رقیق اور خام اور سبزی مائل ہوتا ہے اور انتہا کے
بعد سیاہ اور غلیظ ہوتا ہے اسی واسطے کہتے ہیں کہ حمیات سوداویہ میں لرزہ اور سردی کا کم ہونا اور بول کا سیاہ اور غلیظ ہونا مادے کے
پک جانے کا نشان ہوتا ہے علاج اس تپ کے جمیع اصناف میں تدبیر مشترک ہے یہ ہے کہ نوبت کے دن کھانے پینے سے منع
کریں خاصکر سرد پانی سے اور اگر بیمار اس دن روزہ رکھے تو بہتر ہے اور قے نوبت کی شروع مفید ہے اور جو کچھ گرم وخشک ہو یا سرد و
خشک ہو یا بادانگیز یعنے ریاح پیدا کرے اور جو کچھ جلد متعفن ہو ضرر کرتی ہے مثلاً اگر تر میوے اور دودھ اور دہی اور شفتالو اور انگور اور امرود
کیونکہ یہ سب ریاح پیدا کرتے ہیں اور جلد متعفن ہو جاتے ہیں اور اسی طرح سخت حرکتیں اور اندیشہ اور غصہ اور غم وغیرہ مضر ہیں خاصکر
نوبت کے دن اور ابتدا میں تلطیف وتبرید اور استفراغ قوی کی مخالفت ہے مگر نضج کے بعد استفراغ قوی ضروری ہے اور اگر ابتدا
میں مسہل خفیف دیں کہ تھوڑا مادہ کم ہو جائے تو بہتر ہے اور حقنۂ نرم نہایت خوب ہے اور آرام کے دنوں میں عمدہ غذا پرند جانوروں
کے گوشت کا شوربا ہے مثلاً تیہو اور چوزہ مرغ خانگی وغیرہ جو کچھ کہ گرمی اور تری میں معتدل ہو اور جو کچھ کہ سرد و تر ہے وہ بھی کم ضرر کرتا
ہے کیونکہ تری سودا کی مضاد ہے مگر چاہیئے کہ اُس میں اس قدر سردی نہ ہو کہ مادہ کو کچا رکھے اور نضج میں دیر لگائے اور جو چیز کہ ادرار
قوی کرتی ہے ابتدا میں نہ دینی چاہیئے مثلاً میٹھا خربوزہ اور بادیان وغیرہ اس لئے کہ رقیق کے نکلنے اور غلیظ کے رہجانے سے نضج میں
بہت دیر ہوتی ہے اور جان لیں کہ ہر روز غذا کے پہلے گرم پانی میں بیٹھنا اور حمام معتدل میں جانا مگر پسینا نہ آئے اور دل میں گرمی پہونچے
اور جلد نکل آنا کلی نفع کرتا ہے اور فصد سب اصناف میں ہو سکتی ہے مگر جہاں کہیں کہ خون منہج صاف آتا ہے کہ اس حالت میں خون کا نکالنا
ضرر رکھتا ہے اور تدبیر ہر صنف کے موافق اس طرح پر ہے کہ اگر تپ ربع دموی ہو تو پہلے فصد باسلیق یا اکحل بائیں ہاتھ سے کھولیں
اور رگ کو کشادہ کھولیں پھر خون کے قوام اور رنگ کو دیکھیں اگر سیاہ اور غلیظ ہے تو حاجت کے موافق نکالیں اور اگر سرخ اور صاف
ہے تو بند کریں اور جان لیں کہ اگر مادہ غلظت کے سبب سے نہیں نکلتا تو حمام اور تدبیرات ملطف سے اُس کی اصلاح کریں پھر فصد کھولیں
اور ماء الجبن کہ اُس میں افتیمون کی قوت ہو پلائیں تاکہ اسہال میں سودا کا تنقیہ ہو اور اسیطرح جو چیز کہ منضج سودا ہو اور شدت کی گرم نہ ہو دیں مثلاً بنفشہ
شاہترہ ہلیلہ کابلی بسفائج لب خیار شنبر اور ترنجبین مطبوخ بناکے اور ادرار کیلئے سکنجبین اور ماء الشعیر اسی ترتیب سے کہ جس کا ذکر اوپر آیا ہے بہت مفید ہے
اور جہاں کہیں کہ حرارت قوی نہ ہو اور مادہ پک گیا ہو تو سکنجبین آب بادیان تخم کے ساتھ بہت مؤثر ہے اور اگر التہاب اور حرارت زیادہ ہو تو سکنجبین
سبز کاسنی کے پانی میں اور تربوز کے پانی اور سرد وتر چیزوں میں مفید ہے اور اگر تپ کا مادہ غلیظ ہو اور زمانہ دراز گذر چکا ہو تو چاہیئے کہ آرام کے دونوں
میں پانچ مثقال گلقند شربت سکنجبین میں ملاکے گرم پانی کے ساتھ دیں اور جب بیماری شروع سے بیس دن گذر چکیں تو مطبوخ شاہترہ اور مطبوخ ہلیلہ
دے سکتے ہیں اور ادرار اور اسہال کے بعد خوب عمل کرتا ہے اور اگر نوبت کے بعد حمام معتدل میں لیجائیں اور اتنی دیر رکھیں کہ حمام کی تری رگوں میں اور
اعضا میں پہنچ جائے اور پسینا آنے سے پہلے نکال لائیں اس تدبیر سے خلط نرم ہوتا ہے اور پک جاتا ہے اور مرض کے اوّل میں جگر اور
طحال پر توجہ مصروف رکھیں تاکہ انمیں صلابت نہ پیدا ہو اور فصد کے بعد مرغ اور تیہو اور جوان بکری کا گوشت کہ اسکے شوربا میں ماش مقشر اور نخود
بھگوکر پکائیں اور آبکامہ آب تمر ہندی اور آب انارین کی ترشی ملا کے دینا نفع کرتا ہے اور اگر ربع صفراوی ہو تو پہلے تبرید اور

ترطیب میں مبالغہ کریں اور اس کام کے لیئے آب کشک جو اور شیرۂ تخم خیارین سکنجبین وغیرہ کے ساتھ جیسا کچھ مناسب ہو دیں اور ابتدا میں تلیین طبیعت کے لیئے بنفشہ آلو سپستاں مویز منقیٰ اصل السوس تخم کاسنی کے مطبوخ میں مغز فلوس ملاکر دینا مناسب ہے اور ایسا ہی شربت وردمکرر اور شربت بنفشہ اور ماء الجبن اور جب شروع مرض سے بیس دن گذریں تو مطبوخ ہلیلہ کہ جسمیں افتیمون اور سنا اور تمر ہندی اور شاہترہ اور بنفشہ داخل ہو نفع کرتا ہے اور یہاں حمام نضج کے بعد فائدہ دیتا ہے اور غذا ماش اور برنج وغیرہ کے اشربہ بہتر ہے اور اگر قویٰ میں ضعف ہے تو آرام کے دنوں میں پرند جانوروں کا گوشت بھی دے سکتے ہیں اور جہاں کہیں دن کے آخر میں نوبت ہو تو بیمار ضعیف ہو یا غذا سے رک نہیں سکتا تو دن کے اوّل میں کسی سبک چیز کی اجازت ہے بے اندیشہ دیں بلکہ بعضی جگہ ایسا دیکھا ہے کہ اگر صبح کے وقت نوبت کے دن میں کوئی سبک غذا دیگئی تو اُس دن نوبت کم آئی اور اگر کچھ نہ دیا تو بڑھ گئی اسیواسطے حکماء نے کہا ہے کہ یہ تصرفات طبیب عالم کی رائے پر موقوف ہیں جیسا کچھ اُسکی سمجھ میں اچھا معلوم ہو وہی کرے اور فصد اس قسم میں جس قدر دیر میں کریں بہتر ہے اور شاید کہ اوّل میں ہی بہتر ہو اور جہاں کوئی مانع نہ ہو تو نوبت کے شروع میں قے کرانا نہایت خوب ہے اور اگر تپ ربع بلغمی ہو تو ہر روز صبح کے وقت دس درم گلقند عسلی بہ بادرہ درم آب بادیان اور دس درم آب کرفس میں دو تین جوش دیکے صاف کرکے دیں اور نوبت کے دن خاص کر ابتدا کے وقت تخم شبت تخم ترب کے مطبوخ اور سکنجبین سے قے کرائیں اُسکے بعد تقویت معدہ کے لیئے گلقند کھلائیں اور اس تپ میں بیماری کی ابتدا میں کوئی قوی استفراغ نہ کرنا چاہیئے لیکن اگر تلیین کیا چاہیں تو پانچ درم مغز تخم معصفر کوٹ کے اور دس درم شکر آدھ سیر لبلاب کے پانی میں پلانا بہتر ہے اور اگر لبلاب نہ مل سکے تو پانچ درم ہلیلہ سیاہ کوٹ کے اور پانچ درم تخم معصفر مویز میں پانی ملا کے دیں اور ہر ہفتہ میں ایکبار گلنگبین مسہل کھلائیں بہت فائدہ کرتا ہے اور اگر بیمار گرم مزاج اور ناتواں اور گرمی کا موسم ہو تو ماء الجبن اور شکر سے یا حقنہ ملائم سے تلیین کریں اور سکنجبین بزوری تلطیف اور تقطیع کے لئے مفید ہے اور ریاضت اور بدن کو آہستہ ملنا اس امارت اور خلط کی اصلاح کے لیئے نفع کرتا ہے اور غذا مرغ اور کباب کا شوربا کھلائیں اور اگر تلیین چاہیں تو چقندر اور پالک بڑھائیں اور جب نضج کے آثار ظاہر ہوں تو مسہل قوی استعمال کریں مثلاً مطبوخ افتیمون اور حب افتیمون وغیرہ جو چیز کہ سودا اور بلغم کا اخراج کرتی ہے اور اسہال کے بعد قرص زرشک تقویت جگر کے لیئے اور قرص غافث تقویت طحال کے لیئے دینا چاہیئے اور جہاں کئی جاڑے اور روز آتا ہے تو نوبت کے شروع میں بنفشہ بابونہ گل سرخ گل خطمی پانی میں جوش دے کے گرم پانی بیمار کے پاس رکھیں اور حکم کریں کہ ایک چادر سر پر ڈال لے تاکہ اُس کی بھاپ باہر نہ نکلے اور زیادہ دیر تک رکھے گلنگبین مسہل کی ترکیب تربد چار دانگ زنجبیل آدھا دانگ بسفائج آدھا درم گلنگبین دس درم دوا کو کوٹ کے گلنگبین میں ملائیں یہ ایک خوراک ہے سفوف کی ترکیب کہ نضج کے بعد ہر ہفتہ میں ایک بار دیں ہلیلہ کابلی ہلیلہ سیاہ ہر ایک سات درم بسفائج افتیمون ہر ایک تین درم اُن کو کوٹ چھان کے رکھیں خوراک تین درم شکر کے ساتھ ملا کے دیں اور اُسپر گرم پانی پلائیں اور جب تپ کو عرصہ گذر جائے اور جاڑے کا موسم ہو تو معجون انگزہ اور فلافلی اور دوسری گرم معجون نفع کرتی ہیں اور مثرودیطوس اور تریاق کبیر دو دانگ ہر ہفتہ میں بہت مفید ہے اور حکماے ہند کی دوائیں اس مرض میں نہایت عجیب النفع ہیں اور اگر ضرورت دیکھیں تو فصد کھول سکتے ہیں اور اگر ربع سوداوی ہو خواہ سودا ے طبعی کی عفونت سے خواہ سودا کے احتراق سے جان لیں کہ اُس کی تدبیر ربع بلغمی کے قریب ہے اور استفراغ قوی نضج سے پہلے نہ کرنا چاہیئے اور جب نضج ظاہر ہو اور لرزہ کم ہو جائے تو مسہل قوی اور فصد اور مدرات اور مالش کرانا جائز ہے اور اس نوع میں مسہل کئی مرتبہ دیں اور مسہلوں کے بیچ میں قوت کی رعایت رکھیں کیونکہ سوداوی مادہ مشکل سے اثر نا ہے جلد نہیں نکلتا اور ہر استفراغ کے بعد مادّے کا نضج کرنا چاہیئے تاکہ قوت بھی قائم رہے اور مادہ بھی بالکل جڑ سے اکھڑ جائے۔

اور جگر اور طحال کی تقویت ابتدا میں تو سکنجبین اور بیماری کے وسط میں قرص زرشک اور غافث سے لازم سمجھیں اور نوبت کے دن کوئی
استفراغ جائز نہیں مگر قے اور نضج کے بعد جب فصد کھولیں تو باسلیق کھولنی چاہیئے خاص کر بائیں ہاتھ سے اور چاہیئے کہ رگ کشادہ
کھولیں اور شاید کہ فصد صافن کی حاجت پڑے اور اس ربع کے مسہلات میں افتیمون اور بسفائج اور غاریقون اور حجر ارمنی اور
حجر الاسود اور حجر لاجورد اور خربق سیاہ زیادہ داخل کرنا چاہیئے اور جالینوس کہتا ہے کہ بہت سی تپ ربع سوداوی کا میں نے اس طرح
سے علاج کیا کہ نضج کے بعد مسہل دیا اسکے بعد چند روز شربت افسنتین پلایا پھر تریاق کبیر کھلایا فائدہ ہوگیا اور شراب سپید رقیق
صافی اس تپ میں نفع کرتی ہے اور جو چیز کہ گرم وتر ہے دے سکتے ہیں بشرطیکہ سریع العفونت نہ ہو تنبیہ ہر مہینے کے شروع میں فصد
اسیلم کا کھولنا اور تھوڑا سا خون نکالنا جمیع اقسام میں فائدہ کرتا ہے اور نوبت کے دن طحال کو ملنا اور محاجم بلاشرط یعنی خالی سینگیاں
اُس پر رکھنا اور بہت چوسنا اس فقیر کا تجربہ ہے کہ نہایت فائدہ دیتا ہے اور اگر مجمہ ناری رکھیں تو بہتر ہے **دوسری صنف ربع
لازمہ کے بیان میں** اور اس کا سبب یہ ہے کہ سودا عروق کے اندر متعفن ہوگیا اور اس کی یہ **علامت** ہے کہ تپ ہر وقت رہے
اور ربع کی نوبت پر شدت پکڑے اور جو کچھ کہ دائرہ میں بیان کیا گیا ظاہر ہو مگر لرزہ کہ وہ لازمہ میں نہیں ہوتا **علاج** فصد باسلیق کھولیں
اور نضج کے لئے گلقند دیں پھر ادرار کے لئے سکنجبین وغیرہ پلائیں اور جو چیز کہ گرمی اور سردی میں معتدل ہو دیں اور جبکہ تلیین کی
حاجت پڑے تو مطبوخ افتیمون اور حب افتیمون سے طبیعت کو ملائم کریں اور ابتدا میں نرم حقنہ پر اکتفا کریں اور مسہل قوی نضج کامل کے
بعد دینا چاہیئے اور قے نوبت کے دن سکنجبین اور گرم پانی سے کرائیں اور قے کے بعد گلقند اور شربت سیب وغیرہ سے معدہ کی تقویت
کریں اور میٹھے پانی سے حمام کرنا اور مالش کرنا نفع کرتی ہیں اور باقی وہی تدابیر ہیں کہ دائرہ میں گذرے حرارت اور برودت کی رعایت
جو کچھ حال کے مناسب ہو وہاں تلاش کریں اور کبھی فصد صافن کی حاجت پڑتی ہے **دوسری نوع اُن حمیات سوداویہ کے
بیان میں** کہ اُن میں سے ہر ایک کا نام اُن کے آنے کے موافق رکھا گیا مثلاً اگر تین دن بیچ میں چھوڑ کر آتی ہے اُس کو خمس کہتے ہیں
کیونکہ آنے کا دن جانے کے دن سمیت پانچواں دن ہوتا ہے اور اسی طرح اگر بیچ میں چار دن چھوڑ کر آئے تو سدس بولتے ہیں اور سبع
اور ثمن اور تسع وعشر کو اسی پر قیاس کریں اور اس سے زیادہ کم اتفاق پڑتا ہے وقال القرشی شاہدنا رجلاً کانت حماۃ بنوبۃ ثمانیۃ عشر
یوماً نوبۃ واحدۃ یعنی اور قرشی کہتا ہے کہ میں نے ایک مرد کو دیکھا کہ اسکو تپ کی نوبت اٹھارہ دن میں ایک مرتبہ آتی تھی اور اس فقیر نے
بھی ایک عورت کو دیکھا کہ اسکو تیرہ دن کے بعد تپ آتی تھی اور اس سبب سے کہ اس قسم کے حمیات اکثر اطبا کی نظر میں آئے ہیں ان
تپوں سے جالینوس کا انکار کرنا قابل اعتماد نہیں اور حال یہ ہے کہ ان تپوں کے انکار کی اس کے پاس کوئی دلیل نہیں سوا اس
بات کے کہ کہتا ہے میں نے اپنی عمر میں نہیں دیکھا گو کہ اُس نے نہ دیکھا ہو مگر اُس کا نہ دیکھنا دلیل نہیں ہوسکتا غرض کہ ان تپوں
کا مادہ بھی وہی ربع کا مادہ ہے لیکن زیادہ غلیظ اور بہت کم اور یہ تپیں سودائے بلغمیہ سے اکثر عارض ہوتی ہیں اور بقراط
کے قول سے خمس سب انواع میں بدتر ہے کیونکہ کبھی دق اور سل کا مقدمہ ہوتا ہے اور کبھی اُس کے بعد پیدا ہوتا ہے اور بو علی کہتا ہے
کہ بقراط کی مراد مطلق خمس سے نہیں بلکہ یہ ہے کہ بعضے خمس کی تپیں اور تپوں سے بہت بری ہوتی ہیں **علاج** ان تپوں کی
تدبیر بھی وہی ہے کہ ربع میں گذری اور اس سبب سے کہ ان کا مادہ بہت غلیظ ہوتا ہے تلطیف اور تبرید میں زیادہ
کوشش کریں مگر بہت گرم چیزیں اور مسہل قوی نہ دیں سو اگر بیمار جسیم اور بہت کھانیوالا ہے تو بلغم کے اخراج میں کوشش
کریں اور اگر دبلا اور ناطاقت ہو تو سودائے سوختہ کے اخراج میں توجہ فرمائیں اور نضج سے پہلے کوئی سا استفراغ
نہ کریں اور اغذیہ مزاج کی گرمی اور سردی کے موافق اختیار کریں جس طرح اوپر ذکر آیا ہے اور نوبت کے دن

قے ضرور کیا کریں اُن چیزوں سے کہ بلغمی میں گذریں اور گلقند اور سکنجبین کہ اس میں ترپی ہم رسائیدہ ہیں **دوسرا مقالہ اُن حمیات مرکبہ کے بیان میں** جن کا کوئی نام نہیں اور مرکبات کے اقسام بہت ہیں ان کا ضبط کرنا دشوار ہے کیونکہ تپوں کے اجناس بہت ہیں اور جو اختلاف ان میں پڑتا ہے اُس کا شمار نہیں کبھی تو دو تپیں مرکب ہوتی ہیں کہ ایک کو دوسرے کی جنس سے بہت دوری ہے مثلاً دق اور عفونی اور کبھی ایک جنس کی دو تپیں مرکب ہوتی ہیں مثلاً عفونی عفونی کے ساتھ خواہ ایک نوع کی ہوں جیسے دو غب مرکب ہوں یا دو ربع اور اُن کے سوا خواہ اُن کی نوعیت میں لغایرہو مثلاً غب کا ربع کے ساتھ ہونا یا مطبقہ کے ہمراہ اور کبھی اس ترکیب میں انتظام ہوتا ہے مثلاً دو غب مرکب ہوں پھر بلغمی کی نوبت کے طور پر ہر روز آیا کریں اور اسی طرح تین بلغمی جب جمع ہو جاتی ہیں تو نائبہ کی طرح اُن کی نوبت ہر روز آتی ہے اسی طرح بہت مرکب تپیں ہیں کہ اوقات مقررہ پر آتی ہیں اور جس چیز سے کہ ہر ایک مرکب ہے ظاہر معلوم ہو سکتا ہے اور کبھی مختلط ہوتی ہیں یعنی بے نظام مثلاً ایک تپ لازم ہو اور ٹوٹ جائے اور آدبائے بلا نظام اور تعین کے نہ ہونے سے اس کا نام نہیں رکھ سکتے ایسی تپ کو مختلط کہتے ہیں اور جان لینا چاہئیے کہ حمیات کی ترکیب یا تو بطور مداخلت کے ہے یا مبادلہ کے طریق پر یا مشارکت کے طور پر سو ترکیب مداخلہ وہ ہے کہ ابھی ایک تپ بدن میں ہو کہ دوسری تپ آکے داخل ہو پھر ضرور اعراض کی شدت ہو اور ترکیب مبادلہ وہ ہے کہ جب ایک ٹوٹ جائے تو دوسری آئے خواہ دیر کے بعد خواہ الگ ہو تے اور ترکیب مشارکہ وہ ہے کہ دونوں تپیں اکٹھی آئیں خواہ دونوں ساتھ ہی موقوف ہوں یا نہ ہوں اور مشارکت کو مشابکت کہتے ہیں مداخلت کی شدت سے غرضکہ ان تپوں کے پہچاننے میں بہت ہی مہارت چاہئیے تاکہ غلطی نہ پڑے خاص کر جو عفونی دق کے ساتھ مرکب ہوتی ہے اُسکا پہچاننا نہایت مشکل ہے اسی واسطے حکما نے کہا ہے کہ تپ کی نوبتوں پر اعتماد نہ کرنا چاہئیے کیونکہ ترکیب کے وقت آپس میں اختلاط پڑتا ہے اور نوبت کا اعتبار نہیں رہتا سو اس جگہ دوسرے عوارض سے کہ ہر ایک کو مخصوص ہیں پہچاننا چاہئیے اور جاننا چاہئیے کہ جب تپ اوّل دفعہ ہلائے اور ٹھہر جائے اور کچھ پسینا نہ آئے یا تپ کے اندر ہر وقت سردی اور لرزہ عود کرے اور دو تین لرزہ کے بعد ایک بار پسینا آئے تو حکم کرنا چاہئیے کہ تپ مرکب ہے اور ایسا ہے کہ تپ مطبقہ میں لرزہ قوی ہو اور اور اس کی مدت اور ہاتھ پاؤں کے سرد رہنے کی مدت بہت دراز ہو تو تپ مرکب ہوتی ہے اور جبکہ نوبتیں کوتاہ ہوں اور جلد جلد عود کریں تو اس بات کی دلیل ہے قوی ہے اور مادہ زیادہ اور تیز ہے اور یہ جو ایک جماعت کا قول ہے کہ دو تپ لازم مرکب نہیں ہوتیں معتبر نہیں علاج بہت غور سے ترکیب کا حال معلوم کریں پھر اُس کے موافق جو کچھ کہ اُسکے بسائط میں مذکور ہے ترکیب دیکر وقت اور حال کی رعایت سے عمل میں لائیں اور جو نسی تپ کہ بہت قوی اور خطرناک ہو اوروں کی نسبت اُس کا ازالہ واجب سمجھیں اور یہ جزئیات طبیب حاذق کی رائے پر موقوف ہیں جو کچھ مناسب جانے عمل میں لائے اور مرکب تپوں اور مخمس اور مسدس کی تپوں میں بہتر یہ ہے کہ استفراغ بہت کم کریں تاکہ اخلاط کم نہ ہوں اور حرارت اعضائے اصلی میں نہ لگ جائے اور دق میں نہ ڈالے اور جہاں کہیں کہ تپ اخلاط کے احتراق سے ہو تو کبھی کبھی استفراغ کریں اور تسکین میں زیادہ کوشش کریں اور اشربہ اور اغذیہ میں سے جو کچھ رطوبت ہو استعمال کریں تاکہ خلط نہ جلے اور ہر صورت میں جگر اور طحال کی تقویت لازم سمجھیں اور جتنے قوانین کہ اوپر گذرے یہاں بھی اُنکی رعایت رکھیں فائدہ مرکب تپیں کہ ایک نام سے مخصوص ہیں اُنہیں سے شطر الغب ہے اور غب غیر خالصہ ہے اور اُنکو پہلے مقالہ میں جدا جدا ذکر کیا ہے اور اکثر فوائد کہ مرکبات کے معالجہ میں درکار ہیں وہاں مذکور ہیں جب مرکبہ کی تدبیر مطلوب ہو اسکو دیکھ لیں فخ خجندی لکھتا ہے کہ خوب غور سے دیکھیں کہ تپ مرکب دائمہ ہے یا دائرہ خلطیہ ہے یا دقیہ اور لازم ہے کہ

اعراض اور اسباب کی تحقیق کرا ہیں تو سکتے ... سے ... اس کا علاج کریں کہ جس کے زائل ہونے سے دوسری تپ خود بخود زائل ہو اور محمد زکریا نے کہا ہے کہ حمیات مرکبہ کے علاج میں جتنی تپیں مرکب ہوں سب کا علاج ممکن نہیں بلکہ اس مرکب کے مفردات کا علاج کریں اور شربت تمر ہندی اور سکنجبین سادہ عرق کاسنی اور گلاب میں ملا کے دیں اور دس درم سکنجبین میں ایک مثقال قرص طباشیر ملا کے دیں اور اگر قوت قوی ہو تو حقنہ لینہ سے اسہال کریں یا مسہل خفیف دیں جیسے سنا اور تمر ہندی اور شیر خشت اور ترنجبین اور خیار شنبر اور گلقند اور اُسکے مانند. اور اگر ذبول شروع ہو یا کھانسی ہو تو قرص کافور شربت خشخاش میں ملا کے دیں اور جُرجانی کہتا ہے کہ جب حمیات سوداوی اور بلغمی اور صفراوی ملجائیں تو علاج بھی مرکب چاہئیے اور طبیب پر واجب ہے کہ غور کرے کہ کونسی تپ قوی ہے اور کس مادّے سے مرکب ہے اُسی کے موافق علاج کرے اور تپ مرکب اور حمیات خمس اور سدس میں یہ بہتر ہے کہ استفراغ بہت کم کیا جائے تاکہ اخلاط میں کمی نہ ہو اور حرارت اعضائے اصلیہ کے متعلق ہو کر دق میں نہ پہونچائے اور جبکہ قوّت استفراغ سے ضعیف ہوگی تو مرض کا مقابلہ نہ کر سکے گی اور جب اپنے حال پر ہوگی تو طول مرض سے کچھ اندیشہ نہیں تیسرا مقالہ اُن تپوں کے بیان میں کہ آماس کے ساتھ پیدا ہوں یہ دو طرح پر ہے کیونکہ آماس بھی دو طرح پر ہے ایک تو وہ ہے کہ ظاہر بدن میں پیدا ہو دوسری وہ ہے کہ بدن کے باطن میں اماس عارض ہوں سو جونسی تپیں کہ آماس ظاہری کے اتباع سے پیدا ہوتی ہیں اوّل تو حمّی یوم کے جنس سے ہوتی ہیں چنانچہ چھٹے یوم ورمی میں بیان کیا گیا اور ان اورام کے اسباب اکثر بادیہ ہوتے ہیں مثلاً زخم اور سقطہ اور ضربہ اور جب یہ تپ کہ حمّی یوم ہے اپنی اصل سے پھر کر دوسری جنس ہو جاتی ہے تو اسکا یہ سبب ہوتا ہے کہ ورم صعب اور مادّہ زیادہ اور بڑا اور سخت ہو جاتا ہے اور ایسا ہی مثلاً کہ اسباب سابقہ سے حاصل ہوتا ہے اور اس تپ کی یہ **علامت** ہے کہ اوّل اعضائے ظاہر میں امتلا پیدا ہو اور ران کی جڑ اور بغل اور کان کے پیچھے ورم ظاہر ہو اور اس کے بعد تپ پیدا ہو **علاج** اس قسم کی تدبیر حمّی یوم ورمی میں مفصّل لکھی گئی اور اورام مغابن اور طاعون میں بھی بیان کی جائے گی اور جونسی تپ کہ اورام باطن کے اتباع سے پیدا ہوتی ہے تپ عفونی ہوتی ہے اور جس قدر ورم کیے ہوئے عضو کو دل سے نزدیکی اور دوری ہوتی ہے اُسی کے موافق اس تپ کی سختی اور آسانی ہوتی ہے اور جیسا جیسا مادّہ ہوتا ہے اور جیسی اُس کی کمی اور زیادتی اور رقت اور غلظت ہوتی ہے اُسی کے موافق ان تپوں کی نوبت شدّت اور خفت اور کمی اور زیادتی وغیرہ میں ہوتی ہے اور جتنی تپیں کہ اورام باطنی کے اتباع سے پیدا ہوتی ہیں اُنکے بہت انواع ہیں اور بعض اورام باطن کا ایک نام خاص ہے اور بعض کا نہیں سو جن کا نام خاص ہے کہ وہ سرسام ہے اور برسام اور خناق اور ذات الجنب اور شوصہ اور ذات الریہ اور ذات الصدر اور ذات العرض اور جن کا نام نہیں وہ بھی بہت ہیں مثلاً وہ تپ کہ ورم جگر اور ورم طحال اور ورم معدہ اور ورم امعا اور ورم گردہ اور ورم مثانہ اور ورم رحم کے سبب سے پیدا ہو اور ان تپوں کے علامات و علاج وہی ہیں کہ ہر ایک عضو متورم کے باب میں شرح ذکر کیے گئے ہیں اور جاننا چاہیئے کہ ان تپوں میں سرد پانی پلانا اور آبزن میں بٹھانا اور حمام میں جانے کی اجازت کچھ نہیں اور جہاں کہیں کہ ورم دموی یا صفراوی ہو اگر خرفہ اور کاہو اور گشنیز تر کے پانی میں تھوڑا جو کا آٹا ملاکے اس میں کپڑا بھر کے سرد کریں اور عضو پر جہاں ورم ہے رکھتے رہیں جائز ہے مقالہ حمیات وبائی کے بیان میں اور وبا کے معنے ہوا میں فساد آنا اور جاننا چاہیئے کہ جیسا پانی ایک جگہ زیادہ بند رہنے سے یا کسی چیز کے ملنے سے گندہ ہو جاتا ہے ویسے ہی ہوا بھی دیر تک درختوں میں اور گڑھاؤں میں رہنے سے یا بڑے بڑے ابخرے اور دُخانات کے ملنے سے متعفن ہو جاتی ہے اور جس ہوا میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے خشک ہوا کی نسبت اسمیں جلد عفونت آتی ہے اسی واسطے تابستان میں یعنی گرمی کے موسم میں کہ ہوا گرم اور خشک ہوتی ہے وبا بہت کم ہوتی ہے اور ظاہر ہے

کہ ابدان اور ارواح میں ہوا کا اثر کامل ہوتا ہے پھر جب اُن میں عفونت آتی ہے تو اخلاط بھی جلد گندہ ہو جاتے ہیں خاص کر وہ اخلاط
کہ دل کے نواح میں ہیں اور ہوا کا فساد اُس شخص کو زیادہ اثر کرتا ہے کہ جماع بہت کرے اور اُسکے قوے ضعیف ہوں اور مسامات
کھلے ہوئے اور بدن میں اخلاط ردیہ بھرے ہوئے ہوں اور وبا آنے کے آثار یہ ہیں کہ اس سال کی فصول اپنی طبع پر نہ ہوں اور باوجود اسکے
دم دار ستاروں کی کثرت اور ہوا میں نمی اور زمین میں حشرات کی کثرت اور بارش کی قلت اور ہوا میں کدورت کہ ایک دن ہوا میں غبار
ہو اور ایک دن نہ ہو اور ہمیشہ ابر کا نہ ہونا اور دن میں گرمی اور رات میں سردی اور زمین میں رہنے والے جانوروں کا مثلاً چوہا وغیرہ کا
بھاگ آنا یہ سب وبا آنے کے نشان ہیں اور اکثر وبا گرمی کے موسم کے آخر میں اور اسکے سوا آتی ہے اور حمیات مہلکہ پیدا کرتی ہے اور
تپ وبائی کے نو علامات ہیں اور یہ علامتیں کبھی تو سب کی سب ایک شخص میں ظاہر ہوتی ہیں اور کبھی بعض بعض اور اُسکے آثار ظہور کی
کمی اور زیادتی مادے کی بُرائی پر موقوف ہے جس قدر بُرائی کم زیادہ ہو غرض کہ پہلی علامت یہ ہے کہ ظاہر میں بدن بہت گرم نہ ہو مگر باطن
میں غم اور بیقراری اور حرارت قوی ہو دوسری یہ کہ دم کا آنا جانا حالت طبعی سے پھر جائے سو بعضوں کی تو سانس تنگ ہو جائے اور بعضوں کو متواتر اور
بعضوں کو اونچی آئے اور بعضوں کو بدبو آئے اور نفس منتن یعنی بدبودار سانس ہلاکت کی دلیل ہے تیسری یہ کہ کبھی پسینا بھی گندہ آئے
چوتھی یہ کہ نبض صغیر اور متواتر ہو اور بول میں سیاہی ہو اور براز نرم اور کف دار اور گندہ اور بدرنگ ہو پانچویں یہ کہ طحال بڑھ جائے
اور ایک حالت استسقا کے مشابہ پیدا ہو چھٹی یہ کہ غثیان کی تکلیف رہے اور قے صفراوی یا سوداوی عارض ہو اور کھانے کی خواہش
نہ ہو اور فم معدہ دل کی جانب میں درد کرے اور خشک کھانسی عارض ہو ساتویں یہ کہ پیاس کی شدت اور زبان اور منہ میں خشکی ہر وقت
رہے اور مسوڑے اور منہ اندر سے ورم کر آئیں اور نیند نہ آئے اور عقل میں اختلاط آجائے اور اعضا سست اور قوت ساقط ہو اور
غشی عارض ہو آٹھویں یہ کہ سرخ پھنسیاں بدن پر ظاہر ہوں اور پھر چھپ جائیں اور اکثر طاعون نکل آئے نویں یہ کہ رات کو تپ کی شدت
زیادہ ہو انتباہ کبھی اس تپ میں اعراض مذکورہ تپ کی ابتدا سے شروع ہوتے ہیں اور آخر میں ہاتھ اور پاؤں سرد ہو جاتے ہیں اور غشی آتی
ہے اور شاید کہ لیثرغس عارض ہو اور کزاز اور تشنج میں ڈالے اور کبھی تپ کی حرارت بہت ظاہر نہیں ہوتی نہ ظاہر میں نہ باطن میں اور حالت
طبعی سے بہت دوری نہیں معلوم ہوتی اور بیمار جلد ہلاک ہوتا ہے یہ قسم سب حمیات وبائی کے اصناف میں بہت بُری ہے خاص کر اگر
اس کے ساتھ طاعون بھی شامل ہو اور آدمی اس بلا سے کمتر نجات پاتے ہیں اللّٰھم عافنا عن جمیع البلیات یعنے اے اللہ ہم کو سب
آفتوں سے محفوظ رکھ **علاج** جب تپ وبائی ظاہر ہو تو جلد بدن کو خلط زائد سے پاک کریں نضج کا انتظار نہ کریں اور مکان کو سرد میووں
سے اور سرد خوشبو سے معطر رکھیں مثلاً کافور بنفشہ نیلوفر برگ بید سیب اور لیموں شیریں اور گلاب اور ہر ساعت کچھ گلاب
اور سرکہ ملا کے گھر میں چھڑکیں اور محافظت کریں کہ باہر کی ہوا نہ آئے اور جب ہوا کرنے کی حاجت پڑے تو گھر کی ہوا ہلا ڈالیں اور مکان
کی چھت اونچی ہونی چاہیئے اور رہنے کا مکان جس قدر زمین سے اونچا ہو بہتر ہے خاص کر جہاں کہیں کہ اسباب ارضی وبا کا سبب ہوں
اور چاہیئے کہ ہر روز صبح کے وقت قرص کافور آب غورہ یا رب سیب یا رب بہ یا رب ترش ترنج یا رب لیموں جو کچھ میسر ہو اس میں حل
کر کے دیں اور اگر ان ربوب میں سے کوئی میسر نہ ہو تو سرکہ سرد پانی اور گلاب میں ملا کے برف میں سرد کر کے قرص کافور ملا کے پلائیں اور
جان لیں کہ بہت سرد پانی ایک بار پیاس بھر کے پلانا پھر ہر لحظہ گھونٹ گھونٹ پلانا کلی نفع کرتا ہے اور بھوک اور پیاس پر صبر کرنا
بہت نقصان کرتا ہے اسی واسطے اطبا نے کہا ہے کہ اس تپ میں چند لقمہ اغذیہ مناسبہ کے دیں اگرچہ کھانے کی خواہش نہ ہو
اور جو ایسی غذائیں کہ جلد ہضم ہوتی ہیں اور عفونت کو مانع ہوتی ہیں اور قوتوں کو قوی کرتی ہیں اُن کو اختیار کریں مثلاً سماقیہ اور اناریہ
اور حصرمیہ اور جہاں کہیں کہ قوت ضعیف ہو تو چوزہ اور دوسرے پرند جانوروں کا گوشت بھی اصلاح کر کے دے سکتے ہیں اور صندل

اور کافور پوست انار برگ بید برگ مورد آبنوس چوب گز اور سیب سے ہمیشہ تبخیر کریں اور صندل کافور سرکہ گلاب سینہ پر رکھنا اور شیشہ ڈال سکے ہر لحظہ سونگھنا مفید ہے لیکن جبکہ شکم سخت ہو اور اطراف سرد ہو جائیں اور سانس آنے کے وقت سینہ ابھرنے لگے اور نیند نہ آئے اور عقل میں اختلاط آجائے تو چاہیئے کہ سرد ضمادات سینہ سے دور کریں اور بیمار پر گرم کپڑا ڈالیں تاکہ باطن سے حرارت ظاہر میں آئے اور ظاہر ہو کہ اس مرض میں سب امور سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ دل اور دماغ کی تقویت کریں اور عفونت کا ازالہ کریں اور اس سبب سے کہ عفونت اس جسم میں زیادہ اثر کرتی ہے کہ جس میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے واجب ہے کہ تر غذاؤں سے اور ہوائے مرطوب سے خوف کریں اور اسی قسم کی بات ہے کہ ہمیشہ گھر میں عطریات کا تبخیر کرنا کلی نفع کرتا ہے کیونکہ خوشبودار چیزوں کا بخور ہوا کی بھی اصلاح کرتا ہے اور اس میں خشکی بھی لاتا ہے اور اسی طرح دل اور دماغ کو قوت دیتا ہے اور رطوبات کو خشک کرتا ہے اخلاط کی عفونت کو زائل کرتا ہے مگر چاہیئے کہ مجمر یعنی عود وسوز دور رہے اور بخور اعتدال کے درجہ میں ہو چنانچہ بیمار کو اس سے کوئی مضرت نہ پہنچے اور سانس میں تنگی نہ ہو فائدہ وبا کے بعد ایام میں تندرستوں کو واجب ہے کہ اگر بدن میں خلط زاید پائیں تو اس کا تنقیہ کریں مگر بے حاجت تحریک سے تسکین بہتر ہے کیونکہ اکثر بے حاجت تحریک کرنا آفت میں ڈالتا ہے اس سبب سے کہ ٹھہرے ہوئے اخلاط جوش میں آتے ہیں اور طبیعت میں ضعف پیدا ہوتا ہے اور جو چیز کہ مسامات کھولتی ہے مثلاً ریاضت اور جماع کی کثرت اور حمام وغیرہ ضرر کرتے ہیں اس سے منع کریں اور غذا عادت کی نسبت کم کھائیں تاکہ امتلا نہ ہو جائے اور گوشت کو سماق اور زرشک اور ریواج اور انار دانہ اور سرکہ اور غورہ وغیرہ میں پکا کر کھائیں اور اگر گوشت نہ کھائیں تو بہتر ہے اور وبا کے ایام میں تریاق اور مثرودیطوس اور ہینگ کا کھانا کلی نفع رکھتا ہے اور بعضوں کے نزدیک یہ ہے کہ صبر اور مر اور زعفران ان تینوں کو برابر کوٹ چھان ایک درم کے برابر قند یا شہد کے ساتھ ہر روز کھائیں تو ہوا کا فساد اثر نہیں کرتا مگر جاننا چاہیئے کہ ان گرم چیزوں کے استعمال کی اس وقت اجازت ہے کہ ہوا سرد ہو اور کھانے والا کا مزاج بھی سرد ہو اور نہیں تو ہرگز ان گرم چیزوں میں سے کچھ نہ کھانا چاہیئے کہ کلی نقصان رکھتی ہیں اور روزہ رکھنا اور بھوکا رہنا اور پیاسا رہنا اور شراب کا پینا اور بقول اور حبوب اور ترکاری اور دانہ کے اقسام کہ اس سال میں پیدا ہوئے ہوں ان کا کھانا منع ہے اور اس سبب سے کہ ہوا اور زمین کے فساد سے پانی بھی بگڑ جاتا ہے احتیاط کی بات یہ ہے کہ پانی کو جوش دے لیں اور کنوئیں کے پانی سے اور حوض کے پانی سے پرہیز کریں اور نہروں کا پانی اختیار کریں اور مینہ کا پانی پینا نہ چاہیئے اور جہاں کہیں کہ ہوا کا فساد عام ہو اور پھیل جائے تو گھر کی ہوا جنگل کی ہوا سے بہتر ہے اور نہیں تو جس جگہ فساد نہ ہو بہتر ہے کیا گھر کیا جنگل اور گائے کا گھی کثرت سے کھانا اور بدن پر ملنا ان دنوں میں نفع کرتا ہے شیخ سدید کہتا ہے کہ اگر فصد کے بعد خون غالب ہو اور تنقیہ کے بعد دوسری خلط کا غلبہ ظاہر ہو تو مشروبات مبردہ کہ حمیات حادہ میں گذرے ان کے استعمال سے اخلاط جسم کی اصلاح کریں اور ربوب قابضہ کے استعمال کی زیادتی کریں جیسے رب سیب اور رب حصرم اور انار اور فواکہ مبردہ مثل امرود اور سیب اور انار اور بہ کے کھائیں اور آب تمر ہندی اور سکنجبین رمانی یا شیرۂ خرفہ آب انار چاشنی دار اور سکنجبین سادہ پئیں اور صبح کے وقت اقراص کافور رب ترنج کے ساتھ دیں اور صندل اور کافور گھس کر سینہ پر طلا کریں اور گھر کے کونوں میں گلاب اور سرکہ چھڑکیں اور غذا قابض مصفٰے حدت خون مثل سماقیہ اور رمانیہ دیں اور حمام جانے سے منع کریں اور ٹھنڈے پانی سے نہائیں اور گرم غذاؤں اور شیرینی سے پرہیز کریں پانچواں مقالہ حما سے جدری اور حما سے حصبہ کے بیان میں جاننا چاہیئے کہ جدری اور حصبہ اور حمیقا کا ذکر اگرچہ امراض جلد میں علیحدہ مقالہ میں آئے گا لیکن اس جگہ کہ حمیات کی بحث کا مقام ہے جو نسی تپ کہ جدری اور حصبہ کو لازم ہے اطبانے اس کا بیان کرنا واجب سمجھا ہے اور یہ دونوں خون کے جوش کھانے سے عارض ہوتی ہیں خواہ اس کا جوش طبیعت کے تصرف سے ہو

جیسا کہ لڑکپن کی عمر میں خون کے پکنے سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ لڑکپن میں خون کچا اور تر ہوتا ہے اور گرم و تر چیز کا پکنا اور حال اور حال بدلنا بدون اس بات کے ممکن نہیں کہ جوش کھائے اور جب خون جوش کھاتا ہے تو اکثر یہ ہوتا ہے کہ جلد پر پھنسیاں ظاہر ہوتی ہیں اور ایسا کم ہوتا ہے کہ جب خون جوش مارے اور پک جائے تو جلد پر کوئی پھنسی نہ نکلے چنانچہ بعض لڑکوں میں اسکا مشاہدہ ہوتا ہے اور خواہ اسکا جوش مارنا طبعی طور پر ہو جیسا کہ ابدان مستعدہ میں اسباب خارجیہ یا داخلیہ سے اخلاط میں جوش ظاہر ہوتا ہے اور یہ دونوں وبا کی بیماریوں میں سے ہیں یعنے جب کسی ولایت میں ظاہر ہوتی ہیں تو اس فصل میں بہت خلقت اس بیماری میں مبتلا ہوتی ہے اور فرق ان دونوں میں یہ ہے کہ جدری جس کو آبلہ اور لغز کان اور چیچک کہتے ہیں اس کا مادہ خون گرم کثیر المقدار رطوبت مائل ہوتا ہے اسی واسطے اس کا دانہ بڑا ہوتا ہے جیسا کہ مسور کا بڑا دانہ یا اس سے بھی بڑا اور بدن سے ابھرا ہوا ہوتا ہے اور جلد پیپ آتا ہے اور ابتدا میں سرخ ہوتا ہے اور نضج کے قریب سپیدی مایل ہوتا ہے اور کبھی ابتدا میں ہی سپید یا زرد نکلتا ہے اور مقدار میں کم اور متفرق ہوتا ہے اور یہ بہت سالم ہے خاص کر اگر تمام جلد پر نکلے اور جلد پک جائے اور کبھی بہلو دار اور آپس میں ملا ہوا اور مقدار میں زیادہ ہوتا ہے اور اس کا رنگ سیاہ اور بنفشئی یعنے سیاہ سرخی مائل ہوتا ہے اور سینہ اور شکم پر بہت نکلتے ہیں اور جو نکلنے اور پکنے میں دیر لگاتے ہیں ان میں اندیشہ ہوتا ہے اور ایسا ہی اگر جدری سے خون ٹپکے یا اول آبلہ نکلے پھر تپ چڑھے تو بہت برا ہے اسی اگر آبلہ نکلنے کے بعد تپ نہ اترے تو اچھا نہیں اور کبھی آبلہ دوہرہ ہوتا ہے یعنے ایک پھنسی میں دوسری پھنسی اور حصبہ کا مادہ خون صفراوی بہت خراب خشکی مائل ہوتا ہے اسی واسطے اس کی پھنسیاں بہت چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں جیسے باجرا اور پوست سے لگی ہوئی ہوتی ہیں اور ابھری ہوئی نہیں ہوتیں اور پیپ نہیں کرتیں بلکہ جب اچھی ہوتی ہیں تو کھرنڈ لاتی ہیں اور بھوسی کے سے چھلکے اتر جاتے ہیں اور جب پھنسیوں کے ظہور کی ابتدا ہوتی ہے تو بدن پر سرخ نشان چھوٹے جیسے پسو کا کاٹنا ہے ہو جاتے ہیں اس کے بعد دانے ہوتے ہیں اور حصبہ جدری کی نسبت مہلک ہے خاص کر جبکہ سیاہ اور سخت اور بنفشئی ہو اور دیر میں اور دشواری سے پکے اور غشی اور غم متواتر پیدا کرے قاتل ہے اور اسی طرح جو پھنسی دفعتہً غائب ہو اور اس کے بعد غشی پیدا ہو اور حصبہ اور جدری میں بہتر اور سالم تر یہ علامت ہے کہ سانس برقرار اور شعور بدستور اور غذا اور پانی کی خواہش قائم رہے اور تپ جدری اور تپ حصبہ کی یہ علامت ہے کہ پشت میں درد اور ناک میں خارش اور آنسو ٹپکنا اور آنکھوں کا سرخ ہو جانا اور درد سر اور سر اور بدن بھاری ہوتا جو کچھ کہ حمی مطبقہ دموی کو لازم ہے وہ سب پیدا ہو اور بیمار نیند میں ڈرے اور جب بیٹھے تو اس کے پاؤں کانپنے لگیں اور ہمیشہ جلد میں جلن اور چبھن معلوم ہو اور شاید کہ بعضوں کو کھانسی اور گلے میں درد اور سانس میں تنگی اور آواز کا بیٹھ جانا عارض ہو اور تپ جدری اور تپ حصبہ میں یہ فرق ہے کہ حصبہ کی تپ آبلہ کی تپ سے زیادہ گرم ہوتی ہے اور اس میں بیقراری زیادہ رہتی ہے اور درد پشت اس میں بہت کم اور قلق اور غشیان حد سے زیادہ ہوتا ہے اور حصبہ اکثر دفعتہً نکل آتی ہے اور جدری سب کی سب اگر بہت جلد نکلتی ہے تو تین دن میں بلکہ ایک ہفتہ میں نکلتی ہے سو جب یہ آثار ظاہر ہوں خاص کر جن دنوں میں کہ یہ نکلنے لگے اور خصوص جن آدمیوں کے کہ نکلی نہیں تو حکم کیا چاہئے کہ آبلہ یا حصبہ پیدا ہوگی علاج جب یہ تپ ظاہر ہو اور خون کا غلبہ ہو تو باسلیق یا اکحل یا قیفال کی فصد کھولیں پھر اگر خون کا زیادہ غلبہ ہے اور کوئی امر مانع نہیں تو اتنا خون نکالیں کہ غش آجائے کیونکہ خون کم نکالنا باوجود یکہ حاجت زیادہ ہے ضرر کرتا ہے اگر کوئی امر فصد کو مانع ہو تو حجامت کریں یا جونکیں لگائیں اور حصبہ کی تپ میں یہ بہتر ہے کہ اگر تپ نہایت گرم اور منہ کڑوا اور آنکھیں زرد اور بول ناری ہو تو پہلے نباتات سے کچھ صفرا کم کریں اور طبیعت نرم ہو اور تسکین میں مشغول ہوں اور فصد نہ کھولیں اور بارد

برس سے کم عمر والے کی فصد نہ کھولنی چاہیئے اور اسی طرح جس کی عمر ایک برس کی نہ ہو حجامت نہ کرائیں اور جب خون نکلے تو اسکے جوش کو
دیکھیں کہ قوی ہے یا نہیں اگر جوش بہت قوی ہے تو جو چیزیں کہ تغلیظ کرتی ہے اور اسمیں سردی پہنچاتی ہے اور جوش کو ساکن کرتی
ہے کھلائیں تاکہ اس کا جوش تھوڑا سا دبے اور اگر خون کا جوش قوی نہیں تو تغلیظ اور تبرید کی حاجت نہیں بلکہ بعضے حمائے جدری
اور حمائے حصبہ میں اگرچہ بثور ظاہر نہیں ہوں کسی حالت میں تغلیظ اور تبرید کی اجازت نہیں دیتے اس واسطے کہ جب خون جوش میں آتا
ہے تو طبیعت اُس کے دفع کرنے میں کوشش کرتی ہے ایسے وقت میں تغلیظ اور تبرید کی طرف متوجہ ہونا طبیعت کو فضلہ دفع کرنے سے
اور اپنے کام سے روکنا ہے اور جس طرح سے کہ ہو تبرید میں مبالغہ نہ کرنا چاہیئے خصوصاً اگر تنقیہ کا اتفاق نہ ہوا ہو اور لائق یہ ہے کہ اس تپ میں طبیعت
کو نرم کریں مگر تپ حصبہ میں کہ صفرا کا بہت غلبہ اور طبیعت میں قبض ہو یا آبلہ کے حق میں کہ بلبلہ پڑنے کے قبل سے ہو یعنے بدن میں امتلا
معلوم ہو مگر جلد کا رنگ نہایت سرخ نہ ہو اور تپ کی بہت شدت ہو زیادہ مشتعل نہ ہو اور نبض موجی ہو کہ اس حالت میں تلیین ضروری
ہے بلکہ چاہیے بلبلہ پڑنے میں فصد کی حاجت کم ہوتی ہے اور اسہال کی زیادہ اور جو کچھ کہ فصد اور تبرید اور خون کی تغلیظ اور طبیعت کی تلیین
کا بیان آیا ہے یہ اُسوقت تک ہے کہ آبلہ اور حصبہ ظاہر نہ ہوں کیونکہ جب ظاہر ہو جاتے ہیں تو مبردات اور مغلظات اور ملینات سے پرہیز
واجب ہے اسلیئے کہ یہ سب امور ارادہ طبیعت کے مخالف ہیں اور فصد و حجامت بھی منع ہیں مگر جہاں کہیں کہ خون نہایت غالب ہو اور عمر جوان
اور عادت اور حال موافق ہو اور اس صورت میں باوجودیکہ بثور ظاہر ہوں فصد کھولنا اور کچھ خون نکالنا جائز ہے تاکہ بیمار ہلکا ہو جائے
اور مادہ تھوڑا کم ہو جائے اور جاننا چاہیئے کہ جب بثور نمودار ہوں تو چاہیئے کہ بیمار کو نرم اور گرم کپڑے اُڑھائے رہیں اور مکان کی ہوا معتدل کریں تاکہ
مسامات کھلیں اور خفیف سا پسینہ آئے اور بثور آسانی سے نکلیں اور اس حالت میں سرد پانی گھونٹ گھونٹ دینا اور صندل اور کافور
سونگھانا دل کو قوت دیتا ہے اور طبیعت کی امداد کرتا ہے کہ مادہ کو بدن کے ظاہر میں نکال دیتا ہے اور اسی طرح جبکہ پھنسیاں نکلنے کے
آثار ظاہر ہوں تو اُسوقت اعضائے شریف کی محافظت لازم سمجھیں جیسے آنکھ اور ناک اور حلق اور کان اور ریہ اور امعا اور مفاصل تاکہ
ان میں آبلے نہ پیدا ہوں اور انکی محافظت کا طریق مفصل بیان کیا جاتا ہے اور جہاں کہیں کہ مادہ غلیظ یا مسامات بند ہوں سو غلظت کا نشان
تو یہ ہے کہ سینہ میں اور اسکے نواح میں بثور زیادہ نکلیں اور دوسرے دن کے بعد اور چوتھا دن گذر جائے اور ابھی تمام آبلے یا حصبہ ظاہر نہ ہوں اور
مسامات بند ہونے کی علامت جلد میں خشونت کا ہونا اور پسینہ کمتر آنا اور بثور کا دیر میں نکلنا ہے پس چاہیئے کہ مادہ غلیظ کی تلطیف اور بند مسامات
کی تفتیح کریں اور اسکی تدبیر یہ ہے کہ بیمار کے حال میں غور کریں کہ اُسمیں کس درجہ کی حرارت ہے اسکے موافق معالجہ کریں مثلاً اگر نبض اور نفس حالت
طبعی پر ہے اور عطش اور حرارت اور صدمہ باطن میں بہت نہیں اور زبان سیاہ نہیں ہوئی تو چاہیئے کہ مکان کی ہوا اگر تھوڑا گرمی مائل کریں اور
سرد پانی نہ دیں اور کوئی سرد چیز نہ سونگھائیں اور ضرورت کے وقت تازہ پانی دیئے جائیں اور کبھی کبھی گرم پانی پلائیں یا سبز بادیان کا پانی یا سبز کرفس
کا پانی یا عنب الثعلب سبز کا پانی اور قند پلانا نفع کرتا ہے اور جو چیز کہ نہایت فائدہ مند ہے وہ یہ ہے کہ مغسول چار درم عدس مقشر سات درم
کشنیز ایک درم ان سب کو ایک پیالہ بھر پانی میں جوش دیں جب آدھا رہ جائے تو صاف کر کے دیں اور اگر اسی مطبوخ میں دو درم گل سرخ اور انجیر کے
سات دانے دو درم بادیان اور مویز مع تخم کے دس دانہ بڑھائیں تو بہتر ہے اور اگر صرف انجیر پانی میں جوش دیکے تھوڑی زعفران
ملا کے دیں تو کلی نفع کرتا ہے اور انجیر کی خاصیت ہے کہ مادہ کو ظاہر کی جانب میں نکالتا ہے اور بثور کے ظاہر ہونے اور مسامات کھولنے
کے لیئے گرم پانی مریض کے نیچے رکھنا یعنے جس چار پائی پر مریض ہو اسکے نیچے بہت نفع کرتا ہے اور اسکا یہ طریق ہے کہ بیمار کو بٹھا کے
بہت گرم پانی کے دو پیالے اسکے نیچے رکھیں اور دامن آگے پیچھے درست کریں اور اس کپڑے پہ دوسرا کپڑا اڑھا لیں اور ایسا کہ گاڑھا
کپڑا گردن کے نیچے سے بدن کے گرد ڈالیں تاکہ اسکی بھاپ تمام بدن کو لگے اور منہ سر تک نہ پہنچے لیکن اگر نبض اور نفس دشوار نہ ہوں۔

اور غش اور حرارت بافراط اور زبان میں سیاہی ظاہر ہو تو کوئی گرم چیز نہ دیں اور پہلی تدبیروں پر اکتفا کریں یعنی بدن پر کپڑا رکھیں اور مکان کی ہوا معتدل کریں اور سرد پانی گھونٹ گھونٹ دیں اور سرد خوشبو سونگھائیں اور اگر اسی طرح گرم پانی سے پسینا لائیں جسطرح پر کہ اوپر گذرا تو جائز ہے لیکن ایسی طرح پر کہ اضطراب بیقراری یا دم سانس میں تنگی زیادہ نہ ہو اور ایسا ہی جب بثور ظاہر ہوں اور پھر اندر کیجانب دبنے لگیں اور چھپنے لگیں اور غائب ہوں تو بہت برا ہے چاہئے کہ طبیعت کو قوت دیں تاکہ مادہ اندر نہ جا سکے اور اس کام کیلئے جو کچھ بثور کے جلد نکلنے میں کہا ہے مفید ہے اور شیرہ بادیان تر یا خشک اور فقط شیرہ تخم کرفس تر یا خشک یا دونوں ملا کے پلانا نفع کرتا ہے فائدہ جبکہ آبلہ یا حصبہ میں حرارت بافراط ہو اور کپڑا اڑھانے سے ضعف یا غشی پیدا ہو تو ہوا سرد کریں اور کافور اور صندل سونگھائیں مگر بدن کو ڈھانکے رکھیں تاکہ دونوں باتیں حاصل ہوں یعنی سرد ہوا کے ناک میں جانے سے اور بخارات کے سبب سے باطن کی حرارت کو آرام ہو اور دل گرم نہ ہو اور بدن پر گرم کپڑے کے رہنے سے مسامات بند نہ ہوں اور اگر باوجودیکہ ہوا کی اصلاح کریں اور سرد خوشبو سونگھائیں پھر بھی راحت نہ پائے تو کبھی کبھی سینہ اور دل کی جگہ پر کپڑا ہلکا کر دیں اور احتیاط کریں کہ اس جگہ کے سوا اور کہیں سردی نہ پہونچے اور جبکہ آبلے نکل آئیں اور بیقراری اور حرارت اندرونی کم نہ ہو اور زبان سیاہ ہو باوجود ان احوال کے پھر بھی بدن کا گرم رکھنا بہت بڑی خطا ہے اور جبکہ غش آجائے تو رعایت دل اور علاج غشی کے سوا اور کچھ فکر نہ کریں اور جب آبلہ یا حصبہ بالکل نکل آئے تو شربت سرد حاجت کے موافق دیں اور جبتک کہ حرارت اور ضعف قوت کا اثر باقی ہے پرہیز نہ توڑیں تاکہ بیماری عود نہ کرآئے اور دکھانے پینے کی تدبیر فائدہ علیحدہ میں لکھی جائیگی اور عناب لین کے حسب لگے آخر میں اسہال کا بڑا خوف ہے سو اگر آبلہ اور حصبہ کے آخر میں شکم نرم ہو تو شربت حب الآس اور صمغ عربی اور گل ارمنی اور قرص طباشیر قابض اور رب بہ وغیرہ سے بند کریں اگر اسہال دموی ہو تو شربت خشخاش وغیرہ سے علاج کریں لیکن اگر خون خالص آتا ہے تو بچنے کی امید نہیں اور اگر اس صورت میں قابض ہو تو آماس پیچ آکرنا ہے اور بہت جلد ہلاک کرتا ہے اور اگر اس مرض میں نکسیر پھوٹے جبتک کہ خون صاف نہ آئے اس کو بند نہ کریں جب ضعف پیدا ہو تو فی الفور اس کو بند کریں کہ اس کی افراط میں خوف ہے اور رعاف کے بند کرنے کی دوائیں رعاف میں لکھی ہیں اور ایک بتی سیاہی میں بھر کر چکی کی گرد اس پر چھڑک کر ناک میں رکھیں تو رعاف بند ہو جاتی ہے اور روئی کی بتی سرکہ میں بھر کر اور مازو نیم سوختہ پیسا ہوا اس پر چھڑک کے ناک میں رکھنا اور گلنار میں تراشیدہ ناک میں رکھنا اور اطراف اور خصیوں کا باندھنا ویسا ہی اثر رکھتا ہے اور جس شخص کو مرض کے آخر میں نیند نہ آئے تو شربت خشخاش وغیرہ سے سکتے ہیں اور جو کھانسی کہ بیقرار رکھتی ہو اس کو لعوقات مناسبہ دفع کر سکتے ہیں اور اسیطرح ہر ایک عوارض کو موافق چیزوں سے زائل کرنا ممکن ہے فائدہ بعض اعضا ئے عزیز کی محافظت کہ جب آبلہ کے نشان ظاہر ہوں کر سکتے ہیں سو آنکھ کی محافظت تو یہ ہے کہ عرق گلاب میں تر کر کے چھپا لیں اور تھوڑا کافور اس میں ملا کے ٹپکائیں اور آب کشنیز تر اور آب تخم انار ترش اور مازو گلاب میں گھسا ہوا آنکھ میں ڈالنا آنکھ کو آبلے سے بچاتا ہے اور خشخاش خشک شیاف مامیثا اقاقیا ہر ایک ایک درم زعفران آدھا دانگ ان کو کوٹ چھان کر کے شیاف بنا کے کشنیز تر کے پانی میں رگڑ کر آنکھ کے باہر طلا کریں تو ویسی ہی تاثیر کرتا ہے اور اگر پھنسیاں نکل آئیں تو کافور گلاب میں حل کر کے آنکھ میں ڈالیں اور جبکہ یہ تدبیریں مفید نہ ہوں اور آنکھیں سرخ ہوں یا آنکھ کی سیاہی پر بثور نکل آئیں تو سرمہ اصفہانی اور کافور آب کشنیز میں پیسکر ہر لحظہ آنکھ میں ڈالیں اور سرمہ گلاب میں گرا ہوا بہت نفع کرتا ہے خاص کر اگر اول وقت میں اس کا استعمال ہو اور شیاف ابیض عورت کے دودھ میں ملا ہوا جس شخص کی آنکھ میں پھنسیاں نکل آئی ہوں اس کیلئے مفید ہے اور جب جانیں کہ امتلا کے سبب سے آنکھ ابھری آتی ہے تو اس کو جو جو کہتے ہیں چاہئے کہ دوائے مذکورہ کو آنکھ میں استعمال کر کے ایک گدی آنکھ کی پشت پر رکھ کر پیٹنے کا پٹا آنکھ کے انداز سے گدی پر رکھکر پٹی سے باندھ دیں تاکہ آنکھ کو دبائے رکھے اور کبھی کبھی کھول لیں اور پھر باندھ دیں اور ناک کی محافظت یہ ہے کہ سرکہ اور گلاب یا فقط سرکہ لیکر ہر لحظہ چند قطرہ ناک میں ڈالیں یا بیمار اپنے آپ ناک سے سڑک لے اور اگر صندل شیاف مامیثا

آب غورہ کا شیاف بنا کے اُس کو گلاب میں یا پانی میں گھس کر ناک سے سڑکیں یا ناک میں ٹپکائیں تو نفع کرتا ہے اور روغن گل یا روغن ورد تھوڑا کافور ملا کے ڈالنا اور ناک کے اندر ملنا مفید ہے اور حلق کی محافظت یہ ہے کہ جب آبلہ ظاہر ہوں شروع ہے اور جدری کی تحقیق ہو تو فوراً حکم کریں کہ انار کو معہ دانہ چبائے اور اس کا عرق ہر ساعت نگلتا ہے اور شربت خرنوب سے غرغرہ کرے اور اگر سماق گل سرخ عدس مقشر گلاب میں جوش دے کے چھان کے اُس سے غرغرہ کریں تو نہایت خوب ہے اور نہایت سرد پانی سے غرغرہ کرنا کلی نفع کرتا ہے خاص کر اگر اس میں گلاب ملائیں اور رب انار اور رب شہتوت فائدہ کرتے ہیں اور ریہ کی محافظت یہ ہے کہ جب آبلہ بدن میں ظاہر ہوں اور سینہ اور آواز میں خشونت اور حرارت قوی ظاہر نہ ہو اور طبیعت نرم نہ ہو تو تھوڑا تھوڑا مسکہ اور شکر چٹائیں کہ بہت نفع کرتا ہے اور اگر حرارت کی شدت ہو تو لعاب اسپغول اور لعاب بہدانہ اور قند اور روغن بادام دیں اور بادام کوٹ کر منہ میں رکھنا فائدہ رکھتا ہے اور یہ لعوق مفید ہے اُس کی ترکیب مغز تخم کدو سے شیریں دو حصہ مغز بادام سپید ایک حصہ قند تین حصے کتیرا ایک حصہ کوٹ چھان کے لعاب اسپغول یا لعاب بہدانہ ملا کے استعمال کریں اور اگر طبیعت نرم ہو تو صمغ عربی مغز بادام بریاں مغز تخم خیارین بریاں نشاستہ بریاں ملا کے اسپغول بریاں کے لعاب میں چٹنی بنائیں اور مفاصل کی محافظت یہ ہے کہ صندل شیاف مامیثا گل ارمنی بریاں گل سرخ خشک اور تھوڑا کافور گلاب میں پیس لیں اور تھوڑا سرکہ اس پر چھڑک کے جوڑ کی جگہ پر طلا کریں اور اگر مفصل پر کوئی بڑا اخراج پیدا ہو تو جلد چیر ڈالیں تاکہ اُس کا زرد آب نکل جائے پھر زخم کا اندمال کریں اور امعا کی محافظت یہ ہے کہ شراب حماض اور قرص طباشیر اور رب بہی وقتاً فوقتاً دیا کریں خاص کر جب تک آبلہ کا اختلاط ہو اس لئے کہ جب آبلے ظاہر بدن سے کم ہوتے ہیں تو کبھی مادے کا بقیہ امعا پر آپڑتا ہے سو اس وقت میں ان کی رعایت ضروری ہے فائدہ آبلہ اور حصبہ والے کے کھانے اور پینے کا بیان جاننا چاہئے کہ آبلہ کا سبب حرارت غریبی ہے کہ خون رطوبت دار میں اثر کرتی ہے اور اس کو جوش دیتی ہے تو اُس میں کھانے پینے کی وہ چیز بہتر ہے کہ سرد خشکی مائل ہو مثلاً جو کا بھنا آٹا یا کھیچی مسور کا آٹا انار ترش کے پانی میں یا غورہ یا ریواج کے پانی میں ملا کے دیں اور اگر طبیعت میں یبوست اور سینہ اور حلق میں خشونت ہو اور حرارت بہت شدت سے ہو تو بھنے جو کا آٹا جلاب کے ساتھ دیں اور ترش چیزیں نہ پلائیں اور اگر طبیعت نرم ہو اور حرارت کی شدت ہو اور سینہ اور حلق میں خشونت نہ ہو تو ستو کو دوبارہ بھونیں اور قرص طباشیر قابض کے ساتھ دیں اور اگر صمغ عربی اور طباشیر تھوڑی نبات ملا کے کھلائیں تو جائز ہے اور جہاں کہیں طبیعت بافراط نرم ہو تو کشک بریاں اور انار دانہ اور تخم خشخاش کا کہ تینوں برابر ہوں کشکاب بنائیں اور جہاں کہیں حلق میں خشونت ہو اور نیند نہ آئے تو کشک بریاں اور تخم خشخاش کا کشکاب بنائیں اور انار دانہ ملائیں اور اور تراکیب طبیب حاذق کی رائے پر موقوف ہیں جیسا واقع دیکھے اُس کے موافق تدبیر کرے اور اس سبب سے کہ حصبہ کا مادہ بہت کمتر اور تباہ ہوا کرتا اور اس کا سبب صفرائے سوختہ کی کثرت ہے کہ خون کو تباہ کرتی ہے سو اس میں غذا اور شراب وہ بہتر ہے کہ سرد و تر ہو تاکہ صفرائے سوختہ کی اور تیزی سے برابری کرے اور خون کی اصلاح کرے مثلاً کشکاب اور لعاب اسپغول وغیرہ اور کشکاب اور لعاب کو آب غورہ یا آب انار ترش وغیرہ میں ملا کے دینا چاہئے اور لعابات اور کشکاب اور آب تربز اور آب خرفہ اور آب کدو وغیرہ کو بے ترشی استعمال کرنا ضرر کرتا ہے لیکن اگر حلق میں خشونت ہو تو حموضات نہ دیں اور جو کا ستو جلاب کے ساتھ پلائیں اور باقی وہی تدبیر ہے کہ آبلہ میں گذری اور جان لیں کہ تربجبین کا دینا حصبہ میں منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حصبہ میں اُس کی مضرت ایسی ہے کہ جیسے محرور مزاج کو شہد کی مضرت اور بے چینی اور غثیان اور بیقراری کو بڑھاتی ہے اور ایسا ہی بنفشہ اور آب لبلاب حصبہ میں نہ دیں کہ غثیان اور بے چینی لاتا ہے فائدہ تندرستوں کی احتیاط کہ اس مرض میں مبتلا نہ ہوں اور اگر نکلے تو بہت کم نکلے جبکہ سال کی فصلوں میں آبلے کے ظہور

کے آثار دریافت کریں تو جو لوگ کہ چودہ برس کے جوان ہوں اور کبھی ان کے چیچک نہیں نکلی ان کی فصد کھولیں اور جو بارہ برس سے کم
ہوں اُن کی حجامت کریں یا جوکیں لگائیں اور جو کچھ وبائی احتیاط میں لکھا ہے عمل میں لائیں اور جان لیں کہ سرد غذا بالقوہ اور شربت
سرد مثلاً شربت عناب اور سکنجبین وغیرہ اسپغول اور شکر وغیرہ اور شربت گذر اور سفوف طباشیر اور قرص کافور وغیرہ کھلانا کلی
نفع کرتا ہے اور سرد پانی میں بیٹھنا اور اس سے غسل کرنا فائدہ مند ہے اور لازم ہے کہ اندنوں میں لڑکوں کو اور جوانوں کو
جن کے چیچک اور کھسرا نہ نکلی ہو دودھ اور مٹھائی اور شراب اور گوشت اور بینگن وغیرہ گرم غذاؤں سے اور گرم میووں سے جو کہ خون
بڑھاتے ہیں خاص کر خرما اور خربزہ اور شہد اور انجیر اور انگور کے کھانے سے منع کریں اور ایسا ہی مشقت اور ریاضت اور جماع
اور آفتاب اور آگ کی حرارت اور غبار سے اور برف پانی کے پینے سے پرہیز کرائیں اور کبھی کبھی آب فواکہ سے طبیعت کو نرم کریں
اور طبیعت میں قبض نہ رکھیں بقول سرد اور حموضات نافع ہیں اور گوشت کو بدون ترشی اور سبزی ملائے کھانا نہ چاہیئے فائدہ اکثر
ہوتا ہے کہ آبلہ نکل کے خود بخود اچھا ہو جائے اور آبلے کے پکانے اور خشک کرنے اور کھرنڈ گرانے کی حاجت نہ پڑے
اور کبھی ان تدبیروں کی حاجت پڑتی ہے اور پکانے اور خشک کرنے اور کھرنڈ گرانے کی تدبیر مع تدبیر ازالہ نشان
آبلہ کے جدری اور حصبہ کے مقالہ میں بیان کی جائیگی جہاں کہ امراض ظاہری کو ضبط کیا ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ چھٹا

مقالہ حمائے غشیہ کے بیان میں یعنی وہ تپ کہ بیہوشی اور ضعف لاتی ہے وہ دو نوع پر ہوتی ہے۔

پہلی نوع وہ ہے کہ بلغم خام سے پیدا ہو اور یہ اس طرح پر ہے کہ بلغم خام بدن میں بڑھ جائے اور متعفن ہو جائے اور تپ لائے اور
جب تپ آئے تو مادہ حرکت کرے اور اُس میں تھوڑا سا دل کی جانب اور اُس کے حوالی میں گرے اور روح کو سرد کرے اس وجہ
سے قوت مقہور ہو کر غشی پڑے اور شاید کہ فم معدے کے ضعف سے غشی پڑے اور بلغمی تپیں فم معدہ کے ضعف سے کمتر خالی
ہوتی ہیں اور جہاں کہیں فم معدہ بھی ضعیف ہوتا ہے اور مادہ بھی دل پر گرتا ہے تو نہایت شدت ہوتی ہے اس لئے کہ دو سبب جمع ہو جاتے
ہیں اور حمائے غشیہ بلغمیہ کی یہ علامت ہے کہ بدن میں ترہل اور منہ پر تہیج پیدا ہو اور نبض بلغمی کے دورے پر اس کا دورہ ہو اور
بیمار کے منہ کا رنگ ایک حال پر نہیں رہتا اکثر رصاصی ہوتا ہے اور کبھی زرد اور کبھی نیلگوں اور سیاہی مائل اور کبھی سبزی مائل
اور جاگنے کے وقت آنکھوں میں گندلاپن ہو اور اس میں دونوں ہونٹ ایسے معلوم ہوں جیسے شاہتوت کے کھانے سے ہو جاتے
ہیں اور پسلیوں کے پردوں میں درد اور نفخ پیدا ہو اور اگر قے آئے تو ترش آئے انتباہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ صفرا سے غلیظ
بلغم میں مل جاتا ہے اور حمی غشی لاتا ہے اور اُس کی نوبتیں بھی بلغمی کی طرح ہوتی ہیں مگر احشا کی سوزش اور ترکیب صفرا کے
دوسرے آثار اُس پر گواہی دیتے ہیں علاج جاننا چاہیئے کہ اس تپ کی تدبیر بہت دشوار ہے خصوصاً اگر اعضائے اندرونی
میں ورم ہو کہ اس صورت میں فلاح کی امید نہیں اور علاج کو مداخلت نہیں اور اس تپ کا علاج جو دشوار ہے اس کی یہ وجہ ہے
کہ اگر طبیعت کے اوپر کام چھوڑ بیٹھیں اور دوا اور غذا سے منع کریں چونکہ مادہ بہت ہے اور کچا تو طبیعت غذا نہ دینے کی صورت
میں اس کو دفع نہ کر سکے گی اور قوت تمام باطل ہو جائیگی اور غذا اگر دی جاتی ہے چونکہ ہضم درست نہیں تو خوب ہضم نہیں ہوتی اور
تپ کا مادہ ہو جاتی ہے اور اگر مادہ تھوڑا تھوڑا کم کرنا چاہیں چونکہ مادہ خام اور بہت ہے تو دوا سے ضعیف العمل سے مطلب
حاصل نہیں ہوتا اور اس بات کا اندیشہ ہے کہ مادہ جنبش کرے اور نہ نکلے اور سانس اور روح کے راستوں کو روک دے
اور دم گھٹ جائے اور اگر چاہیں کہ استفراغ قوی کریں تو قوت وفا نہیں کر سکتی اس لئے کہ بدون خلط
کے حرکت کرنے اور بغیر استفراغ کئے ہی غشی آتی ہے چہ جائے کہ خلط جنبش کرے اور مادہ کچا نکلے

سو مناسب ہے کہ تپ کے شروع سے تین دن تک ماء العسل سادہ کے سوا کوئی دوسری چیز نہ دیں اور اگر قوت ضعیف ہو تو جو اور نخود کا کشکاب ضروری ہے اور اگر زیادہ قوی چاہیں تو تھوڑی روٹی کا ماء العسل میں یا جلاب میں ثرید بنا کے دیں اور اگر ضعف کے وقت روٹی کو شلثلث یا شراب کے ساتھ دیں تو غشی کو دفع کرتا ہے اور جہاں کہیں کہ طبیعت نرم ہو تو روکنا نہ چاہیئے جب تک کہ ضعف کا خوف ہو اور جہاں طبیعت میں قبض ہو تو پہلے امعاء کو نرم حقنوں سے جو بہت تیز نہ ہوں پاک کریں جیسے آب چقندر تھوڑا نمک ملا کے اور اس تپ کے علاج میں قانون یہ ہے کہ مادے کی تلطیف ہو اور گرم نہ ہو جائے اور جو کچھ اغذیہ اور اشربہ کی قسم سے دیں چاہیئے کہ ملطف اور عفونت میں کم ہو اور فصل اور مرض اور مزاج کے حرارت کی کمی زیادتی دیکھ کر اس کے موافق ملطفات کی حدت میں کمی کر سکتے ہیں اور اس جگہ بہتر تدبیر کھردرے ہاتھوں سے مالش کرنا اور مختلف ملنا تاکہ خلط پسے آفت لطیف ہو جائے اور جس کو پسند روغن مالش اچھی نہ معلوم ہو تو روغن خیری اور روغن کنجد تازہ اور اس کے سوا جس میں قبض نہ ہو اور سرد نہ ہو مثل روغن زیت اور روغن گل ملنا چاہیے اور مالش کی ترتیب یہ ہے کہ اول پنڈلیوں کو گھٹنے سے پاؤں تک ملیں پھر رانوں کو اوپر سے نیچے کی جانب پھر ہاتھوں کو مونڈھوں سے ہتھیلی تک اس کے بعد پشت اور سینے کو اوپر سے نیچے کی طرف اور پھر پاؤں کی مالش شروع کریں اسی طرح سے کہ لکھا گیا کرتے رہیں یہاں تک کہ جلد سرخ ہو اور بیمار کے بیہوش ہونے کا اندیشہ ہو اور ایسا چاہیئے کہ بیمار کا آدھا وقت مالش میں صرف ہو اور آدھا سوتے میں اور اس کو ایسے مکان میں ٹھہرائیں کہ سردی اور گرمی میں معتدل ہو اور اگر ہوا سرد ہو تو گرمی مائل کریں اور معتدل نیند نفع کرتی ہے اور اگر بافراط ہو تو نقصان ہے اور سرد پانی سے منع کریں اور اگر بیمار اس کا معتاد ہے اور گرم موسم ہے تو سکنجبین سرد پانی میں ملا کے دیں اور جاڑوں میں سکنجبین گرم پانی میں اور فقط گرم پانی دینا چاہیئے اور جب تک ممکن ہو کسی قسم کا پانی سکنجبین کے سوا نہ دیں اور حمام معتدل مفید ہے اور جس کو قے آسانی سے آتی ہو تو اجازت دیں کہ قے نفع کلی کرتی ہے اور سکنجبین عسلی ایک درم تخم کرفس کے ساتھ اور ماء العسل ایک درم زوفا کے ہمراہ ہر روز صبح کے وقت دینا نفع کرتا ہے اگر فصل بہت گرم نہ ہو فائدہ اس مرض میں فصد کسی طرح جائز نہیں کیونکہ بیماری کا سبب مادہ خام ہے اور خون کے نکلنے سے بدن سرد ہو جاتا ہے اور خلط کی خامی زیادہ ہوتی ہے اور ہضم باطل ہوتا ہے انتباہ جہاں کہیں کہ باطن میں آماس ہو تو شلثلث اور شراب کی اور قے کی اجازت نہیں بلکہ کوئی علاج جائز نہیں کیونکہ نجات کی امید نہیں چونکہ علاج سے ہاتھ روکنے میں عیب کا پردہ کھلتا ہے اور بیمار ناامید ہوتا ہے اور لَا تَيْأَسُوا مِن رَّوْحِ اللَّهِ وارد ہے یعنی خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو تو اس کی تدبیر طبیب کی رائے پر موقوف ہے اور جو کچھ ورم کے موافق اور غشی کے مناسب دیکھے توکلاً علی اللہ استعمال کرتا رہے اور قوت کی رعایت میں کوشش رکھے دوسری نوع حمائے غشیہ کہ صفرا سے عارض ہو یہ ایسی ہے کہ صفرا بہت رقیق اور متعفن ہو جائے اور اس میں تیزی آجائے اور جب تپ کی حرارت سے وہ مادہ سمی تھوڑا دل پر پڑے تو غشی پیدا کرے اور اس کی یہ علامت ہے کہ اکثر غب کے دورے پر آئے اور بدن زرد اور لاغر ہو جائے اور ایک نوبت میں یا دو نوبت میں قوت اور نبض سست اور ساقط ہو اور تھوڑے دنوں میں بیمار کا ایسا حال ہو جائے کہ برسوں کا بیمار ہے اور یہ تپ اکثر گرم ابدان میں جن میں کہ حرارت اور یبوست نہایت ہے عارض ہوتی ہے اور حمائے غشیہ کہ مادہ رقیقہ سمیہ صفراویہ سے پیدا ہوتا ہے اور دو تین دن میں قوت ساقط کرتا ہے بدی اور ہلاکت سے خاصۃً اگر معدہ اور جگر میں ورم ہو فائدہ حمائے غشیہ کہ غم اور ہم یا بیخوابی یا استفراغ کثیر کے سبب سے عارض ہوتا ہے کہ علاج ہر لحظہ ماء الشعیر آب انار میں ملا کے دیں اور آب خرفہ

اور تخم خیارین اور شربت بہ اور شربت سیب اور شربت صندل اور شربت فواکہ پلائیں خصوصاً برف میں سرد کرکے اور سینہ پر صندل اور گلاب ضماد کریں اور برگ بید لے کر گلاب اسپر چھڑک کے بستر پر ڈالیں اور ریاحین خوشبودار اور خوشبودار میوے سونگھیں اور مکان کو خوشبو سے آراستہ کریں اور اگر طبیعت میں قبض ہو تو ماء الشعیر اور آب کدو سرد کرکے حقنہ کریں اور جب نوبت کا وقت قریب آپہونچے تو روٹی انار میخوش کے پانی میں یا لیمو یا ریواج کے پانی میں تر کرکے چند لقمہ کھلائیں تاکہ ترشی کے سبب سے معدہ کو قوت دے اور صفرا کے بہت گرنے کو مانع ہو اور شاید کہ بالکل روک دے اور جب غش آجائے تب بھی روٹی کو انہیں چیزوں میں بھگو کر رقیق بنا کے حلق میں ڈالنا چاہیئے اگر کعک یا روٹی شراب ممزوج میں یعنی اس میں پانی یا گلاب ملا ہو تر کرکے حلق میں ڈالیں تو بہت جلد غشی دفع ہوتی ہے اور اگر تپ کی حرارت شدید ہو تو قرص کافور وغیرہ دینا چاہیئے اور جو چیز پلائیں برف اور یخ میں سرد کرکے دیں اور جو کچھ کہ محرقہ میں بیان کیا گیا ہے استعمال کریں اور جہاں کہیں کہ معدہ اور جگر میں ورم ہو تو اس کے موافق تدبیر چاہیئے شاید کہ تقدیر شفا سے موافق آجائے تیسری فصل حمائے دق کے بیان میں وہ اس طرح پر ہے کہ حرارت غریبہ اعضائے اصلی میں خاص کر دل میں پہنچ جائے اور بدن کی رطوبات ثلثہ طبیعیہ کو فنا کرے اور جاننا چاہیئے کہ آدمی کے بدن میں تین طرح کی رطوبت ہے کہ جب ان میں سے ایک خرچ ہو جاتی ہے تو دق پیدا ہوتی ہے اور لغت میں دق کے معنے ہدو اور ہزال ہیں یعنی ساکن اور نرم ہونا اور اس سبب سے کہ اس تپ کی حرارت ساکن اور نرم ہوتی ہے اور دبلا ہونا اس کو لازم ہے یہ نام رکھا گیا **فائدہ** رطوبات ثلثہ کے ذکر میں پہلی رطوبت وہ ہے کہ شبنم کی طرح چھوٹی چھوٹی رگوں اور تمام اعضائے اصلی میں بکھری ہوئی ہے اور اس کی منفعت یہ ہے کہ جب غذا نہ پہنچے تو وہ تحلیل کا بدل ہو جائے دوسری رطوبت وہ ہے کہ اعضا میں سرایت کر گئی اور ویسی بن گئی ہے ابھی انجماد کامل نہیں ہوا اور یہ رطوبت قوی حرارت کے پہونچنے سے اور افراط کی ریاضت سے گلتی ہے اور تحلیل ہو جاتی ہے تیسری رطوبت وہ ہے کہ اعضائے اصلی کا اس سے خمیر بنتا ہے اور بدن کے تمام اعضا اسی کی بدولت ملے ہوئے ہیں جبکہ یہ رطوبت فنا ہو جاتی ہے تو تمام اعضا کا اتصال باطل ہو جاتا ہے اور اطبا پہلی رطوبت کو چراغ کے روغن سے تشبیہ دیتے ہیں اور دوسری رطوبت کو اس روغن سے کہ بتی نے کھینچ لیا اور تیسری رطوبت کو اس روغن سے کہ جس کے سبب سے بتی کے اجزا میں اتصال ہے تشبیہ کرتے ہیں سو جبکہ پہلی رطوبت بدن سے کم ہو جاتی ہے خاص کر دل کے حوالی سے تو ایسا ہوتا ہے کہ گو یا چراغ کا روغن خرچ ہو گیا اور روشنی کی مدد ٹوٹ گئی اور ابھی یہاں تک نوبت پہنچی کہ جونسا روغن فتیلہ میں ہے وہ بھی خرچ ہوا چاہتا ہے یہ دق کا پہلا درجہ ہے اسکا جلد علاج ہو سکتا ہے لیکن اس دق کا پہچاننا مشکل ہے کیونکہ دق اس حالت میں حمائے لثقہ کے مشابہ ہوتی ہے اور ان دونوں میں جو فرق ہے وہ لثقہ میں گذرا اور جب دوسری رطوبت خرچ ہوتی ہے تو اس کی ایسی مثال ہے کہ فتیلہ کا روغن خرچ ہوتا ہے یہ دق کا دوسرا درجہ ہے اور اسوقت میں دق کو ذبول کہتے ہیں اور ذبول آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے اور اس کے تین مرتبہ ہوتے ہیں اول اوسط آخر اور جب مرتبہ اخیر ہوتا ہے تو علاج پذیر نہیں ہوتا ہے اور دوسری میں اور اول میں دشواری سے اچھا ہوتا ہے اور جب تیسری رطوبت خرچ ہونے لگتی ہے تو ایسا ہوتا ہے کہ گویا جس رطوبت سے فتیلہ کے اجزا میں اتصال ہے وہ فنا ہوتی ہے اس حالت میں دق کو مفتت اور مجفف کہتے ہیں یہ کسی صورت سے علاج پذیر نہیں الا ماشاء اللہ اور جان لینا چاہیئے کہ اعضا متشابہ الاجزاء دو طرح پر ہیں ایک تو وہ ہیں کہ منی سے پیدا ہوتے ہیں ان کو اعضائے اصلیہ اور منویہ کہتے ہیں وہ یہ ہیں استخوان اور غضروف اور رباط اور عصب اور وتر اور غشا اور شرائین اور اوردہ اور وہ دوسرے وہ ہیں کہ خون سے پیدا ہوتے ہیں وہ یہ ہیں گوشت اور شحم اور سمین ان کو اعضائے دمویہ کہتے ہیں اور جاننا چاہیئے کہ تپ دق یا تو اسباب سابقہ سے عارض ہوتی ہے یا اسباب بادیہ سے اسباب سابقہ تو مثلاً تپ محرقہ اور سینہ کا ورم گرم اور شطر الغب اور حمائے یومیہ اور حمائے دمویہ اور جگر اور معدہ اور ریہ کی حرارت وغیرہ اور حمیات عفنہ اور اس کے سوا کہ اس کی حرارت دل میں پہونچے اور اسی طرح کی

بات ہے کہ طبیب بیمار کے ضعف قوی اور غشی سے گھبرا کر ماء اللحم یا شراب یا دوا والمسک دے اور اس سبب سے دل گرم ہو جائے اور دق
کی نوبت پہنچے اور اسباب بادیہ مثلاً غم اور ہم اور غضب اور تعب اور بیخوابی بافراط اور بہت بھوکا رہنا جوان عمر میں اور جس شخص کا مزاج
گرم و خشک ہو اور ان کے سوا اسباب بادیہ کہ دل کو نہایت گرم کریں کیونکہ دق کا مبدا اول ہے اور ظاہر ہو کہ تپ دق اکثر اتفاقی ہوتی ہے
کیونکہ یہ بات بعید ہے کہ حرارت غریبہ اول اعضا میں لگ جائے بدون اس بات کے کہ خلط میں یا روح میں لگے اور یہ تپ کبھی تو مفرد ہوتی
ہے اور کبھی کبھی عفنی کے ساتھ مرکب ہوتی ہے اور حمائے خمس یا سدس یا سبع کے ساتھ اس کا مرکب ہونا بہت برا ہے اور تپ دق مفرد یعنی
غیر مرکب کی یہ علامت ہے کہ نبض صلب اور ضعیف اور متواتر ہو اور ایک حالت پر ثابت رہے اور تپ نرم لازم ہو اور بیمار کو تپ
سخت کی خبر نہ ہو کہ کیا ہوتی ہے اور جب کہ اس کے بدن پر ہاتھ رکھیں تو بہت گرم نہ ہو مگر جب دیر تک ہاتھ رکھا رہنے دیں تو زیادہ
گرم معلوم ہو اور بول کو اگر غور سے دیکھیں تو دُہنیت اور اجزا ئے صفار اس میں محسوس ہوں اور سب علامتوں سے درست یہ
علامت ہے کہ جب بیمار غذا کھائے تو تپ خوب ظاہر اور نبض قوی ہو اور تھوڑا اعظم اس میں آجائے سو مدقوق کے حق میں کھانا
ایسا ہے جیسا چراغ میں تیل ڈالنے سے روشنی کو مدد پہونچتی ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ طبیب جاہل اس خیال سے کہ تپ
غذا سے ظاہر ہوتی ہے غذا سے منع کر کے بیمار کو ہلاک کرے **انتباہ** اگرچہ دوسری تپوں میں غذا کھانے کے بعد
احوال میں تغیر آتا ہے مگر تپ دق کے تغیر میں اور دوسری تپوں کے تغیر میں بہت فرق ہے اور وہ یہ ہے کہ دوسری
تپوں میں غذا دینے کے بعد قشعریرہ اور تپ میں درازی اور تکسر اور اعضا میں گرانی اور اطراف میں برودت اور نبض میں
اختلاف زیادہ ہوتے ہیں اور دق میں بجز اس بات کے کہ تپ دق ظاہر ہو جائے اور کوئی بات ظاہر نہیں ہوتی بشرطیکہ
دوسری تپ اس کے ساتھ مرکب نہ ہو اور مرکب ہونے کا یہ نشان ہے کہ تپ نرم ہے اور عفنہ کی نوبت پر شدت کر آئے
اور قشعریرہ یا نافض سے خالی نہ ہو اگر مادہ عفنی رگوں سے باہر ہے اور اسی طرح جونسی تپ کے ساتھ کہ مرکب ہو اس
کے اعراض خاصہ سے جان سکتے ہیں اور جب کہ پہلی رطوبت خرچ ہو جائے اور حرارت دوسری رطوبت میں پہونچے
تو دق کو اسی وقت میں ذبول کہتے ہیں ذبول کی یہ علامت ہے کہ آنکھیں گڑ جائیں اور خشک چیپڑے ان میں آئیں اور سر کے
استخواں معلوم ہونے لگیں اور کنپٹیاں بیٹھ جائیں اور پیشانی کا پوست کھنچ جائے اور پوست میں رونق اور تازگی نہ رہے اور
ایسا معلوم ہو کہ غبار آلودہ ہے اور بھویں بھاری اور آنکھیں خواب آلودہ معلوم ہوں اور ناک کی نوک اور گردن باریک
اور کان ہلکے اور چھوٹے ہو جائیں اور حنجرہ اور سینہ کے استخواں نکل آئیں اور بول میں دُہنیت اور چھوٹے چھوٹے
اجزا بہت معلوم ہوں اور بال بڑھ جائیں اور اُن میں جوئیں پڑ جائیں اور شانے چڑھ جائیں پھر جب کہ ذبول پہلے درجہ میں
رہے تو یہ نشان بھی بہت کم ہوں اور اسی طرح بڑھ جائیں یہاں تک کہ دوسرے درجہ میں پہونچے اور جب کہ دوسرے
درجہ سے تجاوز کرے اور تیسرے درجہ میں آئے تو بدن کے بال جھڑنے لگیں اور ناخن ٹیڑھے ہونے لگیں اور پوست اور استخواں
کے سوا کچھ نہ باقی رہے یہ اس بات کا نشان ہے کہ وصال قریب ہونے والا ہے اور جب تک کہ گوشت اور خون اور تازگی اور
قوت کا بقیہ باقی ہوتا ہے اور استخواں پر گوشت رہتا ہے تو امید رہتی ہے کہ فلاح کو پہنچے **تنبیہ** جبکہ حمائے یوم تین رات دن تجاوز کرے
اور ٹوٹنے کے نشان ظاہر نہ ہوں اور حرارت زیادہ نہ ہو مگر خشکی اس قدر بڑھ جائے کہ اس تپ میں نہیں ہو سکتی اور منہ پر زردی چھا جائے
تو جاننا چاہئے کہ حمائے یوم دق میں جا پڑا **علاج** جبکہ تحقیق ہو کہ تپ دق ہے تو جلد علاج میں کوشش کریں اور بہلانہ دیں کیونکہ یہ
تپ ابتدا میں جلد علاج پذیر ہوتی ہے اور اس کی تدبیر یہ ہے کہ تبرید اور ترطیب میں کوشش کریں پانچ وجہ سے ایک تو یہ کہ

گھر کی ہوا اور مکان اور فرش کی آرائش کریں دوسرے یہ کہ حمام اور آبزن اور تمریخ استعمال کریں تیسرے یہ کہ دودھ پلائیں اور اعضا پر ڈالیں
چوتھے یہ کہ شربت اور دوائیں مناسب دیں پانچویں یہ کہ غذا سے موافق کھلائیں اور ہر ایک کا بیان فائدہ علحدہ میں آتا ہے فائدہ
ہوا اور مکان اور فرش کی تدبیر اگر گرمی کا موسم ہو تو خنک مکان میں کہ شمال رُخ ہو بیمار کو رکھیں اور اگر اس مکان میں پانی جاری
ہو اور بستر پانی کے کنارے پر بچھائیں یا چارپائی پر بچھونا بچھا کے بیمار کو وہاں رکھیں تو بہتر ہے اور ترطیب زیادہ ہوتی ہے اور نہایت
خوب ہے اور نرم کتان کا بستر کریں اور عمدہ بستر حصیرۂ تازہ ہے کہ کتان سے اسکو بھریں اور ہر ہفتہ کے بعد تازہ کتان بدلتے رہیں یا اسی کو دھنکا
کام میں لائیں تاکہ نرم ہو جائے اور سرد پھولوں اور خوشبو کے اقسام مثل بنفشہ اور نیلوفر اور صندل اور گلاب اور کافور اور برف اور یخ
کے ڈھیر بیمار کے آگے رکھیں اور اُس کے گرد بڑے بڑے کونڈوں میں اور طاسوں میں نیم گرم پانی بھر کر رکھیں اور کتان کے پنکھے
بھگو کر آہستہ آہستہ ہلائیں اور صندل اور گلاب اور آب کشنیز تر اور آب برگ خرفہ اور آب حی العالم اور روغن گل اور روغن بنفشہ
میں کپڑا تر کر کے سینہ اور کتفین پر رکھیں جب وہ کپڑا گرم ہو تو اُس کو اُٹھا کر دوسرا رکھیں اور اس کپڑے کا استعمال
اس وقت چاہئے کہ غذا فم معدہ میں نہ ہو اور سات دن میں دو تین مرتبہ سے زیادہ نہ کریں کیونکہ تبرید کی افراط سے اعضاے
تنفس میں تنگی آتی ہے اور آواز رک جاتی ہے اور جب سرد کپڑوں کے استعمال سے بیمار کا بدن کانپنے لگے تو کپڑا مبرّدات نیم
گرم میں بھر کر کام میں لائیں اور پشت اور ناف اور تلوؤں اور ہاتھ اور ناک اور کان اور مقعد پر روغن بنفشہ اور روغن مغز تخم کدوے
شیریں مالش کرنا کلی نفع کرتا ہے اور اگر جاڑے کا موسم ہو تو مکان کی ہوا معتدل چاہئے اور بستر دھوئے ہوئے نرم کرپاس کا کہ اس میں روئی
زیادہ ہو مناسب ہے اور بیمار کو لباس فصول کے مناسب پہنائیں مثلاً گرمیوں میں کتان اور توزی اور جاڑوں میں کرپاس نرم اور شستہ
فائدہ حمام اور آبزن اور تمریخ کی تدبیر کا بیان چاہئے کہ حمام اور آبزن بہت خوب اور نیم گرم ہوں اور پانی میں اس قدر گرمی ہو کہ بیمار کو اچھا
معلوم ہو اور حمام کی گرمی اس قدر نہ ہو کہ دل کو گرم کرے اور سانس میں فرق آ لے اور پسینا آ جائے اور گرم پانی میں بنفشہ نیلوفر برگ کدو برگ کاہو
جوش دیں اور نہایت خوب ہے اور اگر کدو تراش کے اور تھوڑا کشک جو آبزن میں پکائیں تو بھی مفید ہے اور جبکہ حمام کا عزم کریں تو پہلے کشکا
کھلائیں اور دو ساعت صبر کر کے حمام میں لے جائیں اور آبزن میں بٹھلائیں اور حمام اور آبزن میں اسی قدر ٹھہرائیں کہ پوست نرم ہو اور
اس میں تری آ جائے اور حمام کے بعد بیمار کو سرد پانی میں غوطہ دیں گردن تک اور ایسا ہی بلا توقف نکال لیں اور پانی اس سے زیادہ
سرد نہ ہو جیسا کہ گرمیوں میں ہوتا ہے اور حمام کے بعد سرد پانی میں لانے کا یہ نفع ہے کہ حمام کی حرارت زائل ہو اور قوّت آ جائے
اور کھلے ہوئے مسامات اعتدال پر آئیں اس وجہ سے جو رطوبت کہ حمام اور آبزن سے اس کے بدن میں پہنچی ہے تحلیل نہ ہو اور
سرد پانی سے نکالنے کے بعد روغن ایسے مرطب مثلاً روغن بنفشہ روغن نیلوفر روغن مغز تخم کدو روغن مغز بادام ملیں اور چاہئے کہ
روغن کا پانی ملا کے ملیں انتباہ حمام کے بعد سرد پانی میں غوطہ دینا اُس شخص کو لائق ہے کہ ابھی کچھ گوشت اُس کے بدن پر موجود ہو
اور سرد پانی میں لانے کا یہ طریق ہے کہ حمام کے بعد اُس پانی میں کہ حمام کے پانی سے گرمی میں کم ہو لائیں پھر اس پانی میں کہ اُس کی
گرمی اس سے بھی کم ہو اور اسی طرح رفتہ رفتہ سردی مائل میں لائیں یہاں تک کہ سرد پانی کی نوبت پہونچے اور فائدہ بلا
ضرر حاصل ہو اور جب حمام اور سرد پانی اور روغن استعمال کر چکیں تو کوئی نرم چیز کھلائیں مثلاً حریرہ کہ کشک جو کا بنائیں یا
دوغ تازہ یا زردہ بیضہ نیمبرشت اور اگر غذا کھانے کے بعد جب چار ساعت گذریں تو ایک دفعہ پھر حمام میں لے جائیں تو کلی فائدہ
ہوتا ہے اور چاہئے کہ حمام کے لے جانے میں اور آبزن کے بٹھانے میں بیمار کو کوئی حرج نہ ہو یہاں تک کہ اگر آبزن میں آنے سے
تکلیف ہو تو چاہئے کہ ایک تھیلے میں بٹھلا کے تھیلے کو دونو طرف سے پکڑ کے اُٹھائیں اور گردن تک پانی میں بٹھائیں اور

اسی طرح دو تین بار برابر نہلائیں اور نکال لیں اور جلد باہر نکال لائیں تاکہ ضعف نہ ہو ف صاحب اکسیر اعظم لکھتا ہے کہ یہ آبزن حمیات
دق میں بہت مفید ہے اور تبرید کے سبب سے بہت نافع ہے اسکی ترکیب گل نیلوفر گل بنفشہ تخم خشخاش جو مقشر نیم کوب تخم خطمی برگ
کاسنی برگ بید برگ خبازی تراشہ کدو تراشہ تربوز تراشہ خیار تخم کاہو برگ کاہو برگ خرفہ برگ اسفاناخ سب کو یا جو ان میں سے
میسر ہو بہت سے پانی میں جوش دے کے مریض کو اس میں بٹھائیں لیکن پانی بیمار کی گردن تک ہو تاکہ سر باہر رہے اور پانی نیم گرم
ہو اور آبزن سے نکلنے کے بعد بدن کو کپڑے سے پونچھ کر روغن بارد سے مالش کریں جیسے روغن کدو روغن خشخاش وغیرہ اور اطباے
ہند کے نزدیک بکری یا گائے کے دودھ سے آبزن کرنا مفید ہے اور مالش بھی اسی سے کریں **فائدہ** دودھ اور
دوغ کی تدبیر کے بیان میں جو دق میں استعمال کرتے ہیں اس میں چند شرائط ہیں کہ اگر ان کی رعایت نہ کریں تو اس میں
نقصان ہوتا ہے اور انجام میں وبال ہوتا ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ کسی دوسری تپ کے ساتھ تپ دق مرکب نہ ہو دوسری
شرط یہ ہے کہ بدن میں کوئی زاید مادہ ایسا نہ ہو کہ متعفن ہو جائے تیسری شرط یہ ہے کہ دق کے سوا کوئی اور عارضہ ایسا نہ ہو
جس کو دودھ اور دہی نقصان کرے چوتھی شرط یہ ہے کہ بیمار کی طبیعت ایسی نہ ہو کہ دودھ پینے سے بہت دست آنے لگیں پانچویں
شرط یہ ہے کہ پلانے کے بعد بیمار کو ایسی چیز سے منع کریں جس سے دودھ معدہ میں بستہ ہو جائے اور مدقوق کے لئے سب قسم سے بہتر
عورتوں کا دودھ ہے پھر گدھی کا دودھ پھر بکری کا دودھ اور شیر خر میں کچھ شرائط ہیں ایک تو یہ کہ اس کے جننے پر چار مہینے گذریں
اور تندرست اور جوان اور قوی الہاضمہ ہو اور تمام حیوانات کی قوت ہاضمہ کا یہ نشان ہے کہ اس کے سرگین میں بہت بدبو نہ ہو اور
خشکی اور تری میں معتدل ہو دوسری شرط شیر خر کے دینے میں یہ ہے کہ ایک پیالہ گرم پانی سے بھریں اور اس پیالے میں چینی
کا پیالہ رکھکر پھر اس میں دودھ دوہیں اور دوہنے کے بعد بلا توقف پلائیں اور اگر ان دونوں شرطوں کی رعایت نہ کریں تو
ضرر ہوگا اور جونسا دودھ مدقوق کو پلائیں اس کا اندازہ اور ترتیب یہ ہے کہ پہلے دن آدھا سکرہ دیں اور دوسرے دن
ایک سکرہ اور ہر روز اسی طرح سے آدھا سکرہ بڑھائیں سات دن تک چنانچہ ساتویں دن ساڑھے تین سکرے آجائیں پھر
سات دن تک اسی طرح رکھیں نہ گھٹائیں نہ بڑھائیں اس کے بعد ہر روز آدھا سکرہ کم کریں اور جالینوس کہتا ہے کہ جب دودھ
پلانے کے بعد ایک ساعت گذرے تو بیمار کی نبض دیکھیں کہ اگر دودھ پینے سے پہلے کی نسبت زیادہ قوی اور مائل بعظم معلوم ہو
تو اس بات کی علامت ہے کہ دودھ خوب ہضم ہوا اور فاسد نہ ہوا پھر دوسرے دن زیادہ دینا چاہئے اور اگر ضعیف اور مختلف یا
صغیر اور متواتر معلوم ہو تو اس بات کی دلیل ہے کہ دودھ فاسد ہوا پھر دودھ کے پلانے میں توقف کریں اور اسی طرح جب کبھی
دودھ پلانے میں حرارت محسوس ہو اور تپ کے آثار معلوم ہوں تو دودھ سے منع کرنا واجب ہے اور [illegible] آب جو اور
آب تربز اور آب تخم خرفہ اور اقراص کافور دیں انتہا وہ جہاں کہیں دودھ پلانے سے عفونت پیدا ہو تو شربت آلو اور شربت بنفشہ اور [illegible]
[illegible] طبیعت کا نرم کرنا چاہئے اور اس کی احتیاط کہ دودھ معدے میں پنیر نہ ہو اس طرح کرے کہ جسقدر دینا منظور ہو [illegible]
دیں اور تھوڑا نمک اور شہد اس میں ملائیں اور کہتے ہیں کہ شکر شہد سے بہتر ہے اور جہاں کہ طبیعت نرم ہو تو نمک نہ ملائیں اور شکر
[illegible] اور جس دن کہ دودھ پلائیں یا پلانے کا ارادہ ہو تو [illegible] سے منع کریں اور [illegible] نزدیک [illegible]
دودھ میں [illegible] پانی ملا کے جوش دیں جب آدھا باقی رہے تو شکر ملا کے دیں کہ فائدہ کرتا ہے اور جہاں کہیں کہ طبیعت [illegible] پیدا ہو تو
دودھ نہ پلانا چاہئے اور [illegible]
اگر تپ دق کے ساتھ سرفہ ہو تو ایک درم کتیرا دودھ میں [illegible] مدقوق کو دوغ کے

دینے کا طریق اس طرح پر ہے کہ گائے کا دہی لے کے اُس کو متھیں کہ مسکہ علیحدہ ہو جائے اور دوپہر تک رکھ چھوڑیں کہ کچھ ترشی کا مزہ اس میں آجائے اور جب آدھا دن گذر لے تو اُس کو ہلائیں تاکہ اس کا پانی کہ اوپر آگیا ہے سب اس میں مل جائے پھر ایک پاکیزہ روئی بھون کے اور کوٹ کے نرم کر کے دس درم کے اندازہ سے تیس درم دوغ میں ڈال کے رکھ دیں تاکہ مل جائے پھر بیمار کو دیں اور دوسرے دن پانچ درم دوغ زیادہ کریں اور ایک درم روئی کم کریں اور اسی طرح ہر روز پانچ درم دوغ بڑھائیں اور ایک درم روئی گھٹائیں یہاں تک کہ روئی موقوف ہو پھر ہمیشہ پانچ درم دوغ گھٹائیں اور ایک درم روئی بڑھائیں یہاں تک کہ دوغ تیس درم اور روئی دس درم پر آ جائے اور جس شخص کو یہ دوغ ایک مدت دراز تک دینا چاہیں تو روئی آدھے درم کے اندازے سے بڑھائیں اور اُسی قدر گھٹائیں **انتباہ** جب اندیشہ ہو کہ دوغ کے سبب سے کوئی تپ یا عفونت پیدا ہوگی تو دوغ کو قرص طباشیر کے ساتھ دینا چاہیئے **قرص طباشیر** کہ یہاں کام آتا ہے طباشیر چار درم گل سرخ چھ درم مغز تخم خیارین مغز تخم کدوے شیریں تخم خرفہ ہر ایک تین درم گل ارمنی کہربا ہر ایک دو درم کوٹ چھان کے بارتنگ کے پانی میں یا لعاب اسپغول میں ملا کے قرص بنائیں ہر ایک قرص وزن میں ایک مثقال ہو **فائدہ** یہ نسخہ حکیم علوی خان کے مجربات سے ہے کہ حب شفا کے نام سے مشہور ہے اور مدقوق اور مسلول اور نزلات حارہ اور صاحب قلب حار کیلئے نافع ہے اس کی ترکیب مروارید سودہ ایک مثقال شکر تیغال مغز تخم خیارین صمغ عربی چھ چھ درم گل نیلوفر ایک مثقال تخم خطمی سفید ایک درم کثیرا مغز تخم کدوے شیریں تخم کاہو تخم بستان افروز مغز بہدانہ نشاستہ طباشیر صندل سفید تخم خرفہ مقشر رب السوس سرطان ماہی عنبر اشہب دو دو درم کافور قیصوری آدھا دانگ افیون مصری زعفران آدھا آدھا درم دواؤں کو کوٹ پیس کے لعاب بہدانہ میں چنے کے برابر گولیاں بنائیں مقدار خوراک پانچ عدد اور اگر مزاج گرم ہیں رب السوس ایک درم اور عنبر آدھا درم ملائیں تو بہت بہتر ہے **فائدہ** دق والے کے اشربہ اور اغذیہ کی تدبیر ہر روز صبح کے وقت قرص کافور شربت خشخاش یا آب انار شیریں یا آب تربز یا آب کدو یا آب خیار کے ساتھ یا جلاب کے ہمراہ دیں اور جب آفتاب طلوع ہو تو کشکاب سرطانی آب انار شیریں ملا کر یا جلاب ملا کر پلائیں اور جب کشکاب دینے کے بعد چار ساعت گذرے تو شربت عناب یا شربت خشخاش بیس درم سرد پانی میں ملا کے پلائیں اور سونے کے وقت لعاب اسپغول اور جلاب شراب عناب کے ساتھ یا آب تخم خرفہ اور شکر روغن بادام یا لعاب بہدانہ اور جلاب دیں **انتباہ** اشربہ مذکورہ کو اس وقت دیں کہ معدہ ضعیف نہ ہو اور نہیں تو آب انار شیریں کے سوا کچھ نہیں دے سکتے **کشکاب سرطانی** کی ترکیب سرطان جس کو فارسی میں خرچنگ اور ہندی میں کیکڑا کہتے ہیں میٹھے پانی سے کہ جاری ہو منگا کے اُس کی شاخوں اور پاؤں کو توڑ ڈالیں اور اس کو نمک اور راکھ سے کئی دفعہ مل کر دھوئیں تاکہ اُس کی بساہند اور میل نکل جائے پھر کشکاب میں ڈال کر پکائیں جیسا کہ معمول ہے اور سرطان مادہ بہتر ہے اور مادہ ہونے کا یہ نشان ہے کہ اگر اُس میں سوئی چبھوئیں تو رطوبت سفید دودھ کی صورت نکلے اور جہاں کہیں کہ سرطان موجود نہ ہو تو اُس کے عوض عناب اور خشخاش کشکاب میں جوش کر کے روغن بادام ڈال کے کھلائیں کشکاب کہ ذبول کی ابتدا میں نفع کرتا ہے کدو کا پانی لیکے اور کشک جو سرطان موصوف اس میں پکائیں اور روغن بادام یا روغن کدو ڈال کے دیں اور اگر طبیعت نرم ہو تو قرص خشخاش دیں **قرص خشخاش کی ترکیب** تخم خشخاش سپید مغز تخم کدوے شیریں تخم خرفہ مغز تخم خیارین مغز بہدانہ ہر ایک چھ درم صمغ عربی طباشیر گل قبرسی مغز تخم کدوے شیریں تخم حماض ہر ایک تین درم نشاستہ دو درم گلسرخ پانچ درم کافور ایک درم تخم اور مغز اور صمغ کو بھون لیں اور باریک پیس کے قرص بنائیں ہر ایک قرص کا وزن بیس دو درم اور ہر روز صبح کے وقت ایک قرص سیب یا بہی یا امرود چنے کے پانی میں ملا کے دیں اور بھنے ہوئے جو کا کشکاب بنائیں اور پکاتے وقت تھوڑا حب الآس اور بہی کے ٹکڑے

کرکے ڈالیں اور پکنے کے بعد گل ارمنی اور صمغ عربی باریک پیس کے تھوڑا اس میں ملا کے کھلائیں **قرص کا دوسرا نسخہ**
کہ اسہال کو روکتا ہے گل ارمنی نشاستہ بلوط بریاں تخم حماض گل سرخ ہر ایک چار درم طباشیر کہربا ایک تین درم زرشک صاف چھ درم
معمول ہے کے موافق قرص بنائیں اور رب بہی یا رب سیب یا شراب اجرود یا شراب مورد کے ہمراہ دیں اور رات کے وقت ایک مثقال اسپغول
بریاں اور آدھا درم صمغ عربی بریاں اور آدھا مثقال گل ارمنی اور ایک درم سرطان رب بہی یا رب سیب کے ساتھ دیا کریں جب تک کہ
شکم میں قبض ہو **فائدہ** غذا کی تدبیر جبکہ شوربہ اور کباب اور دودھ اور دہی اور جو کچھ کہ دیں ہضم ہو جائے تو غذا دیں اور چاہیے کہ غذا
کو کئی مرتبہ تھوڑا تھوڑا کر کے دیں تاکہ گرانی نہ کرے اور حرارت نہ بڑھ جائے اور یہ غذائیں یہاں مفید ہیں بنو اش مقشر کہ اس کے ساتھ کاہو
اور اسفاناخ یعنی پالک اور کدو اور مغز بادام کو کوٹ کر پکائیں اور قلیہ کدو اور قلیہ خیار اور قلیہ پالک وغیرہ دینا چاہیے اور اگر پکی ہوئی
روٹی گرم پانی میں تر کر کے پھر اس کا پانی گرا دیں اور بھیگی ہوئی روٹی کو آب یخ میں لگا کر کھائیں تو تپ کی حرارت کو باطل کرتی ہے اور
کشک جو کہ عدس سرخ اور کدو اور ساق کاہو سب کو ملا کے پکائیں اور روغن بادام یا اس کے شیرے کے ہمراہ دیں تو وہی تاثیر کرتا
ہے اور اگر قوت ضعیف ہو تو سرد پانی شراب میں ملا کے پلائیں اس طرح سے کہ شراب ایک حصہ اور پانی تین حصہ ہو اور جہاں کہ صفرا غلبہ
کرے تو مصوص دراج اور تیہو اور چوزۂ مرغ خانگی اور ہلام اور قریص بزغالہ اور گوسالہ کے گوشت کا اور تازی مچھلی چھوٹی قسم کی مصوص
بنا کے موافق ہے اور بیضۂ مرغ نیمبرشت بہت مفید ہے اور پنیر تر کہ نمکین نہو اس کا اندیشہ نہیں اور زیرباج کہ نہایت ترش نہ ہو ولباچ اور
چوزۂ مرغ خانگی اور بہت سے مغز بادام اور شکر کے ساتھ چاشنی کے طور پر بنا کے دیں تو اچھا ہے اور میووں سے انار بیدانہ اور میٹھا سیب پکا
ہوا اور تربز اور خیار تھوڑا تھوڑا دینا جائز ہے اور مٹھائی کی قسم سے حلوا سے تر کہ شکر اور روغن بادام اور تخم خشخاش سے بنائیں موافق ہے
اور اگر تخم خشخاش نہو تو مغز تخم کدوے شیریں اور مغز تخم خیار اور خیار بادرنگ لوبیا اور مغز بادام کوٹ کے اس کا بدل کریں اور فطیری
روٹی دینی نہ چاہیے اور شدت سے سرد پانی کلی نقصان کرتا ہے اور حرارت غریزی کو مردہ کرتا ہے یا دق الشیخوخت میں ڈالتا ہے **انتباہ** جہاں تک کہ ممکن
ہو احتیاط کریں کہ طبیعت نرم نہ ہو اور جب کہ نرم ہو تو عنبر اور زعرور اور نشاستہ بلوط نفع کرتے ہیں اور جبکہ مدقوق ضعیف اور بے قوت ہو چنانچہ
غشی آنے لگے تو ماء اللحم دینا چاہیے ماء اللحم کی ترکیب بزغالہ کا گوشت لے کے اس سے سپیدی الگ کریں اور سرخی کا کباب بنا کے
دیگچی سنگین یعنی پتھاری میں ڈالیں اور تھوڑا گلاب ڈال کے پتیلی کا منہ ڈھانک کے نرم آنچ پر رکھیں تاکہ گوشت سے پانی علیحدہ ہو اور ابھی نہ
پکا ہو کہ اس کا پانی لیویں اور گوشت کو بھی نچوڑیں کہ اس میں تری بالکل نہ باقی رہے پھر اس پانی کو پتیلی میں ڈال کے جوش دیں تاکہ
پاس کی چربی دور ہو جائے اور تھوڑا نمک اور کشنیز مقشر ملا کے کھلائیں کہ باذن اللہ قوت کی حفاظت کرے **تنبیہ** جاننا چاہیے کہ اگر تپ
دق پہلے درجے میں ہے تو تبرید اور ترطیب کی زیادہ حاجت نہیں پڑتی اگر جبکہ ذبول کی نوبت پہنچے اور یہ مفردات اور مرکبات مشروحہ جو
گذر چکے حاجت کے موافق کام میں لائیں **ف** صاحب اکسیر اعظم نے لکھا ہے کہ اگر گدھے کے کان پر استرہ مار کر پانچ یا چھ قطرہ اس کے خون
کے لیویں اور آب باراں میں ملا کے پلائیں اور غذا ماء الشعیر کے سوا کچھ نہ دیں اور اسی طرح کئی دن تک کریں تو مایوس کو شفا حاصل ہوتی
ہے اور اطبا کہتے ہیں کہ جس عورت کو اول مرتبہ خون حیض جاری ہو اس کا لتہ لے کے بخور کریں تو ازالہ احساسے دقیہ میں اسرار
خفیہ سے ہے اور جس گھر کے لوگ کہ اکثر تپ دق میں مرتے ہوں اگر یوم شنبہ یا یکشنبہ قضا کا اتفاق ہو تو چاہیے کہ
اس کا پاجامہ جنازہ اٹھانے کے بعد فوراً باہر کے دروازے کی دہلیز پر جلائیں انشاء اللہ تعالیٰ پھر یہ مرض اس
گھر کے لوگوں میں سے کسی کو نہ ہوگا اور اطبا کہتے ہیں کہ یہ عمل مجرب ہے **فائدہ دق الشیخوخت اور دق الہرم**
کے بیان میں یعنی بڑھاپے کی دق جاننا چاہیے کہ یہ مرض حمیات کے اجناس میں داخل نہیں مگر اطبا کی عادت

اسی طرح ٹھہر گئی ہے کہ تپ دق کی ذیل میں اس کو ضبط کرتے ہیں اس جہت سے کہ مدقوق حقیقی اور مدقوق الہرم میں مشابہت ہے کیونکہ
اس مرض میں آدمی مدقوق کی صورت نظر آتا ہے اور باوجود بڑھاپا نہ آنے کے بوڑھوں کا سا حال ہو جاتا ہے اس واسطے دق الشیخوخت
بولتے ہیں اور یہ مرض بوڑھوں کو جوانوں سے زیادہ اور جوانوں کو لڑکوں سے زیادہ عارض ہوا کرتا ہے - اور دق الہرم کے
پانچ سبب ہیں اول تو یہ کہ سرد پانی بے وقت پیا جائے مثلاً ریاضت قوی کے بعد اور جماع کے بعد اور حمام کے بعد کہ ابھی مسامات
کھلے ہوئے ہیں اور طبیعت اپنے حال پر نہیں آئی اور عفونی تپوں میں کہ ابھی مادہ خام ہے کیونکہ اس حال میں پانی کا پینا قوت کو
باطل کرتا ہے اور حرارت غریزی کو ضعیف دوسرا یہ کہ بڑے بڑے انجرے رطوبات فاسدہ سے اٹھ کر دل میں آئیں اور دل کو سرد
کریں تیسرا یہ کہ ریاضت وغیرہ کے سبب سے رطوبات کا ذوبان ہو اور حرارت غریزی کا مادہ تحلیل ہو کے سردی اور خشکی
غلبہ کرے چوتھا یہ کہ استفراغات قویہ کا اتفاق ہو اور حرارت غریزی کا مادہ خرچ ہو جائے پانچواں یہ کہ گرم بیماریوں میں حد سے
زیادہ سردی کا استعمال کیا جائے اس سبب سے مزاج بدل جائے اور خشکی غالب آئے اور اکثر پانی کا افراط خاص کر نہایت
سرد کا گرم تپوں میں اور تپ دق میں ہرم کا باعث ہے غرضکہ یہ بیماری جب مستحکم ہو جاتی ہے تو علاج نہیں ہو سکتا
اور اس مرض کی یہ علامت ہے کہ بول میں سفیدی اور رقت کا ہونا اور التہاب اور حرارت کا نہ ہونا اور جو کچھ ذبول میں
لکھا گیا ہے وہ ظاہر ہونا اور بیمار کا بوڑھوں کے مشابہ ہونا علاج مزاج کی تعدیل کریں تاکہ مرض مستحکم نہ ہو اور اگر مستحکم ہو گیا ہے
تب بھی علاج نہ موقوف کریں کہ اللہ کے حکم سے ہلاک عاجل سے بے اندیشہ رہے اور اس کے معالجہ میں قانون کلی یہ ہے کہ مزاج کو
گرمی اور تری معتدل پر پھیر لائیں اور یہ اس طرح پر ہوتا ہے کہ ہر روز صبح کے وقت ترنج مربے اور شقاقل مربے تھوڑا شہد کے ساتھ دیں پھر
ایک ساعت کے بعد پانچ عدد بیضہ مرغ نیم برشت یا زیادہ کھلائیں اور اس کے اوپر شراب انگوری چالیس درم کے اندازہ سے دیں اور
دو ساعت کے بعد استحمام اور آبزن کریں اور حمام کے بعد جب ایک ساعت گذرے تو اسفید باج کہ اس میں دارچینی اور زنجبیل اور
خولنجان کبوتر اور برہ اور مرغ فربہ کے گوشت میں جوش کرکے مع گوشت و شوربا کھلائیں اور غذا کھلانے کے بعد سونا لازم سمجھیں اور جو کچھ
مثقل ہو اس سے بچائیں اور اطبا کہتے ہیں کہ شہوت تھوڑا تھوڑا اکثر اوقات میں خوف ہے اور حقنہ کہ برہ کی سری اور پایہ سے بنائیں استعمال
کرنا اس طریق پر کہ تین دن برابر استعمال کریں اور پانچ چھ روز چھوڑ دیں پھر تین دن تک استعمال کرکے پانچ دن موقوف کریں اور اسی طرح کئی
مرتبہ مکرر کریں اور ہر بار کہ حقنہ استعمال کریں روغن نرگس اور روغن سوسن اور روغن خیری اعضا پر ملیں کہ نہایت مفید ہے اور جبکہ فائدہ معلوم ہو
اور قوت آجائے تو بڑی بڑی معجونیں مثلاً دواء المسک اور مثرودیطوس اور تریاق کبیر نفع کرتے ہیں اور جماع کسی وجہ سے جائز نہیں حقنہ مذکورہ
کی ترکیب برہ کی سری اور پائے صاف کرکے بھون لیں آش جو کشک گندم نخود ایک ایک مٹھی شبت دس درم بابونہ سات درم خشک
آٹھ درم انجیر سیاہ فربہ دس دانہ اس میں ملا کے پانچ سیر پانی میں جوش دیں جب ایک تہائی باقی رہے تو صاف کریں اور دس استار
کے اندازہ سے دس درم روغن گاؤ اور دس درم روغن کنجد تازہ اور پانچ درم روغن بان اور دو درم موم سفید پگھلا کر اس شوربے
میں ڈال کے حقنہ کریں اسی طریق پر کہ گذرا اور حقنہ کے بعد بدن پر روغن ملنا لازم سمجھیں ف شیخ کہتا ہے کہ اس مرض کے معالج کو
چاہئے کہ جب تک مرض کا استحکام نہ ہو تو امید صحت پر علاج کرے اور مستحکم ہو جانے کے بعد اس امید پر کہ زمانہ ہلاکت
میں بدون حصول شفا کچھ توقف ہو اور اس مرض کے علاج کا یہ قاعدہ ہے کہ تسخین اور ترطیب پہنچائیں اور
مرطبات میں سے حمام ہے جیسا کہ معلوم ہوا اور اس کو بدون ہضم غذا کے استعمال نہ کریں اس لئے کہ اگر کھانا کھانے
کے بعد بھی استعمال کریں تو قوت کو ساقط کرتا ہے اور دوسری تدابیر غذا اور دوا وغیرہ کو اسی پر قیاس کریں اور خجندی کہتا ہے کہ

حق یہ ہے کہ اس مرض سے شفا پانے کی امید نہیں اس لئے کہ ترطیب سے نفع ہوتا ہے اور ترطیب اغذیہ سے حاصل ہوتی ہے اور ہضم سے تمام ہوتی ہے اور اس قسم کے مریضوں کا ہضم بسبب برودت کے ضعیف ہوتا ہے اور وہ تسخین کا محتاج ہے اور اکثر مسخنات مجففات ہیں بلکہ تمام مسخن مجفف قوی ہیں اور اطبا کہتے ہیں کہ ایسے مریضوں کو جو غذا کہ گوشت کے اقسام سے کھلائی جائے اُس کے ہضم ہونے کے بعد شراب یا پانی یا گلاب میں یا جو کوئی چیز حال مریض کے مناسب ہو اوس میں ملا کے پلانا نافع ہے اور کوئی دوا اس کے برابر نہیں **فائدہ معرفت بحران** کے بیان میں بحران لفظ یونانی ہے اسکے معنی دشمن پر دشمن کا غلبہ اور اطبا کی اصطلاح میں یہ مراد ہے کہ طبیعت کا بیماری کے مقابل میں کوشش کرنا اور اس سبب سے بدن میں ایک تغیر عظیم پیدا ہوتا خواہ اچھے حال میں خواہ بُرے حال میں اور جاننا چاہئے کہ بیمار کے حال میں جو تغیر آتا ہے وہ آٹھ قسم کا ہوتا ہے اول تو یہ کہ طبیعت غالب آکر مرض کے مادہ کو یکبارگی بدن سے نکال دے اس کو بحران جید تام کہتے ہیں یعنی کامل دوسرے یہ کہ یکبارگی طبیعت مغلوب ہو جائے اور مرض غالب آکے فی الفور ہلاک کرے اس کو بحران ردی تام بولتے ہیں اور تام جید ہوتا ہے اور ردی امراض حادہ کو مخصوص ہے تیسرے یہ کہ اگرچہ طبیعت غالب ہو اور بحران اچھا ہو مگر سب مادہ ایکبارگی دفع نہ کرے بلکہ باقی کو تھوڑا تھوڑا دفع کرے چوتھے یہ کہ اگرچہ طبیعت کا غلبہ اولاً خوب ظاہر نہ ہو لیکن طبیعت مادہ کا تھوڑا تھوڑا لے جاتی ہے اور آخر میں اُسکا غلبہ دفعۃً ظاہر ہو اور مرض کو دفع کرے ان دونوں بحرانوں کو جید ناقص کہتے ہیں پانچویں یہ کہ مرض غالب آئے اور بحران بد واقع ہو مگر یکبارگی ہلاک نہ کرے بلکہ اس کے بعد طبیعت کو کچھ کچھ ضعیف کرتا رہے یہاں تک کہ ہلاک کرے چھٹے یہ کہ اگرچہ مرض غالب ہے مگر اس کا غلبہ خوب ظاہر نہ ہو بلکہ طبیعت کو تھوڑا تھوڑا ضعیف کرتا ہے آخر دفعۃً مرض غلبہ کرے اور طبیعت مغلوب ہو جائے اور بیمار کو ہلاک کرے ان دونوں بحرانوں کو ردی ناقص کہتے ہیں اور آخر کی یہ چاروں قسمیں بحران مرکب کہلاتی ہیں اور مرکب اس لئے نام رکھا کہ ان میں بیمار کے حال میں ملا جلا تغیر ہوتا ہے۔ ساتویں یہ کہ طبیعت تھوڑی تھوڑی قوت پاتی ہے اور مرض کے مادے کو رفتہ رفتہ پکاتی ہے اور ایک مدت میں مادے کو دفع کرے اور تغیر عظیم ظاہر نہ ہو اس قسم کے تغیر کو تحلیل کہتے ہیں آٹھویں یہ کہ مادہ تھوڑا تھوڑا غلبہ پاتا ہے اور پکتا نہیں اور طبیعت روز بروز ضعیف ہوتی ہے اور تغیر عظیم ظاہر نہیں ہوتا یہاں تک کہ بیمار ہلاک ہوتا ہے اس کو ذبول اور ذوبان کہتے ہیں اور تحلیل اور ذبول امراض مزمنہ سے مخصوص ہیں اور جب کہ طبیعت بحران کے وقت مادے کو ایکبارگی دفع نہ کر سکے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اعضائے رئیسہ سے دفع کرکے دوسرے اعضا پہ ڈالتی ہے اس کو بحران انتقالی کہتے ہیں اور اُس کے بہت انواع ہیں بعض تو جید ہیں اور بعض ردی جید تو یہ ہیں جیسے یرقان اور خارش اور قوبا اور بہق اور ردی یہ ہیں جیسے اورام اور خراج اور دبیلہ اور طاعون اور نملہ اور نار فارسی اور آبلہ اور آکلہ اور خناق اور برص اور غدد اور داء الفیل اور لقوہ اور ذوالی اور تشنج اور وجع الورک اور وجع الظہر اور وجع الرکبہ اور بحران جب ان امراض کی طرف انتقال کرتا ہے تو اس کو اس سبب سے ردی کہتے ہیں کہ اگرچہ اصل مرض دور ہو جاتا ہے لیکن بیمار دوسرے ایسے مرض میں مبتلا ہوتا ہے کہ ان میں سے بعض تو حاد ہیں اور بعض مزمن اور بحران انتقالی اُسی جگہ ہوتا ہے کہ جہاں مادہ غلیظ ہو اور قوت ضعیف کیونکہ اگر قوت قوی اور خلط معتدل القوام اور قابل دفع ہوتا ہے تو بحران تام واقع ہوتا ہے اور بحران جید ہو یا ردی تام ہونے کے یہ نشان ہیں کہ قلق اور اضطراب کی شدت ہو اور ناقص ہونے کا یہ نشان ہے کہ امور مذکورہ میں قلت ہو اور یہ بات کہ ہر ایک عضو کا بحران کیونکر ہوتا ہے سو اس کا بیان اس فائدے کے آخیر میں آئے گا **انتباہ** جس مرض کے انجام میں سلامتی ہے اس کے چار درجہ ہوتے ہیں ابتدا اور تزاید اور انتہا اور انحطاط اور بحران تام وقت انتہا کے سوا نہیں ہوتا اور جو بحران مرض کی ابتدا میں ہو جاتا ہے مہلک ہے اور جو نسا تزاید کے وقت میں ہوتا ہے اگر جید ہے تو ناقص ہوگا اور اگر ردی ہے تو بیمار اس دن نہایت بدحال

ہوگا اور جونسا انتہا میں واقع ہوتا ہے سو اگر جیّد ہے تو مریض اسکے خوف سے دفعۃً نکل آیا اور اگر ردی ہے تو دفعۃً ہلاک ہوا اگر انحطاط کے وقت میں نہ بحران ہوتا ہے اور نہ موت اور نہ موت کا وقت ابتدا ہے اور تزاید اور اسہال اور جونسا بحران کہ بحران کے دن واقع ہو تو سلامتی کا نشان ہے اور جونسا اس سے پہلے واقع ہو تو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مادّہ بڑا ہے اور زیادہ اور طبیب کو مضطرب ہو غرض کہ انتہا کے وقت سے پہلے جو بحران کی حرکت ہوتی ہے یا تو اُسکا یہ سبب ہے کہ بیماری کی شدت ہے اور طبیعت عاجز آتی ہے یا کوئی سبب خارجی کہ طبیب کو بے وقت حرکت میں لایا مثلاً عوارض نفسانیہ اور اغذیہ اور اشربۂ نامُلائم اور بے وقت اور جب ایسا ہو کہ جس روز بحران نیک کی توقع پڑے اور علامت بد پیدا ہو تو نہایت بد ہوتا ہے تنبیہ بیماری کے زمانہ کے بعضے دن تو بحران کے ہوتے ہیں اور ان کو باحوریہ کہتے ہیں اور بعض دن اس بات کی خبر دیتے ہیں کہ کب ہونے والا ہے اور انکو یوم الانذار کہتے ہیں اور بعضے دن نہ باحوری ہوتے ہیں نہ انذاری کے مگر کسی انحراف سے بحران ان میں واقع ہوتا ہے اور انکو ایّام الواقع فی الوسط کہتے ہیں سو جونسے ایام میں بحران پڑتا ہے اور تمام اور نیک ہوتا ہے وہ گیارہ دن ہیں چوتھا اور ساتواں اور چودھواں اور بیسواں اور اکیسواں اور چھبیسواں اور ستائیسواں اور اکتیسواں اور چونتیسواں اور سینتیسواں اور چالیسواں اور جونسے دن ایسے ہیں کہ ان میں کبھی بحران ہوتا ہے اور کبھی نہیں اور وہ ایام واقع فی الوسط کہلاتے ہیں وہ چھ دن ہیں تیسرا اور پانچواں اور نواں اور گیارھواں اور تیرھواں اور سترھواں اور جونسے دنوں میں بحران ناقص پڑتا ہے اور تکلیف اور اندیشہ ہوتا ہے وہ آٹھ دن ہیں چھٹا اور آٹھواں اور دسواں اور بارھواں اور پندرھواں اور سولھواں اور اٹھارھواں اور انیسواں اور جونسے دنوں میں بحران نہیں پڑتا وہ تیرہ دن ہیں بائیس اور تئیس اور پچیس اور اٹھائیس اور انتیس اور تیس اور بتیس اور تینتیس اور پینتیس اور چھتیس اور اڑتیس اور انتالیس اور یہ جتنے دن کہ بحران ان میں ہوتا ہے یا نہیں ہوتا یہ کل تیس دن ہوتے ہیں صحیح مذہب کی رو سے اور بعضے پہلے اور دوسرے دن کو بھی بحران کے دنوں میں شمار کرتے ہیں اس واسطے کہ حمائے یوم پہلے یا دوسرے دن گذر جاتا ہے اور یہ گذر جانا حال کا تغیر ہے اور یہی بحران ہوتا ہے اور جو کچھ کہ ایام باحوریہ کی تعداد کا بیان گذرا یہ امراض حادّہ میں ہوتا ہے اور تمام حادّہ بیماریوں کا بحران اکثر امر ہیں جونسے دن کہ طاق ہوتے ہیں ان میں ہوتا ہے اسی واسطے تپ غب کا بحران گیارھویں دن چودھویں دن متوقع ہوتا ہے اور اکثر امراض میں تپوں کے دورے اور نوبتیں ایّام بحران کے عدد پر ہوتی ہیں مثلاً غب کے سات دورے ہوتے ہیں جیسے تپ محرقہ کے سات دن ہوتے ہیں اور بحران کی سختی اور قوت آٹھویں دن تک ہوتی ہے اور اسکے بعد کم ہو جاتی ہے اور جاننا چاہیئے کہ بعض بحران چار چار دن کا ہوتا ہے اور بعض سات سات دن کا اور بعض بیس بیس دن کا اور چار دن والے بحران کی قوت بیس دن تک تمام و کمال ہوتی ہے اور سات دن والے بحران کی قوت چالیس دن تک ہوتی ہے مگر امراض مزمنہ میں مہینہ اور برس کا عدد امراض حادّہ کے ایام کے عدد پر ہوتا ہے چنانچہ ربع سوداوی اور بلغمی میں سات مہینے نوبت غب کے سات دن کے برابر ہوتے ہیں اور بقراط نے چالیس دن کے بعد ساٹھ اور اسّی اور سو ایک سو بیس دن کے سوا اور دنوں کے ایّام بحران میں نہیں شمار کیا کیونکہ بیس بیس دن کے بحرانوں کی قوت ایک سو بیس دن تک ہوتی ہے غرضکہ بحران کا دن ایک سو بیس دن کے بعد یا سات مہینے کے بعد ہوگا یا سات برس کے بعد یا چودہ برس کے بعد یا اکیس برس کے بعد اور جان لینا چاہیئے کہ چالیسواں دن بحران کا امراض حادّہ میں سب سے پچھلا ہے اور امراض مزمنہ میں سب سے پہلا سو اگر مادّہ نہایت حاد ہے تو بحران چوتھے دن ہوگا اور نہیں تو جسقدر اسکی حدت میں کمی ہوگی اسیقدر دیر کو ظاہر ہوگا چالیس دن تک اور مرض مزمن جسقدر زیادہ مزمن ہوگا اسکا بحران چالیسویں دن سے اسیقدر دور ہوگا اور ایام انذار وہ ہیں کہ بحران کی خبر دیں کہ کونسے دن ہونیوالا ہے اور انذار کے دن بھی کچھ تغیر واقع ہوتا ہے اسیوجہ سے انذار کا دن یوم بحران کا نصف

یہ ہوتا ہے لیکن یہ مناسبت حقیقی نہیں جیسا کہ مطولات میں شرح وار مذکور ہے اور تھوڑا سا یہاں بھی لکھا جاتا ہے جبکہ امراض حادّہ میں پہلے دن نضج کا اثر معلوم ہو تو بحران چوتھے دن ہوگا اور اگر بیماری بہت گرم سریع الحرکت ہے تو تیسرے دن بحران ہوگا اگر خفیف ہوگا تو چوتھے دن بحران ہوگا اور اگر چوتھا دن یوم انذار ہو اور بیماری گرم ہے تو بحران ساتویں دن ہوگا اور اگر خفت کے ساتھ ہو تو نویں دن ہوگا۔ اور اگر یوم انذار چوتھا دن ہے اور نشان بد معلوم ہوتے ہیں تو بحران چھٹے دن ہوگا اور اگر یوم انذار ساتویں دن ہے تو بحران گیارھویں دن یا چودھویں دن ہوگا اور اگر گیارھویں دن نوبت جلد آجائے اور بہت گرم ہو اور نضج کا نشان ظاہر ہو تو بحران چودھویں دن ہوگا اور اگر نضج کے نشان چودھویں دن ظاہر ہوں تو بحران سترھویں یا اٹھارھویں یا بیسویں یا اکیسویں دن ہوگا اور بیسویں دن اکثر ہوتا ہے اور جیسا کہ چوتھا دن ساتویں دن کی خبر دیتا ہے اور گیارھواں چودھویں دن کا انذار کرتا ہے ویسا ہی سترھواں دن بیسویں یا اکیسویں کی خبر سناتا ہے اور اٹھارھواں اکیسویں دن کی خبر کرتا ہے اور اکثر نضج کا اثر سترھویں دن ظاہر ہوتا ہے اور ضعیف ہوتا ہے اور بحران اکیس سے نکل کے چالیس پہنچتا ہے اور بیسویں دن چالیسویں دن کا انذار کرتا ہے اور ایام واقعہ فی الوسط ہیں جبکہ تیسرے دن نشان ظاہر ہوں تو بہتر ہیں بحران چھٹے دن ہوگا اور پانچواں دن نویں دن کا انذار کرتا ہے لیکن اگر برے نشان ہوں تو بحران آٹھویں دن ہوگا انتباہ امراض حادّہ میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بحران کے نشان تین دن برابر ہوتے ہیں یعنی بحران تین دن میں تمام ہو جاتا ہے اور جاننا چاہیے کہ اس تین دن میں جس روز کہ بحران کے نشان زیادہ اور شدت سے ہوں اسی کو بحران کا دن شمار کرنا چاہیے خاصکر اگر یوم انذار بھی اس پر گواہی دے اور وہ دن یوم باحوری بھی ہو اور یہی صحیح ہے تنبیہ امراض مزمنہ کے بحران کی علامت یہ ہے کہ مزمن صیفیہ جاڑوں میں زائل ہوں اور مزمن شتائیہ گرمیوں میں موقوف ہوں اور سرسام گرم وغیرہ کا بحران اکثر گیارہ دن میں ہو جاتا ہے اور جاننا چاہیے کہ محرقہ پتوں کا اور غب کا بحران یا تو پسینے سے ہوتا ہے یا قے یا اسہال سے اور محرقہ خالصہ کا بحران رعاف سے ہوتا ہے یا اسہال سے اور ورم جگر اکثر پسینے سے ہوتا ہے یا رعاف سے اور تپ بلغمی اور تپ ربع کا بحران پسینے سے ہوتا ہے یا اسہال سے اور ورم جگر اگر مقعر کی جانب میں ہے تو اسکا بحران پسینے سے ہوگا یا اسہال سے اور اگر محدب کی جانب میں ہے تو پسینے سے ہوگا یا ادرار سے اور سر کے امراض کا بحران مخاط سے ہوتا ہے یا دمعہ سے یا صدید سے کہ کان میں سے رس رس کے آتی ہے اور اعضائے تنفس کے امراض کا بحران نفث سے ہوتا ہے یعنی تھوک سے اور مادّہ رقیق کا بحران پسینے سے ہوتا ہے اور معتدل کا بحران رعاف سے یا ادرار یا اسہال یا قے سے اور خون بواسیر کا جاری ہونا اکثر امراض میں بحران نیک ہے خاصکر جہاں کہیں کہ معتاد ہو گیا ہو اور سب بحرانوں میں بہترین اور کامل تر رعاف ہے پھر اسہال پھر قے پھر ادرار بول پھر پسینا فائدہ اس بات کا پہچاننا کہ بحران کس طرف سے ہوگا سو جب مادہ کا میلان اوپر کی جانب ہوتا ہے تو اس کے سات نشان ہیں ایک تو صداع دوسرا دوار اور صدغین میں گرانی تیسرا طنین اور دوی چوتھا کانوں سے ایک دفعہ ہی بہرا ہو جانا پانچواں ان نشانوں کے پہلے یا ان کے ساتھ کان میں گرانی اور سانس میں تنگی کا ہو جانا چھٹا شکم کی پسلیوں کا اوپر کی جانب ہو لیں درد کے کھنچ جانا ساتواں سر کا گرم ہونا پھر اگر ان آثار کے ساتھ آنکھیں تیرہ ہو جائیں اور نیچے کا ہونٹ پھڑکنے لگے اور منہ سے پانی آئے اور غشیان عارض ہو اور فم معدہ میں درد اور دل میں اضطراب پیدا ہو تو جاننا چاہیے کہ بحران قے سے ہوگا خاصکر اگر تپ صفراوی ہو اور اس حال میں منہ زرد ہوگا اور اگر آنکھوں کے سامنے سرخ خطوط معلوم ہوں اور منہ اور ناک اور آنکھیں سرخ ہو جائیں اور آنسو آنکھ میں سے بلا کا یک آئیں اور ناک کھجائے اور سر کی رگوں میں ضربان ہو تو جاننا چاہیے کہ بحران رعاف سے ہوگا خاصۃً اگر بیماری دموی اور بیمار جوان ہو اور مادّہ صفراوی بھی اکثر رعاف کا بحران کرتا ہے اور اس کا یہ نشان ہے

کہ آنکھ کے سامنے زرد خیالات نظر آئیں اور تپ محرقہ ہو اور بحران کے دن جاڑا معلوم ہونا اور پوست میں خشکی کا ہونا دونوں رعاف کی علامت ہیں بشرطیکہ سلامتی کے دوسرے آثار ہوں اور نہیں تو موت کے آثار ہیں اور رعاف بہتر وہ ہے کہ جسطرف میں بیماری کا مادّہ ہو اسی جانب سے ہو اور جب مادّہ کا میلان اسفل میں ہوتا ہے تو اُس کے نشان یہ ہیں کہ بیمار کو پیچھے کے بدن میں الم اور حرارت معلوم ہو اور ران کے گوشتے یعنی چڈھوں اور سرین میں امتلا معلوم ہو اور جو کچھ اوپر کی جانب میں میلان مادّہ کے آثار ہیں وہ بالکل نہوں پھر اگر قضیب کے سرے میں جلن اور مثانہ میں گرانی اور بول غلیظ آئے اور عادت سے زیادہ اور رسوب اسمیں ظاہر ہو اور طبیعت میں قبض ہو اور پسینا کم آئے تو جاننا چاہیئے کہ بحران ادرار بول سے ہوگا اور ادرار بول کا بحران جاڑوں میں اور فصول سرد میں زیادہ ہوتا ہے اور اگر شکم میں قراقر ہو اور براز اور بول سبزی مائل ہو اور تمام بدن میں خاص کہ ناف سے نیچے پیچش اور گرانی معلوم ہو اور نبض صغیر اور قوی اور صلب ہو تو جاننا چاہیئے کہ بحران اسہال سے ہوگا خاص کر اگر تپ صفراوی میں بہت پانی پینے کا اتفاق ہو اور بول سپید اور رقیق ہو یا بیمار کی ایسی ہی عادت ہو کہ اسکی طبیعت نرم ہوا کرتی ہے اور دوسرا استفراغ کمتر ہو اور اگر بیمار عورت ہو اور کمر اور رحم میں درد اور گرانی پیدا ہو اور دوسرے بحران کا کوئی نشان معلوم نہو تو جاننا چاہیئے کہ بحران حیض سے ہوگا خاص کر اگر اسکی عادت کا وقت قریب ہو اور اگر مقعد میں درد اور بوجھ پیدا ہو اور پشت اور کمر درد کرے اور نبض میں کچھ عظم اور قوت ہو اور دوسرے بحرانوں کے نشان ظاہر نہ ہوں تو جاننا چاہیئے کہ مقعد کی رگوں کے کھلنے سے بحران ہوگا خاص کر اگر بیمار اس کا معتاد ہے اور جب مادّے کا میلان پسینے کی جانب ہوتا ہے اُسکی یہ علامت ہے کہ بول کمتر آئے اور طبیعت میں خشکی ہو اور ظاہر میں پوست خشک معلوم ہو اور بدن گرم ہو اور بخار گرم و تر اٹھیں اور نبض نرم اور موجی ہو اور بول جسقدر کہ آئے رنگین اور غلیظ ہو خاص کر اگر چوتھے دن رنگین اور ساتویں دن غلیظ ہو جائے اور جس جگہ بدن پر ہاتھ رکھیں اور جس قدر رکھا رہنے دیں وہ جگہ زیادہ گرم معلوم ہو سو جب یہ آثار ظاہر ہوں تو کہدینا چاہیئے کہ بحران پسینے سے ہوگا اور بیمار کو خواب میں غسل اور آبزن اور حمام کی تدبیر کا نظر آنا بھی پسینے کے آنے پر دلالت کرتا ہے اور بحران انتقالی کا نشان تپ کا شدت کر آنا اور استفراغ نہ ہونا اور نضج کا اثر ظاہر نہ ہونا اور تمام اعضا میں یا ایک عضو میں درد لازم ہونا اور کوئی بڑا اور خطرناک نشان نہونا مگر نضج کا نہونا سو جب یہ آثار ظاہر ہوں اور نبض قوی اور اس میں نظام ہو تو حکم کرنا چاہیئے کہ بحران انتقالی ہوگا پھر جونسا عضو کہ بہت ضعیف اور بہت گرم ہو اور درد کرے اور اس عضو کی رگوں میں اور اس کے حوالی میں امتلا ہو تو جاننا چاہیئے کہ مادّہ اپنی جگہ چھوڑ کر اس عضو پر گرنیوالا ہے اور بعض بحران انتقالی جیّد ہوتا ہے اور بعض ردی چنانچہ اسکی تعداد اوپر لکھی گئی اور جب معلوم ہو کہ مادّہ اپنی جگہ چھوڑ کر کسی عضو پر گرا چاہتا ہے اور اس عضو پر مادّہ کے گرنے سے آفت سخت آئیگی تو چاہیئے کہ اس عضو کو قوت دیں اور مادّہ کو کسی دوسرے عضو پر جو اُس سے زیادہ خسیس ہے اور اسپر مادّہ کے گرنیسے کم ضرر ہوتا ہے پھرا لائیں جس طریق سے کہ زیادہ آسان ہو اور اسکا طریق اسی بحث میں لکھا جائیگا اور جاننا چاہیئے کہ مریض کو بحران کے دن کسی وجہ سے حرکت نہ دیں اور ساکن رکھیں اور معاملہ طبیعت پر چھوڑ دیں لیکن اگر یہ جانیں کہ طبیعت اگرچہ غالب ہے مگر اپنے کام میں امداد کی محتاج ہے تو ہوسکتا ہے کہ اسکو اسکے ارادے کے موافق قوت دیں مثلاً اگر طبیعت مادّہ کو رعاف سے دفع کیا چاہتی ہے اور مدد کی محتاج ہے تو سر کو گرم رکھیں اور گرم پانی بہت سا سر پر ڈالیں اور اگر تعریق کی حاجت ہو تو گرم پانی بیمار کے آگے رکھکر بیمار اور پانی کے برتن پر ایک چادر ڈالیں اور پسینا رومال میں لیتے رہیں یعنی رومال سے پونچھتے رہیں تاکہ زیادہ نکلے اور اگر قے کی ضرورت ہو تو کرائیں اور اگر تلیین کی حاجت ہو تو طبیعت کو نرم کریں اور اگر ادرار کی محتاج ہو تو مدرات دیں جیسا کہ صداع بحرانی میں مفصل بیان کیا گیا

اور اسی طرح جو استفراغ بحرانی حد سے گذر جائے اور ضعف کا خوف ہو تو اسکو طبیعت کا مخالف سمجھیں اور اسکو بند کریں اور کسی بحرانی استفراغ کو بے ضرورت بند کرنا نہ چاہیئے۔ اس بات کا ذکر کہ مادّے کو ایک عضو سے پھیر کر دوسرے عضو پر ڈالیں اور یہ کئی طور پر ہوتا ہے - ایک تو یہ کہ جو عضو اسکے برابر ہے اتنا مضبوط باندھ دیں کہ درد کرنے لگے تاکہ الم کے سبب سے اس طرف مادّہ پھر جائے دوسرا یہ کہ جونسا عضو اُسکے برابر ہے اُس پر شیشہ یا شاخ یا کدو کا مجمہ لگائیں یا گرم و جاذب دوائیں اسپر ضماد کریں تیسرا یہ کہ اگر مادّہ داہنے ہاتھ میں ہو تو بائیں ہاتھ سے کوئی سخت کام کریں اور کوئی بھاری چیز اٹھائیں چوتھا یہ کہ اگر مادّہ سر میں یا آنکھ میں ہے تو چاہیئے کہ ایسی دوائیں اس پر استعمال کریں کہ درد ساکن ہو جائے اور پاؤں کو بہت زور سے ملیں یا گرم پانی میں رکھیں یا پنڈلی سے تلوؤں تک بہت زور سے باندھ دیں تاکہ مادّہ اوپر سے اُتر آئے اور اسی طرح جب کہ مادّہ باطن میں پڑنا چاہیئے اور معدہ اور سینہ کی طرف متوجہ ہو تو بازو اور رانوں کو بہت زور سے باندھیں تاکہ اطراف کی جانب پھر جائے اور ادرار بول تعریق سے رُک جاتا ہے اور پسینا ادرار بول سے اور قے اسہال سے اور اسہال قے سے غرض کہ جب مادّے کو کسی عضو سے پھیرنا چاہیں تو جانب مخالف میں اُتارنا چاہیئے خواہ دور کے عضو میں خواہ نزدیک میں مثلاً کسی شخص کے تالو اور منہ سے خون آتا ہے اور یہ چاہیں کہ جانب مخالف میں کہ قریب ہو اسکو پھیر دیں تو ناک کی جانب اسکو پھیر دینا چاہیئے اور اگر عضو میں بہت دور پھیر دینا چاہیں تو نیچے کے اعضا میں سے کوئی رگ کھولیں اسی طرح مثلاً ایک عورت کو بواسیر کا عارضہ ہے اور عضو نزدیک میں اس کو پھیر دینا چاہیں تو حیض کے طریق پر پھیر دیں اور اگر اُسکو بہت دور کے عضو میں پھیر دینا چاہیں تو اوپر کی آدھی جانب میں کوئی رگ کھولیں اور جب یہ چاہیں کہ عضو پر مادّہ نہ آئے تو قانون کلّی یہ ہے کہ پہلے درد کو ساکن کریں اسلئے کہ درد مادّے کو اپنی طرف کھینچتا ہے پھر جب کہ درد ساکن ہوگا تو مادّے کا ہٹانا آسان اور بے مزاحمت ہوگا اور کسی طرح سے عضو شریف اور عضو قوی الحس اور عضو ضعیف میں مادّہ لانا نہ چاہیئے جبتک ممکن ہو عضو خسیس پر کہ اس عضو سے زیادہ قریب ہو اور قوی اور حس اُس میں بہت کم ہو لانا چاہیئے اور جب مادّے کے ہٹانے اور پھیر دینے کی ضرورت ہو تو دیر نہ کریں کیونکہ ابتدا میں مادّے کا پھیر دینا آسان ہے اس جہت سے کہ ابھی تھوڑا سا ہے اور ظاہر ہو کہ اگر بدن میں مادّہ کم اور قلیل الحرکت ہے تو بدون استفراغ کے اسکا پھیر دینا کافی ہے کچھ ضرر نہیں کرتا لیکن اگر بدن میں امتلا ہے اور مادّہ کثیر الحرکت ہے تو امالہ مع الاستفراغ کرنا چاہیئے تاکہ کوئی دوسری آفت نہ برپا ہو اور اسکے اخراج میں محاذات اور مقابل کی رعایت لازم سمجھیں مثلاً اگر مادّہ داہنے ہاتھ کی جانب میں ہے تو فصد بائیں ہاتھ کی کھولنی چاہیئے یا بائیں پاؤں میں اور اسکے برعکس اور اگر مادّہ داہنی جانب میں اوپر کیطرف مائل ہے تو اُسی طرف کی فصد کھولیں داہنے ہاتھ میں یا داہنے پاؤں میں اور اگر بائیں طرف میں اوپر کی جانب مائل ہو تو بائیں ہاتھ میں یا بائیں پاؤں میں فصد کھولیں اور اسی طرح اگر مادّہ داہنے پاؤں میں ہے تو فصد بھی داہنے ہاتھ میں کرنی چاہیئے اور اگر بائیں پاؤں میں ہے تو بائیں ہاتھ میں کھولیں کیونکہ طرف مقابل سے مادّہ آسانی سے نکلتا ہے اور اسی طرح جبکہ جگر کا مادّہ پھیر دینا چاہیں تو بائیں ہاتھ میں کھولیں اور دل اور طحال کے مادّے کے لیئے داہنے ہاتھ میں اور یہ جو کہا ہے کہ مادّہ اعضا کے اخراج میں مخالفت کی رعایت چاہیئے یہ اس صورت میں ہے کہ مادّہ ابھی آکر گرتا ہے اور جبکہ مادّہ کا جوش ساکن ہوگیا اور گرنا موقوف ہوا تو اسوقت میں ان امراض کے لیئے عضو آفت رسیدہ کے طرف مقابل میں فصد کھولنی چاہیئے تاکہ اُسی عضو میں سے مادّہ نکلے جیسا کہ ذات الجنب وغیرہ میں بھی ذکر کیا ہے اور اسی طرح جبکہ اعضائے ظاہریہ میں مادّہ ٹھیر جائے تو خاص اس عضو کا تنقیہ کرنا چاہیئے کیونکہ اُس وقت امالہ بے فائدہ ہے اسلئے کہ اسکی حرکت موقوف ہوگئی ف جاننا چاہیئے کہ استعمال مسہل کے لیئے حسب رائے اطبائے حذاق عصر کے

یہ ایام مقرر ہیں آٹھواں اور دسواں اور بارھواں اور سولھواں اور اٹھارھواں اور بائیسواں اور چوبیسواں اور چھبیسواں اور اٹھائیسواں اور انتیسواں اور تیسواں اور بتیسواں اور تینتیسواں اور چونتیسواں اور چھتیسواں اور اڑتیسواں اور انتالیسواں اور یہ جب ہے کہ روز نوبت یا یوم شدت ان ایام میں نہ ہوں۔ اور اگر واقع ہوں تو چاہئے کہ روز بحران میں کہ قوی نہیں ہیں جیسے نواں دن اور گیارھواں دن اور اسکے مانند ایام میں مسہل دیں ✱

چوبیسواں باب اورام وبثور کے بیان میں

کہ ظاہر بدن پر پیدا ہوں۔ اور جو کچھ کہ ظاہر بدن سے متعلق ہے۔ اُسکا بیان اور اس باب میں چند فصلیں ہیں پہلی فصل اورام اور بثور اور آکلہ اور جذام وغیرہ کے بیان میں اور اس فصل میں کئی مقالے ہیں اور ورم زیادتی غیر طبعی ہے کہ عضو میں مادّہ فضلیہ سے کہ تمدّد وکریسے پیدا ہو۔ ایسی طرح پر کہ بالفعل ضرر پہنچائے۔ اور درد کریسے چھوٹے سے یا بڑے کچھ کے اور ورم اور نفخہ میں بھی فرق ہے اور بثور سے یہ مراد ہے کہ بہت چھوٹا ورم ہو پہلا مقالہ فلغمونی کے بیان میں فلغمونی سے اور رازی نے خاص سے کہا ہے اور وہ ورم غلیظ ہے بہت پھولا ہوا کہ اُس کا مادّہ خون ہوتا ہے۔ اور اُسکی علامت عضو کا بہت پھول جانا اور حرارت اور درد اور ضربان کی شدت اور تمدد اور ورم میں سرخی اور نبض عظیم اور بول سرخ ہونا اور اس ورم کی ایک یہ بات ہے کہ جب اُس پر ہاتھ رکھیں تو ضربان کی شدت سے اُسکو وقع کریں اور جاننا چاہئے کہ عضو متورم میں جسقدر زیادہ شرائیں ہوتے ہیں ویسا ہی درد اور ضربان کی شدت زیادہ ہوتی ہے۔ علاج جانب مخالف میں فصد کھولیں اور ابتدا میں صندلین اور فوفل اور گل ارمنی اور ماہیثا اور اقاقیا اور گل سرخ اور کاسنی طلا کریں تاکہ عضو کو تقویت ہو اور مادّہ پھر جائے اور ان رادع کا استعمال خاص ورم پر اُس وقت مناسب ہے کہ درد بشدت نہ ہو تاکہ رادع کے استعمال سے شدت نہ کرے اور ایسا ہی اُس کا مادہ اعضاء رئیسہ کا دفع کیا ہوا نہ ہو اور نہیں تو ادویہ مذکورہ ورم کی جگہ سے اوپر استعمال کریں اسی عضو پر تاکہ اور مادّہ نہ آسکے اور جو کچھ آگیا ہے دفع نہ کرے اور یہ بھی تنقیہ تمام کے بعد کرسکتے ہیں تاکہ بے مضرت ہو اور دوسرا دن کہ ایام تزاید سے ہے ادویہ رادعہ میں ادویہ مرخیہ ملائیں مثلاً آرد جو اور کشنیز تر اور خطمی اور خبازی اور بعضے کہتے ہیں کہ تھوڑی سی ادویہ محللہ بھی ادویہ مرخیہ کیساتھ ایام تزاید میں استعمال کریں۔ مثلاً بابونہ اکلیل شبت اور جب انتہا کو پہنچے اور بڑھنا موقوف ہو تو مرخیات محللہ مثلاً آرد باقلا اور خطمی اور خبازی اور بابونہ وغیرہ کام میں لائیں اور بعضے کہتے ہیں کہ رادعات اور مرخیات محللہ نصفا نصف ملا کے انتہا میں استعمال کرنا چاہئے اور جب انحطاط کی نوبت پہنچے اور کم ہونے لگے تو بالاتفاق یہ بات ہے کہ فقط ادویہ محللہ استعمال کریں مثلاً بابونہ اور اکلیل اور تخم کتان اور تخم حلبہ وغیرہ فائدہ جمیع اورام میں احوال اربعہ یعنی چاروں احوالوں سے غافل نہ ہونا چاہئے۔ ابتدا میں تو رادع اور تزاید میں رادع اور مرخی کو ملانا اور انتہا میں مرخی اور محلل اور انحطاط میں فقط محلل استعمال کرنا چاہئے۔ اور جبکہ ورم کا مادّہ تحلیل نہ ہو اور جمع ہونے لگے تو ادویہ منضجہ مثلاً تخم کنوچہ اور تخم کتان اور انجیر اور اُن کے مانند ضماد کریں تاکہ پک جائے پھر اگر خود بخود نہ پھوٹے تو سرگین کبوتر اور اشق سے اور اور نہیں تو لوہے کے آلے سے چیر ڈالیں انتباہ فصد کے بعد اگر تلیین طبع کی حاجت پڑے۔ تو مطبوخ فواکہ وغیرہ دے سکتے ہیں فائدہ اُس ورم کی تدبیر کا بیان ہے کہ ضربہ اور سقطہ سے پیدا ہو جب کہ اسباب خارجیہ میں سے بدن میں آماس پیدا ہو تو دیکھیں کہ بدن میں خون کا امتلا ہے یا نہیں اور ورم جسم میں زیادہ ہے یا کم سو اگر بدن میں خلط کی کثرت نہیں تو چاہئے کہ ادویہ مرخیہ اور محللہ اور روغن نیم گرم پانی سے نطول کریں۔ اور اگر اس تدبیر سے زائل نہ ہو تو ورم پر پچھنے لگائیں۔ اور ممکن ہے کہ پچھنے لگانے کے بعد محاجم لگائیں۔ تاکہ خون بالکل نکل آئے۔ اور جہاں کہ بدن میں امتلا ہو۔ تو فصد کر دوسری تدبیر دل پر مقدم رکھیں۔ اور ورم کے گرد رادعات طلا کریں۔ دوسرا مقالہ سقاقلوس کے بیان میں اور اس کو لفظ میں ... اور روذ اقنطیس۔ وہ ورم خبیث عظیم ہے۔ کہ خون غلیظ سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اس سبب سے کہ جو غلیظ ہوتا ہے اس جگہ کی رگوں اور شریانوں کو

دبا لیتا ہے۔ پھر ہوا کی راہ بند ہونے اور ہوا نہ پہنچنے سے اُس عضو کی حرارت غریزی مردہ ہوتی ہے اور اُسکے خون میں عفونت آتی ہے۔ اور عضو کو بگاڑ کے سیاہ کر دیتی ہے اور اُسکا فساد اُسکے حوالی میں سرایت کرتا ہے اور مرض کے مقدمہ کو غانقرایا کہتے ہیں چنانچہ امراض دماغ میں ذکر کیا ہے **علاج** اگر اس مرض کی ابتدا ہے اور اس رتبے کو نہیں پہنچا کہ حرارت غریزی کو مردہ کرے اور اعضا کو گندہ یا سیاہ بنا سکے تو جلد پچھنے دیں اور گہرے پچھنے لگائیں تاکہ مادہ فاسد کی جگہ پہنچیں۔ اس لئے کہ مقصود اسی خون فاسد کا نکالنا ہے کہ جو اصل فساد ہے وقال جالینوس الشرط العمیق انما سبب لفساد العضو وہلاکہ والخفیف سبب للجبر والصلاح لانہ یخرج المادۃ الفاسدۃ یعنی اور جالینوس نے کہا ہے کہ یہاں خفیف پچھنوں کا لگانا عضو کو فاسد اور ہلاک کرتا ہے۔ اور گہرا لگانا درستی اور اصلاح پر لاتا ہے۔ کیونکہ مادۂ فاسد کو نکالتا ہے۔ اور جب پچھنے دے کے خون نکال دیں۔ تب اُسی عضو پر ایسی چیز کا ضماد کریں کہ عفونت کو دافع ہو اور رطوبت گندہ کو قطع کرے مثلاً آرد کرسنہ سکنجبین میں ملا کے یا گل ارمنی اور مازو اور شب یمانی باریک کر کے شہد میں ملا کے اور اُسکے مانند جب عضو سیاہ ہو جائے اور حرارت مردہ ہو تو فی الفور اُس عضو کو کاٹ ڈالیں تاکہ اُس کا فساد دوسرے اعضا میں سرایت نہ کرے کیونکہ اُس وقت میں قطع کے سوا کوئی علاج نہیں اور اگر قطع کرنا ممکن نہ ہو۔ تو اُس کے گرد داغ دیں۔ تاکہ اُسکے فساد سے دوسرے اعضا محفوظ رہیں اور قطع کرنے کے بعد مدملات استعمال کریں **فائدہ** جب یہ جانیں کہ اس مرض کا مادہ جمع ہوتا ہے تو جلد اُس کو لگائیں۔ اور چیر ڈالیں۔ اور نضج کے لئے محللات مرخیہ استعمال کریں۔ کیونکہ ورم جب صلب ہو جاتا ہے تو کمتر علاج پذیر ہوتا ہے سو اگر کچھ تھوڑی صلابت اُسمیں آنے لگے تو کبھی ملیں اور کبھی محلل استعمال کریں تاکہ بہت صلب نہ ہو۔ اور عضو کو باطل نہ کرے **تنبیہ** جو نسا سفاقلوس دماغ کی شرائین میں ہوتا ہے اُسکی تدبیر سرسام میں بہت سے فوائد کے ساتھ گزری تیسرا مقالہ حمرہ کے بیان میں جاننا چاہئے کہ اُسکو فارسی میں سرخ بادہ کہتے ہیں۔ وہ ورم صفراوی ہے کہ پوست میں ظاہر ہوتا ہے اور منتقل ہوتا ہے یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ ہو جاتا ہے اور درد بہت کم ہوتا ہے اور دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک کا مادہ تو خالص صفراوی ہوتا ہے اُسکو حمرۂ خالصہ کہتے ہیں اور اُسکی پہچان علامت یہ ہے۔ کہ آماس پھیلا ہوا ہو۔ اور اسمیں سوزش اور شدت کی حرارت اور التہاب ہو۔ اور رنگ خالص سرخ ہو۔ جیسا کہ صفرا کا رنگ ہوتا ہے۔ اور درد کمتر ہو۔ اور جب وہاں اُنگلی زور سے رکھیں۔ تو وہاں کی سرخی پھٹ جائے۔ اور سپید معلوم ہو اور جب اُنگلی اُٹھائیں تو پھر سرخی آ جائے۔ اور اُسکا خاصہ ہے کہ چلتا ہے اور پھیلتا ہے یعنی نزدیک کے اعضا پر بہت جلد پہنچتا ہے۔ دوسری کا مادہ صفراوی مرکب ہوتا ہے۔ اس طرح پر کہ صفرا اُسکے ساتھ خون رقیق ملتا ہے۔ اُسکو حمرۂ غیر خالص کہتے ہیں اُسکی علامت بھی وہی ہے کہ خالص میں گزری مگر اتنی بات کہ جلد نہیں پھیلتا۔ اور اُسکی سرخی کمتر متفرق ہوتی ہے۔ اور ورم سرخی مائل ہوتا ہے۔ اور غلظت مائل اور بول سرخ اور غلیظ آتا ہے۔ اور نبض سریع مائل بعظم ہوتی ہے **علاج** اگر خالص ہو تو استفراغ صفرا کے لئے ہلیلہ اور تمر ہندی کا مطبوخ اور سفوف فلوس وغیرہ دیں۔ اور تنقیہ کے بعد تراشۂ کدو اور آب برگ خرفہ آب کاہو آب لسان الحمل آب اسپغول وغیرہ مبردات دورہ طلبات ضماد کریں اور یہ جان لیں کہ اس قسم میں اضمدۂ محللہ کی حاجت نہیں کیونکہ اس کا مادہ لطیف ہے۔ اور اگر غیر خالص ہو۔ تو پہلے فصد کھولیں اُسکے بعد مسہل دیں۔ اور ابتدا میں طلا سے رادع کام میں لائیں۔ اور تزاید اور انتہا میں محللات بھی حاجت کے موافق داخل کریں۔ جیسا کہ فلغمونی میں لکھا گیا۔ اور کبھی ورم حمرہ دماغ میں پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ سرسام میں ہم نے بیان کیا ہے۔ چوتھا مقالہ نملہ کے بیان میں جسکو مشہور ہے فارسی میں آتشک کہتے ہیں۔ وہ ایک آبلہ ہے کہ بدن میں ظاہر ہوتا ہے۔ اور دبا ہوا اور پھیلا ہوا ہوتا ہے خواہ متفرق خواہ مجتمع اور اُس کی ہر ایک دانہ باجرے کے دانے سے بڑا ہو جگہ لیتا اور گوشت کے عمق میں پہنچتا ہے۔ اور سرخی زیادہ ہوتی ہے اور درد و شدت سے ہوتا ہے گویا اُس جگہ چنگاری لگی ہے اسی لئے

یہ نام رکھا گیا۔ اور اس کا مادہ پیپ نہیں ہوتا بلکہ ویسا ہی اچھا ہو جاتا ہے اور کھرنڈ ہو کر پوست اتر جاتا ہے اور اسکا سبب صفرائے غلیظ
شدید الحدت اور قوی الزداعۃ ہے کہ مادہ میں خون ملا ہوا ہوتا ہے علاج جو کچھ کہ نملہ میں بیان کیا جائیگا عمل میں لائیں اور کبھی
ایسی حاجت پڑتی ہے کہ گہرے پچھنے لگائیں۔ تاکہ خون ردی کہ عضو کے عمق میں رکا ہوا ہے نکل جائے۔ اور نملہ کے اطلیہ کو یہاں
استعمال کریں۔ چاہیئے کہ ان میں کافور بھی داخل کریں اور یہ دوائیں جو کہ مخصوص ہیں سرکہ کی تلچھٹ لیکے گرم زمین پر ڈالیں جبکہ
جوش کھانے لگے۔ تو اٹھا کے ان میں کافور ملا کے طلا کریں۔ اور اگر گل ارمنی یا گل سرشوی بڑھائیں تو بہتر ہے دوسرا نسخہ انار ترش کو چیر
کے سرکہ میں جوش دیں جب نرم ہو جائے تو پیس کے ایک کپڑے پر لگائیں اور اس جگہ پر رکھدیں۔ دن میں دو بار اور رات کے وقت ایک
مرتبہ اور یہ دوائیں ابتداء سے انتہا تک استعمال کریں۔ مگر اختلاط میں نہیں اور نیز ابھی کبھی خون یا صفراء کے غلبہ کی رعایت سے عمل
میں لائیں۔ جیسا کہ مناسب جانیں۔ انتہاہ اور بعضوں کے نزدیک یہ ہے کہ اگر خون غالب ہو اور کوئی امر مانع نہ ہو تو فصد کھولیں
اور اتنا خون نکالیں غش کے قریب ہو جائے **پانچواں مقالہ نملہ کے بیان میں** وہ خون کی فقط سے کبھی تو ایک ہی پھنسی
ہوتی ہے۔ اور کبھی چھوٹے چھوٹے بثور ایک دوسرے سے نزدیک اور آپس میں ملے ہوئے اور سوزش اور حرکت شدید اور
خارش انکو لازم ہے۔ اور اسکی سوزش ایسی ہوتی ہے جیسی چیونٹی کے کاٹنے سے ہوتی ہے اور بعضے اطبا کہتے ہیں۔ اسی وجہ سے یہ نام
رکھا گیا۔ اور جاننا چاہیئے کہ ان بثور کے حوالے میں کبھی ورم ہو جاتا ہے۔ اور جگہ سے چلکر پھیلنا نملہ کو لازم ہے اور وہ دو طرح پر ہوتا ہے
ایک کا مادہ تو صفرائے خالص ہوتا ہے۔ اسکو نملہ ساذجہ کہتے ہیں۔ اور ساذج فقط ظاہر جلد میں ہی دوڑتا ہے دوسری وہ ہے کہ
اس کا مادہ صفرا کچھ کثیف سے خون حاد محترق میں ملا ہوا ہو اسکو متاکلہ کہتے ہیں ساذج کی علامت جلن کی شدت اور رنگ میں زردی
اور متاکلہ کا نشان رنگ میں سرخی اور جلدی قرحہ ہونا کیونکہ گوشت تک پہنچ جاتا ہے۔ اور گوشت اور پوست کو کھا جاتا ہے۔ اَمَّا السَّاذِجُ
لَا یَتَشَبَّثُ اِلَّا عَلٰی ظَاہِرِ الْجِلْدِ وَالْمُتَآکِلُ یَنْفُذُ اِلٰی ظَاہِرِہٖ وَبَاطِنِہٖ یعنی ساذہ تو فقط ظاہر جلد ہی میں پھیلتا ہے۔ اور متاکلہ اسکے ظاہر
اور باطن میں دوڑتا ہے اور نملہ کو ساعیہ بھی کہتے ہیں علاج نملہ ساذج میں تمر ہندی اور مغز خلوں عناب شیر خشت وغیرہ سے مسہل دیکے
صفرا کو نکالیں اور تنقیہ کے بعد ماميثا حضض اقاقیا آس کاسنی میں ملا کر طلا کریں۔ اور نملہ متاکلہ میں مطبوخ فواکہ یا ہلیلہ اور تمر ہندی
کے مطبوخ سے طبیعت نرم کریں اور اسکے حوالی میں طلاء الزہرہ کہ وجع الاذن میں گزرا۔ طلا کریں اور اسہال کے بعد اگر حاجت ہو تو
فصد کھولیں اور جان لیں کہ اسجگہ ادویہ قوی التجفیف استعمال کریں مثلاً قرص انذروخون و عنبرہ اور مرہم اسفیداج سے زخم کا تدارک
کریں **قرص انذروخون کی ترکیب** مازوی سبز کندر ہر ایک سات درہم قاقلہ ایک درہم شب مرہم ایک چار درہم زراوند بارہ درہم
باریک پیس کے اور چھان کر شراب میں قرص بنا کے احتیاج کے وقت طلا کریں۔ **چھٹا مقالہ جاورسیہ کے بیان میں** وہ
چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہوتی ہیں جیسے کہ گاورس یعنی باجرے کا دانہ کہ سر سفید ہوتا ہے اور جڑ سرخ اور بدن میں متفرق نکلتی ہیں اور کبھی
انکے ساتھ میں لذع شدید اور ورم ہوتا ہے اور ان میں سے زرد آب آتا ہے اور انکا سبب صفرا ہے کچھ بلغم مائی میں ملا ہوا اور بعضے
جاورسیہ کو نملہ کے اقسام سے شمار کرتے ہیں علاج فصد کھولیں اور صفرا اور بلغم کے تنقیہ کے لئے مطبوخ ہلیلہ تربد طلا کردیں اور مازو اور
گزمازو اور پوست انار اور گل ارمنی اور صندل میں گلاب اور تھوڑا سرکہ ملا کے طلا کریں اور اگر رطوبت بلغمی بہت زیادہ ہو اور سوزش کی کمی
سے اسکو پہچان سکتے ہیں۔ تو چاہیئے کہ مجففات قویہ طلا کریں مثلاً قلقدیس اور کبریت **مطبوخ کی ترکیب** کہ صفرا اور رطوبت بلغمی کو نکالتا
ہے۔ ہلیلہ زرد و تمر ہندی عنب الثعلب تخم کشوث تخم کاسنی ہر ایک کو بقدر احتیاج کے جوش دے کے صاف کریں اور حسب دستور مناسب سکنجبین
اور سقمونیا اور تربد ملا کے پلائیں **ساتواں مقالہ نار فارسی کے بیان میں** وہ ایک پھنسی ہوتی ہے پانی سے بھری ہوئی اور

اس میں شدت کی جلن اور بہت سی خارش ہوتی ہے اور جب نکلتی ہے تو بہت جلد کھرنڈ بند ہو جاتا ہے اور اسکا خاصہ ہے کہ جب نکلنے لگے تو اس سے پہلے بدن میں اسکے نکلنے کی جگہ خطوط طاؤسی سرخ ظاہر ہوں جیسے آگ کے شعلے ہوتے ہیں اسکے بعد بثور ظاہر ہوں۔ اور اس کو بھی آتشک کہتے ہیں۔ اور بعضے اسکو جمرہ کا مترادف جانتے ہیں اور اسکی یہ علامت ہے کہ اس میں خارش اور سوزش حد سے زیادہ ہو۔ اور آبلے کی طرح جلد خشک ریشہ سے آئے **علاج** فصد کھولیں اور تسکین اور تبلیین کے لئے شربت عناب اور آب تمرہندی اور آب انارین اور آب کشک جو اور آب کدو اور لعاب اسپغول اور لعاب بارتنگ میں گھسکر ایک کپڑے پر لگا کے ہر لحظہ گلاب میں رگڑکر اور کافور ملاکے طلا کریں اور اگر حضض اور کافور لعاب اسپغول اور لعاب بارتنگ میں گھسکر ایک کپڑے پر لگا کے ہر لحظہ عضو پر رکھیں تو کلّی نفع کرتا ہے اور ایسا ہی مازو گرا ہوا اور جبکہ ان بثوروں میں پانی بھر جائے تو سوراخ کرکے اس کا پانی نکال ڈالیں پھر مرہم اسفیداج لگائیں۔ اور اس کے گرد گل ارمنی اور سرکہ اور گلاب ملیں۔ اور جہاں کہ زرد آب زیادہ نکلتا ہے۔ تو حضض اور زردچوب کافور آب کاسنی یا آب حی العالم میں ملاکے طلا کریں اور اگر گوشت مرغ وغیرہ کی حاجت پڑے۔ اور کھانسی نہ ہو تو آب غورہ سے اصلاح کرکے دینا چاہئے۔ اور اس قانون کو تمام اورام میں یاد رکھیں۔ **آٹھواں مقالہ نفاطات کے بیان میں** وہ ایسی صورت کے بثور ہیں جیسے آگ کے جل جانے سے پیدا ہوں۔ اور جاننا چاہئے کہ اس ورم کے اندر اکثر رقیق پانی ہوتا ہے۔ اور کبھی خون رقیق ہوتا ہے۔ اور کبھی فقط ریح غلیظ کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ اور اس کو نفاطات کہتے ہیں **علاج** فصد کھولیں۔ اور خون کی تغلیظ اور تطفیہ کے لئے شربت گذر اور شربت عناب اور شربت انار وغیرہ جس چیز میں حموضت اور عفوصت اور قبض ہو پلائیں۔ اور دلی مسور سرکے میں پکا کے کھلائیں۔ اور اگر اس میں عناب بھی جوش کرلیں تو بہتر ہے۔ اور نفاطات میں سونے کی سوئی سے سوراخ کریں۔ اس کے بعد سپیدۂ ارزیز اور مردہ سنگ گلاب اور آب مورد میں حل کرکے طلا کریں تاکہ خون میں سردی اور قرحہ میں خشکی پہنچے اور جو اطلیہ کہ نار فارسی میں گذرے طلا کرتے ہیں **نواں مقالہ شری کے بیان میں** وَهُوَ بِالشِّيْنِ الْمُعْجَمَةِ الْمَكْسُوْرَةِ وَالرَّاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالْاَلِفِ الْمَقْصُوْرَةِ یعنی اور وہ شین معجمہ مکسورہ اور رائے مہملہ اور الف مقصورہ سے بثور مسطح سرخی مائل سے مراد ہے کہ ان میں بعضے چھوٹے اور بعضے بڑے ہوں اور خارش اور کرب اسکو لازم ہے اور اکثر دفعۃً عارض ہوں اور کبھی اکثر ان میں سے رطوبت بہتی ہے۔ اسکو فارسی میں دلم کہتے ہیں۔ اور اس بیماری کا یہ سبب ہے کہ خون صفراوی یا بلغم بورقی کے بخارات دفعۃً باہر کیجانب کو جوش میں آئیں سو صفراوی کی تو یہ علامت ہے کہ بثور میں سرخی اور گرمی زیادہ ہو۔ اور دن میں اسکا غلبہ ہو۔ اور بثور جلد ظاہر ہوں۔ اور بلغمی کی یہ علامت ہے کہ اسکے رنگ میں سپیدی ہو اور رات کے وقت غلبہ کرے اور بثور جلد نہ نکلیں اور شرا بلغمی کو حالبنوس نے حیلۃ البرء میں ثبات اللیل کہا ہے **علاج** دموی میں فصد کھولیں اور آب انار اور ریواس وغیرہ اور ان کے نقوع وغیرہ سے طبیعت کو نرم کریں۔ اور تنقیہ کے بعد قرص کافور وغیرہ سے حرارت ساکن کریں۔ اور گرم پانی جلد پر ڈالیں تاکہ جلد نرم ہو۔ اور انجرہ سے تحلیل ہوں اور مسامات کھلیں۔ اور بلغمی اور تخم خرپزہ کوٹ کر ملیں اور اسی طرح سرکہ اور گلاب اور روغن گل کی مالش کریں تاکہ سردی پہنچے اور حدت کو تسکین ہو اور مادہ کچھ جاتے اور جلد نرم ہو اور مسامات کھلیں اور فقط اسکو سرکے میں جوش کی ہوئی اور قرابض کہ سماک رضراضی اور کاہو اور اسفاناخ سے اور حرفہ اور سرکہ اور آب غورہ سے بنائیں۔ اور بلغمی میں تنقیہ کے لئے مطبوخ ہلیلہ تربد بڑھا کے دیں۔ اور تقطیع بلغم کے لئے سکنجبین عسلی پلائیں۔ اور بلغم کی تلطیف اور تحلیل کے واسطے حمام کریں اور آب کرفس اور سرکے میں جو کا آٹا ملا کے بدن پر ملیں تاکہ پسینا آئے اور مسامات کھلیں۔ اور تقطیع اور تحلیل اور جلا حاصل ہو **دسواں مقالہ ماشرا کے بیان میں** ماشرا لغت سریانی میں اس ورم کو کہتے ہیں کہ خون اور صفرا سے پیدا ہو۔ خواہ کسی جگہ ہو۔ اور اطبا متقدمین کبھی اس لفظ کو اس فلغمونی پر کہ جو سر و دماغ میں اور اسکے قشر ایمین میں اور سر اور منہ پر عارض ہو بولتے ہیں چنانچہ صاحب کامل نے ان دونوں کی تفسیر کی ہے اور شیخ الرئیس نے جگر کے

ورم صفراوی پر بھی ماشرا ہی کہا ہے لیکن اطبائے متاخرین کے عرف خاص میں اس ورم سے مراد ہے کہ منہ پر پیدا ہو اور اسکا مادہ خون حاد صفرا سے
مرکب ہوتا ہے اور اسجگہ یہی مراد ہے اور اسکی یہ **علامت** ہے کہ منہ نہایت سرخ ہو اور دو کرے اور سر اور کان اور ناک اور رخسار اور پیشانی تنفخ معلوم
ہوں۔ اور درد اور ضربان اسکو لازم ہے **علاج** قیفال کی فصد کھولیں اگر کوئی امر مانع نہ ہو اور کہتے ہیں کہ اتنا خون نکالیں کہ غشی کی نوبت پہنچے۔ اور اگر
فصد ممکن نہ ہو تو پنڈلیوں پر حجامت کریں۔ اور جس طرح بنے ہو خون نکالنے کے بعد طبیعت کو آب فواکہ سے نرم کریں۔ اور جب ملینات کا استعمال کریں
تو حلق اور سینے پر صندلین اور مامیثا اور حضض اور گل ارمنی اور کشنیز تر یا خرفہ یا کاہو یا عنب الثعلب کے پانی میں ملا کے ضماد کریں تاکہ مادہ یہاں نہ پڑے اور
اگر ایک فصد سے مقصود نہ حاصل ہو۔ اور امتلا باقی رہے تو پھر دوسرے دن یا تیسرے دن فصد کھولیں اور تلیین کے بعد گلاب اور تھوڑا کافور
منہ پر ملیں تاکہ تبرید حاصل ہو اور اشربہ اور اغذیہ میں سے جو کچھ مبرد اور مغلظ ہو موافق ہے مثلاً طبیخ عدس اور کشنیز خشک یا کشک جو اور عناب
یا ماش مقشر اور عناب تیس دانہ لے کر جوش دیں اور اسکے پانی میں سکنجبین ملا کے دیں۔ توکل نفع دیتا ہے۔ اور یہ مرض سر کے امراض میں
بھی مذکور ہوا۔ **گیارھواں مقالہ طاعون کے بیان میں**۔ اس پھنسی کا ورم کبھی چھوٹا سا ہوتا ہے جیسے باقلے کا دانہ یا
اس سے بھی چھوٹا۔ اور کبھی بہت بڑا ہوتا ہے اخروٹ کے برابر یا اس سے بھی بڑا۔ اور جس طرح پر کہ ہو التہاب اور سوزش شدید اسکو
لازم ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے گویا آگ رکھی ہے اور اس کا گرد سیاہ ہوتا ہے۔ یا نیلگون اور سیاہی مائل یا زرد یا سرخ مادہ کی سمیت کی
قلت اور کثرت کے موافق ہے۔ تو سیاہی بہت بری ہوتی ہے۔ اور جو کچھ کہ اس کے بعد میں مذکور ہے اسمیں اوپر کی سمیت کم ہے اسیواسطے
سرخی یا زردی کو سالم شمار کرتے ہیں۔ اور جس قدر اس میں سمیت زیادہ ہوتی ہے قے اور خفقان اور غشی کی شدت اسی قدر زیادہ ہوتی ہے۔ اور
جاننا چاہیئے کہ طاعون اکثر اسی عضو میں پیدا ہوتا ہے جس کا گوشت غددی ہو خواہ وہ عضو حس والا ہے مثلاً سینہ اور زبان کی جڑ اور خصیے اور
اور خواہ بےحس ہے۔ مثلاً مغابن یعنی کانوں کے پیچھے کی جگہ اور چڈھے اور بغل اور کانوں کے پیچھے بہت برا ہوتا ہے۔ کیونکہ دل اور دماغ سے
زیادہ نزدیک ہے۔ خاصکر جس میں سمیت زیادہ ہو۔ اور طاعون وبائی فصل میں زیادہ پیدا ہوتا ہے **علاج** دل کی تبرید اور تقویت میں مبالغہ
کریں۔ اور اس کا یہ طور ہے کہ اشربہ مبرد اور خوشبودار مثلاً شربت انار اور شربت سیب اور شربت بہ اور شربت ترشی ترنج اور شربت نارنج اور
شربت لیموں پلائیں۔ اور بہر لحظہ صندل اور کافور گلاب میں گھس کر سینہ پر طلا کریں۔ اور بنفشہ اور نیلوفر اور صندل اور کافور اور
سیب اور بہی اور ترنج اور اسی قسم کی خوشبوئیں کہ دافع سمیت ہوں سونگھائیں۔ اور گھر کی ہوا کی اصلاح کریں اسی طرح پر کہ حاشیے وباء
میں گذرا اور جو کچھ کہ دل کے سوء مزاج گرم اور حاشیے وبائیہ میں مذکور ہے عمل میں لائیں۔ اور ہرگز ادویہ رادعہ طاعون پر نہ لگائیں۔
بلکہ اس جگہ کو چھوڑ کر اس کے گرداگرد سرد چیزیں طلا کریں۔ تاکہ مادہ بھی الٹا کر اندر نہ چلا جائے۔ اور ورم کھا دیکر پچھنے دیں۔ تاکہ
مادہ سمیہ باہر آ جائے اور پچھنے دینے کے بعد اس جگہ کو گرم پانی سے دھو ڈالیں۔ تاکہ خون جلد بند نہ ہو۔ اور دیر تک بہتا رہے کیونکہ
یہ مادہ جتنا نکلے بہتر ہے۔ فائدہ جبکہ اس بیماری میں خفقان اور غشی کا غلبہ ہو تو چاہیئے کہ گرم پانی خاصکر اگر بابونہ اور شبت اسمیں جوش
کیا ہو۔ ورم پر بہت دیر تک ڈالیں۔ تاکہ مادہ دل کی طرف پھر کر بیماری جگہ آ جائے اور تحلیل ہو جائے۔ اور ایسا ہی جبکہ بیمار کو سرد مکان میں
بٹھلائیں اور اس کے گرد سردی کے لیئے برف موجود رکھیں اور واجب ہے کہ ورم پر سیاوشان اور خطمی اور بابونہ ضماد کریں اور بابونہ اور شبت
کے مطبوخ سے تکمید کریں۔ تاکہ سرد ہوا اس جگہ پر نہ پہنچے کیونکہ ورم مذکور پر سردی کی ممانعت ہے۔ اس لیئے کہ سردی مادے کو ہٹاتی ہے اسیواسطے
سے کہتے ہیں۔ کہ پچھنے لگانے کے بعد اگر خون اچھی طرح سے نہ نکلے۔ تو حکم کریں کہ اس جگہ منہ لگا کر خون کو تھوڑا تھوڑا چوسنے کے طور پر کھینچیں
اور جب تک اس طرح کام نہ نکلے گرم پانی نہیں ڈال سکتے اس لیئے کہ خالص پانی اگرچہ بالفعل گرم ہے۔ لیکن برودت بالقوہ سے خالی
نہیں۔ مگر اس صورت میں کہ گرم دواؤں کی قوت اس میں ہو غذا کے لیئے جو چیز کہ خون کو سرد اور غلیظ کرتی ہے۔ دے سکتے

ہیں مثلاً عدس اور مرغ اور تیہو کا گوشت کہ پانی میں پکا کے پھر سرکے میں ڈالیں اور قریض کہ چوزہ اور طیاہیج کے گوشت کا بقول سرد
میں ملا کر موافق ہے۔ تنبیہ اطبا اسبات میں اختلاف رکھتے ہیں۔ کہ طاعون میں فصد کھولیں یا نہ کھولیں بعضوں کے نزدیک تو یہ ہے کہ
نہ چاہیئے۔ جیسا کہ ملسوع کیلئے کھولنا مناسب نہیں۔ کیونکہ زہر تمام بدن میں پھیل جائیگا۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ فصد کھولیں اور خون
بہت سا نکالیں جیسا کہ عقرب جرارہ کے لسع کے بعد کرتے ہیں اسواسطے کہ رطوبت عفونت اور سمیت کی حامی ہے خاصکر خون سو جسقدر کہ
رطوبت بدن سے کم ہوتی ہے اسیقدر زہر کی قوت بھی کم ہوتی ہے۔ اور طبیعت غالب ہوکر اعضاے رئیسہ کی خوب محافظت کرتی ہے غرضکہ
امتلاے خونی ہو اور کوئی امر مانع نہ ہو تو ٹھیک بات یہ ہے کہ فصد ضرور کھولیں۔ اور خون زیادہ نکالیں اور شیخ الرئیس اور سید کے نزدیک بھی
یہی ہے۔ اور ظاہر ہو کہ یہاں فصد اس لیئے نہیں کہ جو سمی مادہ عضو خاص میں ہے اور وہی نکلے۔ بلکہ اس سبب سے ہے۔ کہ مادہ متعفنہ کہ ہنوز
اسمیں جلد اسکے وہ نکل جاے اور مادہ موقوف ہوجائے انتہا ہو جبکہ فصد کیا چاہیں۔ تو مناسب بلکہ واجب ہے کہ چند چیز کی رعایت ضروری
سمجھیں۔ اول تو یہ ہے کہ پہلے طاعون پر پچھنے لگائیں۔ اسلیئے کہ جب سمی مادہ اسی عضو پر سے نکل گیا تو فصد کے وقت یہ خون بہت کم
ہوگا۔ کہ مادہ سمی بدن میں پھیل جائیگا دوسری یہ کہ فصد کے پہلے طاعون کی دوائیں سرد اور قابض طلا کریں۔ مثلاً حضض اور گل ارمنی
اور مامیثا وغیرہ تاکہ جو مادہ سمی کہ اسجگہ میں جمع ہے۔ کہ خون کے نکلتے وقت باطن کی طرف نہ الٹا پھرے تیسری یہ کہ اعضاے
رئیسہ خاصکر دل کی محافظت میں مبالغہ کریں تاکہ جو مادہ عضو سے حرکت کرتا ہے۔ ان اعضا پر نہ آپڑے اور اسکا یہ طریق ہے کہ اطلیہ
عطریہ سرد سینے اور دل پر رکھیں۔ اور سرد خوشبوئیں سونگھائیں۔ اور سرد پانی میں گلاب ملا کے گھونٹ گھونٹ پلائیں۔ جبتک
کہ خون نکلتا رہے۔ اور اسکے بعد بھی اسی قاعدے کی رعایت رکھیں تاکہ مادہ متحرک ساکن ہو جائے۔ اور یہ جو فصد کیوقت احتیاط
کا بیان کیا ہے اس صورت میں ہے کہ طاعون کے مادے میں بہت سمیت نہ ہو اور نہیں تو ان باتوں کی حاجت نہیں۔
بلا اندیشہ فصد کھولیں اور اگر سمیت کی قلت میں بھی فصد کے بارے میں ان قواعد کی رعایت رکھیں۔ تو بہتر ہے اور احتیاط کی
بات ہے۔ اور سمیت کی کثرت اور قلت کو ورم کے رنگ سے پہچان سکتے ہیں۔ جیسا کہ بیان کیا گیا۔ فائدہ فصد کے بعد یا بدون
فصد کے نقصان اور غشی کا شدت کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مادہ کا میلان دل کی طرف متوجہ ہے اور صداع اور ہذیان
کا غلبہ اس بات کا نشان ہے کہ مادہ دماغ کی طرف چڑھتا ہے سو جب معلوم ہو کہ مادہ دل کی طرف جاتا ہے تو جلد بابونہ اور شبت کا
مطبوخ یا گرم پانی ورم پر ڈالیں جیسا کہ اوپر مفصل بیان کیا گیا۔ اور جب کہ مادہ کا میلان دماغ کی طرف معلوم ہو تو پاشویہ کرائیں جیسا کہ
صداع میں مذکور ہے۔ اور ایسا ہی بڑی قسم کے محاجم پنڈلیوں پر لگا کر زور سے کھینچیں۔ اور سینگی کو بہت دیر تک لگائے رہیں۔ اور یہاں حجامت
بے شرط چاہیئے۔ تاکہ بخار دماغ کی جانب سے کھینچکر نیچے کی جانب آئے۔ اور جاننا چاہیئے کہ حکماے ہند نے کہا ہے۔ کہ روغن کنجد
اس مرض میں نہایت مضر ہے۔ یہانتک کہ اس کا چراغ بھی نہ جلائیں۔ اور شیر سیج سپتہ کو طاعون پر باندھنا فائدہ کرتا ہے۔ اور
گائے کا دودھ اور چاول کھلانے کیلئے حکم کیا ہے اور شہد اور شکر سفید ملا کر ورم پر رکھنا مادہ کا محلل اور جاذب جانتے ہیں۔
واللہ اعلم بارھواں مقالہ اُن اورام کے بیان میں کہ بغل میں اور کان کے پیچھے اور چڈھوں میں پیدا ہوں اور
طاعون کی قسم سے نہ ہوں۔ اور اُس کو اورام المغابن کہتے ہیں۔ اور یہ آماس دو وجہ سے پیدا ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ
اعضاے رئیسہ مادہ کو مغابن میں دفع کریں۔ اسلیئے کہ بغل ایسی جگہ ہے کہ اُسمیں دل کا فضول مادہ پڑتا ہے اور کان کے پیچھے
دماغ کا مادہ اور چڈھوں میں جگر کا مادہ دفع ہوتا ہے دوسری یہ کہ کوئی قرحہ یا کوئی تکلیف ساق میں یا قدم یا ران میں پیدا ہو اس سبب سے
طبیعت حمایت کے طریق پر ایذا کی جگہ پر متوجہ ہو۔ اور اسکی اتباع سے خون اور روح بھی اس جانب کو مائل ہو کر تھوڑا سا مادہ

چڈھوں میں رہجاتے ہیں۔ کیونکہ وہ جگہ فراخ اور نرم ہے اور ورم پیدا کرے۔ اور جو لنسا ورم کہ ناک کے قرحہ کے سبب بغل میں اور سر کے
قرحہ سے کانوں کے پیچھے پیدا ہوتا ہے وہ بھی اسی قسم کا ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ تمام جگہیں ایسی ہیں کہ نرم اور غدودی اور فراخ اور گوشے
میں واقع ہیں۔ جو مادہ کہ انہیں سے گذرتا ہے اسمیں سے تھوڑا سا انہیں رہ جاتا ہے۔ اور ان اورام کو فارسی میں باغوہ کہتے ہیں اور
کبھی بحران کا مادہ مغابن کی طرف دفع ہوتا ہے۔ اور یہ بات نہیں ہوتی کہ اعضائے رئیسہ نے دفع کیا ہے اور کبھی خون اور دوسرے
اخلاط کے امتلاء سے اسجگہ ورم پیدا ہوتا ہے جیسا کہ اور مواضع میں ہوا کرتا ہے۔ علاج پہلے فصد اور اسہال سے بدن کا تنقیہ کریں اور تقلیل غذا
اور تلطیف کی تدبیر فرمائیں اور ابتدا ہی میں ادویہ مرخیہ مثلاً بنفشہ خطمی اور تخم کنوچہ روغن بنفشہ اور موم سفید ملاکے ضماد کریں۔ اور جان لیں کہ
ان اورام میں رادعات کا استعمال ممنوع ہے خاصکر اگر بدن میں بہت مادہ ہو اور تنقیہ نہ ہوا ہو اور ابتدا میں بھی مرخیات پر اکتفا کریں اور
انتہا میں محللات بھی داخل کریں۔ پھر اگر تحلیل ہو تو فہو المراد اور اگر جمع ہونے لگے تو پکا کر پھوڑ ڈالیں۔ فائدہ جبکہ مغابن میں ورم قرحہ کے
سبب سے کہ نیچے کے اعضا میں پیدا ہو جائے۔ اکثر تو یہ ہے کہ درد میں تسکین ہونیکے بعد بدون استعمال دوا کے ورم زائل ہو جاتے اور جہاں کہیں کہ
اورام میں رادعات کے ضماد کا اتفاق پڑے جیسا کہ بعض اطبا اس طرف گئے ہیں تو لازم ہے کہ دل اور دماغ اور فم معدہ کی تقویت میں کوشش کریں تاکہ
مادہ اعضائے رئیسہ کیطرف الٹا نہ پھرے غرضکہ رادعات کے استعمال میں مبالغہ کرنا بالاتفاق منع ہے خاصکر اس حالت میں کہ اعضائے رئیسہ نے اسکو دفع
کیا ہو اور مرخیات بھی تنقیہ کے پہلے جائز نہیں اور بہتر یہ ہے کہ ادویہ موضعیہ میں توقف کیا جائے جبتک کہ حقیقت خوب معلوم نہ ہو اور ابتدا میں زیادہ تر
تحلیل سے اکثر شفا ہوتی ہے **تیرھواں مقالہ آکلہ کے بیان میں** اسکو فارسی میں خورہ کہتے ہیں۔ اور اس سے وہ تاکل اور
تعفن اور فساد مراد ہے کہ اعضا میں واقع ہو۔ اور اسکی یہ علامت ہے کہ اول قرحہ یا ورم یا بثرہ خبیثہ بدن میں پیدا ہو اور پھر بہت فراخ
ہو جائے۔ اور اپنے گرد کا گوشت کھا جائے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ جس عضو میں پیدا ہو رات دن کھا کھا کر اس کے برابر اس عضو کا گو
کھا جائے اور بہت سخت بیماری ہے کہ جلد ہلاک کرتی ہے۔ علاج اسکے گرد لوہے سے داغ دیں تاکہ دوسرے اعضا میں نہ پہنچے اور ایسا ہی نمک اور
سرکہ میں ملاکے اسکے گرد طلا کریں تاکہ رطوبات فاسدہ اسپر نہ پڑیں اور اسہال کریں اور بہت سا خون نکالیں تاکہ بدن کا تنقیہ ہو اور سرکہ اور پانی سے
زخم کو دھویا کریں تاکہ عفونت کو زائل اور رطوبت کو قطع کرے اور ایسا ہی کرنب جوش کرکے اور کوٹ کر اور روغن گاؤ ملاکے آکلہ پر رکھیں تاکہ جو کچھ
سیاہ اور فاسد ہے سست ہو کے گر پڑے اور اچھا گوشت نکل آئے۔ پھر زخم کے اندمال کی تدبیر کریں۔ اور اگر اس تدبیر سے آکلہ کی عفونت زائل
نہ جائے تو چاہیئے کہ آکلہ پر داغ دیں۔ اور دوا اس طرح پر ہے کہ زنگار اور زراوند مدحرج اور قلقطار سرکہ اور شہد میں ملاکے اسجگہ پر رکھیں۔ اور مرہم
کہ زرنیخ زرد اعلیٰ قسم اور آہک آب نارسیدہ اور زنگار کا بنائیں۔ اس طرح کہ تینوں کو باریک کرکے موم اور روغن گاؤ میں ملاکے لگائیں۔ تو
ویسی ہی تاثیر کرتا ہے۔ اور اگر اس دوا سے بھی اچھا نہ ہو۔ تو میٹھا تیل کھولتا ہوا اسجگہ پر ڈالیں اسطرح پر کہ وہ تیل دوسرے عضو پر نہ پہنچے
اور اگر مادہ بہت ہی فاسد ہو اور اس تدبیر سے اچھا نہ ہو تو گرم لوہے سے اسی جگہ پر داغ دیں اور یہ علاج انتہا میں ہے اور اس سے آگے یہ
بات ہے کہ عضو کو کاٹ ڈالیں اگر کاٹ ڈالنا ممکن ہو **چودھواں مقالہ دمل کے بیان میں** وہ دمل کے فتحہ اور میم
کی تشدید سے ہے اور اسکی جمع دمامیل اور دمامل آتی ہے۔ وہ ایک بڑا بثرہ سرخ رنگ کا ہے کہ ابتدا میں ہی شدت سے درد کرے۔
اور اسکی شکل اکثر صنوبری ہوتی ہے۔ اور کبھی مستدیر یا مسطح یعنی گول اور دبا ہوا ہوتا ہے اور اسکا مادہ خون حاد ہے کہ رطوبت غلیظ
فاسدہ میں مل گیا۔ علاج فصد یا حجامت سے بدن کا خون کم کریں اور مسہلات دیں اور جہاں تک ہو سکے کہ دل یا [illegible] میں ہوں [illegible] کو
بہت نافع جانیں اور غذا کم کریں۔ اور گوشت اور میٹھی چیزیں چھوڑ دیں اور [illegible] پرہیز کریں تاکہ خون کی حدت ساکن ہو اور رطوبت غلیظ
کو قطع کرے۔ اور [illegible] طلا کریں۔ مثلاً صندل اور [illegible]

اور برگ اسپغول گلاب میں پیسکر اور اُنکے مانند اور تیسرے دن کے بعد اسپغول بیضۂ مرغ کی سفیدی میں ملاکے طلا کریں تاکہ حدت ساکن
ہو اور جلد مادہ جمع ہو اور جب مادہ جمع ہوجائے تو اُس پر منضجات رکھیں تاکہ پک جائے۔ اور نضج کے بعد اگر خود بخود پھوٹ جائے۔ تو
فبہا نہیں تو ادویہ مفجرہ یا لوہے سے کھول ڈالیں۔ اور جب زرد آب نکل جائے۔ اور قرحہ پاک ہوجائے تو اندمال کی تدبیر کریں اور اگر قرحہ
تر ہو اور میل زیادہ ہو۔ تو گلنار اور رسوت اور صبر اور مازو اور زردچوب باریک کرکے اُسپر چھڑک دیں تاکہ جلد پاک ہو۔ اور رطوبت خشک ہو۔ پھر
مراہم مدملہ استعمال کریں اور جان لینا چاہیئے۔ کہ دمّل دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک تو صنوبری شکل ہوتا ہے۔ اور وہ آسانی سے پھوٹ جاتا ہے
اور جس جگہ اُس کا سر اونچا ہوتا ہے۔ اُسی جگہ سے پھوٹ کر مادہ نکلتا ہے دوسرے یہ کہ مستدیر یا مفرطح ہو۔ اور یہ خود بخود نہیں پھوٹتا۔
کیونکہ اسکا مادہ غلیظ ہوتا ہے۔ پھوڑنے کا محتاج ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ تین جگہ سے یا زیادہ پھوٹ نکلتا ہے۔ ادویہ منضجہ کا ذکر۔
علک اور سپستان کوٹ کر ضماد کریں اور تخم کنوچہ دودھ اور شہد میں ملاکے لگائیں۔ اور گیہوں کے خمیر میں کچھ نمک اور روغن تخم کتان ملاکے کبھی
اور کبھی خمیر میں شہد کبھی داخل کریں۔ اور جوار کا آٹا چار حصہ تخم بیتھی باریک کرکے ایک حصہ ایلوا آدھا حصہ تینوں چیزوں کو دہی میں جوش دیں
یہانتک کہ غلیظ ہوجائے۔ پھر نیم گرم کرکے دمل پر رکھ کر پٹی باندھیں اور صبح و شام تازہ بدلیں۔ یہ عمل مجرب ہے۔ اور خاصکر حکماے ہند
کے تو بارہا تجربہ میں آیا ہے ادویہ مفجرہ کا ذکر یعنی توڑنے والی دوائیں خمیر ترش اور تخم کنوچہ اور پنچال کبوتر اور بن بجھا چونہ بیضۂ مرغ
کی زردی میں اور شہد میں ملاکے ضماد کریں۔ اور جان لیں کہ اگر لوہے کے آلے سے شگافتہ کریں۔ تو بہتر ہے اور اورام کے شگافتہ کرنے
کا طریق اخراج میں بیان کیا جائیگا۔ فائدہ کہتے ہیں۔ کہ اول روز کہ دمل ظاہر ہو۔ چاہیئے کہ آہک یعنی چونہ کو روغن کنجد یا سپیدۂ تخم مرغ
میں ملاکے طلا کریں۔ کہ ہرگز زیادہ نہیں ہوتا۔ اور اُسی جگہ اُس کا مادہ چل جاتا ہے۔ اگر کسی شخص کے بدن میں ہرسال دمل نکلتے ہوں
تو ہرسال اُسکے بدن کا تنقیہ لازم ہے۔ تاکہ سرطان اور آکلہ وغیرہ سے محفوظ رہے۔ **پندرھواں مقالہ دبیلہ کے بیان**
میں یہ تصغیر ہے۔ اس سے وہ ورم مراد ہے کہ دمل سے بہت بڑا ہو۔ اور درد نہ کرے مگر عفونت کے سبب سے یا تیز
دواؤں کے استعمال سے اور اسکا رنگ جلد کے ہمرنگ ہوتا ہے۔ اور اکثر مستدیر الشکل ہوتا ہے۔ اور جب اُس پر ہاتھ اور اُنگلی رکھکر
دبائیں۔ تو خوب نہیں دبتا۔ کیونکہ مادہ غلیظ ہے اور یہ عام ہے۔ کہ دبیلہ ظاہر بدن میں پیدا ہو یا باطن میں اور بعضوں نے کہا ہے۔
کہ دبیلہ میں دو تہیں تھیلی کی طرح ہوتی ہیں ایک میں تو زرد آب گندہ بھرا رہتا ہے۔ اور ایک میں مادہ عجیب زرنیخ اور اُستخوان ریزہ اپنی ہڈی
کے چورے کی صورت اور اُس کے مانند اور دو کیسے یعنی دونوں تھیلیوں کو عربی میں دبیلہ کہتے ہیں اسی واسطے یہ نام مقرر ہوا اور جاننا
چاہیئے۔ کہ پیپ جو دبیلہ میں سے نکلتی ہے اُسکا رنگ مختلف اور قوام طرح طرح کا ہوتا ہے جیسے سیاہ مٹی اور زیتون کا تلچھٹ اور
کوئلہ اور ہڑتال اور چونہ اور ناخن کے ریزے اور بال اور پھٹکڑی کے ریزے اور اینٹ اور لکڑی کے ریزے اور اُنکے مانند جیسی مادہ کی
استعداد ہو علاج تنقیہ اور تلطیف تدبیر کے بعد مادہ کے نضج اور تلیین کیلئے روغن گل اور روغن سویا اور اونٹ کی چربی اور مرغ کی چربی کا ضماد کریں اور اگر
لعاب تخم کتان اور لعاب حلبہ داخل کریں تو بہتر ہے۔ اور مرہم داخلیون بھی فائدہ کرتا ہے۔ اور جب پک کر نرم ہوجائے۔ تو اُسکو چیر ڈالیں اور
اُسکا مادہ کئی مرتبہ میں نکالیں۔ اسلئے کہ اُسمیں جو کچھ ہے اُسکو ایک بار نکالنے میں غشی آجاتی ہے۔ اور جب نکالیں اور صاف ہوجائے تو پرانی
روئی اُسمیں بھر دیں تاکہ جو کچھ اُسمیں رہ گیا ہو اُسکو بالکل جذب کرلے اُسکے بعد مرہم لگانے زخم کا اندمال کریں۔ اور دبیلہ کی ایک قسم اور ہے اکثر
اُسکو دبیلہ منکوسہ کہتے ہیں۔ وہ اسطرح پر ہے کہ مادہ عضو کے عمق میں جمع ہو اور جلد سے بہت دور ہو اور نضج کا اثر ظاہر نہ ہو اور جب اُسمیں
شگاف دیں۔ تو صرف خون کے سوا کچھ نہ نکلے مگر جب کہ گہرا شگاف دیں۔ یہانتک کہ استخوان تک پہنچے۔ تو پھر زرد آب نکلے۔ اور اُسکا رنگ
مختلف ہو۔ جیسا کہ بیان کیا گیا۔ اور یہ دبیلہ اکثر قاتل ہوتا ہے علاج اُسکا تدبیر وہی ہے جو گذر چکی۔ لیکن چاہیئے کہ تلیین اور نضج میں

زیادہ کوشش رکھیں اس لئے کہ مادہ گہرائی میں ہے اور جب تقیح کا یقین ہو جائے تو چیر ڈالیں اور نشتر گہرا لگائیں کہ ہڈی تک پہنچے اور گہرائی میں سے
مادہ نکلے۔ فائدہ دُبیلہ کہ اعضاء باطنہ میں پیدا ہوتے ہیں ہر ایک اپنی اپنی بحث میں مذکور ہے اور جاننا چاہیئے کہ احشا کے دُبیلہ کی تدبیر کلی
تحلیل اور تلطیف ہے اور جو کچھ کہ ریاح کو دفع کرے مثلاً تریاق کبیر اور تریاق اربعہ اور مثرودیطوس کھلانا اور جو چیز کہ اسکے درد کو پاسکا اور تحلیل
کرے مثلاً تخم کنوچہ اور خبازی اور کتیرا بقدر حاجت نرم کوٹ کر روغن بادام ملا کے صبح اور شام دو درہم کے برابر جوشاندوں کے پانی میں یا
شیر خشت دو چمچہ کے برابر لیکے اسمیں ملا کے پلائیں۔ اور جہاں کہیں کہ تپ نہ ہو اور یہ بات منظور ہو کہ احشا کا دبیلہ جلد پھوٹ جائے۔ تو
چاہیئے کہ بہروزہ صمیر دو دو دانگ اور زعفران ایک دانگ گلاب میں یا شراب میں اور پھوٹنے کے بعد جب طبیعت کو اس کا رخ ہو۔ مدرات یا ملینات
سے تنقیہ میں کوشش کریں اور تنقیہ کے بعد اندمال کی تدبیر کریں۔ جیسا کہ دُبیلۃ الکبد اور دُبیلۃ المعدہ میں ہم نے مشروح بیان کیا ہے۔

سولھواں مقالہ خراج کے بیان میں واضح ہو کہ اطبا کی اصطلاح میں اس ورم سے مراد ہے کہ زرد آب
جمع ہونے لگے خواہ ورم گرم ہو خواہ سرد اور بعضوں کے نزدیک یہ ہے کہ جب ورم گرم کا مادہ جمع ہونے لگے۔ خواہ ورم گرم ہو خواہ سرد۔
اور بعضوں کے نزدیک یہ ہے کہ جو ورم حجم میں بڑا ہو۔ اور اسکے اندر ایسی جگہ ہو کہ مادہ اس میں گرے اور پیپ ہو جائے اور خراج اس مادہ
غلیظ سے پیدا ہوتا ہے کہ طبیعت اسکو کسی عضو پر پھینکتی ہے اور وہ مادہ غلظت کے سبب جلد میں نہیں گھستا اور گوشت میں بھی نہیں عضو
کی فضا میں سست ہو کر ویسا ہی رہجاتا ہے اور جو کچھ اسکے گرد ہے اپنی گرمی سے اسکو متعفن کرتا ہے اور جب پک جاتا ہے اکثر تو ایسا ہوتا ہے۔
کہ پوست کو کھا کر پھاڑ ڈالتا ہے اور جاننا چاہیئے کہ جب ورم کا درد شدت پکڑے۔ تو اس بات کی **علامت** یہ ہے کہ پیپ پڑتی ہے اسکے بعد درد کا
ساکن ہونا اور ورم کا نرم ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ پیپ پک گئی **علاج** ابتدا میں فصد کھولیں اور مسہل دیں اور جہاں کہیں اطراف
میں ہو اور قے کو کوئی امر مانع نہ ہو تو قے کرنا مسہل سے بہتر ہے۔ اور جب مادہ جمع ہونے لگے تو تخم خطمی اور تخم کتان اور خمیر مایہ اور انجیر اور علک
کا ضماد کریں اور جب پک کے خود بخود نہ پھوٹے تو چاہیئے کہ جلد چیر ڈالیں تاکہ مادہ فاسد نکل جائے اور اس عضو کے اوتار اور اعصاب اور عضلات
اسکے فساد سے محفوظ رہیں خراج وغیرہ اورام کے شگاف کا طریق جاننا چاہیئے۔ کہ ورم جبتک خوب نہ پک جائے شگاف نہ دیں اور شگاف کرنا جگہ
بہتر ہے۔ کہ بہت نرم اور بہت اونچی اور بہت نیچی جگہ ہو اور ہر ایک کا فائدہ لکھا جاتا ہے سو ورم نرم کا تو یہ نفع ہے کہ ایسی جگہ کا شگاف بہت آسان
ہے اور ایذا بہت کم ہوتی ہے۔ اور بہت جلد زخم مل جاتا ہے اور بہت اونچی جگہ میں شگاف کا یہ فائدہ ہے کہ ورم کی جگہ میں کسی جگہ کا اونچا ہونا اس بات
پر دلالت کرتا ہے کہ طبیعت مادے کو اسجگہ سے دفع کرنا چاہتی ہے سو اسجگہ میں شگاف مقتضائے طبیعت کے موافق ہوگا اور اسی بات سے غرض
ہے کہ جمیع امور میں طبیعت کی رفاقت کیجائے اور نیچی جگہ میں شگاف کا نفع یہ ہے کہ پیپ خود بخود نکلے۔ اور وہاں کے نکالنا نہ پڑے اور آسان
اور بے اندیشہ ہے فائدہ بدن کے طول میں شگاف دینا چاہیئے تاکہ لیفیں نہ کٹ جائیں اور بغل اور چڈھوں میں یہ بات نہیں انکے ورم کا شگاف
بدن کے طول میں نہ چاہیئے بلکہ اسرہ کی اتباع سے کرنا چاہیئے یعنی شکنج کے رخ پر اور بدن کے عرض میں اور جبہہ یعنی پیشانی اس کے خلاف
ہے کہ اگرچہ اسمیں بھی شکنج موجود ہے لیکن اسمیں شکنج کی سمت پر نہ دینا چاہیئے اور بدن کے طول میں دینا چاہیئے کما قال الشارح اذا کان
للعضو اساریر مثل الابط والاربیۃ فینبغی ان یذهب بہ الشق مع الاسرۃ الا فی الجبهۃ فانہ یجب فیها ان تشق لا على الاسرۃ لان وضع اسرتها فی العرض
وهو مخالف لوضع اللیف لانہ فی الطول فلو تبعت الاسرۃ فی الابط استرخت عضل الجبهۃ على الحاجبین والعینین کما نقل فی حکایۃ اندرو
ماخس مابین الملوک یعنی جیسا کہ شارح نے کہا جب کسی عضو میں شگاف دینا چاہیں مثلاً بغل اور چڈھوں میں تو اس وقت شکنج کیساتھ ہی شگاف
دیں مگر پیشانی میں کیونکہ اسکے شگاف میں واجب ہے کہ شگاف شکنج کے مخالف میں دیں اسلئے کہ شکنج تو عرض میں ہے اور لیفیں طول میں ہیں تو
اگر شگاف میں شکنج کا اتباع کرینگے تو پیشانی کے عضلے ابروؤں اور آنکھ پر گر پڑینگے جیسا کہ اندروماخس کی حکایت شہزادی کے بابمیں نقل کیا گیا

اور جبکہ ورم میں شگاف ہو جاوے سو اگر مادہ بہت ہے تو تھوڑا تھوڑا کئی دفعہ میں نکالیں تاکہ ضعف نہ ہو اور نکالنے کے بعد تمام پیپ کو پرانی روئی سے پاک کریں تاکہ آلائش بالکل صاف ہو جاوے پھر اندمال کی تدبیر کریں جس طرح پر کہ ذکر کیا ہے اور اس بات میں مرہم کہ اسفیداج اور توتیا سے اور گلنار اور مازو اور دم الاخوین اور انزروت سے بناتے ہیں بہت نفع کرتا ہے اور زخم کو جلد بھر لاتا ہے۔ انتہاہ سرار اور سراسین بفتح کے فتحہ سے شکنج اور چین کو بولتے ہیں کہ پیشانی اور دوسرے اعضا میں پڑے اور اسرہ اور اسرار اسکی جمع ہے اور جمع کی جمع اساریر ہے۔

سترھواں مقالہ ورم رخو کے بیان میں جسکا نام اوذیما ہے وہ ایک ورم نرم ہے اور سفید رنگ کہ حرارت اور درد اس میں نہ ہو لیکن اس میں متانت اور گرانی ہوتی ہے اور جب انگلی سے دبائیں تو دب جاوے اور اس جگہ دیر تک انگلی کا نشان باقی رہے اور کبھی اس ورم میں ہلکا سا درد بھی ہوتا ہے اور یہ ورم دو سبب سے پیدا ہوتا ہے ایک تو یہ کہ مزاج فاسد ہو دوسرے یہ کہ بلغم زیادہ ہو جاوے **علاج** اگر فساد مزاج اسکا سبب ہو تو پہلے اسکی اصلاح کریں۔ اسکے بعد عضو پر روغن گل یا روغن کنجد اور نمک اور سرکہ ملیں۔ اور اگر اسکا سبب بلغم ہے۔ اور بدن کی سپیدی اور غلظت سے معلوم ہو سکتا ہے تو چاہئے کہ اسکے منضجات دیں اسکے بعد حب ایارج یا حب مقل وغیرہ اور جو چیزیں بلغم کا تنقیہ کرتی ہیں۔ ان سے بلغم کا استفراغ کریں۔ اور مرطبات سے منع کریں اور نمک اور بیت ورم پر ملنا اور نطرون اور خاکستر درخت انگور اور کچھ سرکہ میں ملا کے ضماد کرنا اور کپڑا اور خاکستر انگور اور خاکستر بلوط کے پانی میں بھگو کے ورم پر رکھنا نفع کرتا ہے اور یہ طلا نہایت خوب ہے نمک خاکستر درخت انگور سرگین گاؤ دشتی جالی صبر سب برابر لیکے باریک کر کے سرکہ میں ملا کے طلا کریں۔ دوسرا نسخہ صبر اقاقیا سعد شیاف ماسینا زعفران گل ارمنی ہر ایک برابر لیکے باریک کر کے سرکہ اور آب کرنب میں قرص بنا کر احتیاج کے وقت گلاب یا آب کاسنی اور تھوڑے سرکہ میں گھس کر طلا کریں **اٹھارھواں مقالہ ورم ریحی کے بیان میں** یہ دو طرح پر ہوتا ہے۔ ایک تو وہ ہوتا ہے کہ ریح عضو کے جوہر میں آجاوے اور تمدد کی صورت ہو جاوے اور فی الحقیقت ورم ریحی یہی ہے دوسری یہ کہ ریح عضو کے جوہر میں نہ آوے بلکہ عضو کے اندر دو عضو کی فضا میں ایک جگہ جمع ہو جاوے پھر اگر اس عضو کا جرم نرم ہے تو اس جگہ سے پھیل جاوے۔ اور اس قسم کو نفخہ کہتے ہیں فائدہ بدن میں ریاح کے جمع ہونے کی جگہ یا عضو مجوف ہے جیسا معدہ اور امعا اور انکے مانند یا وہ فضا کہ دو عضو کے بیچ میں ہوتا ہے جیسا کہ اغشیہ عضلہ اور اس عضو کے بیچ میں کہ وہ جس پر محیط ہیں فضا ہوتا ہے اور جیسا کہ ہڈیوں میں یا انکے اور انکے گرد کے اغشیہ کے بیچ میں جمع ہو جاتی ہے۔ اس کا تحلیل ہونا دشوار ہے لیوجود الموضع وضیق المکان وقلۃ وصول اثر الدواء الیہا یعنی کیونکہ وہ جگہ سخت ہے اور راستے تنگ ہیں اور اس جگہ میں دوا کا اثر کم پہنچتا ہے اور ورم ریحی کی یہ علامت ہے کہ وہ ورم سبک ہو اور گرانی نہ ہو اور ایسا ہو جیسا ہوا بھری مشک ہوتی ہے اور اسکا خاصہ ہے کہ انگلی رکھنے سے تھوڑا دب جاوے اور جب انگلی اٹھائیں تو جلد برابر ہو جاوے اور دبانے کا نشان بالکل نہ رہے **علاج** منافذ اور نفاخ چیزوں سے پرہیز کریں اور تلطیف کی تدبیر کریں تاکہ جو مادہ ریاح کو اٹھاتا ہے اسکی مدد موقوف ہو جاوے پھر جو کا آٹا یا باجرہ یا ارزن کا سیک کریں تاکہ جو ہوا جمع ہو گئی ہے تحلیل ہو جاوے اور درخت انگور کی راکھ سرد یا بابونہ یا اکلیل کے پانی میں ملا کے طلا کریں اور گلقند اور گلاب اور شربت بزوری حار اور عرق بادیان پلانا نفع کرتا ہے **انیسواں مقالہ سلعہ یعنی رسولی کے بیان میں** وہ سین مہملہ کے فتحہ اور کسرہ اور لام ساکن سے ورم غلیظ ہے کہ گوشت سے ملا ہوا نہیں ہوتا اور پوست کے نیچے جس طرف کو پھرائیں اپنی جگہ میں پھر جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ چنے کے برابر سے خربزہ کے برابر تک ہوتا ہے اور سلعہ کا خاصہ ہے کہ اسکے اوپر ایک غلاف ہوتا ہے اور یہ ورم بلغم غلیظ سے پیدا ہوتا ہے اور چار طرح کا ہوتا ہے شحمیہ اور عسلیہ اور آرد ہالیہ اور غدیز یہ مگر شحمیہ سب اقسام میں سخت ہے اور اسکا خاصہ ہے کہ دبانے سے نہیں دبتا۔ اور کچھ درد کرتا ہے اور اسکا رنگ اور قوام شحم یعنی چربی کے مشابہ ہے اسیطرح سلعہ شحمیہ کہتے ہیں اور عسلیہ دبانے سے دب جاتا ہے پھر جلد برابر ہو جاتا ہے کیونکہ اسکا مادہ اقسام بلغم کے مادہ سے زیادہ لطیف اور رقیق ہے اور اسکا رنگ اور قوام شہد کے مشابہ ہے اسیطرح عسلیہ بولتے ہیں اور آرد ہالیہ سیاہی مائل ہوتا ہے

اور اُسکے مادہ کا قوام ایسا ہوتا ہے جیسے گاڑھا حریرہ کہ آرد والا کہلاتا ہے اسلیئے اسکا یہ نام رکھا گیا اور آردبالہ فارسی کے دو کلموں سے مرکب ہے سو آرد تو مشہور
ہے اسکو عربی میں دقیق اور ہندی میں آٹا کہتے ہیں اور بالہ اُس روغن کو کہتے ہیں کہ تازہ مسکہ سے لیویں اور شیرازیہ کا مادہ سپید اور غلیظ ہوتا ہے
شیراز کی صورت اور شیراز فارسی میں اُس کھانے کو کہتے ہیں کہ دودھ سے بنائیں جیسے گاڑھا حریرہ اور آخر کی تینوں قسموں میں حس کم ہوتی ہے۔
اور نرم ہوا کرتی ہیں علاج پہلے بلغم غلیظ کا تنقیہ کریں تاکہ زیادہ نہ ہو اور ہمیشہ اضمدۂ محللہ مثلاً داخلیون وغیرہ استعمال کریں شاید کہ ابتدا
میں جو مادہ جمع ہو گیا ہے تحلیل ہو جائے کیونکہ تھوڑا ہے اور بہت سخت نہیں ہوا اور جب ابتدا سے گزر جائے اور بہت غلیظ ہو جائے تو محلل کے
استعمال سے فائدہ نہ ہو اُسوقت دو کاموں میں سے ایک کام کرنا چاہیئے یا تو دوا یہ مفتّحہ لگائیں جیسی کہ دُبّیلہ میں مذکور ہیں تاکہ اُسکو پوسیدہ اور متعفن کر
سوراخ کر دیں اور ضماد کہ اشق اور خاکستر بیخ کرنب اور چونہ اور صابون اور زرنیخ اور روغن گل سے بنائیں اسکام میں مخصوص ہے یا چیر ڈالیں اور سلعہ کو
نکال لیں اور نکالنے کا طریق یہ ہے کہ اُسکے اوپر کا پوست موچینہ سے کھینچکر چیر ڈالیں اسطرح پر کہ سلعہ کی تھیلی کو صدمہ نہ پہنچے اور آہستہ آہستہ تمام پوست
سلعہ کے اوپر سے جدا کریں پھر سلعہ کو مع اُس غشا کے کہ اُسکے گرد لگی ہوتی ہے اور اُسکو کیسۂ السلعہ کہتے ہیں صحیح و سالم نکال لیں اور احتیاط کریں
کہ اُس غشا میں سے کچھ بھی پوست میں باقی نہ رہے کیونکہ اگر کچھ غشا بھی پوست میں باقی رہجائے تو سلعہ دشواری سے باہر آتی ہے اور ایسا ہی ورم
کبھی عود کر آتا ہے فائدہ جس سلعہ کو شحمیہ کہتے ہیں وہ تحلیل اور تعفن کے قابل نہیں اور اخراج کے سوا کوئی علاج نہیں کیونکہ اُسکا مادہ نہایت
غلیظ ہے **بیسواں مقالہ غدد اور عقد کے بیان میں** جان لینا چاہیئے کہ غدد دو طرح پر ہیں ایک تو طبعی مثلاً زبان کی جڑ کا غدد
اور وہ غدد کہ اوعیۂ منی کے قریب اور گردوں میں اور بغل میں اور چڈھوں میں ہیں دوسرے ناطبعی ہیں اور یہاں انہیں سے مراد ہے وہ ایک جسم ہے
سخت کہ ظاہر بدن میں مادہ غلیظ سوداوی یا بلغمی سے پیدا ہو اور اکثر بلغم سے پیدا ہوتا ہے اور غدد اور سلعہ میں یہ فرق ہے کہ غدد سخت ہوتا ہے
اور بڑھتا نہیں اسیواسطے جہاں کہیں کہ مادہ غلیظ دوبارہ اُس پر پڑتا ہے تو دوسرا غدہ اُسکے برابر پیدا ہوتا ہے۔ ایسا ہی غدد کا غلاف نہیں ہوتا
اور سلعہ اُسکے مخالف ہے کہ زیادہ ہوتی ہے اور کسی حال میں نرمی سے خالی نہیں ہوتی علاج داخلیون ضماد کریں اور سیسے کا ایک بھاری ٹکڑا
اُس پر مضبوط باندھیں پھر اگر تحلیل ہو تو فہو المراد اور نہیں تو نرم اور سبک ہو جائیگا۔ اور اضمدۂ محللہ کہ سلعہ میں مذکور ہیں استعمال کریں
فائدہ کبھی چھوٹی سی چپٹی غددی ہوتی ہے اور اُسکی تدبیر یہ ہے کہ اُسکو چیر ڈالیں اور بلغم غلیظ اُسمیں سے نکال لیں اُسکے بعد سیسے
کا بھاری سا پتر اُس پر مضبوط باندھ دیں تاکہ پھر عود نہ کرے اور جان لینا چاہیئے کہ عقد کی بھی دو قسمیں ہیں کہ ایک تو وہ ہے کہ
کسی ایسے عضو میں جسپر گوشت نہ ہو جیسے ہاتھ کی پشت اور پاؤں کی پشت اور پیشانی میں ایک گرہ سی کہ لاؤیں اور اخروٹ کی برابر پیدا
ہو اور اُسکا خاصہ ہے کہ دبانیسے غائب اور متفرق ہو جائے۔ اور جب ہاتھ اُٹھالیں تو اپنی ہیئت پر آجائے اور اس قسم کے عقد کا مادہ
اگر بلغم یا لزوجی ہو تو اُسمیں درد ہوتا ہے اور اگر مادہ خام اور غلیظ ہے تو درد نہیں ہوتا علاج جس میں درد نہیں ہوتا اُسکو ملیں اور
لکڑی سے کوٹیں تاکہ دبکر متفرق ہو جائے۔ اُسکے بعد صبر اور حضض اور اقاقیا اور سریشم ماہی ضماد کریں اور اُسکے اوپر سیسے کا بھاری سا
پتھر رکھ کر مضبوط باندھ دیں اور جس میں درد ہو تو پہلے اُس پر قیروطی ملیں تاکہ درد ساکن ہو پھر تحلیل کے لیئے ادویۂ محللہ مثلاً بیخ سوسن آسمانی اور
بیخ خطمی اور زوفا اور اکلیل اور تخم کتان اور بابونہ اور قرطم نیکوفتہ پانی میں جوش کر کے اُسکا پانی عقدہ پر ڈالیں دوسری قسم عقدہ کی یہ ہے
کہ ہاتھ لگانے سے سخت معلوم ہوتا اور دبانے سے متفرق نہیں ہوتا اور اُسکو تالیل مستدقہ کہتے ہیں کیونکہ مضبوط اور سخت ہے
اور بعضے اس قسم کے عقد کو سلعہ لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بہت بڑھ جاتا ہے علاج اگر گوشت میں ہو تو چاہیئے کہ اُسکو کاٹ کر نکال لیں
اور اگر گوشت میں نہ ہو تو ضمادوں سے نرم کریں اور قطع نہ کریں کہ اُس میں یہ خوف ہے کہ پٹھا یا ورید یا وتر یا شریان کٹ جائے۔
اور کبھی عضلہ میں بھی عقدہ یعنی گرہ سی پڑ جاتی ہے اس سبب سے کہ کوئی ایذا اور الم اُسکو پہنچے اور عقدہ سلعہ کی

صورت ہوتا ہے یعنی اونچے ہوتے ہیں اور دبینے میں اس عقدہ میں اور سلعہ میں یہ فرق ہے کہ سلعہ ہر طرف کو پھر جاتی ہے اور عقدہ نہیں ٹلتا
مگر داہنے یا بائیں **علاج** روغن اور قیروطی کہ مغز ساق گاؤ وغیرہ سے بنائیں چند روز ہمیشہ اُس پر ملیں تاکہ عقدہ نرم ہو جائے۔ اور جب نرم ہو جائے
تو تمام ہی سے جائیں اور اعضا میں نرمی آنے کے بعد بیمار کو حکم کریں کہ انگڑائیاں لے اور اپنے بدن کو کھینچے۔ اور اُسکو ہاتھ سے ملے تاکہ گرہ کھل
جائے۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ عصب پھوٹ جاتا ہے یا کٹ جاتا ہے اور جب اچھا ہوتا ہے تب اعضا میں صلابت اور عقدہ خاص ہوتا ہے۔
اور ایسا ہی اکثر اعضا میں تفرق واقع ہوتا ہے اور زخم بھرنے کے بعد اعضا میں صلابت اور وشاید پیدا ہوتے ہیں **علاج** ان صلابات اور وشاید
پر روغن اور چربی اور مغز کے اقسام سے ملیں تاکہ نرمی آجائے۔ پھر اگر تحلیل ہو تو فبہا اور نہیں تو اسجگہ شگاف دیکے گوشت زاید کو وشاید کے نیچے
سے تراش ڈالیں لوہے کے آلے سے یا مرہم آنکلہ رکھکر پھر احتیاط سے زخم کا اندمال کریں اور وشاید وشید کی جمع ہے۔ اور وہ دال مہملہ کے ضمہ
سے اور شین معجمہ کے سکون سے اور یاے تحتانی کے ضمہ سے یا فتحہ سے اور ذال معجمہ کے سکون سے قنفذ کے وزن پر ہے۔ اور
زبرج کے وزن پر بھی کہا ہے۔ ایک جسم سپید اور سخت غضروف کے مشابہ ہے کہ غضروف اور استخوان پر ٹوٹنے کے بعد جبکہ جڑنے اور ملنے لگیں۔
جم آتا ہے اور ایسا اور پھر کبھی کہتے ہیں۔ کہ زخم کے اوپر گرہ سی ہو جاتی ہے اور اس کا جوہر بدن کے جوہر سے الگ ہوتا ہے فن الشلاکی کہتا
ہے کہ کبھی اخلاط دوسری کیفیات پر جمع ہو جاتے ہیں۔ بعضے اُسمیں سے مثل بندق یعنی کھلاوہ کی صورت ہوکر دونو طرف حرکت کرتے
ہیں۔ اور بعضے مثل جلد کے ہو جاتے ہیں۔ اور بالکل حرکت نہیں کرتے اور اُنکو غدد کہتے ہیں اور جو کان کی جڑ کے پیچھے ہوتا ہے اُسکو فوجیلا کہتے
ہیں۔ اور عقدہ کی ایک قسم ہے کہ عضو کے ٹوٹنے یا پھٹنے کے بعد پیدا ہوتی ہے اور لاعلاج ہے اور صاحب کامل کہتا ہے عقد غدویہ کو دیکھیں اگر مثل
سلعہ کے ہے تو وہی علاج کریں اور اگر اس جنس سے نہ ہو اور بہت سخت ہو تو مرہم داخلیوں سے اُسکا علاج کریں سو اگر نفع نہ ہو تو کسی سخت چیز سے
اسجگہ پر ٹھوکر سے کوٹیں تاکہ پھوٹ جائے پھر خود بخود زائل ہو جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ اور طبری کہتا ہے کہ اگر غدہ زیادہ نہ ہو اور ضرر نہ پہنچائے۔ تو چلتے
وقت تکلیف نہ ہو یا اُسکو حرکت دیتے وقت ایذا نہ ہو تو ان صورتوں میں اسکو اسی حال پر چھوڑ دیں لیکن اگر زیادہ ہو اور ایذا پہنچائے۔ تو اُسکا
اخراج چاہیئے لیکن اگر ہڈی یا پٹھے کے نیچے ہو تو اُسکو کبھی نہ نکالیں کہ اس سے زیادہ دوسری آفت نہ پیدا ہو۔ **اکیسواں مقالہ فوجیلا**
کے بیان میں یہ اُس ورم سے مراد ہے کہ اعضاے غددی میں پیدا ہو۔ اور طاعون کی جنس سے نہ ہو اور بعضوں کے نزدیک
یہ نام اُسی ورم کا ہے کہ کان کے پیچھے پیدا ہو **علاج** جو کچھ کہ سب اورام غددی میں لکھا گیا۔ اسکی تدبیر بھی وہی ہے اور اس بیماری
کے لئے دوا ے خاص یہ ہے کہ حلزون کی راکھ اور پرانی چربی کہ بے نمک ہو دونو کو ملا کے ضماد کریں اور ابن عرس یعنی نیولے کی راکھ روغن
سوسن کی قیروطی میں ملا کے ضماد کریں تو وہ بڑا تاثیر ہوتی ہے **بائیسواں مقالہ خنازیر کے بیان میں** وہ اونچے ہوتے ہیں اور
دبینے میں سلعہ کے مانند ہوتے ہیں اور اُن میں یہ فرق ہے کہ خنزیر گوشت سے چسپیدہ ہوتا ہے اور اکثر اس میں اپنی جگہ سے نہیں ٹلتا۔ مگر
ابتدا میں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ حرکت دینے سے پھرتا ہے جیسے سلعہ پھرتی ہے اور ایسا ہی خنزیر نہایت سخت ہوتا ہے کیونکہ اُس کا مادہ تمامتر
غلیظ ہے اور اکثر نرم گوشت میں عارض ہوتا ہے خاصکر گردن میں اور بغل میں اور لڑکوں کی گردن میں اکثر عارض ہوتا ہے اور متعدد ہوتے ہیں
اور ان میں کا ایک ایسا ہی غلاف ہوتا ہے اور کبھی سلعہ کی طرح سے ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ غلاف ہوتا ہے اور خنزیر کا خاصہ ہے کہ چھوٹا ہوتا ہے۔ مگر
شاذ و نادر کبھی بہت بڑا ہو جاتا ہے اور اس ورم کو خنازیر اس لئے کہتے ہیں کہ خنازیر کو اکثر عارض ہوتا ہے اور اس بیماری کا مادہ رطوبت غلیظ ہے
کہ بلغم اور سودا کی قسم سے بدن میں جمع ہو جاتا ہے **علاج** مقیات اور مسہلات دیں تاکہ بلغم غلیظ کا تنقیہ ہو۔ اور غذا کی تلطیف اور تقلیل میں بہت
کوشش کریں۔ اور دماغ کو بلغم پر جوش یا حاجت کریں اور شیرینی سے اور غلیظ غذاؤں سے اور رات کے وقت غذا کھانے سے اور بہت بولنے
سے اور [illegible] اور تفصد کر [illegible] پرہیز کریں اور بیمار کا سر جھکا او نچار کھنا چاہیئے۔ اور تنقیہ کے بعد ادویہ محللہ کا ضماد کریں۔ پھر اگر

تحلیل ہو جائیں تو فہو المراد اور نہیں تو ادویہ منضجہ اور مفجرہ کا ضماد کریں پھر اُسکے اندمال کی تدبیر کریں ادویہ محللہ رائی تخم انجرہ کف دریا آرد اوند
مقل اشق زیت کہنہ موم سفید سب کو ملا کے **دوسرا ضماد** زفت جند مقل بیخ کرنب بیخ ترمس کوٹ چھان کے سرکہ اور شہد اور زیت میں
ملا کے ضماد کریں۔ اور مرہم داخلیون خنازیر اور جمیع اورام صلبہ کے تحلیل کرنے میں نفع کلی کرتا ہے خاصکر اگر اسمیں بیخ سوسن آسمان گون
کوٹ چھان کے داخل کریں اور مرہم سل بھی فائدہ کرتا ہے اور ادویہ منضجہ اور مفجرہ کا بارہا ذکر آچکا ہے اور آرد جو اور آرد ترمس زیت میں اور نابالغ لڑکو
کے پیشاب میں ملا کر خنازیر پر لگانا اُسکو پکاتا ہے اور پھوڑتا ہے اور تخم کتان اور تخم مرو اور بیخ سوسن کبود اور تخم علبہ شراب میں ملا کر اور پیخال
کبوتر بقدر حاجت اُس میں ملا کے طلا کرنا نفع کرتا ہے۔ اور جبکہ پھوٹ جاوے۔ تو چاہئے کہ فلد فیون اور دیگ بر دیگ استعمال کریں تا کہ مواد فاسد
بالکل پاک ہو جائے اور ان تیز دواؤں کے استعمال کے بعد روغن ملیں تا کہ جو کچھ فلد فیون نے قطع کیا ہو وہ گر پڑے اور جب قرحہ پاک
ہو جاوے تو مرہم زنگار استعمال کریں تا کہ زخم بھر جاوے۔ اور ایک قسم کا خنازیر ہے کہ جلد پر پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ اور بہت اونچا نہیں ہوتا۔ اور
اس لئے کہ اس کا مادہ خبیث ہے جلد متقرح ہوتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوا کرتا ہے گویا پھٹا ہوا انجیر ہے **علاج** لوہے کے آلے سے قطع کریں
اس طرح پر کہ اس کا مادہ کا اثر کچھ باقی نہ رہے اس کے بعد داغ دیں تا کہ پھر جمع نہ ہو اور قطع کرنے میں احتیاط کریں کہ جونسی رگیں اور پٹھے
اُسکے قریب ہیں وہ کٹ نہ جائیں اور کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے خنزیر کو چیرا اور پٹھے کی ایک شاخ کٹ گئی اُسیوقت بیمار کی آواز
باطل ہو گئی۔ اسی واسطے اطبا نے کہا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ جونسی جانب سالم ہو اور اُس میں پٹھے نہ ہوں اُسمیں شگاف دیں اور باقی کو دواؤں سے
پاک کریں تا کہ قطع بھی ہو جاوے اور ضرر نہ پہنچے اور ایسے حال میں مرہم زنگار نفع کرتا ہے اور خنازیر کی ایک قسم ہے کہ اُس کا مادہ سرطانی ہوتا ہے اور اُسکی تدبیر
یہ ہے کہ جب گرم دوائیں اُسکے علاج میں استعمال کریں تو اُن میں روغن گل ملائیں۔ اور اگر اُسمیں حرارت ہو تو آرد گندم اور آب کشنیز ضماد کریں اور مر
ایک حصہ اور حضض دو حصہ نرم بنا کر سبز دھنیا کے پانی میں ملا کے طلا کریں **فائدہ** بعض حکما نے کہا ہے کہ تازہ سینگ کے اندر ایک جھینی ہڈی
سی ہوتی ہے اسکو لیکر جلائیں اور ایک ہفتہ ہر روز صبح کے وقت دو درم کے اندازے سے دیں تو ہر قسم کے خنازیر کو دفع کرے اور اطریفل
غددی نفع کرتا ہے اور بلغم اور سودا کے اخراج کے لئے حب خیزران اور حب واصلی مخصوص ہیں **تئیسواں مقالہ ورم صلب کے**
بیان میں جس کو یونانی زبان میں سقیروس بولتے ہیں سین مہملہ کا ضمہ اور قاف کا فتحہ اور یہ تین طرح کا ہوتا ہے۔ ایک کا مادہ تو
محض سودا ہے۔ اور اُسکی یہ **علامت** ہے کہ بہت سخت اور تیرہ رنگ ہو اور ہاتھ کو سرد معلوم ہو اور اُسمیں حس نہ ہو اور درد نہ کرے اور کبھی درد بھی
کرتا ہے اور حس بھی ہوتی ہے اور جونسا بےحس ہوتا ہے اچھا نہیں ہوتا اور دوسرے کا مادہ بلغم ہوتا ہے اور اُسکی یہ **علامت** ہے کہ ورم بدن کے ہمرنگ ہو
اور ہاتھ لگانے سے سرد معلوم ہو اور اُسکی صلابت کمتر ہو اور اکثر اورام بعد کے اُن پر ادویہ قابضہ حد سے زیادہ رکھیں عارض ہو تیسرا وہ ہے کہ
سودا اور بلغم سے مرکب ہو۔ اور اُسکی علامت بھی مرکب ہو گی **علاج** سوداوی میں سودا کا تنقیہ کریں اور سودا پیدا کرنے والی چیزوں سے
پرہیز کریں۔ اور بلغمی میں بلغم کا تنقیہ کریں۔ اور بلغم پیدا کرنے والی چیزوں کے استعمال سے منع کریں اور مرکب میں دونوں خلط کا تنقیہ کریں
اور تنقیہ کے بعد ملینات محللہ مثلاً داخلیون اور اشق اور مقل اور میعہ اور لبط اور مرغ کی چربی اور مغز ساق گاؤ وغیرہ کا روغن اور لعابات
محللہ اور انجیر کوٹ کر ضماد کرنا مفید ہے **فائدہ** جس میں کہ حس نہیں وہ لاعلاج ہے اور جسمیں حس کم ہے وہ کم اچھا ہوتا ہے مگر جونسا بہت سخت نہیں اور
اور حس بدستور ہے اور ایذا پاتا ہے اور سقیروس غیر خالص کہلاتا ہے اُسکا تدارک اُنہیں چیزوں سے کہ گذریں ہو سکتا ہے **چوبیسواں مقالہ**
سرطان کے بیان میں وہ ایک ورم سوداوی ہے کہ صفرا کے احتراق سے یا بلغم کے احتراق سے کہ تھوڑا سا صفرا بھی اس کیساتھ ملا ہو
پیدا ہوتا ہے مگر سوداء خالص سے یہ ورم نہیں ہو سکتا کیونکہ اُسمیں حدت نہیں اور اُس ورم کی یہ **علامت** ہے کہ جب پہلے
پیدا ہو تو بادام کے برابر یا اُس سے چھوٹا ہو۔ اُس کے بعد زیادہ ہو جاوے۔ اور جتنا زیادہ ہو سرخ اور سبز کیکڑے کے پاؤں کی صورت

سبز رگیں ظاہر ہوں اور اُسکی جڑ کیکڑے کے شکم کی صورت بدن میں گڑی ہوئی اور مضبوط ہو اسی تشبیہ کے سبب یہ نام مقرر ہوا اور اُسکا خاصہ ہے
کہ شدت سے سخت اور تیرہ رنگ اور مستدیر الشکل ہوتا ہے اور جان لینا چاہئے کہ جسکا مادہ سودائے صفراوی ہوتا ہے البتہ متقرح ہو جاتا ہے یعنی زخمی
ہو جاتا ہے اور جو لسا بلغم اور کچھ صفرا کے احتراق سے ہوتا ہے اکثر تو متقرح نہیں ہوتا اور کبھی متقرح بھی ہو جاتا ہے غرضکہ سرطان متقرح کا قرحہ سیاہ اور
اُسکے لب غلیظ ہوتے ہیں۔ اور باہر کی طرف اُلٹ آتا ہے اور زرد آب اور بدبو اُسمیں سے آتی ہے اور عورتوں کے سینے اور رحم میں اور مردوں کے
پاؤں میں اور انثیین اور احلیل میں۔ اور منہ پر پیدا ہوتا ہے اور بعضے میں درد شدید ہوتا ہے اور بعض میں درد نہیں ہوتا انتہا ۵ یہ مرض طبیب کو عاجز
کرتا ہے اس میں اچھے ہونیکی اُمید نہیں اور صرف علاج سے یہ مقصود ہے کہ تین میں سے ایک غرض حاصل ہو یعنی بڑھنے سے روک دینا اور متقرح
ہونے سے بچانا اور متقرح کا قرحہ کے علاج سے اندمال کرنا علاج تنقیہ سودا کے لئے فصد اکحل یا باسلیق کھولیں اور سودا کے مسہلات دیں اور کئی مرتبہ
مسہل دیں تاکہ بدن پاک ہو اور جگر کی حرارت کو ساکن کریں اور ماشعیر اور اغذیہ میں سے جو کچھ کہ خون رقیق پیدا کرے کھلائیں اسلئے کہ خون رقیق احتراق
سے بعید ہے اور ابتدا میں یہ ادویات طلا کریں سنگ آسیا کی گرد اور سیسے کی گرد اور روغن گل آب کشنیز سبز اور آب عنب الثعلب میں ملا کے
طلا کریں اور ایسا ہی اسفیداج الرصاص اور گل ارمنی اور زیت کا ہو کے پانی میں ملا کے طلا کریں کہ قرحہ پڑنے سے محفوظ رہے اور جن چیزوں
میں حدت ہو ان کو استعمال نہ کریں کیونکہ ورم کو حرکت دیتی ہیں اور متقرح کے لئے ایسی چیز استعمال کریں کہ زخم کو بھر لائے اور درد اور سوزش
کو ساکن کرے اور قرحہ کو زیادہ نہ ہونے دے مثلاً سفیدہ ارزیز اور توتیا مغسول وغیرہ روغن گل میں ملا کے اور یہ مرہم نفع کرتا ہے اسفیداج
رصاص۔ توتیا مغسول مردا سنگ گل ارمنی ہر ایک ایک جزو شادنج مغسول آب لسان الحمل ہر ایک دو جزو نشاستہ صمغ عربی ہر ایک تین جزو
جو نسی دوا کوٹنے کے لائق ہو اُسکو کوٹ کر موم اور روغن گل میں مرہم بنا کے ورم پر طلا کریں۔ اور اُسکے گرد گل ارمنی آب عنب الثعلب یا آب کشنیز میں
ملا کے ملیں اور جان لیں کہ ورم سرطانی شاید کہ ابتدا میں عمدہ تدابیر سے اچھا ہو جائے اور جو سرطان کہ باطن میں ہو احتیاط کی بات یہ ہے کہ
اُس کا علاج غذا ہی کی اصلاح سے کریں اور شربت بنفشہ اور شربت نیلوفر وغیرہ اس ورم کے لئے سب شربتوں سے بہتر ہیں اور سب سے بہتر غذا
آب کشک جو اور مرغ اور بزغالہ اور بیرہ کا گوشت اور تازی مچھلی کہ بہتے پانی میں سے لائیں۔ اور احتیاط کی یہ بات ہے کہ گوشت کو کدو اور جو
اور پالک میں پکائیں تاکہ بے مضرت ہو جائے اور اسبات میں ہر وقت کوشش کریں کہ متقرح نہ ہو کیونکہ جب متقرح ہو جاتا ہے تو اچھا نہیں
ہوتا اور ایسا ہی جو سرطان کہ دونوں شانوں کے بیچ میں پیدا ہوتا ہے اکثر ہلاک کرتا ہے اور قطع کے سوا علاج نہیں ہوتا چھبیسواں
مقالہ عرق مدنی کے بیان میں یعنی رشتہ اور نارو وہ اس طرح پر ہے کہ اول ایک پھنسی پیدا ہو پھر ایک آبلہ ہو جائے اور سوراخ ہو جائے
اور اُس میں ایک چیز باریک سفید رنگ کی صورت نکلے۔ اور اُسکا رنگ سرخ سیاہی مائل ہو اور یہ چیز جو دھاگے کی صورت نکلتی ہے جب بالکل
نکل آتی ہے تو بالشت کے برابر دراز ہوتی ہے یا اُس سے زیادہ اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پوست کے نیچے ایسی حرکت کرے جیسا کیڑا حرکت
کرتا ہے اور یہ مرض گرم و خشک شہروں میں جیسے حجاز اور مدینہ منورہ میں اکثر پیدا ہوتا ہے اور اس سبب سے کہ اکثر مدینہ منورہ میں پیدا ہوتا ہے۔
اسی کی طرف منسوب کیا اور اُسکا سبب فضول ردیہ ہیں کہ خون گرم سوداوی یا بلغمی سوختہ سے رگوں میں اور گوشت میں حاصل ہوں۔ اور
حرارت کی شدت سے پک کر اور خشک ہو کر رگوں میں بستہ ہو جائیں اسلئے بشکل رگ کی صورت ہوتا ہے اور اکثر پاؤں میں اور ناف کے نیچے
عارض ہوتا ہے اور شیرینی زیادہ کھانے سے اور غذا کے خوب ہضم نہ ہونے سے اور مشقت کی کثرت سے خاصکر جبکہ عادت نہ ہو یہ مرض پیدا
ہوتا ہے علاج اُسکے ظاہر ہوتے ہی فصد باسلیق اور صافن جانب مخالف سے کھولیں اور فصد کے بعد اُس جگہ پر جونکیں لگائیں اور
مطبوخ فواکہ اور حب قوقیا اور مطبوخ ہلیلہ سے اور اطریفل صغیر سے کہ سنا اور شاہترہ اُسمیں داخل ہو۔ طبیعت کو نرم کریں اور اغذیہ مرطبہ اور
حمام اور تر روغنوں کی مالش سے مزاج کی ترطیب کریں اور بہت گوشت کھانے سے اور فواکہات اور نمک سود سے پرہیز کریں اور اس

بیماری کی پھنسی پر ایلوا آب کشنیز اور آب برگ کاسنی میں ملا کے طلا کریں اور اسپغول سرکہ اور گلاب میں جوش دیکے ضماد کرنا نفع کرتا ہے مگر اس
سے پہلے اسجگہ پر روغن ملیں اور تخم مرو سرکہ اور گلاب میں روغن ملنے کے بعد وہی اثر رکھتا ہے اور صندلین اور کافور اور اسپغول اور گلاب
اور دودھ انکو ضماد کرنا اسجگہ کی سوزش سخت کو ساکن کرتا ہے اور نقیع صبر آب کاسنی کیساتھ اس مرض کی جڑ اکھیڑتا ہے پہلے دن آدھا درم دیں
اور دوسرے دن ایک درم اور تیسرے دن ڈیڑھ درم اور اسکا طریق یہ ہے کہ اس کو آب کاسنی میں بھگوئیں تمام رات بھیگا رہے صبح کو صاف کر کے
پلائیں اور اگر تھوڑا قند ملائیں تو جائز ہے اور اگر صبر کو مٹھی بھر شکر کیساتھ دیں تو نفع کرتا ہے غرضکہ وہ پھنسی اگر دفع ہو گئی اور اس تدبیر سے اسکا
مادہ اکھڑ گیا تو بہتر ہے اور اگر رشتہ نکل آیا تو یہ مناسب ہے کہ ایک سیسے کا ٹکڑا ایک درم کے برابر لیکر اور اس نارو کو اس پر لپیٹ دیں تاکہ سیسے کے
بوجھ سے تھوڑا تھوڑا نکلتا رہے۔ اور اس وقت میں چاہیئے کہ ورم کے گرد روغن گل وغیرہ ملیں اور گرم پانی بکری کے یا بیل کے پھکنے میں بھر
کر تکمید کریں یا گرم پانی سے نطول کریں اور اسپغول اور روغن بادام ضماد کریں تاکہ عضو نرم ہو جائے اور نارو آسانی سے نکل آئے اور اس بات
کی احتیاط رکھیں کہ وہ رشتہ ٹوٹ نہ جائے۔ کیونکہ اگر وہ ٹوٹ گیا تو اندر کی طرف کو چلا جاتا ہے اور گوشت میں ورم عفنہ اور قرح ردیہ پیدا
کرتا ہے **انتباہ** اگر کسی سوتدبیری سے نارو ٹوٹ جائے تو چاہیئے کہ اسکو چیر ڈالیں اور طول میں جس طرف سے کہ مادہ کا راستہ ہے شگاف
دیں تاکہ مادہ فاسد جسقدر وہاں جمع ہے بالکل نکل آئے اور شگاف کے بعد پرانی روئی روغن میں بھر کر اسمیں رکھیں تاکہ جو گندہ مادہ
باقی ہے اسکو تراش ڈالے اور تنقیہ جراحت کے بعد ایسی تدبیر کریں کہ گوشت بھر جائے **فائدہ** معجون قنبیل بالخاصیت اس مرض کی پیدائش
کو منع کرتی ہے **معجون قنبیل کی ترکیب** ہلیلہ کابلی بلیلہ آملہ ترپد زنجبیل قنبیل یہ چھ چیزیں وزن میں برابر ہیں۔ انکو کوٹ چھان
کے سہ چند شکر یا قند میں معجون بنائیں۔ خوراک دو درم اطبا نے کہا ہے کہ اس معجون کا استعمال بیس دن میں اس بیماری کا مادہ اکھیڑتا ہے

پچیسواں مقالہ جذام کے بیان میں وہ جسم کے قسم سے ایک بہت بڑا مرض ہے اعضا کے مزاج اور ہیئت کو بگاڑ دیتا ہے اور
بدن میں ایک ایسا تشنج اور تعقد پیدا کرتا ہے جس سے شکلیں بدل جاتی ہیں اور آخر میں کبھی اعضا خشکی کے غلبہ سے پھٹ جاتے ہیں اور سیاہ ہو کر گر پڑتے
ہیں اور زرد آب بدبودار زخم سے سا کرتا ہے جیسا مردہ کے بدن میں سے نکلا کرتا ہے اور جب مرض مستحکم ہو جاتا ہے تو اعضا گل کر گرنے لگتے ہیں اور
اس مرض کا خاصہ ہے کہ اعضا میں سے شروع ہوتا ہے اور آخر اعضا کے تمام پر تمام ہوتا ہے اور اس مرض کا سبب یہ ہے کہ سودا سے ناطبعی بدن میں پھیل جائے
وَقَالَ الْقَرَشِيُّ اَلسَّوْدَاءُ اِذَا انْتَشَرَتْ فِي الْبَدَنِ كُلِّهٖ فَاِنْ تَعَفَّنَتْ اَوْجَبَتِ الْحُمَّى الرِّبْعَ وَاِنْ دُفِعَتْ اِلَى الْجِلْدِ اَوْجَبَتِ الْيَرَقَانَ الْاَسْوَدَ وَ
سُخُوْنَهَا وَاِنْ تَرَاكَمَتْ اَوْجَبَتِ الْجُذَامَ اور قرشی نے کہا ہے جبکہ سودا تمام بدن میں پھیل جاتا ہے اگر متعفن ہو گیا تو حمی ربع پیدا کرتا ہے اور اگر
اور اگر جلد کی طرف مندفع ہو تو یرقان اسود وغیرہ کا باعث ہوتا ہے اور اگر اکٹھا ہو کر خوب جم گیا تو جذام پیدا کرتا ہے اور جاننا چاہیئے کہ جس
سودا سے جذام پیدا ہوتا ہے وہ دو طرح کا ہوتا ہے ایک تو وہ کہ خون کی تلچھٹ سے حاصل ہو اور اس کا یہ نشان ہے کہ اعضا کی حس
باطل ہو اور ان میں غلظت اور کثافت آ جائے اور اس قسم میں اعضا نہیں گرتے کیونکہ اس کا مادہ سالم ہے اور اس میں مدت نہیں
لیکن یہ بات ابتدا میں ہوتی ہے کیونکہ جب مرض مستحکم ہوتا ہے اور بہت دن گذر گئے ہیں تو ممکن ہے کہ اس قسم میں کبھی اعضا گل کر زخمی ہو جائیں اور
ایسا ہی اس کا یہ بھی نشان ہے کہ آواز بیٹھ جائے اور ناک چپٹی ہو جائے اور حدقہ گول ہو جائے اور بال جھڑ جائیں اور اس قسم کو داء الاسد بھی کہتے
ہیں۔ اسواسطے کہ ایسے بیمار کا منہ شیر کا سا ہو جاتا ہے یا اس سبب سے کہ یہ مرض اکثر شیر کو عارض ہوتا ہے۔ اور ابتدا میں اس قسم کا علاج
جلد ہو جاتا ہے دوسرا وہ ہے کہ سودا محترقہ صفرا سے حاصل ہو۔ اور جذام پیدا کرے اور یہ قسم کسی حالت میں اعضا کے گل جانے
اور گر پڑنے سے خالی نہیں ہوتی کیونکہ مادہ تیز ہے اور مشکل سے علاج پذیر ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے پہلی قسم کی نسبت
جلد علاج کا اثر مانتا ہے کیونکہ صفرا سودا بہت لطیف ہے اور عجب نہیں کہ ابتدا میں زخمی ہونے سے پہلے ایسا ہی ہو مگر زخمی ہونیکے بعد

اُس کے اچھے ہونے میں کچھ خلاف نہیں اور جذام کے ابتدا کی یہ **علامت** ہے کہ مُنہ اور آنکھ کے رنگ میں سرخی سیاہی مائل ہو اور سانس میں تنگی اور آواز میں خشونت اور آنکھ کی سفیدی میں کدورت اور چھینک کی کثرت پیدا ہو اور ناک سے اور پسینے اور سر کے پسینے سے بدبو اور آنکھ سے پانی آئے اور تکبر اور حسد اور خواب پریشان اور بحتہ الصوت اور بالوں کا باریک ہونا اور جھڑنا اور ناخنوں کا پھٹ جانا اور اُنکا رنگ سیاہی مائل ہونا اور ہونٹھوں کا موٹا ہو جانا اور آواز کا مکروہ ہونا اور اعضا میں غدد اور بثور صلبہ کا ظاہر ہونا یہ سب جذام کا مقدمہ ہے **علاج** باسلیق کی فصد کھولیں اور سودا کے مسہلات کئی مرتبہ دیں تا کہ بدن کا تنقیہ ہو۔ اور تنقیے کے درمیان میں آرام دیں اور خشکی کا ازالہ کریں اور اُس کا یہ طریق ہے کہ ہمیشہ حمام کرائیں۔ اور سرد و تر روغن ناک میں ڈالیں اور بدن پر ملیں۔ اور روغن بادام اور روغن مسکہ گاؤ اور عورتوں کا دودھ ناک میں ڈالنا اور بدن پر ملنا نفع کرتا ہے اور سعوط اور مالش حمام کے بعد کریں کہ زیادہ اثر ہوتا ہے۔ اور مریض کی غذا جو چیز کہ ترم اور تر اور سریع النفوذ ہو مناسب ہے مثلاً حریرہ کہ شکر سفید اور روغن بادام اور شیر گاؤ سے بنائیں اور اسکے سوا اور پرند جانوروں کے گوشت اور زردہ بیضۂ مرغ نیمبرشت اور سبک رضراضی اور جو کچھ سودا کو بڑھائے اُسکی ممانعت ہے مثلاً گوشت گاؤ اور نمک سود اور مسور اور کرنب اور اُسکے مانند اور غذا سے بہتر بکری کا دودھ ہے اگر اسی پر اکتفا کریں اور اگر اُسکے اسا تھ روٹی کھائیں تو مضائقہ نہیں۔ اور جان لیں کہ پہلی قسم میں یعنی جہاں کہ سودا اُچھوٹ کا ہوتا ہے سب دواؤں سے بہتر افعی یعنی کالے سانپ کا گوشت ہے۔ اور تریاق اور دوسرے معاجین مشہورہ کہ قرابادینوں میں لکھے ہیں۔ اور دوسری قسم میں یعنی جہاں سودا سے صفراوی ہوتا ہے اگرچہ ابتدا کے بعد اچھے ہونیکی توقع کم پڑتی ہے لیکن اسلئے کہ قروح اور تاکل کے فساد میں کمی آجائے اور مدت حیات دراز ہو جائے لازم ہے کہ تطفیہ اور ترطیب اور تنقیے سے ہاتھ نہ روکیں اور اسکے سفوف مسہل سودا اما رالجبن کیساتھ نہایت تاثیر کرتا ہے **تنبیہ** جذام کی ابتدا میں اول داہنے ہاتھ سے فصد قیفال کھولیں اور چند روز مہلت دیکے پھر بائیں ہاتھ سے فصد اکحل کھولیں پھر اگر حاجت ہو۔ تو پاؤں میں اور پیشانی میں اور کانوں کے پیچھے کھولیں اور اگر حلق میں سوجن اور گرفتگی معلوم ہو تو فصد دواجین کہ گردن میں ہے کھولیں اور اتنا خون نکالیں کہ غشی کے قریب پہنچے

پچیسواں مقالہ سعفہ یعنی گنج کے بیان میں

دو سین مہملہ کے فتحہ اور عین مہملہ کے سکون سے اُن قروح کو کہتے ہیں کہ سر اور مُنہ پر پیدا ہوں۔ اور کبھی تمام بدن میں بالوں کے مسامات پیدا ہوتے ہیں اور جاننا چاہئے کہ ابتدا میں بثور حکم خفیف اور متفرق پیدا ہوتے ہیں پھر زخمی ہو کر کلونڈ سرخی مائل اُس پر پیدا ہوتا ہے اور جب متفرق ہو جاتے ہیں۔ تو اُنکو سعفہ کہتے ہیں اور سعفہ دو نوع کا ہوتا ہے **پہلی نوع** وہ ہے کہ اُسمیں سے زرد آب ٹپکتا ہے اُس کو سعفہ رطب اور شیر بچہ کہتے ہیں اور اُس کا سبب فضلات عفنہ اور رطوبات فاسدہ ہیں اور اکثر لڑکوں کو اسی نوع کا سعفہ عارض ہوتا ہے **علاج** قیفال کی فصد کھولیں اُسکے بعد اگر عنیاج ہو تو پیشانی کی فصد کھولیں اور کہتے ہیں کہ کانوں کے پیچھے کی رگ کھولکر اُسکا خون سعفہ پر ملنا کلی نفع کرتا ہے۔ اور جہاں کہیں کہ فصد سے کوئی امر مانع ہو مثلاً بیمار لڑکا ہے یا ضعیف ہے تو حجامت یا جونکیں لگا کر خون نکالیں اور خون نکالنے کے بعد ہلیلہ اور شاہترہ کے مطبوخ سے طبیعت کو نرم کریں اور جو چیزیں خون غلیظ پیدا کرتی ہیں اور خون کو فاسد کرتی ہیں اُن سے پرہیز کریں اور جو چیزیں بے مزہ ہیں اور قلیۂ کدو اور قلیۂ اسفاناخ اور زردۂ تخم مرغ کھلائیں کہ مفید ہیں۔ اور جب تنقیہ اور خون کی اصلاح ہو جائے تو اُس کے بعد طلیۂ مناسب استعمال کریں وہ یہ ہیں زرد چوب بادام تلخ گلنار راتینج کاغذ سوختہ۔ مازو برگ آس بیخ سوسن آسمان گون اقاقیا فیل یہ سب دوائیں یا اُن میں سے جو کچھ میسر ہو باریک کر کے سرکہ اور روغن گل ملا کے طلا کریں۔ **دوسری ترکیب** کہ ابتدا میں نہایت مفید ہے۔ خاصکر لڑکوں کے لئے زرد چوب پوست انار مردا سنگ حنا باریک کر کے سرکہ اور روغن گل میں ملا کے طلا کریں اور جہاں دودھ پیتا بچہ اس میں مبتلا ہو تو اُس کے کان کے پیچھے شگاف دیکے اُسکا خون سعفہ پر ملیں۔ اور دودھ پلانے والی کو سفوف ہلیلہ اور انیسون اور شکر کھلائیں۔ اور اگر بدن میں امتلا ہو تو فصد کھولیں اور حب ایارج دیں اور جماع سے ممانعت

کریں **دوسری نوع** وہ ہے کہ سعفہ خشک ہو شورہ کی صورت اور سفید چھلکے اسکے اوپر سے گریں اور اس کا سبب خلط سوداوی
ہے کہ رطوبت شور میں ملکر جلد میں آگیا **علاج** تنقیہ سوداکے لئے افتیمون اور ہلیلہ اور شاہترہ کا مطبوخ دیں اور مرطب غذاؤں سے
اور پے در پے حمام سے اور تدابیر مرطبہ سے کہ امراض سوداوی سے مخصوص ہیں مزاج کی ترطیب کریں اور گرم پانی اور لعاب تخم کتان اور
لعاب تخم خطمی سعفہ پر ڈالنا اور موم روغن اور مرغ اور بط کی چربی اور روغن کدو اور روغن بادام شیریں اور روغن بنفشہ اور روغن نیلوفر سے
اس کو چکنا رکھنا نفع کرتا ہے اور روغنہائے یا ردۂ مذکور سے سعوط کرنا مفید ہے اور اگر سعفہ غلیظ اور صلب ہو تو اس کو لوہے سے یا کسی
اور چیز سے چھیل ڈالیں تاکہ خون آلودہ ہو جائے پھر سرکہ اور نمک آب صابون میں ملا کے ملیں اور جو سعفہ غلیظ پر جونکیں لگائیں تو بہتر ہے اور
جب چھیل چکیں یا جونکیں لگانے سے فارغ ہوں تو یہ مرہم استعمال کریں زردچوب کوٹ چھانکر سرکہ اور زیت ملاکے سعفہ پر لگائیں دوا کہ
سعفہ یابسہ کو نفع کرتی ہے پھٹکری اور نمک ہر ایک ایک حصہ گوگرد سیماب کشتہ مازو زردچوب زراوند مرداسنگ ہر ایک دو حصہ سرکہ
اور روغن گل میں ملا کے طلا کریں اور سعفۂ رطب کی ایک قسم ہے کہ اسکو شہدی کہتے ہیں اسکی یہ علامت ہے کہ سر کی جلد میں بہت سی گول
جگہ پر باریک باریک سوراخ پیدا ہوں اور سوراخوں کے اندر مواد فاسد بھرا رہے اور اس کا قاعدہ یہ ہے کہ پوست کو فاسد کرتا ہے اور
اس قسم میں اور سعفہ رطب کی پہلی قسم میں یہ فرق ہے کہ شہدی کا منہ کھلا رہتا ہے اور اسکے سوراخ میں پیپ بھری ہوئی نظر آتی ہے اور پہلی
نوع اس کی مخوف ہے کہ قرحہ پر پوست تر لگا رہتا ہے چنانچہ کبھی ایک قطع چار چار انگشت کے برابر ہوتا ہے اور اسکے نیچے پیپ چھپی رہتی
ہے **علاج** پہلے شہدیہ کو صابون کے پانی سے یا سرکہ اور نمک سے دھوئیں اور پرانی روئی سے اس کی پیپ صاف کریں اس کے بعد
زنگار یا ریک پیسکر انہیں بھر دیں تاکہ گندہ اجزا کو کھا لیوے اور رطوبات فاسدہ کو فنا کر دے اور ایک قسم اور ہے اس کو رؤس الابرہ کہتے ہیں
وہ اس طرح پر ہے کہ بالوں کے مسام میں سوراخ شہدی کے سوراخوں سے باریک پیدا ہوں اور ان میں سے ایسی رطوبت نکلے جیسا کہ
گوشت کا پانی اور یہ بھی لازم ہے کہ مسامات آماس کر جائیں اور اس جگہ کے بال کھڑے ہو جائیں اور سخت ہو جائیں گویا سوئیاں ہیں **علاج**
فصد کھولیں اور مسہل دیں جیسا کہ ذکر آیا ہے اور منڈنے کے بعد اس جگہ کے بالوں کو موچنے سے اکھیڑ کے محجمہ بلا شرط اس پر رکھکر کھینچیں تاکہ
اس میں سے ایک چیز روغن کی صورت کہ علت کا مادہ ہے نکل آئے پھر اس جگہ کو سرکے سے اسقدر دھوئیں کہ اسجگہ کے بالوں میں سپیدی
آنے لگے اور رطوبت کہ گوشت کے پانی کی صورت ہے زائل ہو اسکے بعد توتیا مرداسنگ اقلیمیا روغن گل مدبر ملا کے طلا کریں اور
روغن کی تدبیر یہ ہے کہ سرکے میں پکائیں یہانتک کہ سرکہ جل کر روغن باقی رہے اور ایک قسم اور ہے اس کو عقد کہتے ہیں یعنی عقد اور یہ قسم
دُنبل کے مشابہ ہوتی ہے اور ابتدا سے سخت ہوتی ہے اور پیپ نہیں لاتی **علاج** جبتک ممکن ہو بھوکا رکھیں اور غذا کی تلطیف کریں اور
اکلیل یا بابونہ پر سیاوشان کے مطبوخ سے نطول کریں اور تنقیہ ضروری ہے اور عجز کی تلیین سے غافل نہ ہوں اور ایک قسم اور ہے اسکو تینی کہتے
ہیں اور وہ قروح صلب ہیں کہ اوپر سے سرخ ہوتے ہیں اور انکے اندر ایک چیز انجیر کی صورت ہوتی ہے اور ایک اور قسم ہے کہ چھوٹی
پھنسیاں سرخ رنگ کی نکلتی ہیں اور انکی شکل ایسی ہوتی ہے جیسا سرپستان اور ان میں سے ایک ایسی رطوبت نکلتی ہے جیسے خون کی لاشت
اور یہ دونوں قسمیں سبب میں اور علاج میں پہلی قسم کے قریب ہیں اور ایک قسم اور ہے اس کو سعفہ حمرہ کہتے ہیں وہ اس طرح پر ہے کہ
جب سر کو منڈایا جائے تو سر کا پوست سرخ ہو جائے اور اسکی سرخی میں کچھ سیاہی معلوم ہو اور ہاتھ لگانے سے درد کرے جالینوس کہتا
ہے کہ اگر یہ قسم متقرح ہو جائے تو علاج پذیر نہ ہو کیونکہ اس کا مادہ غلیظ اور فاسد ہے **علاج** فصد قیفال کھولیں اور اسہال کے لئے
شاہترہ اور افتیمون کا مطبوخ دیں اس کے بعد چہار قطع کریں اور رگ پیشانی کھولیں یا پیشانی پر پچھنے لگائیں اگر مناسب سمجھیں اور
قیروطی روغن بنفشہ اور موم سفید سے بنا کے اور اس کو تیار خطمی اور خبازی کے پانی میں کئی مرتبہ دھوکر اسکے بعد کچھ

کف دریا اور صدف سوختہ اور بیضے کی سفیدی اُس میں ملا کے استعمال کریں کہ نہایت مفید ہے فائدہ کبھی یہ سعفہ منہ پر پیدا ہوتا ہے
اور اُس کا علاج یہی ہے کہ قیفال اور رگ پیشانی کی فصد کھولیں اور ایسا ہی رگ ارنبہ یعنی سر بینی جس کو ہندی میں پھُنگ کہتے ہیں۔
اُس کی رگ کا کھولنا اور فقرہ اور ساقین پر حجامت کا کرنا اور جونک کا لگانا اور حمام کرنا نفع کرتا ہے اور گرم پانی پر انکباب کرنا نہایت
خوب ہے اس لئے کہ جلد نرم ہو جاتی ہے اور یہ سعفہ سر میں ہو یا منہ پر فصد اور اسہال کے بعد قوی دوائیں کہ سعفہ میں گذریں طلا کریں

اٹھائیسواں مقالہ جرب یعنی خارش کے بیان میں اُس سے یہ مراد ہے کہ چھوٹی چھوٹی پھنسیاں بہت خارش کے ساتھ
نکلیں اور کبھی اُن میں پیپ پڑ جاتی ہے اور کبھی نہیں اور جرب اکثر ہاتھوں میں اور ہاتھوں کی انگلیوں کے بیچ میں اور رانوں میں پیدا
ہوتی ہے اور کبھی تمام بدن میں بھی ہو جاتی ہے اور وہ اطبا کے نزدیک اُن امراض میں سے ہے کہ دوسرے کو لگ جاتی ہیں اور
اور اُس کی پیدائش کا سبب یہ ہے کہ خون میں صفرا اور سوداے سوختہ اور بلغم شور کی آمیزش سے فساد آجائے یا فی نفسہ اُس میں
فساد آجائے اور خون کے فساد اور احتراق کا سبب کثرت استعمال گرم دواؤں کا اور شور چیزوں کا اور میٹھی چیزوں کا اور شراب وغیرہ
کا ہے کہ خون کو باریک رگوں میں اور عروق ساعیہ میں فاسد کرتی ہیں اور اُس کے ضعف کے سبب سے خاصکر انگلیوں کے بیچ کی جلد اُسکو
قبول کر لیتی ہے اور جرب دو قسم پر ہے ایک تو وہ ہے کہ خشک ہوتی ہے دوسری قسم وہ ہے کہ تر ہوتی ہے اور اُسمیں سے زرد آب نکلتا
ہے اور کبھی جرب تر سے خون بہتا ہے اور کبھی اُس میں حیوان پیدا ہوتے ہیں جیسے چیونٹی کے انڈے کہ صیبان کہلاتی ہے اور جرب
کے بثور کا مادہ جیسا قلت اور کثرت اور حدت میں کم و زیادہ ہوتا ہے اُسکے موافق اُن کی صورت میں اور اعراض میں اختلاف
ہوتا ہے مثلاً جہاں کہیں کہ صفراے حاد غالب ہوگا تو بثور بھی سرخ رنگ اور درد کے ساتھ ہونگے اور ان میں شدت کی خارش ہوگی
اور جہاں سودا کی کثرت ہوگی تو درد کم ہوگا اور پھنسیاں سیاہ معلوم ہونگی اور یہ جرب مدت تک رہتی ہے اور دیر میں جاتی ہے اور
جس جگہ بلغم غالب ہوگا تو بثور سفید رنگ اور پھیلے ہوئے اور پانی سے بھرے ہوئے ہونگے اور جرب خشک مادۂ غلیظ اور خشک
سے پیدا ہوتی ہے علاج اگر جرب خشک ہے تو گرم پانی سے استحمام کریں اور چنے کا آٹا چقندر کے پانی میں ملا کے بدن پر
ملیں اور گرم پانی سے نہلائیں اور جس چیز سے خشکی زیادہ ہو اُس سے منع کریں اور جب مادے میں نرمی اور رطوبت آجائے
تو ماء الجبن دیں تاکہ اسہال میں نکل جائے اور اگر ضرورت جانیں تو فصد کھولیں اور تنقیہ بدفعات کرنا چاہئے اور مسہلات
کے درمیان میں ترطیب سے غافل نہ ہوں اور تنقیہ کامل کے بعد طلا کی ادویہ استعمال کریں اور یہ دوا نفع کرتی ہے تخم ریواج مقشر
زردآلو تلخ ہر ایک دس درم سیماب کشتہ اور نمک ہر ایک ایک درم جو چیز کوٹنے کے لائق ہے اُس کو کوٹ لیں اور سب دواؤں
کو سرکے میں تر کریں اور جغرات اور کیچڑ رگڑ کر اُس میں ملائیں اور حمام میں جا کر بدن پر تین دن تک پے در پے ملیں اور
غسل کریں اور اگر جرب تر ہے تو فصد کھولیں اور جس خلط کا غلبہ ہو اُسی کے موافق مسہل دیں مثلاً اگر صفرا غالب ہو تو ہلیلہ
زرد اور سنا اور شاہترہ اور مامیران اور افسنتین کا مطبوخ جرب کے مواد کو نکالتا ہے اور سفوف ہلیلہ اور حب بنفشہ اور
مطبوخ خیار شنبر مناسب ہیں اور نقوع صبر پرانی جرب کو اکھیڑتا ہے اور طریق یہ ہے کہ ایک درم یا ایک مثقال صبر لیکر فقط
پانی ہی میں یا آب کاسنی یا آب تمر ہندی میں ایک رات دن تر رکھیں اور صبح کے وقت صاف پانی دیں اسی طرح تین دن تک دیں
اور تین دن تک نہ دیویں اور پھر تین دن پلائیں اور تین دن نہ پلائیں پھر تین دن اور بھی دیں تاکہ سب نو درم یا نو مثقال صبر پیا
جائے اور اگر سودا کا غلبہ ہو تو مطبوخ افتیمون وغیرہ پلا کے سودا کا استفراغ کریں اور اگر بلغم زیادہ ہو تو صبر اور تربد اور
غاریقون اور شحم حنظل کی گولیاں بنا کے اُن سے بدن کا تنقیہ کریں اور تنقیے کے بعد مرداسنگ اور برگ حنا شحم حنظل اور

اقلیمیا ہے نقرہ اور آرد عدس مقشر اور سیماب کشتہ سرکہ اور روغن گل میں ملا کے طلا کریں اور ہرگز گرم دوائیں طلا نہ کریں کہ ضرر ہوتا ہے اور بہتر غذائیں جرب میں جو چیزیں کہ بے مزہ اور سردی اور تری مائل ہیں مثلاً اسفاناخ اور فرعیہ اور نرم گوشت اور روغن ملائم لیکن بادنجان اور نمک اسود اور شکار کا گوشت مضر ہے اور کہتے ہیں کہ جماع بھی مضر ہے - مگر تنقیہ بدن کے بعد اور عجیب نہیں کہ جس شخص کے بدن میں منی کی کثرت سے یہ مرض ہے اسکو نفع کرے **ستائیسواں مقالہ حکہ کے بیان میں** وہ ایسی خارش ہے جسمیں پھنسیاں نہیں ہوتیں اور نمک اسود اور گندہ مچھلی نمک زدہ اور پنیر کہنہ وغیرہ جن چیز کا کیموس ردی ہوتا ہے اُس کے کھانے سے یہ بیماری پیدا ہوتی ہے اور ایسا ہی جو لوگ کہ جماع کے بعد گرم پانی سے غسل نہ کریں اور بدن کو خوب نہ ملیں اکثر اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں اور کچھ عجیب نہیں کہ شرع شریف میں جماع کے بعد غسل اسی وجہ سے واجب ہوا ہو اسی واسطے امام مالک رحمۃ اللہ نے غسل میں مالش کرنا لازم رکھا ہے علاج فصد کھولیں اور ماء الجبن اور ماء الشعیر دیں تاکہ خلط کی ترطیب اور قوام کی تعدیل حاصل ہو جائے اور ترطیب تعدیل کے بعد کوئی ایسا مسہل کہ اخلاط محترقہ کو نکالے پلائیں اور جس غذا سے رطوبت شیریں پیدا ہو کھلائیں اور ہمیشہ حمام میں لیجائیں اور روغن اور سرکہ میں کچھ آب کرفس اور بورہ ملا کے بدن پر ملیں خاصکر حمام میں نفع ہوتا ہے اور جماع ضرر کرتا ہے اور بوڑھے آدمیوں کو اور بوڑھے مزاج والوں کو خارش ہو جاتی ہے اس سبب سے کہ انکی جلد ضعیف ہے اور حرارت عزیزی اور قوائے طبعی کہ جلد کے نیچے کے بخارات کو تحلیل کرتے تھے ضعیف ہو گئے اور ان میں اس کا اچھا ہونا مشکل ہے اور اسکی یہ تدبیر ہے کہ غذا کی اصلاح میں کوشش کریں اور حمام اور مالش اور روغن اور سرکے کی مالش حمام میں لازم رکھیں اور جو چیز کہ حرارت غریزی کو قوت دے اور رطوبت فضلی کو قطع کرے مفید ہے **فائدہ** جو حکہ کہ ناک اور مقعد اور رحم اور دماغ وغیرہ میں پیدا ہوتے ہیں انہیں اعضا کے امراض میں اُس کی تدبیر گذری اور جو نسی انگلیوں کے بیچ میں ہو جاتی ہے اُسکا ذکر آنیوالا ہے اور قُبل اور دُبر کے حکے کے لئے یہ دوا مفید ہوتی ہے شبِ یمانی مریان قطران ہر ایک برابر نرم کرکے ایک درم کے مقدار کپڑے میں لگا کر شافہ کریں یا آدھے درم کے برابر شہد میں ملا کے شافہ کریں اور ملیں اور حلبہ اور تخم کتان شہد میں جوش دیکے اور ایک کپڑا اُسمیں تر کرکے قُبل یا دُبر میں اُٹھانا نفع کرتا ہے تنبیہ جرب اور حکہ اور نتری کہ لڑکوں کے پیدا ہو اگر ایک برس کا بچہ ہے تو حجامت کریں یا جونکیں لگائیں اور بعضے چھ مہینے تک کے بچے کی حجامت کرتے ہیں اور خون نکالنے کے بعد گل سرخ اور بنفشہ اور نیلوفر اور جو مقشر کوٹ کے پانی میں پکائیں اور اُسکے پانی سے بدن دھو ڈالیں اور روغن اُسکے نزدیک بھی نہ لیجائیں اور یہ دایہ کو ہلیلہ اور شاہترہ کا مطبوخ اور سکنجبین دیں اور جماع سے بُری بُری غذاؤں سے منع کریں اور اگر بارہ برس کی عمر میں ہے تو فصد اور مطبوخ ہلیلہ اور خیار شنبر اور آب بادیان اور شیرۂ خرفہ مفید ہے **تیسواں مقالہ حصف کے بیان میں** حاسے مہملہ اور صاد مہملہ کے فتحہ سے وہ چھوٹی چھوٹی پھنسیاں سرخ نوکدار ہوتی ہیں جوار بلکہ باجرے کے دانے کے برابر جلد پر نکل آتی ہیں - اور بہت خارش ہوتی ہے اور انکی چبھن استقدر ہوتی ہے گویا کانٹا چبھتا ہے اسیواسطے شوکی کہتے ہیں اور یہ بیماری گرم شہروں میں اور اُن ابدان میں کہ عرق بہت آتا ہے اور درد ہونیکا کم اتفاق ہوتا ہے پیدا ہوتی ہے خاصکر جبکہ ہوائے سرد یا گرم اُسمیں پہنچے اور اسکی ایک قسم ہے کہ پوست پر سفیدی سی خشونت فقط خارش اور کچھ درد کے ساتھ ظاہر ہو اور بثور نہ ہوں علاج فصد کھولیں اور گرم اخلاط کا مسہل سے تنقیہ کریں اُسکے بعد بابونہ اکلیل سبوس جوش دیکے اُسکے پانی سے غسل کریں خاصکر حمام میں اُسکے بعد سرکہ اور روغن گل ملیں اور ایسا ہی نمک اور شا اور سرکے سے مالش کرنا اور آرد جو اور روغن گل طلا کرنا نفع کرتا ہے اور سرد پانی میں غسل کرنا حصف کی پیدائش کو اور اکثر امراض جلد کو منع کرتا ہے اور یہ دوا مفید ہے آرد و زرد چوب کوٹ چھانکر روغن گل اور گلاب اور سرکہ میں ملا کے حمام میں ملیں اور ایک ساعت ٹھہر کر سرد پانی اور سبوس سے دھو ڈالیں انتباہ فصد اور اسہال کی اُس وقت حاجت ہے کہ بدن میں امتلا ہو اور نہیں تو جلد کا پاک کرنا کفایت کرتا ہے -

اکتیسواں مقالہ قوبا یعنی داد کے بیان میں قوبا قاف کے ضمہ سے وہ ایک خشونت ہے کہ جلد میں ظاہر ہوتی ہے خارش کے ساتھ اور درد نہیں ہوتا اور اُس کا رنگ سرخ ہوتا ہے یا سیاہ اور اکثر وہ خشونت دائرہ کی صورت ہوتی ہے اور کبھی پھیلتی ہے اور کبھی ٹھہر جاتی ہے اور کبھی جلد موقوف ہو جاتی ہے اور کبھی مزمن ہو جاتی ہے اور کبھی مزمن کے اُوپر سے پوست کے ایسے ٹکڑے گرتے ہیں جیسے مچھلی کے چھلکے اور کبھی قوبا سے زرد آب ٹپکتا ہے اور مادہ جیسا جیسا حدت اور خباثت اور کثافت اور لطافت میں ہوتا ہے اسی کے موافق یہ سب امور ظاہر ہوتے ہیں غرضکہ سرخ جلد علاج پذیر ہوتا ہے اور بہت غلیظ نہیں ہوتا اور سیاہ دیر میں اچھا ہوتا ہے اور سعلیر اور دلدار ہوتا ہے اور جاننا چاہیئے کہ قوبا کے تین مرتبے ہیں اور ہر مرتبہ کا علاج علیحدہ ہے پہلا مرتبہ تو وہ ہے کہ اوّل ہی پیدا ہوا ہو اور گوشت میں سرایت نہیں کی دوسرا مرتبہ وہ ہے کہ گوشت میں کچھ سرایت کر گیا ہے تیسرا مرتبہ وہ ہے کہ گوشت میں خوب اثر کر گیا اور نہایت شدت اور غلاظت سے ہو علاج جب تک کہ پہلا مرتبہ ہے تو اطلیہ خفیفہ سے زائل ہوتا ہے مثل گیہوں کا تیل اور روزہ دار کے دانت کا میل یا اُسکے منہ کا لعاب یا آس یا مغاث سرکہ میں یا مرتع اور بط کی چربی موم روغن میں کہ اُس میں کتیرا یا صبر حل کر کے طلا ئیں یا صمغ آلو وغیرہ سرکہ میں گھس کر یا بلیلہ سرکہ میں رگڑ کر یا حضض سرکہ میں ملا کے اور اُن میں سے جو کچھ میسر ہو استعمال کریں اور دوسرے مرتبہ کی تدبیر یہ ہے کہ اُس پر جونک لگائیں اور اطلیہ پہلے مرتبہ سے زیادہ قوی استعمال کریں مثلاً اشق سرکے میں رگڑ کر یا اشق اور کندش اور زردچوبہ پانی میں ملا کے یا قردمانا کوٹ کے سرکے اور روغن گل میں ملا کے یا بازو سوختہ اور صمغ سرکے میں ملا کے طلا کریں اور تیسری مرتبہ کی تدبیر فصد اور مسہل ہے اور اسہال کے لئے مطبوخ افتیمون اطریفل ملا کے دیں چند مرتبہ اور حمام کلی مفید ہے اور تنقیہ کے بعد اُسپر جونکیں لگانا یا کسی سخت اور کھر کھری چیز سے اُسکو چھیل کر اُس کے بعد قوی دوائیں طلا کریں مثلاً زراوند اور زرنیخ اور اشق اور فلفل خردل اور زاج روغن گندم اور سرکے میں ملا کے اور اگر دوا سے اچھا نہ ہو اور ممکن ہو تو اُس کو چیر ڈالیں پھر تیز دوا اُس پر لگائیں تاکہ زائد گوشت کو کھا جائے اُس کے بعد مرہم اسفیداج سے زخم کا اندمال کریں اور اگر قوبا خصیہ پر پیدا ہو تو چاہیئے کہ سپیدہ آٹھ درم گندھک دو درم مویزج ایک درم کوٹ چھان کر اُس پر چھڑک دیں اور اگر لڑکوں کے بدن پر پیدا ہو تو روزہ دار کے منہ کا لعاب یا صمغ آلو اور سرکہ اور جو کچھ کہ پہلے مرتبہ میں گذرا نفع کرتا ہے اور جب قوبا زائل ہو تو راوند استعمال کریں کہ پھر نہ عود کرے فائدہ جہاں کہیں کہ مادہ بدن میں زیادہ ہو اگرچہ قوبا کا پہلا ہی مرتبہ ہو تو فصد اور اسہال کو طلا ؤں پر مقدم رکھیں تاکہ کوئی آفت اور ضرر نہ ہو اور گیہوں کے تیل نکالنے کا یہ طریق ہے کہ خالص گیہوں ایک رطل لیکر اُس کو کانچ کے شیشے میں بھر کر گل حکمت کر کے اُسکے منہ پر درخت خرما کی چھال یا اور کوئی ایسی چیز رکھیں تاکہ گیہوں نہ نکلیں مگر روغن ٹپک ٹپک کے نکلتا رہے پھر جو شے کے طریق سے اُسکا تیل نکالیں اور دوسرا طریق یہ ہے کہ گیہوں کو صاف پتھر پر رکھکر اور ایک لوہے کا توا گرم کر کے اُسپر رکھیں اور کوئی بوجھل چیز اُس پر رکھ کر دبائیں اور جو کچھ عرق کی صورت گیہوں میں سے اطراف میں نکلے اُس کو اپنے کام میں لائیں اور روغن گندم کا ملنا اکثر قروح خبیثہ کو نفع کرتا ہے ف ابن الیاس کہتا ہے کہ ابتدا میں فصد کھولیں اور نضج کے بعد غلیظ یا عسر مرض کا مطبوخ افتیمون یا مطبوخ بلیلہ سے کہ مقوی بدن ہو تنقیہ کریں اور تنقیہ تام ہونے کے بعد بلیلہ زرد اور صمغ آلو اور صبر برابر پیس کے پرانے سرکہ اور روغن گل میں ملا کے طلا کریں اور اگر ماہ ایک اور ابتدا میں ہو تو مویز مغاث مساوی الوزن باریک پیس کے سرکہ تند میں ملا کے طلا کریں اور جب مزمن ہو جائے اور جلد پر سے چھلکے اُترنے لگیں تو یہ طلا استعمال کریں قردمانا مویزج دس دس درم سوس آسمانگونی گوگرد زرد پانچ پانچ درم قنّہ بکری کی مینگنیاں چھ چھ درم سپید کو باریک پیس کے پرانے سرکہ میں ملا کے طلا کریں بتیسواں مقالہ بثور سفار کے بیان میں یعنی چھوٹی پھنسیاں کہ رطوبت ردیہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ اور ان کا کوئی نام نہیں اور جاننا چاہیئے کہ اگر اس کا مادہ تیز ہے تو کبھی کبھی ٹوکیلا ہوتا ہے

اور اگر مادہ سرد و تر ہے تو پھنسیاں فراخ اور پھیلی ہوتی ہیں علاج اگر مادہ گرم ہے تو فصد یا حجامت سے خون نکالیں اور ہلیلہ زرد کے مطبوخ یا نقوع سے کہ ہلیلہ زرد سے اسکو قوت دیں طبیعت نرم کریں اگر مادہ رطوبت غلیظ ہے تو حب ایارج سے اور اگر رطوبت رقیق ہو تو مطبوخ ہلیلہ سے کہ اس میں تربد کی قوت ہو طبیعت نرم کریں اور جس طرح پر ہو کہ تنقیے کے بعد گرم پانی میں کپڑا بھگو کے تکمید کریں اور دفلی اور سداب اور مرکوٹ چھان کے سرکے میں ملا کے طلا کریں اور جہاں کہ مادہ گرم ہے تو سبز دھنیے کا پانی اور روغن گل طلا کریں۔

تینتیسواں مقالہ شور لبنی کے بیان میں وہ سفید پھنسی ہے کہ ناک اور پیشانی پر نکلتی ہے اور ایسی معلوم ہوتی ہے کہ گویا دودھ کا نقطہ ہے اور جب اسکو دبائیں تو ایک ایسی چیز نکلے جیسے جما ہوا روغن علاج حب ایارہ سے بدن اور دماغ وغیرہ کا تنقیہ کریں اس کے بعد منہ کو جلیات یعنے صاف کرنے والی چیزوں سے دھوئیں مثلاً آرد کرسنہ اور پوست بیضۂ مرغ اور استخوان سوختہ اور قیمولیا اور آرد باقلا اور اگر ان سے فائدہ نہ ہو تو خربق سفید دو حصہ بیخ سوسن ایک حصہ سرکے میں ملا کے ضماد کریں یا السی اور گلسرخ کلونجی سرکے میں ملا کر اور اگر زیادہ قوی کیا چاہیں تو خاکستر چوب انگور سرکے میں ملا کے ضماد کریں ف ابن الیاس کہتا ہے کہ بدن کا تنقیہ مطبوخ افتیمون یا حب افتیمون سے کریں اور دماغ کا تنقیہ حب ایارج سے پھر بقدر اکلیل یا بابونہ سنویا پانی میں جوش کر کے اس سے منہ دھوئیں اور اگر یہ علاج کافی نہ ہو تو خاکستر چوب انگور خاکستر خرمہرہ تین تین درم شونیز ایک درم ابہل سات سات درم بزر کتان گلنار دو دو درم سب کو کوٹ چھیں کے پرانے سرکے میں ملا کے طلا کریں

چونتیسواں مقالہ بنات اللیل کے بیان میں یہ چھوٹی پھنسیاں ہوتی ہیں کہ سردی کے وقت اور رات کے وقت ظاہر ہوتی ہیں اور ان میں خارش اور خشونت بھی ہوتی ہے اور اسکا خاصہ ہے کہ جب اس کو کھجلائیں اگرچہ کچھ دیر تک خارش کم ہو جائے مگر کھجلانے کے بعد درد پیدا ہو اور اس سبب سے کہ اکثر رات کو عارض ہوتی ہیں بنات اللیل کہلاتی ہیں اور اس بیماری کا سبب یہ ہے کہ مسامات بند ہو جائیں اور جو کچھ جلد کے نیچے ہے وہ رک جائے علاج فصد اور اسہال سے بدن کا تنقیہ کریں اسکے بعد روغن ملنے اور حمام کرنے اور مالش کرنے سے مسامات کھولیں اور باقی وہی علاج ہے کہ حکہ میں لکھا گیا اور آب کرفس اور چقندر کی پتیاں ملنا مفید ہے

پینتیسواں مقالہ ثآلیل یعنے مسّے کے بیان میں وہ بثور صلب شدید الصلابت مستدیر الہیئت ہوتے ہیں یعنی بہت سخت اور گول اور ان کا مفرد ثولول ہے واؤ اور ہمزہ سے دونوں مختلف کے موافق اور وہ کئی طرح پر ہوتا ہے ایک تو منکوس گوشت میں گڑا ہوا دوسرا متشقق اور پڑا اور گول ہوتا ہے تیسرا وہ ہے کہ اس کا سر گلنج کی صورت ہوتا ہے اور جڑ میں باریک اور بدن میں اس کو مسماری کہتے ہیں چوتھا دراز اور ٹیڑھا ہوتا ہے اس کو قرونا بولتے ہیں پانچواں وہ ہے کہ ریزہ دار ہوتا ہے اور زرد آب اس میں سے نکلتا ہے اسکو طرسوس کہتے ہیں اور ثولول کے پیدا ہونے کا سبب خلط غلیظ بلغمی ہے جو چھوٹی رگوں میں تحلیل ہو کر خشک ہو جائے یا خلط سوداوی یا سودا اور بلغم مرکب ہے کہ طبیعت نے ظاہر جلد میں دفع کیا علاج اگر ثآلیل کی کثرت اور خون کا غلبہ ہو تو فصد کھولیں اور اسکے بعد ماء الاصول اور روغن بادام سے مادّے کا نضج کریں اسکے بعد اسہال کے لئے مطبوخ افتیمون اور دوسری چیزیں کہ بلغم اور سودا کو نکالتی ہیں پلائیں اور مزاج کی تعدیل میں مصروف رہیں یعنے اغذیہ رطبہ جید الکیموس کھلائیں اور جو بیرونی دوائیں کہ ثولول کو گلاتی ہیں وہ یہ ہیں برگ کبر برگ خرنوب برگ آس سے ملیں یا سیاہ دانہ اور شکر سرکے میں ملا کے اور چنا کو پیس کر ثآلیل کو روغن گل سے اور مرغ اور بطخ کی چربی سے چکنا رکھیں اور ممکن ہے کہ انکو کاٹ ڈالیں یا ادویہ حادہ مثلاً زرنیخ اور چونہ اور نوشادر اور ابہل اور اشنان یعنے سجی اور شیر تھوہر وغیرہ سے اس کو اکھیڑ ڈالیں پھر تھوڑا سا جو لمبی نبات کہ قریب اور مسل اور مستطیل ہو اور ایک قسم کا ثآلیل ہے اسکو عدسیہ اور حنطیہ کہتے ہیں وہ پیشانی اور منہ پر پیدا ہوتا ہے کہ بسبب زرد اور چوڑا ہوتا ہے اور حنطیہ گیہوں کی وضع پر دراز اور سرخی مائل ہوتا ہے علاج اگر مادہ زیادہ ہے تو بدن کا تنقیہ کریں اور قیروطی اور صمغ بطم اور صمغ آلو اور موم ...

اور شیطرج ملا کے طلا کریں اسطرح پر کہ صمغ کو موم روغن میں پگھلا کے باقی دوائیں کوٹ چھان کے ملائیں اور چند مرتبہ اُسپر استعمال کریں یہانتک کہ جڑ سے اکھڑ جائے **چھتیسواں مقالہ بلخیہ کے بیان میں** وہ قروح مع البثور خشک ریشہ والے ہوتے ہیں اور ان میں سے زرد آب نکلا کرتا ہے اور اکثر اُن کے ساتھ خفقان اور غشی عارض ہوتی ہے اور اُن کا خاصہ ہے کہ اپنے گرداگرد سے عضو کو کھا جاتے ہیں اور بڑی قسم کے سعفہ کی صورت ہو جاتے ہیں اور اس سبب سے کہ اکثر بلخ میں پیدا ہوتے ہیں بلخیہ نام رکھا گیا اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بڑی قسم کے مچھڑ اور رتیلا کے کاٹنے سے بلخیہ عارض ہوتا ہے **علاج** جو کچھ کہ سعفہ ردی میں کام آتا ہے مثلاً تنقیہ وغیرہ یہی اسکی دوا ہے اور یہ اطلیہ مخصوص ہیں گل ارمنی سرکے میں ملا کر ہمیشہ طلا کریں یہانتک کہ قرحہ پاک ہو اور پوست گر پڑے اور صحیح گوشت پیدا ہو اور اگر زیادہ قوی چاہیں تو زراوند مدحرج اور زنگار اور اُشق اور خردل اور نمک اور مقل اور زراک اور روغن گندم اور کچھ شہد ملا کے مرہم بنا کے استعمال کریں اور ممکن ہے کہ چھیل ڈالیں تاکہ فاسد گوشت چھل جائے غرضکہ جب صحیح گوشت ظاہر ہو تو دم الاخوین اور مرداسنگ اور کندر اور سفیدہ کہ مرہم سے زخم کا اندمال کریں **ف** ابن الیاس کہتا ہے کہ مطبوخ افتیمون یا حب افتیمون یا مطبوخ ہلیلہ سے کہ جس میں غاریقون کی قوت ہو تنقیہ کریں اور ماء الاصول اور بزور پلانا نفع کرتا ہے اور گوشت اور شیرینی اور اغذیہ حریفہ سے پرہیز کریں اور مقل زراوند مدحرج زاج زنگار خرنوب مویزج زرانبج مساوی الوزن کوٹ پیس کے پرانا سرکہ اور تھوڑا سا روغن زیت اور شہد ملا کے مرہم بنا کے طلا کریں اور انطاکی کہتا ہے کہ بلخیہ وہ بثور ہیں کہ اولاً بلخ میں پائے گئے پھر مثل آبلۂ فرنگ اور شہروں میں پھیل گئے اور اسی نام سے مشہور ہوئے اور اُس کا سبب حرارت غریبی ہے کہ عزیزی نے اسکو قلب سے دفع کیا پھر جو کچھ کہ اُسکے گرد غشائے ضلاع وصدر ہے اُن میں قرحہ پیدا ہوتا ہے اسی سبب سے غشی اور خفقان اُسکے ساتھ ہوتا ہے اور یہ مرض حجاب صدر کو کھا کے مریض کو ہلاک کرتا ہے پھر جب اُوپر کی جانب سرخ یا سیاہ ہو جائے تو پھر لا علاج ہے **سینتیسواں مقالہ بطم کے بیان میں** وہ ایک سیاہ پھنسی ہے کہ پنڈلی میں پیدا ہوتی ہے اور منفتح ہو کر اس میں سے زرد آب سیاہ نکلتا ہے چونکہ یہ پھنسی بڑائی میں حب البطم کے برابر ہوتی ہے اس لئے یہ نام رکھا گیا اور یہ بیماری بدت میں اچھی ہوتی ہے کیونکہ اس کا مادہ سودائے سوختہ ہے کہ تمام بدن سے پنڈلیوں میں گرتا ہے **علاج** باسلیق کی فصد کھولیں اُسکے بعد کئی دفعہ تنقیہ کریں اُسکے بعد جونکیں یا پچھنے لگائیں تاکہ خاص اُسی عضو کا تنقیہ ہو اور خون زیادہ نکالیں پھر پھنسی کو چیر ڈالیں اور اس میں سے زرد آب اور خون فاسد نکالنے کے بعد خاکستر قیصوم خاکستر چوب گز مامیران زراوند طویل پوست بیخ کبر حنائے سوختہ سرکہ اور کچھ زیت ملا کر مرہم بنا کے طلا کریں اور باقی وہی علاج ہے کہ قروح خبیثہ میں گذرا **اڑتیسواں مقالہ توثہ کے بیان میں** دونوں تائے فوقانی کے ساتھ وہ ایک زخمی پھنسی ہے کہ اکثر رخسارے کے عمق میں پیدا ہوتی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مقعد میں اور فرج میں پیدا ہوتی ہے اور اسکا سبب وہ خلط غلیظ ہے کہ جس میں حدت ہو **علاج** مرہم زنگار اور ادویہ حادہ استعمال کریں تاکہ توثہ فنا ہو اور گوشت صحیح ظاہر ہو اور ممکن ہے کہ چھیل ڈالیں اور جب فنا ہو جائے اور اکھڑ جائے تو جہاں حرارت ہو مرہم احمر سے اور جہاں حرارت نہ ہو تو مرہم اسود سے اُسکا اندمال کریں **انتالیسواں مقالہ داخس کے بیان میں** وہ ورم گرم ہے کہ ناخن کی جڑ میں پیدا ہوتا ہے اور اُسکے ساتھ درد شدید اور ضربان اور تمدد قوی ہوتا ہے اور اگر ورم تمام ناخن کی جڑ میں ہوتا ہے تو ناخن اکھڑ جاتا ہے اور اکثر درد کی شدت سے تپ ہو جاتی ہے اور اُس کا سبب مادۂ غلیظ دموی ہے کہ اُس جگہ پر گرتا ہے **علاج** فصد کھولیں اور مسہل دیں اور تعدیل کے لئے ماء الشعیر وغیرہ پلائیں اور ابتدا میں مازو سبز اور سرکہ یا خبث الحدید سرکے میں رگڑ کر یا اسبغول سرکہ میں ملا کے طلا کریں اور انکو برف میں سرد کرکے استعمال کریں اور انگلیوں کو برف میں رکھنا بھی ایسا ہی کام کرتا ہے اور اگر درد حد سے زیادہ ہو

تو بنج اور افیون سرکے میں ملا کے طلا کریں پھر اگر ان تدابیر سے درد ساکن ہو اور آرام ہو جائے تو فہو المقصود اور نہیں تو زیت کو خوب گرم کرکے اس میں انگلی رکھیں یہاں تک کہ تحلیل ہو جائے اور اگر اس سے دفع نہ ہو تو تخم کتان تخم کنوچہ کا ضماد کریں تاکہ پک جائے پھر اُس کو نشتر سے چیر ڈالیں اور جو کچھ اُس میں ہے اُسکو نکال کے مراہم مندملہ سے اندمال کریں فائدہ طلا کی دواؤں کو برف میں سرد کرنا اور انگلی کو برف میں رکھنا اور بہت سرد طلاؤں کا افراط سے استعمال کرنا اُسوقت مناسب ہے کہ مادہ تھوڑا سا ہو اور حرارت کی شدت نہ ہو وَاِلّا لَا یَجُوزُ کَمَا قَالَ شَارِحُ الاَسبَابِ فِی ہٰذَا البَابِ اِذَا کَانَتِ المَادَّۃُ شَدِیدَۃَ الحَرَارَۃِ فَالثَّلجُ یَتَتَوی مِزَاجَہَا وَیُصَغِّرُ حَجمَہَا بِتَغلِیظِ قِوَامِہَا فَیَقِلُّ تَمدِیدُہَا وَاِلّا فَاِنَّہٗ یُغَلِّظُ وَیَمنَعُ التَّحلِیلَ وَیَسُدُّ المَنَافِذَ فَلَا یَتَنَفَّسُ الحَارُّ الغَرِیزِیُّ فِی العُضوِ وَیَتَعَفَّنُ فِیہِ الدَّمُ وَغَیرُہٗ مِنَ المَوَادِّ فَیَسوَدُّ وَیَمُوتُ العُضوُ بِآخِرِہٖ یعنے اور نہیں تو یہ امور جائز نہیں جیسا کہ شارح اسباب نے اُس کے باب میں کہا ہے کہ جب تھوڑا سا مادہ شدید الحرارت ہوتا ہے تو برف اُس کے مزاج کی اصلاح کرتا ہے اور اُس کی ضخامت کو کم کرتا ہے اس طرح پر کہ اُسکے قوام کو غلیظ کرتا ہے سو اُسکی کشش کم ہو جاتی ہے اور اگر مادہ تھوڑا سا نہیں ہوتا تو اُسکو غلیظ کرتا ہے اور تحلیل کو مانع ہوتا ہے اور ہوا کے راستوں کو بند کرتا ہے سو اُس عضو میں حرارت کو ہوا نہیں پہنچتی اس سبب سے وہ گھٹ جاتی ہے اور عضو میں خون اور مواد متعفن ہوتا ہے اور آخر عضو مردہ ہوکر سیاہ ہو جاتا ہے **چالیسواں مقالہ انورسما کے بیان میں** اور بعضے بائے موحدہ کی جگہ نون ثابت کرتے ہیں اور اس کا ترجمہ عربی میں سیلان الدم ہے یعنے خون کا بہ نکلنا اور اسکو قم الدم بھی کہتے ہیں اور وہ اس طرح پر ہے کہ ضربہ اور سقطہ کے سبب سے جلد کے نیچے کوئی شریان پھٹ جائے پھر خون اور ریح ہوائی کہ اُس شریان میں ہے اُسکے اندر سے باہر آکر اُس فضا میں کہ جلد اور شریان کے بیچ میں ہے جمع ہو جائے جس قدر کہ وہاں سما سکے اور اسی قسم کی بات ہے کہ کسی عضو پر زخم لگے اور پوست اور شریان کٹ جائیں پھر جلد تو مل جائے مگر شریان کھلی رہے جیسا کہ اوپر گذرا خون اور ریح اُس میں سے نکل کر پوست کے نیچے جمع ہو اور اس ورم کی یہ **علامت** ہے کہ شریان کی حرکت کے ساتھ حرکت انبساطی اور انقباضی کرے اور جبکہ شریان کا انبساط ہو تو ورم نیچا ہو جائے اور جب اُن کا انقباض ہو تو اونچا ہو جائے اور ایسا ہی جب ہاتھ سے دبائیں تو ورم بہت کم ہو جائے اس سبب سے کہ فضا کا خون شریان میں پھر جاتا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب خون کو حرکت ہوتی ہے تو اس جگہ سے آواز کان میں آتی ہے اور اس ورم کا رنگ بادنجانی اور بنفشجی ہوتا ہے یعنی سیاہ سرخی لئے ہوئے **علاج** قابض چیزیں مثلاً شاہ بلوط اور مازو اور اقاقیا وغیرہ ضماد کریں تاکہ وہ جگہ مستحکم ہو جائے اور فضا کم ہو جائے اور خون بہت کم گرے اور اس بات سے احتراز رکھیں کہ ورم پر کوئی ایسی چیز نہ لگے کہ اسکو پھاڑ ڈالے وَقَالَ شَارِحُ الاَسبَابِ وَیُحذَرُ اَن یَمَسَّہٗ شَیءٌ یُخرِقُہٗ فَاِنَّہٗ یَنزِفُ مِنہُ الدَّمُ بِعَینِہٖ لِانخِرَاقِ الجِلدِ کَمَا یَنزِفُ مِنَ الشِّریَانِ وَیَؤُلُ اِلٰی عَاقِبَۃٍ غَیرِ مَحمُودَۃٍ یعنے اور شارح اسباب نے لکھا ہے کہ اسبات کا خوف رکھیں کہ اُسکو کوئی ایسی چیز نہ لگے کہ اُسکو پھاڑ ڈالے کیونکہ جلد کے پھٹنے کے بعد اُسمیں سے خون ایسا جاری ہوتا ہے جیسا شریان میں سے جاری ہوتا ہے اُسکا انجام اچھا نہیں **اکتالیسواں مقالہ بثور غریبہ کے بیان میں** یعنی شاذونادر پیدا ہوتے ہیں اور وہ کئی نوع پر ہوتے ہیں پہلی نوع وہ ہے کہ چھوٹے بثور اور سفید اور جڑ میں سے سخت ہوں جیسے غدد ہوتے ہیں اور سر اُبھرا ہوا اور درد کم ہو اور اُن کا پکنا مشکل ہو اور بثور کے سر میں سے کچھ کچھ زرد آب نکلے ان کو ذات الاصل کہتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ذات الاصل بڑھکر دُنّل کے برابر ہو جائیں **علاج** فصد کھولیں اگر کوئی امر مانع نہ ہو اور مطبوخ افتیمون پلا کے طبیعت نرم کریں اور مزاج کی ترطیب میں کوشش کریں اور ابتدا میں ورم پر اسبغول رکھیں تاکہ مادہ جمع ہو پھر منضج دوائیں مثلاً تخم مرو اور اسبغول اور کاسنی کی شاخیں اور چقندر کی شاخیں روغن بنفشہ میں ملا کے ضماد کریں تاکہ نضج کامل ہو اور چاہئے کہ کاسنی اور چقندر کے ڈنٹھل بھونکر استعمال کریں اور نضج کے بعد ورم کو لوہے سے یا اشق اور زردہ بیضہ کے ضماد سے

کھولیں دوسری نوع وہ ہے کہ چھوٹی چھوٹی پھنسیاں اور سرخ اور سخت ہوں اور اُن میں درد نہ ہو اور جگہ بدلیں یعنی ایک جگہ نکلیں پھر غائب ہو کر دوسری جگہ نکلیں اور مدت دراز تک رہیں علاج جو کچھ شرا دموی میں مذکور ہے کام میں لائیں تیسری نوع وہ ہے کہ بثور سخت اور اور رخساروں پر پیدا ہوں اور اُسکے گرد ورم کے برابر سرخ ہو جائے اور اس نوع کو شیلم کہتے ہیں اور اُسکا مادّہ خون فاسد تیز ہوتا ہے اسیواسطے اگر اسکے علاج میں دیر ہوتی ہے تو یہ بثور گوشت میں گڑ جاتے ہیں اور تمام منہ کو گھیر لیتے ہیں اور یہ بہت بُرا ہے علاج فصد کھولیں اور مسہل دیں اور تنقیے کے بعد بثور کو چیر ڈالیں تاکہ سب مادّہ نکل جائے اور کبھی شگاف دینے سے بثرہ کے اندر سے خون نکلتا ہے اور تنقیے کے بعد کہ سب مادّہ اُنمیں سے نکل جائے تو چاہیئے کہ مرہم اسفیداج اور مرہم رصاص محرق اور مرہم خل استعمال کریں چوتھی نوع وہ ہے کہ بڑے بڑے بثور چھوٹے دُمل کی صورت اصابع یعنے کنپٹیوں پر نکلیں اسیواسطے انکو بثور اصداغ کہتے ہیں اور اُسکا خاصہ ہے کہ پکتے نہیں مگر نرم اور باریک اور سرخ ہو جاتے ہیں اور اگر شگاف دیں تو خون غلیظ کے سوا کوئی چیز نہیں نکلتی اور اکثر اُس سے ناسور ہو جاتا ہے علاج فصد قیفال کھولیں اور سر کا تنقیہ کریں اور آرد ترمس اور آرد باقلا اور آرد جو اور آرد مٹر اور تخم کنوچہ سرکہ اور آب دیا(؟) کے پانی میں ملا کے ضماد کریں تاکہ تحلیل ہو اور موم روغن کی مالش سوزش کو ساکن کرتی ہے اور صلابت کو نرم کرتی ہے پانچویں نوع وہ ہے کہ بثور اصداغ کی صورت سر کے پیچھے اور گردن میں پیدا ہوں انکو بثور القفا کہتے ہیں یعنی گدی کی پھنسیاں اور بثور الاصداغ اور بثور القفا میں یہ فرق ہے کہ قفا کے بثور گنتی میں زیادہ ہوتے ہیں اور ان میں درد شدت سے ہوتا ہے اور انسے نجات کی توقع کم ہوتی ہے اور اسکا سبب تیز خون ہے کہ نخاع کے مجاری میں آسکے انکو پیدا کرتا ہے علاج فصد کھولیں اور مسہل دیں اور برگ سپغول اور برگ بارتنگ کوٹ کے لعاب سپغول میں ملا کے ضماد کریں اور روغن بنفشہ اور عورتوں کا دودھ ناک میں ڈالیں اور سر پر ملیں بیالیسواں مقال آبلہ فرنگ کے بیان میں جاننا چاہیئے کہ حکمائے سابقین نے اپنی کتابوں میں اسکا ذکر نہیں کیا لیکن بعضے کہتے ہیں کہ بثور غریبہ سے یہی مراد ہے لیکن حکمائے متاخرین نے اسکا بیان کیا ہے اور اسوجہ سے کہ بہت فوائد داخل ہیں اس مختصر میں بھی بثور غریبہ کے ذکر کے بعد ہم نے اُسکو جدا مقالے میں بیان کیا اور اسکی چار قسمیں ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ خون کا غلبہ ہو اور اسکی علامت سر میں گرانی اور امتلا اور رگوں میں انتفاخ اور شرائین میں ضربان اور منہ میں میٹھا پن اور آنکھ کے حلقے میں گرانی اور منہ پر سرخی اور اعضا میں بوجھ اور مفاصل میں درد اور اُن دانوں کا رنگ سرخی مائل اور اُنکی تہ میں سرخی اور حلق میں خشونت اور نبض عظیم اور قارورہ غلیظ ہوتا ہے علاج فصد کھولیں اور خون زیادہ نکالیں کئی مرتبہ کرکے اور اکحل یا باسلیق کی فصد کے بعد رگ قیفال یا صافن کا کھولنا بہت مفید ہے اور جس شخص کے سر اور منہ پر جوشش ہو تو رگ پیشانی کا کھولنا فائدہ کرتا ہے اور اگر بیمار لڑکا ہے یا عورت حاملہ تو اُسکے لئے فصد کی جگہ دونوں شانوں کے بیچ میں یا دونوں پنڈلیوں پر حجامت کریں اور فصد کے بعد چند روز آرام اور مہلت دیں اور آب انار ین اور آب تمر ہندی اور شربت لیموں اور رب ریواج اور شربت زرک یعنی زرشک مقتضائے حال کے موافق ہمیشہ پلائیں اور مطبوخ سنا کلی نفع کرتا ہے جہانتک ممکن بدن کا تنقیہ کریں اور آبلے پر دوائیں کم استعمال کریں اور جبکہ زخم وجود پر ہو جائے اور خصیے میں سرایت کرے تو مرہم شادنہ اور ذرور بانرروت سے اُسکو اچھا کریں اور معجون شاہترہ تین مثقال اور مطبوخ عناب کے ساتھ ہر روز صبح کیوقت کھلائیں میں دن میں اسکے مادّے کو خشک کرتا ہے اور اگر اُس مرہم اور ذرور مذکور سے آبلہ خشک نہ ہو تو یہ طلا استعمال کریں زراوند طویل دس درم کندش ایک درم مغز زردآلو تلخ دس درم مرم بیمار(؟) کشتہ دو درم پیسکر اور سرکہ میں ملا کے روغن گل میں حل کرکے حمام میں ملیں مطبوخ سنا کی ترکیب سنا کی چار درم شاہترہ تین درم تمر ہندی بیس درم پوست ہلیلہ زرد ہر ایک ایک درم عناب اور سپستان ہر ایک پندرہ دانہ عنب الثعلب تخم کاسنی نیم کوفتہ گل سرخ تخم خطمی ہر ایک ڈیڑھ درم انکو جوش کرکے بقدر ضرورت شیر خشت ملا کے نیم گرم پلائیں اور دواؤں کے وزن کا بڑھانا اور گھٹانا طبیب کی رائے پر موقوف ہے جیسا کہ حال کے مناسب سمجھے عمل میں لائے مرہم شادنہ کی ترکیب شادنہ عدسی کندر انزروت ہر ایک ایک

مثقال روغن گل بارہ درم موم سپید ڈیڑھ درم **ذرور انزروت کی ترکیب** انزروت شادنہ عدسی اقاقیا گلنار کندر دم الاخوین
زراوند باریک رگڑ کے زخم پر چھڑکیں اور چاہئیے کہ ذرور کی دوائیں بہت باریک سرمے کے مانند ہوں **دوسری قسم** وہ ہے کہ صفرا
سے عارض ہو اور اسکی یہ **علامت** ہے کہ منہ اور بدن دبلا ہو جائے اور منہ میں تلخی اور تشنگی اور بیخوابی اور ناک میں اور زبان
میں خشکی اور نبض میں سرعت اور غضب اور قارورے میں سرخی اور زرد خیالات آنکھ کے سامنے معلوم ہوں اور جوشش
کا رنگ زردی مائل ہونا اور اس جوشش میں سوزش ہوا کرتی ہے اور اس میں سے بہت سا زرد آب نکلتا ہے **علاج** شربت
نارنج اور شربت لیموں اور آب انارین اور آب تمرہندی اور سکنجبین دیں تاکہ صفرا کی اصلاح ہو جائے اُس کے بعد اگر کوئی
امر مانع نہ ہو تو فصد کھولیں اور نہیں تو حجامت کریں اور یہ مسہل اس جگہ نفع کرتا ہے اُس کی **ترکیب** پوست ہلیلہ زرد سنا مکی
شاہترہ ہر ایک پانچ پانچ درم تمر ہندی آلوے بخارا ہر ایک پندرہ درم تخم کاسنی نیم کوب تخم خطمی عنب الثعلب زراوند نیم کوب گلسرخ
ہر ایک ایک ایک درم عناب سپستان ہر ایک بیس دانے شیرخشت یا ترنجبین بیس درم انکو جوش کر کے شیر گرم پلائیں اور جس پانی
میں کہ تمر ہندی کو دو مرتبہ بھگو کے چھان لیا ہو ایک دانگ سقمونیا کے ساتھ پلانا صفرائے سوختہ کو نکالتا ہے اور نقوع صبر جس طرح
پر کہ جرب میں مذکور ہے یہاں بھی بہت تاثیر کرتا ہے اور حب شاہترہ مفید ہے اور اگر جوشش سر میں اور منہ میں پیدا ہو تو
گل ارمنی دو درم گل مختوم ایک درم کافور آدھا دانگ زعفران آدھا دانگ مرداسنگ دو مثقال باریک کوٹ کر گلاب اور سرکے
میں ملا کے طلا کریں اور کندر اور مر اور انزروت اور دم الاخوین کا ذرور زخموں کو جلد خشک کرتا ہے اور فی الحال گوشت کو بھرلاتا
ہے اور استعمال کا یہ طریق ہے کہ بیمار کو حمام میں لیجا کے زخموں کو خوب دھوئیں پھر ذرور مذکور اس پر چھڑک دیں **تیسری قسم** وہ ہے
کہ بلغم عفن سے عارض ہو اور اُس کی **علامت** مفاصل اور جلد میں سردی اور نیند کی زیادتی اور بول میں سفیدی اور جوشش کا
رنگ سفیدی مائل ہونا اور زخم کے گرد سفید اور شورہ سا معلوم اور زخم سے رطوبت اور زرد آب جاری ہونا اور ناک اور منہ
سے پانی اور سر اور آنکھ کا گران ہونا اور سرد ہوا سے ایذا پانا **علاج** حب اصطمخیقون اور حب ایارہ اور حب قوقایا وغیرہ سے
بلغم کا تنقیہ کریں اور ہر ہفتے میں ایک بار قے کرائیں اور سکنجبین اور آب کامہ میں عاقرقرحا باریک کر کے ملا کر اس سے غرغرہ کرائیں
تو نفع کرتا ہے اور چاہیئے کہ عدس گل سرخ تخم حلبہ تخم حنظل پانی میں جوش کر کے آب کرفس ملا کے حمام میں ملیں اور روغن بابونہ اور
روغن گل اور مغز ساق گاؤ اور بطا کی چربی اور موم سے قیروطی بنا کے عاقرقرحا اور قسط باریک پیس کے اس میں ملا کے مفاصل پر ملیں
اور اگر زخم پڑ گیا ہے تو کندر اور مر اور انزروت اور مرداسنگ اور دم الاخوین اور قیمیر ہر ایک برابر باریک کوٹ کے اُس پر چھڑکیں اور جو
چیز بلغم کو بڑھائے خاص کر گوشت گاؤ اُس سے پرہیز کریں اور یہ طلا نفع کرتا ہے کندش دو درم زراوند مدحرج دو مثقال زردچوبہ تین
مثقال سیماب کشتہ دو درم مویزج ایک مثقال اُن کو پیس کے سرکہ اور روغن کدو میں ملا کے حمام میں ملیں **چوتھی قسم** وہ ہے کہ خلط
سودا سے پیدا ہو اسکی **علامت** گرانی اور منہ میں خشکی اور بیخوابی اور منہ کے رنگ میں اور بدن میں سیاہی اور نبض میں دقت اور بطو
اور بول میں سفیدی اور آنکھ اور ناک میں خشکی اور خیالات اور افکار فاسدہ اور جوشش کا رنگ سیاہی مائل ہونا اور زخم پر خشکی کا
غلبہ ہونا اور یہ مرض مدت میں اچھا ہوتا ہے **علاج** مطبوخ افتیمون اور حب مسہل سودا سے سودا کا تنقیہ کریں اور مطبوخ اور
معجون شاہترہ اور ہلیلہ مربے مفید ہیں اور سکنجبین عسلی کہ اس میں پوست بیخ کبر ہو یا ایارج فیقرا کہ شہد میں اور گرم پانی میں ملائیں اُن سے
غرغرہ کرنا فائدہ کرتا ہے اور یہ طلا نافع ہے کندش اقلیمیا سے فضہ مرداسنگ ہر ایک دو مثقال سفال تنور کہنہ یعنی پرانے تنور کی جلی
ہوئی مٹی تین مثقال گندھک ایک درم زردچوبہ ایک درم زراوند دو مثقال سیماب کشتہ دو درم نرم کوٹ کر سرکہ اور روغن گل میں

ملا کے حمام میں ملیں اور اگر زخم ہو تو مردا سنگ اور کندر اور گل سرشو سے اور گل سرخ اور انزروت باریک پیس کے زخم پر چھڑکیں ۔
فائدہ جب تک ہو سکے دوائے قوی نہ ملیں اور بدن کے تنقیہ میں کوشش کریں اور اگر بیمار لڑکا ہو یا حاملہ عورت اور دوا نہ کھائے
تو یہ معجون ہمیشہ استعمال کریں بیس دن میں اس کا مادہ ساکن ہو جاتا ہے تجربے میں آیا ہے اُسکی ترکیب پوست ہلیلہ کابلی پوست
بلیلہ آملہ مقشر تربد تخبیل شاہترہ ہر ایک پانچ مثقال قنبیل چار مثقال افتیمون تین مثقال باریک کر کے ایک سو بیس مثقال قند یا کشمش
میں کہ دواؤں کے دو چند ہو ملائیں اور دو درم منتہا دو مثقال کھلائیں فائدہ جہاں کہیں کہ آبلۂ فرنگ اخلاط مرکب سے پیدا ہو تو
اُسکے موافق تنقیے میں اور شربتوں میں اور غذاؤں میں تصرف کریں اور جان لیں کہ فصد سب اقسام میں مفید ہے اگر کوئی امر مانع نہ ہو ف
واضح ہو کہ یہ مرض سنہ ۹۰۰ ع میں جزائر فرنگ میں ظاہر ہوا اسی وجہ سے متقدمین اطبائے یونان نے اس کا ذکر نہیں کیا اور اب تمام شہروں
میں پھیل کر آتشک کے نام سے مشہور ہوا اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ مرض قدیم ہے سکندر کے زمانے سے اور بثور غریبہ سے یہی مراد ہے
اور بعضے اس کو مرض طائر کہتے ہیں اسوجہ سے کہ عہد کیان میں کسی اُڑنے والے جانور نے ایک شخص سپہ بگ دیا اسی وقت اُس کا اثر
مواد میں پہنچا اور مواد فاسد ہو کر مرض مذکور پیدا ہوا اور اُس سے اور لوگوں میں منتقل ہوا حاصل کلام جب یہ مرض ظاہر ہوتا ہے تو پہلے
قضیب پر دانے پیدا ہوتے ہیں - اور عورتوں کے فرج اندر نکلتے ہیں اور بہت جلد زخمی ہو جاتے ہیں اور اس کے پیدا ہونیکے
اسباب سے بہت بڑا سبب جماع ہے خاصکر ایسی عورت سے کہ اس مرض کا کچھ اثر اُس میں ہو اور اُس کا مزاج حار اور اخلاط
کثیر الفساد ہوں خصوصاً جس عورت سے کہ بہت مرد صحبت کریں اس لئے کہ موضع مخصوص اُسکا کثرت وقوع منی مختلف
سے متعفن ہو جاتا ہے پس جبکہ ایسی عورت سے صحبت کرے تو فوراً اس مرض میں مبتلا ہو اور اگر مرد مریض کسی عورت
صحیح سے صحبت کرے تو عورت اس مرض میں مبتلا ہو اور کبھی اس قسم کے مریض کے ساتھ کھانا کھانے اور نشست و برخاست
کرنے اور جس جگہ کہ اُس نے بول و براز کیا ہو اُس جگہ پیشاب کرنے یا پاخانہ پھرنے سے یہ مرض دوسرے شخص کو بھی ہوتا ہے
اور مترجم سابق طب اکبر نے کہا ہے کہ جو علاج حکیم محمد ارزانی رحمۃ اللہ نے لکھا ہے کچھ اوائل میں مفید ہوتا ہے اور حقیقت
میں اسکا علاج اور ہے اور اُسکا پتہ حکمائے ہند کی کتابوں میں ملتا ہے وہ اس علاج کے بالکل مخالف ہے چونکہ یہ کتاب
یونانی اور وہ تراکیب ہندی ایک تو یہ مخالفت دوسرا اختلاف یہ کہ علاج میں بالکل مغائرت اسوجہ سے اُسکو چھوڑ دیا
اور اس مترجم ثانی نے بھی اس امر میں مترجم سابق کا اتباع کیا اور صاحب اکسیر اعظم لکھتا ہے اسمیں شک نہیں کہ اس مرض کا مادہ
نہایت ہی خبیث ہے اگرچہ کسی خلط کا فساد ہو مگر سودا کے فساد سے خالی نہیں ہوتا اور اس مرض کا مادہ بدن کے عمق میں ہوتا ہے اسیوجہ سے
اُسکا علاج ادویہ سمیہ زیادہ سے کیا جاتا ہے مگر اُنکا ترک بہتر ہے اور اگر ادویہ پسندیدہ بشرط توافق مزاج نافع ہوتی ہیں اور بعض تراکیب ادویہ سمیہ کو اس
مرض میں عجیب خاصیت ہے جیسے رسکپور کہ اگرچہ ظاہر میں ناموافق ہے لیکن حقیقت میں نافع اور اہل تجربہ اسکو استعمال کرتے ہیں اور ادویہ یونانیہ دیر میں نافع
ہوتی ہیں لیکن ضرر سے سالم ہیں مگر تبرید کی زیادتی اس مرض میں نقصان کلی رکھتی ہے اور اخیر میں وجع مفاصل پیدا کرتی ہے اُس سے احتراز ضروری
ہے کیونکہ اس مرض کی اصل سودا ہے اور وہ خود بارد یابس ہے احتراق اور دوسرا یابس اور اخلاط حارہ کے جلنے سے حرارت کی شدت ہو جاتی ہے
لازم کہ مبردات بہت سمجھ کر استعمال کریں

تینتالیسواں مقالہ حصبہ اور جدری اور حمیقا کے بیان میں

جاننا چاہیئے
کہ اگرچہ حمیات کی بحث میں ان امراض کا ذکر آگیا لیکن اس جگہ بھی مع فوائد کے ایک علیحدہ مقالہ میں لکھا جاتا ہے حصبہ حائے مہملہ
کے فتحہ سے بثور سرخ متفرق ہیں کہ باجرے کے دانے کے برابر ہوتے ہیں جب نکلنے لگتے ہیں تو ورم سرخ ہلکا سا اُس جگہ پیدا ہوتا ہے
گویا پسو کے کاٹنے کا نشان ہو گیا ہے اُسکے بعد دانے ظاہر ہوتے ہیں اور اُس کا خاصہ یہ ہے کہ نہ پکتا ہے اور نہ اُس میں پیپ پڑتی ہے

بلکہ خشک ریشہ ہوکر اُس کا پوست سبوس کے مانند اُتر جاتا ہے اور جدری جیم کے ضمہ سے اور فتحہ سے بھی آیا ہے اُسکو آبلہ اور لغزکان
کہتے ہیں اور وہ بڑی پھنسیاں ہیں کہ مسور کے دانے کے برابر ہوتی ہیں اور تمام بدن یا بہت سے بدن میں یا بعضی جگہ نکلتی ہیں اور انکا
خاصہ ہے کہ ابتدا میں سرخ ہوتی ہیں اور پکنے پر سفیدی مائل ہوجاتی ہیں اور اُن میں جلد پیپ پڑجاتی ہے اور شاید کہ جدری مضاعف ہو
یعنی اُسکے جوف میں دوسری پھنسی ہوجائے اور شاید کہ جدری سے خون ٹپکے اور یہ بڑی علامت ہے اور حمیقا غیبرا کے وزن پر بڑے
بڑے دانے سفید متفرق ہوتے ہیں اور کمی کی جہت سے گنتی میں آسکتے ہیں اور اسکا خاصہ ہے کہ اُس میں تپ نہیں ہوتی اور عقل برقرار رہتی
ہے اور نفس قوی اور سب اقسام میں بہت سالم ہے اور اُسکو خارک اور خشخشک اور باد آبلہ بولتے ہیں اور اس کی علامت اور علاج حمیات
میں مفصل بیان کیا گیا اور یہاں آبلے کے پکانے اور خشک کرنے اور خشک ریشہ دور کرنے اور آبلے کے نشان زائل کرنے کی تدبیر لکھی جاتی
ہے آبلہ پکانے کی ترکیب جاننا چاہیئے کہ جب آبلہ نکلے اور بیقراری اور اضطراب کم ہوجائے اور نبض اور نفس حالت طبعی پر آجائیں
اور آبلہ کے پکنے میں دیر معلوم ہو تو پکانے کی تدبیر کریں اور اگر باوجودیکہ آبلہ نکل آئے اور پھر بھی حرارت اور بیقراری کم نہ ہو اور نبض اور
نفس حالت طبعی پر نہ آئیں تو اچھی علامت نہیں پکانے کی تدبیر کریں اور پکانے کا طریق یہ ہے کہ بابونہ اور اکلیل الملک یا بنفشہ اور
خطمی یا سبوس گندم جو کچھ مل سکے یا سب ملا کے پانی میں جوش دیکے بیمار کے دامن کے تلے آگے اور پیچھے رکھیں تاکہ اس تدبیر سے
آبلہ تر ہوکر پکجائے پھر خشک کرنے کی تدابیر کریں آبلہ کے خشک کرنے کی تدبیر جبکہ آبلہ تمام نکل آئے اور سات دن گذر جائیں اور
خوب نہ پکے تو دیکھیں کہ جو لنا پڑا ہے اُسکو سونے کی سوئی یا تانبے کی سوئی سے آہستگی کے ساتھ پھوڑدیں اور اُسکا پانی نرم کپڑے
میں جذب کرلیں اور اسکے بعد گل سرخ خشک یا برگ مورد یا برگ سوسن کوٹ چھان کے یا صندل اور چوب جھاؤ گھس کر دامن کے نیچے دھونی
دیں مگر گرمیوں میں گل سرخ اور مورد اور صندل بہتر ہے اور جاڑوں میں برگ سوسن اور جھاؤ کی لکڑی کا تبخیر کرنا بہتر ہے اور اگر کوئی جگہ زخمی ہوجائے
تو گل سرخ اور کندر اور صبر اور انزروت اور دم الاخوین پیسکر زخم پر چھڑکیں اور اگر آبلہ بڑا ہے اور اسمیں پانی زیادہ ہے تو برگ گل پیسکر یا آرد ارزن
یا آرد جو بستر پر ڈالکے بیمار کو اُسپر لٹائیں اور اگر پوست میں خراش ہوجائے تو برگ سوسن کو ہتی سے توڑکے اُسپر بیمار کو لٹائیں اور برگ گل خشک اور برگ مورد
خشک خراش پر ملیں اور نرم ریت پر لٹانا خوب ہے اور ایک دن میں اُسکا نفع معلوم ہوجاتا ہے اور اگر زیادہ مدت میں خشک ہو تو نمک کا پانی ضروری ہے
لیکن جہانک پوست میں خراش ہو یا آبلہ پھوٹ جائے تو نمک کا پانی نزدیک نہ لیجائیں اور جبتک کہ پالکل ہنیکے نمک دور رکھیں اور بہتر یہ ہے کہ عدس مقشر
اور برگ گل سرخ اور چوب کز تراش کر پانی میں جوش کرکے اس پانی میں شاخچے الیں اور نرم اور صاف روئی اس میں بھگو کے آبلے پر رکھیں اور اُسکا
پانی آبلے پر پہنچائیں اور اگر حرارت کی زیادتی ہو تو تھوڑا کافور اور صندل رگڑکر اس پانی میں حل کرکے برگ بید اور برگ زعرور اور
اسفیداج اور ارزیز اور مرداسنگ پیسکر چھڑکیں اور زخمی آبلے کو مرہم کافور نفع کرتا ہے اور ایسا ہی اگر ناک میں زخم ہو تو بھی مرہم کافوری
استعمال کرنا چاہیئے اور جب آبلہ خشک ہوجائے تو ایسی تدابیر کریں کہ کہنڈ گر پڑے خشک ریشہ کے دور کرنے کی تدبیر جاننا چاہیئے
کہ خشک ریشہ اُس پوست کو کہتے ہیں جو زخموں پر پیدا ہوتا ہے سو جبکہ آبلہ خشک ہوجائے اور خشک ریشہ ہوجائے تو دیکھیں
کہ اگر خشک ریشہ خشک اور پارہ پارہ ہے اور اُسکے نیچے تری بالکل نہیں تو چاہیئے کہ روغن نیم گرم کا ایک قطرہ اُسپر ڈالیں تاکہ جلد گر جائے
اور اس کام کیلئے روغن شیر خشت تازہ سب روغنوں سے بہتر ہے لیکن اگر نہ ملے استعمال کریں اور روغن پستہ بھی استعمال کریں اور روغن شیر خشت محفوظ رکھیں کیونکہ روغن کا دیر تک
نشان منہ پر رہجاتا ہے اور اگر خشک ریشہ موٹا اور تہ دار ہے یا اُسکے نیچے رطوبت ہے تو اُسکو آہستگی سے اُٹھائیں اور روغن استعمال نکریں اور اُسکے نیچے سے رطوبت
صاف کریں اور دیکھیں کہ گہرا ہے یعنی پوست میں لگ گیا ہے یا نہیں اور اگر کچھ گہرا ہے تو صبر مرزنجوش اور وجوبہ مرداسنگ اقلیمیا سفیدہ اسفیداج مقدار برابر
بناکر اُسپر چھڑکیں اور اگر گہرا ہو نہیں اور پوست کے برابر ہے تو نشاستہ پانی اور نمک میں کے اُس پر چھڑک دیں اور دیکھیں اگر نیچے

بھی ویسی ہی رطوبت ہے تو ویسا ہی علاج کریں اور اگر رطوبت نہیں تو علاج کی حاجت نہیں۔ اور اگر دوبارہ خشک ریشہ لائے
تو روغن سے چکنا کریں تاکہ گر پڑے **آبلہ کے نشان مٹانے کی تدبیر**۔ بیخ نے خشک یعنے بانس کی جڑ آرد باقلا مغز تخم خربزہ اور
بیبیخ اور نبات اور مغز بادام اور آرد جو ہر ایک سے ایک مقدار لیکے باریک کوٹ کے سپیدۂ بیضۂ مرغ ملا کے طلا کریں **دوسرا**
نسخہ کہ منہ کے اوپر سے نشان مٹاتے جلی ہوئی ہڈی یا پرانی گھنی ہوئی بکری کی مینگنیاں کہ بہت دنوں کی رکھی ہوں اور نیا ٹھیکرا
اور تخم خربزہ اور نشاستہ اور دھوئے ہوئے چاول اور چنے کا آٹا ہر ایک دس درم حب البان اور ترمس اور قسط اور زراوند طویل
ہر ایک پانچ درم سوکھے بانس کی جڑ بیس درم ان سب کو کوٹ چھان کے خربزے کے پانی یا باقلا کے پانی میں یا کشکاب میں ملا کے
رات کے وقت طلا کریں اور صبح کے وقت بنفشہ خشک پانی میں جوش کر کے اُس پانی سے دھوئیں اور جو کچھ کہ باب زینت میں
مذکور ہے کام آتا ہے **فائدہ** آبلے کا نشان کہ آنکھ میں رہجائے یا کوئی اور آفت مثلاً حول وغیرہ کہ آبلے سے پیدا ہو جو کچھ آنکھ کے
امراض میں مذکور ہے اُس سے اُسکا تدارک کر سکتے اور اگر آبلے کے نشان بدن میں گہرے ہوں گے تو فربہ ہونے کے بعد زائل
ہوں گے اور جو نشان گہرے نہیں دواؤں سے دفع ہو سکتے ہیں اور اگر آبلے کے آثار روشنائی کی صورت ہوتے ہیں اُس پر بط کی چربی
اور مرہم داخلیون ضماد کرنا نفع کرتا ہے اور جو کچھ کہ وشمہ کے لئے لکھا گیا کام آتا ہے اور یہ طلا اُن نشانوں کو جو منہ پر ہوں یا
بدن پر ہوں نفع کرتا ہے مردا سنگ لیکر اُس کو سفید کر کے روغن گل ملا کر استعمال کریں **دوسری ترکیب** مرداسنگ سفید
کیا ہوا اور آرد نخود و بیخ نے سپید استخوان کہنہ قسط حب البان آرد و بیبیخ تخم خربزہ کوٹ چھان کے خربزے کے پانی میں یا خطمی اور
السی کے لعاب میں ملا کے طلا کریں **فائدہ** مرداسنگ کو سپید بنا کر ان دواؤں میں ملانا چاہیئے کیونکہ بدوں سپید کئے سیاہی
لاتا ہے اور سپید کیا ہوا صفائی اور جلا کرتا ہے اور سپید کرنے کا یہ طریق ہے کہ ایک رطل مرداسنگ اور اُسکے برابر نمک ملا کے
ایک برتن میں رکھیں اور اُسمیں پانی ڈال کے دھوپ میں رکھیں اور جب پانی گرم ہو جائے تو اُسکو نتھار کر اور نیا پانی ڈالیں اسیطرح
پانی کو بدلتے رہیں یہانتک کہ مرداسنگ سپید ہو جائے **دوسری فصل اُن امراض کے بیان میں کہ جلد کے رنگ سے تعلق**
رکھتے ہیں اور اس فصل میں چند مقالے ہیں **پہلا مقالہ برص مرض کے بیان میں** اسے فارسی میں پیس کہتے ہیں یعنے دو رنگ وہ
ایک سپیدی غلیظ ہے کہ ظاہر جلد میں پیدا ہو اور کبھی بعض اعضا میں اور کبھی تمام بدن میں پھیل جاتی ہے اُسکو برص منتشر کہتے ہیں اور جاننا چاہیئے کہ
اس مرض کا علاج دشوار ہے خاصکر جبکہ مزمن ہو اور بڑھتا رہے لیکن جو ملنے سے سرخ ہو جا۔۔ اور اُس میں خشونت ہو اور
جو بال کہ اُس میں نکلتے ہیں وہ بہت سفید نہ ہوں اور جب اُسمیں سوئی چبھوئیں تو خون نکلے یا رطوبت سرخی مائل اور مستحکم نہ ہوا ہو تو
جان لیں کہ علاج پذیر ہے اور برص ابیض اور بہق میں یہ فرق ہے کہ برص میں ہوتا ہے اور جس قدر مدت گذرتی ہے گوشت
اور پوست میں سرایت کر جاتا ہے کہتے ہیں کہ یہانتک کہ مستحکم ہونے کے بعد استخوان تک سرایت کرتا ہے اور جو بال وہاں نکلتے ہیں سفیدی
مائل ہوتے ہیں اور آخر میں بالکل سفید نکلا کرتے ہیں اور اُسجگہ کا پوست تمام بدن کی نسبت نرم اور تر اور پست ہوتا ہے اور آخر میں یعنے
استحکام کے وقت اگر پوست میں سوئی چبھوئیں تو ایک رطوبت نرم اور سفید نکلتی ہے اور خون نہیں ہوتا اور اُسجگہ کو خواہ کیسا ہی ملیں
سرخ نہیں ہوتی اور بہق ابیض ایسا نہیں بلکہ اُسکی سفیدی رقیق اور سطحی ہوتی ہے اور پوست میں نہیں گڑتا اور اکثر مستدیر الہیئت ہوتا
اور دفعتہً ظاہر ہوتا ہے اور اطلیۂ حادہ کے استعمال سے جلد زائل ہوتا ہے اور وہاں کے بال سیاہ ہوتے ہیں یا سیاہ سرخی مائل اور
ہرگز سپید نہیں ہوتے اگرچہ مزمن ہو جائے اور ایسا ہی پوست میں سوئی چبھونے سے خون ہی نکلتا ہے خواہ کیسا ہی مستحکم ہو جائے
احتیاط یہ جو امتحان کیلئے سوئی چبھوتے ہیں چاہیئے کہ پوست کو اٹھا کے اُسمیں سوئی چبھوئیں نہ کہ گوشت میں اور یہ اسطرح پر ہوتا

کہ چمٹیہ سے پوست کو انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑ کے کھینچیں تاکہ گوشت سے الگ ہو جائے پھر اس پوست میں کہ اُٹھا ہوا
ہے سوئی ماریں تاکہ گوشت میں نہ چبھے اور جلد کی حقیقت معلوم ہو جائے کہ اُس میں خون ہے یا نہیں علاج بلغم غلیظ کے تنقیہ
کے لئے چند مرتبہ قے کرائیں اور کئی دفعہ مسہل دیں اور استفراغات کے بیچ میں تبدیل مزاج کے لئے معاجین گرم کہ اس کام میں
مخصوص ہیں کھلائیں مثلاً کالکالج اور قرص برکلی اور تریاق مثرودیطوس اور جس غذا سے خون گرم پیدا ہو کھلائیں مثلاً تیتر
کا گوشت اور اُسکے مانند اور حیوانات صحرائی کا گوشت اور ان لحوم کو بھون کے اور گرم مصالحہ سے خوشبودار کریں تاکہ زیادہ
نفع کریں اور لبنیات اور مچھلی اور بقول باردہ اور رات کا باسی کھانا اور فواکہ اور جو چیز کہ بلغم پیدا کرتی ہے اُس سے پرہیز کریں اور
جماع ضرر کرتا ہے اور اس مرض میں سب دواؤں سے بہتر کہ ہر زمانے میں نفع کرتی ہے اطریفل ہے اور گلقند عسلی اور بلیلہ مربی اور
بعضی ہندی دوائیں اس باب میں عجیب اثر کرتی ہیں اور اہل ہند نے فصد کھولنا اور خون زیادہ لینا بھی تجویز کیا ہے اور عجب نہیں کہ مفید ہو۔
جیسا کہ اطبائے یونانی کے محققین فالج میں فصد کو جائز رکھتے ہیں غرضکہ تنقیہ اور تبدیل مزاج کے بعد وہ دوائیں کہ طلا کے لئے مخصوص ہیں
استعمال کریں۔ اور یہ دوائیں کئی وجہ سے ہوتی ہیں ایک تو یہ کہ عضو کو شدت سے گرم کریں اور سرخ کر دیں اور خون کو جاذب کریں مثلاً زفت
اور نفط سفید اور خردل اور تربق سفید اور سیاہ اور مویزج اور کندش اور چونہ اور زرنیخ سرخ اور بورق اور پیاز عنصل اور شیطرج اور
عاقرقرحا اور شونیز اور پوست بیخ کبر وغیرہ فقط ایک ایک دوا یا سب ملا کے پانی میں یا سرکے میں پیس کے حمام میں یا دھوپ میں یا آگ کے
پاس بیٹھ کے دھوئیں اور کالے سانپ کا خون طلا کرنا بالخاصیت نفع کرتا ہے دوسری وہ ہیں کہ مقشر اور مفتح ہیں مثلاً ذراریح سرکے میں
ملا کے طلا کرنا اور عسل بلادر اور تفسیا اور کبیکج اور سرگین کبوتر اور تخم ترب اور مازریون اور فرفیون وغیرہ اور شراب کہ قرع اور انبیق میں
کھینچی جائے اور جبکہ ان مقرحہ دواؤں سے زخم پڑ جائے اور برص کا گوشت ترش ہو جائے تو مراہم مدملہ سے زخم کا اندمال کریں اور
یہ تدبیر اُس صورت میں ہے کہ برص کم ہو اور اُسجگہ کے زخم کا خوف نہ ہو تیسری وہ ہیں کہ برص کو رنگین کریں اور لوگوں کی نفرت سے
بچائیں۔ اور اُس کام کے لئے یہ طلا مخصوص ہے شب یمانی شوریح دردی قمر قوہ گل ارمنی شیطرج خبث الحدید پشکل وسمہ سرکہ میں
ملا کے چند مرتبہ طلا کریں اسکا رنگ تین ہفتے تک منتہا ایک مہینے تک رہتا ہے اور جب اُس دوا کو استعمال کرنا چاہیں تو پہلے اس جگہ کو
ماذو کے پانی سے چند مرتبہ دھوئیں پھر اُس دوا کو طلا کریں اور جب دوا خشک ہو جائے تو زاج اور شب کے پانی سے دوا کو دھو ڈالیں
فائدہ جہاں برص کم ہے اور ایسی جگہ ہے کہ داغ دیسکتے ہیں تو لوہے سے داغ دیں کہ اکثر اچھا ہوتا ہے اور داغ جب دیا جاتا ہے
کہ اور یہ مقرح سے نفع نہ ہو فائدہ اور کبھی حجامت کی جگہ حجامت کے اثنا میں یا داغ کے اور قروح کی جگہ زخم بھرنیکے بعد برص
ہو جاتا ہے اور اُسکا یہ علاج ہے کہ قوہ اور شیطرج آب قثا الحمار اور آب برگ بوئی اور آب تقم یعنی تن کا پانی ملا کے طلا کریں تو زائل
کرتا ہے اور مرداسنگ اور قوہ سرکے میں ملا ہوا ویسی ہی تاثیر کرتا ہے دوسرا فائدہ بہق ابیض کے بیان میں ابیض جسے
وہ ایک سپیدی رقیق ہے کہ جلد کے ظاہر میں پیدا ہوتی ہے اور بہق اکثر ماذرہ ہوتا ہے اور دفعتہً پیدا ہوتا ہے اور ادویہ محللہ
سے جلد زائل ہوتا ہے اور جو کچھ اُس میں اور برص سپید میں فرق ہے وہ لکھا گیا علاج جو کچھ کہ برص کے لئے بیان کیا گیا ہے
اُس سے ہلکا سا علاج یہاں کفایت کرتا ہے اور اسہال بلغم کے لئے تربد اور تخم حنظل یا تربد اور زنجبیل دیں اور ہر مہینے میں
دو بار قے کرائیں اور ہضم کی درستی کے لئے اطریفل اور گلقند عسلی ہمیشہ کھانا اور حمام میں عرق لانا مفید ہے اور تنقیہ کے بعد ترمس
یا بیخ کبر سرکے میں ملا کے طلا کریں اور شیطرج اور عاقرقرحا اور تخم ترب اور کندش اور خردل کوٹ چھان کے سرکے میں ملا کے
طلا کرنا مفید ہے اور جب دوا استعمال کریں تو چاہئے کہ بیمار دھوپ میں ہو یا آگ کے قریب اور جب دوا خشک ہو جائے تو تاکہ

بلکہ چھوڑا دالیں اشتباہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بدن میں مادّہ کم ہوتا ہے اور بے تنقیۂ طلا کی دواؤں سے ہی نفع کلی حاصل ہوتا ہے اور یہ دوا مجرّب ہے عاقرقرحا اطریلال پوست بیخ کبر شیطرج ہر ایک دو درم انکو کوٹ چھان کے سرکے اور شہد میں ملائیں مقدار خوراک ایک مثقال دیں اور ایک ساعت دھوپ میں بٹھلائیں تاکہ عرق آجائے پھر اسی دن یا دوسرے دن جس جگہ بہق ہے آبلہ ہوجاتا ہے اور اُسمیں سے زرد آب نکلکر عنایت الٰہی سے آرام حاصل ہوتا ہے **تیسرا مقالہ بہق اسود اور برص اسود کے بیان میں** یعنی دو نو قسمیں سیاہ ہوں اور ہم اس مقالے کو دو قسموں میں بیان کرتے ہیں پہلی قسم بہق اسود کے بیان میں اور اُس کا خاصہ ہے کہ جب اُس کو ملیں تو پوست کے چھلکے بھوسی کی صورت جدا ہوں اور ملنے کے بعد سرخ معلوم ہو اور جاننا چاہئے کہ بہق جوانی کے ایام میں اکثر پیدا ہو جاتا ہے خصوصاً بہق سیاہ **علاج** فصد کھولیں اور تنقیہ سودا کے لئے ماء الجبن اور مطبوخ افتیمون اور غاریقون اور ہلیلہ سیاہ اور بسفائج دیں اور بدن مزاج کی ترطیب کے لئے حمّام کریں اور وہ غذائیں دیں جن سے خون رطب پیدا ہو اور تنقیے کے بعد خربق سیاہ سرکہ یا زرنیخ اور زاج اور کبریت یا تخم ترب اور قسط اور کندش اور تخم جرجیر طلا کریں دوسری قسم برص اسود کے بیان میں اور وہ حقیقت میں بہق سیاہ ہے کہ اُس میں خارش اور خشونت شدید بھی ہوتی ہے اور اُس کے اوپر سے پوست مدوّر جیسے مچھلی کے چھلکے جدا ہوں۔ اور اُسکو قوبائے مقشّر بھی کہتے ہیں اور وہ جذام کا مقدمہ ہے **علاج** جو کچھ کہ بہق اسود میں گذرا استعمال کریں۔ مگر اسہال کی دوائیں زیادہ قوی کریں اور مزاج کی ترطیب کا بہت خیال رکھیں **چوتھا مقالہ کلف اور نمش اور برش کے بیان میں** بہ الفاظ اوّل اور دوسرے کی تحریک سے آتے ہیں سو کلف تو وہ ہے کہ جلد کا رنگ سیاہی مائل ہوجائے اور نیلگوں یا سرخ نشان اُس میں ظاہر ہوں اور یہ اکثر مُنہ پر پیدا ہوتے ہیں اور اُس میں اور بہق اسود میں یہ فرق ہے کہ کلف صاف ہوتا ہے بخلاف بہق کے کہ اُس میں خشونت ہوتی ہے اور بہق اسود میں اور نمش اور برش میں بھی یہی فرق ہے اور نمش ایک قطعہ مستدیر ہے صرف سیاہ یا سیاہ سرخی مائل کہ بدن کی جلد میں پیدا ہو اور اکثر منہ پر پیدا ہوتا ہے اور یہ کبھی تو نقطہ سا ہوتا ہے اور کبھی کلف کی طرح دراز ہوتا ہے اور شاید کہ ہتھیلی کے برابر پھیل جائے اور برش چھوٹا سا نقطہ سیاہ یا سرخ یا تیرہ رنگ ہوتا ہے اور اکثر منہ پر پیدا ہوتا ہے اور جمہور اطبّا کے نزدیک یہ ہے کہ اگر نقطے کا رنگ سرخی مائل ہے تو نمش کہلاتا ہے اور اگر سیاہی مائل ہے تو برش بولا جاتا ہے اور اگر چند نقطے باہم ملکر ایک ہوجائیں تو اُن کو کلف کہتے ہیں **علاج** جمیع اقسام میں فصد کھولیں اور سوداوی خلط اور اخلاط سوختہ کو مطبوخ افتیمون اور غاریقون اور ماء الجبن وغیرہ سے نکالیں اور تنقیہ کے بعد اطلیہ استعمال کریں کہ پھر نہ عود کر آئے **فائدہ** کلف دو طرح کا ہوتا ہے ایک تو اس طرح پر ہوتا ہے کہ معدے میں سودا جمع ہو جائے اور اُس میں سے خون سوختہ کے ابخرے اُٹھ کر منہ کی جلد میں آئیں اور اُس کا نشان معدے میں فساد کا ہونا اور کلف کا رنگ سبزی اور زردی مائل ہونا اور اُسکی تدبیر معدے کا تنقیہ اور اس کی تقویت اور اس صورت میں باسلیق اور اسیلم کی فصد نفع کرتی ہے دوسرا اس طرح پر ہے کہ جلد اور گوشت کی فضا میں خون سودا کی آمیزش سے خراب ہو جائے اور اُسکے بخارات جلد کے اوپر ظاہر ہوں اور یہ مرض اکثر اُن لوگوں کو پیدا ہوتا ہے کہ جنکو تپ ربع ایک مدت سے ہو اور ایسا ہی حاملہ عورتوں کو اور جن عورتوں کا حیض بند ہو جاتا ہے اُنکو اکثر عارض ہوتا ہے اور اُس کا نشان کلف کا رنگ سیاہ یا سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے اور اُسکی تدبیر تمام بدن کا تنقیہ کرنا جیسا کہ اوپر گذرا اور یہ سفوف نفع کرتا ہے افتیمون سات مثقال تربد ایک مثقال غاریقون ایک مثقال دو دو دفعہ شربت سکنجبین کے ساتھ کھلائیں اکثروں کو پانچ دست لاتا ہے اور جو چیز کہ خون کو صاف کرتی ہے۔ اور سودا کو نکالتی ہے مفید ہے اُن دواؤں کا بیان کہ سب اقسام میں نفع دیتی ہیں بعدہ بورہ فلفل سیاہ تخم خربزہ تخم ترہ تیزک ترمس تخم ترب کندش دارچینی قسط حب محلب مقر بادام تلخ زراب زنبق حب بلسان

ایرسا خردل اُن سب کو بار بار پیسکر انجیر کے شیرے میں ملا کے یا انجیر کے دودھ میں ملا کے طلا کریں اور جب اس دوا کو استعمال کریں تو چاہیئے کہ اول اُس جگہ پر گرم پانی سے تکمید کریں پھر دوا اطلا کریں تاکہ جلد اثر کرے اور مناسب یہ ہے کہ مرض کے شروع میں ان دواؤں میں بعض قوابض بھی ملائیں مثلاً آب مورد اور آرد عدس کیونکہ تیز دوائیں رگوں کا منہ کھولتی ہیں لیکن اگر مرض مزمن ہو تو قابضات کے ملانے کی حاجت نہیں کیونکہ اب مادہ نہیں گرتا ہے ٹھہر گیا ہے **انتباہ** مرض زائل ہونیکے بعد چند روز اور بھی قابض دوائیں طلا کریں تاکہ پھر مرض نہ عود کر آئے اور تراب زیبق ایک مٹی ہے کہ سیماب کے معدن سے نکلتی ہے اور اُسکا رنگ ایسا سرخ ہوتا ہے جیسا شنگرف کا رنگ اور انجیر کے شیرے سے یہ مراد ہے کہ انجیر خشک کو پانی میں جوش دیں جب نرم ہو جائے تو چھان کے پھر دوبارہ جوش دیں تاکہ غلیظ ہو جائے اور بعضے کہتے ہیں کہ پکے ہوئے انجیر کو کوٹ کے اُسکا شیرہ نچوڑ لیں یہی انجیر کا شیرہ ہے اور انجیر کا دودھ اس طرح پر نکلتا ہے کہ انجیر تر لے کر اُسکو پانی میں جوش کر کے اُسی پانی میں بھیگا رکھیں اور اُس کا پانی لیں اور کہتے ہیں کہ ایک سفید چیز انجیر کے توڑنے کے وقت کہ انجیر کے سر میں سے نکلتی ہے وہی انجیر کا دودھ ہوتا ہے خواہ کاٹنے سے نکلے خواہ توڑنے سے نکلے **دوسرا اطلا** تخم کرنب باقلا کے پانی میں یا خرگوش کے خون میں ملا کے ملیں اور زرنیخ سبز دھنیئے کے پانی میں یا مغز تخم خربزہ اور تخم ترب کسبفہ کی لیچھی میں ملا کے طلا کریں یا کسبفہ کے پانی کو جوش دیں یہانتک کہ غلیظ ہو جائے پھر قسط اور دارچینی باریک پیس کے اُسمیں ملا کے طلا کریں اور اطلیۂ مذکورہ کو حمام کے بعد یا گرم پانی کے انکباب اور تکمید کے بعد استعمال کرنا چاہیئے **فائدہ** جب طلاؤں کا استعمال کریں تو احتیاط رکھیں کہ زخم نہ پڑجائے اور اگر سوزش پیدا ہو تو روغن گل ملیں **پانچواں مقالہ خیلان کے بیان میں** وہ خال کی جمع ہے اور خال یعنے تل نقطہ سرخ یا سیاہ یا تیرہ رنگ کہ بدن اور منہ کی جلد پر ہوتا ہے اور اُس کی ضخامت بدن کی سطح سے ابھری ہوئی ہوتی ہے اور کبھی تو مولودی ہوتا ہے اور کبھی نیا پیدا ہوتا ہے اور مولودی کا علاج نہ کریں اور ایسا ہی جونسا خال کہ کہیں کہیں ہو یا اُس کا رنگ سرخ خالص ہو جیسا کہ شاہتوت کا رنگ اُس سے تعرض نہ کریں کیونکہ اُسکو لوہا لگانا اور اُن تیز دواؤں کا استعمال کرنا جیسا کہ خال سرخ میں گذرا اُسپر کرنا نہایت ضرر کرتا ہے کیونکہ یہ اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ شرائین کے کنارے پر پیدا ہوا ہے اور ظاہر ہے کہ اگر لوہے سے یا تیز دواؤں سے شریان میں آفت پہنچتی ہے تو خون جاری ہو جاتا ہے اور جونسا بہت کم ہے دوا کا محتاج نہیں اور جان لیں کہ خال کا سبب بھی خلط سوداوی ہے یا خون سوختہ کہ رگ میں سے نکلکر اُس جگہ رُک جاتا ہے جیسا کہ گوند درخت سے نکل کر اسی جگہ جمٹ جاتا ہے **علاج** اُسکی وہی تدبیر ہے کہ کلف میں گذری یعنے فصد اور مسہل اور مجلیات کا استعمال کریں اور اس سبب سے کہ اس کا مادہ بہت غلیظ ہے اور دشواری سے تحلیل ہوتا ہے اگر ادویۂ جالیہ سے نہ اچھا ہو تو چاہیئے کہ اُس میں سوئی سے سوراخ کر کے اُسمیں سے جما ہوا خون آہستگی سے نکال لیں یہاں تک کہ خون بستہ بالکل دور ہو اور رگوں کے منہ کو جلائیں تاکہ اور نہ آجائے پھر موم روغن استعمال کریں تاکہ اچھا ہو جائے **چھٹا مقالہ خضرت کے بیان میں** وہ اس طرح پر ہے کہ جلد میں سے کوئی جگہ سبز ہو جائے اس سبب سے خون اُسکے نیچے جم کر ٹھہر جائے اور یہ اس طور پر ہوتا ہے کہ کسی عضو پر ضربہ یا سقطہ پہنچے اور اُسکے سبب سے کوئی رگ یعنی وہاں کے پوست کے نیچے پھٹ جائے اور اُس میں سے خون نکل کر جم جائے یا باہر سے پوست میں اور رگ میں کوئی زخم لگے اور زخم کی تنگی سے خون بفراغت نہ نکلے اور پوست کے نیچے جمع ہو جائے۔ جیسا کہ تنگ فصد کے بعد دیکھنے میں آتا ہے **علاج** برگ کرنب یا برگ ترب یا پودینہ یا زرنیخ اور اُشق یا نطرون اور سرکہ ضماد کریں تاکہ خون بہ جائے اور تحلیل ہو جائے اور اگر یہ دوائیں کفایت نہ کریں تو دیکھیں کہ وہ خون ابھی تک جم گیا ہے یا نہیں اگر منجمد نہیں ہوا تو سوئیوں سے اُس کو کریدیں تاکہ خون نکل آئے اور خون کو نکلتے وقت پونچھے رہیں یہانتک کہ سب بالکل باہر آجائے اور اگر جم گیا ہے اور گلانے سے نہیں بہ سکتا تو چاہیئے کہ پوست کی جانب میں نشتر سے

چیر کر اٹھائیں کہ وہ خون نظر آنے لگے پھر اسکو سوئی کی نوک سے آہستہ آہستہ باہر نکال لائیں پھر نمک پیسکر اُس جگہ پر ملیں اور نطرون اور علک البطم ضماد کریں **فائدہ** جو سبزی کہ ضربہ کے بعد پیدا ہوتی ہے اور ہنوز ضربہ کا درد اور حرارت باقی ہو بالکل اُن تدابیر کو نہ کریں جب تک کہ درد ساکن نہ ہو **ساتواں مقالہ وشم کے بیان میں** وہ فتحہ سے بولا جاتا ہے اور اُس سے یہ مراد ہے کہ جلد کو سوئیوں سے کوچ کر سرمہ یا نیل اُس میں بھر دیں یا سیاہی یا آب گندنا وغیرہ ملیں تاکہ عضو نیلا یا سبز معلوم ہو اور یہ عمل ملک مغرب اور ہند میں مشہور ہے آرایش کے طور پر کیا کرتے ہیں اور فی الحقیقت دیکھیئے تو بہت خراب بات لا یعنی ہے غرضکہ اگر اسکو زایل کرنا منظور ہو تو چاہیئے کہ اول نطرون اور گرم پانی سے ملیں اسکے بعد علک البطم شہد میں گھلا کے ضماد کریں اور تین دن تک رکھیں اور تین دن کے بعد ضماد دور کر کے نمک اور گرم پانی سے دھو کر پھر علک البطم شہد میں ملا کر ضماد کریں اور اسی طرح کئے جائیں جبتک کہ اُسکا نشان بالکل زائل نہو اور اگر اس دوا سے دور نہو تو چاہیئے کہ اُسپر عسل بلادر لگائیں اُسکے بعد سوئیوں سے کوچا دیں تاکہ بلادر کا اثر اچھی طرح جلد کے اندر پہنچ جائے۔ اور دوسری ادویہ مقرحہ بھی زخم ہونیکے بعد ایساہی کام کرتی ہیں اور زخم ہو جانے اور پوست دور ہو جانے کے بعد مراہم مدملہ استعمال کریں۔ تاکہ نیا پوست جم جائے **آٹھواں مقالہ بادشنام کے بیان میں** وہ ایک سرخی کدورت مائل ہے کہ منہ اور اطراف پر پیدا ہوتی ہے خاصکر جاڑے کے موسم میں اور سرد اوقات میں اور اُس میں زخم بھی ہوتا ہے **علاج** فصد کھولیں اُسکے بعد اسہال کے لئے مطبوخ ہلیلہ دیں پھر عضو آفت رسیدہ پر پچھنے دیں اور جونکیں لگائیں تاکہ اسی عضو سے مادے کا تنقیہ ہو اور تنقیہ بدن اور تنقیہ خاص کے بعد اگر ممکن اور آسان ہو تو اُس جگہ کھر کھری چیز سے کھجلائیں تاکہ اُس میں سے بہت سا خون نکلے کہ بہت نفع کرتا ہے۔ اور زخم اور تاکل سے بچائیں اور ایساہی جب تنقیہ عام اور خاص کر چکیں تو نمک طلا کریں تاکہ جتنا خون باقی رہا ہے وہ بھی نکلے اور جہاں کہیں کہ خراش اور قرحہ ہو تو مرہم احمر اور سرکہ لگائیں اور جو خون کہ اعضا میں باقی ہے اُس کے جذب کرنے کے لئے یہ تدبیر ہے کہ صابون طلا کریں اور چھوڑ دیں تاکہ خشک ہو جائے اور خون کو بہا کے کھینچ لے پھر گرم پانی سے دھوئیں اور دیر کے بعد پھر صابون طلا کریں اور جب خشک ہو جائے تو گرم پانی سے دھو ڈالیں اور اسی طرح کئے جائیں یہانتک کہ تمام مادہ باہر آجائے اور جلد پاک ہو جائے۔ **نواں مقالہ فساد لون کے بیان میں** یعنے بدن کا رنگ جیسا کہ تھا اُس سے بدل جائے اور یہ چند طرح پر ہوتا ہے ایک تو یہ کہ طبیعت اُن اخلاط فاسد کو کہ رنگ کو بگاڑ سکتا ہے جلد کے باہر پھینک دے **علاج** ادویہ جالیہ مثلاً آرد جو وغیرہ اور تخم ترب اور ابرسا اور تخم خربزہ اور بادام مقشر اور نشاستہ اور کتیرا اور بورہ وغیرہ باریک کر کے اور دودھ میں ملا کے طلا کریں جب خشک ہو جائے تو نیمگرم پانی سے دھوئیں اور اسی طرح کئی دفعہ استعمال کریں یہانتک کہ اصلی رنگ پر آجائے دوسرے یہ کہ مادہ بدن میں زیادہ ہو کر خون میں مل جائے اور اسی وجہ سے اُسی خلط کا رنگ جلد پر غالب ہو جیسا کہ یرقان میں دیکھا جاتا ہے تیسرے یہ کہ جگر یا طحال میں یا معدے میں کوئی آفت پیدا ہو۔ اور اُس کے سبب سے بدن کے رنگ میں تغیر آ جائے اور اُس کی علامت اعضائے مذکورہ میں سے کسی عضو میں آفت کا ہونا اور اُنکے افعال میں ضعف معلوم ہونا **علاج** جو کچھ کہ اعضائے مذکورہ کے امراض میں لکھا گیا ہے ضرورت کے موافق استعمال کریں چوتھی یہ کہ کوئی عضو ایک زمانہ تک آفتاب میں کھلا رہے اور سیاہ ہو جائے کی اس کی یہ وجہ ہے کہ آفتاب کی حرارت سے اخلاط پکر پوست کی جانب آتے ہیں پھر اگر اعضا ڈھکے ہوئے ہیں تو اخلاط مذکور عرق اور بخار میں نکلتے ہیں اور اگر کوئی عضو کھلا ہوا ہوتا ہے۔ تو آفتاب کی گرمی سے اُس میں اخلاط جل جاتے ہیں اور مسامات میں رک کر عضو کو سیاہ کر دیتے ہیں اور جو کچھ کہ گرم ہوا کے لگنے سے رنگ میں تغیر ہو جاتا ہے وہ بھی اسی قبیل کا ہوتا ہے اور جاننا چاہیے کہ سرد اوقات اور جاڑے کے موسم میں جلد کا رنگ بدل جاتا

سبب یہ ہے کہ حرارت غریزی باہر کی سردی کے خوف سے اندر کی جانب مائل ہوتی ہے اور حرارت ناری باہر کی طرف غلبہ کرتی ہے اور پوست کو جلا کے سیاہ کرتی ہے اور ممکن ہے کہ اس کا یہ باعث ہے کہ جلد کی کثافت سے اس کے نیچے خون جم جائے **علاج** استحمام کریں اور گرم پانی سے انکباب کریں اور جب کہ جلد میں نرمی آئے تو ادویہ جالیہ استعمال کریں عمدہ کہ نفع کرتا ہے آرد باقلا آرد عدس پوست بیضۂ مرغ سپیدۂ ارزیز برادۂ دندان فیل استخوان پوسیدہ بادام تلخ ترب نشاستہ کوٹ کر دودھ میں یا قثاء بری کے پانی میں یا برگ ترب کے پانی میں ملا کے طلا کریں اور عمدہ ضماد سے ان مرکب دواؤں کو کہتے ہیں کہ ان کے ملنے سے جلد صاف اور سفید ہو جائے اور فارسی میں روشویہ کہتے ہیں پانچویں یہ کہ جو چیزیں کہ رنگ کو خراب کرتی ہیں ان کے کھانے کا اتفاق پڑے مثلاً اجوائن اور زیرہ کا بہت کھانا اور جو نہ پانی بہتا نہ ہو اور استعمال میں نہیں آتا اس کا پینا اور ہمیشہ سرکہ یا مٹی کو زیادہ کھانا اور جاننا چاہیئے کہ زیرہ اور نانخواہ بالخاصیت رنگ کو زرد کرتے ہیں کیا کھانے میں کیا سونگھنے میں بلکہ دیکھنے کو بھی کہتے ہیں **علاج** غذا کی تبدیلی کریں اور جو چیز تغیر کا سبب ہو اس سے منع کریں اور جو چیز کہ اس کی اصلاح کرے استعمال کریں اور ضرر کی چیزوں سے پرہیز کریں چھٹی یہ کہ مرض کی درازی اور غذا کا نہ پہنچنا اور غم کی کثرت اور جماع کی زیادتی اور اوجاع کی شدت اور ہوا کی گرمی بہ شدت بدن کے رنگ میں تغیر پیدا کرے **علاج** امراض کی تکالیف میں بدن کی تقویت کریں اور غذا کی کمی میں غذا بڑھائیں اور جن غذاؤں سے کہ خون رقیق اور عمدہ پیدا ہوتا ہے کھلائیں مثلاً ماء اللحم اور بیضۂ مرغ نیم برشت اور نخود اور انجیر وغیرہ اور غم کی کثرت میں غم کو زائل کریں اور دل کو خوش رکھیں اور جماع کی کثرت میں جماع کا ترک کرنا لازم ہے اور درد کی شدت میں درد کو ساکن کریں اور ہوا کی گرمی میں تبرید مناسب ہے جیسا کہ حمیات میں سبرداشت کا بیان گذرا **فائدہ** جو چیز کہ خون فاسد کو پاک کرتی ہے وہ اطریفل ہے اور ہلیلہ مربیٰ اور جو چیز کہ خون کو پھیلاتا ہے اور بکھیرتا ہے وہ فلفل ہے اور سعد اور قرنفل اور زعفران اور زرد فام مناسب ہے کہ یہ چیزیں کھانے میں ملا کے دیں اور جو چیز کہ خون کو اندر سے باہر کی جانب کھینچتی ہے اور طلا میں مستعمل ہے وہ زرنیخ ہے اور خردل ان کو گائے کے دودھ میں ملا کے ملیں اور پھٹکری اور مر اور کندر کوٹ چھان کے پیاز عنصل کے پانی میں ملا کے غمرہ کے طور پر طلا کے طور پر استعمال کریں

تیسری فصل جراز کے بیان میں جراز جائے مہملہ کے فتحہ سے اور دونوں زائے معجمہ اور دونوں کے بیچ میں الف اس کو ابریہ بھی کہتے ہیں اور وہ چھوٹے چھوٹے اجسام باریک سبوس کی صورت ہوتے ہیں کہ سر کی جلد کی اوپر سے گرتے ہیں اور ان میں زخم نہیں ہوتا اور کبھی ان کے ساتھ زخم بھی ہوتا ہے **علاج** اگر خفیف ہے اور ابھی بہت عرصہ نہیں گذرا تو اس پر روغن بنفشہ اور روغن کدو ملیں اور اشیاء جالیہ سے دھوئیں مثلاً آب چقندر میں بورہ ملا کے یا آرد نخود اور خطمی سرکہ میں ملا کے یا آرد کرسنہ اور عدس لعاب اسپغول میں ملا کے یا آرد باقلا اور سبوس اور تخم خربزہ ملا کے استعمال کریں اور اگر قوی اور مزمن ہو تو چاہیئے کہ پہلے خون کو بلغم سے اور سودا سے پاک کریں جیسا کہ خلط کا غلبہ ہو اس کے بعد سر منڈوا کے کوئی ایسی چیز قوی الجلا استعمال کریں مثلاً گندم نخود آرد حلبہ بورہ آبگینہ سفید مخرول سونیرج سرکہ میں ملا کے حمام میں لائیں اور دیر کے بعد اس دوا کو دھو ڈالیں اور کوئی چیز لزج مثلاً روغن بنفشہ اور تخم خطمی اور کتیرا اور لعابات وغیرہ طلا کریں اور اسی طرح کئے جائیں یہاں تک کہ بالکل دور ہو جائے اور غذا کی تلطیف لازم سمجھیں اور کہتے ہیں کہ شیرۂ انگور روغن بادام میں ملا کے پلانا خون تنقیہ میں پیدا کرتا ہے

چوتھی فصل شقوق الاطراف وغیرہ مشققہ کے بیان میں یعنی ہاتھ اور پاؤں اور منہ اور ہونٹھ کا پھٹ جانا **علاج** اگر اسباب خارجی شقاق کے موجب ہیں مثلاً گرمی خشک کرنے والی اور سردی کثیف کرنے والی اور قابض پانی میں نہانا اور پھٹکری اور زاجی وغیرہ تو چاہیئے کہ لینا جلد استعمال کریں مثلاً موم روغن اور روغن کے اقسام اور مرطب چربیاں خاص کر روغن بادام اور روغن [illegible] اور مرغ اور بط کی چربی اور اگر اس کا سبب اسباب داخلی مثلاً سوء مزاج یابس ہو تو چاہیئے کہ ترطیب کے لئے

الیان اور ادہان مرطبہ یعنی دودھ اور روغن کے اقسام سے پلائیں اور مادی میں مسہل مرکب سے خلط کا تنقیہ کریں اور [illegible] اور مرطب کے
بعد کوئی ایسی چیز کہ مرطب اور ملین ہو طلا کریں اور ہر عضو کے لئے ایک طلا مخصوص ہے سو منہ کے شقاق میں زوفا تر اور بط
کی چربی اور بھیڑ کی چربی اور علک البطم اور شاخ ایل سوختہ ان کو ملا کے طلا کرنا مفید ہے اور چاہیئے کہ بیضہ کا پوست اندرونی اس پر
لگائیں تاکہ دواؤں کو خشک نہ ہونے دے اور دیر تک رکھے اور فقط بیضہ کا پوست بھی لب پر رکھنا شقاق موذی کو دفع کرتا ہے اور
مازو باریک کیا ہوا روغن زیت اور علک البطم اور بط کی چربی میں ملا ہوا ویسی ہی تاثیر رکھتا ہے اور ناخنوں کے شقاق میں کندر اور بنفشہ باریک
پیس کے روغن اور چربی میں ملا کے طلا کرنا مفید ہے اور پاؤں کے شقاق میں فقط زفت رطب ہی یا علک کے زیت میں حل کریں اور
اور زیت کی تلچھٹ اور پیاز عنصل جوش کر کے لگانا سریع التاثیر ہے اور عقب یعنی ایڑی کے شقاق میں مازو کتیرا کوٹ چھان کے بھیڑ
کی چربی میں ملا کے طلا کرنا اور ملنا بہت نفع کرتا ہے اور فقط روغن سندروس اور فقط روغن اکارع میں ملا کے اور مغز گاؤ اور موم اور روغن بنفشہ
تینوں کو ملا کے اس میں تھوڑا مرداسنگ داخل کر کے استعمال کرنا وہی تاثیر کرتا ہے اور اگر شقاق کا اثر گوشت میں پہنچے تو یہ دوا نفع کرتی ہے
مرداسنگ باریک پیسا کے روغن زیت میں پکائیں یہاں تک کہ غلیظ ہو جائے پھر چند قطرے اس میں ڈالیں اور چاہیئے کہ شقاق کو پہلے گرم پانی
میں رکھیں کہ نرم ہو جائے اور پاک کر کے اس کے بعد معالجہ کریں اور مناسب ہے کہ پاؤں کو گرد و غبار سے بچائیں اور اس کام کے لئے احتیاطاً
موزہ پہنیں اور سرد پانی نہ لگائیں اور شقاق کے اقسام میں غبار اور خاک اور سرد ہوا ضرر کرتے ہیں **فائدہ** کبھی شقاقین یعنی باچھوں میں
رطوبت فضول سر کی طرف سے اتر آتی ہے اس سبب سے اس میں شقاق پیدا ہوتا ہے اور سفیدی اور تری معلوم ہوتی ہے **علاج**
فصد کھولیں اور مسہل دیں اس کے بعد مازو اور سرکہ جوش کر کے اس سے مضمضہ کریں اور آب سماق اور آب انار ترش میں سرمہ
رگڑ کر طلا کریں اور اگر روغن کدو اور روغن بادام اور موم کی قیروطی بنا کے انار میخوش اور سماق کے پانی میں اس کو قوت
دے کے طلا کریں تو نفع کرتی ہے **فائدہ** کبھی پاؤں کے نیچے خاص کر ایڑی میں ایک درد عارض ہوتا ہے کہ آدمی زمین
پر قدم نہیں رکھ سکتا اور اس کا سبب خلط گرم رقیق ہے کہ بدن میں سے قدم پر گرتا ہے اور اس مرض کو بھی
نزول الماء کہتے ہیں **علاج** فصد کریں اور روغن گل ملیں اور اگر ورم آ جائے اور پیپ پڑ جائے تو چاہیئے کہ لوہے سے یا اکال
دواؤں سے اس کو چیر ڈالیں اور زخم کا منہ فراخ کریں تاکہ زردآب بالکل نکل جائے پھر حنا اور مازو سرکہ میں ملا کے اس پر
باندھ دیں اور اگر جلد کی متانت اور کثافت کے سبب سے جلد نہ پکے تو ایک ٹکڑا الیہ تازہ یعنی دنبے کی چکتی کا لیکے اس پر
باندھ دیں تاکہ پک کے پھوٹ جائے اور اگر مادہ جم کر ٹھہر گیا ہے اس سبب سے پھوٹنے میں دیر لگتی ہے تو لوہا گرم کر کے
اس جگہ کو داغ دیں تاکہ زائل ہو اور وجع العقب وجع مفاصل کے آخر میں بھی مفصل بیان کیا گیا **پانچویں فصل تقشف**
اور تقشر کے بیان میں تقشف قاف مفتوح اور شین معجمہ سے پوست کی خشونت ہے اور جان لینا چاہیئے کہ کبھی جلد میں
خشونت پیدا ہوتی ہے اور جلد کے اوپر سے ایسے پوست گرتے ہیں جیسے مچھلی کے ٹکڑے ٹکڑے چھلکے اور ناہموار **علاج** طبیخ
افتیمون اور ماء الجبن سے بدن کا تنقیہ کریں اور تر غذائیں دیں تاکہ مزاج کی ترطیب ہو مثلاً شیرخوار جانوروں کا گوشت اور
کدو و شیرہ اور تازہ دودھ پینا نہایت موثر ہے اور ہمیشہ حمام کرنا اور آرام میں رہنا اور سرد تر روغن اور قیروطیات کا ملنا مفید
ہے **فائدہ** کبھی موزہ اور صوف کی حرارت سے یا کھردری چیز کے لگنے سے دونوں پاؤں تقشر ہو جاتا ہے **علاج** حنا بلوط گلنار
پوست انار جوز سرو کوٹ چھان کے سرکہ میں جوش دے کے نرم کر کے ضماد کریں اور کبھی پیشانی کے اوپر سے پوست باریک
خشک گرتے ہیں اور کچھ خارش ہوتی ہے **علاج** ایارجات اور غراغر سے دماغ کا تنقیہ کریں اس کے بعد گرم پانی سے

دھوئیں تاکہ ورم ہو جائے پھر اس پر قیروطی ملیں اور یہ ضماد نفع کرتا ہے آرد عدس گل سرخ یا آرد کرسنہ آرد جو آرد باقلا زوفا کے پانی میں ملا کے ضماد کریں **چھٹی فصل سحوج جلد کے بیان میں** یعنی پوست میں خراش آنا اور اسکے چار سبب ہیں اول تو کسی کھرکھری چیز کا اٹھانا یا کسی کھرکھری چیز کا لگنا دوسرا گھوڑے کی سواری خاص کر جو لوگ عادی نہیں البتہ ان کے سرین میں خراش ہو جاتا ہے خصوصاً جبکہ سرین اور زین کے بیچ میں کوئی دوسری نرم چیز نہ ڈالیں تیسرا پاؤں میں تنگ موزہ اور تنگ جوتے سے دبکے خراش آنا چوتھا یہ کہ کھرکھری رسّی کسی عضو پر باندھیں یا اس زور سے کھینچیں اس سبب سے جلد کی سطح میں خراش آجائے **علاج** اگر جلد میں خراش زیادہ ہو اور ورم کا اندیشہ ہو تو فصد کھولیں اور ایک کپڑا سرد کرکے خراش پر رکھیں بشرطیکہ سحج عضل کے اطراف میں ہو کیونکہ اگر عضل کے اطراف میں خراش ہوگا اور ٹھنڈا کپڑا وہاں رکھیں تو اکثر اس سے تشنج ہو جاتا ہے اور جب سرد کپڑا استعمال کر چکیں تو مرداسنگ گلاب میں رگڑ کے اور گل ارمنی ملا کے طلا کریں اور اس جگہ کو روغن گل سے چرب کرکے پھر آس اور گل سرخ باریک پیس کر اس پر چھڑک دیں تو نفع کرتے ہیں اور مرداسنگ اور اسفیداج اور نیلا اور روغن گل اور زرد چوبہ اور موم سفید اور سفیدہ بیضہ کا مرہم تیار کرنا ہے اور درد کو ساکن کرتا ہے اور خراش کو چپکاتا ہے اور یہ دوا بھی وہی اثر کرتی ہے جوتے کا پرانا تلا جلا کے پیس کر رکھیں اول روغن گل خراش پر ملیں پھر اس پر وہ راکھ چھڑکیں اور درد ساکن ہونیکے بعد بھیڑ اور بکری کے پھیپھڑے کی راکھ اور مازو باریک پیس کر اور اقاقیا باریک کرکے سرکہ ملا کے طلا کرنا سریع التاثیر ہے اور جلا ہوا کدو سحج پر ڈالنا تر پیدا اور جمع کرنے میں بے نظیر ہے خاصکر جہاں کہیں کہ موزے اور جوتے کے سبب سے خراش ہو اور اگر موزہ اور کفش سے آبلہ پڑے تو سموت یا مازو یا گل ارمنی یا اقاقیا پانی میں رگڑ کر طلا کریں اور اگر ورم ہو جائے تو بھیڑ کا پھیپھڑا اس پر باندھیں اور اگر رسّی کے سبب سے خراش ہو جائے تو لعاب بہدانہ برف میں سرد کرکے اور روغن بادام یا روغن بنفشہ اور کچھ کافور ملا کے خراش پر رکھیں اور اگر سواری کے سبب سے سرین میں خراش ہو جائے تو آرام میں رہیں اور سواری ترک کریں اور برہنہ کرکے سرد ہوا میں رکھیں یا کتان کا ٹکڑا یا کوئی کپڑا گلاب میں سرد کرکے اس پر رکھیں اور مرداسنگ گلاب میں رگڑا ہوا اور مرہم اسفیداج نفع کرتا ہے - **فائدہ** سحوج اور شقاق کہ عانہ اور حالبین میں ہو جاتے ہیں انکا یہ علاج ہے کہ تیز ماشے کا بدن سے تنقیہ کریں اسکے بعد موم روغن کہ روغن حنا اور فتیلہ اور خاکستر حنا سے بنائیں استعمال کرنا مفید ہے اور چاہیئے کہ خاکستر حنا دوسرے اجزا کی نسبت کم ملائیں اور قیروطی کہ کتان اسرب اور اسفیداج اور مرداسنگ اور روغن حنا سے بنائیں اس کی بھی وہی تاثیر ہے اور مرار کندر اور دم الاخوین اور مرداسنگ برابر کوٹ چھان کے اس پر چھڑکنا مفید ہے اور تشریح الفاظ کا ذکر پہلے گذر چکا ہے *

پچیسواں باب ان امراض وغیرہ کے بیان میں کہ شعر یعنی بالوں سے علاقہ رکھتے ہیں اور اس باب میں چند فصلیں ہیں

پہلی فصل داء الثعلب اور داء الحیّہ کے بیان میں یہ دونوں ایسی بیماریاں ہوتی ہیں کہ ان میں بدن کے بال گرتے ہیں اور جلد میں فساد آتا ہے اور دونوں میں یہ فرق ہے کہ اگر باوجودیکہ جلد منقشر ہے اور بال گرتے ہیں پھر پوست باریک بھی سانپ کی کینچلی کی صورت اس جگہ سے چھوٹے تو اس کو داء الحیّہ کہتے ہیں اور اگر پوست نہ اترے تو داء الثعلب بولتے ہیں اور یہ نام اس واسطے رکھا گیا ہے کہ اکثر ثعلب یعنی لومڑی کو ہو جاتا ہے - اور جاننا چاہیئے کہ یہ دونوں مرض اکثر سر اور ڈاڑھی اور بھوؤں کے بالوں میں ہو جاتے ہیں اور شاذ و نادر ہوتا ہے کہ دوسرے بدن کے بالوں میں بھی پیدا ہوتا ہے اور یہ مرض مادہ ردیہ سے پیدا ہوتا ہے کہ پوست اور بالوں کی جڑوں اور مساموں میں ٹھہر جاتا ہے اور بالوں کو فاسد کرتا ہے اور داء الحیّہ کا مادہ بہ نسبت داء الثعلب کے مادے کے بہت برا ہے اسی وجہ سے داء الثعلب کا علاج آسان ہے اور داء الحیّہ بمشکل سے اچھا ہوتا ہے اور اسی وجہ سے کہ ان امراض کا مادہ یا بلغم سوختہ ہو یا صفرا سوختہ

حادث ہوا سوداے محترقہ یا خون غلیظ فاسد ہر ایک کی علامت و علاج علیحدہ بیان کیا جاتا ہے **پہلی قسم** اس داء الحیہ اور داء الثعلب کے بیان میں کہ بلغمی مادّہ سے
پیدا ہوں اور اس کی یہ علامت ہے کہ اس جگہ میں سفیدی اور نرمی ہو اور اس سے پہلے کثرت سے سرد اور تر غذاؤں اور نیز اور مشورہ چیزوں
کا کھانا اور ساتھ بیر وغیرہ گرم کا استعمال کرنا جن چیزوں سے کہ بلغم شور پیدا ہوتا ہے **علاج** اول بلغم کی منضجات دیں اور نضج کے بعد
مسہلات اور مقیات سے کہ بلغم کے اخراج میں مخصوص ہیں تنقیہ کریں اور تنقیہ عام کے بعد خاص سر کا تنقیہ غرغرے سے کریں اور اس کے بعد
طلا کا استعمال کریں اور طلا سے پہلے اس جگہ کو کھر کھرے کپڑے سے یا پیاز عنصل سے اس قدر ملیں کہ سرخ ہو جائے پھر دوا
رکھیں اور اگر مادّہ قوی اور جلد کثیف ہے اور کپڑے کی مالش اور عنصل کے ملنے سے سرخ نہیں ہوتا تو چاہیے کہ نشتر سے
پچھنے لگائیں اس کے بعد طلا کریں اور طلا کی دوائیں یہ ہیں۔ تفسیا اور ہڑتال یا فرفیون اور عاقرقرحا سرکہ کے پیسنے میں ملا کے طلا
کریں اور لہسن کوٹ کے ملنا مفید ہے اور اگر طلا یہ حادہ کے سبب سے زخم ہو جائے تو مرغ کی چربی چند مرتبہ ملیں اور روغن گل اور
موم اور نشاستہ ملبوط اور آب برگ سوسن اور زردہ بیضہ مرغ کا مرہم بنا کے استعمال کریں اور جب تسکین ہو جائے تو پھر انہیں دواؤں
کو استعمال کریں یہاں تک کہ بال نکلیں اور بالوں کو کئی مرتبہ مونڈ ڈالیں تاکہ مضبوط ہو جائیں **دوسری قسم** وہ ہے کہ صفرا سے
پیدا ہو اور اس کی **علامت** رنگ میں زردی اور بدن میں ناتوانی اور اس سے پہلے صفرا انگیز چیزوں کا استعمال کرنا اور
اس کا خاصہ ہے کہ اس جگہ کا پوست ایسا نظر آتا ہے جیسا پرندہ جانور کا پوست بال و پر نوچنے کے بعد نکل آتا ہے **علاج** صفرا کا تنقیہ
کریں اور نیز ہڑ اور تبرید اور ترطیب میں کوشش رکھیں اور تنقیہ کے بعد گرم سرکہ سے تکمید کریں اور اس کے بعد روغن گل ملیں تاکہ سرکہ کی حرارت کا
تدارک ہو جائے پھر گوگرد اور زرنیخ ملا کے طلا کریں تاکہ جو خرابی حاصل ہو اور جما ہوا مواد کہ وہاں ٹھہرا ہوا ہے اکھڑ جائے۔ اور بال نکلیں
اور شبانق مع پوست چلا کے اس کی خاکستر اپنے سرکہ میں ملا کے طلا کریں اور اگر اس تدبیر سے بال نہ نکلیں تو چاہیے کہ پچھنے دیں اور
اور سلاون روغن گل میں ملا کے یا شیح سوختہ اور کف دریا اور حضض روغن بید یا روغن آس میں ملا کے ملیں اور گل خطمی اور سبوس اور برگ
بید کے مطبوخ سے دھوئیں **تیسری قسم** وہ ہے کہ سوداے محترقہ سے پیدا ہو اور اس کی پہلی علامت یہ ہے کہ اس جگہ میں کدورت اور پوست
ہو اور پہلے مولدات سودا کا کھانا اور سوداوی مزاج ہونا **علاج** اول اخلاط کے نضج اور تلطیف میں کوشش کریں اور ترطیب میں مبالغہ کریں اس کے
بعد سودا کو نکالیں اور تنقیہ کے بعد اس جگہ کو لہسن و پیاز عنصل سے ملیں اور شیر اور ہیچھ کی چربی وغیرہ سے چرب رکھیں اور یہ طلا نفع
کرتا ہے کہ گوگرد تفسیا فرفیون خردل بانس کی جڑ کڑی کا جلا ہوا کھر ہے ورج صینی کی خاکستر مولی کے پانی میں اور یا اپنے زیت میں ملا کے طلا
کریں اور سر منڈوانے کے بعد روغن نار دین اور روغن لادن ملنا نفع کرتا ہے **فائدہ** بیروج صینی سراج القطرب کو کہتے ہیں وہ ایک
قسم کی گیاہ ہے آدمی کی صورت کہ ہاتھ اور پاؤں اور سب اعضاے انسانی اس میں ہوتے ہیں اور اس کے سر کے
چوٹی میں پتے نکلتے ہیں اور اس کی خاصیت ہے کہ جو کوئی اس کو اکھیڑتا ہے اسی وقت مر جاتا ہے اور اس کو اس حیلے سے اکھیڑتے ہیں
کہ کتا یا کوئی حیوان اس میں باندھ دیتے ہیں اور اس کی جڑ کو خالی کرتے ہیں اور خالی کرنے کے بعد اس کتے کو کسی لالچ اور بہانے سے
بلاتے ہیں جب وہ ادھر آتا ہے تو وہ بوٹی جڑ سے اکھڑ جاتی ہے اور وہ حیوان مر جاتا ہے پھر اس کو لے آتے ہیں **چوتھی قسم** وہ ہے کہ
خون سے پیدا ہو اس کی علامت اس جگہ میں سرخی اور خون کی علامت کا ظاہر ہونا **علاج** فصد کھولیں اور حجامت کریں یا جونکیں
لگائیں اور خون کی اصلاح میں کوشش کریں اس کے بعد اس جگہ کو کھر کھرے کپڑے سے یا زوفا سے یا لہسن یا عنصل یا ترد کیا
سے ملیں پھر تفسیا یا فرفیون طلا کریں اور جو کچھ صفراوی میں بیان کیا گیا نفع کرتا ہے **فائدہ** تفسیا کو تافسیا بھی کہتے ہیں اور وہ سدا بکا گوند
ہوتا ہے **دوسری فصل** انتثار و تناثر شعر کے بیان میں اس سے یہ مراد ہے کہ ڈاڑھی اور بھوؤں کے بال گرنے لگیں اور

جاننا چاہیے کہ بال کی پیدائش بخار دخانی سے ہے کہ مسامات میں بستہ ہو جاتے ہیں اور اس کی مدد ہمیشہ برابر پہنچتی ہے سو جبکہ بخار کے لیے
ہونے میں یا ہمیشہ مادے کے پہنچنے میں کوتاہی اور فتور پڑتا ہے تو بالوں میں فساد ہوتا ہے اور فساد کے اسباب بہت ہیں اور ہر ایک ایک
نوع میں بیان کیا جاتا ہے **پہلی نوع** وہ ہے کہ غذا میں نقصان واقع ہو اس سبب وہ بخار جس سے بال پیدا ہوتے تھے پیدا نہ ہوں
اور بالوں کی مدد موقوف ہو اس لیے بال گرنے لگیں چنانچہ امراض حادہ کے نقاہت والوں میں اور مدقوق اور مسلول میں دیکھا جاتا ہے اور اس
کی یہ **علامت** ہے کہ بدن خشک اور دبلا ہو اور اس کی پہلے امراض حادہ اور غذا کی قلت کا اتفاق ہو **علاج** اچھی غذائیں بقدر ہضم کھلائیں
اور خواب اور آرام میں رکھیں اور حمام میں لیجائیں اور بنفشہ اور نیلوفر اور آبی اور مشک سنگھائیں اور **پنجم** اور شمامہ خطمی اور سنبل اور برگ بید کے پانی سے
اس جگہ کو دھوئیں اور روغن بنفشہ اور نیلوفر ملیں **دوسری نوع** وہ ہے کہ جلد منقبض ہو جائے اور مسامات کھل جائیں اور اس سبب بخار بستہ ہو اور اس
کی **علامت** جلد کا نرم ہونا اور باریک ہونا اور بالوں کا جلد جلد گرنا **علاج** روغن آملہ سے بدن اور سر کو چکنا رکھیں اور ہلیلہ کابلی اور مازو اور اقاقیا
وغیرہ جو چیزیں قابض ہوں روغن مورد میں ملا کے ملیں اور اگر آبن و لادن اور شراب میں یا روغن مورد میں حل کر کے ملیں تو کلی نفع ہوتا ہے **تیسری**
نوع وہ ہے کہ جلد کی خشکی اور تنافت سے مسامات تنگ ہو جائیں اس سبب بال کا مادہ بہت کم پہنچے اور اس کی **علامت** مزاج میں خشکی اور
اور بالوں کا مڑ جانا اور غلیظ اور بہت سیاہ ہونا اور اس کا خاصہ ہے کہ اگر بالوں کو کھینچیں تو آسانی سے اکھڑ جائیں اور جلد نکل آئیں **علاج** دماغ
خارج سے مزاج کی ترطیب کریں اور ہمیشہ روغن بادام سے چرب رکھیں اور اگر پنجم ارمنی اور بادام تلخ اور قیصوم جلا کے اس کی خاکستر روغن زیتون میں
ملا کے ملیں تو نہایت نفع کرتا ہے **چوتھی نوع** وہ ہے کہ رطوبت غلیظ لزجی سے مسامات تنگ ہو جائیں اور اس کی یہ **علامت** ہے کہ بال باریک ہوں
اور خشکی کے آثار نہ ہوں **علاج** حمام میں لیجائیں اور وہاں دیر تک ٹھہرائیں کرنب اور قیصوم اور بادام تلخ سر پر ملیں خاص کر حمام میں تاکہ رطوبت
تحلیل ہو اور نطرون اور بیل کے پتے سے اس جگہ کو دھوئیں اور جو غذا کہ رطوبت لطیف اور تخفیف کرتی ہے کھلائیں اور گرم مصالح غذا میں زیادہ
ملائیں فائدہ ہوتا ہے تو ملیں روغن ملنے کی ممانعت ہے کیونکہ وہ لزوجت کے سبب زیادہ ترطیب اور سدہ مسامات کرتا ہے **پانچویں نوع** وہ ہے کہ مواد
خبیثہ جلد کے نیچے جمع ہو جائے اور بالوں کے مادہ کو فاسد کر دے اور بال گر جائیں جیسا کہ داء الثعلب اور داء الحیہ میں بیان کیا گیا **علاج** جیسا کہ مادہ ہو
اسی کے موافق تنقیہ کریں اور اطلیہ استعمال میں لائیں **چھٹی نوع** وہ ہے کہ رطوبت جلد پر غالب ہو کر اس کو سست کر دے اس سبب بال گرنے لگیں اور
اسکی علامت یہ ہے کہ جلد میں نرمی ہو اور جو مادہ کہ اس کا سبب ہے اس کے موافق جلد کے رنگ میں اثر معلوم ہو **علاج** مادہ کا تنقیہ کریں اور
مسامات کی تقویت ان چیزوں سے کریں کہ داء الثعلب اور داء الحیہ میں مذکور ہیں **ساتویں نوع** وہ ہے کہ سعفہ اور قروح کا باعث ہو **علاج** جو چیزیں کہ
محلل اور ملین ہیں مثلاً خطمی اور خبازی اور لعابات اور روغن اور مرہم اور قیروطی مناسب استعمال کریں تاکہ سعفہ اور قروح کا مادہ تحلیل ہو اور بال اگانے
سے نکل آئیں اور یہ علاج اسی وقت مناسب ہے کہ سعفہ اور قروح سے جلد اصلی منقطع نہ ہو اور بال کی جڑ مسامات بند نہ ہوں کیونکہ اگر مسامات فنا
ہو گئے اور جلد اصلی منقطع ہو گئی تو لاعلاج ہے اور انتشار کی ایک قسم ہے کہ بلا سبب معلوم دفعتاً اکثر بال گر جاتے ہیں وہ اس طرح پر ہے کہ
بالوں کے گرنے کے ساتھ ہی پوست ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پیاز کا پوست بال پر لپٹا ہوا نکل آتا ہے اور بال اپنے اصلی رنگ پر ہو جاتے ہیں گویا انجیم
ہے اور جلد کا رنگ متغیر معلوم ہو اور یہ بیماری امراض حادہ کے بعد اکثر پیدا ہوتی ہے **علاج** لازم ہے کہ جلد جلد سر منڈایا کریں اور روغن مراعد
روغن آملہ اور روغن لادن اور روغن حب الغار ہمیشہ ملیں اور روغن حب الغار اس طریقے سے نکلتا ہے کہ حب مذکور کو کچھ پانی میں جوش کریں اس کے
بعد اٹھا کر کوٹیں اور تھوڑا پانی اس پر ڈالیں اور پتھر یا کسی دوسری چیز پر رکھیں اور کوئی بوجھل چیز اس پر رکھ کر زور سے دبائیں یہاں تک کہ روغن
نکل آئے اور دوسرا طریق یہ ہے کہ حب الغار کو کوٹ کے روغن کنجد میں جوش دیں اور چھوڑ لیں **تیسری فصل صلع کے**
پہچان میں وہ اس طرح ہے کہ فقط سر کے اونچے بال معدوم ہوں اور اصداغ کے بال سالم رہیں سو اگر بوڑھے ہیں

رہو تو لاعلاج ہے لیکن جہاں کہیں کہ اس عمر سے پہلے یہ مرض پیدا ہو تو اس کا وہی علاج ہے کہ انتشار میں مع رعایت
اسباب گذرا اس لئے کہ انتشار اور صلعہ کے اسباب یکساں ہیں اور کبھی صلعہ کا باعث یہ ہوتا ہے کہ ہمیشہ سر پر بھاری چیزوں کے
اٹھانے کا اتفاق ہو اس کا یہ علاج ہے کہ اس کو ترک کریں فائدہ شیخ بوعلی نے شفا میں کہا کہ وَالنِّسَاءُ لَا يَصْلَعْنَ لِكَثْرَةِ رُطُوبَتِهِنَّ وَلَا
الْخِصْيَانُ لِأَنَّ مِزَاجَهُمْ يَمِيلُ إِلَى مِزَاجِ النِّسَاءِ وَلَا يَتَحَلَّلُ فِيهِمُ الرُّطُوبَةُ یعنی عورتوں کو صلع نہیں ہوتا اس واسطے کہ ان کے مزاج
میں رطوبت زیادہ ہے اور خصیوں کو بھی نہیں ہوتا کیونکہ ان کے مزاج میں کچھ زنانہ پن ہوتا ہے اور ان میں رطوبت تحلیل نہیں پاتی
چوتھی فصل تشقق شعر کے بیان میں یعنی بالوں کا پھٹ جانا اس کی یہ مضرت ہے کہ بال بڑھنے سے رہ جاتے ہیں اور بے رونق
معلوم ہوتے ہیں اور شاید کہ انتشار کی نوبت پہنچے اور اس کا سبب یبوست کا غلبہ ہوتا ہے **علاج** اگر خشکی کم ہے اور کوئی کوئی بال پھٹا
ہو تو اس کے لئے ادہان مرطب بلیس معتدل کا ملنا مثلاً روغن بادام روغن بنفشہ وغیرہ اور لعابات مرطبہ کا ملنا مثلاً لعاب خطمی لعاب السی وغیرہ کفایت
کرتے ہیں اور اگر خشکی حد سے زیادہ ہو اور اس کا مادہ موجود ہے تو فصد کھولیں اور مطبوخ افتیموں سے طبیعت نرم کریں اس کے بعد تری کی دوائیں
باطن اور خارج سے استعمال کریں اور تدابیر میں مبالغہ کریں اور اگر خشکی سادہ ہے تو ہرگز تنقیہ نہ کریں اور تدابیر میں کوشش کریں اور یہ قسم کم
عارض ہوتی ہے **پانچویں فصل تموس کے بیان میں** یعنی بالوں کا چکٹنا اور چکنا ہونا اور وہ اس طرح پر ہے کہ سر چکنا معلوم ہو
کہ گویا تمام بالوں پر بگڑے ہوئے تیل سے چکنا کیا ہے اور ٹوپی پہنیں یا دوپٹہ یا پگڑی سر پر باندھیں تو بالکل بھر جائے اور اس
بیماری کا یہ سبب ہے کہ بالوں کو چکنی غذا زیادہ پہنچے **علاج** معدہ اور دماغ کے تنقیہ کے لئے اطریفلات اور ایارجات دیں اور
اور سر کو کبھی تو ایسی چیزوں سے دھوئیں کہ بالوں کو پاک کریں اور اوساخ و سمہ یعنی میل اور چکنے پن کو زائل کریں مثلاً نوشادر
اور سبوس اور تخم خطمی اور بادام تلخ وغیرہ اور کبھی ان چیزوں سے کہ مسامات کو تنگ کریں اور بخار کو نکلنے دیں مثلاً آس اور بلوط اور
جوز السرو وغیرہ کا مطبوخ اور زیت آب غورہ میں ملا کے سر پر ملنا بہت فائدہ کرتا ہے **چھٹی فصل شیب کے بیان میں**
یعنی بال سپید ہو جائیں اس فصل میں ایسی دوائیں لکھی ہیں کہ بالوں کو جلد سفید نہ ہونے دیں اگر کسی شخص کے بال بے وقت
سفید ہو جائیں تو ان کو سیاہ بنائیں اور جاننا چاہیئے کہ جب تک بدن میں خون چکنا اور گاڑھا اور تیز اور چیپ دار ہوتا ہے
بال سیاہ رہتے ہیں اور جب اس میں مائیت آجاتی ہے تو بال سفید ہونے لگتے ہیں پھر اگر حرارت غریزی اور رطوبت کے ضعف سے
خون میں مائیت آتی ہے جیسا کہ جوانی کے بعد پیش آتا ہے تو وہ تدبیر سے خارج ہے اور ایسے سبب کا زائل کرنا غیر ممکن ہے اور اگر کوئی بیمار
خون کی مائیت کا باعث ہو جیسا کہ بعض جوانوں کو پیش آتا ہے تو اس کا ازالہ ممکن ہے اور جو امور کہ بالوں کو جلد سفید نہ ہونے دیں اور اگر
بے وقت سفید ہو جائیں تو ان کو سیاہ بنائیں وہ یہ ہیں بلغم کا اکثر استفراغ کرنا خاص کر قے کرنے سے اور فصد اور جماع بہت کم کرنا اور ان غذاؤں
کو کھانا جن سے خون صفرا مائل اور غلیظ ہو جاتا ہے اور بلغم کم پیدا ہوتا ہے مثلاً قلیہ کہ ان میں خردل اور فلفل اور دارچینی ہو اور میٹھی چیزیں اور کوا
میٹھی نمکین اور گرم مصالحہ وہی تاثیر رکھتے ہیں اور بالوں کو ان روغنوں سے چکنا رکھنا جن میں گرم مصالحے پکائیں مثلاً سنبل اور فقاح
اذخر اور سلیخہ اور قرنفل اور عود اور قصب الذریرہ وغیرہ اور اندریانی اور مغز بادام اور معجون بلادر اور ہر روز ہلیلہ بلیلہ کھانا اس باب میں نہایت
مفید ہے اور ترشی اور حموضات اور فواکہ کھانے سے اور متواتر شراب پینے سے اور کلا... اور کافور کا استعمال اور غم اور ہم کی
کثرت سے بال جلد سفید ہو جاتے ہیں اور جوانی کے طالب کو ان سے بچنا ضرور ہے **معجون** کہ بالوں کو جلد سفید ہونے
دے اور وقت معین تک سفیدی کو زائل کرتی ہے ہلیلہ سیاہ دس درہم بلیلہ کشنیز ہر ایک پانچ درہم فلفل اڑھائی
درہم زنجبیل گل سرخ ڈیڑھ درہم صندل سفید تخم کاسنی ہر ایک تین درہم ان سب کو کوٹ چھان کے ہلیلہ کابلی مربیٰ کے شیرہ میں

تا تین خوراک تین درہم **اشتباہ** معجون بلادر کو معجون جاودانی بھی کہتے ہیں۔ اور اس سبب سے کہ اس معجون کے مرتبان
کو چھ مہینے جو میں دباتے ہیں دواء الشعیر بولتے ہیں اور قرابادینات میں انقردیا کے نام سے مشہور ہے کیونکہ انقردیا بلادر
کا نام ہے اور چونکہ انقردیا کی ترکیب کے مختلف نسخے قرابادینوں میں مذکور ہیں اس لئے ہم نے اس کو یہاں نہ لکھا
ساتویں فصل بالوں کی محافظت کے بیان میں تاکہ حالت طبعی پر رہیں اور اس کام کے لئے ایسے روغنوں کا ملنا
مناسب ہے کہ ان میں حرارت لطیف اور قبض ہو مثلاً روغن لادن اور روغن مورد اور روغن پرسیاوشاں اور روغن شنفافن اور
روغن سنبل اور روغن بھنگرے اور روغن سعد اور تخم چقندر اور تخم کرفس اور آملہ اقاقیا وغیرہ کے روغن جو سنار روغن ان میں سے میسر
ہو نفع کرتا ہے اور روغن لادن بہت مفید ہے اور اگر درخت صنوبر کا پوست جلا کے روغنہائے مذکورہ میں ملا کے استعمال کریں تو نہایت
فائدہ کرتا ہے **روغن لادن کی ترکیب** لادن دس مثقال باریک کرکے ایک پیالہ بھر روغن مورد لیکر اس میں ایک رات دن
تر رکھیں اس کے بعد پانی کی دیگچی میں رکھ کر جوش دیں یہاں تک کہ پانی کی گرمی سے لادن اس برتن میں گھل جائے جیسا کہ روغن
بھنگرے کا طریقہ ہے اور دوسری اشیائے مذکورہ کے روغن نکالنے کا طریقہ قرابادینات میں مفصل مذکور ہے اور آسان طریقہ یہ ہے کہ
اگر تر دوا ہو تو اس کا پانی نکالیں اور اگر خشک ہو تو پانی میں جوش دیں پھر اس دوا کا پانی میٹھے تیل میں ملا کے جوش دیں یہاں تک کہ روغن
رہ جائے اور آب ہلیلہ سیاہ اور آب چقندر اور آب ترمس اور آب آملہ سے بالوں کو دھونا ان کی حفاظت کرتا ہے **آٹھویں فصل**
تطویل شعر کے بیان میں یعنی بالوں کو دراز کرنا اس سبب سے کہ بالوں کی درازی عورتوں کی سربلندی ہے اس
کا ذکر ضروری ہے اس کام کے لئے طالبہ کو مناسب ہے کہ جو کچھ محافظت کی فصل میں ذکر کیا گیا ہمیشہ اس پر عمل کرے تاکہ انتشار کی آفت سے
بچے اور بالوں کی درازی کیلئے آس گل سرخ برگ آزاد درخت آملہ پرسیاوشان جو کچھ کہ ہم ہو کوٹ چھان کر پہلے آملہ کے پانی سے سر کو
تر کرکے پھر ادویہ مذکورہ کو سر میں ڈالیں اور برگ کنجد اور برگ کدو اور حنظل روغنوں میں قبض اور گرمی ہو وہ مفید ہیں پہلے چقندر کے پانی
سر دھوئیں پھر دوائیں استعمال کریں اور اگر چقندر کے پانی میں تھوڑی رائی بھی ملائیں تو بہتر ہے روغن کہ بالوں کو دراز کرتا ہے جو [illegible]
درہم آملہ پانچ درہم دونوں کو پانی میں جوش دیں یہاں تک کہ نرم ہو جائیں پھر صاف کرکے اس کا آدھا وزن روغن بنفشہ اس میں ملا کے
لادن تین درہم آب برگ خطمی آب برگ کنجد آب برگ کدو دس دس درہم داخل کرکے جوش دیں یہاں تک کہ پانی جلکر روغن باقی رہے یہ روغن
سر میں ڈالا کریں **نویں فصل انبات شعر کے بیان میں** یعنی بالوں کو جمانا جاننا چاہئے کہ بال جمانے کیلئے جو کچھ داء الحیہ میں
اور داء الثعلب میں گذرا نفع کرتا ہے اور پیاز زیت اور خاکستر قیصوم اور زبد البحر ملا کے ملنا مفید ہے اور روغن بان میں ذراریح ملا کے ملنا بھوؤں
اور ڈاڑھی کے بال نکالنے میں بہت موثر ہے اور اس کا یہ طریق ہے کہ ذراریح جو ایک حیوان سرخ ہے اور اس پر سیاہ نقشے ہوتے ہیں اور
زنبور سے دبلا ہوتا ہے اس کو بہت سے جمع کرکے ہاتھ اور پاؤں توڑ کے سایہ میں سکھا کے باریک پیسیں پھر ذراریح تین درہم ہوں ایک
اوقیہ روغن بان ڈالکے اس کو انگاروں کی آنچ پر رکھیں تاکہ روغن غلیظ ہو جائے پھر رکھ چھوڑیں اور ڈاڑھی اور بھووں پر ملیں اور اگر آنچ
سے اتارنے کے بعد کچھ مشک اور عنبر ملائیں تو بہتر ہے اور اس دوا کی خاصیت ہے کہ پہلے عضو میں نفاطات پیدا کرتی ہے یعنی آبلہ ڈالتی
ہے اس کے بعد بال جماتی ہے اور سیاہ دانہ سوختہ اور ناسوختہ کوٹ کر روغن زیت میں ملا کے بھووں پر ملیں تو بالوں کو جلد
نکالتا ہے اور اگر سیاہ دانہ پانی میں پیس کے طلا کریں پھر روغن لادن طلا کریں تو ویسی ہی تاثیر کرتا ہے **دسویں فصل**
حلق شعر کے بیان میں یعنی بالوں کا دور کرنا یہ دوائیں بالوں کو دور کرتی ہیں آہک نارسیدہ اور ہڑتال
دونوں کو برابر لیکر ملیں اور اگرچہ نہ کچھ زیادہ ہو تو جلد اثر ہوگا۔ اور بعضے تھوڑی سی انڈے کی سفیدی داخل

رکھتے ہیں تاکہ جلن نہ ہو اور صدف سوختہ اور پیچ سوختہ زرنیخ میں ملا ہوا یہی کام کرتا ہے اور استعمال کا طریقہ مشہور ہے **فائدہ**
مردوں کو زیبا نہیں کہ موئے زیر ناف کو ان چیزوں سے مونڈیں کیونکہ یہ مضرت سے خالی نہیں اور شاید کہ کوئی بڑی آفت برپا
ہو اور شہوت کم ہو جائے اور موئے زیر ناف کو استرے سے مونڈنا قضیب کی فربہی اور شہوت کی زیادتی کرتا ہے اور نہایت مفید ہے
گیارھویں فصل منع اثبات شعر کے بیان میں یعنی بالوں کا نکلنا موقوف کرنا جاننا چاہیئے۔ جو چیز کہ بالوں کے نکلنے
کو مانع ہوتی ہے وہ بالطبع سرد اور تر ہوتی ہے مثلاً بنج اور شوکران اور افیون سرکہ میں ملا کے یا مسامات کو بند کرتی ہے۔ مثلاً سپیدہ
ارزیز اور قیمولیا اور شب یمنی کے پانی میں ملا کے یا بالخاصیت بالوں کے نکلنے کو مانع ہو جیسے کچھوے کا خون اور چیونٹی کے انڈے
وغیرہ **استنباہ** جب کہ اس قسم کی دوائیں کسی عضو پر لگائیں۔ تو چاہیئے کہ اول وہاں کے بالوں کو موچنے سے اکھیڑ لیں
یا نورہ سے دور کر کے طلا کریں نہ کہ استرے سے مونڈ کے **بارھویں فصل تجعید شعر کے بیان میں**
یعنی بالوں کا موڑنا اور گھونگروالا کرنا اور اس کام میں قابض دوائیں کام آتی ہیں۔ مثلاً سدر اور مازو اور
مرداسنگ اور آملہ اور آرد حلبہ اور برگ سرو اور کزمازو اور رغوۃ الملح وغیرہ اور رغوۃ الملح نمک کے کف
کو کہتے ہیں کہ دریا کے قریب پتھریلی زمین میں جمع ہوتا ہے **تیرھویں فصل ترقیق شعر کے بیان میں**
یعنی بالوں کو باریک کرنا چاہیئے کہ نورہ میں خاکستر چوب انگور ملا کے گولیاں بنا کے جس جگہ کہ چاہیں کچھ دیر تک چپڑیں
اور ایک جگہ پر نہ رکھیں تاکہ پوست نہ چلے پھر اگر کچھ چونہ عضو پر رہ جائے تو پانی سے دھو ڈالیں اور آرد جو اور
آرد باقلا اور تخم خربزہ ملیں تاکہ باریک کرنے میں امداد کرے اور چونہ کا ضرر بھی زائل کرے **چودھویں**
فصل تسبیط شعر کے بیان میں یعنی بالوں کو سیدھا کرنا اور ڈھیلا چھوڑنا۔ اور جو چیز کہ بالوں کو سیدھا
کرے اور مڑنے نہ دے یہ ہے کہ روغن کو پانی میں خوب ملا کے نیم گرم کر کے بالوں پر ہمیشہ ملا کریں اور
جب اس کو استعمال کریں تو کچھ دیر کے بعد گرم پانی میں خوب ملا کے نیم گرم شبت بھی نفع کرتا ہے **پندرھویں**
فصل تسوید شعر کے بیان میں یعنی سفید بالوں کا سیاہ کرنا اور سیاہ کرنے والی بہت چیزیں ہیں مثلاً روغن
لادن روغن آملہ روغن افسنتین وغیرہ کہ قرابادینوں وغیرہ میں لکھے ہوئے ہیں اور درخت جوز کا شگوفہ کوٹ کے مرہم
اس میں ملا کے استعمال کریں اور مازو ایک رطل بھونے ہوئے اور کثیرا اور شب یمانی اور روسختج ہر ایک پندرہ درہم نمک سات درہم باریک
کوٹ کے ان کو گرم پانی میں گوندھ کر تین ساعت باندھیں اور مرداسنگ اور بجھا ہوا چونہ اور گل ملتانی تینوں برابر باریک
پیس کے پانی میں ملا کے بالوں میں لگا کر باندھ دیں اور ارنڈ کے پتے اس پر رکھ کر پٹیوں سے مضبوط باندھ دیں اور تین ساعت
یعنی ایک پہر رکھیں اس کے بعد گرم پانی سے دھوئیں پھر روغن ملیں تاکہ دوا کی مضرت دفع ہو اور اگر روغن آملہ ہو تو بہتر ہے اور بعضے
مٹی تین حصہ اور چونہ اور مرداسنگ ایک ایک حصہ مرکب کرتے ہیں اور مٹی ملتانی ہو یا اور کوئی مٹی وہی تاثیر رکھتی ہے اور بعض بجھا
چونہ ملاتے ہیں دوسرا نسخہ جوز سرو قرابادین جوش کر کے خضاب کریں فائدہ جب خضاب کا ارادہ کریں تو پہلے
بالوں کو گرم پانی سے دھوئیں تاکہ بالوں کی چکنائی دور ہو جائے پھر خشک ہونے کے بعد خضاب استعمال کریں **سولھویں**
فصل تشقیر اور تحمیر اور تبییض کے بیان میں یعنی اشقر اور سرخ اور سفید کرنا اشقر کرنے کی یہ ترکیب ہے
کہ حنا اور ورد کی شراب اور راتینج ملا کے استعمال کریں اور شب اور زرنیخ دونوں کو ملا کے اور فقط زعفران وہی تاثیر
کرتا ہے اور شقرت ایک رنگ ہوتا ہے سرخی اور زردی کے بیچ میں اور بالوں کو سرخ کرنے کی یہ ترکیب ہے

کہ سند اور کندش استعمال کریں اور سپید کرنے کے لئے خطاف کی بیٹ ہے۔ اور پوست خشخاش اور لفاح اور کافور اور تخم ترب اور گوگرد باریک کر کے بیل کے پتے میں ملا کے پہلے بالوں کو گندھک کی دھونی دیں پھر اس دوا کو کئی مرتبہ لگائیں یہاں تک کہ بال سفید ہو جائیں اور اگر بنوانش کو باریک پیس کے سرکہ میں ملا کے خضاب کریں تو بالوں کو سفید کرتا ہے +

چھبیسواں باب امراض اظفار کے بیان میں

ظفر ناخن کو کہتے ہیں اور اظفار اس کی جمع ہے اور اس باب میں چند فصلیں ہیں **پہلی فصل برص الاظفار کے بیان میں** وہ ایک سفیدی ہے کہ ناخن پر برص کی صورت ہوتی ہے اور اس کا سبب رطوبت غلیظہ فاسدہ ہے کہ ناخن کے نیچے آجاتی ہے **علاج** اگر حاجت ہو تو بدن کا استفراغ کریں اور ان دواؤں کا ضماد کریں زفت رطب علک الانباط خاکستر سم بز بیج لنے **دوسرا نسخہ** زرنیخ نقیبا ذراریح دبق سرکہ میں ملا کے ناخن پر رکھیں **دوسری ترکیب** ترمس جوز السرو سرکہ میں ملا کے یا سرکہ کی تلچھٹ میں ملا کے ملیں **دوسرا نسخہ** بنفشہ تخم السی کوٹ کر شہد میں ملا کے طلا کریں **دوسری فصل صفرۃ الاظفار کے بیان میں** یعنی ناخن زرد ہو جائیں اور ناخن کی زردی کا سبب خون کی کمی اور صفرا کا غلبہ ہے **علاج** تخم جرجیر اور سرکہ طلا کریں اور صفرا کو کم کریں **تیسری فصل وجع الاظفار کے بیان میں علاج**۔ برگ مورد اور برگ سرو کوٹ کے طلا کریں اور کچا انار شراب میں جوش دیکے ضماد کریں اور مرہم اور جہ بیال سرگین بز اور سرگین گاؤ میں ملا کے رکھیں **چوتھی فصل جذام اور تعقف الاظفار کے بیان میں**۔ اس سے یہ مراد ہے کہ ناخن موٹے موٹے ہو جائیں خاص کر ان کی جڑیں نہایت خشکی سے ایسی ہو جائیں جیسے بودی ہڈی اور جب ان کو کھجائیں تو ریزہ ریزہ ہونے لگیں اور اس کا سبب فاعلی خلط سوداوی حاد ہے کہ صفرا کے احتراق سے حاصل ہو **علاج** تنقیہ سودا کے لئے فصد کھولیں اور مطبوخ افتیمون وغیرہ دیں اور اغذیہ لطیفہ جید الکیموس سے خون کی اصلاح کریں اور روغن بلسان اور مغز ساق گاؤ اور موم روغن اور مرہم داخلیون ضماد کریں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ناخن گر پڑتا ہے اور جب دوبارہ نکلتا ہے اور سخت چیزوں سے اس کی محافظت نہیں ہوتی تو اسی سبب سے موٹا پڑ جاتا ہے اور سکڑ جاتا ہے اس کی یہ تدبیر ہے کہ مرغی اور بط وغیرہ کی چربی اس پر ملیں تاکہ نرم ہو جائے اور کہتے ہیں کہ لفاح کا ثقل ناخن کی صلابت کے نرم کرنے میں بہت نفع کرتا ہے غرض جبکہ ناخن نرم ہو جائے تو زوائد کو چھری سے چھیل ڈالیں تاکہ اصلی شکل پر ہو جائے **پانچویں فصل تشقق الاظفار کے بیان میں** یعنی ناخنوں کا پھٹنا اور جب ناخن سر کی طرف سے طول میں پھٹتا ہے اور ریشے اس میں معلوم ہوتے ہیں اس کو اسنان الفار کہتے ہیں یعنی چوہے کے دانت اور تشقق کا سبب خشکی کا غلبہ ہے اور بدن میں سودا کا جمع ہو جانا **علاج** بدن کی ترطیب میں کوشش کریں اور ماء الجبن وغیرہ سے سودا کا تنقیہ کریں اور مرغ اور بط کی چربی اور لعاب تخم بہی لعاب تخم السی ضماد کریں یا سرکہ اور سریش یا سریش اور سرکہ کی تلچھٹ اور نمک یا عنصل اور روغن کنجد یا مصطگی اور نمک کوٹ کر طلا کریں اور زرنیخ اور نمک باریک پیس کر سرکہ میں ملا کے طلا کریں اور سرکہ اور نمک سے ہمیشہ دھونا نفع کرتا ہے **ف** ابن نوح کہتا ہے کہ اس کا علاج سودا کی تنقیہ اور مزاج کی ترطیب ہے اور نمک جریش اور مصطگی ملا کے ناخن پر ضماد کریں یا ہمیشہ نمک سے دھوتے رہیں خصوصاً کاٹنے وقت اور چربی اور ہڈی اور دماغ گاؤ اور تیل کے اقسام اور موم استعمال کریں **چھٹی فصل تقلع الاظفار کے بیان میں** یعنی ناخنوں کا اکھڑ جانا اس کے دو سبب ہیں ایک تو استرخا کہ انگلیوں کے سرے میں رطوبت کی زیادتی سے پیدا ہو اس سبب سے ناخن جڑ سے اکھڑ جائے اس کی یہ علامت ہے کہ درد نہ ہو **علاج** بدن کو بلغم سے پاک کریں اور جو چیزیں استرخا کو زائل کرتی ہیں ان کو استعمال کریں دوسرا یہ کہ اس جگہ کا خون تیز ہو کر ناخنوں کی جڑ کو فاسد کردے جیسا کہ داحس میں ہوتا ہے

اور اس کی یہ علامت ہے کہ درد بے تاب رکھے علاج فصد صافن کھولیں اور ساق پر حجامت کریں اگر مرض ہاتھ کے ناخن میں ہے اور یہ اگر پاؤں کے ناخن میں ہو تو فصد باسلیق کھولیں اور ہر ایک صورت میں خون کی حدت وغیرہ کو شربت عناب وغیرہ سے ساکن کریں اور اس الیاس وبجنہ ہی کہتے ہیں کہ اگر اس مرض میں درد کی شدت ہو تو باسلیق کی فصد کھولیں اور قوت کے موافق خون نکالیں اور برگ مورد اور گلنار یا بکپہیں کر ناخن پر ضماد کریں یا گیہوں کے آٹے میں روغن زیتون ملا کے ضماد کریں دوسرا النسخہ گوگرد زرد مغز ساق گاؤ پیہ بز جوان سب کو ملا کے ناخن پر ضماد کریں اور یہ دوا بھی نافع ہے آرد گندم ایک جز کبریت زرد آدھا جز بکری کی چربی میں ملا کے ضماد کریں۔

ساتویں فصل انتفاخ اور خارش اصابع و اظفار کے بیان میں یعنی انگلیوں میں اور ناخنوں میں خارش ہونا اور انکا پھول جانا علاج دریا کے پانی سے دھوئیں یا عدس اور کرسنہ جوش کر کے اس کے پانی سے دھوئیں اور زفت اور انجیر کا ہر ایک فقط دونوں میں سے ایک کو کوٹ کر ضماد کریں **آٹھویں فصل رض الاظفار کے بیان میں** یعنی ناخن کچل جائیں علاج ابتدا میں برگ آس اور برگ انار ضماد کریں اور درد ساکن ہونے کے بعد آرد گندم اور زیت اور بیہ بز اور کچھ کر سب ملا کے ضماد کریں فائدہ جو زخم کہ پاؤں کی انگلیوں کی بیچ میں ہو جاتا ہے اس کا یہ علاج ہے کہ اس پر نیلا کپڑا باندھ کر اس پر پیشاب کریں اور کپڑے کو بند رکھیں اور ایسا ہی مرد اور کندر اور انزروت یا ریک پیس کے قرحے پر چھڑکیں اور جو قرحہ کہ دونوں قدموں میں ہوتا ہے اس کو عشرہ کہتے ہیں ناخن کے اکھاڑنے کی تدبیر جب کہ زخم وغیرہ کے سبب سے ناخن فاسد ہو اور اس کو اکھیڑنا چاہیں تو مناسب ہے کہ زرنیخ اور چاؤ شیر اور روغن بادام تلخ طلا کریں یا زفت کبریت اور زرنیخ طلا کریں اور اگر پہلے مرہم داخلیون کے ضماد سے ناخن کو نرم کریں پھر اکھیڑنے والی دوائیں رکھیں تو جلد اکھڑتا ہے اور اکھڑنے کے بعد محافظت کریں تاکہ ناخن ٹیڑھا نہ ہو **نویں فصل ظلفیہ کے بیان میں** یہ ایسا مرض ہے کہ ناخن طلق یعنی ابرک کی صورت سپید اور براق ہو جاتے ہیں اور آسانی سے ٹوٹ جاتے ہیں اور اس کا سبب خون کا کم ہونا اور رطوبت کا پتھرانا علاج ماء الاصول اور گل قند اور سکنجبین روغن بادام شیریں میں ملا کے دیں تاکہ رطوبات کی تلطیف اور تقطیع حاصل ہو اور نضج کے بعد مطبوخ افتیمون سے تنقیہ کریں اور زوفا کے تر اور حب محلب اور بادام شیریں اور بیہ بز نانخواہ ضماد کریں اور مرطب غذائیں مفید ہیں **دسویں فصل موت الدم تحت الظفر کے بیان میں** یعنی ناخن کے نیچے خون مردہ ہوتا اس کا یہ سبب ہے کہ ناخن پر چوٹ لگنے سے یا کسی اور سبب سے کسی رنگ کا شقہ ناخن کے نیچے کھائے علاج آرد زفت یا سرطان نہری جوش کر کے زرنیخ سرخ ملا کر یا قطران سالیون میں ملا کے ضماد کریں اور ہر روز کئی دفعہ مثلثہ سے دھوئیں اور اگر کبھی کبھی تخم حرجیر اور سرکہ طلا کریں تو نفع کرتا ہے اور ناخن کو ساعت

بساعت منہ سے چوسنا نہایت مفید ہے وقال شارح الاسباب مصر فی کل یوم دفعات یزیل ذالک لان المص یجذب من العمق و ما سرا النفج ویلیر پنجال یعنی اور شارح اسباب سے کہا ہے کہ ہمیشہ کئی مرتبہ چوسنا اس کو زائل کرتا ہے کیونکہ چوسنا اس کو اندر سے کھینچتا ہے اور منہ کا لعاب اس میں نضج اور نرمی پیدا کرتا ہے اور تحلیل کرتا ہے انتباہ داحس کہ ایک مرض کا نام ہے اور ناخن کی جڑ میں پیدا ہوتا ہے باب اورام میں گذرا فت مصنف اقتباس لکھتا ہے کہ آرد کرسنہ اور زفت اور سرطان نہری سرکہ میں جوش کر کے ضماد کریں اور قند اسپ یا ببول کے جوشاندہ سے دھو کے تخم حرجیر سرکہ میں ملا کے طلا کریں۔

ستائیسواں باب امراض متفرقہ کے بیان میں

اور اس باب میں کئی فصلیں ہیں پہلی فصل قمل اور صیبان کے بیان میں قمل قاف کے فتحہ سے اور میم کی تخفیف سے جوؤں کو کہتے ہیں اور صیبان صوبہ کی جمع ہے اور صوبہ ایک سفید چیز ہے کہ لشکتی ہے اور بالوں میں پیدا ہوتی ہے اس کو

بیضۂ سپش کہتے ہیں اور ہندی میں لیکھ کہتے ہیں جاننا چاہیے کہ قمل کا مادہ فضول طب ردی ہے کہ طبیعت اُن کو جلد کے ظاہر میں دفع کرتی
ہے اور غلظت کے باعث مسامات میں سے نہیں نکلتے اور جلد کے اندر رک جاتے ہیں اور وہاں متعفن ہو کے انکی جوں پیدا ہوتی ہے اور مسامات کی
راہ سے نکلتی ہیں اور یہ بیماری اکثر اُن لوگوں کو ہو جاتی ہے کہ غسل بہت کم کریں اور ان کے بدن میں میل جمع ہو جائے اور جنابت اور حیض کے
غسل میں دیر کریں اور انجیر کا کھانا بھی مادے کو ظاہر کی جانب دفع کرتا ہے **علاج** جہاں کہیں کہ کثرت سے پیدا ہوں تو چاہیے کہ فصد
اور مسہل سے پاک کریں پھر کھاری پانی سے غسل کریں تاکہ جلد کا تنقیہ ہو اور برگ دفلی اور مویزج اور حب الفقد اور بادام تلخ ملا
کریں اور قسط اور زراوند مدحرج سرکہ میں اور بیل کے پتے میں ملا کے طلا کرنا مفید ہے اور چقندر اور لوبیہ کوہی اور برگ سرو
اور ترمس کے مطبوخ میں سے بدن کا دھونا نفع کرتا ہے اور جلد جلد کپڑوں کا بدلنا اور حریر اور کتان کا پہننا بہت نافع ہے اور قمل کی ایک
قسم ہے کہ اس کو قمقام کہتے ہیں وہ مسامات میں چمٹ کر گڑ جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوا کرتا ہے کہ گویا بالوں کی جڑ میں آماس کر آئی ہیں اور جب
اس کو آگ کی گرمی یا آفتاب کی گرمی پہنچے یا گرم پانی پڑے تو وہ سر اٹھاتی ہیں اور دم ہلانے لگیں اور اس قسم کا علاج بھی وہی ہے کہ
بیان کیا گیا اور یہ دوا مخصوص ہے اُشنہ اور دفلی اور میعہ اور فلفل سفید اور پوست انار پانی میں جوش دے کے اسی عضو کو خوب
دھوئیں دوا کہ صیبان کے مارنے میں مخصوص ہے بعر القضب یعنی سوسمار کی مینگنیاں اور نوشادر سرکہ میں حل کر کے ملیں قال صاحب
الافسرائی للفصد فی منع القمل والصیبان تاثیر عظیم یعنی اور صاحب افسرائی کہتا ہے کہ فصد قمل اور صیبان کی پیدائش کو منع کرتی ہے
اور اس باب میں بڑی تاثیر رکھتی ہے **فائدہ** طبیعت جب کہ حکم الٰہی سے رطوبت دفع کرتی ہے اگر وہ رطوبت رقیق ہے تو اس کا پسینا ہو جاتا ہے
اور غلیظ ہوتی ہے تو اس کا میل ہو جاتا ہے اور اگر بہت غلیظ ہو تو ہیں اس سے حصف پیدا ہو جاتے اور اگر رطوبت جلد کے باہر دفع نہو
اور جلد کے نیچے رہ جائے تو داء الثعلب پیدا ہو اور اگر رطوبات صدیدہ اس میں ملجائیں تو قوبا اور سعفہ پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر رطوبات
صدیدہ نہ ملیں اور اس میں صورت حیوانیہ کے قبول کی استعداد ہو تو جوئیں پیدا ہو جاتی ہیں فاسقویدی کہتا ہے کہ دمہ قسوس کا
بخور اور مصطگی قتل قمل و صیبان میں میرا مجرب ہے اور آب سداب سر میں ڈالنا یا حمام میں جلد کے ملنا ابن ماسویہ کا مجرب ہے اور سر یا بدن
کو روغن حرمل سے آلودہ رکھنا بالتحقیق کا آزمودہ ہے اور طلا سے آب لیلاب یا مویزج اور زرنیخ سرخ یا زرد شراب میں ملا کے اور گوسالہ
کا پتہ شہد میں ملا کے ملنا اور اسی طرح سے فقط قطران یا زراوند طویل یا روغن غار اور سرمہ زیت میں ملا کے یا کسیلا اور خطمی پانچ پانچ
درم شہد میں ملا کے یا برگ انار اور ریچ حامض زیت میں گھسکر یا فقط روغن ابرسا یا۔ روغن زنج یا اُلو کا خون سرکہ اور زیت میں ملا کے
یا سکبینج فیل یا روغن جوز کہنہ یا خاکستر چوب طرفا ملنا اور آب سرفشف یا اس کے مطبوخ سے غسل کرنا یا آب نمام یا آب شاہترہ یا اس کا مطبوخ
یا خردل سفید اور مویزج پانی میں حل کر کے یا آب بابونہ تازہ یا اس کا طبیخ یا آب نمک اندرانی یا سرکہ دریائے شور کے پانی میں ملا
ہوا اور کپڑے کا راکھ سے دھونا یا آب خاکستر حفنت بلوط سے یا قصب الزریرہ کا زرود اور بخور ان دواؤں میں سے ہر ایک دوا
اقسام قمل کی قاتل ہے اور مولی کا بہت کھانا اس کا پیدا کرتا ہے **دوسری فصل عرق کی کثرت اور اسکے سبب کے اختلاف
کے بیان میں** اس کے کئی اقسام ہیں پہلی قسم وہ ہے کہ وقتی غذاؤں سے بدن میں امتلا ہو اور طبیعت رطوبات کو عرق میں

دفع کرے کما قال البقراط فی الفصول فی المقالة الرابعة منه العرق الکثیر الذی یکون للمرء قوم من غیر سبب بیّن یدل علی ان صاحبه
یحمل علی بدنه من الغذاء اکثر مما لا یحمل یعنی جیسا کہ بقراط نے چوتھے مقالہ کی فصول میں لکھا ہے کہ بہت سا پسینا جو سونے کے بعد
بلا سبب ظاہر کے آتا ہے اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ شخص اپنی قوت سے زیادہ غذا کھاتا ہے دوسری قسم وہ ہے کہ پہلے
امتلا کو بدن میں اخلاط کی کثرت سے پیدا ہوں عرق کی کثرت کے باعث ہو جائیں اور اس کی یہ علامت ہے کہ اخلاط سے

امتلا ہو اور باوجود اس کے کہ معدہ خالی ہے اور غذا بہت نہیں کھائی جاتی مگر عرق بکثرت آتا ہے جہاں کہیں کہ دفع کرنا اس کا
سبب ہو کھانے میں کمی کریں اور بھوکا رہنا اور ریاضت مفید ہے اور جس جگہ کہ اخلاط کا بہلا امتلا سبب ہو تو سبب اور مزاج کی
رعایت سے خلط کا تنقیہ کریں **تیسری قسم** وہ ہے کہ قوت میں فتور آجائے اور بدن میں روز بروز ضعف معلوم ہوتا ہو
اگرچہ فقط مواد صالح نکلتا ہے **علاج** جو کچھ کہ عرق کو روک دے اور مسامات کو بند کر دے پلانے اور طلا کرنے میں اور غذا کے طور
پر استعمال کریں مشروبات کا ذکر برنج اور سماق اور کشنیز خشک اور عدس اور عناب لے کے ان کو پانی میں بھگو کے یا جوش کر کے
اس کا پانی کئی مرتبہ پلائیں اور شربت خشخاش نفع کرتا ہے طلاؤں کا ذکر کہ پسینا بند کرتے ہیں مازو یا کفوڑا اسفیداج ارزیز باریک
پیس کر روغن گل میں ملا کے ملیں اور گل ارمنی اور مرداسنگ گلاب میں مدبر کر کے باریک پیس کے گلاب میں ملا کے طلا کریں
اور مورد اور گل سرخ اور گلنار اور اقاقیا اور حضض اور کندر ان میں سے ہر ایک دوا گلاب میں یا روغن گل حل کر کے نفع کرتی ہے
اور روغن کا ملنا مفید ہے اور آب لف الکرم اور آب غورہ اور صندل اور کافور اور سرد لعابات مثلاً لعاب اسپغول لعاب بہدانہ
ملنا نافع ہے او قیروطی کہ روغن بنفشہ اور بادام اور غبار آسیا اور موم سفید اور مغز ساق گاؤ یا مرغ اور بط کی چربی سے بنائیں
عرق کو دفع کرتی ہے غذا کہ عرق کو بند کرتی ہے ہریسہ ہے اور گوشت نمک سود اور گوشت گاؤ وغیرہ جو کچھ کہ غلیظ ہو **فائدہ**
لف الکرم عسلوج الکرم ہے یعنی انگور کی نرم اور سبز شاخیں اور بعضے کہتے کہ لف الکرم وہ چیز ہے کہ انگور کے درخت پر لپٹتی ہے **چوتھی قسم**
وہ ہے کہ طبیعت مرض کے مادے کو دفع کرے اور اس کی علامت حمی کا ہونا اور ایام بحران میں کثرت سے پسینا آنا اور اس قسم کے
عرق کو بند کرنا نہ چاہیئے کہ ضرر کرتا ہے مگر جبکہ ضعف کا اندیشہ ہو **فائدہ** اور عرق کے بند کرنے کا ایک یہ بھی حیلہ ہے کہ بہت ٹھنڈا مکان
اور معتدل ہوا میں بیٹھیں اور پسینے کو نہ پونچھیں کیونکہ پونچھنے سے زیادہ آتا ہے اور اگر اسی طرح چھوڑ دیں اور نہ پونچھیں تو بند ہو
جاتا ہے **روغن حابس کی ترکیب** آب برگ مورد آب بہی روغن گل میں ملا کے پکائیں یہاں تک کہ پانی جل کر روغن
باقی رہے پھر پشت اور مفاصل پر ملیں اور اگر مورد تر میسر نہ ہو تو برگ مورد خشک اور گلنار اور گل سرخ اور عصفر اور بہی پانی میں
جوش کر کے صاف پانی لیں اور جو نصفا حصہ روغن گل یا روغن کنجد ملا کے جوش دیں تاکہ روغن باقی رہے اور اگر مازو نیم کوفتہ ان
دواؤں میں جوش کر لیں تو زیادہ قوت ہوگی **ذرور** کہ عرق کو بند کرتا ہے برگ مورد گلنار کہربا باریک پیس کے بدن پر چھڑک دیں
روغن کہ عرق کو بند کرتا ہے اور بدن کو قوت دیتا ہے اور تشنگی کہ گرم اوقات میں واقع ہو اس کو مانع ہوتا ہے آب سیب آب بہی گلاب
روغن گل یا روغن کنجد سب برابر نرم آنچ پر پکائیں یہاں تک کہ روغن باقی رہے اور ان کے سوا عرق کے بند کرنے کی تدبیر حمیات
محرقہ میں بھی لکھی گئی تھی **فائدہ** اکثر عرق لانے والی تدابیر کی احتیاج ہوا کرتی ہے اس واسطے اس کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے
جاننا چاہیئے کہ جو چیز مسامات کو کھولنے والی ہے عرق لاتی ہے اور تدابیر خارجی میں سے حمام کرنا اور ریاضت اور گرم پانی انکباب
کرنا اور ان کے مانند اور ایسا ہی آب کرفس اور گلاب اور کچھ کفوڑا سرکہ اور روغن گل سب کو ملا کے بدن پر ملنا اور ایسا ہی فقط روغن
بابونہ یا بورہ ارمنی ملا کے اور روغن غار اور روغن بلسان اور روغن سوسن اور آب ترب زراوند کے ساتھ معرقات
میں سے ہیں اور داخلیہ یہ ہیں سکنجبین سادہ یا بزوری کاسنی کے پانی میں ملا کے پلانا اور شربت گل اور شربت بنفشہ بھی اسی طرح
اثر کرتے ہیں۔ اور نخود آب اور قلیہ زردک کا کھانا بھی ایسا ہی اثر رکھتا ہے اور گرمیوں میں بہت سرد پانی پینا عرق لاتا ہے **فائدہ** سعید
کہتا ہے اگر پسینے کی زیادتی سے ضعف پیدا ہو اور تحلیل کی زیادتی ہو تو روغن مورد اور روغن بہ بدن پر ملیں اور اس پر سفیداب
ارزیز چھڑکیں اور مازو اور مورد گل ارمنی مرداسنگ شب یمانی گلاب یا آب آس میں بھگو کے بدن پر ملیں اور انطاکی کہتا ہے کہ

اخلاط غالب کے بعد مزاج کی اصلاح تعدیل سے اور بدن کی مالش قوابض سے کریں جیسے مورد گل سرخ مازو عدس اور مٹی کے قسام اور صندل سرکہ میں ملا کے **تیسری فصل عرق الدم اور عرق دموی کے بیان میں** عرق الدم وہ ہے کہ عرق کی جگہ خون خالص نکلے اور عرق دموی وہ ہے کہ عرق خون میں ملا ہوا آئے اور اس مرض کا یہ سبب ہے کہ خون صفرا کی آمیزش سے تیز اور رقیق ہو گیا اور با این ہمہ قوت ماسکہ ضعیف ہو **علاج** فصد کھولیں اور قوت کی رعایت سے مسہل دیں اور کوئی ایسی چیز پلائیں کہ خون کو ساکن کرے۔ اور اس کی حدت کو توڑ ڈالے مثلاً زرشک اور کاسنی اور کشنیز اور عناب اور توت شامی اور زرد آلو سے ترش اور انار دانہ کا نقوع اور شربت آلو اور شربت عناب اور شربت سماق وغیرہ اور جب کہ تنقیہ ہو جائے اور گرمی موقوف ہو تو قابض چیزیں مثلاً پوست انار اور آس اور برگ طرفا اور جوز سرو اور جفت بلوط آب قمقم میں ملا کے طلا کریں تاکہ مسامات محکم ہو جائیں۔ اور مغلظ اور مبرد غذائیں کہ بارہا ان کا ذکر آیا ہے استعمال کریں **فـ** ابن الیاس لکھتا ہے کہ ہر روز صبح کے وقت سکنجبین سادہ صاف الحموضت اور گلاب دس دس درم ملا کے پئیں یا عناب دس دانہ پانی جوش کر کے چھان کے سکنجبین سادہ دس درم ملا کے پئیں یا نقوع کشمش یا نقوع فواکہ ہر ایک تین اوقیہ ہر روز صبح کے وقت پلائیں اور مزورہ تمر ہندی یا زرشک یا انار دانہ یا مغز بادام شیریں اور اسفاناخ غذا میں دیں یا کاسنی سبز غیر مغسول یا سرکہ کھائیں اور جو کی روٹی دہی میں بھگو کے یا دہی کے ساتھ توڑ کے کھائیں اور عناب آلو سے رطب زعرور رطب کھانا مفید ہے اور بدن کو آب سرد یا آب نیم گرم یا آب بہی یا آب سیب سے ملیں یا گل ارمنی باریک پیس کے آب عصی الراعی یا آب بارتنگ میں ملا کے بدن پر طلا کریں اور اگر اس قسم کا مریض فصد کا متحمل ہو تو باسلیق کی فصد کھولیں اور بقدر قوت خون نکالیں اور پھر فصل دے کے فصد کھولیں **چوتھی فصل سمن و ہزال مفرطین یعنی فربہی یا لاغری حد سے زیادہ ہونے کے بیان میں** جاننا چاہئے کہ جب بدن کے احوال میں اعتدال سے تغیر آتا ہے۔ اور حد سے زیادہ دبلا یا فربہ ہو جاتا ہے تو بدن ایک بڑی آفت پر مستعد ہوتا ہے جیسا کہ اس کا بیان کیا جائے گا **پہلی قسم تسمین کے بیان میں** یعنی فربہ کرنا اور جو آفات کہ دبلے بدن میں اکثر آتے ہیں وہ یہ ہیں کہ ہر ایک امر اور حرکات نفسانی اور بدنی اور خارجی کا اثر جلد مانے مثلاً غم اور وہم اور حمام اور جاگنا اور جماع اور حرکت اور سخت چیزوں کا بدن سے ملنا اور ہوا کے گرم اور سرد وغیرہ کا اثر اور ایسا ہی دبلا آدمی صفرا کے غلبہ اور رگوں میں خون کے کم رہنے سے تمیات عفنیہ پر مستعد رہتا ہے کیونکہ بدن میں گوشت کے بہت منافع ہیں چنانچہ ظاہر ہیں اور ہزال یعنی لاغری کے اسباب چھ طرح پر ہیں ایک تو یہ کہ غذا کم کھائیں اور تحلیل کا بدلہ نہ پہنچے اور بدن گھٹ جائے دوسرا یہ کہ غذا نہایت لطیف کھائیں اور لطافت کے سبب سے بہت جلدی تحلیل ہو اور بدن کو حصہ نہ ملے اسی واسطے اطبا نے کہا ہے کہ من یرید تسمین بدنہ فلیختار من الاطعمۃ اغلظہا یعنی جو شخص اپنا بدن فربہ کیا چاہتا ہے تو غلیظ غذائیں اختیار کرے تیسرا یہ کہ غذائے فاسد ناموافق کھائیں اور اس سے خون فاسد پیدا ہو اور فساد کی جہت سے طبیعت اس کو بدن میں نہ لگائے چوتھا یہ کہ اعضا میں سوء مزاج پیدا ہو اس سبب سے اعضا غذا کو کمتر جذب کریں پانچواں یہ کہ احشا میں کوئی آفت ہو مثلاً جگر اور ماساریقا میں سدہ پڑے اس وجہ سے غذا اچھی طرح اعضا کی طرف نفوذ نہ کرے۔ یا طحال بڑھ جائے اور جگر سے سودے کو جذب نہ کرے اس سبب جگر کی قوت سست اور اس کا مزاج فاسد ہو جائے اور غذا کے بانٹنے میں فتور پڑے اور اعضا کو پورا حصہ نہ ملے یا معدہ اور امعا میں کرم پیدا ہوں اور جو غذا کھائیں اس کو اپنی طرف لیجائیں اس سبب سے اعضا کو حصہ کامل نہ ملے چھٹا یہ کہ غموم اور ہموم اور ریاضت کی زیادتی اور سرعت کے سبب سے تحلیل زیادہ ہو اور ریاضت کی سرعت یہ ہے کہ سکون نہ ہو اور اسباب مذکورہ میں سے ہر ایک کی یہ علامت ہے کہ سبب موجود ہو

علاج اوّل ہزال کے اسباب کو زائل کریں ان چیزوں سے کہ اپنے اپنے مقام میں مذکور ہیں اور سبب زائل ہونے کے بعد اشربہ اور اغذیہ اور مسمّن دوائیں حاجت کے موافق استعمال کریں اور حمام میں جانا اور گرم پانی سے بدن دھونا نفع کرتا ہے کیونکہ اعضا کی طرف اور ظاہر بدن میں غذا جذب کرتا ہے اور حمام کے بعد روغن مرطب ملیں مگر روغن مقدار میں کم ہوں کیونکہ ان کی زیادتی سے جلد سست ہو جاتی ہے اور یہ منظور نہیں اور اس باب میں نرم کپڑوں کا پہننا اور آرام اور خوشی میں رہنا اور عطریات سونگھنا اور عیش اور لہو مباح میں مشغول ہونا اور معشوق سے بہرہ ور ہونا بشرطیکہ جماع کریں مسمّن چیزوں کا ذکر باقلائے مقشر اور مغز تخم کدوئے شیریں دونوں کو باریک کر کے روغن بادام اور آب کشک اور آب آتا رشیریں میں پکا کے کھلائیں **دوسرا نسخہ** عنّاب اور مویز دونوں کو نمک کے پانی میں پکا کے صاف کریں پھر مغز بادام اور خشخاش اور مغز تخم کدو اور صمغ عربی ان کو بھون کر اور باریک کر کے ملا کر پھر تھوڑی سی دیر پکا کے روغن بنفشہ اور فربہ مرغیوں کی چربی ملا کے پکائیں یہاں تک کہ حلوا سا ہو جائے پھر گلاب ڈال کے ملائیں یہاں تک کہ روغن جدا ہو جائے وہ حلوا کھلائیں اور اس روغن کو بدن پر ملیں **ترکیب** نخود سفید دودھ میں بھگو کے جبکہ ان میں دودھ جذب ہو جائے پھر خشک کر کے بیس درم اس میں سے لے کے چاول اور کشک جو اور کشک گندم ہر ایک دو دو درم اور میدے کی خشک روٹی دس درم ان چیزوں کو کوٹ چھان کر دودھ میں حریرے کی طرح پکا کے قند سے میٹھا کر کے کھلائیں اور چند روز تک ہمیشہ استعمال کریں تاکہ نفع ظاہر ہو **ترکیب** مغز بادام شیریں خشخاش بندق حب الصنوبر حب السمنہ حبۃ الخضرا ان کو باریک کر کے روغن گاؤ میں ملا کے اور شکر قوام کر کے اس میں ملا کر صبح و شام اپنی قوت کے موافق کھائیں **ترکیب** کہ تسمین کے باب میں اس سے بہتر نہیں دیکھی گئی اور عجب اثر کی ہے تودری سرخ تخم خشخاش سفید پانچ درم درم حب الخلاب زنجبیل قرفہ دارچینی شقاقل ہر ایک تین درم حب السمنہ بوزیدان خولنجان حب فلفل ایک ایک درم زعفران دس درم مغز بادام شیریں ایک سیر بندق مقشر آدھ سیر جوز ہندی دس استار آرد برنج سیر بھر شہد کف گرفتہ دو سیر قند سفید ایک سیر شکر سفید سیر بھر کتیرا آدھ سیر آرد باقلا آرد نخود دس دس استار چاہیے کہ قند کوٹ کر شہد میں ملا کے آنچ پر رکھیں تاکہ خوب مل جائے پھر اتار کے باقی دواؤں کو زعفران کے سوا کوٹ چھان کے اس میں ملائیں اور زعفران کو گلاب میں حل کر کے تھوڑی سی شکر ملا کے نرم آنچ پر اور روغن کنجد چمچہ سے تھوڑا تھوڑا ڈال کے ملائیں یہاں تک کہ حلوا سا ہو جائے پھر اس کو معجون کی دواؤں میں ملا کے چمچہ سے ملائیں تاکہ خوب مل جائے اور ہر روز پانچ درم کی مقدار کھائیں اور کچھ دیر کے بعد حمام کر کے جلد نکلیں دیر نہ لگائیں۔ اور دوسرے حلویات اور دودھ اور چاول مفید ہیں۔ اور یہ غذائیں اس کام میں مخصوص ہیں ہریسہ اور حلیم اور کلّہ پایہ اور موٹے پرند جانوروں کا گوشت مثلاً بط اور مرغی اور چکور کے کباب بنا کے اور ان کے مانند جو چیز کہ مرطب اور مغلظ اور جید الکیموس ہو اور ایسا ہی غذاؤں کے کھانے میں ہضم کی رعایت واجب سمجھیں کیونکہ سب غلیظ چیزیں ضعف ہضم کی صورت میں مقصود کے خلاف ہوتی ہیں اور سدّے کو بڑھاتی ہیں اور اس صورت میں تیتر اور بزغالہ کا گوشت سب غذاؤں سے بہتر ہے اور اس کے برابر کوئی چیز نہیں اور بدن کو فربہ کرتی ہے اور غذا کا بڑھانا نہایت موثر ہے بشرطیکہ ہضم قوی ہو غرض کہ دوا اور غذا میں ہضم کی رعایت ضرور ہے جس قدر اس کو دوا کی غذا کی برداشت ہو اسی قدر استعمال کریں **دوسری قسم لاغری کے بیان میں** یعنی دبلا کرنا جاننا چاہیے کہ حد سے زیادہ فربہی میں بہت خوف ہے اسی واسطے حکما نے کہا ہے کہ حد سے زیادہ موٹا ہونا اچھا نہیں ہوتا اور فربہی با افراط میں جن امراض کا خوف ہے وہ سات ہیں۔ ایک تو ضیق النفس یعنی

سیاہ اس کی رگوں اور نیچا دلیف کے امتلا سے دوسرا سکنہ او غشی کہ امتلا کے سبب سے پیدا ہو اور مادہ دل یا دماغ کی فضا میں گرے تیسرا یہ کہ کوئی بڑی رگ جس کا جرم رقیق ہو پھٹ جائے اور پھٹنے کے بعد زخم دے اور بدن میں سے خون بالکل نکل جائے چوتھا یہ کہ خفقان اور تپ اور تے وغیرہ پیدا ہوں کیونکہ رگیں دب جاتی ہیں اور ہوائے سرد نہیں پہنچتی اس سبب سے روح کا مزاج فاسد ہو جاتا ہے اور عفونت پیدا ہوتی ہے پانچواں عقم یعنی پیدائش کی بندش اما فی الرجل فلقلۃ نضج المنی او کثرۃ رطوبتہ ولان اللحم یاخذ اصل القضیب فیقصرہ لا یصل الی فم الرحم واما فی المرأۃ فلقلۃ المنی ایضا ولمزاحمۃ الثرب لفم الرحم فلا ینزرق الیہ منی الرجل وان انزرق فلا تحفظ الجنین لضغط الثرب یعنی کہ مردوں میں تو اس لئے کہ منی کا نضج کم ہوتا ہے یا اس واسطے کہ اس میں رطوبت زیادہ ہے اور چونکہ گوشت قضیب کی جڑ کو دبا لیتا ہے اس سبب سے قضیب چھوٹا ہو جاتا ہے اور فم رحم میں نہیں پہنچتا اور عورتوں میں اس سبب سے بھی کہ منی کا نضج کم ہوتا ہے اور اس سبب سے کہ ثرب فم رحم سے مزاحمت کرتا ہے سو مرد کی منی اس میں نہیں پڑتی ہے اور اگر پڑ جاتی ہے اور عورت حاملہ ہو جاتی ہے تو ثرب کی مزاحمت سے جنین ساقط ہوتا ہے اور چھٹا یہ کہ فالج ہو جائے ساتواں ذرب اور اسہال رطوبت کی کثرت سے اور ایسا ہی جو امراض موٹے آدمیوں کو ہو جاتے ہیں جلدی نہیں پہچانے جاتے جب تک مستحکم نہ ہو جائیں اور ایسا ہی ضرورت کے وقت دواؤں کا اثر اعضائے آلیہ میں نہیں پہنچ سکتا کیونکہ منافذ اور مجاری تنگ ہو گئے ہیں یہی وجہ ہے کہ موٹے آدمیوں کے امراض سخت ہوتے ہیں اور مشکل سے علاج پذیر ہوتے ہیں اور ایسا ہی موٹا آدمی ہر ایک کام میں محتاج اور عاجز ہوتا ہے اور پیاس اور بھوک پر صبر نہیں کر سکتا **علاج** مسہل دیں اور مدرات استعمال کریں تاکہ خشکی پیدا ہو اور غذا کم کریں اور بہت سی مشقت اور استحمام یابس کریں اور سونا کم کر دیں اور پسینا لائیں اور روغن گرم اور محلل مثلاً روغن شبت روغن قسط ملیں اور ہمیشہ اطریفلات کا استعمال کرنا اور معجون کمونی اور القرد یا اور سنجر نیا اور دواء اللک اور سب گرم و خشک دواؤں کا کھانا نفع کرتا ہے اور سخت زمین پر لیٹنا اور بے آرام رہنا مفید ہے اور جو کچھ کہ تسمین میں گذرا اس کی مخالفت ضروری ہے اور کم گوشت افعی کا کھانا اس باب میں سب دواؤں سے زیادہ قوی ہے اور استحمام یابس وہ ہے کہ حمام کی ہوا میں بیٹھیں اور پانی استعمال نہ کریں اور کھانے سے پہلے حمام کریں نہ شکم سیر ہونے پر کیونکہ شکم سیری پر فربہی لاتا ہے سفوف جو کہ بدن کو دبلا کرتا ہے نانخواہ باریان سداب زیرہ کرمانی ہر ایک چار درہم ہر زنگوش خشک آدھا درہم زرنباد نرکر دیا جنطیانا ہر ایک ڈیڑھ دانگ کوٹ چھان کے دو دانگ دیں دوسرا افسنتین کا مغسول ایک درہم سرکہ کے ہمراہ چند روز صبح کے وقت نہار منہ کھلائیں بدن کو دبلا کرتا ہے اور بہت پیاسا رہنا کلی موثر ہے **پانچویں فصل تشنج جلد راس کے بیان میں** یعنی سر کی جلد میں تشنج آنا کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خشکی کی افراط سے جلد میں تشنج پڑتا ہے اور جن اجزا میں تشنج پیدا ہوتا ہے ان کے بیچ میں نالیاں سی پڑ جاتی ہیں **علاج** استفراغات کو ترک کریں اور روغن بنفشہ روغن کدو اور عصارہ کا ہو اور عصارہ کدو اور عورتوں کا دودھ اور دوسری مرطب چیزیں سر پر ملیں اور ناک میں ڈالیں اور ایک دن میں کئی مرتبہ گرم پانی اور دودھ سر پر ڈالیں اور نیم گرم پانی اور دودھ کی بھاپ پر انکباب کریں اور پگڑی اور عمامہ ایسی طرح باندھیں کہ تشنج درست ہو جائیں **فائدہ** اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سر کی جلد میں تشنج خشکی سے نہیں پیدا ہوتا بلکہ اس کا یہ باعث ہوتا ہے کہ لڑکپن سے ہی دوپٹہ یا عمامہ کھینچکر باندھیں اور اس کا تدارک مشکل ہے **چھٹی فصل تشنج جلد جبہہ کے بیان میں** یعنے پیشانی کی جلد میں تشنج پیدا ہونا اور اس کے ساتھ خارش اور جلد میں سرخی کا ہونا اور یہ اکثر جاڑے کے موسم میں ہوتا ہے اور

اس کا یہ سبب ہے کہ دماغ کے مقدم میں خلط رقیق سے امتلا ہوگیا علاج دماغ کا تنقیہ کریں اور زوفا اور سفیدہ بیضہ مرغ اور کیروطی کہ موم
اور روغن کدو و روغن بادام تلخ سے بناکے ضماد کریں **ساتویں فصل تعظیم الراس کے بیان میں** یعنی سر بڑا ہونا اور یہ دو طرح
پر ہے اول تو یہ کہ رطوبات اور ریاح غلیظ قحف کے نیچے جمع ہوجائیں اور سر کی درزیں جن کو قبائل الراس کے ملنے کی جگہ کہتے ہیں ٹوٹ
جائیں اس وجہ سے سر کے اجزا بڑے ہوجائیں علاج جس جگہ سر میں بڑھاؤ معلوم ہو وہاں ایسی چیزوں کا ضماد کریں کہ رطوبات اور ریاح
کی تلطیف اور تحلیل کریں مثلاً حب الرشاد پانی میں لت کرکے استعمال کریں اور زرد چوبہ روغن بادام تلخ میں ملاکے ضماد کریں اور چاہیے کہ
صبر اور کندش اور زعفران آب مرزن گوش میں ملاکے ناک میں ٹپکائیں دوسرے یہ کہ سر کی جلد اور صفاق کے بیچ میں جو قحف کے اوپر ہے
یا صفاق اور قحف کے بیچ میں رطوبت جمع ہوجائے اس سبب سے وہ مقام ورم کیا ہوا معلوم ہو اور چھونے سے نرم معلوم ہو اور درد نہ ہو اور
بدن کے ہمرنگ ہو کیونکہ یہ رطوبت رنگین نہیں علاج پوست اثارا اور جوز سرو سرکہ میں ملاکے ضماد کریں اور اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو
پوست کو اس جگہ سے چیر ڈالیں اور رطوبت کو کٹی وغیرہ کرکے نکالیں اور جب رطوبت بالکل نکل جائے تو مرہموں سے زخم کا اندمال کریں فائدہ
اگر رطوبت صفاق کے اوپر ہے تو شگاف خفیف رکھیں اور اگر صفاق کے نیچے ہے تو شگاف گہرا دیں تاکہ صفاق پھٹ جائے اور ہر صورت
میں اگر رطوبت کم ہے تو ایک شگاف عرض میں کافی ہے اور اگر زیادہ ہے تو دو شگاف متقاطع اور اگر بہت ہی زیادہ ہے تو تین شگاف متقاطع
چاہئیں **آٹھویں فصل انتفاخ وحکۂ اصابع کے بیان میں** یعنی انگلیاں پھول جائیں اور ان میں خارش پیدا ہو
کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جاڑے کے موسم اور خریف میں صبح اور شام کے وقت انگلیاں کھجلاتی ہیں اور پھول جاتی ہیں اس سبب سے
اور اس سبب سے کہ ان میں فضول رک جاتے ہیں اور اکثر صفراوی بدن والے کو یہ حالت پیش آتی ہے علاج دریا شور کے پانی یا نمک کے پانی
سے یا چقندر کے مطبوخ سے یا شلغم کے طبیخ سے یا اس پانی سے کہ جس میں انجیر اور کرنب یا عدس مقشر اور کرسنہ اور ترمس جوش کیا
ہوا انگلیوں کو دھوئیں اور کچھ دیر اسی میں رکھیں اور ملیں اور انجیر شراب میں جوش دے کے ضماد کریں اور اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو بیچ
کا پانی ان پر ڈالیں فانہ یبرد و یکسر الابخرۃ و یحللہا و یسکن المادۃ و یحللہا والحکۃ التی تعرض عنہا یعنی وہ ان بخروں کو سرد کرتا ہے اور
قطع کرتا ہے اور لذع اور حدت کو اور جو خارش کہ ان میں پیدا ہوتی ہے اس کو ساکن کرتا ہے **نویں فصل قرح القطاۃ و حمرۃ
القطاۃ کے بیان میں** یعنی قطاۃ کا زخمی ہوجانا قطاۃ قاف کے فتحہ سے بیٹھنے کی جگہ کو کہتے ہیں یعنی ڈھڈی و قال الشارح
وہو مقعد الردیف من الدابۃ و من الانسان الموضع الذی بمنزلۃ ذلک اسے قطاۃ یعنی اور شارح نے کہا وہ جو پانوں میں پچھلے سوار کے بیٹھنے کی
جگہ اور انسان میں ایسی ہی جگہ کو قطاۃ کہتے ہیں یعنی ایک کولہے سے دوسرے تک پچھلی طرف جاننا چاہیے کہ کبھی بہت دیر چت لیٹنے یا بستر کی رگڑ سے
بیٹھنے کی جگہ اور ڈھڈی سرخ ہوجاتی ہے اور اس کے بعد چھل جاتی ہے اور بہت زخمی ہوجاتی ہے اور سب ... یہ پیدا ہوتے ہیں اور یہ مرض اکثر ناطاقت
بیماروں کو ہوجاتا ہے علاج سرخ ہوتے ہی چت لیٹنا موقوف کریں اگر ممکن ہو اور سوفتہ اقاقیا گل ارمنی مازو گلنار وغیرہ رادعات طلا کریں اور گلاب اور سرکہ
برف میں سرد کرکے اس سے اس جگہ کو تر رکھیں اور جہاں کہیں کہ چت لیٹنے کو ترک کر سکیں یعنی بیمار بہت ناتوانی سے چت لیٹنے کو مجبور ہو تو اس کو ہر بار کروٹ
مرتبہ کروٹ بدلوائیں اور اس جگہ کو اونی کپڑا رکھیں تاکہ سختی آجائے اور ایسا ہی برگ بید اور گادرس اور نرم ریت اس کے نیچے بچھائیں اور سخت
اور کھردرے بستر اس سے دور رکھیں اور جب خراش آجائے اور زخم پیدا ہو تو مرہم اسفیداج وغیرہ مجففات سے زخم کا اندمال کریں ٭
دسویں فصل صنان کے بیان میں صاد مہملہ کے ضمہ سے وہ اس طرح پر ہے کہ آدمی کے بدن سے بدبو آئے اور اس کا
سبب اخلاط کا متعفن ہوکر جلد کی طرف آنا یہی وجہ ہے کہ جماع اور حرکات شدیدہ کے بعد اس کی بدبو زیادہ ہوتی ہے اور غسل جنابت
میں تاخیر کرنا اور ایسی چیز کھانا جو تیز مادہ کو جلد کی طرف حرکت دے مثلاً حلتیت اور حلبہ اور لہسن اور بیج انجدان اور اس کی پتی اور خردل

وغیرہ اس بیماری کو پیدا کرتا ہے اور اکثر چھپی ہوئی جگہ میں ہوتی ہے مثلاً بغل میں اور چڈھوں میں اور خصیوں کے نیچے اور شاید کہ تمام بدن
سے بدبو آنے لگے اور اخلاط کی عفونت سے براز اور بول اور عرق بھی بدبودار ہو جاتے ہیں علاج فصد اور مسہل سے بدن کو پاک کریں اور
افشرہ سبزہ اور سکنجبین دیں تاکہ اخلاط کی حدت کم ہو جائے اور مزاج کی اصلاح ہو اور مناسب غذائیں مثلاً قرابسج اور طیاہیج سرکے میں
پکا کے کھلائیں اور جو کچھ اس مرض کا ممد و معاون ہے اور اوپر ذکر ہو چکا ہے اس سے پرہیز کریں اور تنقیہ کے بعد نیم گرم پانی سے غسل
اور آس اور شب اور برگ سوسن اور صندل اور طباشیر سپید کے پانی میں یا گلاب میں یا برف کے پانی میں ملا کے طلا کریں اور یہ دوا بغل میں اور
دوسری جگہ جہاں بدبو ہو ملنے سے نفع کرتی ہے مرداسنگ سپید کیا ہوا گلاب میں مدبر کر کے طلا اور تھوڑا کافور گلاب میں یا ریک پیس کے
قرص بنا لیں ضرورت کے وقت گلاب میں یا پانی میں گھس کر ملیں طلاء اشق صندل سفید سعد پوست ترنج مرزنجوش شاسفرم گل
سرخ سنبل سک قسط یمانی سب برابر کوٹ چھان کر بغل میں اور جو چیز کہ مسامات کو تنگ اور جلد کو کثیف کر کے اندفاع عرق کو روکتی ہو اس کا
نفع کرتا ہے اور فقط مرداسنگ گلاب میں رگڑا ہوا طلا کرنا سریع الاثر ہے فائدہ کبھی فربہی بکثرت اور عرق شور کے سبب سے مغابن میں
اور پاؤں کی انگلیوں کے بیچ میں یا تلووں میں اور پستان کے نیچے عفونت ہو جاتی ہے علاج فصد کھولیں اور مسہل دیں اور تبرید کی کوشش
کریں اور حرکات سے منع کریں خاص کر گرم ہوا میں اور تنقیہ کے بعد گرم پانی سے دھوئیں تاکہ میل اور فضلہ دفع ہو پھر اس جگہ پر سرد پانی استعمال
کریں تاکہ جلد میں کثافت آئے اور مسامات بند ہو جائیں اور عرق اور فضول عفنہ نہ نکلیں اور یہ ذرور عرق کو نفع کرتا ہے اس کی ترکیب برگ سوسن توتیا
مرداسنگ گل انار گل سرخ گل ارمنی خاص سوختہ پوست انار سب برابر اور کچھ کافور سرکہ میں پیس کر خشک کر کے احتیاج کے وقت اس جگہ پر چھڑکیں اور
جب کہ عرق اور مادہ کی تیزی سے اس جگہ میں زخم ہو جائے تو مرہم حل اور سپیدہ استعمال کریں اور پہلے سرکہ سے دھوئیں تاکہ قرحہ کا میل اور رطوبات
جو اندمال کو مانع ہو قطع ہو جائے پھر مرہم عروق کام میں لائیں تو بہتر ہے فائدہ کبھی سر کے پوست میں بدبو ہو جاتی ہے اس سبب سے کہ بخارات
دہنی دماغ سے اٹھ کر سر کے پوست میں آ جاتے ہیں اور ان سے خلط دسم وہاں جمع ہو جاتا ہے اور اس خلط سے تعفن آتا ہے اور یہ مرض مشائخ
اور اطفال کو اکثر ہو جاتا ہے لکثرۃ الرطوبۃ التی ہی مادۃ العفونۃ فی ابدانہم وضعف الحرارۃ الغریزیۃ التی تمنع العفونۃ۔ یعنی جو نسی رطوبت
عفونت کا مادہ ہے وہ ان کے ابدان میں بہت ہے اور ان کی حرارت غریزی کو مانع عفونت ہو ضعیف ہے علاج تنقیہ موافق کے بعد
برگ سوسن اور مرداسنگ اور توتیا اور پوست درخت صنوبر اور جوز سرو سوختہ اور دقاق کندر شراب میں ملا کے طلا کریں اور جن غذاؤں میں
کہ لہسن اور پیاز ہو ان سے پرہیز کریں ان دواؤں کا ذکر ہے کہ جن کے کھانے سے تمام بدن کا عرق خوشبودار ہوتا ہے اہل سلیخہ
کرفس آب زردآلو انوشدارو ان میں سے ہر ایک اس باب میں مفید ہے جس قدر کہ میسر ہو کھائیں اور پاؤں کے عرق کے لیے شب یمانی کو پانی
میں ملا کے ملنا مفید ہے اور برگ سوسن یا برگ طرفہ یا اس کا نچوڑا ہوا پانی بھی یہی تاثیر کرتا ہے اور ہتھیلی کا عرق بھی اسی سے اچھا
ہوتا ہے

گیارھویں فصل فساد الاطراف بالبرد کے بیان میں جاننا چاہیے کہ کبھی حد سے زیادہ سردی پہنچنے کے سبب
ہاتھ اور پاؤں سست اور سیاہ اور متعفن ہو جاتے ہیں اور ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ جیسے مردوں کے بدن انما اختص القول بفساد الاطراف لان
تضرر البرد بہا اکثر من سائر البدن لبعدہا عن ینبوع الحار الغریزی ولدوام انکشافہا وملاقاتہا للبرد ۔ یعنی اور خاص اطراف کا ہی
فساد جو کہا گیا اس کی یہ وجہ ہے کہ ان میں سردی کا اثر تمام بدن سے زیادہ ہوتا ہے کیونکہ یہ حرارت غریزی کے چشمہ سے بہت دور ہیں
اور ہمیشہ کھلے رہتے ہیں اور ان میں سردی لگتی ہے علاج شروع میں جبکہ نیلگوں ہونے لگیں اور ابھی فساد اور عفونت ان میں
نہ آئے اور ورم نہ ہو تو علاج میں جلدی کریں اور روغن زیت اور زنبق اور روغن قرنفلی اور دوسرے گرم روغن خوب ملیں اور اگر ورم پیدا ہو گیا
ہے لیکن سیاہی اور سبزی ابھی تک نہیں پیدا ہوئی تو چاہیے کہ اکلیل بابونہ شبت سوسن تبن الحنطۃ یعنی گیہوں کی بھوسی اور

شلغم اور کرنب اور شبت اور تمام اور سرو اور مرزنجوش اور حلبہ اور تخم کتان جو کچھ میسر ہو اس کے مطبوخ میں ہاتھ پاؤں رکھیں اور دھوئیں اور مطبوخ گرم
ہونا چاہیئے اور وقفہ گرم پانی بھی مفید ہے اور اس مطبوخ کے اندر سے اطراف نکالیں تو روغن اور عدس باریک کوٹ کر شراب میں پکا کے
ان پر لگائیں اور اگر اطراف میں ورم کے بعد سبزی یا سیاہی آجائے تو چاہیئے کہ اس جگہ پر شرط عمیق لگائیں اس کے بعد گرم پانی میں
رکھیں اور دیر تک رکھے رہیں اور خون نکلنے دیں یہانتک کہ خون آپ ہی بند ہو جائے پھر نکال کے گل ارمنی پانی میں اور شہد اور سرکہ میں ملا کے
طلا کریں پھر دیر تک بعد شراب نیم گرم یا پانی اور سرکہ سے ایک دن میں کئی مرتبہ دھوئیں تاکہ قرحہ خشک ہو جائے اور شرط کی جگہ میں
گوشت بھر آئے اور اگر سیاہ اور سبز ہونے کے بعد اطراف میں عفونت پیدا ہو تو چاہیئے کہ برگ چقندر اور برگ کرنب جوش کر کے روغن کنجد
اور مسکہ میں ملا کے وہاں رکھیں اور یہی ضماد کئے جائیں جبتک کہ گوشت گندہ اور سیاہ اور سبز گر پڑے اور اس سے اعضائے صحیح سالم رہیں اور یہ کام لوہے کے
استعمال کرنے سے بہتر ہے لیکن جہاں کہیں کہ اطراف کے اجزائے متعفن کا دور کرنا بدون لوہے کے ممکن نہ ہو تو ناچار وہاں اس کا استعمال ضروری
ہے تاکہ دوسرے اعضا میں فساد نہ پہنچے لیکن نہایت احتیاط چاہیئے کہ قطع کرنے میں عصب کے شعبے یا اور عروق نہ کٹ جائیں اور
جب کہ گندہ اجزا منقطع ہوں خواہ دوا سے یا لوہے سے تب قرحہ کا علاج کریں یعنی مجففات وغیرہ کہ قرحہ کے علاج میں لوازم ہیں اور غنغرینہ
کے ہو چکے استعمال کریں ف گیلانی لکھتا ہے کہ اگر عضو میں فساد اور ورم نہ پیدا ہوا ہو بلکہ سبزی شروع ہوئی ہو تو وہاں حارہ سے مالش کریں
جیسے روغن زنبق و زرافی اور اس کے مانند سے اور اگر ورم ہو جائے تو ریاحین حارہ اور کرسنہ اور ترمس جوش کر کے عضو کو اس میں
رکھیں اور گرم روغن سے چکنا رکھیں پھر مسور جوش کر کے سرکے میں گھس کر ضماد کریں حاصل کلام یاد رکھنا چاہیئے کہ جب آثار
سرمازدگی اطراف و اصابع میں ظاہر ہوں تو عضو کو ہرگز ہرگز آگ کے قریب نہ لیجائیں بلکہ ابتدا میں بہتر یہ تدبیر ہے کہ آدمی کے
سینہ کی گرمی سے اس کو گرم کریں خصوصاً اگر وہ آدمی ایسا قوی ہو کہ اس کی حرارت قلب سے اطراف سرمازدہ کے گرم ہو جائیں تو
تو بہتر ہے پھر اگر اس سے فائدہ نہ ہو اور سردی کی شدت برقرار رہو تو تدابیر مذکورہ استعمال کریں۔ بارھویں فصل آگ اور
گرم پانی گرم روغن وغیرہ سے جل جانے کے بیان میں اور اس میں کئی قسمیں ہیں پہلی قسم حرق النار یعنی آگ
سے جلنا جب کہ بدن آگ سے خفیف سا جلے اور آبلہ نہیں پڑا تو چاہیئے کہ ایسی تدبیر کریں کہ اس جگہ میں سردی پہنچے اور حرارت
کی مضرت دفع ہو اور اس کا یہ طریق ہے کہ ایک کپڑا [illegible] سرد کر کے اس جگہ پر رکھیں اور گرم ہونے کے بعد دوسرا رکھیں اور
تمام سرد دواؤں کا طلا کرنا مفید ہے مثلاً گل ارمنی پانی اور سرکہ میں حل کر کے اور عدس پکا کے اور سیاہی کہ کاجل اور
کوہستے بناتے ہیں وقال جالینوس فی الثالثہ [illegible] فاصل المداواة بالماء [illegible] حرق النار و ترک علیہ نفع من ساعتہ یعنی اور
جالینوس لوہیا مقالہ میں کہتا ہے کہ اگر تکلیف کی جگہ ٹھنڈا پانی حل کر کے آگ سے جلے ہوئے عضو پر طلا کریں تو ایک ساعت ٹھیریں
تو اسی ساعت نفع معلوم ہوتا ہے اور بیضہ کی سفیدی بھی نافع ہے اور تسکین دیتی ہے یہ ظاہر ہے اور دہی یا دودھ کا طلا کرنا مفید
ہے اور روغن گل اور سفیدہ تخم مرغ دونوں کو ملا کے اس پر لگا کے چھا دیں اور عدس مقشر اور گل سرخ پکائیں یہاں تک
کہ گل جائے پھر اس کو اور سفیدہ بیضہ مرغ میں اور روغن گل میں ملا کے اسی وقت جلی ہوئی جگہ پر طلا کریں اور برگ حنظل اور خیار زہ
پانی میں جوش کر کے کھرل میں ڈال کے اور سپیدہ کاشغری اور آب کشنیز تر ملا کے مرہم بنا کے کپڑے پر لگا کر وہاں رکھیں اور جہاں کہیں کہ
احتراق شدید ہو یعنی بہت ہی جل گیا ہو اعضا میں انفعالات یعنی آبلہ پڑ گئے ہیں یہیں اگر بدن میں امتلا ہے اور قوت قوی ہو تو فصد کریں
تاکہ اور مادہ وہاں نہ پڑے اور مرہم اسفیداج استعمال کریں اور اگر اس مرہم سے فائدہ نہ ہو تو مرہم نورہ استعمال کریں۔ اقسام آبلہ
پڑنے کا یہ سبب ہے کہ کسی سبب سے داخلی یا خارجی سے مائیت خون سے علیحدہ ہو جائے اور عروق کے اطراف [illegible]

نیچے آجاتے پھر اس سبب سے پوست جدا ہو کے بالیدگی کے مقدار پر ابھر آتے مرہم نورہ کی ترکیب نورہ یعنی چونا لیکر اسکو سات
مرتبہ پانی میں دھوئیں یا روغن کنجد میں ملائیں اور طین قیمولیا اضافہ کر کے جلے ہوئے عضو پہ استعمال کریں یا پھر اس میں روئی بھر کر عضو
پر رکھیں اور چونا اس طریق سے دھویا جاتا ہے کہ سفید چونا لیکے باریک کپڑے میں باندھ کر پانی میں کئی دفعہ ملائیں تاکہ اس کا
ثفل بیٹھ جائے پھر اس کا پانی پھینک کے اور پانی میں ڈالیں اسی طرح سات دفعہ پانی کو بدلیں اور اگر نورہ کپڑے میں نہ باندھیں
اور یونہی پانی میں ڈال کے کچھ دیر رکھیں اور وہ پانی پھینک کے سات دفعہ پانی بدلیں تو مضائقہ نہیں مرہم کہ یہی تاثیر رکھتا ہے۔
مرغی کے پانوں کی راکھ خاکستر نمک رائی چاولوں کا آٹا سپیدہ ارزیز ان پانچوں چیزوں کو ایک جگہ پیس کے بیضہ کی سپیدی اور روغن بنفشہ
میں ملا کے استعمال کریں و اما تخصیص برماد ارجل الدجاج بخلاف الدیک لان فی اعضائہا رطوبۃ بورقیۃ حادۃ لذاعۃ یعنی اور یہ
جو خصوصیت کی گئی ہے کہ مرغی کے پانوں کی خاکستر ہو مرغ کی نہ ہو اس کا یہ سبب ہے کہ مرغ کے اعضا میں ایک رطوبت بورقی
تیز اور لذاع ہوتی ہے دوسری قسم حرق دہن حار کے بیان میں یعنی گرم روغن سے جلنا علاج جو لکھا مرہم کہ آگ سے جلنے
میں مذکور ہیں وہی روغن گرم سے جلنے میں بھی کفایت کرتے ہیں اور یہ دوا مخصوص ہے سفیدہ سفیدہ میں کچھ ریت اور سفیدہ
ملا کے شیشے میں ڈال کر ہلائیں تاکہ یکساں ہو جائے پھر طلا کریں تیسری قسم گرم پانی سے جلنا علاج جب تک کہ آبلہ نہیں پڑا چاہیئے
کہ ماء الرماد یعنی راکھ کا پانی یا ماء الزیتون ملح عضو پہ ڈالیں اور ایک کپڑا سرد کر کے وہاں رکھیں اور جو کچھ حرق النار میں بیان
کیا گیا کام میں لائیں اور آبلہ پڑنے کے بعد مرہم نورہ استعمال کریں اور یہ دوا سب دواؤں سے زیادہ مخصوص ہے جو کی خاکستر زردہ بیضہ
میں ملائیں اور حارث بن کلدہ ثقفی کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے عہد مبارک میں مکہ والوں میں طبیب تھے انکا
دستور تھا کہ جو کوئی پانی سے جلتا تھا جو کی راکھ کو انڈے کی زردی میں ملا کے اس پر رکھتے تھے واضح ہو کہ حارث بن کلدہ
ثقفی کو شارح اسباب صاحب اکسیر اعظم نے اہل مدینہ کا طبیب لکھا ہے ماء الرماد کی ترکیب یعنی راکھ لے کے اس کو پانی میں
ڈالیں پھر اس پانی کو کہ صاف ہو گیا ہے اتار کر اور اسمیں ڈالیں اسی طرح سے تین دفعہ یا پانچ دفعہ نئی راکھ اس میں ڈالیں پھر اس
پانی کو استعمال کریں اور وہ پانی بلا سوزش خشکی اور قبض کرتا ہے چوتھی قسم احتراق صواعق کے بیان میں یعنی بجلی سے جلنا واضح ہو کہ
حرق النار میں گذرا کام میں لائیں فائدہ دخان کہ زمین سے اٹھکر ابر میں جا ملتا ہے اور وہاں اس میں سردی آجاتی ہے اور اس
کی کثافت سے نیچے کو آتا ہے اور ابر کو پھاڑتا ہے حرکت قوی اور اصطکاک یعنی رگڑ کے زور سے گرم ہو کر مشتعل ہوتا ہے سو وہ آواز کہ اس سے
نکلتی ہے اس کو رعد بولتے ہیں یعنی گرج اور جو روشنی کہ لہراتی ہوئی اس سے نکلکر بجھ جاتی ہے اس کو برق کہتے ہیں وہ دخان مشتعل کے
لطیف اجزا ہیں اور دخان مشتعل میں سے کثیف وہ ہے کہ ہوا میں سرد ہو کر زمین پر گرے اس کو صاعقہ بولتے ہیں اور وہ دخان مذکور میں
سے بہت کثیف ہوتی ہے کہ زمین کے سبب اپنے مرکز کی طرف الٹا کر آتی ہے اور اس کا خاصہ ہے کہ جس چیز پر گذرتی ہے اپنی تاثیر
اس کو جلاتی اور فنا کرتی ہے لیکن اگر دور گرتی ہے اور کچھ اس کی لپٹ اور گرمی آدمی پر اور دوسرے حیوانات پر پہنچتی ہے تو بدن جلتا
اور اسی کی تدبیر لکھی گئی اور نہیں تو جس چیز پر گرتی ہے اسی وقت جڑ سے اکھیڑتی ہے چنانچہ ڈلاہ سے حکایت سنتے تھے کہ بارہ سو میں
کرنال کے ملک میں ایک ہاتھی کے متصل بجلی گری اس کا تمام پوست جل گیا اور وہ مر گیا اور جہاں گری تھی اس جگہ بہت
بڑا غار ہو گیا اور جو حیوانات اور آدمی کہ اس کے قریب تھے سلامت رہے اور ایک اور شخص کہ اس جگہ سے ایک تیر کی مار پر خیمہ کے اندر
بیٹھا تھا بجلی کے گرتے ہی اس کی گردن سے کمر تک حمائل کی طرح سینہ اور پشت کی طرف جلے ہوئے آبلہ یکبارگی پیدا ہو گئے اور جال
پہنچ کہ اس کی تابش سے اس جگہ کوئی صدمہ نہیں پہنچا اور ہر چند کہ فصد کھلوا تا تھا اور مسہل پیتا تھا اور سرد دواؤں کا استعمال کرتا تھا

کچھ فائدہ نہ پاتا تھا اور اسی عارضہ میں تین برس کے بعد انتقال کیا **پانچویں قسم** احتراق من الشمس کے بیان میں یعنی آفتاب کی گرمی سے
جلنا کبھی نرم پوست والا آدمی بہت گرم دھوپ میں چلتا ہے اس سبب سے اس کا پوست جل جاتا ہے **علاج** پچھنے لگائیں اور مرہم کافوری مرہم کو
استعمال کریں **چھٹی قسم** احتراق الجلد من عسل البلادر کے بیان میں یعنی بھلانوہ کے شہد سے پوست جل جائے **علاج** پچھنے لگائیں
اور حجامت کریں تاکہ وہ زرد آب کہ احتراق کے سبب خون سے جدا ہوا ہے نکل آئے اور ایسا ہی تیز مادہ کہ جلن اور الم کے سبب سے
اس جگہ رکا ہوا ہے باہر آجائے پھر مرہم خل یعنی سرکہ کا مرہم استعمال کریں تاکہ قرحہ جلد خشک ہو جائے **ف** ابن الیاس لکھتا ہے کہ
ہر روز صبح کے وقت تربوز کا پانی یا شیرۂ خرفہ دونوں میں سے جو مل سکے تین اوقیہ لیکے سکنجبین سادہ خوب ترش دس درم ملا کر
پئیں اور غذا میں مزوّرات اسفاناخ اور کدو اور پالک دیں اور تدبیر میں تلطیف کریں اور انطاکی لکھتا ہے اس کے علاج میں آب مورد
و کشنیز تر اور جس پانی میں کہ راکھ کئی مرتبہ ڈال کے صاف کر لیا ہو یا پیاز سفید آب سرکہ بیخ کبر آب کنجد اور عدس استعمال کریں اور حکیم
شریف خان فوائد شریفیہ میں لکھتے ہیں کہ ایک آدمی کی جلد عسل بلادر سے جل گئی تھی اور اس میں سے پانی بکثرت بہتا تھا حب السمنہ
مع ادویہ مناسبہ کے اسپر استعمال کی چند روز میں اچھا ہو گیا اور جوز اور نارجیل کہنہ بھی اس مرض میں فائدہ مند ہے **ساتویں قسم**
احتراق اللسان من النورہ کے بیان میں یعنی چونہ سے زبان جل جائے اکثر پان کھانے میں چونہ کی زیادتی سے زبان جل جاتی ہے
چنانچہ یہ ہندوستان میں اکثر پیش آتا ہے **علاج** لعاب اسپغول وغیرہ سے مضمضہ کریں اور روغن بادام اور روغن اخروٹ ملیں اور
اور اگر ان کے روغن موجود نہ ہوں تو ان کے مغزیات کا چبانا بھی وہی اثر کرتا ہے اور جب تک کہ زبان اچھی نہ ہو نہ پان نہ کھائیں اور
سخت اور کھر کھری چیزوں کے چبانے سے اور تیز اور شور چیزوں کے کھانے سے پرہیز کریں

تیرھویں فصل جراحات یعنی زخموں کے بیان میں

اس میں کئی مقالہ ہیں **پہلا مقالہ** جراحت اور اس کے اقسام اور **جراحت مجوف اور غیر مجوف کے بیان میں** اور ان اعضا کا ذکر جن میں زخم کی برداشت نہیں اور زخم کے آتے ہی ہلاکت کی نوبت پہنچتی ہے
جاننا چاہیئے کہ جراحت اس تفرق اتصال کو کہتے ہیں کہ گوشت میں واقع ہو اور اس میں پیپ نہ پڑے ہو کیونکہ پیپ پڑنے کے بعد
قرحہ کہلاتا ہے اور بعضے طبیب گوشت کے علاوہ اور چیز کے تفرق اتصال کو بھی قرحہ بولتے ہیں اور اول مشہور ہے اور جراحت کے یہ اقسام ہیں
صغیر کبیر بسیط مستوی الشفاۃ غائر منفصل المضغہ مرکب نافذ بباطن غیر نافذ جراحت الراس جراحت البطن جراحت العصب جراحت العروق
اور جان لینا چاہیئے کہ اگر دل مجروح ہو تو مہلت نہیں دیتا موت اس کے زخم کا نشان ہے اور دماغ بھی جراحت کا کم متحمل ہوتا ہے اور
اس کے زخم کا نشان عقل میں اختلاط آنا اور گردہ اور مثانہ اور امعا حکم جراحت دماغ میں داخل ہیں اور بول کا جراحت سے نکلنا مثانہ
کی جراحت پر اور براز کا جراحت سے نکلنا امعا کی جراحت پر دلالت کرتا ہے اور جگر کی جراحت مخوف ہے یعنی خوفناک لیکن اس میں
سلامتی کی امید بھی رہتی ہے اور عصب کی جراحت اور طرف عضلہ کی جراحت خوفناک ہوتی ہے رنگ کے متغیر ہونے اور قوت کے
ساقط ہونے سے اور غشی اور اختلاط عقل اور تشنج سے پہچانا جاتا ہے اور شکم کی جراحت کہ اندر کی جانب نفوذ کرے خوفناک
ہوتی ہے اور تہوع یا فواق یا اسہال اس کو لازم ہے اور فضا سے صدر کا زخم کہ نافذ ہو خوفناک ہے اور اس کا نشان اس جگہ سے
ہوا کا نکلنا اور حجاب کا زخم خوفناک ہوتا ہے اور ضیق النفس اس کا خاصہ ہے اور معدہ کی جراحت مخوف ہے اور کھانے کا نکل آنا اس کو
لازم ہے اور جو نسا زخم کہ ان اعضا کے سوا اور کسی عضو میں پڑتا ہے سلامتی کی امید اس میں زیادہ ہوتی ہے **دوسرا مقالہ جراحت صغیر
اور بسیط اور مستوی الشفاۃ کے بیان میں** کہ غائر نہ ہو اور صغیر کو چھوٹا کہتے ہیں اور بسیط وہ ہے کہ ورم با فراط اور مواد کے انصباب
اور سوء مزاج اور سوء ترکیب سے خالی ہو اور مستوی الشفاۃ وہ ہے کہ زخم کو ملائیں تو اس کے کنارے اچھی خوب مل جائیں اور فاصلہ نہ ہے

علاج جو ایسا زخم ہے اس کی یہ تدبیر ہے کہ اس کو دیکھیں اگر تازہ اور خون آلودہ ہے اس کو فی الفور ملاسکے دو رفادہ مثلث یعنی گدّیاں دونو طرف رکھ کر رباط ذی راسین یعنی دوسری پٹی سے باندھ دیں اس طرح پر کہ دونوں کنارے آپس میں چپک جائیں رفادہ مثلثین کی شکل رباط ذی راسین کی صورت اور بندش میں احتیاط کریں نہ تو بہت ڈھیلی ہو نہ بہت کسی ہوئی کیونکہ ڈھیلی بندش سے زخم کے کنارے خوب نہ ملینگے اور سخت باندھنے میں ورم کا خوف ہے اور ایسا ہی اس بات کی احتیاط کریں کہ زخم میں روغن یا بال وغیرہ اجسام غریبہ نہ پڑیں اور اگر پڑیں تو پہلے ان کو نکال لیں پھر جراحت کو باندھیں کیونکہ اگر ان میں سے کوئی چیز رہ جائیگی زخم کے التحام کو مانع ہوگی اور اگر تازہ نہ ہو اور دو دن یا تین دن اس پر گذر چکے ہوں لیکن پیپ نہ پڑے تو چاہیئے کہ اوّل کسی کھرکھری چیز سے کہ عریض ہو جراحت کے اندر خراش کریں تاکہ خون آلودہ ہوجائے پھر اسی طریق سے کہ مذکور ہوا ہے اسکو باندھ دیں سو اس تدبیر سے تین دن میں اچھا ہوجاتا ہے دوا لگانے کی حاجت نہیں پڑتی **تیسرا مقالہ جراحت کبیر اور غائر کے بیان میں** یعنی بڑا اور گہرا ہو چنانچہ اگر اس کو ملائیں اگرچہ کنارے آپس میں مل جائیں مگر اس کے گہراؤ میں گڑھا اور خلو رہے **علاج** ایسے زخم کی تدبیر یہ ہے کہ اس میں ذرور ملحم چھڑکیں اور زخم کے گرداگرد نرو کہ ایک دوا مرکب ہے اور صندلین کاسنی یا کشنیز کے پانی میں ملاکے طلا کریں تاکہ مادّہ وہاں نہ پڑے اور صندل خشک باریک پیس کے فقط اس کو گدّی پر چھڑکیں اس کو ایسی جگہ پر باندھ دیں کہ زخم سے خون نکلنے کو مانع ہو وانما یذر الصندل الیابس علی الرفادۃ من غیر ان یمتزج بالعصارات لئلا یرطب الجراحۃ لان المقصود تجفیف اور صندل خشک کہ رفادہ پر چھڑکنا اور عصارات میں نہ ملانا اس واسطے کہ جراحت کو تر نہ کرسکے کیونکہ یہاں تجفیف مطلوب ہے **فائدہ** جہاں کہیں بدن میں خون زیادہ ہے اور زخم سے بہت نہیں نکلا اور کوئی امر مانع نہیں ہے تو چاہیئے کہ فصد کھولیں اور جو کچھ خون کو بڑھائے مثلاً گوشت اور مٹھائی اس سے منع کریں وقال الشارح فی ہذا المقام ویجتنب اللحم والحلو لئلا یکثر الدم فی البدن فیکثر ولیصیب العضو المجروح وہو ضعیف لا یقدر علی التصرف فیہ کما ینبغی فیفسد ویصیر قیحا وصدیدا ویجعل العضو متورما یعنی اور شارح نے اس مقام میں لکھا ہے کہ گوشت اور مٹھائی سے بچیں کہ بدن میں خون زیادہ نہو کیونکہ زخمی عضو کا حصہ زیادہ پہنچیگا اور وہ ضعف کے سبب اسمیں خوب تصرف نہ کرسکیگا سو وہ فاسد ہو کر پیپ اور میل بن جائیگا اور عضو میں ورم لائیگا اور ذرور ملحمہ کا عمدہ نسخہ یہ ہے دم الاخوین دو حصہ اور مر اور صبر اور کندر ہر ایک ایک حصہ **انتباہ** جہاں کہیں کہ زخم کے کنارے بندش سے دبلیں تو چاہیئے کہ ابریشم کے دھاگے سے سی دیں اور بخیہ اور ٹانکے میں ایک گرہ لگائیں جیساکہ مشہور ہے اور اس کے اوپر ذرور مذکور چھڑکیں اور جب کہ جراحت ورم کرائے تو انار ترش شراب میں جوش دیکے اور کوٹ کر وہاں ضماد کریں تاکہ ورم موقوف ہو اور درد تھم جائے اور جو ایسا زخم کہ بدن کے عرض میں آتا ہے اکثر اس کے کنارے نہیں ملتے **چوتھا مقالہ جراحت منفصل الشفتہ کے بیان میں** یعنی وہ گہرا زخم جس میں گوشت کا ٹکڑا گر پڑے اس کا خاصہ ہے کہ زخم کے کنارے نہیں ملتے اور اس کی فضا میں رطوبات صدیدی اور میل جمع ہوتے ہیں **علاج** ایسے زخم کی تدبیر یہ ہے کہ جو چیز رطوبت کی تخفیف اور وسخ کی تقطیع باعتدال کرتی ہے مثلاً کندر صبر زراوند اور ایرسا اقلیمیا نقرہ توتیا ذرور بنا کے استعمال کریں اور موم روغن میں نہ ملائیں کیونکہ ادویہ مجففہ ہیں روغن اور موم کا داخل کرنا تجفیف سے اور اس کے اندمال سے مانع ہوتا ہے اور جب ذرور کو زخم میں ڈال دیں تو اس پر پٹی باندھ دیں اور بندش کی ابتدا گہراؤ کی جگہ سے کریں اور اس جگہ سے مضبوط باندھیں اور اس کے منہ کے پاس کچھ ہلکا اور ڈھیلا رکھیں اور گہراؤ کی جگہ سخت باندھنے کا یہ نفع ہے کہ زخم کی اطراف قعر میں جس قدر جلد ممکن ہو مل جائیں اور دوا سے ملحم ثابت رہے اور جو کچھ میل کہ اسکے اندر موجود ہو خوب نچڑ جائے اور اوپر کی جانب آجائے اور زخم کے منہ کو سست باندھنے کا یہ نفع ہے کہ زرد آب فراغت سے

نکلتا ہے اور اسی غرض سے بہتر یہ ہے کہ زخمی عضو کو ایسی طرح پر رکھیں کہ زخم کا منہ نیچے کی جانب رہے اور اس کا قعر اوپر کی جانب تاکہ
زرد آب آپ ہی بہتا رہے و قال جالینوس انی قد عالجت جراحا کثیرا کان غورہ عند الرکبۃ و فوہۃ عند الفخذ بان نصبت الفخذ کان القعر فوق والفوہ
من اسفل و کذالک علقت الساعد والکف وغیرہ تعلیقا یکون الفوہ ابدا الی اسفل یعنی اور جالینوس نے کہا ہے کہ میں نے بہت
سے ایسے زخموں کا علاج کیا ہے کہ جن کا قعر زانوں کے قریب اور ران کے نزدیک تھا اس طرح پر کہ میں نے ران کو ایسی طرح
پر کھڑا کیا کہ قعر اوپر اور منہ نیچے رہا اور اسی طرح میں نے ساعد اور ہتھیلی وغیرہ کو ایسی طرح اونچا رکھا کہ ہر وقت زخم کا منہ نیچا رہا
اور چاہیے کہ پرانی روئی پرانے روغن میں بھر کر زخم میں رکھیں اور پٹی بدلتے رہیں تاکہ اس کا زرد آب اور سیل خشک ہو جائے
اور اگر فقط روئی کو بدون روغن کے کام میں لائیں تو بہتر ہے اور جب زخم پاک ہو جائے تو مرہم اور ذرورات کہ گوشت بھر لائیں استعمال
کریں اور ذرور اور مراہم ملحمہ قروح کی فصل میں مفصل لکھے جائیں گے اور ملحم کے معنے گوشت بھر لانے والا اور گوشت بھر آنے کے بعد دوائے مدملہ
استعمال کریں مثلاً مرداسنگ اور شبیح سوختہ اور برگ سوسن اور ہلیلہ اور مازو اور گل نار اور صبر اور زراوند اور چوب وغیرہ کہ یہ اندمال زخم کو خشک
کرتے ہیں اور مدمل اس کو کہتے ہیں کہ زخم کی سطح خشک اور سخت کر دے تاکہ اس پر خشک ریشہ ہو جاسکے اور جب تک پورا گوشت نہ بھر
جائے صدمات اور آفات سے زخم کو بچائیں فائدہ رگوں کے زخم میں اگر سوراخ نکلے زخم کے ختم پر دوائیں استعمال کریں جن میں ہلکی سی خشکی ہو
جیسے مرداسنگ اور شبیح سوختہ اور سخت اعصاب کے زخم میں قوی التجفیف استعمال کریں مثلاً مازو اور گل نار اور صبر

پانچواں مقالہ جراحت مرکب کے بیان میں اور وہ اس طرح پر ہے کہ کسی مرض میں عرض کے ساتھ مرکب ہو مثلاً بدن کا سوء مزاج یا
بدن کا امتلا یا ورم یا درد شدید اس کے ساتھ شریک ہو یا ہڈی ٹوٹ گئی ہو یا کوئی رگ یا کوئی پٹھا کٹ گیا ہو یا گوشت فاسد ہو گیا ہو تو علاج
ایسے زخم کی تدبیر یہ ہے کہ اول ان امراض اور حادثات کو مناسب چیزوں سے زائل کریں اس کے بعد زخم کا تدارک کریں جیسا کہ
لکھا گیا ہے کہ اگر سوء مزاج ہو تبدیل اور امتلا میں تنقیہ کریں اور جہاں کہیں کہ ہڈی ٹوٹے یا رگ اور پٹھا کٹ جائے یا عضو ورم
کر آئے تو ان چیزوں سے کہ ہر ایک اپنے اپنے مقام میں مذکور ہیں تدارک کریں اور درد شدید کو ساکن کریں اور جہاں کہیں کہ
گوشت فاسد ہو جائے تو اس کا دور کرنا واجب سمجھیں سو درد کی تسکین کے لئے مخدر دوائیں مثلاً افیون اور بنج اور بیخ لفاح وغیرہ
ضماد کریں اور اگر ایسا انار شیریں لے کر شراب میں جوش کر کے ضماد کریں تو بالخاصیت درد کو تھماتا ہے اور جب ورم کا زائل
کرنا بھی ضروری ہو تو انار مذکور شراب میں جوش کر کے استعمال کریں اور مردار گوشت دور کرنے کے لئے چاہیے کہ کاسنی اور
عنب الثعلب اور خطمی کے دنبل کوٹ کر روغن گل اور روغن بنفشہ ملا کے ضماد کریں تاکہ فساد ساکن ہو جائے اور سیاہی گر جائے اور جب
زخم کا مزاج اصلاح پر آئے اور فساد کا پھیلنا موقوف ہو جائے تو مرہم زنگار لگائیں تاکہ مردار گوشت کو کھا کے زخم کو صاف اور اچھا سے پاک
کر دے **چھٹا مقالہ جراحت الرأس کے بیان میں** یعنی سر کا زخم اور جو ایسا زخم سر پہ آتا ہے کہ اس سے صورت استخوان بھی ٹوٹ
جاتے ہیں تو اس کو شجہ کہتے ہیں شین کے فتحہ سے اور شجاج اس کی جمع ہے علاج اگر ہڈی نہیں ٹوٹی تو فوراً ملحم مرہم اور کندر اور رال اور
دم الاخوین اور اقاقیا کا بنا کے اس پر ڈالیں اور اگر ہڈی ٹوٹ گئی ہے تو واجب ہے کہ ٹوٹی ہوئی ہڈی کے ریزے نکالیں پھر مرہموں سے
اچھا کریں اور وہ دوا مذکور گوشت جمانے کے ساتھ ہڈیوں کو بھی جوڑتا ہے اور جو ایسا زخم دماغ میں آتا ہے اس کو آمہ کہتے ہیں **ساتواں
مقالہ جراحت البطن کے بیان میں** یعنی پیٹ کا زخم اس کو جائفہ بولتے ہیں اگر جوف میں پہنچے سو جب شکم پر زخم لگے اور امعا
اور ثرب باہر آجائے تو یہ علاج ہے کہ اسی وقت امعا اور ثرب کو اندر ہٹائیں اور شکم کی جلد کو سئیں اور اگر امعا سرد ہوں اور ہوا کے لگنے
سے پھول جائیں اس سبب سے اندر کی جانب نہ جائیں اور ان کو ہٹانا دشوار ہو تو چاہیے کہ ان کو گرم شراب سے دھوئیں

یا اسفنج گرم شراب میں بھر کر امعا پر ٹکمید کریں تاکہ نفخ زائل ہو اور آب کشنیز اور صندل سے اس کے حوالی کو سرد کریں پھر اسکے دونوں ہاتھ اور پاؤں پکڑ کر اٹھائیں کہ اس کی پشت کمان کی طرح ہو جائے اور امعا اندر کو اتر جائیں اور اگر خود بخود نہ اتریں تو آہستگی اور نرمی سے اعانت کریں اور جب کہ بیمار کو اس طریقہ خاص سے اٹھائیں تو چاہیئے کہ زخم کی طرف اچھی جانب کی نسبت اونچی رہے اور یہ بات وہاں چاہیئے کہ جہاں شکم کے پہلو پر زخم آیا ہو اور اگر زخم بیچ میں آیا ہے تو وہاں نیچا کرنے کی حاجت نہیں اور جہاں نہیں کہ حمام میسر ہو تو بہتر ہے کہ نفخ زائل ہونیکے بعد وقت معتدل میں حمام میں لیجائیں اور وہاں اسکے اطراف پکڑ کے اٹھائیں تاکہ حمام کی ہوا سے نرم ہو کر اترنا آسان ہو جائے اور اگر ان حیلوں سے جگہ پر نہ آئیں تو لازم ہے کہ زخم کا منہ کشادہ کریں تاکہ امعا اتر جائیں پھر جلد کو سئیں فائدہ جب ثرب نکل آئے تو چاہیئے کہ اس کو جلد اندر کریں تاکہ اسمیں تغیر نہ آئے اور اگر جلد اس کو اندر نہ کر سکیں اور دیر تک ہوا میں رہے یا سبزی یا سیاہی اس میں آجائے تو اس کی یہ تدبیر ہے کہ جتنا سبز اور سیاہ ہو گیا ہے اس کو کاٹ ڈالیں اور بعضوں کے نزدیک یہ ہے کہ اگر ثرب ایک عرصہ دراز تک ہوا میں رہے ہرچند کہ سبز اور سیاہ نہ ہوا ہو تب بھی اس میں سے تھوڑا سا قطع کرنا چاہیئے غرض کہ جب ثرب کو قطع کریں تو اول جونسی بڑی رگ شرائین اور اوردہ میں سے کہ اس میں ہو اسکو ابریشم کے باریک دھاگے سے مضبوط باندھ دیں جہاں کہ اس میں تغیر نہیں آیا پھر جن اجزا میں کہ تغیر آیا ہے ان کو قطع کریں اور قطع کے بعد اس کی رگوں کے سرے کو ابریشم سے سی دیں اور اس بات سے مقصود یہ ہے کہ اگر رگیں بند نہ ہوں گی تو قطع کرنے سے خون جاری ہوگا اور شکم میں جمع ہوگا اور آفات لائیگا اور جس دھاگے سے شکم کا پوست سئیں وہ سختی اور نرمی میں معتدل ہو کیونکہ اگر بہت سخت ہوگا تو پوست کو پھاڑ ڈالیگا اور بہت نرم میں ٹوٹنے کا احتمال ہے آٹھواں مقالہ جراحت العصب اور جراحت عضلہ کے بیان میں پہلے مقالے میں کہہ آیا ہے کہ شدت کا درد اور دوسرے امراض کو لازم ہے علاج جو زخم کہ ان اعضا میں آئے چاہیئے اس کو کئی دن نہ بھرنے دیں تاکہ ورم سے محفوظ رہے اور اس باب میں مصروف رہیں کہ ورم نہ ہو کیونکہ عصب کے ورم کرنے سے دماغ کو تشنج اور ہلاکت کا خوف ہوتا ہے اور تدبیر یہ ہے کہ احتیاط کریں تاکہ سرد ہوا اور سرد پانی اور گرم پانی اور سرد روغن اور بہت گرم روغن اس عضو پر نہ پہنچے اور ابتدا میں درد کی تسکین کے سوا اور کچھ نہ کریں اور اس کا یہ طریقہ ہے کہ روغن زیت یا روغن گل یا روغن کنجد نیم گرم کرکے ایک کپڑا اس میں بھر کر زخم پر رکھیں اور روغن نیم گرم چاہیئے کہ مائل بہ گرمی ہو اور تمام عضو کو اس سے تر رکھیں اور زیت انفاق یا روغن آس کا روغن گل کا موسم روغن بناکے زخم پر لگائیں اور اگر بیمار کا مزاج خشک ہو اور بدن کا گوشت نحیف ہے تو کچھ افیون بھی اس روغن میں داخل کریں اور جو بہت مرطوب مزاج ہیں مثلاً لڑکے اور عورتیں ان کے لئے کحل السلیم یا ریشے کہ کچھ زیت ملا کے زخم پر ڈالنا نفع کرتا ہے فائدہ انفاق کچھ زیتون کو کہتے ہیں اور روغن گل اس میں سے نکالتے ہیں اس کو زیت الانفاق کہتے ہیں جبکہ عصب میں ورم ہو تو آرد باقلا آرد نخود آرد کرسنہ آرد جو سب کو بہت باریک پیس کر ملاکے ضماد کریں اور اگر حرارت کی شدت ہو تو یہ مرہم استعمال کریں کہ تو بال نحاس یعنی تانبے کا برادہ ایک حصہ زیت موم سرکہ زاج ہر ایک کو مقدار مناسب لیں اور زاج کو باریک کر ملائیں اور سب دواؤں کو سرکے میں باریک پیس کر کھرل میں ڈالیں اور خوب ملائیں تاکہ یک جان ہو جائیں اور جب اس مرہم کو زخم پر لگائیں تو ایک صوف کا ٹکڑا سرکہ اور زیت میں بھر کر اسکے اوپر رکھیں بشرطیکہ حرارت کی شدت ہو اور عضو سخت نہ ہو جائے تاکہ عضو نا سور نہ ہو اور اگر زخم کا منہ تنگ ہو تو اس کا منہ کشادہ کریں تاکہ اسمیں پیپ نہ ٹھہرے اور عضو میں شدت پیدا ہو اور چاہیئے کہ پہلے سے زخم کو پانچ دن میں دو بار رکھو لیں خصوصاً اگر کچھ سوزش اور درد کی تکلیف ہو اور جب کہ عصب میں تشنج آئے تو مناسب ہے کہ کھنچے ہوئے پٹھے کو جلد قطع کریں تاکہ دماغ تشنج سے اور بعض بالکل محفوظ رہے اور عصب کے قطع کرنے کے بعد اسکے

اور اس کے گرد روغن سے تکمید کریں خاص کر روغن بنفشہ سے اور پشت اور گردن کے مہروں کو اور سر کو روغن بنفشہ اور مرغی کی چربی سے چکنا رکھیں **نواں مقالہ جراحت العرق کے بیان میں** یعنی رگ کا زخم جب کہ رگ کے اوپر زخم آئے خواہ ورید پر یا شریاں پر اور اس سے خون جاری ہو تو چاہئے کہ خون کو بند کریں اور جان لینا چاہئے کہ بڑی شریاں اور بڑی ورید کا خون بند ہونا مشکل ہے اور چھوٹی شریاں مثلاً سر کی شریاں کا آسانی سے بند ہوتا ہے اور شریان کے خون کا نشان یہ ہے کہ رقیق اور ارغوانی رنگ کا ہوتا ہے اور اچھل کر نکلتا ہے اور اس کے بہت کم نکلنے سے بہت سا ضعف ہوتا ہے اور خون کے بند کرنیکا یہ طریقہ ہے کہ ایک کپڑا گلاب اور سرکے میں بھگو کے زخمی رگ کے اندر لیجائیں اور زخم سے کچھ اوپر بہت سرد دوائیں طلا کریں تاکہ خون کے انصباب کو مانع ہو اور رگوں کا منہ بند ہوجائے اور جو کچھ کہ اس کے اندر ہے غلیظ ہو کر جم جائے اور اگر ممکن ہو تو زخم کی جگہ سے اوپر پٹیوں سے باندھیں نہ بہت ڈھیلا نہ بہت کسا ہوا تاکہ مجاری آپس میں مل جائیں اور درد نہ ہو اور یہ بات ظاہر ہے کہ سخت باندھنے سے درد پیدا ہوتا ہے اور اوپر سے مادہ کھنچ آتا ہے اور ڈھیلا باندھنا رو نہیں سکتا سو بہتر یہ ہے کہ متوسط رکھیں اور جہاں کہیں کہ بدن میں امتلا ہو اور کوئی امر مانع نہ ہو تو بہتر یہ امر ہے کہ اوّل خون کو فصد اور حجامت سے جانب مخالف میں کھینچیں تاکہ جلد بند ہوجائے اور صمغ بلاط کا ضماد کرنا اور جلی ہوئی مٹی کو کہ کمہار کے آوے میں سے اسی وقت نکلے باریک کرکے اس کو چھڑکنا اور اسفنج نرم بنا کے بھرنا خون کے بند کرنے میں مخصوص ہے اور آرد کرسنہ اور دم الاخوین اور صبر اور مازو سوختہ سرکے میں بجھا ہوا اور چکی کا غبار اور جلیبین کوٹ کر چھلنی میں چھان کر بیضہ کی سفیدی ملا کے اور خرگوش کے بال اس میں بھر کر زخم میں رکھیں یا فقط مکڑی کا جالا زخم میں رکھیں اور صمغ عربی دم الاخوین اور انزروت اور کندر صمغ کے پانی میں ملا کے طلا کریں اور جاننا چاہئے کہ اگر زخم شریاں میں ہو جب اس پر دوا رکھ کے باندھیں تو چاہئے کہ ایک ہفتہ تک نہ کھولیں بلکہ دس دن تک اور عضو کو آرام سے رکھیں تاکہ گوشت جم آئے اور جہاں کہیں کہ ان دواؤں سے خون بند نہ ہو تو مناسب ہے کہ بن بجھا چونا راکھ کے ساتھ باریک پیس کے زخم میں رکھیں کہ یہ داغ کے برابر ہے اور اگر اس سے بھی کام نہ چلے تو چاہئے کہ جو کچھ گوشت اور پوست اس زخم کے اوپر ہے اس کو لوہے کے آلے سے علیحدہ کریں پھر رگ کو دو منقاروں سے اٹھائیں اور ابریشم کے دھاگے سے رگ کو دونو طرف باندھ دیں پھر جس جگہ سے کہ زخمی ہے کاٹ ڈالیں اور اس کو جدا کردیں اور اوپر دوا کا دیں مثلاً بن بجھا چونہ اور زاک وغیرہ باریک کر کے اس میں بھر کر باندھ دیں اور گوشت کے جمنے تک نہ کھولیں تاکہ زخم ہر طرف سے مل جائے اور جہاں کہیں کہ رگ کا قطع کرنا ممکن ہو سونے کا آلہ آگ میں سرخ کر کے داغ دیں اور داغ گہرا دیں تاکہ زخم کے عمق میں پہنچے اور مطلب حاصل ہو کیونکہ اگر داغ زخم کے عمق میں نہ پہنچے گا تو کم زور سا کھرنڈ آئیگا اور ذرا سے صدمے میں گر جائیگا اور پہلی آفت سے بڑی بلا میں مبتلا کریگا فائدہ صمغ بلاط کہ اوپر مذکور ہوا وہ ایک مرکب دوا ہے کہ بلوط کی طرح بناتے ہیں زخم پر طلا کرنے سے بہتے ہوئے خون کو بند کرتا ہے اور قوی الاثر ہے اور اس کی ترکیب دو طرح ہے ایک تو یہ کہ رخام کو سرکہ میں جو گائے بیل کے پوست کا بنتا ہے ملا کے بلوط کی صورت گولیاں بنائیں دوسری یہ کہ صبر اور مر اور دم الاخوین اور علک اور انزروت اور صمغ عربی ایک ایک حصہ اور اسفیداج اور زاک ہر ایک آدھا حصہ کوٹ کر صمغ عربی کے پانی میں ملا کے بلوط بنائیں اقاقیا و سرکہ باوجود قبض کے ایک اور بھی نفع کرتا ہے یعنی کھینچنے والا ہے اور عمق میں آتا ہے اور جراحت میں اس کا استعمال داغ کا قائم مقام ہے اسی واسطے بہتے ہوئے خون کو بند کرتا ہے خواہ کسی جگہ ہو **دسواں مقالہ اس جراحت کے بیان میں جس میں استخوان کے شظایا ہوں** علاج زراوند مدحرج ضماد کریں تاکہ استخوان کے ریزے نکل آئیں پھر کندر اور مر شہد میں ملا کے استعمال کریں تاکہ زخم بھر جائے اور ظاہر ہے کہ جب تک استخوان کا ریزہ زخم میں ہوگا زخم نہ بھریگا اور جہاں کہیں کہ زخم کے اندر استخوان پوسیدہ اور فاسد ہوجائے تو اس کا یہ نشان ہے۔

کہ وہاں کا گوشت فاسد اور سست ہو جائے علاج گندہ گوشت کو لوہے سے یا اکّال دواؤں سے دور کریں اور جب تک اس کو دوا سے فنا کر سکیں
لوہا نہ لگائیں۔ کیونکہ کبھی لوہا عصب کے شنطایا میں اور عروق کے شنطایا میں پہنچتا ہے اور ایک نئی آفت برپا کرتا ہے۔ غرضکہ جب گوشت
فاسد دور ہو جائے خواہ لوہے یا دوا سے اور ہڈی نظر آنے لگے تو چاہیئے کہ فی الفور استخوان بوسیدہ کو کسی تیز چیز سے یا سوہان سے چھیل
ڈالیں تاکہ استخوان صحیح ظاہر ہوں اور اگر تمام استخوان گندہ ہو جائے تو منشار یا مثقب سے یعنی آرہ یا برمہ سے اس کو قطع کریں جیسا کہ قروح
میں کہا جائیگا اور جب استخوان کو کاٹ کے نکال لیں تو اس کی جگہ کسی حیوان کی ہڈی کا ٹکڑا جس قدر اس کے ہڈی کے برابر ہو بنا کے رکھدیں۔

چودھویں فصل نشوب النصل والشوک وغیرہ کے بیان میں یعنی بھال وغیرہ اور کانٹا چبھکر رہ جانا جبکہ پیکان وغیرہ چبھکر بدن میں
رہ جائے تو چاہیئے کہ اس کو باریک سر کے زنبور سے پکڑ کر کھینچ لیں اور اس کے بعد مر اور کندر باریک پیسکر زخم میں بھر دیں تاکہ زخم مل جائے
اور اگر پیکان استخوان میں گڑ کر بل کھا گئی ہے تو اس کو سیدھا کریں پھر اس کو زنبور سے پکڑ کے زور سے کھینچیں اور اگر نہ کھنچے تو سنگ
مقناطیس اس پر رکھیں تاکہ اس کو کھینچ لائے اور جہاں کہیں کہ زخم کا منہ بند ہو جائے اور پیکان نظر نہ آئے اور زنبور سے اس کو
پکڑ نہ سکیں تو زخم کا منہ کشادہ کریں تاکہ زنبور سے اس کو پکڑ سکیں اور اگر کانٹا اور ہڈی اور کانچ کا ٹکڑا بدن میں چبھ جائے تو اس کو زنبور
سے کھینچیں اور اگر بہت چھوٹا ہے تو اس کو سوئی سے کرید کر نکالیں اور اگر ان حیلوں سے نہ نکلے تو چاہیئے کہ مرخیات مثلاً پیاز نرگس اور زفت
اور شہد میں ملا کے ضماد کریں تاکہ زخم فراخ ہو جائے اور کانٹا وغیرہ آسانی سے نکل آئے اور اگر زخم کو نرم اور فراخ کرنے کے بعد
جاذبات مثلاً زفت علک الانباط راتینج زراوند ضماد کریں تو جلد کھنچ آتا ہے۔ **پندرھویں فصل قروح کے بیان میں** جاننا چاہیئے
کہ قرحہ قاف کے فتحہ سے پیپ والے زخم کو بولتے ہیں۔ اور جراحت گوشت کے تفرق اتصال کو کہتے ہیں خواہ تفرق اتصال کا سبب
واردات خارجی ہوں مثلاً تلوار وغیرہ کا زخم خواہ حادثات بدنی مثلاً جراحت کا پھوٹ جانا اور پھنسیوں کا پھوٹنا اور قروح کے بہت اقسام
ہیں ہر ایک کا بیان ایک نوع میں آئیگا **پہلی نوع قروح بسیط کے بیان میں** یعنی وہ قرحہ ان عوارض سے جو اندمال کو
مانع ہوں خالی ہو اگر رطوبت کم ہو اور قرحہ چھوٹا سا ہو تو چاہیئے کہ اس کو شراب اور سرکہ اور ماء العسل سے دھوئیں تاکہ
اس میں صفائی اور خشکی آئے اس کے بعد اس میں پرانی روئی روغن گل یا روغن کنجد میں بھر کر رکھیں تاکہ چکنائی کے سبب سے
زخم کا منہ بند نہ ہو جب تک کہ اندر سے نہ بھر جائے اور ہر روز اس روغن بھری روئی میں کمی کرتے رہیں تاکہ زخم جلد مل جائے
اور ایسے قرحہ خفیف میں بہت خشک دوائیں نہ استعمال کریں کیونکہ رطوبت اصلی کے فنا ہونے کا اندیشہ ہے اور اندمال کو بھی مانع
ہوتی ہیں۔ اور اگر بڑا قرحہ ہو اور میل سے بھرا ہوا اور نرم بدن میں ہو تو مرداسنگ اور ہلدی دونو کو سرکہ اور زیت میں ملا کے مرہم بنا کے
استعمال کریں اور ان میں کوئی اکیلی دوا نہ استعمال کریں کہ ضرر کرتی ہے اور جہاں کہیں کہ یہ قرحہ سخت بدن میں ہو تو جو چیز کہ قوی التجفیف ہے
اس دوا میں بڑھائیں مثلاً مازو گلنار شب اقلیمیا برگ سوسن اور زنگار بہت کم ملائیں اور سخت ابدان سے وہ لوگ مراد ہیں
کہ مشقت زیادہ کریں جیسے سنار لوہار کسان وغیرہ اور اگر قرحہ غائر ہے تو تجفیف میں مبالغہ کریں تاکہ جو رطوبت اس کے
قعر میں جمع ہے خشک ہو جائے پھر ذرورات اور مراہم ملحم کام میں لائیں اور بہت احتیاط کریں کہ مبادا کہیں قرحہ
کا منہ بند ہو جائے اور اس کا قعر ویسا ہی رہ جائے اور احتیاط کا طریقہ یہ ہے کہ روغن میں روئی چرب کر کے زخم کے
منہ پر رکھیں تاکہ نہ ملنے دیں اور جب تک کہ اس کا قعر نہ بھر کے جلد کا سطح برابر نہ ہونے پائے۔ اور چکنی روئی اسی واسطے استعمال
کرتے ہیں اور اگر قرحہ کا منہ چھوٹا ہے تو مرہم بتی پر لگا کر اندر رکھیں اور ایسے قرحہ کا بہت ہی خیال رکھیں۔ کہ اس کا منہ بند
نہ ہو اور احتیاط کا طریق گذر چکا اور جہاں کہیں کہ بہت گہرا ہو اور رطوبات بہت جمع ہوں۔ اس سبب سے مجففات کا

اثر نہیں ہو سکتا تو چاہیے کہ اُس عضو سے نیچے جہاں کہ گہراؤ کی انتہا ہے چیر ڈالیں تاکہ مادّہ اُس راہ سے بالکل باہر آ جائے اور دوا خوب اثر کرے مرہم ملحم مردار سنگ باریک پیس کر سات چند زیت میں پکائیں جبکہ گاڑھا ہو جائے تو پھر اُتار کر تھوڑا انزروت دم الاخوین قند زرنفت اُس میں ملا کے حل کریں تاکہ یکساں ہو جائے اور سب سے بہتر یہ ذرور ملحم ہے صبر کندر دم الاخوین +

دوسری نوع قرحۂ مرکّب کے بیان میں یعنی وہ قرحہ جو دوسرے عوارض کے ساتھ مثلاً گوشت کی سیاہی اور سیلان فضول اور سوء ترکیب سے مرکب ہو اور سیلان فضول سے یہ مراد ہے کہ کسی عضو سے مادّہ قرحہ پر گرتا ہو **علاج** اوّل عوارض کو دفع کریں جن چیزوں سے کہ مناسب ہو اور اُن میں سے تھوڑا قرحۂ مرکب میں بھی بیان کیا ہے اور عوارض زائل ہونے کے بعد قرحہ کے علاج میں مشغول ہو **تیسری نوع قرحۂ عسرۃ الاندمال کے بیان میں** یعنی قرحہ کہ دیر میں اچھا ہوتا ہے اور اُس میں فساد زیادہ ہوتا ہے اور اُس کے تیرہ سبب ہیں اور ہر ایک کا سبب کے موافق ایک علامت و علاج ہے اوّل تو یہ کہ بدن میں خون کم ہو جائے اس سبب سے جو عضو کہ گیا گذرا ہو پیدا نہیں ہوتا ہے کیونکہ خون کے ہی سبب سے اعضا کا ملنا اور پیدا ہونا ممکن ہے اور یہی وجہ ہے کہ جن اعضا پر گوشت نہیں اُن میں اور بوڑھے آدمیوں کے بدن میں قرحہ دیر کر بھرتا ہے اور خون کم ہونے کی یہ علامت ہے کہ بدن دُبلا اور زرد ہو جائے اور قرحہ اور اُسکے حوالی میں خشکی معلوم ہو اور ورم نہ ہو اور سرخی کم ہو **علاج** قرحہ کے گرداگرد ہاتھ سے ملا کریں اور ایک کپڑا گرم پانی میں بھگو کے تکمید کریں اور جب مالش اور تکمید سے عضو میں سرخی اور پھولا پن معلوم ہو تو موقوف کریں کیونکہ اگر سرخ ہونے اور پھول جانے کے بعد بھی ملیں اور تکمید کریں تو بنا ہوا کام ہاتھ سے جائیگا اور ایسا ہی بہت گرم پانی سے تکمید نہ کریں کیونکہ جس قدر مادّہ کھچکر آیا ہے اُس سے زیادہ تحلیل ہو گا اور وہ غذائیں دیں جن سے خون پیدا ہو اور مرہم اسود کہ زفت اور زیت اور راتینج اور شکر اور مغز ساق گاؤ کا بنایا ہوا استعمال کریں کہ یہ مرہم خون کو جذب کرتا ہے اور گوشت پیدا کرتا ہے دوسرا یہ کہ خون فاسد ہو اسلئے اُس سے گوشت پیدا نہ ہو اور جو کچھ قرحہ والے عضو کا حصہ ہے اُس کا زرداب اور میل بن جائے اور اُس کی یہ علامت ہے کہ رنگ میں اور بدن میں فساد ظاہر ہو پھر اگر خون کے فساد کا یہ باعث ہے کہ جگر کا مزاج متغیر ہو گیا ہے تو بدن کا رنگ جگر کی حرارت اور برودت کے موافق سفید رنگ سا یا زرد ہو گا اور اگر طحال کے مزاج کا تغیر اس فساد کا باعث ہوا ہے تو بدن کا رنگ سیاہی مائل ہو گا اور خشکی پیدا ہو گا **علاج** اوّل فصد کھولیں تاکہ خون فاسد نکل جائے پھر طحال اور جگر کے مزاج کی اصلاح کریں جس طرح پر کہ ہر ایک کے باب میں مذکور ہے تیسرا یہ کہ بدن میں اور قرحہ والے عضو میں سوء مزاج آ کر اُس کی قوت کو ضعیف کرے اس سبب سے جو غذا کہ اُس عضو میں پہنچے عضو کی قوت اُس میں پورا پورا تصرف نہ کر سکے اور اس کا گوشت نہ بنا سکے اور اُس کی علامت قرحہ میں سُرخی اور سوزش اور درد کی شدت ہے **علاج** جونسی رگ کہ اس عضو کے موافق ہے کھولیں اور جسقدر کہ ضرورت ہو خون نکالیں اور تدابیر سطفی اور مبرّد عمل میں لائیں اور مرہم سرد استعمال کریں مثلاً مرہم اسفیداج اور وہ مرہم کہ مردا سنگ اور ہلدی کا بنتا ہے قرحہ کے گرداگرد طلا کریں اور ایک گدی پر صندل خشک باریک کر کے چھڑک کر قرحہ پر رکھیں چوتھا یہ کہ سوء مزاج سرد کے سبب عضو ماؤف کی قوت ضعیف ہو جائے اس کی یہ علامت ہے کہ رنگ تیرہ ہو جائے اور حرارت کے آثار نہ ہوں **علاج** مزاج کی تسخین کے لئے گرم غذائیں کھلائیں مثلاً ماء اللحم گرم مصالحہ کے ساتھ اور اُس کے مانند اور مویز اور انجیر کا کھانا نفع کرتا ہے اور عضو پر گرم پانی سے تکمید کریں اور مرہم باسلیقون کہ زفت اور راتینج اور قنہ اور موم اور زیت کا بناتے ہیں اور مرہم اسود کہ مردا سنگ کو باریک پیسکر زیت میں پکائیں یہاں تک کہ سیاہ ہو جائے پھر دوسری دوائیں کوٹ چھانکر اور زیت اُس میں ملا کے استعمال کرنا مفید ہے پانچواں یہ کہ سوء مزاج تر عضو ماؤف کی قوت کو ضعیف کر ڈالے اسکی یہ علامت ہے کہ قرحہ کا

گوشت نرم ہوجائے اور اُس میں زرداب اور رطوبت زیادہ ہو علاج مُلیّنہ اور تدبیر وغیرہ سے بدن کا تنقیہ کریں اور خشک غذائیں مثلاً ماہیچہ
بریاں اور بھُنے گوشت وغیرہ کھلائیں اور مرہم قوی التجفیف استعمال میں لائیں اُس کی ترکیب مردا سنگ سرکہ اور زیت ملاکر اور گلنار مازو
زردچوبہ جلا ہوا تانبا اسرنج شب اقلیمیا ان کو باریک پیسکر ملاکے مرہم بنائیں چھٹا یہ کہ سوء مزاج خشک کے سبب سے عضو کی قوت
سُست ہوجائے اور غذا پر تصرف نہ کرسکے اور اُس کی علامت قرحے میں اور بدن میں خشکی کا ہونا اور رطوبت اور میل کا کم ہونا
علاج نیم گرم پانی اور روغن بنفشہ سے قرحہ کے گرداگرد تکمید کریں اور مرطب غذائیں دیں مثلاً حریرہ اور چکنا شوربا اور بیضہ مرغ نیم برشت وغیرہ
اور ادویہ قلیل التجفیف مثلاً آرد جو اور آرد کرسنہ مرہم اور بط وغیرہ کی چربی میں ملاکے قرحہ پر استعمال کریں ساتواں یہ کہ قرحہ کے کنارے پر
یا اُس کے اندر گوشت سخت ہوجائے اس سبب سے قرحہ کے دونوں طرف نہ ملیں یعنی جب آلہ اُس میں ڈالیں تو یا اُس سے قریب ہوگا
تو نظر آئیگا اور اگر قرحہ کے عمق میں ہوگا تو کسی آلے کے چھونے سے دریافت ہوگا یعنی جب آلہ اُس میں ڈالیں تو معلوم ہو
کہ کسی سخت چیز پر لگتا ہے علاج جہاں کہیں کہ ممکن ہو کسی کھُرکھُری چیز سے چھیل ڈالیں اور اگر بہت غلیظ ہو تو لوہے کے آلے
سے قطع کریں اور اگر گہراؤ میں ہو اور آلے سے نہ کٹ سکے تو ادویہ اکالہ حادہ مثلاً فرفیون اور دیگ بردیگ سے فنا کریں اور
فنا کرنے کے بعد مرہم ملحمہ سے اچھا کریں آٹھواں یہ کہ قرحہ کے قعر میں استخوان گندہ اور فاسد ہوجائے اس سبب سے اُس میں سے
زرداب ہمیشہ جاری رہے اور مندمل کرنا مانع ہو اور علامت یہ ہے کہ قرحہ کبھی تو ظاہر میں اچھا ہوجائے اور چند روز کے بعد
پھر زخم ہرا ہوجائے اور زرداب بہے آئے اور صدید رقیق بدبودار جاری ہو اور اس قرحے کا خاصہ ہے کہ جب اُس میں سلائی ڈالیں
تو ہڈی تک پہنچے اس واسطے کہ گوشت سست اور نرم ہوگیا ہے اور شاید کہ ہڈی پر سلائی کی رگڑ کی آواز کان میں پہنچے اور یہ بات
اُس صورت میں ہے کہ استخوان کا غشا محیط فاسد ہوکر جدا ہوجائے اور استخوان برہنہ رہجائے علاج اس جگہ میں ہڈی
تک شگاف دیں اور تیز دوا اُس پر لگائیں تاکہ مردار گوشت فنا ہوجائے اور جبکہ تیز دواؤں کے استعمال سے خشک ریشہ ہوجائے تو
روغن نیم گرم اُس پر لگائیں تاکہ گوشت گندہ دور ہوجائے اور خشک ریشہ زائل ہو غرضکہ جب گوشت گندہ دور ہو اور استخوان ظاہر ہو
تو جس قدر کہ گندہ ہے کسی تیز چیز سے یا سوہان سے چھیل ڈالیں اور اگر تمام استخوان فاسد ہوگئی ہے تو وہ سب کا ٹکڑا نکال لیں اور اُس
جگہ کسی حیوان کی ہڈی میں سے اُس کے برابر بناکے رکھیں اُس کے بعد مُر اور کندر اور صبر وغیرہ ڈالیں تاکہ گوشت پیدا ہو فائدہ استخوان
دو طرح پر قطع کرتے ہیں ایک تو یہ کہ باریک آرہ سے کہ کنگھی کی صورت ہو قطع کریں دوسری یہ کہ استخوان کے گرداگرد پاس
پاس سے برابر بہت سوراخ کریں پھر اور کسی تیز آلے سے سوراخوں کے بیچ سے ہڈی کا لگاؤ چھڑا کے نکال لیں اور ظاہر ہے کہ
جس قدر استخوان فاسد ہے اُس کا قطع کرنا واجب ہے اور قطع کرنے وقت احتیاط کریں کہ پٹھہ یا آرہ کا سرا گوشت سالم میں یا دوسرے
اعضائے صحیحہ میں نہ پہنچے اور احتیاط کا حال انشاء اللہ کسر عظم میں بیان کیا جائیگا نواں یہ کہ قرحہ عفن اور خبیث ہو اس سبب سے جو نسا خون
کہ اُس کے حصے میں آتا ہے فاسد ہوکر پیپ بن جائے اور گیا ہوا عضو بھی پیدا ہو اور اُس کی یہ علامت ہے کہ قرحہ سیاہ ہو اور
کشادہ ہوجائے اور اس کا فساد اور عفونت نزدیک کے اعضا میں جلد سرایت کرجائے علاج خلط فاسد کے موافق بدن کا
تنقیہ کریں مثلاً اگر قرحہ میں لذع اور حرارت ہو اور اُس کے حوالی میں زردی ہوجائے اور زرد رطوبت اس سے بہے تو صفرا کا مسہل دینا
چاہیئے اور اگر قرحہ کے گرد سیاہی اور سختی ہے اور حرارت کی شدت نہیں تو مسہل سودا دیں اور اگر سفیدی غالب ہے اور بلغم سفید جاری ہے
تو بلغم کا مسہل دیں اور اگر اس میں درد اور سرخی ہے تو فصد کھولیں اور جاننا چاہیئے کہ فصد ہر حال میں مفید ہے کیونکہ خون اخلاط سے مرکب ہے
اُس کے تنقیہ سے ہر ایک خلط کا تنقیہ ہوجاتا ہے اور ہر صورت میں اُن چیزوں سے جو خلط ردی کے مناسب ہوں مزاج کی تبدیل کریں اور گوشت فاسد

کو گرانے کے لیے برگ کاسنی اور برگ خطمی اور عنب الثعلب کوٹ کر اور تھوڑا سا گھی اور روغن بنفشہ اس میں ملا کے ضماد کریں اور جب سُست گوشت
ساقط ہو تو مرہم زنگار اور سکہ استعمال کریں تاکہ باقی اجزاے فاسد بالکل دور ہو جائیں اور گوشت سُرخ صحیح نکل آئے اُسکے بعد گوشت جمانے
والے مرہموں سے اُس کو اچھا کریں دسواں[۱۰] یہ کہ قرحہ ایسے عضو میں پڑے کہ وہاں کا گوشت سُست اور نرم اور بُرا ہو جیسے استسقا والوں کا اور رطوبت
اور میل کی کثرت سے اُس میں خشکی نہ آئے اور زخم نہ بھرے علاج ادویہ اکّالہ اور سکہ قرحہ پر رکھیں تاکہ سُست گوشت دور ہو جائے۔ صحیح
اور مضبوط پیدا ہو پھر مدملات سے اچھا کریں گیارھواں[۱۱] یہ کہ قرحہ پر کوئی بڑی رگ واقع ہو کہ قرحہ کو ہمیشہ تر رکھے اس سبب سے اندمال
نہ ہوسکے علاج فصد کھولیں اور مطبوخ افتیمون سے طبیعت نرم کریں اور غذا کی اصلاح کریں اور فصد اور اسہال کے بعد اس رگ میں بھی
جو قرحہ پر آتی ہے فصد کھولیں اور یہ جو حکم کیا ہے کہ اس کی فصد بعد میں کھولیں اُس کی یہ وجہ ہے کہ امتلا کی صورت میں اوّل
اُسی سے تعرض کریں تو قرحہ سے زیادہ ایک اور بڑا مرض پیش آتا ہے بارھواں[۱۲] یہ کہ جو دوائیں اور مرہم کہ استعمال کرتے ہیں۔ اُن کا
مزاج قرحہ کے مزاج کے موافق نہ آئے مثلاً گرمی میں افراط کریں اس سبب سے بہت مادہ اس عضو کی طرف آنے لگے اور عضو کی قوت
اُس میں تصرف نہ کرسکے اور تسخین کے افراط کی یہ علامت ہے کہ دواؤں کے استعمال سے سرخی اور التہاب اور ورم زیادہ ہو علاج جو
دوائیں کہ استعمال میں آتی ہیں اُن کو چھوڑ دیں اور سرد مرہم استعمال کریں یا سردی میں افراط کی جائے اس سبب سے عضو کی قوت سُست
اور ضعیف ہو جائے اور غذا کو جذب نہ کرسکے اور نہ اُس میں تصرف کرسکے اور اُس کی یہ علامت ہے کہ قرحہ میں سختی ہو اور سبزی و سیاہی
مائل ہو علاج مرہم اسود استعمال کریں یا صفائی میں قصور رہے اور اس کی یہ علامت ہے کہ قرحہ میل سے بھرا رہے اور بُرا گوشت
نرم اور ڈھیلا اُس کے اندر لٹکا رہے علاج قوی التنقیہ دوائیں مثلاً مرہم اخضر کہ زنگار اور شہد وغیرہ سے بنایا ہو کام میں لائیں یا
اچھی طرح تجفیف نہ ہو اور اس کا نشان یہ ہے کہ قرحہ تر اور ڈھیلا رہے اور اس میں زرد آب زیادہ ہو علاج مراہم مدملہ قوی القبض کہ
گلنار اور مازو سے بنایا ہو استعمال کریں یا کوئی ایسی دوا استعمال میں آئے کہ سوزش اور تیزی کے سبب سے گوشت کو زیادہ فنا کر دے
اور نہ جمنے دے اور اُس گلے ہوئے گوشت کو جاہل طبیب زرد آب جان کر ادویۂ جلائیہ کو زیادہ قوی کریں اور مرض بڑھتا جائے پس
لازم ہے کہ زرد آب اور گلے ہوئے گوشت میں فرق بیان کیا جائے تاکہ ایسی خطا سے بچا جائے اور فرق یہ ہے کہ جو کچھ قرحہ سے نکلتا
اگر رقیق اور سرخ ہے اور درد اور سوزش سے آتا ہے تو جاننا چاہیے کہ گوشت گل کر آتا ہے اور اگر زرد ہے اور سیل غلیظ اس میں مل کر
آتا ہے تو وہ زرد آب ہے اور گوشت کے گلنے کا یہ نشان ہے کہ درد اور حرارت زیادہ ہو اور قرحہ ہر روز کشادہ ہونے لگے
علاج جن دواؤں کا استعمال ہوتا ہے اُن کو ترک کریں اور مراہم نرم کہ ان میں حدت اور لذع بالکل نہ ہو کام میں لائیں تیرھواں[۱۳]
یہ کہ بدن میں امتلا ہو اس سبب سے مادہ قرحہ میں آتا ہے اور بھرنے نہیں دیتا اور اس کی یہ علامت ہے کہ بدن میں امتلا اور
قرحہ میں رطوبت زیادہ ہو اور جاری رہے اس قسم کے قرحہ کو خبیرہ کہتے ہیں کیونکہ اس میں میل بہت ہوتا ہے علاج اوّل
مطبوخ ہلیلہ سے بدن کا تنقیہ کریں اور غذا کی تلطیف کریں اور تنقیہ کامل کے بعد ادویۂ قوی التجفیف سے قرحے کا معالجہ کریں
انتباہ خبیرہ خاے معجمہ سے اس قرحۂ عسر الاندمال کو کہتے ہیں کہ اُس میں بہت بڑا فساد ہو وَقالَ جالینوس فی شرح الفصول ہٰذہ القرحۃ
منسوبۃ اِلیٰ اَوّلِ مَن یَذکر اِنّھا حَدَثت علیٰ بدنہ وَہُوَ خیرون الطبیب یعنی اور جالینوس نے شرح الفصول میں لکھا ہے کہ یہ قرحہ
اُس شخص کی طرف منسوب ہے کہ اول اُسی نے بیان کیا کہ اُس کے بدن میں پیدا ہوا اور وہ خیرون طبیب ہے جو کچھی نوع ناگور
کے بیان میں یہ لفظ سین مہملہ سے بھی آتا ہے جان لینا چاہیے کہ جو نسا پرانا قرحہ عسر الاندمال ایسا ہوتا
ہے کہ پہونچنے کے بعد اُس پر چالیس دن گذر جائیں اسکو ناصور کہتے ہیں اور اس کا خاصہ ہے کہ اندر سے گہرا اور قعر میں

وسیع ہوتا ہے اور اُس کے اندر ہر طرف سے گوشت سخت اور سفید ہوتا ہے اور ہمیشہ اُس میں سے رطوبت جاری رہتی ہے اور درد کم
ہوتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس کا بہنا موقوف ہوتا ہے اور خشک ہو جاتا ہے اور کبھی اُس کا مُنہ ملتئم ہو جاتا ہے اور پھر کھل جاتا
ہے اور بہتا رہتا ہے اور اُسکا جوف کبھی تو سیدھا ہوتا ہے اور کبھی پیچدار اور ٹیڑھا ہوتا ہے چنانچہ اُس میں سلائی نہ جائے **فائدہ** کبھی
ناصور استخوان تک پہنچتا ہے اور اس کا نشان یہ ہے کہ جب اُس کے اندر سلائی ڈالیں تو صلابت معلوم ہو اور جو رطوبت بہتی ہے وہ لطیف اور
رقیق اور زردی مائل ہو اور کبھی پٹھے تک میں پہنچتا ہے اس کا یہ نشان ہے کہ سلائی ڈالنے سے درد شدید اُٹھے اور اس کی رطوبت
رقیق اور لطیف اور سفیدی مائل ہو اور کبھی رباط میں پہنچتا ہے اُسکا نشان ہے کہ سلائی ڈالنے سے درد اور صلابت کچھ نہ معلوم ہو اور رطوبت سفید
اور رقیق جاری رہے اور کبھی ورید میں پہنچتا ہے اُس کا یہ نشان ہے کہ خون غلیظ بہت سا ناصور سے آئے اور کبھی شریان میں پہنچتا ہے
اُس کا یہ نشان ہے کہ خون رقیق گرم اشقر جاری ہو اور آنکھ کے کوئے کا ناصور کبھی ڈھیلے میں پہنچتا ہے اور سینے کا ناصور کبھی غشا تک
پہنچتا ہے۔ جیسا کہ جالینوس نے اس کی حکایت لکھی ہے غرضکہ یہ ایسا مرض ہے کہ جس عضو میں ہوتا ہے اُس کو فاسد کرتا ہے اور
جاننا چاہیئے کہ کبھی ایک ناصور کے کئی مُنہ ہوتے ہیں سو اگر ایک ناصور ہے اور کئی جگہ سے پھوٹ نکلا ہے یا ہر ایک جدا جدا ناصور ہے
تو اسکی یہ علامت اس طرح پر ہے کہ جو رطوبت ہر ایک مُنہ سے نکلتی ہے اگر اُس کا رنگ یکساں ہو تو جاننا چاہیئے کہ ایک ہی ناصور ہے
اگر اس کا رنگ مختلف ہے مثلاً ایک منہ سے زرد اور دوسرے منہ سے سفید آتی ہے تو جان لیں کہ ہر ایک جدا ناصور ہے اور ہر ایک کی اصل
علیحدہ ہے **علاج** اوّل گلاب میں خاکستر درخت انگور ملا کے اُس سے قرحہ کو دھوئیں تاکہ زرداب خشک ہو اور قرحہ میل سے پاک ہو جائے اگر
زیادہ قوی کیا چاہیں تو دریائے شور کے پانی سے یا صابون کے پانی سے کہ اس میں کچھ زرنیخ اور نوشادر ملا لیا ہو دھوئیں اور دھونے کے بعد
پرانی رومی شراب میں ترکریں اور زرور اصفر ابرزرد ست اور قیمیرا اور مر اور دم الاخوین اور کندر اور سانیون اور زعفران سے بنا کے اس میں بھر کر قرحہ
میں رکھیں اور اسی طرح کئے جائیں جب تک کہ اچھا ہو اور اگر اس تدبیر سے اچھا نہ ہو تو چیر ڈالیں اور گوشت فاسد جو اُس کے گرداگرد ہے اسکو
لوہے سے یا تیز دواؤں سے دور کریں یہاں تک کہ گوشت سرخ نکلے پھر مدملات استعمال کریں اور جان لیں کہ ناصور کا چیرنا بہت سخت ہے۔
خاصکر اگر پٹھے کے نزدیک یا عضو شریف کے قریب ہے **ف** رازی کہتا ہے کہ یہ دوا ناصور کو ملتحم کرتی ہے اور اُس میں گوشت بھر لاتی ہے انزروت
دس درم کندر یا درد زنگار ایک ایک درم باریک پیس کے شہد کے ساتھ استعمال کریں کہ عجیب النفع ہے اور اُسی کا قول ہے کہ ناصور اور قروح
عسر الاندمال اور جو قروح کہ اُن کے اچھے ہونے کی امید نہیں تھی اسی دوا سے میں نے علاج کیا تھوڑے زمانے میں نفع ہوا اور اس باب میں
کوئی دوا اس کے برابر نہیں پس بہتر یہ ہے کہ اسی پہ اقتصار کریں اور طب یابس جو کچھ کہا ہے اس میں زیادتی نہ کریں اور انطاکی کہتا ہے کہ قروح
ساعیہ اور ناصور کے علاج میں اصل امر یہ ہے کہ سرکہ اور شہد اور شراب سے دھوئیں اور خاکستر موئے انسان و چوب انگور و کرنب و طرفا
و بادام تلخ و حجیق بارتنگ و قنطوریون دقیق کو قرحہ میں بھرا کریں **پانچویں نوع قروح ساعیہ کے بیان میں** وہ ایسے قروح ہیں کہ جمع
نہ ہوں یعنی اُن کے اندر ایسی جگہ نہ ہو کہ وہاں مادّہ جمع ہو اور ان میں بڑا خشک ریشہ پیدا نہ ہو اور رطوبت اور زرداب بھی ان میں سے
ہمیشہ نکلے اور اگر یہ رطوبت جلد اور گوشت صحیح پر پہنچے تو اُس کو بھی فاسد کرے اور اس قرحہ کو تپ لازم ہے کیونکہ عفونت شدید ہے اور
شاید کہ خفقان پیدا ہو اور قروح بلخیہ اسی قبیل سے ہوتے ہیں **علاج** فصد کھولیں اور صفرا کا مسہل دیں اور تعدیل کے لئے آب انارین اور آب تمر ہندی
پلائیں اُس کے بعد دردی شراب کئی بار طلا کریں تاکہ اُس کی حدت ساکن ہو اور اسکا فساد اطراف و جوانب میں نہ پھیلے پھر توتیا اور مردا سنگ
اور کاغذ سوختہ اور اقلیمیا سے نقرہ اور زنگار توبال نحاس اور مامیران باریک کرکے سرکے یا شراب میں ملا کے طلا کریں اور غذا آش غورہ اور سماق اور زرشک
اور اسفاناخ مرغ اور بزغالے کے گوشت کا بنائیں **فائدہ** توبال نحاس ایک چیز ہوتی ہے خاک کی صورت کہ جب تانبا گلاتے ہیں

تو اس پر آجاتی ہے اور اُس کو شیشہ گر اور منہیار استعمال کرتے ہیں اور قروح میں خشکی اور صفائی کرتی ہے اور اُن کو بھر لاتی ہے اور پھیلنے سے منع کرتی ہے اور تراب بوتہ سنجاس وہ مٹی کی کھریا ہے کہ جس میں تانبا گلاتے ہیں **چھٹی نوع قروح متآکلہ کے بیان میں** علاج فصد کھولیں اور صفرا کا مسہل دیں اور شربت سکنجبین سادہ یا آب انار سے تعدیل کریں اور قرحے کے گرداگرد جونکیں لگائیں اور عضو کو سرد پانی میں رکھیں یا ایک کپڑا اُس کے پانی میں یا گلاب میں ڈبوکر برف میں سرد کرکے اس پر رکھیں اور شراب سرکے میں ملاکے اس پر رکھیں تو مفید ہے اور یہ ضماد نفع کرتا ہے عدس مقشر پوست انار ترش تخم گل برگ مورد برگ حماض گل آرمنی کوٹ چھان کر سرکے میں ملاکے ضماد کریں اور برگ بارتنگ اور آرد جو اور برگ زیتون باریک کوٹ کر طلا کرنا مفید ہے اور ایسا ہی برگ حماض شراب میں پکاکے اور اگر ان دواؤں سے صحت نہ ہو تو تیز دواؤں سے یا لوہے سے قرحہ والے عضو کو قطع کریں تاکہ اس کے فساد کا اثر دوسرے عضو اور دل میں نہ پہنچے **ساتویں نوع اُن قروح کے بیان میں** کہ خون سوختہ سودادی سے جس کو طبیعت نے ظاہر بدن پر ڈالا ہے پیدا ہوں اور اس کی یہ علامت ہے کہ اول بڑی بڑی پھنسیاں پیدا ہوں بعدہٗ پھوٹ کر اُن میں زرد آب ہو جائے اور کھرنڈ سیاہ اور خاکستری رنگ بندھ جائے جیسا کہ داغ کا کھرنڈ ہوتا ہے اور اس کا خاصہ ہے کہ اُن میں درد بہت کم ہو اور اکثر منہ پر ہوجاتے ہیں علاج فصد کھولیں اور مطبوخ افتیمون اور نقیع ایارج فیقرا اور ماء الجبن سے سودا کا تنقیہ کریں اور یہ سفوف سودا کو کم کرتا ہے اور قوی الاثر ہے ہلیلہ کابلی ہلیلہ سیاہ افتیمون اسطوخودوس بسفائج گاؤزبان نمک ہندی کوٹ چھان کے سفوف بنائیں اور فصد اور اسہال کے بعد جونکیں لگائیں تاکہ جلا ہوا خون اُسی عضو سے نکلے پھر مرہم اسفیداج مرداسنگ اور زرد چوب اور سرکہ اور زیت سے بنایا ہوا استعمال کریں **فائدہ** کبھی سر کی جلد میں سرخ پھنسیاں نکل آتی ہیں پھر قرحہ ہو جاتا ہے اور شدت سے درد کرتا ہے ایسا کہ آدمی بیقرار ہو جاتا ہے اور اُس کا سبب بخارات غلیظہ دمویہ سوداویہ ہیں کہ قحف کے اوپر کے حجاب کے تلے ٹھہر جائیں اور ناریت کے زور سے حجاب کو جلاکے باہر آئیں **علاج** ملین چیزیں مثلاً کاسنی کے ڈنٹھل کوٹ کے روغن کنجد میں ملاکے ضماد کریں تاکہ جو نسیج غلیظ انجرے نارہی کہ نکلنے والے ہیں آسانی سے نکل آئیں اور جلد باہر آجائیں اور درد نہ ہو اور اگر اس ضماد میں تھوڑا آرد خطمی بڑھائیں تو بہتر ہے اور اُس کے بعد مرہم کافوری لگائیں تاکہ درد تھم جائے اور قرحہ بھر جائے اور مرداسنگ اور توتیا اور برگ حنا اور فتیل روغن گاؤں میں ملاکے اچھا مرہم ہوتا ہے۔ اور حمام کرنا فائدہ مند ہے اس لیے کہ انجرۂ غلیظ کو تحلیل کرتا ہے اور اُن کو آسانی سے نکالتا ہے اور تکمید رطب بھی اسی قبیل سے ہے **سولھویں فصل سقطہ اور ضربہ کے بیان میں** یہ کئی طرح پر ہے ایک تو یہ کہ اُس میں ورم گرم اور تپ اور تفرق اتصال اور ترف الدم شریک نہ ہوں **علاج** جو چیز کہ عضو کو مستحکم کرے مثلاً مغاث اور گل آرمنی اور اقاقیا اور برگ سرو اور چھیر ماش مقشر آتش کے پانی میں ملاکے ضماد کریں اور اگر اس جگہ اُسی وقت حجامت مع شرط کریں تو کلی نفع کرتا ہے دوسری یہ کہ ورم گرم اور تپ بھی اس میں شریک ہو **علاج** فصد کھولیں یا حجامت کریں اور گل سرخ اور عدس مقشر اور گل آرمنی اور مامیثا اور صندل اور فوفل ضماد کریں اور تپ کی حرارت جسقدر ہو اسی کے موافق مبردات دیں اور غذا میں ماش اور عدس اور سرنج اور تخوذ کھائیں اور جبکہ تپ اُتر جائے تو عضو کی تقویت کے لیے ریوند ایک حصہ سرخ بہیدانہ لک مغسول گل مختوم ہر ایک آدھا حصہ کوٹ چھان کے دو درم کے اندازہ سے چار درم تک سنجبین کے ساتھ پلائیں اور جو ضماد کہ پہلے لکھا گیا اس کو استعمال کریں **فائدہ** کسر اور وہن اور خلع میں مومیائی خالص کا کھانا اور ملنا بہت ہی نفع کرتا ہے اور باوجود اس کے ضربہ اور سقطہ کے درد کو تھامتا ہے تیسری یہ کہ سر پر واقع ہو **علاج** جبکہ ضربہ اور سقطہ شدید سر پر آئے تو جلد قیفال کی فصد کھولیں اُس کے بعد نرم حقنہ سے اور نقوع فواکہ سے طبیعت نرم کریں اور گلاب اور روغن گل اور کچھ سرکہ جوش کرکے تھوڑا عود باریک پیس کر اس میں ملاکے طلا کریں اور سک اور قصب الذریرہ شراب میں ملاکر ایسا ہی مفید ہے

اور جب ضربہ یعنی چوٹ آنے کے بعد تین دن گذریں تو مرغ کا بھیجا کھلائیں کیونکہ وہ باوجود غذائیت کے دماغ کو بھی قوت دیتا ہے اور جو نسا خون کہ اُس کے حجابوں سے بہتا ہے اس کو قطع کرتا ہے چوتھا یہ کہ سقطہ یا ضربہ سینے پہ آئے اس سبب کوئی اندر کی رگ پھٹ جائے اور خون بہنے لگے علاج کہربا گل ارمنی خون سیاوشان لک ہرایک برابر کوٹ چھان کے اُس میں سے دو درم کے مقدار لیکر خرفہ کے پانی میں یا نقوع سماق میں ملا کے پلائیں اور اگر ضرورت ہو تو آدھے چنے کے برابر افیون کھلائیں یا فقط وہی کھلائیں کہ قے الفور خون کو بند کرتی ہے اور اگر بدن میں امتلا ہو تو فصد باسلیق کو دوا پہ مقدم رکھیں پانچویں یہ کہ معدہ پہ لگے اور کوئی رگ پھٹ جائے علاج بدن کا تنقیہ کریں اور بسد اور کہربا گلقند میں ملا کے کھلائیں اور یہ ضماد کریں اقاقیا گل سرخ مصطگی آس سنبل ہرایک پانچ درم زعفران صبر حوز سرو ہرایک ایک درم آب بارتنگ میں ملا کے طلا کریں اور سیب اور بہی کا کھانا اور معدے پہ رکھنا مفید ہے چھٹی یہ کہ ضربہ اور سقطہ جگر پہ واقع ہو علاج ریوند فوہ ہرایک پانچ درم لک مغسول طباشیر ہرایک تین درم کوٹ چھان کے ایک مثقال لیکر گلاب یا عرق کاسنی اور سکنجبین کے ساتھ کھلائیں اور اس دوا کو ضماد کریں صندل سفید گل سرخ گل بنفشہ ہرایک پانچ درم آرد جو سات درم زعفران ایک درم کافور آدھا درم گلاب اور روغن میں ملا کے ضماد کریں اور اگر جراحت نہ ہو تو گل سرخ پانچ درم سنبل مصطگی دارچینی ہرایک دو درم آس تین درم لاذن دو درم لاذن کو روغن گل یا روغن خیرو میں ملا کے حل کریں اور سب دواؤں کو ملا کے ضماد کریں اور مغاث گل ارمنی مور و سب اجزا برابر باریک پیسکر ضماد کریں بہت اچھا ضماد ہے اور ریوند کو جلاب کے ساتھ کھانا نہایت ہی مفید ہے ساتویں یہ کہ عضلہ پہ آئے اور عضلہ منفسخ ہوجائے علاج جو رادعات گذرے ہیں اوّل ان کو ضماد کریں۔ اُس کے بعد جب خون گرنا موقوف ہو تو بابونہ اکلیل تخم کتان زوفا سے خشک برگ خطمی پودینہ مرزنگوش کے مطبوخ سے نطول کریں اور آرد جو اور زوفا سے تر اور پودینہ کو ہی ضماد کریں فائدہ عضلہ کے فسخ سے یہ مراد ہے کہ عضلہ کے بیچ میں تفرق اتصال ہوجائے خواہ طول میں خواہ عرض میں خواہ ایک جگہ خواہ کئی جگہ آٹھویں یہ کہ سقطہ اور ضربہ عصب پہ واقع ہو اس سبب اُس کے بعض اجزا ایک دوسرے سے جدا ہوجائیں علاج اوّل ایسی دوائیں طلا کریں کہ درد موقوف ہو اور یہ دوا نفع کرتی ہے آرد باقلا دس درم گل ارمنی ساڑھے تین درم صبر زعفران سک ہرایک ڈیڑہ درم آب بارتنگ اور گلاب اور کچھ روغن گل یا روغن سوسن میں ملا کے طلا کریں اور جب اذیت کا عصب پہ آنا موقوف ہو تو ایسی چیز استعمال کریں کہ نرمی لائے اور تحلیل کرے تاکہ وہاں کا مادہ تحلیل ہو اور اس باب میں خطمی بنفشہ اکلیل ضماد میں آتا ہے اور روغن نرگس شبت اور روغن اقحوان کا ملنا نویں یہ کہ ضربہ اور سقطہ مفصل پہ آئے اور اس کو سست کر ڈالے اور وہن اور دقت اُس میں پیدا کرے علاج روغن گل مفصل پہ ملیں اور اُس باریک پیس کر اُس پہ ڈالیں اور پٹیوں سے باندھیں نہ تو بہت کس کر اور نہ بہت ڈھیلا اور جان لیں کہ دنبے کی چکنی اور خرما دونوں کوٹ کر ملا کر اُس پہ رکھیں اور باندھ دیں اس باب میں بہت مفید ہے اور مفصل کی صلابت اور تکان کو زائل کرتا ہے فائدہ کبھی ضربہ اور سقطہ سے عصب میں التوا پیدا ہوتا ہے علاج ایسا ضماد کریں جس سے التوا زائل ہو اور صلابت میں نرمی آئے مثلاً دو خلیوں یا مقل پانی میں حل کر کے بیخ خطمی اور تخم مرو بنفشہ میں ملا کے یا اشق اور قنہ اور فرفیون دردی زیت میں ملا کے ہرایک صلابت کی زیادتی اور کمی کے موافق کام آتا ہے ف خجندی کہتا ہے کہ اگر ضربہ اور سقطہ کے سبب ورم ہو تو شربت عناب میں آدھا درم مومیائی معدنی ملا کے دیں اور یہ سفوف نافع ہے مومیائی معدنی فوہ گل مختوم لک مغسول آدھا آدھا درم نقوع تمر ہند کے ساتھ دیں دوسرا نسخہ ریوند چینی مومیائی آدھا آدھا درم گل کا ؤزبان ایک درم باریک پیس کے جلاب کے ساتھ دیں اور اگر قبض ہو تلیین رفع کریں سترھویں فصل مضروب بہ سیاط کے بیان میں یعنی کسی شخص کو تازیانہ اور بید اور لکڑی سے ماریں اس سبب اُس کا گوشت پوست کے نیچے متفرق ہوجائے علاج ہاتھ سے یا پاؤں سے دبائیں تاکہ گوشت کے اجزا اپنی اپنی جگہ

بیٹھ جائیں اور جب گوشت برابر ہو جائے تو ایک ٹکڑا کتان کا لے کر اُس کو سرد کر کے چوٹ کی جگہ پر رکھیں اور جب وہ کپڑا گرم ہو جائے تو بدل ڈالیں اور مرہم اسفیداج کا طلا کرنا درد کو ساکن کرتا ہے اور سردی پہنچاتا ہے اور عضو کو سخت اور مضبوط کرتا ہے اور بہت ہی نافع ہے اور عمدہ یہ علاج ہے کہ جب گوشت برابر ہو جائے تو ایک بکری کو ذبح کر کے اسی وقت اُس کا پوست جدا کرتے ہی اُس عضو پر لپیٹ دیں اور جب تک کہ خشک نہ ہو رہنے دیں وَقَالَ جَالِينُوسُ اِنَّ اَخْذَ جِلْدِ الْكَبْشِ حِيْنَ تَسْلُخُ فَيُوْضَعُ عَلٰى مَوْضِعِ الضَّرْبِ بِحَيْثُ تَجِلُدُ وَنَفَعَ الضَّرْبَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى اِنَّهُ يُبْرِئُ الضَّرْبَ فِي يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ یعنی اور جالینوس کہتا ہے کہ اگر بکری کی کھال ذبح کرنے کے بعد ہی کھینچ کر چوٹ کی جگہ پر رکھی جائے تو سب چیزوں سے زیادہ مفید ہے یہاں تک کہ چوٹ کو ایک رات دن میں اچھا کرے اور جہاں کہ چوٹ کے سبب جلد کے نیچے خون مردہ ہو اور رک جائے تو چاہیئے کہ روٹی کا گودا اور مولی کوٹ کر ضماد کریں کیونکہ روٹی کے گودے سے نرمی آتی ہے اور مولی تحلیل اور صفائی کرتی ہے اٹھارھویں فصل کسر اور خلع اور وثے اور وہن اور وہی کے بیان میں اور اس فصل میں چار قسمیں ہیں پہلی قسم کسر کے بیان میں یعنی ہڈی کا ٹوٹ جانا اور ہڈی کا ٹوٹنا نظر آتا ہے اگر اس کے اجزا بہت علیحدہ ہو جائیں اور اگر ان میں جدائی کم ہے اور استخوان کے اجزا ایک دوسرے سے بہت جدا نہیں ہوئے تو اس کا یہ نشان ہے کہ جب وہاں ہاتھ رکھیں تو اوپر نیچے ہاتھ کو معلوم ہوں علاج اول نرمی سے اُس عضو کو کھینچیں تاکہ استخوان کے دونوں سرے برابر آ جائیں اور اُن کو سیدھا پر لائیں اور پھر ایک جوڑ اور ٹکڑے کو اُس کی جگہ لیجائیں اور جب عضو صورت اصلی پر آ جائے تو پٹی سے باندھ دیں بہت کس کے اور نہ بہت ڈھیلا کیونکہ بہت کس کے باندھنا عضو کے مسامات اور مجاری کو تنگ کرتا ہے اس وجہ سے اُس میں غذا نہیں پہنچتی اور اکثر اگر اُسکے کھولنے میں دیر ہوتی ہے تو عضو مردہ اور متعفن ہو جاتا ہے اور اُس صورت میں اُسکو کاٹنا پڑتا ہے اور ڈھیلی بندش سے وہ اجزا نہیں ٹھہر سکتے کہ شکل طبعی پر جڑ جائیں اور اگر اس میں بعض اجزا آہستہ کھینچنے سے سیدھے اور درست نہ ہوں تو اُن کو ویسے ہی چھوڑ دیں اور بہت زور سے نہ کھینچیں کیونکہ اس میں بہت بڑا اندیشہ ہے اور باندھنے کا یہ طریقہ ہے کہ ایک پٹی ٹوٹے ہوئے عضو کے موافق لیویں اور اول جس جگہ کہ ٹوٹا ہے وہاں تین پیچ لپیٹیں پھر اوپر کی طرف لپیٹتے ہوئے جائیں اور ایک دوسری پٹی لیکر پھر ٹوٹنے کی جگہ پر چار پیچ دیکر وہاں سے نیچے کی جانب لپیٹتے ہوئے آئیں اور اگر کسر عظیم ہے تو تیسری پٹی بھی باندھ دیں اسطرح پر کہ اوپر کی جانب جہاں پہلی پٹی کی انتہا ہے وہاں سے لپیٹنا شروع کریں اور نیچے کی جانب جہاں دوسری پٹی تمام ہوئی ہے وہاں تمام کریں اور جاننا چاہیئے کہ جہاں ٹوٹا ہے پٹی کو اُسی جگہ مضبوط باندھیں اور اُس کے سوا اور جگہ ہلکی بندش رکھیں تاکہ غذا نہ رک جائے اور پٹی ہموار ہو اور اونچی نیچی نہ ہو اور پٹی کا عرض ٹوٹے ہوئے عضو کے موافق چاہیئے چنانچہ سینہ اور پہلو کی پٹی ایک بالشت عریض چاہیئے یا کم و بیش اور بازو اور پنڈلی کی پٹی تین انگشت یا چار انگشت اور علیٰ ہذا القیاس اور پٹی باندھنے کے بعد جس جگہ گڑھا رہ جائے ایسی طرح پر گدیاں رکھیں کہ تمام عضو سیدھا اور برابر ہو جائے اور کہیں اونچا نیچا نہ رہے اور گدیاں بہت زیادہ نرم اور پاکیزہ ہوں تاکہ عضو کو کوئی صدمہ نہ پہنچے اور گدیاں رکھ کر تختہ باندھ دیں اور اُن تختوں کو عربی میں جبائر کہتے ہیں اور جبیرہ اس کا مفرد ہے اور ہندی میں کھپیاں کہتے ہیں اور اُن کو ہم لکڑی سے بنائیں مثلاً انار کی لکڑی اور بید کی لکڑی وغیرہ اور ہموار بنائیں تاکہ خوب مل جائیں اور جس جگہ سے کہ تختہ ٹوٹے عضو سے مقابل ہو گا وہاں پر جو کچھ زیادہ دبیز اور پرکار رکھیں تو بہتر ہے اور تختہ چاروں طرف رکھنا چاہیئے تاکہ ٹوٹے عضو کی محافظت کرے اور جب جبائر کے باندھنے سے فارغ ہوں تو فصد کھولیں اگر کوئی امر مانع نہ ہو تاکہ ورم سے امن رہے اور مسہل خفیف سے طبیعت نرم کریں اور تلطیف تدبیر کریں اور سب غذاؤں سے بہتر چوزۂ مرغ کا مزورہ ہے اور ایک مثقال گل ارمنی جلاب کے ساتھ کھلانا ٹوٹی ہوئی ہڈی کو سیدھا کرتا ہے اور بہت نافع ہے اور مومیائی فارسی بھی سریع الاثر ہے اب جاننا چاہیئے کہ پھپولوں کو دو یا تین دن سے

پہلے کھولنا نہ چاہیے۔ مگر جس صورت میں ضرورت پڑے مثلاً درد بہت ہو جائے اور پٹی کے نیچے سرخ ہو جائے یا خارش حد سے زیادہ
پیدا ہو اُس صورت میں لازم ہے کہ کھول ڈالیں خواہ کسی وقت کھولیں اور کچھ دیر تک ہوا میں رکھیں تاکہ بیمار کو راحت ہو اور اگر خارش کی
ایذا ہو تو نیم گرم پانی کہ بہت گرم نہ ہو اُس پر ڈالیں تاکہ رطوبت لذاعہ تحلیل ہو اور حرارت ساکن ہو اور آرام دینے کے بعد پٹیوں کو گلاب اور روغن گل
اور سرکے میں تر کرکے پھر باندھیں اور گلاب وغیرہ کا نفع یہ ہے کہ عضو کو قوت دیں اور جونسے فضلات سے لذع اور خارش پیدا ہوا اسکو
وہاں سے ہٹائیں اور کبھی جلد اور گوشت کا رنگ متغیر ہوتا ہے اور پوست اُبھر آتے اس سبب سے بندش کھولنے کی ضرورت ہو جبکہ ایسا حال
ہو تو تختیاں نہ باندھیں اور پٹی اور گدی کی بندش پر اکتفا کریں اور جہاں کہیں کہ سات دن گذریں اور درد اور کوئی دوسرا عارضہ پیدا نہ ہو
اور عضو سے حرارت غریبہ بھی زائل ہو تو چاہیے کہ پٹی کو پہلی نسبت سے کچھ زیادہ سخت باندھیں لِأَنَّ الرَّبْطَ الشَّدِيدَ أَضْبَطُ لِلْجَبِيرَةِ وَيُمْكِنُ أَنْ يُزِيلَ
وَأَحْفَظُ لِالْتِئَامِ الْعَظْمِ مَعَ حُصُولِ الْأَمْنِ فِي هٰذَا الْوَقْتِ مِنَ الْحِكَّةِ وَالْوَرَمِ یعنی اس لیے کہ مضبوط باندھنا ٹوٹے ہوئے عضو کو ٹلنے نہیں دیتا
اور اُس کی حفاظت کرتا ہے اور حال یہ ہے کہ اُس وقت میں خارش اور ورم کا خوف نہیں رہا اور اس صورت میں جبائر کو نہ کھولیں مگر
چار پانچ دن کے بعد اور ضمادات جبر استعمال کریں اور تغلیظ کی تدبیر کریں یعنی اُس وقت لطیف غذائیں چھوڑ کر اغذیہ غلیظ لزجہ کھلائیں۔
تاکہ ٹوٹا عضو مضبوط ہو جائے مثلاً کلہ پایہ اور ہریسہ اور گائے کی اوجھڑی وغیرہ اور چانول اور بیضۂ مرغ بھی مفید ہے۔ اور ضماد جبر یہ ہے
عدس مقشر گل ارمنی اقاقیا کوٹ چھان کے آس کے پانی میں ملا کے استعمال کریں ضماد جبر مصر خطمی سپید اقاقیا گل سرخ گل ارمنی
باریک بنا کے انڈے کی سفیدی میں ملا کے ضماد کریں اور اگر زیادہ گرم کیا چاہیں تو مرزنجوش اکلیل برگ سرو ملائیں فائدہ
مرض کے آخر میں جبکہ وشیذ کے پیدا ہونے کا وقت ہو تو پٹی کو ہلکا باندھیں اور ہر پیچ میں بندش کو زیادہ ہلکا رکھیں کیونکہ سخت
باندھنا وشیذ کو دباتا ہے اور اُس کے پیدا ہونے کو مانع آتا ہے اور وشیذ کی پیدائش کا یہ نشان ہے کہ پٹی اور گدی پر خون معلوم
ہو خواہ یہ خون جبکہ آئے خواہ ٹپک کر اور چھنکر آئے اور جب تک کہ وشیذ سخت نہ ہو ہرگز عضو کو حرکت قوی نہ دیں۔ کیونکہ حرکت
سے ہل جاتا ہے اور اپنی جگہ سے ٹل جاتا ہے اور ایسا ہی ٹوٹے عضو کو ایک وضع پر نہ رکھیں تاکہ اعصاب اور عضلات سخت
ہوکر اسی وضع پر نہ رہ جائیں اور عضو حرکت نہ کر سکے بلکہ جب کچھ استحکام معلوم ہونے لگے تو کچھ حرکت دیں یہاں تک کہ بالکل صحت ہو جائے
اور ایسا ہی تختیوں کو جلد موقوف نہ کریں اگرچہ ہڈی کے جڑ جانے کا گمان معلوم ہو کیونکہ ممکن ہے کہ وشیذ مضبوط نہ ہوا ہو اس سبب
عضو ٹیڑھا ہو جائے کیونکہ جبائر کے سبب سیدھا رہتا تھا اُن کا باندھنا موقوف ہوا اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دس دن یا بیس دن
جبائر کو بندھا رکھیں اور کچھ مضرت نہ ہو لیکن احتیاط کا مقتضا یہ ہے کہ کئی دن کے بعد کھولتے رہیں تاکہ اگر جلد کے رنگ میں اور گوشت
کے حال میں تغیر آئے تو اُس کا تدارک کریں اور صاحب ذخیرہ کہتا ہے کہ جبائر کو پانچ دن سے پہلے نہ کھولیں مگر جہاں کہیں اس بات کا
خوف ہو کہ عضو ٹیڑھا ہو جائے گا یا کوئی بڑی آفت پیدا ہو گی اور ٹوٹا عضو جتنا بڑا ہو اسی قدر جبائر کو زیادہ مدت تک رکھیں اور اس بات کو خوب
یاد رکھیں کہ ہلتا اور کھسکتا ہوا عضو نہ رہ جائے اور اگر تحقیق ہے کہ نہ باندھنے میں کوئی خوف ہو تو جلد باندھنا چاہیے اگرچہ پہلا ہی دن ہو۔
انتباہ ٹوٹی ہوئی ہڈی دوبارہ آپس میں مل نہیں جاتی۔ مگر لڑکپن میں سو لڑکپن کے بعد اتنی بات ہوتی ہے کہ خالق جلشانہ کے اذن سے
ٹوٹی ہوئی ہڈی کے گرد اگرد ایک غضروف کا غلاف وشیذ کی طرح جم جاتا ہے اور ٹوٹے ہوئے عضو کو مضبوط رکھتا ہے سو بیمار کو لازم ہے کہ جو
چیزیں اخلاط کو لطیف اور وشیذ کے مادے کو تحلیل کرتی ہیں مثلاً قوی حرکتیں اور شدت اور جماع اور فصد اور ہوائے گرم وغیرہ ان سے پرہیز کرے اور جاننا
چاہیے کہ جہاں کہیں کسر کے ساتھ ورم بھی شریک ہو تو چاہیے کہ نرد کو یعنی سرد عصارہ میں گھسکر طلا کریں اور ایسا ہی کھلا رکھیں جب تک کہ
ورم زائل ہو اور اگر اُس کو باندھنا چاہیں تو بہت نرم باندھیں اور ہر روز بلکہ ایک دن میں دو بار کھولیں جب تک کہ ورم موقوف ہو

پھر جو کچھ کسر کی تدبیر ہے اس پر عمل کریں اور جہاں کسر کے ساتھ گوشت میں بھی کوفت پہنچے تو چاہیئے کہ کٹے ہوئے گوشت پر پچھنے دیکر
خون نکالیں تاکہ فساد اور تاکّل اور تعفّن سے بچا رہے اور جہاں کسر کے ہمراہ جراحت ہو تو چاہیئے کہ تختہ اور رفادہ کو زخم کی جگہ سے الگ رکھیں
یعنی زخم کو کھلا رکھیں اور اُس کے گرداگرد پٹیاں اور کھپچیاں باندھیں جس شکل سے مناسب ہو۔ قَالَ صَاحِبُ الْاَسْبَابِ وَالْعَلَامَاتِ وَیُغَطّٰی
فَمُ الْجُرْحِ بَلْ یُشَدُّ عِصَابَۃٌ عَلٰی فَمِ الْجُرْحِ عِنْدَ شَفَۃِ الْعُلْیَا وَیُدَرَّبُ اِلَی الْاَسْفَلِ وَاُخْرٰی عِنْدَ شَفَۃِ السُّفْلٰی وَیُدَرَّبُ اِلَی الْاَعْلٰی لِیَصِلَ اِلَیْہِ الدَّوَاءُ
وَیَخْرُجُ عَنْہُ الصَّدِیْدُ یعنی اور صاحب اسباب وعلامات کہتا ہے کہ زخم کا منہ نہ ڈھانکیں بلکہ زخم کے منہ سے اوپر جہاں اوپر کا لب ہے ایک
پٹی باندھیں اور خم دیکر نیچے کی جانب لائیں اور دوسری پٹی نیچے کے کنارے پر باندھیں اور خم دے کے اوپر لے جائیں۔ تاکہ اُس میں
دوا پہنچے اور پیپ نکلتی رہے اور عصابہ اور جبیرہ کو بہت سخت نہ باندھیں تاکہ درد سے امن رہے اور زخم کے مُنہ پر پرانی روئی ہر روز
رکھیں تاکہ زرد آب کھینچ لے اور ورم اور ہوا سے بھی بچا رہے اور جبائر اور رفائد کو ہر روز یا تیسرے روز حاجت کے موافق کھولا کریں۔
اور مراہم اور ذرور کہ لکھے گئے ہیں ان سے زخم کا تدارک کریں اور اگر ورم پیدا ہونے کا اندیشہ ہو تو رفادہ کو سرکہ اور گلاب میں تر
کریں اور سرد کر کے زخم کے گرد رکھیں تاکہ آماس کو منع کرے اور اس حالت میں مرہم استعمال نہ کریں خاصکر گرمی میں تاکہ عفونت کا
اندیشہ نہ ہو اور اگر بڑا زخم ہے یا کہیں ایسی جگہ ہے کہ وہاں جبائر کا رکھنا ضروری ہے تو چاہیئے کہ زخم کے دونو طرف رفادہ رکھکر
اُسپر جبائر رکھیں ایسی طرح پر کہ جراحت کو صدمہ نہ پہنچے اور مرہم اُس میں جا سکے اور زرد آب اور پیپ اُس میں سے نکل سکے پھر ایک پٹی جبائر
پر لپیٹ دیں تاکہ مکھی کا اور ہوائے سرد اور گرم کا زخم میں گذر نہ ہو اور جہاں کہیں کہ ٹوٹے ہوئے زخمی عضو سے خون جاری ہو تو چاہیئے کہ مُر اور کندر
اور دم الاخوین اور صبر باریک پیسکر زخم پر ڈالیں اور اگر بدن میں خون زیادہ ہے تو جانب مخالف میں فصد کھولیں اور نہیں تو جانب مخالف
میں باندھنے سے یا کسی اور تدبیر سے اس کو جانب مخالف میں پھیر دیں تاکہ دوا جلد اثر کرے اور اگر استخوان ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں
اور پوست کو پھاڑ کے باہر نہ نکلیں اور پوست کے نیچے رہیں اُس کا نشان یہ ہے کہ جب اُس پر ہاتھ پھرائیں تو ایسی آواز آئے
کہ گویا ہاتھ کے نیچے خشخاش کے دانے جنبش کرتے ہیں بشرطیکہ استخوان بہت چور چور ہو جائیں اور نہیں تو جوڑا کا اونچا نیچا ہونا اس کا
گواہ ہے اور ایسے ٹوٹ جانے کی یہ تدبیر ہے کہ اول آہستگی اور نرمی سے اُن ٹکڑوں کو اُن کی جگہ ہاتھ سے بٹھلائیں تاکہ بہت درد
نہ ہو اور اگر ہڈی کا کوئی ٹکڑا کھڑا ہو جائے اور درد کی شدت ہو اور ہاتھ کے زور سے اپنی جگہ پر نہ بیٹھے تو چاہیئے کہ اس جگہ شگاف
دیں۔ پھر اگر یہ ٹکڑا ہڈی سے جدا ہو گیا ہے تو باہر نکال لیں اور اگر کچھ لگاؤ رکھتا ہے تو کاٹ دیں جیسا کہ بیان کیا جائیگا اور اگر استخوان
ریزہ ریزہ ہو گئے تو اُن سب ٹکڑوں کو باہر نکالیں اور اسکی اصلاح کے بعد زخم کا علاج اور ٹوٹے عضو کی تدبیر کریں اور ٹوٹی ہوئی
ہڈی کا ٹکڑا اس طرح قطع کیا جاتا ہے کہ نرم سندانے کے اندازے پر اُس ٹکڑے میں سوراخ کریں اور وہاں رکھیں اس طرح پر کہ وہ ٹکڑا
اُس سندان کے سوراخ سے باہر آ جائے پھر ایک پرت بھی اسی صورت سے سندان پر رکھیں اور ٹکڑے کو اُس میں سے بھی باہر نکال لیں اور
آہستہ آہستہ دبائیں یہانتک کہ شظیہ یعنی ہڈی کی جڑ پر آرہ کا پہنچنا ممکن ہو اور اُسی کو جڑ سے کاٹ ڈالیں اور اس کام کے لئے آرہ باریک اور
تیز اور کنگھی گردن کے آرہ سے بھی سبک ہونا چاہیئے اور شکستہ بند استخوان میں برمے سے بہت سے سوراخ کر کے اسکو قطع کرتے ہیں
جیسا کہ قروح میں بیان کیا گیا اور اُس میں خطرہ ہے کیونکہ ممکن ہے کہ برمے کا سر استخوان سے نکل کر عضو سالم یا شریف میں جو وہاں
سے قریب ہو ایذا پہنچائے اور اس بات کی احتیاط یہ ہے کہ ایک تختہ باریک نیم استخوان کے تلے رکھیں تاکہ برمے کا سر اندازے سے باہر
نہ جائے اور یہ بھی خوف سے خالی نہیں غرضیکہ جب تک آرہ سے قطع ہو سکے برمے کو ہاتھ نہ لگائیں فائدہ ہر ایک ٹوٹے عضو کے انجبار یعنی جڑ جانے
کی میعاد میں جاننا چاہیئے کہ ناک دس دن میں بستہ ہو جاتی ہے اور پہلو کے استخوان بیس دن میں اور ساعد کے استخوان اور اُس کے مانند تیس

یا چالیس دن اور ران کے استخوان پچاس روز میں اور شاید کہ تین یا چار مہینے میں بستہ ہو جائے اور جان لیں کہ جب انجبار کی مدت گذر جائے اور
استخوان بستہ نہ ہو تو دو حال سے خالی نہیں ایک تو یہ کہ وہاں مادّہ فاسد ہوگا کہ وشیذ کو مانع آتا ہے اور اُس کی یہ تدبیر ہے کہ اُس جگہ کو ناخن
سے آہستہ آہستہ کھجلائیں اور ہتھیلی سے ملیں تاکہ وہ جگہ گرم ہو جائے اور بُرا مادہ یعنی خون فاسد کہ وہاں موجود ہے تحلیل ہو اور اچھا خون
اور قوی وہاں آجائے اور بڑے زخم کہ دشواری سے اچھے ہوتے ہیں اُن کو بھی اسی طریق سے اچھا کریں دوسرا یہ کہ کوئی ایسا کام وقوع
میں آئے کہ انجبار کے لائق نہ ہو اور اُس کے اقسام ہیں مثلاً ٹوٹے ہوئے عضو پر پانی بہت ڈالنا اور بندش کو جلد جلد کھولنا
اور عضو کو استحکام سے پہلے حرکت دینا اور رفائد اور عصابہ بہت ڈھیلا یا بہت کس کے باندھنا اور لطیف غذاؤں کا کھانا جن سے
وشیذ کے قابل خون نہ پیدا ہو اور غذا کا کم کرنا بھی اسی قبیل کا ہوتا ہے اور ہڈی کا ریزہ عضو میں رہ جانا یہ سب امور انجبار میں دیر کرتے ہیں
اور تدبیر یہ ہے کہ ترک کریں اور سبب کو زائل کریں پھر جہاں کہیں کہ غذا کی قلت اور لطافت اُس کا سبب ہے تو اغذیہ مغلّظہ دیں اور تکمید
کریں تاکہ ٹوٹے ہوئے عضو میں غذا کھینچ آئے **انتباہ** صفراوی اور خشک مزاج آدمی کی ہڈی دیر میں جُڑتی ہے کیونکہ اُن کا خون
لزج نہیں ہوتا اور یہی وجہ ہے کہ جس کی ہڈی ٹوٹے اُس کی غذا کے لئے ہریسہ اور پایہ اور کعک وغیرہ جو چیز کہ لزج ہو مقرر کی ہے
فائدہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ٹوٹے ہوئے استخوان میں بستہ ہونے کے بعد تعقّد اور صلابت باقی رہتی ہے اور شاید کہ اس تعقّد سے ایذا
ہو اور حرکت سے اور بہت کام کرنے سے مانع ہو خاص کر اگر مفاصل کے قریب ہے اور اگر اُس سے ایذا نہ ہو تب بھی اس وجہ سے
کہ ایک بدصورتی ہے اُس کا زائل کرنا ضروری ہے **علاج** اگر وہ تعقّد متحجّر نہ ہوا ہو اور اسکو پیدا ہوئے تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہو تو چاہیے
ایک سیسے کا پتر یا قابض دوائیں اُس پر رکھ کر اور مضبوط پٹی کھینچ کر باندھ دیں تاکہ تحلیل نہ ہو اور اگر متحجّر ہو گیا اور پیدا ہوئے پر عرصہ دراز
گذر گیا تو چاہیے کہ چربیاں اور مغز اور روغن اور مرہم صلابت پر رکھیں تاکہ تعقّد نرم ہو اور گرم پانی سے نطول کرنا مفید ہے اور یہ ضماد نرم کرتا ہے
لبنی اور قنہ اور جاؤشیر اور اشق اور مقل وغیرہ گرم روغنوں میں ملا کے اور نطول اور مرغ کی چربی حل کرکے نبیذ میں ملا کے استعمال کریں اور اگر
بجائے روغن اُن کا [illegible] داخل کریں تو بہتر ہے خاصکر دردی زیت **فائدہ** اگر بندش کے وقت استخوان میں خم رہ جائے یا باندھنے کے بعد خم ہو جائے
اور اُس کو توڑ کر سیدھا بنانا چاہیں تو اُس کی یہ تدبیر ہے کہ اول ملین دوائیں کہ اُن کا تعقّد میں مذکور ہے اس جگہ ملیں تاکہ نرم ہو جائے اور کُنجے
کی چکنی اور دردی زیت کا ملنا اور آبزن میں بیٹھنا اور دنبہ کی چکنی پگھلا کے اور مغز پستہ اور بادام اور مغز پنبہ دانہ اور مغز تخم بید انجیر ضماد کرنا
وشیذ اور تعقّد کو نرم کرتا ہے اور بہت مؤثر ہے جبکہ وشیذ نرم ہو جائے تو عضو کو ہلائیں اور استخوان کو توڑ دیں اور سیدھا کرکے باندھ دیں
اور اگر خم بھی ہو جائے تو جیسا کہ اوپر لکھا ہے اُس کی بھی رعایت رکھیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب عضو نرم ہو جائے جیسا کہ چاہیئے
اور کھینچیں تو خود بخود جگہ پر آجاتا ہے اور توڑنا نہیں پڑتا اور یہ بہت سالم ہے اور جب تک اس طریق سے ہڈی سیدھی ہو ہرگز توڑنے کا
ارادہ نہ کریں کیونکہ توڑنے میں بڑے آفات ہیں اور جب توڑ کر باندھیں تو احتیاط کریں کہ پھر ٹیڑھا نہ ہو **دوسری قسم خلع کے**
بیان میں خلع خاء معجمہ کے فتحہ سے ایسا مرض ہے کہ استخوان جس گڑھے میں مفصل کے وسیلے سے دوسرے استخوان سے
مرکب ہے اُس میں سے بالکل نکل آئے اور اُس کی یہ علامت ہے کہ عضو کی شکل متغیر ہو اور مفصل میں گڑھا ہو جائے اور اُس مفصل کی
حرکت باطل ہو اور اگر اس خلع والے عضو کو دوسری جانب کے عضو پر جو اس کے مشابہ ہے قیاس کریں تو چھوٹے اور بڑے ہونے
میں اور راستے اور خم ہونے کی وجہ سے اور حرکت کے کرنے اور نہ کرنے سے فرق معلوم ہو لیکن اگر خلع بازو اور ران کے مفصل میں
ہو اُسکا پہچاننا مشکل ہے لِاَنَّ رَاْسَ الْعَضُدِ اِذَا انْخَلَعَ يُدْخَلُ فِي الْاِبْطِ وَلَا يَظْهَرُ فِيهِ الْاِنْخِلَاعُ ظُهُوْرًا بَيِّنًا لَا النُّتُوُّ وَلَا الْغُؤُوْرُ [illegible]
وَلَا كَثِيْرًا مِنْهَا لِكَثْرَةِ [illegible] وَقِسْ عَلَيْهِ مَفْصِلَ الْوَرِكِ یعنے اس لئے کہ اس میں خوب فرق ظاہر نہیں ہوتا

کیونکہ جب بازو کا سر مفصل سے نکلتا ہے تو ابط یعنی بغل میں آتا ہے اور اُس میں خم اچھی طرح معلوم نہیں ہوتا اور نہ مبہت اونچا نیچا
معلوم ہوتا ہے اور اس میں اور اُس کے مقابل کے عضو میں بہت مخالفت معلوم نہیں ہوتی ہے اور مفصل ورک کو اسی پر
قیاس کریں غرض کہ ہر ایک عضو کے خلع یعنی اُکھڑ جانے کی علامت اور تدبیر علیحدہ ہے چنانچہ علاج کلی کا ذکر کہ جمیع انواع میں کام آتا
ہے اوّل بیان کرتے ہیں پھر ہر ایک کا بیان علیحدہ نوع میں لکھتے ہیں **علاج** جبکہ عضو اپنی جگہ سے اکھڑ جائے اور کوئی امر مانع نہ ہو
اور اس بات کا اندیشہ ہو کہ درد کے سبب سے اُس عضو پر مادہ آپڑے گا تو اوّل فصد کھولیں خاصکر اُس رگ میں جو اُس عضو کے مفصل ہو
اور ایک مثقال گل ارمنی قند اور گلاب کے جلاب میں ملا کے کھلائیں اور فلوس خیار شنبر اور ترنجبین اور تمر ہندی اور آب لبلاب یا آب
فواکہ اور شکر سے طبیعت نرم کریں اور غذا مزورہ روغن بادام ملا کے کھلائیں تاکہ تپ اور ورم سے امن رہے پھر دیکھیں کہ خلع بسیط ہے
یا جراحت یا آماس یا قرحہ سے مرکب ہے اگر مرکب ہو تو پہلے قرحہ اور جراحت اور آماس کا علاج کریں پھر خلع کی تدبیر کریں خصوصًا
اگر خلع کسی بڑے مفصل میں ہو لیکن اگر کسی ایسے عضو میں ہو کہ اپنی جگہ پر آسانی سے آجاتا ہے تو اُسکی جگہ پر لائیں اور زخم اور ورم پر
التفات نہ کریں اور اپنی جگہ اور ٹھکانے پر اس تدبیر سے آتا ہے کہ اُس عضو کو آہستہ آہستہ تھوڑا تھوڑا داہنے بائیں ہلائیں پھر آہستہ آہستہ
کھینچیں تاکہ اپنی جگہ پر آبیٹھے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب عضو اپنی جگہ پر بیٹھتا ہے تو آواز آتی ہے اس سے معلوم ہوجاتا ہے کہ اپنی جگہ پر
آگیا اور جب عضو اپنی جگہ پر آجائے تو باندھ دیں کہ پھر نہ نکلے لیکن اگر باندھنے سے درد کی شدت ہو تو بندش کھولیں اور عضو کو ویسا
ہی احتیاط سے رکھیں اور سوکھا کپڑا اُس پر نہ باندھیں۔ کیونکہ خوف ہے کہ وہ جگہ گرم ہوجائے اور ورم پیدا ہو سو بہتر ہے کہ مغاث
گل ارمنی برگ مورد کے پانی میں ملا کے اُس میں کپڑا بھگو کے سرد کر کے باندھیں اور آدھا جوش کے پانی میں ملا کے کپڑا اُس میں
بھگو کے سرد کر کے باندھ دیں اور جو کا آٹا آب برگ مورد میں ملا ہوا اچھا ضماد ہے اور پٹی بہت سخت نہ باندھیں اور تین چار پیچ سے زیادہ
نہ دیں۔ **ف** سمرقندی کہتا ہے کہ خلع خواہ کسی عضو میں واقع ہو لائق یہ ہے کہ آہستگی سے عضو کو کھینچیں اور سختی نہ کریں اور جب اپنی جگہ اور
شکل اصلی پر آجائے تو پھر ضماد مقوی مثل مغاث اقاقیا گل ارمنی صبر ماش مقشر مر آب مورد میں ملا کے ضماد کریں اور پٹیاں
اُس کے موافق باندھیں اور لازم ہے کہ عضو کو اُس کی جگہ پر لانے میں تاخیر نہ کریں **فائدہ** جبکہ کسر اور خلع میں گوشت اور پوست
بھی جدا ہوجائے تو چاہیئے کہ اُس کھلے ہوئے گوشت و پوست کو کاٹ ڈالیں اور روغن زیت گرم کر کے وہاں داغ دیں۔ تاکہ
استخوان کو نہ بگاڑے جیسا کہ نقل کرتے ہیں کہ کسی زمانے میں ایک شخص کے مونڈھے پر ایک پتھر آپڑا اور اُس جگہ سے اُس کا
پوست اور گوشت کھل گیا اور بازو کے استخوان ننگے ہوگئے اور ہانس اپنی جگہ سے نکل گیا ایک شکستہ بند جاہل نے ایسا کیا
کہ ہڈی کو اُس کی جگہ پر بٹھایا اور گوشت اور پوست کو اپنی جگہ پر رکھ کر باندھا سو وہ گوشت سڑ گیا اور استخوان بھی اُس کے سبب
فاسد اور سیاہ ہوگئے اور خلع سے بھی بڑھکر سخت آفت برپا ہوئی اور علامت اور علاج کہ ہر ایک عضو سے مخصوص ہیں ہر ایک کا بیان
نوع علیحدہ میں آتا ہے **پہلی نوع** خلع فک کے بیان میں یعنی جبڑے کا اُتر جانا اس کی یہ علامت ہے کہ منہ کھلا رہ جاتا ہے اور
دانت آپس میں برابر نہ ہوں **علاج** ایک آدمی کو حکم کریں کہ بیمار کا سر پکڑ لے اور منہ اگر چہ کھلا ہُوا ہے۔ مگر زیادہ کھولے اور جبڑا
سیدھا رکھے اور طبیب جبڑے کو پکڑ کے آہستہ آہستہ ہلائے اور داہنے بائیں لاکر اُس کو جگہ پر بٹھلائے اور طبیب بیمار
کے پیچھے بیٹھے اور فک کو اپنی طرف کھینچکر اوپر لیجائے اور اُس کی جگہ بٹھلائے تو بہتر ہے اور اولے یہ ہے کہ حمام میں لیجائیں
اور روغن بنفشہ یا بادام ملیں اور گرم پانی ڈالیں تاکہ وہ عضو نرم ہوجائے پھر اُس کو اُس کی جگہ پر لائیں۔ اس طریق سے باسانی
اپنی جگہ پر آجاتا ہے **دوسری نوع** خلع ترقوہ کے بیان میں یعنی چنبر گردن جس کو ہندی میں ہانس کہتے ہیں۔ اُس کی علامت

یہ ہے کہ اُس مقام میں گڑھا پڑ جائے اور ہاتھ سر پر نہ پہنچ سکے علاج ہاتھ سے درست کر کے اُس کی جگہ پر بٹھا کے باندھ دیں تیسری
نوع خلع منکب کے بیان میں جس کو فارسی میں دوش اور ہندی میں مونڈھا کہتے ہیں یہ ایسا مفصل ہے کہ اس کا اُتر آنا اور چڑھ جانا
آسان ہوتا ہے اور علامت یہ ہے کہ اگر اس کو ڈھونڈیں تو بغل میں ایک گول چیز اور اُبھری ہوئی معلوم ہو اور منکب کا سرا کج ہو جائے
اور دوسرے منکب کے مخالف نظر آئے اور اُس ہاتھ کی کہنی پہلو سے دور ہے اور پہلو تک نہ پہنچے مگر سختی سے اور درد شدید سے اور
ہاتھ اوپر کی جانب نہ جا سکے اور حرکت دشواری سے کر سکے علاج طبیب اُس کے ہاتھ اور بازو کو پکڑ کے اور دوسرے ہاتھ کی دونو بیچ کی
انگلیاں بغل میں ڈال کے بازو کے استخوان کا مہرہ اُن سے بقوت اُٹھائے تاکہ جگہ پر آجائے اور اگر بیمار اسی وقت کہ بند جدا ہوا ہے ہمت کیے
اپنا ہاتھ بغل میں ڈال کے مہرہ کو جگہ پر بٹھائے تو فی الفور جگہ پر آجاتا ہے لیکن جہاں کہیں کہ کئی دن گذر چکیں اور مفصل سخت ہو گیا ہے تو چاہیئے کہ حمام
میں لیجا کے روغن اور گرم پانی اسپر ڈالیں تاکہ نرم ہو پھر اس کو چیت لٹا کے پوست یا پشم یا سخت روئی کا ایک گولہ بنا کر اُس کی بغل میں
رکھیں پھر طبیب اپنی ایڑی اس گولے پر رکھ کر اُسکا ہاتھ اپنی جانب کھینچے تاکہ اپنی جگہ پر آجائے چوتھی نوع خلع مرفق کے بیان میں یعنی کہنی سے
ہاتھ اُتر جائے یہ مفصل اس وقت جگہ چھوڑتا ہے کہ کوئی صدمہ قوی اُسپر پڑے اور پھر دشواری سے جگہ پر آتا ہے اور اُس کی علامت
ظاہر ہے آنکھ سے بھی نظر آتا ہے اور چھونے سے بھی معلوم ہوتا ہے علاج حکم کریں کہ ہاتھ کھلا رکھے اور اسکی کلائی پکڑے رہیں اور اسکو شش کے
مخالف کھینچیں کہ بیمار نہ کھینچے اور اپنی جگہ پر آئے اور جب اپنی جگہ آجائے اور ہاتھ مونڈھے پر پہنچ سکے تو باندھ دیں مگر نہ بہت سخت اور نہ ڈھیلا
پانچویں ساعد اور ہاتھ کی انگلیوں کے مفصل کا خلع علاج آہستہ کھینچیں تاکہ شکل درست ہو جائے اور عضو جگہ پر آجائے پھر باندھ دیں چھٹی نوع
پشت اور گردن کے مہروں کا ٹلجانا یہ مہلک ہوتا ہے کیونکہ نخاع کو دباتا ہے علاج اسکو دونوں گھٹنوں سے اُٹھائیں اور نرمی سے اُسپر ہاتھ ملیں
اور بقراط نے پشت کے ٹلے ہوئے مہروں کے لئے یہ تدبیر ٹھہرائی ہے کہ جسقدر بیمار کا قد لانبا چوڑا اچکلا ہو اس کے انداز سے یہ ایک
تختہ لیں یا ایک چبوترہ اسی قدر بنائیں اور اُس تختے پر یا چبوترے پہ کوئی نرم بستر بچھائیں اور بیمار کو حمام میں لیجائیں تاکہ اُس کے
اعضا نرم ہو جائیں پھر باہر لائیں اور بیمار کو حکم کریں کہ اُس پر اوندھا لیٹے اور ایک پگڑی یا ایک لنگ لے کر اس کے دو پیچ شکم پر لپیٹیں اور
اُس کے دونو کناروں کو بغل سے نکال کے دونو شانوں کے بیچ میں گرہ لگائیں اور ایک دوسری پگڑی لے کے بیمار کے گھٹنوں سے اوپر
باندھیں اور چڈھوں پر گرہ لگائیں اور پگڑی کے کناروں کو ایک کھونٹی میں مضبوط باندھیں اور حکم کریں کہ زور سے اپنی طرف کھینچے
اور دونو ہتھیلیوں کو مہرے پر رکھکر زور کریں کہ اپنی جگہ پر آجائے اور ضماد مقوی ماش اور گل ارمنی اور صبر اور منانث اور زعفران اور
گلاب اور زردہ بیضہ مرغ کا بنا کے استعمال کریں ساتویں نوع خلع مفصل ورک کے بیان میں یعنی سرین کا مفصل جس کو کولا کہتے
ہیں اور ران کے جوڑ نکل جانے کی یہ علامت ہے کہ اگر اندر کی جانب نکل جائے تو وہ پاؤں دوسرے پاؤں کی نسبت زیادہ دراز
ہو اور زانو اور کنج ران کا مفصل سکڑ نہ سکے اور کنج ران اُبھر آئے اور اُس میں ورم ہو جائے اس سبب کہ استخوان کا سرا چڈھے
میں آجاتا ہے اور اگر باہر کی جانب نکل جائے تو وہ دوسرے پاؤں کی نسبت چھوٹا ہو جائے اور چڈھے میں
گڑھا پڑ جائے اور اُس کے برابر میں ورم نظر آئے اس واسطے کہ ران کے استخوان کا سرا اس جانب میں نکلا ہے علاج پاؤں کو
کھینچیں اور دائیں بائیں ہلائیں تاکہ استخوان جگہ پر آجائے پھر اُسی طرح ٹھہرائے رکھیں اور ضماد لگا کے باندھ دیں اور ایک نرم
نواڑ لے کے اُس کا ایک سرا رکاب کی صورت بنا کے بیمار کا پاؤں اُس رکاب میں رکھیں اور اُس نواڑ کو پنڈلی اور ران پر
باندھیں اور دوسرا مونڈھے پر رکھ کر پشت کی طرف سے بغل میں لائیں اور باندھ دیں تاکہ پاؤں نہ کھنچے اور ران کا سرا
جگہ سے نہ ٹلے آٹھویں نوع خلع رکبہ کے بیان میں یعنی گھٹنا اُتر جانا علاج بیمار کو کرسی پر بٹھلائیں اور کوئی زور آور

اُس کی ران کو پکڑ کے تھامے اور دوسرا آدمی اُس کی بغلوں میں ہاتھ ڈال کے ٹھہرائے رہے اور ایک اور آدمی اُس کی ساق کو پکڑ کے
کھینچے اور وہ دونو آدمی اُس کو تھامیں اور اوپر کی جانب کھینچتے رہیں اور طبیب مفصل پر ہاتھ رکھے تاکہ جب استخوان اپنی جگہ کے برابر آئے اور خود بخود
جگہ پر بیٹھ جائے تو اُسی وقت اُس کو باندھ کر ضماد کرے نویں نوع خلع کعب کے بیان میں یعنی ٹخنا اُتر جانا علاج اُس کو کھینچیں تاکہ جگہ پر
آجائے اور اگر اپنی جگہ پر سے بالکل نکل آئے اور پھر آسانی سے جگہ پر نہ آسکے تو چاہیئے کہ ایک کھونٹی زمین میں گاڑ دیں اور بیمار کو
لاکر ایسی طرح پر چت لٹائیں کہ یہ لکڑی کی کھونٹی دونو رانوں کے بیچ میں رہے اور اُس لکڑی پر کوئی موٹا سا کپڑا لپیٹ دیں کہ جب پاؤں کو
کھینچنے لگیں تو اُس لکڑی سے چڑھے میں ایذا نہ پہنچے پھر اُس کا پاؤں پکڑ کر بہت زور سے کھینچیں اور ایک آدمی اُسکی ٹانگ کھینچے
رہے تاکہ جگہ پر آجائے پھر ضماد کرکے باندھ دیں اور بندش ایسی چاہیئے کہ تلوے پہ لاکر ٹخنے کے اوپر باندھیں فائدہ پانوں کی انگلیاں
کے مفصل جب اُتر جائیں تو اُن کا یہ علاج ہے کہ کھینچنے سے اپنی جگہ پر آتے ہیں جیسے ہاتھ کی انگلیوں کے جوڑ آجاتے ہیں اور جبکہ
جوڑ اپنی جگہ پر آجائیں لیکن وہ جگہ سخت اور ناہموار رہے تو اُن دواؤں سے کہ جن کا ذکر اماس صلب کے علاج میں گذرا تدارک
کریں تیسری قسم وثی کے بیان میں واو کا فتحہ اور ثائے مثلثہ کا سکون اور آخر میں تحتانی لغت عام میں اور صحیح یہ ہے کہ بجائے تحتانی
کے ہمزہ ہے اور وثی وہ ہے کہ استخوان مفصل سے نکلے مگر بالکل نہ نکلے کیونکہ اگر اپنی جگہ سے بالکل نکل آئے تو اُس کو خلع کہتے ہیں اسکی
یہ علامت ہے کہ مفصل میں ایک گڑھا ہو جائے جس قدر کہ مفصل زیادہ اور کم نکلے اور دوسری جانب میں اُبھار محسوس ہو اور اُس عضو سے یعنی
حرکتیں دشواری سے ہوسکیں علاج اگر استخوان اپنی جگہ سے کم نکلی ہے تو روغن ملیں اور برگ مورد نرم کوٹ کر اُس پر ڈالیں اور معتدل بندش
باندھیں اور مغاث اور خطمی زردۂ بیضہ میں ملا کے طلا کریں اور اگر زیادہ نکل آئے تو ادویہ قویہ کا ضماد کریں مثلاً برگ مانثل برگ سرو برگ بید
گل سرخ گل ارمنی اقاقیا خطمی ماش اکلیل صندل سرخ اور اگر ورم بھی پیدا ہو تو ماش گلنار اقاقیا فوفل مغاث بیضہ کی سفیدی میں ملا کے
طلا کریں چوتھی قسم وہن اور وہی کے بیان میں یہ دونو لفظ فتحہ سے آتے ہیں اور دونوں ہم معنے ہیں اور اُن سے یہ مراد ہے
کہ استخوان اور جو کچھ اُسپر محیط ہے یعنی گوشت اور رباط اور جلد وغیرہ اُس میں درد اور کوفت لاحق ہو حالانکہ استخوان اپنی جگہ سے نہ جنبش
کھائے اور نہ نکلے اور اُس کی یہ علامت ہے کہ اس عضو میں درد اور گرفتگی معلوم ہو اور باوجود اس کے سب حرکات ہر طرف میں
ممکن ہوں اور بعضی دشوار علاج جو کچھ کہ وثی خفیف کے علاج میں کام آتا ہے وہی یہاں کفایت کرتا ہے انتباہ جبکہ وثی اور
وہن میں ورم کا اندیشہ ہو تو چاہیئے کہ جلد فصد کھولیں پھر اس کے علاج پر متوجہ ہوں فائدہ کبھی مفصل میں ایک ایسی حالت پیدا ہوتی ہے
کہ مقدار طبعی سے زیادہ دراز ہو جاتا ہے اور اُس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ اعصاب اور روابط میں رطوبت زائد کے گرنے سے استرخا آجاتا
ہے اور ایسا عضو بہت جلد اُتر جاتا ہے اور مفصل کے استرخا کی یہ علامت ہے کہ عضو ڈھیلا اور لٹکا ہوا معلوم ہو اور اگر اس کو ہاتھ سے
اُٹھائیں یا بیمار کسی چیز پہ قائم کرے تو بے تکلف مقدار طبعی پر آجائے اور پھر جب چھوڑ دیں تو جیسا کہ تھا اُسی قدر ہو جائے اور
یہ بھی اسکا خاصہ ہے کہ مفصل میں گڑھا معلوم ہو اور شاید کہ یہ گڑھا اتنا ہو جائے کہ اُس میں انگلی جاسکے علاج اُس ڈھیلے عضو کو اندر کی جانب
ہٹائیں تاکہ اپنی جگہ پر بیٹھے اور اسی ہیئت پر رکھیں اور اسپر ایسی چیزوں کا ضماد کریں جو اس کو قوت دیں اور روک کر مضبوط کریں مثلاً مازو
اقاقیا گلنار وغیرہ گرم و خشک دوائیں ہیں جیسے قسط اور اشنہ اور کچھ جند بیدستر ملا کے ضماد کریں اور عضو کو اسی ہیئت پر رکھ کر باندھ دیں اور باندھیں
جیسا کچھ مناسب جانیں جب تک کہ استرخا زائل ہو جائے اور مفصل میں قوت آجائے اور اس مرض میں چونا اسپرداو رابہل اور جو کچھ کہ قوی ہیں
ضماد کرتے ہیں نفع کرتا ہے انیسویں فصل مسموم کی تدبیر کلیہ اور زہر سے بچنے کی تدبیر کے بیان میں مسموم وہ ہے جس کو زہر
دیا جائے جب معلوم ہو کہ کسی شخص نے زہر کھایا اُسی وقت اُس سے پہلے کہ زہر کا اثر بدن میں پھیلے قے کرائیں اور

نیم گرم پانی اور روغن کنجد یا مسکہ بہت سا پلائیں تاکہ قے کرتا رہے اور اگر قے بفراغت نہ آئے تو شبت جوش کرکے اُس کے پانی میں کچھ بورہ یا نمک حل کرکے بہت سا روغن ملا کے پلائیں تاکہ فراغت سے قے آئے اور اگر جوزالقے بھی شبت کے ساتھ جوش کرلیں تو زیادہ قوی ہو جاتا ہے غرضکہ جو چیز قے کیلئے دیں زیادہ دیں کہ فراغت سے قے لائے اور اگر بالفرض قے نہ لائے تو زہر کی قوت کو توڑ ڈالے اور جب قے بفراغت آئے تو تازہ دودھ خاص کر گائے کا دودھ پلائیں جس قدر کہ بیمار سے پیا جائے کیونکہ دودھ زہر کی قوت باطل کرنے میں بہت ہی موثر ہے اور اگر دودھ کے پینے سے قے آنے لگے تو نہایت ہی خوب ہے اور مسکہ اور گائے کا گھی گرم کیا ہوا زہر کے دفع کرنے میں دودھ کے برابر ہے بلکہ حکما کہتے ہیں کہ دودھ سے بھی بہتر ہے اور لعاب تخم کتان اور بط کی چربی پگھلا کر اور شراب شیریں فائدہ مند ہے اور تریاق کبیر اور مثرودیطوس غیر سریع الاثر ہیں اور تریاق طین مختوم اگر اسی وقت کھلایا جاوے تو معدے کو زہر سے پاک کرتا ہے اور جہاں کہیں کہ گرم معاجین سے حرارت پیدا ہو تو تخم اور روغن دیں اور قے کرائیں اور مسموم کو ہرگز سونے نہ دیں اور جس طرح سے بن پڑے جگائے رکھیں اور اگر کھانا مانگے تو غذا اسے مناسب شکم سیر کھلائیں تاکہ بہت سا کھانا اُس زہر پر غالب ہو اور شاید کہ قے آسانی سے آئے اس سبب سے کہ معدہ بھرا ہوا ہے۔ اور یہ جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے یہ ایسی تدبیر کلی ہے کہ زہر کے سب اجناس میں کام آتی ہے اور جبکہ زہر کی نوعیت یا شخصیت پر اطلاع ہو یعنی کس تاثیر کا ہے اور کون زہر ہے تو چاہئے کہ جو کچھ اُس کے مضاد ہے اس سے تدارک کریں سو نوعیت کی پہچان یہ ہے کہ ملتہبات در حاد کے اقسام سے ہے یا مخدرات سے اگر ملتہبات سے ہے تو کافور اور گلاب اور کشنیز وغیرہ جو چیزیں کہ سرد ہیں اور زہر کو دفع کرتی ہیں اُن سے معالجہ کریں اور اگر مخدرات کی قبیل سے ہے تو جونسی گرم چیزیں کہ زہر کو مفید ہیں مثلاً انگوزہ شراب میں حل کیا ہوا اور لہسن وغیرہ اُن سے تدارک کریں اور جہاں زہر کی شخصیت معلوم ہو جائے کہ مردہ سنگ ہے یا افیون یا کوئی اور چیز سو جو چیز کہ اُس سے مخصوص ہو استعمال کریں چنانچہ تفصیل لکھا جائیگا انشاء اللہ تعالے اور یہ بات کہ کونسا زہر کھایا ہے اس کو کئی وجوہ سے پہچان سکتے ہیں اول تو یہ کہ منہ کی بو پر خیال کریں کیونکہ اکثر تو ایسا ہوتا ہے کہ جو کچھ کھانے میں آتا ہے اسکی بو منہ سے آیا کرتی ہے دوسری یہ کہ قے کو دیکھیں غالب ہے کہ جو کچھ کھایا ہے اور اُس پر عرصہ دراز نہیں گذرا تو وہ قے میں نکل آتا ہے اور قے کی بو سے بھی پایا جاتا ہے تیسری یہ کہ اعراض پر نظر کریں مثلاً اگر لذع اور تقطیع اور مغص پیدا ہو تو جاننا چاہئے کہ زہر تیز یا سما مقتول یا اُن کے مانند کوئی اکّال چیز ہے اور اگر التہاب اور تشنگی اور منہ پر سرخی اور آنکھوں میں زردی اور [illegible] اور عرق کی کثرت پیدا ہو تو جان لیں کہ کوئی چیز گرم و خشک کھائی ہے مثلاً فرفیون وغیرہ اور اگر نیند آئے اور اعضا میں سستی اور بدن اور زبان میں اور اطراف میں گرانی محسوس ہو تو جاننا چاہئے کہ کوئی چیز سرد و خشک اور مخدر ہے مثلاً افیون اور بنج وغیرہ اور اگر قوت ساقط ہو اور غشی بافراط اور ذبول عارض ہو اور سرد پسینا آئے اور نبض میں سقوط اور تواتر پیدا ہو تو معلوم ہو سکتا ہے کہ زہر قاتل ہے کہ اُسکا جوہر مزاج انسانی کے مضاد ہے فائدہ جبکہ مسموم کو غشی آئے اور اُس کا حدقہ الٹ جائے اور آنکھ کی سیاہی غالب ہو جائے تو اس وقت بچنے کی امید نہیں ہوتی اور دوا فائدہ نہیں کرتی اور ایسا ہی جبکہ آنکھیں سرخ ہوں اور زبان باہر نکل آئے اور نبض ساقط ہو اور سرد پسینا جاری ہو تو اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حالت تباہ ہے اور جب تک اس مرتبہ کو نہ پہنچے غنیمت جانیں اور علاج میں کوشش کریں کہ نجات کی امید زیادہ ہے جاننا چاہئے کہ ہر ایک زہر کا ضرر ایک عضو سے مخصوص ہے سو چاہئے کہ اسی کے موافق اس عضو کی تقویت میں کوشش کریں تاکہ اُس کی ایذا سے سلامت رہے مثلاً اگر شکم میں پیچ کی جانب اضطراب معلوم ہو تو شافہ یا حقنہ نرم سے طبیعت نرم کردیں اور اگر معدے میں ہو تو ادویہ ملائم سے تسکین کریں اور اگر یرقان ہو جائے تو جو دوائیں اور شربت کہ اس سے مخصوص ہیں دیں اور اگر خفقان اور غشی پیدا ہو تو جان لیں کہ دل میں ضرر پہنچا دل کی تقویت میں مبالغہ کریں اور اگر تشنج ہو تو دماغ میں ضرر کیا ہے دماغ کی تقویت کریں اور اگر بدن میں کسی جگہ گرمی اور سرخی پیدا ہو تو طلا اور صندل سرد کر کے وہاں رکھیں تاکہ وہ عضو بے حس ہو جائے لیکن اس میں شرط یہ کہ اعضاء رئیسہ سے بہت دور ہو اور جہاں کہیں یہ سرخی جلد میں کسی عضو رئیس یا عضو شریف کے نزدیک ہو تو ہرگز اُس پر ضماد سرد استعمال نہ کریں اور اگر زہر کھانے سے

کسی عضو میں سردی معلوم ہو تو اُس کو گرم کریں اور زہر کھانے سے بچنے کا طریق اس طرح پر ہے کہ جہاں کہیں اس بات کا خوف ہو تو ایسے مقام میں نہ جائیں اور شربتوں اور غذاؤں سے جو بہت ترش اور شور اور شیریں اور تیز ہوں پرہیز کریں کیونکہ زہر کا مزہ ان چیزوں میں بہت کم محسوس ہوتا ہے اور تا امکان جس کھانے میں شبہہ ہو اسکو نہ کھائیں اور اگر ایسی خوفناک جگہ میں جانا اور وہاں کھانا ضروری ہو تو چاہیئے کہ وہاں شکم سیر ہو کر جائیں اور بھوک پیاس کی حالت میں نہ جائیں کیونکہ بھوک پیاس کی حالت میں اس کمبخت دوا اور خبیث زہر کا مزہ معلوم نہیں ہوتا اور ایسا ہی خالی شکم میں زہر کا اثر جلد رگوں میں پھیل کر دل میں پہنچتا ہے اور جس صورت میں کہ معدہ اور رگیں کھانے سے بھری ہوئی ہوں تو وہاں ایسا نہیں ہوتا کیونکہ ایسے وقت میں زہر کو راستہ نہیں ملتا اور اوّل اُس کی قوت کھانے میں آ کر ضعیف ہو جاتی ہے خاص کر اگر وہ کھانا اُس زہر کے مضاد ہے اور جہاں اس بات کا اندیشہ ہو تو واجب ہے کہ کھانے سے پہلے یا اُس کے بعد جب فرصت ملے جو نسی دوائیں کہ زہر کی مضرت دفع کرتی ہیں اُنکو استعمال کیا کریں کہ شائد زہر کھانے کا اتفاق پڑے تو اُس کا عمل ضعیف ہو جائے مثلاً مثرودیطوس اور تریاق طین مختوم اور اُس کے مانند اور انجیر اور فندق نمک اور پودینہ کے ساتھ اور آب جو اور برگ سداب شراب کے ہمراہ اور بدوں شراب کے بھی نفع کرتا ہے اور یہ دوا مفید ہے چار مغز مقشر ایک حصہ نمک اور سداب ایک جزو کا چھٹا حصہ انجیر سفید جسقدر کہ اُس میں داخل جائے حاجت کے موافق شربت سداب کے ہمراہ دیں تریاق طین مختوم کی ترکیب گل مختوم اور حب الغار برابر لیکے باریک کر کے سہ چند شہد میں ملا کے روغن گاؤ میں چرب کر کے کھائیں

فصل

ادویہ سمیّہ اور سموم کے بیان میں اور ان کے علامات اور معالجات چونکہ ان میں سے بعضے تو معدنی ہیں اور بعضے نباتی اور بعضے حیوانی یہ فصل بھی تین قسم میں بیان کی جاتی ہے

پہلی قسم معدنیات کے بیان میں

زیبق یعنی سیماب اگر زندہ کھائیں تو اکثر ضرر نہیں کرتا کیونکہ اُسی وقت نکل آتا ہے مگر جو کشتہ کہ مصعّد اور مقتول ہوتا ہے اس کا کھانا باطن میں درد اور بدن میں ورم اور مغص اور زبان میں گرانی اور معدے میں بوجھ اور بول کو بند کرتا ہے علاج ماءالعسل اور بورہ پلا کے قے کرائیں اور اُنہیں سے حقنہ کریں اور تین درم مرماءالعسل کے ہمراہ کئی مرتبہ میں دیں اُس کے بعد دودھ اور بیدورہ کے لعاب اور شراب اور مربے مفید ہیں اور دل کی تقویت ادویہ اور اغذیہ مناسبہ سے ضروری ہے اور جو کچھ مرداسنگ کھانے کے باب میں بیان کیا جائیگا نفع کرتا ہے اور اگر زندہ سیماب کان میں چلا جائے تو تشنج اور درد شدید اور اختلاط عقل اور اُس جانب میں بہت بوجھ پیدا ہوتا ہے اور اکثر سکتہ اور صرع بھی ہو جائے اور اس کے نکالنے کی یہ تدبیر ہے کہ رصاص یعنی رانگا کان میں لگائیں تاکہ سیماب اُس پر چمٹ جائے پھر باہر نکالیں فـ حکیم شریف خاں تالیف شریفی میں لکھتے ہیں کہ جس شخص نے نیم خام سیماب کھایا ہو اور اُس کے بدن پر آبلے اور بثور ظاہر ہوں اور حالت جذامی پیدا ہو تو چاہیئے کہ ایک عدد درخت نیل مسلّم جڑ سے اُکھیڑ کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کسی برتن میں بہت پانی کے ساتھ جوش کر کے چھان کے نہار منہ ایک پیالہ پئیں پھر آدھ گھڑی کے بعد ایک پیالہ اور پئیں اسی طرح سے شام تک پیتے رہیں اور اُس دن غذا کچھ نہ کھائیں سب سیماب راہ بول سے نکل آئیگا اور یہ علاج ایک ہی دن میں کافی ہے اور اگر دوسرے دن بھی ضرورت ہو تو اسی طرح سے استعمال کریں اور بول ظرف برنجی یا سفالی یا چینی میں کریں تاکہ سیماب کھائی دے اکثر اعزّہ نے اس کو تجربہ کیا نافع پایا

مرداسنگ اُس کے کھانے سے بدن آماس کرتا ہے اور شدید مغص پیدا ہوتا ہے اور قولنج اور منہ میں خشکی اور زبان اور معدہ اور امعا میں گرانی پیدا ہوتی ہے اور کبھی حد سے زیادہ شکم بھاری ہوتا ہے جس سے تشنج اور جراحت امعا کی نوبت پہنچتی ہے علاج انجیر اور شبت اور بورہ کے مطبوخ سے کئی مرتبہ قے کرائیں اور جوارش مسہل اور حقنہ قوی سے طبیعت نرم کریں اور شراب نفع کرتی ہے اور تین درم مُرّ اور دو درم سنبل شہد یا شراب کے ہمراہ چار مرتبہ میں دینا مفید ہے اور زنجبیل عربی اور حماما یا دواؤں سے عرق لانا اور ادرار بول نفع کرتا ہے اور غذا مرغ کے گوشت کا نخود آب بنائیں اور ایک درم فرفیون اور آدھے درم کے برابر فلفل شراب کے ہمراہ دیں کہ عرق لاتا ہے اور تخم کرفس اور سیر اور فطراسالیون اجزا برابر دو مثقال لیکے آب کرفس کے ساتھ یا شراب کے ہمراہ بول کا ادرار کرتا ہے

برادہ رصاص اس کے کھانے سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہیں جو مرداسنگ سے ہوتے ہیں اور اس کا علاج بھی ویسا ہی ہے جیسا مرداسنگ کا علاج ہوتا ہے۔ **اسفیداج** اسکے کھانے سے زبان میں سفیدی اور سرفہ اور فواق اور حلق اور زبان میں خشونت اور خشکی اور معدے میں درد اور اختلاط عقل پیدا ہوتا ہے۔ **علاج** عسل اور انجیر کے پانی سے قے کرائیں اور اسہال کے لیئے ایک درم کی چوتھائی سقمونیا ماء العسل میں ملاکے دیں اور حقنہ حادہ استعمال کریں۔ اور شربت افسنتین سے بول کا ادرار کریں۔ اور سونے سے منع کرنا اور مسکہ کھانا اور شراب پینا مفید ہے۔ **سم الفار** جس کو فارسی میں مرگ موش بھی کہتے ہیں اس کا کھانا قولنج اور اختناق اور منہ میں خشکی لاتا ہے۔ **علاج** جو کچھ اسفیداج میں کام آتا ہے۔ استعمال میں لائیں۔ اور پرانی شراب اور ماء العسل اور لعابی چیزیں اور آب خطمی تر اور شیرۂ سپوس دیں۔ اور اگر سحج پیدا ہو تو سحج کا علاج کریں۔ **ف** واضح ہو کہ سم الفار جملہ سموم میں بہت سخت ہے سب سے بہتر اسکے علاج میں یہ ہے کہ تانبے کے پیسے کو کوٹ کر اس کا پانی نچوڑ کے پلا کر قے کرائیں اور پھٹکری باریک پیسکے پانی میں ملاکے پلانا فوراً اس کے عمل کو باطل کرتا ہے اور قے لاتا ہے اور اس فقیر کے تجربے میں آیا ہے **شنجرف اور رسکپور** ان دونو کے اعراض سیماب کشتہ کے سے اعراض ہوتے ہیں لیکن ان کے کھانے سے دست آتے ہیں۔ **علاج** زیبق کی تدبیر کریں اور چکنا شوربا مفید ہے۔ **زنجار** اس کے کھانے سے تپ اور حلق میں سوزش اور جراحت معدہ اور قے پیدا ہوتی ہے۔ **علاج** جو کچھ کہ زرنیخ میں کہا جائیگا۔ کام میں لائیں **خبث الحدید و برادۂ حدید** اس کا کھانا معدہ سر اور منہ میں خشکی اور شکم میں درد لاتا ہے **علاج** بہت سا تازہ دودھ پلائیں تاکہ دست آئیں پھر روغن گاؤ اور مسکہ دیں اور ہمیشہ مرطب روغن مثلاً روغن گل اور روغن بنفشہ اور روغن بید سرکے میں ملاکے سر پر رکھیں اور سنگ مقناطیس کھلائیں تاکہ جو کچھ بکھرا ہوا ہے جمع ہو جائے اسکے بعد اسہال کی تدبیر کریں اور شاید کہ اس بات کی حاجت پڑے کہ ہر روز ایک درم مقناطیس دیا جائے اور اسکے بعد چکنا شوربا کہ روغن گاؤ سے چکنا کریں کھلایا جائے تاکہ دست آئیں اور لوہے کے ٹکڑے جب تک معدے میں ہیں قے بہت ہی مفید ہے **زرنیخ و نورہ** ان دونو کا زیادہ کھانا سحج اور جراحت امعا اور شکم میں درد شدید اور منہ میں خشکی اور اسہال دموی اور عسر البول اور سرفہ اور اطراف میں سردی اور دوسرے اعراض کہ زیبق مقتول اور آب صابون اور زنگار سے پیدا ہوتے ہیں لاتا ہے اور چونے کے غبار کا حلق میں جانا اس کے کھانے کے برابر ہوتا ہے۔ **علاج** گرم پانی اور روغن بادام اور مسکہ اور روغن گاؤ ملاکے کئی مرتبہ دیں۔ تاکہ قے آئے پھر کشک جو اور کشک گندم اور برنج اور کچھ تخم کتان شہد کے ساتھ کھلائیں اور آب خبازی اور شہد نفع کرتا ہے۔ اور اسکے بعد تازہ دودھ اور مسکہ اور لعابات اور شوربے چرب مفید ہیں **زاج و شب یمانی** اسکے کھانے سے اس شدت کی کھانسی ہوتی ہے جس سے سل کی نوبت پہنچے **علاج** دودھ اور مسکہ قند میں ملاکے دیں۔ اور شربت بنفشہ آب کشک جو اور روغن بادام ملاکے پلائیں اور فربہ مرغ کے بیضے کی زردی اور اسفاناخ کا قلیہ کھلائیں۔ **سمر دیانی** نہار منہ پینا اور حمام اور جماع کے بعد استسقا اور جگر کا فساد مزاج پیدا کرتا ہے۔ **علاج** دواء الکرکم اور دواء اللک اور شراب کہنہ اور شربت دینار دیں

دوسری قسم سموم نباتات کے بیان میں

بیش حاد اور قاتل ہے اس کا کھانا ہونٹھ اور زبان میں ورم اور نفس میں تواتر اور غشی اور دوار اور صرع لاتا ہے۔ اور قوت کو ساقط کرتا ہے اور اگر آدمی اس سے بچتا ہے تو دق اور سل میں مبتلا ہوتا ہے۔ **علاج** تخم شلجم سے قے کرائیں اور شراب بکثرت پلائیں اور روغن بہت کھلائیں اور کئی مرتبہ قے کرائیں تاکہ نفع حاصل ہو اور طبیخ شاہ بلوط کہ اس میں ایک درم دواء المسک یا فقط آدھا دانگ مشک حل کریں تو مفید ہے اور تریاق کبیر اور مثرودیطوس اور فادزہر حیوانی مجرب ہے اور اسکے تریاقات میں جو بہت موثر ہے یہ ہے کہ پوستہ بیخ کبر اور روغن گاؤ اور جس حیوان کو بیش موش کہتے ہیں اس کا گوشت بہت مفید ہے **ف** صاحب کامل کہتا ہے کہ شلجم اور اسکے تخم کو پانی میں جوش کرکے روغن زرد یا زیت یا روغن کنجد ملاکے پلا کر قے کرائیں تو بہت جلد نفع ہوتا ہے پھر تریاق فاروق آدھا مثقال آب مطبوخ تخم شلجم یا آب سداب و نعنع کہ اس میں تھوڑا مثرودیطوس حل کیا ہو روغن گاؤ ملاکے دیں اور فادزہر خالص پانی میں گھسکر اور پوستہ بیخ کبر

باریک پیسکے آب سداب کے ساتھ دیں **قرون السنبل** اسکا کھانا زبان میں سیاہی اور بول الدم اور سرسام کے اعراض لاتا ہے **علاج** ماءالشعیر
یا روغن گاؤ یا روغن بنفشہ پلاکے قے کرائیں او تنقیے کے بعد کافور گلاب کے ساتھ اور قرص کافور دوغ اور آب خیار کے ساتھ اور لعاب بہدانہ اور لعاب
اسپغول اور آب انار اور شیرۂ خرفہ اور روغن بادام اور روغن گل اور آب تربز اور آب عنب الثعلب ان سب کو سرد کرکے دیں اور صندل اور گلاب سینے
اور جگر پر رکھیں **فرفیون** اسکا کھانا کرب شدید اور شکم میں لذع اور احشا میں سوزش اور فواق اور اسہال بافراط لاتا ہے **علاج** قے کریں
اور دودھ اور مسکہ اور روغن گاؤ وغیرہ دیں تاکہ دست آئیں اور سبوس کا حریرہ برف میں سرد کرکے کھانا اور سرد پانی میں داخل ہوتا اور گلاب
اور آب انار گھونٹ گھونٹ کرکے پینا اور سیب کا کھانا نفع کرتا ہے اور باقی وہی تدبیر ہے قرون السنبل میں گذری **یتوع** نبات شیردار عاد مثلاً
تبرم اور لاغیہ مقدار سے زیادہ کھانا عسر البول اور قلق اور لذع اور اسہال بافراط لاتا ہے۔ **علاج** تازہ دودھ اور مسکہ اور روغن
اور دوغ گاوی اور سیب کے ستو اور ربوب قابض کہ مانع اسہال ہوں کھلائیں اور میٹھا پانی کہ حرارت اور برودت میں معتدل ہو اُس سے حمام
کرنا نافع ہے **سقمونیا** مقدار سے اس کو زیادہ کھانا اسہال بافراط اور عطش اور ضعف جگر پیدا کرتا ہے **علاج** دوغ اور رب اور ریباج اور شربت
فواکہ اور فادزہر اور سیب کے ستو ہیں **بلادر** اُس کا کھانا منہ میں اور حلق میں آبلہ اور التہاب اور امراض حادہ اور وسواس اور فساد اعضا لاتا
ہے اور دو مثقال کے مقدار قاتل ہے اور بحران کے بعد وسواس رہتا ہے **علاج** سرد و تر چیزیں اور سر روغن بادام اور روغن کدو اور چکنا شوربا کھلائیں اور اخروٹ کا
مغز بالخاصیت اسکا تریاق ہے **فائدہ** بعضے ابدان میں بلادر کی مضرت نہیں ہوتی اور بعضے ابدان میں شر عظیم پیدا کرتا ہے یہاں تک کہ اسکا شہد بھی
بلکہ اگر اسکا دھواں بھی لگ جاتا ہے تو بدن آماس کر آتا ہے اور کھجلاتا ہے اور آفت عظیم برپا ہوتی ہے اور شاید کہ بدن کا پوست پھاڑکے ہلاک
کر ڈالے اور جب بلادر کے سبب سے بدن پر ورم پیدا ہو تو اُس کی یہ تدبیر ہے کہ اُس مقام کو دوغ سے دھوئیں اور دوغ جس قدر ترش ہو
بہتر ہے اور مغز چار مغز اور مغز نارجیل اور حب السمنہ اور کنجد سیاہ باریک کوٹ کے ضماد کریں اور کئی ساعت کے بعد دور کرکے دوغ سے دھوئیں اور کچھ
دیر تک ایسا ہی رکھیں اور پھر تازہ ضماد کریں اور اگر تمر ہندی کا صاف پانی لیکے اُس پانی میں مغز نارجیل کو صندل کی طرح گھسکر طلا کریں تو سوزش
اور گرمی کو فی الفور زائل کرتا ہے اور صندل سفید اور سرخ طلا کریں اور سرگین گاؤ یعنی تازہ اٹیدہ کا ملنا خاصکر اگر اسی وقت شکم سے نکلی حکما کہتے
ہیں کہ بہت مؤثر ہے اور جب خشک ہو جائے تو دوغ سے دھو ڈالیں اور جہاں کہ بدن میں امتلا ہو اور عفونت پر مستعد ہو اور آماس قوی پیدا ہو اور
اس تدبیر سے زائل نہ ہو تو چاہیئے کہ فصد کھولیں اور مسہل دیں تاکہ بدن نہ پھٹ جائے اور فصد ہر حالت میں نفع کرتی ہے اور ورم کو جلد زائل کرتی ہے
سورنجان اسکے اعراض ذراریح کے مانند ہوتے ہیں اور علاج بھی اُسی کا سا علاج ہوتا ہے **سداب** اسکا کھانا سوزش اور لذع اور فواق لاتا ہے۔
علاج قے اور حقنے کے بعد تریاق نفع کرتا ہے **تافسیا** لکھا گیا **دفلی** اور دفلی کنیر کو کہتے ہیں ان کا کھانا حلق اور معدے میں سوزش اور منہ پر سرخی اور
انتفاخ بول سیراز اور ورم زبان اور قراقر اور نفخ شکم اور تنگی نفس اور غشی لاتا ہے **علاج** قے کے بعد تازے دودھ سے غرغرہ کریں اور کشتا
میں روغن گل ملاکے پلائیں اور جند بیدستر سرکہ اور عسل میں ملاکے بالخاصیت مفید ہے اور دودھ اور مسکہ نافع ہے **خربق ابیض** اسکا کھانا
اسہال اور خناق اور خفقان اور مغص اور حرکت بول اور شکم میں ریاح پیدا کرتا ہے **علاج** دودھ اور مسکہ اور روغن اور پنیر تر شہد کے ہمراہ
دیں۔ اور مرغ فربہ کا شوربا سے مرغن کھلائیں اور ربوب قابضہ سے اسہال کا دفعیہ اور گرم اذرن سے شکم پر تکمید کریں اور شراب ممزوج نفع کرتی
ہے **جند بیدستر** اسکا کھانا سرسام لاتا ہے خاص کر اگر سیاہ قسم کا ہو **علاج** شبت اور سپستان کے مطبوخ سے قے کرائیں پھر شراب لیموں اور
دوغ ترش اور شیر خر اور آب سیب اور آب بہ اور فادزہر دیں اور حامض اترج اور لیموں اُسکا تریاق ہے **عنصل** اسکا کھانا درد بطن
اور درد سینہ اور خون کے اسہال پیدا کرتا ہے **علاج** شیرۂ خرفہ اور آب فواکہ قابض اور دودھ لوہے سے بجھا ہوا اور بیضہ مرغ نیم برشت دیں
اور جو چیزیں خون کے اسہال کو نافع ہوں اور لعاب بہدانہ مفید ہے **قشر بیخ** یعنی چاول کی بھوسی اسکا کھانا ورم زبان اور درد معدہ

اور درد امعا لاتا ہے۔ **علاج** جو کچھ ذراریح کی تدبیر تیسری قسم میں لکھی ہے اُسپر عمل کریں **راوند چینی** کبھی اُسکے کھانے سے اسہال
بافراط اور اضطراب پیدا ہوتا ہے **علاج** قے کرائیں اور تازہ دودھ اور مسکہ دیں اور رب سیب اور رب بہ اور سرد پانی سے نہانا اور سرد پانی سر پر
ڈالنا اور تریاق کبیر اور فادزہر مفید ہیں۔ **ادہان ولبوب نسخہ** یعنی وہ روغن اور مغزیات جنکی صورت میں تغیر آتا ہے کبھی ایسے روغن اور مغزیات
کے کھانے سے غثیان اور غشی اور حرارت پیدا ہوتی ہے **علاج** تازہ دودھ پلا کر قے کرائیں اور شربت لیموں اور شیرۂ تخم خرفہ پلائیں **خمر** اُس
کو نہار منہ پینا درد سر اور غم اور خناق اور اختلاط عقل پیدا کرتا ہے اور کبھی تشنج بھی ہوجاتا ہے۔ **علاج** فصد کھولیں اور قے اور تلیین طبیعت
کریں اور قرص کافور اور دوغ ترش اور آب فواکہ سے مزاج کی تبرید کریں **کندش و آب قثاء الحمار و غار بقول سیاہ و تربد زرد** ان
چیزوں کو حد سے زیادہ استعمال کرنا غثیان اور قے شدید اور خناق اور غشی اور عرق سرد پیدا کرتا ہے **علاج** تیز حقنوں سے طبیعت نرم
کریں۔ اور جو کچھ کہ ہیضے میں کام آتا ہے استعمال کریں۔ اور تریاق اور فادزہر اور گرم پانی اور دودھ نفع کرتا ہے اور اگر اسکے کھانے پر بہت
دیر نہیں ہوئی۔ اور ابھی تک معدے میں موجود ہے تو قے کرائیں **افیون** کھانے سے سبات پیدا ہوتا ہے اور زبان رک جاتی ہے
اور خدر پیدا ہوتا ہے اور آنکھیں گڑ جاتی ہیں اور جلد میں خارش اُٹھتی ہے اور سرد پسینا آتا ہے اور ہچکی اور ضیق النفس پیدا ہوتا ہے
اور آنکھوں میں اندھیرا چھا جاتا ہے۔ اور منہ سے بو آتی ہے اور دو درم کے مقدار قاتل ہے **علاج** شبت اور تربد کے مطبوخ میں شہد اور
نمک ملا کے قے کرائیں اور تیز حقنے سے طبیعت نرم کریں اور تریاق مثرودیطوس دیں اور اگر موجود نہ ہو تو حلتیت ماء العسل میں دارچینی
کوٹ کے ملا کر دینا چاہیئے۔ اور تریاق اربعہ اور عاقرقرحا اور جندبیدستر مفید ہے اور فلفل اور حلتیت اور اہل باریک کوٹ کر ایک بندق کے برابر
کھلائیں تو مفید ہے اور جندبیدستر کا سونگھنا اور روغن قسط سر اور بدن پر ملنا نافع ہے **فائدہ** اگر افیون کو روغن کنجد میں ملا کے کھلائیں
تو لا دوا ہے۔ ف جخندی کہتا ہے کہ شراب میں عاقرقرحا دارچینی جندبیدستر گھسکر ملا کے پلائیں اور سر کو کمادات گرم سے گرم کریں اور معاجین
حارہ اور دواء المسک دیں اور بہاء الدین کہتا ہے کہ زعفران اور مشک اغاریہ اور اشربہ میں ملا کے دیں اور تریاق طین اور جندبیدستر جلاب میں ملا کے
مفید ہے۔ اور جوز السرو اور خردل اور انجیر سب مفید ہیں اور جو شخص کہ افیون کھانے سے بیہوش ہوجائے تو چھینک لانا اور بدن ملنا اور دوا
معرقہ دینا اور تیز آب فاروقی سر اور پیشانی اور ہتھیلیوں اور پاؤں پر ملنا نافع ہے۔ **جوز ماثل** اسکے کھانے سے دوار اور آنکھوں میں
سرخی اور اندھیرا پیدا ہوتا ہے۔ اور جب غلبہ ہوتا ہے تو اختلاط عقل پیدا ہوتا ہے اور وہ ایک مثقال کے مقدار قاتل ہے **علاج** وہی ہے جو
افیون کا علاج ہے اور چکنا شوربا کلی نفع کرتا ہے۔ **بیروج** اسکے اعراض جوز ماثل کے اعراض کے مانند ہوتے ہیں اور دوار اور
کانوں کا بہرا ہونا اور حکہ اور سبات شدید اُس کو لازم ہے۔ **علاج** قے اور حقنے سے تنقیہ کریں اور روغن گل اور گلاب میں کچھ سرکہ
ملا کے سر پر رکھیں۔ اور افسنتین اور صعتر جوش کر کے چھان کے پلائیں اور تریاق اور دودھ مفید ہیں **بنج** اسکے کھانے سے زبان
میں استرخا آتا ہے اور سانس تنگ ہوتی ہے اور عقل جاتی رہتی ہے اور ہذیان ہوتا ہے اور کھجلی پیدا ہوتی ہے **علاج** قے کریں دودھ اور انجیر
کا مطبوخ اور روغن بادام اور مسکہ اور شراب اور دوغ سرد اور تریاق اور سنجرینیا اور معاجین کبار دیں جو چیز کہ میسر ہو **کزبرۂ رطب** اُس
کو بہت کھانا دوار اور سدر اور بحۃ الصوت اور سبات لاتا ہے اور تمام بدن میں کزبرہ کی بو آتی ہے اور آدھا رطل اُس کا جرم قاتل ہے مگر
اُس کا پانی چالیس درم کے مقدار اطبا کے نزدیک تبرید کی جہت سے قاتل ہے **علاج** مطبوخ شبت میں بورۂ اور روغن زیت یا
روغن سوسن ملا کے دیں اُس کے بعد زردۂ بیضہ مرغ نیمبرشت فلفل اور نمک ملا کے اور مرغ فربہ کا گوشت دارچینی اور فلفل ملا کے
کھلائیں۔ اور شراب مثلث کے ساتھ مفید ہے **فائدہ** اگر کشنیز تر دوسرے بقولات میں ملا ہوا ہوتا ہے تو ضرر نہیں
کرتا اور اگر زہر میں ملتا ہے تو اُسی کے حکم میں داخل ہوتا ہے **بزر قطونا** یعنی اسپغول اگر اس کو کوٹ کر کھائیں تو غم اور

کرب اور ضیق النفس پیدا ہوتا ہے اور قوت اور نبض ساقط ہوتی ہے اور خدر اور تمدد پیدا ہوتا ہے اور غشی آتی ہے اور تمام بدن سرد ہو جاتا ہے
علاج گرم پانی اور شہد یا شبت اور بورہ کا مطبوخ پلا کے قے کرائیں اور شراب اور تریاق اور زردۂ تخم مرغ اور جدوار دیں اور شیرۂ عرقہ
چار مغز کے ہمراہ دیں تو نفع کرتا ہے **عنب الثعلب** جاننا چاہیئے کہ عنب الثعلب کی ایک قسم ہے کہ اس کا پھول سیاہ ہوتا ہے اور پتہ
ایسا ہوتا ہے جیسا جرجیر کا پتہ یہ بُری قسم ہے اس کا کھانا زبان میں خشکی اور ہچکی اور خون کی قے اور اسہال مخاطی جیسے سحج پیدا ہو جائے پیدا
کرتا ہے۔ **علاج** قے کے بعد دودھ اور شہد انیسوں ملا کے اور مرغ فربہ کا گوشت اور بادام تلخ کا کھانا نفع کرتا ہے۔ **فطر** یعنے کماۃ ہندی کھنبی
اس کا زیادہ کھانا خناق اور قولنج لاتا ہے اور اس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ سپید اور سیاہ اور نیلگوں اور طاؤسی اور سُرخ اور سفید قسم کے
سوا سب قسمیں بُری ہوتی ہیں کہ سفید فادزہر ہے اور اسی طرح جونسی قسم کہ حشرات کے سوراخ سے قریب ہو یا اُن درختوں سے کہ
جن میں کیفیت قوی ہے نزدیک ہو غرض کہ فطر کا کھانا سانس میں تنگی اور سرد پسینا اور معدہ اور شکم میں نفخ اور مغص اور فواق اور غشی لاتا
ہے **علاج** مولی کا پانی یا اس کا مطبوخ بورہ میں یا نمک ہندی میں ملا کے دیں تاکہ قے آ جائے اور نمک سکنجبین میں ملا کے دینا ایسا ہی
نفع کرتا ہے۔ اور قے کے بعد فقط شراب ہی یا آبکامہ خاکستر چوب انگور کے ہمراہ یا انجیر گرم پانی کے ساتھ دیں اور تریاق اربعہ اور سجرینیا
اور فلافلی اور کوئی شراب یا آب سداب کے ہمراہ جو کچھ کہ بہتر ہو کھلائیں اور صندل اور گلاب کا معدے پر ضماد کریں اور جدوار اور تیز چیزیں
مفید ہیں **ف** سویدی کہتا ہے کہ طبیخ افسنتین رومی سرکہ تند کے ساتھ ملا کے اور روغن ابرسا اور فقط شہد کے ساتھ اور سرگین کبوتر
شہد اور روغن گل کے ساتھ اور بادرنجبویہ نطرون کے ساتھ ملا کے اور روغن ابرسا اور فقط سرکہ ابرسا اور فقط سرکہ تند گرم کر کے یا نمک
کے ساتھ اور خاکستر چوب کرنب اور روغن بلسان نیم درم سے ایک درم تک اور پنیر مایہ آدھا درم ان میں ہر ایک دوا دافع ضرر فطر قتال ہے

تیسری قسم سموم حیوانات کے بیان میں یعنی جاندار چیزیں **ذراریح** گرم اور تیز ہوتے ہیں اُن کے کھانے سے منہ اور
مثانے میں سوزش ہوتی ہے۔ اور مروڑ اور شدت کا درد پیدا ہوتا ہے۔ اور پیشاب جل کر آتا ہے اور قضیب ورم کر آتا ہے۔ اور تپ اور
اختلاط عقل اور غشی عارض ہوتی ہے **علاج** گرم پانی اور روغن کنجد یا انجیر اور شبت اور پودینہ کا مطبوخ پلا کے کئی مرتبہ قے کرائیں اور مثانے
کی اصلاح کے لئے باسلیق کی فصد کھولیں اور تازہ دودھ اور لعابات پلائیں اور حقنہ کہ آب جو اور خطمیہ اور بہیدانہ اور [illegible] اور مرغ
کی چربی سے بنا کے استعمال کریں۔ اور شوربا بے مرغن کھلائیں اور اطبا کہتے ہیں کہ روغن بہ کا کھانا اور اس کا ملنا فادزہر
ہے اور حب صنوبر صغار و کبار شلغم کے ساتھ دینا مفید ہے اور انجیر اور بنفشہ اور روغن مسکہ وغیرہ اور زردۂ بیضہ مرغ مفید
ہیں۔ اور جاننا چاہیئے کہ روغن گل اور بیضہ مرغ کی سفیدی احلیل میں ڈالیں اور آرد جو اور شہد کا ضماد کریں۔ **وزغہ و حرباء**
وزغہ چھپکلی اور حرباء گرگٹ وزغہ سام ابرص کی ایک قسم ہے اس کا گوشت قاتل ہے۔ اگر شراب میں گر پڑے اور پھول کر
پھٹ جائے تو اُس کا پینا قے اور وجع الفواد شدید لاتا ہے اور حرباء کا گوشت ایسی ہی تاثیر رکھتا ہے اور اُسکا بیضہ اگر کھائیں تو
قے [illegible] کرتا ہے **علاج** وزغہ کے لئے جو کچھ کہ ذراریح میں کام آتا ہے کام میں لائیں اور حرباء کے لئے چاہیئے کہ کتیرا اور [illegible] اور [illegible]
[illegible] کو برابر لے کر روغن گاؤ میں ملا کے دیں اور تازہ دودھ پینا نفع کرتا ہے اور روغن ملنا اور حمام میں جانا مفید ہے اور [illegible]
کے بیضہ کا یہ علاج ہے کہ قے کریں اور بدن پر روغن ملیں اور نمک گرم کر کے سر پر رکھیں اور مسکہ اور [illegible] کھلائیں۔ [illegible]
اس کا کھانا معدے میں درد شدید اور شکم میں ورم استسقا کے مانند اور احتباس بول اور ورم زبان اور زوال عقل لاتا
ہے اور بدن میں سے بعضی جگہ سیاہ اور منتفخ ہو جاتی ہے۔ **علاج** قے اور حقنے سے شکم کو پاک کریں اور تریاق افعی اور
علک البطم اور ایارج یا میعہ اور شہد اور حب الصنوبر روغن زیت میں ملا کے مفید ہے **ضفادع** ان کا

کھانا بدن میں ورم اور رنگ میں نیلاپن اور زردی اور غشی لاتا ہے اور بالوں کو اور دانتوں کو گراتا ہے اور کھانے کی اشتہا کو باطل کرتا ہے۔
علاج گرم پانی سے قے کرائیں اور مسہل دیں اور کثرت سے شراب کا پینا اور ریاضت کرنا اور حمام میں پسینا لانا اور آبزن میں داخل ہونا اور
روغن بدن میں ملنا مفید ہے - اور دواء المسک اور دواء الکرکم اور سعد اور بیخ نے دو مثقال شراب کے ساتھ مفید ہے **زہرہ سگ آبی** اس میں
سے مسور کے دانے کے برابر ایک ہفتے کے بعد ہلاک کرتا ہے۔ **علاج** روغن اور تازہ دودھ اور خبطیانا اور دارچینی اور پنیرمایہ خرگوش کے ساتھ
پینا اور روغن بادام بدن میں ملنا اور تلطیف کی تدبیر کرنا نفع کرتا ہے۔ **زہرہ یوز** یعنی پلنگ ہندی چیتا اس کے کھانے سے زرد اور سبز
قے اور منہ میں تلخی اور آنکھوں میں زردی پیدا ہوتی ہے **علاج** روغن اور گرم پانی سے قے کریں اور یہ تریاق دیں اس کی **ترکیب**
گل مختوم حب الغار تخم سداب سب اجزا برابر ہر ایک جزو کا آدھا حصہ کوٹ کر شہد میں ملا کے ایک مثقال کے مقدار دیں اور ہیضے کا سا
علاج کریں **زہرہ افعی** اس کا کھانا علی التواتر غشی لاتا ہے اور اس سے نجات پانا دشوار ہے۔ **علاج** روغن مسکہ گرم کر کے اور روغن
کنجد دیں اور اس کے بعد گرم پانی پلائیں اور قے کرائیں اور فادزہر اور تریاق کبیر اور مثرودیطوس کھلائیں اور غذا کے لئے ماء اللحم دیں —
عرق دواب یعنی حیوانات اس کا کھانا کرب شدید اور منہ پر زردی اور ورم اور خناق پیدا کرتا ہے اور عرق بدبودار جاری کرتا ہے۔
علاج قے کرائیں اور تریاق گل مختوم دیں اور زراوند اور نمک اندرانی ہر ایک آدھے درم کے برابر گرم پانی میں ملا کے کھلائیں **پنیر گاؤ**
کبھی معدے میں فاسد اور ترش ہو جاتا ہے اور غشی اور دوار اور فم معدہ میں پیچ و تاب لاتا ہے - اور شاید کہ ہیضہ ہو جائے اور ہلاک کر ڈالے
علاج ماء العسل پلا کے قے کرائیں اور صرف شراب اور فلافلی کھانا اور روغن ناردین اور روغن بادام اور روغن مصطگی معدے پر
ملنا اور گلقند اور گلاب مفید ہیں اور کبھی معدے میں دودھ جم جاتا ہے اور غشی اور عرق سرد اور ناقص لاتا ہے - **علاج** پنیر مایہ
آدھا مثقال لے کے پرانے سرکہ میں یا دانہ باقلا کے برابر ہینگ آب پودینہ اور سکنجبین یا طبیخ تخم کرفس آب عسل میں ملا کے دیں تاکہ
ہو جائے پھر ماء العسل پلا کے قے کرائیں **فائدہ** پنیر مایہ کو اگر دودھ کے اوپر یا اس سے پہلے کھائیں تو دودھ کو جما دیتا ہے - اور اگر
دودھ جم جائے اور اس کے اوپر کھائیں تو اس کو بہا دیتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ دودھ پی کے نہ سوئیں اسی واسطے رات کو اس کا
پینا ممنوع ہے اور دودھ کے اوپر کوئی غذا نہ کھائیں اور تجبن دم ولبن یعنی خون اور دودھ کا جم جانا امراض معدہ میں مع خواص کے گذرا
خون جب بکثرت خون معدے میں یا سینے میں یا آنتوں میں یا مثانے میں جم جاتا ہے تو خناق اور سقوط قوت اور غشی اور اعضا میں
سستی اور اطراف میں سردی اور نبض میں ضعف لاتا ہے۔ **علاج** خاکستر چوب انجیر اور مغز خرگوش یا ایک درم پنیر مایہ شراب میں
ملا کے دیں پھر اگر سینے اور معدے میں جم گیا ہے تو قے کریں — اور اگر آنتوں میں جم گیا ہے تو حقنہ کریں — اور اگر مثانے میں ہے تو جو شی
دوائیں کہ حصاۃ میں مخصوص ہیں ان کو استعمال کریں سمک یا بوقہ کہ سمک اللیل بھی کہتے ہیں یعنی جس مچھلی پر ایک رات گذر جائے
کبھی اس کے کھانے سے اضطراب اور ہیضہ پیدا ہوتا ہے اور شاید کہ ہلاکت کی نوبت پہنچے **علاج** قے کریں اور سیب اور شراب
میں حصا نانخواہ ملا کے دیں اور گل مختوم مفید ہے اور بیا ہو گوشت کہ اس کو گرم ہی لپیٹ کے اور ڈھانک کر رکھیں - اور ٹھنڈا
ہو جائے اور اس کا بخار گھٹ کر اس میں رہ جائے تو زہر کے حکم میں ہوتا ہے - اس کے کھانے سے غشی آتی ہے - اور خفقان حالی مرگی
ہے اور ہیضہ پیدا ہوتا ہے **علاج** اول معدہ کو قے سے پاک کریں پھر سیب اور شراب میں آب بہ اور آب سیب اور گل مختوم ملا کے دیں
اور دواء المسک اور جو کچھ کہ ہیضہ میں مذکور ہے نفع کرتا ہے اور سونے سے اور جماع کرنے سے ممانعت کریں - **ارنب بحری** یعنی
خرگوش دریائی اس کا کھانا ربو اور نفث الدم اور عرق بدبودار اور معدہ اور سینہ میں درد لاتا ہے **علاج** گرم پانی پی کے قے کریں
اس کے بعد خطمی اور خبازی کا مطبوخ پلائیں اور سکنجبین اور حمام مفید ہیں - اور اگر سینے میں کچھ درد باقی رہے تو بابلق

کی فصد کھولیں ۔ اور شربت سکنجبین اور شربت عناب پلاویں - **گاؤکوہی** اگر کوئی شخص اُسکی دم کا سر کھائے تو امعا میں درد پیدا ہوتا ہے - **علاج** گرم پانی اور روغن پلا کے قے کرائیں اور پسینہ اور فندق اور انجیر کھلائیں اور جب قے سے معدے کا تنقیہ ہو جائے تو آدھا درم فیلزہرج ہمراہ سکنجبین ملا کے مفید ہے اور تریاق فاروق اور شرودیطوس نافع ہے اور بہتر غذا برہ کا گوشت ہے - مگر اس میں گرم دوائیں نہ ملائیں - **اکیسویں فصل سانپ وغیرہ زہر دار جانوروں کے کاٹنے کے بیان و علاج میں کلی طریق پر جاننا** چاہیئے کہ سانپ کے اقسام بہت ہیں اور شمار میں نہیں آ سکتے اُن میں سے بعض لا علاج ہیں - مثلاً مکللہ یعنی کالی والا سانپ وغیرہ کہ بڑی بڑی کتابوں میں اُس کا ذکر مفصل لکھا ہے اور اس مختصر میں اُس کا لکھنا مناسب نہ سمجھا اور ایک قاعدہ جامع کہ سموم کے دفع کرنے میں کام آتا ہے فقط وہی لکھا جاتا ہے جان لیں کہ زہر چھ طریق سے دفع ہوتا ہے اوّل تو یہ کہ کوئی ایسی چیز دیں - جو حرارت غریزی کو مشتعل کرے اور احشا کو قوت دے اس سبب سے طبیعت کو قوت ہو اور زہر کو دفع کر دے مثلاً تریاق کبیر اور لعبت بربری وغیرہ - دوسرا یہ کہ جلد بدن سے رطوبت کو نکالیں تاکہ اُن کے ساتھ زہر بدن میں نہ پھیلے اور اعضائے رئیسہ میں نہ پہنچے - اور رطوبات کی تقلیل کا طریق قے ہے اس کے بعد فصد اور اسہال اور ادرار مگر قے زہر کے جمیع اقسام میں جامع النفع ہے بخلاف فصد کے کہ اُس کو ہر ایک جگہ نہیں کر سکتے - تیسرا یہ کہ جو فاد زہر دہ اور جو تریاق کہ بالخاصیت اس زہر سے مخصوص ہو دیں - جیسا کہ تمساح کا گوشت تمساح کے کاٹنے میں اور افعی کا گوشت افعی کے ڈسنے میں چوتھا یہ کہ کوئی ایسی دوا کھلائیں جو اس حیوان کے مزاج سے متضاد ہو مثلاً انگوزہ کہ بچھو کے مزاج سے متضاد ہے اور اس کے مانند پانچواں یہ کہ کوئی ایسی دوا اور کوئی تدبیر ایسی کریں کہ طبیعت کو حرکت دے اور طبیعت موج کے طور پر زہر کو جلد کی طرف پھینک دے مثلاً مشہور دواؤں سے عرق لانا اور دوڑنے سے اور اُس کے سوا لیکن یہ تدبیر خوف سے خالی نہیں کیونکہ کبھی اخلاط کی حرکت سے زہر اعضائے رئیسہ میں سرایت کرتا ہے - چھٹا یہ کہ کوئی ایسی تدبیر کریں - کہ زہر کو نہ پھیلنے دے اور یہ اس طرح پر ہوتا ہے کہ جب کاٹنے کی نوبت پہنچے تو اُسی وقت اُس عضو کو کاٹ ڈالیں - اور جڑ سے الگ کریں - اگر ممکن ہو پھر داغ دیں - یا یہ کہ کاٹنے کی جگہ سے اوپر اُس عضو کو بہت سخت باندھیں - اور کاٹنے کی جگہ ادویہ محذرہ رکھیں - تاکہ زہر حد سے آگے نہ بڑھے - یا یہ کہ اُس جگہ حجامت مع الشرط یا بلا شرط کریں - یا فقط پچھنے ہی لگائیں - اور سنگی نہ کھینچیں - یا جونکیں لگائیں - تاکہ زہر اُس راہ سے نکل آئے - اور بدن کی طرف نہ جائے - اور اس عضو کو منہ سے چوسنا زہر کے کھینچنے کا آسان طریقہ ہے - اور مفید ہے **انتباہ** جو شخص منہ سے چوس کر کھینچ چاہیئے کہ وہ شکم سیر ہو اور بھوکا نہ ہو - اور منہ کو دھوئے اور شراب سے کلی کرے بلکہ کچھ تھوڑی سی پی بھی جائے - اور اپنا منہ روغن گل یا روغن بنفشہ سے اوّل چکنا کر لے پھر چوسنے کا ارادہ کرے اور جب کہ منہ وہاں سے اُٹھائے تو منہ کا لعاب اور پانی نکال ڈالے تاکہ وہ اور اُس کے دانت آفت سے بچیں - **فائدہ** اول مفرد اور مرکب دواؤں کا ذکر ہے - کہ زہریلے جانوروں کے کاٹنے میں نفع کرتی ہیں - **لاغیہ** اُس کا دودھ کالے سانپ کے کاٹے کو بہت نفع کرتا ہے - **خمر** کہ اُس میں کالا سانپ گر کر مر جائے سب جانوروں کے کاٹے ہوئے کو مفید ہے - **بزر الاترج** یعنی تخم ترنج دو مثقال سب حیوانات کے زہر کی ضد ہوتا ہے - **ثمرہ پنجنکشت** اور بیخ انجدان سب زہروں کا فادزہر ہے - **حب بلسان** اور بادام اور انجیر اور بندق اور جنطیانا اور جاؤشیر اور زراوند اور سنگوفہ خرزہرہ اور اُس کی پتی اور دار چینی اور تیر جیر اور راسن اور قیصوم اور قرحنانا اور غار کیفون یہ سب مفید ہیں - اور ثمرۃ الدلب یعنی چنار کے درخت کا پھل کہ تازہ نکلا ہو عجیب اثر رکھتا ہے - اور بطون اور معدہ ابن عرس یعنی نیولے کا پاک کر کے کشنیز کے ساتھ بھونا ہوا - اور خشک کیا ہوا نفع کرتا ہے - اور ابن عرس

زندہ اور موش دشتی کا مطبوخ اور شراب اور سرطان بحری اور کچھوے کا خون اور تلی عجیب الاثر ہے۔ اور سرگین بز سوختہ
کھانا اور ضماد کرنا اور کماذریوس اور تخم بادآورد اور حرف اور زیرہ کہ کلونجی کی وضع کا ہوتا ہے۔ اور لہسن اور پیپل اور بزرجند
قوقی پانی میں یا شراب میں اور طبیخ پودینہ کوہی ضماد کرنا اور کھانا مفید ہے۔ **تریاق** کہ سب زہریلے جانوروں کے کاٹے کو
اور تمام سمی دواؤں کے ضرر کو فائدہ کرتا ہے۔ شونیز تخم ہزار اسپند زیرہ دو دو درم زراوند گرد جنطیانا ایک ایک درم
فلفل سفید آدھا آدھا درم سات دوائیں ہیں ان کو کوٹ چھان کے شہد میں ملائیں خوراک باقلاے رومی کے برابر شراب میں ملاکے
دیں۔ **دوسرا نسخہ** حب بلسان زوفاے خشک تخم شلجم دشتی فلفل سفید فلفل سیاہ دار فلفل وج انیسون فطراسالیون
اسارون زیرہ بزرالبنج چار چار درم سنبل فقاح اذخر چھ چھ درم یہ چودہ دوائیں ہیں ان کو کوٹ چھان کے شہد میں ملائیں خوراک
باقلاے رومی کے برابر **دوسرا نسخہ** کہ عجیب اثر کرتا ہے۔ افیون مرہر ایک ڈیرہ درم زنجبیل زراوند طویل بیخ زراوند مدحرج
تین تین درم سداب دو درم ان پانچوں دواؤں کو جو جیسر کے پانی میں کہ اس کو جوش کر کے کف اتار ڈالیں۔ اور صاف کر کے
ترکریں پھر شہد میں ملاکے ایک مثقال کے مقدار شراب میں ملاکے دیں اور یہ کہ کاٹنے کی جگہ پر ان کا رکھنا مفید ہے۔ نفط
سپید یا ازرق طلا کریں اور کچا دودھ اور جوش کیا ہوا روغن گاؤ میں ملاکے رکھیں اور جند بیدستر پودینہ نہری کے عصارہ میں
ملاکے یا گوگرد ببول کے پانی میں گھسکر یا سرکہ اور نمک یا فقط زہرۂ گاؤ یا خاکستر چوب انجیر اور خاکستر چوب انگور سرکہ یا لہسن
میں ملاکے اور نمک کوٹ کر یہ سب مفید ہیں۔ **دوسری تدبیر** مرغ خانگی نر مینڈھے کے اس کو زندہ ہی سینہ چاک کر کے
اس جگہ پر رکھیں اور جب اس کی گرمی کم ہو جائے تو دوسرا رکھیں اور سرگین بز تمام زہریلے جانوروں کے کاٹے کو نفع کرتا ہے
مگر اس سانپ کے کاٹے ہوئے کو جس کو عربی میں صما کہتے ہیں اور زفت اور روغن زیت جوش کر کے اور نمک ملاکے طلا کریں۔
تو افعی کے کاٹے ہوئے کو نفع کرتا ہے اور داغ دینا ہے۔ **انتباہ** جب کہ لسع کے مقام میں دواؤں کے استعمال سے
یا خود بخود زخم ہو جائے تو اس کو غنیمت سمجھیں اور جلدی بھرنے نہ دیں۔ تاکہ زہر اچھی طرح نکلتا رہے۔ اور جہاں کہیں
کسی ایسے عضو میں کاٹا ہو کہ اس کا قطع کرنا اور باندھنا ممکن نہیں یا تدابیر مذکورہ فائدہ نہ کریں۔ تو لازم ہے۔ کہ اس کے
گرداگرد گوشت استرے سے کاٹ ڈالیں۔ تاکہ استخواں صاف نکل آئے پھر ان طلاؤں سے معالجہ کریں۔ خوزہر
کے مزاج کو بدل ڈالیں۔ اور اس کو وہیں جما دیں۔ مثلاً بیروج وغیرہ جو کچھ کہ اس زہر کے مناسب ہو۔ یا اس جگہ
لوہا گرم کر کے داغ دیں۔ یا زفت اور روغن زیت جوش کر کے اس پر طلا کریں۔ **بائیسویں فصل حیوانات**
زہردار کے کاٹنے کا بیان تفصیل کے طور پر۔ اور ہر ایک ایک نوع میں لکھا جاتا ہے۔ پہلی
نوع لدغ عقرب کے بیان میں۔ بچھو کے کاٹنے کی یہ علامت ہے۔ کہ اس جگہ ورم اور
سرخی اور صلابت ہو اور اس جگہ میں درد کی شدت ہو۔ اور اگر نیش شریان پر لگتا ہے۔ تو غشی لاتا ہے۔ اور اگر
عصب پر لگتا ہے۔ تو صرع اور صداع پیدا کرتا ہے۔ **علاج** جہاں ڈنک مارا ہے۔ اسی وقت اس جگہ سے اوپر بند
لگائیں۔ اور زہر کو منہ سے یا محاجم سے کھینچیں۔ اور گرم پانی سے یا بابونہ اور سبوس اور برنجاسف اور سداب کے طبیخ سے اس
عضو کو دھوئیں اور بندق ہندی منہ میں چبائیں اور گل میں رگڑ کر اس جگہ پر رکھیں۔ اور پودینہ اور آرد جو سداب کے
پانی میں یا گوگرد اور تخم کتان اور نمک اور علک البطم اور جند بیدستر یا لہسن کوٹ کے روغن زیت میں ملاکے ضماد کریں۔ ان
چیزوں میں سے جو کچھ میسر ہو اور روغن فرفیون اور روغن زنبق ملیں۔ اور لہسن اور ہینگ اور عاقرقرحا

شراب میں ملا کے کھلائیں یا ایک مثقال ہینگ ایک اوقیہ شراب میں اور تریاق اربعہ اور سنجر نیبا اور بہیرا اور اس کے برابر رب جوز تھوڑا سا شراب میں ملا کے مفید ہے اور عرق لانا اور حمام میں جانا فائدہ مند ہے اور اگر کوئی ایسی تدبیر ہو کہ جس عضو میں کاٹا ہے اسی میں پسینا آئے تو بہتر ہے اور اطبا کہتے ہیں کہ حمام کے بعد شراب پینا مفید ہے اور تھوڑا سا نمک طعام کھانا مجرب ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر ترب اور بادروج کھائیں تو بچھو کے کاٹے سے ضرر نہیں ہوتا۔ سو جہاں کہ بچھو کی کثرت ہو جائے کہ ترب اور بادروج ہمیشہ کھائیں اور جو چیز مسامات اور راستوں کو کھولے اس سے پرہیز کریں مثلاً تخم کرفس وغیرہ اور ایک قسم کا بچھو ہوتا ہے کہ اس کو جرارہ کہتے ہیں اس واسطے کہ جب وہ چلتا ہے تو اس کی دُم زمین پر کھینچتی ہوئی جاتی ہے۔ اور اس کا زہر گرم ہوتا ہے۔ اور اس کا خاصہ ہے کہ جس دن کاٹتا ہے درد کم ہوتا ہے۔ اور دوسرے تیسرے دن درد کا غلبہ ہوتا ہے اور زبان ورم کر آتی ہے۔ اور پیشاب کے بدلے خون آتا ہے اور کرب شدید اور غشی اور خفقان اور یرقان اور حبس طبیعت لاتا ہے۔ اور شاید کہ ہلاک کر ڈالے۔ **علاج** اول محاجم سے چوسیں اور داغ دیں پھر فصد کھولیں اور اگر داغ نہ ہو سکے تو فرفیون اور جند بیدستر اس جگہ پر رکھیں اور اس کے گرد اگرد گل ارمنی اور سرکہ طلا کریں اور جان لیں کہ تازہ دودھ پینا اور رب سیب اور رب بہا اور شیرۂ کاہو اور شیرۂ کاسنی اور شیرۂ خیارین اور آب کدو اور آب جو اور آب طلخشقون اور لیسنت سیب سرد پانی میں ملا کے اور قرص کافور مفید ہیں اور آدھا مثقال کافور آب سیب کے ہمراہ بہت ہی نفع کرتا ہے اور اگر درد شدید ہو تو آب فواکہ سرد کر کے اور دوغ ترش دیں اور طلخشقون اور برگ سیب ترش اور کشنیز خشک اجزا برابر باریک کوٹ کر تین مٹھی کے مقدار منہ میں ڈالیں اور میوؤں کا پانی روغن میں ملا کے سرد کر کے پلائیں اور اگر شکم میں نفخ ہو جائے تو حقنہ کریں اور اگر زبان میں ورم ہو تو رگ زیر زبان کھولیں اور آب کاسنی اور سکنجبین سے غرغرہ کریں۔ **فائدہ** جب عقرب جرارہ کا زہر محاجم سے چوسنے کا ارادہ کریں۔ تو چاہیئے کہ محاجم کے اندر دھنی ہوئی روئی بھر دیں۔ کیونکہ اگر ایسا نہ کریں تو چوسنے والا ہلاک ہوتا ہے سوا اس کا چوسنا کسی طرح جائز نہیں۔ مگر ان شاء اللہ تعالیٰ کہ معالجہ کلی میں مذکور ہیں۔ **دوسری نوع** لدغ زنبور اور شہد کی مکھی کے بیان میں اس کے ڈنگ مارنے سے آماس سرخ اور درد شدید اٹھتا ہے اور ایک قسم کی زنبور ہوتی ہے کہ اس کا سر بڑا اور سیاہ ہوتا ہے اور اس کے اوپر دائرے ہوتے ہیں۔ اس کے نیش مارنے سے درد شدید پیدا ہوتا ہے اور شاید کہ ہلاک کر ڈالے **علاج** اسی وقت تین مٹھی کے مقدار کشنیز کھلائیں تو درد کو موقوف کرتا ہے اور ریح کا شیاف اٹھائیں اور آب خطمی اور آب خبازی آب خرفہ آب عنب الثعلب آب کاکنج طلا کریں اور ایک کپڑا سرکے میں بھگو کے برف وغیرہ میں سرد کر کے وہاں رکھیں اور خالص مٹی سرکے میں یا کافور سرکے میں یا طحلب سرکے میں یا جو کا آٹا سرکے میں ملا کے یا گنجد کوفتہ کے سرکے میں یا آب کشنیز تر میں سرکہ اور کچھ کافور ملا کے طلا کریں۔ اور رب سیب اور سکنجبین اور آب انار ترش اور آب خیار اور آب کاسنی اور کاہو اور کشنیز اور قند سرد پانی میں ملا کے کھانا مفید ہے۔ اور اگر بڑی زنبور کاٹے یا بدن میں امتلا ہو تو فصد کھولیں اور زنبور کے چھتے کی مٹی سرکے میں ملا کے طلا کریں تو مفید ہے **فائدہ** جب شہد کی مکھی ڈنگ مارتی ہے تو اس کا ڈنگ اسی جگہ رہ جاتا ہے اور جیسا سب قسم کی زنبور کا علاج ہوتا ہے اس کا بھی ویسا ہی علاج ہے اور اس جگہ مکھی کا ملنا درد کو تھماتا ہے **تیسری نوع** لسع النملہ کے بیان میں یعنی چیونٹی کا کاٹنا چیونٹی کی بہت قسمیں ہیں اور ایسا کہتے ہیں کہ اندلس کے جنگل میں بعض جگہ بہت دور پر چیونٹی ہوتی ہیں جیسا کہ بھیڑیا کہ جب آدمی کو پاتے ہیں تو مار ڈالتے ہیں۔ غرضکہ جیسا زنبور کا علاج ہے وہی چیونٹی کے کاٹنے کا علاج ہے **چوتھی نوع** رتیلا اور عنکبوت کے کاٹنے کے بیان میں یعنی مکڑی کا کاٹنا اس کے اقسام بہت ہیں۔ اور اس کے اقسام میں سب سے بدتر مصری ہے کہ پھر والے کی صورت ہوتی ہے

اور سب اقسام کے کاٹنے سے اکثر ورم اور کچھ سرخی اور نیلاپن اور سبزی پیدا ہوتی ہے اور اُس کی ہر ایک قسم کو اعراض مخصوص ہیں چنانچہ سرخ مکڑی کے کاٹنے سے تھوڑا سا درد ہوتا ہے اور خارش اُٹھتی ہے اور سیاہ کے کاٹنے سے درد شدید پیدا ہوتا ہے اور بدن میں سردی آتی ہے اور رعشہ ہو جاتا ہے اور اگر سفید کاٹتی ہے تو دست آتے ہیں اور تھوڑا سا درد اور خارش عارض ہوتی ہے اور کوکبہ یعنے جس کی پشت پر چمکدار لکیریں ہوں اگر وہ کاٹتی ہے تو خدر اور بدن میں سستی ہو جاتی ہے اور زرد رنگ چہرہ ہو جاتا ہے اُسکے کاٹنے سے درد شدید اور رعشہ پیدا ہوتا ہے اور عرق سرد آتا ہے اور شکم میں نفخ ہو جاتا ہے اور کبھی ہلاک کرتا ہے علاج جمیع اقسام کے کاٹنے میں چاہیئے کہ اول اُس جگہ کو منہ سے یا محجمہ سے چوسیں تاکہ زہر کھنچ آئے پھر گرم پانی میں رکھیں اور نمک کا پانی طلا کریں اور حمام درد کی تسکین کے لیئے بہت مفید ہے اور مناسب یہ ہے کہ ہر لحظہ گرم پانی میں رکھیں یا چوب انجیر کی خاکستر اور نورہ اور قلعی باریک کوٹ کر گرم پانی میں ملا کے طلا کریں اور تمر اور نمک اچھا ضماد ہے اور تریاق اربعہ اور سنجرینیا اور سفوف کرسیاہ دانہ اور تخم کرفس کا ہڑامش یا حلتیت گرم پانی میں ملا ہوا مفید ہے اور ایک قسم کی مکڑی ہے کہ اُسکے کاٹنے سے اطراف سرد ہو جاتے ہیں اور بدن میں قشعریرہ اور قضیب میں انتشار اور تمدد اور شکم میں نفخ پیدا ہوتا ہے اور اُس کی یہ تدبیر ہے کہ سذاب اور سعد اور شونیز شراب میں ملا کے کھلائیں اور تریاق کا کھانا اور حمام میں عرق لانا مفید ہے اور ایک اور قسم ہے کہ سیاہ ہوتی ہے اور اُسکے پاؤں چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں اُس کے کاٹنے سے تپ مطبقہ اور خارش پیدا ہوتی ہے اور وہ جگہ سیاہ ہو جاتی ہے اور اُس کا زہر گرم ہوتا ہے بخلاف سب اقسام کے اور اس کی یہ تدبیر ہے کہ فصد کھولیں اور مطبوخ فواکہ سے طبیعت نرم کریں اور اس گوشت فاسد کو قطع کریں پھر قروح ردیہ کا سا معالجہ کریں اور عنکبوت کی ایک اور قسم ہے کہ اُسکو فہد کہتے ہیں اور وہ مکھی کو کود کر پکڑ لیتی ہے اور اپنے پاؤں میں دبا کے پھر جالے میں چلی جاتی ہے اسی واسطے اُسکو فہد کہتے ہیں یعنی جیسا چیتا اور شیر شکار کرتا ہے اور اُس مکڑی کے پاؤں چھوٹے چھوٹے اور سفید اور سیر سیاہی مائل نقطے ہوتے ہیں اور اُسکے کاٹنے سے خارش ہوتی ہے اور سرد پسینا آتا ہے اور اُسکی یہ تدبیر ہے کہ صعتر اور [illegible] اور سرکہ کو اس میں [illegible] کرفس جوش کر لیا ہو طلا کریں [illegible] والی مکڑی جس کے ہاتھ اور پاؤں دراز ہوتے ہیں اُس کے کاٹنے سے [illegible] درد ہوتا ہے اور بول [illegible] ہو جاتا ہے [illegible] قسم [illegible] قاتل ہے اسکا علاج [illegible] رتیلا کا ایک علاج ہے اور رتیلا ایک حیوان مکڑی کی صورت ہوتا ہے [illegible] قرابادین قادری میں لکھا ہے کہ [illegible] رتیلا اور مکڑی اور زہریلے جانور کے کاٹنے میں شراب کے ساتھ استعمال کریں [illegible] ترکیب [illegible] دوائیں [illegible] برابر [illegible] کے شہد میں [illegible] دوسرا تریاق کا نسخہ کہ رتیلا کے کاٹنے میں [illegible] قرابادین قادری میں اس کی ترکیب [illegible] [illegible] کاٹ کھا [illegible] بیان میں [illegible] کے کاٹنے [illegible] پیدا ہوتی ہے اور [illegible] کی جگہ [illegible] کیونکہ اُس کے دانت اُسی جگہ [illegible] علاج کوئی ایسی تدبیر کریں کہ اُسکے دانت [illegible] اور یہ اس طور سے ہوتا ہے کہ روغن اور خاکستر [illegible] یا ابریشم [illegible] پھر خاکستر روغن میں ملا کے [illegible] اور اگر [illegible] اور اس تدبیر سے [illegible] کا پانی گرم کر کے [illegible] اور تریاق [illegible] مفید ہے اور اگر [illegible] ابریشم [illegible] اس جگہ پر [illegible] کو [illegible] دانت جلد نکل آتے ہیں اور [illegible] کے پانی میں [illegible] اور [illegible] تاکہ دانت جلد

یا باہر آجائیں اور اُن کے باہر آنے کی یہ علامت ہے کہ تپ موقوف ہو اور اُسجگہ کا نیلا پن زائل ہو اور پیپ کا بہنا موقوف ہو جائے **چھٹی نوع**
سالامندرا کے کاٹنے کے بیان میں وہ ایک جانور چھپکلی کی صورت ہے اور چار پاؤں رکھتا ہے اور دم کوتاہ ہوتی ہے اور سر اُسکا سیاہ
اور گردن باریک اور وہ سام ابرص سے بڑا ہوتا ہے اور چوڑا ہوتا ہے اور اُسکا رنگ ابلق زرد اور سیاہ ہوتا ہے اور نوشادر کی کان میں بہت
ہوتا ہے اور کہتے ہیں کہ آگ میں نہیں جلتا اور پتھر اُس پر کارگر نہیں ہوتا اور سموم قتالہ میں سے ہوتا ہے جیسے ذراریح ہوتے ہیں اور اُسکے
زہر کی یہ مضرت ہے کہ درد شدید اور باطن میں گرمی آگ کے مانند پیدا کرتا ہے اور ورم گرم لاتا ہے اور زبان اُٹک جاتی ہے یا بوجھل ہوجاتی
ہے اور اعضا کانپتے ہیں اور بجھیں ہوجاتے ہیں اور شاید کہ جہاں کاٹا ہے وہ جگہ سیاہ ہوجائے اور شاید کہ متعفن ہوکر گر پڑے **علاج** جو کچھ
ذراریح کے معالجہ میں کہا ہے وہی اسکا علاج ہے اور جنگلی اور دریائی کچھوے کے انڈے کھانا مفید ہے اور طبیخ ضفدع کا پینا اور ضماد
کرنا نفع کرتا ہے **ف** سالامندرا کے کاٹنے میں یہ تریاق بہت مفید ہے اُسکی ترکیب تخم حرمل شونیز زیرہ دو دو درم حنظیانا فلفل سفید
مر آدھا آدھا درم زراوند مدحرج ڈیڑھ درم کوٹ پیس کے شہد میں ملا کے تیار کریں طریق استعمال شراب کے ساتھ مقدار خوراک باقلاء
رومی کے برابر **ساتویں نوع** آدمی کے کاٹنے کے بیان میں جاننا چاہیئے کہ بھوکے آدمی کا کاٹا بہت برا ہوتا ہے اور روزہ دار کے کاٹنے
سے سخت عوارض پیدا ہوتے ہیں **علاج** زیت اور موم پگھلا کر یا خاکستر چوب انگور سرکہ میں ملا کے یا ابریسا اور سرکہ یا پوست بیخ بادیان
اور شہد یا مرہم اسود کہ قند اور زیت اور موم اور مرغ کی چربی سے بنا یا ہو یا آرد باقلا اور پانی اور سرکہ اور روغن گل یا پیاز اور نمک اور
شہد جو کچھ ان میں سے میسر ہو ضماد کریں اور اگر ورم ہوجائے تو مردار سنگ کا طلا کرنا بہت مفید ہے اور تخم شبت جلا کے اور باریک
پیس کے یا کرنب کی خاکستر اور سرکہ اور کچھ روغن زیت یا روغن کنجد کا طلا کرنا مفید ہے **فائدہ** جس آدمی کو دیوانہ کتا کاٹے اور وہ بھی
دیوانہ ہوجائے تو واجب ہے کہ اسکی صحبت سے پرہیز کریں کیونکہ ایسے آدمی کے کاٹنے سے بھی وہی حالت پیدا ہوتی ہے جو دیوانہ کتے
کے کاٹنے سے ہوتی ہے اور اُس کا تدارک مشکل ہوتا ہے اور تدبیر وہی ہے جو سگ دیوانہ کے لئے لکھی جائے گی **آٹھویں نوع** کتے
کے کاٹنے کے بیان میں جو دیوانہ نہو یعنے ہوشیار ہو **علاج** جو کچھ انسان کے کاٹنے میں بیان کیا وہی مفید ہے اور پیاز اور نمک اور
شہد اور نطرون سرکہ یا نمک اور پیاز اور سداب اور باقلا اور بادام تلخ اور شہد خالص اچھا ضماد ہے اور اسجگہ پر سرکہ ڈالنا یا صوف سرکہ
میں بھگو کے رکھنا مفید ہے اور اگر سرکہ میں تھوڑا سا روغن گل ملائیں تو بہتر ہے اور تھوڑا سا نطرون سرکہ میں ملا کے وہاں رکھ کر
باندھنا اور تین دن کے بعد اُسکو بدلنا اور پھر اُسی طرح استعمال کرنا نہایت نفع کرتا ہے خصوصاً اگر یہ خوف کہ دیوانہ کتا ہوگا **نویں نوع**
چیتا اور شیر اور اُسکے اقسام کے کاٹنے اور پنجے کے زخم کے بیان میں جاننا چاہیئے کہ انکے دانت اور پنجے زہر سے خالی نہیں سو بہتر یہ ہے
کہ اوّل زخم کی جگہ پچھنا استعمال کریں تاکہ زہر کا مادہ باہر آجائے پھر زراوند اور بیخ سوسن اور شہد کا ضماد کریں پھر جراحت کو سرکہ سے دھوئیں
اور قشور نحاس اور ابریسا اور خبث الفضہ اور موم اور روغن زیت کا مرہم بنا کے استعمال کریں اور اسی سے قروح کا علاج کریں **فائدہ**
انگور جائے کو جوش کر کے اُس کے پانی سے شیر کے زخم کو دھوئیں تو اس کی خاصیت ہے کہ فوراً اچھا کرتا ہے اور زہر کو دفع کرتا ہے **دسویں
نوع** دریائی کتا اور مگر اور سیاہ مچھلی جسکو سیچ بولتے ہیں انکے کاٹنے کے بیان میں **علاج** اُنکا زہر کھینچیں پھر جالیات استعمال کریں اور
نمک روئی میں بھر کر یا نطرون شہد میں ملا کے زخم پر لگائیں اور بط اور مرغ کی چربی اور فقط چربی اور مسکہ اور روغن گل مفید ہیں **گیارھویں نوع**
ابن عرس یعنے نیولے کے کاٹنے کے بیان میں جاننا چاہیئے کہ اُس کے کاٹے کا درد بدن میں جلد پھیل جاتا ہے **علاج** لہسن یا کچا انجیر یا آرد
کرسنہ ضماد کریں اور اگر ابن عرس کا گوشت اُسجگہ پر رکھیں تو اُسی وقت درد کو کھوتا ہے اور بڑا فائدہ کرتا ہے **فائدہ** کبھی نیولا بھی کتے
کی طرح باؤلا ہوجاتا ہے اور جس کو کاٹتا ہے وہ بھی دیوانہ ہوجاتا ہے اور دیوانے نیولے کے کاٹنے کا وہی علاج ہے جو باؤلے

کتّے کے علاج میں آئیگا ف اگر نیولے کی مادہ جس کے پیٹ میں بچے ہیں کاٹ کھائے تو علاج ہے **بارھویں نوع** بلّی کے کاٹے ہوئے کے
بیان میں اکثر اُسکے کاٹنے سے درد شدید پیدا ہوتا ہے اور وہ جگہ سبز اور سخت ہو جاتی ہے **علاج** منہ سے چوس کے یا محاجم لگا کے
اُسکا زہر کھینچیں اور پیاز اور پودینہ کا ضماد کریں اور سیاہ دانہ یا کچھ پانی میں ملا کے ضماد کرنا اور پودینہ کھانا مفید پڑتا ہے اور باقی احتیاج کے
موافق علاج عام کریں **تیرھویں نوع** بیطرئے اور بندر کے کاٹنے کے بیان میں **علاج** جو کچھ کہ چیتا وغیرہ کے زخم کا معالجہ نویں نوع
میں گذرا اسپر عمل کریں اور پیاز اور نمک دونوں کو کوٹ کے زخم پر رکھنا مفید ہے **چودھویں نوع** ورل کے کاٹنے کے بیان میں ورل
ایک جانور سوسمار کی صورت ہے جب کاٹ کھاتا ہے تو زخم ہو جاتا ہے اُس کا اور قروح ردیہ کا ایک علاج ہے **فائدہ** دریا اور جنگل میں
بہت سے کاٹنے والے جانور ہوتے ہیں کہ اُنکے کاٹنے سے بڑے بڑے اعراض پیدا ہوتے ہیں اور ان سبھوں کا یہ علاج ہے کہ زہر کو جذب
کرے اور تا وقتیکہ اُس سے بالکل امن نہ ہو زخم کو بھرنے نہ دیں اور تریاق اور فاد زہر اور جدوار اور زہر کے مسکنات ہمیشہ دیتے رہیں اور
کھانے اور پینے میں ہدایات مناسب بجالائیں **پندرھویں نوع** قملۃ النسر یعنے گرگس کی جوں کے کاٹنے کے بیان میں یہ ایک جانور
بڑی چیونٹی کی صورت ہے اور اُسکے کاٹنے سے تمام مجاری سے خون جاری ہوتا ہے جیسے کہ آنکھوں اور سوراخوں سے بہ نکلتا ہے۔
علاج فاد زہر اور آب تخم اور صندل سرخ اور خرفہ اور طحلب اس جگہ پر رکھیں اور حلتیت اور گاے کا دودھ یا شیر بز اور گل مختوم اور
اسپغول خیار کے پانی میں اور آب کدو اور جو کچھ زہر کو ساکن کرے مثلاً تریاقات وغیرہ استعمال کریں **سولھویں نوع** ضفدع بحری یعنے
دریائی مینڈک کے کاٹنے کے بیان میں یہ مینڈک سرخ رنگ ہوتا ہے اور پلید جانور ہے اور اُس کا زہر بڑا ہوتا ہے اور جس جانور کو دیکھتا
ہے اُسپر ارادہ کرتا ہے اور دور سے کود کر آتا ہے اور اگر نہیں کاٹ سکتا تو اُسکو پھونکتا ہے اور اُسکے پھونکنے سے بھی ضرر ہوتا ہے اور اُسکی
مضرت یہ ہے کہ بڑا آماس پیدا ہوتا ہے اور جلد ہلاک کرتا ہے **علاج** تریاق کبیر دیں اور جو کچھ رتیلا کے علاج میں لکھا گیا ہے کام میں
لائیں اور غوک نہری اور بری کے کاٹنے سے ورم پیدا ہوتا ہے اور اُس کا اور سرد زہروں کا ایک علاج ہے **سترھویں نوع** ذوالاربعۃ
والاربعین کے کاٹنے کے بیان میں اُس کو کھنکھجورا کہتے ہیں اور چوالیس پاؤں رکھتا ہے دونوں طرفوں میں بائیس بائیس ہوتے ہیں اور
آگے کی طرف سے بھی چلتا ہے اور پچھلی طرف سے بھی چل سکتا ہے اور ایک انگشت کے برابر ہوتا ہے اور بڑا ایک بالشت بھی ہوتا ہے
اور اُس کے کاٹنے سے درد شدید اور ایک حالت وسواس خوف کے مشابہ اور ضیق النفس پیدا ہوتا ہے اور طبیعت مٹھائی
کے کھانے پر راغب ہوتی ہے **علاج** اسی حیوان کو کاٹ کر اُس جگہ پر رکھیں اور زراوند طویل اور جنطیانا اور پوست بیخ کبر اور
آرد کرسنہ اچھی ابر شراب میں یا ماء العسل میں ملا کے کھلائیں اور تریاق اربعہ اور دواء المسک اور سنجرینیا مفید ہیں اور نمک اور
سرکہ کا طلا کرنا نفع کرتا ہے **ف** دواء المسک کی ترکیب جو اس جگہ مفید ہے افسنتین رومی صبر سقوطری آٹھ آٹھ درم اور
ریوند چینی چھ درم نانخواہ زعفران تخم کرفس چار چار درم سنبل الطیب مشک ساذج ہندی مرکی دو دو درم اور
جند بیدستر ڈیڑھ درم شہد خام سہ چند دواؤں کو کوٹ پیس کے شہد میں ملائیں اور زعفران اور مشک کو عرق کیوڑہ
میں حل کر کے اوپر سے ملا کے دواء المسک تیار کریں قدر خوراک ایک مثقال **اٹھارھویں نوع** موش کے کاٹنے
کے بیان میں جاننا چاہیئے کہ بعضے چوہے کے دانت زہردار ہوتے ہیں اور اُس کے کاٹنے سے عضو آماس کر آتا ہے اور
زخمی ہو جاتا ہے اور درد کرتا ہے اور وہ مقام نیلا یا سیاہ ہو جاتا ہے اور شاید کہ فاسد ہو جائے اور اُس کا فساد اندر کی جانب
پھیلے اور دوسرے اعضاء کو فاسد کر دے جیسا کہ ناسور فاسد کرتا ہے **علاج** زہر کو جو سینگی کے طور پر کھینچیں
اور جو تدبیر کہ زہر کھانے اور لگانے میں مفید پڑے استعمال کریں اور اس جگہ پچھنے لگا کے خون نکالیں تو بہتر ہے

ڈرنے لگے **انتباہ** اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب دیوانہ کتا کاٹتا ہے تو ایک ہفتے کے بعد حال میں تغیر آتا ہے اور بعضوں کا حال چھ مہینے کے بعد یا چالیس دن کے بعد بدلتا ہے اور ایک قوم نے کہا ہے کہ سات برس کے بعد بھی اس کا اثر ظاہر ہوتا ہے اور یہ قول بعض اطبا کے نزدیک ٹھیک نہیں لیکن جن تجربہ والوں نے دیکھا ہے انکے نزدیک پکی بات ہے چنانچہ اس فقیر کے زمانے میں ایک شخص کو دفعتہ یہی حالت پیش آئی اور بالکل اس کے حواس ٹھکانے پر تھے مگر بہت حیرت میں مبتلا تھا اور پانی نہیں پیتا تھا اور اگر اسکے سامنے پانی لاتے تھے تو دیکھتا تھا مگر جب پینے کا قصد کرتا تھا اسکے بدن میں ایک بڑا جوش آتا تھا اور حرکات ناطبعی کرتا تھا اور چلاتا تھا اور پانی کا پیالہ پھینک دیتا تھا۔ اور اس کے وارثوں کو جنات کا شبہہ ہوا اور کتے کے کاٹنے کا دھیان نہ کیا جب اس فقیر نے پوچھا تو یاد آیا کہ اس کو دیوانے کتے نے کاٹا تھا اور ہمنے اسی کتے کا کلیجہ اس کو کھلایا تھا اس لئے بالکل اس کا کھٹکا نہ رہا تھا اب چار برس کے بعد پھر اس کا اثر ظاہر ہوا اور وہ شخص جیسے کہ اسکے حال میں تغیر آیا تھا آدھے دن تک اسی حالت میں مبتلا رہا اس کے بعد بیہوش ہوا اور اس کا شکم پھول گیا اور ایک آنکھ بیٹھ گئی اور مر گیا **ف** حکیم محمد حسین صاحب مغفور مترجم سابق طب اکبر لکھتے ہیں کہ میں اپنے استاد مسیح وقت جناب حکیم میر فیض علی صاحب مغفور مرحوم تلمیذ حکیم عزت اللہ خان مرحوم دہلوی کی خدمت میں استفادہ مطلب کے لئے حاضر تھا کہ یکایک ایک بیمار نے آکر عرض کیا پہلے میرے حال پر توجہ فرمائیے مجھے اضطراب ہے اور سوا اس بات کے اور کوئی تکلیف نہیں کہ سرد ہوا جب بدن پر لگتی ہے تو جان سی نکلتی ہے جناب مرحوم ومغفور نے خاموش ہو کر تامل کیا اور کچھ دیر کے بعد فرمایا کہ کبھی تجھکو کتے نے بھی کاٹا ہے بولا کہ پانچ برس گذرے کہ باولے کتے نے کاٹا تھا جھاڑ وغیرہ سے علاج کیا تھا اب چھ مہینے گذرے کہ پھر ایک کتے نے کاٹا مگر باولا نہ تھا اچھا ہوشیار تھا آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ اسی کا اثر ہے جلد اس کی خبر لے اس دن شام تک وہ ویسا ہی رہا چونکہ غریب آدمی تھا اسکے اقربا میں سے کوئی اس کے علاج کو نہ آیا رات کے وقت اس کے حال میں تغیر آیا دوسرے دن اسی حالت میں رحلت کی **تنبیہ** جس شخص کو دیوانے کتے نے کاٹا ہو اور اسکے حال میں تغیر آیا ہو وہ جس شخص کو کاٹ کھائے یا جو شخص اس کا جھوٹا کھاتا ہے اس کو بھی یہی مرض ہو جاتا ہے اور جاننا چاہیئے کہ جس شخص کو باولا کتا کاٹے اور اس جگہ سے خود بخود بہت سا خون نکلے تو عمدہ بات ہے اور امید ہے کہ علاج پذیر ہو اور ایسا ہی اگر اس کو دوا و یہ تریاقیہ دیں اور پیشاب کرے تو پانی سے ڈرنے کا اندیشہ نہیں رہتا اور کہتے ہیں کہ کتے کا کاٹا ہوا آدمی جب پانی سے ڈرتا ہے تو لاعلاج ہوتا ہے

فائدہ اس کے علاج کے بیان میں جب معلوم ہو جائے کہ باولے کتے نے کاٹا ہے تو چاہیئے کہ بیمار کو پیادہ یا سوار کر کے دوڑائیں تاکہ عرق آئے اور زخم کو بھرنے نہ دیں کم از کم چالیس دن تک اچھا نہ ہونے پائے اور زخم کے منہ پر محاجم رکھکے جیسا کہ دستور ہے زہر کو کھینچیں تاکہ زہر باہر آجائے اور اگر زخم کو زیادہ کشادہ کریں تو بہتر ہے تاکہ رطوبت بہ فراغت نکلے اور اس کے ساتھ میں زہر بھی باہر آجائے اور جہاں کہیں کہ ابتدا میں خطا واقع ہو اور زخم بھر جائے تو اس کو دوبارہ چیر ڈالیں اور مفتح دوائیں مثلاً لہسن اور جاؤشیر اور شونیز سرکہ میں لہسن اور پیاز اور نمک کوٹ کر ضماد کریں تاکہ زخمی ہو اور یہ مرہم زخمی کرتا ہے زفت ایک حصہ نمک اور نوشادر ہر ایک دو حصہ جاؤشیر تین حصہ جاؤشیر کو سرکے میں حل کر کے سب دوا ملا کے استعمال کریں اور اگر زیادہ قوی کی ضرورت ہو تو اکال دوائیں مثلاً فلافیون اور زخمی ہونے کے بعد روغن گاؤ استعمال کریں تاکہ اجزائے فاسد کو دور کرے اور سمیت کو زائل کرے اور سودا کے نکالنے میں مبالغہ کریں خصوصاً جب کہ زہر پھیلنے لگے اور حالت بدلنے لگے اور ہمیشہ تریاق اربعہ اور دواء السرطان کہ بہت ہی مفید ہیں کھلائیں اور کہتے ہیں کہ اسی کتے کا جگر بھون کر کھلانا نفع کرتا ہے اور اگر ساہو دانہ اور جند بیدستر کا شیاف بنا کے رکھیں تو فائدہ کرتا ہے اور کہتے ہیں

کہ جنطیانا کے برابر کوئی دوا نہیں **دواء السرطان کی ترکیب** سرطان نہری پانچ جزو جنطیانا کندر تین تین حصہ لیکے پانی اور گھی کیساتھ
پہلے دن ایک مثقال کے مقدار دیں اور دوسرے دن زیادہ دیں حتی کہ چار مثقال کے مقدار ہو جائے **قرص فوداریج** کہ اس جگہ نفع
دیتا ہے فوراً بچے کے اس کے ہاتھ اور پاؤں اور سرد و رکرکے ایک حصہ لیکے عدس مقشر ایک حصہ زعفران سنبل قرنفل فلفل دارچینی ہر ایک
ایک حیرہ کا چھٹا حصہ لیکے انکو باریک کوٹ کے پانی میں ملا کے قرص بنائیں ہر قرص وزن میں دو دو انگ ہو ایک قرص ہر روز صبح کو وقت دیں
اور حمام میں لیجائیں اور آبزنمیں بٹھائیں یہانتک کہ آبزن میں پیشاب کرے اور مرغ فربہ کے گوشت کا نخود آب پلائیں اور شراب شیریں نفع
کرتی ہے اور اگر سرد دوا کے بعد مثانے میں پیچش معلوم ہو تو چاہیئے کہ عدس پانی میں جوش کرکے اس کا مطبوخ لیکے روغن بادام یا مسکہ ملا کے
پلائیں اور گاؤ کا گھی کھلائیں سفوف کہ فائدہ کرتا ہے سرطان نہری جنطیانا پانچ پانچ درم کندر رومی تین تین درم گل مختوم دس درم کوٹ چھانکے
کے درم کے مقدار دیں اور کہتے ہیں کہ کفتار کے پوست کا پیالہ بنا کے اس میں دوا اور پانی ڈالکے پلائیں یا ایک لکڑی کا پیالہ لے کر
کفتار کا پوست اس پر اندر اور باہر لگا کے بیمار کو اس میں پانی پلائیں اور اگر باولے کتے کے پوست کا پیالہ بنا کے کفتار کا پوست اس پر
لگائیں تو بہتر ہے اور یہ سب بالخاصیت مفید ہیں پانی کے خوف سے بچاتے ہیں اور جبکہ بیمار پانی سے ڈرنے لگے اور نہ پیئے تو کسی حیلے
سے اس کو پانی دیں تاکہ پیاس کی شدت سے ہلاک نہو اور حیلہ یہ ہے کہ ایک ٹیڑھی نلکی لیویں اور اس کا ایک سرا پانی میں اور دوسرا سرا
اس کے حلق میں رکھیں اور پانی پہنچائیں اس طرح پر کہ پانی پیاس کی نظر نہ پڑے اور لعابات اور شیرجات سرد اور اقراص اور مرطوبات غذا کا
اور بھنی ہوئی اور تابقض کہ پیاس کو بجھائیں دیتے رہیں غرض متطبب اور تدبیر میں بہت کوشش کریں تاکہ خشکی اور تشنگی سے جلد ہلاک نہو اور بعضے
تجربہ کار کہتے ہیں کہ جب باولا کتا کاٹے تو اسی کتے کا تھوڑا سا خون پانی میں ملا کے اس شخص کو پلائیں تو اس کا زہر اثر نہیں کرتا غرض کہ یہ جو
کچھ تجربہ والوں نے کہا ہے اس کو کرسکتے ہیں لیکن ایسا نہ کرنا چاہیئے کہ اسی پر اکتفا کریں اور اصلی علاج کہ لکھا گیا ہے اس کو چھوڑ دیں اور
بدشور ہلے نزدیک یہ ہے کہ جب کہ اس کتے کی ہڈیاں پانی سے نہ بھیگیں اس کا زہر اثر نہیں کرتا اور اسی وجہ تاکید کرتے ہیں کہ جب باولا
کتا کاٹے تو اس کو مار کے بتن میں مضبوط بند کرکے زمین میں ایک گڑھا گہرا کھود کر اس میں رکھکر مٹی سے بند کریں اور ڈھانک دیں تاکہ اس
میں پانی نہ پہنچے اور کہتے ہیں کہ ہر روز ایک ماشہ مشک چھ مہینے تک کھلاتا رہنا بہت مفید ہوتا ہے اور تین مہینے تک زخم کو بھرنے نہ دیں
ف ابن الیاس کہتا ہے کہ جب دیوانہ کتے کے کاٹے ہوا ایک ہفتہ گذر جائے تو بدن کا تنقیہ مطبوخ افتیمون یا مطبوخ ہلیلہ سے کریں یا
تنقیہ کے لیئے یہ حبوب استعمال کریں اس کی ترکیب شاہترہ کی پانچ درم ہلیلہ کابلی سات درم افتیمون آدھا درم نمک ہندی آدھا درم
بسفائج جہارمنی ایک ایک مثقال غاریقون مقل ازرق آدھا درم باریک پیس کے آب بادرنجبویہ میں ملا کے گولیاں بنائیں خوراک دو
مثقال کی مقدار یا اسہال کے لیئے غاریقون ماء الجبن کے ساتھ استعمال کریں اور انطاکی کہتا ہے کہ زخم کے کشادہ کرنے میں سعی
کریں اور ادویہ منقیہ خلط سوداویہ سے معالجہ کرتے ہیں اور کتے کا جگر بھون کے کھلائیں اور اس کا خون پلائیں اور اس کا دانت
لٹکائیں تو نافع ہے اور اس کے ایک دن کے پلے کا گوشت جو کے آٹے کے ساتھ پیس کے استعمال کرنا سب سے زیادہ مجرب ہے
اور چار درم کے مقدار خولنجان کھلا جالیس دن تک لاناغہ اس کے خوف سے خلاصی دیتا ہے جاننا چاہیئے کہ مؤلف طب اکبر رحمۃ اللہ
نے سانپ کے کاٹنے کا علاج بتفصیل لکھا ہے اور مجملاً بیان کرکے اسی پر اکتفا کیا لہذا اکسیر اعظم سے یہ دو قول لکھے جاتے ہیں
کہ طالب کو آسانی ہو گیلانی کہتا ہے کہ اگر تیز زہریلا سانپ کاٹ کھائے تو تریاق فاروق استعمال کریں کہ میرا مجرب ہے اور
تھوڑا سا کھینچ آب لیموں میں ملکر سے کے مریض کی آنکھوں میں لگائیں اور کاٹنے کی جگہ پر پچھنے دینے کے بعد کہ خون نکل آئے تھوڑا
سا طلا کے طور پر استعمال کریں اور تھوڑا سا کھلا بھی دیں اور اگر زہر ایسا اثر کرگیا کہ مریض میں قدرت کھانے کی

نہیں ہے لیکن پچھنے لگانے سے خون نکل آیا تو فقط آنکھ میں لگانا اور زخم پر طلا کرنا نافع ہے۔ اور بدن اور دوسرے مواضع میں جیسے سر اور بازو اور شالنے پر پچھنے دے کے جو خون کہ نکل آئے اُس کو اسی جگہ ملیں کہ اُس کے کھلانے سے زیادہ نفع ہے کیونکہ زہر کی قے آتی ہے اور اللہ کے فضل سے صحت ہو جاتی ہے اور اس دوا کو بارہا آزمایا نافع پایا لیکن فقط اُسی دوا پر اقتصار نہ کیا بلکہ فادزہر اور تریاق معدنی چینی بھی استعمال کیا کہ وہ بھی قوی العمل ہے لیکن مجھے گمان ہے کہ دوائے مذکور کی تاثیر زیادہ اور غالب ہے واللہ اعلم اور انطاکی کہتا ہے کہ اگر سانپ کاٹ کھائے سو اگر بلوطیہ اور عنزا اور برناقہ ہو یا اُس کے مانند کہ یہ اقسام بہت خبیث ہیں تو چاہیئے کہ اولاً عضو کو قطع کریں اور اگر نہ دے آسبا اور رطوبتیں لگیں تو سینگی اور پچھنے لگائیں اور اولاً ادویہ موضعیہ کا استعمال واجب ہے اگر عقل صحیح اور بدن قوی ہو اور قے میں تو قے میں کرسنہ اور سداب دشتی اور حلتیت اور شراب اور لہسن اور تریاق سے بنایا ہوا استعمال کریں سو اگر پہلی تدبیر نافع نہ ہو اور زہر پھیل جائے تو فصد کھولیں اور نہیں تو فصد سے پرہیز واجب ہے اور بہت بڑی تدبیر کہ اس مرض میں چاہیئے ادویۂ قلبیہ کا استعمال ہے اور جو چیز کہ روح کو بھڑکائے جیسے فادزہر اور عنبر اور زراوند مدحرج اور روغن زرد اور شہد کا پینا لازم جانیں اور اسی کو پی کے قے کرنا نافع ہے اور کرنب کھانا اور میعۂ سائلہ اور قطران زخم پر ضماد کرنا مفید ہے اور کبوتر اور چوہے کا پیٹ پھاڑ کے گرم گرم کاٹی ہوئی جگہ پر رکھنا نافع ہے اور سرگین کبوتر اور قسط کا بھی یہی نفع ہے اور زراوند مدحرج اور تخم جندر قوقی اور کرسنہ اور سداب دشتی سب اجزا برابر سرکے میں ملا کے ایک مثقال کے مقدار شراب کے ساتھ کھانا صحت دیتا ہے اور سانپ کے کاٹے کو نیم کی پتی چبوائیں اور زخم کی جگہ باندھ کر انگریزی بارود رکھ کر جلائیں جب تک کہ پتی کی تلخی محسوس نہ ہو یا یہ اُس جگہ کو جلاتے ہیں اور نیم کے پتے چبوائے جائیں جب تلخی معلوم ہو تو صحت کی نشانی ہے پھر عضو کو نہ جلائیں ضماد کرنا بہت نافع ہے مہوہ اور کچلہ باریک پیس کے ضماد کریں فلفل سیاہ مغز جمال گوٹہ ہر ایک سات سات ماشہ لیموں کاغذی تین عدد دوا کو لیموں کے پانی میں گھس کر کالی مرچ کے برابر گولیاں بنائیں ضرورت کے وقت پانی میں گھس کر آنکھ میں لگائیں اور دو تین گولیاں کھلا بھی دیں

تئیسویں فصل طرد الہوام کے بیان میں یعنی حشرات کو نکال دینا

چیتہ یعنی سیاہ پنبہ شاخ گوزن کی دھونی سے اور سم بز اور بیخ سوسن اور عاقرقرحا کی دھونیوں سے بھاگتا ہے اور اگر حنظل اُس راہ میں ڈالیں جس راہ سے کہ سانپ آتا ہے تو اُس راہ سے نہیں چلتا اور اگر اُس کو نوشادر اور پانی میں حل کر کے سانپ کی بانبی میں ڈالیں تو وہاں سے بھاگتا ہے اور روزہ دار آدمی کا تھوک اگر سانپ کے منہ میں ڈالیں تو مر جاتا ہے خصوصاً اگر اُسکے مُنہ میں نوشادر ہو عقرب یعنی بچھو اگر سیہ اور بکری کی مینگنی اور زرنیخ اور بط کی چربی برابر لیکے چربی کو گرم کریں اور باقی دوائیں اُس میں ملا کے بچھو کے سوراخ کے قریب دھونی کریں تو بچھو نہیں نکلتا اور اگر مولی کا چھلکا بچھو پر رکھیں یا اُسکے چھتے کا پانی اُس پر ڈالیں تو مر جاتا ہے اور برگ بادروج اور اُس کا پانی بھی ایسا ہی اثر کرتا ہے اور روزہ دار کے منہ کا لعاب خصوصاً اگر محرور المزاج ہو جب بچھو پر پڑتا ہے تو ہلاک کرتا ہے اور اگر مولی کی قاش اُس کے سوراخ پر رکھیں تو نہیں نکلتا اور اگر ایک بچھو کو جلائیں تو اور بچھو بھاگ جاتے ہیں براغیث یعنی پسو کو فارسی میں کیک کہتے ہیں اگر حنظل پانی میں بھگو کے اُس کا پانی مکان میں چھڑک دیں تو پسو مر جاتے ہیں اور بھاگتے ہیں اور گندھک کی بو سے اور کنیر کے پتوں سے نہیں رہتے اور اگر خارپشت کی چربی ایک لکڑی پر ملیں تو سارے پسو اُس پر جمع ہو جاتے ہیں اور حشیشۃ البراغیث یعنی گیاہ کیک اسکو اگر بچھونے پر ڈالیں تو پسو سب جمع ہو جاتے ہیں اور سداب اور خشک اور تر نوب کا پانی کام آتا ہے بق یعنی پشہ ہندی میں مچھر بولتے ہیں۔

چوب صنوبر کے سبوس کی دھونی سے اور اُس کے تراشہ کے دھوئیں سے بھاگتے ہیں اور ایسا ہی اُشق اور قلقدیس کے دھوئیں سے اور اگر برگ سرو اور سرو کی لکڑی بستر پر رکھیں تو پھر وہاں سے ٹل جاتے ہیں اور اگر بدن پر روغن بادام ملیں تو انکی ایذا نہیں پہنچ سکتی ارضہ یعنی دیمک برگ چنار کی دھونی سے بھاگتی ہے اور جس گھر میں ہد ہد ہوتا ہے دیمک نہیں رہتی اور اگر ہد ہد کو جلا کے دیمک کے گھر میں ڈالیں تو بالکل مرجاتی ہے ذباب یعنی مکھی زرنیخ اور کندش کے دھوئیں سے مرتی ہے اور اگر زرنیخ زرد دودھ میں یا کسی برتن میں ڈالیں تو سب مکھیاں اُس میں گر کے مرجاتی ہیں اور خربق سیاہ کے طبیخ کی بھی یہی تاثیر ہے ابن عرس یعنی نیولا سداب کی بو سے بھاگتا ہے فار یعنی چوہا زاک کی بو سے بھاگتا ہے اور اگر ان میں سے ایک چوہا پکڑ کے کچھ اُس کا پوست اُتار دیں یا خصی کر کے چھوڑ دیں تو سب کے سب بھاگ جاتے ہیں اور اگر مردا سنگ اور خربق اور سک اور خبث الحدید اور بذر البنج اور زعفران ہر ایک خمیر میں گوندھ کر گولیاں بنا کے تمام سوراخوں میں اور گھر کے ہر ایک کونے میں ڈالیں تو اس کے کھانے سے جتنے چوہے وہاں ہیں سب مرجاتے ہیں اور سم الفار آٹے میں ملا کے یہی تاثیر کرتا ہے بشرطیکہ انکو پانی نہ ملے نملہ یعنی چیونٹی اگر اُن کے سوراخ میں مقناطیس رکھیں یا گندھک اور قطران کی دھونی کریں یا بیل کا پتہ یا زفت اور انگزہ اُنکے بل میں ڈالیں تو بھاگتی ہیں زنبور گندھک کے دھوئیں اور لہسن سے بھاگتی ہیں اور خطمی کا نچوڑا ہوا پانی یا خبازی کا پانی اور زیت بدن پر ملیں تو زنبور پاس نہیں آ سکتی سوس وہ ایک کیڑا ہے کہ کپڑوں اور کتابوں میں پیدا ہو جاتا ہے اگر افسنتین اور شونیز اور پودینہ نہری اور پوست ترنج پوشاک کے صندوق میں رکھیں تو اس میں وہ کیڑا پیدا نہیں ہوتا فائدہ مناسب ہے کہ مکانوں میں لق لق اور طاؤس اور بط اور خارپشت اور لوزن اور راسو موجود رکھیں اور مکان کے گرداگرد شیح اور حلتیت اور غار اور خربق اور پودینہ اور درمنہ چھڑک دیں یا ایک بڑا رومال انگور کے درخت کی خاک میں یا ایک رتی قطران اور ہینگ میں بھر کر گھر میں رکھیں کہ حشرات نہ نکلیں اور چوب انار اور بیخ سوسن اور بیروزہ اور سرو اور آدمیوں کے بال اور چار پایوں کا کھر اور شحم کے دھوئیں سے اور زفت اور ہینگ اور برگ غار کے دھوئیں سے سب حشرات بھاگتے ہیں خصوصاً افیون اور سیاہ دانہ اور قند اور شاخ بز کوہی اور گندھک کے دھوئیں سے اور رات کے وقت شمع اور چراغ اپنے سے بہت فاصلے پر رکھیں تاکہ حشرات اُسی طرف جائیں اُن بعض دواؤں کا ذکر ہے جو حیوانات چار پایہ کی قاتل ہیں خربق کتے اور بھیڑئیے کو مار ڈالتی ہے کسی چیز میں ملا کے دیں خانق النمر چیتے اور شیر کو ہلاک کرتا ہے خانق الذئب سے بھیڑیا اور گیدڑ مرجاتا ہے بادام تلخ روباہ کو ہلاک کرتا ہے خرزہرہ اور برگ آزاد درخت اکثر بہائم کو ہلاک کرتا ہے چوبیسویں فصل منافع کی کے بیان میں یعنی داغ کے منافع اور اُن بیماریوں کا ذکر جن کا داغ سے علاج کیا جاتا ہے۔ جاننا چاہیے کہ داغ کا یہ نفع ہے کہ جس عضو میں بہت رطوبات جمع ہو جائیں اور اُس عضو کو اور اُسکے مزاج کو بگاڑ دیں اور بڑی بڑی بیماریاں پیدا ہوں اور سب قسم کے استفراغات سے اُس کا تنقیہ نہ ہو تو آگ سے داغ دیں کہ وہ رطوبت ردی فنا ہو اور بڑے بڑے منافذ جن میں سے اس رطوبت کی مدد آتی ہے بند ہو جائیں اور سخت ہو جائیں اور جن امراض میں داغ کا استعمال کرتے ہیں وہ سولہ مرض ہیں۔ ایک[1] تو آنکھ کا پرانا درد ہے کہ دماغ کا نزلہ اس کا باعث ہو دوسرا[2] ضیق النفس کہ نزلے کی کثرت سے پیدا ہو۔ تیسرا[3] جذام چوتھا[4] درد سر اور شقیقہ اور نزلہ کا پانی کہ آنکھ میں اُتر آئے۔ پانچواں[5] پلکوں میں پر بال نکل آنا چھٹا[6] آنکھ کے کوئے میں ناسور ہونا ساتواں[7] خراج کہ شوصہ سے پیدا ہوا آٹھواں[8] خراج کہ جگر میں ہو اور زرد آب جگر کی غشا میں پڑے اور ضماد اور پینے کی دوا سے نفع نہ ہو نواں[9] طحال کے امراض۔ دسواں[10] ضعف معدہ کہ نزلے کی کثرت سے پیدا ہو گیارھواں[11] استسقا بارھواں[12] یہ کہ رطوبت کی کثرت سے یا زخم اور

صدمے کے سبب سے بازو کے استخوان کا مہرہ مونڈھے میں سے نکل آئے تیرھواں وجع الورک اور سرین کے مفصل
کا استرخا چودھواں عرق النسا پندرھواں قیلۃ الامعا سولھواں فتق کہ چڈھے میں ہوتا ہے جان لیں کہ ہر ایک داغ کا ایک
طریقہ ہے جیسا کہ لکھا جاتا ہے جو داغ کہ آنکھ کے امراض اور نزلہ کے ضیق النفس میں دیا جاتا ہے۔ اُس کا طریق یہ ہے کہ سر کے بیچ
میں سے بال منڈا کے وہاں داغ دیں چنانچہ سر کا پوست بالکل جل جائے اور جب پوست دور ہو جائے تو استخوان کو بھی کچھ چھیل
ڈالیں تاکہ نزلے کے مادے کا بخار نکلے اور جہاں کہیں کہ نزلہ بہت قوی ہو تو دو داغ یا تین داغ دیویں اور داغ کے زخم کو ایک
مدت تک بہتا رکھیں اور بھرنے نہ دیں تاکہ رطوبات اسی طرف نکلیں پھر مرہم منبت اللحم سے اچھا کریں جذام کے داغ کا طریق جبکہ
جذام ہونے کا اندیشہ ہو تو اُس کے سر پہ پانچ داغ دیں ایک تو جہاں کہ پیشانی کے بالوں کی حد ہے۔ دوسرا اس جگہ پہ کہ تالو سے اونچی
ہے تیسرا سر کے پیچھے اس جگہ کہ نقرہ سے اونچی ہے اور نقرہ ایک گڑھا ہے سر کے پیچھے گردن سے ملا ہوا اور باقی دو داغ دونوں کانوں
کے پیچھے درزِ قشری کی جگہ پر دیں دردِ سر اور شقیقۂ مفرط کے داغ کا طریق اور جہاں نزول کے اُتر آنے کا خوف ہو بڑی شریان کہ
کنپٹیوں میں ہوتی ہے اُس پر داغ دیں اور بعضے سل کرتے ہیں یعنی کاٹتے ہیں اور بعضے طبیب کنپٹی کا پوست چیر کر شریان کو نکال
کے پھر داغ دیتے ہیں تاکہ جل جائے اور رگ کے سرے اندر کی جانب کھنچ جائیں۔ اس سبب سے رطوبت کو راستہ نہ ملے اور شقیقہ اور نزول الماء
میں بھی اُس کو لکھا ہے پربال کے داغ کا طریق اول پربال کو موچنہ سے پکڑ کے اکھیڑ ڈالیں اور ایک باریک آلہ کہ سوئی کی وضع پہ
ہوتا ہے اس کو گرم کر کے اس بال کی جڑ پر رکھیں اور شاید کہ دو دو بال کی جڑ میں ایک ایک داغ کفایت کرے جہاں کہیں کہ بال
آپس میں بہت نزدیک اور متصل ہوں اور نہیں تو ہر ایک بال کا داغ جدا جدا چاہیئے اور بعضے حکماء دواؤں سے داغ دیتے ہیں
اور یہ اس طرح ہوتا ہے کہ اکّال دوائیں جو بدن کو جلاتی ہیں آنکھ کی پشت پہ جہاں تشمیر کرتے ہیں اُسی صورت پہ اور اسی قدر کہ تشمیر
کرتے ہیں طلا کریں اور دوا کو ایک دن لگا رہنے دیں اور دوسرے دن دھو کے صاف کریں پھر تیسرے دن دوا لگائیں اور
اسی طرح ایک دن دوا لگائیں اور ایک دن موقوف رکھیں یہاں تک کہ اس جگہ کا پوست جل کر سیاہ ہو جائے۔ پھر اسفنج گرم پانی میں
بھگو کے رکھیں تاکہ جلا ہوا پوست گر پڑے پھر قابض دوائیں استعمال میں لائیں مثلاً اقاقیا اور مازو اور شب یمانی اور طین قبرسی اور اگر
پلک آپس میں نہ ملے اور کھنچ جائے تو مرہم داخلیون اور موم روغن طلا کریں اور جلانے والی دوا یہ ہے بن بجھا چونہ اور صابون اور بورہ
ارمنی برابر لے کے چوب بلوط اور چوب انجیر کی راکھ اور نابالغ لڑکوں کے پیشاب میں ملا کے جس طرح پہ کہ لکھا گیا پلک پہ استعمال
کریں ناصور یعنی جو ناصور کہ گوشے میں ہوتا ہے اُس کے داغ کا طریق جاننا چاہیئے کہ ناصور مذکور کو نشترے سے لے ڈالیں
تاکہ استخوان کھل جائے پھر غور سے دیکھیں کہ استخوان درست اور پاکیزہ ہے یا کچھ تباہ ہو گئی پھر اگر کچھ تباہ ہو گئی ہے تو اس میں سے
تھوڑی سی چھیل ڈالیں اُس کے بعد باریک آلہ سے استخوان کے سوراخ میں داغ دیویں اور جب داغ دینے پر مستعد ہوں تو
اوّل اسفنج یا روئی کا پھاہا سرد پانی میں بھگو کے آنکھ پہ رکھیں تاکہ داغ کی گرمی آنکھ میں نہ پہنچے اور اگر ایک بار داغ کفایت نہ کرے
تو دو بار یا تین بار سلائی گرم کر کے سوراخ میں رکھیں یہاں تک کہ اس داغ کا سوراخ ناک کے سوراخ میں جا پہنچے اور یہ جو ناک کے
سوراخ کی جانب راستہ کھل جاتا ہے اُس کا یہ نشان ہے کہ بیمار کی ناک اور اُس کا منہ بند کریں پھر خیال کریں کہ اس سوراخ
میں سے ناک کی ہوا نکلتی ہے یا نہیں اگر آتی ہے تو جان لیں کہ یہ سوراخ ناک میں ملا ہے پھر روئی کا پھاہا پہ لگا دیں مرہم خراج کا
طریق اور اس خراج کو طبیب لوگ ذات الجنب کہتے ہیں جبکہ یہ خراج بڑھ جائے اور کھنکھار میں اُس کا مادہ صاف نہ ہو اور پیپ
ہو جائے تو چاہیئے کہ اس پہ بیخ زراوند طویل سے داغ دیں اس طریق پر کہ روغن زیت خوب گرم کر کے زراوند اس میں ڈالیں جب خوب

گرم ہو جائے تو نکال کے اُس سے داغ دیں اور جاننا چاہیئے کہ اس مرض میں لوہے سے داغ نہ دیں اور ایسا ہی شگاف بھی نہ دیں کہ اُس میں بڑا اندیشہ ہے اور اگر اس خطرہ سے محفوظ رہے تو وہاں ناصور ہو جاتا ہے اور اچھا نہیں ہوتا اور اُس میں سات جگہ داغ دیا جاتا ہے ایک تو جہاں چنبر گردن کے دونوں استخوان کے سرے آپس میں ملتے ہیں اور جب یہاں داغ دویں تو اوّل اُس جگہ کا پوست اوپر کی جانب کھینچیں پھر داغ دیں دوسرا اوداج کے قریب اور آگے کی جانب مائل ہو اور چھوٹا داغ دینا چاہیئے ایک تو داہنی طرف دوسرا بائیں طرف تیسرا پہلو کے بیچ میں جونسی جگہ کہ اگلی طرف مائل ہے اور بڑا داغ دیں چوتھا پہلو میں جونسی جگہ کہ پشت کی طرف مائل ہے۔ پانچواں معدے کے اوپر ایک داغ چھٹا دونوں شانوں کے بیچ میں ایک داغ اور دو داغ اور پشت کی دونوں طرف شانوں کے داغ سے نیچے کی جانب اور یہ پشت کے دو داغ چھوٹے ہونے چاہئیں۔ اور داغ کے بعد مرہم اسفیداج اور مرہم آہک سے علاج کریں جگر کے داغ کا طریق جبکہ جگر میں خراج ہو جائے اور اُس کی علامت کہ تپ اور گرانی اور داہنی جانب میں درد بھی ظاہر ہو تو جان لیں کہ جگر کے گوشت میں خراج ہے اسکا علاج کریں چنانچہ ورم جگر میں گذرا اور جبکہ درد کی شدت ہو اور کوئی علاج مفید نہ ہو تو جان لیں کہ غشا کے نیچے مادّہ ہے اس صورت میں داغ دینا چاہیئے۔ اِس کا یہ طریقہ ہے کہ داغ کا آلہ گرم کرکے جگر کے آخر پر چڑھے سے کچھ اوپر داغ دیں چنانچہ پوست بالکل جل جاوے اور غشا پر پہنچے اور پیپ نکل آوے اور کچھ عرصہ تک بھرنے نہ دیں تاکہ بالکل پاک ہو جاوے اور ایسے شربت پلائیں کہ موافق ہوں اور اُس کو دھو دھا کے پاک کردیں پھر لوہے کا آلہ کہ دراز ہو اور اُس کا سر دو شاخہ ہو۔ لیکے داغ دیں تاکہ دو دفعہ میں دو داغ متصل آجائیں اور دو داغ متصل اور بھی دیں یہانتک کہ تین دفعہ میں چھ داغ متصل دئیے جائیں۔ اور بعض اطبائے قدیم نے کہا ہے کہ ایک آلہ چھ شاخہ بنانا چاہیئے تاکہ ایک ہی دفعہ میں چھ داغ آجائیں۔ معدے کے داغ کا طریق جن لوگوں کے دماغ سے بہت سا نزلہ معدے پر گرتا ہے اور معدے کو تباہ کرتا ہے اس سببے دوا مفید نہیں پڑتی چاہیئے کہ فم معدہ پر تین جگہ داغ دیں مثلث کی شکل پر اس طرح پر کہ ایک داغ تو غضروف حنجرہ سے نیچے ہو اور دو داغ دونوں جانب سے نیچے کی طرف اس قدر آجائیں کہ مثلث کی صورت ہو جائیں اور چاہیئے کہ داغ پوست کی سطری سے زیادہ نہ بڑھے اور اُن داغوں کو اچھا نہ ہونے دیں تاکہ اُن میں سے ہمیشہ رطوبت نکلے استسقا میں داغ کا طریق جب دیکھیں کہ دوا سے علاج کرنے میں نفع نہیں ہوتا تو چاہیئے کہ پانچ جگہ داغ دیں ایک تو فم معدہ پر دوسرا جگر پر تیسرا طحال پر چوتھا قعر معدہ پر پانچواں ناف کے اوپر کتف کے داغ کا طریق جب بازو کی ہڈی کا سرا مونڈھے میں سے نکل جائے تو چاہیئے کہ اوّل مہرہ کو اسکی جگہ پر بٹھائیں پھر اس طریق پر داغ دیویں کہ جانب سالم پر بیمار کو لٹائیں اور جس جگہ سے جوڑ نکل گیا ہے وہاں کا پوست موچنوں سے یا انگلیوں سے پکڑ کے اُٹھائیں تاکہ داغ کا اثر وہاں کے اعصاب اور رباطات میں نہ پہنچے پھر اس جگہ کے گرداگرد داغ دیں اور یہ داغ کم سے کم چار داغ مربع کی صورت ہوں ہیں اور داغ ایسا دیں کہ پوست کی تمام سطری جل جائے سرین کے مفصل کا داغ اس طرح دیا جاتا ہے کہ جب وجع الورک اور عرق النسا پر ایک مدت گذر جائے اور پرانے ہو جائیں اور رطوبت لزج کہ سرین کے مفصل میں جمع ہو جاتی ہے اُسکے سببے وہاں کے اعصاب اور رباطات سست ہو جائیں اور ان کے استخوان کا سرا ورک کے جوڑ میں سے نکل جائے اور پاؤں ڈھیلے ہو جائیں تو چاہیئے کہ مہرہ ران کے گرداگرد داغ دیں اور بعضے اطبا نے پیالہ کی صورت کا آلہ بنایا ہے اور دو دائرے اسکے اندر لگائے ہیں چنانچہ ایک بار تین داغ آجاتے ہیں اور اس قدح میں ایک لانبا سا پنالہ لگاتے ہیں اور اس قدح کا قطر آدھ بالشت ہوتا ہے اور اُس کے

کناروں کی موٹائی دانہ خرما کے برابر اور دائروں کا بیچ ایک انگشت کی سطبری کے برابر ہوتا ہے اور داغ کے بعد مدت دراز تک اچھا نہ ہونے دیں تاکہ رطوبات نکلتی رہیں اُسکے بعد مراہم منبت اللحم سے علاج کریں اور یہ آلہ جو قدح کی صورت ہوتا ہے اسکی تعریف وجع الورک میں بھی لکھی گئی اور ایسا ہی جس عضو کے لیئے داغ مناسب ہے اسی جگہ پر اُس کا ذکر کیا گیا تھا تمہ بیاں اس بات کا بیان ہے کہ جونسی دوا مرکب معلوم ہو اور اطبا کی اصطلاح کا جونسا لغت اس کتاب میں مذکور ہے کس مرض کے ساتھ اور کس فصل میں ہے تاکہ اُس کے طالبوں کو اُسکے دیکھنے میں آسانی ہو اور خاتمہ میں پہلا باب مرکبات کے بیان میں دوسرا باب مصطلحات اور امراض کے فرق وغیرہ کے بیان میں پہلا باب ادویہ مرکبہ کے بیان میں - اور وہ حروف تہجی کے طریق پر لکھا جاتا ہے تاکہ خوب آسان ہو **فصل الالف** نوش دارو سے مالیخولیا میں اکسیرین مورسرج میں آشا نا سیا ورم جگر میں خلاف زعفران ضیق میں اطریفل صغیر بواسیر میں اطریفل مقل بواسیر میں **فصل الباء** باسلیقون سبل میں برود حصرم ضعف بصر میں جوارش جب الاجفان میں بنادق بزور جرب گردہ میں **فصل التاء** تریاق الاسنان وجع الاسنان میں تریاق اربعہ صرع سعی میں تریاق طین مختوم تدبیر مسموم میں تراب زیبق کاعف میں **فصل الثاء** خالی ہے **فصل الجیم** جوارش جودی ضعف معدہ میں جوارش خرنوب اور جوارش کندر ذرب میں **فصل الحاء** حب شبیار سر کے امراض میں صداع مادی کی بحث میں حب مسہل سودا ایک تو صداع میں اور ایک نسخہ سرسام میں حب شیطرج اور حب منتن صغیر اور کبیر اور دوسری حبوب کہ بلغم کو اعصاب کے اندر سے نکالتی ہیں فالج میں لکھی ہیں اور حزم صغیر اور حزم مسہل بیاض میں حب ذہب نزول الماء میں حب المسک بخر میں حب غاریقون حب جاوشیر ربو میں حب سکبینج وجع معدہ میں حب مقل ممسک یعنے قابض بواسیر میں حب بادشکن قیلہ میں حب سورنجان وجع مفاصل میں **فصل الخاء** حب غاریقون قولنج سفلی میں خل خبث الحدید وجع الاذن میں خل العجوز خناق میں **فصل الدال** دواء المسک حار مالیخولیا میں - دواء المسک حلوا اور تلخ خفقان میں دواء الرمان طرش الاذن میں دواء الکرکم ورم کبد میں دواء الترنجبین ہزال کلیہ میں دواء یداللہ سنگ مثانہ کی فصل میں لکھی ہے دواء اللک کبیر اور صغیر عفز کی فصل میں دواء التربد حمی بلغمی میں دواء السرطان کلب کلب کے باب میں لکھی ہے **فصل الذال** ذرور ابیض بلتم کے امراض میں رمد بلغمی کے بیان میں لکھا ہے ذرور اصفر اور ذرور ملکایا اور ذرور نیا نیم شکبیہ کی بیماریوں میں ذرور رمادی سبل میں ذرور کہنہ کمنہ میں ذرور انزروت قروح العین میں اور دوسرا نسخہ آبلۂ فرنگ میں ذرور ممسک بیاض میں ذرور عرق متفرقات میں صنان کے بیان میں **فصل الراء** رامک بخر الفم میں رب الجوز خناق میں روغن گل وغیرہ صداع ساذج میں روغن عقرب سنگ مثانہ میں روغن بید سعال میں روغن مورچہ تخمات تضیب میں روغن گندم قوبا میں روغن حب الغار انتشار الشعر میں روغن لادن بالوں کی حفاظت میں **فصل الزاء** زرعونی قوت باہ کی فصل میں **فصل السین** سورنجان آکلۃ الفم میں سفوف سرطان سل میں سفوف حب الرمان اور سفوف زلق الامعاء ذرب میں سفوف مسہل سودا اور سفوف حرف ورم الطحال اور نفخۃ طحال میں سفوف مقلیا ثاسج میں **فصل الشین** شربت خشخاش زکام میں شراب ریحانی بخر الانف میں شراب نجنوش سرعت انزال میں شراب افسنتین تپ غب غیر خالص میں شیاف ابیض افیونی ملتحمہ صلبیہ کے امراض میں شیاف دینارگوں ظفرہ میں دوسرا نسخہ سبل میں شیاف دیزج ظفرہ میں شیاف سماق وشیاف اسود سبل میں شیاف احمر حاد ملتحمہ کے انتفاخ میں شیاف احمر لین اور شیاف کندر و وقہ میں شیاف زعفران دمعہ میں اور دوسرا نسخہ ضیق میں شیاف دارارات السلاح میں شیاف اصفر اور شیاف اخضر ضعف بصر میں شیاف اصطفطیقان تشنج الجفن میں شیاف زنگار انتشار الاہداب میں شیاف زہیر زحیر میں شیاف کندر بواسیر میں شیاف مقوی ناصور المقعد میں شیاف ممسک حیض

سیلان الطمث میں فصل الصاد صمغ البلاط جراحت عرق میں فصل الضاد ضماد ضماد شوصہ شوصہ میں ضماد سک حمی بلغمی میں فصل الطاء طبیخ
علیہ ربو میں طبیخ خلط لطیف کلیہ اور مثانہ کے امراض میں لکھا ہے۔ فصل الظاء والعین والغین خالی ہے فصل الفاء فلدفیون آکلۃ الفم
میں فرزجہ ممسک حیض قرحۂ رحم میں فصل القاف قیروطی اخضر سعال میں قرص نفث الدم نفث الدم میں قرص کافور خفقان میں
اور دوسرا نسخہ دق میں قرص کوکب الارض وجع المعدہ میں قرص عود اور قرص راسن ہیضہ میں قرص سنبل ورم المعدہ میں قرص کحل
قی الدم میں قرص طباشیر ذرب میں اور دوسرا نسخہ دق میں اور ذیابیطس میں مختلف نسخہ لکھے گئے ہیں۔ قرص مقل اور قرص زرشک
کبیر یہ دونوں ورم جگر میں قرص ماذریون استسقا میں قرص پنجنکشت نسخہ طحال میں قرص زرنیخ جہانکہ مدہ امعا کے جرم
میں سے آتا ہے اسکی بحث میں لکھا ہے قرص کاکنج کے دو نسخہ گردہ اور مثانہ کے قروح میں لکھے ہیں قرص ذیابیطس
ذیابیطس میں قرص بول الدم بول الدم میں قرص کہربا سیلان الطمث میں قرص مرسیلان حیض کی بحث میں قرص بنفشہ اور قرص گل
غیر خالص میں قرص غافث اور قرص افسنتین اور قرص گل کا دوسرا نسخہ تپ بلغمی میں قرص کافور کا دوسرا نسخہ ذیابیطس میں قرص خشخاش
تپ دق میں قرص اندرو جودن نملہ کی بحث اور اسم دشبور کے بیان میں فصل الکاف کحل عزیزی حکۃ الآماق میں کحل روشنائی
انتشار الاہداب میں کلکلانج حمار اور بارد استسقا میں کشکاب سرطانی دق میں فصل اللام لازوق افیونی سر کے شقیقہ میں لعوق
کرنبا اور لعوق زنجبیل فساد الصوت میں فصل المیم مطبوخ ہلیلہ دوار میں اور دوسرا نسخہ مالیخولیا میں مطبوخ افتیمون مالیخولیا میں
مطبوخ قنطوریون نزول الماء میں مطبوخ سورنجان وجع مفاصل میں مطبوخ حنا آبلہ فرنگ میں ماء الاصول مالیخولیا میں اور مقامات
میں بھی مختلف طریقے سے مذکور ہے ماء الجبن دوار میں اور مالیخولیا میں بھی لکھا ہے ماء اللحم دق میں سفنج زکام میں ماسکا البول
تقطیر البول میں مثلث سعال میں مفرح مالیخولیا میں مقیات اور مقویات معدہ ہر خلط کے موافق صرع میں مذکور ہیں معجون سیسالیوس صرع
میں معجون قفی سعال میں معجون حجر الیہود اور معجون عقرب سنگ گردہ میں معجون مفتت الحصاۃ سنگ مثانہ میں معجون لبوب اور معجون زابدنی الجماع
قوت باہ میں خیار شنبر خبث غیر خالص میں معجون خبث الحدید سرعت انزال میں معجون ذراریح کلب کلب کی بحث میں مرہم ابیض اور مرہم مصری
اور مرہم باسلیقون کبیر یہ تینوں وجع الاذن میں لکھے ہیں مرہم اسفیداج بواسیر میں مرہم شادنہ آبلۂ فرنگ میں مرہم نوراحرق النار میں
مرہم باسلیقون کا دوسرا نسخہ قرحۂ رحم میں لکھا ہے فصل النون نترو وجع الاذن میں فصل واو وہا و یا خالی ہے دوسرا باب
اس میں لغات مصطلحہ اور امراض مشتبہ کا فرق اور بعض دواؤں کی تدبیر اور اصلاح اور رعاف کے کھولنے کا طریق اور نزلے
کا روکنا اور دوسرے فوائد کہ ضروری ہیں مذکور ہیں اور ان میں سے ہر ایک ایک قسم میں لکھا جاتا ہے پہلی قسم مصطلحات کے بیان میں
اعضائے مفردہ اور اعضائے مرکبہ امراض سر کے مقدمہ میں انکباب صداع سازج میں اخلاط اور اشتقاق صداع مادی میں
افعال دماغیہ صداع ضعف دماغی میں رائحہ صداع شمسی میں احتراق اخلاط اور احشا مالیخولیا میں اقدام یعنے دلیری اختلاط عقل میں اسفیداج
صرع میں ابطال شریانہ سکتہ میں برود جرب الاجفان بردوحمی مطبقہ میں تحلیل اور تکمید اور تعریق سر اور تدہین صداع سازج میں تسعیط
اور تقطیر صداع مادی میں توثب مالیخولیا میں تقلص تشنج میں تشمیر استرخاء الجفن میں تنکار معدنی اور مصنوعی سیلان طمث تکسیر حمی مطبقہ میں
تراب زیبق کلف میں تراب نحاس اور تراب بورہ قروح میں حار صداع مادی میں حجامات صداع سازج حس باطنی اور ظاہری نسیان میں
خمار صداع شرابی میں خبز سمید مالیخولیا میں دہن صداع سازج میں ریۃ صداع شرکی میں رائب خفقان میں رغوہ تلخ تحقہ شعر کے بیان میں
زیرباج استرخا میں زراقہ کہ ایک آلہ ہے طرش الاذن میں سکوب صداع سازج میں سرد لاوعا میں سوء مزاج مختلف ادرستوہی قصا میں ہمک
رضراضی مالیخولیا میں سوء ترتیب کہ کھانے میں ہوتی ہے امراض معدہ ضعف ہضم وغیرہ میں مذکور ہے شراعین سباتیہ قفا میں شرح الیتین

کلف میں ضجر جنون کی فصل میں طین فارسی تذہلی میں یہ آنکھ کے امراض میں لکھا ہے طریخ ایک قسم کی مچھلی ہوتی ہے اور عطوس صداع مادی میں
غذا صداع مادی میں عمرہ فسادلون میں فکر نسیان میں فسخ عضد قروح میں قلق صداع ساذج میں قطور صداع مادی میں قوت نفسانی
نسیان میں قوت حیوانی امراض قلب کے باب میں قوت طبیعی امراض جگر کے باب میں فتنا رکندر صرع معدی میں فاناطیر احتباس بول میں قشعریرہ
حمی مطبقہ میں کشط ظفرہ میں لفظ سبل میں نحلۃ صداع مادی میں لبن التین کلف میں لف الکرم کثرت عرق میں مزورہ اور ماء الشعیر صداع ساذج
میں مستفعات صداع شمی میں مراق مالیخولیا میں مصفات ختم الانفس میں مجیۂ نارہی نفخۃ الطحال میں ملحم اور مدمل جراحت میں ماء الرمان حرق المآء
الحار میں نطول صداع ساذج میں نضج صداع مادی میں نقوع سرسام میں نفس صعد اعشق میں اور نفس کے تمام اقسام ربو کے امراض
میں مذکور ہیں ناصور قروح کی فصل میں نافض حمی مطبقہ میں دواجین دوار میں ورد ایک آلہ ہوتا ہے جر سیالا جفان میں مذکور ہے۔ دوسری
قسم میں امراض متشابہ کا فرق مذکور ہے سبات اور غشی کا فرق اور سکتہ اور سبات کا فرق سبات میں اور رعشہ اور اختلاج کا فرق رعشہ میں
سبات سہری اور اختناق رحم کا فرق سبات سہری میں اور جمود اور سبات اور سکتہ اور سرسام بارد کا فرق جمود میں اور یہ فرق کہ جو مادہ سرسے
آنکھ پر پڑتا ہے قحف کے اندر سے آتا ہے یا قحف کے باہر سے امراض عین کے باب میں فائدہ قانون علاج چشم کے ضمن میں لکھا
ہے اور مور سرج اور بثور قرنیہ کا فرق بثور قرنیہ میں اور مدہ اور بلغم کا فرق سبل میں اور صدید اور لحم مذاب کا فرق قروح میں اور ہم اور غم
کا فرق حمی یوم ہمی میں تیسری قسم بعض دواؤں کی تدبیر اور اصلاح یعنے مدبر کرنا مازریون کی تدبیر استسقا میں زر دوست کی تدبیر
طبقہ ملتحمہ کے امراض میں رمد کی ذیل میں خبث الحدید کی تدبیر سرعت انزال میں سیماب کا دھونا صاف کرنا قولنج میں عقرب کا جلانا
سنگ گردہ میں محمودہ کی اصلاح صداع شرکی میں ادویۂ حجریہ کا دھونا سرسام میں صبر کا دھونا مالیخولیا میں حلیبہ کا دھونا ملتحمہ کے
امراض میں رمد کے ذیل میں آنکھ کی دواؤں کا پکانا امراض عین کے باب میں ماء الشعیر کو سرطانات کے ساتھ پکانا سبل میں مذکور ہے
چوتھی قسم میں بعض تدابیر اور فوائد کا بیان ہے ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف مادے کو پھیر دینا اسکا طریق بحران میں مذکور ہے
رعاف کے کھولنے کا طریق صداع بحرانی میں نزلہ کو فم معدہ سے روکنا اس کا طریقہ ذرب کی ساتویں قسم میں کہ اسہال دماغی ہوتے
ہیں لکھا ہے آب کدو آب فواکہ کے نکالنے کا طریق سرسام میں اسرب کی سبل بنانے کا طریق طبقہ قرنیہ کی بیماریوں میں خشونت قرنیہ
کی ذیل میں جیاوشیر کا ضرر اعصاب سے دفع کرنا ربو میں حصول منی کا طریقہ نقصان باہ میں اور اگر کسی شخص کے سر پر ادویۂ مخدرہ کا
استعمال کریں اور اس کے حواس میں خلل آجائے اس کی تدبیر صداع حس دماغی میں سر اور دماغ اور عصب اور غشا اور نخاع کی
تشریح امراض سر کے مقدمے میں لکھی ہے جو مرض کہ درد کے ہمراہ ہوتا ہے اول اس درد کو ساکن کرتے ہیں اسکے دلائل ملتحمہ کے
امراض میں رمد صفراوی میں مذکور ہیں اور یہ علامات کہ مادے کا میلان کونسی طرف ہے اس کا بیان صداع بحرانی میں اور اس بات کا
بیان کہ کان کے پیچھے کی رگوں کا کاٹنا نسل کو مانع آتا ہے یہ صداع شقیقی میں مذکور ہے فائدہ بعض لغات اور فوائد کہ اس کتاب
میں جابجا لکھے ہیں اور ایک مقام میں انکو حل کیا ہے اس خاتمے میں انکا اشارہ کر دیا ہے۔ تاکہ ہر ایک دوا مرکب معلوم
اور لغت مصطلحہ اور فوائد ضرور یہ کو کہ اس مختصر میں لکھے گئے ہیں وقت تلاش کریں اس خاتمے سے اس مقام کا پتہ پا لیں
اور اس درویش دل ریش کو دعا خیر سے یاد رکھیں ؎

اطلاع

یہ کتاب لاثانی یعنی ترجمہ اردوئے طب اکبر مصنفہ حکیم محمد ارزانی علیہ الرحمۃ جس محنت اور کوشش سے بصرف زر کثیر راقمان کے مطبع مفید عام واقع لاہور میں طبع ہوئی ہے ملاحظہ دیباچہ کتاب ہذا سے ظاہر ہے۔ پس اگر کوئی صاحب بدون اجازت تحریری راقمان کے چھاپیں گے تو ارتکاب خلاف قانون سے نقصان اٹھائینگے ہاں جس قدر اس کے نسخے مطلوب ہوں ہمارے مطبع مذکور سے منگوالیں۔ علاوہ ازیں ہر قسم کی کتب فارسی۔ عربی۔ اردو۔ ہندی۔ گورمکھی۔ انگریزی اور سررشتہ تعلیم و نقشجات وغیرہ بکثرت موجود ہیں۔ فرمائش کیجیے پر فوراً تعمیل کیجاویگی۔

المشتہران

رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز

مالکان مفید عام پریس

مفید عام پریس لاہور میں باہتمام رائے بہادر لالہ موہن لعل چھپا